

Posted On Kitab Nagri

## بخت

### مہر النساء شاہ میر

تارکول کی خالی سڑک اس وقت خون سے تر تھی ایک 27 یا 28 برس کا نوجوان اس وقت سڑک پہ پڑا کراہ رہا تھا اسکے آس پاس خون تھا سرخ سیال اسکے جسم سے نکلتا ہوا سڑک کو بھگورہا تھا درد حد سے سوا تھا اس نوجوان کے پیٹ اور بازو پہ گولی لگی تھی یہ اس کے دشمنوں کا کام تھا یہ بات وہ جانتا تھا اسے درد ہو رہا تھا بہت درد ہو رہا تھا لیکن وہ برداشت کر رہا تھا نہ جانے کیوں اسکے کراہنے میں ایک مصنوعی پن سا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ یہ سب جان بوجھ کے کر رہا تھا اس کا فون اسکی پینٹ کی جیب میں تھا وہ چاہتا تو پولیس یا پھر اپنے کسی گھر والے یا دوست کو کال کر کے بلا سکتا تھا ہسپتال بھی قریب ہی تھا وہ اگر چاہتا تو بہت مشکل سے ہی سہی لیکن کسی طرح وہاں جاسکتا تھا لیکن شاید وہ اس درد سے لطف اندوز ہو رہا تھا وقفے وقفے سے کراہنے کے بعد وہ چپ ہو جاتا تھا بالکل ساکت شاید وہ اس کھیل سے محض ہو رہا تھا تقریباً 5 منٹ بعد اسے دور سے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس اپنی آنکھوں

## Posted On Kitab Nagri

میں چبھتی محسوس ہوئی تھی اسنے ناگواری سے اس گاڑی کو قریب آتے دیکھا تھا چند لمحوں بعد ہی وہ گاڑی اسے اپنے بالکل قریب آتی نظر آئی تھی گاڑی کے شیشے شاید کھلے تھے کیوں کے وہاں سے کسی کے چیخ چیخ کے بولنے کی مدہم سی آواز اسے یہاں تک سنائی دے رہی تھی اسے چلانے والی شاید ایک لڑکی تھی جو کے بغیر سڑک پے دیہان دیئے

اپنے موبائل پے کسی سے کال پے بات کرتے ہوئے بری طرح چیخ رہی تھی اسنے پیلے اور ہرے رنگ کے امتزاج کا جوڑا پہن رکھا تھا وہ لڑکی اب بھی چیخ رہی تھی جب میں نے اپ سے کہا بھی تھا کہ وہ ڈریس ننا شا پہن چکی ہے اور اب میں کسی صورت اس ڈریس کو ہاتھ نہی لگاؤنگی تو اپنے کسے پوچھ کے خرید اوہ ڈریس مقابل شاید اپنے حق میں کچھ بول رہا تھا کے گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اسکی نظر سامنے سڑک پہ پڑے وجود پہ پڑی تھی اسنے فل سپیڈ سے بریک لگائی گاڑی کے ٹائر بری طرح چرچراے تھے اسے لگا تھا کوئی چرسہ یا کوئی فقیر وہاں سو گیا ہو گا غصے سے لال وہ کار سے باہر نکلی لیکن سامنے والے کی حالت دیکھ کے بے اختیار اپنے دونو ہاتھ ہونٹوں پے رکھ لئے اور اپنی چیخ کا گلا گھونٹ دیا سڑک پے پڑے نوجوان نے بامشکل آنکھیں کھول کے اپنے سامنے کھڑے وجود کو دیکھنا چاہا لیکن بصارت دھندھلی ہو رہی تھی وہ لڑکی اب بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھ رہی تھی فون اسکے کانپتے ہاتھوں سے چھوٹ چکا تھا وہاں سے اب بھی کسی کے ہیلو ہیلو کی آواز آرہی تھی ہالے کیا تم سن رہی ہو؟ فون سے آتی آواز نے اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی اسنے مرے مرے ہاتھوں سے

## Posted On Kitab Nagri

فون اٹھایا اور کال ڈس کنیکٹ کر دی اسنے روشنی میں سامنے پڑا وجود تو دیکھا تھا لیکن اس کے جسم سے نکلے خون سے تر روڈ کو نہیں ورنہ وہ گاڑی سے باہر آنے کی ہمت نہیں کرتی اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنی گاڑی کی جانب چل رہی تھی کے اس زخمی کی آواز نے اسکے قدم زنجیر کئے تھے "میری م مدد کر۔۔ روز خمی کی گھٹی گھٹی آواز اسکو سنائی دی تھی لیکن وہ مڑی نہیں چند لمحے چند سانسیں وہ وہیں جمی کھڑی رہی اسنے ایک قدم آگے بڑھایا ہی تھا کے ایک بار پھر اسکی آواز لڑکی کی سماعت سے ٹکرائی تھی

رک جاؤ پل۔۔ پلیز وہ بدقت بول پارہا تھا اور وہ لڑکی مڑی تھی (اگر ہالے سلطان کو پتا ہوتا کے پیچھے مڑ کے دیکھنے سے اسکی زندگی اتنی تبدیل ہو جاگی تو وہ ایک منٹ یہاں نہ رکتی) وہ قدم قدم چلتی اسکے قریب آچکی تھی اور اب گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھ چکی تھی اور اپنا چہرہ اسکے قریب کر کے اس سے اسکی حالت پوچھ رہی تھی اس زخمی حالت میں بھی اسکی آنکھوں میں تھیرا تر آیا تھا کے رات کے اس پہر یہ لڑکی ایک زخمی کو دیکھ ک یہاں سے بھاگ کیوں نہیں گئی اسکے آواز دینے پہ رک کیوں گئی اس لڑکی ک انے آنے سے پہلے یہاں سے ایک گاڑی اور ایک بانیک گزری تھی لیکن ایک زخمی کو دیکھ ک وہ بھاگ کھڑے ہوئے کے کہیں انکے گلے ہی نہ پڑ جائے اور یہ لڑکی

اپنے کندھے کے جھنجھوڑے جانے پے اسے احساس ہوا کے وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھی تم کون ہو؟ کیا ہوا ہی تمہیں؟ کیا میں تمہارے گھر والوں کو کال کروں؟ نمبر بتاؤ مجھے اپنا تم سن رہے ہو مجھے وہ اسکو بولنے کا موقع

## Posted On Kitab Nagri

دیئے بغیر اپنی کہے جارہی تھی؟ یا اللہ میں کیا کروا سکا وہ بڑبرائی تھی سنو تم کچھ بولو گے تبھی تو میں تمہاری ہیلپ کروں گی بولو بھی؟؟؟؟ اب وہ جھنجھلائی تھی اسکی خاموشی سے

میرا کوئی نہیں ہے تبھی اس زخمی وجود کی سرد سی سرگوشی آواز اسکے کانوں سے ٹکرای

اسے بے اختیار خوف محسوس ہوا تھا کیا میں اس سے ہمدردی کر کے غلط تو نہیں کر رہی اسے اپنے خیالوں سے اس زخمی کی آواز نے نکالا تھا

کیا آپ مجھے ہسپتال لے جائیگی؟ میں اب جینا چاہتا ہوں یہ الفاظ کہتے ہوئے وہ خود حیران تھا تھوڑی دیر پہلے تک وہ یہاں سسک سسک کے مرنے کو تیار تھا اور اب؟ وہ زندہ رہنا چاہتا تھا لیکن کیوں اس لڑکی کو دیکھتے ہی اسنے زندہ رہنے کا فیصلہ کیوں کر لیا؟ ایک گاڑی والے اور بایک والے کو اسنے کیوں چپ چاپ گزر جانے دیا اگر اسے جینا ہی تھا وہ اتنا کمزور تو نہیں تھا کہ کسی سے مدد کے لئے یوں منت کرتا وہ بھی ایک لڑکی سے

دیکھو میرے ساتھ کوئی چالاکی کی تو جان سے مار دوں گی تمہیں سمجھے ہیلپ کر رہی ہوں محسن ہوں تمہاری دھوکہ دیا تو دیکھ لینا ویسے کرنی تو نہیں چاہیے تمہاری مدد لیکن کیا کروں اتنا بڑا دل ہے میرا اسکی بات پے وہ خیالوں سے باہر آیا تھا اب وہ اسکو اٹھنے کا کہہ رہی تھی درد کو برداشت کرتے وہ بامشکل اٹھنے کی کوشش کرنے لگا اس لڑکی نے اسکو نوجوان کو اٹھنے میں مدد دی وہ کھڑا ہو چکا تھا لیکن اتنی سی کوشش میں مقابل بری طرح ہانپ چکی تھی



## Posted On Kitab Nagri

اللہ کیا کھاتے ہو تم؟ وہ ہانپتے ہوئے بولی تھی اب وہ اسکا بازو اپنے کندھے پر ڈال کے اسکو گاڑی تک لے کے جارہی تھی اس سارے وقت میں وہ زخمی چپ رہا تھا نوجوان کو پسینہ سیٹ پے بیٹھا کے اسنے گاڑی اسٹارٹ کی تھی نام کیا ہے تمہارا؟

لڑکی نے سوال کیا تھا؟ نوجوان ہنوز خاموش ہی تھا

میرا نام ہالے سلطان ہے اب تم بتاؤ تمہارا نام کیا ہے ساتھ ہی بڑبڑای تھی نخرہ تو دیکھو

عمر۔۔۔۔۔ عمر۔۔۔۔۔ حیات وہ نقاہت سے بولا تھا

اب کے ہالے کو شرمندگی ہوئے تھی وہ زخمی تھا اور وہ اس سے کیسے سوال پوچھ رہی تھی

تمہیں درد تو نہیں ہو رہا؟ ہالے نے فکر مندی سے پوچھا تھا

"نہیں" ایک لفظی جواب آیا تھا ہم جلدی پہنچ جائیں گے ہالے نے اسکو تسلی دی تھی لیکن کافی دیر بعد بھی اسکی

طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ہالے بھی خاموش ہو چکی تھی باقی راستہ خاموشی سے کٹا تھا ہسپتال کے دروازے

پر پہنچتے ہی وہ بغیر کچھ کہے کار سے اتر گئی تھی 5 منٹ بعد دو عمر حیات کو 2 وارڈ بوائز کے ساتھ آتی دکھائی دی

تھی درد اب برداشت سے باہر تھا اسکی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگی تھیں آخری الفاظ جو اسنے سنا تھا وہ یہ

تھے

میرا شوہر ہے یہ ڈاکٹر صاحب ایسے کیسے نہیں کریں گے آپ علاج؟

دیکھیں بی بی یہ پولیس کیس ہے ہم پہلے پولیس کو انفارم کریں گے اسکے بعد ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

ور اگر تب تک میرا شوہر مر گیا تو کیا کریں گے آپ؟؟

یہ آپ کا مسئلہ ہے ہمارا نہیں اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ چند لمحے ڈاکٹر کو دیکھتی رہی جب سے وہ آئی تھی تب سے یہی بحث چل رہی تھی اس وقت رات کے 3 بج چکے تھے اب تک ناجانے گھر میں بجو اسکے لئے کتنے جھوٹ بول چکی ہوں اب اسکی برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی اور سامنے کھڑا ڈاکٹر اب اپنے فون کے بٹن دبا رہا تھا شاید وہ پولیس کو کال کر رہا تھا اگر پولیس آ جاتی تو کیا ہوتا؟ بابا کو پتا چل جاتا کہ وہ مدحت (ہالے کی دوست) کے گھر پر نہیں ہے بلکہ سڑکوں کی خاک چھان رہی تھی یہ بھی قبول تھا لیکن وہ اس وقت رات کے 3 بجے ایک انجان زخمی آدمی کو اپنی گاڑی میں بٹھا کے ہسپتال لے کے آئی ہے تو اسکی موت پکی تھی اسکا ذہن اب جمع تفریق کر رہا تھا اس سے پہلے کے ڈاکٹر پولیس کو کال کرتا اسنے ڈاکٹر کا فون انکے ہاتھ سے اچک لیا تھا ایک منٹ ڈاکٹر صاحب میں کال کر لیتی ہوں

جیسی اپکی مرضی یہ کہ کے ڈاکٹر آگے بڑھ گئے جب کے ہالے اب اس سوچ میں تھی کے کیا کیا جائے ڈاکٹر سے بحث میں ویسے بھی 10 منٹ برباد ہو چکے تھے اس وقت ایسا کون تھا جو اسکی مدد کرتا؟ بجو او نہوں وہ تو خود اتنی ڈرپوک ہیں مدحت یار اسکا تو آج مایوں ہے فرازا وہ نہیں اسکو تو آتے ہوئے بھی 2 گھنٹے لگ جائینگے کون یہاں جلدی آسکتا تھا اور پھر اچانک اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا ایک شخص اب بھی تھا جو اسکی مدد کر سکتا تھا جو ہالے کے کہنے پر آگ میں بھی کود سکتا تھا اسکا خیال آتے ہی ہالے کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اور اب اسکی انگلیاں ہارون شاہد کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔۔

## Posted On Kitab Nagri

تقریباً 10 منٹ بعد ہارون ہسپتال ک کوریڈور میں آتا دکھائی دیا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں اور بال بکھرے ہوئے وہ یقیناً نیند سے جاگا تھا ہالے کو اپنے سامنے دیکھ کے وہ دوڑتا ہوا اس تک آیا تھا ہالے تم ٹھیک ہونا؟ تمہیں کہاں لگی ہے؟ تم یہاں کیوں کھڑی ہو ڈاکٹر کہاں ہے؟ تم کیسے کار چل۔۔۔

اففف بس بھی کرویار میں بالکل ٹھیک ہوں یہ آدمی عمر کی طرف اشارہ کر کے کہا اسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے میری کار سے ڈاکٹر سے بات کرو اسکا علاج شروع کر دو پلینز لیکن یہ سب۔۔۔ یہ سب میں بعد میں سمجھا دوں گی

اچھا میں ابھی آیا یہ کہہ کے وہ ڈاکٹر کے کسبن کی طرف بڑھ گیا اور پھر ہالے سلطان نے 5 منٹ بعد دو میل نرسز کو عمر حیات کو آئی سی یو میں لیجاتے ہوئے دیکھا اور آسودگی سے آنکھیں موند لیں لیکن ابھی کہاں اب بتاؤ مجھے یہ کیا چکر ہے اپنے عقب سے آتی ہارون کی آواز پے وہ جی بھر کے بد مزہ ہوئی تھی اس وقت میں بہت تھک چکی ہوں یار بعد میں بتا دوں گی وہ کوفت سے بولی تھی

ہالے مجھے پاگل بنانا بند کرو اس لڑکے کو گولی لگی ہے یہ پولیس کیس ہے اب کے اسکی آواز میں غصہ تھا اچھا یہ تو بتاؤ تم نے اس کھڑوس ڈاکٹر کو کیا بتایا جو وہ علاج کرنے کو تیار ہو گیا ہالے کا انداز ٹالنے والا تھا

میں MNA کا بیٹا ہوں کیا کچھ اور کہنے کی ضرورت تھی؟

یار کتنے مزے ہیں نا تمہارے؟؟؟ وہ اب بھی اصلی موضوع سے بچنا چاہتی تھی

ہالے dont pretend to be innocent مجھے پوری بات بتاؤ

اور اب اس نے ہارمان لی تھی

# Posted On Kitab Nagri

اچھا سنو میں گزر رہی تھی ایک روڈ سے اور۔۔۔۔۔

اور پھر ہالے نے اسکو پوری راوداد سنادی تھی

اور ہارون کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں

کافی دیر بعد وہ بولا تو اسکی آواز میں حیرت تھی غصہ تھا بے بسی تھی

How could you do this how dare you halay i can't believe it i just can't

وہ تمہارے ساتھ کیا کچھ نہیں کر سکتا تھا ہالے تم سوچ بھی نہیں سکتیں اسکو گولی لگی ہے وہ گنڈا ہو سکتا ہے دہشت گرد ہو سکتا ہے ریپسٹ ہو سکتا ہے وہ دو منٹ کے اندر تمہیں مار کے تمہاری لاش کو ٹھکانے لگا دیتا اور تمہیں ذرا خوف نہیں آیا تمہیں میرا خیال نہیں آیا ہالے تم۔۔۔

اففف بس بھی کرو و اسکی بات کاٹ کر بولی تھی میں زندہ سلامت کھڑی ہوں نا تمہارے آگے کچھ نہیں ہوا مجھے

# Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بکومت وہ چلایا تھا

اٹھوا بھی کے ابھی تم گھر جاو گی ابھی اور اسی وقت وہ اسکو بازو سے پکڑتے ہوئے بولا تھا

ہارون میری بات سنو مجھے وہاں رکنا تھا وہ آدمی بس 5 منٹ ور ہارون پلیز بات سنو میں اسکو دیکھنا چاہتی ہوں اسکو

ضرورت ہوگی اسکے بلزپے کر۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

بس ہالے بس اس وقت میرے ضبط کا مزید امتحان نہ لو تم گھر جاؤ گی وہ لڑکا مرتا ہے تو مرے جہنم میں جاتا ہے تو جائے لیکن تم ہالے تم گھر جاؤ گی اور اب میں تمہاری زبان سے ایک لفظ نہ سنوں انکی بات ابھی آدھے میں تھی جب انہوں نے ڈاکٹر کو آئی سی یو سے باہر آتے دیکھا وہ دونوں اچھنبے سے انکو اپنے قریب آتے دیکھتے رہے دیکھیں پیشنٹ کا خون کافی بہہ گیا ہے آپ لوگ فوری طور پہ بلڈ کا انتظام کریں

بلڈ گروپ کیا ہے اس کا ہارون نے بے تاثر لہجے میں پوچھا تھا اونیکیڈو آپ کو جلدی کرنا ہوگی یہ ارجنٹ ہے ان کو بلڈ کی سخت ضرورت ہے اب کہ ہارون بھی پریشان ہو گیا تھا کچھ بھی ہو وہ ایک انسان تھا اتنا بے حس نہیں تھا کہ کسی کو مرتا دیکھے آپ ارتنج کر دیں ہم پے کر دیں گے ہارون نے حل نکالا تھا یہ rare بلڈ ہے اس وقت ہم نہیں ارتنج کر سکتے آپ کو خود کچھ کرنا ہو گا آپ دونوں میں سے کوئی بھی دے سکتا ہے جس کا بلڈ گروپ میچ ہو جائے

آپ کسی بلڈ بینک سے چیک کر لیں ہارون نے ہمت نہیں ہاری تھی یہ سب آپ کا کام ہے اس وقت ہسپتال کے بلڈ بینک میں صرف ایک ہی بوتل ہے اس گروپ کی وہ ہم آپ کو تب دے سکتے ہیں جب آپ بدلے میں ایک بوتل ارتنج کروادیں اور آپ کے پیشنٹ کی حالت کافی نازک ہے آپ کے پاس پندرہ منٹ ہیں ہمیں بتادیں جلدی اس پورے وقت میں ہالے بالکل پرسکون سی کھڑی تھی



## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر ہمیں بس دو منٹ دے دیں ہالے مطمئن سی بولی تھی ڈاکٹر واپس مڑ گئے تھے

ہارون غور سے ہالے کو دیکھ رہا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ نفی میں سر ہلانے لگا نہیں ہالے ایسا بالکل بھی نہیں ہوگا  
اپنے ذہن سے یہ سوچ نکال دو

ہارون میرا اور اس کا بلڈ گروپ سیم ہے وہ اب پر جوش سی تھی

بالکل بھی نہیں میں خود جا کے اس کا گلہ دبا دوں گا اگر تم نے ایسا کچھ سوچا بھی تم نہیں دوگی خون سمجھی تم میں یہ  
نہیں کرنے دوں گا

یار یہ ایک ایڈوینچر ہوگا سمجھو تو سہی میں نے آج تک بلڈ ڈونیٹ نہیں کیا مجھے فیل کرنے دو میں دیکھنا چاہتی ہوں  
کیسا محسوس ہوتا ہے کسی کو اپنا خون دے کر

ہر گز نہیں یہ نہیں ہو گا میں پتہ کرتا ہوں کسی بلڈ بینک سے میں ارتج کر لوں گا وہ اب چڑ کر بولا تھا

ہالے نے چند لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا ہارون بے بسی سے اس کو دیکھتا رہا اور پھر ہارے ہوئے انداز میں  
گردن جھکا دی وہ اپنی بات منوانا جانتی تھی

I hate you for this

وہ دبا دبا چلایا تھا ہالے نے گویا سنا ہی نہیں

•

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے ڈاکٹر سے بات کر لی تھی کچھ ضروری ٹیسٹس کے بعد اب وہ ایک بیڈ پہ لیٹی تھی ایک تیس مینٹس سالہ مسیج نرس اس کی کلائی پہ کینولا فکس کر رہی تھی وہ جتنی مطمئن تھی ہارون اتنا ہی بے چین آرام سے لگاؤ تم نے تو بازو سرخ کر دیا ہے اسکا وہ نرس کو جھڑک رہا تھا

سر آپ لگائیں آکر اگر اپنی بہن کی اتنی فکر ہو رہی ہے وہ نرس شدید کوفت زدہ نظر آتی تھی ہالے نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

تم مجھے سکھاؤ گی بہن نہیں ہے یہ میری سمجھی تم کام کرو اپنا یہاں لوگوں کے رشتے نہ بنانے لگ جاؤ شوہر تو ان کے اندر ہیں بھائی ہی ہوں گے نہ آپ مجھے سکھا رہا ہے جیسے دس سال سے یہاں جھک مارتی رہی ہوں میں وہ اب بھی جلی کٹی لگتی تھی

میں تمہاری شکایت کر دوں گا ہسپتال کے انتظامیہ سے دو منٹ کے اندر یہاں سے غائب ہو جاؤ ورنہ اس جاب سے ہاتھ دھو لو تم

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی

جیسے جیسے خون کی بوتل بھرتی جا رہی ہارون کا دل بیٹھا جا رہا تھا یا یہ بہت زیادہ بھر گئی ہے اب کیا سارا خون نکال لیں گے نرس چلو اب اس کو ہٹاؤ بھی تم لوگ تو قصائی ہی بن گئے ہو

## Posted On Kitab Nagri

ہارون پلیز تم چپ کر کے نہیں بیٹھ سکتے ہالے کو کوفت ہوئی تھی لیکن جواب ندارد یہ بھی ایک انداز تھا کہ وہ ناراض ہے اس سے قریب ایک گھنٹہ بعد ہارون تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ ہالے کے ساتھ چلتا ہوا اپنی کار تک آیا تھا

ہالے کو کار میں بیٹھانے کے بعد وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کے بیٹھا تھا اور ہالے بھی خاموشی سے بیٹھ چکی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا ہاتھ بڑھا کر میوزک ہی آن کر دے لیکن خود پہ جبر کئے بیٹھی رہی میوزک کے بغیر اسکا ایک منٹ بھی نہیں گزرتا تھا کجا کہ اتنا لمبا سفر کافی دیر خاموشی بچھائی رہی اس کے بعد ہارون نے بولنا شروع کیا تھا میں نے شام تمہیں کال کی تھی تم نے کہا تم مدحت کے گھر رکو گی رات اور رات کے 3 بجے تم مجھے کہتی ہو کہ تمہارا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے میں مرنے والا ہو گیا تھا یہ سن کے ہالے یہاں آ کے مجھے کیا دیکھنے کو مل رہا ہے کہ ہالے بی بی ایک انجان آدمی کو اپنا شوہر کہہ کے اسکا علاج کر رہی ہو اور پھر اس کو بلڈ بھی ڈونیٹ کرنا ہے بی بی نے تمہیں کچھ اندازہ ہے اگر وہ لڑکا کچھ کر دیتا؟ یا پھر پولیس آ جاتی؟ چلو وہ بھی چھوڑو ہسپتال میں کوئی اکیلی لڑکی سمجھ کے کچھ کر دیتا؟ ہالے ہر کوئی بھروسے کے قابل نہیں ہوتا ہے تمہیں پتا ہے پورا راستہ تمہاری سلامتی کی دعا کرتا آیا ہوں میں اور تم

اچھا اب بس کرو اور میری سنو ہالے جیسے بور ہو چکی تھی اس تقریر سے میں نے جب اسکو سڑک پہ دیکھا پہلے میں واقعی ڈر گئی تھی تم سب کا خیال بھی آیا تھا یہ بھی سوچا تھا کہ وہ میرے ساتھ برا کر سکتا ہے لیکن صرف 2 منٹ کے لئے میں نے خود کو اسکی جگہ پہ رکھا اور بس میں نے اسکی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا اور بلڈ ڈونیٹ کرنا

## Posted On Kitab Nagri

ثواب ہے اور اب اگر تم نے ایک لفظ بھی اور کہا تو میں کار سے اتر جاؤں گی اور آئندہ کبھی تمہیں مدد کے لئے نہیں

اچھا اچھا بس اب وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا زیادہ جھانسی کی رانی بننے کی ضرورت نہیں بڑی آبی تمہیں پتا ہے

I am still shocked yaar

تم اسکا خون دیکھ کے بھی نہیں ڈری

اب تم چپ کرو گے یا میں یہاں سے کود جاؤں

اچھا relax یہ بتاؤ اب اسکا کرنا کیا ہے

کیا مطلب کیا کرنا ہے اسکا علاج ہو گا اور وہ چلا جاگا جہاں سے آیا تھا تم نے اسکے بلز تو کلئیر کر دیے نا؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب اتنا بھی کنگلا نہیں ہوں

اسکی بات پہ وہ ہلکا سا ہنسی تھی اسے ہستے دیکھ ہارون بھی مسکرا دیا تھا

کہاں چھوڑوں اپنے گھر یا مدحت کے؟

مدحت کے گھر چھوڑ دو

اس وقت جاؤ گی برا نہیں لگے گا؟

## Posted On Kitab Nagri

آج ساری رات جاگنے کا ارادہ تھا وہاں تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا ابھی تک سب شغل لگا رہے ہیں میں نے میسج کر کے پوچھ لیا ہے

تم ویک تو نہیں فیل کر رہی؟

نہیں میں ٹھیک ہوں اینرجی ڈرنک کام دکھا رہی ہے

ویسے تم نے اسکو اپنا شوہر کیوں کہا ابھی تک دل جل رہا ہے میرا وہ اپنے چہرے کے زاویے بگاڑ کے بولا تھا

وہ ہینڈ سم ہی اتنا تھا ہالے مسکراہٹ دبا کے بولی تھی

بدلے میں ہارون نے اسکو گھوری سے نوازا تھا

بکومت

یار میں کیا بولتی مجھے پتا تھا وہ اسکو ایسے ایڈمٹ نہ کرتے کبھی بیچارہ بہت زخمی تھا رحم آگیا مجھے

اتنے میں وہ مدحت کے گھر پہنچ چکے تھے

www.kitabnagri.com

کل آنا مہندی پہ اوکے؟

تم نے آج بہت غلط کیا ہے میں اس بارے میں تم سے بات کروں گا کل معاف نہیں کیا میں نے اندر جاؤ اب صبح

لینے آؤں گا میں بائے

اچھا صبح وقت پے آجانا ہسپتال چلیں گے میں اسکو دیکھنا چاہتی ہوں

میں ٹانگیں توڑ دوں گا وہ غرایا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اچھا اچھا دیکھ لوں گی تمہیں صبح 10 بجے آ جانا اور پھر بغیر اسکی کوئی بات سننے ہالے گیٹ کے اندر چلی گئی تھی وہ بھی ٹھنڈی سانس بھرتا گاڑی میں جا بیٹھا تھا  
اب یہ تو طے تھا کہ صبح 10 بجے ہارون شاہد آگیا اور ہالے کو ہسپتال لے جایگا

فجر کی اذان بلند ہو چکی تھی اذان کی آواز سن کر وہ کلمہ پڑھتی اٹھ بیٹھی تھی پیروں میں سلیپر اڑس کر وہ وضو کرنے واش روم میں بند ہو چکی تھی  
تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر نکلی تو اسکے چہرے سے پانی کے شفاف قطرے ٹپک رہے تھے اسنے جائے نماز سے چھٹائی اور سنت کی نیت باندھ لی

تھوڑی دیر بعد جب اسنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اسکے چہرے پہ ایک الگ ہی مسکراہٹ تھی  
یا اللہ وہ شخص جو میرے دل کا چین ہے اسے جلد میرے سامنے لے آ میرے مالک اس شخص کے علاوہ یہ دنیا بے رنگ ہے آپکو پتا ہے جی چاہتا ہے وہ سامنے بیٹھے اور میں اسکو دیکھتی جاؤں یا اللہ وہ کیوں ہے اتنا پیارا اسکے الفاظ بے ربط تھے لیکن اگر کوئی اسکی مسکراہٹ دیکھ لیتا تو سمجھ جاتا کہ یہ شخص مہرماہ کے لئے ساری دنیا ہے  
وہ جائے نماز تہہ کر کے اٹھی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور ہالے کو کال ملانے لگی

تیسری بیل پے کال ریسیو ہو ہو چکی تھی

## Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم ہالے کیسی ہو؟ اسنے محبت سے پوچھا

مہر پلیر اس وقت سونے دیں کیا صبح صبح آپکو کوئی کام نہیں؟ وہ جو ایک گھنٹہ پہلے سوئی تھی مہر کی کال سے بری طرح بیزار ہوئی تھی

جبکہ مہر کے چہرے پے ہنوز نرم سی مسکراہٹ تھی

نماز پڑھلو میری بہن

اچھا نہ پڑھ لو گئی ابھی میں کال کاٹ رہی ہوں

اور اسنے کال کاٹ بھی دی تھی

مہر نے مسکرا کے سر کو نفی میں ہلایا اور زیر لب کہا

یہ نہیں سدھریگی

اور پھر ناشتہ بنانے چل دی

دوسری طرف ہالے کی نیند خراب ہو چکی تھی

وہ تب تک اذان کو نظر انداز کرتی تھی جب تک اماں یا مہر میں سے کوئی نماز پڑھنے کا کہ نہ دے جیسے ہی کسی نے

کہہ دیا لوجی ہالے کا سکون غارت ہو گیا اب جب تک وہ پڑھ نہ لیتی اسکو سکون نہ آتا اسلئے مندی مندی آنکھوں

سے اٹھی اور باتھ روم کی طرف چل دی

باہر سے آتا میوزک کا شور بھی ذرا دیر کو تھما تھا



## Posted On Kitab Nagri

وضو کر کے اسنے نماز پڑھی اسکی نماز بہت لمبی ہوتی تھی وہ نہیں پڑھتی تھی تو نہیں پڑھتی تھی لیکن جب پڑھنے کھڑی ہوتی تو بڑے ہی خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتی تھی دعا مانگ کے جب وہ اٹھی تو اسے بے اختیار رات والا واقعہ یاد آیا جھر جھری لے کے اسنے سر کو جھٹکا اور فریش ہونے چل دی کیوں کے نیند تو اب آنی نہیں تھی ماما ناشتہ تیار ہے مہر ماہ نے پکن میں آتی حسینہ بیگم کو اطلاع دی تھی

ہالے کافون آیا تھا کیا؟ انہوں نے پوچھا

جی ماما اس سے بات ہو گئی ہے

اچھا کب تک آرہی ہے وہ؟؟

شام تک آجائیگی

کیوں شام تک کیوں ابھی کیوں نہیں آرہی رات تو رک لی نہ وہاں اب اور کیا چاہیے

ماما چلیں ناشتہ کرتے ہیں پھر بات کریں گے

وہ انکو بھلاتے ہوئے بولی تھی اور پھر واقعی انکا دیہان اس بات سے ہٹا گئی تھی

یوسف سلطان اپنے علاقے کے زمیندار تھے ان کی شادی انکی کزن رفعت آرا سے ہوئی تھی جس سے ان کی تین اولادیں تھیں سب سے بڑے معراج سلطان دوسرے شمس سلطان اور سب سے چھوٹی بیٹی نگین سلطان تھی جس کی پیدائش کے وقت انکی بیوی کی وفات ہو گئی ان کی ان کی وفات کے بعد انہوں نے دوسری شادی نہیں کی جبکہ ان کے بچے بھی کافی چھوٹے تھے انکی ساری اولادوں میں دو دو سال کی عمر کا فرق تھا یوسف

## Posted On Kitab Nagri

سلطان نے انکی پرورش بہت مشکل مگر بہت اچھے طریقے سے کی تھی انکی پڑھائی اور تربیت سے لے کر انکی شادیوں تک انہوں نے کبھی بھی اپنی مرضی مسلط نہیں کی تھی سوائے نگین کی شادی کے معاملے میں معراج سلطان نے اپنی پسند کی شادی کی حسینہ وجدان سے پسند کی تھی تھیں شمس سلطان کی پسند فروایگ تھیں جو کہ نگین کی بیسٹ فرینڈ تھی لیکن شادی سے پہلے تک جیسے ہی ان کی شادی شمس سے ہوئی نگین نے ان کو بھابی تو کیا دوست ماننے سے بھی انکار کر دیا تھا یوسف سلطان نے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی انہوں نے ساتھ ہی کی تھی حسینہ بہت اچھی بیوی اور بہو ثابت ہوئی تھیں وہ بہت صابر اور شاکر تھیں اللہ نے انکو شادی کے 10 سال بعد اولاد جیسی نعمت سے نوازا تو جہاں سلطان منزل میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی وہیں فروایگم طیش میں آ چکی تھیں حالانکہ اللہ نے انکو شادی کے پہلے ہی سال سفیر سلطان سے نوازا تھا حسینہ جتنی نرم مزاج تھیں فروا اتنی ہی اکھڑ بد تمیز اور کائیاں تھیں

معراج سلطان کی بڑی بیٹی ہالے سلطان جسکی عمر 21 سال تھی انگلش میں ماسٹرز کر رہی تھی اور بیٹا حسن سلطان جسکی عمر 16 سال تھی جو کے میٹرک کر رہا تھا شمس کا بیٹا سفیر سلطان جس کی عمر 30 سال تھی BBA کر کے دادا کے کاروبار کو آگے بڑھا رہا تھا یوسف سلطان کی جان بستی تھی اپنے پوتے سفیر اور پوتی ہالے سلطان میں وہ کہتے تھے کہ سفیر انکی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو ہالے انکے دل کا چین ہے وہ جب جب سفیر اور ہالے کو دیکھتے انکا سیروں خون بڑھ جاتا حسن جب بھی یہ محبت کے مظاہرے دیکھتا منہ بنا کے کہتا "ہاں ایک میں ہی سو تیرا ہوں اس گھر میں" اور یوسف صاحب مسکرا دیتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

یوسف صاحب کی سب سے چھوٹی اور محبوب اولاد نگین سلطان نے محبت کی شادی کی تھی یوسف سلطان نے بہت مخالفت کی غصہ 'منت سماجت کیا تھا جو انہوں نے نہیں کر کے دیکھا تھا لیکن وہ ڈٹی رہی اور آخر کار یوسف سلطان انکی ضد کے آگے ہار گئے اور انکی شادی وہاج خان سے ہو گئی نگین سلطان نے وہاج کے ساتھ صرف چند مہینے ہی سکون کے گزارے تھے اور پھر لڑائی جھگڑا یہاں تک کے وہ ناز و پلی لڑکی کو جانوروں کی طرح مارنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے اور پھر آخر کار ڈیڑھ سال بعد نگین سلطان طلاق کا کاغذ لئے ایک بیٹی مہرماہ وہاج کے ساتھ ایک بار پھر سلطان منزل آگئی تھیں دراصل وہاج شراب اور جوا کے عادی تھے نگین سلطان کی صورت انکو ایک بلینک چیک مل گیا تھا شادی کے کچھ ماہ تک نگین انکو روپے دیتی رہی تھیں لیکن جوں ہی انکی جمع پونجی ختم ہوئی لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے تھے جس محبت کے لئے وہ اپنے بھائی باپ اور گھر چھوڑ کے آئی تھیں وہ تو شاید کہیں دور جا کر سو گئی تھی کبھی کبھی وہ سوچتی تھیں کیا محبت اتنی جلدی ختم ہو جایا کرتی ہے؟ کیا وہاج کے لئے وہ بس پیسے دینے والی مشین تھیں؟ کیا انہوں نے بابا کو ناراض کر کے غلط کیا؟ کیا یہ سب ایک سزا ہے؟ اور اگر سزا ہے تو کب ختم ہوگی؟ کیا پسند کی شادی اتنا بڑا جرم ہے؟ اب انکے پاس سوچنے کو ان گنت مسائل تھے سارا دن وہ یا تو پچھتاتی رہتیں یا پھر سوچتی رہتیں اور اگر اس دوران ایک بار بھی وہاج گھر آ جاتے تو انکے معمول میں مار کھانا بھی شامل ہو جاتا اب کوئی اگر ان سے پوچھتا پچھتاوا سکے کہتے ہیں تو وہ ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر کہتیں "وہاج سے شادی کرنا" اک دن جب پیسے نہ دینے پہ وہاج نے انکو ہنٹر سے مارا تھا تب انکے برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی انہوں نے اپنے چند کپڑے بیگ میں ٹھونسے اور گھر چھوڑنے کے ارادے سے باہر نکلی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

تبھی اچانک انہیں ایک زوردار چکر آیا تھا اور اس سے پہلے کے وہ گرتیں کسی کے مضبوط بازوؤں نے انکو سمبھال لیا تھا

جب انکو ہوش آیا تو خود کو ہسپتال کے بیڈ پہ پایا پاس ہی یوسف سلطان بیٹھے فکر مندی سے اپنی اولاد کو دیکھ رہے تھے اس اولاد سے انہوں نے سب سے زیادہ محبت کی تھی اسکو دیکھ دیکھ کے وہ جیتے تھے خاندان میں کوئی ایسا گھر نہیں تھا جہاں سے نگین سلطان کا رشتہ نہ آیا انکی خوب صورتی کے خاندان میں چرچے تھے لیکن انہوں نے کیا کیا اپنے ساتھ؟ اپنے بابا کے ساتھ وہ انکے چہرے کے زخموں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھو رہے تھے انکا ہونٹ سو جا ہوا تھا اور ماتھے پے نیل تھے جہاں جہاں سے بازو نظر آرہے تھے وہاں کا حال بھی کچھ مختلف نہ تھا دونوں باپ بیٹی خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے آخر کار یوسف سلطان کی نم آواز نے اس خاموشی کو توڑا تھا

www.kitabnagri.com

کب سے برداشت کر رہی ہو یہ سب؟ انہوں نے ضبط سے پوچھا تھا

چار ماہ سے نگین نے سپاٹ سے لہجوں میں جواب دیا تھا

کیوں؟ دوبارہ سوال ہوا تھا

پیسے مانگتا ہے کہتا ہے باپ سے لے کے آؤ وہ اب بھی جذبات سے عاری لہجے میں بولی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

تو تم کیوں نہیں آئی مرے پاس؟

میں نگین سلطان ہوں بابا میری انا اتنی اونچی ضرور ہے کے میں بھوکی مرنا پسند کروں گی میں دن رات کی مار برداشت کر لوں گی لیکن مانگ کے نہیں کھاؤں گی

وہ بے بسی سے بس اسکو دیکھ کے رہ گئے تھے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

## Posted On Kitab Nagri

مجھ سے بات کر لیتی مجھے بتا دیتی کیا مجھ پہ بھروسہ نہیں تھا؟

بابا آپ جانتے ہیں میں اپنی غلطی مان لیتی ہوں بچپن سے اور خود کو اسکی سزا بھی خود ہی دیتی ہوں ابھی میری سزا کا وقت ہے جب یہ سزا ختم ہوگی تب پوری دنیا دیکھ سکیگی میں (انگلی سے اپنے سینے پہ دستک دی) نگین سلطان اسکا کرتی کیا ہوں فحال مجھے سزا کاٹنے دیں بابا۔۔۔۔۔

اور اس معصوم وجود کا کیا قصور ہے اسکے لئے کونسی سزا منتخب کی ہے تم نے؟

اسی وقت حسینہ ہسپتال کے روم میں داخل ہوئی تھیں

نگین نے نا سمجھی سے باپ کو دیکھا اور یوسف سلطان کے صبر کی حد ختم ہو چکی تھی وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکل گئے تھے

Kitab Nagri

بھابی یہ بابا کیا کہہ رہے تھے

حسینہ بیگم نے افسوس سے اپنی نند کی یہ حالت دیکھی تھی کیا تھی وہ اور کیا ہو گئی تھی

تم ماں بننے والی ہو

حسینہ نے انکے سر پہ بم پھوڑا تھا

وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اپنی بھابی کو دیکھنے لگی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

بھابی یہ کیا یہ سچ ہے جو آپ نے ابھی کہا کیا یہ؟ یا اللہ میں کیسے بے خبر رہی؟ بھابی میرا بچا ٹھیک تو ہے نا؟ مطلب آج جو لکچھ ہوا اسکے بعد؟ (وہ خود کو پڑنے والی مار کو "جو کچھ") کا نام دے رہی تھیں بھابی کچھ بولیں نا؟ وہ انکے منہ سے کچھ سننے کو بیتاب تھیں

ہاں یہ سچ ہے لیکن تم اتنی خوش کیوں ہو رہی ہو اسنے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا ہے اسکے باوجود تم اسکا بچہ پیدا کرو گی؟ آج اگر بابتھیں یہاں نہ لے کر آتے تو یہ بچہ ہوتا ہی نہیں اور تم نے۔۔۔۔۔

بھابی بس چپ ہو جائیں بہت سن لیا میں نے وہ بولی نہیں تھی غرا آئی تھیں اپنی ہمت کیسے ہوئے یہ سب کہنے کی

آپ میرے بچے کو مارنا چاہتی ہیں آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں؟ یہ خون ہے میرا اور اگر کسی نے بھی اسکو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو میں بھول جاؤں گی میرا اس سے رشتہ کیا ہے

Kitab Nagri اور یہاں انکی آواز کا پنی تھی غصے سے بے بسی سے

حسینہ بیگم کو خود بھی احساس ہو گیا تھا کہ وہ کیا کہہ بیٹھی ہیں

I am sorry مجھے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا

حسینہ بیگم نے شرمندگی سے کہا تھا اور کمرے سے باہر چلی گئیں

اسکے بعد بابا کی لاکھ منع کرنے بھائیوں کے لاکھ دلا سوں کے باوجود وہ ایک پل کو وہاں نہیں رکی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

گھر آ کے انہوں نے وہاں کو سب بتا دیا وہ بہت خوش ہو گئے تھے انہوں نے نگین کو مارنا چھوڑ دیا تھا اسکا خیال رکھنے لگے تھے وہ ان سے اتنی محبت کرتے کے وہ خود حیران تھیں کیا یہ چند ماہ پہلے والا وہاں ہے؟ دن سکوں سے گزر رہے تھے وہاں نے ان سے لڑنا تک چھوڑ دیا تھا وہ بس اس دنیا میں نئے آنے والے وجود کے لئے دیوانے ہوئے جا رہے تھے زندگی یکدم پر سکون ہو گئی تھی

یوسف سلطان اس دن اپنے دونوں بیٹوں اور داماد کے ساتھ شہر سے باہر کسی مذہبی اجتماع میں شرکت کرنے گئے تھے جب نگین کے یہاں بچے کی پیدائش کا وقت قریب آ گیا تھا حالانکہ ابھی کچھ دن باقی تھے حسینہ نے وہاں کو کال کر کے سب بتا دیا تھا ان کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے وہ جلد از جلد اپنی بیوی کے پاس اس مشکل وقت میں پہنچنا چاہتے تھے لیکن اس وقت نگین کو ہسپتال لے جانا زیادہ ضروری تھا انہوں نے حسینہ بیگم سے کہہ دیا کہ وہ نگین کو ہسپتال لے جائیں وہ جلد ہی پہنچ جائیں گے یوسف سلطان اور ان کے دونوں بیٹے بھی از حد پریشان ہو چکے تھے کیوں کے اس وقت گھر میں صرف نگین اور حسینہ تھیں وہ سب اسی وقت گھر کے لئے روانہ ہو چکے تھے

حسینہ بیگم نے بہت مشکل سے نگین کو سمجھایا تھا فروا بھی گھر پہ نہیں تھیں ان کے بھائی کی بیوی کا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا وہ بھی ہسپتال میں تھیں انہوں نے اپنی بھابی کو بھی اسی ہسپتال آنے کا کہا حسینہ کو بھی یہ مشورہ درست لگا



## Posted On Kitab Nagri

تھا انہوں نے فوری طور پہ ایسبوالینس کو کال کی تھی اور ان کو لے کے ہسپتال آگئی تھیں آدھے گھنٹے بعد ہی یوسف سلطان کو دو خبریں ملی تھیں

نگین کے یہاں بیٹی ہوئی تھی اور فروا بیگم کی بھابی اس دنیا سے جا چکی تھیں

فروا پہ تو گویا آسمان ٹوٹ پڑا تھا دو ماہ پہلے ان کے بھائی ایک دھماکے میں شہید ہو چکے تھے اور اب بھابی ماں باپ تو ان کی شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد وفات پا گئے تھے بھائی دو ماہ قبل جگر کے عارضے کی وجہ سے فوت ہو گئے تھے ان کے بھائی اپنی بہن پہ جان دیتے تھے انکی بھابی بھی بہت اچھی ثابت ہوئی تھیں فروا کا غم بہت بڑا تھا

سلطان منزل کے سب مکینوں نے فروا کی ہر طرح سے دل جوئی کی تھی وقت پر لگا کے اڑ رہا تھا وہاں اور نگین کو تو مہرماہ کی صورت ایک نئی زندگی مل گئی تھی یوسف سلطان کے اندیشے بھی کم ہو گئے تھے نگین کو خوش دیکھ کے وہ بھی خوش ہو گئے تھے گو کہ انہوں نے وہاں کو معاف نہیں کیا تھا لیکن اپنی بیٹی کی خوشی میں خوش تھے

اور پھر چار ماہ بعد نا جانے ایسا کیا ہوا تھا کہ نگین طلاق کا داغ سر پہ سجا کے اپنا سب کچھ لٹا کے باپ کے در پہ آن پڑی تھیں

یوسف سلطان یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکے تھے انکو ہارٹ اٹیک ہوا تھا لیکن وہ بچ گئے تھے نگین کو اس حادثے کے بعد چپ سی لگ گئی تھی نا ہستی نہ بولتی تھیں کئی کئی گھنٹے چپ چاپ پڑی رہتیں کوئی ایک ہزار دفع بھائی اور بھابیوں نے طلاق کی وجہ پوچھی تھی لیکن انکی چپ نہیں ٹوٹی تھی

## Posted On Kitab Nagri

مہرماہ کو حسینہ بے گم نے اپنی آغوش میں لے لیا تھا وہ انکو ماما کہتی تھی  
اسی طرح آٹھ سال گزر گئے اسی وقت میں اللہ نے حسینہ بیگم کو ہالے سلطان سے نوازا تھا لیکن انکی محبت مہرماہ  
سے کم ہونے کے بجائے اور بڑھ گئی تھی یہی حال فروا کا بھی تھا انہوں نے بھی مہرماہ کو بالکل سفیر جیسا پیار دیا تھا  
ان کو جتنی نفرت نگین سے تھی اس سے کئی زیادہ محبت مہر سے تھی  
ان آٹھ سالوں میں بھی نگین کی چپ کاروزہ ناٹوٹا تھا البتہ وہ ہالے کو اپنی گود میں لے کے گھنٹوں اسے باتیں  
کرتی تھیں

اسی طرح ایک دن ہالے کو سخت بخار ہو گیا تو حسینہ بیگم کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے کیوں کے معراج گھر پہ  
نہیں تھے اور شمس اور یوسف صاحب حج پہ گئے ہوئے تھے بھابی کی حالت دیکھتے ہوئے نگین نے ہالے کو اٹھایا  
اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا

حسینہ حیرت سے انکی کاروائی دیکھ رہی تھیں ان آٹھ سالوں میں نگین ایک بار بھی گھر سے باہر نہیں نکلی تھیں  
خیر اپنی حیرت کو جھٹکتی وہ بھی انکے ساتھ ہسپتال کی جانب چل دیں

ہالے کا چیک اپ ہو گیا تھا اور اب دو سالہ ہالے پھپھو کی گود میں تھی گاڑی تھوڑی ہی دور گئی تھی کے بری طرح  
ٹریفک میں پھنس چکی تھی قریب آدھے گھنٹے وہاں پھنسے رہنے کے بعد کہ اچانک ہالے کی نظر سڑک کے پار بلی  
کے بچوں پہ پڑی تھی سفید اور بھورے پیارے سے بلی کے بچے اور اب اسنے اس طرف اشارہ کر کے رونا  
شروع کر دیا تھا ہالے بہت ضدی تھی وہ کبھی بھی اس طرح چپ نہ ہوتی ٹریفک جام تھا اسلئے حسینہ بیگم نے

## Posted On Kitab Nagri

ڈرائیور سے ایک بلی کا بچہ اٹھا کے لئے لانے کو کہا لیکن نگین نے اچانک سے کہہ دیا کہ وہ خود جا کے لے آئیگی  
اپنی ہالے کے لئے پہلے تو حسینہ بیگم نے روکنا چاہا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے چپ چاپ انہیں جانے دیا  
(یہ شاید انکی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی)

نگین نے ہالے کو حسینہ بیگم کو تھمایا اور سڑک کے اس طرف چلی گئی تھیں

ایک پیارے اور سب سے چھوٹے بچے کو لے کے وہ جو نہی مڑی تھیں اسی وقت ٹریفک چل پڑی تھی وہ گاڑی  
کی کھڑکی سے جھانکتی مسکراتی ہوئی ہالے کو دیکھ کے خود بھی مسکراتی ہوئی گاڑی کی جانب آرہی تھیں کے اچا  
نک ایک تیز رفتار ٹرکائی تھی اور انکو کچلتی ہوئی چلی گئی تھی

حسینہ بیگم چند لمحے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھتی رہیں (ڈرائیور تب تک نیچے اتر کے بھاگتے ہوئے  
حادثے کی جگہ پہ پہنچ چکا تھا اب وہ شاید ایسبولنس کو کال کر رہا تھا) انہوں نے وہاں سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن  
انکا جسم ہلنے سے انکاری تھا اور پھر کانپتے ہاتھوں سے انہوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اور اندھا دھند بھاگتے  
ہوئے نگین تک پہنچی تھیں لوگوں کے رش کو چیرتے ہوئے وہ اب انکے پاس پہنچ چکی تھیں گھٹنوں کے بل انکے  
قریب بیٹھ کے وہ اب نگین سے کچھ کہہ رہی تھیں اب وہ انکا چہرہ اپنے گھٹنے پہ رکھ کے انکو اٹھانے کی کوشش کر  
رہی تھیں انکی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے وہ رو رہی تھیں بے تحاشہ رو رہی تھیں

بھابھہ۔۔۔۔۔ بھابی نگین سلطان کی ٹوٹی پھوٹی آواز سنائی دی تھی جی بھابھی کی جان میں تمہیں کچھ نہیں ہونے  
دوگی تم اٹھو ہمت کرو

# Posted On Kitab Nagri

اتنے میں ایسبولنس کی آواز بھی قریب آنے لگی تھی

ایسولنس کب آئی نگین کو کب اس میں ڈالا گیا ہالے کہاں تھی ڈرائیور ان سے کیا کہہ رہا تھا انکو کچھ پتا نہیں تھا  
انکو کچھ سمجھ نہیں آہا تھا وہ رو رہی تھیں اور بس رو رہی تھیں

ااپ۔۔۔ ااپ سب پوچھ پوچھتے تھے۔۔۔۔۔ تھ تھ ن نا ک کے اسنے مجھے کیوں طلاق دی وہ بہت تکلیف سے بول یا رہی تھی



جیسے ہی وہ ایسولنس میں آ کے بیٹھی تھیں انکو نگین سلطان کی ٹوٹی پھٹی آواز حواسوں میں لای تھی

نگین میرا بچہ تم چپ رہو بس مجھے کچھ نہیں سننا تم ٹھیک ہو جاؤ گی

بھابی اسنے کہا کہ وہ توڑ توڑ کے لفظ ادا کر رہی تھیں

(اب وہ بلا ارادہ اپنا چہرہ نگین کے پاس لے آئی تھیں)

بھب۔۔۔ بھی آ۔۔۔ جیل۔۔۔ یل یز مجھے بول۔۔۔ نے۔۔۔ دیں

وہ تکلیف اور بے بسی سے لفظوں کو توڑ توڑ کے ادا کر رہی تھیں

اچھا میں سن رہی ہوں میرا بچہ میں سب سنوں گی

اسنے کہا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اگلے 2 منٹ نگین سلطان مسلسل بولی تھیں اور حسینہ کو اپنے چند لمحے قبل

بولے گے الفاظ یہ جی بھر کے پچھتاوا ہوا تھا (میں تمہیں سنوں گی) نگین سانس لینے کو رکیں تمہیں

نگین سلطان نے گویا حسینہ کی روح نکال دی تھی وہ الفاظ "الفاظ" نہیں تھے کوڑے تھے جو حسینہ بیگم کو لگے تھے

# Posted On Kitab Nagri

نگین چپ ہو جاؤ وہ خدا کے لئے حسینہ بدقت بول پائی تھیں

لیکن نگین نہیں سن رہی تھی وہ بس بول رہی تھیں

(اتنے میں وہ ہسپتال پہنچ چکے تھے

حسینہ کا دل چاہتا تھا کہ وہ نگین کے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اسکو چپ کروادیں لیکن انہیں اپنے ہاتھ بے جان محسوس

ہوئے تھے

میں کیا بتاتی بھابی۔۔۔۔۔۔۔۔ نگین اب بھی بول رہی تھیں بلکہ وہ بول نہیں رہی تھیں ایک پگھلا ہوا سیسہ تھا

جو وہ آج اپنی بھائی کے کانوں میں انڈیل رہی تھیں

اور پھر وہ چپ ہو گئی تھیں نگین سلطان چپ ہو چکی تھیں شاید ہمیشہ کے لئے

(چھ سال انہوں نے اس پل کا انتظار کیا تھا کہ نگین انکو کچھ بتا دے لیکن بے سود آج انکی خواہش پوری ہوئی

تھی لیکن کیا انہوں نے یہ چاہا تھا کہ انہیں یہ سب اس طرح پتا چلے

نگین سلطان کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں آخری لفظ جو انہوں نے کہا تھا وہ تھا

"میری بیٹی"

کوئی اب نگین کو اسٹریچر پہ لٹا رہا تھا کوئی انکو دلا سادے رہا تھا کوئی ان سے ان کے گھر کے کسی مرد کا نمبر پوچھ رہا

تھا پوچھ رہا تھا لیکن انکو کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی انکو ان لوگوں کے بس ہونٹ ہلتے معلوم ہو رہے تھے ایک

آواز تھی جواب بھی کانوں میں گونج رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

(حادثے کی جگہ سے کچھ مرد اور عورتیں انکے ساتھ ہسپتال تک آئے تھے اکیلی عورتیں سمجھ کر)  
بھابی اسنے کہا کہ اور بس اس آواز کے بعد کوئی آواز نہ آتی تھی نگین کے سوا اور کچھ سنائی نہیں دیتا تھا  
(لوگ انکو تسلی دے رہے تھے کہ انکی عزیز نند ٹھیک ہو جائیں گی لیکن حسینہ کونا جانے کیوں یہ لگا تھا کہ آج  
کے بعد وہ نگین کی آواز نہیں سن پائیں گی)

جاتے جاتے تم مجھے یہ کس راز سے آشکار کر گئی ہو انہوں نے خود کو کہتے سنا تھا  
(حسینہ وجدان نہیں جانتی تھیں کہ یہ راز نہیں چاہک ہے اور اگلے کئی سال انکو یہ چاہک کھانا ہو گا چپ چاپ)



www.kitabnagri.com

we are sorry she is no more

اگر آپ تھوڑی دیر پہلے آجاتے تو شاید کچھ ہو سکتا (جو دو عورتیں انکے ساتھ تھیں وہ اب حسینہ بیگم کو سمجھا  
رہی تھیں) معراج سلطان کو ڈرائیور نے کال کر دی تھی کون کون آیا نگین اور انکو کب گھر لایا گیا انکو کچھ یاد نہیں  
تھا مہر ماہ کہاں ہے ہالے کیوں رو رہی ہے انکو کچھ پتا نہیں تھا وہ ذہنی طور پہ اب بھی اس سرد سی ایبولنس  
میں نگین سلطان کو بولتے ہوئے سن رہی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

نگین کو گئے 10 روز ہو چکے تھے

یوسف سلطان آج واپس آئے تھے بیٹی کے غم نے انکو توڑ کے رکھ دیا تھا انکو دورے پڑنے لگے تھے نشہ آور دواؤں کے زیر اثر جب تک رہتے تب تک نارمل رہتے تھے لیکن جیسے ہی ہوش میں آتے نگین۔۔ میری بیٹی میری بچی چلاتے رہتے ہر آنے جانے والے سے پوچھتے کیا تم نے میری بیٹی کو دیکھا ہے میری نگین کو دیکھا ہے کوئی اسے لادو کوئی میری بچی کو لادو کھانا پینا ترک کر دیا تھا جب بھی کوئی کہتا یا سمجھاتا کہ نگین نہیں رہی تو ہریانی انداز میں چیخنے لگتے

تم سب جھوٹے ہو وہ کیسے مر سکتی ہے میں نے اسکی لاش نہیں دیکھی میں نے اسے دفنایا نہیں ہے وہ نہیں مر سکتی تم سب کے سب اس وہاج کے ساتھ ملے ہوئے ہو اسی نے میری بیٹی کو مجھ سے دور کیا ہے اللہ غارت کرے اسکو اللہ برباد کرے اسکو میری بچی کو کھا گیا اللہ اسکو چین نہ نصیب کرے اللہ اس پہ یہ زمین تنگ کر دے اسی طرح چیخنے چلاتے بیہوش ہو جاتے

معراج اور شمس سلطان بھی غم سے چور تھے لیکن انکو بہادر بننا تھا انکو حوصلہ رکھنا تھا وہ رو نہیں سکتے تھے نہ بابا کی طرح بد عادے کے اپنا دل ہلکا کر سکتے تھے وہ اس غم کو اندر ہی اندر سہنے پہ مجبور تھے سفیر اور مہر بھی اس حادثے کے بعد سہم سے گئے تھے

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر جاتا ہے کسی کے زخم بھریں یا ادھڑیں وقت کسی کے لئے نہیں رکتا یوسف سلطان اب بہتر ہو رہے تھے اور وجہ تھی "ہالے سلطان" وہ ہو بہو نگین تھی یوسف سلطان گھنٹوں اس میں اپنی

## Posted On Kitab Nagri

نگین کو دیکھتے اور اب تو یہ حالت تھی کہ اسکو دیکھے بغیر وہ کھانا تک نہ کھاتے ہالے انکا مرہم تھی وہیں مہر کو وہ نظر اٹھا کے بھی نادیکھتے جہاں وہ دکھ جاتی چپ چاپ وہاں سے چلے جاتے وہ بولتی تو ہاں یا ناں میں جواب دیتے انکی حالت کے پیش نظر کسی نے بھی انسے اس بارے میں بات نہیں کی مہر کی پرورش کا ذمہ مکمل طور پہ حسینہ اور معراج نے لے لیا تھا اور اسکو اپنی بیٹی کی طرح پالا تھا

حال

تم نے ہالے سے کال کر کے پوچھا ہے وہ کب آرہی ہے؟

ناشتے کے دوران یوسف سلطان نے معراج صاحب سے پوچھا تھا

جی بابا پوچھ لیا تھا وہ شام تک آجائے گی انہوں نے جواب دیا تھا

نہیں اس سے کہو یونیورسٹی جانے سے پہلے مجھ سے مل کے جائے

لیکن وہ نہیں آسکتی بابا اسنے کہا تھا کہ۔۔۔۔۔

میرے معاملات میں دخل مت دیا کرو فروا انکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بابا کی نرم مگر دو ٹوک آواز سنائی دی تھی

معراج تم سفیر کو کال کر کے پوچھو کب تک ہو گا اسکا کام مکمل اور اسکو یہ بھی کو کہہ دو ویک اینڈ پہ گھر چکر لگائے بات ہوئی تھی میری بابا اگلے مہینے تک ہو جایا گے کچھ دراصل لیگل معاملات میں کچھ وقت تو لگ ہی جاتا ہے اور

وہ پرسوں آرہا ہے

## Posted On Kitab Nagri

اتنے میں معراج صاحب کافون بجا تھا اور وہ معذرت کرتے اٹھ گئے تھے

معراج سلطان ہائی کورٹ جج تھے جبکہ شمس سلطان نے اپنے بابا کے کاروبار کو آگے بڑھاتے ہوئے لیڈر امپورٹ ایکسپورٹ کے کاروبار میں اپنی قسمت آزمائی تھی جو کے انکے لئے بہت اچھا ثابت ہوا تھا اب وہ شہر کے مشہور کاروباری شخصیت تھے اور بابا انکے کام سے بہت خوش تھے سفیر سلطان نے بھی پڑھائی مکمل کر کے بابا کے ساتھ بزنس جوائن کر لیا تھا اس نے 4 سال قبل اسلام آباد میں اپنی کمپنی کی ایک اور برانچ کھولی تھی جس کی وجہ سے وہ اسلام آباد ہوتا تھا اور ہر پندرہ دن یا مہینے بعد گھر آتا تھا اور یوسف سلطان کو سفیر کی ایک یہی بات پسند نہیں تھی

نگین کی موت کے بعد بابا نے بہت مشکل سے خود کو سمجھایا تھا اب وہ کافی حد تک چڑچڑے ہو چکے تھے لیکن ہالے اور سفیر انکو بہت اچھی طرح ڈیل کر لیتے تھے وہ جب تک ہالے کو نہ دیکھتے انکا دن نہیں شروع ہوتا تھا اب انہوں نے سفیر کو اسلام آباد چھوڑ کے کراچی شفٹ کا حکم دیا تھا جس کو ماننے کا سفیر پابند تھا وہ خود بھی گھر سے دور رہ کے تھک چکا تھا اسلئے اپنے ایک دوست کے ساتھ شراکت کرتے ہوئے اسلام آباد والی برانچ اسکے حوالے کر کے آج کل کراچی آنے کو پر تول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

مدحت کے کمرے میں بیٹھی ہالے اپنے موبائل پہ سکرو لنگ کر رہی تھی جب اسکو معراج سلطان کی کال موصول ہوئی تھی اسنے حیرت سے موبائل کو دیکھا اور کال اٹینڈ کی تھی

خیریت ہے نج صاحب ایک گھنٹے میں دو دو کالز کیا گزارا نہیں ہو رہا بیٹی کے بغیر؟ یا پھر کوئی مجرم نہیں ملا آج کی تاریخ میں سزا سنانے کو؟ کال اٹینڈ کرتے ہی انکو کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر وہ شوخی سے بولی تھی

آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نج صاحب کو آپکی کوئی یاد نہیں آرہی اور نا ہی شہر میں مجرموں کا قحط پڑا ہے بلکہ آپکے دادا صاحب کا حکم ہے کہ آپ یونی جانے سے پہلے ان سے مل کے جائیگی اور ہالے کا جواب سننے بغیر کال کاٹ دی تھی

لیکن بابا میری بات تو سن۔۔۔۔۔ ہیلو ہیلو بابا شٹ یا ر کال کیوں کاٹ دی

مجھے ہسپتال جانا تھا پہلے اور اب یہ نیا حکم

اسنے کال لوگ کھولی اور ہارون شاہد کا نمبر ڈائل کرنے لگی ساتھ ہی کچھ بڑبڑا رہی تھی

ہیلو ہارون کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی تھی

مدحت کے گھر پہنچو دس منٹ کے اندر ہالے نے حکم صادر کیا تھا

For your kind information

یہ تمہارے ڈرائیور کا نہیں ہارون شاہد کا نمبر ہے ایم این اے کے بیٹے ہارون شاہد کا بات آئی دماغ میں یا نہیں

؟ وہ جل کے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

(جبکہ پھرتی سے اپنے بستر سے اٹھ کے اب باتھ روم کی طرف جا رہا تھا تو یہ طے تھا کہ ہارون شاہد ہالے سلطان کو منع نہیں کر سکتا)

And for your kind information

ہارون شاہد صاحب میری گاڑی رات ہسپتال سے تمہارے گارڈز لے کے گئے ہیں وہ بھی تمہارے کہنے پہ اور اگر میں۔۔۔

رائل بلیو شرٹ پہن کے آنا وہی جو میں نے دی تھی اچھی لگتی ہے تم پہ اسکو بولنے کا موقع دیئے بغیر ہالے اپنی بات کر کے کال کاٹ چکی تھی (اگلے کی بات سنے بغیر کال کاٹنا شاید ان باپ بیٹی کا پسندیدہ کام تھا) جب کے دوسری طرف ہارون کلستارہ گیا تھا اور جل کے بڑبڑایا تھا وہ رائل بلیو نہیں نیوی بلیو ہے ہو نہ

ہارون ہالے کے ماموں شاہد حسین کا بیٹا تھا ہالے کا اور پوزیو بیسٹ فرینڈ وہ اسکے قریب کسی بھی انسان کو برداشت نہیں کرتا تھا یہاں تک کے اسنے ہالے سے کہہ رکھا تھا کہ ہالے سے شادی بھی وہ ہی کریگا (جس پہ ہالے نے اسکو بھگا بھگا کے مارا تھا) وہ کہتا تھا کہ اگر ساری دنیا بھی اسکو چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد بندہ ہوگا جو ہالے کے ساتھ کھڑا رہے گا اسکی اور ہالے کی عمر میں تین سال کا فرق تھا لیکن ہالے اسکو برابر خوار کرواتی تھی ہارون کی ماں نے معراج سلطان اور حسینہ بیگم سے ہارون کی خواہش پہ اسکے اور ہالے کے رشتے کی بات کر رکھی تھی جس کے جواب میں انہوں نے ہالے کی پڑھائی ختم ہونے تک کا وقت مانگ رکھا تھا البتہ انہوں نے



## Posted On Kitab Nagri

کہیں اور رشتہ نہ کرنے کی یقین دہانی ضرور کروادی تھی ہالے اور ہارون اس بات سے واقف تھے لیکن ان دونوں کے درمیان ایسی کوئی بات فلحال نہیں ہوئی تھی

پندرہ منٹ بعد جب ہالے گیٹ سے باہر نکلی تو اسکو ہارون گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا تھا اسکی آنکھیں اب بھی سرخ تھیں شاید اسکی نیند پوری نہیں ہوئی تھی اسنے وہی بلیو شرٹ پہن رکھی تھی اور اسکے نیچے نیلی جینز وہ بہت ہینڈ سم تھا 5 فٹ 9 انچ قد ہلکا سانولا رنگ کسرتی بدن اور سرمئی آنکھوں والا ہارون شاہد کافی اچھا دکھتا تھا اسکا حلیہ لا پرواہ سا تھا

جبکہ ہالے نے اسکے برعکس سیاہ لمبی قمیض کے ساتھ سیاہ ہی پاجامہ پہن رکھا تھا اور گلابی دوپٹہ کندھے پہ جھول رہا تھا ہلکا میک اپ کھلے ہوئے بال اسکا حلیہ کہیں سے بھی لا پرواہ نہیں تھا ہالے کا رنگ گورا تھا بے تحاشا گورا بڑی بڑی سیاہ آنکھیں ناک کٹاؤ دار ہونٹ اور کمر سے تھوڑا اوپر تک آتے سیدھے بھورے بال وہ حسین تھی بے تحاشا حسین بلکل نگین کی طرح وہ ہو بہو نگین سلطان کی کاپی تھی پہلی بار دیکھنے والے اسکو نگین ہی کی بیٹی سمجھتے تھے

www.kitabnagri.com

ہارون غصے سے اسکو گھور رہا تھا ہالے نے قریب پہنچ کے اسکے پیٹ پہ زور سے مکا مارا تھا وہ بلبلا کے رہ گیا تھا !! یہ کیا کیا ظالم وہ چلایا تھا !!

رات مجھ پہ غصہ کرنے اور ابھی لیٹ آنے کا انعام ہالے سکون سے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

دیکھ لو نگا میں تمھیں ہالے

ہاں تو دیکھو کس نے منع کیا ہے وہ جلتا بھنتا گاڑی میں آ کے بیٹھا تھا اور 20 منٹ بعد ہالے کے ساتھ اسکے گھر میں داخل ہوا تھا

ہالے جلدی سے دادا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی یوسف صاحب اسے دیکھ کے جیسے کھل اٹھے تھے دادا کی جان آگئی میری بیٹی انکا لہجہ محبت سے چور تھا دادا یہ کیا بلیک میلنگ سٹارٹ کر دی ہے اپنے پتا ہے کس طرح بھاگی بھاگی پہنچی ہوں میں وہ خفا خفا سی بولی تھی جبکہ اسکے اس طرح خفا ہونے پہ بھی دادا جان کھل کے مسکرا دئے تھے

میرا بچہ دادا نے اپنے بازو اکیئے تھے نگین بھی بالکل اسی طرح خفا ہوتی تھی (ہالے کے ساتھ بات کرتے ہوئے انکی ہر دوسری بات نگین پہ ختم ہوتی تھی)

وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے انکے سینے سے لگی تھی وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے انکے سینے سے لگی تھی

پھر تھوڑی دیر تک وہ دونوں باتیں کرتے رہے تھے اسکے بعد ہالے ہارون کے ساتھ یونیورسٹی کے لئے روانہ ہو چکی تھی 2 بجے وہ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہارون اسکو پک کرنے آگیا تھا

تم کیوں آگئے میری کار بھجوا دیتے سیٹ بیلٹ لگاتی ہالے نے اس سے پوچھا تھا

اگر تمھیں لگتا ہے اس غنڈے کے پاس میں تمھیں اکیلے جانے دیتا تو تم غلط ہو کزن صاحبہ وہ تپانے والی

مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیوں تم میرے بھائی ہو یا باپ؟

دونوں نہی البتہ مستقبل کا شوہر ضرور ہو سکتا ہوں وہ سکون سے بولا تھا

دل کے بہلانے کو غالب خیال اچھا ہے وہ طنز کرتے ہوئے بولی تھی

اتنے میں ہالے کو مدحت کی کال آگئی تھی تو ہارون چپ ہو گیا تھا

(جانتا تھا اب یہ کال ہسپتال پہنچنے کے بعد ہی بند ہوگی)

ہسپتال پہنچ کے ہالے نے کال ڈسکنیکٹ کی تھی اور گاڑی سے اتر گئی تھی

آئی سی یو کے باہر وہ دروازے کے بیچ میں کھڑا ہو چکا تھا اب کیا ہے؟ ہالے بری طرح جھنجھلائی تھی

ہالے یہ پہلی اور آخری بار ہے آج کے بعد میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں آج یہاں سے واپس جاتے ہوئے تم یہ

بھول جاؤ گی کہ کل رات تم کسی زخمی کو ہسپتال لے کے آئی تھی یا تمہارا اس سے کوئی بھی واسطہ ہے وہ زندہ ہے یا

مر گیا اس بات سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہو گا تم یہ بات بھول جاؤ گی کہ کل کی رات تمہاری زندگی میں آئی بھی

www.kitabnagri.com

تھی سمجھ میں آگیا؟

کچھ دیر پہلے والی شوخی اب مفقود تھی وہ آنکھوں میں گہری سنجیدگی لئے ہالے کو دیکھ رہا تھا

ہاں یار سمجھ آگیا ہے مجھے اب جان چھوڑ بھی دو ایک کام کیا کر دیا دماغ خراب کر دیا ہے بھلا میرا اسے کیا واسطہ

ہوگا)

وہ جب اندر داخل ہوئی ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر رہے تھے اسکو دیکھتے ہی طنزیہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے

## Posted On Kitab Nagri

ویکم میڈم ویکم رات آپ اپنے شوہر کو اس حالت میں چھوڑ کے چلی گئیں یہ بیچارے صبح سے آپ کا پوچھ رہے تھے اپنی طرف سے وہ اپنا بدلہ لے چکے تھے

(اب ان بیچارے کا بھی کیا قصور تھا ہارون نے انکو پیسوں کے نام پہ ایک دھیلا بھی نہیں دیا تھا الٹا انکو ڈرا دھمکا کے ایک ایسے انسان کا علاج کروایا تھا جو کے سیدھا سیدھا پولیس کیس تھا)

ڈاکٹر صاحب آپ جاسکتے ہیں ہارون چبا چبا کے بولا تھا ڈاکٹر کھسیانی سی ہنسی ہنستا وہاں سے جا چکا تھا ہالے نے ہارون کو ایک نظر دیکھا تھا وہ اسکا اشارہ سمجھ چکا تھا

پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس جو بات کرنی ہے کر لو وہ با آواز بلند کہتا وہاں سے جا چکا تھا (اس سارے وقت میں عمر حیات نے بس ہالے سلطان کو ہی دیکھا تھا بغیر پلک جھپکے)

Kitab Nagri

ہسپتال کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا نوجوان ستائیس یا اٹھائیس برس کا تھا اسکی آنکھیں سیاہ تھی زہین چمکتی ہوئی کسرتی جسم ماتھے پہ بکھرے سیاہ بال چہرے پہ سنجیدگی وہ کافی دراز قد بھی تھا مختصر یہ کہ وہ ایسے مردوں میں سے تھا جنہیں ایک بار دیکھ لو تو بار بار دیکھنے کا دل کرے وجہ اسکے چہرے کے خدو خال نہیں تھے وجہ ایک بے اختیار سی کشش تھی جو اسے دیکھتے ہی اپنی جانب کھینچتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اب اسکے قریب آچکی تھی اور پاس رکھی کر سی پہ بیٹھ چکی تھی عمر حیات سانس رو کے اسکو اپنے قریب بیٹھا دیکھ رہا تھا وہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا

تم کیسے ہو اب؟ ہالے کی آ نرم واز اسکو واپس اپنے حواس میں لای تھی وہ ہنوز ہالے کو دیکھتا جا رہا تھا

میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے؟ اب کے ہالے ذرا بلند آواز میں بولی تھی "اب" بالکل تھیک ہوں وہ نرمی سے بولا تھا

(اسکی آواز بہت پیاری تھی سنجیدہ ٹھہرا ہوا لہجہ وہ اتنا آرام سے بولتا تھا کہ اس کے لفظ گنے جاسکیں) خیر مکمل ٹھیک تو اب بھی نہیں ہو آرام کی ضرورت ہے تمہیں ویسے تمہیں کس نے گولی ماری تھی؟ ہالے نے پوچھا تھا

آپکی مدد کا شکریہ اسنے بات پلٹ دی تھی کوئی بات نہیں خیر اب ذرا اپنے لڑائی جھگڑے چھوڑ دو مرتے مرتے بچے ہو تم اپنی فیملی کا سوچو ذرا کیا ملے گا اس غنڈہ گردی سے وہ سمجھانے والے لہجے میں بولی تھی

ایک گولی میرے پیٹ کو چھو کے گزری تھی اور ایک گولی میرے بازو میں لگی تھی میں مرتا نہیں دونوں زخم گہرے نہیں تھے اور میری کوئی فیملی نہیں ہے وہ نارمل لہجے میں بولتے گویا ہالے کے علم میں اضافہ کر گیا تھا ہالے کے تو سر پہ لگی تلوؤں پہ بچھی تھی



## Posted On Kitab Nagri

مطلب میں پاگل ہوں جو تمہیں اتنی مشکل سے یہاں لے کے آئی علاج کروایا پوری رات تمہارے لئے پریشان رہی ڈاکٹر کی اتنی منتیں کیں اپنے دوست کو پریشانی میں ڈالا پورے دو کلو خون نکال لیا ان ڈاکٹرز نے میرا اور تم کہہ رہے ہو تم کون سا مر جاتے

ہالے جب بولنے پہ آئی تو غصے سے بولتی ہی چلی گئی تھی

آپکو میری وجہ سے زحمت ہوئی اسکے لئے معافی چاہتا ہوں وہ سکون سے بولا تو ہالے ذرا ٹھنڈی ہوئی تھی خیر اب تم جو مرضی کرو میں تمہیں آخری بار دیکھنا آئی تھی اور اب میں چلتی ہوں تمہارے سب بلز پے ہو چکے ہیں اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ

کل رات آپ ڈریوں گی تھیں؟ اسنے جیسے عجلت میں ایک بے تکا سوال کیا تھا شاید وہ اسے مزید روکنا چاہتا تھا (کوئی بھی نارمل انسان کسی کو آدھی رات کے وقت سڑک کے بیچ خون میں لت پت دیکھ کے ڈرے گا ہی)

ہالے کے باہر جاتے قدم اسکی آواز پہ تھمے تھے

www.kitabnagri.com  
میں ڈری نہیں تھی اسنے مڑے بغیر جواب دیا تھا

تو پھر آپ نے جانے کی کوشش کیوں کی تھی؟ اسنے ایک اور سوال کیا تھا

میں دراصل کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی مجھے بہت برا لگتا ہے مجھے اسکی تکلیف فیل ہوتی ہے بس اسلئے

کیا آپ کل پھر آئینگی مجھے دیکھنے؟ وہ جلدی جلدی سوال کر رہا تھا

اسنے پوری طرح گھوم کے مقابل کو گھور کے دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیوں تم مرے خالہ کے بیٹے لگتے ہو جو روز روز پہنچ جاؤں ملنے؟ اتنی مشکل سے تو آج آئی ہوں لاڈ صاحب کے  
نخرے تو دیکھو

آخری فقرہ زیر لب ادا کیا تھا

ویسے ایک بات بتاؤ تم اتنے کمزور دکھتے تو نہیں ہو کے ہسپتال نہ جا پاتے یا کسی کو کال کرنے کی ہمت خود میں نہیں  
پاتے تو پھر کیوں تھے وہاں؟ اور ابھی تم نے کہا کہ گولی تمہیں چھو کر گزری تھی تم مرتے نہیں تو پھر مجھ سے یہ  
کیوں کہا تھا "میں جینا چاہتا ہوں" ہالے نے تجسس کے مارے پوچھا تھا

میں نے کہا تھا میں مرتا نہیں مطلب میری سانسیں چلتی رہتیں لیکن میں جی نہیں پاتا اگر آپ چلی جاتیں وہ بہت  
نارمل لہجے میں بولا تھا

اسکے لہجے میں کچھ بھی ایسا نہیں تھا کہ غور کیا جائے

ان دونوں باتوں میں بھلا کیا فرق ہو ہالے حیران تھی

ہم جب اگلی بار ملیں گے تب بتاؤں گا وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولا تھا

نہیں ہم نہیں ملیں گے (اسے غلط لگتا تھا)

عمر نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ ہارون اندر داخل ہوا اسے آتے دیکھ ہالے نے آخری نظر عمر کو دیکھا تھا  
اسکی سیاہ آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے ہونٹ پیڑی زدہ لگ رہے تھے شاید اسکا کافی خون بہہ گیا تھا ہالے کو

## Posted On Kitab Nagri

بے اختیار اس پہ ترس آیا تھا لیکن پھر بغیر کچھ کہے وہ ہارون کے ساتھ دروازہ پار کر گئی تھی عمر اسکو جاتے دیکھتا رہا اسے وہ شخص اس وقت بہت برا لگا تھا اتنے میں ڈاکٹر دوبارہ اندر آچکے تھے

جی تو عمر صاحب اب آپ کافی بہتر ہیں تو بلز کے بارے میں بات کر لیں (کنجوس ڈاکٹر)

جی ضرور بلز کے ساتھ ساتھ پچھلے ہفتے لائی جانے والی ماہم فیروز کی بھی بات کر لیتے ہیں جنکا نوزائیدہ بچہ آپ نے اپنی

بھانجی انعم رحمان کو دے کے انکی مری ہوئی بچی فیروز صاحب کو یہ کہہ کے تھمادی کی انکا بچہ ماں کے پیٹ میں ہی

مر گیا تھا وہ بھی ہسپتال لانے کے دو گھنٹے پہلے کیا کہتے ہیں پھر کروں فیروز صاحب کو فون اور انسے کہوں کے آپ کی

بھانجی کے بیٹے کا ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے ڈاکٹر کو کسی فلم کی کہانی سنارہا ہو

ڈاکٹر کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں وہ سن سے اپنی جگہ جم چکے تھے آپ آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟ ڈاکٹر

مارے شاک کے بس اتنا ہی کہہ سکے تھے

مجھے سب پتا ہوتا ہے عمر حیات مسکراتے ہوئے بولا تھا

www.kitabnagri.com

مسکراتے ہوئے اسکے گال میں گڑھا بنتا تھا

خیر میری ڈسچارج فائل تیار کرو میں 10 منٹ میں نکل رہا ہوں

لیکن آپ کی کنڈیشن اس قابل ڈاکٹر کی بات پوری ہونے سے پہلے عمر نے انکو ایک گھوری سے نوازا تھا

میں کرتا ہوں ڈاکٹر جلدی سے بولے تھے پھر رک کے ذرا جھجھکتے ہوئے پوچھنے لگے آپ کسی سے کچھ کہیں گے

تو نہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

کیا میں پچھلے پانچ منٹ سے کچھ بولا ہوں؟ میں تو بس یہاں خاموش لیٹا ہوں

ڈاکٹر حیرت اور پریشانی سے اسکو دیکھے بغیر باہر چلے گئے تھے

یہ کیسا آدمی تھا؟

بل لیگا مجھ سے میرے باپ کی شوگر ملز لگی ہیں نا

عمر حیات بڑ بڑایا تھا

ہارون پچھلے دس منٹ سے ہالے سے اپنی عزت افزائی کروا رہا تھا

اللہ اللہ ہارون تم یہ کیسے کر سکتے ہو (ترکش ڈراموں کا اثر تھا کہ اب وہ ہر بات پہ اللہ اللہ کہنے لگی تھی)

تم نے میری عزت دو کوڑی کی کر دی اگر تم نے بل نہیں دیا تھا تو مجھے بتا دیتے میں پے کرتی لیکن کم از کم مجھے اس

طرح ذلیل تو نہ کرو اتے افف وہ ڈاکٹر کیسے دیکھ رہا تھا مجھے تو لگا تھا کہ ابھی دو روپے کا سکہ نکال کے میرے ہاتھ

پہ رکھ کے خیرات دے گا

بس بھی کر دو ہالے اب ایسا بھی کوئی غضب نہیں ہوا ہے وہ آدمی مجھے زہر لگا تھا تو کیوں دیتا اسکا بل اور ویسے بھی

اس ڈاکٹر کو دھمکایا تو تھا میں نے لیکن تمہیں پتا نہیں کیسے خبر ہو گی یار اور حد ہے یار ایک تھرڈ پرسن کی وجہ سے

تم مجھ سے لڑ رہی ہو وہ دکھ سے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بات تھرڈ پرسن کی نہیں ہے بات کمیٹنٹ کی ہے جب تم نے کمیٹنٹ کر لی تو توڑی کیوں بات میری عزت کی ہے بات ہم دونوں کے بیچ قائم بھروسے کی ہے ہارون تم نے جھوٹ بولا ہے مجھ سے اور اب میں تم پہ بھروسہ نہیں کروں گی میں نے مشکل میں تمہیں کال کی مطلب تمہیں کچھ سمجھتا ہی تو بلایا ناں اور تم نے کیا کیا میرے ساتھ میری بے عزتی کروادی وہ غصے میں نہیں تھی نہ طنز کر رہی تھی وہ بس ہارون کو بتا رہی تھی

ہالے تم ایک انجان شخص کی وجہ سے مجھ سے لڑ رہی ہو میں تمہارا بیسٹ فرینڈ ہوں ہالے ہم بچپن سے ساتھ ہیں اور وہ لڑکا جس سے ملے ابھی تمہیں ایک دن بھی نہیں ہوا تم اسکی وجہ سے مجھ پہ بھروسہ کرنا چھوڑ رہی ہو تم اس شخص کو مجھ پہ ترجیح دے رہی ہو? how could you

وہ غصے اور غم کی ملی جلی کیفیات میں بول رہا تھا

نہیں ہارون میں تم پہ بھروسہ کرنا "تمہاری" (تمہاری پہ زور دیا تھا) وجہ سے چھوڑ رہی ہوں ایک دن یا ایک گھنٹہ اہمیت نہیں رکھتا کمیٹنٹ اہمیت رکھتی ہے اور اب اس آدمی کو اس بات کے بیچ میں مت لانا اب اس بارے میں تب بات کرنا جب تمہیں میرا پوائنٹ آف ویو سمجھ آ جائے وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی

ہالے لیکن تم۔۔۔۔ ہارون مجھے گھر چھوڑ دو وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی یہ ایک اشارہ تھا کہ وہ اب مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی

ہارون لب بھینچ کے خاموش ہو چکا تھا جانتا تھا اب زمین یہاں کی وہاں ہو جائے ہالے اس بارے میں بات نہیں کریں گی اس اجنبی کے لئے ہارون شاہد کی ناپسندیدگی کا گراف تھوڑا اور اوپر جا چکا تھا باقی راستہ خاموشی سے کٹا تھا



## Posted On Kitab Nagri

گھر پہنچتے ہی ہالے اسکی طرف دیکھے اور اسکو اندر چلنے کا کہے بغیر اندر چلی گئی تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ دونوں جتنے بھی ناراض ہوں ہالے اسکو اندر آنے کا ضرور کہتی تھی

اب ہارون کو واقعی فکر لاحق ہو چکی تھی کیوں کے ہالے کبھی بھی بات کا بتنگڑ نہیں بناتی تھی وہ اسی بات پہ خفا ہوتی تھی جو خفا ہونے کے قابل بھی ہو اب اسکو اپنی غلطی کا اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اپنی شدت پسندی کی وجہ سے ہالے کو ناراض کر بیٹھا ہے

اسنے ہتھیلی کا مکا بنا کے اسٹیرنگ پہ مارا تھا اور گاڑی کا رخ ہسپتال کی جانب موڑ دیا چیزیں وہیں سے ٹھیک ہونی تھیں جہاں سے خراب ہوئی تھیں

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھی کچن میں گئی تھی جہاں مہرماہ اسکو کافی بناتی دکھائی دی تھی وہ دبے قدموں اندر داخل ہوئی تھی اور پیچھے سے جا کے مہر کو گلے لگا لیا تھا اسے لگا تھا مہر چونک جائے گی اسکی توقع کے برعکس مہر سکون سے کھڑی رہی تھی اسے ذرا حیرت نہیں ہوئی تھی اسنے مسکراتے ہوئے ہالے کو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا جو کے منہ بسورے کھڑی تھی آپکو ہمیشہ کیسے پتا چل جاتا ہے میرے آنے کا؟

تمہاری قدموں کی چاپ سے مہر نرمی سے مسکرا کے بولی تھی

(مہرماہ کی رنگت صاف تھی سیاہ آنکھیں جن کے پپوٹے قدرتی طور پہ سو جے ہوئے معلوم ہوتے تھے کھڑی ناک بال کمر سے نیچے تک آتے تھے انکا اصلی رنگ سیاہ تھا لیکن ہالے کی فرمائش پہ انکو بھورا ڈامی کروا رکھا تھا وہ قد میں ہالے سے چار انچ بڑی تھی دہلی پتلی سی مہرماہ زیادہ خوب صورت نہیں تھی لیکن پرکشش تھی اس نے

## Posted On Kitab Nagri

سائنکالوجی میں ماسٹرز کر رکھا تھا اور اپنے سبجیکٹ میں گولڈ میڈلسٹ تھی دو سال ایک نجی ادارے میں جاب کرنے کے بعد اس نے بلا وہ جاب چھوڑ بھی دی تھی)

قدموں کی چاپ لیکن وہ تو سب کی ایک جیسی ہوتی ہے

نہیں تو جس طرح لوگوں کے رنگ قد بال شکل ایک جیسی نہیں ہوتی اسی طرح انکے قدموں کی چاپ بھی ایک جیسی نہیں ہوتی وہ بھی مختلف ہوتی ہے ہر کسی کے قدموں کی چاپ اسکی شخصیت کے مطابق ہوتی ہے وہ اپنی اسی نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہی تھی جو اسکا خاصہ تھی

اچھا تو یہ یہ بات ہے چلیں پھر بتائیں ماما کی چاپ کیسی ہے  
باوقار مہر جھٹ سے بولی تھی

ہارون کی؟

اسکی چاپ ایسی ہے جیسے کسی بندے کے پیچھے پولیس لگی ہو ساتھ ہنسی تھی

www.kitabnagri.com

سفیر کی؟

وہ سوال پہ سوال کر رہی تھی

دل روک دینے والی بے اختیار اسکے منہ سے پھسلا تھا

کیا کیا کیا دل روک دینے والی وہ بھلا کیسے؟ اسکا انداز تفشیشی تھا

## Posted On Kitab Nagri

میرا مطلب تھا کہ جب بھی آتا ہے اتنے غصے یا عجلت میں آتا ہے کہ بندے کا دل ہی رک جائے کہ اب کیا گناہ ہو گیا ہم سے اسنے بات سنبھال لی تھی  
اچھا یہی بات ہے نا؟ وہ گویا اب بھی شک میں تھی  
لو اور بھلا کیا بات ہو گی مہر ہلکے پھلکے لہجے میں بولی تھی  
خیر مجھے کھانا دے دیں بھوک لگی ہے ہالے نے گویا اس بات پہ مٹی ڈال دی تھی  
ہاں تم چلو میں آتی ہوں مہر نے کہا تھا  
کھانا کھا کے ماما کے کمرے میں جا چکی تھی اب وہ انکی گود میں سر رکھے لیٹی تھی  
بال دیکھو کتنے روکھے ہو گئے ہیں انہوں نے ٹوکا تھا  
آپی کے بالوں سے تو اچھے ہیں وہ ماں کو چڑانے کو بولی تھی جانتی تھی حسینہ بیگم مہر کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنیں گی  
ماما کے کپڑے نکالتی مہر اسکی چالاکی سمجھ چکی تھی تبھی اپنے کام میں مگن رہی اور مڑ کے دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی

پرے ہٹو میری بچی کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں گی

انہوں نے ہالے کی کمر پہ دھموکا جڑا تھا

افس ظالم حسینہ یہ کیا کر دیا وہ انکی گود سے اٹھتے ہوئے مسکین شکل بنا کے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

کپڑے نکالتی مہر بھی اسکی اداکاری پہ ہنس دی تھیں

ماں کو نام سے بلاتی ہے رک ذرا حسینہ بیگم نے جوتے کی تلاش میں نظریں دوڑائی تھیں اور جلد ہی کامیاب ہو چکی تھیں انکا ارادہ سمجھتی ہالے چھپاک سے کمرے سے باہر بھاگ چکی تھی اور حسینہ بیگم کا فلائنگ چپل کمرے کے

اندر آتے حسن سلطان کے سینے پہ آ کے لگا تھا وہ بیچارہ بوکھلا ہی تو گیا تھا

یار اماں آپ کے فضائی حملے کب ختم ہونگے؟ وہ منہ بنا کے بولا تھا

ارے میرا بچہ مجھے کیا پتا کہ تم اچانک سے آ جاو گے میں تو اس ہالے کمبخت کو مار رہی تھی وہ اسکو پچکارتے ہوئے

بولی تھیں اور اپنے بازو وا کر دیئے تھے آ جا میرا بیٹا

اماں بری بات ہے کمبخت نہیں کہتے کسی کو وہ انکے گلے کا ہار بننے ہوئے بولا تھا

ہالے اور حسن مہر کے برعکس ماں کو زیادہ تر اماں بلاتے تھے

چل آیا بڑا مجھے سکھانے والا وہ خفگی سے بولی تھیں اسکو ہنوز اپنے سینے سے لگا رکھا تھا

ہالے اور مہر اب تک اسکو جو تا پڑنے پہ ہنس رہی تھیں

اوائے حسن غلام (وہ اسکا نام بگاڑ کے سلطان کو غلام کہتی تھی) کدھر آوارہ گردی کر رہے تھے تم کل سے میں دو

بار گھر آئی ہوں لیکن تم نہیں تھے

پہلی بات یہ کہ میرا نام حسن سلطان ہے اور دوسری بات میں لڑکا ہوں اور تم لڑکی سمجھیں بتانے کا پابند نہیں

ہوں مالبتہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم مدحت کے گھر میری اجازت کے بغیر کیسے رکی؟ وہ اسکو تپاتے ہوئے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہوں وہ جارحانہ تیور لئے اسکی جانب بڑھی تھی  
اس سے پہلے کے جنگ عظیم سوم شروع ہوتی مہر نے بیچ بچاؤ کراتے ہوئے ہالے کی توجہ اس کے آج رات کے  
فنکشن پہ پہننے والے سوٹ کی جانب دلوائی تھی  
ہالے یہ دیکھو اسکے بارڈر کا کام ادھر رہا ہے ابھی سے وہ فکر مندی سی بولی تھی  
ہالے اس وقت حسن پہ مٹی ڈال کے اپنے جوڑے کی جانب متوجہ ہو چکی تھی  
اللہ اللہ یہ کیا ہو گیا اب میں کیا کروں گی؟ آپنی آپنے اسکو اس وقت کیوں نہیں چیک کیا تھا میں چھوڑوں گی نہیں  
اس دکان والے کو وہ سخت غصے میں آچکی تھی (حسن کوئی میسج دیکھتے ہوئے کمرے سے جا چکا تھا) ہالے کوئی بات  
نہیں تم کوئی دوسرا سوٹ پہن لینا  
مہر نے بڑے آرام سے حل بتایا تھا  
ناں تو بی بی تم نے اپنی آنکھیں ادھار دے رکھی تھیں کسی کو خود دیکھ لیتیں  
اماں یار میں غم میں ہوں وہ روہانسی سی بولی تھی  
ہو نہہ کوئی غم میں نہیں ناشکری ہو تم وہ بڑبڑائی تھیں  
آپی تھیم ویڈنگ ہے یہ سب لڑکیاں شاگنگ پنک پہن رہی ہیں میرے پاس بس یہی سوٹ تھا اس کلر کا وہ سر  
پکڑے بیٹھ چکی تھی  
حسینہ بیگم ہالے کو اپنے حال پہ چھوڑ کے کچن کی طرف چلی گئی تھیں کے رات کا کھانا تیار کروانا تھا



## Posted On Kitab Nagri

لیکن ہالے یہ تو مر جندہ پنک ہے وہ حیرت سے بولی تھیں (دار صل ہالے کورنگوں کے سہی نام نہیں آتے تھے)  
ہاں آپ میری تصیح کروائیں مسئلہ نہ حل کیجئے گا وہ پیر پختی وہاں سے نکل گئی تھی  
پیچھے مہرماہ گہری سانس بھر کے رہ گئی تھی  
ایک تورات نیند نہیں پوری ہوئی تھی دوسری ہارون سے ناراضگی اور تیسرا اسکا جوڑا خراب ہو چکا تھا آج کا دن ہی  
خراب تھا

مدحت کی مہندی کا فنکشن اسکے گھر کے لان میں ہی ارتج کیا گیا تھا چوں کے یہ تھیم ویڈنگ ویڈنگ تھی سوسب  
نے اسی لحاظ سے لباس پہن رکھے تھے

ہالے نے گرین سادہ سوٹ کے ساتھ شاکنگ پنک کا مدار دوپٹہ پہن رکھا تھا جو کے اسنے اپنے جہیز کے کپڑوں  
سے نکالا تھا (یہ بات اماں کو پتہ نہیں تھی) بال کرل کر کے کھلے چھوڑ دیے تھے اور موڈ سخت خراب تھا اسکے  
برعکس مہرماہ نے شاکنگ پنک شارٹ شرٹ کے ساتھ گرین دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا اور بہت اچھے موڈ میں تھی  
حسن اور مہرماہ کسی فیملی کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے مہرماہ نے کئی بار اسکو بلانا چاہا لیکن بے سود اب  
وہ منہ سجائے ایک کونے میں الگ تھلگ بیٹھی تھی ہارون کے رات والے رویئے کے بارے میں سوچ رہی تھی  
جب ہارون نے دور سے اسکو وہاں بیٹھے دیکھا تھا وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس جا آ رہا تھا اب وہ اسکے قریب پہنچ کے

## Posted On Kitab Nagri

اسکے ساتھ جڑ کے بیٹھ چکا تھا ہالے اسکی موجودگی محسوس کر چکی تھی دل میں خوش بھی ہوئی تھی مگر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا

اب بھی ناراض ہو نرمی سے پوچھا گیا تھا وہ سیدھا پوانٹ پہ آیا تھا مگر جواب ندارد  
آئی ایم سوری ہالے ریلی آئی ایم مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا یار بس میں غصے میں تھا مجھ سے بات تو کرو یار ایسے تو  
میرا دم گھٹ جائے گا وہ جیسے بے بسی سے بولا تھا  
مگر وہ اب بھی خاموشی سے گردن موڑے حسن کو کسی لڑکی سے بات کرتے دیکھ رہی تھی (اسکو تو دیکھ لو گی)  
ہالے مجھے بس تمہارا اسکی فکر کرنا اچھا نہیں لگا تھا  
ہنوز خاموشی

ہالے یار کچھ تو بولو وہ اب بھی خاموش تھی  
اور پھر اچانک ہارون اٹھا تھا اور پورے قد کے ساتھ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا  
اللہ اللہ ہارون کیا کر رہے ہو اٹھو سب دیکھ رہے ہیں وہ بوکھلاتے ہوئے بولی تھی  
یار میں سمجھ گیا ہوں اب ایسا نہیں ہو گا کبھی آئی سویر پلیر معاف کر دو  
ہاں ہاں کیا معاف اب اٹھو وہ اسکو بازو سے پکڑتے ہوئے بولی تھی ہارون کھل کے مسکرا دیا تھا  
مہرماہ جو کب سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی اب انکے قریب آچکی تھی  
ہارون یہ سب کیا تھا اس نے آتے ہی سنجیدہ لہجے میں سوال کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نہ سمجھی سے اسکو دیکھنے لگا تھا ہالے بھی اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی آپی کیا ہو گیا؟

یہاں کتنے سارے لوگ ہیں اندازہ ہے کیا سوچتے ہونگے وہ تم دونوں کو عقل ہے یا نہیں؟ اس شادی میں تم لوگ عام لوگ نہیں ہو سب جانتے ہیں کہ تم ہائی کورٹ جج معراج سلطان کی بیٹی ہو اور تم اب اسکا اشارہ ہارون کی طرف تھا

تم ایم این اے شاہد حسین کے بیٹے ہو کوئی ہوش ہے تم دونوں کو؟ یہ پبلک پلیس ہے تم دونوں کا گھر نہیں یہاں اگر سود دوست ہیں تو ہزار مخالف بھی ہیں وہ انکو ڈپٹے ہوئے بول رہی تھی

تم کیا کہ رہی ہو یا رہم دوست ہیں یہ مجھ سے ناراض تھی اور میں اسکو منارہا تھا بس اور مجھے لوگوں کی کوئی پروا نہیں ہارون غصے سے بولا تھا اسے مہرماہ کا یہ انداز اچھا نہیں لگا تھا

ہارون آرام سے ہالے نے تنبیہ کی تھی

تمہیں نہیں ہوگی لیکن مجھے ہے اسی لئے میں اپنی بہن کو لے کے جا رہی ہوں اور تم دیکھ لو آس پاس بہت لڑکیاں ہونگی انکے قدموں میں جا کے بیٹھو اور بنو اسکی سنڈل چلو ہالے ساتھ ہی ہالے کا بازو پکڑ کے اپنے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی

پیچھے ہارون تلملا تارہ گیا تھا

ہالے کا بازو پکڑے وہ اب لوگوں سے کافی دور لے آئی تھی یہاں بہت کم لوگوں کی نظر جاتی تھی آپی سن تو لو ہالے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے بولی تھی اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے ہالے مہر ماہ دکھ سے بولی تھی  
آپی آئندہ ایسا نہیں ہو گا ہالے شرمندہ سی بولی تھی  
تمہیں اندازہ بھی ہے کتنے لوگ دیکھ رہے تھے  
آئندہ ایسا نہیں ہو گا آپی ہالے زور دے کے بولی تھی  
مجھے تمہاری پرواہ ہے ہالے میں نہیں چاہتی کوئی تمہارے بارے میں غلط بات کرے اور یہاں ہالے نے مہر کو  
گلے لگالیا تھا اور اسکے کان کے پاس یقین دہانی کروائی تھی  
آئندہ ایسا نہیں ہو گا  
مہر ماہ نے ایک گہری سانس خارج کی تھی اور ہالے کو نرمی سے خود سے دور کیا تھا  
چلو مسز جبران تمہارا پوچھ رہی تھیں کب سے اور اسکو لئے آگے بڑھ گئی تھی  
ہارون دور سے ان دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھتا رہا تھا اور پھر خاموشی سے ایک ٹیبل پہ بیٹھ گیا تھا اسکا موڈ سخت  
خراب ہو چکا تھا  
کھانا کھل گیا تھا ہالے اور مہر ماہ اپنی پلیٹس میں کھانا نکال رہی تھیں کہ عقب سے آتی ہارون کی آواز پہ ایک  
ساتھ مڑی تھیں

I am sorry

وہ شرمندہ سا بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

مہرنے حسن کو دیکھتے ہوئے آئندہ خیال رکھنا کہہ کر بات ختم کر دی تھی حسن ہونقوں کی طرح سب کو دیکھ رہا تھا

کوئی مجھے بھی بتایا گیا تھا کیا چل رہا ہے بل آخر اسنے پوچھ ہی لیا تھا  
تم تو چپ ہی رہو گیں منڈے ہر بات اس حسن غلام کو بتاؤ جیسے ہمیں اور کوئی کام نہیں ہے ہونہ ہالے اسکو تپاتے ہوئے بولی تھی

مہر اور ہارون دلچسپی سے یہ جنگ عظیم دیکھ رہے تھے  
اور وہ تپ بھی گیا تھا تم تو جیسے ملکہ ہوناں کہیں کی گینڈہ میں ہوں تو تم کیا ہو ذرا پلیٹ دیکھو اپنی  
تمہیں تو بیٹا میں دیکھ لوں گی یہ سارے گرم اس پر کٹی کبوتری سے سیکھ کے آئے ہوناں جس سے ابھی بات کر رہے تھے

آپی آپ دیکھ رہی ہیں ناں اسکو میری دوست کے بارے میں کیسے بات کر رہی ہے حسن نے گویا دہائی دی تھی  
ہالے خبر دار جو میرے بھائی کی دوست کو کچھ کہا ہو تو جو کہنا ہے جتنی بے عزتی کرنی ہے میرے بھائی کی کرو مہر  
مسکراہٹ دبا کر بولی تھی

ہارون بھائی آپ ہی کچھ بول لیں

اچھا بس اب میرے چیتے کو کوئی تنگ نہیں کریگا وہ فوراً حسن کا دفاع کرتے ہوئے بولا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اسی طرح ہنستے مسکراتے فنکشن من ختم ہوا تھا اور ہارون نے انکو گھر چھوڑا تھا گھر آ کے وہ دونوں اتنے تھکے ہوئے تھے کہ مہرماہ کے کمرے میں ہی سو گئے تھے بیڈ پہ مہر اور ہالے جب کے حسن صوفے پہ ہی سو گیا تھا

صبح میں ہالے کی آنکھ الارم کی آواز سے کھلی تھی اسکی نیند الارم کے بغیر نہیں کھلتی تھی اسلیے وہ فجر کا الارم لگا کے سوتی تھی الارم کو بند کر کے وہ اٹھی تھی وضو کیا جا نماز بچھا کے نماز پڑھنے کھڑی ہو چکی تھی نماز پڑھ کے اسنے مہر کو جگایا تھا اور اب مہر نماز پڑھ رہی تھی جبکہ ہالے حسن کو اٹھانے لگی تھی جو کے گدھے گھوڑے بیچ کے سورا تھا حسن کو اٹھا کے وہ لان میں چہل قدمی کے لئے آئی تھی کے چوکیدار کو مین گیٹ کھولتے دیکھا اس وقت کون ہو گا وہ حیرت سے سوچنے لگی لیکن اسکو زیادہ دیر سوچنا نہیں پڑا تھا جب اسنے سفیر سلطان کو حویلی میں داخل ہوتے دیکھا پہلے حیرت سے اور پھر خوشی سے وہ بھاگتے ہوئے اسکے پاس پہنچ چکی تھی سفیر نے بھی اسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا تب ہی اسکی اپنی جگہ پہ ٹھہر چکا تھا

(سفیر کی آنکھیں بھی مہر ہی کی طرح بھوری تھیں لیکن اسکی آنکھیں اپنی ماں پہ گئی تھیں صاف رنگ اونچا لمبا قد کسرتی بازو وہ باقاعدگی سے جم جاتا تھا ستواں ناک اور ہمہ وقت ہونٹوں پہ سچی مسکراہٹ وہ کافی ہینڈ سم تھا) وہ اسکے قریب پہنچ چکی تھی اور اب اسکی سانس پھول چکی تھی کیوں کے وہ اس سے کافی دور کھڑا تھا

السلام وعلیکم کیسے ہیں آپ؟ وہ پھولی سانسوں کے درمیان بامشکل بولتی اسکے بالکل سامنے کھڑی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ ہالے سے کافی زیادہ فرینک تھا ہالے کافیورٹ کزن اور ہارون شاہد کا جانی دشمن  
وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم سناؤ وہ بدقت بول پایا تھا اور ہالے کے چہرے سے نظر ہٹائی  
میں بھی بلکل فٹ وہ چمکتے ہوئے بولی تھی سفیر کو دیکھ کے وہ بہت خوش ہو جاتی تھی  
آپ تو کل آنے والے تھے ناں وہ پوچھ رہی تھی  
اگر کل آتا تو کیا تمہارا اتنا surprised چہرہ دیکھ سکتا کیا اور اگر یہ چہرہ دیکھنا تھا تو آج تو آنا بنتا تھا وہ ہلکی سی  
مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہا تھا  
تو آپ میرے لئے آئے ہیں؟  
کوئی شک اسنے ہالے کی آنکھوں میں دیکھ کے پوچھا تھا  
نہیں بالکل نہیں وہ مسکرا کر بولی تھی  
کچھ بنا دو گی کھانے کو بھوک سے مر رہا ہوں اندر داخل ہوتے ہی سفیر اس سے بولا تھا  
(شالا جیویں اللہ تیکوں میڈی وی حیاتی ڈے چھوڑے)  
وہ دل ہی دل میں اسکے لئے دعا کر گئی تھی وہ جب خوش ہوتی تھی یاد کھی تو اپنی مادری زبان سرائیکی خود بخود  
اسکے منہ سے نکلتی تھی

کیا ہو گیا ہالے؟ وہ اسکی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہراتا اسکو اپنے حواس میں واپس لایا تھا  
ج۔جی میں بناتی ہوں آپ منہ ہاتھ دھولیں وہ جلدی جلدی بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں آتا ہوں پانچ منٹ میں وہ یہ کہہ کے جا چکا تھا لیکن ہالے کو اسکے کلون کی خوشبو اب بھی محسوس ہو رہی تھی اپنے آس پاس بجد قریب

ہالے نے جلدی جلدی چائے کا پانی رکھا کہ سفیر چائے کا دیوانہ تھا اسے ہر گھنٹے یہ مشروب درکار تھا فریج سے آٹا نکال کے پیڑے بنانے لگی تھی اسکے بعد 3 انڈے لئے اور انکو پھینٹنے لگی تھی سفیر 20 منٹ بعد باہر آیا تھا وہ شاید نہا کے آیا تھا کیوں کے گیلے بال ماتھے پہ گرے پڑے تھے ہالے نے تقریباً سب کچھ بنالیا تھا

اب وہ کچن کی طرف آرہا تھا اسکے قدموں کی چاپ خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی (مہر سہی کہتی تھی اسکی چاپ دل روک دیتی ہے ہالے نے اعتراف کیا تھا) واہ یار کزن تم تو بہت تیز ہو وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا

بس دیکھ لیں کتنی ٹیلنٹڈ ہوں میں

ہاں بھئی مان گیا میں ویسے سب لوگ اٹھے کیوں نہیں اب تک اسنے پراٹھے کا نوالہ لیتے پوچھا تھا ایکچولی بابا آوٹ آف سٹی ہیں چچا 10 بجے اٹھتے ہیں ماما اس وقت اپنی تسبیح میں مصروف ہو گئی مہر تلاوت کر رہی ہو گئی اور حسن سو رہا ہے اسکی اجکل چھٹیاں چل رہی ہیں ہالے نے تفصیل سے بتایا تھا اور می؟ انکو بھول گئی تم؟ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اصل میں ہم دونوں کے مذاکرات کامیاب نہیں ہوئے تو ہماری صلح نہیں ہو سکی اسلئے ہم دونوں ایک دوسرے کی سرحدوں سے دور رہتے ہیں لہذا میں انکے معمولات کے بارے میں قطعی لاعلم ہوں وہ اپنے ازلی شوخ لہجے میں بولتی سفیر کو ہسنے پہ مجبور کر گئی تھی

(ہنستے ہوئے اسکی آنکھیں کافی چھوٹی ہو جاتی تھیں)

سفیر جب بھی آتا تھا اپنی امی اور ہالے کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے کی پوری کوشش کرتا لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات

لیکن میرے حساب سے تو دشمن کی ہر چال پہ نظر ہونی چاہیے کب کیا کر جائے کیا پتا ارے چھوڑیں یہ بوڑھے دشمن ہمارا کیا بگاڑ لیں گے وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی تھی

مجھے لگتا ہے دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہیے نہ ہی اس پہ بوڑھا یا جوان سمجھ کر ترس کھانا چاہیے اگر دشمن خاموش ہے تو اس خاموشی کو طوفان کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئے ناں کے اسکی۔۔۔ اچھا بس بھی آپ تو بات کو

کہاں سے کہاں لے گئے وہ اسکی بات کاٹ کر بولی تھی

میں تو سمجھا رہا تھا تمہیں

یہ بی بی نہیں سمجھنے کی میرا بچہ عقب سے آتی فردا بیگم کی آواز پہ دونوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا سفیر نے ماں کے قریب جا کے انکو سینے سے لگالیا تھا اور انکے بالوں پہ لب رکھ دئے تھے میری پیاری می وہ محبت سے بولا تھا

لیکن امی کی طرف سے کوئی پیش قدمی نہ دیکھ اسکا شک یقین میں بدل چکا تھا کہ وہ ناراض ہو چکی ہیں

## Posted On Kitab Nagri

ماں باپ سے ملے نہیں اور کھڑے ہو گئے اس سے باتیں بگھارنے وہ خفگی سے بولی تھیں  
ممی آپ سب سو رہے تھے اور ہالے باہر لان میں ہی تھی تو سلام کر لیا اور مجھے بھوک لگی تھی اسنے مجھے ناشتہ  
بھی بنا کے دیا وہ نرم سے لہجے میں بول رہا تھا

ہاں تو کیا ساری عمر سوتے رہتے سلام کر لیا تھا تو چلے جاتے اپنے کمرے میں لیکن نہیں ان بی بی کی پیشی بھی تو دینی  
تھی ناں پتا نہیں کیا کھلا دیا میرے بچے کو انڈا تک تو ابالنا آتا نہیں ناشتہ کروا لگی  
اس سے پہلے ہالے کچھ سخت سناتی سفیر کی التجاء یہ نظروں کو دیکھ کے خاموشی سے وہاں سے چلی گئی تھی  
دیکھا دیکھ لیا ناں کیسے ایسے ہی ذلیل کرتی ہے مجھے یہ فروانے دہائی دی تھی  
ممی چلیں یار بابا کو اٹھاتے ہیں سفیر گویا بے بسی سے بولا تھا اور پھر انکو بازو کے حلقے میں لئے انکے کمرے کی جانب  
بڑھ گیا تھا ان دونوں کی صلح وہ نہیں کروا سکتا تھا آج اس نے یہ اعتراف کیا تھا

ہالے اور چچی کا چھتیس کا آکڑا تھا یہ بات پورا گھر جانتا تھا اسکو چچی کو تپا کے گویا سکون ملتا تھا لیکن وہ کبھی بد تمیزی  
نہیں کرتی تھی ہمیشہ میٹھی چھری بنی رہتی جب چچی غصے سے سرخ ہو جاتیں تب ہالے کے دل پہ جیسے ٹھنڈی  
پھوار سی پڑ جاتی لیکن اسے چچی سے محبت بھی بہت زیادہ تھی ابھی پچھلے مہینے جب انکو نمونیا ہوا تھا تو ہالے تین  
دن تک ان کے کمرے میں سوئی تھی اور پوری پوری رات جاگ کے چچی کی خدمت کی تھی لیکن جو نہی انکی  
طبیعت بہتر ہوئی ہالے اور انکی جنگ دوبارہ شروع ہو چکی تھی یہ گولہ باری البتہ اس وقت تک ہوتی تھی جب



## Posted On Kitab Nagri

یوسف سلطان کمرے میں ہوتے یا کہیں باہر گئے ہوتے تھے انکے سامنے کسی کی مجال جو ہالے کو کچھ کہہ دے

جتنا وہ ہالے سے خار کھاتی تھیں اتنی ہی محبت انکو مہر ماہ سے تھی وہ انکی آنکھوں کا تارہ تھی وہ اس سے اتنی محبت سے بات کرتیں اسکی پسند نہ پسند کا اتنا خیال کرتیں کہ ہالے کا دل بے ہوش ہونے کو چاہتا وہ شاپنگ کرنے جاتیں تو مہر کو ساتھ لے جاتیں پار لڑ جاتیں تو مہر انکا سایہ بنی رہتی حتہ کے اپنی کٹی پارٹیز میں بھی وہ مہر کو ساتھ رکھتیں اور مہر بھی بغیر کسی چوں چراں کے انکا ہر حکم بجالاتی شاید وہ اسی لئے فروا کی فیورٹ تھی

تھوڑی دیر بعد ہالے جب نیچے آئی تو دادا جان کی خوشی سے چور آواز اس کے کانوں سے ٹکرای تھی وہ مسکراتے ہوئے سفیر سے کچھ کہہ رہے تھے ہالے کو دیکھ کے آنکھیں مزید چمک اٹھیں تھیں ہالے نے آتے ہی انکے گال چومے تھے پھر دادا جان کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھے حسن کے بال بگاڑتے ہوئے اسکے کان کے پاس جھک کے بولی تھی

چھیلے ہوئے آلو کھسکو پرے ورنہ اماں کو اس رات والی کبوتری کا نمبر دے دوں گی حسن نے بے بسی سے اسکو دیکھا تھا اور پیر پختا اٹھ کے سفیر کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اب ہالے اطمینان سے دادا جان کے ساتھ والی کرسی پہ



## Posted On Kitab Nagri

بیٹھ گئی تھی اب حالات کچھ یوں تھے کہ دادا جان بیچ میں بیٹھے تھے اور اپنے ساتھ والی دونوں کرسیوں پہ ایک جانب سفیر اور دوسری جانب ہالے کو بٹھار کھا تھا

انکا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا جبکہ سامنے بیٹھے ہارون کا اب ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا ہارون ایم فل کر رہا تھا ہالے اور اسکی یونی ایک ہی تھی اسلیے وہ صبح ہالے کو پک کرتا اور شام میں گھر بھی چھوڑتا تھا

بیٹا ہارون اب سفیر آگیا ہے تو ہالے کو وہ پک اینڈ ڈراپ دے دیا کرے گا تم اب زحمت نہ کرنا اچانک ہی دادا کا حکم آیا تھا فروا بیگم تو جل بھن گئی تھیں لیکن کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں سوچ رہیں

لیکن انکل میں کمفرٹیل ہوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور ہالے بھی میرے ساتھ اپنی مرضی سے جاتی ہے کیوں ہالے؟ اس نے ہالے کو بیچ میں گھسیٹ لیا تھا

جیسے دادا جان کی مرضی میں کیا کہوں اگر سفیر کو کوئی مسئلہ نہیں تو ٹھیک ہے ہالے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی تھی

www.kitabnagri.com

نہیں مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں سفیر خوش دلی سے بولا تھا  
(اور کرو میرے ساتھ فراڈ وہ دل ہی دل میں بولی تھی)

جبکہ ہارون تو اسکی اداکاری پہ جل کے رہ گیا تھا

مہر ماہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی جب سفیر نے اسکو پکارا تھا

## Posted On Kitab Nagri

مہر جوس دینا پلیر مہر نے خاموشی سے گلاس بھر کے اسکو تھما دیا تھا وہ اپ سیٹ لگ رہی تھی فروا چچی نے نوٹ کیا تھا لیکن فلحال خاموش تھیں

چلیں میں نکلتی ہوں اب سفیر چلیں ہالے اٹھ کھڑی ہوئی تھی ساتھ سفیر کو مخاطب کیا تھا ہارون بھی ساتھ ہی اٹھا تھا اور سفیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا

سفیر تم آج تو پہنچے ہو آرام کرو کل سے تم ڈراپ کر دینا بھی تو میں آگیا ہوں ویسے بھی چلیں ساتھ آخری فقرہ ہالے سے کہا تھا

سفیر نے اوکے کہہ کے سر ہلا دیا تھا

ہالے بھی خاموشی سے اس کے ساتھ آگئی تھی ہارون نے گاڑی جو نہی روڈ پہ ڈالی تو گویا پھٹ پڑا تھا ہالے یہ سب کیا تھا بتانا پسند کرو گی یہ سفیر کب آیا اور اب وہ تمہیں چھوڑنے جائے گا یہ نہیں ہو سکتا ہالے میں

ہونے نہیں دوں گا اور تم نے حامی کیسے بھری میں اب بھی حیران ہوں وہ دبا دبا سا غرایا تھا

ہالے نے خاموشی سے میوزک آن کر دیا تھا چاہے آواز ہلکی ہو لیکن میوزک چلتا رہے

دادا جان کا حکم ہے میں بھلا کیا کہوں اسنے بڑے سکون سے جواب دیا تھا

ہارون نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ بند کر دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے یار مجھ سے غلطی ہو گئی مانتا ہوں لیکن یہ سزا بہت زیادہ ہے سمجھو یار کیوں کسی کی بے بسی کا فائدہ اٹھا رہی ہو وہ جیسے رو دینے کو تھا پھر اچانک کچھ یاد آنے پہ گاڑی کو ایک سائیڈ پارک کر کے اپنا موبائل پینٹ کی پاکٹ سے نکال لیا ہالے خاموشی سے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی

کیا میں نے تمہیں یہ دیکھا ہے؟ اسنے ایک ویڈیو پلے کر کے موبائل کا رخ اسکی جانب کیا تھا ویڈیو میں وہی ڈاکٹر تھا اور ہارون اسکو کچھ پیسے دے رہا تھا لیکن ڈاکٹر لینے سے انکاری تھا اور پھر کچھ حیل و حجت کے بعد اسنے پیسے لئے تھے ایک اور عجیب بات اس ویڈیو میں ہالے کو دکھی تھی وہ یہ کہ ڈاکٹر کا ہونٹ ذرا پھٹا ہوا تھا اور آنکھ کے نیچے نیل تھا ویڈیو ختم ہو چکی تھی

اب بھی معاف نہیں کرو گی؟ دیکھو میں نے اسکو پیسے بھی ادا کر دیے سارے یار دوست ہوں تمہارا کچھ تو خیال کرو

تم نے اسکو کس بات کی دھمکی دی تھی؟ اسکی بات کو خاطر میں لائے بغیر اسنے سوال کیا تھا وہ ایکچولی ڈاکٹر نے دو شادیاں کر رکھی ہیں اور اسکی دونوں بیویوں کو یہ بات معلوم نہیں وہ بڑی ڈھیٹائی سے بتا رہا تھا

وہ تو کل تک نہیں پتا تھا ناں اب تو آدھے کراچی کو پتا چل چکا ہو گا ہے ناں؟ ہالے اسکو شر مندہ کرنے کو بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہاں کسی نیک فرشتے نے انکی دونوں بیویوں کو یہ بات بتادی کل شام وہ اب بھی بہت سنجیدگی سے بتا رہا تھا (جیسے ہالے کو پتا ہی نہیں کے وہ فرشتہ کون ہوگا)

اور تمہیں کیسے پتا کے اسکی دو بیویاں ہیں سراسر تفشیشی انداز (اف یہ جج کی بیٹی)

وہ دراصل اسکی دوسری بیوی میری دوست تھی ہارون مسکراہٹ دبا کے بولا تھا

شرم کرو ہارون شاہد شرم وہ گویا عاجز آچکی تھی

اب چلیں وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتا بولا تھا

ویٹ اسکی آنکھ اور ہونٹ پہ زخم کیسا تھا؟ اچانک یاد آنے پہ وہ بولی تھی

وہ اصل میں گر گئے ہونگے جلدی میں رہتے ہیں ناں اسکی بے تکی بات پہ ہالے کا قہقہہ بلند ہوا تھا اسکو ہنستے دیکھ وہ

بھی ہنس دیا تھا اور پھر اگلے کئی منٹ وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنستے رہے تھے ہنس ہنس کے ہالے کی آنکھوں میں

پانی جمع ہونے لگا تھا پیٹ میں درد شروع ہو گیا تھا تب کہیں جا کے اسکی ہنسی تھمی تھی ا

اللہ سمجھے تمہیں ہارون وہ بامشکل ہنستے ہنستے بول پانی تھی

اسنے جو میرے ساتھ کیا اس کے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں تھا کل شام سے کانٹوں پہ لوٹ رہا ہوں میں وہ

گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتا بولا تھا

ہاں ہاں اتنے تم جنگجو کی نسل ہالے طنز کرنا نہیں بھولی تھی

اچھا اب تو نہیں جاؤ گی نہ سفیر کے ساتھ؟

## Posted On Kitab Nagri

دیکھی جائے گی وہ اسکو پتہ ہوتے ہوئے بولی تھی

تمہیں ترس نہیں آتا مجھ پہ؟ کبھی خود کو میری جگہ پہ رکھو تو پتا چلے کہ تمہاری باتیں کیسے میرے لئے زہر ثابت ہوتی ہیں اور ایسا ویسا زہر بھی نہیں سلو پوزن ہاں یہی بلکل یہی کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں کوئی پودا ہوں جسے تم بے دردی سے جڑ سے کھینچنے میں بھی ذرا سی بھی دقت نہیں محسوس کرتی ہالے میرے لئے تو یہ سوچنا بھی سوہان روح ہے کہ میں کبھی تم سے کچھ عرصے کے لئے بھی الگ رہوں گا اور تم اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں سوچتی ہو کسی کے ساتھ اتنا کرو جتنا بعد میں خود برداشت کر سکو وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتا کہیں سے بھی کچھ دیر قبل قہقہے لگانے والا ہارون شاہد نہیں لگ رہا تھا

بد دعا دے رہے ہو؟ ہالے نے دکھ سے پوچھا تھا

میں ایسا کر سکتا ہوں میں اسنے انگلی سے سینے پہ دستک دی تھی؟ ہالے یاد رکھنا اگر پوری دنیا بھی تمہیں چھوڑ دے تو میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا پوری دنیا تمہیں اداس کر دے تو میں ہنساؤں گا پوری دنیا جب اگر تمہارے خلاف بولے گی تو ہارون شاہد تمہارے حق میں بولے گا پوری دنیا اگر تمہیں دھتکارے گی تو میں اپناؤں گا تم مجھے ہمیشہ اپنا ہم قدم پاؤ گی کیوں کہ تم ہالے "تم" دنیا ہو میری بد دعا بہت بڑی بات ہے میں تو تمہیں کانٹا بھی نہ چھنے دوں وہ بول رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی

آئی ایم سوری ہارون میں مذاق کر رہی تھی میرا ارادہ تمہیں ہرٹ کرنے کا نہیں تھا وہ شرمندہ سی بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

کوئی بات نہیں وہ کہہ کر چپ ہو چکا تھا یونیورسٹی کے گیٹ پہ ہالے اتر گئی تھی ہارون نے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ آج یونی نہیں آئیگا لیکن اسکو پک کرنے آجائے گا ہالے خاموشی سے اندر چلی گئی تھی

اب بتاؤ میرا بچہ ادا اس کیوں ہے سب کے ناشتہ کرنے کے بعد فروا مہر کو اپنے کمرے میں لے آئی تھیں اور اب محبت سے اس سے سوال کر رہی تھیں

اسنے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا وہ افسردہ سی بولی تھی

بیٹا وہ تھکا ہوا تھا ورنہ کیا پہلے اس نے کبھی ایسا کیا ہے تمہارے سوا بھلا کسی کو دیکھا ہے؟

ممائی جان یہ سب تو آپ کہتی ہیں ناں میں نے تو کبھی یہ سب نوٹ نہیں کیا وہ مجھ سے زیادہ توجہ ہالے کو دیتے ہیں صبح اسکو دیکھتے ہی جیسے بہت خوش ہو گئے تھے میں نے بالکنی سے دیکھا تھا

کیا تمہیں اپنی بہن سے خوف محسوس ہو رہا ہے؟ فروا نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا

ممائی جان آج تو آپ نے یہ بات کہہ دی اور میں نے سن لی دوبارہ اگر آپ نے میری بہن کا نام بھی لیا تو میں آپکا لحاظ نہیں کروں گی میں اپنی بہن پہ ایسے سو سفیر سلطان قربان کر سکتی ہوں اتنا حوصلہ ہے مجھ میں یہاں بات



## Posted On Kitab Nagri

آپ کے بیٹے کی ہو رہی ہے میری بہن کے ساتھ آپ کے جو بھی اختلافات ہیں لیکن میں اسکی بے عزتی برداشت نہیں کروں گی وہ دو ٹوک لہجے میں بولتی انکو بہت کچھ باور کرا گئی تھی  
اوہ ہنی تم تو برا مان گئی میں نے تو ویسے ہی بات کی تھی سفیر بس تمہارا ہے وہ اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتی لہجے میں  
شیرنی سموے بولی تھیں

اسنے نرمی سے انکے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹائے تھے سفیر میرا ہے یہ بات سفیر کو خود کہنی ہوگی آپ اب  
مجھ سے اس بارے میں تب بات کرینگے جب آپ سفیر سے بات کر چکی ہوں وہ اٹل لہجے میں بولی تھی  
لیکن بیٹا سفیر ابھی۔۔۔ انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا جب مہر نے انکی بات کاٹ دی تھی  
30 سال کا ہو گیا ہے سفیر میچیور ہے بزنس سیٹل ہے اسکا کامیاب انسان ہے وہ دولت فیم پاور کیا ہے جو اس  
کے پاس نہیں ہے اب آپ یہ تو بالکل مت کہیے گا کہ وہ ابھی شادی یا پھر کسی کمٹنٹ کے لئے تیار نہیں ہے وہ  
گویا انکو وارن کرتی کمرے سے جا چکی تھی  
پچھے فروا بیگم اپنا سر پکڑ کے بیٹھ چکی تھیں یک دم انہوں نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا  
اب انکا دماغ ایک نئے جال کا تانا بانا بن رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

دھوپ کی تمازت سے اسکارنگ سنہری ہو رہا تھا وہ بار بار چہرے اور گردن پہ آیا پسینہ صاف کرتی اسکی متلاشی نگاہیں ہارون کو ڈھونڈ رہی تھیں اچانک اسکی نظر سامنے سے آتے سفیر پہ پڑی وہ متوازن چال چلتا ہلکی سی مسکراہٹ لئے ہالے کو اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا دھوپ اور گرمی کا اثر اسکی موجودگی میں زائل ہو چکا تھا یہ دھوپ اب اسکو بہار کی شام لگ رہی تھی وہ اب اس کے قریب آچکا تھا سورج کی روشنی اب اسکی پشت سے ٹکراتی ہالے کے جسم پہ پڑے بغیر مایوس لوٹ جاتی تھی وہ ہالے اور سورج کی روشنی کے درمیان دیوار بن کے کھڑا تھا اب وہ اسکی چھاؤں میں تھی وہ سائبان تھا مضبوط سائبان کم از کم ہالے سلطان کو تو یہی لگا تھا میں نے بتایا تھا ہارون کو کہ میں تمہیں پک کروں گا اور اسکو یہ بھی کہا تھا تمہیں نہ بتائے تمہیں انتظار کرنا پڑا ہو گا ناں؟ مجھے دیر ہو گئی شاید وہ معذرت خواہجے میں بول رہا تھا کوئی بات نہیں اتنی بھی دیر نہیں ہوئی وہ خوش دلی سے بولی تھی اس کے لئے تو وہ ساری زندگی انتظار کر سکتی تھی بس ایک بار وہ کہہ کے تو دیکھے وہ دل ہی دل میں بولی تھی

چلو چلتے ہیں آج تمہیں کسی اچھی جگہ کھانا بھی کھلاؤں گا اسنے ہالے کو اپنے پلان سے آگاہ کیا تھا ہالے خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی تھی گاڑی کے قریب پہنچ کے سفیر نے اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اسکو بٹھانے کے بعد وہ گھوم کے آیا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی

اب بتاؤ کہاں کھانے چلیں؟ وہ پوچھنے لگا

ہالے نے پہلے میوزک آن کیا اپنی پسند کا ایک انگلش گانا لگایا اور پھر آرام سے سفیر کی طرف مڑی

## Posted On Kitab Nagri

نہیں آج نہیں اصل میں آج مدحت کی بارات ہے شام تک پہنچنا ہے مجھے آل ریڈی لیٹ ہوں میں وہ ایسا کریں  
آپ بھی چلیں میرے ساتھ وہاں کیا خیال ہے؟ ویسے آپکا الگ سے کارڈ بھی بھیجا تھا انہوں نے مدحت کا بھائی  
کل بھی آپکا پوچھ رہا تھا

اچھا اوکے جیسا تم کہو وہ تو جیسے اشارے پہ بیٹھا تھا فوری مان گیا تھا

واقعی چلیں گے آپ؟ وہ خوش ہوتے بولی تھی

میں تمہیں منع کر سکتا ہوں؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا

یہ تھیم ویڈنگ ہے آپ کو وائٹ اور بلیک میں سے ہی کچھ پہننا ہو گا اسنے بات بدل لی تھی

تم کیا پہنو گی؟ اسنے سوال کیا تھا

میں آف وائٹ اور ریڈ کمینشن کا ڈریس پہن رہی ہوں

لڑکیوں کی تھیم یہی ہے ہالے نے جواب دیا تھا

ریڈ تم پہنو گی تو بیچاری دو لہن کیا پہنے گی؟ یہ تو دلہن کا کلر ہے یا یہ زیادتی ہے وہ گویا افسوس کر رہا تھا

دلہن اور نج کلر پہنے گی آپکو نہیں پتا اس کے چونچلے اس نے یہ تھیم ویڈنگ کا شو شا بھی اسی لیئے چھوڑا تھا تاکہ

اس کے اسپیشل دن پہ اسکے ڈریس کا کلر سب سے مختلف ہو آپ کو پتہ تو ہے ریڈ کلر دلہن کا ہے

بلکہ سب کو ہی پتہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی جب آپ کسی شادی میں جائیں گے نوٹ کیجیئے گا سات

## Posted On Kitab Nagri

یا آٹھ عورتوں نے ریڈ کلر ضرور پہنا ہو گا ایویں انکو شوق ہوتا ہے دلہن کی لائٹ لائٹ چرانے کا وہ اسکو ایسے بتا رہی تھی جیسے سفیر کوئی بچہ ہے

تم نے بہت ریسرچ کر رکھی ہے سفیر نے مسکرا کر پوچھا تھا

ہاں ناں آپکو پتہ ہے میں اپنی شادی پہ یہ برائیڈل شاوریہ قوالی نائٹ ڈھولکی مایوں مہندی یہ سب ڈرامے بازی ہر گز نہیں کروں گی بس سادہ سناکح ہو گا اور ولیمہ اور پتہ ہے۔۔۔۔۔ یہاں وہ رک گئی تھی اسکی زبان کو بریک لگا تھا اسنے خود کو کو ساتھ (کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ سب جو میں شروع ہو گئی اللہ اللہ کیا سوچ رہے ہونگے گھر پہنچتے ہی اپنی زبان کاٹ دوں گی نہ یہ ہو گی نہ میں بکواس کروں گی وہ دل ہی دل میں خود سے عہد کر رہی تھی) سفیر بھی بغیر کچھ بولے خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا گھر پہنچ کے وہ جلدی جلدی نیچے اتر گئی تھی وہ جلد از جلد منظر سے غائب ہونا چاہتی تھی ہارون نے ان دونوں کو سامنے سے آتے دیکھ مٹھیاں بھینچ لی تھی وہ پلر کی اوٹ میں تھا وہ دونوں اسکو نہیں دیکھ سکتے تھے ہالے تیز تیز قدم اٹھاتی اوپر جانے لگی تھی ابھی وہ سیڑھیوں پہ پہنچی ہی تھی کے سفیر کی آواز نے اس کے قدم جکڑے تھے

میں بھی بالکل یہی چاہتا ہوں جو تم چاہتی ہو لیکن می اس بات پہ راضی نہیں ہوں گی آخر میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں مگر میں کوشش کروں گا کہ تمہاری خواہش پوری کر سکوں وہ اتنے آرام سے یہ بات کہہ گیا تھا جیسے کہ وہ ہالے کو کوئی جوڑا دلانے کی بات کر رہا ہو یا جیسے موسم کا حال سن رہا ہو وہ چلا گیا تھا مگر ہالے ابھی بھی بت بنی کھڑی تھی اسکے پیر ہلنے سے انکاری تھی اسکو لگ رہا تھا شاید وہ جم چکی ہے وہ سر تا پیر برف کا بت بن چکی ہے

## Posted On Kitab Nagri

(یہی حال پلر کی اوٹ میں کھڑے ہارون شاہد کا بھی تھا لیکن اسکو یقین سا تھا کہ اب ہالے سفیر کو کوئی کراہا سا جواب دیگی اور ہارون کے پانچ سال پہلے شروع ہونے والے سارے وسوسے ختم کر دیگی)

Did he just proposed me

(ہارون شاہد کو لگا تھا کسی نے بیلچہ اٹھا کے اسکے منہ پہ دے مارا ہو آج سے پہلے اسکو ہالے کی آواز کبھی اتنی بری نہیں لگی تھی جتنی اسکی یہ بڑبڑاہٹ لگی تھی اسکو لگا تھا جیسے کوئی اسکے جسم سے قطرہ قطرہ خون نچوڑ رہا ہو اسکو اپنی سماعت پہ یقین نہیں آ رہا تھا وہ دھیرے دھیرے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا تھا)

وہ بڑبڑائی تھی وہ کونسی کیفیت تھی جو ہالے کو اس وقت اپنے حصار میں لئے ہوئے تھی خوشی، حیرت، حیا شاک وہ کیا کرے روئے ہنسے حیران ہو یا شرمائے کیا وہ ہالے کے دل کا حال جانتا تھا ہالے سلطان کی دنیا سفیر سلطان ہے؟ کیا وہ یہ بات جانتا تھا یہ وہ یہ سب صرف اپنی طرف سے کہہ گیا ہے؟ اسے ہالے کی جذبات معلوم ہی نہیں کیا یہ آگ دونوں طرف تھی؟ کیا وہ بھی اسکو چاہتا تھا؟ اور اگر چاہتا تھا تو کیا اتنا آسان تھا محبت کو پالینا؟ وہ بات جو اسنے خود سے بھی نہیں کی تھی کیا وہ جان گیا تھا؟ کیا اسکی آنکھیں راز نہیں رکھ سکی تھیں؟ کیا سفیر کی آنکھوں میں دکھنے والا اپنا عکس وہم نہیں تھا ان گنت سوچیں تھیں جو اس وقت اسکے ذہن میں آرہی تھیں اسکا دل کیا تھا وہ چیخ چیخ کے پوری دنیا کو بتائے کے سفیر سلطان ہالے کا ہے وہ بتائے کے محبت کو مانگنا ضروری نہیں وہ بن مانگے بھی مل جاتی ہے وہ بتائے کے جتنی محبت وہ سفیر سے کرتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کرتا ہے وہ سب کو بتا دے کے ہالے سلطان کو اس دنیا کی تمام نعمتیں مل



## Posted On Kitab Nagri

چکی ہیں چند منٹ پہلے کھڑے ہوتے وقت ہالے کے ہاتھ خالی تھے لیکن اب پوری دنیا پلٹ چکی تھی ہالے کے ہاتھ میں ساری کائنات تھی کچھ لمحات قبل وہ جن کیفیات میں تھی وہ ان گنت تھیں لیکن اب ان تمام کیفیات کو جھٹک چکی تھی اب ایک ہی کیفیت تھی "سرشاری"

(زمین پہ اکڑوں بیٹھے ہارون شاہد بھی کئی کیفیات سے گزر رہا تھا شک 'غم تکلیف اسکو اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا اسکا دل کر رہا تھا وہ ابھی جا کے اس سفیر سلطان کا گریبان پکڑے اور اس سے پوچھے کس نے اسکو حق دیا ہے کسی کے دل کو یوں مٹھی میں لینے کا وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا لیکن اسکے پیر ہلنے سے انکاری تھا ہارون شاہد کی دنیا لٹ چکی تھی اسکے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں تھا اسکا دامن خالی تھا )

سفیر سلطان ہالے سلطان کا ہے اسے سرشار ہی تو ہونا چاہیے تھا



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔



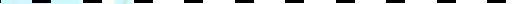
Posted On Kitab Nagri  
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

## Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595



یہ منظر ایک چوٹے سے محلے کا تھا جہاں ایک دو منزلہ گھر کے باہر کئی لوگ کھڑے چلا رہے تھے

،، نکالو انکو گھر سے باہر نکالو ارے نہ جانے کس کا بچہ اٹھا کے لے آئی ہے شریفوں کا محلہ ہے یہ ایسی ویسی عورتوں کی کوئی جگہ نہیں یہاں نہ جانے کس کا گند اخون اٹھا کے لے آئی ہے اور بیٹا بھی بنا لیا ارے میں تو کہتی ہوں اس بچے کو ہی کہیں پھینک آؤ خس کم جہاں پاک بھانت بھانت کی بولیاں تھیں جو اس وقت اسکے کانوں میں پڑ رہی تھیں وہ اس وقت ایک نوزائیدہ بچے کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی جب اپنے گھر کے باہر سے آتے شور نے اسکا سکون غارت کیا تھا

اسنے دوپٹہ اچھے سے اوڑھانچے کو کاٹ سے اٹھایا اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئی وہ ایک اونچے لمبے قد سیاہ آنکھوں اور خوبصورت چہرے والی عورت تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہاں بھائی اب بتاؤ کس کس کو کیا کیا تکلیف ہے؟ زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس بچہ رو رہا ہے میرا وہ جیسے کوفت سے بولی تھی

ارے کونسا بچہ کہاں کا بچہ تمہارا تو شوہر مر چکا ہے اور تم تو بانجھ ہو یہ بچہ کہاں سے اٹھا کے لے آئی اور کس کا خون ہے یہ ایک موٹی سی عورت گلہ پھاڑ کے چلائی تھی اچھا بس یہی مسئلہ ہے یا کوئی اور تکلیف بھی ہے کسی کو وہ عورت اب پر سکون تھی

اب کی بار ایک آدمی کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی ارے نہ خاندان کا کوئی اتا پتا ہے نہ یہ پتا ہے کہ یہ بچہ حلالی ہے بھی کہ نہیں ایسے کیسے ہم اس کو اس محلے میں رہنے دیں؟

بس یا کچھ اور بھی پوچھنا ہے؟ اس عورت نے مجمع کی جانب نظر دوڑاتے ہوئے سوال کیا تھا

پہلی بات میرا شوہر جے یا مرے تم لوگوں کا اس سے کوئی واسطہ نہیں دوسرا یہ بچہ میں جہاں سے بھی لاؤں تم لوگوں کو بتانے کی پابند نہیں ہوں یہ کس کا خون ہے اس بات کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے اور جسکو اس بچے کا خاندان جاننا ہے وہ یہ جان لے کہ یہ میرا بیٹا ہے نفیسہ حیات کا بیٹا "عمر حیات" آج سے اسکا یہی خاندان ہے اسکی یہی پہچان ہے اور ایک اور بات یہ محلہ تمہارے باپ کا نہیں جو مجھے یہاں سے نکال سکو یہ گھر میرے باپ کا ہے میرا جودل کریگا اس میں وہ کروں گی جسکو رکھنا ہو گا اسکو رکھوں گی آج کے بعد اگر کسی نے میرے بیٹے کی

## Posted On Kitab Nagri

طرف انگلی بھی اٹھائی میں ہاتھ کاٹ دوں گی اسکا چلو اب سب دفع ہوتے نظر آؤ مجھے میرے بچے کی نیند خراب کر دی وہ بچہ پر سکون لہجے میں بولتی واپس جانے کو مڑی تھیں  
نفیسہ ہم پولیس کو بلا لینگے ایک آدمی نے دھمکی دی تھی

آہستہ بولو میرا بیٹا ابھی بہت چھوٹا ہے اور رہی بات پولیس کی تو شاید تم بھول رہے ہو کہ میں کوئی عام عورت نہیں ہوں میں "میں بیرسٹر نفیسہ حیات ہوں" وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی

اور قانون کو تم سب سے بہتر جانتی ہوں بلاؤ پولیس کو تم سب جو جو یہاں کھڑے ہو اس وقت ایک ایک پہ اتنے اتنے کیس کروں گی تمہاری نسلیں بھی پیشیاں بھگتیں گی میرا دیوہ اس وقت پولیس میں ایس پی ہے اس حساب سے پولیس میں میرے اتنے جاننے والے ہیں جتنے اس محلے میں لوگ ہیں ایک اور بات اگر پولیس آئی تو مجھے ساتھ لے جائے یا نہیں آدھا محلہ ضرور جیل جائے گا

یہ عورت منہ سے الفاظ نہیں لوگوں کو اوقات نکالتی تھی شاید ہی کبھی تم لوگوں نے ایسی رعب دار ایسی معتبر عورت دیکھی ہو

www.kitabnagri.com

حیدر صاحب آپنے جوگلی کے نکر پہ دکان کھولی ہے نا وہ قبضے کی زمین ہے اس بات کا ثبوت ہے میرے پاس ہے آپکو تو غیر قانونی طور پہ قبضے کے کیس میں ڈالوں گی  
اور نجمہ بیگم وہ اب اس موٹی عورت کی طرف اشارہ کر کے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم نے جو اپنے بیٹے کی موت کے بعد اپنی بہو کے اوپر تیزاب پھینک کے اسکو مارنے کی کوشش کی تھی اسکے لئے تمہاری بہو کو 2 منٹ میں تھانے لے جا کے تم پہ اقدام قتل کرواواں گی

اور عشرت بیگم تمہارے بیٹے پہ جو ریپ کیس ہے ناں اسکو دوبارہ شروع کروانا میرے لئے کوئی مشکل بات نہیں

وہ جیسے سوچ کے ہی محض ہورہی تھی

کسی اور کو کوئی تکلیف ہے یا جاؤں میں وہ جیسے بہت جلدی میں تھی

مجمع کو تو گویا سانپ سونگھ گیا تھا تبھی ایک لڑکا آگے آیا جو کے حیدر صاحب کا بیٹا تھا

ارے نہیں نہیں وکیل میڈم یہ تو بہت بھلائی کا کام ہے ہم سب کو غلط فہمی ہو گئی تھی بس آپ تو ماشاء اللہ بہت نیک کام کر رہی ہیں کسی بے سہارا کو سہارا دے رہی ہیں اللہ آپ کو اجر دیگا اور آپ کے بیٹے کو لمبی عمر دے رہی بات خاندان کی تو ظاہر ہے آپ لے کے آئی ہیں تو کسی اچھے خاندان کا ہی ہو گا یہ بچہ آپ جا کے آرام کریں میں ان

سب کو دیکھ لوں گا وہ لڑکا چپ لوسی کی حدوں کو پار کرتا ہوا ابولا تھا

نفسیہ حیات نے ایک ملامت بھری نظر سب لوگوں پہ ڈالی اور گیٹ کھول کے اندر چلی گئی

مجمع آہستہ آہستہ چھٹنے لگا تھا نفیسہ حیات کا جھوٹا اعمال نامہ لے کے آنے والے اپنا اصلی چہرہ چھپاتے پھر رہے

ق

## Posted On Kitab Nagri

ہالے جب اوپر آئی تو مہر ماہ اسکارات کے فنکشن کا جوڑا استری کر رہی تھی اسنے بلند آواز میں سلام کیا تھا لیکن جواب نہیں ملا ہالے کو دیکھ کے آج وہ مسکرائی بھی نہیں تھی لیکن ہالے نے غور نہیں کیا وہ کسی الگ ہی جہاں میں پہنچی ہوئی تھی وہ گنگناتی ہوئی فریش ہونے جارہی تھی جب اپنے عقب سے آتی مہر ماہ کی آواز پہ ٹھٹھکی تھی مدحت کی مایوں کی رات تم کہاں تھیں؟

(اف انکو کیسے پتا چلا ہالے کو کوفت ہوئی تھی )

جھوٹ بولنا فضول تھا کیوں کے وہ جانتی تھی مہر سوال تب کرتی ہے جب وہ سب جانتی ہو آپ جانتی تو ہیں اسنے بات گھمائی تھی (ذرا دیکھوں تو انکو کیا پتا ہے)

ہالے بکومت سچ سچ سب بتاؤ وہ غصے میں تھی

ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا وہیں گئی تھی

(لفظوں کی یہ ہیر پھیر اسکی زندگی میں کونسا طوفان لائے گی وہ ابھی اس بات سے بے خبر تھی )

کونسا دوست؟ اسنے چہتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا

ہے ایک آپ نہیں جانتیں اسنے تھوک نگلاتا تھا

آپ نہیں جانتیں انسٹا گرام پہ دوستی ہوئی تھی ہماری



## Posted On Kitab Nagri

واہ ہالے سلطان واہ اب سلطان فیملی کی لڑکیاں انسٹاگرام کے دوستوں کے لئے رات کو تین بجے سڑکوں پہ آوارہ گردی کریں گی تف ہے تم پہ ہالے اسنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تھا گویا کسی نادیدہ ہستی کو شاباش دی ہو آپی پلیز میں کوئی آوارہ گردی نہیں کر رہی تھی اسکو چوٹ لگی تھی میں بس اسکو دیکھنے ہسپتال گئی تھی اور کچھ نہیں آپ میرا یقین کریں ہالے روہانسی ہو گئی تھی وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی لیکن سچ بول کے قیامت بھی نہیں لانا چاہتی تھی وہ جانتی تھی اگر اسنے سچ بتایا تو مہرماہ طوفان کھڑا کر دے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی ایک ذرا سا جھوٹ کون سی آندھی لے کے آئے گا

ہالے جو بھی ہو یہ غلط تھا بہت غلط شہر کے حالات کا نہیں پتہ تمہیں جو تم اکیلی نکل پڑی تھیں؟ کیا ہوتا اگر وہ لڑکا مر جاتا اسکو کچھ ہو جاتا یا اگر وہاں پولیس آجاتی میرے خدایا مجھے تو سوچ سوچ کے ہول اٹھ رہے ہیں مہر کا بس نہیں چلتا تھا کے ہالے کو کھینچ کے کے دو تھپڑ دے مارے

آپی میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا میں کبھی ایسی کوئی غلطی نہیں کرونگی بلکہ میں اس لڑکے سے دوستی بھی ختم کر دوں گی بس اب آپ یہ بات یہاں ختم کر دیں پلیز ہالے نے گویا منت کی تھی کونسے ہسپتال میں ہے وہ؟ مہر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا

جناح ہسپتال ہالے مدہم آواز میں بولی تھی

اس لڑکے سے دوستی ختم کرو اور آئندہ ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے اگلے ایک مہینے تک تم کہیں بھی اکیلی نہیں جاؤ گی میں ساتھ جاؤں گی اسنے فیصلہ سنایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جیسا آپ کہیں لیکن ایک مہینہ زیادہ ہے بہت یار پلیرز رحم کریں  
دو مہینے وہ سرد آواز میں بولی تھی

اچھا اچھا جیسا آپ کہیں گی وہی ہو گا مان گئی میں اب بس کر دیں  
سارے ہٹلر کے جانشین میرے ہی گھر پیدا ہونے تھے وہ بڑبڑائی تھی

میں سن رہی ہوں ہالے اب تین مہینے

ہالے نے بے بسی سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا تھا اور اس سے پہلے کے اسکی سزا سال تک پہنچتی اسنے وہاں سے  
بھاگ جانے میں عافیت سمجھی

اسکا سارا موڈ برباد ہو چکا تھا لیکن سفیر کا خیال آتے ہی وہ پھر سے کھل اٹھی تھی وہ دونوں ایک ہیں اسے اور کیا  
چاہئے تھا

مدحت کی بارات کا فنکشن شہر کے ایک بہت بڑے حال میں تھا ہالے نے آف وائٹ پیروں تک آتی گھیر دار  
فراک کے ساتھ ریڈ دوپٹہ لیا ہوا تھا بال ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے جس سے نکلتی بالوں کی کئی لٹیں اسکے  
چہرے پہ جھول رہی تھیں گلے میں گلوبند اور کانوں میں بڑے بڑے آویزے پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی  
اور آج تو چہرے پہ ایک الگ ہی نکھار سا تھا سفیر کی محبت کا نکھار

سفیر نے سفید شلوار قمیض کے ساتھ بلیک کوٹ پہن رکھا تھا اسکی بھوری آنکھوں میں آج ایک الگ ہی چمک  
تھی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں سے جدا نہیں ہوتی تھی مہرماہ نے ریڈ کا مدار جوڑے کے ساتھ وائٹ دوپٹہ اوڑھ

## Posted On Kitab Nagri

رکھا تھا بال آج بھی کھلے تھے لیکن آج اسکا موڈ ذرا خراب تھی وہ بے دلی سے بیٹھی یہاں وہاں موجود لوگوں کو دیکھ رہی تھی ہالے اسٹیج پہ مدحت کے ساتھ بیٹھی تھی اور سفیر کو کئی کاروباری لوگ گھیرے ہوئے تھے ہارون اور حسن آج نہیں آئے تھے

ہارون صبح تک تو آنے کو تیار تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے اسنے مہر کے کال کرنے پہ آنے سے منع کر دیا تھا حسن دادا کے ساتھ رکا تھا فروان بیگم اور حسینہ بیگم کو خاندان میں ایک شادی پہ جانا تھا مہر بری طرح بور ہو رہی تھی جب اسنے سفیر کو اپنی جانب آتا دیکھا وہ سانس روکے اسکو دیکھے جارہی تھی کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے؟ کوئی کیسے آپکی اجازت کے بغیر آپ کے دل کا مالک بن سکتا ہے؟ اسکو دیکھ کے کیوں دل بے اختیار ہو جاتا تھا؟ کیوں اسکے مخاطب نہ کرنے پہ دل اداس ہو جاتا ہے

یہاں کیوں بیٹھی اکیلی بور ہو جاؤ گی سفیر کی آواز اسکو حواسوں میں لائی تھی میں سب کے ساتھ بیٹھ کر بھی بور ہی ہوتی اسلئے یہاں آگئی وہ نارمل لہجے میں بولی تھی سفیر اب اسکے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ چکا تھا

اچھا سب کے ساتھ بیٹھ کے بھلا کون بور ہوتا ہے؟ اسنے استفسار کیا تھا

انسان کو خوش ہونے کے لئے ہجوم کی ضرورت نہیں ہوتی اگر اسکا دل خوش ہے تو وہ ایک ویران جنگل یا پھر اکیلے کمرے میں بھی خوش ہو سکتا ہے اور اگر اسکا دل اداس ہو تو یہ محفلیں یہ رونقیں یہ لوگ یہ سب کچھ بیکار ہے مہر ٹیبل کے کونے کوناخن سے کھرچتے ہوئے جذبات سے عاری لہجے میں بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اچھا مجھے تو ایسا نہیں لگتا وہ اسٹیج پہ بیٹھی ہالے کو دیکھتا بول رہا تھا مجھے لگتا ہے آپ کے پاس ایک ایسا شخص ضرور ہوتا ہے جو آپ کو تب سن سکتا ہے جب آپ کا دل بو جھل ہوں

(اسے وہ وقت یاد آیا جب ایک حادثے میں اسکے بچپن کے دوست کی موت ہو گئی تھی اور ہالے نے اسکو سنا تھا ان دونوں کے بچپن کی شرارتیں جوانی کے قصے اسنے باقی لوگوں کی طرح اسکو صبر کی تلقین کرنے کے بجائے اسکا دل ہلکا کیا تھا)

آپکو تب موٹیوٹ کرے جب ساری دنیا آپکو یہ کہہ رہی ہو کہ یہ کام آپسے نہیں ہوگا (اسے یاد آیا کس طرح ہالے نے اسکی اسلام آباد میں کمپنی کی نئی برانچ کھولنے پہ اسکی حوصلہ افزائی کی تھی نہ کے باقی لوگوں کی طرح اسکے حوصلے پست کئے تھے)

جب آپکا ڈارک فیز چل رہا ہو تب آپکو سہی مشورہ دے جس سے آپ بغیر جھجھکے کوئی بھی بات کہیں (اسے یاد آیا جب کمپنی کو سفیر کی ایک ڈیل کی وجہ سے نقصان ہوا تھا اور وہ ڈپریس ہو کے گھر بیٹھ چکا تھا تب کس طرح ہالے اسکو نہ صرف ڈاکٹر کے پاس لے گئی بلکہ کسی کو یہ بات پتہ بھی نہیں چلنے دی کہ سفیر ذہنی طور پر ڈسٹرب ہے اور اسنے ہالے سے کھل کے بات بھی کی تھی کے اب وہ کوئی بھی ڈیل کرتے ڈرتا ہے ہالے نے اسکو ٹوکا نہیں تھا)

## Posted On Kitab Nagri

ایسا انسان جو آپکو خوشی دے جسکی محبت بے لوث ہو وہ شخص آپکے دل کا موسم بھی اچھا کر سکتا ہے اور آپکی تنہائی کا ساتھی بھی بن سکتا ہے ہجوم واقعی آپکو خوش نہیں کر سکتا لیکن ہجوم میں بیٹھا وہ ایک شخص کر سکتا ہے اسکی بات ختم ہو گئی تھی مگر وہ اب بھی ہالے کو ہی دیکھ رہا تھا

مہر جیسے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکی باتیں سن رہی تھی وہ جو نہی چپ ہو مہر اس ٹرانس سے نکلی تھی

کیا سب کے پاس ایسا شخص ہوتا ہے مہر نے اسکو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

نہیں سب کے پاس نہیں ہوتا صرف انکے پاس ہوتا ہے جو خوش نصیب ہوں

وہ ہالے کو دیکھ کے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا

مہر اسکی نظروں کا ارتکاز نہیں دیکھ رہی تھی وہ بس سفیر سلطان کو دیکھ رہی تھی یا شاید وہ اس وقت کچھ اور دیکھنا

نہیں چاہتی تھی

مطلب کوئی انسان آپکو آپکے ڈارک فیز سے نکال سکتا ہے؟ کوئی انسان آپکو بولنے پہ مجبور کر سکتا ہے؟ یا آپکی

www.kitabnagri.com

اداسی کو خوشی میں بدل سکتا ہے یہ کہنا چاہتے ہیں آپ؟

بلکل نہیں کوئی بھی انسان آپکو آپکے ڈارک فیز سے نہیں نکال سکتا جب تک آپ خود نہ چاہیں وہ آپکو راہ دکھا

سکتا ہے اس راہ میں مشعل اپنے خود جلانی ہوتی ہے کوئی انسان آپکو بولنے پہ مجبور نہیں کر سکتا جب تک آپ نہ

چاہیں اور یہ تو ہر گز نہیں ہو سکتا کہ کوئی آپکو خوش کر دے آپکی اداسی کو کہیں دور پھینک کے ہنسا دے آپکو



## Posted On Kitab Nagri

خوش آپ تب ہونگے جب آپ ہونا چاہیں گے وہ آپ کے لئے کوشش کر سکتا ہے اور ایسے لوگ انمول ہوتے ہیں جو آپ کے لئے کوشش کریں

وہ ہنوز ہالے کو ہی دیکھ رہا تھا

اور جن کے پاس نہ ہو وہ لوگ کیا کریں؟ ایسا شخص ڈھونڈیں یا پھر اس انتظار میں بیٹھیں کے ان کے لئے بھی ایسا شخص آگیا مہر نے سوال کیا تھا

ایک انسان میں اپنی خوشی ڈھونڈنا غلط ہے آپ کے پاس ایسا شخص ہے تو خوش ہو جائیں اور اگر نہیں ہے تو ادا اس رہنے ماتم کرنے یا لوگوں سے توجہ کی بھیک مانگنے سے یا پھر انتظار کرنے سے آپ خوش نہیں ہوں گے ایسی صورت میں خوشی کو اپنے اندر ڈھونڈیں کوئی مشغلہ ڈھونڈیں وہ کام کریں جس سے خوشی ملتی ہو لیکن کام کا مثبت ہونا شرط ہے

کیا آپ کے پاس ایسا شخص ہے مہر ماہ نے نہ جانے کس خیال کے تحت یہ سوال کیا تھا اس نے ہالے سے نظر نہیں ہٹائی تھی اور لمحے اس کی نظر بھی سفیر پہ پڑی تھی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا وہ منظر مکمل تھا اس کو دیکھتے ہوئے سفیر نے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا

ہاں مہر میرے پاس وہ ہے سفیر سلطان کے پاس وہ ہے اس کی آواز میں سرشاری تھی مہر نے اب بھی اس کی توجہ کامرکز نہیں دیکھا یا دیکھ کے نظر انداز کیا تھا مہر کے موبائل پہ چچی کی کال دیکھ وہ سفیر کے پاس سے اٹھ کے ذرا دور گئی تھی کے وہاں میوزک کا شور زیادہ تھا



## Posted On Kitab Nagri

جی چچی جان بولیں وہ کال پک کرتے بولی تھی

سفیر کہاں ہے تم اسکے ساتھ ہوناں؟

جی چچی وہ یہیں بیٹھے ہیں

اور وہ تمہاری فتنہ بہن کہاں ہے سپیکر سے چچی کی آواز ابھری تھی

چچی میری بہن کے بارے میں کچھ نہیں سنوں گی میں پلیز بعد میں بات کریں گے اسکی آواز تھکی تھکی سی تھی چچی

شاید کچھ کہہ رہی تھیں لیکن مہر کال کاٹ چکی تھی

تم ٹھیک تو ہوناں مہر؟ اپنے عقب سے آتی سفیر کی فکر مند سی آواز پہ وہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی

سوری یار میں تمہیں ڈرانا نہیں چاہتا تھا اب کہ وہ معذرت سے بولا تھا

نہیں اٹس اوکے میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا تھک گئی ہوں

چلو میں تمہیں گھر چھوڑ آتا ہوں یا ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں وہ ہنوز فکر مند تھا

نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں زحمت نہ کریں آپ وہ اب ہلکے پھلکے لہجے میں بولی تھی

میں پریشان ہو گیا تھا یار

میرے لئے؟ وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی

جی نہیں وہ جو پیچھے ریڈ جوڑے والی لڑکی ہے نہ اسکے لئے بیچاری نے کتنا ہیوی ڈریس کیری کیا ہوا ہے ہے ناں

## Posted On Kitab Nagri

اف آپ سے باتوں میں نہیں جیت سکتی میں وہ ہار مانتے ہوئے بولی تھی ہالے کے پاس چلتے ہیں وہ بہانہ بنا کر اسے  
ٹال گئی تھی



تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک ہی ٹیبل پہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے  
ویسے بجو میں سوچ رہی تھی بابا سہی کہہ رہے تھے مدحت کے پاپا کے بارے میں وہ کانٹے کے ساتھ سلاد کا ٹکڑا  
منہ میں رکھتی بولی تھی

کیا کہتے ہیں بابا؟ اسنے مسکرا کے پوچھا تھا  
(سفیر کی ذرا سی فکر پہ اسکی مسکراہٹ واپس آچکی تھی)

یہی کے یہ سارا پیسہ ڈرگزر کی سپلائی سے آیا ہے

Kitab Nagri

مہر کو پانی پیتے پیتے اچھو لگا تھا  
خدا کا خوف کرو لڑکی ہم انکی بیٹی کی شادی میں آئے ہوئے ہیں کسی نے سن لیا تو کیا ہو گا؟ مہر نے گویا اسکی عقل پہ  
ماتم کیا تھا

ناں تو انکو یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھا ناں بندہ ایسے کام ہی نہ کرے کسی کے سننے کا خوف ہو اس پہ جیسے کوئی  
اثر ہی نہیں ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سفیر مسکرا کے اسکی ساری باتیں سن رہا تھا وہ سفیر سے کترار ہی تھی لیکن اس پہ کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی وہ مسکراہٹ دبائے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

تم یہ سب کیسے کہہ سکتی ہو ہالے کوئی ٹھوس ثبوت ہے تمہارے پاس؟ سفیر کے ڈائریکٹ اسکو مخاطب کرنے پہ وہ ذرا گڑبڑائی تھی لیکن اگلے ہی سیکنڈ خود کو کمپوز کر لیا تھا

کیٹرنگ سے لے کر ڈیکوریشن تک ڈریسنگ سے لے کر جیولری تک ہر چیز پہ پانی کی طرح پیسہ بہایا گیا ہے مدحت کے والد ایک کالج میں پرنسپل ہیں زیادہ سے زیادہ کتنی پے ہوگی؟ تین لاکھ؟ چار لاکھ؟ یا پانچ لاکھ چھ لاکھ کا توکل مدحت نے لہنگا پہنا تھا چلو اگر اس سے زیادہ بھی ہوئی تب بھی انکی تنخواہ میں یہ سب ہونا نہ ممکن ہے سائیڈ بزنس انکا کوئی ہے نہیں اور بیٹے بھی دونوں ابھی پڑھ رہے ہیں پیسہ آیا کہاں سے؟ وہ مکمل جاسوس بنی پوچھ رہی تھی سفیر نے اب باقاعدہ تالی بجا کے اسکو شاباش دی تھی بھی کمال ہے کزن تم تو جاسوس نکلی پکی والی کیا یہ انگلش پڑھ کے خود کو ضائع کر رہی ہو یا ر تمہیں تو فورس جوائن کرنی چاہیے

www.kitabnagri.com

ہے نا میری بھی یہی وش ہے لیکن امی جوتے ماریں گی اس نے آخر میں جس انداز سے کہا تھا سفیر اپنا قہقہہ روک نہیں پایا تھا

ہالے ابھی اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکالنا میں نے یہیں جوتا اتار لینا ہے مہرماہ طیش سے بولی تھی اچھا بھی چپ ہوں وہ جل کے بولی تھی

ویسے یہ ہارون کیوں نہیں آیا؟ اسنے بات پلٹ دی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اسکی طبیعت نہیں ٹھیک مہر نے جواب دیا تھا

سب سیٹ کر دوں گی اسکی طبیعت میں صبح ہونے دیں ذرا کر لے آرام اسنے جتنا کرنا ہے اسکی اتنی ہمت مجھے بتانا بھی  
گوارہ نہیں کیا دیکھ لوں گی اسکو وہ جلتے ہوئے بول رہی تھی

تم نے تو کہا تھا کہ ریڈ اور آف وائٹ کی تھیم ہے لڑکیوں کی لیکن یہاں تو سب نے سلور اور ریڈ پہنا ہے سفیر  
نے ذرا جیسے یاد آنے پہ پوچھا تھا

وہ اصل میں مجھے کلرز کے بارے میں زیادہ پتہ نہیں ہے ہالے کان کھجاتی شرمندہ سی بولی تھی ابھی سفیر کوئی  
جواب دیتا کہ اسکو دادا کی کال موصول ہوئی تھی اگلے دو منٹ تک وہ دادا سے بات کرتا رہا اور جیسے ہی کال ختم  
ہوئی اسنے ہالے اور مہر کو اٹھنے کا کہا تھا

دادا جان نے کہا ہے اب بس گھر پہنچو ان سے اپنے پوتا اور پوتی کی جدائی برداشت نہیں ہو رہی اب سفیر  
مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا جب اسنے مہر ماہ کے چہرے کو تاریک ہوتے دیکھا ہالے نے بھی مہر کی طرف دیکھا تھا  
اور اب ان دونوں کو صورتحال کی سنگینی کا احساس ہوا تھا سفیر جی بھر کے شرمندہ ہوا تھا

انہوں نے یہ بھی کہا کہ انکو اپنی نواسی بھی یاد آرہی ہے اسنے اپنے حساب سے بات سنبھالنے کی کوشش کی  
تھی لیکن مہر ماہ کے چہرے کی زخمی مسکراہٹ اسکو مزید گلٹ میں مبتلا کر گئی تھی

جیسے میں جانتی نہیں ہوں انکو ہے ناں؟ میں کار میں انتظار کر رہی ہوں آپ دونوں آ جاؤ وہ اسی زخمی مسکراہٹ  
سے کہتی لوگوں کے درمیان راستہ بناتی تیز تیز چلتی خارجی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

دادا کو ایسا نہیں کرنا چاہئے ہالے افسوس سے بولی تھی

کبھی کبھی وہ بہت روڈ ہو جاتے ہیں مہر کے ساتھ یہ زیادتی ہے انکو ایسا نہیں کرنا چاہیے جو کچھ ہوا اس میں مہر کا قصور نہیں تھا اسکو کس گناہ کی سزا دے رہے ہیں دادا جان سفیر بے بسی سے بولا تھا

ایسا نہیں تھا کہ اس نے دادا جان سے اس بارے میں بات نہیں کی تھی وہ کافی بار اس بارے میں بات کر چکا تھا لیکن دادا جان کا رویہ بہتر ہونے کے بجائے اور خراب ہو گیا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ مہر کو جھڑکتے تھے یا اس پہ غصہ ہوتے وہ اسکو مخاطب ہی نہیں کرتے تھے وہ اگر کھانا لاتی تو وہ چپ چاپ کھا لیتے لیکن اگر وہی کھانا ہالے لے جاتی تو دادا اس کے ساتھ گھنٹوں باتیں کرتے اس کھانے کو ڈسکس کرتے وہ انکو دوائی دیتی تو سو نخرے کرتے لیکن جب بھی مہر یہ سب کام کرتی تو وہ ایسے چپ چاپ بیٹھے رہتے گویا کسی نے ان سے قوت گویائی چھین لی ہو سفیر کے بات کرنے سے یہ ہوا تھا کہ اب انہوں نے مہر کا لایا ہوا کھانا کھانا چھوڑ دیا تھا اسکی لائی ہوئی چائے پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جاتی اسکی دی ہوئی دوائی وہ کچرہ دان کی نظر کر دیتے مہر ماہ چپ چاپ یہ سب سہ رہی تھی اس نے کبھی کسی سے شکایت تک نہیں کی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی سب لوگ اسکے ساتھ یوسف سلطان کا یہ سلوک دی دیکھ کر برا لگنے کے باوجود کچھ کر نہیں سکتے تھے

وہ تینوں گاڑی میں آ کے بیٹھے تھے ہالے پچھلی سیٹ پہ تھی جبکہ مہر سفیر کے ساتھ آگے بیٹھی تھی غیر معمولی خاموشی سے سفر کٹ رہا تھا جب مہر کے کانوں میں سفیر کی آواز آئی



## Posted On Kitab Nagri

مہر یار اب تم اداس تو مت ہونہ میں کروں گا دادا جان سے بات وہ ٹھیک ہو جائیں گے تم ٹینس مت ہو وہ بوڑھے ہو گئے ہیں یاد نہیں رہا ہو گا کہ تم بھی ہمارے ساتھ ہو وہ اسکو تسلی دے رہا تھا

میری موجودگی کو تو وہ اتنے سالوں سے بھولے ہوئے ہیں جب سے میں پیدا ہوئی ہوں وہ کھڑکی سے باہر سڑک پہ دوڑتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھتی دکھ سے بول رہی تھی وہ شاید ہرٹ ہوئی تھی بہت زیادہ ہرٹ

میں آج ہی دادا سے بات کروں گا سفیر نے یقین دہانی کرائی تھی

پہلی بار جب اپنے بات کی تھی تب ابا نے میرا لایا ہوا کھانا کھانا چھوڑ دیا تھا دوسری بار جب اپنے بات کی تھی تب انہوں نے میرے ہاتھ کی چائے پینی چھوڑ دی تھی تیسری بار جب اپنے بات کی تھی تب انہوں نے میرے ہاتھ سے دوائی لے کے ڈسٹ بن میں پھنک دی تھی چوتھی بار جب آپ نے بات کی تھی تب انہوں نے میری طرف دیکھنا چھوڑ دیا تھا وہ ہنوز باہر دیکھتے ہوئے بول رہی تھی اسکی آواز اتنی ہلکی تھی جیسے خود سے بات کر رہی ہو لیکن اسکا لہجہ ہاں اسکا لہجہ اس میں کچھ ایسا تھا کہ ہالے نے بے اختیار کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں

خدا کے لئے اب بات مت کرے گا اس بار شاید وہ مجھے "سلطان منزل" سے ہی نہ نکال دیں مجھ سے یہ آخری چیز مت چھینیں پلیز اس نے سفیر کی طرف دیکھ کے کہتے ہوئے بامشکل خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا

مہر تم تو بہت سڑانگ ہو یا اس طرح مت بولو مجھے دکھ ہو رہا ہے میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا سفیر اسکی آنکھوں میں دیکھتا بے بسی سے بول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ دنیا سٹرانگ لوگوں کا اتنا امتحان کیوں لیتی ہے سفیر؟ وہ یہ کیوں نہیں سمجھتی کہ ہم بھی تو انسان ہیں ہمارے سینے میں بھی دل ہے پتہ ہے کبھی کبھی میں سوچتی ہوں امی کو اکیلے نہیں مرنا چاہیے تھا انکو چاہئے تھا کہ وہ اس سڑک پہ مجھے بھی ساتھ لے کے مرتیں یا پھر جب انکی طلاق ہوئی تھی نہ تب میرا گلہ گھونٹ دیتیں بروکن فیملی کے ہر بچے کو مر جانا چاہئے ہے ناں؟ اسکے حلق میں آنسوؤں کا ایک گولہ سا اٹکا تھا وہ ذرا دیر کو رک کی تھی سوالیہ نظروں سے سفیر کو دیکھتی رہی شاید اپنے سوال کا جواب چاہتی تھی اور چند لمحے بعد پھر سے بولنا شروع ہو چکی تھی

جب دو لوگوں کے درمیان طلاق ہونا انکو چاہئے اپنے بچوں کے گلے گھونٹ دیا کریں انکو چوک پہ پھانسی دے دیں انکو گولی مار دیں مگر انکو اس طرح زمانے کی ٹھوکریں کھانے کے لئے نہ چھوڑیں اسکی آواز نم تھی وہ جیسے بہت تکلیف سے بول پارہی تھی

مہر ہم سب ہیں ناں ہم سب تم سے پیار کرتے ہیں تم میری بہترین دوست ہو بڑی امی کی جان بستی ہے تم میں میری امی تمہیں اتنا چاہتی ہیں تایا ابا، ڈیڈ کیا وہ سب کچھ بھی نہیں سفیر نے جیسے اسکو بہلانا چاہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہی تھی

پتا ہے کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کاش میں بھی ہالے کی طرح امی پہ چلی جاتی ہالے تو امی کی بیٹی نہیں ہے لیکن ابا پھر بھی ہالے میں انکو دیکھتے ہیں اگر میں بھی امی کی طرح دکھتی تب شاید وہ مجھ سے بھی پیار کرتے لیکن شکل سے تو کچھ نہیں ہوتا نہ سفیر؟ رشتے تو خون کے ہوتے ہیں میں انکا خون تو ہوں ناں؟ کیا انکا خون کبھی جوش نہیں مارتا؟

## Posted On Kitab Nagri

کیا میرے وجود سے امی کی خوشبو نہیں آتی انکو؟ کبھی تو مجھے بھی گلے سے لگا کے دیکھیں میرے سر پہ بھی ہاتھ رکھ دیں امی تو انکی محبوب اولاد تھیں ناں میں انکا ہی خون ہوں انکی ہی بیٹی ہوں کیوں نہیں مانتے وہ یہ بات؟ بولتے بولتے وہ شاید تھک چکی تھی تبھی آنکھیں موند لی تھیں سر سیٹ کی پشت پہ گر ادیا تھا اور آہستہ سے بڑبڑائی تھی

امی کو چاہیے تھا مجھے ساتھ لے کے مرتیں

ہالے مسرور سی سیڑھیاں چڑھتی اوپر جا چکی تھی مگر ہارون شاہد اپنی جگہ سے ہلاتک نہیں تھا ہارون کو لگا تھا شاید اب وہ کبھی اٹھ نہیں سکے گا ہالے اوپر جاتے ہوئے اسکی روح بھی لے گئی تھی اسکو درد ہو رہا تھا بے تحاشا درد اسے لگ رہا تھا کوئی اسکے دل کو مٹھی میں لے رہا ہے ہاں اسکے دل میں درد ہو رہا تھا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہالے اس کے علاوہ کسی اور کی ہو سکتی ہے وہ تو ہارون کی تھی قسمت نے یہ کیسا کھیل کھیلا تھا لا تعداد سوچیں تھیں جو اس وقت ہارون شاہد کے ذہن میں آرہی تھیں کافی دیر بعد وہ مرے مرے قدموں سے اٹھا تھا اور سلطان منزل سے نکل گیا تھا وہ کب گاڑی میں بیٹھا کس طرح گھر پہنچا کمرے میں کب گیا اسکو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ہر چیز سلوموشن میں ہوتی نظر آرہی تھی وہ اپنے کمرے میں آ کے دھڑام سے منہ کے بل اپنے جہازی سائز پلنگ پہ گر گیا تھا کافی دیر یوں ہی پڑے رہنے کے بعد وہ اسی حالت میں چیخ چیخ کے اپنی ماں کو آوازیں دینے لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ماما۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔ ماما میں مر رہا ہوں ماما میں مر جاؤں گا ماما مر رہا ہوں میں ماما وہ ہریانی انداز میں بیڈ پہ  
اوندھے منہ لیٹے اپنی ماں کو آواز دے رہا تھا

اور پھر دو منٹ بعد ہی نوال شاہد بھاگتی ہوئی اس تک آئی تھیں اس کے کمرے میں پہنچ کے کچھ دیر تو وہ بالکل گم  
سم کھڑی رہیں ہارون کی حالت دیکھ کے انکا کلیجہ منہ کو آگیا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے انہوں نے کھینچ کے ہارون کو  
اٹھایا تھا اور اپنے سینے سے لگا لیا تھا

میرا بیٹا میرا ہارون کیا ہوا ہے میری جان کیوں ایسی حالت بنا رکھی ہے ہارون بچے بولو تمہاری ماں ہوں میں مجھے  
بتاؤ میرا دل پھٹ رہا ہے؟ وہ روتے ہوئے ہارون کا منہ چوم رہی تھیں اور اس سے سوال کیے جا رہی تھیں  
ماما درد ہو رہا ہے بہت درد ہارون انکے سینے سے چہرہ نکال کر بولا تھا

کہاں درد ہے میرے بیٹے کو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بول رہی  
تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہاں" ہارون انکا ہاتھ پکڑ کر دل پہ رکھتے ہوئے بولا تھا

ماما میری روح نکل رہی ہے دل بند ہو رہا ہے میں مر جاؤں گا ماما میں مر جاؤں گا پلیز کچھ کریں ماما مجھے مرنا نہیں  
ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے برداشت نہیں ہو رہا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

وہ ایسا ہی تھا کمزور معصوم ذرا اسی بات پہ آسمان سر پہ اٹھالینے والا

## Posted On Kitab Nagri

میرا بچہ کیا ہوا ہے ہالے نے کچھ کہا ہے ناں مجھے بتاؤ کیا کہا ہے اس نے وہ بامشکل اسکو چپ کرواتے ہوئے پوچھ رہی تھیں

مما ہالے ماما وہ میری نہیں رہی وہ کسی اور کی ہو گئی ہے میں یہ سب نہیں دیکھ سکتا میرا دل پھٹ جائے گا کچھ کریں ماما پاپا کو بلایں انکو بولیں ان سے کہیں ہارون شاہد مر رہا ہے اسکا دل بند ہو رہا ہے ماما کچھ کریں مجھے ہالے لا کے دیں پلیز ماما پاپا کو فون کریں انکو بلایں انکو بولیں میں مر جاؤں گا میرا دل پھٹ جائے گا اسکے الفاظ بے ربط تھے

اس نے چھین لیا ہالے کو ماما سنے ڈاکا مارا ہے میرے حق پہ اسکو اللہ نہیں بخشے گا ہے ناں ماما اسکو اللہ معاف نہیں کریگا ناں؟ اسنے رک کے اپنی ماں سے پوچھا تھا ہاں میرا بیٹا اسکو نہیں معاف کریگا اللہ وہ بے بسی اور دکھ سے اپنے بیٹے کو دیکھتی ہوئی بول رہی تھیں

مما بہت درد ہو رہا ہے میرے سارے وہم سچ نکلے ہارون شاہد ہار گیا ہے مجھ سے میری دنیا چھین لی ہے اس نے اسکو ترس نہیں آیا مجھ پہ وہ کیسے میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے اسکو بولیں یہ گھر دولت سب لے لے مجھ سے

میری ہالے کو واپس کر دے وہ جو بولے گا میں کروں گا وہ ہریانی انداز میں چیخ چیخ کے روتے ہوئے کہہ رہا تھا نوال شاہد اسکو سینے میں بھینچے ہوئے تھیں اور اس کو تھپکتے ہوئے دلا سے دینے کی کوشش کر رہی تھیں اچانک ہارون انکی گرفت سے خود کو چھڑواتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا تھا نوال بے بسی سے اسکو دیکھتی رہ گئی تھیں انکو پتہ تھا اب کیا ہو گا



## Posted On Kitab Nagri

اور پھر اگلے ہی پل وہ ڈریسنگ کی ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کے زمین پہ مارتا جا رہا تھا کرسی کو ٹھوکر مار کے دور پھینک دیا تھا اور پاگلوں کی طرح چیخ چیخ کے بول رہا تھا

اسے ایک بار پھر بچپن والا دورہ پڑا تھا

نہیں بلائیں گی ناں آپ پایا کو نہیں کریں گے آپ لوگ میرے لئے کچھ بھی؟ میں نہیں ہوں ناں آپکا بیٹا آپکو پرواہی نہیں ہے میری میں خود کو مار دوں گا مناسب کو مار دوں گا ہالے میری ہے وہ اسکو مجھ سے نہیں چھین سکتا اس نے اب اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا تھا بلائیں اپنے شوہر کو کریں کال ابھی کے ابھی بلائیں انکو بولیں ایک بیٹا تو مر گیا اب دوسرے کے مرنے سے پہلے اسکو بچالیں وہ بری طرح چیخ رہا تھا

شور کی آواز سن کر ملازمہ دوڑتی ہوئی آئی تھی اور پھر اگلے ہی پل کمرے کی حالت اور ہارون کا جنونی انداز دیکھ کر باہر کی جانب بھاگی تھی اسکو پتہ تھا اب کیا کرنا ہے

نوال بیگم اٹھ کے اس کے پاس جانے لگی تھیں جب ہارون کی دھاڑتی آواز نے انکے پیروں کو زنجیر کیا تھا میرے قریب مت آنا ورنہ میں خود کو مار لوں گا

اور نوال بے بسی سے ہونٹ کاٹتے بہتے ہوئے آنسوؤں سے وہیں کھڑی رہ گئی تھیں انکا دل کٹ رہا تھا ہارون کو ایسے دیکھ کر انہوں نے فون اٹھایا تھا اور ڈاکٹر بصیر کا نمبر ملانے لگی تھیں ہارون مسلسل چیخ رہا تھا جب انکو ہارون کے تینوں گارڈز اندر آتے دکھائی دیئے تھے انکے پیچھے ملازمہ بھی تھی تینوں بھاگتے ہوئے آئے تھے اور برق

## Posted On Kitab Nagri

رفتاری سے اسکو اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا تھا وہ تھک چکا تھا تبھی مزاحمت ترک کر کے خود کو ان کے حوالے کر چکا تھا

آدھے گھنٹے بعد نوال نے ڈاکٹر بصیر کو آتے دیکھا تھا ہارون انکی گود میں سر رکھے کسی سہمے ہوئے بچے کی طرح لیٹا ہوا تھا ڈاکٹر نے ہارون کا چیک اپ کر کے اسکو سکون آور انجیکشن دے دیا تھا وہ کسی معصوم بچے کی طرح اپنی ماں کی گود میں سو رہا تھا

ڈاکٹر نے نوال بیگم کو اسکی حالت کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا ان کا کہنا تھا کہ ہارون نے کسی بات کی بہت زیادہ ٹینشن لے لی ہے اور اسکا نروس بریک ڈاؤن ہوتے ہوتے بچا ہے اسکو خوش رکھیں اور پریشانی کی باتوں سے دور رکھیں ڈاکٹر یہ کہہ کر جا چکے تھے لیکن نوال شاہد کا سکون غارت کر گئے تھے

دراصل شاہد اور نوال کو اللہ نے دو جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا جیسا کہ عمو ما ایسے کیسز میں ہوتا ہے ایک بچہ کمزور ہوتا ہے اور دوسرا مضبوط اس کیس میں ہارون وہ کمزور بچہ تھا اس کے اعصاب شروع سے کمزور تھے لیکن اپنے بھائی کی موت کے بعد وہ بہت چڑچڑا ہو گیا تھا وہ ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ اسی طرح توڑ پھوڑ کرتا رہتا زیادہ تر ایسا تب ہوتا جب اسکی اور ہالے کی لڑائی ہوتی تھی وہ خود پہ قابو نہیں رکھ پاتا تھا ڈاکٹر ذکا کہنا تھا کہ اسکو غصے پہ قابو پانے کی ضرورت ہے لیکن ہارون کی ماں کبھی بھی اسکو کسی انسٹیٹیوٹ میں داخل کروانے کے لئے راضی نہیں ہوئی تھیں تب انہوں نے ہارون کو یہ کہہ کے ڈرایا تھا کہ اگر اسنے اپنی یہ حرکتیں نہیں چھوڑیں تو وہ اسکو امریکا بھیج دیں گی ہالے سے دور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اب اس نے غصہ کافی حد تک کنٹرول کر لیا تھا کسی سے لڑنا جھگڑنا

# Posted On Kitab Nagri

بھی چھوڑ دیا تھا اور اب تو پچھلے دس سالوں سے اسنے ایسی کوئی توڑ پھوڑ یا چھوٹی چھوٹی باتوں پہ غصہ کرنا بھی چھوڑ دیا تھا نوال بیگم کو لگا تھا ہارون ٹھیک ہو چکا ہے لیکن وہ غلط تھیں کم از کم آج انکو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ بچوں کو ڈرا دھمکا کے انکی بری عادتیں نہیں چھڑوائی جاسکتیں بیماریاں علاج سے ٹھیک ہوتی ہیں دھمکیوں سے نہیں آج انہوں نے یہ اعتراف کیا تھا



ساری رات مہرماہ نے آنکھوں میں کاٹی تھی یوسف صاحب کی باتوں سے جو تکلیف ہوئی تھی اسکو آج وہ سب باتیں یاد آرہی تھیں وہ رونا چاہتی تھی لیکن آنسو شاید گلے میں اٹک گئے تھے اسکی ماں نے چھ سال تک اسکو پیار تک نہیں کیا تھا بس خاموشی سے اسکے کام کرتی رہتیں کبھی کبھی تو اسکے کام بھی اپنی بھابی کے ذمہ کر کے خود گھنٹوں بیٹھی جانے کیا کیا سوچتی رہتیں وہ بچی تھی ماں کی تکلیف نہیں جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کہ اسکی ماں بھی فروا ممانی اور ماما کی طرح اسکے ساتھ شاپنگ کرے اسکو اپنے ہاتھ سے کھلائے مہرماہ شروع سے ہی بہت حساس تھی اسکو اپنی ماں کی چپ بہت بری لگتی تھی لیکن وہ ابھی اس سب کی وجہ اور مطلب سمجھنے کے لئے بہت چھوٹی تھی

فجر کی اذان ہوئے پندرہ منٹ گزر چکے تھے جب مہر کے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی اسنے رات والا ڈریس پہن رکھا تھا مٹا مٹا سا میک اپ وہ آہستہ سے اٹھی تھی بالوں کو جوڑے میں باندھا الماری سے سادہ کاٹن کا سیاہ سوٹ نکالا اور واش روم میں گھس گئی دس منٹ بعد وہ گیلے چہرے کے ساتھ باہر آئی تھی اسکے چہرے سے اب بھی پانی

## Posted On Kitab Nagri

کے شفاف قطرے ٹپک رہے تھے دوپٹہ نماز کے سٹائل سے لپیٹ رکھا تھا بیڈ کی سائیڈ دراز سے جائے نماز اٹھا کے وہ بالکنی میں آگئی تھی

نماز پڑھ کے جو نہی اسنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اسکی آنکھیں بھینگے لگی تھیں چند ہی لمحوں میں اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا

یا اللہ میرا کیا قصور ہے؟ میں نے آخر ایسا کیا گناہ کر لیا ہے جس کی سزا ختم ہی نہیں ہو رہی؟ ابا مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں؟ وہ کیوں نہیں مجھ سے ہالے جتنا پیار کرتے؟ میں تو نگین سلطان کی بیٹی ہوں ناں؟ پھر کیوں نہیں وہ مجھ میں اپنی بیٹی کو نہیں دیکھتے؟ یا اللہ مجھ پہ رحم کر میرے مالک میں بھی تو تیری بندی ہوں ان کے دل میں میرے لئے محبت ڈال دے اللہ پلیر وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہتی جا رہی تھی کافی دیر روتے رہنے کے بعد اب اسکا دل ہلکا ہو گیا تھا وہ اٹھی تھی جا نماز تہہ کر کے رکھی اور دوبارہ بالکنی میں آ کے کھڑی ہو گئی تھی

اسکی نگاہ جب نیچے لان کی جانب گئی تو اسکو سفیر نظر آیا وہ شاید جاگینگ سے واپس آیا تھا اسکے بھورے بال ماتھے پہ بکھرے تھے وہ مسکراتے ہوئے مہر کو نیچے آنے کا اشارہ کر رہا تھا اسکو دیکھتے ہی ساری کلفت دور ہو گئی تھی دل کا موسم خوش گوار ہو گیا تھا کونسا غم کہاں کا غم اسکو کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی اگر یہ بھوری آنکھوں والا شخص اس کے ساتھ ہو یہ شخص مہر ماہ کا عشق تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا

وہ جب نیچے گئی تب تک سفیر بھی گھر کے اندر آچکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ناشتہ ملے گا کزن؟ اسکو دیکھتے ہی وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا  
جی بلکل کزن کیوں نہیں ملے گا وہ خوش دلی سے بولی تھی ؟  
تو بناؤ جلدی سے اور پلیز کچھ ہلکا پھلکا سا بنانا کل بھی ہالے نے گھی سے بھرے پراٹھے اور میٹھی چائے پلا دی تھی  
آج ایکسٹر اورک آوٹ کرنا پڑا ہے مجھے وہ بے چارگی سے بتا رہا تھا  
وہ دونوں اب چلتے ہوئے کچن کی جانب جا رہے تھے  
تو آپ منع کر دیتے نہیں کھاتے مہر کچن میں آتے ہوئے سہولت سے بولی تھی  
یہی تو بات ہے اسکو کون منع کرے وہ عام سے لہجے میں بولا تھا مگر اسکی آنکھوں کی چمک وہ عام نہیں تھی  
مہر نے جواب نہیں دیا تھا وہ رک کے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی  
تو غیبت ہو رہی ہے میری یہاں؟ ہالے کی مشکوک آواز پہ سفیر ٹھٹھک کے مڑا تھا جبکہ مہر ماہ کو کوئی حیرت نہیں  
ہوئی تھی وہ اب ہالے کے ان چھاپوں کی عادی ہو گئی تھی  
تم روز اتنی جلدی اٹھ جاتی ہو کزن کیارات میں سوتی نہیں ہو؟ سفیر اب شیلف پہ بیٹھا اس سے سوال کر رہا تھا  
میں اپنی آٹھ گھنٹے کی نیند پوری کر کے اٹھی ہوں اور آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الحمد للہ میں بھی مسلمان  
ہوں اور یہ فجر کا وقت ہے ظاہر ہے مجھے اٹھنا ہی تھا وہ آرام سے بتا رہی تھی  
اچھا اب ادھر آؤ میرے ساتھ ناشتہ بنو ادو مس مسلمان مہر ماہ انڈہ پھینٹتے ہوئے بولی تھی



## Posted On Kitab Nagri

سوری آپي ایسے نہ شکروں کے لئے ہالے سلطان ناشتہ نہیں بناتی سفیر کو جتاتی نظروں سے دیکھتی وہ باہر نکل گئی تھی

یہ ایسی ہی ہے ایک پل میں آسمان پہ بیٹھا دیتی ہے اور اگلے لمحے زمین پہ گرا دیتی ہے مہرماہ مصروف سی بولی تھی کوئی بات نہیں اس کی باتوں کا برا نہیں مانتا میں میں جا کے فریش ہو جاتا ہوں تم ناشتہ بنا کر مجھے بلا لینا وہ یہ کہتا

کمرے کی طرف چلا گیا تھا

مہراس کی چوڑی پشت کو دیکھتی رہ گئی تھی اسے کچھ عجیب لگا تھا بہت عجیب

نوال شاہد نے ساری رات ہارون کے سرہانے بیٹھ کے گزاری تھی شاہد کو انہوں نے رات ہی کال کر کے گھر آنے کو کہا تھا وہ ایک لمحے کو سوئی نہیں تھیں شاہد حسین تھوڑی دیر پہلے پہنچے تھے وہ ان کی گاڑی کی آواز سن چکی تھیں لیکن ہارون کے پاس سے اٹھنے کی جرات نہیں کر سکیں

www.kitabnaghi.com

دس منٹ بعد شاہد انکو کمرے میں آتے دکھائی دیے

کیا ہو گیا ہے تمہیں اتنی عجلت میں کیوں بلایا ہے مجھے جانتی بھی ہو کتنا کام انکے باقی الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب انہوں نے ہارون کو بچوں کی طرح ماں کی گود میں لیٹے دیکھا سائیڈ ٹیبل پہ پڑی دوائیوں نے ان کی روح کھینچ لی تھی

کیا پھر سے وہی سب وہ بامشکل بولے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ہاں پھر سے وہی سب نوال نے انکی طرف دیکھے بغیر جواب دیا تھا

وجہ؟ سوال ہوا تھا

ہالے سلطان جواب آیا تھا

اسی وقت ہارون کی آنکھ کھلی تھی اسکا سر بری طرح دکھ رہا تھا

پانی اس کی نقاہت زدہ آواز سن کے شاہد کو لگا تھا جیسے کسی نے ان کا دل مٹھی میں لیا ہو

ہارون بیٹا کیا ہوا ہے؟ تم۔ ٹھیک تو ہو

یہ کیوں آئے ہیں یہاں ممانکو بولیں یہاں سے چلے جائیں میں ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا وہ اب رات کی

طرح چلا نہیں رہا تھا اس کے لہجے میں بے بسی تھی

ہارون تم جو کہو گے میں کروں گا بس مجھ سے منہ نہ پھیرو پلیر بیٹا

پپا آپ جائیں آپ کچھ نہیں کر سکتے میرا سب کچھ ختم ہو گیا ہے کچھ نہیں بچا میں خالی ہاتھ ہوں پاپا وہ مجھ سے دور

جاری ہے میرے ہاتھ خالی ہیں یہ دیکھیں ناں

وہ اپنے ہاتھ ان کے آگے کرتا بکھرے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا وہ اب پھر سے رو رہا تھا

شاہد حسین نے اس کے ہاتھ باری باری چومے تھے

نہیں میرا بیٹا تم بتاؤ ہوا کیا ہے کچھ تو بولو

## Posted On Kitab Nagri

پاپاسفیر اس سفیر نے مجھ سے سب چھینا ہے اس نے ہالے سے کہا ہے کہ وہ اس سے شادی کریگا میں آپکو کہتا تھا نہ کہتا تھا پھو سے بات کریں آپ نے نہیں سنی نہ میری آپ نے کبھی میری نہیں سنی شاہد صاحب کے دل کو جیسے قرار آیا تھا سفیر نے بس پروپوز ہی تو کیا ہے مطلب بات اتنی نہیں بگڑی تو بیٹا یہ سب سفیر نے کہا ہالے نے اسکو کیا جواب دیا؟ وہ اسکی باقی باتوں کو نظر انداز کر چکے تھے وہ چپ تھی بابا اس نے کچھ نہیں کہا

بس پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں میں ابھی معراج بھائی سے بات کرتا ہوں تمہاری اور ہالے کی منگنی کروا دیتے ہیں ویسے بھی ہم پہلے بھی رشتہ مانگ چکے ہیں انکار نہیں ہو گا میں آپا سے منت کر لوں گا انہوں نے جیسے چٹکیوں میں حل نکالا تھا

پیپا ہالے نے کچھ نہیں کہا وہ چپ تھی ہارون ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا تھا اسکی چپ کا مطلب ہے اس کو کوئی مسئلہ نہیں ہے ورنہ ہالے جیسی لڑکی چپ نہیں رہتی وہ اسکو اسی وقت کلیر کرتی وہ سفیر کا سر پھاڑ دیتی پیپا وہ چپ تھی کیوں کے وہ راضی تھی اور یہاں شاہد کو لگا تھا بات بگڑ چکی ہے

آپ کو یاد ہے جب میں بارہ سال کا تھا ہم آؤٹنگ کے لئے گئے تھے مجھے ایک سائیکل پسند آگئی تھی میں نے آپ سے کہا تھا یہ مجھے لے دیں

شاہد دم سادھے اسکو سننے جارہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آپنے کہا تھا ہم واپسی پہ لے لیں گے میں نے کہا بھی تھا ابھی لیتے ہیں لیکن آپ نہیں مانے میں چپ ہو گیا ہم واپس گئے وہ سائیکل بک چکی تھی پیا جس طرح آپ نے اس دن دیر کر دی اب بھی بہت دیر ہو چکی ہے بالکل اسی طرح بالکل اسی دن کی طرح اس کے بعد میں نے کبھی سائیکل نہیں لی پاپا آپ نے دیر کر دی پیا اب کچھ نہیں ہو سکتا کچھ بھی نہیں ہو سکتا وہ بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ لیٹ گیا تھا گھٹنوں کو پیٹ سے لگائے وہ کوئی روٹھا بچہ

لگ رہا تھا

شاہد حسین کو تو سانپ سونگھ گیا تھا انکو یاد تھا اس واقعے کے بعد ہارون نے ایک مہینہ ان سے بات نہیں کی تھی تب تو بس سائیکل تھی اب تو اس کے ہاتھ سے دنیا گئی تھی اب نہ جانے کیا ہو گا لیکن انہوں نے امید نہیں چھوڑی تھی وہ معراج کا نمبر ڈائل کرتے کمرے سے نکل گئے تھے

ناشتے کی ٹیبل لگ چکی تھی سب ناشتہ کرنے میں لگن تھے جب ہالے ڈائننگ میں داخل ہوئی وہ دادا جان کے پاس بیٹھنے کی بجائے اپنے بابا کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی

دادا جان جو اسکو دیکھ کے مسکرانے لگے تھے اچانک انکی مسکراہٹ تھمی تھی آنکھوں میں تیرا تر آیا تھا ہالے ہمیشہ ان کے ساتھ ہی بیٹھتی تھی بلکہ جب حسن اسکو چڑانے کے لئے اسکی جگہ پہ بیٹھ جاتا تو وہ ہنگامہ ہوتا کہ

الامان

سب لوگ خاموشی سے ہالے کی کاروائی دیکھ رہے تھے مگر کوئی کچھ بولا نہیں تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کیا اب بھی نیند سے جاگی نہیں ہو یہ تو مہر کی جگہ ہے؟ چچی بیٹھی چھری بنی خود کو کہنے سے باز نہیں رکھ پائی تھیں

چچی نیند تو شاید آپکی آنکھوں میں بھر گئی ہے پر اٹھے پہ جام لگا رہی ہیں آپ ہالے تپانے والی مسکراہٹ سے بولی تھی

چچی کے تو مانو کپڑوں کو بھی آگ لگ گئی تھی خونخوار نظروں سے ہالے کو بس دیکھ کے رہ گئی تھیں کہ دادا کی موجودگی میں کچھ اور کہہ بھی نہیں سکتی تھیں

ہالے بچہ آؤ میرے پاس آ کے بیٹھو دادا نے محبت سے اسکو بلایا تھا

نہیں دادا جان میں یہیں ٹھیک ہوں مہر جو س دینا دادا کو نارمل لہجے میں جواب دے کر اگلا جملہ مہر سے کہا تھا دادا جان کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا حسینہ بیگم نے بھی ناگواری سے اسکو دیکھا تھا دادا چند لمحے شک سے اسکو دیکھتے رہے اسکے بعد تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے

(ہالے کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی)

سب نے حیرت سے انکو جاتے ہوئے دیکھا تھا ایک ہالے تھی جو پر سکون سی بیٹھی پر اٹھے کے ساتھ انصاف کر رہی تھی

یہ کیا حرکت تھی ہالے؟ شمس چچانے ناگواری سے پوچھا تھا

کیا میں نے تو کچھ نہیں کیا؟ میں نے کچھ بولا کیا؟ وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

یہ بات میں بتاؤں کے تم نے کیا بولا ہے تم نے بابا کو منع کیسے کیا اتنی ہمت ہو گئی ہے تمہاری بہت ڈھیل دے دی ہے بابا نے تمہیں اسلئے تو ہمارے سروں پہ چڑھ رہی ہو تم اتنی بد تمیز ہو گئی ہو کے بابا کو جواب دو گی اب تم اوپر سے ڈرامے کر رہی ہو کے تم نے کچھ کیا ہی نہیں

بابا آرام سے یار پنچی ہے سفیر نے اپنے باپ کو باز رکھنے کی کوشش کی تھی  
پنچی ہے تو پنچی بن کے رہے ناں ماں کیوں بن رہی ہے ہماری اسکو تو۔۔۔۔

بس شمس بہت سن لیا میں نے اور بہت کہہ چکے تم میری بیٹی سے آرام سے بات کرو یہ میری بیٹی کا اور بابا کا معاملہ ہے وہ اسکو خود حل کر لینگے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کے شمس صاحب کے مقابل کھڑے ہو گئے تھے تم شمس تم میری بیٹی سے آرام سے بات کرو بلکل ویسے جیسے میں تمہارے بیٹے سے کرتا ہوں وہ میری بیٹی ہے اس گھر کی ملازمہ نہیں جو تم اس کو جھڑ کو گے وہ بھی بلا وجہ آئندہ خیال رکھنا وہ بلکل یوسف صاحب کی طرح بولتے تھے نرم مگر دو ٹوک لہجہ آخر میں شمس صاحب کا کندھے تھپتھپایا تھا اور وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے

حسن اماں اور فرواحیرت سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھیں جبکہ مہرماہ پتھر کا بت بن چکی تھی اسے سمجھ آگئی تھی کے ہالے یہ سب کیوں کر رہی ہے

سفیر آپ مجھے یونی چھوڑ دیں گے؟ ہارون آج آیا نہیں ہے نہ کال پک کر رہا ہے ہالے اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی نارمل سی بولی تھی

(جیسے تھوڑی دیر پہلے جو کچھ ہوا اس پہ مٹی ڈال دی ہو)

## Posted On Kitab Nagri

ہاں ضرور میں کار میں بیٹھا ہوں تم آ جاؤ وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا  
تھوڑی دیر بعد وہ سفیر کے ساتھ یونی جانے کے لئے نکل چکی تھی  
اچھی لگ رہی ہو سفیر نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا  
کب نہیں لگتی؟ اسنے ابرو اچکا کر پوچھا تھا  
اتنا غرور؟

غرور نہیں خود شائسائی

اچھا یہ سارا کیا سین کریٹ کیا ہے تم نے؟ سفیر نے بات بدل لی تھی  
جیسے آپ کو نہیں پتہ اتنے آپ کا کہ وہ اسکو تیار ہی تھی  
ساتھ ہاتھ بڑھا کر اپنا پسندیدہ میوزک آن کیا تھا

خیر مٹی ڈالو مجھے یہ بتاؤ کل جو کچھ میں نے کہا اس بارے میں کیا سوچا ہے؟ سفیر اپنے مطلب کی بات پہ آیا تھا  
ہالے کا دل زور سے دھڑکا تھا رنگ ہلکا گلابی ہوا تھا اسکو توقع نہیں تھی کہ سفیر اس طرح آرام سے یہ بات کر دیگا  
کیا کہا تھا مجھے کچھ ٹھیک سے یاد نہیں شاید آپ نے کہا تھا آپ بھی میری طرح سادگی سے شادی کرنا چاہتے ہیں اسکا  
بھلا کیا جواب ہو اوہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے میں نے تمہیں پروپوز کیا تھا شادی کے لئے میں نے کہا تھا میں تمہاری ساری خواہشیں پوری کروں گا اور کچھ باتیں جو میں نے نہیں کہی تھیں وہ اب کہتا ہوں وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ گاڑی کو روک چکا تھا اور اب پوری طرح ہالے کی طرف متوجہ تھا

ہالے سلطان میں سفیر سلطان تم سے محبت کرتا ہوں اتنی کے ساری زندگی تم جیسا عذاب سر پہ مسلط کرنا چاہتا ہوں اتنی کے میں ساری زندگی تمہارے اور امی کے جھگڑے برداشت کر سکتا ہوں اتنی کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیوں کے اب لگتا ہے کے تمہارے بغیر گزارا نہیں ہو گا کیا تم بھی ایسا چاہتی ہو؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کے اتنی محبت سے کہہ رہا تھا کہ ہالے کو لگا تھا اسکا دل خوشی سے ہی بند ہو جاوے گا

کیا وہ اس شخص کو انکار کر سکتی تھی اسنے اپنے دل سے پوچھا تھا جواب "نہیں" میں آیا تھا

دادا تے چچی نال تساں گالھ کریو باقی اماں اور بابا کوں میں آپے دیکھ گھن ساں تے بچی میں تساں تے ترس کھا کے ہاچا کریں دی ہاں

(دادا اور چچی سے آپ بات کریں گے اماں اور بابا کو میں خود دیکھ لوں گی رہی میں تو آپ پہ ترس کھاتے ہوئے ہاں کر ہی دیتی ہوں)

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

سفیر سلطان کو لگا تھا دنیا اب اسکی ہے اسنے ہالے کے اقرار پہ اپنے دل کو رکتا محسوس کیا تھا  
میکوں ان کاں پہلے سیرا کی ایڈی مٹھی کدھیں نہیں لگی جیتلی ان لگی ہے

# Posted On Kitab Nagri

(مجھے آج سے پہلے سیرا کی اتنی میٹھی کبھی نہیں لگی جتنی آج لگ رہی ہے)

وہ دونوں چوکیدار کی آواز پہ ہوش میں آئے تھے جو کے انکو گاڑی سائیڈ پہ لگانے کا کہہ رہا تھا

ہالے ہنستی ہوئی گاڑی سے اتر گئی تھی سفیر مسکرا کے اسکو جاتا دیکھتا رہا

کوئی اتنا پیارا کیسے ہنس سکتا ہے اس نے دل میں سوچا تھا



اماں یہ "گندہ خون" کیا ہوتا ہے چھ سالہ عمر اپنی ماں کے پاس بیٹھا معصومیت سے پوچھ رہا تھا

نفسہ حیات کو لگا تھا جیسے کسی نے انکے اوپر الٹی چھری پھیر دی ہو وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھیں

یہ تم سے کس نے کہا ہے بیٹے؟ انہوں نے بامشکل خود کو نارمل رکھتے عمر سے پوچھنا چاہا

ولید بھائی کہہ رہا تھا کہ میں گندہ خون ہوں اور آپ میری اصلی ماں بھی نہیں ہو

(ولید اس کریا نہ والے کا بیٹا تھا جس کو کچھ سال قبل نفیہ نے پورے محلے کے سامنے بے عزت کیا تھا) وہ اب

اقصیٰ (ندیم کی بیٹی) کو میرے ساتھ کھیلنے بھی نہیں دیتا اماں

وہ پھولے گالوں اور صحت مند جسم والا بچا نروٹھے پن سے کہہ رہا تھا

بیٹا کوئی گندہ خون نہیں ہوتا ہر انسان کا خون پاک ہوتا ہے کیوں کے یہ اسکو اللہ کی طرف سے ملنے والی نعمت ہے

گندہ تولوگوں کا ذہن ہے اور تم میرے بیٹے ہوندا میں سے بات کروں گی میں وہ آئندہ تمہیں اقصیٰ سے کھیلنے

دے گا

## Posted On Kitab Nagri

عمر خاموش ہو گیا تھا وہ باقی بچوں کی طرح زیاد سوال نہیں تھا وہ ایک سوال ایک ہی بار کرتا تھا اگر اسکی تسلی نہیں بھی ہوتی تو وہ بتاتا نہیں تھا کچھ عرصہ پہلے اس نے اسی طرح اپنی ماں سے سوال کیا تھا

اماں ناجائز کیا ہوتا ہے؟

اس کے اس سوال پہ نفیسہ کی روح تک کانپ گئی تھی

اور پھر ہر آئے دن یہی سب ہونے لگا کبھی محلے کے لوگ عمر کو گندہ خون کہہ کے اپنی بچیوں کے ساتھ کھیلنے نہ دیتے تو کبھی اسکو ناجائز کہہ کے مار مار کے گھر سے نکال دیتے نفیسہ انکا منہ نہیں بند کر سکتی تھیں ایسے میں ایک ذری تھیں جو انکی دوست اور محرم راز تھیں وہ نفیسہ کی بچپن کی دوست تھیں انکا کاجب بھی دل اداس ہوتا تب وہ اسی کے گھر چلی جاتی تھیں نفیسہ کے گھر سے دو گھر چھوڑ کے تیسرا گھر زری کا تھا اس تپتی دوپہر میں بھی وہ عمر کو ساتھ لئے زری کے گھر پہ ایڑ کو لڑ کے سامنے بیٹھی تھیں عمر زری کے بیٹے واصف کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ جب کورٹ جاتیں تب عمر کو زری کے ہی گھر چھوڑتی تھیں اب تو خیر سے وہ بھی اسکول جانے لگا تھا اور واپسی پہ وین اسکوزری کے گھر ہی چھوڑا کرتی تھی جب شام میں نفیسہ واپس آتیں عمر کو ساتھ لے جاتیں

تم محلہ چھوڑ کیوں نہیں دیتی نفیسہ؟ کب تک اس چھوٹے سے محلے میں خود کو اور عمر کو ذلیل کرتی رہو گی اللہ نے تمہیں اتنا دیا ہے تم تو کسی بھی پوش علاقے میں گھر لے سکتی ہو زری انکو شربت کا گلاس تھماتی ہوئی فکر مند سی بولی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

کیسے چھوڑ دوں زری میں نے تو شادی کے بعد اپنے شوہر کے لئے بھی یہ جگہ نہیں چھوڑی وہ گھر میرے باپ کی نشانی ہے اس کی ایک ایک اینٹ میں ابا کی خون پسینے کی کمائی ہے اس کے ایک ایک پودے میں اماں کی خوشبو ہے انہوں نے پیٹ کاٹ کاٹ کے یہ گھر بنوایا تھا میں نے اپنا بچپن اپنی جوانی اس گھر میں گزاری ہے اپنے مرحوم شوہر سے وعدہ کیا تھا کہ اس گھر سے بس میری لاش ہی نکلے گی اور پھر عمر اسکا اسکول ہے یہاں تو میں اسکو تمہارے پاس چھوڑ دیتی ہوں کہیں اور گئی تو کہاں چھوڑوں گی اس کو میرا دماغ اب کام نہیں کر رہا کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں

عمر کا ذہن خراب ہو رہا ہے نفیسہ وہ لوگوں کی باتوں کو صرف سنتا نہیں ہے وہ ان سب باتوں کو ذہن نشین کرتا جا رہا ہے جن سب کی تم بات کر رہی ہو وہ سب اب دنیا میں نہیں ہیں اس دنیا میں عمر ہے اور تم ہو اب تمہیں اس بچے کا سوچنا چاہئے وہ بہت زہین ہے آج تو وہ بس ناجائز کا مطلب پوچھ رہا ہے کل اس کے معنی جان گیا تو اچھا نہیں ہو گا تم یہ شہر ہی چھوڑ دو کراچی چلی جاؤ یہ مردوں کا معاشرہ ہے نفیسہ تم اکیلی عورت کس کس کا مقابلہ کرو گی؟

میرے پاس جو سیونگنز ہیں وہ تو ساری عمر کی پڑھائی کے لئے ہیں اگر اس کو گھر خریدنے پہ لگا دیا تو کیا ہو گا کیسے پڑھاؤں گی اسے وہ کسی عام اسکول میں نہیں جاتا اس شہر کا سب سے بڑا اسکول ہے وہ میں اس کو ہمیشہ بیٹ دینا چاہتی ہوں زری

## Posted On Kitab Nagri

پڑھے گا تو وہ تب جب اس کا ذہن پر سکون ہو گا تمہارا چھ سالہ بیٹا آئے دن محلے کے لوگوں سے پٹ کے آتا ہے  
گالیاں اور نہ جائز ہونے کے طعنے سن کے آتا ہے

(انکی بات پہ نفیسہ نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں) اب یہ مت کہنا کہ تمہیں بتایا کیوں نہیں بتانے سے کیا  
ہو گا کر ہی کیا سکتی ہو تم؟ کسی کی زبان نہیں روک سکتی تم خیر ابھی تو وہ بچہ ہے کچھ سالوں بعد جب وہ بڑا ہو جائے  
گا تب سوچا ہے کیا ہو گا؟ وہ مارنے والوں کو مار کے آئے گا گالیاں دینے والوں کو دو گالیاں زیادہ  
دے کے آئے گا یہ فیوچر ہو گا اس کا اس کے لئے کر رہی ہو اتنی محنت؟ زری کہہ کے خاموش ہو چکی  
تھیں نفیسہ بھی خاموشی سے عمر کو دیکھنے لگی تھیں دس منٹ بعد جب زری نفیسہ کو چھوڑنے گیٹ تک آئیں تب  
انہوں نے اپنی دوست کو کہتے سنا

زری رحمان بھائی سے کہو میرے لئے کوئی گھر ڈھونڈ دیں میں اسی مہینے عمر کو لے کے یہاں سے شفٹ ہونا چاہتی  
ہوں لیکن شہر نہیں بدلوں گی اور پھر وہ کہہ کے رکی نہیں تھیں عمر کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھیں  
زری نے افسوس سے ان کو جاتے دیکھا تھا نفیسہ کا جانا انکا دل اداس کر رہا تھا

یہ اس کے چار دن بعد کا ذکر ہے کا ذکر ہے جب نفیسہ کچھ پریشان سی کورٹ سے واپس آئی تھیں عمر اپنی ماں  
کو چپ دیکھ کے بے چین ہوا یہ وہ وقت تھا جب عمر کو ہر ٹینشن کا حل آئس کریم لگتی تھی اور پھر نفیسہ کے لاکھ  
روکنے پہ وہ نفیسہ کے لئے آئس کریم لینے محلے کی دکان پہ گیا تھا مگر تھوڑی ہی دیر بعد روتا ہوا واپس آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ کے پوچھنے پہ جو کچھ عمر نے بتایا وہ سن کر نفیسہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی بس یہاں انکے برداشت کی حد ختم گئی تھی غم و غصے کی شدت سے انکو رونا آنے لگا تھا مگر وہ کوئی کمزور عورت نہیں تھیں اگلے ہی دن انہوں نے ندیم کے باپ پہ غیر قانونی قبضے کا کیس دائر کر دیا تھا

اور پھر دو مہینے کے اندر اندر دکان کو سامان سمیت سیل کر دیا گیا تھا گو کہ اب بھی انکا دل خوش نہیں ہوا تھا لیکن دل کے ایک کونے کو ذرا سا سکون آیا تھا

اس کے بعد کچھ عرصے تک راوی چین ہی چین لکھتا رہا اور پھر کچھ ہی وقت بعد محلے والوں نے پھر سے ان کے ساتھ بیر باندھ لیا تھا لیکن اب یہ ضرور ہوا تھا کہ انہوں نے نہ اب کبھی عمر کو مارا تھا اور نہ اس دن دکان پہ کی جانے والی حرکت دہرائی تھی لیکن لفظوں کے تیر برابر چلاتے تھے نفیسہ فجر کے بعد بچوں کو قرآن پڑھاتی تھیں اب محلے کے لوگوں نے اپنے بچوں کو یہ کہہ کے ہٹا لیا تھا کہ جس گھر میں ایک ایسا بچہ ہو جس کا گھر بار اور نہ خاندان کا اتا پتا ہو جس کے بارے میں یہ تک نہ پتہ ہو کہ وہ جائز بھی ہے یا نہیں بھلا اس گھر میں وہ اپنی بچیوں کو کیسے بھیجیں؟

نفیسہ کے دل کٹتا تھا انکی باتیں سن کر لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھیں ویسے بھی کچھ عرصے میں وہ یہاں سے چلی ہی جاتیں عمر انکے وجود کا حصہ بے شک نہیں تھا لیکن انہوں نے اس سے محبت بیٹوں سے زیادہ کی تھی اور پھر ان ہی دنوں عمر کو سردرد کی بہت شکایت رہنے لگی تھی نفیسہ بہت پریشان ہو گئی تھیں ایک دن جب وہ انکو چیک اپ کے لئے لے گئیں تو ڈاکٹر نے انکو کچھ ٹیسٹ کروانے کو کہا تھا دو دن بعد ٹیسٹ کی رپورٹ آگئی تھی وہ

## Posted On Kitab Nagri

رپورٹ نہیں تھی زہر کی شیشی تھی جس نے نفیسہ کے سارے جسم میں زہر بھر دیا تھا اس رپورٹ میں لکھے الفاظوں نے نفیسہ کے جسم سے روح کھینچ لی تھی اس رپورٹ میں لکھا تھا

"عمر حیات کو برین ٹیو مر ہے"



ہالے کو یونیورسٹی سے پک کرنے معراج صاحب خود آئے تھے راستے میں انہوں نے گاڑی ایک ریستوران پہ روکی تھی ہالے کو حیرت نہیں ہوئی تھی وہ جانتی تھی جج صاحب اب اپنی عدالت یہاں شروع کریں گے ہارون اسکی کال نہیں اٹھا رہا تھا اسکو پریشانی ہوئی تھی لیکن اس نے شام میں اس کے گھر جانے کا سوچ رکھا تھا یہ ایک فائیسٹار ریستوران تھا ہالے آتو گئی تھی لیکن اب شدید بور ہو رہی تھی کیوں کے معراج اصل بات شروع کر ہی نہیں رہے تھے اتنے میں کھانا آچکا تھا فرائیڈ رائس مٹن میٹ بالز اور رشین سلاد دیکھ ہالے کی بھوک چمک اٹھی تھی معراج نے ذرا سے چاول اسکی پلیٹ میں ڈالے تھے ہمیشہ کی طرح وہ رغبت سے کھانے لگی تھی ایک چمچہ منہ میں رکھتے ہی لذت سی مل جاتی اچھا کھانا اسکی کمزوری تھی

شاہد نے آج مجھ سے تمہارے اور ہارون کے رشتے کی بات کی ہے وہ چاہتے ہیں کے ابھی منگنی ہو جائے شادی ایک سال بعد کر لینگے یا جب تم چاہو انہوں نے ہالے کے سر پہ بم پھوڑا تھا

ہالے کو بے اختیار چاولوں کا ذائقہ کڑوا لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ نے کیا کہا اس نے بظاہر نارمل لہجے میں پوچھا تھا لیکن اسکے پانی کا گلاس اٹھاتے ہاتھ کانپے تھے دل زور سے دھڑکا تھا (بابا نے ہاں نہ کی ہو اللہ پلینز)

میں نے ظاہر ہے تم سے بات کرنے تک کا وقت مانگا ہے لیکن مجھے تو بظاہر اس رشتے میں کوئی کمی نہیں نظر آتی ہارون تمہارا دوست ہے ایک دوسرے کو جانتے بھی ہو اچھی خاصی انڈر سٹینڈنگ بھی ہے مجھے تو ہر لحاظ سے یہ رشتہ بہتر لگا ہے وہ ایسے بات کر رہے تھے جیسے ہالے کے کوئی دوست ہوں اماں نے کیا کہا؟

وہ تو ساتویں آسمان پہ ہیں صبح سے لیکن تھوڑی پریشان بھی ہیں ہارون کی طبیعت بہت خراب ہے رات سے کیا کچھ ہوا ہے تم دونوں کے بیچ؟ وہ اچانک اتنا بیمار کیسے ہو گیا؟ وہ سوچتی نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے کیا وہ زیادہ بیمار ہے کیا ہوا ہے اس کو چلیں بابا اس کو دیکھ کے آتے ہیں وہ پریشان ہو چکی تھی تب ہی کھانا چھوڑا اٹھ کھڑی ہوئی تھی

اس عجلت کا مطلب میں ہاں سمجھوں؟ بابا نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

اللہ اللہ بابا میں اس وقت پریشان ہوں پتہ نہیں اس کو کیا ہوا ہو گا کل تک تو بالکل ٹھیک تھا وہ اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتے ہوئے بول رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

معراج صاحب نے بل پے کیا اور ہالے کے ساتھ ریسٹوران ساتھ نکلتے چلے گئے تھوڑی دیر بعد وہ ہارون کے گھر کی طرف جارہے تھے ہالے نے فون کر کے اماں کو بتا دیا تھا کہ وہ آج لیٹ آئے گی معراج صاحب ڈرائیو کرتے ہوئے گا ہے بگا ہے اس پہ نظر بھی ڈالتے تھے

پریشان مت ہو اب ٹھیک ہے وہ اس کو مضطرب دیکھ کے تسلی دیتے ہوئے بولے تھے بابا وہ بہت حساس ہے بالکل بچوں کی طرح اب پھر پتہ نہیں کیا چیز دل کو لگالی ہوگی وہ شدید ڈسٹرب تھی کیا اسکی اس حالت کا تعلق تم سے ہے؟ انہوں نے ڈائریکٹ سوال کیا تھا آپ کو کیوں ایسا لگتا ہے میں بھلا کیا بول سکتی ہوں اسکو (اف کاش وہ جج نہ ہوتے اتنے ڈائریکٹ سوال)

وہ کل دوپہر گھر آیا تھا اور ہالے سے مل کے بھی نہیں گیا اور نہ مدحت کی بات پہ آیا تھا گھر جانے کے بعد اسکی حالت ایسی ہے جب سے بابا نے اسکو یہ بتایا تھا اسکا دل میں کھٹکا سا تھا کہیں اس نے کچھ سن تو نہیں لیا؟ وہ اس سے چھپانا نہیں چاہتی تھی لیکن اسکو اس طرح سے پتہ لگے یہ بھی اس نے کہاں چاہا تھا

مجھے کیا اس وقت کوئی بھی تمہیں دیکھ لے اسکو یہی لگے گا ہالے تم ٹینس ہو بار بار انگلیاں چٹخا رہی ہو تم جلدی وہاں پہنچنا چاہتی ہو لیکن جیسے جیسے گھر قریب آرہا ہے تمہارا اضطراب بڑھتا جا رہا ہے تمہارے چہرے پہ سائے لہرا رہے ہیں تم اس سے غصہ بھی نہیں ہو کے اس نے تمہیں کال کیوں نہیں کی کیوں کے تمہارے حواس کام نہیں کر رہے شاید تم گٹی ہو

## Posted On Kitab Nagri

وہ شل سی انکو سنے جا رہی تھی  
آپکو کیسے پتہ وہ بہت دیر بعد بولی تھی  
میں تمہارا باپ ہوں ہالے تم سے واقف ہوں عام حالات میں اس وقت تم ناراض ہوتی کے اس نے تمہیں بلایا  
کیوں نہیں جب وہ بیمار ہے  
کون بیمار بتاتا ہے کال کر کے بھلا اس نے بات کا اثر زائل کرنا چاہا  
ہارون شاہد جواب فوری جواب آیا تھا  
شاید ایسا ہی کچھ ہو میں یقین سے نہیں کہہ سکتی بس مجھے ایسا لگ رہا ہے اللہ کرے ایسا نہ ہو بس اس نے دعا کی تھی  
ہالے کوئی ایسی بات ہے جو تم چاہتی ہو ہارون کو پتہ نہ چلے؟  
بابا آپ کیا ہیں؟ کوئی کالا جادو تو نہیں سیکھ رہے کسی بنگالی بابا سے میں تو بالکل حیران ہی ہو رہی ہوں آج  
میں ہر دفع ہی مسئلہ بوجھ لیتا ہوں اور تم ہر دفع اتنی ہی حیران ہوتی ہو وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولے تھے  
یہ بات تو بالکل درست کہی تھی انہوں نے وہ ہر دفع اسکا مسئلہ بغیر کہے سمجھ جاتے تھے کبھی کبھی تو ہالے کو لگتا تھا  
وہ اصل مسئلے سے واقف ہیں اور ہالے سے چھپا رہے ہیں  
آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں نہ بابا؟ اس نے بات ہی گھمادی تھی  
ظاہر ہے تم میری پہلی اولاد ہو وہ سڑک پہ نظریں جمائے بولے تھے  
کیا آپ سے بھی زیادہ؟

## Posted On Kitab Nagri

ساری دنیا سے زیادہ تم میرا پہلا اینجل ہو ہالے ان کے لہجے میں محبت تھی بے تہا شامحبت

اور آپ؟ ان سے کتنا پیار کرتے ہیں آپ؟

بہت زیادہ وہ میری بھانجی ہے ظاہر سی بات ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں

مطلب مجھ سے کم محبت ہے ان سے وہ جیسے خوش ہوئی تھی اپنے باپ کے بارے میں وہ کافی شدت پسند تھی

شادی کے دس سال تک ہماری اولاد نہیں ہوئی اس سارے عرصے میں تمہاری ماں بہت ڈپریس رہی اسکو لگتا

تھا ہماری کبھی اولاد نہیں ہوگی اس نے کافی دفع مجھ سے بچہ اڈاپٹ کرنے کی بات بھی کی لیکن میں نہیں مانا اور

جب نگین کے ہاں مہرماہ پیدا ہوئی تو ایسا نہیں لگتا تھا کہ وہ نگین کی بیٹی ہے تمہاری ماں ہر دو دن بعد اس سے ملنے

چلی جاتیں ڈھیروں تحفے لے کے ہر ہفتے وہاج اور نگین کو ڈنر اور لنچ کے لئے دعوت دے آتی وہ گولڈن ٹائم تھا

ہم سب بہت خوش تھے وہاج بہت اچھا ہو گیا تھا وہ نگین کو بہت خوش رکھتا تھا اپنی بیٹی سے بھی بہت محبت کرتا

تھاسب ٹھیک تھا خیر حسینہ نے مہر کو اپنی بیٹی مان لیا تھا میں کبھی نہیں مان سکا مجھے یقین تھا اللہ مجھے میری اولاد

دے گا یہ نہیں تھا کہ مجھے اس سے کوئی مسئلہ تھا میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا لیکن اپنا خون اپنی اولاد ایک

الگ احساس ہوتا ہے ایک الگ فیلنگ میں کبھی مہر کے لئے ایسا نہیں فیل کر سکا اور پھر جب چار سال بعد اللہ نے

مجھے تم سے نوازا وہ وقت وہ فیلنگ ہالے میں اگر چاہوں بھی تو بیان نہیں کر سکتا مجھے لگا تھا اللہ نے مجھے زمین پہ ہی

جنت دے دی ہے ان کے لہجے میں تشکر تھا خوشی تھی حیرت تھی یا محبت تھی ہالے فیصلہ نہیں کر پائی

اتنا پیار کرتے ہیں آپ مجھ سے ہالے کی آنکھیں نم ہوئی تھیں وہ ان کے کندھے سے لگ چکی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ ہارون کے گھر پہنچ چکے تھے گاڑنے انکو دیکھ کے گیٹ کھول دیا تھا

ہالے ہنوز انکے کندھے سے لگی بیٹھی تھی

ہالے بچہ ہم پہنچ گئے ہیں

I love you baba وہ سر اٹھاتے ہوئے نم آنکھوں سے بولی تھی

نہیں ہالے میں تمہاری پاکٹ منی نہیں بڑھاؤں گا اور نہ اگلے دو مہینے تک تمہارے اکاؤنٹ میں کوئی پیسے

ڈلواؤں گا کیوں کے یہ میری بیوی کا حکم ہے تم نے ان کی حکم عدولی کی ہے اب ان سے ہی رابطہ کرو انہوں نے

ہالے کی نم آنکھوں کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا

اے لوسارا امو شنل سین غارت ہو گیا تھا

آپکو لگتا ہے میں یہ دو لیٹر آنسو پاکٹ منی کے لئے نکال رہی ہوں وہ صدمے سے بولی تھی

مجھے لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے

ویسے میں نے کوئی حکم عدولی نہیں کی بس حسن کو پیسے چاہئے تھے اور میں نے دیئے

اس نے اپنی مہینے کی پاکٹ منی ایک دن میں خرچ کی تھی بیٹا اور یہ بتانے کو بھی آمادہ نہیں تھا کہ پیسے گئے کہاں

اسی جرم کی سزا میں اسکے اکاؤنٹ تمہاری اماں نے فریز کئے تھے یہ بات جانتے ہوئے تم نے اسکو رقم دی

ہاں کیوں۔ کے وہ بھائی ہے میرا

اور وہ بیوی ہے میری وہ بھی دوبا دوبا بولے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ہالے پیر پختی گاڑی سے باہر نکلی تھی ابھی وہ گھر کے اندر داخل ہوتی کے پیچھے سے آتی معراج سلطان کی آواز پہ اس کے قدم تھمے تھے

صبح جو کچھ کیا ہے تم نے مجھے آچھا بالکل نہیں لگا آئندہ میرے باپ سے اس طرح بات مت کرنا ان کے لہجے میں نہ غصہ تھا نہ نرمی انکا لہجہ دو ٹوک تھا

ہالے نے زیادہ اثر نہیں لیا تھا وہ جانتی تھی بابا اسکو کھانا کھلانے نہیں "بات" کرنے لے کے گئے ہیں وہاں نہیں کہا کچھ تو یہاں کہہ دیا اتنا تو وہ سوچ کے آئی تھی

سر کو جھٹکتی وہ گھر کے اندر چلی گئی تھی ہارون کا کمرہ اوپر تھا وہ جلدی جلدی سرٹھیاں چڑھتی جا رہی تھی جب سامنے سے آتی نوال بیگم کو دیکھ کے رک گئی تھی

السلام علیکم ممانی جان وہ محبت سے کہتی انکے گلے لگی تھی

وعلیکم السلام کیسی ہو؟ ممانی نے ہمیشہ کی طرح گرم جوشی نہیں دکھائی تھی

ٹھیک ہوں ہارون سے مل سکتی ہوں میں؟ جواب دے کے ساتھ سوال بھی پوچھا تھا

سورہا ہے وہ وہی جذبات سے عاری لہجہ

میں جگا دوں گی میں بہت پریشان ہوں اس کے لئے کل تک بالکل ٹھیک تھا اچانک اس کو کیا ہو گیا وہ واقعی فکر مند تھی



## Posted On Kitab Nagri

یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے ہالے وہ صبح شام تمہارے ہی ساتھ تو ہوتا ہے انہوں نے بظاہر نارمل لہجے میں پوچھا تھا لیکن نہ جانے کیوں ہالے کو ان کا انداز طنزیہ لگا تھا

ممائی جان آپ صاف صاف یہ کہہ دیں کہ آپ مجھے نہیں ملنے دیں گی میں چلی جاتی ہوں یہ لفظوں کے ہیر پھیر سے کیوں کام لے رہی ہیں وہ اگر شام تک میرے ساتھ ہوتا ہے تو میں اسکو باندھ کے نہیں رکھتی وہ اپنی "مرضی" سے میرے ساتھ ہوتا ہے وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی حساب چکا دیا تھا

وہ جب سے تم سے مل کے آیا ہے تب سے اس کی یہی حالت ہے اس کا مطلب کیا سمجھوں میں ایسا کیا کہہ دیا ہے تم نے میرے بیٹے کو جو وہ مرنے والا ہو گیا ہے ضرور تم نے کچھ تو کیا ہو گاناں

ممائی جان میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں لیکن آپ مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں کوئی سخت لفظ استعمال کروں اتنا نازک بیٹا کیوں پیدا کیا آپ نے جو ذرا سا سخت لفظ کہنے سے اتنا بیمار ہو جاتا ہے؟ اور اگر میں نے کچھ کیا ہے تو

آپ اپنے بیٹے سے پوچھیں نہ کہ مجھ سے سوال جواب کریں وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تھی  
ممائی کلس کے رہ گئی تھیں

اب جاؤں ملنے یا مزید تفشیش کرنی ہے اس نے بازو سینے پہ باندھے سکون سے پوچھا تھا  
جہنم میں جاؤ انہوں نے طیش سے کہا تھا

آپ کے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی وہ اب بھی پر سکون تھی  
ممائی اس کو وہیں چھوڑ کے وہاں سے چلی گئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

ان کے جاتے ہی ہالے کے تاثرات بگڑے تھے

سب میرے ہی دشمن بن گئے ہیں اللہ یو چھے گا وہ بڑبڑاتی ہوئی ہارون کے کمرے کی جان بڑھ گئی تھی



وہ جیسے ہی اس کے کمرے میں داخل ہوئی مگجے سے اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا اس نے ہاتھ سے ٹٹول کر سوئچ بورڈ ڈھونڈنا چاہا اور چند ہی سیکنڈز میں وہ سارے کمرے میں روشنی کر چکی تھی سامنے بیڈ کی طرف دیکھا تو ہارون کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا اسکو دیکھ کے گہری سانس بھرتی وہ قدم قدم چلتی بیڈ تک آرہی تھی

ہارون آنکھیں موندے اسکے قدموں کی چاپ سن رہا تھا اس کے دل کو سکون مل رہا تھا نہ جانے کیوں اس نے آتے ہی اندھیرے ختم کر دئے تھے

(کیوں اس کی موجودگی ہارون کی دنیا روشن کرتی تھی؟)

کیسے ہو یہ کیا حالت بنا رکھی ہے وہ اس کے قریب بیٹھی اس کو تشویش سے دیکھتی ہوئی بولی تھی

(کیوں اس کا بولنا جسم کی غذا کا کام کرتا تھا)

میں ٹھیک ہوں وہ سیاٹ لہجے میں بولا تھا

کیا ہوا ہے یہ سب کسے ہوا

## Posted On Kitab Nagri

تم جاؤ ہالے مجھے ضرورت نہیں کسی کی تم سب میرے ساتھ یہی کرتے ہو میری کسی کو ضرورت نہیں پیا تم ماما  
سب ایک جیسے ہو کسی کو مجھ سے پیار نہیں ہے کسی کے لئے ضروری نہیں ہوں میں وہ دبا دبا سا چلایا تھا  
(اس کا دل دکھاتا تھا)

ہالے کئی سالوں سے اسکے ایسے خود ترسی بھرے جملے سنتی آئی تھی لیکن اب بس  
ہارون کب تک اس طرح سے کرتے رہو گے آج بتا ہی دو تمہیں لگتا ہے اس طرح بچے بننے سے تمہیں محبت  
مل جائے گی بچپن میں اپنے بابا کے لئے یہ سب کرتے تھے اور اب پتہ نہیں کیوں (کیا وہ واقعی اس  
کیوں کا جواب نہیں جانتی تھی؟) گرواپ ہارون اس طرح بھیک ملتی ہے محبت نہیں کیا تم نے کبھی سڑک کے  
کنارے کھڑے بھکاریوں کو دیکھا ہے پھٹے پرانے کپڑے مفلس حال فاقہ زدہ شکلیں رحم کی بھیک مانگتے اللہ کے  
واسطے دیتے جھڑکیاں دینے پہ بھی سامنے سے نہ ہٹنے والے زرہ سی بھیک ملنے پہ وہ لوگ وہاں سے ہٹ تو جاتے  
ہیں لیکن تم نے کبھی ان کے چہروں پہ خوشی دیکھی ہے؟ وہ خوش نہیں ہوتے ہارون ان کا حرس نہیں ختم ہوتا  
کیوں کے بھیک ضرورت پوری کرتی ہے خوشی نہیں دیتی بھیک دل نہیں بھرتی  
وہ بپھر ہی تو گئی تھی

اور دوسری طرف کوئی سفید پوش انسان اسکو اگر کمپنی سے زرہ سا بونس ملے یا فیکٹری سے زرہ سی تنخواہ میں  
اضافہ ہو جائے وہ پھولے نہیں سماتا کیوں کے یہ کام اس نے اپنے وقار کو قائم رکھ کے کیا ہوتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

تم اگر بھیک میں محبت چاہتے ہو تو بتاؤ؟ بننا ہے بھکاری؟ خود کو دیکھو ہارون اپنا چہرہ دیکھو بلکہ میں دکھاتی ہوں وہ موبائل کا فرنٹ کیمرہ آن کر کے ہارون کے سامنے کرتی بولی تھی دیکھو اس میں اپنا چہرہ کسی فٹ پاتھ کے بھکاری جیسا لگ رہا ہے یا نہیں بکھرے بال میلا کچھ لبا سوجی آنکھیں اور آنکھوں میں رحم کی بھیک تم کہیں سے بھی وہ سفید پوش انسان نہیں لگ رہے جس کو بونس میں دی جانے والی تنخواہ سے خوشی ہو پتہ ہے وہ سفید پوش کیوں خوش ہوتا ہے اس لئے نہیں کے وہ محنت کی کمائی لے رہا ہے وہ تو اسکی پے ہے اس کی محنت اس کو تنخواہ کی صورت مل رہی ہے بونس انعام ہوتا ہے ہارون اسی طرح محبت بھی "انعام" ہے بھیک نہیں مرد بنو ہارون مرد تم تو مرد بننا ہی بھول گئے اصل مرد کو اپنا وقار بہت عزیز ہوتا ہے تمہارے اندر کابچہ مرتا ہی نہیں ہے ہاں ٹھیک ہے آپ اپنے اندر کے بچے کو زندہ رکھو لیکن جب اسکی ضرورت ہو تب تم آج بھی دو سال کے بچوں کی طرح روتے ہو تمہیں آج بھی یہی لگتا ہے اگر تم رو گے تو تمہارے پیرنٹس تمہارے لئے تمہارا فیورٹ کھلونا لے آئیں گے تم خود کیا ہو؟ کیا کیا ہے تم نے زندگی میں؟ میں تمہیں ڈی گریڈ نہیں کر رہی نہ تمہیں کم تر سمجھتی ہوں لیکن تم خود کو ویسٹ کر رہے ہو کیوں تاکہ میرے اور اپنے پیرنٹس کے قریب رہ سکو ہو تم اپنی عزت نہیں کرتے اسی لئے تمہیں

وہ بول رہی تھی اور ہارون دم سادھے سانس رو کے سن رہا تھا

تمہیں کبھی کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوا کسی کے آگے جھکنے سے تم نے کبھی محسوس ہی نہیں کیا کہ تم خود کو ڈی گریڈ کر رہے ہو کیوں کے تم نے کبھی خود کو کوئی مقام دیا ہی نہیں تم ہارون تم فیصلہ کر لو تمہیں بھکاری بننا ہے یا اپنا

## Posted On Kitab Nagri

وقار قائم رکھنا ہے باوقار بنو ہارون باوقار مرد ایسے ہی اچھے لگتے ہی بولتے بولتے اس کا سانس چڑھ گیا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

میں تم سے محبت کرتی ہوں بہت محبت لیکن ہر دن یہ بات نہیں بتاؤں گی تمہارا باپ تم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ کاروبار چھوڑ کر تمہارے لئے گھر نہیں بیٹھے گا تمہیں اپنے دل سے محبت کا حرص ختم کرنا ہو گا ورنہ تم ایک دن سب کھو دو گے

ہارون شل سا اس کو دیکھے جارہا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ بول سکے اسکو لگ رہا تھا اس کی زبان مفلوج ہو گئی ہے یہ کیسا آئینہ تھا جو آج ہالے نے اسکو دکھایا تھا اس آئینے میں اگر ہارون شاہد خود کو دیکھے تو اپنی عزت نہ کرے کیا وہ محبت پانے کے لئے بھیک مانگنے لگ گیا تھا؟ کیا وہ ساری عمر بھیک میں ملی محبت کے سہارے جئے گا؟ کیا وہ کبھی اپنی عزت نہیں کر سکے گا؟ کیا محبت عزت اور وقار سے زیادہ ضروری ہے؟

دونوں کے درمیاں ہولناک خاموشی کا وقفہ آیا تھا ہالے اب اس کے قریب سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی تھی لیکن ہارون کی نظریں اب بھی اسی نقطے پہ جمی تھیں اس کو اب بھی لگ رہا تھا ہالے اس کے سامنے بیٹھی ہے

قریب دس منٹ کے بعد اسکو ہالے کی آواز اپنی سماعتوں پہ دستک دیتی سنائی دی

تم کل مجھ سے ملنے آئے تھے؟ اب وہ خود کو قدرے پرسکون کر چکی تھی تب ہی عام سے لہجے میں پوچھا تھا

(کاش یہ کہہ دے کہ میں نہیں آیا تھا ہالے نے دل سے دعا کی تھی )



## Posted On Kitab Nagri

ہاں آیا تھا تم سفیر سے بات کر رہی تھیں تو میں واپس آگیا اس نے سچ بولا تھا لہجہ اب کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا چہرہ سپاٹ ہالے فیصلہ نہیں کر سکی کہ اس نے کچھ سنا تھا یا نہیں ہالے چپ تھی وہ کچھ بولی نہیں تھی کچھ بولنے کو تھا کیا؟

ہارون سفیر نے مجھے پروپوز کیا ہے چند لمحوں بعد ہالے اپنی تمام تر ہمت متمتع کر کے بولی تھی ہارون نے زخمی نظروں سے اس کو دیکھا تھا اف یہ نظریں کیا نہیں تھا ان میں درد، تکلیف،، محبت میں نے سن لیا تھا اس نے ہالے پر سے نظریں ہٹالی تھیں وہ اب کھڑکی کی طرف دیکھتا بولا تھا میں نے ان کو ہاں کہا ہے

(ہارون کو لگا تھا کسی نے اس کا دل بر چھی سے کاٹ دیا ہو درد حد سے سوا تھا)

میں یہ بھی جانتا ہوں وہ نہیں جانتا تھا اس نے یہ لفظ کیسے ادا کئے تھے وہ چیخنا چاہتا تھا لیکن زبان مفلوج تھی چیزیں توڑنا چاہتا تھا لیکن ہاتھ بے جان تھے وہ یہاں سے اٹھ کے بھاگ جانا چاہتا تھا لیکن وہ بیٹھا تھا خود پہ ضبط کر کے دل پہ جبر کر کے تمہیں کیسے پتہ؟

میں تمہاری آنکھیں پڑھ سکتا ہوں ہالے وہ اب بیڈ شیٹ کے ڈیزائن پہ انگلی پھیرتا بولا تھا تمہیں برا تو نہیں لگا کے میں نے تمہیں کل کیوں نہیں بتایا؟ اس کے لہجے میں دوسو سے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تم مجھے کیوں بتاتی؟ کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اس کی دنیا لٹ چکی ہے کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اس کا سانس لینا اب دو بھر ہو گا کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اب اس کا دل ویران جنگل رہیگا کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اب وہ ساری عمر ایک آدھی ادھوری زندگی جئے گا اپنی محبت کے بغیر کوئی کسی کو یہ نہیں بتاتا کہ اب اس کے جسم سے روح نکالی جائے گی لیکن وہ یہ سب صرف سوچ ہی سکا تھا اور جب بولا تو بس اتنا

نہیں مجھے پتہ تھا تم مجھے خود آکر بتاؤ گی اتنا تو یقین تھا مجھے ہماری دوستی پہ

ہارون جو دل میں ہے کہہ دو میں سن رہی ہوں اس طرح کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہوں ناراض ہو تو چلاو اداس ہو تو مجھ سے بات کرو میں دوست ہوں تمہاری اس کے لہجے میں بے بسی سی تھی

ایک لمحے کو ہارون نے سوچا لعنت ڈالو و قار پہ مٹی ڈالو اپنی عزت پہ ہالے اگر بھیک ہے تو بھیک ہی سہی کم از کم میرے ساتھ تو ہو گی لیکن بس ایک لمحے کو

میں ٹھیک ہوں ہالے تم پریشان مت ہو کوئی بات ہو گی تو ضرور بتاؤں گا وہ تم لوگوں نے آگے کا کیا سوچا ہے؟

یہ سوال اس نے اپنا وقار قائم رکھنے کو پوچھا تھا لیکن دل کے ٹانگے گویا اکھڑ سے گئے تھے

سفیر بات کریں گے چچی سے اور میں بابا سے پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے سب سے بڑا مسئلہ تو یہ تمہارا پروپوزل ہے

صبح ماموں نے بات کی ہے امی اور بابا سے اب اس شوشے سے جان چھڑواؤں تو آگے کا کچھ سوچیں گے

(مسئلہ ہارون کا رشتہ رشتہ مسئلہ ہے؟)

## Posted On Kitab Nagri

تم سفیر سے پیار کرتی ہو؟ یہ سوال انف یہ سوال اس کی رگوں سے خون نچوڑ گیا تھا اسکا گلا خشک ہو گیا تھا اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھانا چاہا جب ہالے نے اٹھ کے جگ سے پانی نکالا اور گلاس اس کی طرف بڑھایا ہارون ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گیا تھا اس کا جسم کانپ رہا تھا اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اس نے ابھی تو بس سوال کیا تھا جواب کی ازیت تو ابھی باقی تھی

پیار کا تو نہیں پتہ لیکن وہ جب جب میرے سامنے ہوتا ہے میرے دل کو سکون ملتا ہے وہ جب بولتا ہے نہ میرے کانوں کو سیراب کرتا ہے (ہارون نے بیڈ شیٹ کو زور سے مٹھی میں بھینچ لیا تھا) میں اس کے ساتھ خود کو محفوظ سمجھتی ہوں (مجھے سننا ہو گا مجھے اپنا وقار رکھنا ہو گا) وہ اگر مجھ سے رخ پھیر لے تو میرا دل کٹنے لگتا ہے مجھے اب لگتا ہے کہ میرا اس کے بغیر گزارا نہیں ہے (ہارون کا دل چاہا تھا وہ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دے لیکن ہائے رے یہ وقار) اگر یہ محبت ہے تو ہاں مجھے اس سے محبت ہے وہ آنکھوں میں چمک لئے جذب کے عالم میں بول رہی تھی (ہارون شاہد کا دل ٹوٹا تھا اعتراف سن کر)

www.kitabnagri.com

اور میں میں کہاں ہوں ان سب میں؟

تم میں تم سے بھی بہت محبت کرتی ہوں ہارون تم میرے لئے بہت خاص ہو تم بیسٹ فرینڈ ہو میرے ہم ساتھ ہنسے ہیں ساتھ روئے ہیں کھیلے ہیں گرے ساتھ ہیں اٹھے ساتھ ہیں تم میرا کفرٹ زون ہو میں تمہیں کبھی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی سفیر تو صرف محبت ہے تم سے تو ہزار تعلق ہیں میرے وہ دل سے بولی تھی اس کے لہجے میں بس خلوص تھا

## Posted On Kitab Nagri

(کاش وہ اسکی محبت ہو تا باقی سب کچھ نہیں)

خیر وہ تمہاری ڈائن چچی کو منانا بہت مشکل ہے خون چوس لے گی وہ اپنا بھی اور تمہارا بھی لیکن مانے گی نہیں لکھوا  
لو وہ اب مسکرا کے بولا تھا

ہٹو بد تمیز ساس ہیں میری ہالے نے اس کو دھموکا جڑا تھا

ہاں ڈائن ساس سٹار پلس تو اب سلطان منزل میں لگا کرے گا لوگ دور دور سے آئیں گے یہ دیکھنے کے آج سالن  
میں نمک زیادہ ہونے پہ پھڑہ ہوا ہے یا پھر چچی کا نیا سوٹ جلنے پہ ہالے کو سفیر نے دو ہاتھ لگائے ہیں وہ  
مسکراہٹ دبائے ہالے کے مستقبل کا خوفناک نقشہ کھینچ رہا تھا

اللہ اللہ ہارون تمہارے منہ میں خاک بلکہ پورے تھرگے صحرا کی ریت ہو کالی زبان والے منہ بند رکھو اپنا وہ بس  
غصے کی تیز ہیں باقی وہ بہت سویٹ ہیں اور سفیر مجھ پہ ہاتھ اٹھانا تو دور اونچی آواز میں بھی بات نہیں کر سکتے اس  
کے لہجے میں مان تھا

(سفیر کا نام اس کے منہ سے سن کے ہارون کا دل کرپچی کرپچی ہو رہا تھا)

چلو دیکھیں گے ہالے بیگم

خیر تم آرام کرو میں گھر جا رہی ہوں لیٹ ہوں کافی وہ جانے کو اٹھ کھڑی ہوئی تھی

تھوڑی دیر رک جاؤ؟ اس کی گرے آنکھوں میں ایک آس سی تھی

میں کل صبح آؤں گی سفیر کے ساتھ وہ اپنے ہاتھ کی بند مٹھی اسکی مٹھی سے ٹکراتی ہوئی بولی تھی

# Posted On Kitab Nagri

اففف یہ سفیر ہارون نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں

ہالے دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی اس سے پہلے وہ باہر نکلتی ہارون کی آواز نے اس کو روک لیا تھا

جو کچھ تم نے تھوڑی دیر پہلے کہا وہ اس لئے تھا نہ کیوں کے مقابل تم ہو؟ اس کے لہجے میں طنز سا تھا

ہالے چند لمحے خاموش رہی تھی اور پھر مڑے بغیر بولی تھی

نہیں وہ سب اس لئے کہا کیوں کے تم میرے "دوست" ہو مقابل کوئی بھی ہوتا میں یہی کہتی میں تمہیں تمہارا

وقار اور عزت عزیز رکھنے کا کہتی وہ مڑی نہیں تھی کہہ کے چلی گئی تھی اور اپنے پیچھے ہارون شاہد کو پتھر کا بت بنا

گئی تھی



ممی کدھر ہیں آپ ممی یار کدھر ہیں آپ

سفیر اپنی الماری میں منہ دیئے مٹی کو آوازیں دیے جا رہا تھا جب مہرماہ وہاں سے گزری سفیر کی آواز کم چنچیں

زیادہ سن کر مہر اس کے کمرے میں چلی گئی تھی

کوئی چیز چاہئے آپکو مجھے بتادیں اس نے آفر کی تھی

یار میری ایک شرٹ تھی لاسٹ ٹائم جب میں آیا تھا تب یہیں رکھی تھی اب مل کے ہی نہیں دے رہی ممی کو

بھی کب سے آوازیں دے رہا ہوں پتہ نہیں کہاں رہ گئی ہیں وہ سخت جھنجھلایا ہوا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ممائی جان اپنی کسی دوست کے ساتھ لہجہ کرنے گئی ہیں مجھے بتادیں کس کلر کی شرٹ تھی میں دیکھ دیتی ہوں وہ اب الماری کے قریب آ کے کھڑی ہو گئی تھی

یار (سفیر کو ہر بات پہ یار کہنے کی بہت عادت تھی) لائٹ پر پل کلر کی تھی میں نے ایک دفع بھی نہیں پہنی بلکہ ویٹ میرے پاس پک بھی ہے آن لائن آرڈر کی تھی فرحان نے سب فرینڈز کے لئے

مل جائے گی اور کیا بچوں والے شوق ہیں فرحان کے بھی ہمیشہ میچنگ شرٹ ہی پہنی ہے سفیر تب تک تصویر ڈھونڈ چکا تھا اب اس نے موبائل مہر کے آگے کیا تھا یہ دیکھو یہ ہے

مہر نے آنکھیں سکیڑ کے چند سیکنڈ اس تصویر کو دیکھا تھا اور پھر وہ ہستی ہی چلی گئی منہ پہ ہاتھ رکھ کر زور زور سے وہ بس ہنسے جارہی تھی اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا لیکن وہ ہنسے جارہی تھی

کیا کوئی دورہ پڑ گیا ہے تمہیں جو ایسے ہنس رہی ہو سفیر دانت پیس کے بولا تھا

یار بند کرو ہنسنا مہر اب بس چپ کر جاؤ وہ کوفت سے بولا تھا

اوکے اوکے آئی ایم سوری وہ اپنی آنکھوں سے پانی صاف کرتی بولی تھی یہ شرٹ ہالے نے بخش (وہ گھر کی کل

وقتی ملازمہ زینت کا بیٹا تھا جس کی پڑھائی کا ذمہ ہالے نے لے رکھا تھا) کو دے دی تھی اس کی فیروں پارٹی پہ

پہننے کے لئے اففف سفیر میرے پیٹ میں درد ہو گیا ہنس ہنس کے وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی تھی

کیا مطلب ہے بخش کو دے دی لیکن کیوں؟ وہ اب الجھا ہوا تھا

# Posted On Kitab Nagri

لاسٹ ویک اس نے آپ کو کال کر کے پوچھا تھا نہ کے آپکی کوئی شرٹ ہے جس کو آپ استعمال نہ کرتے ہوں  
آپ نے اس کو کہا تھا لوینڈر کلر کی شرٹ لے لے آپکی وارڈروب سے تو اس نے لے لی مہراب بھی ہنس رہی  
تھی

میں نے لوینڈر کلر کہا تھا یہ لائٹ پریل ہے وہ صدمے سے بولا تھا

جیسے آپ کو نہیں پتہ ہالے کو کلرز کی کتنی پہچان ہے؟

یہ پچھتر ہزار کی شرٹ اب بخش پہن کے گھومے گا وہ اب بھی شک میں تھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہالے کلر بلا سنڈ ہے خیر تم کوئی شرٹ اور نکال لو گی پلیز؟

جی میں نکال دیتی ہوں آپ فریش ہو جائیں

تم بہت اچھی ہو مہر سچ میں ویسے یہ ہالے ہے کہاں؟

وہ ہارون سے ملنے گئی ہے آتی ہی ہوگی کال کی تھی میں نے تھوڑی دیر پہلے

اچھا ٹھیک ہے مُمی کو بتا دینا میرا ایک بزنس ڈنر ہے رات کو دیر سے آؤں گا میں

او کے کہہ دوں گی مہر اپنی مخصوص مسکراہٹ سے اسکو جاتا دیکھتی رہی



رات کے آٹھ بج چکے تھے ہالے اپنے کمرے میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی اس نے زرد شارٹ شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر پہن رکھا تھا پاس بیٹھی مہرماہ کسی کتاب کے مطالعے میں غرق تھی حسن صوفیہ آڑھاتر چھالیٹا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یوسف صاحب نے رات کے کھانے پہ بھی ہالے کو بلانا چاہا لیکن وہ شائستگی سے انکار کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی

ہیلوانڈے کی زردی حسن کی تپا دینے والی آواز سن کے وہ بری طرح جھنجھلائی تھی

کیا ہے حسن غلام کیوں چین سے نہیں بیٹھے دے رہے کہیں تم چاہتے کیا ہو آخر میں بابا کے پاس جاؤں گی اب شکایت لے کر پڑھنے نہیں دے دیگا یہاں کوئی وہ آدھے گھنٹے سے یوں ہی ہالے کو تپتا رہا تھا

میں تو بس یہ پوچھ رہا ہوں ہارون بھائی کیسے ہیں اب؟

پچھلے آدھے گھنٹے سے تم یہی تو پوچھ رہے ہو اور اب اگر میرے اس قیمتی جوڑے کی وجہ سے تم نے مجھے انڈے

کی زردی بلایا تو اس پر کٹی کا نمبر بابا کو دے آؤں گی وہ باقاعدہ انگلی اٹھا کے اس کو وارن کرتی بولی تھی

اچھا ٹھیک ہے نہیں کہتا کچھ بس تم مجھے دس ہزار دے دو میں یہاں سے چلا جاتا ہوں وہ جیسے احسان کرنے والے

انداز میں کہہ رہا تھا

مہرماہ کو جیسے ان دونوں سے غرض ہی نہیں تھی وہ سنجیدگی سے اپنے کام میں مگن تھی

مجھے لگتا ہے تمہارا نہ دماغ خراب ہو گیا ہے کوئی وزنی پتھر تو نہیں گرا سر پہ شکل تمہاری دس روپے والی نہیں ہے

اور یہاں تم مجھ سے دس ہزار لو گے کیا میرے ماتھے پہ پاگل لکھا ہے جواب تمہیں پیسے دوں گی پچھلی بار تمہاری

مدد کی تھی اسکا جرمانہ اب تک بھگت رہی ہوں نکلو یہاں سے شاباش وہ اسکو انگلی سے باہر نکلنے کا اشارہ کرتی بولی

تھی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن حسن پہ کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا

ٹھیک ہے جیسا تم چاہو میں پھر اماں کے واٹس ایپ پہ انکو مدحت باجی کی مہندی کی پکس بھیجنے لگا ہوں جس میں آپ نے وہ پنک دوپٹہ پہن رکھا ہے جو کے اماں نے آپ کے جہیز کے لئے رکھا تھا کیا کہتی ہیں پیاری آپا؟ وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا

تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟ ہالے کو یقین نہیں آیا تھا

افسوس کہ تم دونوں باہر دفع ہو جاؤ پڑھنے دو مجھے مہر نے کتاب سے نظریں اٹھائے بغیر ان دونوں کو ڈپٹا تھا لیکن وہ دونوں بھی سدا کے ڈھیٹ تھے کوئی اثر لیا ہی نہیں

نہیں کوشش نہیں کر رہا میں تمہیں دھمکا رہا ہوں وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا

آپی آپ دیکھ رہی ہیں اس جھینگے کو یہ مجھے دھمکی دے رہا ہے میں اسکو آج زندہ نہیں چھوڑوں گی آپ اسکو نکال دیں باہر ورنہ آج سے آپ کا ایک ہی بھائی ہو گا سفیر سلطان بس

بکومت ہالے سوچ سمجھ کر بولا کرو جو منہ میں آتا ہے بس بول دیتی ہو دفع ہو جاؤ دونوں یہاں سے دوبارہ نظر نہ آنا مجھے مہر ماہ کتاب کو پھینک کے چیختے ہوئے بولی تھی

ہالے تو حیران نظروں سے بس اسکو دیکھ کے رہ گئی تھی اسے لگا تھا اسکی بہن نے "حسن" کے مرنے کی بات پہ اتناری ایکٹ کیا وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے "خود" کے مارے جانے پہ ایساری ایکٹ کیا ہے

آپی آئی ایم سوری میرا یہ مطلب نہیں تھا آپ اوورری ایکٹ کر رہی ہیں وہ اپنی حیرانی چھپاتی بامشکل بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے میں کہتی ہوں دفع ہو جاؤ یہاں سے وہ پھر چلائی تھی

حسن ہالے کے بازو کو پکڑ کر تقریباً گھسیٹتا ہوا وہاں سے لے گیا تھا اور اپنے کمرے میں لے جا کے اس کو اپنے بیڈ پہ بٹھا دیا تھا خود وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا

ہالے اب بھی بے یقین تھی کیا یہ مہرماہ تھی کالم 'پر سکون' ہمہ وقت مسکرانے والی بڑی سے بڑی بات کو بھی پر سکون انداز میں ڈیل کرنے والی وہ تو آج تک ہالے پہ چلائی نہیں تھی اور آج ایسا بھی کیا ہو گیا ہے آج آپنی کو غصہ آگیا ہو گا ہالے تم ٹینس مت ہو وہ ٹھیک ہو جائیں گی صبح تک فلحال تم ان کے پاس مت جانا خواہ مخواہ بات بڑھے گی ریلیکس رہو تم پانی لاؤں تمہارے لئے؟ وہ تھوڑی دیر پہلے والے حسن سے بالکل مختلف لگ رہا تھا اسکی آنکھوں میں اپنی بہن کے لئے فکر تھی

میں ٹھیک ہوں تم جاؤ بجو کو دیکھو اسکی رنگت متغیر ہو گئی تھی اسکو بہت برا شک لگا تھا

میں کہیں نہیں جاؤں گا یہیں ہوں میں اماں کو بلا کے لاؤں اس کو اپنی عمر کے مطابق یہی حل سوچتا تھا اونہوں چھوڑو وہ ابھی سوئی ہیں ان کو ڈسٹر ب مت کرو توں ونج فلحال میکیوں اکیلا چھوڑ میڈا ہاں پیادیندا ہے (تم جاؤ فلحال مجھے اکیلا چھوڑ دو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے)

میں نہیں جاؤں گا کہیں بھی ادھر ہی ہوں تمہارے پاس وہ ضدی لہجے میں بولا تھا اور پھر آرام سے ہالے کا سر اپنے کندھے سے لگایا تھا ہالے کو اس کے کندھے مضبوط لگے تھے وہ اس کا بھائی تھا اس کا ماں جایا

میڈی بھینڑتوں میڈا ساہ ایس (میری بہن تم میری سانس ہو) وہ محبت سے بولا تھا



# Posted On Kitab Nagri

حسن کے کمرے سے ذرا دور اگر مہر کے کمرے میں جائیں تو وہ سر ہاتھوں میں دیئے نیچے فرش پہ بیٹھی تھی اس کے چہرے پہ ملال تھا بھوری آنکھوں میں تاسف تھا وہ کیسے اپنے بہن بھائیوں سے ایسے بات کر سکتی ہے رات کا سارا غبار اس نے ہالے پہ نکال دیا تھا پچھتاوا شدید تھا لیکن ہالے کیسے سفیر کو اس کا بھائی بول سکتی ہے کیا وہ بس اتنی سی بات پہ اپنی بہن کو ڈانٹ سکتی ہے وہ اپنی سوچوں میں غرق تھی جب اس کو سفیر کی کال موصول ہوئی اسنے بے دلی سے کال اٹینڈ کی تھی جبکہ دوسری طرف وہ ہشاش بشاش تھا

کیا کر رہی ہو کزن؟

کچھ نہیں بس بیٹھی ہوں وہ لہجے کو نارمل رکھتی بولی تھی

تو پھر کیا خیال ہے کھانا کھایا جائے ساتھ؟

میں کھا چکی وہ اب بھی بے دل تھی

کافی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس نے ہار نہیں مانی تھی

جیسا آپ چاہیں وہ تھکے تھکے سے انداز میں بولی تھی

سفیر کی بات وہ نہیں ٹال سکتی تھی اسکو اندازہ ہو گیا تھا

تو بلاؤ اپنی بہن کو بھی اور آجاؤ باہر میں گیٹ یہ کھڑا ہوں جلدی آنا وہ لائن ڈسکنیکٹ کر چکا تھا مہر ماہ تھکے تھکے

قدموں سے حسن کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل کو یونہی چھوڑ کر اگر شاہد ولا میں قدم رکھو تو ہارون شاہد کا کمرہ ویسا ہی بوجھل تھا بیٹا ہارون کیا بات ہوئی تم دونوں کی؟ نوال ہارون کے سرہانے بیٹھی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھیں شاہد صاحب بھی اسکے پاس ہی بیڈ پہ بیٹھے فکر مندی سے اپنی اکلوتی اولاد کو دیکھ رہے تھے اسکی سرمئی آنکھیں اب بھی سرخ اور سوجی ہوئی تھیں ہارون نے یہ آنکھوں کا رنگ اپنے باپ سے چرایا تھا پھپھو آپکو کال کر کے منع کر دیں گی آپ خاموشی سے انکار سن لیجیئے گا وہ بظاہر نارمل سا بولا تھا لیکن اس کی آنکھوں کی ازیت اس کے باپ نے دیکھ لی تھی ارے ایسے کیسے انکار کریں گے ہم نے رشتہ مانگا ہوا ہے کوئی آج کی بات نہیں ہے یہ دو سال پہلے سے بات کر چکے ہیں ہم اور تم کل تک تو اس کے عشق میں دیوانے ہوئے جا رہے تھے آج ایسا بھی کیا ہو گیا کیا کہہ کے گئی ہے وہ سچ سچ بتاؤ نوال غم و غصے سے بولی تھیں

پاپا پلیز ان سے کہیں بس کر دیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے اس نے جیسے اپنے باپ سے التجا کی تھی وہ اٹھ کے اس کے پاس آکر بیٹھ گئے تھے ہارون بھی اٹھ کے بیٹھ گیا تھا

پاپا آپکو یاد ہے جب میں چھوٹا تھا تو آپ مجھے وقت نہیں دیتے تھے میں شروع سے ہی شدت پسند ہوں یہ تو سب جانتے ہیں میں جب جب روتا تھا یا توڑ پھوڑ کرتا تھا تب آپ میرے پاس آجاتے تھے ماما میرا خیال رکھتی تھیں مجھے لگا آپکی توجہ پانے کا یہی طریقہ ہے اور میں ہر دوسرے دن یہی سب کرنے لگا آپ بھی مجھے وقت اور پیار دینے لگے اور ممانے بھی اپنی اکیٹو ٹیز کم کر لیں میں خوش ہو گیا سب اچھا جا رہا تھا لیکن پھر

## Posted On Kitab Nagri

وہ رکا

پھر کہنا شروع کیا

آپ حیدر آباد چلے گئے مجھے اچھا نہیں لگا اور میں نے وہی سب شروع کر دیا تب پھپھو نے مجھے سمجھایا کہ بیٹا پاپا کو تنگ نہ کرو ان کا کام ہی ایسا ہے میری وجہ سے آپکا حرج بھی ہوتا ہے یہ بھی بتایا انہوں نے اور کہا بڑوں کی بات مانا کرو اور صبر کیا کرو

میں نے بڑے غور سے سنی ان کی بات اور پورا ایک ہفتہ صبر سے آپکا انتظار کیا بڑوں کی بات ماننے کو کہا گیا تھا ماما کی ہر بات مانی میں نے مانی تھی نہ ماما؟ وہ رک کے اپنی ماں کی طرف گردن موڑے معصومیت سے پوچھ رہا تھا ہاں میری جان تم نے مانی تھی میری ہر بات مانی وہ نم آنکھوں سے بھیگے لہجے میں بولی تھیں

اور پھر آپ واپس آگئے میں بہت خوش ہوا آپ ہمیں گھمانے لے گئے اور تب مجھے وہ سائیکل پسند آئی وہ استہزائیہ سا ہنسا تھا

آپ نے بولا میں لے دوں گا اور میں نے مان لی آپ کی بات میں نے کیا صبر پھپھو کی بات مان لی لیکن آپ نہیں دلا سکے تب مجھے پھپھو اور آپکی سب باتیں جھوٹی لگنے لگیں مجھے لگا اگر میں آئندہ بھی چپ رہا تو اس سائیکل کی طرح سب کچھ مجھ سے دور ہو جائے گا میرے سارے پیارے آپ ہالے ماما سب دور ہو جائیں گے مجھ سے کاش آپ اس دن میری بات مان لیتے تو میں ساری زندگی بھکاری نہیں بنا رہتا میں بھی اپنی عزت کرتا پیپا میں خود کو مقام دیتا لیکن آج میں نے اپنا بھرم رکھ لیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

مما میں بھکاری نہیں بن سکا میں نے وقار رکھ لیا محبت کو جانے دیا محبت ویسے بھی جاچکی تھی میں قید نہیں کر سکتا تھا کیسے کر تا قید؟ محبت تو جذبہ ہے انسان تو نہیں کوئی پرندہ تو نہیں اس لئے جانے دیا اس کا جانا میرے دل کو مار گیا ہے لیکن میں بھیک نہیں مانگوں گا ہارون شاہد بھکاری نہیں بنے گا ماما ہارون شاہد اپنی عزت کرے گا وقار کو محبت پہ فوقیت دے گا وہ ضبط سے سرخ آنکھیں لئے کہہ رہا تھا

نوال اسکو نہیں دیکھ پار ہی تھیں اس لئے روتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تھیں

Papa can i hug you I'm in pain

وہ جس طرح سے کہہ رہا تھا شاہد حسین نے اسکو کھینچ کے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

میرا بیٹا میں تمہارے ساتھ ہوں تم نے اچھا کیا اس کو جانے دیا اب تم اس سے نظریں ملا کے بات کر سکتے ہو اب تم باوقار بن سکتے ہو تم بھکاری نہیں ہو تم باوقار ہو میرا بچہ

پاپا میرا دل دکھ رہا ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے برداشت نہیں ہو رہا مجھ سے میں کیا کروں وہ رو رہا تھا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کے میں اس کے آگے جھکوں گا نہیں میں بھیک بھی نہیں لوں گا محبت کی میں اپنا وقار بھی رکھوں گا لیکن میرا دل یہ ٹوٹ گیا ہے میں اس کا کیا کروں میں جب جب اس کے منہ سے سفیر کا نام سنتا ہوں نہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے کوڑا مارا ہو بہت درد ہوتا ہے بہت زیادہ

وہ کہیں سے بھی چوبیس سالہ لڑکا نہیں لگ رہا تھا وہ ایک دو سال کے بچے کی طرح روتے ہوئے اپنے باپ کو جیسے کوئی شکایت کر رہا تھا

# Posted On Kitab Nagri

یا ایا اللہ مجھے صبر دے گا نہ اس نے اپنے باپ سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا تھا

بہت زیادہ بہت صبر دے گا وہ تمہیں تم سوجاؤ ہارون تمہیں آرام کی ضرورت ہے وہ اسکو لٹاتے ہوئے بولے

حق

ان کا بیٹا اعصاب کا کمزور تھا بچپن سے وہ ذرا ذرا سی باتوں کو دل سے لگا لیتا تھا اور کئی کئی دن یا تو اس بات سے

اداس رہتا یا پھر غصہ کر کے یا چیزیں توڑ کے اپنی ناراضگی ظاہر کرتا آج اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کے ان کو

لگا تھا کہ ہارون تو کبھی بڑا ہوا ہی نہیں وہ تو اندر سے وہی ڈرا سہمہ سا بچہ ہے جیسا کہ اپنے جڑواں بھائی کی موت

کے بعد تھا بالکل ویسا آج ان کو یہ چوبیس سالہ ہارون ایک بار پھر وہی دس سالہ ہارون لگا تھا جس نے اپنی ایک

غلطی کی وجہ سے اپنے بھائی کو کھودیا تھا وہ تب بھی اتنا ہی ڈرا اور سہمہ ہوا تھا جیسا کہ آج کاش ہارون شاہد سے وہ

غلطی نہ ہوئی ہوتی

# Kitab Nagri

ہالے باہر آجاؤ سفیر انتظار کر رہے ہیں ہمارا مہر ماہ کمرے کے دروازے سے جھانکتے متوازن لہجے میں بولی تھی

اس کے ایک ہاتھ میں میرون کلر کی شال تھی لہجہ ایسا تھا جیسے ابھی تھوڑی دیر قبل ان کے درمیان کچھ ہوا ہی

نہیں تھا

حسن دونوں کو باری باری دیکھ رہا تھا جبکہ ہالے چند لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی اور جب بولی تو اسکی آواز

سر د تھقی



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/03357500595)

میں نہیں جاؤں گی آپ نے جانا ہے تو جائیں

اس نے کوئی ایسی بھی بات نہیں کی تھی جو آپ کو اتنا غصہ آجائے

تم چاہتی ہو میں معافی مانگوں؟ وہ بازو سینے پیٹے سکون سے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میں نہیں جاؤں گی مطلب نہیں جاؤں گی  
اسی وقت حسن چپکے سے اٹھ کے الماری سے اپنی شرٹ نکال کے ہاتھ روم میں گھس گیا تھا  
مہر اپنے اسی پرسکون انداز میں قدم قدم چلتی اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی  
ہالے نے رخ موڑ لیا تھا

آئی ایم سوری اینڈ آئی مین اٹ اسکی لہجے میں معذرت تھی اس نے نرمی سے ہالے کا بازو پکڑ کے اس کو کھڑا کیا تھا  
ہاتھ میں پکڑی شال اس کے کندھوں پہ پھیلائی تھی ہالے گویا بت بن چکی تھی تب ہی حسن ہاتھ روم کے  
دروازے سے نمودار ہوا تھا اس نے اب دوسری شرٹ پہن رکھی تھی بال سلیتے سے بنے ہوئے تھے  
میں تو تیار ہوں چلیں؟

دونوں نے گھور کے اس کو دیکھا تھا

کیا مطلب میلوڈرامہ ختم نہیں ہوا ابھی تک؟ اس کے لہجے میں حیرت تھی  
کڑوے کریلے تم کس خوشی میں تیار ہو کے آئے ہو تمہارا ولیمہ ہے جو یہ آتشی گلابی شرٹ پہن کے گھومنے نکلے  
ہو؟ ہالے کمر پہ ہاتھ رکھے دانت کچکچاتے ہوئے بولی تھی  
لیکن یہ تو پنک ہے ہی نہیں یہ تو پیچ کلر کاشیڈ ہے  
ہاں لاڈ صاحب سے غلطیاں نکلواو

## Posted On Kitab Nagri

اچھا بس بس چلو اب سفیر جم گیا ہو گا باہر مہر نے بیچ بچا و کرواتے ہوئے کہا تھا اور آگے بڑھ کے ہالے کا ہاتھ تھام لیا تھا وہ اپنی بہن کا بڑھا ہوا ہاتھ نہیں جھٹک سکتی تھی یہ طے تھا اور جب وہ معاف کر دیتی تھی تو بس کر دیتی تھی دل میں بغض اور عناد کو جگہ دینے والوں میں سے نہیں تھی وہ اس کا ماننا تھا کسی کو معاف کر تو دل سے اور اتنے خلوص سے کرو کہ جب اس کو معاف کر دو تو دل میں کوئی میل نہ بچے اور اگر بچتا ہے تو اس کو معاف کرنے کی اداکاری بھی نہ کرو

تھوڑی دیر بعد وہ سلطان منزل سے باہر آگئے تھے مہر نے گھر میں پہلے ہی بتا دیا تھا جب وہ باہر نکل کے انہوں نے سفیر کو کار کے بونٹ پہ بیٹھے دیکھا وہ موبائل پہ کچھ دیکھ رہا تھا ان کو دیکھ کے نیچے اتر آیا تھا اس نے بلیک ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک ہی پینٹ پہن رکھی تھی وہ سادہ سے حلیے میں بھی ہالے کے دل کو دھڑکا گیا تھا وہ تینوں بھی گاڑی کے پاس آگئے تھے مہر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کے اندر بیٹھ گئی تھی حسن اور ہالے پچھلی سیٹ پہ چلے گئے تھے جب بھی سفیر کے ساتھ انہوں نے کہیں جانا ہوتا تھا مہر آگے ہی بیٹھتی تھی ایک استحقاق سا تھا اس کے انداز میں جیسے یہ جگہ اس کی ہی ہے وہ کبھی معراج شمس حتہ کہ یوسف سلطان کے سامنے بھی آگے بیٹھنے سے نہیں ہچکچائی تھی آج بھی وہ اسی حق کے ساتھ سفیر کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھ چکی تھی بہت بہت مہربانی آپ دونوں کی جو باہر نکلنے کی زحمت کی بندہ ناچیز کو اپنی آمد کا شرف بخشنے کا شکریہ وہ جلد کٹے لہجے میں بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں تو کب کا تیار تھا بھائی یہ ان دونوں نے ہی دیر لگائی ہے اپنے میک اپ کے چکر میں لکھوالیں آپ دودو کلو میک اپ تو ضرور تھوپا ہو گا

کیوں بھئی کیا کہہ رہا ہے یہ سفیر نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے پوچھا تھا  
بچے ہمارے لئے بنا ہے تو ہم نے ہی لگانا ہے نہ تمہیں چاہیے تھا تو بتا دیتے تمہارے بھی گالوں اور ہونٹوں پہ  
ٹنٹ لگاتی اور آنکھوں پہ لائنز کیوں لگانا ہے؟ مہر نے بھگو کے ماری تھی  
ہالے کے لبوں پہ شیطانی مسکراہٹ آئی تھی اس نے سر سیٹ کی پشت پہ ٹکا دیا تھا جیسے کلیجے تک ٹھنڈا ترتی  
محسوس کی ہو

جبکہ حسن تو تمللاتارہ گیا تھا لیکن کچھ بول بھی نہیں سکتا تھا ہالے کی بات الگ تھی لیکن وہ مہر کے ساتھ ادب کے  
دائرے میں ہی رہتا تھا

دیکھو مہر یہ بہت ہی پرسنل اٹیک تھا میرے چھوٹے بھائی پہ کچھ تو خیال کرو یا اس کو دیکھو غور سے اور بتاؤ بھلا وہ  
جتنا مرضی میک اپ کر لے شکل تو وہی رہی، سبکی نہ چھیلے ہوئے آلو جیسی سفیر بھی کہاں باز رہا تھا  
اور بس ہالے کے اندر کی بڑی بہن جاگ چکی تھی

خیر اب ایسی بھی کوئی بات نہیں اتنا ہینڈ سم ہے میرا بھائی اس کو کیا ضرورت میک اپ کی اور چھیلا ہوا آلو بس میں  
ہی کہہ سکتی ہوں اور کوئی نہیں ہالے نے گویا اعلان کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اماں سہی کہتی تھیں ہالے حسن کی دوسری ماں ہے وہ بالکل دیسی ماؤں کی طرح ہر وقت حسن کے کھانے پینے صحت کا خیال رکھتی لیکن اس کو ذلیل کرنا بھی اپنا فرض سمجھتی لیکن جو نہی کوئی بھی اس کے سامنے یا اسکے پیٹھ پیچھے حسن کے بارے میں کچھ کہتا وہ اسکا دفاع کرنے پہنچ جاتی

اچھا بابا نہیں کہتے کچھ آپ کے بھائی کو یہ بتائیں کیا کھائیں گے آپ سب سفیر کو ہالے کی یہ عادت بہت پسند تھی کہ وہ عام لڑکیوں کی طرح ہر بات پہ ہاں میں ہاں نہیں ملاتی تھی بلکہ اپنے موقف پیش کر کے اگلے کو جواب کرتی تھی

آئس کریم کھا لیتے ہیں مہر کی طرف سے جواب آیا تھا

جو بھی آپ سب کھانا چاہیں بتادیں ٹریٹ میری طرف سے ہے

اگر یہ ٹریٹ آپ کے واپس آنے کی خوشی میں ہے تو آپ ہمیں ٹرخانے کی کوشش مت کریں ہالے بولی تھی ارے نہیں وہ ٹریٹ قرض رہی مجھ پہ یہ تو بس ویسے ہی تم سب کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے ہے وہ یہ نہیں کہہ سکا کہ "بس تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لئے"

www.kitabnagri.com

چلیں پھر پیزا کھلا دیں اور بروسٹ حسن نے اپنی پسند بتائی تھی

نہیں مجھے تو سپرنگ رولز اور فرائیڈ چکن کھانا ہے ہالے نے بھی فرمائش کی تھی

اور مہر تم؟

جو آپ کھلا دیں مہر نے کندھے اچکائے تھے



## Posted On Kitab Nagri

تم خود بتاؤ نہ ظاہر ہے کچھ تو فیورٹ ہو گا تمہارا بھی دیکھو حسن اور ہالے نے بھی اپنی پسند بتائی ہے اپنی رائے دینا سیکھو لڑکی سفیر نارمل سا بولا تھا جبکہ مہر ماہ کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا

(چچی نے تو کہا تھا سفیر کو وہ لڑکیاں بالکل پسند پسند نہیں ہیں جو ہر بات پہ اپنی رائے دیتی رہیں )

بجو کے لئے بیف برگر لے آئیں حسن نے اسکی مشکل آسان کی تھی

ہاں ٹھیک ہے یہی لے آئیں وہ بجھے دل کے ساتھ بولی تھی

تھوڑی ہی دیر میں وہ چاروں شہر کے ایک بہت بڑے ریسٹوران میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ان تینوں کے لاکھ منع کرنے کے باوجود سفیر ان کو یہاں لے آیا تھا کراچی کا ایسا کوئی ریسٹوران شاید ہی ہو جہاں ہالے اور ہارون نے کھانا نہ کھایا ہو کوئی ڈھابہ کوئی کیفے ایسا نہیں تھا جسکا ہالے کو پتہ نہ ہو گھر کا کھانا تو وہ شاز و ناز ہی کھاتی تھی وہ اپنی ساری پاکٹ منی ساری سیونگزیاتو کھانے پہ اڑاتی یا ڈائمنڈز پہ کھانا اور ڈائمنڈز اور اسکی کمزوری تھے وہ اچھا کھانا کھانے کے لئے گھنٹوں کا سفر کرنا بھی برداشت کر لیتی تھی سفیر کو بھی جب کوئی بزنس ڈنر ارنج کرنا ہوتا یا کسی دوست کو کھانا کھلانا ہوتا وہ ہالے سے ہی رابطہ کرتا اور آج تک کبھی مایوس نہیں ہوا تھا جبکہ مہر ان سب چیزوں سے بہت دور تھی اسے گھر کا کھانا اور گھر میں رہنا ہی پسند تھا ہاں سفیر تو اسکو کھانا کھانے سے زیادہ کھانا پسند تھا وہ جب بھی اسلام باد سے واپس آتا ہالے لازمی ٹریٹ لیتی اور یہیں ہارون اور اس کا جھگڑا ہو جاتا وہ ہمیشہ ہی

کہتا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے تمہیں چار گھنٹے کی ڈرائیو پہ بھی کہیں کھانا کھانا ہو تو مجھے بتاؤ یار ہم دونوں جائیں گے میں لے کے جاؤں گا تم اس سفیر کو کیوں بولتی ہو میں مر گیا ہوں کیا مجھے کہو میں تو تمہیں کبھی منع نہیں کرتا پھر کیوں کرتی ہو ایسا تمہارے پاس اگر اتنے ہی پیسے ہیں تو جا کے کسی یتیم خانے کو دان کر دو مجھے نہیں ضرورت تمہاری مہربانیوں کی چچا زاد ہے میرا لوں گی ٹریٹ

کاش تم اس چچا زاد کے آگے بھائی لگانا بھی شروع کر دو تو میرے دل کو قرار آ جائے اس ریسٹوران میں بھی وہ ہارون کے ساتھ آچکی تھی اور یہاں کا کھانا اس کو زیادہ پسند نہیں آیا تھا لیکن سفیر کو یہ جگہ پسند تھی سو وہ خود پہ جبر کر کے بیٹھی تھی اسے ہارون شدت سے یاد آرہا تھا آج پہلی بار تھی جب وہ لوگ اس کے بغیر آئے تھے ہر دفع وہ ساتھ آتا تھا سفیر سے لاکھ اختلاف سہی لیکن ہارون اس کو اکیلے تو مر کے بھی نہ جانے دے حالانکہ حسن اور مہر بھی ہمیشہ ساتھ ہی آتے تھے لیکن ہارون کے لئے وہ پھر بھی "اکیلی" ہی تھی آپ آپ نہیں کھا رہیں تو میں کھا لیتا ہوں یہ بھی حسن کا نادیدہ پن اسکو حال میں کھینچ لایا تھا ہاں بیٹا پیٹ کی پیاس نے تمہیں آپ بولنا بھی سکھا ہی دیا تمہیں تو میں سہی کھلاتی ہوں ذرا ہاتھ تو لگاؤ نہ میری پلیٹ کو آیا بڑا

خود بھی تو نہیں کھا رہیں ہارون بھائی کے خیالوں میں گم ہیں اور پیٹ کی پیاس نہیں بھوک ہوتی ہے وہ منہ بنا کر بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کی لڑائی کو انجوائے کرتا سفیر حسن کی بات پہ ٹھٹھکا تھا جبکہ مہر خاموشی سے اپنی پلیٹ میں چبچ چلا رہی تھی جیسے اس کو فرق ہی نہیں پڑتا کسی چیز سے

کیا مطلب ہارون کو کیوں یاد کر گئی یہ اس وقت؟ وہ پوچھ ہی بیٹھا تھا

ہر دفع یہ ہارون بھائی کے ساتھ آتی ہے ناں اس لئے حسن نے جواب دیا تھا ہالے نے سفیر کا موڈ خراب ہوتے دیکھ لیا تھا

ظاہر ہے وہ ہر جگہ ہمارے ساتھ نہیں آ سکتا ہم کزنز ہیں ایک گھر میں رہتے ہیں اب کیا کہیں بھی جائیں گے تو اس کو بھی ساتھ لانا ہوگا

وہ بھی میرا کزن ہے گھر کا فرد بھی اور میرا بیسٹ فرینڈ بھی آپ اس کو بیشک ساتھ نہ لائیں لیکن میں جہاں بھی جاؤں گی اس کو یاد کروں گی آپ کیا اب میرے ذہن پہ بھی پہرے بٹھائیں گے وہ اس انداز میں بولی تھی کہ مہر نے سراٹھا کے اس کو دیکھا تھا

ہالے سفیر کا یہ مطلب نہیں تھا تم غلط سمجھی ہو وہ بس ایسے ہی بات کر رہے تھے

نہیں مہر اس کو مت ٹوکو یہ واقعی سہی کہہ رہی ہے میری بھی غلطی ہے ہارون کو پوچھ لینا چاہیے تھا مجھے اوپر سے وہ بیمار بھی ہے صبح تمہیں یونی چھوڑنے جاؤں گا تو اس سے بھی مل لیں گے اوکے؟ وہ سیکنڈ کے اندر خود پہ کنٹرول کر چکا تھا

# Posted On Kitab Nagri

صبح دیکھیں گے وہ لاپروائی سے بولی تھی حسن اور مہر تو بس اس کو دیکھ کے رہ گئے تھے سفیر بھی خاموش ہو چکا تھا تھوڑی دیر بعد وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے سو گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے سفیر نے دوبارہ ہالے سے کوئی بات نہیں کی تھی گھر تک کا سفر خاموشی سے گزرا تھا گھر پہنچ کر سب اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے تھے



رات کے بارہ بج چکے تھے جب ہالے کچن میں اپنے لئے کافی بنا رہی تھی وہ کافی بنا کر جیسے ہی کچن سے باہر نکلی تھی کہ اس کو سامنے فرو اکھڑی دکھائی دی

یہ شاہی سواری اس وقت کدھر سے آرہی ہے؟ وہ اپنی زبان پہ کنٹرول نہیں رکھ پائی تھیں  
ویسے تو اس وقت میرا کوئی موڈ نہیں کسی جوابی حملے کا لیکن میرے منہ لگے بنا آپ کو بھلا نیند کہاں آئے گی تو میں  
آپ کو بتا ہی دیتی ہوں کہ یہ شاہی سواری آپ کے ولی عہد شہزادہ سفیر کے ساتھ کھانا کھانے گئی تھی اور تھوڑی  
دیر پہلے ہی لوٹی ہے اسکی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک تھی اس کے لہجے کا مان ہاں یہی مان اس وقت فروا کو  
ٹھٹھکا تھا

بات سنو لڑکی سفیر بھائی بولا کرو تم نو سال بڑا ہے وہ تم سے اب کوئی بچی نہیں ہو تم جو اسکو نام سے پکارتی ہو اچھا تو یہ بات ہے پھر تو میں آپ کو بتاتی چلوں کہ نہ ہی میرا دین اور نہ میرے ملک کا قانون ان کو میرا بھائی بناتا ہے اور رہی آپ تو سارا گھر جانتا ہے ہالے سلطان آپ کی کتنی سنتی ہے وہ انکو تپاتے ہوئے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یہ تین چار سال پہلے تک تو تمہیں دین اور قانون بھولا ہوا تھا اب اچانک کیسے یاد آگیا تب تو تم اس کو بھائی بلاتی تھی

تب میں بچی تھی معصوم سی کم عمر سی ننھی کلی اب یہ کام کرنے لگا ہے وہ انگلی سے اپنی پیشانی پہ دستک دیتی کہہ رہی تھی اس نے مجھے غور و فکر کرنا سکھایا اور جب میں نے تحقیق کی تو مجھے علم ہوا وہ دو قدم آگے آگے ان کے کان کے پاس جھکی تھی

کہ سفیر میرا بھائی نہیں ہے وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی اور ان کے قریب سے گزرتی اوپر کی طرف چلی گئی تھی پیچھے فروا پیر پٹختی رہ گئی تھیں وہ بالکل نگین کی طرح زہرا گلتی تھی انہوں نے اعتراف کیا تھا

وہ اپنے گھر کے چھوٹے سے باغیچے میں گھاس پر بیٹھی تھیں پہلے یہ گھاس بہت گھنی تھی لیکن جب سے عمر نے وہ چھوٹی سی سائیکل لی تھی ان کے باغیچے کی گھاس اجڑ کے رہ گئی تھی عمر کا جب دل کرتا وہاں سے گھاس کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے توڑتا ایک شاپر میں جمع کرتا اس شاپر کو سائیکل پہ لٹکاتا اور سیدھا نفیسہ کے پاس پہنچ جاتا

لیں اماں آج کا سودا لے آیا ہوں میں وہ بالکل ساتھ والوں کے سرمد کی طرح بولتا جیسے سرمد اپنی ماں کو سودا لے کے دیتا تھا عمر بالکل اسی طرح نفیسہ کے محبوب باغیچے کی گھاس توڑ کے لاتا وہ ہزار دفع کہہ چکی تھیں کہ ان کو



## Posted On Kitab Nagri

سودا نہیں چاہئے وہ خود جا کے لے آئیں گی لیکن عمر نے نہ گویا نہ سننے کی قسم کھا رکھی تھی اب تو تین دنوں سے وہ گھاس بھی نہیں لایا تھا وہ گھاس پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچ رہی تھی انکی بچپن کی سہیلی زرینہ ان کے ساتھ ہی گھاس پہ بیٹھی تھیں

نفیسہ تم پریشان مت ہو عمر ٹھیک ہو جائے گا وہ ان کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھتی بولی تھیں اور وہ کیس اسکا کیا کروں میں زری ادھورا چھوڑ دوں اس لڑکی کو انصاف کی امید دلائی ہے میں نے اس کے باپ سے وعدہ کر چکی ہوں میں اس کی ماں کے آنسو مجھے سونے نہیں دیتے اور وہ لڑکی چالیس دن تک مختلف لوگوں سے ہوس کا نشانہ بنتی رہی ہے صرف اس لئے کیونکہ وہ دس درندہ صفت انسان یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس لڑکی کا ہونے والا بچہ ان دس لوگوں میں سے کس کا ہو گا میں اس بچی کو کیا جواب دوں تم کیس مت چھوڑو دیکھ لو شاید عمر کا علاج پاکستان میں ہی ہو جائے

حیدر آباد کے ایک ایک ڈاکٹر کو عمر کی رپورٹس دکھا چکی ہوں کوئی بھی راضی ہی نہیں ہوتا اس کے کیس میں ہاتھ ڈالنے کو کراچی اور اسلام آباد میں بھی محسن (دیور) بات کر چکا ہے لیکن بے سود امریکا کے ایک سرجن ہیں محسن کے دوست ہیں انہوں نے حامی بھری ہے سرجری کے لئے وہ چاہتے ہیں اگلے مہینے تک آجاؤں میں عمر کو لے کر لیکن میں کیا کروں کیسے جاؤں عمر نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا ہے وہ واقعی پریشان تھیں ان کی سیاہ آنکھوں میں تکلیف تھی

تو کیا کرو گی اب تم؟ کیا تم عمر کو گود لینے پہ پچھتار ہی ہو؟

## Posted On Kitab Nagri

اللہ نہ کرے میں کبھی عمر کے ہونے پہ پچھتاؤں بس میں خود کو بالکل بے بس سمجھ رہی ہوں اس وقت میں بہت مضبوط ہوں لیکن عمر کی بیماری مجھے توڑ رہی ہے کوئی بھی ماں اپنے بچے کی بیماری نہیں دیکھ سکتی یہ اس کے لئے سب سے مشکل چیز ہوتی ہے میں جب جب عمر کو دیکھتی ہوں نہ جب جب اس کو تکلیف ہوتی ہے میرا جی چاہتا ہے میں ساری دنیا اپنے بیٹے پہ قربان کر دوں بس کوئی اس کی یہ تکلیف دور کر دے اس کی بیماری مجھے کھائے جا رہی ہے میں کیا کروں ؟

نفسہ تم یہ کیس چھوڑ دو عمر کو لے کے امریکا چلی جاؤ زری نے وہ بات کہہ دی تھی جو ابھی تک وہ خود بھی خود سے نہیں کہہ پائی تھیں

اور وہ لڑکی اس کا کیا ہو گا تم جانتی تو ہو یہ کتنا ہائی پروفائل کیس ہے اس میں ملوث لوگ کوئی عام لوگ نہیں ہیں کوئی آئی جی کا بیٹا ہے تو کوئی میجر کا کوئی MPA کا بھتیجا ہے تو کوئی کسی بزنس ٹائیکون کا بھانجا میں غرور نہیں کر رہی لیکن یہ بتاؤ کیا کوئی اور وکیل ہے اس شہر میں جو یہ کیس لے گا؟ ان دس لڑکوں نے مل کر چالیس دن تک ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی کی ہے اس لڑکی کے ماں باپ میں وعدہ کر چکی ہوں ان سے کہ میں یہ کیس کسی صورت نہیں چھوڑوں گی کیا کیا نہیں کیا ان لوگوں نے اس کیس کو ختم کرنے کے لئے اس بچی کے ماں کو معذور کر دیا اس کے باپ کی نوکری ختم کر وادی انکی عزت دو کوڑی کی نہیں رہی اس معاشرے میں ایسے میں ان کے پاس بس ایک ہی چیز ہے ایک ہی فقرہ ہے جسکی خاطر وہ یہ سب برداشت کر رہے ہیں "انصاف" بس ایک یہی لفظ انکی امید ہے میں یہ بھی چھین لوں بتاؤ نہ زری میں کیا کروں ؟

## Posted On Kitab Nagri

تم تصویر کا ایک رخ دکھا رہی ہو مجھے دوسرا رخ میں دکھاؤ تمہیں؟ وہ عام سی صورت والی مخلص عورت رسان سے بولی تھی

انہوں نے عمر کو اسکول سے نکلوا دیا تمہارے بینک اکاؤنٹس فریز کر دئیے روز جب تم کورٹ جاتی ہو تو ان کے بھیجے ہوئے غنڈے تمہیں ہر آساں کرتے ہیں آدھی رات کو تمہارے گھر کے شیشے توڑ جاتے ہیں جب تم بیکری سے سامان لینے کے لئے اترتی ہو تو تمہاری گاڑی کو بیچ سڑک پہ جلادیا جاتا ہے کوئی بھی ڈاکٹر تمہارے بیٹے کا علاج نہیں کرتا وہ درد سے تڑپتا رہتا ہے لیکن کوئی ڈاکٹر اس کو ایک پین کلر دینے کو تیار نہیں اگلے ہفتے تک تمہارے گھر میں کھانے کا سامان بھی ختم ہو جائے گا اور تمہارے پاس اتنے پیسے نہیں ہوں گے کہ تم عمر کا علاج اور گھر کا راشن ساتھ میں مینٹین کر سکو نفیسہ نے اسکی باتوں پہ کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں آنسوؤں کا ایک گولہ تھا جو گلے میں اٹک گیا تھا

لیکن نہیں میری دوست تم کیس مت چھوڑنا یہ ضروری ہے ان کو انصاف دلانا بہت آسان ہے بہت سستا ایک ہی قیمت ہے اسکی بس ایک قیمت وہ بہت سکون سے نارمل لہجے میں بول رہی تھیں

کیا بتاؤ مجھے کیا قیمت ہے؟ نفیسہ کو ایک موہوم سی امید نظر آئی تھی

عمر کی موت بس یہی قیمت ہے اس کیس کو جیتنے کی اور نفیسہ کو لگا تھا زری نے انکے دل کو مٹھی میں لے لیا ہو زری تمہاری زبان نہ مفلوج ہوئی یہ سب کہنے سے پہلے شرم آنی چاہیے تمہیں تم اتنی آسانی سے میرے عمر کے لئے ایسا لفظ کیسے استعمال کر سکتی ہو

## Posted On Kitab Nagri

میں پچھلے ایک مہینے سے تمہیں محبت نرمی پیار ہر انداز سے سمجھا چکی ہوں نفیسہ لیکن تم تمہاری سوئی ایک ہی جگہ اٹک گئی ہے کیس کا کیا ہو گا کیا تم نے یہ سوچا ہے عمر کا کیا ہو گا؟ میں تمہاری دوست ہوں تمہارا آئینہ میں وہی بات کروں گی جس میں تمہارا فائدہ ہو تمہاری بھلائی ہو تمہاری خوشی ہو اور یہ سب کچھ بس ایک انسان سے جڑے ہیں "عمر" لیکن ٹھیک ہے اگر تم پھر بھی کنویں میں کودنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے میں ساتھ کو دوں گی جو بھی تمہارا فیصلہ ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تم دو چیزیں ساتھ ساتھ نہیں کر سکتی کیس یا عمر میں سے کسی ایک چیز کو چننا پڑیگا ویسے مجھے ایک بات بتاؤ اگر عمر تمہاری سگی اولاد ہو تا کیا تم تب بھی اسی طرح سوچتی رہتیں؟ یا پھر ایک منٹ کے اندر فیصلہ کرتیں؟

زری کی باتوں پہ نفیسہ نے زخمی نظروں سے اس کو دیکھا تھا ان کی آنکھوں میں درد تھا بے بسی تھی کیا تھا جو اس وقت اس مضبوط عورت کی آنکھوں میں نہیں تھا

میں یہ کیس نہیں چھوڑ سکتی میں پاکستان کے ایک ایک شہر میں جاؤں گی ایک ایک ہسپتال میں عمر کی رپورٹس لے کر جاؤں گی کوئی تو ایسا ڈاکٹر ہو گا جو مرے عمر کا علاج کرے گا کوئی تو ہو گا جس کو اپنے فرض سے محبت ہو گی میں ہار نہیں مانوں گی عمر میری کمزوری نہیں ہے وہ طاقت ہے میری اور ایک بات اور اگر عمر کی جگہ میری سگی اولاد ہوتی تب بھی میرے لئے فیصلہ لینا اتنا ہی مشکل ہوتا جتنا اب ہے کیوں کہ جس پیشے سے میں منسلک ہوں وہ بہت مقدس ہے اسکا تقدس میرے لئے ہر چیز سے زیادہ اہم ہے وہ یہ کہتی عمر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھیں جبکہ زری وہیں اسی آدمی اجڑی گھاس پہ بیٹھی رہ گئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri



اگلی صبح بہت ہی گرم طلوع ہوئی تھی سورج تو جیسے اپنے تمام حساب بے باک کرنے کو تھا ہالے اپنے کمرے میں کھڑی بال برش کر رہی تھی اس نے سفید لمبی قمیض کے ساتھ سفید ہی ٹراؤزر پہن رکھا تھا جبکہ سبز دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا سیاہ آنکھوں میں ہلکا سا جل لگا کے پنک لپ ٹنٹ لگا کے وہ یونی جانے کو تیار تھی جب ملازمہ نے اسکو دادا کا پیغام دیا وہ اپنی سٹڈی میں اس کا انتظار کر رہے تھے ہالے نے سر ہلا کے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا اور خود پہ ایک آخری نظر ڈالتی مطمئن سی سٹڈی کی جانب بڑھ گئی تھی دادا جان کی سٹڈی ہمیشہ کی طرح نفاست سے سیٹ تھی تینوں دیواروں پہ کتابوں کے بڑے بڑے ریکس تھے نہ جانے کہاں کہاں سے یہ کتابیں انہوں نے جمع کی تھیں ان میں سے ایک چوتھائی حصہ ہالے اور سفیر کا دیا ہوا تحفہ تھیں

السلام علیکم دادا جان اس نے سلام میں پہل کی تھی

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ؟

ٹھیک ہوں آپ بتائیں وہ اب بھی دروازے پہ ہی کھڑی تھی

میں تمہیں دیکھ کے ٹھیک ہو گیا ان کے لہجے میں محبت تھی خالص محبت ہالے کو اپنے رویئے پہ بے اختیار

شرمندگی ہوئی تھی لیکن ڈھیٹ بنی کھڑی رہی

میرے پاس آ کے بیٹھو گی نہیں؟

مجھے کچھ کام ہے دادا لیٹ ہو رہی ہوں



## Posted On Kitab Nagri

مجھ سے زیادہ ضروری ہو گئے ہیں اب تمہارے کام؟

نہیں آپ سے زیادہ ضروری کوئی نہیں اس نے سچ بولا تھا

پھر یہ تل تل کیوں مار رہی ہو مجھے؟ کس بات کی سزا دے رہی ہو؟

میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی دادا آپ سے یہ دوری میرے لئے بھی سزا سے کم نہیں لیکن آگے جا کے جو ازیت

ملے گی اس کے مقابلے میں یہ سزا بہت کم ہے

کیسی سزا میری ذات سے بھلا کبھی تمہیں کوئی ازیت مل سکتی ہے؟ ایسا کیا ہے ہالے جس نے تمہارے ذہن میں

یہ خناس بھر دیا ہے تم مجھ سے کھل کے بات کرو کیا وجہ ہے ایسی کیا بات ہے جو تم مجھے نہیں بتا رہی ہو کیوں مجھے

چپ کی موت مار رہی ہو؟

آپ سے میری دودن کی بے رخی نہیں برداشت ہو رہی اور بجو انکے بارے میں کبھی سوچا ہے جن کو اتنے

سالوں سے چپ کی مار مارے جارہے ہیں آپ؟ یہ تو ان کا ظرف ہے کے کبھی اف تک نہیں کیا انہوں نے آج

آپ کو اندازہ ہوا ان کی تکلیف کا؟ آپ اپنی بیٹی کے خون کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں دادا جاں اور اگر آپ ان

کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں تو کل میرے ساتھ بھی کریں گے اس سے بہتر ہے ہم دونوں ابھی سے فاصلے رکھ لیں

کیوں کہ آپ کا تو نہیں پتہ بعد میں مجھے بہت تکلیف ہوگی

تم اس کی وجہ سے میرے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھے ہوئے تھیں؟ تم اسکی وجہ سے مجھ سے فاصلہ رکھ رہی

تھی اس نے تمہیں مجھ سے دور کیا؟ میں دودن سے تمہارے منہ سے ایک لفظ سننے کو بے تاب ہوں سوچ سوچ

## Posted On Kitab Nagri

کے میرا ذہن مفلوج ہوا جا رہا ہے کہ ایسا بھی کیا ہو گیا کہ تم نے مجھ سے بات تک کرنی چھوڑ دی ہے اور وجہ وہ مہرماہ وہاں ہے؟ ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا

ہالے نے افسوس سے ان کو دیکھا تھا

وہ صرف مہرماہ وہاں نہیں مہرماہ نگین بھی ہے دادا جان کبھی تو یہ وہاں نام کا ٹھپہ اس کے نام سے ہٹا کے دیکھیں وہ آپ کی نگین کا خون ہے اس کا حق ہے آپ کی محبت پہ کیوں کسی کا حق مار رہے ہیں آپ؟ ایک بار بس ایک بار ان کے سر پہ ہاتھ رکھ دیں وہ آپ کو مایوس کبھی نہیں کریں گی وہ وہاں نہیں بنیں گی وہ اب ان کے پاس رکھی کر سی پہ آ کے بیٹھ گئی تھی

چند لمحوں تک وہ کچھ بول نہیں سکے اور جب بولے تو ان کا لہجہ ایک ہارے ہوئے انسان جیسا تھا میں اس کو جب بھی دیکھتا ہوں مجھے وہ نگین یاد آتی ہے جس کو میں نے وہاں کی مار کی وجہ سے ہسپتال کے بستر پہ دیکھا تھا اس کے بازوؤں پہ نیل تھے ہالے اس کے ہاتھ اتنے کھر درے تھے جیسے کسی مزدور کا ہاتھ ہو اس کی آنکھیں پتہ ہے اس کی آنکھوں میں کتنا کرب تھا وہ بالکل سرخ تھیں جیسے پتہ نہیں کتنی راتوں سے سوئی نہ ہو ان کی آواز کانپی تھی ان کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں لیکن آج شاید وہ بولنا چاہتے تھے اس کی گردن پہ جلنے کا داغ تھا اس کا پورا منہ سو جا ہوا تھا میں نے شاید پہلی بار اس کو اتنے غور سے دیکھا تھا وہ چہرہ نگین کی وہ حالت میری آنکھوں میں حفظ ہو چکی ہے میں اتنے سالوں میں ایک بار بھی اس چہرے کو بھول نہیں پایا وہ مر گئی میں اس کا آخری دیدار بھی نہیں کر

## Posted On Kitab Nagri

سکا کیا تم میری ازیت سمجھتی ہو؟ انہوں نے دانت پہ دانت جما کے خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا ان کی آنکھوں میں بے پناہ ازیت تھی

دادا جان ان سب میں آپ کی کیا قصور؟ وہ انکو اس حالت میں نہیں دیکھ پارہی تھی لیکن اگر آج چپ رہتی تو شاید پھر کبھی نہ بول پاتی

میرا کیا قصور ہے اگر مجھے اس پہ پیار نہیں آتا؟ میرا کیا قصور ہے اگر تمہیں دیکھ کے میری روح تک سرشار ہو جاتی ہے اور جب جب اسکو دیکھتا ہوں میرا خون کھولتا ہے مجھے لگتا ہے کسی نے میرے دل پہ پیر رکھ دیا ہو جھے کبھی اس سے نگین کی خوشبو نہیں آئی وہ میرے لئے کچھ نہیں ہے سوائے ایک ازیت کے میں اس کو کیوں دیکھوں جب میں نگین کو آخری بار نہیں دیکھ سکا تو اس کی اولاد کو کیوں دیکھوں ہالے ایک دکھ مجھے نگین کی جدائی نے دیا ہے دوسرا اگر تم دینا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے یوسف سلطان حاضر ہے بتاؤ کیا سزا ہے میری تم سے محبت کرنے کی بولونہ ہالے ایک ہی بار مار دو مجھے؟

وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور یوسف سلطان کے سینے سے لگ گئی تھی اسکی آنکھیں نم ہو گئی تھیں وہ اپنے دادا کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی اگر مہر کے نصیب میں اس کے نانا کی شفقت اور محبت تھی تو وہ اس کو مل جائے گی لیکن وہ اب اپنے دادا جان کو کوئی دکھ نہیں دے گی اس نے فیصلہ کر لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آئی ایم سوری داداجان مجھے آپ سے ایسا رویہ نہیں رکھنا چاہئے تھا آئی لویو میں دوبارہ کبھی ایسا کچھ نہیں کروں گی میں کبھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی آپکو کبھی ہرٹ نہیں کروں گی وہ روتے ہوئے داداجان کے سینے سے لگی کہے جا رہی تھی

داداجان نے چند لمحے اسکو محسوس کیا تھا ایک سکون تھا جو انہوں نے اپنی رگوں میں اترتا محسوس کیا تھا بس میرا بیٹا اب بس کر دو اتنا مت روہالے بیٹا بس چند لمحے بعد وہ اسکے سر کو چومتے محبت سے کہہ رہے تھے لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی ارے نہیں ذرا دیکھو تو تمہارا میک اپ خراب ہو گیا ہے انہوں نے اپنا آخری حربہ آزمایا تھا

اللہ اللہ کیا واقعی اس نے جھٹکے سے سراٹھایا تھا اف آپ نے ایمو شنل کر دیا میں اس کو فکس کرنے جا رہی ہوں کیا زیادہ ہی پھیل گیا ہے کاجل؟ اس نے جاتے جاتے مڑ کے دیکھا تھا

نہیں اتنا بھی نہیں تم تو ہر حال میں حسین ہی بالکل نگین کی طرح ہالے نے بس مسکرا کے انکو دیکھا تھا اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئی لیکن سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر بری طرح ٹھٹھی تھی

بجو آپ آپ کب آئیں یہاں وہ اپنی حیرت چھپاتی بامشکل بولی تھی

نرگس (ملازمہ) نے کہا تھا ابانے کہا ہے میں کافی لے کر سٹڈی کے دروازے پہ کھڑی رہوں جب تک تم اور ابا اندر ہو جب تم جاؤ گی تب وہ مجھے اندر بلا لینگے ہالے انہوں نے نہیں بلایا یا اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے

## Posted On Kitab Nagri

تھے اسکی آنکھیں سرخ تھیں پپوٹے سو جے ہوئے تھے ٹرے میں رکھے کافی کے مگ اپنی بے قدری پہ ماتم کناں تھے

آپ نے کچھ سنا ہے؟ (کیا اس کو یہ پوچھنے کی ضرورت تھی؟

مجھے اسی لئے تو بلایا گیا تھا ہالے وہ چاہتے ہی یہی تھے کہ میں سب کچھ سنوں انہوں نے مجھے اس لئے بلایا تھا تا کہ مجھے یاد دلا سکیں کہ میں کس کی اولاد ہوں میرا خون کونسا ہے میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے ابا کی محبوب اولاد کو تکلیف دی تھی میرا یہ گناہ نہیں معاف ہو سکتا چاہے میں نمازیں پڑھوں تہجد ادا کروں یا زم زم سے دھل کے آجاؤں میرا خون نہیں بدل سکتا میں میں نہ جانے کس گمان میں جی رہی تھی کہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن ہالے کچھ ٹھیک نہیں ہو گا آج مجھے یقین ہو گیا ہے میں ہمیشہ باپ کی محبت کے لئے ترسوں گی میں کبھی ابا کی محبت نہیں حاصل کر سکوں گی پتہ ہے کیوں کیوں کہ یہ میرے "بخت" میں نہیں ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے میں نہیں لڑ سکتی اس کے آنسو متواتر بہہ رہے تھے

ہالے کے پاس کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا وہ اس سب کو فکس کرنا چاہ رہی تھی لیکن یہ مسئلہ تو مزید بگڑ گیا تھا وہ ابھی آپ کو بلا لیں گے آپ کو غلط لگتا ہے کہ انہوں نے آپ کو یہ سب سننے کو بلایا تھا اس نے تسلی دینی چاہی تھی

ہالے ان گمز میں دیکھو کیا ہے اس نے ایک بے تکا سوال کیا تھا

کافی ہے بجو میں دیکھ چکی ہوں



## Posted On Kitab Nagri

بلیک کافی ہے یہ اور ابا کو اس سے سخت چڑ ہے وہ مجھے کبھی نہیں بلائیں گے ہالے کبھی نہیں کم از کم اس زندگی میں تو کبھی نہیں وہ دکھ سے کہتی ٹرے اسی طرح اٹھائے جانے کو مڑ گئی تھی پیچھے ہالے نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا سب اس کی وجہ سے ہوا تھا پچھتاوا بہت شدید تھا



وہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے چہرے کو مختلف زاویوں سے دیکھ رہی تھیں کبھی چہرہ دائیں موڑتیں تو کبھی بائیں کبھی چہرے کو اوپر اٹھا کر اپنی گردن پہ ہاتھ کو ہاتھ سے چھوتیں تو کبھی آنکھ کے نیچے پڑنے والے حلقوں کو انگلیوں کے پوروں سے محسوس کرتیں ان کی یہ کاروائی پچھلے آدھے گھنٹے سے جاری تھی شمس سامنے صوفے پہ کسی فائل کو دیکھتے ہوئے بیٹھے کئی بار ان کو بھی دیکھ چکے تھے اب ان کی صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا

فروابس بھی کر دو آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے تمہیں یہاں بیٹھے ہوئے ایسا بھی کیا نیا ہے تمہارے چہرے میں جس کو تم دیکھے ہی جا رہی ہو

www.kitabnagri.com

مجھے لگ رہا ہے میرے حلقے بڑھتے جا رہے ہیں اور یہ تھوڑی کو دیکھو غور سے یہاں سے سکن لٹکنے لگ گئی ہے دیکھو ذرا وہ اب ان کی طرف گھوم گئی تھیں

مجھے تو ایسا کچھ نہیں لگ رہا تمہیں تو خامخواہ کا وہم ہو تا رہتا ہے پچھلے مہینے ہی تو سرجری کروائی تھی تم نے اب یہ نیا شوشا وہ سخت بیزار نظر آتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

مجھے پتہ ہے تمہیں جو تکلیف اٹھ رہی ہے لیکن تم فکر مت کرو تم سے پیسے نہیں لوں گی میں میرا بیٹا آگیا ہے اب تم اپنے باپ اور بھائی کی خیرات اپنے پاس رکھو وہ اب دوبارہ آئینے کی طرف متوجہ ہو چکی تھیں

جسے تم خیرات کہہ رہی ہو وہ میرے خون پسینے کی کمائی ہے وہ میں کماتا ہوں میرا بیٹا کماتا ہے نہ میں بھائی سے مانگ کر کھاتا ہوں نہ بابا سے دن رات گدھوں کی طرح کام کرتا ہوں میں اور اسی کام کی وجہ سے تم یہ ہر آئے دن سرجری اور پتہ نہیں کون کون سے ٹریٹمنٹ کروا رہی ہوتی ہو

اچھا اتنے ہی قابل ہو تو آج تک کیوں نہیں ملا تمہیں پاور آف اٹارنی وہ تو آج تک بھائی صاحب کے پاس ہے ایک چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے تمہیں کیوں اجازت لینی پڑتی ہے؟ کیا تم اپنی مرضی سے کمپنی کا گارڈ بھی بدل سکتے ہو؟ تمہیں تو اس کے لئے بھی بھائی صاحب کی اجازت درکار ہوگی کیوں؟ سہی کہاناں وہ اندر تک جھلسا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی

اگر تمہیں یاد ہو تو کچھ عرصہ قبل بابا نے پاور آف اٹارنی مجھے دے دیا تھا انہوں نے اپنا دفاع کیا تھا اچھا ایسا ہوا تھا کیا وہ سوچنے کی اداکاری کرنے لگیں

اوہ ہاں یاد آگیا مجھے بالکل تمہیں یہ پاور ملی تھی لیکن دو مہینے بعد ہی بابا نے تمہیں ذلیل کر کے یہ پاور پھر سے تمہارے بھائی کو دے دی تھی اور میں بتاؤں کیوں؟ کیونکہ تمہاری ایک غلط ڈیل کی وجہ سے کمپنی کو کروڑوں کا نقصان ہوا تھا بابا تو تمہیں کمپنی میں گھسنے بھی نہیں دینا چاہتے تھے اور تب کس نے بچایا تمہیں کس نے بچائی تمہاری ساکھ میں نے میرے اس عظیم دماغ نے میری عقل نے بچایا تمہیں میں نے وہ ساری بات میرے بیٹے

# Posted On Kitab Nagri

کے سر ڈال دی تھی اور وہ یہ ماننے پہ مجبور ہو گیا کہ یہ اس نے کیا ہے اس نے بابا کے سامنے قبول کیا کہ یہ سکی غلطی تھی اور سفیر کو تو یوسف سلطان کا قتل بھی معاف ہے میں نے اور میرے بیٹے نے بچایا ہے تمہیں وہ اپنے سینے پہ انگلی سے دستک دیتی کہہ رہی تھیں

اس لئے اب تم اپنی قابلیت کے قصے مجھے تو مت ہی سناؤ شمس سلطان وہ نخوت سے کہتی رخ موڑ گئی تھیں جبکہ شمس چند لمحے بے بسی اور خفت سے انکودیکھتے رہے اور پھر سر جھٹک کر ایک بار پھر اسی فائل کی ورق گردانی میں مصروف ہو چکے تھے انکی آنکھیں فائل یہ جمی تھیں لیکن دماغ وہ کہاں تھا؟

وہ کئی گھنٹوں سے ایک غیر مرئی نکتے پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا جب سے ہالے گئی تھی اس کو کسی پل چین نہیں تھا سوچ سوچ کے اس کا دماغ پھٹ رہا تھا وہ کس طرح اس کے بغیر رہے گا کل تک ہالے دنیا تھی آج وہ ایک سراب بن گئی تھی جس کے پیچھے ہارون نے اپنی زندگی لگا دی دی تھی اسکی زندگی تو ہالے سے شروع ہوتی تھی اور ہالے پہ ختم ہوتی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے سارے پلانز تو ہالے کے ساتھ بنتے تھے دن اس کے ساتھ طلوع ہو کے اسی کے ساتھ غروب ہوتا تھا تھا کیا کم ساری زندگی جیسے رک سی گئی تھی اس کے پاس کرنے کو کوئی کام تھا نہ جانے کو کوئی جگہ کیا واقعی اس نے خود کو ویسٹ کر دیا تھا کیا اسنے ہالے کے علاوہ دنیا میں کچھ اور دیکھا ہی نہیں تھا اور اگر ایسا نہیں تھا تو اس کو چین کیوں نہیں آ رہا تھا جو آئینہ اس نے کل دیکھا تھا اس میں نظر آنے

## Posted On Kitab Nagri

والے اپنے عکس سے وہ نظریں چرا رہا تھا وہ اپنی سوچوں میں غرق تھا جب شاہد کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر آ گئے اور آ کے اس کے پاس بیٹھ گئے

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟

ٹھیک ہوں پیادہ بدقت بول پایا

باہر چلیں کہیں تم میں نوال ایک فیملی کی طرح؟ وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے

دل نہیں چاہ رہا وہ بے دلی سے بولا تھا

ہالے سے ملنے چلے جاؤ یا اس کو یہاں بلا لو

میں فلحال اس کا سامنا نہیں کر سکتا اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں ہاں میں کل جو فیصلہ کر چکا ہوں اس پہ قائم رہوں

گالین مجھے ڈر ہے کہ اس کے سامنے میں اپنا ضبط کھودوں گا ابھی مجھے اپنی ذات پہ بہت کام کرنا ہے میں نے وقار

رکھ تو لیا ہے لیکن میری تکلیف ابھی شروع ہوئی ہے کچھ وقت لگے گا مجھے خود کو سمجھانے میں

www.kitabnagri.com

کل تو تم کچھ اور کہہ رہے تھے

پیادہ میری بیماری بڑی ہے اس کا علاج وقت مانگے گا یہ بچپن سے میرے وجود کو کھوکھلا کر رہی ہے میری زندگی

سے سارے رنگ چوس لئے ہیں اس نے میرا سب کچھ صرف ایک وجود سے جوڑ دیا ہے وہ چاہے تو ہنسوں وہ

کہے تو روؤں بھیک مانگتے مانگتے مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں نے کب خود کو کھودیا کب اپنی عزت کرنی چھوڑ دی کب

اپنی خوشی کو کسی سے منسوب کر لیا کچھ نہیں پتہ مجھے یہ میرا ڈارک فیز ہے مجھے اس سے نکلنا ہے کیسے میں نہیں

## Posted On Kitab Nagri

جانتا ہالے کو میرا روگ نہیں بنانا پیا اس کو محبت ہی رہنا ہو گا وہ میرے لئے نہیں بنی وہ میری نہیں ہو سکتی یہ بات میرے دل کو کھا رہی ہے میرے پاس تو بس وہی تھی میں اس کے علاوہ کیا کروں کیا سوچوں میں سمجھ نہیں پارہا اتنے سال اس کو اپنا سمجھ کر جیتا رہا ہوں ایک دن میں کیسے بھلاؤں وہ اپنی کپٹی کو سہلاتا کرب سے کہہ رہا تھا ہارون مت دوائتی بڑی قربانی جب برداشت نہیں ہو رہا تم سے ایک دو دن کی بات نہیں ہے یہ ساری زندگی کا سوال ہے تم اس کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتے اور اب تم اتنا بڑا فیصلہ کر رہے ہو کیوں خود پہ ظلم کرتے ہو تم نہیں ہو اتنے مضبوط مت آزماؤ خود کو ہارون نہیں لو اپنے صبر کا امتحان تم اس کو نہیں بھول سکتے

اگر میری جگہ رستم ہوتا تو کیا آپ اس کو بھی یہی کہتے؟ وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کر رہا تھا یہ سوال نہیں خنجر تھا جو اس وقت شاہد حسین کے سینے کو چیر گیا تھا آج اتنے سالوں بعد پہلی دفع ہارون نے اپنی زبان سے رستم کا نام لیا تھا وہ دونوں بیٹے انکے دو بازو تھے آج انہوں نے ایک بازو کے کٹنے کی تکلیف ایک بار پھر محسوس کی تھی وہ بغیر کچھ کہے جانے کو اٹھ کھڑے ہوئے تھے وہ ابھی دروازے کی چوکھٹ پہ تھے جب ان کو ہارون کی آواز نے روک لیا

آئی ایم سوری پیا آئی ایم سوری فار ایوری تھنگ کیا نہیں تھا اس آواز میں دکھ، شرمندگی، پچھتاوا وہ مڑے نہیں اورن چودہ سال بعد آج ہارون نے اس بارے میں بات کی تھی جس بارے میں بات کرنے سے وہ اس لئے ڈرتا تھا کہ کہیں اس کے پیارے اس سے ناراض ہو کر اس کو غلط سمجھ کر اس کو چھوڑ نہ دیں لیکن آج وہ خوف نہیں تھا کیا وہ واقعی ٹھیک ہونا چاہتا تھا؟



## Posted On Kitab Nagri



سفیر کو اسلام آباد سے آئے دس دن ہو گئے تھے وہ صبح میں آفس چلا جاتا اسکی واپسی دیر سے ہی ہوتی ان دنوں وہ ہالے کے ساتھ بھی وقت نہیں گزار پارہا تھا کام کا بوجھ اس کو ہلکان کیسے دے رہا تھا لیکن وہ پھر بھی دن میں چند منٹ کے لئے اس کو کال کر لیتا تھا ہالے بھی ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی جا رہی کیونکہ ہارون نے فحالی یونیورسٹی نہ جانے کی قسم کھا رکھی تھی اس دن کے بعد ہالے اس سے ملنے بھی نہیں گئی تھی دونوں ایک دوسرے سے کتراتے پھر رہے تھے ایک ان دیکھی سی دیوار تھی جوان دونوں کے درمیان حائل تھی لیکن ہالے نہ سوچ لیا تھا آج وہ اس کو لے کر کسی اچھی جگہ کھانا کھانے جائے گی اسلئے اس نے ہارون کو کال کرنے کا ارادہ کیا اسکی چھٹی ہونے میں ابھی پندرہ منٹ تھے کال جا رہی تھی ہارون اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کتاب دیکھ رہا تھا کیونکہ کتاب میں لکھا ایک بھی لفظ اسکی یادداشت کا حصہ نہیں بن رہا تھا اس کا دماغ کہیں دور ہی تھا جب اس نے سکرین پہ ہالے کا نام چمکتے دیکھا وہ چند لمحے سانس روکے پلکیں جھپکائے ساکت سا سکرین کو دیکھے گیا چند لمحے مزید سر کے موبائل بج بج کر بند ہو چکا تھا کال کٹ چکی تھی اس نے جھپٹ کے موبائل کو اٹھایا تھا اس نے کیوں نہیں اٹھائی کال اف فاف کیا وہ دوبارہ کال کرے گی اور اگر نہیں کی تو؟ اتنے میں موبائل ایک بار پھر تھر تھر آیا تھا ہارون نے ایک سیکنڈ ضائع کئے بغیر کال پک کی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہیلو ہاری کیسے ہو فون سپیکر میں اس کی چہکتی ہوئی سی آواز سنائی دی تھی ہارون نے سکون سے آنکھیں موند لی تھیں کتنے دنوں بعد یہ مہربان آواز سنی تھی دل پہ جیسے ٹھنڈی سی پھوار پڑی تھی ہاری آواز آرہی ہے؟ تم سن رہے ہو کچھ بولو بھی

ہاں میں سن رہا ہوں اس کے حلق سے پھسی پھسی سی آواز نکلی تھی

میں یونی میں ہوں تم آسکتے ہو مجھے پک کرنے؟

ہارون نے سر بالکنی کی گرل کے ساتھ سر ٹکا رکھا تھا آنکھیں ہنوز موند رکھی تھیں شاید وہ اس آواز کو مکمل یکسوئی کے ساتھ سننا چاہتا تھا

ہارون کچھ بولو گے بھی؟ میں کچھ پوچھ رہی ہوں جواب تو دو؟ وہ اب ذرا بلند آواز میں بولی تھی

دس منٹ تک آرہا ہوں میں وہ اسی طرح آنکھیں موندے ہلکا سا بڑبڑ آیا تھا اور ساتھ ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی

تھی ہاں وہ ٹھیک ہونا چاہتا تھا لیکن کوئی بھی مرض ہاتھ سے کھینچ کر ناخنوں سے نوچ کر نہیں نکالا جاسکتا ہر علاج

وقت مانگتا ہے روزانہ کا ڈوز مانگتا ہے کسی بھی بیماری کو ایک دن میں نہیں نکالا جاسکتا اور اس بیماری سے منہ موڑ کر

تو ہر گز نہیں اگر اس کو ٹھیک ہونا تھا تو اسے اپنی بیماری کو سامنے بٹھانا تھا اسکو کہنا تھا کہ وہ اب اس کو مزید ہانٹ

نہیں کر سکتی اب مزید اسکو جھکا نہیں سکتی اب اس کو ختم ہونا ہو گا کیونکہ اب اس کا جسم اس بیماری سے تنگ آگیا

ہے اس کے جسم کو سکون چاہئے آزادی چاہئے اور یہ حق ہے اسکا وہ ہالے سے ملے گا کیوں کہ بیماری ہالے نہیں

ہے بیماری اس کے دماغ میں ہے ہالے تو دل ہے

## Posted On Kitab Nagri



یہ سلطان منزل کے لاؤنج کا منظر تھا جہاں حسینہ بیگم سنگل صوفے پہ بیٹھی تھیں اور مہرماہ ان کے قدموں میں بیٹھی تھی وہ اس کے سر میں تیل سے مالش کر رہی تھیں ساتھ ہی ہالے کو غائبانہ صلواتیں سنار ہی تھیں نہ تم مجھے یہ بتا دو بس کہ کونسی لڑکیاں آئے روز باہر کا کھانا کھاتی ہیں جو میری اس نالائق اولاد کو گھر میں چین ہی نہیں آتا کیسے کیسے کھانے بناتی ہوں میں لیکن مجال ہے جو یہ لڑکی گھر کا کھانا چکھ بھی لے

ماما اسکو پسند ہے آپ کیوں بلا وجہ اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں کھانے دیں نہ اس کو جو دل کرتا ہے موٹی ہوتی جا رہی ہے وہ دیکھا ہے تم نے اس کو کبھی غور سے ارے گھر کا کھانا اپنی نگرانی میں بنواتی ہوں میں اور یہ ہوٹلوں کا کھانا ایک تو اتنا آٹلی اوپر سے پتہ نہیں سبزی اور گوشت دھو کر بھی استعمال کرتے ہیں یا نہیں وہ سخت خفا تھیں

ماما آپ ٹینشن کیوں لیتی ہیں وہ ہالے ہے کم از کم وہ اس معاملے میں وہ بیسٹ ہے آپ سبزی اور گوشت نہ دھلنے کی بات کرتی ہیں لیکن اگر کھانے میں نمک کا ایک دانہ یا پھر ذرا سی بھی مرچ کم یا زیادہ ہو اس سے نہیں بچ سکتا کیا کیا پچھلا ہفتہ بھول گئی ہیں آپ؟ جب نرگس نے چکن دھوئے بغیر وائرٹ کڑا ہی بنائی تھی اور پھر ایک نوالہ لیتے ہی ہالے نے کہہ دیا تھا چکن سہی دھلا نہیں ہے اور وہی ہو انرگس نے واقعی نہیں دھویا تھا ماما وہ کھانے کے معیار پہ سمجھوتہ نہیں کر سکتی لکھوالیں مہر نے تفصیل سے جواب دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کہتی تو ٹھیک ہو بڑی ہی کانیاں ہے کل مجھے کہتی ہے کہ آپ سے ساری دنیا کے کھانے بنوا لو لیکن آپ روٹی نہیں بناسکتیں آپ اس کے کنارے کچے اور موٹے کر دیتی ہیں

اچھا پھر کیا کہا آپ نے مہر دلچسپی سے پوچھا تھا

کیا کہنا تھا میں نے اٹھایا جو تا اور بھاگ گئی کمبخت ویسے ایک بات ہے کہتی تو وہ بھی ٹھیک ہے میری پھپھو مرحوم بھی جب ابا سے ملنے گاؤں سے شہر آتی تھیں تو اگر کبھی بھی میں ان کے لئے روٹی بناتی وہ فوراً سمجھ جاتیں اور کہتی تھیں حسینہ اللہ دشمن کو بھی تیرے ہاتھ کی بنی روٹی نہ کھائے وہ مہر کے کان کے پاس جھکی سرگوشی نما آواز میں کہہ رہی تھیں

کچھ بھی ہو مجھے تو آپ کے ہاتھ کی روٹی بہت پسند ہے مہر ماہ محبت سے کہہ رہی تھی

بھلا کوئی تمہارے جیسا ہو سکتا ہے کیا تم تو جان ہو میری اچھا یہ بتاؤ یہ ہارون بھیا س کے ساتھ گیا ہے نہ؟

جی ماما مجھے تو یہی کہہ رہی تھی کہ ہارون اس کو پک کر یگا پھر واپسی پہ ڈراپ بھی کر دے گا

آج آ لینے دو اس کو یہ ہارون والا قصہ بھی ذرا ختم کروں اب تو شاہد نے باقاعدہ رشتہ ڈالا ہے اب کیا اچھا لگتا ہے

دونوں کا ساتھ گھومنا پھر نا آج شام نوال کو چائے پہ بلا رکھا ہے میں نے اسی سلسلے میں اور یہ بی بی اب تک اس

کے ساتھ سڑکیں ناپ رہی ہیں پاگل کر دیگی مجھے یہ لڑکی کسی کی نہیں سنتی حسینہ آج سخت غصے میں تھیں

واہ بھابی واہ بڑی بیٹی کی تو ابھی بات بھی پکی نہیں ہوئی اور چھوٹی کے سسرالیوں کو بلا لیا آپ کے بھی اپنے ہی

اصول ہیں فروانے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اپنی زبان کے جوہر دکھائے تھے

## Posted On Kitab Nagri

مہر تم جاؤ بیٹا اپنے کمرے میں ہالے کو کال کر کے گھر آنے کا بولو انہوں نے فروا کی بات کا جواب دیئے بغیر نرمی سے مہر ماہ سے کہا تھا وہ خود بھی اس سارے منظر میں خود کو مس فٹ محسوس کر رہی تھی تب ہی جلدی جلدی اٹھ کر وہاں سے نکل گئی تھی

فروا تمہیں آج تک یہ نہیں پتہ چلا کہ کونسی بات بچوں کے سامنے کرنی ہے اور کون سی نہیں رہی بات رشتے کی تو شاہد اور نوال دوبار مجھ سے اور معراج سے ہالے کی بابت بات کر چکے ہیں اور رہی بات مہر کی تو اس کے لئے میری کزن کے بیٹے اکرام کا پروپوزل آیا ہے دو مہینے ہوئے ہیں جرمنی سے واپس آیا ہے کل ہی بات کی ہے رضیہ نے مجھ سے بابا اور معراج سے بات کر کے اسی ہفتے بلا لوں گی انکو بھی تم کیوں پریشان ہوتی ہو وہ بظاہر مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں لیکن فروا کا دماغ بھک سے اڑا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا مہر کے لئے آپ سفیر کے علاوہ کسی اور کا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں مہر میری بہو بنے گی یہ تو طے ہے بچپن سے آپ ابھی منع کریں رضیہ آپا کو یہ رشتہ نہیں ہو سکتا  
www.kitabnagri.com  
اچھا مہر تمہاری بہو بنے گی اور یہ کس نے طے کیا؟

میں نے آپ سے بات کرنے والی تھی بھابی میں بس سفیر کے سیٹل ہونے کے انتظار میں تھی  
سفیر کو اپنے دادا کا بزنس سمجھالتے ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں فروا اب تک وہ سیٹل نہیں ہوا؟ تیس سال کا ہو گیا ہے وہ ان تیس سالوں میں تم کیا تم نے ایک بار بھی سفیر کے لئے مہر کا ہاتھ مانگا ہے؟ تمہیں لگتا ہے میری مہر



## Posted On Kitab Nagri

کوئی گری پڑی ہے جس کو میں تمہارے بیٹے کے انتظار میں بٹھا دوں؟ میری بیٹی اٹھائیس سال کی ہونے والی ہے اور کتنا انتظار کروں میں؟ میں نے فیصلہ کر لیا ہے مہر کی شادی اکرام سے ہوگی بس

صرف دو دن کا وقت دے دیں مجھے اتنا تو کر ہی سکتی ہیں آپ کیا سفیر صرف میرا بیٹا ہے آپ کا کچھ نہیں لگتا؟ آپ بھول گئی ہیں شاید مجھے مئی کہنے سے پہلے اس نے آپ کو امی بلایا تھا آپ یہ کریں گی اس کے ساتھ؟ ہاں ٹھیک ہے میں نے وقت ضائع کیا ہے لیکن بس دو دن اور سفیر کی خاطر اتنا تو کر سکتی

سفیر مجھے اپنی اولاد کی طرح عزیز ہے فروا لیکن آج تک اس نے کبھی مہر کے لئے انٹرسٹ شو نہیں کیا کم از کم مجھے کبھی ایسا نہیں لگا دوسری طرف ہارون ہے تین بار اس کے والدین مجھ سے ہالے کے حوالے سے بات کر چکے ہیں وہ بھی ہارون کی خواہش پہ اور سفیر کیا اس نے کبھی تم سے مہر کے بارے میں بات کی ہے؟ میری بیٹی مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے اس کے مقابلے میں کوئی بھی نہیں ہے میں اسکی عمر سفیر کے آسرے میں ضائع نہیں کروں گی ان کا لہجہ بے لچک تھا

فروا چند ثانیے خاموش رہیں نہ وہ حسینہ کو مجبور کر سکی تھیں اور نہ ہی اموشنلی بلیک میل ایسی کیا چیز تھی کونسا آخری پتا تھا جس کو وہ پھینکیں تو تو بازی ان کی ہو جائے؟ کیا اب بھی کوئی شے کوئی چال باقی تھی؟ اور پھر اچانک کچھ یاد آنے پہ ان کی آنکھیں چمکی تھیں یہ بازی اب بھی ان کی تھی

آپ ہالے کی شادی تو اس کی پسند سے کروا رہی ہیں لیکن مہر اس سے کبھی پوچھا بھی ہے کہ وہ سفیر کے علاوہ کسی سے شادی کرے گی؟ کیا مہر کی آنکھوں کو کبھی پڑھا ہے ان میں سفیر کا عکس نہیں دکھتا آپ کو آپ ہالے کے

# Posted On Kitab Nagri

دل کا حال جان سکتی ہیں کیونکہ وہ آپ کے وجود کا حصہ ہے آپ کی سگی اولاد ہے لیکن آپ مہر کے دل کا حال نہیں جان سکتیں کیوں کہ آپ اس کی ماں نہیں ہے وہ آپ کے وجود کا حصہ نہیں ہے آپ اس پہ ظلم کر سکتی ہیں بھابی کیونکہ اس کی تکلیف اس کی ماں ہی محسوس کر سکتی ہے آج مجھے پتہ چل گیا ہے کہ کسی کو بیٹی کہنے سے کوئی بیٹی بن نہیں جاتی مہر کو اپنی محبت کھونی پڑے گی اور وجہ آپ ہوں گی اگر اس کی ماں زندہ ہوتی تو ایسا کبھی نہ ہوتا

خیر آپ بلا لیں رضیہ آپا کو میں تیاری کر لوں گی

حسینہ کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں وہ اپنی جگہ پہ برف ہو چکی تھیں وہ بالکل ساکت سی بیٹھی فروا کی باتیں سن رہی تھیں ان کے دل میں ایک درد سا اٹھتا تھا ان کی آنکھوں میں ایک زخمی سا تاثر ابھرا تھا

فروا تم بات کر لو سفیر سے اسی مہینے مہر اور سفیر کی رسم کرنا چاہتی ہوں میں اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے اور ایک بات اور مہر کی ماں نہیں مری میں ہوں اسکی کی ماں وہ نہیں کھوئے گی اپنی محبت میں اس کو وہ سب دوں گی جو ایک ماں اپنی بیٹی کو دیتی ہے وہ رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھیں

جیسا آپ چاہیں بھابی میں آج ہی بات کروں گی سفیر سے آپ تسلی رکھیں انکا تیر نشانے پہ لگا تھا انہوں نے حسینہ کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا فروانے اپنا کام کر دیا تھا انہوں نے حسینہ کے "گلٹ" کو ہوا دی تھی جو کام کوئی دلیل کوئی مجبوری کوئی محبت کوئی دھمکی نہیں کروا سکتی وہ کام "گلٹ" کروا سکتا ہے



## Posted On Kitab Nagri

وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ کھڑی تھی جب دو ہارون کی گاڑی اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی ابھی وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھتی کہ اس نے سفیر کی سیاہ اوڈی کو ہارون کی گاڑی کے بالکل قریب رکتے دیکھا وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے تھے ہالے نے اچھنبے سے اپنے سامنے کھڑے سفیر کو دیکھا جبکہ ہارون سفیر کو دیکھ کر ہارون کے قدم تھمے تھے وہ اپنی گاڑی کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تھا آگے نہیں آیا تھا

آپ یہاں کیسے؟ مجھے بتایا کیوں نہیں؟ ہالے حیرت سے پوچھ رہی تھی

تمہیں لینے آیا ہوں سر پر انز دینا چاہتا تھا اسلئے نہیں بتایا اس نے ہارون کو دیکھ لیا تھا تب ہی نارمل سے لہجے میں بول رہا تھا لیکن اس کے چہرے پہ برہمی واضح تھی

لیکن میں نے تو ہارون کو بلایا ہے وہ مجھے لینے آیا ہے آپ کو آنا تھا تو مجھے بتا دیتے خیر اب تو میں ہارون کے ساتھ لُچ کرنے جا رہی ہوں مگر آپ بڑی نہیں ہیں تو آپ بھی جوائن کریں ہمیں وہ خوش دلی سے آفر کر رہی تھی ہارون کی نظریں اپنے جو گرز پہ جمی تھیں اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر ان دونوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا میں تم لوگوں کو جوائن کروں؟ میں تمہیں لینے آیا ہوں تم میرے ساتھ جانے سے انکار کر

رہی ہو؟ کیا یہ کہنا چاہ رہی ہو تم؟ ہارون کی وجہ سے مجھے واپس بھیج دو گی تم؟ سفیر کے تاثرات سخت ہو چکے تھے آپ بات کو بڑھا رہے ہیں آپ اگر آنے سے پہلے مجھے بتا دیتے تو میں ہارون کو کال نہ کرتی وہ میرے بلانے پہ

یہاں آیا ہے میں اس کو کیسے واپس بھیج دوں اور آپ کے ساتھ چلی جاؤں

تو میں چلا جاؤں؟ تم نہیں جاؤ گی میرے ساتھ انکار کرو گی مجھے؟ تمہیں وہ زیادہ عزیز ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

مجھے میری کمٹمنٹ زیادہ عزیز ہے جو کہ میں ہارون کے ساتھ کر چکی ہوں جو انسان اپنی کمٹمنٹ پہ قائم نہیں رہتا جو بات کر کے مکر جائے ایسا شخص اپنی عزت نہیں کرتا اور جو اپنی عزت نہیں کرتا لوگ اسکی عزت نہیں کرتے اس لئے میں اپنی کمٹمنٹ پہ قائم ہوں وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی ہوئی بولی تھی کیا ہو گا اگر وہ یہاں سے چلا جائے گا یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے ہالے تم مجھے انسلٹ کر رہی ہو اب وہ ذرا بلند آواز میں بولا تھا

تماشا مت بنائیں سفیر مجھ پہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی سنا آپ نے اب جا سکتے ہیں آپ وہ اب دبا دبا سا چلائی تھی اس پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس ان کو دیکھ رہے تھے چہ میگوئیاں ہونے لگی تھیں ابھی سفیر کچھ کہتا کہ ہارون نے قریب آکر ہالے کو کہنی سے پکڑا تھا اور اپنا رخ سفیر کی جانب کر کے بولا تھا

یہ تمہارے ساتھ ہی جائے گی مجھے کسی دوست کی کال آگئی ہے مجھے وہاں جانا ہے تم گاڑی میں بیٹھو میں ذرا اس سے ایک بات کر لوں پھر آتی ہے یہ بھی اوکے؟ وہ متوازن لہجے میں کہتا سفیر کو زہر لگا تھا سفیر خاموشی سے گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا تھا

تم اس وقت اس کے ساتھ جاؤ ہم بعد میں بات کریں گے اس بارے میں پلیز سب دیکھ رہے ہیں اس وقت تماشا نہ لگاؤ بچوں کی طرح لڑ رہے ہو تم دونوں

میں نہیں جاؤں گی غلام نہیں ہوں ان کی وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے میری خاطر اس وقت چلی جاؤ دیکھو سب دیکھ رہے ہیں میں ریکویسٹ کرتا ہوں  
ہالے نے تندہی سے اس کو گھورا تھا جہنم میں جاؤ تم ہارون وہ بڑبڑاتی ہوئی سفیر کی کار کی طرف بڑھ گئی تھی اس  
نے بیٹھتے ہی دروازہ ٹھاک کی آواز سے بند کیا تھا ہارون گہری سانس بھر کے رہ گیا تھا وہ ان دونوں کے درمیان کسی  
بھی قسم کے اختلاف کی وجہ نہیں بننا چاہتا تھا اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی سفیر گاڑی زن سے بھگالے گیا تھا وہ اس  
کے ساتھ آتو گئی تھی لیکن منہ سے ایک بھی لفظ نہ بولنے کی گویا قسم کھا رکھی تھی سفیر نے کئی بار اس کو مخاطب  
کرنا چاہا لیکن جواب نہ دار

ہالے میں پہلے ہی پریشان ہوں پلیر مجھے مزید تنگ نہ کرو میں تین بار سوری کر چکا ہوں اب بس بھی کر دو میں  
کسی اور بات پہ غصہ تھا

تو مجھ پہ اتاریں گے آپ اپنا غصہ کیوں کیا غلام ہوں آپ کی؟ میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو مرد کی ہر  
غلط بات اس لئے برداشت کر لیں کیوں کہ وہ غصے میں ہے آج آپ چیخ رہے ہیں مجھ پہ کل کو ہاتھ بھی اٹھا سکتے  
ہیں صرف اس لئے یونکہ آپ غصے میں ہیں؟ آپ اپنا غصہ مجھ پہ نہیں اتار سکتے سفیر میں ہر گز برداشت نہیں  
کروں گی یہ وہ جیسے پھٹ پڑی تھی

یار میرا یہ مقصد ہر گز نہیں تھا میں بس تم سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہاں ہارون کو دیکھ کر مجھے غصہ آ گیا کیونکہ

.....



## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ آپ کو جیلس فیل ہوا ہو گا یا پھر آپ کو یہ لگا کہ میں آپ کی ملکیت ہوں اور اب میں کسی اور مرد کے ساتھ کیسے گھوم سکتی ہوں؟ کیونکہ ہیں تو آپ وہی مشرقی مرد نہ کیوں یہی ہوا ہو گا ہے ناں وہ اسکی بات کاٹ کر غصے سے سرخ چہرہ لئے بولتی ہی چلی گئی سفیر نے گاڑی ایک جگہ روک دی تھی اور اپنا رخ اسکی طرف موڑ کر وہ ہالے کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہنے لگا

"کیونکہ" ہارون کی ماں آج شام تمہارا رشتہ لے کر آرہی ہیں ہاں میں مشرقی مرد ہوں لیکن میں تمہارے اور ہارون کے تعلق کو اچھی طرح جانتا ہوں اور رہی بات ملکیت کی تو تم ایک جیتی جاگتی انسان ہو کوئی روبروٹ نہیں جو میری مرضی پہ چلے گا وہ ایسے ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہا تھا کہ ہالے کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی

تو آپ کو کیا پرالہم ہے؟ میرا رشتہ لا رہی ہیں نہ آپ کو تو کچھ نہیں کہہ رہیں اس کارنگ پھیکا پڑ گیا تھا لیکن پھر بھی گردن کڑا کر بولی تھی

مجھے یہ پرالہم ہے کہ میں تم سے "محبت" کرتا ہوں یہ ہے میرا مسئلہ لیکن میں تو یہ نہیں سمجھ پا رہا کہ تم اتنی ریلیکس کیسے ہو کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟ کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتیں؟ وہ زخمی لہجے میں بول رہا تھا اس کی بھوری آنکھوں میں تکلیف تھی ہالے کو بے اختیار ملال ہوا تھا

سفیر میں پریشان ہوں لیکن میں آپ کی طرح چیخ چلا نہیں سکتی آپ مجھے بابا کے پاس کورٹ لے جائیں آج یہ مسئلہ حل کر کے ہی آؤں گی اس نے ساری جمع تفریق کر لی تھی اور اب قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تایا ابو کے پاس کیا کرنے جاؤ گی تم؟ اور ویسے بھی وہاں مردوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے میں تمہیں وہاں نہیں لے کر جاؤں گا ان کو کال کرو اور گھر آنے کا بولو یا پھر کسی ریسٹوران بلاؤ ان کو وہ اب گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا کہہ رہا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو کچھ اور کہہ رہے تھے آپ اور اب آپ کو کورٹ کے مرد برے لگ رہے ہیں وہ اب اس کو تنگ کر رہی تھی

ہاں تو اتنا بھی بے غیرت نہیں ہواں میں ہارون کی بات الگ ہے وہ فیملی ہے اور کورٹ کچہریوں کا کس کو نہیں پتہ ہر طرح کے مرد ہوتے ہیں وہاں غنڈے موالی قاتل ریپسٹ کم از کم اپنے گھر کی لڑکی کو تو میں وہاں لے کر جانے سے رہا وہ چہرے کے زاویے بگاڑ کر بولا تھا تھا

اچھا میں بابا کو کال کرتی ہوں وہ آج ممانی کو آنے سے منع کر دیں گے اور میں رات تک بابا سے بات کر لوں گی آپ کے بارے میں یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے آپ پریشان نہ ہوں وہ اپنائیت سے بول رہی تھی

اللہ کرے ایسا ہی ہو وہ بڑبڑ آیا تھا ہالے نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا تھا اسے ابھی بہت کچھ سوچنا تھا

www.kitabnagri.com

گرمی اپنے جو بن پہ تھی نفیسہ کے گھر کے چھوٹے سے باغیچے میں آج اداسی سی تھی پھول مر جھا چکے تھے گھاس مری ہوئی لگتی تھی نفیسہ کی سیاہ آنکھوں میں خالی پن سا تھا عمر کا درد ٹھیک ہونے کے بجائے بگڑتا جا رہا تھا کیس میں کوئی پیش رفت ہوتی نظر نہیں آ رہی تھی وہ یہ گھر چھوڑنا چاہتی تھیں لیکن پہلے عمر کی سرجری

## Posted On Kitab Nagri

کروانی تھی وہ اپنی سوچوں میں اتنی مگن تھیں کہ ان کو عمر کے آنے کا بھی پتہ نہ چلا وہ آکر ان کے سامنے رکھی  
چھوٹی سی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا وہ گھپلو سا بچا مر جھایا ہوا لگتا تھا

اماں کیا میں مر جاؤں گا؟ عمر کی آواز نفیسہ کو اپنے حواس میں لائی تھی

نہیں میرا بیٹا تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟ میں تمہارا علاج کرواؤں گی تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے تم سے کس نے کہا یہ  
سب؟ آج کل عمر ایسی باتیں کرنے لگا تھا کہ نفیسہ اس کی باتیں سن کر مزید دکھی ہو جاتیں

نہیں اماں میں مر جاؤں گا مجھے پتہ ہے اقصیٰ کے ابا نے کہا ہے مجھے کہ اب میں مرنے والا ہوں کیونکہ کوئی بھی  
ڈاکٹر میرا علاج نہیں کرے گا کیونکہ میری ماں ایک بری عورت ہے اور میں بہت جلد مر جاؤں گا وہ اپنی عمر سے  
بہت بڑی بات کر گیا تھا نفیسہ جہاں تھیں وہیں سن سی ہو گئی تھیں (کیا یہ ہے وہ زندگی جو وہ عمر کو دیں گی)

اماں ایک بات بولوں؟ وہ ماں کو خاموش دیکھ کر ایک بار پھر بولا تھا نفیسہ نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا  
تھا کچھ بولی نہیں تھیں

مجھے مرنا نہیں ہے اماں پلیز میں اپنے اسکول جانا چاہتا ہوں دوبارہ آپ مجھے بچا لو گی ناں؟ وہ معصومیت سے پوچھ  
رہا تھا انہوں نے اٹھ کر عمر کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا

ہاں میں سب کچھ کروں گی تمہارے لئے کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے بچا لوں گی تمہیں تم نہیں مر سکتے عمر میں  
تمہیں نہیں مرنے دے سکتی اللہ تمہیں بچالے گا وہ مجھے بے آسرا نہیں چھوڑے گا وہ زار و قطار روتے ہوئے  
عمر کو چومتی جا رہی تھیں جب دروازے پہ دستک ہوئی وہ چند لمحے بعد عمر سے دور ہوتے ہوئے دروازہ کھولنے

## Posted On Kitab Nagri

چلی گئی تھیں سامنے زری کو دیکھ کر ان کا دل پھر سے بھر آیا تھا وہ زری کو اندر آنے کا موقع دیئے بغیر ان کے  
کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھیں

زری میرا عمر میرا بچہ میں اس کو نہیں کھو سکتی پلیز کچھ کرو کچھ بتاؤ مجھے کوئی حل بتا دو کوئی مشورہ دو میں کیا کروں  
نفسیہ کیا ہو گیا ہے ہمت کرو اللہ ہے وہ ہماری مدد کرے گا تم اندر تو چلو دیکھو اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہوگا  
میری بہن وہ ان کو روتا دیکھ بوکھلا سی گئی تھیں لوگ ان کے در پر جمع ہونے لگے تھے کسی کی بے بسی سے بہتر  
تماشہ بھی بھلا کوئی ہوا ہے؟ یکدم نفسیہ زری سے الگ ہوئی تھیں وہ دو قدم مزید آگے آئی تھیں اور اس مجھے پہ قہر  
بھری نظریں ڈالتی بلند آواز میں کہنے لگی تھیں

تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ظالموں مرے باپ نے تم لوگوں کو قرآن پڑھایا تم لوگ میرے بچے کو مارتے ہو  
میرے باپ کے بعد میں نے تمہارے بچوں کو قرآن پڑھایا ہے تم لوگ میرے بچے کو گالیاں دیتے ہو اس کو  
ایسے ایسے گھٹیا لفظ بولتے ہو کہ میری بھی روح کانپ جائے تم لوگ مجھے ستاتے ہو میرے بچے پہ ظلم کرتے  
ہو خدا کا خوف کرو لوگوں کسی کو اتنا نہ ستاؤ کہ اس کا صبر جواب دے جائے تم لوگ کیوں پڑے ہو میرے  
پیچھے میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا کیوں میرے کردار پہ انگلی اٹھاتے ہو جبکہ تم سب گواہ ہو اس بات  
کے کہ میرا کردار صاف ہے میں پاک ہوں تم سب کو مار دوں گی میں اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا کسی  
کو نہیں چھوڑوں گی میں میں آگ لگا دوں گی تمہارے گھروں کو تمہارے بچوں کو کسی کو نہیں بخشوں گی وہ ابھی  
مزید کچھ کہتیں جب زری کا شوہر ان سب کے درمیان راستہ بناتا نفسیہ کے قریب آکر رکا تھا اور ان کے بازو سے

# Posted On Kitab Nagri

پکڑ کر ان کو اندر لے گیا تھا وہ خود بھی چیخ چیخ کر ہانپ چکی تھیں تب ہی خاموشی سے ان کے ساتھ کھینچتی چلی گئیں جیسے ہی وہ اندر پہنچیں سامنے کا منظر دیکھ کر انکا ہاتھ بے اختیار اپنے دل کے مقام پہ گیا تھا

عمر اس چھوٹی سی کرسی پہ نہیں بیٹھا تھا وہ منہ کے بل گھاس پہ بے ہوش پڑا تھا رحمان نے بھاگ کر اس کو اپنی گود میں اٹھالیا تھا اور ڈاکٹر کو دکھانے بھاگا تھا جبکہ نفیسہ اب بھی ساکت سی گھاس کے اس ٹکڑے کو دیکھتی جا رہی تھیں جہاں عمر گرا تھا زری دکھ سے نفیسہ کو دیکھ رہی تھیں وہ انکے لئے کچھ نہیں کر سکتی تھیں

زری رحمان بھائی سے بولو میری کلٹس کروادیں میں اسی ہفتے عمر کو لے کر امریکا جا رہی ہوں زری کو ان کی آواز  
کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی  
تمہارا اور عمر کاویزہ؟ وہ سب کیسے ہوگا؟

کیا تم نہیں جانتیں کہ میں ایک امریکی شہری ہوں وہ اب کچھ دیر پہلے اپنے دروازے پہ کھڑی چیختی روتی ہوئی نفیسہ نہیں تھیں یہ ہائی کورٹ میں کھڑی طرح طرح کے مجرموں کو ڈیل کرنے والی اپنے دلائل سے سامنے والوں کو چاروں شانے چت کرنے والی بیرسٹر نفیسہ حیات تھیں

اور کیس اس کا کیا ہوگا

نفسیہ کو عمر حیات سے زیادہ عزیز کچھ نہیں ہے انکی آواز سپاٹ تھی کسی بھی قسم کے جذبے سے عاری وہ کہتی اندر جا چکی تھیں اور زری ایک بار پھر اس آدمی اجڑی گھاس یہ تنہا رہ گئی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

ہالے جب سے آئی تھی جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی اس نے ہارون کو کال کر کے سب بتا دیا تھا ہارون نے یقین دہانی کروائی تھی کہ وہ اپنی ماں کو آنے سے روک لیگا اور واقعی یہی ہوا تھا اماں اس کو سلواتیں سناتی اپنے کمرے میں جا چکی تھیں مہر کافی دیر سے بیڈ پہ بیٹھی اس کی بے چینی نوٹ کر رہی تھی لیکن خاموش تھی وہ چاہتی تھی ہالے خود بتائے

ہالے کیا ہوا ہے کوئی مسئلہ ہے؟ یہاں آؤ میرے پاس آخر کار اس نے پوچھ ہی لیا تھا آپ بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے بس بابا کا ویٹ کر رہی ہوں وہی ہینڈل کر سکتے ہیں یہ مسئلہ وہ سخت پریشان تھی ایسا بھی کیا ہو گیا ہے جو تم اتنی پریشان ہو اور اگر کوئی مسئلہ ہے بھی تو مجھے بتاؤ حسینہ نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا تھا

کچھ نہیں اماں آپ رہنے دیں ہالے بتا دو نہ ماما کو بابا بھی تو ماما کو بتا ہی دیں گے وہ جب تک نہیں آتے ماما سے شیر کر لو یا مجھے بتا دو مہر کی فکر مند سی آواز آئی تھی

ناں تم مجھے یہ تو بتاؤ نہ ذرا کہ تم یہ ہارون کے ساتھ روڈ نا پناکب چھوڑو گی جب نوال آکر تمہارے سر پہ ہارون کے نام کی چادر ڈال دے گی تب یا پھر جب پورا خاندان باتیں بنانا شروع کر دیگا تب اماں کو اصل کیس تو اب یاد آیا تھا مہر نے ڈرائی فروٹس کا باؤل اپنی گود میں رکھ لیا تھا وہ جانتی تھی اب کیا ہو گا اماں میں ہارون سے شادی نہیں کروں گی وہ اپنی تمام ہمت متجمع کرتی بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اچھا تو پھر بلاؤں ملکہ الیزبتھ کے بیٹے کو اس سے تو کر لو گی ناں؟ انہوں نے اسکی بات کو مزاق میں اڑا دیا تھا جبکہ مہر کی مسکراہٹ سمٹی تھی وہ جانتی تھی ہالے ایسا مزاق نہیں کرتی

اماں میں سیریس ہوں میں ہارون سے شادی نہیں کروں گی وہ بس دوست ہے میرا اور وہی رہے گا اب کے انہوں نے ٹھہر کر اسکو دیکھا تھا اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا جو پہلے کبھی انکو محسوس نہیں ہوا تھا

تو پھر کس سے کرو گی؟ انہوں نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا

سفیر سے میں سفیر سے شادی کروں گی

کیا بکو اس ہے یہ منہ بند رکھو اپنا کسی نے سن لیا تو غضب ہو جائے گا وہ غصے سے چلا کر کہہ رہی تھیں جبکہ دوسری طرف مہر کو اپنی سانس سینے میں اٹکتی محسوس ہوئی تھی اس نے اپنے دل کی دھڑکن رکتی محسوس کی تھی اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو چکا تھا اس کا دل چاہا تھا وہ اٹھ کر ہالے کے منہ پہ ہاتھ رکھ دے لیکن اسکی ٹانگوں میں جان نہیں تھی

اماں کیا ہو گیا ہے آپ کو اس میں بکو اس والی کیا بات ہے میں ان کو پسند کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں انہوں نے خود کہا ہے ایسا وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی

مہر کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا اسکا جسم کانپ رہا تھا اسکے کانوں میں بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی "وہ بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں"

وہ بھی وہ بھی شادی وہ بھی مجھ سے شادی اسکا ذہن اس جملے پہ اٹک گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے دور ہو جاؤ میری نظروں سے میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی جاؤ یہاں سے دفع ہو جاؤ میرے سامنے مت آنا وہ دھاڑتے ہوئے انگلی اٹھا کر اس کو باہر جانے کا کہہ رہی تھیں

اماں میں آپ کی بیٹی ہوں میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا پسند کی شادی میرا حق ہے آپ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہیں میری جگہ آپ ہی ہوتیں تب تو آپ کچھ بھی نہیں کہتیں وہ نم آنکھیں لئے دکھ سے کہہ رہی تھی اور سارا مسئلہ تو یہی تھا اسکی جگہ مہرماہ کو ہونا چاہئے تھا

ہالے فروا کبھی تمہیں اپنی بہو نہیں بنائے گی (وہ یہ نہیں کہہ سکیں کہ فروا صرف مہر کو اپنی بہو بنائے گی) وہ کبھی تمہیں تسلیم نہیں کریگی اس کو نفرت ہے (وہ یہ نہیں کہہ سکیں کہ اس کو صرف مہر سے محبت ہے) تم سے میری بچی یہ تم نے خود کو کہاں پھنسا دیا ہے یہ تم نے کیا کر دیا کیا کر دیا تم نے وہ سر دونوں ہاتھوں میں گرائے صوفے پہ ڈھے سی گئی تھیں انکی آواز شکست خوردہ سی تھی

آپ آپ سمجھائیں نہ اماں کو چچی جان ایسی نہیں ہیں آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں وہ اب مہر کے قریب آگئی تھی مہر نے خالی خالی آنکھوں سے اس کو دیکھا تھا اے سی کی ٹھنڈک کے باوجود اس کے ماتھے پہ پسینہ آگیا تھا اسکی زبان مفلوج ہو گئی تھی وہ بنا کچھ کہے بیڈ سے اٹھی تھی اس کے قدم لڑکھڑائے تھے ہالے نے فوراً اسکو سہارا دینے کو ہاتھ بڑھایا تھا مہر نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ نہیں دیکھا تھا اس کو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ ان ہی لڑکھڑاتے قدموں اور کانپتے وجود کے ساتھ باہر نکلتی چلی گئی

## Posted On Kitab Nagri

یہ بھی ناراض ہو گئیں یار میں آپ کو بتانے والی تھی آپ میری بات تو سن لیں آپ پیچھے ہالے اسکو آوازیں دیتی رہ گئی تھی اس کو لگا تھا مہر اس سے ناراض ہے کیونکہ اس نے سفیر کے بارے میں اس کو نہیں بتایا آگہی سے پہلے کا دور کتنا حسین ہوتا ہے نا؟



مغرب کو قضاء ہوئے کئی ساعتیں ہو چکی تھیں ہالے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب اس کو معراج صاحب کی گاڑی کی آواز سنائی دی اس کے دل کو جیسے چین آگیا تھا وہ بھاگتے ہوئے نیچے گئی تھی ابھی انہوں نے گاڑی پورچ میں کھڑی ہی کی تھی ہالے ہانپتے ہوئے ان کے قریب آئی تھی اس کا سانس پھولا ہوا تھا معراج نے اسکو اچھنبے سے دیکھا تھا

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے سانس کیوں پھولا ہوا ہے تمہارا؟ انہوں نے اس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا مجھے آپ سے بات کرنی ہے بابا بہت ضروری بات ہے لیکن یہاں نہیں میرا مطلب گھر پہ نہیں کہیں باہر وہ جلدی جلدی بول رہی تھی

www.kitabnagri.com

اچھا چلو باہر پارک میں چل کر بات کرتے ہیں ہالے نے اثبات میں سر ہلایا تھا معراج دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے ہالے ان سے دو قدم کے فاصلے پہ ان کے پیچھے چل رہی تھی پارک یہاں سے دس منٹ کی واک پہ تھا ان دس منٹ میں انہوں نے ہالے سے چھوٹی چھوٹی کئی مختلف باتیں کر لی تھیں پارک پہنچ کے وہ ہالے کے ساتھ ایک خالی بینچ پہ بیٹھ گئے تھے پارک میں اس وقت رش ہو گیا تھا بچے اپنے والدین کا ہاتھ پکڑے یہاں سے وہاں

## Posted On Kitab Nagri

اچھلتے کودتے پھر رہے تھے کچھ نو عمر لڑکے لڑکیاں جھولے جھول رہے تھے تو کچھ اپنی فیملی کے ساتھ نرم نرم سی گھاس پہ دری بچھائے خوش گپیوں میں مصروف تھے ہالے کو بے اختیار ان سب پہ رشک آیا تھا وہ سب کتنے سکون میں تھے

تو تم ہارون سے شادی نہیں کرنا چاہتی؟ معراج نے بات کا آغاز کیا تھا ہالے جو کہ گردن موڑے کسی عمر رسیدہ کپل کو دیکھنے میں مشغول تھی کرنٹ کھا کر مڑی تھی اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ حیرت تھی آپ کو کیسے پتہ؟ وہ اپنی حیرت چھپاتی بامشکل بول پائی تھی

سمپل انہوں نے کندھے اچکائے تھے آج شام نوال ہارون کا پروپوزل لے کے آنے والی تھی لیکن تم نے ہارون سے کہہ کر ان کو آنے سے منع کر دیا تمہاری امی یعنی کی ہماری بیگم نے ہمیں کال کر کہ یہ بتا دیا کہ تم نہیں چاہتی کہ ہارون کی امی آج گھر آئیں تم نے چار گھنٹوں میں نو بار مجھے کال کر کے پوچھا ہے کہ میں کب آ رہا ہوں اور تمہیں مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے اور آخری بات واک کے درمیان تمہیں دوبار ہارون کی کال موصول ہوئی لیکن تم نے ریسیو نہیں کی سو میرے حساب سے تو یہی بات ہے لیکن اگر کوئی اور بات ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو

بابا آئی ایم شیور آپ کسی بنگالی بابا سے کلاسز لے رہے ہیں میں مان ہی نہیں سکتی کہ یہ سب آپ کی اوپزرویشن ہے آئی کانٹ بلیو اٹ یاں آپ کو کیسے پتہ ہوتا ہے ہمیشہ معراج اسکی بات پہ دل کھول کر ہنستے تھے انکو ہنستا دیکھ ہالے بھی مسکرا دی



## Posted On Kitab Nagri

خیر مجھے یہ بتاؤ تم انکار کیوں کر رہی ہو وجہ "کون" ہے؟ وہ اب اصل موضوع کی طرف آئے تھے

آپ کو یہ پوچھنا چاہئے کہ وجہ "کیا" ہے وہ "کیا" پہ زور دیتی بولی تھی

تمہیں لگتا ہے میں اس وقت ٹائم ویسٹ کرنے کے موڈ میں ہوں میں بلڈ پریشر اور شوگر کا مریض ہوں بیٹا مجھے

اس وقت سخت بھوک لگی ہے مجھے اپنی دوائی لینا ہے لیکن میں یہ مسئلہ حل کر کے ہی یہاں سے اٹھنا چاہتا ہوں

تمہاری نوکالز نے مجھے بے انتہا پریشان کیا ہوا ہے اسلئے میں "کیا" کے چکر میں وقت ضائع نہیں کر سکتا تو مجھے یہ

بتاؤ وجہ "کون" ہے وہ رمان سے کہہ کر سوالیہ نظروں سے ہالے کو دیکھنے لگے

ہالے بغیر کچھ کہے وہاں سے اٹھی تھی اور پارک میں موجود چھوٹے سے فوڈ پائنٹ کی طرف بڑھ گئی تھی تھوڑی

دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک پانی کی بوتل دو شوگر فری بسکٹس کے پیکیٹس اور ایک انرجی

ڈرنک تھا اس نے قریب آ کر خاموشی سے ساری چیزیں لکڑی کے اس بیچ پہ رکھ دی تھیں خود اپنے بیگ میں

کچھ ڈھونڈنے لگ گئی تھی اور پھر اگلے ہی سیکنڈ اس کے ہاتھ میں کچھ ٹیبلٹس تھیں اس نے بسکٹ کا پیکیٹ کھولا

تھا اور ایک بسکٹ نکال کر ان کے ہاتھ میں دیا تھا وہ بھی بغیر کچھ کہے کھانے لگے تھے اگلے کچھ منٹس میں انہوں

نے سارے بسکٹس کھالئے تھے اب اس نے کچھ ٹیبلٹس ان کی ہتھیلی پہ رکھی تھیں اور پانی کی بوتل کھول کر

ان کے سامنے کی تھی انہوں نے اسی خاموشی کے ساتھ ان کو نگل لیا تھا

تم یہ دوائیاں اپنے ساتھ رکھتی ہو؟ ان کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

بابا میرے لئے آپ اور آپ کی صحت ساری دنیا سے زیادہ اہم ہے ساری دنیا جائے بھاڑ میں اگر ہالے کے ساتھ معراج سلطان ہے تو اس کو کسی دوسرے انسان کی ضرورت نہیں ہے آپ میرا سپورٹ سسٹم ہیں بابا آپ میرے دوست ہیں آپ ہالے کی جان ہیں وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتی ان کو باور کروا رہی تھی

ہاں ہاں میں جانتا ہوں تمہیں اب میری سپورٹ چاہئے ہوگی اسی لئے کر رہی ہوں نہ یہ میلو ڈرامہ لیکن بیٹا تمہیں یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے میں ویسے بھی تمہیں سپورٹ کرتا تم نے خوا مخواہ اپنے پیسے ضائع کر دیئے جب انسان کا بینک اکاؤنٹ خالی ہونے والا ہو تو اس کو پیسے خرچ کرتے وقت احتیاط کرنی چاہئے وہ دبی دبی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولے تھے لیکن ہالے نہیں مسکرا سکی وہ اب بھی سنجیدہ تھی

وجہ سفیر سلطان ہے بابا وہ ناخن سے بیچ کی نم لکڑی کو کھرچتی کافی دیر بعد بولی تھی وہ ان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی لیکن وہ جانتی تھی وہ چونکے تھے

وہ وجہ ہے یا محبت؟ اور اگر محبت ہے تو ایک طرف ہے؟ یا وہ بھی یہی سب محسوس کرتا ہے؟ وہ خود کو سنبھال چکے تھے تب ہی نارمل سے لہجے میں پوچھ رہے تھے

اور پھر ہالے نے ان کو ساری کہانی بتادی تھی آخر میں انہوں نے ایک گہری سانس بھری تھی اور اسکی طرف دیکھ کر بولے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تم نے شہد کی مکھی کے چھتے میں ہاتھ دے دیا ہے بیٹا وہ عورت فروا وہ ایک چلتا پھرتا فتنہ ہے جان دے دے گی لیکن مانے گی نہیں خیر میں تمہارے ساتھ ہوں جو ہو گا دیکھا جائے گا بس میں بابا سے بات کر لوں ایک بار مجھے پتہ تھا آپ مان جائیں گے اور رہی چچی جان تو ان کو سفیر دیکھ لیں گے وہ چمکتی ہوئی بولی تھی اور بیچ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی ایک اور بات بابا آج شام ہی میں نے آپ کے اکاؤنٹ سے تین لاکھ روپے نکال لئے تھے اور ان کو اپنے اکاؤنٹ میں ڈلوادیا تھا انکی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی تمہیں میرا کورڈ کیسے پتہ چلا؟

نہیں نہیں مجھے بالکل نہیں پتہ کہ آپ کے اے ٹی ایم کا کورڈ میرا نام ہے وہ تپانے والی مسکراہٹ سے بولتی آگے بڑھ گئی تھی

میں تمہیں sue کروں گا ہالے وہ پیچھے سے چلائے تھے

موسٹ ویلکم بابا وہ مڑے بغیر بولی تھی

www.kitabnagri.com

سلطان منزل میں ایسا بوجھل سناٹا تھا کہ دل کو چیرے جاتا تھا مہر ماہ جب سے ہالے کے کمرے سے نکلی تھی اپنے کمرے میں جا کے بند ہو گئی تھی اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے ہالے کی باتیں اس کے ذہن سے چپک کے رہ گئی تھیں اس کو اپنا دل درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا وہ رونا چاہتی تھی لیکن اس کی آنکھیں خشک تھیں وہ

## Posted On Kitab Nagri

کافی دیر سے اس سنگل صوفے پہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی جب اس کے کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی

کون ہے؟ اس نے بیٹھے بیٹھے پوچھا تھا

آپی میں ہوں حسن پلینز دروازہ کھولیں میں بورہورہا ہوں وہ چڑیل بابا کے ساتھ اکیلی چلی گئی مجھے پوچھا بھی نہیں حسن اس وقت جاؤ یہاں سے پلینز مجھے نیند آرہی ہے ڈسٹرب نہ کرو وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی آپی میں بالکل بھی زیادہ بات نہیں کروں گا بس تھوڑا تھوڑا بولوں گا پلینز آنے دیں ناں حسن جاؤ یہاں سے مجھے تنگ نہ کرو

جی آپی جیسا آپ کہیں وہ منہ بسورے خاموشی سے چلا گیا تھا مہرماہ اس وقت کم از کم کسی کے نخرے نہیں اٹھا سکتی تھی یہ طے تھا

Kitab Nagri

وہ دونوں اس وقت شہر کے مہنگے ترین ریسٹوران میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے یہ دعوت سفیر کے واپس آنے کی خوشی میں تھی فروا آج سفیر سے مہر کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھیں اسلئے انہوں نے سفیر کو یہاں بلایا تھا تھوڑی دیر یہاں وہاں کی باتیں کرنے کے بعد وہ اب اصل مدعے پہ آئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

سفیر میں چاہتی ہوں کہ اب تم شادی کر لو تمہارا کیریئر سیٹ ہو گیا ہے تم اپنے قدموں پہ کھڑے ہو تمہاری ایک پہچان ہے اب تمہیں ایک لائف پارٹنر کی ضرورت ہے جو تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے تم نے اس بارے میں کیا سوچا ہے؟ وہ کھانا کھا چکی تھیں اور اب مکمل طور پر سفیر کی طرف متوجہ تھیں

سفیر نے چاولوں کا چنچ منہ میں ڈالا تھا ان کو اچھی طرح چبایا تھا سامنے پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر دو گھونٹ پانی پیاس کے بعد بولنا شروع کیا تھا

میں بھی آپ سے یہی بات کرنا چاہتا تھا مجھے لگتا ہے کہ اب مجھے شادی کر لینی چاہئے اور اب تو آپ بھی یہی چاہتی ہیں پھر بتائیں کب بات کر رہی ہیں آپ بڑی امی سے؟ وہ میز پہ آگے کو ہو کے اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھتا سکون سے پوچھ رہا تھا

بھابی سے میری بات ہوئی ہے اس بارے میں وہ مہر کو جلد رخصت کرنا چاہتی ہیں یو نو وہی دیسی مائیں جن کو لگتا ہے بیٹی اگر چوبیس کا ہندسہ پار کر چکی ہے تو اب بس اسکی شادی کر دو ان کو یہ نہیں پتہ ہوتا کہ لائف تو ابھی شروع ہوئی ہے ابھی تو بیچاری لڑکی کو اپنے لئے وقت ملا ہے لیکن خیر وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں مہر کے لئے اکرام کا رشتہ آیا تھا میں نے بھابی سے کہا ہے کہ ان کو منع کر دیں

لیکن کیوں؟ اکرام بہت اچھا لڑکا ہے جرمنی میں اچھی جاب ہے اپنا گھر ہے یہ رشتہ تو پرفیکٹ ہے مہر کے لئے آپ لوگوں نے مہر سے پوچھا ہے؟ یا پھر خود ہی انکار کر دیا؟ اس کے ابرو تفکر سے اکٹھے ہوئے تھے اس کے لہجے میں سادگی تھی فکر تھی جبکہ فروا کے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا



## Posted On Kitab Nagri

کیا بکواس کر رہے ہو مہر کا رشتہ اس سے کیسے کر سکتے ہیں اس کی شادی تو تم سے ہوگی اسی لئے تو انکار کیا ہے ان کو وہاٹ دا ہیل ممی وہ چلایا آس پاس ٹیبل پہ بیٹھے لوگ ان کو دیکھنے لگے تھے سفیر نے ایک طائرانہ نظر ان سب پہ ڈالی تھی اور اپنی آواز ذرا ہلکی کر لی تھی

میں مہر سے شادی نہیں کر سکتا میں نے کبھی اس کو ایسی نظر سے دیکھا ہی نہیں ہے آپ کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر بولیں وہ دبا دبا سا غرا یا تھا

سفیر اگر یہ کوئی مذاق ہے تو بہت گھٹیا ہے کیا ہو گیا ہے تمہیں وہ تمہاری اتنی اچھی دوست ہے تم دونوں کی اچھی انڈراسٹینڈنگ ہے اور رہی بات نظر کی تو مرد کی نظر کا کیا ہے بدل بھی سکتی ہے تم اسکو اب اپنی فیوچر وائف کی نظر سے دیکھنا شروع کر دو کیونکہ مہر کے علاوہ میری بہو اور کوئی نہیں بنے گی وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے چمکتی آنکھوں سے کہہ رہی تھیں جیسے سفیر کا انکار ان کے لئے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مہر میرے لئے بہنوں جیسی ہے ممی وہ میری دوست ہے کزن ہے ہماری بہت اچھی انڈراسٹینڈنگ ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ میں اس سے شادی کر لوں یہ کبھی بھی نہیں ہو گا ممی نیور آپ اپنے دماغ سے یہ بات نکال دیں

ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم یہ کہہ رہے تھے کہ میں تمہاری بڑی امی سے بات کروں؟ وہ کیا تھا بتانا پسند کرو گے؟ وہ سرد سی آواز میں بولی تھیں

ممی میں نے "ہالے" کے حوالے سے بات کرنے کو کہا تھا وہ ہالے پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

فروا جہاں تھیں وہیں سن ہو گئی تھیں گویا برف کا مجسمہ بن گئی ہوں

اسکا رشتہ تو ہارون سے ہونے والا ہے آج نوال آنے والی تھی میں نے تمہیں کال کر کے بتایا تو تھا تم شاید بھول گئے ہو وہ تھوڑی دیر بعد سمجھل کر بولی تھیں

آنے والی "تھیں" لیکن نہیں آئیں اور نہ ہی اب آئیں گی اس لئے آپ مئی آپ کل تک بڑی امی اور تایا ابو سے بات کریں گی اور اس امر کو یقینی بنائیں گی کہ ہالے سلطان سفیر سلطان کی ہے ہمیشہ کے لئے تمہیں آخر مہر سے مسئلہ کیا ہے اس میں کیا کمی ہے مجھے یقین ہے تم بس وقتی طور پہ ہالے سے متاثر ہوئے ہو اور کوئی بات نہیں تم کچھ دن مزید سوچو اس بارے میں ہم کچھ دن بعد بات کریں گے جب تک تمہاری رائے بدل چکی ہوگی

مئی یہ میری رائے نہیں ہے محبت ہے آئی ایم ان لو و تھ ہر اور محبت نہیں بدلتی آپ مجھے کچھ دن نہیں کچھ سال بھی مزید دے دیں میں تب بھی اس ہی کا نام لوں گا آپ میرا فیصلہ نہیں بدل سکتیں اور رہی بات مہر کی تو اس میں کوئی خامی نہیں وہ بس اس خاکے میں فٹ نہیں ہوتی جو کہ میں نے اپنی لائف پارٹنر کے لئے بنایا ہے وہ بہت پریکٹکل ہے میں اس روبوٹک زندگی سے بیزار ہوں مئی مجھے کوئی ایسی لڑکی چاہئے جو میری زندگی میں رنگ بھرے جو میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے اور آپ جانتی ہیں مہر کو وہ کتنی دبو سی ہے کوئی ایسی ہو جو میری نہ کوہاں میں بدلنا جانتی ہو جو میری غلط بات کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتی ہو کوئی ایسی جو اپنا اور میرا سوشل سرکل مینٹین کرنا جانتی ہو جو مجھ سے ضد کرے باتیں منوائے میں اب کوئی ٹین ایجر

# Posted On Kitab Nagri

نہیں ہوں جو جذبات میں آکر فیصلہ کر رہا ہوں میں نے ہر پہلو پہ سوچا ہے اور بہت سوچ سمجھ کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میری بیوی بننے کے لئے جو کوالٹیز چاہئے وہ بس ہالے میں ہیں اور اگر نہ بھی ہوتیں تو میں تب بھی اسی سے شادی کرتا کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں آئی ہو پ اب آپ سمجھ گئی ہوں گی

میں نے تمہاری پوری تقریر سنی لیکن کوئی بھی بات مجھے ایسی نہیں لگی جس کی وجہ سے میں اس رشتے کے لئے مان جاؤں تو مسٹر سفیر سلطان تم ہالے سے محبت کرو یا کچھ بھی میں اس سے نفرت کرتی ہوں میں نے آدھی زندگی نگین کو برداشت کیا ہے اب باقی کی آدھی زندگی اسکی کاربن کاپی کو نہیں برداشت کروں گی وہ لڑکی میری بہو نہیں بنے گی یہ بات تم لکھ کے رکھ لو وہ اب پرس اٹھا کر کھڑی ہو گئی تھیں اور اگر بنی تو میں اس کو کبھی قبول نہیں کروں گی میں گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں آ جاؤ وہ کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھیں پیچھے سفیر نے ایک گہری سانس بھری تھی اور بڑبڑایا تھا

میں نے گھی سیدھی انگلی سے نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن اب میں اپنا طریقہ آزماؤں گا ہاں میں یہی کروں گا

www.kitabnagri.com

اس نے آسودگی سے آنکھیں موند لی تھیں

یہ صبح سلطان منزل کے کچھ مکینوں کے لئے بہت خوش گوار تھی تو کچھ کے لئے اتنی ہی گھٹن زدہ حسینہ ساری رات بے چین رہی تھیں کیونکہ مہر بے چین تھی وہ رات سے اب تک اس کا سامنا نہیں کر پا رہی تھیں مہر ان کو عزیز تھی بے حد عزیز وہ اسکی خاطر اپنی سگی اولاد کو بھی پیچھے کر دیتی تھیں مہر کے آگے ان کو کچھ نہیں دکھتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ناشتے کی میز پر سارا گھر جمع تھا سوائے مہر ماہ کے وہ رات سے اپنے کمرے میں ہی بند تھی ہالے اس کی غیر موجودگی محسوس کر چکی تھی تب ہی بے دلی سے چند لقمے زہر مار کر کے اٹھ گئی تھی اب وہ مہر کے کمرے کے باہر کھڑی دستک دے رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں مہر نے دروازہ کھول دیا تھا ہالے خاموشی سے اندر آگئی تھی مہر اس کو نظر انداز کر کے الماری میں منہ دیئے کھڑی تھی ہالے نے نرمی سے اس کا بازو تھاما تھا اور اس کو اپنے ساتھ صوفے پہ لا کر بٹھایا تھا

آپی ہمیں بات کرنی چاہئے کل شام جو کچھ بھی میں نے کہا میں اس بارے میں آپ کو شروع سے سب بتانا چاہتی ہوں آپ مجھ سے بدگمان نہ ہوں بس

مہر خاموشی سے اس کو دیکھتی رہی اس کا دل چاہا تھا وہ ہالے کو بتا دے کہ وہ سفیر کو کتنا چاہتی ہے لیکن اس کی ہمت نہیں ہوئی اور پھر ہالے نے اس کو شروع سے آخر تک سب بتا دیا تھا کہ کس طرح سفیر نے اسے شادی کے لئے

پوچھا اور کب ہالے کو اس سے محبت ہوئی

آپی میں آپ کو کیا بتاؤں وہ تو ایک بن مانگی دعا کی طرح مل گیا ہے مجھے

(میں نے تو ساری زندگی اسی کے ملنے کی دعا کی تھی)

مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ میں ان سے اتنی محبت کرتی ہوں مجھے ہمیشہ یہی لگا کہ میں بس ان کو پسند کرتی ہوں (مجھے تو سولہ سال کی عمر سے پتہ تھا کہ میں بس اسی سے عشق کرتی ہوں میں تو تب سے اسے چاہتی ہوں جب

مجھے محبت کے معنی بھی نہیں آتے تھے)

## Posted On Kitab Nagri

ہماری تو پسند نہ پسند بھی ایک دوسرے سے کافی الگ ہے ہمارے نظریے میں ہماری سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہے لیکن دیکھیں پھر بھی ہم ایک ہونے والے ہیں

(میں نے اپنا نظریہ اپنی پسند نہ پسند سب اسی سے تو جوڑ لیا تھا میری سوچ کو میں نے اسی تک محدود کر لیا لیکن وہ مجھے پھر بھی نہیں ملا)

آپی میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہوں گے میرے لئے فیئنگرز رکھتے ہوں گے جب انہوں نے مجھے پروپوز کیا آئی واز شا کڈ آئی واز لائک کیا انہوں نے واقعی میرا نام لیا وہ ایک جذب کے عالم میں کہے جا رہی تھی

(میں نے تو کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ میرے علاوہ کسی سے محبت کر سکتا ہے جب سے میں نے تمہارے منہ سے اس کا نام سنا ہے آئی ایم شا کڈ آئی ایم لائک کیا تم نے واقعی اس کا نام لیا وہ بس اپنے دل میں ہی کہہ سکی تھی)

ہالے اگر تم دونوں الگ ہو گئے میرا مطلب کسی وجہ سے تمہارا رشتہ ان سے نہ ہو سکا تو؟ اس کے اندر ایک موہوم سی امید جاگی تھی کہ شاید ہالے ابھی اس سے اتنی اٹیچ نہ ہوئی ہو شاید ابھی اسکی محبت نے ان بلندیوں کو نہ چھوا ہو شاید اب بھی اس مہیب اندھیرے میں کوئی امید کا دیار روشن ہو سکتا ہو

میں مر جاؤں گی آپنی ہالے مر جائے گی سفیر کے بغیر امید کا ٹمٹماتا دیا بجھ گیا تھا تو اب احساس ہوا ہے کہ میں ان سے کتنی محبت کرتی ہوں اب ان سے الگ ہونے کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا میں جانتی ہوں



## Posted On Kitab Nagri

آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں چچی جان کی وجہ سے ہے ناں؟ ان کو سفیر سمجھا لیں گے وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی مہر مسکرا بھی نہ سکی

اللہ کرے ایسا ہی ہو اس نے بھاری دل سے دعا دی تھی کرب سا کرب تھا



دادا جان میں آ جاؤں؟ وہ ان کے کمرے کے ادھ کھلے دروازے پہ دستک دیتا اپنی مخصوص مسکراہٹ سے پوچھ رہا تھا

میڈاساھ میڈے جیونڑدی وجہ توں آتے میڈاھاں ٹھہرے

(میری سانس میرے جینے کی وجہ تم آؤ تو میرے دل کو ٹھنڈک ملے)

وہ ان کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا کمپنی کا حالات حاضریہ نفع نقصان سیاست پہ نظر ثانی بڑھتی مہنگائی پہ اپنی

تجويز ان سارے موضوعات پہ بحث کے بعد وہ اصل مدعے پہ آيا تھا

ممی چاہتی ہیں میں شادی کر لوں وہ گلہ کھنکھارتے بولا تھا

اور تم کیا چاہتے ہو؟

چاہتا تو میں بھی یہی ہوں لیکن ایک مسئلہ ہے میں ممی کی پسند سے شادی نہیں کر سکتا میں کہیں اور انٹر سٹڈ ہوں

آسان حل ہے اس کو بھول جاؤ کیونکہ فروا کبھی ہالے کے لئے نہیں مانے گی انہوں نے اس کے سر پہ دھماکا کیا تھا

آپ جانتے ہیں؟ اس کو حیرت نہیں ہوئی تھی وہ بس سادگی سے پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا مجھے نہیں جاننا چاہئے؟

آپ مئی سے بات کریں نہ وہ آپ کو منع نہیں کر سکتیں آپ جانتے ہیں میں ہالے کو بہت پسند کرتا ہوں مئی نے اس سے خواہ مخواہ کا بیر باندھ لیا ہے ہالے تو بچی ہے الٹا سیدھا بول دیتی ہے وہ بڑی ہیں درگزر کر لیں لیکن نہیں انہوں نے تو اس بات کو ایگو کا مسئلہ ہی بنا لیا ہے وہ جیسے بے بس سا کہہ رہا تھا وہ اس فیملی پو لیسٹکس سے بہت دور تھا دیکھو بچے ہالے مجھے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے میں اس کو یوں ہی کسی کے سر پر مسلط نہیں کر سکتا فروا کو خود آکر مجھ سے بات کرنی ہوگی باقاعدہ طور پہ اس کا مانگنا ہوگا لیکن اب جب تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے تو میں فروا سے بات کروں گا لیکن سفیر میری ایک بات یاد رکھنا اگر ہالے کو ناخن کے ایک زرے جتنی بھی تکلیف ہوئی تو میرا ہاتھ ہوگا اور تم سب کا گریبان یاد رکھنا نرم دو ٹوک لہجے میں تنبیہ کی تھی

یار آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے ہٹلر کا جانشین ہوں میں محبت کرتا ہوں اس سے بہت خوش رکھوں گا اس کو بس مئی مان جائیں ایک بار ویسے ایک بات بتائیں جس کی آپ اتنی سائیڈ لے رہے ہیں وہ خود ایک چلتی پھرتی آفت ہے وہ جو میری مئی کو نہیں بخشی وہ مجھے کیا چھوڑ دے گی

سفیر اپنی عورت کے لئے اسٹینڈ لینا سیکھو عورت چاہے جتنی مرضی آفت ہو جتنی بھی خود سر ہو جتنی بھی بہادر ہو اپنے مرد کی سپورٹ

کے بغیر زیادہ دیر تک سفر نہیں کر پاتی یہ معاشرہ اکیلی عورت کے لئے ایک عذاب ہے یہ مردوں کا معاشرہ ہے ہم چاہے جتنے مرضی ماڈرن ہو جائیں جتنا چاہے خود کو گروم کر لیں اندر سے ہماری سوچ سطحی سی رہے گی ہم ایک

## Posted On Kitab Nagri

مضبوط عورت کو کبھی قبول نہیں کریں گے اس معاشرے کو وہ عورت چاہیے جو ہر وقت روتی دھوتی رہے جو اپنے ہر فیصلے کے لئے ایک مرد کی محتاج رہے جو شادی سے لیکر بچے پیدا کرنے تک مرد کی مرضی سے چلے ایسے میں اگر کوئی عورت اپنے حق کے لئے بولتی ہے تو معاشرہ اس کو بے حیاء چلن اور نہ جانے کن کن القابات سے نوازتا ہے یہ معاشرہ ایک مضبوط اور خود مختار عورت کو جھیل نہیں پاتا ایسی عورت لوگوں کو کھٹکتی ہے اور جس عورت سے تمہارا پالا پڑا ہے نہ سفیر وہ اپنے حقوق بھی جانتی ہے اور اپنی پاور بھی وہ دب کے چلنے والی نہیں ہے وہ خود کو تمہارے لئے کبھی بھی بے توقیر نہیں کرے گی ایسی عورت بزدل مرد کے ساتھ گزارہ نہیں کرتی اس کے لئے اسٹینڈ لینا سیکھو ورنہ ایک دن اس کو کھودو گے

دادا جان آپ نے فیمینزم کب جوائن کی؟ بلکہ جوائن کیا کی آپ کو تو لیڈر ہونا چاہئے اس موم بتی مافیہا کیوں سفیر بھائی سہی کہا نہ میں نے؟ دادا جان کے کمرے کے ادھ کھلے دروازے سے جھانکتا حسن آنکھوں میں شرارت لئے پوچھ رہا تھا

سفیر بیٹا ذرا میری چھڑی تو پکڑنا کچھ لوگوں کے پر نکل آئے ہیں ایسے گستاخ لوگوں کو سبق سکھانا ضروری ہوتا ہے جاؤ بیٹا چھڑی لاؤ وہ بظاہر بہت سنجیدگی سے کہہ رہے تھے

سفیر بڑی طاعنہ داری سے چھڑی لینے کے لئے اٹھا تھا

ویسے ایک بات ہے سفیر بھائی ویسے تو آپ سے اٹھ کر پانی نہیں پیا جاتا لیکن جب مجھے مار پڑوانی ہو آپ کے چار چار ہاتھ ہو جاتے ہیں اور آپ دادا جان آپ ذرا میری اس حسین شکل کو غور سے دیکھیں سیم ٹو سیم معراج

## Posted On Kitab Nagri

سلطان کی طرح دکھتا ہوں سگا پوتا ہوں آپ کا آپکی جائیداد کا دولو تا وارث کچھ عزت کریں یا میری بھی وہ جیسے  
التجا کر رہا تھا

سفیر بیٹا چھڑی کینسل اب مجھے میرے وہ بھورے بوٹ اٹھا کر دو میں ذرا چیک کروں اب بھی پیٹھ پہ نشان  
چھوڑتا ہے یا نہیں

جو حکم داداجان سفیر فوراً حکم بجالانے کو اٹھا تھا

ویسے بھورے بوٹ سے یاد آیا آپ کے وہ گولڈن خاندانی جوتے وہی جو آپ کو آپ کے ابا نے دیئے تھے وہ  
میری بہن نے بخش کو دے دیئے اسکی اسکول کی فیروں تھی ناں حسن چمکتی آنکھوں سے بتا رہا تھا

سفیر نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا داداجان بھی حیرت زدہ تھے

لیکن میں نے تو اس کو سکن کلر کے جوتے لینے کو کہا تھا میرے ابا کے جوتے تو ڈارک گولڈن تھے اور میں نے اس

کو یہ بھی کہا تھا کہ کسی کو ساتھ لے جائے اسکو رنگوں کا پتا نہیں چلتا (اب انکو کیا پتہ ڈارک گولڈن کو سکن

کلر بتانے والا حسن ہی تھا) وہ مارے حیرت کے یہی کہہ سکے تھے

اب پچھتائے کیا ہوت جب ہالے لے گئی بوٹ وہ افسوس سے بولا تھا

لیکن بخش تو جینز شرٹ پہن کر گیا تھا ناں اس کے ساتھ ایسے روایتی جوتے کون پہنتا ہے سفیر جیسے یاد آنے پہ بولا

تھا

## Posted On Kitab Nagri

بخش کہتا ہے میرا اپنا سٹائل ہے میں دنیا سے ہٹ کر چلتا ہوں جو کام دنیا والے کرنے سے گھبراتے ہیں وہی کام تو بخش جبارنڈر ہو کر کرتا ہے وہ باقاعدہ بخش کی نقل اتارتے ہوئے بولا تھا اسکے سٹائل کی تو ایسی کی تیسری یا اللہ ہالے وہ مجھے میرا ابا نے دیئے تھے میں نے سفیر کے نکاح کے لئے رکھے تھے یہ کیا کیا تم نے بچے

آپ کہیں تو بخش سے واپس لے آؤں؟ حسن چہرے پہ زمانے بھر کی معصومیت سجاتے بولا تھا اب کیا سفیر سلطان ایک ملازم کی اترن پہنے گارہنے دو اسی کے پاس سفیر کے سر کا صدقہ سمجھوں گا میں یوسف سلطان اپنے جلالی موڈ میں آچکے تھے تب ہی حسن نے وہاں سے کھسکنے میں آفیت جانی جبکہ سفیر گم سم سا واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا تھا اس کا غم دادا سے بڑا تھا پہلے فیورٹ شرٹ اور اب دادا کے خاندانی جوتے جن کو پہننے کا سفیر کو بچپن سے ہی شوق تھا ہالے سلطان نے اس پہ ابھی اور کتنے ظلم کرنے تھے؟

www.kitabnagri.com

مہرماہ اپنے کمرے کی ساری بتیاں بجھائے ٹھنڈے فرش پہ اکڑوں بیٹھی تھی ایسے کہ بیڈ کی پائنٹی سے ٹیک لگا رکھی تھی اسکی آنکھیں سرخ تھیں بال بکھرے تھے حلیہ بے ترتیب یہاں تک کہ کل سے لے کر اب تک اس نے کوئی ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی ابھی بھی وہ اپنے خیالوں میں مگن تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولتے فرواندر آئی تھیں ملگجے سے اندھیرے نے ان کا استقبال کیا تھا انہوں نے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارا تو



## Posted On Kitab Nagri

سارے میں روشنی پھیل گئی سفید روشنی مہرنے بے اختیار آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا یہ روشنی اسکی آنکھوں میں چھپی تھی

مہرماہ یہ سب کیا سن رہی ہوں میں ہالے نے کل رات کیا بکواس کی ہے دیکھو مجھ سے جھوٹ بولنے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے بھابی جان مجھے سب بتا چکی ہیں اب کچھ بولو گی بھی یا اسی طرح سوگ مناتی رہو گی انکے بس نہیں چلتا تھا کہ مہر کے حلق میں انگلی ڈال کر سچ کا پتا چلائیں

جب سب کچھ پتہ ہے آپ کو تو اب مجھ سے کیا چاہتی ہیں آپ وہ اسی طرح آنکھوں پہ ہاتھ رکھے بولی تھی  
فروانے اسکے قریب جا کر ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ آنکھوں سے ہٹایا اور اسکا بازو پکڑ کر کھڑا کیا تھا  
مجھے پاگل بنانا بند کرو مہر میں نہیں جانتی اس نے کیا بکواس کی ہے یا اسکے دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن میری ایک بات یاد رکھنا میں نہ تمہیں اس طرح ہارنے دوں گی اور نہ خود خاموش بیٹھوں گی ہالے اور سفیر کبھی ایک نہیں ہو سکتے کم از کم میری اس زندگی میں تو نہیں وہ اسکے پاس بیٹھی غرار ہی تھیں

تو کیا کروں میں ہاں؟ کیا کروں گلابادوں اپنی بہن کا مار دوں اس کو وہ گویا پھٹ پڑی تھی یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے ساری زندگی مجھے سفیر کے خواب دکھائے آپ نے کہا سفیر کو زیادہ بولنے والی لڑکیاں نہیں پسند میں نے اپنی زبان سی لی آپ نے کہا سفیر کو انڈیپینڈٹ اور مردوں کے ساتھ کام کرنے والی لڑکیاں نہیں پسند میں نے جاب چھوڑ دی حالانکہ سفیر کو تو ایسی ہی لڑکیاں پسند تھیں اور ہیں میں نے تو اپنی ساری زندگی اپنا جینا مرنا سفیر سے جوڑ لیا اسکے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی آپ نے آپ نے میرے

## Posted On Kitab Nagri

ساتھ بہت برا کیا ہے ممانی جان آپ نے کہا سفیر کو مذہبی لڑکیاں نہیں پسند میں نے نمازیں پڑھنا چھوڑ دیں اور جب کبھی پڑھتی ہوں تب ہمیشہ یہ دیکھتی ہوں کہیں سفیر تو گھر پہ نہیں کہیں وہ آتو نہیں گئے میں نے تو خدا کو بھی چھوڑا ہے صرف سفیر کے لئے میری تو زندگی کی ساری ایکویشن ہی خراب ہو گئی میں اسکو اڑون پہ آکر کھڑی ہو گئی ہوں میری لائف میرے گولز تو بس یہی تھے کہ میں سفیر سے شادی کروں گی اور پھر مجھے ابا کی محبت مل جائے گی اسکا لہجہ رندھا ہوا تھا میں نے صرف سفیر نہیں کھویا میں نے یوسف سلطان بھی کھو دیا ہے ساری زندگی کے لئے سب کچھ کھو دیا میں نے

میں ہر چیز کا مدد ادا کروں گی میری جان مجھے ایک موقع دو تم ہمت کیوں ہار رہی ہو میں ہوں ناں فروا سلطان کے ہوتے ہوئے تم کیوں پریشان ہو رہی ہو دنیا یہاں کی وہاں ہو جائے لیکن میں تمہارے علاوہ کسی اور کی شادی سفیر سے نہیں ہونے دوں گی وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی محبت سے کہہ رہی تھیں ارے کس کس چیز کا مدد ادا کریں گی آپ اسکی بھوری آنکھوں میں تنفر تھا میں نے اپنا خدا چھوڑا ہے سفیر کے لئے میرا خدا مجھے واپس کر سکتی ہیں آپ کے تو اپنے تھائس ہی کلیر نہیں تھے کبھی آپ نے مجھے دقیانوسی بنا دیا تو کبھی ماڈرن اور میں سفیر کی محبت میں اتنی پاگل تھی کہ آپ کی ہر بات پہ عمل کرتی چلی گئی وہ بول بول کر ہانپ چکی تھی تب ہی بیڈ پہ گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

یہ سب ہالے کی وجہ سے ہوا ہے تم مانویا نہ مانو یہ سب اس کا کیا دھرا ہے اسی نے سفیر کو کوئی ایسی پٹی پڑھائی ہے کہ اسکو ہالے کے علاوہ کچھ دکھتا ہی نہیں میں اگر اس سے نفرت کرتی تھی تو اسکی کوئی وجہ تھی لیکن تم تم اس ناگن کو سمجھ ہی نہیں سکیں اب تمہاری عقل ٹھکانے آگئی ہوگی

مجھے میری بہن کے خلاف مت کریں یہ بے کار ہے آپ کا یہ حربہ مجھ پہ اثر نہیں کرے گا کوئی بھی بات یا کوئی بھی چیز مجھے میری بہن سے بد ظن نہیں کر سکتی ممانی جان آپ کے لئے بہتر ہو گا کہ یہاں سے چلی جائیں اور مجھے اکیلا چھوڑ دیں وہ اب سمجھل چکی تھی تب ہی متوازن لہجے میں بول رہی تھی

ایک دن آئے گا مہر جب تم مجھ پہ یقین کرو گی میری باتیں مانو گی میرا کہا مانو گی ایک دن آئے گا وہ عجیب سے لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گئی تھیں مہرنے کوئی دھیان نہیں دیا تھا اسکے پاس ابھی غم منانے کو اور بہت سی باتیں تھی

Kitab Nagri

وہ اس وقت ڈاکٹر عبید الرحمن کے گھر میں آتش دان کے پاس رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھی تھیں عبید الرحمن ان کے سامنے اسی طرح کے ایک صوفے پہ بیٹھے تھے ایسے کہ انکے صوفہ کا رخ آتش دان کی طرف تھا نفیسہ کو انکا نیم رخ نظر آتا تھا وہ مسلسل نظریں جھکائے کچھ پڑھنے میں مصروف تھے غالباً عمر کی رپورٹس تھیں ساتھ ساتھ اپنے ایک ہاتھ میں پکڑے کافی کے مگ سے گھونٹ بھرتے جاتے نفیسہ جب سے یہاں آئی تھیں عمر کی طبیعت بہت بہتر تھی اس کو سات سمندر پار کی آب و ہوا اس آگئی تھی شاید اس وقت بھی وہ اسکو عبید الرحمن

## Posted On Kitab Nagri

کے کمرے میں سلا کر آئی تھیں عمر کی بے ہوشی کے اگلے روز انہوں نے کیس چھوڑ دیا تھا اور کچھ ہی دن بعد امریکا آگئی تھیں یہاں آکر وہ سب سے پہلے ڈاکٹر عبید الرحمن سے ملی تھیں دو دن پہلے عمر کے کچھ ضروری ٹیسٹس ہو گئے تھے آج انکی رپورٹ آنی تھی باہر سخت بر فباری تھی تب ہی ڈاکٹر عبید نے ان کو اپنے گھر بلا لیا تھا کہ ان کا گھر اس ہوٹل کے بالکل قریب تھا جہاں نفیسہ رہ رہی تھیں ڈاکٹر عبید الرحمن سانولی رنگت متناسب نقوش اور درمیانے قد کے تھے ان کا تعلق انڈیا سے تھا انکی اور محسن کی دوستی ہاسٹل میں ہوئی تھی محسن کے پاکستان آنے کے بعد بھی یہ دوستی اسی طرح برقرار تھی وہ دونوں کبھی خط و کتابت کے ذریعے تو کبھی ٹیلی فون کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں رہتے عمر کی بیماری کے بارے میں بھی محسن نے ان کو ٹیلی فون پر سب بتا دیا تھا اور عبید الرحمن نے انکو امریکا آنے کا مشورہ دیا تھا اس وقت نفیسہ پچھلے پندرہ منٹ سے ان کے کچھ بولنے کے انتظار میں تھیں اب ان کا ضبط جواب دے گیا تھا

کیا اس رپورٹ میں ایٹم بم بنانے کا راز لکھا ہے جسے آپ پچھلے پندرہ منٹ سے پڑھے ہی جا رہے ہیں وہ غصے میں نہیں تھیں وہ بس کوفت زدہ تھیں

www.kitabnagri.com

(وہ دونوں انگلش میں بات کر رہے تھے کہ عبید الرحمن کی اردو اور ہندی بہت کمزور تھی)

ڈاکٹر عبید نے چند لمحے چشمے کے پیچھے سے ان کو ناگواری سے دیکھا تھا جیسے انکا نخل ہونا پسند نہ آیا ہو اور دوبارہ نظریں جھکالی تھیں تھے نفیسہ کلس کر رہ گئی تھیں

اففف یہ سرجنز کا ایڈیٹیوڈ

## Posted On Kitab Nagri

پانچ منٹ مزید گزر گئے نفیسہ اب اٹھ کر یہاں سے وہاں ٹہلنے لگی تھیں انہوں نے زرہ کی زرہ نظر اٹھا کر ڈاکٹر عبید کو دیکھا تو ان کے ہاتھ میں کوئی رپورٹ نہ پا کر تھوڑا حیران ہوئیں اب وہ انکے سر پہ آکر کھڑی ہو گئیں تب انہوں نے ان کے ہاتھ میں ایک ہتھیلی جتنی لمبی اور چار انگلیوں جتنی چوڑی کتاب دیکھ کر تو جیسے ان کا دماغ ہی گھوم گیا

آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں آپ کو یہ سب ڈرامہ لگ رہا ہے میرا بیٹا کینسر کا مریض ہے اس وقت اسکی رپورٹس سے زیادہ ضروری آپ کو یہ فضول سی کتاب لگتی ہے میں اپنا ملک چھوڑ کر اپنا کیس چھوڑ کیا یہاں جھک مارنے آئی ہوں یہ لگتا ہے آپ کو؟ ابھی کے ابھی میں اپنے بیٹے کو لے کر جا رہی ہوں آپ سے سو گنا بہتر ڈاکٹر زمل جائیں گے مجھے وہ غصے سے سرخ چہرہ لئے گویا دھاڑ رہی تھیں

ڈاکٹر عبید نے کتاب کو بند کر دیا تھا اب وہ پوری طرح انکی طرف متوجہ تھے

پڑھنے نہ دیجئے گا آپ مجھے پچھلے پندرہ منٹ سے ایک لفظ نہیں سمجھ سکا میں بولیں کیوں چیخ رہی ہیں وہ تیوری چڑھائے پوچھ رہے تھے نفیسہ کو اس وقت ان پہ کسی پاگل کا سا گمان ہوا

میرے بیٹے کی رپورٹس میں کیا آیا ہے؟ اسکی سرجری کب کرنی ہے وہ کب تک ٹھیک ہو گا اگر آپ مجھے یہ سب بتادیں تو میرا اس ہاتھ سے کھڑکی کے باہر اشارہ کیا تھا بر فباری میں ذلیل ہو کر یہاں تک پہنچنا میری ساری محنت وصول ہو جائے گی وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی چبا چبا کر کہہ رہی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

آپ کے بیٹے کو پہلی نظر دیکھ کر ہی بتا دیا تھا اسی دن سب کچھ نہیں ہے آپ کے بیٹے کو کینسر کوئی مریض نہیں ہے وہ اور کیا بتاؤں آپ کو؟ جب اس دن یقین نہیں کیا آپ نے تو بار بار کیا دہراؤں اپنی بات آپ وکلاء کے موٹے دماغ میں ایک بات گھستی ہی نہیں تو میں کیا کروں آپ کو اس بات کا ایک پختہ ثبوت چاہیے ہو گا اب آپ کے بیٹے کا دماغ تو بولنے سے رہا کہ اس کو کوئی کینسر نہیں ہے اور یہ رپورٹس ایک انگلی اور انگوٹھے سے رپورٹس کو ہوا میں اٹھایا تھا اگر ان رپورٹس میں لکھی اصطلاحات آپ کی سمجھ میں آتی ہیں تو پڑھ لیجیئے وہ پر سکون سے کہہ رہے تھے

آپ سچ کہہ رہے ہیں؟ وہ بدقت بول پائی تھیں  
آپ نہیں مانیں گی؟ چلیں وہ جو سامنے والا کمرہ ہے نہ وہاں سے قرآن پاک لادیں اس پہ ہاتھ رکھ کے گواہی دینے کو تیار ہوں میں تب تو مان جائیں گی آپ؟

اگر یہ سچ ہے تو عمر کی وہ حالت وہ سب کیا تھا اسکا بیہوش ہونا اسکا سر درد اسکے ناک سے خون آنا اسکی نقاہت وہ سب کیا تھا اور اگر یہ سچ ہے تو آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟

ڈاکٹر عبید نے افسوس سے ان کو دیکھا تھا

نفیسہ آپ پلیز بیٹھ جائیں میں آپ کو سب بتاتا ہوں اب کے ان کے لہجے میں ہمدردی تھی  
وہ نڈھال سی بیٹھ گئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

عمر کو ہونے والا سر درد "میگرین" ہے کینسر نہیں میں دن میں روز اس مرض کے شکار لوگ دیکھتا ہوں اسی لئے عمر کو دیکھ کر میں نے آپ کو بتا دیا تھا اس کو کوئی بھی بیماری ہو سکتی ہے سوائے کینسر کے لیکن آپ نہیں مانیں خیر کوئی بھی نہ مانتا پھر میں نے اس کے تمام ٹیسٹس کیئے اور ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا بیٹا اس مرض سے محفوظ ہے اب آتے ہیں ان علامات پہ جن سے آپ کو لگا کہ عمر کو کینسر ہے آپ کے بیٹے کو ایک خاص قسم کا "ڈرگ" دیا جاتا رہا ہے جس سے اس کے سر میں درد اٹھتا ہے اور ناک سے خون بہتا ہے اس ڈرگ کی مقدار ذرا سی بڑھا دو تو بیہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے رہی بات آپ کو یہاں بلانے کی تو میں یہ نئی کتاب لایا تھا اس میں اتنی مشکل اردو ہے ذرا کچھ الفاظ کے معنی جاننے تھے لیکن آپ تو پہلے ہی انگاروں پہ لوٹ رہی ہیں خیر مزید کچھ جاننا ہے؟

نفیسہ جو دم سادھے انکو سنے جارہی تھیں انکو لگا تھا جیسے ان کے کانوں میں دھماکے ہو رہے ہوں انکو یکدم کمرے میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی کچھ۔۔۔۔۔ کچھ نہیں جاننا مجھے اب کچھ بھی نہیں جاننا سب ختم ہو گیا ہے سب میں کیسے تصویر کا دوسرا رخ نہیں دیکھ پائی میں نے کیسے عمر کو اپنی مجبوری بننے دیا میں کیسے بے وقوف بن گئی میں تو شہر کی سب سے جینیس وکیل ہوں

آپ وکیل "تھیں" وہ ان کو دیکھتے ہوئے "تھیں" پہ زور دیتے بولے تھے نفیسہ نے گلابی پڑتی آنکھوں سے انکو دیکھا تھا انکی آنکھوں میں ہزار سوال تھے

## Posted On Kitab Nagri

کل آپ کے ملک میں آپ کے شہر میں آپ کا وکالت کالائسنس منسوخ کر دیا گیا تھا وہ لڑکی جس کا کیس آپ لڑ رہی تھیں اس لڑکی نے ام مریم نے خود کشی کر لی ہے ایک ہفتہ پہلے اور اس نے اپنے آخری بیان میں یہ کہا ہے کہ آپ نے "زبردستی اس لڑکی کو اس کیس میں شامل کیا وہ وکٹم نہیں تھی اس نے چند پیسوں کے عوض اس کیس میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ آپ نے اس کو دھمکی دی تھی اور آپ نے اس کو یوز کیا کیونکہ آپ کو اپنے شہر کی سب سے بڑی وکیل بننا تھا اور آپ کئی طرح کے معاشی مسائل سے گزر رہی تھیں تب ہی آپ نے شہر کے چند امرا اور عزت دار گھرانوں کے معزز مردوں کو اس کیس میں گھسیٹا تا کہ آپ کے مسائل ختم ہو سکیں" یہ ساری بات مجھے کل محسن نے ٹیلی فون پہ بتائی تھی

نفیسہ کو اس بر فباری میں بھی پسینہ آگیا تھا انکا پورا جسم کانپ رہا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھیں اور بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی تھیں عبید الرحمن بھی ان کے پیچھے آئے تھے لاؤنج میں آکر ذرا دیر کو ٹھہری تھیں لیکن ایک بار پھر ان کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازہ پار کر گئی تھیں گھر کے باہر برف ایسے گر رہی تھی جیسے آسمان سفید آنسو رو رہا ہو وہ سڑک پہ گرمی برف پہ بیٹھ گئی تھیں انکا نیلا اوور کوٹ زرہ سی دیر میں برف سے سفید ہو گیا تھا وہ وہیں سڑک پہ بیٹھی لمبی لمبی سانسیں لینے لگی تھیں ڈاکٹر عبید تاسف سے انکو دیکھ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

مس حیات اندر چلیں پلینز یہاں بہت سردی ہے آپ بیمار ہو جائیں گی آپ میری مہمان ہیں مجھے یہ گوارہ نہیں ہے کہ آپ اس طرح سڑک پہ بیٹھی رہیں ہمت کریں آپ مضبوط ہیں یا پھر تھوڑا رو لیں رونا اچھا ہوتا ہے وہ گھٹنوں کے بل ان کے پاس بیٹھے فکر مندی سے کہہ رہے تھے

ڈاکٹر میرا پیشہ میرا عشق ہے میں نے اس کے لئے اتنی محنت کی تھی میرے ماں باپ نے اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر میری فیسیں ادا کی ہیں میں سخت سردی اور چلچلاتی دھوپ میں پیدل یونیورسٹی تک گئی ہوں کیونکہ میرے پاس کرائے کے پیسے نہیں ہوتے تھے میں نے اپنی منگنی اس لئے توڑ دی کیونکہ میرے منگیترا کو میرا وکیل بننا پسند نہیں تھا میں اس سے محبت کرتی تھی لیکن میں نے پروا نہیں کی میں نے اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد بنا لیا تھا وکیل بننا اور میں بن بھی گئی مجھے لگا میری محنت وصول بھی ہو گئی لیکن اصل آزمائش تو تب شروع ہوئی تھی کوئی بھی شخص مجھے کیس دینے سے ڈرتا تھا کیونکہ میں عورت ہوں وہ طنزیہ ساہنسی تھیں کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا ان کو لگتا تھا میں بے وقوف ہوں کم عقل ہوں میں مردوں کے مقابلے میں لڑ نہیں سکتی میں نے پھر سے محنت کی میں نے کئی سال چھوٹے موٹے کیس لڑے میں نے اپنا مقام بنایا میں نے خود کو ایک برانڈ بنایا جب میں کورٹ میں کھڑے ہو کر دلائل دیتی تھی تو جج قائل ہوتے تھے جب میں ثبوت لاتی تھی تو مجرم پھانسی چڑھتے تھے جب میں شیرنیوں کی طرح غراتی تھی تو کورٹ میں کھڑا ہر شخص بس مجھے سنتا تھا نفیسہ حیات کو بیرسٹر نفیسہ حیات کو سنتا تھا انہوں نے گیلی سانس ناک سے اندر کھینچی تھی وہ رو نہیں رہی تھیں لیکن انکی آنکھیں نم تھیں عبید الرحمن اب بھی اسی پوزیشن میں بیٹھے ان کو سنے جارہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ایسے کیسے کوئی بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ میں دوبارہ ان لوگوں کے سامنے بول نہیں پاؤں گی؟ کوئی کیسے فیصلہ کر سکتا ہے میں وہ سیاہ کورٹ دوبارہ نہیں پہن سکتی؟ کوئی کیسے میرے اتنے سالوں کی محنت پہ پانی پھیر سکتا ہے؟ وہ کورٹ روم کی گناہگاروں کی باتیں سنتی دیواریں وہ راز چھپائے بیٹھی کورٹ کی کرسیاں وہ سب مجھ سے چھوٹ جائیں گی؟ سردی کی وجہ سے ان کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے لیکن انکو پرواہ نہیں تھی

آپ واپس جائیں جا کر اپنے لئے لڑیں اپنا حق لیں یہاں بیٹھ کر ہمت ہارنے سے کیا ہوگا؟ آپ کے بیٹے کو یوز کیا ہے ان لوگوں نے ان کے گریبان پکڑیں

میں کس منہ سے واپس جاؤں گی میں کیا جواب دوں گی لوگوں کو کہ نفیسہ بیگم نے بیٹے کی محبت میں انصاف کی جنگ چھوڑ دی؟ نفیسہ ہار گئی؟ اس نے اپنے بیٹے کے لئے اس مقدس پیشے کی پامالی نفیسہ لوگوں سے ڈر گئی وہ جو بس خدا سے ڈرتی تھی وہ لوگوں سے ڈر گئی اسکا ایمان کمزور ہو گیا میرے ملک کی مٹی مجھے گالیاں دے گی میں کیسے واپس جاؤں؟

ڈاکٹر عبید الرحمن نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ سامنے سے آتے عمر کو دیکھ کر لب بھینچ لئے اب نہ جانے اس بچے کا کیا ہوگا؟ اس لے پالک بچے کی وجہ سے نفیسہ نے اپنا سب کچھ ہار دیا اب تو وہ اس بچے سے نفرت کریں گی ظاہر ہے انکی اپنی سوچیں تھیں

نفیسہ نے بھی اس کو آتے ہوئے دیکھا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اماں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں یہاں بہت سردی ہے اندر چلیں نہ پلیز اسکی آنکھوں میں اب بھی نیند بھری تھی وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ نفیسہ کے چہرے پہ پھیرتے ہوئے پریشان سا پوچھ رہا تھا

وہ چند لمحے اسکو دیکھتی رہیں انکی آنکھیں بھرنے لگی تھیں اور پھر یکدم انہوں نے کھینچ کر عمر کو گلے سے لگالیا تھا میرا بیٹا میرا عمر تمہاری اماں تمہارے لئے ساری دنیا چھوڑ سکتی ہے وہ تمہارے لئے ایک ایک سے لڑ سکتی ہے وہ تمہارے لئے جان دے بھی سکتی ہے اور لے بھی سکتی ہے یاد رکھنا وہ اس کا منہ چوم رہی تھیں تو کبھی ہاتھ عمر ٹھیک تھا یہ خیال ہی دنیا روشن کر گیا تھا

ڈاکٹر عبید الرحمن حیرت سے ان کو دیکھ رہے تھے کیا یہ عورت پاگل ہے؟

اماں کسی کو مارنا گناہ ہوتا ہے آپ کو نہیں پتہ؟

نفیسہ اسکی بات پہ مسکرا دی تھیں

ہاں ہوتا ہے لیکن جب کوئی آپ کی گردن دبا کر آپ کو مارنا چاہے یا پھر آپ کے سینے سے آپ کا دل نکالنے کی

کوشش کرے یا آپ کی سب سے محبوب رشتے کو ازیت دے تو اس کو مارنا جائز ہوتا ہے

عمر کی آنکھوں میں حیرت اتر آئی تھی ساتھ اسکا جسم کانپ رہا تھا اس کو سردی لگ رہی تھی

مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا کین یو ایکسپلین؟

نفیسہ بغیر جواب دیئے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں انہوں نے اپنا نیلا اور کوٹ اتارا تھا اور عمر کے کندھوں پہ اوڑھا

دیا پھر جھک کر اسکو اپنے بازوؤں میں اٹھالیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اماں آئی ایم ناٹ آکڈ نیچے اتاریں مجھے وہ خفگی سے منہ پھلا کر بولا تھا نفیسہ سنی ان سنی کرتی گھر کی جانب بڑھنے لگی تھیں ابھی وہ گیٹ کے اندر جاتیں کہ عبید الرحمن نے انکو پکارا تھا

کیا آپ پاگل ہیں؟

"میں ایک ماں ہوں" انہوں نے مڑے بغیر جواب دیا تھا



رات کی تاریکی پھیل چکی تھی ہر طرف سیاہ آسمان کا جال بچھا تھا ہارون اپنے گھر کے لان میں رکھے صوفے پہ بیٹھا آسمان کو گھورے جا رہا تھا آج کل وہ یوں ہی چپ چاپ سا رہتا ایک جگہ بیٹھتا تو گھنٹوں وہیں بیٹھا رہتا وہ اپنے اسی شغل میں مصروف تھا جب شاہد کی کار گھر کے اندر داخل ہوئی گاڑی سے اتر کے اندر کی جانب جاتے انکے قدم ہارون کو دیکھ کر تھمے تھے انہوں نے ایک گہری سانس بھری اور لان کی طرف چل دیئے ہارون کے قریب پہنچ کر انہوں نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا ہارون نے گردن موڑ کر ان کو دیکھا تھا اسکی گرے آنکھوں میں اداسی تھی شاہد کا دل دکھا تھا

www.kitabnagri.com

یہاں کیوں بیٹھے ہو یا رچلو اندر چلتے ہیں ایک شرط نج کی بازی ہی ہو جائے کیا خیال ہے ؟

پیارا درد دم گھٹ رہا ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی جیسے کسی نے میرے گلے میں پھندہ ڈال دیا ہو اور بار بار اس پھندے کو کھینچ کر میری گردن یہ تنگ کر تا جا رہا ہو تھوڑی دیر کے لئے وہ مجھے آزاد کرتا ہے اور پھر اگلے ہی لمحے

## Posted On Kitab Nagri

وہ پھندہ اتنا تنگ ہو جاتا ہے کہ میر اسانس رکنے لگتا ہے آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے؟ وہ انکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھ رہا تھا

انہوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ ہارون کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھ گئے تھے اور پھر نرمی سے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے

میرے ساتھ ایسا تب تب ہوتا ہے جب جب میں تمہاری آنکھوں میں اداسی دیکھتا ہوں تب تب ہوتا ہے جب تمہیں زرہ سی بھی تکلیف پہنچتی ہے تمہیں پتہ ہے ہارون میرا جی چاہتا ہے میں ہالے کے قدموں میں جا کر بیٹھ جاؤں اور اسکی منت کروں کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا نہ کرے لیکن پھر سوچتا ہوں کیا بیٹے کو بھیک دلوؤں؟ اتنا کمزور اور کم ظرف تو نہیں ہے میرا بیٹا ہو کیا؟

مجھ سے صبر نہیں ہوتا پیا میرا دل زخمی ہے میں خود کو ٹھیک کرنے کا وعدہ کر چکا ہوں اپنے ساتھ مزید زیادتی نہ کرنے کا عہد کر چکا ہوں لیکن مجھ سے یہ نہیں ہو رہا میں خود کو بے بس محسوس کرتا ہوں اور جب ایسا محسوس کرتا ہوں تو دل کرتا ہے اس پورے گھر کو جلا کر راکھ کر دوں ساری دنیا کو آگ لگا دوں میں یہ نہیں کر سکتا پیا میں اتنا مضبوط نہیں ہوں لوگ کہتے ہیں نماز پڑھو سکون ملے گا میں کیسے پڑھوں اسکا چہرہ آنکھوں میں فریم ہو کر رہ گیا ہے اور میں کس منہ سے اللہ کے سامنے جاؤں ایک لڑکی کی وجہ سے اللہ کیا کہے گا کہ ویسے تو ساری زندگی تم میرے پاس نہ آسکے اور اب آئے بھی تو اپنی غرض لے کر وہ شکست خوردہ سا لگتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہی تو بات ہے بیٹے اللہ کچھ نہیں کہتا اللہ ٹوٹے دلوں کو جوڑتا ہے یہ تو لوگ ہیں جو شکوے کرتے ہیں طعنے دیتے ہیں وہ تو سمیٹ لیتا ہے ڈھانپ لیتا ہے اور تم سے کس نے کہا ہے کہ نماز کو سکون کے لئے پڑھو نماز تو اطاعت کے لئے پڑھی جاتی ہے سکون تو بونس ہے جو اگر اس زندگی میں نہ بھی ملا تو اگلے جہاں میں مل جائے گا تم اس کے پاس جاؤ تو سہی وہ اپنے بندے کو سمیٹنا جانتا ہے وہ اپنے بندے کو ہیل کرنا جانتا ہے وہ نرمی سے سمجھا رہے تھے ہارون غور سے ان کو سنے جا رہا تھا

مطلب سکون کے لئے نماز پڑھنا بھی اپنی غرض میں شامل ہواناں؟ نماز صرف اللہ کے لئے ہونی چاہیے اس کے کسی بندے بندے یا پھر کوئی بھی اور کسی کے لئے بھی نہیں؟ ایسا ہی ہے ناں؟

بالکل درست تم دعا مانگ سکتے ہو کسی کے لئے بھی کچھ بھی اس دعا میں سکون مانگ سکتے ہو یا پھر وہ کام کرو جو اللہ کو پسند ہوں اس کے بندوں سے صلہ رحمی کرو عاجزی اختیار کرو اس کے سامنے جھکو اس کو پکارو وہ سکون دے گا ہارون اللہ اپنے کمزور بندوں سے بھی اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنی ایک نارمل بندے سے وہ خدا ہے اس کے پاس ہمارے جیسے پیمانے نہیں ہیں وہ ناپ تول نہیں کرتا وہ شکوہ نہیں کرتا یہ ہم انسان ہیں جو نیکیاں بھلا دیتے ہیں وہ نہیں بھلاتا

پپا آپ رستم سے زیادہ محبت کرتے تھے ناں کیونکہ وہ سٹر انگ تھا؟ وہ عجیب سے لہجے میں پوچھ رہا تھا شاہد کی اسکے ہاتھوں پہ گرفت ڈھیلی پڑی تھی انکی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا انہوں نے اپنے ہاتھ چھڑوا کر اٹھنا چاہا لیکن ہارون نے گرفت سخت کر دی تھی وہ ان ہاتھوں کو نہیں چھوڑ سکتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ بس مجھے زیادہ پسند تھا آخر کار انہوں نے بولنے کا فیصلہ کر لیا تھا

کیوں؟

وہ بہت سٹرانگ تھا بہت زہین بھی وہ جہاں جاتا تھا میرا سر فخر سے اونچا کر کے آتا تھا اس عمر میں بھی اسکو بات کرنے کا فن آتا تھا وہ بہت پیارا تھا ہارون انکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی انکی آواز بھیگ رہی تھی وہ میرا بہت خیال رکھتا تھا جب میں رات کو گھر آتا تھا تب وہ میرے پیر دباتا تھا وہ کہتا تھا پاپا آپ تھک جاتے ہوں گے ناں ہارون ہونٹ کاٹتے ہوئے انکو سن رہا تھا اسکا سر جھکا ہوا تھا وہ ہر جگہ تمہیں پروٹیکٹ کرتا تھا وہ تمہارا محافظ تھا وہ بہت کئیرنگ تھا مجھے اس سے محبت تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ مجھے تم سے پیار نہیں تھا ہارون میں تم سے بھی اتنا ہی پیار کرتا تھا اگر مجھے اس کے گریڈز خوش کرتے تھے تو تمہاری پینٹنگز مجھے لاجواب کرتی تھیں رستم جینیس تھا وہ ہر کام کر سکتا تھا لیکن ایک کام جو اس سے نہیں ہوتا تھا وہ پینٹ کرنا تھا اس سے ایک سیدھی لکیر تک نہیں کھینچی جاتی تھی مجھے نہیں پتہ تم کیوں اس سے چڑنے لگے ہارون نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کرنے کی کوشش کی تم کب اس سے ان سکیور فیل کرنے لگے میں کچھ نہیں جانتا میں بس اتنا جانتا ہوں کہ رستم تم سے بہت محبت کرتا تھا

ہارون اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور شاہد کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا اسنے انکے ہاتھوں پہ گرفت مزید سخت کی تھی تمام ہمت متحجم کی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب بولا تو اسکی آواز میں بس تکلیف تھی تھا



## Posted On Kitab Nagri

پیپا میں نے رستم کو نہیں مارا تھا وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا وہ ایک حادثہ تھا میں نے مم میں نے اس کو جان بوجھ کر نہیں مارا تھا وہ لفظ توڑ توڑ کر ادا کر رہا تھا بلآخر اس نے چودہ سال بعد یہ راز کھولنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا

شاہد نے زخمی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا اس وقت انکی آنکھوں میں تکلیف تھی کرب تھا ہارون کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا

ہارون چپ ہو جاؤ بیٹا اس بات کو یہیں دفن کر دو پلیز انہوں نے ہاتھ چھڑا کر اٹھنا چاہا جب ہارون نے جلدی سے انکے ہاتھ دوبارہ تھام لئے تھے

پیپا بس آج مجھے سن لیں میں اس راز کے بوجھ تلے دبتا جا رہا ہوں یہ مجھے اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے یہ مجھے ہانٹ کر رہا ہے خوف زدہ کر رہا ہے مجھے اس سے آزاد کر دیں یہ خوف یہ ان سکیورٹی اس کو میرے دل سے نکلنے دیں مجھے سنیں پلیز وہ جیسے التجا کر رہا تھا شاہد نے خاموشی سے ایک بار پھر اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لئے تھے وہ سننے کو تیار تھے

ہارون نے بتانا شروع کیا تھا ان دونوں باپ بیٹے کو یہیں چھوڑ کر ہم ذرا دیر کو اس گھٹن زدہ دوپہر میں واپس چلتے ہیں

وہ دونوں اس وقت اپنے والد کی اسٹڈی میں کھیل رہے تھے چونکہ آج نوال اور شاہد گھر پہ نہیں تھے اور گھر میں بس ملازم ہی تھے تب ہی ان دونوں کو یہاں آنے کا موقع مل گیا تھا دس سالہ ہارون ایک ایک دراز کھول کر

## Posted On Kitab Nagri

چیک کر رہا تھا جب اس کی نظر ایک دراز میں رکھی پیسل پہ پڑی اسکی آنکھوں میں چمک اتر آئی تھی اس نے فوراً وہ پیسل اپنے ہاتھ میں لے لی تھی

رستم یہ دیکھو مجھے کیا ملا ہے وہ جوش سے اپنے بھائی کو بتانے لگا تھا

رستم جو کسی کھیل میں مصروف تھا مڑ کر اسکی طرف دیکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں پستول دیکھ کر فوراً اٹھ کر اسکے

پاس آیا تھا اسکی سیاہ آنکھوں میں فکر تھی اس میں اور ہارون میں بس آنکھوں کے رنگ کا ہی فرق تھا

ہاری یہ پیسل ہے اس سے تمہیں ہارم ہو سکتا ہے لیواٹ اسکو یہیں پہ واپس رکھ دو اور چلو ہم باہر گارڈن میں

کھیلیں گے وہ اسکا ایک ہاتھ پکڑتے ہوئے کہہ رہا تھا

نو آئی لائک اٹ میں اس سے کھیلوں گا تمہیں پتا ہے اس سے صرف مونسٹرز کو ہارم پہنچتا ہے اچھے لوگوں کو

نہیں

نہیں ہاری میں تمہیں اس سے کھیلنے نہیں دوں گا اسے مجھے دے دو لاؤ جلدی سے دو مجھے اس نے ہارون کے ہاتھ

www.kitabnagri.com

سے پستول لینی چاہی تھی ہارون بدک کر پیچھے ہٹا تھا

رستم ڈونٹ یو ڈیر ٹوٹج می میرے پاس مت آنا میں اسی کے ساتھ کھیلوں گا سمجھے تم اور اگر تم نے اسکو مجھ سے

چھیننے کی کوشش کی تو میں اس سے تمہیں ماروں گا وہ ہمیشہ کی طرح غصے میں آچکا تھا

ہاری میں تمہارا بھائی ہوں تمہارا پروٹیکٹر گیواٹ ٹومی یہ اچھی چیز نہیں ہے تمہیں اس سے نقصان ہو سکتا ہے اس

نے ایک بار پھر آگے بڑھ کر ہارون سے پستول لینے کی کوشش کی تھی ہارون اب نیچے بیٹھ گیا تھا اور پستول اپنی

## Posted On Kitab Nagri

گود میں رکھ کر ٹانگوں کو پیٹ سے لگالیا تھا اس نے جب کوئی چیز نہیں دینی ہوتی تھی تو یہی کرتا تھا رستم بھی اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا تھا اور اس سے پستول چھیننے کی تگ و دو کر رہا تھا اسی چھینا جھپٹی میں کب ہارون نے پستول کو اپنے ہاتھ میں لیا اور کب فار کیا اسکو پتہ ہی نہیں چلا اسکو ہوش تب آیا جب اس نے اپنے بھائی کو اپنے پروٹیکٹر کو بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپتے دیکھا گولی سیدھا اسکی پیشانی میں لگی تھی خون ابل ابل کر نکلتا سفید ماربل کے فرش کو گیل کر رہا تھا ہارون پھٹی پھٹی نظروں سے چند لمحوں تک اپنے بھائی کو تڑپتے ہوئے دیکھتا رہا اور پھر گرتا پڑتا اس کے پاس آگیا تھا (چونکہ شاہد حسین کی اسٹڈی ساؤنڈ پروف تھی اسی لئے باہر کام کرتے ملازمین کو کچھ خبر نہ ہو سکی) اسکو دیر ہو چکی تھی رستم کا وجود بے جان ہو چکا تھا بالکل ساکت ٹھنڈہ

رستم میرے بھائی آریو اوکے؟ اس سے صرف مونسٹرز مرتے ہیں تم نہیں مر سکتے اٹھو پلیز پیا آگئے تو ہمیں ڈانٹ پڑیگی اٹھو پلیز دیکھو میں اب اس سے نہیں کھیلوں گا پیا کو مت بتانا اٹھ جاؤ یا ر پلیز بھائی ہونہ میرے اٹھو اسی وقت شاہد حسین نوال کے ساتھ وہاں داخل ہوئے تھے میں نے تم دونوں کو منع بھی کیا تھا یہاں کھیلنے انکے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر بے وہ اختیار پیچھے ہٹے تھے جبکہ نوال چیخنا شروع ہو چکی تھیں شاہد نے فوراً آگے بڑھ کر رستم کو اپنے بازوؤں میں اٹھالیا تھا لیکن دور کہیں وہ جانتے تھے کہ دیر ہو چکی ہے اب ہم واپس حال میں آجاتے ہیں

وہ ذرا دیر کو چپ ہوا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو تھے جبکہ شاہد حسین کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

پیاجھے اس وقت یہی لگتا تھا کہ گنز سے بس مونسٹرز مرتے ہیں مجھے نہیں پتہ تھا کہ گن سے نکلی ہوئی گولی کسی کے اعمال یا کردار نہیں دیکھتی وہ کسی کی اچھائی برائی نہیں دیکھتی وہ بس جسم دیکھتی ہے اور اس جسم کو چیرتی ہوئی نکل جاتی ہے اسکا چہرہ پسینے سے تر تھا وہ اب بھی ڈرا ہوا لگتا تھا

مجھے نہیں پتہ تھا وہ مر جائے گا آپ نے کہا تھا گنز سے بس مونسٹرز مرتے ہیں آپ کو یاد ہے ایک دفع ہم کوئی فلم دیکھ رہے تھے ہم سب تھے پوری فیملی اس فلم میں ایک آدمی کو گولی لگی تھی میں نے آپ سے پوچھا تھا پیاجھے وہ مر گیا؟ یاد ہے آپ نے کیا کہا تھا

شاہد نے پریشانی سے اس کو دیکھا تھا انکو کچھ یاد نہیں تھا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا ہارون کو انکا جواب سننا بھی نہیں تھا

آپ نے بولا تھا وہ نہیں مرے گا کیونکہ وہ اچھا آدمی ہے میں نے پوچھا تھا پھر یہ خون کس کا ہے جو اسکے جسم سے نکل رہا ہے؟ آپ کو یاد ہے آپ نے کیا کہا تھا؟

وہ انکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا شاہد نے نفی میں سر ہلایا تھا

پیاجھے آپ نے کہا تھا وہ خون نہیں ہے وہ ریڈ کلر کا # پینٹ " ہے وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا

مجھے رستم کا خون بھی خون نہیں لگا پیاجھے پینٹ لگا تھا سرخ کلر کا پینٹ مجھے لگا تھا وہ بھی اس فلم والے آدمی کی

طرح مرے گا نہیں کیونکہ رستم تو اچھا تھا ناں اور گنز تو بس مونسٹرز کو مارتی ہیں

شاہد کو لگا تھا جیسے کسی نے ان کو کھینچ کر تھپڑ دے مارا ہو وہ شکوہ تھا بالکل شکوہ

## Posted On Kitab Nagri

ہارون بھی خاموش ہو گیا تھا لیکن بس چند لمحوں کے لئے اس نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا تھا میں ہمیشہ سے اس بارے میں بات کرنے سے ڈرتا تھا کیونکہ مجھے لگتا تھا اگر آپ کو سب بتا دیا تو آپ مجھے چھوڑ دیں گے میں بہت ڈر گیا تھا پیامیری آنکھوں میں رستم کا وہ آخری چہرہ حفظ ہو کے رہ گیا تھا ایسے میں جب بھی آپ مجھ سے اس دن کا واقعہ پوچھتے تھے تو میں توڑ پھوڑ کرتا تھا چیختا چلاتا تھا اور آپ اس ٹاپک کو وہیں بند کر دیتے تھے ماما ایک بیٹا کھو چکی تھیں دوسرا نہیں کھونا چاہتی تھیں اسی لئے وہ مجھ سے کچھ نہیں پوچھتی تھیں میں اس وقت سے ڈرا ہوا ہوں پیامیری آنکھوں سے نکلتے آنسو شاہد کے ہاتھوں پہ گر رہے تھے وہ رک رک کر بول رہا تھا میں نے اپنے خوف کو باہر نہیں نکلنے دیا یہاں تک کہ وہ ایک بیماری بن گیا اور مجھے ڈرانے لگا مجھے اس خوف سے نکلنا ہے پیامیری مجھے مار رہا ہے میں تھک گیا ہوں اس بوجھ سے وہ بری طرح روتے ہوئے بول رہا تھا شاہد اپنی جگہ سے اٹھے اور اس کے ساتھ اسی گھاس پہ بیٹھ گئے انہوں نے نرمی سے اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کیئے تھے ہارون نے خوفزدہ نظروں سے انکو دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا اسے لگا تھا وہ اب ان ہاتھوں کو کبھی نہیں تھام سکے گا

www.kitabnagri.com

ہارون میں تمہارا باپ ہوں میں اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے اسی خوف کو نکالنا چاہتا ہوں میں جانتا تھا اس دن جو کچھ بھی ہوا وہ ایک حادثہ تھا میں تم سے کمیونیکٹ کرنا چاہتا تھا میں نے سچ تو اسی روز جان لیا تھا پتہ ہے

کیسے؟ وہ نرم لہجے میں پوچھ رہے تھے

کیسے؟ بے اختیار اس کے منہ سے پھسلا تھا



## Posted On Kitab Nagri

تمہاری پیٹنگز سے وہ جو تم نے رستم کے جانے کے بعد بس چند آخری پیٹنگز بنائی تھیں تمہیں شاید یاد نہ ہو لیکن مجھے یاد ہے تم جو کچھ دیکھتے تھے اسکو پینٹ کرتے تھے تم نے اس رات بھی پیٹنگز بنائی تھی ہارون میں نے دیکھی تھیں وہ پیٹنگز ساری غلطی تمہاری نہیں تھی میری بھی غلطی تھی میرے گھر میں دو کمسن بچے تھے مجھے چاہئے تھا کہ میں اپنی گن تمہاری پہنچ سے دور رکھتا یا پھر میں گن لاک کر کے رکھتا دراصل غلطی ہم دونوں کی نہیں یہ "بخت" تھا ہارون رستم اور ہمارا ساتھ اتنا ہی لکھا تھا ہارون حق دق سا ان کو دیکھے جارہا تھا وہ رونا بھول چکا تھا

وہ پیٹنگز جھوٹ یا خیالی بھی ہو سکتی تھی اس نے نظریں چرائی تھیں شاہد اس سارے وقت میں پہلی بار مسکرائے تھے

تم نے کبھی خیالی پیٹنگز نہیں بنائیں ہارون شاہد تم ہمیشہ وہی بناتے تھے جو تم ایکسپیرینس کرتے تھے یا پھر جو اپنے سامنے ہوتا دیکھتے تھے تم نے اس رات کے بعد پینٹ کرنا چھوڑ دیا میں تمہاری پیٹنگز کو بہت مس کرتا ہوں آخر میں ان کا لہجہ ادا ہو گیا تھا

پہلا اس واقعے کے بعد سے مجھے ہر رنگ سرخ نظر آتا ہے جب رنگ اپنی ترتیب پہ آجائیں گے میں پھر سے پینٹ کرنا شروع کروں گا لیکن اس سے پہلے میں یہ نہیں کر سکتا شاہد حسین بغیر جواب دیئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا یا تھا وہ مسکرا رہے تھے اندر چل کر کھانا کھائیں یا تم نے ابھی مزید رونا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

اس نے خاموشی سے اپنے سامنے پھیلا ہاتھ تھام لیا تھا اب اسے اس ہاتھ کے چھوٹنے کا خوف نہیں تھا اس کے سینے سے راز کا بوجھ ہٹ چکا تھا اب وہ اسکو مزید ہانٹ نہیں کر سکتا تھا وہ خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا



وہ اس وقت کمپنی کے آفس میں بیٹھے تھے کورٹ سے واپسی پہ وہ روز یہیں آتے تھے انکا کوٹ اسٹینڈ پہ ٹنگا تھا آنکھوں پہ عینک لگائے وہ اس وقت کسی فائل پہ نظریں جمائے بیٹھے تھے جب انکا موبائل تھر تھرایا انہوں نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر ٹیبل پہ رکھے موبائل کی طرف دیکھا جہاں unknown نمبر کالنگ لکھا آ رہا تھا کال اٹینڈ کر کے انہوں نے موبائل کان سے لگالیا تھا

ہیلو اسلام وعلیکم؟ وہ کال پک کرتے بولے تھے

جی معراج سلطان بات کر رہا ہوں آپ کون؟

دوسری طرف شاید تعارف کروایا گیا تھا

اچھا اچھا فہم مرزا کہتے کیسے مزاج ہیں آپ کے؟ دراصل صبح آپ کا پیغام پہنچایا تھا میرے سیکریٹری نے لیکن میں مصروف تھا تب ہی کال نہیں کر سکا معذرت انہوں نے شائستگی سے معذرت کی تھی

فون کی دوسری طرف کچھ کہا گیا تھا

وہ ذرا دیر کو خاموش ہو گئے تھے شاید مقابل کی الفاظ ذہن میں جذب کرنا چاہ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

دیکھیں فہیم صاحب میں آپ کو ایک بار پہلے بھی یہ بات بتا چکا ہوں اور آج ایک بار پھر بتا دیتا ہوں "میں ہیون (Heaven) نہیں بچوں گا وہ میرے بچوں کا حق ہے وہاں جو رہتے ہیں وہ بھی میری اولاد ہیں لہذا آپ میری یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالیجئے کہ میں وہ جگہ نہیں بچوں گا ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا گیا تھا مارکیٹ پر انز سے ڈبل کی بات کرتے ہیں ناں آپ میں وہ جگہ ساری دنیا کے بدلے میں بھی نہیں بچوں گا آئندہ اس معاملے میں مجھ سے بات مت کیجئے گا خدا حافظ انہوں نے اگلے کی بات سنے بغیر کال کاٹ دی تھی انکا موڈ خراب ہو گیا تھا انہوں نے عینک اتار کر ٹیبل پہ رکھ دی تھی سرپاور چیئر کی پشت سے ٹکا لیا تھا اسی وقت ان کے آفس کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی تھی جیسے کسی نے دو انگلیوں سے دروازے کو ہلکا سا بجایا ہو وہ کرنٹ کھا کر سیدھے ہوئے تھے یہ دستک اس دستک کو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتے تھے وہ اتنے حیران تھے کہ اجازت اندر آنے کی ہی نہ دے سکے دروازے کے پار کھڑے شخص کو شاید اجازت کی ضرورت بھی نہیں تھی وہ دستک دینے کے دس سیکنڈ بعد ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا نوار دراز قد تھا آنکھیں سیاہ تھیں چمکتی ہوئی زہین بال ماتھے پہ بکھرے تھے رنگت صاف چمک شرٹ اور جینز میں ملبوس نوجوان کو دیکھ کر معراج اپنی جگہ سے اٹھے تھے اسکو دیکھتے ہی انکی آنکھیں چمک اٹھی تھیں ان میں شناسائی سی جاگی تھی محبت سی نظر آئی تھی وہ مسلسل مسکرا رہے تھے وہ بھی مسکرایا تھا مسکراتے ہوئے اس کے دونوں گالوں میں گڑھا بنتا تھا

میں نے اندر آنے کی اجازت نہیں دی وہ خفگی سے بولے تھے

جیسے کہ مجھے ضرورت تھی؟ وہ ابرو اچکاتے وہیں سے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اب وہ نوجوان انکے قریب پہنچ کر ان سے بغل گیر ہوا تھا معراج کافی دیر تک اس کو یونہی سینے سے لگائے کھڑے رہے اور تھوڑی دیر بعد اسکو خود سے الگ کیا تھا

اب زخم کیسا ہے؟ ریکور کر رہے ہوناں؟ وہ اسکو دیکھتے فکر مندی سے پوچھ رہے تھے

میں ٹھیک ہوں نج صاحب بہت ڈھیٹ جان ہوں اتنی جلدی نہیں مرنے والا ویسے ابھی کوئی کہہ رہا تھا کہ مجھے اجازت لے کر آنا چاہئے اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا اسکی آواز بہت اچھی تھی ایسی آواز جسے کئی گھنٹوں بغیر بور ہوئے سنا جاسکے

بکومت سوچ سمجھ کر بولا کرو انہوں نے ڈپٹا تھا ساتھ اسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ انکے سامنے والی کرسی پہ ریلکس سا بیٹھ گیا تھا

عمر تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا کورٹ آجاتے یا مجھے بلا لیتے کہیں

میں نے پتا کروالیا تھا شمس صاحب اور سفیر آج نہیں آئے تب ہی آیا ہوں اب کچھ لوگوں نے خود تو آنے کی زحمت نہیں کی تو بیمار کو اپنا حال سنانے آنا ہی پڑا وہ ٹیبل پہ رکھے پیپرو ویٹ کو گھماتے ہوئے بول رہا تھا

تمہیں کیسے پتا وہ دونوں آج نہیں آئے؟

مجھے سب پتا ہوتا ہے اس نے کندھے اچکائے تھے

خیر کچھ پتہ لگا کس نے کیا ہے یہ سب؟ وہ اس کے بازو کی طرف اشارہ کرتے بولے تھے

## Posted On Kitab Nagri

جج صاحب جس نے بھی یہ کیا تھا ناں وہ اپنی سزا بھگت رہا ہے آپ کو کیا لگتا ہے عمر حیات اپنا خون بہایا جانا بخش دے گا؟ ان کو آسان ہدف لگا تھا میں لیکن خیر اب بھگتیں گے وہ محض سا کہہ رہا تھا جیسے ان کو سبق سکھا کر بہت مزہ آیا تھا

اور گاڑی اسکا کیا کیا؟ ریپیئر کروالی؟

ہاں میرے باپ کی شوگر ملز لگی ہیں ناں بہت پیسا ہے میرے پاس جو گاڑی ریپیئر کروا تا وہ جل کے بولا تھا پھر اب تک کیا وہی کنڈیشن ہے گاڑی کی؟

اب میں نے یہ بھی نہیں کہا وہ شیطانی مسکراہٹ سے بولا تھا اس رات ان تین لوگوں میں سے ایک کے سر کی ورکشاپ ہے وہ میرے گھر سے گاڑی لے کر گیا ریپیئر کروائی اور پھر واپس چھوڑ بھی گیا

اب چھوڑ دو یہ سارے کام اور سدھر جاؤ اتنا خون بہا کر بھی تمہیں سکون نہیں آ رہا کیوں خوا مخواہ کسی سے دشمنی کرتے ہو اس بار تو خدا کا شکر ہے تم بچ گئے اگلی بار کی کوئی گیر نی نہیں ہے بیٹے انکے لہجے میں واضح فکر مندی تھی

جج صاحب پہلے یہ خون اتنا قیمتی نہیں تھا اب یہ خون اتنا قیمتی ہے (آنکھوں کے پردے پہ ایک مہربان لڑکی کا چہرہ لہرایا تھا) کہ اگر کسی نے اسکا ایک قطرہ بھی بہانے کی کوشش کی تو عمر حیات اس کے ساتھ وہ کرے گا کہ اسکی

نسلیں یاد رکھیں گی اسکا لہجہ اب بھی دھیمہ تھا لیکن اسکی آنکھوں میں ایک سرد سا تاثر تھا

اب اس بات کا کیا مطلب ہے؟



## Posted On Kitab Nagri

آپ نہیں سمجھ سکتے عمر ہو گئی ہے اب آپ کی یہ ہم جوان لوگوں کی باتیں ہیں آپ کے اللہ اللہ کرنے کے دن ہیں

اچھا اچھا اب بس اتنا بھی بوڑھا نہیں ہوا میں وہ خفگی سے بولے تھے اور پھر ذرا جھک کر دراز سے اپنی چیک بک نکالی تھی عمر خاموشی سے ان کو دیکھ رہا تھا اب وہ ایک چیک پہ کچھ رقم درج کر رہے تھے عمر کے لب بھیج گئے تھے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

اب مجھے جانا چاہئے وہ سپاٹ سا بولا تھا  
معراج نے چیک اسکی طرف بڑھایا تھا یہ لیتے جاؤں میں خود آکر دے جاتا لیکن ذرا مصروف تھا انکے چہرے پہ بس سادگی تھی

میں اس لئے نہیں آیا تھا آپ جانتے ہیں مجھے یہ کن اکھیوں سے چیک کی جانب دیکھا تھا بالکل پسند نہیں اور نہ ہی میں یہ رقم خرچ کرتا ہوں آپ کے بچے ہیں یہ رقم انکا حق ہے وہ جھنجھلا یا سا تھا

معراج خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور اس کے بالکل سامنے آکر کھڑے ہوئے تھے وہ کاغذ کا ٹکڑا اسکی شرٹ کی جیب میں رکھا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پہ رکھے تھے

یہ سب تمہارا حق ہے اپنے حق سے پیچھے ہٹنا بزدلی ہوتی ہے اپنا حق بنا لڑے کسی کو دینا قارئ لوگوں کا کام ہوتا ہے تم مجھے اتنے ہی عزیز ہو جتنے میرے باقی بچے تم یہ رقم خرچ کرو یا کچرے کے ڈھیر پہ پھینکو مجھے کوئی غرض نہیں لیکن مجھے یہ رقم دینے سے منع مت کرو وہ نرمی سے کہ کر خاموش ہو چکے تھے

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے

خیر میں چلتا ہوں کہیں پہنچنا ہے مجھے وہ بول کر رکنا نہیں تھا تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا اس

نے ابھی ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اسے اپنے عقب سے معراج کی آواز سنائی دی

اپنی ماں سے ملنے جاؤ عمر اسے ضرورت ہے تمہاری وہ بوڑھی ہو رہی ہے اولاد بڑھاپے کا سہارا ہوتی ہے اس کو

بے سہارا مت کرو انکے لہجے میں سادگی اور خلوص دونوں تھے

عمر حیات کی گرفت ہینڈل پہ سست پڑی تھی اسکی آنکھوں میں زخمی سا تاثر ابھرا تھا جسے وہ فوراً چھپا گیا تھا

میں اگر ان کے ساتھ ہوتا ہوں تو انکو یہ سننا پڑتا ہے کہ میں گندہ خون ہوں اسکا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے

عاری تھا

پھر تو تم اس بات پہ مہر لگا آئے ہو کوئی گندہ خون ہی اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں اکیلا چھوڑتا ہے انکو بے سہارا

کرتا ہے لوگوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ جیسے چاہیں ان پہ طنز کریں جیسا چاہے انکے ساتھ سلوک کریں جو ان اولاد

طاقت ہوتی ہے حوصلہ ہوتی ہے تم اس عورت کا حوصلہ توڑ آئے ہو عمر اسکی طاقت چھین آئے ہو کسی سے اسکا

کچھ چھیننا ظلم ہوتا ہے تم ظالم بن گئے ہو بیٹے

عمر کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا جیسے کسی نے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو

وہ جھیل سکتی ہیں انہوں نے اس سے زیادہ جھیلا ہے وہ مڑے بغیر بولا تھا اور دروازہ کھول کر نکل گیا تھا

پیچھے معراج نے افسوس سے سر ہلایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ ٹھیک کہتی تھیں

عمر ہٹ دھرم ہے



سلطان منزل کا لاؤنج اس وقت کا بے ترتیبی کا شاہکار لگ رہا تھا صوفے کے کشن نیچے گرے پڑے تھے سامنے شیشے کی میز پر کئی طرح کے سنیکیس کے پیکٹس آدھے کھلے پڑے تھے اور کچھ خالی پیکٹس نیچے پڑے اپنی بے قدری کو رو رہے تھے آج ویک اینڈ تھا ہالے سلطان آج گھر پر تھی حسن اور وہ لاؤنج میں بیٹھے کوئی ڈرامہ دیکھ رہے تھے ساتھ ساتھ تبصرے بھی جاری تھے اماں کسی کام میں مصروف تھیں ورنہ لاؤنج کی یہ حالت دیکھ کر وہ جوتا اٹھانے سے گریز نہ کرتیں مہر آجکل اپنے کمرے سے بہت کم نکلتی تھی ہالے نے بھی اس کو زیادہ فورس نہیں کیا تھا وہ اسکی ناراضگی سمجھتی تھی (اسکے حساب سے ناراضگی)

دیکھو دیکھو ذرا اس منحوس عورت کو اب اگر لڑکا شادی کے لئے راضی ہو ہی گیا ہے تو لہٹیوڈ کیوں دکھا رہی ہے یہ حسن تھا جس کو یہ ہیروئن پہلے دن سے نہ پسند تھی

تمہیں کیا تکلیف ہے حسن غلام اسکی زندگی ہے جس سے مرضی شادی کرے ویسے بھی یہ لڑکا مجھے ذرا نہیں پسند اس نے کھلم کھلا اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا وہ باقی دنوں کے برعکس آج گلابی رنگ کے ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھی بالوں کو گول مول باندھ رکھا تھا غرض کہ آج وہ ہر طرح سے سنڈے منار ہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اس کے ابھی اتنے برے دن نہیں آئے جو تم بھی اسکو پسند کرنے لگو شیر ویسے بھی شیرنیوں کو پسند آتے ہیں  
بکریوں کو نہیں

ہیلو گائز ہارون کی آواز پہ ان دونوں نے مڑ کر دیکھا تھا ہالے دل سے مسکرائی تھی اور اپنے قریب اس کے لئے  
جگہ بنائی تھی وہ بھی اسکو دیکھ کر مسکرایا تھا ہتھیلی کی بند مٹھی اسکی بند مٹھی سے ٹکرائی تھی اور اس کے ساتھ ذرا  
سے فاصلے پہ بیٹھ گیا تھا اس نے سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی وہ ہالے سے دور نہیں بھاگنا چاہتا  
تھا اس نے محبت کی تھی یہ کوئی گناہ نہیں تھا جس کو چھپایا جائے یا جس سے نظریں چر آئی جائیں محبت نہیں  
ملی وہ تکلیف الگ سہی لیکن اسکو اپنی اور ہالے کی دوستی عزیز تھی  
تم نے پھر یہ ڈرامہ لگالیا ہے پتا بھی ہے اسکا ہیر و کتنا زہر لگتا ہے مجھے گندی آنکھوں والا ہنہ ہارون اس کے ہاتھ  
میں پکڑے باؤل سے چپس اٹھاتے بولا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خیر تم سے تو زیادہ ہی پیارا ہے  
کہاں میری گرے آنکھیں کہاں یہ بھینگا کمال کرتی ہو ہالے تم بھی  
اسکا رنگ تو دیکھو تم کتنا صاف ہے سکن کتنی فیئر ہے اتنی کلئیر سکن تو لڑکیوں کی بھی نہیں ہوتی وہ ٹی وی پہ نظریں  
جماتے بولی تھی

یا اللہ اب یہ دن بھی دیکھنے کو رہ گیا تھا تم نے مجھے میرے سانولے رنگ کا طعنہ دیا ہے میں تمہیں sue کروں گا  
تم یہاں racism پھیلا رہی ہو وہ گویا دہائی دیتے ہوئے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اللہ اللہ ہارون توں چپ کر کہ باہسین یا میں تیکوں چاتے باہر سٹاں میڈا دماغ خراب کریندہ پیاہیں (اللہ اللہ  
ہارون تم چپ کر کے بیٹھو گے یا تمہیں اٹھا کر باہر پھینکوں دماغ خراب کر رہے ہو)  
کتنی بار میں نے تمہیں کہا ہے یہ عربی میرے سامنے مت بولا کرو مجھے نہیں سمجھ آتی  
ویسے میرا قد پانچ فٹ چار انچ ہے حسن کی سنجیدہ سی آواز پہ ہالے اور ہارون نے اچھنبے سے اسکو دیکھا تھا  
تو؟ ہالے کے ابرو تفکر سے سکڑے تھے

اور میرا وزن پچاس کلو ہے وہ کشن گود میں رکھے آلتی پالتی مارے بیٹھا اب بھی سنجیدہ ہی تھا  
اب کہ ہالے کا دماغ گھوما تھا

تو کیا کروں گینڈے؟ سر پہ اٹھالوں تمہیں یا کوئی تمغہ دوں کہنا کیا چاہ رہے ہو؟

پہلی بات یہ کہ میں گینڈہ نہیں ہوں دوسری بات یہ کہ اتنے وزن اور اتنے قد کے ساتھ میں بیٹھا ہوا آپ کو نظر  
نہیں آ رہا جو آپ دونوں بول بول کر میرا ڈرامہ spoil کر رہے ہیں تیسری بات یہ کہ یہ ہیروئن میری فیورٹ  
ہے میں خود کو اس کی آنکھوں میں ڈوبتا محسوس کرتا ہوں اور چوتھی بات یہ کہ آپ دونوں انگلی سے باری باری  
دونوں کی جانب اشارہ کیا تھا ہمارا آئی کونٹیکٹ نہیں ہونے دے رہے وہ کہہ کر بیٹھا نہیں تھا فوراً صوفے سے اتر  
کر باہر بھاگا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ابھی میں تمہیں ڈبوتی ہوں کراچی کے سمندر میں تمہاری یہ مجال کہ تم کسی لڑکی کے بارے میں سوچو آئی کنٹیکٹ کرے گا ہاں؟ بہن کے سامنے نامحرم لڑکی کی تعریف کرے گا ہاں؟ وہ جارحانہ طور لئے اسکی جانب بھاگی تھی

ہالے ادھر آؤ یاد دہن کرو اسکو بات کرنی ہے تم سے ہارون نے پیچھے سے پکارا تھا

میں اسکو چھوڑوں گی نہیں یہ بہت بگڑ رہا ہے

وہ تمہیں تنگ کر رہا ہے ورنہ یہ ہیروئن تو خود اپنے سگے باپ کو اچھی نہیں لگتی ہوگی حسن تو پھر دور کی بات ہے

ہالے ہنس پڑی تھی

بد تمیز ایسا نہیں کہتے کسی لڑکی کو وہ واپس اپنی جگہ پہ آ کے بیٹھتے ہوئے بولی تھی

ہاں تو تم اسکا accent تو دیکھو بالکل فیک لگ رہا ہے

اچھا اچھا چھوڑو دہن کرو تم نے کیا بات کرنی تھی؟ وہ مکمل اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

www.kitabnagri.com

اس دن سفیر اتنے غصے میں کیوں تھا؟ وہ سیدھا مدعے پہ آیا تھا

ہالے نے ایک گہری سانس بھری تھی

انکو لگتا ہے کہ اس دن ممانی جان کے آنے کا مجھے پتہ تھا اور وہ میری مرضی سے آرہی تھیں اور یہ سب ان کو

چچی نے بتایا تھا

تو تم نے کیا کہا؟ وہ اپنی گرے آنکھوں کو ہالے پہ مرکوز کئے پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ظاہر ہے سچ بتایا میں واقعی نہیں جانتی تھی

اس نے یقین کیا؟

مجھے نہیں لگتا کہ انکو یقین آیا میری بات کا میں چہرہ پڑھ لیتی ہوں انکی آنکھوں میں یقین نہیں تھا انہوں نے بس سن لی بات مانی نہیں

ایک بات کہوں ہالے کانوں کا کچا مرد محبت کر تو سکتا ہے لیکن نبھا نہیں سکتا ایسے مرد کے ساتھ ہر دن ایک آزمائش ہوتا ہے تمہیں یقین ہے تم اسکے ساتھ خوش رہ لو گی؟ اسکے لہجے میں کوئی رقابت کوئی جلن نہیں تھا اسکا لہجہ سادہ تھا مخلص تھا

پلیز اب تم شروع مت ہو جانا ویسے کیا کم مسئلے ہیں جو تم مزید بڑھا رہے ہو میں ان کے ساتھ رہ لوں گی یہ میری چوائس ہے

جیسا تم بہتر سمجھو میں پھر بھی یہی کہوں گا سوچ لو ایک بار

اچھا تم یہ سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ اس بار میرے برتھڈے پہ کیا دے رہے ہو ایک ہفتہ ہی رہ گیا ہے بس

ڈھیر ساری دعائیں اور بھلا کیا دے سکتا ہوں میں؟ وہ چہرے پہ مسکینیت طاری کرتا بول رہا تھا

مجھے تو ہیرا چاہیے بلکہ چلو ابھی چل کر خرید کر آتے ہیں لنچ بھی باہر کریں گے میں بور ہو رہی ہوں وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہیرے پیسوں سے آتے ہیں اس وقت میں کنگال ہو گیا ہوں مس ہالے سلطان مجھے بیچ آؤ پھر لے لینا ہیرے  
جواہرات

اللہ اللہ اب تم اٹھ رہے ہو یا میں جاؤں اکیلی؟

چینج تو کر کے آ جاؤ چلتے ہیں وہ صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا

اس میں کیا برائی ہے اچھی خاصی تو لگ رہی ہوں وہ اپنے گلابی ٹراؤزر شرٹ کی شکنیں درست کرتی بولی تھی  
خاموشی سے جاؤ اور چینج کر کے آؤ اور ایک بات اور کوئی ایسا جوڑا پہنو جس کا دوپٹہ کم از کم چار گز کا ہو چلو اب  
چلتی پھرتی نظر آؤ مجھے وہ اس کو تپانے کو بولا تھا

کہیں جارہے ہو تم دونوں؟ لاؤنج کے دہانے پہ کھڑے سفیر کی آواز پہ ہالے نے مڑ کر دیکھا تھا جبکہ ہارون نے  
نگاہیں ٹی وی پہ جمالی تھیں آنکھوں کی شوخی غائب ہو چکی تھی مسکراہٹ کی جگہ اب لب بھینچ رکھے تھے  
جی ہم شاپنگ کرنے جارہے ہیں حسن بھی ساتھ جائے گا اور بجو بھی آپ آنا چاہیں گے؟

سفیر کو آفس جانا ہو گا ہالے وہ مصروف سا بندہ ہے تم جاؤ چینج کر کے آؤ ہم لیٹ ہو رہے ہیں اس نے اب بھی  
اس طرف نہیں دیکھا تھا یا شاید وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا

شیور کیوں نہیں ویسے بھی آج سنڈے ہے آفس کی چھٹی ہے میں چینج کر کے آتا ہوں تم میرے ساتھ چلنا ہالے  
وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

ہالے بھی تیار ہونے چلی گئی ابھی اس کو مہر ماہ کو بھی راضی کرنا تھا

## Posted On Kitab Nagri



معراج سلطان کو آفس سے آئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن حسینہ بیگم انکو کہیں نظر نہیں آئی تھیں انہوں نے ملازمہ کو کہہ کر انہیں بلوایا تھا اور اب ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے اسی وقت وہ کمرے میں داخل ہوئیں وہ تھکی تھکی سی تھیں بجھی بجھی معراج نے انکو فکر مندی سے دیکھا تھا

آپ کب آئے؟ پانی لاؤں آپ کے لئے؟ انہوں نے کھڑے کھڑے پوچھا تھا معراج خاموشی سے انکو دیکھتے رہے کچھ بولے نہیں

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ بیٹھیں بات کرنی ہے ہمیں وہ انکو کندھوں سے پکڑ کر سونے پہ بٹھاتے بولے تھے کیا بات کرنی ہے؟ صبح جو بات ہوئی وہ کیا کم تھی جواب مزید بات کریں گے ہم؟ وہ تلخ لہجے میں بولی تھیں کیا ہوا ہے صبح بابا نے مجھ سے سفیر اور ہالے کے رشتے کی بات کی اور میں نے ہاں کہہ دی اس میں ایسی بھی کیا غلط بات ہے؟ ظاہر ہے ہم نے ہالے کی شادی کرنی تو ہے ناں

اور مہرماہ اسکا کیا؟ وہ پسند کرتی ہے سفیر کو یہ رشتہ اسکا حق تھا آپ میری بیٹی کا حق کسی اور کو نہیں دے سکتے میں یہ نہیں ہونے دوں گی آپ کو بابا سے بات کرنی ہوگی اور اس رشتے سے انکار کرنا ہوگا معراج ورنہ ہم دونوں میں دوریاں آجائیں گی

کیا ہم دونوں میں دوریاں نہیں ہیں؟ ہم کئی کئی دن ایک دوسرے سے کام کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں کرتے آپ مجھے وقت نہیں دیتیں میری خدمت تو دور کی بات ہے آپ میری بنیادی ضرورتیں تک بھول گئی ہیں ہم

## Posted On Kitab Nagri

دونوں میں ویسے بھی بہت فاصلے ہیں اگر آپ بڑھانا چاہتی ہیں تو موسٹ ویکم وہ ایسے ٹھنڈے لہجے میں بولے تھے کہ حسینہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی تھی رہی بات پسند کی تو ہزاروں لڑکیاں ہیں جو سفیر کو پسند کرتی ہیں تو کیا ایک ایک سے شادی کرنے لگ جائے گا وہ؟ میری بیٹی کسی کا حق نہیں چھین رہی سفیر اور وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اگر سفیر مہر کو پسند کرتا ہوتا تو میں اپنی بیٹی کو ان دونوں کے بیچ سے ہٹا لیتا اور میری بیٹی اتنی باوقار ضرور ہے کہ وہ ہٹ بھی جاتی وہ آپ کی بھی بیٹی ہے آپ کو خوش ہونا چاہئے اسکی خوشی میں آپ کیوں ایک بے جاضرہ اڑی ہیں وہ جیسے تھک کر بولے تھے

میں کچھ نہیں جانتی معراج ہالے کی شادی ہارون سے بھی ہو سکتی ہے لیکن مہر اسکے لئے میں کہیں اور کا سوچ بھی نہیں سکتی میں یہ رشتہ نہیں ہونے دوں گی آپ لکھ لیں میری بات میری بیٹی کا حق نہیں مار سکتے آپ وہ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی تھیں یہ انکا آخری حربہ تھا معراج انکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے وہ انکی محبوب بیوی تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو



Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

معراج نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ خاموشی سے کمرے کی کھڑکی میں جا کر کھڑے ہو گئے تھے انکی نظریں باہر لان میں بیٹھے ہالے اور حسن پہ جمی تھیں کافی دیر بعد جب وہ بولے تو انکی آواز سنجیدہ تھی

آپ مجھ سے عمر میں پانچ سال بڑی تھیں طلاق یافتہ تھیں لیکن میں نے پھر بھی آپ سے شادی کی اور آپ کا ماضی سوائے بابا کے کسی کو نہیں بتایا شادی کے دس سال تک ہماری اولاد نہیں ہوئی میں نے آپ کو طعنہ تو دور ایک ایسا لفظ بھی نہیں کہا جس سے آپ کی دل آزاری ہو میں آپ کے سابق شوہر کے بیٹے کو آج تک فائیننشلی سپورٹ کرتا ہوں انیس سال بیگم انیس سال سے آپ مجھ سے غافل ہیں میں بیمار ہوں ٹھیک ہوں مر رہا ہوں جی رہا ہوں آپ کو کچھ پتا نہیں ہوتا لیکن مہر اس نے کیا کھایا کیا پیا یہاں تک کہ اس نے آج دن میں کتنے الفاظ بولے ہیں آپ کو سب یاد ہوتا ہے آپ کی نمازیں آپ کے نوافل ہر گزرتے دن کے ساتھ لمبے ہوتے جا رہے

## Posted On Kitab Nagri

ہیں لیکن مجھ سے بات کرنے کو آپ کے پاس چند منٹ نہیں ہوتے وہ بچی مہر وہ آپ کی بیٹی نہیں رہی وہ آپ کا جنون بن چکی ہے اور جنون سے جتنی جلدی جان چھڑوائی جائے اتنا ہی اچھا ہوتا ہے میں نے آپ کے سارے حقوق ادا کئے ہیں اب وقت آ گیا ہے کہ آپ میرے حقوق کا حساب دیں آپ سے محبت کے سارے حق ادا کئے ہیں اب بیٹی کی باری ہے میں جتنی محبت آپ سے کرتا ہوں اس سے ہزار گنا زیادہ اپنی بیٹی سے کرتا ہوں میری ایک بات یاد رکھیں اگر ہالے اور سفیر کا رشتہ آپ کی وجہ ٹوٹا تو اس گھر میں ایک اور رشتہ بھی ٹوٹے گا آپ کا اور میرا رشتہ انکا لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا حسینہ نے بے یقینی سے ان کو دیکھا تھا آپ مجھے چھوڑ دیں گے مجھے وہ اپنے سینے پہ انگلی سے دستک دیتی پوچھ رہی تھیں آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میں وہی ہوں جس سے شادی کرنے کو آپ نے چھ سال میرے ابا کے در کے کے چکر لگائے تھے کتنے وعدے کتنے عہد کئے تھے آپ نے آج اس دن کے لئے؟ انکے آنسو ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے انکے لہجے میں دکھ تھا معراج کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ ان کے قریب آ کر بیٹھ گئے تھے اور انکے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے حسینہ نے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن معراج نے گرفت مضبوط کر دی

میں نہیں جانتا کونسا گلٹ آپ کو کھا رہا ہے کونسا راز آپ کو کھوکھلا کر رہا ہے کیا چیز آپ کے دل کا خون چوس رہی ہے میں نہیں جانتا لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ کچھ راز کھول دینے چاہئے کچھ گلٹس کو نوچ کر باہر پھینکنا چاہیے کچھ باتوں کو کہہ کر دل ہلکا کر لینا چاہیے سہی وقت پہ قابل اعتبار لوگوں کے ساتھ میں آپ کا سہی وقت ہوں مجھ پہ اعتبار کر کے دیکھیں ایک بار میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آپ کو مایوسی نہیں ہوگی انکے لہجے میں مان تھا یقین

# Posted On Kitab Nagri

دہانی تھی حسینہ کے جی میں آیا کہ سب کچھ کہہ دیں سب بتا دیں لیکن پھر ایک آواز انکے کان کے پردوں پہ  
لہر آئی تھی

کوئی بھی آپ کا خلوص نہیں سمجھے گا کوئی بھی آپ کا یقین نہیں کرے گا کوئی بھی کوئی بھی انکے کانوں میں مسلسل یہی تکرار چلتی رہی اور پھر بلا آخر

مجھے جانے دیں مہر کو بخار ہے میں آج رات اس کے پاس رہوں گی وہ سپاٹ سے لہجے میں بولتی نرمی سے اپنے ہاتھ چھڑاتی کمرے سے نکل گئی تھیں

معراج صاحب نے افسوس سے ان کو جاتے دیکھا تھا



چھوٹے سے لان والا گھربا اداس نہیں تھا اجڑی ہوئی گھاس کو گویا نئی زندگی ملی تھی عمر اپنی چھوٹی سی سائیکل پہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا نفیسہ کو پاکستان واپس آئے دو مہینے بیت چکے تھے انکا سارا دن مصروف گزرتا گوا کہ وہ اب لاء کی پریکٹس نہیں کر سکتی تھیں لیکن پھر بھی وہ گھر سے تیار ہو کر روزانہ اسی وقت نکلتیں جیسے پہلے نکلتی تھیں ان کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا آج وہ گھر پہ تھیں اور انہوں نے زری کو بھی اپنے گھر پہ بلا رکھا تھا چھوٹی سی گول میز پہ کھانے کے برتن اب بھی رکھے تھے جنہیں زری اٹھا اٹھا کر کچن میں رکھ رہی تھیں جبکہ نفیسہ خاموشی سے انکو دیکھ رہی تھیں

زری تمہارا اور میرا کیا تعلق ہے؟ نفیسہ کے اچانک سوال یہ زری نے اچھنبے سے انکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ ہم دونوں بچپن کی دوست ہیں اور میں تمہارے کزن کی بیوی بھی ہوں دوست کون ہوتا ہے؟ انکا لہجہ سنجیدہ تھازی کو کچھ گربڑ کا احساس ہوا ان کے برتن اٹھاتے ہاتھ تھمے تھے وہ نفیسہ کے ساتھ رکھی کرسی کو کھینچ کر اس پہ بیٹھ گئی تھیں کیا کہنا چاہتی ہو کھل کر کہو؟

دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے اچھے برے میں آپ کا ساتھ دے آپ کو سپورٹ کرے آپ سے وفادار رہے جس کے ساتھ آپ اگر دن کے دس منٹ بھی گزاریں تو اپنے دل کو خوش محسوس کریں جس سے آپ ہر بات بنا جھجک کہہ سکیں جو آپ کی آنکھوں میں دیکھ کر سمجھ جائے کہ آپ ٹھیک نہیں ہیں جو آپ کے لہجے سے اندازہ لگا لے کے آپ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے وہ بولنے پہ آئیں تو بولتی چلی گئیں

اور کیا ان سب میں سے کوئی ایک ایسا کام ہے جو میں نے ہماری دوستی میں نہ کیا ہو؟ انکا لہجہ سپاٹ تھا نہیں نفیسہ آج کیا ہو گیا ہے تمہیں ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے میں نے تم سے کبھی کوئی شکایت تو نہیں کی

تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میری گاڑی کو "بیکری" کے باہر آگ لگائی گئی تھی جبکہ نیوز میں ایسی کوئی بات نہیں آئی نیوز میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ میری گاڑی کو آگ لگائی گئی ہے انہوں نے جگہ مینشن نہیں کی تھی انکا لہجہ سرد تھا برف جیسا سرد

زری کے مانو کا ٹوٹو لہو نہیں بدن میں بہت دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میں وہ دراصل تم نے۔۔۔۔۔ زری نے بولنا چاہا لیکن وہ اسکی نہیں سن رہی تھیں

تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میرے اکاؤنٹس فریز ہو چکے ہیں جبکہ میں نے تمہیں یہ بات نہیں بتائی اور نہ کسی نیوز چینل پہ یہ خبر نشر ہوئی ہے میں نے چیک کیا ہے

تم مجھے ایک موقع دو میں سب سمجھاتی ہوں تمہیں وہ باقاعدہ گھگھیا رہی تھیں

تمہیں کیسے پتہ چلا کہ عمر کو اسکول سے نکال دیا ہے جبکہ میں راوزانہ عمر کو یونیفارم پہنا کر تیار کر کے اپنے ساتھ لے جاتی تھی میں نے تو کسی کو اس بات کی بھنک تک نہیں پڑنے دی تھی تمہیں کیسے پتہ چلا زری مجھے بتاؤ وہ چبا چبا کر بول رہی تھیں انکی آنکھوں میں مان ٹوٹنے کا دکھ تھا

عمر کو دوائی تم دیتی تھی ناں؟ میں تو سارا سارا دن اسکی رپورٹس ہاتھوں میں لئے ایک ایک ہسپتال کا چکر لگاتی تھی میں نے تو عمر کو خدا کے بعد تمہارے آسرے چھوڑا تھا تم خدا کو کیا جواب دو گی زری؟

میں مجبور تھی نفیسہ بلاخر وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی تھیں انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ میرے بچوں کو مار دیں گے وہ میرے شوہر کو مار دیں گے میں ڈر گئی تھی

اور تم نے ان کے کہنے پہ میرے بیٹے کو ڈر گز دینی شروع کر دی کیا ہوتا اگر اس ڈرگ میں وہ لوگ زہر ملا دیتے؟ اپنے بچوں کو بچانے کے لئے میرے بچے کو قربان کر دیا تم نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ اگر عمر کو کچھ ہو گیا تو نفیسہ کیا کریگی؟



## Posted On Kitab Nagri

بس کر دونفیسہ بس ہم دونوں ایک جیسے ہیں اگر میں نے اپنے بچوں اور شوہر کو بچانے کے لئے عمر کو ڈر گز دیں تو میں بری اور دھوکے باز ہو گئی اور جب تم نے اپنے لے پالک بیٹے کو بچانے کے لئے کیس چھوڑ دیا تو تم مجبور ہو؟ ہم دونوں غلط نہیں ہیں نفیسہ ہم دونوں بس مائیں ہیں مجھے میرے بچوں کی جان بچانی تھی اور تمہیں اپنے بیٹے کو بچانا تھا ہم دونوں اپنی اپنی جگہ پہ مجبور تھے ہمارے ہاتھ بندھے تھے اپنے سے جڑے رشتوں کو بچانے کے لئے ہم سب آٹ آف دی وے جاتے ہیں میں نے بھی بس یہی کیا بس یہی میری وجہ سے عمر کو کچھ ہوا تو نہیں ناں وہ تو زندہ ہے تم نے تو ایک لڑکی کو مار دیا اسکا کوئی حساب ہے؟ اپنے گریبان میں بھی جھانکنا اپنا اعمال نامہ بھی دیکھو

نفیسہ نے خاموشی سے انکی ساری تقریر سنی اور پھر اسی خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں چند منٹ بعد جب وہ واپس آئیں تو انکے ہاتھ میں کاغذات کا ایک پلندہ تھا جسے انہوں نے زری کے سامنے ٹیبل پہ رکھ دیا اور خود اسی طرح کھڑی رہیں

میں نے کیس چھوڑا نہیں تھا دو مہینے بعد کی تاریخ لی تھی وہ لڑکی میری وجہ سے نہیں مری اسکو قتل کیا گیا ہے یہ ہاتھ سے ٹیبل پہ رکھے کاغذات کی جانب اشارہ کیا اس میں سب ثبوت ہیں تمہیں کیا لگا تھا دو مہینے سے میں یہاں جھک مار رہی ہوں؟ نہیں زری میں اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہی ہوں دو ماہ سے تن تنہا لڑ رہی ہوں میں اور یہ کاغذات کے پلندے سے ایک کاغذ نکال کر سامنے کیا تھا یہ تمہارے بینک اکاؤنٹ کی ڈیٹیل ہے پچھلے پانچ ماہ سے تمہارے اکاؤنٹ میں آٹھ لاکھ روپے ٹرانسفر ہوئے ہیں کہاں سے آئے یہ پیسے؟ تم کہتی ہو تم مجبور تھیں؟ کون

## Posted On Kitab Nagri

مجبوری میں کسی کی جان کا سودا کرتا ہے چلو مان لیا تمہیں پیسے لینے پڑے انہوں نے تمہارے سر پہ بندوق نہیں رکھی تھی کہ تمہیں لازمی وہ رقم خرچ کرنی ہے یہ تمہاری چوائس تھی تم نے میرے عمر کا سودا کیا اسکو بیچا تم نے تمہارے بچے اس اسکول میں جانے لگے ہیں جہاں عمر جاتا تھا میرے بچے کی قبر پہ اپنا محل تعمیر کرنے چلی تھیں تم؟ ان کے لہجے میں کوئی غصہ نہیں تھا نہ وہ چیخ رہی تھیں انکا لہجہ ٹھنڈہ تھا بے جان جذبات سے عاری اب تم مجھے

یہ بتاؤ کہ کتنے میں بیچا میرے عمر کا خون؟ انکی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا

زری کارنگ سفید پڑ گیا تھا انکا سانس سینے میں اٹکنے لگا تھا

یہ میرے بچوں کی ضرورت تھی نفیسہ انہوں نے سر جھکائے بہتے آنسوؤں کے ساتھ اعتراف کیا تھا نہیں زری یہ تمہارا حسد تھا تمہاری ضرورتیں بخوشی پوری ہو رہی تھیں تمہیں زیادہ کے لالچ نے دھوکہ سکھایا تمہیں بخت سے لڑائی نے جان لینا سکھایا وہ اس کو دیکھتے ہوئے افسوس سے کہہ رہی تھیں

مہنگا اسکول برینڈڈ چیزیں اچھا کھانا اچھے جوتے اور کپڑے کیا یہ سب صرف عمر کا حق تھا؟

یہ عمر کا "بخت" تھا تم بخت سے نہیں لڑ سکتی زری یہ واحد چیز ہے جو انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے تم حاسد ہو گئی ہو زری تمہارا حسد تمہارا اثر یہ سب کچھ تباہ کر دے گا ختم کر دے گا میرے گھر سے نکل جاؤ میں کبھی تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی دم گھٹ رہا ہے میرا تمہیں کچھ دیر مزید برداشت کروں گی تو مر جاؤں گی تم مجھے اپنے گھر سے نکالو گی میں تمہاری دوست ہوں نفیسہ؟

## Posted On Kitab Nagri

نہیں میں تمہیں اپنے دل سے نکال رہی ہوں گھر سے نکالے ہوؤں کو واپس لے لیا جاتا ہے دل سے نکالے  
ہوؤں کو نہیں انکا لہجہ دو ٹوک تھا

زری بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں اور نفیسہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے تھے میری بات سنو نفیسہ  
یہ سب ان لوگوں نے کیا ہے میں تمہاری دشمن نہیں ہوں مجھ سے بس غلطی ہو گئی میں آئندہ ایسی کوئی حرکت  
نہیں کروں گی مجھے معاف کر دو ہم فیملی ہیں یا وہ عمر تم اس بچے کے لئے مجھے چھوڑ دو گی؟ وہ جسکے بارے میں تم  
یہ بھی نہیں جانتی کہ وہ جائز بھی ہے یا پھر کسی کا گناہ تم اس کے لئے اپنا واحد رشتہ کھو دو گی تم خود میں اتنی ہمت  
رکھتی ہو کہ مجھے کھو سکو؟ میں چلی گئی تو کیا کرو گی؟ تم پاگل ہو جاؤ گی نفیسہ تمہارے پاس بات کرنے کو کوئی نہیں  
ہو گا راز رکھنے کو کوئی نہیں ہو گا تم دیوار سے سر ٹکراتی رہ جاؤ گی وہ بچہ وہ آسیب ہے نفیسہ اس سے جان چھڑواو  
وہ سب کھا جائے گا سب برباد کر دے گا ان کے لہجے میں تنفر تھا وہ جلدی جلدی بول رہی تھیں وو  
تمہاری ساکھ کھا گیا اس محلے لوگ اب تمہاری عزت نہیں کرتے یہ تمہارا کیریئر کھا گیا یہ تمہارا پیسہ  
کھا گیا یہ تمہیں بھی کھا جائے گا نفیسہ ایک دن یہ سب کچھ کھا جائے گا یہ تمہیں بے آسرا کر دے گا  
وہ ہزانی انداز میں چیختی تیز تیز بولتی جارہی تھیں نفیسہ دم سادھے انکو سننے جارہی تھیں یکدم نفیسہ نے اپنے ہاتھ  
ان سے چھڑوا لئے تھے

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے اندر شیطان آگیا ہے زری وہ ٹھنڈے ٹھارے لہجے میں بامشکل بول پائی تھیں اور پھر زری کی کلائی پکڑے  
انکو گھسیٹتی ہوئی باہر کی طرف لے جا رہی تھیں ساتھ ساتھ بلند آواز میں پڑھتی جاتیں  
نفسہ میری بات لکھ لو وہ تمہیں چھوڑ دے گا ساری دنیا چین لے گا تم سے وہ چیخ رہی تھیں  
اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

وہ تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑے گا برباد کر دے گا اس دنیا میں اگر تمہارا کوئی ہے تو میں ہوں میں تمہاری اپنی  
ہوں زری جتنی بلند آواز میں کہتیں نفسہ اس سے زیادہ بلند آواز میں دہراتی جاتیں  
اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

مجھے چھوڑ دو گی تو کوئی تمہارا نہیں رہے گا کوئی تمہارا حال نہیں پوچھے گا کوئی تمہارے ساتھ نہیں کھڑا ہو گا تم  
اکیلی ہو جاؤ گی وہ آسیب ہے کھا جائے گا سب وہ گندہ خون ہے گندہ خون ہے وہ  
اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

زری کیا کہہ رہی تھیں کیوں چیخ رہی تھیں عمران کے پیچھے کیوں بھاگ رہا تھا ان کو کچھ سمجھ نہی آ رہا تھا انکو کچھ  
دکھائی نہیں دے رہا تھا دروازے کے پاس پہنچ کے انہوں نے زری کو دروازے کے باہر کیا اور پھر کنڈی  
چڑھالی اور چند لمحوں تک اسی دروازے سے ٹیک لگائے لمبے لمبے سانس لیتی رہیں اور چند ہی لمحوں بعد  
بھاگتی ہوئی اندر گئیں عمر حیران سا انکو دیکھے جا رہا تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئیں تو  
انکے ایک ہاتھ میں پانی کی ادھ بھری بالٹی تھی اور دوسرے ہاتھ میں ایک ٹیپ رکاوڑ انہوں نے ٹیپ کے اندر

## Posted On Kitab Nagri

کیسٹ ڈالی اور پلے کا بٹن دبایا ٹیپ سے ایک بہت خوبصورت مردانہ تلاوت کی آواز ابھری گھر کا کونہ کونہ کان بن گیا ٹیپ سے نکلتی آواز لہراتی ہوئی نفیسہ کے کانوں میں پڑتی تھی وہ سر پہ دوپٹہ اوڑھے روتے ہوئے اس آواز کو سنے گئیں ٹیپ سے سورہ بقرہ کی تلاوت کی آواز آتی تھی

ترجمہ (بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں)

عمران کے قریب آکر بیٹھ گیا تھا نفیسہ کے آنسو متواتر بہے جا رہے تھے (اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پہ مہر لگا دی ہے اور انکی آنکھوں پہ گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے)

اب وہ اٹھ کر ادھ بھری بالٹی میں سے پانی نکالتی چپس کے فرش پہ ڈالتی جاتیں اور ساتھ ساتھ روتی جاتیں پس منظر میں وہی مردانہ آواز گونج رہی تھی (ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے انکی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا)

اب وہ ایک کپڑے سے فرش کو رگڑ رگڑ کر صاف کر رہی تھیں عمر اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور نفیسہ کے قریب چلا گیا



## Posted On Kitab Nagri

(اور جب ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فساد ہی لیکن ان کو شعور نہیں)

نفیسہ نے روتے روتے ہچکی لی تھی اور یہاں ٹیپ کی آواز بند ہو گئی تھی شاید اسکی چار جنگ ختم ہو گئی تھی نفیسہ دیوانہ وار فرش کو رگڑ رہی تھیں

اماں کیا کر رہی ہو آپ؟ رو کیوں رہی ہو؟ اور یہ فرش کیوں دھور رہی ہو اسکو چھوڑو ماسی بشری کر دے گی لوک آپ کے کپڑے خراب ہو رہے ہیں وہ کوفت زد سا لگتا تھا اور تھوڑا فکر مند بھی بیٹے ہمارے گھر میں شیطان آگیا تھا اس نے سارا گھر نا پاک کر دیا ہے اسکو صاف کرنا ہو گا مجھے یہ کرنا ہی ہو گا وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولی تھیں

ہاؤ؟ شیطان گھر کے اندر کیسے آسکتا ہے؟ اور آپ نے خالہ کو کیوں نکالا؟

شیطان آسکتا ہے بیٹا وہ زری کے اندر آگیا تھا تم نہیں جانتے میں جانتی ہوں وہ آیا تھا اس نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا ہے اس نے زری کے زریے میرے دل میں وسوسہ ڈالا تھا وہ آیا تھا مجھے اس گھر کو پاک کرنا ہو گا اس دل کو پاک کرنا ہو گا اس کو جواب دے کر وہ ایک بار پھر اپنے کام میں جت گئی تھیں فرش پہ پانی گراتیں اور بلند آواز میں دہراتیں

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

## Posted On Kitab Nagri

عمر چند لمحے مشتبہ نظروں سے انکو دیکھتا رہا اور پھر اسنے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں پانی بھر بھر کر فرش پہ گرانا شروع کر دیا تھا

اب نہیں آسکتا وہ میں سارا گھر صاف کر دوں گا وہ پانی گراتا جاتا اور ماں کی طرح دھراتا جاتا

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

صبح کے برعکس اس وقت موسم بہت خوشگوار سا تھا آسمان پہ ہلکے ہلکے کالے بادل تھے ہالے نے مہرماہ کو بڑی مشکلوں سے اپنے ساتھ آنے پہ راضی کیا تھا ہارون گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھا ہالے کا انتظار کر رہا تھا جبکہ سفیران دونوں کے ساتھ گھر سے نکلا تھا اس نے اپنے ڈرائیور کو چھٹی دے دی تھی ویسے بھی اسے جب بھی فیملی کے ساتھ کہیں جانا ہوتا تو وہ خود ہی ڈرائیو کرتا تھا

تم میرے ساتھ آؤ گی ناں؟ گیٹ کے باہر گاڑی کے قریب اس نے ہالے سے پوچھا تھا

نہیں میں ہارون کی گاڑی میں آؤں گی آپ اور آبی ساتھ آجائیں

www.KitaboSunnat.com

او کے نوار گو مینٹس وہ ہاتھ اٹھاتے صلح جو انداز میں بولا تھا ہالے اور حسن ہارون کی گاڑی میں بیٹھے تھے جبکہ سفیر کے ساتھ بس مہرماہ تھی گاڑی میں تھوڑی دیر تک گمبھیر خاموشی رہی اور پھر سفیر نے خود ہی بات کا آغاز کیا تھا

تمہیں پتہ ہے مہر ہارون بیچارہ اپنی جگہ پہ سہی تھا وہ بالکل ٹھیک تھا اسکو مجھ سے انسکیورٹی ہی ہونی چاہیے تھی وہ

محض سا بول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب؟ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں وہ تھکی تھکی تھی ساری دنیا سے بیزاری

دیکھو جو مرد ہوتا ہے ناں وہ عورت کو سمجھے یا ناں لیکن دوسرے مرد کی نظر سمجھ جاتا ہے ہارون کو بھی میری نظر سمجھ آگئی تھی اس نے میری آنکھیں پڑھ لی تھیں اسکو میری آنکھوں میں ہالے کا عکس دکھتا تھا تب ہی تو وہ مجھ سے چڑھتا تھا اور ہالے کو مجھ سے دور رکھتا تھا لیکن دیکھو کیا ہوا وہ یہ نہیں کر پایا آخر میرے چارم سے کوئی کیسے بچ سکتا تھا پور ہارون چہ چہ آخر میں اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا تھا جیسے اپنی ہی بات کو انجو آئے کیا ہو جبکہ مہر کا رنگ بچہ سا گیا تھا اسکے دل کو دھکا سا لگا تھا

آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ اس نے پتہ نہیں کیوں اور کس دل سے یہ سوال پوچھا تھا ظاہر ہے وہ خاندان کی سب سے حسین لڑکی ہے انٹیلیجنٹ ہے بولڈ ہے آوٹ سپوکن ہے اس سے کون محبت نہیں کرے گا؟

اور ہالے کیا وہ بھی یہی جذبات رکھتی ہے آپ کے لئے آپ شیور ہیں؟  
سفیر سلطان کو کسی کی محبت کی ضرورت نہیں ہے وہ اگر مجھ سے محبت نہ بھی کرتی ہوتی تب بھی میں اسکو اپنا بنا لیتا تم خود سوچو مہر کیا ہے جو میرے پاس نہیں ہے پیسہ۔ مقام۔ عزت۔ پرسنیلٹی۔ پاور اسکو میرا ہونا ہی تھا کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے میں اسکو اپنا ہی لیتا اور دیکھو وہ آخر کار وہ میری ہے کیوں کہ میں یہ چاہتا تھا اور بھلا کبھی یہ ہوا کہ جو چیز میں چاہوں وہ نہ ہو سکے اسکے لہجے میں فاتح ہونے کا غرور تھا وہ ہالے کی بات ایسے کر رہا تھا جیسے وہ کوئی ٹرائی ہو جس کو سفیر جیت کر لایا ہو

## Posted On Kitab Nagri

لیکن پھر کیوں آپ اس سے ہر بحث ہار جاتے ہیں ہر آرگومنٹ ادھورا چھوڑ دیتے ہیں وہ جو کہہ دے آپ کے لئے حرف آخر ہو جاتا ہے؟

کیوں کہ ہالے جیسی لڑکیاں اسی طرح قابو ہوتی ہیں بس ایک دفع ان کو یہ احساس دلا دو کہ سارے فیصلے تو انکی مرضی سے ہو رہے ہیں ساری باتیں تو انکی مانی جا رہی ہیں اور بس ذرا سی محبت بس ذرا سی محبت دکھا دو تو ہالے جیسی جزباتی لڑکیاں آپ کی جھولی میں آکر گرتی ہیں میں ایک بزنس مین ہوں مہر کبھی گھائے کا سودا نہیں کرتا مجھے پتہ ہے کب کہاں کیا بولنا ہے کیا کرنا ہے دیکھنا ایک دن آئے گا جب ہالے مجھ سے آرگو تو چھوڑو میری کسی بات سے اختلاف بھی نہیں کرے گی

اور آپ یہ بات مجھے کیوں بتا رہے ہیں میں سمجھ گئی ہوں آپ کو مجھ سے فیور چاہئے ہوگی ہے ناں؟ وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی

واہ یار تم تو بہت زہین ہو ظاہر ہے مجھے فیور چاہئے وہ کھل کر مسکرایا تھا  
اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپکا کوئی کام کروں گی؟ اسکا انداز چیلنجنگ نہیں تھا اسکا لہجہ ہارا ہوا تھا شکستہ

او کم آن یار میں جانتا ہوں تم مجھے انکار نہیں کر سکتیں

مہر نے گہری سانس بھری تھی البتہ کچھ کہا نہیں تھا

تم بس ممی سے یہ کہہ دو کہ تم مجھ سے شادی نہیں کروگی تم کرنا ہی نہیں چاہتیں کر لوگی ناں؟ اس نے ایسے مان سے پوچھا تھا کہ مہر انکار کرنے کی جرات ہی نہیں کر سکی

## Posted On Kitab Nagri

وہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر بھاگتی گاڑیاں دیکھنے لگی تھی ساتھ ان کو گنتی جاتی

ایک۔ دو۔ تین



سفیر کی گاڑی کے برعکس ہارون کی گاڑی کے اندر کا ماحول خوشگوار تھا میوزک ہلکی پھلکی باتیں ایک دوسرے

پہ جملے کسنا

یہ صبح صبح تمہارے دادا جان نے کیوں عدالت لگوار کھی تھی گھر کے سب بڑے ان کے کمرے میں جمع تھے فروا

چچی کو بھی میں نے وہیں سے نکلتے دیکھا تھا کافی غصے میں تھیں اور پھپھو جان بھی اداس تھیں ہارون نے میوزک

کی آواز کم کرتے ہوئے ہالے سے پوچھا تھا

ہالے نے ایک نظر پچھلی سیٹ پہ بیٹھے حسن کو دیکھا تھا اور کوئی جواب نہیں دیا ہارون سمجھ گیا تھا تب ہی حسن کو

مخاطب کرتا بولا تھا

حسن میری بات سنو تمہاری بہن کا رشتہ طے ہونے والا ہے اور مجھے یہی لگتا ہے کہ صبح یہ گول میز کا نفرنس اسی

لئے لگی تھی ہالے اب بتاؤ مجھے ساری بات کیا چل رہا ہے حسن کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا لیکن ہارون اس کو نظر

انداز کیئے گیا

مجھے نہیں پتہ میں نے بجو سے پوچھا تھا انہوں نے تو یہی بتایا ہے کہ بس سٹمس چچا اور چچی کو بلایا تھا بابا سے تو کل

رات ہی کچھ بات کی تھی دادا جان نے اب وہ بات کیا ہے یہ مجھے نہیں پتہ اس نے تفصیل سے جواب دیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

یہ چل کیا رہا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا؟ میں تمہارا بھائی ہوں تمہارا وارث میرے بغیر کوئی کیسے تمہارے رشتے کی بات کر سکتا ہے؟ اور ہارون بھائی آپ کب لائے رشتہ؟ میں کہاں تھا؟ وہ حیران سا سوال پہ سوال کیے گیا

میرا پیارا بھائی ہالے کو اس پہ پیار آیا تھا کتنی فکر ہے ناں تمہیں میری میں ایویں تم سے اتنا لڑتی رہتی ہوں اب پگا تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گی کتنا اچھا ہے ناں میرا بھائی ہارون سے تائید چاہی تھی میں رشتہ نہیں لایا سفیر اور ہالے کی بات ہو رہی ہے وہ سنجیدہ سا بولا تھا (ان دونوں کا نام ساتھ لیتے دل ایک ہزار بار ٹوٹا تھا)

کیا ااا اوہ چلایا تھا نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے میں یہ ہونے ہی نہیں دوں گا تم سفیر بھائی سے شادی نہیں کر سکتیں میں کرنے ہی نہیں دوں گا

کیوں نہیں کر سکتی بتانا پسند کرو گے گینڈے؟ وہ تپ کے بولی تھی  
تم ہارون بھائی سے شادی کرو اور رخصت ہو جاؤ سلطان منزل سے آئی سمجھ وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا ہارون نے مسکراہٹ دبائی تھی جبکہ ہالے کو تو آگ ہی لگ گئی تھی

میں نے ابھی جو تاتا تارنا ہے اور تمہارے سر پہ مارنا ہے تمہیں آخر تکلیف کیا ہے میری اور سفیر کی شادی سے تکلیف ہی تو ہے آدھی زندگی تو تم میرے سر پہ مسلط رہی ہو اب سفیر بھائی سے شادی کر کے تو تم سلطان منزل کی ملکہ ہی بن جاؤ گی اور میں میری نہ پہلے کوئی عزت تھی نہ اب ہو گی کیا کیا نہیں سوچا تھا میں نے کہ تم ہارون

# Posted On Kitab Nagri

بھائی سے شادی کر کے چلی جاؤ گی اور میں سلطان منزل کا بے تاج بادشاہ بنوں گا لیکن نہیں تم سے کہاں  
برداشت ہو گی میری حکومت بھی میں نہیں جانتا کچھ تم اس رشتے سے انکار کر دو  
بادشاہ تو تم پھر بھی نہیں بن سکتے سفیر تم سے بڑا ہے اسی کی حکومت ہو گی سلطان منزل پر وہ اسکو تپانے کو بولی  
تھی

ہاں ٹھیک ہے وزیر ہی بن جاتا میں مجھے وہ بھی قبول تھا وہ منہ بسور کر بولا تھا

بکومت حسن غلام چلتی گاڑی سے دھکا دے دوں گی تمہیں اب آواز نہ آئے تمہاری ہاں ہارون تم کیا بتا رہے تھے وہ اسکو ڈپٹ کر ہارون کی جانب متوجہ ہو چکی تھی جبکہ حسن بے بسی سے اسکو دیکھ کر رہ گیا تھا

اسکے تو سارے خواب ہی ٹوٹ گئے تھے

وہ پانچوں شہر کی ایک بہت مہنگی ڈائمنڈ شاپ میں موجود تھے حسن خاموشی سے ایک سنگل صوفے پہ بیٹھا تھا مہر بھی اس کے ساتھ والے صوفے پہ مغموم سی بیٹھی تھی ہالے کاؤنٹر کے سامنے کھڑی اپنے لئے کچھ پسند کر رہی تھی ہارون اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا جبکہ سفیران سے ذرا فاصلے پہ ایک کال سننے ٹھہر گیا تھا ہارون نے ہالے ایک انگوٹھی پسند کر لی تھی وہ ہالے کی ہر برتھڈے پہ انگوٹھی ہی گفٹ کرتا تھا ہالے نے بھی اپنے لئے ایک بریسلٹ نکلوایا تھا وہی بریسلٹ مہر کو دکھانے دکھانے وہ سامنے رکھے صوفوں کی جانب بڑھ گئی تب ہی سفیران کے ساتھ آکھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی اچک لی ہارون نے اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ رنگ میں نے پسند کی ہے ہالے کے لئے تم کچھ اور دیکھو سفیر وہ ناگواری سے بولا تھا  
اب یہ مجھے پسند ہے وہ انگوٹھی کو تنقیدی نظروں سے دیکھتا بول رہا تھا ویسے بھی جب لڑکی ہی تمہاری نہیں رہی  
تو اس رنگ کا کیا کرو گے؟ ایک اور بات ہالے کو رنگ دینے کا اختیار بس میرا ہے اب تمہیں چاہئے کہ کچھ اور  
دیکھ لو یا ویسے ایک بات ہے تم سے چیزیں چھیننا پتہ نہیں کیوں مجھے اتنا پسند ہے وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ  
بول رہا تھا جبکہ اسکی آنکھوں میں واضح طنز تھا

یہ رنگ خاموشی سے مجھے واپس کر دو سفیر ورنہ اچھا نہیں ہوگا  
اوہ کیا کر لو گے تم؟

تمہیں پتا ہے سفیر میں پاگل ہوں یہ بات آدھا شہر جانتا ہے اور اگر تمہیں یقین نہیں تو پھر میں کروں گا یہ کہ وہ  
جو سامنے ان ڈور پلانٹس کے بڑے بڑے گملے ہیں ناں انگلی سے گملوں کی جانب اشارہ کیا تھا یہ گملے اٹھا کر  
تمہارے سر پہ دے ماروں گا اور اگر پھر بھی مجھے سکون نہیں ملا تو میں اس شاپ کی ہر دیوار میں تمہارا سرمایوں  
گا اور پتہ ہے کوئی مجھے کچھ نہیں کہے گا بتاؤں کیوں؟ اسلیے نہیں کہ میرا باپ سرکاری عہدیدار ہے بلکہ اس لئے  
وہ اسکے کان کے پاس جھکا تھا کیوں کہ میں پاگل ہوں وہ چبا چبا کر بولا تھا

پھر ہتھیلی کھول کر اس کے سامنے کی تھی ساتھ کن اکھیوں سے اشارہ کیا تھا

رنگ واپس کرو

سفیر آنکھوں میں خون لئے اسکو دیکھتا رہا اور پھر رنگ اٹھا کے اسکی ہتھیلی پہ دے ماری تھی

## Posted On Kitab Nagri

ایک بات بتاؤں سفیر تم چاہے کچھ بھی کہہ لو لیکن میں جانتا ہوں تم ہالے سے محبت نہیں کرتے یہ فیلنگز کچھ بھی ہو سکتی ہیں اٹرکیشن۔ کرش برتری کی خواہش کچھ بھی لیکن محبت نہیں وہ خاندان کی سب سے حسین لڑکی ہے سٹرانگ۔ سٹریٹ فارورڈ۔ وہ بات کرنے کا فن جانتی ہے وہ بات منوانا جانتی ہے وہ کسی بھی مرد کو زیر کر سکتی ہے وہ عام نہیں ہے اسلئے بس اسلئے تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو کیونکہ تمہیں شروع سے ہر بہترین چیز کو اپنا بنانے کی عادت ہے وہ چبا چبا کر کہہ رہا تھا

واہ یار تم تو جینیس ہو ٹوبی اونسٹ محبت کیا ہوتی ہے مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ مجھے سب کچھ پلیٹ میں رکھا ہوا ملا ہے پیار پیسہ مقام اور اب ہالے وہ بھی مجھے مل جائے گی ہارون کیا ایسی کوئی چیز ہے جسکی میں نے خواہش کی ہو اور مجھے نہ ملی ہو؟ وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا آئی لائک ہر اور مجھے لگتا ہے یہ بہت ہے محبت کے چکر میں بے وقوف لوگ پڑتے ہیں تم جیسے پاگل میں ویسا نہیں ہوں میں ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا ہوں ہالے کو میں نے ہر زاویے سے دیکھا ہے وہ پرفیکٹ ہے اور ہر پرفیکٹ چیز پہ سفیر سلطان کا حق ہے

www.kitabnagri.com

اور اگر میں یہ بات ہالے کو بتا دوں تو؟

میں تو ڈر گیا دیکھو میں کانپ رہا ہوں وہ جیسے محض ہوا تھا وہ اس وقت میری محبت میں گرفتار ہے ہارون تم کیا عرش سے فرشتے بھی اگر اتر کر میرے بارے میں کچھ کہیں گے تو ہالے یقین نہیں کرے میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں ہارون میں نے اس کو قابو کر رکھا ہے ایسے کہ اسکو لگتا ہے اسکی مرضی چل رہی ہے حالانکہ وہ میرا حکم مانتی ہے لوگ کسی کے دماغ سے کھیلتے ہیں میں نے ہالے کا دل قابو کر رکھا ہے میں اس کے دل کا حکمران

## Posted On Kitab Nagri

ہوں اور عورت اپنے دل کے حکمران کے بارے میں کسی سنی سنائی پہ یقین نہیں کرتی اپنے من پسند مرد کے گناہوں پہ وہ کبوتر کی طرح آنکھیں میچ لیتی ہے اس کے عیوب ایسے چھپا لیتی ہے کہ فرشتوں کو بھی پتہ نہ چلے میں نے چار سال انگلیوں پہ گنوا یا تھا چار سال اسکو وہی دکھایا ہے جو وہ دیکھنا چاہتی تھی اسکو وہی سنایا جو وہ سننا چاہتی تھی اور اب نہ وہ کسی کی سنے گی نہ کسی کی دکھائی ہوئی چیز حقیقت مانے گی وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا

ہارون نے جواب میں کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ

تب ہی انہوں نے ہالے کو اپنی جانب آتے دیکھا ہارون نے فوراً خود کو کمپوز کر لیا تھا

تم نے یہ رنگ پسند کی ہے کیا ہارون؟ وہ اسکے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کو دیکھتی پوچھ رہی تھی

ہاں کی تھی لیکن ابھی اس پہ گند لگ گیا ہے اس لئے یہ نہیں لیں گے ہم کچھ اور دیکھ لیتے ہیں اوکے؟ سفیر کا تو مانو

خون ہی کھول گیا تھا جبکہ ہالے نے محض سر ہلایا تھا

وہاں سے نکلنے کے بعد وہ سب مال گئے تھے کافی دیر کی خواری کے بعد حسن اور ہارون کی شاپنگ مکمل ہو گئی تھی

مہرنے کچھ نہیں خریدا تھا کیوں کہ ہالے نے جو کچھ اپنے لئے لیا تھا وہی سیم اسکے لئے بھی لیا تھا سفیر کو ہر دو منٹ

بعد کوئی نہ کوئی کال آ جاتی تھی جسکی وجہ سے اس نے ابھی اپنے لئے کچھ نہیں خریدا تھا وہ ابھی بھی کال سن کر آیا

تھا حسن تو مہر کو لے کر فوڈ کورٹ چلا گیا تھا اس سے بھوک نہیں برداشت ہوتی تھی ہالے ہارون اور سفیر وہ تینوں

اب ساتھ ساتھ چل رہے تھے ایسے کہ ہارون بیچ میں تھا ہالے اور سفیر اسکی دائیں اور بائیں طرف



## Posted On Kitab Nagri

ہارون یا ایک بات تو سنو سفیر ایک دکان کے سامنے رک گیا تھا تو ہارون اور ہالے کو بھی رکنا پڑا  
بولو؟ وہ اکھڑا اکھڑا سا تھا

یار تم تو جانتے ہی ہو ہم دونوں کی شادی ہونے والی ہے وہ ہالے کو دیکھتے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا تو شادی سے  
پہلے کا جو ٹائم ہوتا ہے یو نو گولڈن ٹائم ہم لوگوں کو وہ سپینٹ کرنا چاہئے تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں ذرا اکیلے میں  
ایک دوسرے کے ساتھ کچھ شاپنگ کر لینی چاہئے وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ اور ہارون بچپن کے دوست ہوں  
شیور میں فوڈ کورٹ میں بیٹھا ہوں ہالے تم فری ہو کر آ جانا اوکے؟ اپنا فون آن رکھنا اور یہ مجھے دے دو اس نے  
ہالے کے ہاتھ سے وہ واحد شاپنگ بیگ بھی لے لیا تھا جس میں ہارون کا گفٹ تھا اور آگے بڑھ گیا تھا  
آپ کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا مجھے اچھا نہیں لگا ہم دونوں اس کے ساتھ بھی وہی باتیں کریں گے جو کہ اکیلے  
میں

یار پلیز اب میرا موڈ سپر ایل مت کرو چلو آؤ تمہیں کچھ خرید کر دیتا ہوں وہ اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تھا ہالے  
خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی تھی کچھ ہی دیر میں اسکا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا

سفیر یہ دیکھیں کتنا پیارا ہے ناں؟ وہ گلابی رنگ کا ایک کامدار جوڑا سفیر کو دکھاتے ہوئے کہہ رہی تھی  
انکے پیچھے ایک سیاہ آنکھوں والا دراز قد نوجوان بھی کھڑا تھا اس نے سر پہ پی کیپ پہن رکھی تھی سفیر کو دیکھ کر  
اسکی آنکھیں مشتبہ انداز میں سکڑی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

ہاں ٹھیک ہے لیکن اتنا بھی اچھا نہیں ہے ویسے بھی تم پنک کلر بہت پہنتی ہو کچھ دفرنٹ ٹرائے کرو یا لائف میں چینجز ضروری ہوتے ہیں ایک ہی جگہ اسٹک ہو جانا اچھا نہیں ہوتا وہ عام سے لہجے میں بول رہا تھا ہالے کارنگ البتہ پھیکا پڑا تھا اسی وقت سفیر کا موبائل ایک بار پھر بجا تھا اور وہ معذرت کرتا دکان سے باہر نکل گیا تھا ہالے بھی آگے بڑھ گئی تھی اسکا موڈ خراب ہو گیا تھا

اس سیاہ آنکھوں والے نوجوان نے اشارے سے سیلزمین کو اپنی جانب بلایا تھا اور وہی گلابی جوڑا پیک کرنے کو کہا تھا

ہالے اب سامنے والے دکان میں داخل ہو گئی تھی اور بے دلی سے ڈریسز الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی جب اس کو اپنے عقب سے ایک شناساسی آواز سنائی دی

میں نے کہا تھاناں ہم پھر ملیں گے اسکی آنکھوں میں چمک تھی لہجہ پر سکون سا ہالے کرنٹ کھا کر مڑی تھی تم؟ تم یہاں کیسے؟ کیا اب ٹھیک ہو؟ تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ اوہ گاڈ ہارون تمہیں دیکھتا تو خوش ہو جاتا (کیا واقعی؟) وہ حیران سی تھی اور تھوڑی پر جوش بھی

میں آپ کو لاکھوں لوگوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا ہوں اسکا لہجہ سادہ سا تھا اس نے بس ایک ہی بات کا جواب دیا تھا

عمر تمہیں اس طرح دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے مجھے مجھ سے زیادہ نہیں ہوئی ہوگی وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یکدم ہالے کو یاد آیا تھا کہ وہ یہاں اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہے  
اچھا خیر مجھے جانا ہو گا میرے کزن مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے تم سے مل کر خوشی ہوئی  
یہ لے لیں پھر چلی جائیے گا اس نے ایک شاپنگ بیگ ہالے کے سامنے کیا تھا  
اس میں کیا ہے؟ وہ اس کے ہاتھ سے وہ بیگ لیتے ہوئے پوچھ بیٹھی لیکن وہ خاموش رہا تھا ہالے نے اس نیلے رنگ  
کے بیگ کے اندر دیکھا تو اس میں وہی گلابی جوڑا تھا اسکے چہرے کے زاویے بگڑے تھے  
تم ہماری باتیں سن رہے تھے؟ اور اگر سن بھی رہے تھے تو تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہو گئی کہ میں تم سے یہ  
ڈریس لے لوں گی وہ تپ ہی تو گئی تھی جبکہ وہ بالکل پرسکون سا تھا  
میں نے آپ کی کوئی بات جان بوجھ کر نہیں سنی اور یہ ڈریس میں شکریہ کے طور پر دے رہا ہوں آپ نے اس  
رات میرے لئے جو کچھ بھی کیا میں آپ کا شکر گزار ہوں مجھے خون دینے کے لئے اور مجھے بچانے کے لئے شکریہ  
میں یہ نہیں لوں گی تم سے اور ایک بات اور آج کے بعد اگر آئندہ کبھی بھی مجھے کہیں دیکھ بھی لو تو ایسے گزر  
جانا جیسے مجھے جانتے بھی نہیں ہو آئی سمجھ؟ وہ کہہ کر رکی نہیں تھی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی  
آپ کو پنک پسند ہو یا سیاہ کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ آپ کو جج کرے جن سے آپ محبت کرتے ہیں انکو تو بالکل  
نہیں کیوں کہ جب آپ کسی کو جج کرنے لگ جاتے ہیں تو آپ کے پاس ان سے محبت کرنے کا وقت نہیں رہتا  
آپ ہر وقت انکے ہر کام میں کچھ نہ کچھ ایسا ڈھونڈنے لگتے ہیں جس کی بناء پر آپ اسے جج کر سکیں اس طرح آپ  
کی نظر بس انکی خامیوں پہ ہوتی ہے آپ ان میں اچھائی نہیں دیکھ پاتے جن سے محبت کریں انکے سیاہ سے بھی

## Posted On Kitab Nagri

محبت کریں ان کے پنک سے بھی محبت کریں اور اگر نہیں کر سکتے تو اسکو جج مت کریں اور اگر آپ یہ سب نہیں کر سکتے تو محبت کے جھوٹے دعوے نہ کریں اسکا لہجہ ویسا ہی تھا خوبصورت پر سکون ہالے تو گویا بت بن گئی تھی پتھر کا بت کافی دیر بعد اس نے مڑ کر دیکھا تھا لیکن وہ جاچکا تھا وہ جانے کے لئے ہی آیا تھا



رات گہری سیاہ اور تاریک تھی یوسف سلطان کے کمرے میں اس وقت انکے دونوں بیٹے اور بہوئیں موجود تھیں شمس اور معراج سلطان بابا جان کے پاس بیڈ پہ بیٹھے تھے جبکہ فروا اور حسینہ کمرے میں رکھے گرے رنگ کے صوفے پہ بیٹھی تھیں حسینہ مغموم سی تھیں جبکہ فروا غیر آرام دہ جب بابا نے بات کا آغاز کیا میں نے یہاں آپ سب کو تمہید باندھنے کے لئے نہیں بلایا میں صاف اور سیدھی بات کرنے کا عادی ہوں ہالے اور سفیر مجھے بہت عزیز ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کو ایک رشتے میں جوڑ دیا جائے وہ دونوں بھی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اسی حوالے سے میں معراج اور اسکی گھر والی سے بات کر چکا ہوں اب میں تمہاری اور فروا کی رضا جاننا چاہتا ہوں فروا تم اپنے ذاتی اختلافات ایک طرف رکھ کر جواب دینا یہ معاملہ تمہارے بیٹے کی ساری زندگی کا ہے اور اسکی خوشی کا بھی انکی آواز بارعب اور سنجیدہ تھی

بابا جان مجھے تو بظاہر کوئی قباحت نہیں نظر آتی اس رشتے میں اور اگر سفیر کی پسند کی بات ہے پھر تو بات ہی ختم ہے جیسا آپ چاہیں میں راضی ہوں شمس خوش دلی سے بولے تھے جبکہ فروا نے کھا جانے والی نظروں سے انکو دیکھا تھا (سفیر کی خوشی یا ہالے کو ملنے والا حصہ سب سمجھتی ہوں میں) وہ دل ہی دل میں بولی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

بابا جان آپ سب جانتے تو ہیں ہالے کتنی بد تمیز اور اکھڑ ہے (معراج نے پہلو بدلہ تھا) وہ میری عزت بالکل نہیں کرتی اس کے لئے تو میں جیسے گھر کے بڑوں میں ہوں ہی نہیں کوئی اپنے گھر کے بچوں کو بھی اتنا ذلیل نہیں کرتا ہو گا جتنا وہ مجھے کرتی ہے (معراج کچھ بولنے لگے تھے کہ حسینہ نے انکو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا) اور مہر وہ اس کے بالکل برعکس ہے انکے لہجے میں جیسے شیرنی سی گھل گئی تھی وہ بہت فرمانبردار اور محبت کرنے والی بچی ہے اور وہ سفیر سے محبت کرتی ہی بن ماں باپ کی بچی ہے ہمیں اسکا حق نہیں مارنا چاہئے میں چاہتی ہوں سفیر اور مہر ماہ کی شادی ہو جائے

یوسف سلطان نے انکی ساری تقریر خاموشی سے سنی تھی اور جب بولے تو بس اتنا سارا گھر جانتا ہے فروا ہالے کیسی ہے اور تم کیسی میں محفل میں بیٹھ کر تمہیں کچھ سخت لفظ نہیں بولنا چاہتا لہذا تمہارا یہ اعتراض رد ہوا

Kitab Nagri

فروا نے کلس کر پہلو بدلہ تھا اور دوسری وہاج کی بیٹی کو بلواؤ یہاں میں اس سے بات کرتا ہوں اگر ایسا کچھ ہے تو پہلا حق اسی کا ہو گا باقی سب بعد میں فروا تمہارا بس اعتراض ہے ناں؟ انکے لہجے میں بلا کا سکون تھا فروا تو مانو کھل اٹھی تھیں ظاہر ہے مہر ماہ سب بتا دیگی اور پھر بس ساری ٹینشن ختم زبردست ملازمہ کے ذریعے مہر کو پیغام بھجوادیا گیا تھا پانچ منٹ بعد وہ سیاہ رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس یوسف سلطان کے کمرے میں آتی دکھائی دی تھی اسکی آنکھوں کے پوٹے سو جھے ہوئے تھے معمول سے کچھ زیادہ



## Posted On Kitab Nagri

وہ سلام کر کے خاموشی سے حسینہ اور فروا کے بیچ میں آکر بیٹھ گئی تھی اسکا ایک ہاتھ سیاہ دوپٹے میں چھپا رکھا تھا ایسے کہ محسوس نہ ہوتا تھا

چند ایک غیر ضروری باتوں کے بعد وہ اصل مدعے پہ آئے تھے

ہم سفیر اور ہالے کی شادی کے بارے میں سوچ رہے ہیں اسی لئے آپ کی بھی مرضی جاننا چاہتے ہیں اگر آپ سفیر میں انٹر سٹڈ ہیں تو آپ ہمیں بتا سکتی ہیں یوسف سلطان لئے دیے لہجے میں بولے تھے جبکہ مہر تو اس پہ بھی کھل اٹھی تھی کہ کم از کم انہوں نے اسکو مخاطب تو کیا

فروا اور حسینہ نے اسکو امید سے دیکھا تھا

ایسی کوئی بات نہیں ہے اباسفیر میرا کزن ہے دوست ہے اور بس اس سے زیادہ ہمارے درمیان کوئی اور تعلق نہیں ہے وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں پرسکون سی بول رہی تھی البتہ اسکی آنکھیں اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھیں ان میں واضح کرب تھا وہ اپنی ساری زندگی کی جمع پونجی لٹا رہی تھی

حسینہ بیگم نے اسکو نم آنکھوں سے دیکھا تھا (میری بیٹی کا ظرف کتنا اعلیٰ ہے) جبکہ فروا وہ ابھی تک اس کے الفاظ ذہن میں جرب نہیں کر پائی تھیں

لیکن میں نے تو کچھ اور سنا ہے فروا نے مجھے ایک بالکل الگ کہانی سنائی ہے وہ سنجیدگی کے ساتھ پوچھ رہے تھے معراج خاموش مگر چبھتی نظروں سے مہر کو دیکھ رہے تھے کچھ تھا جو ان کو شک میں ڈال رہا تھا کچھ تھا جو ان کو

## Posted On Kitab Nagri

کھٹک رہا تھا یہ بات اتنی سیدھی نہیں تھی یہ معاملہ اتنا آسان نہیں تھا کوئی کیسے اپنی متاع حیات سے اتنی آسانی سے دستبردار ہو سکتا ہے

ممائی جان کو ضرور کوئی مغالطہ ہوا ہو گا ایسی کوئی بات نہیں ہے

بابا جان بس اب یہ بات ختم کر دیں نہ بچی کہہ تو رہی ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ شمس تھے انکو ڈر تھا کہ کہیں ہالے جیسا اچھا چانس ان کے ہاتھ سے نہ نکل جائے

ٹھیک ہے مہر بیٹا تم اب جاؤ ہالے اور سفیر کو بلا کر لاؤ اب کے یوسف سلطان کا لہجہ نارمل تھا وہ ڈائریکٹ آپ سے تم پر آگئے تھے مہر خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی تھی

فروا اب تو کوئی اعتراض نہیں ہے نہ تمہیں؟ بابا جان کی بھاری آواز ایک بار پھر گونجی تھی فروا نے بامشکل جواب دینے کو منہ کھولا تھا

مجھے کچھ وقت چاہئے بابا جان مجھے اس بارے میں سوچنا ہو گا تب ہی کوئی موزوں جواب دے پاؤں گی

تم نے جو سوچنا ہے سوچتی رہو میں آج ہی ہالے اور سفیر کی رسم کروں گا یہیں اسی کمرے میں انکا لہجہ دو ٹوک تھا تھوڑی دیر بعد ہالے اور سفیر آگئے تھے ساتھ حسن اور ہارون بھی تھے شاپنگ سے واپسی پہ ہارون اپنے گھر نہیں گیا تھا ہالے نے اس کو روک رکھا تھا

تھوڑی دیر پہلے جس صوفے پہ حسینہ اور فروا بیٹھے تھے اب اسی صوفے پہ یوسف سلطان بیٹھے تھے

آؤ بیٹا ہالے اور سفیر تم دونوں میرے پاس آکر بیٹھو دادا جان نے محبت سے ان دونوں کو پاس بلایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سفیر مطمئن ساجبکہ ہالے جھجھکتی ہوئی ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی اس نے میرون رنگ کی لمبی قمیض کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا اور سفید ہی دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا بال بچ والی مانگ نکال کر کھلے چھوڑ دیئے تھے جبکہ سفیر گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس تھا وہ ابھی آفس سے آیا تھا اور ابھی تک چینج بھی نہیں کیا تھا کہ اسے دادا جان کا پیغام موصول ہوا

وہ دونوں دادا جان کے دائیں بائیں بیٹھ گئے تھے ہارون مہر اور حسن ایک طرف الماری سے ٹیک لگائے کھڑے تھے مہر خاموش سی تھی جبکہ ہارون بے چین وہ یہ سب نہیں دیکھ سکتا تھا اس سے دیکھا ہی نہ جاتا معراج شمس اور باقی سب ایک طرف بیڈ پہ بیٹھے تھے

تساں میڈی مرضی دے بغیر میڈی منگنی کرویندے پیے ہو میں تساں کوں sue کر سکی ہاں (آپ میری مرضی کے بغیر میری منگنی کروا رہے ہیں میں آپ کو sue کر سکتی ہوں) وہ جھک کے دادا جان کے کان میں بولی تھی

www.kitabnagri.com

میں جج ہی خرید گھنسان ول کیا کر یسو بیٹا جی؟

(میں جج خرید لوں گا پھر کیا کر لوگی بیٹا جی)

سفیر اور ہالے بیٹے آپ دونوں اس رشتے پہ راضی ہو؟ دادا جان نے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا

سفیر گہرا مسکرایا تھا

میں تو راضی ہوں اسکے لہجے میں بے حد اطمینان تھا جبکہ ہالے نے بس جی کہنے پہ اکتفا کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اب داداجان نے سفیر کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی دی تھی اور ہالے سے اسکا ہاتھ آگے کرنے کو کہا تھا ہالے نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور معراج پہ اسکی نظر ٹک گئی وہ اسکا مطلب سمجھتے ہوئے اٹھے تھے اور اس کے قریب آ کر اسکا ہاتھ سفیر کے ہاتھ میں دیا تھا سفیر نے مسکراتے ہوئے انگوٹھی پہنا دی تھی

ہارون کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی تھیں اس سے وہاں کھڑے ہونا دو بھر ہو گیا تھا جبکہ مہر بالکل پر سکون سی کھڑی تھی جیسے اسکو فرق ہی نہ پڑتا ہو حسن کی آنکھیں نم ہوئی تھیں جنکو وہ بے دردی سے رگڑ گیا تھا اب سفیر نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا معراج نے انگوٹھی نکال کر ہالے کے ہاتھ میں دی تھی ہالے نے سفیر کی طرف دیکھا تھا سفیر نے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا جیسے کہہ رہا ہو ڈواٹ اس نے جھجھکتے ہوئے انگوٹھی پہنا دی تھی نہ کسی نے تالیاں بجائیں نہ مبارک باد دی سب کے اپنے غم تھے سب کے اپنے مسئلے تھے سوائے شمس اور معراج کے شمس سلطان نے آگے بڑھ کر ہالے کا سر چوما تھا اور کچھ پیسے اسکی گود میں رکھ دیئے تھے معراج نے ان دونوں پہ پیسے وار کر حسن کو تھمائے تھے کہ نرگس کو دے دے

ہارون کی اپنی جگہ پہ کھڑے ٹانگیں کانپنے لگی تھیں اس سے مزید کھڑے رہنا دو بھر ہو گیا تھا وہ فوراً دروازے کی طرف بڑھا تھا جب اسکو سفیر کی آواز سنائی دی

ہارون یار پکچر ز تو لے لو ہماری یادگار مومنٹ ہے وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا

ناٹ ناٹ سفیر ناٹ ناٹ اس نے بے بسی سے سرگوشی کی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کا اس طرف دھیان نہیں تھا وہ اماں کی کوئی بات سن رہی تھی فروا اپنی جگہ پتھر کا بت بنی بیٹھی تھیں مہر نے قریب آکر ہالے کو مبارک دی تھی ساتھ اسکے ہاتھ چومے تھے

ہارون میرے بھائی تم سے کہہ رہا ہوں سفیر نے ایک بار پھر اسکو آواز دی تھی اس بار ہارون مڑا تھا اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں ہالے نے بے اختیار نظریں چرائی تھیں ہارون نے اپنا موبائل نکالا تھا اور ان دونوں کی ایک ساتھ تصویر کھینچی تھی اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے تصویر بلر ہوئی تھی سفیر نے اب سب کو ساتھ کھڑا کر لیا تھا فیملی فوٹو کے لئے ہارون نے ایک دو تصاویر اور اتاری تھیں جب سفیر نے اسکو تصاویر دکھانے کو پاس بلایا ہارون اس کے قریب گیا تھا اور تصویر دکھانے کے بجائے اس کے کان کے پاس جھکا تھا

کسی انسان کو اتنا ستاؤ جتنا بعد میں خود بھی برداشت کر سکو ہم جیسے پاگل اللہ کو بہت عزیز ہوتے ہیں سفیر ہم سے مت الجھو ہمیں مت ستاؤ ورنہ خود بھی ستائے جاؤ گے وہ بول کر پیچھے ہٹا تھا سفیر نے لب بھینچ لئے تھے

ہارون خاموشی سے کمرے سے نکل گیا تھا

گینڈے تمہیں دعوت نامہ دوں گی یہاں آنے کا ہالے نے دانت کچکچائے تھے

میں نہیں آؤں گا تمہارے پاس وہ ہالے کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا

کیوں کیا تکلیف ہے آجاؤ میرے پاس بیٹھو

میں نے کہاناں میں نہیں آؤں گا میں آگیا تو رو دوں گا وہ نم آنکھوں سے بولا تھا ہالے اور معراج کو اس پہ پیار آیا

تھا اماں نے آگے بڑھ کر اسکو سینے سے لگایا تھا



## Posted On Kitab Nagri

میر ایٹاماں صدقے جائے

اسی وقت مہر ماہ کمرے سے باہر نکلی تھی حسن نے اسکو جاتے ہوئے دیکھا تھا وہ نرمی سے ماں کے حصار سے نکلا تھا اور مہر کے پیچھے گیا تھا حسینہ اب فروا کے پاس جا بیٹھی تھیں اور ان سے کچھ کہہ رہی تھیں

مہر تیز تیز قدم اٹھاتی جا رہی تھی اسکا رخ اپنے کمرے کی طرف نہیں تھا وہ چھت پہ جا رہی تھی حسن نے اسکو سیڑھیاں پھلانگتے دیکھ لیا تھا وہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا مہر نے جیسے ہی چھت پہ قدم رکھا آنسو اسکی آنکھوں سے ابل ابل کر باہر آنے لگے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی تھی حسن بھی اسی وقت چھت پہ پہنچا تھا مہر کے رونے کی آواز سن کر وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچا تھا

بجو کیا ہوا ہے آپ آپ رو رہی ہو؟ وہ بوکھلا سا گیا تھا جبکہ مہر کے رونے میں مزید روانی آچکی تھی پلیز مجھے بتائیں کچھ کیا ہوا ہے آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے؟ حسن نے اسکے ہاتھ تھام لئے تھے

حسن مجھے بہت بہت تکلیف ہو رہی ہے میں ٹوٹ گئی ہوں کیا کروں میں کیا کروں میری محبت چھن گئی مجھ سے آج میرا سب کچھ ختم ہو گیا ہے سب کچھ وہ زور زور سے روتے ہوئے بول رہی تھی حسن کی گرفت اس کے ہاتھوں پر ڈھیلی پڑی تھی نیچے ہالے اور سفیر کی منگنی کی رسم اور یہاں مہر کی یہ حالت اس نے کڑیاں ملائی تھیں وہ اتنا بھی بچہ نہیں تھا کہ کچھ سمجھ نہ پاتا وہ سولہ سال کا ضرور تھا لیکن تھا تو مرد

کیا سس سفیر بھائی؟ اس نے بے یقینی سے لفظ توڑ توڑ کر ادا کیئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ہاں حسن ہاں سفیر میں اسکو بہت چاہتی ہوں میرے بھائی مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے بہت زیادہ میرا دل جل رہا ہے یا اللہ میں کیا کروں مجھے صبر دے اللہ حسن کچھ کرو پلینز میں تمہاری بہن ہوں میرے لئے کچھ کرو حسن نے نرمی سے اس کو گلے لگایا تھا

وہ بھی میری بہن ہے اس نے جیسے سرگوشی کی تھی

بجو خود کو سنبھالیں کوئی دیکھ لے گا آپ نے دادا جان سے بات کیوں نہیں کی ان کو بتائیں ناں آپ سب ٹھیک ہو جاتا بلکہ اٹھیں ابھی چل کر بتاتے ہیں ہالے سمجھ جائے گی وہ آپ کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے ابابہ کی خاطر تو قربان کیا ہے سب کچھ وہ گیلی آنکھوں سے ہارے ہوئے لہجے میں بولی تھی حسن نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا

میں سمجھا نہیں کیا مطلب؟

میں نے ایک محبت کے لئے دوسری محبت قربان کر دی مجھے کرنی پڑی حسن میں مجبور تھی کیا کیا ہے آپ نے مجھے بتائیں وہ فکر مند ہوا تھا

وہ کچھ بولی نہیں تھی خاموشی سے اس کو دیکھتی رہی حسن شاید سمجھ گیا تھا تب ہی بولا

میں قسم کھاتا ہوں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا آپ مجھ پہ یقین کر سکتی ہیں اسکے لہجے کا مان اسکی آنکھوں کی یقین دہانی وہ کیسے نہ بتاتی

چند گھنٹے پہلے

## Posted On Kitab Nagri

ان لوگوں کو مال سے واپس آئے گھنٹہ بھر ہو چکا تھا مہر واپسی پہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی تھی اور ابھی تک وہیں تھی وہ اپنے بیڈ پہ چت لیٹی چھت پہ لگے پنکھے کو گھورے جارہی تھی جب نرگس نے اس کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا بجایا

باجی آپ کو بڑے صاحب اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں ساتھ آواز لگائی تھی ہالے کو بلایا ہو گا نرگس جاؤ اسکو بتاؤ وہ لیٹے لیٹے بولی تھی

لو میں بھلا کیا کم سنتی ہوں ابھی تو میں صرف تیس سال کی ہوں کان بھلے چنگے ہیں میرے (اسکا بڑا بیٹا 20 سال کا تھا) آپ کو بلایا ہے جی آپ کو انہوں نے بولا وہاج کی بیٹی کو بلا کر لاؤ مہرماہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی (وہ مجھے کبھی نہیں بلانیں گے ہالے کبھی نہیں)

اس نے تیزی سے دروازہ کھولا تھا اتنی تیزی سے کہ دروازے سے لگی کھڑی نرگس گرتے گرتے پچی تھی

ہاے اللہ باجی ساہ نکال دیا میرا تو وہ ہول کر بولی تھی مہر نے جیسے سنا ہی نہیں

انہوں نے اور کیا بولا نرگس مجھے لفظ بالفظ بتاؤ وہ بے تاب سے پوچھ رہی تھی

(کم از کم اس زندگی میں تو نہیں)

ہو ر بھلا کیا کہنا تھا جی یہی کہا کہ وہاج کی بیٹی کو بولو دو کپ چئے (چائے) بنا کر میرے کمرے میں آ جائے

## Posted On Kitab Nagri

مہر کا چہرہ دمک اٹھا تھا وہ بھاگتی ہوئی کچن میں گئی تھی فرج سے دودھ نکال کر چائے کا پانی چڑھا یا تھا پانی ابلنے لگا تھا اس میں پتی ڈالی تھی اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا (ابا کافی نہیں پیتے ابا چائے پیتے ہیں)

چائے بن چکی تھی اس نے جیسے ہی کپڑے سے پتیلی اتارنی چاہی اسکا ہاتھ بری طرح آگ میں جل گیا اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا جلن شدید تھی وہ نیچے بیٹھتی چلی تھی منہ پہ ہاتھ رکھ کر تکلیف ضبط کرنی چاہی وہ دیر نہیں کر سکتی تھی تب ہی تھوڑی دیر بعد وہ اٹھی تھی چائے برتن میں ڈالی ٹرے سجایا اور یوسف سلطان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی دو منٹ کی دوری صدیوں پہ مہیٹ تھی اس نے دروازے پہ پہنچ کر ہلکا سا ناک کیا تھا اندر سے اجازت مل گئی تھی وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہوئی

یوسف سلطان کھڑکی کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھے تھے نظریں باہر سڑک پہ جمی تھیں مہر چند لمحے متذہب سی کھڑی رہی پھر خاموشی سے چلتی ہوئی ان کے سامنے رکھی دوسری کرسی پہ بیٹھ گئی ٹرے کرسیوں کے بیچ میں رکھے ٹیبل پہ رکھ دی تھی چند لمحے مزید سر کے وہ خاموشی سے بیٹھی رہی

آپ کو ہمیشہ مجھ سے یہی شکایت رہی ہے ناں کہ میں آپ کو نگین کی بیٹی نہیں سمجھتا میں آپ کو اپنا خون نہیں مانتا انہوں نے بات کا آغاز کیا تھا

ابا مجھے بس یہ آرزو رہی ہے کہ آپ مجھے انکی بیٹی تسلیم کریں میں آپ سے شکایت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی وہ بے قراری سے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ کے پاس ایک موقع ہے مجھے ثابت کر دیں کہ آپ اس کم ظرف وہاج کے ساتھ نگین سلطان کی بھی اولاد ہیں انکا لہجہ ٹھہرا ہوا تھا

(جلے ہوئے ہاتھ کی تکلیف کی تکلیف کم ہوئی تھی)

کیا کیسے می میں کیا کر سکتی ہوں میں سب کچھ کر لوں گی وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھی

سوچ لیں آپ کر سکیں گی وہ تول تول کر بول رہے تھے

آپ مجھے تم کہہ سکتے ہیں اب میں سب کر لوں گی آپ حکم کریں

میں آپ کو تب تم پکاروں گا جب مجھے یقین ہو جائے کہ آپ واقعی نگین کی بیٹی ہیں اسی کی طرح اعلیٰ

ظرف اسی کی طرح با وقار

آپ بتائیں مجھے کیا کرنا ہو گا

سفیر کی محبت سے دستبرداری دینی ہو گی وہ بے لچک لہجے میں بولے تھے

(یکدم جلے ہوئے ہاتھ میں جلے ہوئے دل کا درد بھی شامل ہوا تھا)

ابا وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی

سفیر آپ کو نہیں چاہتا آپ کو قربانی دینی ہو گی آپ کو ثابت کرنا ہو گا کہ آپ با وقار ہیں اگر یہاں نگین ہوتی تو

قربانی دیتی وہاج جیسا چوہڑا قربانی نہیں دیتا نگین با وقار بنتی وہاج ذلیل ہوتا آپ کو مہر ماہ وہاج آپ کو ثابت کرنا

ہو گا کہ آپ نگین سلطان کی بیٹی ہیں اسی کی طرح با وقار اسی کی طرح عظیم انکا لہجہ سرد تھا بے حد سرد



## Posted On Kitab Nagri

اس سے مجھے کیا ملے گا ابا اسکی آواز رندھی ہوئی تھی

میری محبت آپ کو نہیں مل سکتی کیوں کہ یہ آپ کا بخت ہے آپ کو میرے دن کے چند گھنٹے مل سکتے ہیں ہم صبح اور شام کی چائے ساتھ پی سکتے ہیں ہم ساتھ واک کر سکتے ہیں میں آپکی بنائی چائے پی سکتا ہوں آپ کا لایا کھانا کھا سکتا ہوں آپ کے ہاتھ سے دوائی لے سکتا ہوں آپ کے مخاطب کرنے پہ نرمی سے جواب دے سکتا ہوں آپ کو تم بلا سکتا ہوں بولیں آپ کو منظور ہے

آپ چاہتے ہیں کہ مجھے دل دے دیں لیکن اس میں خون کی فراہمی روک دیں اور میں پھر بھی زندہ رہوں خون کے بغیر دل پانچ سیکنڈ میں بند ہو جائے گا ابا لیکن میں کوشش کروں گی کہ اس کو بند نہ ہونے دوں آپ چاہتے ہیں کہ ایک نیا پودا لگایا جائے اور اسکو پانی نہ دیا جائے ابا وہ جل جائے گا لیکن نہیں مجھے آپ کے چند گھنٹے چاہیے ابا میں یہ چانس نہیں چھوڑ سکتی چاہے آپ میرا دل کیوں نہ بند کر دیں

ہاتھ بری طرح جلنے لگا تھا اس میں ایسی تکلیف اٹھی تھی کہ الامان

www.kitabnagri.com

مطلب آپ راضی ہیں؟

نہیں بول دو منع کر دو سفیر زیادہ ضروری ہے اس پہ گیواپ مت کرو تم اسکو نہیں چھوڑ سکتی اسکو چھوڑنا تمہیں مار دے گا اس کے دماغ نے بے شمار دلیلیں دی تھیں لیکن نہیں اسکو دل کی سنی تھی کیا میرے پاس کوئی اور آپشن ہے؟ وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے پھر جائیں میں آج رات آپ کو ایک بار پھر بلاؤں گا اب آپ جاسکتی ہیں انہوں نے ایک بار بھی اسکو مڑ کر نہیں دیکھا تھا

اور چائے؟

میں وہاں کی بیٹی کے ساتھ چائے کافی نہیں پی سکتا اسے لے جاؤ جب ثابت کر دو تم نگین سلطان کی بیٹی ہو تب

چاہے زہر لے آنا یوسف سلطان پی لے گا

وہ بے بسی سے لب کچلتی اٹھی تھی اس نے اپنی متاع حیات کا سودا کیا تھا وہ بھی صرف کسی کے چند گھنٹوں کے لئے یہ محرومی کیا کیا کرتی ہے؟

میں کیا کرتی حسن میرے پاس کوئی آپشن نہیں تھا وہ دونوں رات کی تاریکی میں چھت پہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے مہر کے چہرے پہ چاند کی روشنی پڑ رہی تھی سفید مقدس روشنی میں تھک گئی تھی انکی نفرت سہتے

سہتے کوئی راستہ کوئی جافرا نہیں تھی میرے پاس سفیر کو اگر حاصل کر بھی لیتی تو خوشی نہیں ملتی مجھے میں تو سفیر کو بھی اس لئے پانا چاہتی تھی تاکہ مجھے ابا کی محبت مل جائے نگین کی بیٹی کو جو مقام نہ ملا وہ شاید سفیر کی بیوی کو

مل جائے لیکن دیکھو نہ حسن میرے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا ریت کی طرح میں کچھ نہیں کر سکی میرے بس میں جو تھا میں نے وہ کیا حسن مجھ سے یہی ہو سکتا تھا حسن چپ چاپ اسکو دیکھے جا رہا

تھا اسکے بڑے اس حد تک جاسکتے ہیں اس نے نہیں سوچا تھا اس رات وہ مہر کے ایسے راز کا امین بنا تھا جسے اسکو قیامت تک نہیں کھولنا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بجو آپ نے جو بھی کیا سہی یا غلط میں نہیں جانتا لیکن آپ کو جب کبھی میری ضرورت پڑے میں آپ کے لئے موجود رہوں گا ہر جگہ ہر وقت مجھے نہیں پتہ میں سہی ہوں یا غلط لیکن میرے حساب سے محبت سودے بازیوں سے نہیں ملتی وہ آپ کا بخت ہوتی ہے ملی تو مل گئی اور نہ ملی تو آپ چاہے ایڑھیاں رگڑیں یا پھانسی کے پھندے پہ چڑھ جائیں وہ آپ کو نہیں ملے گی اس وقت وہ مہر کو کوئی سولہ سال کا بچہ نہیں لگا تھا وہ بالکل معراج سلطان لگا تھا مہر نے سر جھٹکا تھا (یہ ٹین ایبجرز کیا سمجھیں گے ہمارے روگ) حسن اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ بھی اس کے ساتھ اٹھی تھی اس کا دل ہلکا ہو چکا تھا اس نے کسی عام ٹین ایبجر کو اپنا راز دار نہیں بنایا تھا وہ معراج سلطان کا بیٹا تھا

مر جائے گا لیکن قسم نہیں توڑے گا



وہ رات گرم اور حبس زدہ تھی ہارون شاہد سلطان منزل سے آکر سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا اور ابھی تک باہر نہیں آیا تھا نو بجنے والے تھے جب نوال اس کے کمرے کا دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوئیں وہ غالباً فریش ہو رہا تھا تب ہی باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو گھٹنوں سے ذرا نیچے تک آتے باتھ روم میں ملبوس تھا ماں کو دیکھ کر شرمندہ سا واپس ڈریسنگ میں گھس گیا اب باہر آیا تو بھوری شرٹ اور پینٹ پہن رکھی تھی بال ابھی بھی گیلے تھے آنکھیں سرخ تھیں

آج پھر سارا دن اس خود غرض لڑکی کی وجہ سے خوار رہے ہوناں؟ سنا ہے منگنی کروالی ہم لوگوں کو بتانا تو دور بھنک تک نہ بیڑنے دی واہ زبردست وہ سخت غصے میں تھیں

## Posted On Kitab Nagri

مما یہ سب بہت اچانک ہو اور نہ پھپھو جان آپ کو ضرور بلا تیں وہ اپنے بال بناتے ہوئے کہہ رہا تھا  
ہاں جیسے میں جانتی نہیں تمہاری پھپھو جان کو اور تم کس خوشی میں بن بلائے باراتی بن کر کھڑے ہو گئے تھے  
وہاں؟

مجھے وہاں رہنے کا کوئی شوق نہیں تھا یہ بس ایک اتفاق تھا مجھے تو یہ تک نہیں پتہ تھا کہ وہاں اسکی رسم ہوگی ورنہ  
میں وہاں کبھی نہ رکتا وہ واقعی نہ رکتا

ہارون میرے بیٹے کیوں کر رہے ہو یہ سب خود کو کیوں ازیت دیتے ہو؟ تم نہیں بھول سکو گے اسکو ساری زندگی  
اسی ازیت میں رہو گے کہ اسکو اپنا کیوں نہیں لیا ذرا سی زور زبردستی سے اگر وہ تمہاری بن سکتی ہے تو اس میں کیا  
قباحت ہے؟ ویسے بھی شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جاتا ہے

اس نے خاموشی سے ساری بات سنی تھی اور پھر انکے پاس بیڈ پہ آکر بیٹھ گیا تھا  
اچھا کیا چاہتی ہیں آپ اسکو اغوا کر لوں؟ وہ تھل سے پوچھ رہا تھا زبردستی نکاح کر لوں بلکہ گن پائٹ پہ نکاح کرتا  
ہوں لکین یہ طریقہ کام نہیں کرے گا ماما کیونکہ وہ مر جائے گی لیکن قبول ہے نہیں بولے گی پھر کیا کروں اس  
نے سوچنے کی اداکاری کی تھی معراج انکل کے اوپر گن رکھ لوں گا؟ یا پھر حسن؟ اگر وہ بھی نہیں تو پھپھو جان وہ  
تو ہیں ناں یا پھر پیادہ بھی تو اسکے ماموں ہیں

ہارون بکو اس مت کرو

## Posted On Kitab Nagri

مماوہ مر جائے گی لیکن ایسی شادی قبول نہیں کرے گی میں چاہے اسکو اغوا کروں زبردستی کروں یا کچھ اور وہ ساری زندگی مجھ سے نفرت کرے گی معافی تو دور وہ میری شکل بھی نہیں دیکھے گی وہ آج کی لڑکی ہے مماوہ اپنی عزت نفس کو محبت پہ ترجیح دے گی وہ ہالے ہے وہ عزت کی موت پسند کرے گی ذلت کی زندگی نہیں میں ساری زندگی اس گلٹ میں نہیں گزار سکتا کہ میں نے جس سے محبت کی اس سے زبردستی کی میں اسکو محبت ہی نہیں مانتا اور اسکو گھر سے اٹھا لینا زبردستی نکاح اسکی عزت کی دھجیاں اڑانا اسکو سارے جہان میں رسوا کرنا اسکی اپنی نظروں میں اسکی کوئی عزت نہ رہنے دینا اگر یہی محبت ہے تو میں نہیں کرتا محبت میں دستبرداری دیتا ہوں محبت سے وہ ہالے سلطان ہے مماوہ زبردستی کا دیا ہوا جوڑا نہیں پہنتی شادی تو پھر دور کی بات ہے میں ساری زندگی اس دکھ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ وہ مجھے نہ مل سکی لیکن یہ ازیت کہ وہ مجھ سے نفرت کرے یہ میں نہیں جھیل پاؤں گا ہزاروں لوگ ہیں اس دنیا میں جنکو انکی محبت نہیں ملی ایک میں بھی سہی لیکن ذلت میں ملی توجہ بھیک میں ملی محبت یہ میں نہیں لے سکتا وہ مجھے نہیں ملی یہ دکھ روز مجھے اندر سے کھا رہا ہے لیکن میں خود کو بے توقیر نہیں کروں گا اسکا نام سفیر کے ساتھ سن کر مجھے لگتا ہے جیسے کسی نے میرے منہ پہ تیزاب پھینک دیا ہو لیکن اسکو خوش دیکھ کر میں خوش ہو جاتا ہوں میں اسکی خوشی چاہتا ہوں چاہے وہ سفیر ہو یا کوئی اور ایک بات اور اگر میں اسکی خوشی نہیں چاہتا تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں اس سے محبت کے دعوے کروں محبت چھننے کا نام نہیں ہے یہ تو کچھ دینے کا نام ہے میں خود کو اس پہ وار دیا ہے ماما اسکی خوشی کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں میں آپ پلیز



## Posted On Kitab Nagri

میرا حوصلہ بڑھا نہیں سکتیں تو میری محبت کی تزیل بھی نہ کیا کریں بچپن سے لے کر آج تک ہم دونوں ساتھ ہیں اگر آج تک اسکو مجھ سے محبت نہیں ہوئی تو آگے جا کر بھی نہیں ہوگی وہ نرمی سے کہہ کر اٹھ گیا تھا

تم کیوں ہو ایسے وہ نم آنکھوں سے بولی تھیں

پاپہ گیا ہوں ناں اسلیے ویسے آپ نے کہیں پپا کو اغوا کر کے تو ان سے شادی نہیں کی تھی  
دفع ہو جاؤ بد تمیز وہ روتے روتے ہنس پڑی تھیں  
وہ بھی انکو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

یہ ایک چھوٹے سے ڈھابے کا منظر تھا کچھ لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے تو کچھ کھانا کھا رہے تھے ہر طرف لکڑی کی چار کرسیوں کے درمیان ایک بڑی سی گول میز حائل تھی جنکی فیملی زیادہ ہوتی وہ دو میزوں کو ساتھ جوڑ دیتے اور کرسیاں لگا کر بیٹھ جاتے لیکن یہاں ایک ایسی میز بھی تھی جہاں صرف دو لوگ ہی بیٹھے تھے ایک سیاہ دوپٹے والی نفیسہ حیات اور انکے سامنے انکے کزن اور دودھ شریک بھائی رحمان وہ دونوں کھانا نہیں کھا رہے تھے ان کے پاس کھانے سے زیادہ بڑے مسئلے تھے

خدا کی قسم فیسے مجھے کچھ نہیں پتہ تھا اس بارے میں تو مجھ پہ یقین کر تیرا بھائی زہر کھالے گا لیکن کسی کا خون نہیں بیچے گا وہ درمیانی عمر کے تھے نقوش کافی حد تک نفیسہ سے ملتے تھے خاص طور پر آنکھیں میں جانتی ہوں آپ کو کچھ نہیں پتہ آپ اس معاملے سے لاعلم ہیں بھائی وہ تھکی تھکی سی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

یقین کر نفیسہ جب سے مجھے یہ سب کچھ پتا چلا ہے ناں جی نہیں چاہتا کہ اس کی شکل بھی دیکھوں میں اسکو طلاق ہی دے دیتا لیکن کیا کروں وہ میرے بچوں کی ماں ہے بچے رل جائیں گے حیانہ آئی بے حیا کو جس دکان سے گھر چلتا ہے وہ تو نے ڈال کر دی جس گھر میں رہتے ہیں وہ تو نے دیا ارے بچوں کی فیس تک تو بھرتی رہی ہو اب تک اور وہ اسکی آنکھوں کی شرم مرگئی تھی اماں کہتی تھیں یہ کم نسلی ہے اس کو بیہا کر مت لایہ اپنی نسل دکھا دے گی لیکن نہیں مجھ پہ تو بھوت سوار تھا محبت کا وہ تو جیسے بے بس تھے ان کو خود پہ غصہ تھا

چھوڑو بھائی کچھ اور بات کرو میں اسکی برائی نہیں سن سکتی ایک وقت میں وہ میری دوست رہی ہے انکا لہجہ سادہ سا تھا

اچھا یہ تو بتا تجھے یہ سب پتہ کیسے لگا؟

جب میں امریکا سے آئی اس کے اگلے دن ہی مجھے زری کی حقیقت پتہ چل گئی تھی کیونکہ جو کچھ ہوا وہ کسی گھر والے کے ملوث ہوئے بغیر ممکن نہیں ہے کوئی اتنا دلیر نہیں تھا کہ نفیسہ کے گھر میں گھس کر اس کے بیٹے کو ڈرگز دے میں بیکری جارہی ہوں یہ بات بس زری کو بتائی تھی اور نہیں اس روز انہوں نے میرا تعاقب نہیں کیا تھا وہ سب زری کی انفارمیشن تھی خیر کڑیاں ملتی گئی اور جو صورت سامنے آئی وہ آپ کی بیوی کی تھی

پھر تو نے نے اتنا انتظار کیوں کیا اسی دن کیوں سب کچھ نہیں بتا دیا ہمیں؟

ایک چیز جو مجھے شک میں ڈال رہی تھی کہ زری کیوں چاہتی تھی میں امریکا جاؤں بس یہ معمہ مجھ سے حل نہیں ہو رہا تھا اور آخر کار میں نے یہ بھی جان لیا انکے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی

## Posted On Kitab Nagri

زری جانتی تھی کہ وہ میرے سامنے رقم خرچ نہیں کر سکتی وہ میری نظروں میں آجائے گی میں اس کے لفظ پکڑ لوں گی اسکی چالیں پلٹ دوں گی کی تب ہی وہ چاہتی تھی کہ میں چلی جاؤں پتہ ہے بھائی وہ کہتی ہے اس نے میرا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن میں آپ کو بتاؤں اس نے میرا کتنا نقصان کیا ہے انکی آنکھوں میں کرچیاں سی بھرنے لگی تھیں وہ میری آگے کو ہوئے سرگوشی نما آواز میں کہہ رہی تھیں

اسکی وجہ سے میری اعتبار کرنے کی حس ہی مر گئی ہے مجھے لوگوں سے خوف آنے لگا ہے میں اب کافی عرصے تک کوئی دوست نہیں بنا پاؤں گی بلکہ شاید ساری زندگی میں دوستوں کے بغیر رہوں گی میں کسی سے راز نہیں کہہ سکوں گی اور اگر کہوں گی تو ساری ساری رات اور دن اس خوف میں رہوں گی کہ کہیں وہ میرا راز نہ فاش کر دے کہیں وہ بھی مجھے دھوکہ نہ دے دے وہ بہت ڈسٹرب ڈسٹرب سی تھیں میں سو نہیں پاتی ہوں میرا دل بہت دکھا ہوا ہے اگر ساری دنیا آپ کے ساتھ دھوکہ کرے دغا دے آپ کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے یہاں تک کہ آپ کی فیملی آپ کا خاندان بھی اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے یا آپ کا محبوب آپ سے بے وفائی کر دے چاہے آپ کے ساتھ کچھ بھی ہو جائے تو آپ کے پاس ایک ایسا شخص ہوتا ہے جس کو آپ سب بتا سکیں جس سے بلا جھجک سب کہہ سکیں اور وہ ہوتا ہے آپ کا "دوست" میں اب سوچ رہی ہوں آپ کا دوست ہی آپ سے دغا کرے آپ کو دھوکہ دے تو آپ کس سے جا کر کہیں گے؟ بھائی آپ بتائیں میں کس کے پاس جاؤں انکی آنکھوں کا کرب رحمان کو اپنا دل کتنا محسوس ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

فیسے تو غم نہ کر اللہ ہے ناں وہ تیرے مجرموں کو ایسے نہیں چھوڑے گا تو اللہ کی بڑی لاڈلی ہے اسکا تجھ پہ خاص کرم ہے تو نے اسکا کلام پڑھا اور پڑھایا ہے تجھے پتہ ہے اللہ کو تجھ سے اتنی محبت ہے کہ جو کوئی بھی تجھے دھوکہ دیتا ہے یادینے لگتا ہے وہ اسکا چہرہ تیرے سامنے لے آتا ہے وہ تجھے کبھی مکمل دھوکہ کھانے نہیں دیتا وہ تیرے اوپر لوگوں کی حقیقتیں بڑی جلدی کھول دیتا ہے اور جس نے تیرے ساتھ برا کیا ہوتا ہے اس کے ساتھ تو وہ ہوتا ہی کہ خدا کی پناہ

تجھے یاد ہے جب تو نے وکالت کا پرچہ دیا تھا وہ جیسے یاد کر کے بتا رہے تھے ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں تب اس حال کی سپریڈنٹ نے تجھ سے آدھے میں پرچہ چھین لیا تھا کیونکہ اسکو پتا چل گیا تھا تو نے اس کو اپنی خاندان کی کسی لڑکی کو نقل کرواتے دیکھ لیا تھا اس سے پہلے کہ تو اس کے خلاف کچھ کرتی اس نے بازی پلٹ دی لیکن پھر جب نتیجہ نکلا تو پاس ہو گئی تھی تیرا تو آدھا پرچہ ہوا تھا لیکن اس سپریڈنٹ کی لڑکی پورا پرچہ دے کر بھی فیل ہو گئی اور پھر اگلے کئی سال جب بھی اس نے پرچہ دیا فیل ہی ہوئی وہ کبھی پاس نہیں ہو سکی فیسے تیرے ساتھ نہ انصافی انکو مہنگی پڑ گئی

www.kitabnagri.com

نفیسہ یک ٹک انکو بولتے ہوئے سن رہی تھیں انکی آنکھوں میں کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا اور وہ فرقان وہ تمہارا بچپن کا منگیترا یاد ہے اس نے بھرے محلے میں یہ الزام لگایا تھا کہ تو وکالت پڑھنے نہیں بلکہ آوارہ گردیاں کرنے جاتی ہے باہر اور کئی بار تو اس نے خود تجھے لڑکوں کے ساتھ ہوٹلوں میں دیکھا ہے یاد کر اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اسکی بہن کی شادی عین نکاح کے وقت ٹوٹ گئی اسکا باپ اسی رات صدمے سے

## Posted On Kitab Nagri

مر گیا ماں پاگل ہو گئی اور اسکی ہونے والی بیوی اپنے مایوں کے رات بھاگ گئی وہ آج تک کنوارہ ہے کسی نے اسکو اپنی لڑکی نہیں دی اس نے تیری کردار کشی کی اللہ نے اسکو کہیں کانہ رہنے دیا

تیری نند اس نے تجھے دھکا دے کر تیرا پہلا بچہ مار دیا اور اس کے بعد تجھے کبھی اولاد نہ ہوئی اس کے ساتھ کیا ہوا یاد ہے ناں؟ اسکے پانچ کے پانچ بچے ایک ہی سال میں اسکی آنکھوں کے سامنے دم توڑ گئے اور شوہر حادثے میں مر گیا وہ دیوانوں کی طرح گلی گلی روتی پھرتی تھی اسکو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا

میرے پاس ایسے ہزار قصے ہیں میں کیا کیا یاد دلاؤں

مجھے بہت ڈر لگتا ہے فیسے یکدم انکی آنکھیں نم ہوئی تھیں انکا لہجہ کانپا تھا بڑا ڈر لگتا ہے مجھے زری کے انجام سے پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا ہو گا دیکھ تو اسکو معاف نہ کر بے شک لیکن اس کے لئے دعا کرنا اسکا کیا میری اولاد پہ نہ آجائے مجھے میری اولاد بڑی پیاری ہے اس کے لئے دعا کرنا وہ کبخت حاسد ہو گئی ہی اسکا پیٹ نہیں بھرتا اب اسکا حسد اسکو کھانا جائے فیسے اسکے لئے دعا کرنا وہ آخر میں جیسے رو پڑے تھے اس نے تجھ سے تیرا کیریز چھین لیا اس نے۔۔۔ وہ ابھی بول رہے تھے کہ نفیسہ نے انکی بات کاٹی تھی

اس نے مجھ سے میرا کیریز نہیں چھینا مجھ سے میرا کیریز میرے ایمان کی کمزوری نے چھینا ہے عزت ذلت موت زندگی یہ سب تو اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے لیکن میں میں لوگوں سے ڈر گئی مجھے لگا وہ لوگ میرے بیٹے کو مار دیں گے میں نے یہ نہیں سوچا کہ اگر عمر کی زندگی لکھی ہوگی تو وہ لوگ چاہے اسکو گولی ماریں یا زہر دے دیں وہ بچ جائے گا زری اور ان دس لوگوں کا پلان بالکل پرفیکٹ تھا میرے بیٹے کی بیماری میرا امریکا جانا



## Posted On Kitab Nagri

میری لائسنس کینسل ہو جانا اور وہاں دیار غیر میں جا کر ہمت ہار جانا اور پھر شرم سے کبھی واپس نہ آنا وہ طنزیہ مسکرائی تھیں لیکن ان لوگوں سے ایک غلطی ہو گئی بس ایک غلطی اب انکی آنکھوں میں سرد سا تاثر تھا اور لہجے میں تپش سی

ان لوگوں نے غلط عورت چن لی انہوں نے نفیسہ حیات کو چن لیا اب میں ان کو بتاؤں گی کہ میں کیا چیز ہوں میرے باپ کی خون پسینے کی کمائی سے میں نے وکالت کا امتحان دیا تھا بسوں کے دھکے کئی کئی گھنٹوں کی بھوک یہ سب میں نے اس لئے نہیں برداشت کی تھی کہ ایک دن کوئی بھی ایرا غیر آئے گا اور مجھ سے میرا حق چھین لے گا نہ میں یہ ہونے نہیں دوں گی ایک ایک کو گھسیٹوں گی ایک ایک سے حساب لوں گی میرے دنوں کی ازیت کا میرے راتوں کے عذاب کا حساب میں کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گی بھائی کسی ایک کو بھی نہیں انکو لگا تھا کہ وہ لوگ مجھ سے میرا واحد رشتہ زری کو چھین لیں گے اور بس نفیسہ ہار جائے گی لیکن ان کو نہیں پتہ میرا واحد اور مضبوط رشتہ تو میرے اللہ سے ہے اور جس انسان کا اللہ کے سوا کوئی نہ ہو اس سے ڈرو اس کے قہر سے ڈرو اسکی نرمی سے ڈرو اسکی چپ سے ڈرو اس کے بولنے سے ڈرو اور جب اسکو ستاؤ تو خدا کے عذاب سے ڈرو وہ سرد سے لہجے میں بول کر خاموش ہوئی تھیں

تو کیا کرنے والی ہے فیسے؟ وہ بامشکل بول پائے تھے

نفیسہ گہرا مسکرائی تھیں

وہی جس میں نفیسہ ماہر ہے

## Posted On Kitab Nagri

میں ایک ایک کو کورٹ میں گھسیٹنے والی ہوں وہ بول کر آسودگی سے آنکھیں موند چکی تھیں

**■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■**

یوسف سلطان کا کمرہ اس وقت بکھرا سا تھا تھوڑی دیر پہلے سفیر اور ہالے کی رسم کے بعد گھر کے سارے افراد ایک ایک کرتے اپنے کمروں کو چلے گئے تھے اب کافی کے بھاپ اڑاتے مگرتھے پلیٹ میں رکھے ڈرائی فروٹس تھے اور دادا پوتی کی نہ ختم ہونے والی باتیں تھیں یوسف سلطان بیڈ سے ٹیک لگائے پیر لمبے کئے نیم دراز تھے جبکہ ہالے آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی کچھ دیر پہلے کھلے ہوئے بال اب ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے اسکے چہرے پہ خوشی تھی اسکی آنکھوں میں چمک تھی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

## Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri  
knofficial9@gmail.com  
whatsapp \_ 0335 7500595

اچھا باقی سب باتیں چھوڑیں دادا جان آپ یہ بتائیں کہ چچی جان اور پھپھو ایک دوسرے سے اتنی نفرت کیوں کرتی تھیں؟ اسکے لہجے میں تجسس تھا

یوسف سلطان نے گہری سانس بھری تھی  
فروا اور نگین کی بہت اچھی دوستی تھی دونوں ایک دوسرے پہ جان دیتی تھیں انہوں نے بولنا شروع کیا تھا ہالے غور سے ان کو سن رہی تھی ان ہی دنوں میرا بھتیجا وحید گاؤں سے یہاں پڑھنے آیا تھا میں نے اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا وہ نگین کے ساتھ یونیورسٹی جانے لگا وہاں اسکی ملاقات فروا سے ہوئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے وحید اسکے لئے لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتا اس نے مجھ سے بات کی میں فروا کے گھر رشتہ لے جانے کو راضی ہو گیا ان دنوں فروا کے بھائی کا رشتہ نگین کے لئے آگیا میں نے نگین سے اس بارے میں بات کی اس نے مجھ سے سوچنے کے لئے وقت مانگا تب ہی اچانک سے فروا کا التفات وحید سے ہٹ کر شمس پہ جا ٹھہرا وہ دونوں اکثر ملنے لگے بات یہاں تک آگئی کہ وحید اور شمس کی ایک دوسرے کے ساتھ جھڑپ ہو گئی میں نے کئی بار شمس کو سمجھانا چاہا لیکن وہ جو ان تھا گرم خون تھا گھر چھوڑنے کی بات کر دیتا اور میں ہار جاتا اسی طرح ایک دن شمس اور فروا باہر ملنے گئے اور وحید نے انکو دیکھ لیا وہ جزباتی سا بندہ تھا اس نے شمس پہ ہاتھ اٹھا دیا بس پھر کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

فروانے اسی وقت اسی جگہ وحید کو تھپڑ مارا اور اس سے یہ کہہ دیا کہ وہ اب شمس سے شادی کرے گی فروانے یہ سب پیسے کے لئے کیا تھا سب جانتے تھے وحید یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکا اور اس نے خود کشی کر لی دادا جان سانس لینے کو رکے تھے ہالے بے چینی سے آگے کو ہوئی تھی پھر کیا ہوا بٹائیں نہ دادا جان؟

ہونا کیا تھا شمس اور فروا کی شادی ہو گئی اور نگین کو فروا سے سخت نفرت وہ اسکو دیکھتی تو منہ پھیر لیتی یہاں تک کہ اس نے شمس سے بھی بات کرنی چھوڑ دی تھی اور نگین کے بھائی کے رشتے کو بھی منع کر دیا وہ نگین سے بے تحاشا محبت کرتا تھا لیکن نگین کی یہی رٹ تھی

میں اس خاندان میں شادی نہیں کروں گی سانپ کے بل سے سانپ ہی نکلتا ہے وہ بیچارہ نیم پاگل سا ہو گیا تھا نگین کی محبت میں ہر روز وہ ہمارے دروازے پہ آکر کھڑا ہو جاتا اور نگین سے معافی مانگتا ایک ایسے گناہ کی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا فروا کو اپنے بھائی سے محبت تھی بہت زیادہ محبت اس نے نگین کے پیر تک پکڑ لئے تھے لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی نگین کی یہ بہت بری عادت تھی وہ جب کسی ضد پہ اڑ جاتی تو چاہے غلط بھی ہوتی تو اس ضد کو چھوڑتی نہ تھی خیر قصہ مختصر نگین نے وہاں سے شادی کر لی اور اس کے اگلے ہفتے فروانے زبردستی اپنے بھائی کی شادی کہیں کروادی لیکن وہ بیچارہ با مشکل چند ہی مہینے جی سکا نگین کی محبت جان لیوا تھی وہ جب مرا تو اس کے منہ سے خون نکلتا اور نگین کا نام نکلتا فروا اس کے بعد سے نگین سے اس درجہ متنفر ہو گئی کہ نگین کو دیکھتی تو خود کو کمرے میں بند کر دیتی

یا چیخنے چلانے لگتی اور نگین کو گالیاں بکتی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن ان سب میں پھپھو کا کوئی قصور تو نہیں تھا انکی شادی ہے انکی مرضی وہ جس سے چاہے کریں چچی کو بھی کچھ سوچنا چاہئے تھا وہ انکی بات کے بیچ میں بولی تھی

بیٹے جب کسی کا کوئی عزیز مرتا ہے ناں تب وہ غلطی اور قصور نہیں دیکھتا وہ کوئی ایسا بندہ ڈھونڈتا ہے جس کو الزام دیا جاسکے جیسے نگین نے وحید کی موت کا الزام فروا کو دیا اسی طرح فروا آج بھی اپنے بھائی کی موت کا ذمہ دار نگین کو سمجھتی ہے وہ اس سے نفرت کرتی ہے بے تحاشا بے انداز نفرت یہ میں جانتا ہوں اور نگین جانتی تھی اور میں میرا کیا قصور مجھ سے کیوں چڑتی ہیں وہ؟

کیونکہ تم نگین جیسی ہو تمہارا چہرہ تمہارا بولنا تمہارا ہنسنا تمہارا رونا تمہارا ہر انداز نگین جیسا ہے تمہیں پتہ ہے فروا نے نگین کی موت پہ ایک آنسو تک نہیں گرایا بلکہ اس ہفتے اس نے کچی بستی میں جا کر دیگیں بانٹی تھیں تم سوچو ذرا اندازہ کرو اس نفرت کا جو انسان سے اسکی انسانیت چھین لے جب نگین کی طلاق ہوئی تھی ناں اس دن فروا نے ایک پوری بیکری کی مٹھائی خرید کر ہر آتے جاتے کو بانٹی تھی میں فروا کے سب راز جانتا ہوں مجھے اس کے بارے میں وہ بھی پتا ہے جو کہ فروا خود بھی نہیں جانتی

آپ نے انکو کچھ کہا نہیں مرنے والی اور طلاق یافتہ آپ کی بیٹی تھی ہالے کے لہجے میں افسوس تھا جبکہ یوسف سلطان کی آنکھیں ہر قسم کے جذبات سے عاری تھیں

اگر وہاں چوہڑا مرتا تو میں بھی دیگیں بانٹتا اگر اسکو کوئی بھی تکلیف ہوتی تو میں بھی مٹھائی بانٹتا مہر کی پیدائش کے بعد وہاں سدھر گیا تھا لیکن میں نے اسکو کبھی معاف نہیں کیا میرے لئے وہ ساری زندگی وہی وہاں رہا جس نے



# Posted On Kitab Nagri

میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا تھا میں جب اسکو دیکھتا تھا میرا خون کھولتا تھا جب میں اپنی نفرت پہ قابو نہیں رکھ سکتا تو مجھے کوئی حق نہیں کے میں دوسروں کو درس دیتا پھروں

اللہ اللہ کیسی ہٹلر فیملی میں پیدا ہو گئی میں بس مرنے مارنے کی باتیں میں تو جا رہی ہوں ابھی وہ مٹھی میں ڈرائی  
فروٹس بھرتی بیڈ سے اترتی بولی تھی دادا جان اسکو دیکھ کر مسکرائے تھے

اس وقت نہ جانا فرو کا غم تازہ ہے انہوں نے دروازہ کھولتی ہالے کو پیچھے سے ہانک لگائی تھی

گرم لو ہے یہ چوٹ مارنے کا تو الگ ہی مزہ ہے وہ مڑے بغیر کہتی باہر نکل گئی تھی

رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی یوسف سلطان کے کمرے سے آنے کے بعد سے فرواب تک ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھیں ان کو یقین نہیں آتا تھا کہ جو ابھی کچھ دیر قبل ہوا وہ سب ایک حقیقت تھی انکی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں ان میں غصہ تھا شک تھا انکو رہ کر مہر پہ غصہ آ رہا تھا وہ کیسے انکی بازی پلٹ گئی وہ اب تک شک میں تھیں کہ وہ چھٹانگ بھر کی لڑکی ہالے کس طرح ان کو مات دے گئی صدمہ شدید تھا اسی وقت ان کے کمرے کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی وہ اسی طرح بیٹھی رہیں مڑ کر دیکھا تک نہیں لیکن وہ اس چاپ کو پہچانتی تھیں اچھی طرح بہت اچھی طرح

چچی جان میں آجاؤں؟ وہ ادھ کھلے دروازے پہ کھڑی پوچھ رہی تھی

ہالے میں کم از کم اس وقت تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی وہ مڑے بغیر بولی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

لیکن میں آپ سے بات کرنے آئی ہوں آپ سے معافی مانگنے اور صلح کرنے سب سورت آؤتے ہیں ناں  
کب تک آپ اس طرح مجھ سے چڑتی رہیں گی وہ بولتی ہوئی فروا کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی اسکا لہجہ ہلکا پھلکا سا تھا  
جیسے ان دونوں کے درمیان کسی گڈے گڑیا کی سی لڑائی ہو

فروا نے پورے کا پورا گھوم کر اسکو دیکھا تھا

مجھے تم سے چڑ نہیں ہے مجھے تم سے نفرت ہے اتنی کہ اگر تم میرے سامنے مر بھی جاؤ تو میری آنکھ سے آنسو نہ  
نکلے اتنی کہ اگر کوئی تمہیں میرے سامنے زندہ جلا ڈالے تو میں اسکو روکوں ناں وہ اسکے پاس اس کے بہت  
قریب بیٹھی غرار ہی تھیں

ہالے کا سانس سینے میں اٹکا تھا لیکن بظاہر وہ مسکراتی رہی

چلیں چھوڑیں یہ نفرت محبت مجھے یہ بتائیں آپ اس رشتے کی مخالفت کیوں کر رہی ہیں میں نہیں چاہتی کہ میری  
اور سفیر کی شادی آپ کی مرضی کے بغیر ہو آپ میری ماں جیسی ہیں میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں اور یہ  
صرف لفاظی نہیں ہے آئی مین اٹ اسکا لہجہ سادہ تھا پر خلوص اس نے چند لمحے پہلے والی فروا کی بات کا اثر زائل  
کرنا چاہا وہ آج جھگڑا کرنے نہیں آئی تھی

فروا اٹھ کھڑی ہوئی تھیں انکی آنکھوں میں ایسا سرد تاثر تھا کہ خدا کی پناہ

## Posted On Kitab Nagri

میں بتاؤں تمہیں کیوں کر رہی ہوں میں اس رشتے کی مخالفت؟ کیوں ہوں میں اس کے خلاف کیونکہ میں جب  
جب تمہیں دیکھتی ہوں ناں مجھے تمہاری مکروہ شکل پھپھی یاد آ جاتی ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھوں  
سے تمہارا گلہ دبا دوں

میری پھپھو کے بارے میں اس طرح بات مت کریں چچی ہالے نے انکو ٹوکا تھا

اور بتاؤں؟ تم دو غلی ہو ہالے تم گولڈ ڈگر ہو پہلے ہارون کو دوستی کا جھانسہ دیا اور کئی سال اس کے پیسوں سے عیش  
کرتی رہی اور جب شادی کی باری آئی تو تم نے شہر کا ایک بہترین بزنس میں پھانس لیا تم اس ہارون کے ساتھ سارا  
دن سڑکوں کی خاک چھان سکتی ہو اس کے ساتھ شہر کے ایک ایک ریسٹوران میں کھانا کھا سکتی ہو لیکن شادی  
نہیں شادی تم اس سے نہیں کر سکتی کیونکہ تمہیں اس سے محبت نہیں ہے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے تم نے پاگل ہوں  
میں ہاں؟

چچی آپ اس طرح میرے کردار پہ بات نہیں کر سکتیں میں آپ کو یہ حق نہیں دیتی میں یہاں صلح کرنے آئی  
ہوں آپ بات بڑھا رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔

تیسری وجہ بتاؤں وہ تو جیسے اسکی سن ہی نہیں رہی تھیں

تمہاری ماں کے خاندان میں اولاد ہوتی ہی نہیں اور اگر کسی کی ہو بھی جائے تو دس پندرہ سال تو کہیں نہیں  
گئے کیا میرے بیٹے کو بھی بے اولاد رکھنے کا ارادہ ہے؟ تمہاری ماں نے دس سال بعد اولاد پیدا کی

## Posted On Kitab Nagri

تم کتنے سال لگاؤ گی؟ پندرہ یا بیس بلکہ ایسا کر ناسفیر کے بچوں کو میری قبر پہ لے آنا وہاں کھیل لیں گے مجھ سے وہ زخمی ناگن کی طرح پھنکار رہی تھیں

ہالے کا دل جیسے کسی نے زور سے دبایا ہو

ایسے تو نہ کہیں یہ سب تو اللہ کے اختیار میں ہوتا ہے اماں کے بس کی بات تو نہیں تھی یہ

ارے رہنے دو تم تمہاری ماں کو شادی کے پہلے ہفتے ہی طلاق ہو گئی تھی اب میرے بیٹے کے لئے ایسی نسلی بد کردار عورت بچی ہے تمہیں گھراؤں گی میں؟ جیسی بد کردار تمہاری ماں تھی ویسی ہی۔۔۔۔۔

ہالے جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی

بس بہت بول چکیں آپ اور بہت سن چکی میں اب اگر آپ کے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں بھول جاؤں گی آپ کے ساتھ میرا کیا تعلق ہے اگر میری ماں اور میرا کردار صاف نہیں تو آج آپ کے کردار کی بھی بات کر ہی لیتے ہیں

آپ وہی ہیں ناں جنہوں نے پیسے کے لالچ میں ایک بھائی سے رشتہ توڑ کر دوسرے بھائی سے جوڑ لیا تھا دو بھائیوں کو ایک دوسرے سے متنفر کر دیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے خود کشی کر لی آپ کی اپنی دوست نے آپ کو اسلیے چھوڑا کیونکہ آپ کردار کی اچھی نہیں تھیں لڑکوں کو کپڑوں کی طرح بدلتی تھیں چلیں یہ سب تو آپ کی شادی کے پہلے کے قصے ہیں ناں آپ نے شادی کے بعد کیا کیا میں یاد دلاؤں؟ وہ آنکھوں میں غضب لئے انکے سامنے کھڑی غرار ہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو یہ بتاؤں کہ کیوں شمس چچا کو آپ کی اس مکروہ شکل سے بھی نفرت ہے کیونکہ انکے کان کے پاس جھکی تھی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کرلی

کیونکہ بیس سال قبل شمس چچا نے آپ کو ایک جاپانی بزنس ٹانکون کے ساتھ ہوٹل کے ایک کمرے میں ایسی حالت میں دیکھا تھا کہ زبان کو بیان کرنے کی تاب نہیں لفظوں کو مفہوم دینے کی جرات نہیں اس دن سے لے کر آج تک اس گھر میں آپ کی حیثیت شمس چچا کی نظروں میں آپ کی حیثیت دو ٹکے کی بھی نہیں رہی اسلئے کہتی ہوں چچی بد کردار لوگوں کو چاہئے کسی دوسرے کے کردار کی بات نہ کریں وہ بول کر پیچھے ہٹی تھی جبکہ فروا کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں انکارنگ نچڑ گیا تھا انکا چہرہ سفید تھا لٹھے کی مانند سفید

تمہاری جرات کیسے ہوئی ہاؤڈیر یوٹل بچ وہ بہت دیر بعد پھنکاری تھیں

چلائیں مت چچی وہ ان سے زیادہ تیز آواز میں دھاڑی تھی جنکا اپنا ماضی داغ دار ہوا انکو چاہیے کے دوسروں کے حال پہ تبصرے نہ کریں اسکا لہجہ ٹھنڈہ تھا برف جیسا

تم نے مجھے تنہائی میں ذلیل کیا ہے میں تمہیں محفل میں رسوا کروں گی تم میرا داغ دار ماضی اٹھا کر لائی ہوناں میں تمہارے حال کو ذلت کا نشان بنا دوں گی میں تمہارے ساتھ وہ کروں گی کہ ساری دنیا دیکھے گی تم سے وہ چھینوں گی جسکا تم نے تصور بھی نہیں کیا ہو گا تمہاری قسمت اب سے میں لکھوں گی ہالے اور میں تمہارے بخت میں وہ ذلت لکھوں گی کہ تم مر کر بھی اس داغ کو دھو نہیں سکو گی یاد رکھنا وہ ہالے کے بالکل قریب کھڑی دبا



# Posted On Kitab Nagri

دبا سا غرار ہی تھیں انکے لہجے میں کاٹ سی تھی جبکہ ہالے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے خاموشی سے ان کو سنتی رہی

اور جب بولی تو بس اتنا

وتعز من تشاء، وتنزل من تشاء

(اللہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے)

وہ بول کر رکی نہیں تھی

دروازہ ٹھاکا آواز سے مارتی کمرے سے نکل گئی تھی فروا کو یوں لگا تھا جیسے یہ دروازہ ان کے منہ پہ مارا گیا ہو ان کے

جسم کا سارا خون منظر کر ان کے چہرے پر آچکا تھا ازیت سی ازیت تھی ذلت سی ذلت تھی



آج اس چھوٹے سے ڈھابے پہ ہونے والی ملاقات کو تین سال بیت چکے تھے نفیسہ نے اپنے لائسنس کی بحالی کے

لئے کیس دائر کر دیا تھا اس کے بعد ان کو تین سالوں کے لئے عدالت کے دھکے کھانے پڑے تھے کئی ثبوت

اکھٹے کرنے پڑے تھے کئی سفر طے کرنے پڑے تھے ایسے میں عمر کی سہاری ذمہ داری انکے بھائی رحمان پہ آچکی

تھی اسکو اسکول سے لانا لے کر آنا اسکے باقی چھوٹے موٹے کام وہی کرتے جب تک نفیسہ گھر نہ آجائیں تین

سال کی لمبی خواری کے بعد آج ان کے کیس کا فیصلہ ہو گیا تھا نفیسہ حیات کو بے گناہ قرار دے کر ان کا لائسنس

بحال کر دیا گیا تھا اس سارے عرصے میں انکی ساری جمع پونجی اس کیس پہ لگ چکی تھی لیکن بلاخر وہ آزاد تھیں

بے گناہ تھیں

## Posted On Kitab Nagri

اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی عمر کو ہوم ورک کروا رہی تھیں  
عمر اب کافی بڑا ہو گیا تھا اس کا قد نکل آیا تھا صحت بھی اچھی خاصی تھی اسکی سیاہ آنکھیں مزید چمک  
دار اور زہین ہو گئی تھیں لیکن اسکی ضد اور ہٹ دھرمی آج بھی ویسی ہی تھی وہ آج بھی اپنی مرضی ہی کرتا تھا  
چاہے اسکو ہزار بار روکا جائے وہ بیڈ پہ بیٹھا خاموشی سے اپنا ہوم ورک کر رہا تھا جب رحمان ایک دھاڑ  
سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئے وہ بے حد غصے میں لگتے تھے  
فیسے یہ میں جو سن کر آیا ہوں کیا یہ سب سچ ہے؟ وہ بامشکل خود پہ قابو رکھتے بولے تھے  
پہلے یہ تو پتہ لگے آپ نے سنا کیا ہے؟ وہ مطمئن سی بولی تھیں  
تو نے استغنیٰ دے دیا؟ اور اگر یہی کرنا تھا تو کیوں اتنے سال کورٹ کچہریوں کے چکر لگائے کیوں خود کو خوار کیا  
اپنے پیسے برباد کیئے یا اللہ فیسے تو کیسے اتنی بے وقوف ہو سکتی ہے مجھے تو سمجھ نہیں آرہی میں تجھ سے کچھ پوچھ رہا  
ہوں جواب دے مجھے انکا بس نہیں چلتا تھا کہ اپنے بال نوچ ڈالیں  
عمر نے کاپی پہ جھکی نظر اٹھائی تھیں اسکی نظروں میں ناگواری تھی  
آپ مجھے لکھنے دیں گے یا میں باہر چلا جاؤں؟ اس کے لہجے میں بد تمیزی نہیں تھی وہ بس پوچھ رہا تھا وہ واقعی بس  
پوچھ ہی رہا تھا  
چل نکل ادھر سے آیا بڑا مامے کو آنکھیں دکھاتا ہے انہوں نے جھڑکا تھا  
اماں اپنے بھائی سے کہیں جھوٹ نہ بولیں میں نے آنکھیں نہیں دکھائیں

## Posted On Kitab Nagri

بیٹے آپ باہر جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں پھر اسکو کمپلیٹ کریں گے اوکے؟ وہ نرمی سے بولی تھیں

اوکے اس نے خلاف معمول آج ضد نہیں کی تھی خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا تھا

بھائی میں یہ نہیں کر سکتی تھی مجھے خود سے شرم آنے لگی تھی اس بار اگر عمر کی بیماری وجہ بنی تھی تو اگلی بار کچھ اور

وجہ بنتی میں نے اس پیشے کا تقدس پامال کیا تھا مجھے کوئی حق نہیں تھا کہ میں دوبارہ اس عدالت میں قدم رکھتی اس

لڑکی کے قتل میں کہیں نہ کہیں میرا بھی ہاتھ ہے اگر میں لوگوں سے خوف نہ کھاتی اور عمر کی زندگی اور موت کو

اللہ کے ہاتھ میں دے دیتی تو یہ سب نہ ہوتا کبھی بھی نہ ہوتا میں نے جو کچھ کیا ہے اسکی سزا خود کو اسی صورت

دوں گی اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندوں سے ڈرنے والوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے یہ میری سزا ہے پلیز مجھے اسکو

بھگتنے دیں انکا لہجہ سادہ سا تھا

رحمان کے کندھے ڈھیلے پڑے تھے

پھر کیا کرے گی توفیسے؟ کیا گھر بیٹھی رہے گی؟ اب کے انکا لہجہ فکر مند سا تھا

www.kitabnagri.com

نفیسہ مسکرائی تھیں

میں گھر بیٹھنے والیوں میں سے نہیں ہوں بھائی جو گھر میں نے عمر اور اپنے لئے لیا تھا کل اسکو بیچ آئی ہوں اور اسکی

جگہ میں نے ایک جم کے مالک سے بات کی ہے وہ اس جگہ کو بیچنے کے لئے راضی ہے میں وہاں لڑکیوں کے لئے

سیلف ڈیفنس کلاسز رتنج کروں

## Posted On Kitab Nagri

میں ان کو ایسا ٹرینڈ کروں گی ان کے لئے ایسے کوچ رکھوں گی کہ وہ پانچ پانچ درندوں کا اکیلے مقابلہ کر سکیں میں ایک لڑکی کو نہیں بچا سکی لیکن میں کوشش کروں گی کہ کسی اور کو اس ظلم سے بچا سکوں میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کروں گی اور یہی میرے لئے اچھا رہے گا

اور تجھے لگتا ہے کہ یہاں کے لوگ اپنی بچیوں کو ایسے کرائے کلاس لینے بھیجیں گے؟ کس خوش فہمی میں رہ رہی ہے تو؟ یہاں لوگ اپنی بچیوں کو اسکول کالج نہیں بھیجتے اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہاتھ سے نہ نکل جائیں کہیں ان کو پڑھ لکھ کر پر نہ لگ جائیں اور تو تجھے لگتا ہے کہ وہاں لڑکیاں کرائے کلاس لینے آئیں گی تو اپنی عقل کدھر بیچ آئی ہے فیسے؟ وہ افسوس سے پوچھ رہے تھے

میں نے کب کہا کہ لڑکیاں وہاں کرائے کلاس لینے آئیں گی؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھیں لڑکیاں وہاں سلائی کڑھائی سیکھنے آئیں گی لڑکیاں وہاں کوکنگ کلاس لینے آئیں گی لیکن میں وہاں انکو وہی سکھاؤں گی جو میں چاہوں گی جس کے لئے میں نے وہ جگہ خریدی ہے وہ چمکتی آنکھوں کے ساتھ بتا رہی تھیں

www.kitabnagri.com

مطلب تو لوگوں کو دھوکہ دے گی اور اگر کسی

نے گھر جا کر بتا دیا تو کیا کریگی تو؟ فیسے دیکھ مت پڑان کاموں میں انہوں نے جیسے بازار کھنا چاہا

میں نے کب کہا کہ میں کسی کو دھوکہ دوں گی؟ وہاں کوکنگ کلاسز ہی ہوں گی وہاں سلائی کلاس بھی ہوگی لیکن اسکی فیس ہوگی اور جو میں کروانا چاہتی ہوں وہ مفت ہوگا وہاں آنے والی ہر لڑکی ہر عورت سلائی اور کوکنگ پہ کم دھیان دے گی اور سیلف ڈیفنس کلاس پہ زیادہ دھیان کیونکہ میں عورتوں کی فطرت سے واقف ہوں مفت کا

## Posted On Kitab Nagri

اگر زہر بھی دے دو تو عورتیں گھر لے جائیں گی یہ سوچ کر کہ چوہے مارنے کے کام تو آ ہی جائے گا عورتوں کو مفت کی چیزیں فیسینٹ کرتی ہیں اٹریکٹ کرتی ہیں

کیا کہہ رہی ہے مجھے سمجھ نہیں آرہی صاف صاف لفظوں میں بتادے مجھے وہ الجھ سے گئے تھے دیکھیں آپ نے بازار میں عورتوں کو دیکھا ہو گا جہاں بھی جس بھی دکان کے سامنے سیل لگی ہو گی عورتوں کا سب سے بڑا ہجوم وہیں ہو گا حالانکہ سیل میں رکھے کپڑے اتنے بے کار ہوتے ہیں کہ دو دھلایوں میں خراب ہو جائیں گے وہ سیل میں رکھا ہوا ایک ہزار والا جوڑا تو لے لیں گی لیکن دکان میں رکھا پندرہ سو والا سوٹ لیتے انکی جان جائے گی حالانکہ وہ زیادہ پائیدار بھی ہو گا اور اسکی کوالٹی بھی اچھی ہو گی میں یہ نہیں کہہ رہی کہ عورتیں بے وقوف یا لالچی ہوتی ہیں وہ بس کم پیسوں میں زیادہ چیزیں چاہتی ہیں وہ تعداد چاہتی ہیں معیار نہیں اب جب انکو کوکنگ اور سلائی کلاسز کے ساتھ فری جم بھی ملے گا تو آپ دیکھئے گا کیسے اور کہاں کہاں سے لڑکیاں اور عورتیں آئیں گی

لیکن اس سب سے تجھے کیا فائدہ ہو گا تیرا تو گھر بھی بہت مشکل سے چلے گا عمر کا اسکول اسکے باقی اخراجات وہ سب کہاں سے پورے ہوں گے؟

مجھے فائدہ نقصان نہیں چاہئے میں بس کفارہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور عمر کے اسکول اور باقی اخراجات کے لئے مجھے ایک لاء کالج میں لیکچرر کی نوکری مل گئی ہے سب مینج ہو جائے گا پریشان مت ہوں آپ وہ تسلی دیتے ہوئے بولی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

اور وہ مطمئن بھی ہو گئے تھے تھوڑی دیر بعد جب نفیسہ انکو گیٹ تک چھوڑنے گئیں تو وہ رک گئے ہمت متجمع کی اور بولنا شروع کیا

فیسے تو زری کے لئے دعا کرنا وہ ٹھیک ہو جائے بس تیری دعاؤں میں بڑا اثر ہے بس یہ فالج اسکی جان چھوڑ دے قسمے میرے بچے رل گئے ہیں ان کے لہجے میں شرمندگی اور دکھ تھا

میں دعا کروں گی وہ انکی طرف دیکھے بغیر بولی تھیں انہوں نے کہہ دیا مطلب وہ دعا کریں

اوائیل اپریل کے دن تھے جس اور گرمی اپنے عروج پہ تھی شام کے چھ بجے کا وقت تھا معراج سلطان کمپنی کے آفس میں پاور چیئر پہ بیٹھے مینیجر کو کوئی ہدایات دے رہے تھے جب انکا سکرپٹری فرہاد بنانا کئے آفس روم میں داخل ہوا اسکی رنگت اڑی ہوئی تھی اس نے کچھ بولنے کو منہ کھولا تھا کہ مینیجر کو دیکھ کر خاموش ہو گیا معراج سلطان نے ناگواری سے اس کو دیکھا تھا اور مینیجر کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا اس ادھیڑ عمر مینیجر کے جانے کے بعد انکارخ اب فرہاد کی جانب تھا

ہاں تو مسٹر فرہاد عطار آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ ایسی کون سی آفت آگئی تھی کہ آپ بنانا ک کئے میرے آفس میں آگئے ایتھکس ہیں آپ کے اندر یا نہیں؟ انکا لہجہ اونچا نہیں تھا اس میں بس ناگواری تھی

## Posted On Kitab Nagri

شمس سر نے ہیون سے ملحقہ ساری زمین مرزا صاحب کو بیچ دی ہے آج صبح ہی مجھے ان کی سیکریٹری نے اطلاع دی ہے سر سب ختم ہو گیا ہے وہ لوگ ایک بار وہاں آگئے تو ساری جگہ کا سکون خراب کر دیں گے وہ ہیون کو برزخ سے بھی بدتر بنا دیں گے کچھ کیجئے سر وہ سخت پریشانی کے عالم میں بولے چلا گیا جبکہ معراج سلطان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا ہاتھ کانپنے لگے تھے انکا بی بی ہانی ہو گیا تھا

شمس کہاں ہے؟ وہ بدقت بول پائے تھے

وہ باہر ملازمین کے ساتھ ہیں تھوڑی دیر پہلے ہی اسلام آباد سے آئے ہیں فرہاد نے اطلاع دی تھی معراج سلطان ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے انکا چہرہ غیض و غضب کی تصویر لگتا تھا اپنے آفس کا کمرہ ایک دھاڑ سے کھولتے وہ سیڑھیاں اترتے جارہے تھے وہ یہ تک بھول گئے تھے کہ اتنی سیڑھیاں چڑھنے سے انکا سانس پھول جاتا ہے انکولفٹ کا استعمال کرنا چاہئے تھا لیکن اس وقت ان کو کچھ یاد نہیں تھا شمس سلطان ہالے اور سفیر کی مٹگنی کی رسم کے بعد ارجنٹ میٹنگ کے لئے اسلام آباد روانہ ہو گئے تھے اور آج دو دن بعد انکی واپسی ہوئی تھی اس وقت وہ کچھ ملازمین کے ہمراہ کمپنی کے گیٹ پہ کھڑے تھے انکی گاڑی تیار تھی وہ شاید کہیں جارہے تھے لیکن کسی ملازم کی بات سننے رک گئے تھے اسی وقت معراج سلطان ہانپتے ہوئے ان تک پہنچے تھے شمس انکو دیکھ کر مسکرائے تھے معراج مسکرا بھی نہ سکے

ہمیں بات کرنی ہے شمس اندر چلو انکا لہجہ سنجیدہ تھا

بھائی میں آپ کو ایسی خبر سنانے والا ہوں کہ آپ سب کچھ بھول جائیں گے وہ بہت خوش نظر آتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

سب ادھر آ جاؤ یہاں آؤ سب بات سنو میری انہوں نے با آواز بلند سب ملازمین کو اپنے قریب بلایا تھا ایک ایک کر کے سب جمع ہونے لگے تھے تھوڑی ہی دیر میں مجمع سالک گیا تھا

بھائی جان میں نے اس زمین کا سودا کر دیا ہے وہ بھی مارکیٹ پر انز سے تین گنا زیادہ میں وہ جوش سے بتاتے ہوئے ان کے قریب آگئے تھے اور آپ کو پتہ ہے سفیر کی منگنی کی رات میں اسی کام کے لئے اسلام آباد گیا تھا میں آپ کو سر پر انز دینے والا تھا آپ دیکھیے گاب ہم ملک کے سب سے بڑے۔۔۔۔۔

اور بس انکی بولتی زبان کو یہاں بریک لگا تھا

چٹاخ کی آواز سارے میں گونجی تھی معراج سلطان لال بھبھو کا چہرہ لئے انکو دیکھ رہے تھے جبکہ شمس سلطان اپنے گال پہ ہاتھ رکھے شاکی نظروں سے انکو دیکھے جارہے تھے

ہمت کیسے ہوئی تمہاری میری زمین کا سودا کرنے کی؟ وہ دھاڑے تھے وہ میں نے اپنی کمائی سے بنائی تھی ایک

ایک ٹکا جوڑ جوڑ کر اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کاٹ کر وہ میری زمین تھی میری تمہیں کس نے حق دیا کہ تم میری

اجازت کے بغیر اسکا سودا کر آؤ بولو؟ مارکیٹ سے تین گنا پر انز پہنچ آئے ہوناں میں اسکو ہزار گنا زیادہ پہ بھی نہ

بیچتا لعنت ہو تم پہ شمس سلطان لعنت جس دن تم پیدا ہوئے اس دن پہ لعنت ہو انکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا ماتھے پہ

پورا جسم پسینے سے شرابور تھا انکے ہاتھ کانپ رہے تھے انکا پورا جسم کانپ رہا تھا انکا شوگر لیول ہائی ہونے لگا تھا

سارے ملازمین انکو دیکھ رہے تھے کچھ کی آنکھوں میں افسوس تھا تو کچھ کی آنکھوں میں استہزاء کچھ کی زبانیں

مقفل تھیں تو کچھ کی زبانوں پہ تبصرے شمس اب تک شاکڈ تھے انکو اب تک یقین نہیں آتا تھا کہ یہ وہی

## Posted On Kitab Nagri

ٹھنڈے اور نرم مزاج معراج سلطان تھے جو بڑی بڑی باتوں کو پی جاتے تھے خاموش ہو جاتے تھے صبر کر لیتے تھے اور آج اتنی سی بات پہ سارے ملازمین کے سامنے اپنے چھوٹے بھائی پہ ہاتھ اٹھالیا تھا مجھے لگا تھا آپ خوش ہوں گے اتنے ارصے سے وہ زمین کی نہیں اور اب جب میں نے اسکا سودا کیا تو تین گنا زیادہ میں اس کے علاوہ وہ لوگ ہمیں اس زمین پہ بننے والے پراجیکٹ سے دس فیصد دیں گے اور اس معاہدے کی کوئی مدت نہیں یہ ہمیشہ کے لئے ہے بھائی ہماری نسلیں تک سنور جائیں وہ شاک سے باہر آچکے تھے اب انکی آواز میں افسوس تھا

وہ زمین اسلیے نہیں کی کیونکہ میں خود نہیں بیچنا چاہتا تھا مجھے اسکے لئے مارکیٹ پر انز سے چھ فیصد زیادہ کا پروپوزل آچکا ہے اور ہماری نسلوں کی بات کرتے ہو دوسروں کی نسلیں بے گھر کر کے ہماری نسل خوش نہیں رہ سکتی شمس کسی کی خوشیوں کی قبر پہ اپنا محل تعمیر کرو گے تو ڈھے جاؤ گے اسی محل سمیت وہ اولڈ ہوم کی زمین تھی شمس میں اگلے ہفتے وہاں کام شروع کروانے والا تھا یہ تم نے کیا کر دیا شمس یہ تم نے کیا کر دیا انہوں نے باقاعدہ اپنا سر پکڑ لیا تھا

ابھی شمس کچھ کہتے کہ معراج سلطان کی طبیعت خراب ہونے لگی انکا سانس اٹک رہا تھا انکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ان سے اپنے قدموں پہ ٹھہرا نہیں جا رہا تھا شمس نے آگے بڑھ کر انکو سہارا دیا تھا ملازمین میں سے چند ایک نے انکی مدد کی تھی اور معراج سلطان کو گاڑی میں بٹھایا تھا گاڑی اب ہسپتال کی جانب روانہ تھی شمس نے فوراً سفیر کو کال کر کے ہسپتال پہنچنے کا کہا تھا اور خود بار بار پریشانی سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھتے جاتے

## Posted On Kitab Nagri

معراج سلطان نے اپنی پڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنے والد سے اپنا حصہ طلب کر لیا تھا جو کہ انکو مل بھی گیا لیکن آدھا انہوں نے ان پیسوں سے شہر کے بچوں بیچ کئی ایکڑ زمین پھیلی ہوئی زمین خریدی تھی انہوں نے اپنا حصہ کاروبار کے لئے مانگا تھا لیکن بعد میں انہوں نے وہی پیشہ اپنایا جو کہ انکو شروع سے پسند تھا وہ زمین دو سال تک اسی طرح پڑی رہی اور پھر دو سال بعد معراج سلطان نے اپنا باقی کا حصہ بھی لے لیا اور اس زمین پہ کنسٹرکشن کا کام شروع کروادیا اصل میں انہوں نے چھوٹے سے پیمانے پہ ایک یتیم خانہ بنوایا تھا جس کا نام انہوں نے ہیون (Heaven) رکھا تھا آہستہ آہستہ انکے اس کام میں برکت ہوتی گئی انکو ڈونیشنز ملنے لگیں اور انہوں نے ہیون کے ساتھ ملحقہ زمین پہ ان ہی یتیم بچوں کے لئے ایک اسکول اور ہسپتال بنوایا تھا جب یوسف سلطان کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے ڈونیشن کے طور پہ کچھ رقم دینے کی پیشکش کی جسے معراج سلطان نے اپنی کچھ رقم مزید شامل کر کے شمس کے ساتھ کاروبار میں لگا لیا وہ کمپنی سے پچیس فیصد حصہ لیتے تھے جس میں سے پندرہ فیصد ہیون پر اجیکٹ پہ خرچ ہوتا اور باقی دس میں سے پانچ وہ اپنے بچوں پہ خرچ کرتے اور باقی پانچ فیصد کا انہوں نے کبھی حساب نہیں دیا تھا وہ کہتے تھے

www.kitabnagri.com

وہ پانچ فیصد حق داروں کو ملتا ہے اب وہ حق دار کون تھے یہ بات تو معراج سلطان ہی جانتے تھے

کچھ عرصے سے ایک کامیاب ریستوران چین چلانے والے برطانوی ساتھ پاکستانی ریستورانز اور فہیم مرزا نے ان سے ہیون خریدنے کی بات کی تھی اور معراج سلطان نے اسی وقت شائستگی سے معذرت کر لی تھی لیکن اس موٹے دماغ کے آدمی کو یہ صاف انکار حضم نہیں ہوا تھا اب وہ بار بار کالز کر کے ہیون کو خریدنے کی خواہش



# Posted On Kitab Nagri

ظاہر کرتے اور معراج سلطان ہر بار منع کر دیتے کچھ عرصہ سے وہ دھمکیوں پہ بھی اتر آئے تھے لیکن معراج نے خاطر خواہ اثر نہیں لیا تھا

ہیون کے بالکل قریب انکی کچھ زمین اب بھی خالی تھی جس پہ انہوں نے ایک اولڈ ہوم بنوانے کا سوچا تھا لیکن تھینکس ٹو سٹمس سلطان انہوں نے اپنی بے وقوفی کی وجہ سے کیا کچھ برباد کیا تھا ان کو اندازہ بھی نہیں تھا



سفیر اس وقت ہالے کے ساتھ گاڑی میں تھا آج ہالے کو ایک سیمینار میں جانا تھا وہاں سے فارغ ہوتے ہی اس نے سفیر کو کال کر لی تھی اور وہ اسکو لینے آ بھی گیا تھا وہ لوگ گھر سے تھوڑا ہی دور تھے سفیر کو شمس سلطان کی کال موصول ہوئی اس کے چہرے پہ سایہ سالہرا یا تھا لیکن وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر گیا تھا اور بس اوکے ڈیڈ میں پہنچ رہا ہوں کہہ کر کال کاٹ دی تھی ہالے اپنے موبائل پہ لگی تھی اس نے دھیان نہیں دیا تھا

از ایوری تھنگ فائن اس نے سکرین سے نظریں ہٹائے بغیر سوال کیا تھا

سفیر کچھ سوچ رہا تھا اس نے جواب نہیں دیا ہالے نے سر اٹھایا تھا

سفیر میں آپ سے بات کر رہی ہوں سب ٹھیک ہے؟ اب کے وہ ذرا بلند آواز میں بولی تھی

ہاں سب ٹھیک ہے وہ مسکرایا تھا ہالے بھی اسکو دیکھ کر مسکرائی تھی تب ہی اس کو اپنے پیر کے نیچے کچھ محسوس ہوا اس نے جھک کر چیک دیکھا تو اسکو ایک بوتل دکھی وہ اسکو ہاتھ میں لے کر سیدھی ہوئی لیکن جیسے ہی اس پہ

## Posted On Kitab Nagri

لکھی تحریر پہ نظر گئی ہالے نے گویا کرنٹ کھا کر اس بوتل کو دور پھینکا تھا اور اپنے بیگ سے ٹشو نکال کر اپنے ہاتھوں کو رگڑنے لگی تھی

سفیر نے اچھنبے سے اسکو دیکھا تھا لیکن کچھ بولا نہیں

یہ کسکی ہے؟ اس نے نیچے پڑی بوتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا

جسکی یہ گاڑی ہے بلا کا سکون تھا اسکی آواز میں

آپ۔۔ آپ ڈرنک کرتے ہیں؟ وہ مارے حیرت کے بس اتنا ہی بول پائی تھی

یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے میرا جو کام ہے اور جن پارٹیز میں میں مدعو ہوتا ہوں وہاں یہ سب عام ہے میں اگر ان

سب سے دور بھاگوں گا تو سب مجھے دقیانوس سمجھیں گے ہالے ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا

جبکہ ہالے پر تو حیرتوں کے پہاڑ ہی ٹوٹ پڑے تھے

آپ گناہ کو عام کہہ رہے ہیں سفیر؟ اگر یہ عام ہے پھر تو وہاں اور بھی بہت کچھ عام ہو گا اس کے بارے میں کیا

www.kitabnagri.com

خیال ہے آپ کے؟ آخر میں اسکا لہجہ طنزیہ ہو گیا تھا

اگر تمہارا اشارہ عورتوں سے تعلقات کی طرف ہے تو ہاں میرے لئے یہ سب بھی عام ہے مجھے تو یہ نہیں سمجھ آ

رہا کہ تم اتنا ہی ایکٹ کیوں کر رہی ہو یا رگرواپ مجھے یہ لگا تھا کہ تم ماڈرن ہو ہر چیز سمجھتی ہو تم میرا سر کل سمجھ

لوگی اور تم مجھ سے محبت بھی تو کرتی ہو نہ یار کیا ہو گیا ہے تمہیں محبت میں تو لوگ قاتلوں کو بھی قبول کر لیتے

ہیں اور ایک تم ہو اس نے افسوس سے سر جھٹکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے کب کہا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں؟ اسکا لہجہ ٹھنڈہ تھا آپ نے کہا تھا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور اگر میں محبت کرتی بھی ہوں تو میں اس میں آپ کا ماضی قبول کر سکتی ہوں لیکن آپ کا داغ دار حال نہیں میں غلط کو غلط کہوں گی چاہے جتنی مرضی ماڈرن ہو جاؤں میرے نزدیک یہ سب گناہ ہیں اگر آپ ان کو چھوڑنے پہ راضی ہیں تو میں آپ کے ساتھ زندگی گزارنے پہ راضی ہوں لیکن اگر آپ اس سب کو دیفینڈ کرتے رہیں گے تو ہمارا تعلق مشکل میں پڑ جائے گا اسکا لہجہ نرم اور دو ٹوک تھا

اور اگر میں یہ سب نہ چھوڑوں تو؟

تو پھر میں آپ کو چھوڑ دوں گی اسکا لہجہ سپاٹ تھا

تم مجھے چھوڑ دو گی کیا یہ اتنا آسان ہے تمہارے لئے تم مجھے جج کر رہی ہو ہالے کیا تم اتنی نیک ہو؟ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ تمہارے اندر کوئی برائی نہیں ہے؟ تم کلیر ہو؟

نہیں میں بالکل بھی نیک نہیں ہوں میں تو پانچ نمازیں بھی مشکل سے پڑھتی ہوں میں قرآن ہفتے میں ایک بار پڑھتی ہوں چیریٹی بھی کبھی کبھی کرتی ہوں جھوٹ بھی بولتی ہوں ضرورتاً لیکن سفیر میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ سب ٹھیک ہے گڈ ہے میں ساری زندگی ایسے ہی گزاروں گی اگر یہ سب نہیں کروں گی تو معاشرہ کیا کہے گا میں اس پہ کام کر رہی ہوں ان عادات کو چھوڑنے کی کوشش بھی کر رہی ہوں میرا ہر گزرتا دن اپنی بری عادتوں کے خلاف ایک جنگ ہے اور ایک دن میں یہ جنگ جیت بھی جاؤں گی وہ سانس لینے کو رکی تھی سفیر بھنویں بھیجیے اسکو سنے جارہا تھا نگاہیں سڑک پہ مرکوز تھیں

## Posted On Kitab Nagri

سفیر میں اسٹریٹ ہوں اور مجھے اپنا لائف پارٹنر بھی ایسا ہی چاہیے میں یہ نہیں کہتی کہ اس میں کوئی برائی نہ ہو وہ کوئی امام کعبہ ہو لیکن وہ کم از کم اپنی برائی کو قبول کرے اپنا گناہ مان لے اور دوبارہ وہ سب نہ کرنے کا عہد کرے اپنے گناہ اور غلطی کی کا الزام کسی اور کو نہ دے کوئی آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ سے غلطی یا گناہ نہیں کرواتا آپ اپنی مرضی سے یہ کرتے ہیں آپ کے دل و دماغ میں کہیں نہ کہیں ہاں ہوتی ہے تب ہی آپ کوئی بھی غلط کام یا گناہ کرتے ہیں

اوکے میں سمجھ گیا ہوں ہالے تم کیا کہنا چاہتی ہو میں یہ سب چھوڑ دوں گا اب خوش؟  
نہیں سفیر آپ نہیں سمجھے یہ سب آپ بس بات ختم کرنے کو کہہ رہے ہیں آپ میرے لئے یہ سب مت چھوڑیں اللہ کے لئے چھوڑیں گناہ کسی انسان کے لئے نہیں چھوڑا جاتا گناہ اللہ کے لئے چھوڑا جاتا ہے نہیں میں آپ کو جج نہیں کر رہی میں بس ایک بات کر رہی ہوں اسکا لہجہ نرم اور سادہ تھا کوئی طنز کوئی برتری کی خواہش اسکے لہجے میں ایسا کچھ نہیں تھا  
اتنے میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے یہ وہی ہسپتال تھا جہاں ہالے کبھی عمر کو لے کر آئی تھی  
ہالے نے حیرت سے ادھر ادھر نظر ڈورائی تھی

ہم یہاں کیوں آئے ہیں سب ٹھیک تو ہے ناں؟ اس کے لہجے میں پریشانی تھی  
سفیر نے گہری سانس بھری تھی

اگر تم پینک نہ کرو تو بتاؤں گا

## Posted On Kitab Nagri

بتائیں سفیر میرا دل بیٹھا جا رہا ہے

بڑے پاپا کا بی پی شوٹ کر گیا تھا ڈیڈ انکو ہسپتال لے کر آئے ہیں مہر اور ممی بھی یہیں ہیں تو میں تمہیں بھی لے آیا اور پھر ہالے نے کچھ اور نہیں سنا تھا وہ فوراً گاڑی سے اتری تھی اور بھاگتی ہوئی اندر کی جانب گئی تھی سفیر اس کے پیچھے بھاگا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ معراج سلطان کے بیڈ کے پاس بیٹھی خفگی سے ان کو دیکھ رہی تھی وہ اب بہت بہتر تھے انکا شوگر اور بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا کچھ ضروری ٹیسٹس کے بعد ان کو جانے کی اجازت دے دی گئی تھی آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ سب ہوا کیسے؟ ایسے تو نہیں شوگر ہائی ہو جاتا آپ نے ضرور کچھ میٹھا کھایا ہو گا ہیں ناں؟ بچے میں نے کوئی میٹھا نہیں کھایا یہ ایک الگ معاملہ ہے گھر چلیں تو سب بتا دیتا ہوں وہ نرمی سے گویا ہوئے تھے میں بہت پریشان ہو گئی تھی بابا میں ڈر گئی تھی

آپ منگنی والے دن سے کچھ پریشان ہیں بابا کیا آپ خوش نہیں ہیں؟ میں خوش ہوں بیٹے لیکن میں نے تمہارے لئے کچھ اور سوچ رکھا تھا (ذہن کے نہاں خانوں پہ ایک دراز قد سیاہ آنکھوں والے نوجوان نے دستک دی تھی) کوئی ایسا جو مجھ سے بھی زیادہ تمہاری حفاظت کرتا اور مجھ سے زیادہ محبت اور عزت دیتا تمہیں لیکن خیر بخت کے آگے کس کی چلتی ہے

اسی وقت انکا سیکریٹری فرہاد ناک کرتے ہوئے اندر آیا تھا

سر کوئی حیات صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں



## Posted On Kitab Nagri

وہ چونکے تھے لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا انہیں پانچ منٹ بعد لے آؤ فرہاد سے کہہ کر وہ اب ہالے کی طرف متوجہ ہو چکے تھے

بیٹے اب تم گھر جاؤ ابا اور اپنی ماں کو کچھ نہ بتانا میں سفیر کے ساتھ آ جاؤں گا ٹھیک؟

ہالے سمجھ گئی تھی وہ اس حیات صاحب سے اکیلے میں ملنا چاہتے ہیں

خیال رکھیے گا وہ انکا ہاتھ چومتی بولی تھی اور پھر اپنا بیگ اٹھا کر چلی گئی تھی مہر اور فروا چچی ویٹنگ روم میں اسکا انتظار کر رہے تھے اسکو آتے دیکھ دونوں کھڑے ہو گئے تھے

کیسے ہیں اب معراج بابا؟ مہر نے پریشانی سے استفسار کیا تھا

ٹھیک ہیں بالکل بلکہ تھوڑی دیر تک گھر آجائیں گے ابھی ہم سب گھر جا رہے ہیں ڈرائیور کو کال کر دی ہے آپ نے؟ اس نے سوال کیا تھا

ہاں وہ باہر کھڑا ہے چلو چلتے ہیں

میڈم آپ وہی ہوناں جو اس دن اپنے شوہر کے ساتھ آئی تھی؟ اب کیسے ہیں جی وہ اللہ بھلا کرے انکا جاتے

جاتے مجھے میرے بیٹے کے اسکول کی فیس کے لئے دس ہزار دے گئے تھے ایک ادھیڑ عمر نرس ہالے کو غور سے

دیکھتی پوچھ رہی تھی

ہالے کارنگ اڑسا گیا تھا لیکن ظاہر نہ ہونے دیا

## Posted On Kitab Nagri

اے کیا بکواس کر رہی ہو اس کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی مہرنے اسکو ڈپٹا تھا جبکہ فروانے سوچتی نظروں سے ہالے کا جائزہ لیا تھا وہ فروا تھیں انہوں نے ہالے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ لی تھی میڈم میری آنکھیں دھوکہ نہیں دے سکتیں میں نے خود ہی تو انکو انجیکشن لگایا تھا زرد جوڑا پہن رکھا تھا انہوں نے مجھے سب یاد ہے وہ عورت تو جیسے اپنی بات منوانے پہ تل ہی گئی تھی

دیکھو ہم تمہاری شکایت کر دیں گے انتظامیہ سے خاموشی سے جاؤ یہاں سے تنگ نہ کرو مہرنے جھنجھلا کر کہا تھا وہ عورت کچھ بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی تھی ہالے نے سکون کا سانس لیا تھا جبکہ فروا مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھیں انکا ذہن کسی اور نہج پہ سوچ رہا تھا

دوسری طرف معراج سلطان ہسپتال کے بیڈ پہ نیم دراز تھے جب ہلکی سی دستک ان کے کانوں میں پڑی دو انگلیوں سے ٹک ٹک کی آواز اور پھر بغیر اندر سے کوئی آواز سننے وہ دروازہ کھول کر آگیا تھا

جب اسکو اجازت چاہئے ہی نہیں ہوتی تو وہ دستک دیتا کیوں تھا؟ اس نے آج سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی سر پہ پی کیپ شیو ہلکی بڑھی ہوئی بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے آنکھیں سپاٹ سی

اندر قدم رکھتے ہی اس نے دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں ڈال لئے تھے وہ قدم قدم چلتا انکے بیڈ کے پاس رکھی کر سی پہ بیٹھ گیا تھا بولا کچھ بھی نہیں

تم آج کل میری فیملی کے کچھ زیادہ ہی آس پاس نظر آنے لگے ہو خیر تو ہے؟ انکا انداز مشکوک سا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بھولیں مت یہ صرف "آپ" کی فیملی نہیں ہے میرا بھی اتنا ہی حق ہے ان سب لوگوں کو دیکھنے اور ملنے کا خیر یہ بتائیں آج یہ عمر رسیدہ جج صاحب نے ہسپتال کا رخ کیوں کر لیا؟ اسکا انداز لا پرواہ سا تھا جبکہ اسکی آنکھوں میں فکر واضح تھی

جیسے تم تو نہیں جانتے ہو گے؟

جانتا تو میں ہوں لیکن پھر بھی بیمار کے منہ سے اسکا حال سننا ایک الگ چیز ہے وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی دوا کی شیشیوں کی جگہ آگے پیچھے کرتا بول رہا تھا  
معراج سلطان سے بات کرتے وقت وہ انکی آنکھوں میں نہیں دیکھتا تھا اسے شاید ڈر رہتا تھا کہ وہ اسکی آنکھیں پڑھ لیں گے

شمس نے میری زمین بیچ دی ہے انکے لہجے میں غصہ اور افسوس بیک وقت در آئے تھے  
غلط مسٹر شمس نے آپ کی زمین کا بس سودا کیا ہے بیچی نہیں اب تک کاغذات آپ کے پاس محفوظ ہیں چونکہ اس زمین کی اٹارنی آپ کے پاس ہے تو کوئی کیسے اسے بیچ سکتا ہے؟ آپ کا بھائی پارٹی سے مل سکتا ہے سودا کر سکتا ہے لیکن بیچ نہیں سکتا وہ اب بھی دوائیوں کی شیشیوں کے ساتھ لگا تھا

تمہیں کیسے پتہ؟ انکے لہجے میں حیرت تھی اور خوشی بھی

مجھے سب پتہ ہوتا ہی وہی بے نیاز لہجہ

لیکن فرہاد نے تو تو کچھ اور ہی بتایا

## Posted On Kitab Nagri

فرہاد کو یہ آدھی ادھوری خبر بھی میں نے دی تھی وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے ابھی معراج سلطان اسکو کوئی تمنغہ دیں گے اور ایک اور بات آپ کا سیکرٹری کسی کام کا نہیں ہے ایسا کریں اسکو نکال دیں اور مجھے اسکی تنخواہ جتنے پیسے دے دیا کریں کیا خیال ہے؟ ویسے بھی اس سے زیادہ تو آپ کے کام میں کر دیتا ہوں کیا کرو گے اتنے پیسے؟ وہ مسکرائے تھے

پیسوں میں کھیلوں گا آپ کو پتہ تو ہے میں کتنا پیسہ پرست ہوں؟ ویسے میں سوچ رہا تھا کبھی کمپنی چکر لگاؤں اور شمس سے کہوں ذرا میرا حصہ تو رکھیں مرے ہاتھ پہ سچ ہاتھ بہت تنگ ہے آج کل بد تمیز ریلیشن شپ ٹائٹل نہیں استعمال کر سکتے تو جناب یا سر ہی کہہ لو اس نے تو جیسے سنا ہی نہیں معراج نے بات بدل لی تھی

میں ہیون کو ہالے اور حسن کے نام کرنا چاہتا ہوں ہالے کی شادی پہ اسکو یہ گفت دینا چاہتا ہوں ویسے بھی میں بوڑھا ہو رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اب وہاں کی باگ ڈور کسی جوان اور مضبوط ہاتھوں میں دے دوں ہالے کی شادی؟ انکار شتہ کب ہوا؟ اس نے گردن اٹھائی تھی باقی ساری باتیں جیسے بے معنی تھیں دو دن پہلے اسکی منگنی ہو گئی ہے سفیر کے ساتھ بہت خوش ہے وہ وہ عام سے لہجے میں بتا رہے تھے عمر دوبارہ گردن جھکائے ان شیشیوں پہ جھک گیا تھا لیکن اس بار اسکو ساری ترتیب بھول گئی تھی کون سی شیشی کہاں رکھنی ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

آپ نے بتایا نہیں وہ بہت دیر بعد بولا تھا اسکو کچھ برا لگا تھا بہت برا

تمہیں تو سب پتہ ہوتا ہے انہوں نے طنز کیا تھا

عمر پھیکا سا مسکرایا تھا

آپ ہیون کو بے شک ہالے کے نام کر دیں لیکن پاور آف اٹارنی مجھے دے دیں اسکا لہجہ سادہ تھا وہ انکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا انہوں نے اسکی آنکھیں پڑھ لی تھیں وہاں کوئی سازش کوئی لالچ کوئی مفاد نہیں تھا بس فکر تھی مخلصی تھی

کیوں؟ انہوں نے سوال کیا تھا

کیونکہ ہاتھ وہی مضبوط ہوتے ہیں جنکو کسی ہاتھ کے چھوٹنے کا خوف نہیں ہوتا میرے ہاتھ اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تھے یہ بے خوف ہیں یہ نڈر ہیں ان کے پاس کھونے کو کچھ نہیں آپ کی بیٹی ان کے دونوں ہاتھ خوف زدہ ہیں انکے پاس کھونے کو بہت کچھ ہے آپ کو شمس اور سفیر پہ اعتبار نہیں کرنا چاہئے آپ اپنی بیٹی کو ایسے گھر میں بھیج رہے جس گھر کا ایک فرد آپ کی زمین کا سودا آپ کی اجازت کے بغیر کر آتا ہے کل کو یہ زمین انکی بہو کی پر اپرٹی ہوگی سوچیں وہ لوگ کیا کیا کر سکتے ہیں وہ اپنے ازلی با اعتماد لہجے میں بول رہا تھا

میں اس بارے میں سوچوں گا معراج سلطان نے گویا بات ہی ختم کر دی تھی



## Posted On Kitab Nagri

ویسے تم میری پراپرٹی کے معاملات پہ اتنی نظر کیوں رکھے ہوئے ہو؟ انکی آنکھیں مشکوک انداز میں سکڑیں تھیں

ظاہر ہے آپ کا وارث ہوں آپ خود ہی تو کہتے ہیں آپ کا بیٹا ہوں میں پھر آپ کی پراپرٹی میں میرا بھی حصہ ہوا ناں میں تو بس اپنے حصے پہ نظر رکھے ہوئے ہوں وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بول رہا تھا گال کا گڑھا واضح ہوا تھا ایک دھیلا نہیں دوں گا میں تمہیں سمجھے وہ خفگی سے بولے تھے

دیکھ لیں گے ویسے یہ مرزا کے کچھ زیادہ ہی پر پرزے نکلنے لگے ہیں آپ اجازت دیں تو گورنر ہاؤس کی ہوا کھلو اؤں اسکو یا پھر دو دن کے لئے اٹھوا لیتے ہیں؟ کیا خیال ہے معراج سلطان نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا

جب میں تم سے پہلی بار ملا تھا تب تم ایسے تو نہیں تھے عمر تم کیا بنتے جا رہے ہو ان کے لہجے میں رنج سا تھا وہ تلخی سے مسکرایا تھا

جانتا ہوں میں معصوم تھا ہیں ناں؟ اس دنیا میں آپ کو قدم قدم پہ بھیڑیے ملیں گے نج صاحب ان بھیڑیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ان سا بڑا بھیڑیا بننا پڑتا ہے میں نے بھی بس وہی کیا میں اب وہ معصوم عمر نہیں رہا اب میں ایک ایسا بھیڑیا بن گیا ہوں کہ اگر کسی سے ذرا بھی خطرے کی بو محسوس ہوئی تو چیر پھاڑ دوں گا مجھے ایسا وقت نے بنایا ہے نج صاحب کوئی بھی شوق سے ایسا نہیں بنتا وہ انکو دیکھ نہیں رہا تھا اسکی نظریں اپنے جو گرز پہ جمی تھیں کہاناں وہ انکی طرف دیکھ کر بات نہیں کرتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

خیر شادی کب کر رہے ہو؟

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے مجھے ایک لڑکی پسند ہے کچھ دنوں میں اس کو پروپوز کروں گا شادی کے لئے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے اس کا لہجہ عام تھا لیکن اسکی آنکھیں ان میں الوہی سی چمک تھی

معراج سلطان خوش ہوئے تھے بے حد خوش

تمہیں یقین ہے وہ ہاں کر دے گی؟

مجھے یقین ہے وہ نہ کر دے گی وہ فوراً سے پہلے بولا تھا

انکی خوشی ماند پڑ گئی تھی جوش ٹھنڈہ پڑ گیا تھا

تو پھر پروپوز کرنے کا مطلب؟ انہوں نے دانت کچکچائے تھے

میں رسک لینا چاہتا ہوں تاکہ بعد میں یہ پچھتاوا نہ رہے کہ میں نے اپنے لئے کچھ نہیں کیا

مجھے بھی لے چلو ساتھ میں اسکو دیکھ ہی لوں گا شاید میرے بات کرنے سے مان جائے

آپ سے بات ہی تو نہیں کروا سکتا وہ اتنا ہلکا بڑبڑایا تھا کہ بامشکل خود سن پایا ہو

کچھ کہا؟

جی میں نے کہا کہ آپ جیسے عمر رسیدہ لوگوں کا ہم جیسے جری جوانوں کے ساتھ کیا کام؟۔

ویسے سنا ہے اس جری جوان کو جب گولیاں لگی تھیں تو ایک لڑکی اسکو کندھے پہ ڈال کر ہسپتال لے گئی تھی

انہوں نے مسکراہٹ دبائی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ حج صاحب سے انکی محبوب بیوی ناراض ہیں اسی لئے وہ آج کل ذرا اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں اس نے بھی تاک کر نشانہ لگایا تھا

ابھی وہ کچھ کہتے کہ سفیر اور بخش دروازہ کھول کر اندر داخل ہو عمر نے پی کیپ چہرے پہ آگے کو کر لی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا

سفیر نے اسکو جاتے دیکھا تھا بخش کے ہاتھ میں کچھ دوائیوں کے شاپر تھے اس نے بھی مڑ کر اس سیاہ شرٹ والے نوجوان کو دیکھا تھا

یہ کون تھا بڑے پاپا؟

ہے ایک بہت قریبی تم نہیں جانتے بیٹے

سفیر نے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا وہ خاموشی سے انکو اٹھانے لگا تھا انکو گھر جانا تھا

Kitab Nagri

یوسف سلطان اپنے کسی دوست کی عیادت کو گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تب تک مہر ہالے اور فروا کے ساتھ گھر آچکی تھی دادا جان لان میں بیٹھے تھے جب مہر ان کے اور اپنے لئے چائے بنا کر لے آئی تھی فروا اور حسینہ بیگم بھی اس وقت لان میں موجود کرسیوں پہ بیٹھی تھیں وہ اپنے وعدے کے مطابق اس کے ساتھ صبح واک بھی کرتے چائے بھی پیتے اس کا لایا کھانا بھی کھاتے غرض کہ ان دونوں کے درمیان کشیدگی ختم ہو چکی

## Posted On Kitab Nagri

تھی جس طرح گھر والوں نے انکی ناراضگی پہ سوال نہیں اٹھایا تھا بالکل اسی طرح سلطان منزل کے مکین اس صلح پہ بھی خاموش تھے

مہر نے یوسف سلطان کے لئے چائے بنا کر کپ انکو تھمایا تھا اسی وقت ہالے لان کی جانب آتی دکھائی دی ہالے کو دیکھ کر داداجان کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں وہ اب ان کے نزدیک آگئی تھی داداجان نے ہمیشہ کی طرح اسکے لئے اپنے بازو دکائے تھے مہر کا تھمایا ہوا کپ انہوں نے میز پہ رکھ دیا تھے ہالے ان کے پاس آتے ہی جھک کر انکے گلے لگ گئی تھی

میڈ اسکون یوسف سلطان پورا سارا تین تے قربان ونجے میڈی آل اولاد تین تے گھوران (میر اسکون یوسف سلطان پورا کا پورا تم پہ قربان اسکی آل اولاد تم پہ واری جائے)

میکوں مکھڑ لاندے پئے ہوتساں سب سمجھ آندا ہے میکوں (مجھے مکھن لگا رہے ہیں آپ سب سمجھتی ہوں میں) وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے انکے ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھتی بولی تھی

فروانے مہر کو دیکھا تھا انکی آنکھوں میں تمسخر تھا گویا کہہ رہی ہوں

وہ ہالے کے ہوتے ہوئے تمہیں نہیں دیکھیں گے مہر نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا

مہر ماہ ہالے کے لئے بھی چائے بنا دو وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولے تھے ہالے کے ہوتے ہوئے وہ کسی کو کیسے دیکھ سکتے ہیں؟

حسینہ ان سب سے بے نیاز چائے کو گھونٹ گھونٹ اپنے حلق میں اتار رہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میں چائے نہیں پیوں گی دادا جان کافی کا کہہ آئی ہوں نرگس کو آتی ہی ہوگی  
پھر میں بھی چائے نہیں پیوں گا انہوں نے میز پر رکھا کپ تھوڑا اور دور رکھ دیا تھا  
مہر کو لگا تھا جیسے انہوں نے چائے کا کپ نہیں مہر کو بیچ سے ہٹایا ہو لیکن خاموش رہی  
ہالے تمہارے بابا اب تک کیوں نہیں آئے بیٹا؟ حسینہ نے گردن موڑ کر پوچھا تھا

ہالے نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ فروا بول پڑی

آپ کے معراج سلطان صاحب نے میرے شوہر شمس سلطان پہ پوری فیکٹری کے سامنے ہاتھ اٹھایا اور پھر اپنا  
ہی بلڈ پریشر اور شوگر ہائی کروا کر ہسپتال پہنچ گئے میں مہر اور ہالے وہیں سے تو آئے ہیں ابھی اور میرا بیٹا اب تک  
بھائی صاحب کی چاکری میں مصروف ہے میری ہونے والی بہو نے بتایا نہیں کیا آپ کو؟ وہ بظاہر مسکراتے ہوئے  
کاٹ دار لہجے میں بول رہی تھیں

ہالے نے بے اختیار ماتھے کو ہاتھ لگایا تھا جبکہ یوسف سلطان اور حسینہ کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا

مہر بغیر کچھ بولے دادا جان کی چھوڑی ہوئی چائے پینے لگی تھی اسکا دل جل رہا تھا

چائے بد مزہ اور ٹھنڈی ہو چکی تھی لیکن اسکو جیسے فرق ہی نہ پڑتا ہو اسی وقت شمس کی گاڑی پورچ میں رکی تھی  
وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے اندر کی جانب جا رہے تھے فروا بھی اٹھ کر ان کے پیچھے چلی گئی تھیں

وہ زخمی شیر کی طرح اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہے تھے کوٹ اتار کر دور پھینک دیا تھا چہرے پہ  
بے تحاشا غصہ تھا ڈریسنگ کی آدھی چیزیں زمین کی نذر ہو چکی تھیں وہ بار بار چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پرسکون



## Posted On Kitab Nagri

کرنے کی کوشش کرتے اسی وقت فروا کمرے میں داخل ہوئیں انکو دیکھ کر شمس نے چہرے کے زاویے بگاڑے تھے

میں اس وقت تمہاری مکروہ شکل نہیں دیکھنا چاہتا بہتر ہو گا تم یہاں سے دفع ہو جاؤ وہ اپنے لہجے کو بامشکل نارمل رکھتے بولے تھے

ایک ہزار وہ بازو سینے پہ باندھے عجیب سے لہجے میں بولی تھیں  
شمس نے رک کر اچھنبے سے انکو دیکھا تھا

ایک ہزار لوگوں کے سامنے انہوں نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا تمہیں گالیاں دیں انکی آنکھوں کا تمسخر آہ شمس نے خود کو ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا محسوس کیا اس دن تم نے سفیر کے رشتے کے لئے ہاں اسی لئے کی تھی ناں تاکہ تمہیں ہالے کا حصہ بھی ملے تم جانتے تھے ہالے کے حصے میں ہیون بھی آئے گا اور وہ زمین بھی تم نے اپنے بیٹے کو بیچا شمس تم کیسے کر سکتے ہو یہ؟ تم اتنے لالچی اتنے اموشن لیس کیسے ہو گئے؟

شمس چند لمحے خاموشی سے ان کو دیکھتے رہے اور جب بولے تو ان کے لہجے میں آگ سی تپش تھی

بیس سال پہلے اس ہوٹل روم میں جو کچھ میں نے دیکھا اس نے میرے اموشنز نوچ لئے اس منظر نے میرے دل سے محبت نوچ لی اس دن سے لے کر آج تک میں صرف اور صرف اپنی ذات اور پیسے کے لئے جیتا ہوں میرا واحد عشق میری کمپنی ہے

فروانے ڈبڈبائی آنکھوں سے ان کو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے وہ سب کچھ تمہارے لئے کیا تھا شمس میں وہاں تمہارے لئے گئی تھی اگر وہ جاپانی بزنس مین تم سے ڈیل نہ کرتا تو تم سڑک پہ آجاتے میں تمہیں برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی تم میرا عشق ہو میں نے ہمیشہ تمہارا بھلا چاہا ہے انکا لہجہ رندھا ہوا تھا مسکارے سے لدی آنکھوں میں آنسو تھے

کیا میں نے کہا تھا تمہیں یہ سب کرنے کو؟ وہ دھاڑے تھے اپنی بد کرداری کو مجھ پہ مت تھوپو جاہل عورت میں کنکلا ہو جاتا دیوالیہ ہو جاتا سڑک پہ آ جاتا یا بھیک مانگتا مجھے فرق نہ پڑتا اگر تم میرے ساتھ وفادار رہتی میں تمہاری وفاداری کو یہاں سینے پہ ہاتھ رکھا تھا یہاں رکھ کر کہتا میرے پاس سب کچھ ہے لیکن تم نے تم نے میرا مان توڑ دیا میرا غرور چھین لیا مجھے برباد تو تم نے کیا فروا اب تم مجھے اپنی بد کرداری کی جسٹیفیکیشن دو گی؟ اب تم کہہ رہی ہو تم شرمندہ ہو؟ انکے لہجے میں تنفر تھا دکھ تھا نفرت تھی

بلکہ نہیں تمہارا کوئی قصور نہیں فروا میں نے اپنے بھائی کا حق مارا تھا ناں میں نے اس کے ساتھ ظلم کیا تھا مجھے اسکا بدلہ مل گیا کسی کا حق مارنا اتنا آسان نہیں ہوتا میں نے جان لیا میں نے کئی بار وحید کو خواب میں دیکھا تھا اداس مغموم پریشان لیکن اس رات فروا اس رات وہ قہقہے لگا رہا تھا اسکی وہ کھوکھلی ہنسی میں آج تک نہیں بھول پایا تم نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے فروا میں نے خود کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے میں بدنیت ہو گیا تھا بابا جان سہی کہتے تھے

بدنیتاں دے گھر نئیں وسدن

لیکن میں نہیں سمجھا میں نے خود کے ساتھ ظلم کیا

## Posted On Kitab Nagri

بڑا ظلم وہ آزرده سے لگتے تھے

میں نے وہ سب کچھ ہماری فیملی کے لئے کیا ہمارے بیٹے کے لئے کیا شمس انکے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے  
تم نے کچھ بھی میرے لئے نہیں کیا تمہیں نئے نئے مردوں کی عادت تھی پہلے وحید پھر میں اس کے بعد وہ جاپانی  
بزنس مین اور نہ جانے کتنے لوگ کتنے مرد اور ہوں گے اور کس بیٹے کی بات کر رہی ہو تم پتا نہیں وہ میرا بیٹا ہے  
بھی یا نہیں انہوں نے بول کر سر جھٹکا تھا اور بس یہ بات فروا کے دل میں نشتر کی طرح کھب گئی تھی  
شمس وہ چلائی تھیں

نہ نہ نہ نہ چلانا تم اس پوزیشن میں نہیں ہو ہنی آواز اٹھانے کو چلانے کو صاف ستھرا کردار چاہیے ہوتا ہے  
بات میں وزن پیدا کرنے کو دیانتداری چاہئے ہوتی ہے خود پہ اعتماد کروانے کو اپنی وفا ثابت کرنی پڑتی ہے اور تم  
تم میری جان تمہارے پاس یہ تینوں چیزیں نہیں ہیں اب تم اپنی شکل گم کرو میرے پاس تم سے زیادہ بڑے  
مسائل ہیں وہ بے زاری سے کہہ کر اپنا لپٹا پ اٹھائے صوفے پہ جا بیٹھے تھے  
وہ قدم قدم چلتی ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی تھیں

وہ خاموش تھیں بالکل خاموش جیسے پتھر کا بت ہو کافی دیر بعد جب وہ بولیں تو ان کی آواز میں برسوں کی تھکن  
تھی

میں نے اس شادی کو بچانے کی ہمیشہ کوشش کی تم سے محبت کی عشق کیا (انکا ہاتھ اپنی گردن میں پہنے نازک سے  
ہیروں کے نیکس پہ تھا) تمہارے لئے سب کچھ کیا یہاں تک کہ خود کو بھی بیچ دیا (اب وہ اس نیکس پہ ہاتھ پھیر

## Posted On Kitab Nagri

رہی تھیں محبت سے نرمی سے) مجھے لگا تھا تم ہمارے بیٹے کی وجہ سے اس تعلق کو نبھارہے ہو لیکن نہیں تم تو اسکو اپنی اولاد ہی نہیں مانتے تم سب یوسف سلطان کی ساری اولاد کو اپنا بھرم بہت عزیز ہے تم مجھے اس لئے نہیں چھوڑتے کیونکہ تمہارا بھرم ٹوٹے گا تمہاری چوائس پہ بات آجائے گی وہ نگین اس نے وہاج کی ماریں برداشت کیں لیکن کبھی ایک روپیہ بھی مانگ کر نہیں لیا اسکو بھی اپنا بھرم رکھنا تھا اور وہ دی لیجنڈری معراج سلطان انکی بیوی انکو تو یہ تک نہیں پتہ ہوتا کہ انکا شوہر مر یا زندہ ہے لیکن وہ اف تک نہیں کرتے تم لوگوں کی گردن نہیں جھکتی اکڑ نہیں ٹوٹتی لیکن اس بار گردن بھی جھکے گی اکڑ بھی ٹوٹے گی اس بار میں تمہاری شہ رگ کاٹوں گی (اور انہوں نے اتنی زور سے کھینچ کر نیکلس گردن سے اتارا تھا کہ ہلکی ہلکی خراشیں پڑ گئی تھیں گردن سرخ ہونے لگی تھی) یہ نیکلس تم نے مجھے ہماری شادی پہ دیا تھا آج ہماری شادی ختم ہو گئی ہم دونوں کا تعلق ختم ہو گیا انکی آواز میں کرب تھا آنکھیں خشک ایسے جیسے دریا خشک ہوتے ہوں شمس خاموش مگر چبھتی نظروں سے انکی پشت کو دیکھ رہے تھے میں نے تم سے مہر سے اور سفیر سے بہت محبت کی لیکن تم سب نے مجھے دکھ دیئے سفیر نے میری بات نہ مان کر مہر نے اپنی مرضی کر کے اور تم تمہارے دکھوں کا کوئی حساب نہیں میرے پاس شمس تم نے مجھے سب سے زیادہ تکالیف دی ہیں بہت ہرٹ کیا ہے تم نے مجھے لیکن وہ اب انکی طرف مڑی تھیں لیکن میں شمس میں کبھی تم لوگوں کو نہیں چھوڑوں گی میں تمہارے گناہ چھپاؤں گی میں تم لوگوں کو پروٹیکٹ کروں گی تمہاری غلطیاں معاف کروں گی تم سب کو تمہارے برے وقت سے کھینچ کر نکال لاؤں گی میں تم سب کا ساتھ دوں گی ہر وقت ہر معاملے میں ہر جگہ میں تمہارے ساتھ رہوں گی

## Posted On Kitab Nagri

سائے کی طرح گناہوں کی طرح فرشتوں کی طرح شیطان کی طرح مجھے جو بننا پڑا میں تم تینوں کے لئے بنوں گی اس رات تم نے ہوٹل روم میں جو کچھ دیکھا میں اس کے لئے شرمندہ نہیں ہوں اگر دوبارہ موقع ملا اگر دوبارہ تم پہ وقت پڑا تو میں پھر وہی سب کروں گی کیونکہ میں تم تینوں سے محبت کرتی ہوں تمہیں ہیون چاہئے ناں میں تمہیں لا کر دوں گی مہر کو سفیر اور یوسف سلطان چاہئے میں لا کر دوں گی انکے رکے ہوئے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے

شمس نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا

تمہارا حسن اور جوانی تو ڈھل گئی ہے اب کیا بیچو گی؟ میں تمہیں وارن کر رہا ہوں فروامرے معاملات سے دور رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا ہاں مجھے ہیون چاہئے اور میں لے کر رہوں گا بہت کر لی غلامی اب میں اپنی سلطنت بناؤں گا تمہیں پتہ ہے میں نے بھائی جان سے بھی جھوٹ کہا میں نے اس زمین کا سودا پانچ گنا زیادہ میں کیا تھا اور وہ لوگ وہاں ایک ہوٹل بنا رہے ہیں ایک سیون سٹار ہوٹل مجھے اس ہوٹل میں بیس فیصد دینے کو راضی ہیں فہیم صاحب دادا جان کو بھائی سے بڑا پیار تھا میں سمجھ نہیں سکا کیوں وہ ہمیشہ کہتے تھے اصلی سلطان تو معراج ہے میں انکی بات پہ غور نہیں کرتا تھا لیکن اب میں سب سمجھ گیا ہوں وہ ان سے اس لئے پیار کرتے تھے کیونکہ بھائی زمین تھے

بابا نے ساری زندگی پر اپرٹی بنائی پیسہ جمع کیا لیکن بھائی نے ایک ہی بار پر اپرٹی خریدی وہ بھی ایسی جگہ کہ سونے کے بھاؤ بکے جب بابا نے انکو فنڈز دینے چاہے تو انہوں نے میری کمپنی کے شیئرز خرید لئے اور جب دوبارہ



## Posted On Kitab Nagri

ڈونیشن دی تب انہوں نے اپنے ہسپتال کے لئے مشینری خریدی میں کبھی ان کے جیسا ذہن نہیں پاسکا لیکن تم دیکھنا فراہیون میرا ہو گا میرا قلعہ بنے گا وہاں میں حکومت کروں گا وہاں اور تم میرے لئے کچھ نہیں کر سکتی سو بہتر ہے مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو ملعون عورت

اب کسی اور کا حسن کسی اور کی جوانی بیچوں گی وہی جس کا حسن مجھ سے زیادہ مقبول ہے جس کی جوانی ابھی جو بن پہ ہے جس سے میرے کئی حساب باقی ہیں اپنے سارے حساب لوں گی میں وہ بول کر کمرے کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی تھیں

شمس نے انکی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا  
تقریباً آدھا گھنٹہ بعد انکی انگلیوں نے کوئی پیغام ٹائپ کیا تھا اور پھر سینڈ کا بٹن دبا دیا تھا وہ ایک لائن پہ مشتمل  
پیغام اڑتا ہوا گیا تھا اور مطلوبہ شخص کو موصول ہوا تھا اس پیغام میں لکھا تھا  
میں شمس سلطان کی بیوی فروا سلطان ہوں مجھے فہیم مرزا سے ملنا ہے ارجنٹ اپنے پاس سے کہو میرے لئے وقت  
نکالے

اب انکی مطمئن نظریں دور دور تک پھیلے سیاہ ہوتے آسمان پہ جمی تھیں

**■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■**

چھیلے ہوئے آلو میں نے کہا ناں تم آج کے بعد اس سے نہیں ملو گے ایک بات سمجھ نہیں آتی؟ معراج سلطان ہسپتال سے گھر آچکے تھے اب وہ دونوں ان کے دائیں بائیں بیڈ پہ بیٹھے لڑنے میں مصروف تھے

## Posted On Kitab Nagri

بابا آپ دیکھ رہے ہیں ناں اس کو یہ مجھے میرے دوست سے ملنے سے منع کر رہی ہے حسن معراج کو بیچ میں گھسیٹ لایا تھا

غلام حسن بابا کو بیچ میں مت لاؤ انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ غرائی تھی بیٹے آپ دونوں میرے سر پہ تو ویسے ہی سوار ہو جب سے آئے ہو خدمت کم اور لڑائی زیادہ کی ہے اب مجھے مسئلہ بتاؤ دوستوں سے کیوں نہیں ملنے دیتی تم اسکو؟ وہ اٹھ کر بیٹھ گئے تھے بابا آپ کو پتہ بھی ہے وہ لڑکا سموکنگ کرتا ہے میں نے خود اسکی انسٹاگرام کی سٹوریز دیکھی ہیں یا روہ جھنجھلا سی گئی تھی

وہ بہت پہلے کی بات ہے بابا اب اس نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا ہے وہ بہت نیک ہو گیا ہے چار وقت کی نماز پڑھتا ہے بس فجر قضا ہو جاتی ہے لیکن اسکی تو خیر ہے ناں آہستہ آہستہ مینج کر ہی لے گا ایک نشئی کبھی نہیں سدھر سکتا جس نے ایک بار شراب یا سگریٹ پی لیا وہ اسکو چھوڑ ہی نہیں سکتا تم جھوٹ بول رہے ہو وہ اس پہ چڑھ دوڑی تھی

پھر تو تم اپنے بابا کو دیکھو بیٹے وہ سینے پہ بازو باندھے سنجیدہ سے سے لہجے میں بولے تھے کیا مطلب؟ ان دونوں کی آنکھوں میں حیرت تھی تمہارا باپ بھی ایک نشئی ہی تھا ایک شرابی وہ شر مندہ سے لہجے میں بولے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آپ مذاق کر رہے ہیں ناں بابا ایسا ہو ہی نہیں سکتا آپ میری وجہ سے ایسا کہہ رہے ہوں گے ہیں ناں؟ حسن حیرت زدہ سا کہہ رہا تھا جبکہ ہالے خاموش تھی اسکو پتہ تھا اسکا باپ ایسے مذاق نہیں کرتا انہوں نے حسن کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا

میری شادی کو تقریباً نو سال ہونے والے تھے اور میری کوئی اولاد نہیں تھی تمہاری ماں بہت ڈپریس رہتی تھیں میں بھی بہت ڈپریس تھا بہت پریشان تھا عورت اگر پریشان ہو تو رو دھو کر گھر کے کام کاج تیاگ کر سوگ منا سکتی ہے مرد بہت مجبور ہوتا ہے وہ رو نہیں سکتا وہ کام کاج نہیں تیاگ سکتا اسکو لڑنا پڑتا ہے میں بھی لڑا لیکن ایک جگہ آکر میں تھک گیا میری ہمت جواب دینے لگی وہ ان دونوں کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے وہ سامنے دیوار کو دیکھتے بول رہے تھے ان ہی دنوں کچھ دوستوں کی سنگت میں میں نے ڈرنک کرنا شروع کر دیا اور رات کو نشے میں دھت واپس آتا تھا اس طرح میری پریشانی وقتی طور پر کم ہو جاتی تھی وقتی سکون مل جاتا تھا گناہ میں لذت ہوتی ہے میں اس لذت کا عادی ہوتا گیا یہاں تک کہ میرا کام ڈسٹرب ہونے لگا میں چڑچڑا ہوا گیا اسی طرح کافی عرصہ گزر گیا میری یہی روٹین رہی اور پھر ایک دن میں اپنی جو نیرِ نفیسہ حیات سے ملا ہم دونوں ایک جگہ بیٹھے باتیں ہوئیں کافی پی گئی میں نے اس کو اپنی شادی شدہ زندگی کے بارے میں بتایا اپنی پرابلمز شیئر کیں نفیسہ کی ایک عادت بہت اچھی تھی وہ آپ کو جج نہیں کرے گی اگر آپ قتل کر دو اور پھر اس کے سامنے چلے جاؤ وہ تب بھی آپ کو جج نہیں کرے گی اس نے مجھے بھی جج نہیں کیا اس نے مجھے ایک حل بتایا

وہ دونوں بہت غور سے ان کو سن رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

اس نے کہا کہ اگر کوئی انسان اپنی ایک برائی یا بری عادت کو اللہ کے لئے چھوڑ دے تو اللہ اسکو بدلے میں اس سے بہتر نوازتا ہے اللہ اسکو انعام دیتا ہے اللہ خوش ہوتا ہے وہ بول کر چلی گئی میں سوچ میں پڑ گیا کہ آخر میرے اندر کون سی بری عادت ہے سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹنے لگا کیونکہ نہ میں جھوٹ بولتا تھا نہ رشوت لیتا تھا نہ کسی کا حق مارا تھا نہ کبھی بیوی والدین رشتے دار یا پڑوسیوں کے حقوق کھائے تھے پانچ وقت کا نمازی تھا میں باقاعدگی سے قرآن پڑھتا تھا پھر ایسا کونسا گناہ تھا کونسی برائی میرے اندر تھی اور پھر میرے دل سے آواز آئی

مئے "خمر" وائن "شراب

چار مختلف الفاظ لیکن معنی ایک ہی

گناہ

اور پھر اس دن اس کیفے میں بیٹھ کر میں نے شراب کو اللہ کے لئے چھوڑا یہ آسان نہیں تھا مجھے خود پہ بند بٹھانے پڑے خود پہ پہرے دینے پڑے خود کو ازیت دی کافی لوگوں نے کہا کہ اس طرح تم اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے اس کو خود سے آہستہ آہستہ دور کرو لیکن میں سمجھ گیا تھا کچھ برائیوں کو نوچ کر انکی جڑوں سے کھینچ کر نکالنا پڑتا ہے اور میں نے یہ کیا تمہارے باپ نے یہ کیا اس کے دو مہینے بعد مجھے پتہ چلا کہ میں باپ بننے والا ہوں وہ فیلنگز وہ کیفیت وہ بیان سے باہر ہے ساری دنیا مجھ سے پوچھتی ہے معراج سلطان تم ہالے سے اتنی محبت کیوں

## Posted On Kitab Nagri

کرتے ہو میں انہیں کیا بتاؤں اولاد سے تو محبت ہوتی ہی ہے لیکن ہالے تو انعام بھی ہے خدا کا تحفہ میرے اللہ نے مجھے برائی چھوڑنے کا بدلہ اتنا اچھا دیا کہ میں آج تک اس کا شکر گزار ہوں

حسن نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھا تھا

اور میری باری تب کیا ہوا تھا وہ بھی بتائیں ناں؟ اسکے لہجے میں اشتیاق تھا

دونوں باپ بیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر معراج سلطان نے نفی میں گردن ہلائی تھی

تمہاری باری پہ تو کچھ خاص نہیں ہوا بیٹے

کچھ تو ہوا ہو گا کچھ خاص اماں سے پوچھیں ناں شاید ان کو کچھ پتہ ہو

میں ان کے ساتھ ہی ہوتا ہوں بچے تم نارمل ہو لیکن میرے لئے بہت خاص ہو

اور حسن کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی جبکہ ہالے نے مسکراہٹ دبائی تھی

میں نہیں بول رہا آپ لوگوں سے اسکی باری پہ تو اتنی بڑی فلم بنالی اور میں؟ میری باری پہ ایک چھوٹا سا ٹریلر بھی

نہ دکھاسکے آپ میں ناراض ہوں ہالے میرا فون دو مجھے بس میں جا رہا ہوں وہ نروٹھے پن سے بولا تھا

میرے پاس کوئی فون نہیں ہے نکلویہاں سے اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی

ہالے کی عادت تھی اسکی اور حسن کی جب بھی لڑائی ہوتی تھی وہ اسکا موبائل کہیں چھپا دیتی تھی

ٹھیک ہے نہ دو ایک دن ایسا پھسوگی ناں میرا موبائل چھپانے کے چکر میں یاد رکھو گی اس نے دھمکا یا تھا



# Posted On Kitab Nagri

اچھا میری رہنمائی فرمادیں مستقبل کے پیر صاحب کہ ایسا کیا ہو گا میرے ساتھ وہ آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے بولی تھی

پہلی بات اللہؑ نہ کرے کچھ ہو دوسری بات اگر کچھ ہو گیاناہ تو جب وہاں سے کالز کرتی رہو گی ناں تب پتہ لگے گا تمہیں کیونکہ مس ہالے سلطان آپ کو صرف اور صرف حسن سلطان کا نمبر زبانی یاد ہے وہی حسن جس کا موبائل آئے دن کہیں نہ کہیں چھپا دیتی ہو ہنہ

دیکھ رہے ہیں بابا یہ کس طرح بددعا دے رہا ہے

اسی وقت حسینہ کمرے میں داخل ہوئی تھیں ان کے پیچھے نرگس سوپ کا باؤل لئے آرہی تھی

چلو دونوں یہاں سے دفع ہو جاؤ اب اپنے بابا کو تنگ نہ کرو انہوں نے آتے ہی جھڑکا تھا

وہ دونوں بھی خاموشی سے اٹھ کر نکل گئے تھے ابھی حسن نے ہالے کو موبائل واپس دینے کے لئے منانا بھی تھا

# Kitab Nagri

اٹھارہ سالہ عمر حیات اپنی ہیوی بانٹیک پہ کالج سے گھر جا رہا تھا اس نے کالج یونی فارم پہن رکھا تھا دھوپ کی

تمناز سے چہرہ متمتا رہا تھا اس سے گرمی برداشت نہیں ہوتی تھی ذرا سی بھی نہیں نفیسہ اسکی اسی عادت سے

پریشان تھیں وہ اگر گرمی میں ذرا دیر کو بھی باہر نکلتا تو واپسی یہ یا تو غصے سے بھرا ہوا آتا یا پھر نڈھال گزرتے

وقت کے ساتھ اس کا قد کافی نکل آیا تھا سیاہ آنکھوں میں سنجیدگی اتر آئی تھی بال مزید گھنے ہو گئے تھے اور ہمہ

وقت ماتھے پہ گرے ہوئے ہوتے تھے اسکے ہاتھ کی نسیمیں ابھری ہوئی تھیں وہ اپنی جسامت کی وجہ سے اپنی عمر

## Posted On Kitab Nagri

سے ایک دو سال بڑا ہی لگتا تھا وہ اپنے گھر سے ذرا دور ہی تھا جب ایک گرلز کالج سے گزرتے ہوئے ایک لڑکی اس کی بائیک کے بالکل سامنے آکر ٹھہر گئی اگر وہ بروقت بائیک کو نہ سنبھال لیتا تو آج اس لڑکی یا عمر میں سے کوئی ایک ہی بچتا وہ حسب معمول غصے میں آگیا تھا وہ بائیک کو اسٹینڈ پہ لگا کر اتر آیا تھا اب وہ اس لڑکی کے سامنے کھڑا تھا وہ لڑکی سیاہ رنگ کے عبا یا میں ملبوس تھی

یہ کیا حرکت تھی بی بی آپ کو دیکھ کر چلنا چاہیے اگر آپ کو لگ جاتی تو ہم دونوں کتنی مصیبت میں پھنس سکتے تھے آپ کو اندازہ بھی ہے؟ اسکا لہجہ تیز نہیں تھا وہ بس جھنجھلایا ہوا تھا

عمر میں اقصیٰ ہوں اس لڑکی کی باریک سی آواز پہ عمر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے تم یہاں کیوں کھڑی ہو اب تک گھر کیوں نہیں گئی؟ تمہاری چھٹی کو تو کافی ٹائم گزر گیا ہے اب کے اسکا لہجہ نرم تھا میری وین والا نہیں آیا آج سب لڑکیاں بھی چلی گئی ہیں میں اکیلی کیسے جاتی میں نے تمہیں آتے دیکھا تو سامنے ٹھہر گئی مجھے ساتھ لے چلو پلیز وہ رو دینے کو تھی

اچھا رکھو میں تمہارے لئے رکشہ رکھتا ہوں کوئی پریشان مت ہو میں یہیں کھڑا ہوں اس نے تسلی دی تھی اور رکشہ ڈھونڈنے سڑک کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ اقصیٰ نے اسکو پیچھے سے پکارا

نہیں عمر تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو اب مجھے مار دیں گے اگر ذرا سی بھی اور دیر ہو گئی وہ میرا کالج بند کر دیں گے پلیز تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو وہ اب رونے

دینے کو تھی

## Posted On Kitab Nagri

اچھا رکو میں تمہارے لئے رکشہ رکواتا ہوں کوئی پریشان مت ہو میں یہیں کھڑا ہوں اس نے تسلی دی تھی اور رکشہ ڈھونڈنے سڑک کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ اقصیٰ نے اسکو پیچھے سے پکارا نہیں عمر تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو اب مجھے مار دیں گے اگر ذرا سی بھی اور دیر ہو گئی وہ میرا کالج بند کر دیں گے پلیز تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو وہ اب رونے لگی تھی

عمر تذبذب میں پڑ گیا

لیکن میرے پاس تو بانیٹک ہے میں تمہیں اس پہ کیسے لے جاؤں سارا محلہ باتیں کرے گا یہ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے ندیم بھائی مجھے ویسے بھی پسند نہیں کرتا اب تم رو تو مت وہ عجیب صورتحال میں پھنس گیا تھا

تمہیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے ساتھ لے چلو اب مجھے مار دیں گے وہ اب ہچکیوں سے روتے ہوئے بول رہی تھی اچھا اچھا تم رومت آ جاؤ میں تمہیں لے چلتا ہوں لیکن گلی میں پہنچ کر تمہیں اتار دوں گا آگے تم خود ہی جانا وہ اتنے پہ ہی خوش ہو گئی تھی

عمر نے اپنا کالج بیگ اپنے پیچھے رکھ لیا کہ ان دونوں کے درمیان مناسب فاصلہ رہے اسکا ارادہ تھا کہ گلی میں پہنچتے ہی وہ اقصیٰ کو اتار دے گا لیکن شاید آج رازوں سے پردہ اٹھنے کا دن تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے ہی گلی میں داخل ہوا ندیم سامنے ہی پرچون کی دکان پہ کھڑا تھا عمر کے پیچھے بایک پہ اقصیٰ کو بیٹھے دیکھ کر اسکا خون کھول اٹھا عمر نے بھی اسکو دیکھا تھا لیکن رکا نہیں اس نے بایک کو سیدھا اپنے گھر کے سامنے لا کر روکا تھا اقصیٰ کا گھر ساتھ ہی تھا

ندیم پیچھے سے بکتا جھکتا آ رہا تھا

اقصیٰ کا خون خشک ہونے لگا تھا

تم مجھے وہیں اتار دیتے عمر باتمیں نہیں چھوڑے گا اب وہ سخت پریشان تھی

تم گھر جاؤ ندیم بھائی کو دیکھ لیتا ہوں میں وہ سنجیدگی سے بولا تھا

تب تک ندیم بھی وہاں پہنچ گیا تھا عمر کو دیکھتے ہی وہ اس کے قریب آیا اور کھینچ کر ایک تھپڑ عمر کے چہرے پہ

دے مارا ابھی اس نے ایک اور تھپڑ مارنے کو ہاتھ اوپر کیا تھا کہ عمر نے بروقت اسکا ہاتھ پکڑ لیا

Kitab Nagri

اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

جرات کیسے ہوئی تمہاری مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی؟ وہ غرایا تھا اور ندیم کو دونوں ہاتھوں سے دھکا دیا تھا عمر جو ان تھا

صحت مند تھا ایک ہی دھکے سے ندیم لڑھکتا ہوا دور جاگرا

چنچ و پکار کی آواز پہ محلے کے لوگ نکل نکل کر آرہے تھے ندیم کی بیوی سینے پہ دو ہٹڑے مار کر لوگوں کو جمع کر

رہی تھی

ندیم دوبارہ اٹھ کر آیا تھا اور عمر کو گلیاں بکنے لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ارے گندہ خون نہ جانے کہاں سے اٹھا کر لے آئی نفیسہ اب یہ ہمارے گھروں کی عزتوں پہ ہاتھ ڈالنے لگ گیا ہے اس نے میری بیٹی کو اغوا کرنے کی کوشش کی ہے میری بیٹی کی عزت پہ ہاتھ ڈالا ہے وہ چیخ چیخ کر لوگوں کے ہجوم کو بتا رہا تھا

بکو اس کرتے ہو تم جھوٹ ہے یہ میں نے بس تمہاری بیٹی کو لفٹ دی ہے پورا محلہ گواہ ہے سب نے اسکو میرے ساتھ آتے دیکھا ہے وہ اپنی مرضی سے میرے ساتھ آئی تھی بلاؤ اسکو پوچھو اس سے وہ برہمی سے بولا تھا ارے تم سب تو جانتے ہو نہ میری بیٹی کیسی پارسا ہے اور یہ یہ تو ہی ہی گندہ خون ارے اس کے ماں باپ کا بھی پتہ نہیں ہے نہ جانے کہاں سے اٹھا کر لائی تھی اسکو نفیسہ وہ اب بھی چیخ رہا تھا لیکن عمر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے

میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں اس نے ان لوگوں سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا کونسی اماں کونسی ماں؟ ہاں؟ تجھے تو کوڑے کے ڈھیر سے اٹھا کر لائی تھی نفیسہ اللہ جانے کس کا گناہ ہمارے سر تھوپ دیا میری بیٹی کی عزت خراب کر دی ہم تو کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہے یا اللہ اب ہم کہاں جائیں گے کون کرے گا ہماری بیٹی سے شادی ندیم کی بیوی اب زمین پہ بیٹھ کر زور زور سے چیخ رہی تھی

ندیم الگ سے عمر کو گالیاں دیئے جارہا تھا سب کو ندیم کی بات پہ اعتبار تھا کسی کو عمر پہ یقین نہیں تھا خالہ کچھ نہیں ہوا تمہاری بیٹی کی عزت کو وہ پاک ہے خدا کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا میں نے بس اسکو لفٹ دی ہے کیوں اپنی



## Posted On Kitab Nagri

بٹی کی عزت یہاں اچھا رہے ہو وہ شریف لڑکی ہے کچھ خدا کا خوف کرو وہ غصے اور افسوس کے ملے جلے  
تاثرات لئے بول رہا تھا اپنی صفائی دے رہا تھا اسکو اس وقت بھی اندر بیٹھی اس لڑکی کی فکر تھی

نفیسہ تو تھی ہی۔۔۔۔۔ گالی۔۔۔ گالی

اسی وقت ہجوم میں کسی نے نفیسہ کو گالی دی تھی

اور بس عمر کے صبر کی حد ختم ہو چکی تھی اس نے نیچے پڑی اینٹ اٹھائی اور اس آدمی کو دے ماری وہ درد سے  
دوہرا ہو کر گر پڑا اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا

عمر اسکے اوپر بیٹھ کے اسکو اسی اینٹ کے ساتھ مارے گیا میری ماں کو گالی دی جرات کیسے ہوئی میں تمہیں جان  
سے مار دوں گا زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ جنونی سا ہو گیا تھا ہمت کیسے ہوئی میری ماں کے بارے میں بولنے کی تم  
سب لوگ جلتے ہو میری ماں سے ایک خود مختار عورت ہے وہ اور یہی بات تم لوگوں کو ہضم نہیں ہوتی اسی لئے  
الزام لگاتے ہو میری ماں پہ کئی لوگ اس کے ہاتھ سے اینٹ لینے کی کوشش کر رہے تھے کوئی اسکو ہٹا رہا تھا لیکن

www.kitabnagri.com

وہ جنونی بنا اس آدمی کو مارے جا رہا تھا

کوئی نہیں جلتا تیری ماں سے جا کر پوچھ اپنی ماں سے کون ہے تیرا باپ کسکی اولاد ہے تو یہاں مردانگی دکھا رہا ہے  
اتنا مرد ہے تو جا کر اپنے باپ کا پتہ تو لگا بلکہ تیرے جیسوں کے تو نہ جانے کتنے باپ ہوں گے ندیم نے زہرا گلا تھا  
عمر خون سے تر ہاتھوں کے ساتھ اٹھا تھا اور زخمی شیر کی طرح ندیم پہ جھپٹا تھا لائیں مکے تھپڑ اسکو جو سمجھ آتا وہ  
اس کو مارے جاتا وہ کراٹے چیمپئن

## Posted On Kitab Nagri

تھا اس نے کئی اور ایسے کورسز کر رکھے تھے وہ باقاعدگی سے جم جاتا تھا ان لوگوں سے پوچھا اس کے لئے اتنا مشکل نہیں تھا لیکن وہ انکی زبانیں نہیں بند کر سکتا تھا

ہجوم میں سے کئی لوگ اسکی ماں کے بارے میں بات کر رہے تھے کوئی اسکے باپ کا پوچھ رہا تھا کوئی گالی دے رہا تھا لیکن وہ بس یہی پکارے جاتا

میں عمر حیات ہوں میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں تم سب جھوٹے ہو

اس کے گھر کا دروازہ توڑو نکالو اسکی ماں کو باہر آج دیکھ لیں گے اسکو بھی یہ ندیم کا بھائی تھا جو عمر کے گھر کے دروازے کی جانب بڑھا تھا (سندھ کے لوگوں میں کسی کے گھر کا دروازہ توڑنا یا گھر میں گھسنا بہت بڑی بات سمجھی جاتی ہے اس پہ قتل تک ہو جاتے ہیں یہ انکی عزت کا معاملہ بن جاتا ہے) عمر نے ندیم کو دور دھکیلا تھا اب وہ اس کے بھائی کی جانب بڑھا تھا

میرے گھر کے دروازے کو ہاتھ مت لگانا وہ غرایا تھا

کیوں تیری وہ۔۔۔۔۔ گالی۔۔۔۔۔ ماں گھر پہ کیوں چھپی بیٹھی ہے ذرا نکل کر اے نہ ہم بھی تو اس سے پوچھیں  
تیرے جیسا بد ذات کہاں سے اٹھا کر لائی کس باپ کا خون ہے تو یا پھر کتنے باپ ہیں تیرے وہ بکے گیا اس نے  
جیسے ہی عمر کے گھر کے دروازے کو ہاتھ لگایا تھا

تھا عمر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا اسکا وہی ہاتھ اسکی کمر کی جانب موڑ کر اتنی زور سے جھٹکا دیا تھا کہ ہڈی ٹوٹنے کی آواز آئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ندیم سڑک پہ پڑا کراہ رہا تھا اسکی بیوی اس کے پاس بیٹھی عمر اور نفیسہ کو بد دعائیں دے رہی تھی جس آدمی نے نفیسہ کو گالی دی تھی اسکی حالت بہت خراب ہو چکی تھی ندیم کے بھائی کا بازو ٹوٹ گیا تھا لیکن عمر کا غصہ اور غم کسی طور ختم نہ ہوتا تھا

اب وہ اپنے دروازے پہ کھڑا تھا کسی محافظ کی طرح وہ وہاں کھڑا غرار ہا تھا

میں عمر حیات ہوں نفیسہ حیات کا بیٹا یہی میرا خاندان ہے اور یہی میرا نام میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں میں نے ندیم کی بیٹی سے کسی قسم کی کوئی بھی بد تمیزی نہیں کی میں نے اسکی عزت پہ ہاتھ نہیں ڈالا وہ پاک ہے باکر دار ہے تم لوگوں کو اگر یقین آتا ہے تو یہی سچ ہے اور اگر نہیں آتا تب بھی یہی سچ ہے آج سے کئی سال پہلے نفیسہ بھی اپنے دروازے پہ کھڑی ہو کر اسی طرح دھاڑ رہی تھیں آج وہ منظر ایک بار پھر تازہ ہوا تھا اسی وقت پولیس موبائل وہاں آ کر رکی تین چار سپاہی اور ایک اے ایس آئی مستعدی سے پولیس موبائل سے باہر نکلے تھے محلے والوں نے شور مچا کر ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا انہوں نے پولیس سے عمر کو گرفتار کرنے کو کہا پولیس کے پوچھنے پہ عمر نے بس اتنا کہا تھا

ان لوگوں نے میری ماں کو گالی دی میں نے انکو مارا ہے میں قبول کرتا ہوں وہ سنجیدگی سے کہہ کر پولیس موبائل میں بیٹھ گیا تھا زخمیوں کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا عمر کے ہاتھوں پہ اب بھی خون لگا تھا اسکی وردی پہ بھی خون کے چھینٹے تھے تھانے میں لے جا کر اسکولاک اپ میں بند کر دیا گیا تھا لیکن ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

پولیس نے اس سے کسی کو فون کر کے بلانے کو کہا تھا اس نے زری کو کال کروائی تھی زری کو آئے بھی دو گھنٹے ہو گئے تھے وہ آکر جا بھی چکی تھیں لیکن نفیسہ کا کوئی پتہ نہیں تھا

■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■

دوپہر سے رات ہو گئی تھی اور پھر تقریبات کے دس بجے نفیسہ آئی تھیں ان کے ساتھ کوئی آدمی بھی تھا عمر پینتالیس یا پچاس کے قریب سوڈ بوڈ سا وہ آدمی کوئی اعلیٰ عہدے دار لگتا تھا ایس ایچ او بہت ادب کے ساتھ اس آدمی سے بات کر رہا تھا

سائیں اس لڑکے پہ اقدام قتل اور ریپ کیس بنتا ہے پورا محلہ گواہ ہے اس بات کا کہ اس نے وہاب نامی آدمی کو اتنا مارا ہے کہ وہ مرتے مرتے بچا ہے اس لڑکی کا باپ اس نے اسکی ہڈی پسلی ایک کر دی ہے اور اس لڑکی کے چچا کا بازو توڑ دیا ہے سائیں کھلم کھلا غنڈہ گردی کر رہا تھا یہ لڑکا وہ تو آپ کے حکم پہ میں نے ایف آئی آر نہیں کاٹنے دی ورنہ محلے والے تو اتنے مشتعل تھے کہ میرے دس دس افسر بھی انکو سنبھال نہیں پارہے تھے وہ تو چاہتے تھے کہ میں لڑکے کو ان کے حوالے کر دوں تاکہ وہ اسکو بھی اسی طرح ماریں جیسے اس نے ان لوگوں کے عزیزوں کو مارا ہے وہ بات کو بڑھا چڑھا کر بتا رہے تھے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ وہ ان پہ کوئی عظیم احسان کر رہے ہیں تاکہ مستقبل میں اپنے کام نکلوا سکیں

اگر ان لوگوں میں اتنا ہی دم ہوتا تو اس وقت دکھا دیتے اب انکی مثال خالی برتن جیسی ہے وہ بس شور ہی کر سکتے ہیں اور بات اگر کیس کی ہے تو میں کرتی ہوں ان پہ کیس بات ایف آئی آر کی ہے ہے تو کاٹیں میری ایف آئی

## Posted On Kitab Nagri

آر لکھیں ندیم نامی شخص اپنے بھائی وہاب کے ساتھ میرے گھر میں چوری کرنے گھسا اور جب میرے بیٹے نے انکو پکڑا تو انہوں نے شور مچایا اور میرے بیٹے پہ زیادتی کا الزام لگا دیا اس وقت میرے گھر سے پانچ لاکھ کیش اور دس تولہ سونا غائب ہے اور وہ تیسرا آدمی اس پہ لکھیں اب وہ تیسرا آدمی ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی عورت اٹھا کر لاتا تھا اور اپنے گھر میں عیاشی کرتا تھا اسکا گھر میرے گھر کے بالکل ساتھ ہے میرا گھر آج بند تھا میں شہر سے باہر تھی اور میرا بیٹا کالج گیا تھا تو اس آدمی نے یہ موقع غنیمت جانا اور یہی عمل میرے گھر میں دہرایا اس کے اس عمل میں ندیم اور وہاب دونوں شامل تھے تو جب میرا بیٹا گھر آیا اور اس آدمی کو یہی عمل کرتے دیکھا وہ مشتعل ہو گیا اور جب اسکو گھر سے نکالنے لگا تو اس نے میرے بیٹے پہ حملہ کر دیا اور پھر میرے بیٹے نے جو کچھ بھی کیا سیلف ڈیفنس میں کیا اور یہی بات اس لڑکی کی تو لکھیں وہ لڑکی روز میرے بیٹے کو محبت بھرے رفتے بھیجتی تھی اور اسکو ورغلائے کی کوشش کرتی تھی اور جب میرے بیٹے نے اسکی پیش قدمی کو ٹھکرا دیا تو وہ لڑکی ان اوچھے ہتھکنڈوں پہ اتر آئی وہ دبا دبا سا غرار ہی تھیں

www.kitabnagri.com

بی بی خدا کا خوف کرو وہ لڑکی باکرہ دار ہے ایسے ایچ او نے انکو ٹوکا تھا

اور میرا بیٹا وہ بد کردار ہے؟ وہ مرد ہے تو اسکا یہ مطلب ہوا کہ وہی گناہ گار ہے خوب کہی آپ نے بھی اگر بات میرے بیٹے کے کردار پہ آئی تو سارے محلے کو بد کردار ثابت کر دوں گی میں ایک ایک کو تھانے میں گھسیٹوں گی سمجھ کیا رکھا ہے مجھے عدالت میں کھڑے ہونا چھوڑا ہے میں نے میرے اندر سے عدالتوں میں ہونے والی مکاری نہیں گئی مجھے قانون مت سکھائیں



## Posted On Kitab Nagri

اور کوئی ہے باقی؟ کسی اور کو کوئی تکلیف ہے میرے بیٹے سے؟ وہ انکو دیکھتے ہوئے چبا چبا کر پوچھ رہی تھیں

بی بی آپ کیا چاہتی ہیں اب ایس ایچ او گویا عاجز آ گیا تھا

میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے کو میرے ساتھ جانے دیا جائے اس کے خلاف کوئی ایف آئی آر نہ کاٹی جائے اور اس سارے معاملے سے اسکو نکال دیا جائے محلے والوں سے صلح نامے پہ دستخط چاہئے مجھے ڈنڈ - دیت - قصاص - جرمانا سب بھرنے کو تیار ہوں میں انکے ہسپتال کے بلز ادا کرنے کو تیار ہوں میں جو کچھ میرے بیٹے نے کیا اس کا کفارہ اس سے ہو جائے گا

نفسہ آپ اطمینان رکھیں سب ہو جائے گا میں آپ کے ساتھ ہوں ہم جیسے دوستوں کے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ سوٹڈ بوٹڈ آدمی اس سارے وقت میں پہلی بار کچھ بولا تھا ہم دوست نہیں ہیں کرنل محمد دین صاحب میں نے انگلی سے سینے پہ دستک دی تھی آپ کو ایسے ہزار مسلوں سے نکالا ہے اور اب آپ میرے بیٹے کو اس سارے میس سے نکالیں گے میں باہر اپنی گاڑی میں بیٹھی ہوں میرا بیٹا دس منٹ تک میرے ساتھ گاڑی میں ہونا چاہئے وہ نرم مگر دو ٹوک لہجے میں بول کر باہر چلی گئی تھیں عمر سے ملی تک نہیں تھیں اور پھر دس منٹ بعد عمران کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا

وہ نہ ڈرا ہوا تھا نہ اداس تھا اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا بس خاموشی تھی سرد مہری تھی

طوفان سے پہلے کی خاموش

## Posted On Kitab Nagri

یوسف سلطان کے کمرے میں ایک بار پھر عدالت لگی تھی وہ بھی صبح صبح ابھی مہر ہالے اور حسن سو رہے تھے جب دادا جان نے گھر کے سارے بڑوں کو اپنے کمرے میں بلوایا تھا حسینہ اور فروا صوفیہ پہ بیٹھی تھیں جبکہ شمس اور معراج ایک دوسرے کے سامنے کرسیوں پہ بیٹھے تھے معراج ذرا انڈھال سے لگتے تھے جبکہ شمس بے بسی بھرے غصے سے غیر آرام دہ سے بیٹھے تھے

کل شام تم نے کمپنی کے تمام ملازمین کے سامنے اپنے بھائی پہ ہاتھ اٹھایا معراج میں وجہ جان سکتا ہوں؟ چند ایک غیر ضروری باتوں کے بعد یوسف سلطان نے بارعب سے لہجے میں سوال کیا تھا بابا جان میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے دونوں بچوں کو یہاں بلایا جائے میں انکے سامنے ساری بات کرنا چاہتا ہوں

یہ باتیں بچوں کو بیچ میں بٹھا کر نہیں کی جاتیں معراج یہ بڑوں کے معاملے ہیں تم مجھے جواب دو کس نے تمہیں یہ حق دیا ہے کہ تم میرے بیٹے اور اپنے چھوٹے بھائی کو اس طرح ذلیل کرو اب کی بار انکا لہجہ سخت تھا بابا جان شمس نے میری اجازت کے بغیر میری زمین کا سودا کر دیا اور مجھے اس بات پہ غصہ آگیا لیکن میں شرمندہ ہوں مجھے شمس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے تھا میں معذرت کرتا ہوں وہ نرمی سے بول کر خاموش ہو گئے تھے لیکن شمس نے صرف بات کی تھی سودا نہیں اور اگر تم اپنے غصے پہ قابو نہیں رکھ سکتے تو تمہارے لئے بہتر ہے کہ گھر بیٹھ جاؤ کمپنی میں ہزار معاملات ایسے ہوتے ہیں جنکو ٹھنڈے دماغ سے حل کیا جاتا ہے تم نے اٹھتے ہی اپنے بھائی پہ ہاتھ اٹھالیا اور ایسا بھی کیا ہے اس زمین میں اگر اسکا اچھا پرافٹ مل رہا ہے تو بیچ دو

## Posted On Kitab Nagri

باباجان میں وہ زمین ہر گز نہیں بیچوں گا میں نے دو سال اس زمین کو خریدنے کے لئے تلوے گھسائے ہیں اول تو اسکا مالک راضی نہیں تھا اور جب وہ راضی ہوا میرے پاس اتنی رقم نہیں تھی تب میں نے مسجد میں جا کر اللہ سے دعا کی تھی کہ اگر مجھے یہ زمین مل جائے تو میں اس پہ ایک اور بھلائی کا کام کروں گا میں اس پہ ایک اولڈ ہوم بناؤں گا اور پھر اللہ نے اپنے غیب کے خزانے کھولے اسی دن میرے پاس کہیں سے اتنے پیسوں کا انتظام ہو گیا کہ میں وہ جگہ خرید سکوں اور اب جب میں اللہ سے وعدہ کر چکا ہوں تو میں اس وعدے کو کسی صورت نہیں توڑ سکتا چند پیسوں کے لئے تو ہر گز نہیں وہ لوگ اگر مجھے ہزار گنا زیادہ بھی دیں تب بھی میں اس زمین کو اور ہیون کو نہیں بیچوں گا آخری الفاظ توڑ توڑ کر ادا کیئے تھے

اور انہوں نے جو آپ کو دھمکی دی ہے اسکا کیا بھائی جان؟ اگر وہ لوگ ان اوتھے ہتھکنڈوں پہ اتر آئے تو آپ کیا کریں گے کیسے بچائیں گے اپنے گھر کی عزت اور اپنے بچوں کو؟ زمین کے ایک ٹکڑے کے لئے اپنی اولاد قربان کر دیں گے؟ یہ الفاظ شمس کے تھے وہ اصل میں یوسف سلطان تک دھمکی کی بات پہنچانا چاہتے تھے

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا شمس؟ مجھے پوری بات بتاؤ صاف صاف الفاظ میں کیا کہا ہے انہوں نے؟ یوسف سلطان غصے سے بولے تھے

معراج پر سکون سے تھے جیسے انکو کسی بات کے کھلنے کا ڈر ہی نہیں تھا

باباجان ان لوگوں نے بھائی سے کہا ہے کہ اگر انہوں نے ہیون اور اس سے ملحقہ زمین انکو نہ بیچی تو وہ لوگ ہیون میں رہنے والے اٹھارہ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کے کھانوں میں زہر ملا دیں گے اور اٹھارہ سال سے

## Posted On Kitab Nagri

زیادہ عمر کے بچوں کو ڈر گز پہ لگا دیں گے اور یہ کام ان کے لئے بالکل بھی مشکل نہیں انکو بس وہاں کام کرنے والے چند لوگوں کو خریدنا ہو گا اور اگر اس کے بعد بھی بات نہ بنی تو وہ لوگ بھائی جان کے بچوں تک بھی جاسکتے ہیں میں نے تو بس اپنے گھر کے بچوں کو بچانے کے لئے کیا تھا سب کچھ لیکن بھائی جان مجھے ہمیشہ سے کم عقل ہی سمجھتے ہیں انہوں نے سارے جہاں کی خیر خواہی کا ذمہ گویا اپنے سر لے رکھا تھا

انہوں نے ہمارے گھر کے بچوں کا نام لیا اور تم خاموش رہے؟ کیا کوئی گرے پڑے ہیں ہم لوگ وہ شاید جانتا نہیں ہے ہمیں اگر آج بھی میں اپنی پہ آگیا تو اس مرزا کے سارے خاندان کو تباہ کر دوں گا اب تو یہ میری ضد ہے جاؤ اس مرزا سے جا کر کہو نہیں بیچتا میں اسکو زمین نہ ہیون کا سودا ہو گا وہ جو کچھ کر سکتا ہے کر لے اگر میرے بچوں کو خراش بھی آئی تو میں اسکی نسلوں کو ختم کر دوں گا ابھی وہ سلطانز سے واقف نہیں ہے یوسف سلطان طیش میں آگئے تھے

شمس نے یہ کب چاہا تھا وہ فوراً سے بولے تھے  
بابا جان آرام سے ہمارے بچوں کی بات ان لوگوں نے نہیں کی بس ایک اشارہ دیا تھا اور ایک زمین ہی تو ہے اس موٹی کھوپڑی کے آدمی کو چاہئے تو دے دیتے ہیں یہ زمین اب اسکی ضد بن گئی ہے بابا ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہیون اور زمین کا سودا کر لیں ان یتیم بچوں کا کیا ہے کہیں اور شفٹ کر دیں گے انکو کم از کم ہمارے بچے تو سیف رہیں گے ناں

## Posted On Kitab Nagri

شمس اگر میرے بچوں کی موت اس مرزا کے ہاتھوں لکھی ہے تو ٹھیک ہے وہ آئے اور انکو مار دے لیکن میں اپنی پراپرٹی کا سودا نہیں کروں گا وہ چبا چبا کر بولے تھے اگر میرے بچوں کی زندگی لکھی ہے تو کوئی بھی انکو ایک خراش بھی نہیں پہنچا سکتا اور اب میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا اب اگر کوئی بات ہوگی بھی تو میرے بچوں کے سامنے ہوگی کیونکہ میں ہیون کو اپنے بچوں کے نام کر رہا ہوں انکا لہجہ دو ٹوک تھا

معراج میں چاہتا ہوں کہ پاور آف اٹارنی شمس کو دے دوں ویسے بھی اگر تم اپنا غصہ نہیں سنبھال سکتے تو تمہیں چاہئے کہ کچھ دن آرام کرو گھر پہ رہو یا کہیں گھوم آؤ لیکن ان معاملات سے دور رہو وہ زمین اور یتیم خانہ تم اسکو بیچو یا آگ لگاؤ لیکن اگر اسکی وجہ سے میرے بچوں کو کوئی نقصان ہوا تو میں کسی کو بھی معاف نہیں کروں گا انکا لہجہ حتمی تھا

فروا اور شمس کے چہروں پہ طمانیت سی اتری تھی

کیا شمس کو اٹارنی دینے کا مقصد اور وجہ صرف یہی ہے؟ انکا لہجہ چبھتا ہوا تھا

یوسف سلطان کے چہرے پہ سایہ سالہر ایا تھا منظر تبدیل ہوا تھا صبح کی سفیدی کی جگہ رات کے اندھیرے نے لے لی تھی جس صوفے پہ اس وقت فروا اور حسینہ بیٹھی تھیں اس تبدیل ہوئے منظر میں اسی صوفے پہ حسینہ کی جگہ یوسف سلطان بیٹھے تھے سامنے فروا تھیں



## Posted On Kitab Nagri

مطلب تم یہ چاہتی ہو کہ میں اپنی ساری جائیداد کی پاور آف اٹارنی شمس کو دے دوں تب تم ہالے اور سفیر کے رشتے کے لئے رضا مندی دو گی؟ اور اگر میں ایسا نہ کروں تو کیا کرو گی سفیر کی شادی میں تمہاری غیر موجودگی میں بھی کروا سکتا ہوں فروا کی پوری بات سننے کے بعد وہ تحمل سے بولے تھے

جی بابا جان میں یہی چاہتی ہوں اور ہاں میں جانتی ہوں آپ میری غیر موجودگی میں سفیر کی شادی کر سکتے ہیں لیکن آپ کریں گے نہیں کیونکہ آپ کسی قسم کی بد مذگی نہیں چاہتے آپ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کے گاؤں سے آئے ہوئے رشتے دار آپ کے دوست آپ کے بزنس پارٹنرز اور آپ کے عزیز یہ سمجھیں کہ یوسف سلطان بہو کو شادی کے لئے راضی نہیں کر سکے آپ اپنا بھرم رکھنا چاہیں گے آپ یہ نہیں چاہیں گے کہ کوئی یہ سوچے کہ یوسف سلطان کی سوکا لڈ پیپی فیملی میں دراڑ آگئی ہے اور اگر آپ کو اپنا بھرم رکھنا ہے تو میری بات ماننی ہو گی انکا لہجہ حتمی تھا

میں اٹارنی سفیر کو دے دیتا ہوں انہوں نے ایک اور حل نکالا تھا  
کم آن بابا اگر آپ مجھے بے وقوف سمجھتے ہیں تو میں وہ ہوں نہیں میں نے شمس کا نام لیا ہے سفیر کا نہیں آپ بس یہ بتائیں کہ آپ کو منظور ہے یا نہیں؟ وہ گویا بے زاری سے بولی تھیں

یوسف سلطان نے ایک گہری سانس بھری تھی

ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لوں گا لیکن اگر اس کے بعد کسی بھی قسم کی کوئی بد مذگی ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا

## Posted On Kitab Nagri

فروادل سے مسکرائی تھیں بس اب ایک اور شخص ایک اور ترپ کا پتہ بس ایک اور چال ایک اور آدھا ادھورا سچ اور بازی پلٹ جاتی

منظر تحلیل ہوا تھا اب یوسف سلطان کے سامنے معراج اور شمس بیٹھے تھے  
تمہیں اپنے باپ کے فیصلوں پہ شک ہے معراج؟

مجھے منظور ہے بابا جان جیسا آپ چاہیں ویسے بھی کمپنی آپ کی ہے میری نہیں اور کوئی بات کرنی ہے آپ نے؟  
معراج تمہارے بچے بڑے ہو گئے ہیں ہالے کی شادی کی عمر ہے حسن کی پڑھائی ہے اور تم تم نے کونسی پراپرٹی  
بنائی ہے تمہارے پاس اپنا ہے ہی کیا سوائے اس دو ٹکے کی جاب کے اور ہیون پراجیکٹ مرزا کو نہ سہی  
لیکن اگر ہیون اچھی قیمت میں بکتا ہے تو بیچ دو اپنے بچوں کا مستقبل بناؤ انکو آسائشات دو بابا جان  
نے انکو سمجھانا چاہا تھا

انکا مستقبل وہ لوگ خود بنا سکتے ہیں بابا میرے بچوں کی تربیت میں نے ایسی نہیں کی کہ وہ باپ کی طرف سے ملنے  
والے ورثے پہ بیٹھے رہیں میں نے انکو ہاتھ پیر مارنا سکھایا ہے میں نے انکو گر سکھائے ہیں میں نے انکی تربیت کی  
ہے وہ میرے بچے ہیں بابا میرا خون انکو سب پتہ ہے کہ انہوں نے سروائیو کیسے کرنا ہے انہوں نے خود کو کیسے  
منوانا ہے انکی صلاحیت کیا ہے وہ اپنی دنیا خود بنا سکتے ہیں میں انکی آخرت کا سامان کرنا چاہتا ہوں اگر ان دونوں  
نے ہیون پراجیکٹ کو بغیر کسی مفاد یا لالچ کے صرف اللہ کی رضا کے لئے چلایا تو انکی آخرت سنور جائے گی وہ

## Posted On Kitab Nagri

دنیا سنوار لیں گے سب بچے سنوار لیں گے انکی آخرت سنور جائے میرے لئے یہی بہت ہے وہ نرمی سے بول کر خاموش ہوئے تھے

میں تمہاری باتیں نہ پہلے سمجھ سکا ہوں نہ آج سمجھوں گا خیر مجھے یہ کہنا تھا کہ

دس دن بعد ہالے کی سالگرہ ہے میں چاہتا ہوں اسی روز سفیر اور ہالے کا نکاح کر دیا جائے فروا اور شمس کو کوئی اعتراض نہیں ہے ہالے سے میں بات کر لوں گا کیا تم میرے فیصلے سے اتفاق کرتے ہو؟ وہ معراج کو دیکھتے پوچھ رہے تھے

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن ہالے سے بات کرنی ہوگی مجھے معراج سلطان سنجیدگی سے بولے تھے لیکن بابا جان بہت سے کام کرنے ہوں گے ابھی تو ہماری کوئی تیاری بھی نہیں ہے کچھ وقت تو چاہئے ہوگا ہمیں حسینہ اس سارے وقت میں پہلی بار بولی تھیں

بھابی سب کچھ مل کر کر لیں گے پریشان نہ ہوں آپ فروا مسکرا کر بولی تھیں  
www.kitabnagri.com  
باقی کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا

یوسف سلطان جیسے کھل اٹھے تھے انکی سب سے بڑی خواہش پوری ہونے والی تھی انہوں نے خوش تو ہونا تھا معراج خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے  
انکا دل بو جھل سا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ جب لاؤنج میں آئی تو حسن کسی اخبار میں منہ دیئے بیٹھا تھا اس پاس اور بھی کافی اخبار اکٹھے کر رکھے تھے وہ

ایک اخبار کو کھنگالتا اور پھر واپس رکھ دیتا وہ اپنے کام میں اتنا محو تھا ہالے کی آمد کا بھی پتہ نہیں چلا

اے چھیلے ہوئے آلو یہ تمہیں اخبار پڑھنے کا شوق کب سے جاگ گیا؟ وہ دھپ سے اس کے برابر صوفے پہ

بیٹھتے ہوئے بولی تھی اس نے سبز رنگ کی گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ سبز ہی بڑے بڑے پائنجوں والی شلوار

پہن رکھی تھی بال جوڑے میں باندھ رکھے تھے سیاہ آنکھوں میں اب بھی نیند تھی

دیکھ رہا ہوں چچی جان کی خود کش دھماکے کی خبر کہاں چھپی ہے چلو دھماکہ نہ سہی کیسے خود کشی کی یہی چھاپ

دیتے لیکن نہیں ان اخبار والوں سے کچھ نہیں ہو گا وہ اتنے سنجیدہ سے انداز میں بولا تھا کہ ہالے نے اسکو گھور کر

دیکھا تھا

بھلا چچی کیوں کریں گی ایسا بد تمیز اس نے گھر کا تھا

تمہاری اور سفیر بھائی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے انہوں نے تو مرنا ہی ہے یا پھر کل کی اخبار میں تمہارے

مرڈر کی نیوز چھپے گی لیکن یہ تو طے ہے کہ فرواحا نم یہ شادی نہیں ہونے دیں گی وہ چمکتی آنکھوں سے مسکراہٹ

دبا کر بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اللہ اللہ کتنا فضول بولتے ہو تم شادی ہوگی اور تم سب دیکھو گے ہنہ ویسے مجھے ابھی شادی کرنی ہی نہیں تھی لیکن میں کیا کروں کل رات دادا جان نے مجھے بہت فورس کیا ہے انکی خوشی کے لئے مجھے ماننا پڑا وہ اپ سیٹ لگتی تھی

ایک بات کہوں ہالے تم سفیر بھائی سے شادی نہ کرو وہ یکدم سنجیدگی سے بولا تھا ہالے نے سر صوفے کی پشت سے ٹکالیا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب بولی تو اسکی آواز میں تکان سی تھی کیوں نہ کروں کوئی وجہ تو ہوگی؟ (شاید وہ خود کو بھی کوئی توجیح پیش کرنا چاہتی تھی) تم باتیں منوانے کی عادی ہو تم باس لیڈی ہو سفیر بھائی اور تمہاری بنے گی نہیں تم ان کے ساتھ ایک بے رنگ زندگی گزارو گی اور ہارون تم ان کے ساتھ بہت خوش رہ سکتی ہو ہالے وہ تمہاری باتیں ماننے کا عادی ہے اسکو تمہاری سننا اچھا لگتا ہے میرے حساب سے وہ تمہارے لئے بیسٹ ہے لیکن پھر بھی جو تم چاہو اس نے کندھے اچکائے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہالے خاموش رہی کچھ بولی نہیں

اسی وقت ہارون بھی گنگناتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا تھا ہالے نے اسکو دیکھا تھا اس کے ہونٹوں پہ پھسکی سی مسکراہٹ آئی تھی

ہارون نے اسے نوٹ نہیں کیا وہ اسی طرح گنگناتا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا

کیا ہوا ہے کزن اتنی اپ سیٹ کیوں ہو؟ وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا



## Posted On Kitab Nagri

حسن جاؤ نرگس سے کہو ہارون کے لئے کافی لے کر آئے ہالے جواب دینے کی بجائے حسن سے بولی تھی صاف صاف کہو اپنی بات میں مجھے شامل نہیں کرنا چاہتے میں مہذب طریقے سے اٹھ جاتا ویسے بھی بہن ہماری عادت نہیں ہے کسی کی سن گن لینے کی ہم تو بس اپنے کام سے کام رکھتے ہیں وہ محلے کی فسادن آنٹیوں کی نقل اتار تا بولا تھا لیکن ہالے کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر خاموشی سے اٹھ گیا تھا

اب کے ہارون کو پریشانی ہوئی تھی

کچھ ہوا ہے کیا ہالے مجھے بتاؤ؟ اس سفیر نے کچھ کہا ہے کچھ بولو بھی؟ اسکی گرے آنکھوں میں واضح فکر تھی وہ مجھے تنگ کرنے لگا ہے ہارون پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے جیسے مجھ سے غلطی ہو گئی ہے میں جلد بازی کر بیٹھی ہوں یہ وہ سفیر نہیں ہے جس کو میں نے پسند کیا تھا جس سے میں شادی کرنا چاہتی تھی تمہیں پتہ ہے رات انہوں نے مجھ پہ اتنا شاوٹ کیا جسٹ بی کاز میں نے انکی کال نہیں پک کی ان کو لگتا ہے کہ میں جان بوجھ کر ایسا کرتی ہوں تاکہ میری ویلیو بڑھے اور بابا اور چچا کے بیچ جو کچھ بھی ہوا اس بارے میں مجھے میرے بابا سے بات کرنی چاہئے یہ ان دونوں بھائیوں کا مسئلہ ہے میں کیوں بیچ میں پڑوں؟ کل اس چالیس منٹ کی کال پہ انہوں نے اتنا کچھ بولا ہے کہ میں شک میں مبتلا ہو گئی ہوں وہ شراب پیتے ہیں انکی کئی لڑکیوں سے دوستیاں ہیں ہم دونوں بہت الگ ہیں مجھے لگتا ہے میں ایک غلط ایکویشن میں پھس گئی ہوں میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آتا وہ آنکھیں بند کیئے سر کو صوفے کی پشت سے ٹکائے بول رہی تھی ہارون بس اسکو دیکھ کر رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

اس کو چھوڑ دو ہالے ختم کر دو یہ تعلق آگے جا کر وہ تمہیں بہت ہرٹ کرے گا وہ تم سے محبت نہیں کرتا اس نے خود یہ بات کہی ہے مجھ سے تم میرا یقین کرو وہ بس تم سے متاثر ہوا ہے اور کچھ نہیں وہ بس تمہیں۔۔۔ وہ کچھ اور بھی کہتا کہ کسی اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ خاموش ہو گیا

اوہ تو یہ کلاسز تم اس سے لیتی ہو گریٹ اس آواز پہ ہالے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی تھی سفیر لاونج کے دہانے پہ کھڑا چبھتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا تم ہماری ذاتی باتیں اسکو بتاتی ہو؟ اور یہ اسکی اتنی جرات کے یہ تمہیں مرے خلاف بہکائے؟ ہالے افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پہ میں تو یہاں تم سے رات کی ساری باتوں پہ معافی مانگنے آیا تھا اور تم یہاں میرے ہی خلاف محاذ کھولے بیٹھی ہو

سفیر بات کو غلط رخ مت دیں ہم بس بات کر رہے تھے اور میں کوئی بچی نہیں ہوں جو کسی کی باتوں میں آجاؤں گی وہ نرمی سے بولی تھی وہ اس وقت جھگڑا نہیں چاہتی تھی جبکہ ہارون اٹھ کھڑا ہوا تھا

میں چلتا ہوں تم دونوں بات کر لو اوکے وہ نارمل سے لہجے میں بولتا سفیر کے پاس سے گزرنے لگا جب سفیر نے اسکی کہنی کو پکڑا سا تھ نرگس کو آوازیں دینے لگا

ہالے چبھتی نظروں سے اسکو دیکھتی رہی

سفیر مجھے جانے دو تم دونوں اپنے مسئلے حل کر لو میں کوئی جھگڑا نہیں کروانا چاہتا

اسی وقت نرگس پلیٹ میں مٹھائی لئے انکے پاس آئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

سفیر صاحب معذرت دراصل میں مٹھائی لینے کچن میں گئی تھی ہارون صاحب کی امی آئی ہیں نہ تو ان کے لئے جی اسکو لمبے جواب دینے کی عادت سی تھی

اسی لئے تو بلایا ہے تمہیں زرگس مٹھائی ہی تو چاہئے تھی وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا اور ساتھ ایک گلاب جامن اٹھا کر ہارون کے سامنے کیا تھا

کہنی ہنوز تھام رکھی تھی

یہ کس خوشی میں ہے ہارون ناگواری سے بولا تھا

یہ لویار کھاؤ تو سہی اس نے زبردستی اس گلاب جامن کو ہارون کے منہ میں ٹھونسا تھا ہالے کو سفیر کی حرکت پہ غصہ آیا تھا لیکن کچھ بولی نہیں

ہم دونوں کی شادی فکس ہو گئی ہے دس دن بعد نکاح ہے ہمارا اسی کی مٹھائی ہے یہ وہ بظاہر مسکرا رہا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں تپش سی تھی

ہارون شاہد نے اپنی زندگی میں اتنا کڑوا گلاب جامن نہیں کھایا تھا اس نے بے اختیار اپنی کہنی چھڑائی تھی اور تیز تیز چلتا سلطان منزل کے دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا

اسکی آنکھوں میں پانی بھرتا جا رہا تھا ہر منظر دھندھلا سا ہو رہا تھا کئی ایک بار تو وہ گرتے گرتے بچا تھا اب وہ سلطان منزل کے گیٹ سے باہر نکل آیا تھا اور ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑا اس مٹھائی کو تھوک تھوک کر نکال

## Posted On Kitab Nagri

رہا تھا تو کبھی شرٹ کی آستین سے زبان کور گڑ رہا تھا کڑوا پن ایسا تھا کہ ختم نہ ہوتا تھا اسکو لگ رہا تھا اسکا سانس بند ہو رہا ہے

وہ کبھی اپنے سینے پہ ہاتھ مارتا تو کبھی بند مٹھی سینے پہ مار کر خود کو پرسکون کرتا اسکا دل جل رہا تھا اتنی تکلیف ہوگی اس نے یہ کب سوچا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے جنہیں وہ بار بار شرٹ کی آستین سے رگڑ لیتا وہ رو رہا تھا بہت بری طرح رو رہا تھا اسکو تکلیف ہو رہی تھی بہت تکلیف

ہارون بیٹے یہاں کیا کر رہے ہو؟ شاہد حسین کی آواز پہ اس نے مڑ کر دیکھا تھا وہ اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر دہل گئے وہ انکو آج یوسف سلطان نے گھر آنے کی دعوت دی تھی نوال بیگم اندر چلی گئی تھیں شاہد جو کوئی کال سننے یہیں ٹھہر گئے تھے ہارون کو اس طرف آتے دیکھ حیران ہوئے تھے

بیٹے یہاں کیا کر رہے ہو رو کیوں رہے ہو مجھے بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے وہ اس کے قریب آگئے تھے

ہارون کچھ کہے بغیر ان کے گلے لگ گیا تھا

پہا ہالے کی شادی ہو رہی ہے میں برداشت نہیں کر پا رہا ہوں مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے بہت زیادہ میں اسکو

نہیں چھوڑ سکتا میں کیسے خود پہ قابو رکھوں وہ روتے ہوئے بول رہا تھا

شاہد کو لگ رہا تھا جیسے کوئی ان کے دل پہ پیر رکھ رہا ہو

## Posted On Kitab Nagri

ہارون بس بیٹا دیکھو سب ادھر دیکھ رہے ہیں میری طرف دیکھو ہارون بیٹے صبر کرو کیا ہو گیا ہے تمہیں ادھر دیکھو میری طرف انہوں نے نرمی سے اسکو خود سے الگ کیا تھا وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا دانت دانتوں پہ جمائے خود پہ ضبط کیئے

یہاں سب دیکھ رہے ہیں ہم گھر چل کر بات کریں گے بیٹے سمجھا لو خود کو تم بہادر ہو اوکے اس نے جھکے ہوئے سر کو بس ذرا سا ہلانے پہ اکتفا کیا تھا اور خاموشی سے شاہد حسین کے پیچھے چل دیا تھا ضبط کئے درد سہتے ہوئے وہ اتنا بہادر نہیں تھا جتنا بننے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنا مضبوط نہیں تھا جتنا خود کو ظاہر کر رہا تھا دوسری طرف ہالے اور سفیر ایک دفع پھر آمنے سامنے تھے

آپ نے کیوں اس کے ساتھ بیر باندھ لیا ہے وہ میرا دوست ہے اسکو ہرٹ ہوتا ہے تو مجھے بھی برا لگتا ہے وہ مجھے کوئی آپ کے خلاف نہیں بھڑکاتا کوئی نہیں بھڑکا سکتا میں اپنا ذہن اپنا دماغ رکھتی ہوں مجھے فیصلے کرنے آتے ہیں کوئی میری انگلی پکڑ کر مجھے چلنا نہیں سکھاتا سفیر آپ میری ایک بات ذہن نشین کر لیجئے آپ آئندہ ہارون سے اور مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کریں گے اسکا لہجہ دو ٹوک تھا

سفیر نے جب بات بگڑتے دیکھی تو خود ہی نرم پڑ گیا

اوکے آئی ایم سوری اس نے جیسے ہارمان لی میں پریشان تھا یار کل سے لے کر اسلیے بس تھوڑا اور ری ایکٹ کر گیا میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں میں مانتا ہوں میں غلط ہوں دیکھو یار ہماری شادی ہونے والی ہے یہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اگر دل میں جگہ دیں گے تو بہت مشکل ہو جائے گی ہم آج باہر ڈنر کرنے چلیں گے



## Posted On Kitab Nagri

اوکے؟ بڑے پاپا سے بات کر چکا ہوں میں اجازت لے لی ہے میں نے اب تم منع مت کرنا پلیز وہ التجائیہ سے انداز میں بولا تھا

آپ نے ڈنر میرے ساتھ کرنا تھا یا بڑے پاپا کے ساتھ وہ ہنوز خفا تھی  
سفیر مسکرایا تھا اسکی بھوری آنکھیں چمک اٹھی تھیں

سارے جواب رات کو ڈنر پہ دے دوں گا اس وقت میں ایک میٹنگ کے لئے لیٹ ہو رہا ہوں اور ایک بات اور  
شام سات بجے تک میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا تم پلیز آ جانا اوکے؟  
وہ کوئی جواب دیتی کہ اسکا موبائل بجنے لگا  
جھینگا کالنگ

یہ کیوں کال کر رہا ہے؟

اچھا اوکے میں آ جاؤں گی اس نے سفیر کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا وہ بھی لیٹ ہو رہا تھا اسلئے خاموشی سے چلا گیا  
ہالے نے کال پک کی تھی

www.kitabnagri.com

ہاں بولو کہ ہر ہوتم اور کال کیوں کر رہے ہو؟

میرے کمرے میں آ جاؤ ابھی اور اسی وقت اسکی پھسی پھسی سی آواز آئی تھی  
کیوں میں تمہاری نوکر لگی ہوں وہ تپ ہی تو گئی تھی

یار آ جاؤ پلیز میں مصیبت میں ہوں وہ روہا نسا سا ہو گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے جواب دیئے بغیر کال کاٹ دی تھی اور اوپر کی طرف جانے لگی جب اس نے شاہد حسین اور ہارون کو سامنے سے آتے دیکھا وہ بھاگ کر ان کے قریب گئی تھی

شاہد اسکو دیکھ کر مسکرائے تھے

وہ انکے پاس جا کر ان کے سینے سے لگ گئی تھی شاہد نے اسکے بالوں کو چوما تھا

آئی مسڈیو سوچ ماموں جان وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے بولی تھی جبکہ ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ رکھا تھا

میں نے بھی بہت مس کیا تمہیں انہوں نے اسکے ہاتھ اوپر کر کے کرچوم لئے تھے

ہاں اسی لئے تو ایک چکر بھی نہیں لگایا ہماری طرف اتنے مصروف ہیں کہ میرے لئے بھی وقت نہیں نکال سکے

لڑکی اب تو آگیا ہوں ناں سارا دن ساتھ گزاریں گے اب خوش ہو

تھوڑی دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد شاہد اندر کی جانب بڑھ گئے تھے تھے اور ہالے ہارون کے ساتھ حسن کے کمرے میں چلی گئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دونوں ایک کینے میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی تھیں یہ کینے ایک کھلی جگہ پہ بنایا گیا تھا کھلے آسمان کے نیچے اوپر کوئی چھت نہیں تھی بس آسمان تھا آگ برساتا آسمان ہر ٹیبل کے ساتھ ایک چھتری نما کوئی چیز لگی تھی اسکو کھولو تو وہ آپ کے اوپر سایہ کر دیتی تھی اور آپ کو جھلساتی دھوپ سے بچا لیتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

مہرنے نیلے رنگ کا پرنٹڈ لان کا سوٹ پہن رکھا تھا کانوں میں ٹاپس بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنا رکھی تھی وہ اداس تھی اس کے برعکس فرو فریش سی تھیں

گھٹنوں سے ذرا اوپر تک آتی برینڈڈ شرٹ اس کے نیچے بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس بھوری آنکھوں میں مسکارا اور انگلیوں میں پہنی ڈائمنڈ رنگز ہونٹوں پہ سبھی سرخ لپسٹک وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئی تھیں

تو تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم نے سفیر پہ گیواپ کر دیا ہے وہ سکون سے بولی تھیں  
میں نے گیواپ نہیں کیا میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا مجھے ابا کا پیار چاہئے تھا میں ماما کے احسانوں تلے دبی ہوئی ہوں ہالے سے بہت محبت ہے مجھے میں اسکو ہرٹ نہیں کر سکتی اس کا لہجہ تھکا تھا ساتھ ساتھ

تم قربانی دوگی لیکن پھر بھی تمہیں یوسف سلطان کی محبت نہیں ملے گی جب تک ہالے اس گھر میں ہے تب تک تو بالکل نہیں وہ اس کے ہوتے ہوئے تمہیں پوچھیں گے بھی نہیں ابھی انکا وعدہ نیا نیا ہے اسلئے وہ تم سے بات کرتے ہیں تمہاری لائی ہوئی چیزیں خاموشی سے لے لیتے ہیں لیکن میری بات یاد رکھو مہر جس دن ہالے اور سفیر کی شادی ہو گئی وہ یہ تک بھول جائیں گے کہ کوئی مہر ماہ تھی بھی یا نہیں اگر تمہیں یوسف سلطان چاہئے تو ہالے کو بچ سے نکالنا ہو گا وہ تمہاری سوکا لڈماں اسکو دیکھا ہے کتنی خوش ہے وہ کس طرح ہنس ہنس کر اپنی بیٹی سے بات کر رہی ہے کیسے خوشی خوشی شادی کی شاپنگ کر رہی ہے اسکو تمہارا احساس بھی نہیں ہے مہر کوئی تمہارے لئے نہیں سوچے گا سوائے میرے کوئی تمہارا ساتھ نہیں دے گا سوائے میرے ہالے کی شادی کے فوراً بعد

## Posted On Kitab Nagri

تمہاری شادی کر دی جائے گی پھر کیسے حاصل کرو گی یوسف سلطان کی محبت؟ رہ لو گی سفیر کے بغیر  
انکے انداز میں چیلنج تھا

ہالے کی وجہ سے ہمیشہ مجھے پیچھے کیا گیا وہ کسی غیر مرئی نکتے پہ نظر جمائے بول رہی تھی پہلے امی نے پھر ابا نے اور  
اب سفیر نے ہالے نے مجھ سے میرے سارے محبوب لوگ چھین لئے اس نے میرا ہر رشتہ سپواٹل کیا میں  
ہمیشہ سے اس کے جیسی بننا چاہتی تھی اسکی جگہ آنا چاہتی تھی لیکن نہیں آسکی ابا نے مجھے ہالے کی وجہ سے خود  
سے دور کر دیا امی ہالے کی وجہ سے مر گئیں اگر اس دن ہالے ضد نہ کرتی تو امی نہ مرتیں اور اگر امی نہ مرتیں تو  
ابا مجھ سے پیار کرتے سفیر نے مجھے ہالے کی وجہ سے چھوڑا لیکن میں وہ استہزائیہ سی ہنسی تھی میں اسکو کچھ نہیں  
کہہ سکتی اسلئے نہیں کیونکہ وہ میری بہن ہے بلکہ اسلئے کیونکہ اسکی ماں نے مجھے پالا ہے مجھ سے محبت کی ہے  
میرے بس میں کچھ بھی نہیں ہے میں کچھ نہیں کر سکتی میں احسان فراموش نہیں بن سکتی وہ فروا کی جانب نہیں  
دیکھ رہی تھی اس نے گردن موڑ رکھی تھی

تم سے محبت بس میں کرتی ہوں اور کوئی نہیں تم ہالے کی ماں کے لئے صرف ایک گلٹ ہو کیا تم نے کبھی انکو نماز  
پڑھتے دیکھا ہے وہ جب دعا مانگتی ہیں تو ہچکیوں سے روتی ہیں انکی تہجد تک کبھی قضا نہیں ہوتی اسلئے نہیں کہ وہ  
ایک اچھی مسلمان ہیں اسلئے کیونکہ وہ ڈرتی ہیں وہ خدا کے قہر سے ڈرتی ہیں انکو لگتا ہے کہ اگر ایک بھی نماز چھوٹی  
تو اللہ ان سے ناراض ہو جائے گا انکے عیب زمانے کے سامنے کھل جائیں گے اللہ انکو بے پردہ کر دے  
گا مہر وہ تم سے محبت نہیں کرتیں وہ ہالے سے محبت کرتی ہیں تم نے کبھی نوٹ کیا ہے وہ کیسے اسکو

## Posted On Kitab Nagri

ڈانٹتی ہیں حق جتاتی ہیں سہی غلط کی پہچان کرواتے ہیں لیکن تم تم چاہے قتل ہی کر آؤ وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گی تم جو پہنوجو کھاؤ جو پیو وہ تمہیں اف تک نہیں کریں گی اگر کچھ کہیں گی تو انکا گلٹ عود کر آجائے گا انکا دل پھر زخمی ہوگا انکو پھر تکلیف ہوگی وہ خود کو ازیت سے بچانے کے لئے تم سے محبت کا ڈرامہ کرتی ہیں تم میری بات سمجھتی کیوں نہیں ہو وہ جیسے عاجز آگائی تھیں

مہراب بھی انکو نہیں دیکھ رہی تھی اسکی بھوری آنکھیں اب بھی سپاٹ تھیں

اب آپ یہ کہیں گی کہ انکی بیٹی کی وجہ سے میری ماں مر گئی یہی گلٹ ہے انہیں ہے ناں؟ امی تو اسی دن ہی مر گئی تھیں جب ابو نے انکو طلاق دی تھی اسلئے آپ کی یہ سب باتیں بے کار ہیں اسکا لہجہ بے زار سا تھا

فرواٹیل پہ آگے کو ہوئی تھیں انہوں نے اپنی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی تھی

اور اگر میں یہ کہوں کہ تمہارے والدین کی طلاق حسینہ بھابی کی وجہ سے ہوئی تھی تو؟ اور اگر میں یہ کہوں کہ انکو اسی بات کا گلٹ ہے تو؟ وہ اس کے کانوں میں صور پھونک کر پیچھے ہٹی تھیں

مہر نے اتنی تیزی سے مڑ کر دیکھا تھا کہ گردن کے چٹخنے کی آواز آئی تھی اس نے فروا کی آنکھوں میں کوئی جھوٹ کوئی دھوکہ تلاشنا چاہا لیکن انکی آنکھوں میں بس سچ تھا ثبوت کے ساتھ

مہر گنگ سی انکو دیکھے گئی اسکو لگا تھا جیسے آسمان سے پتھروں بھرا تھا اس کے سر پہ لڑھکا دیا گیا ہوا سکے دل کو کسی نے مٹھی میں لے کر دبایا تھا تکلیف حد سے سوا تھی شک جان لیوا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اس نے دو دن سے نہ سہی سے کچھ کھایا تھا نہ بات کی تھی بس اپنے کمرے میں بیٹھا رہتا یا گھنٹوں کسی غیر مرئی نکتے پہ نظریں جمائے رہتا نفیسہ نے اسکو کچھ نہیں کہا تھا انکو اندازہ تھا وہ اس وقت ٹراماٹائز تھا ابھی بھی وہ اپنے کمرے کی دیوار گیر کھڑکی کے ساتھ سر لگائے بیٹھا تھا اسی وقت نفیسہ اسکے کمرے میں داخل ہوئیں عمر کو محسوس ہوا تھا لیکن آنکھیں موندے رکھیں وہ خاموشی سے اس کے پاس چپس کے فرش پہ بیٹھ گئی تھیں کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی اور پھر عمر کی بھاری آواز کمرے میں گونجی تھی

میں نے اس دن آپ کی اور ایس ایچ او کی ساری باتیں سنی تھیں یقیناً آپ ایک اچھی وکیل رہی ہوں گی نفیسہ مسکراتی تھیں پورے دل سے

تم نے کبھی مجھے کورٹ میں بولتے نہیں سنا عمر جب میں بولتی تھی جب میں دلائل دیتی تھی اور جب۔۔۔ وہ بولتے بولتے رک گئی تھیں انکو کچھ عجیب لگا تھا یہ صورتحال نارمل نہیں تھی

آپ کا پورا نام کیا ہے اماں؟ اس نے آنکھیں ہنوز موند رکھی تھیں

نفیسہ حیات کیا ہوا ہے عمر ایسے سوال کیوں کر رہے ہو

آپ کے شوہر کا نام کیا تھا؟ وہ انکی بات نہیں سن رہا تھا

سید یونس شاہ انکا لہجہ اب سپاٹ تھا

پھر میرا نام سید عمر یونس کیوں نہیں ہے؟ اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اسکی آنکھوں میں ایسا درد تھا کہ نفیسہ

کے دل کو کچھ ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ خاموش رہی تھیں ان کے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا

آپ نے مجھے اپنے باپ کا نام کیوں دیا مجھے میرے باپ کا نام کیوں نہیں دیا؟ یا پھر یہ کہیں کہ میں ان کا بیٹا ہی نہیں ہوں؟ اماں میں آپ کا بیٹا تو ہوں ناں؟ اس نے آخری سوال نہ جانے کس خدشے کے پیش نظر کیا تھا

تم میرے بیٹے ہو عمر تم میری جان ہو میری اولاد ہو تم انہوں نے عمر سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا پس منظر میں کوئی اور آواز گونج رہی تھی

(وہ گندہ خون ہے نفیسہ وہ تمہیں چھوڑ دے گا وہ آسیب ہے وہ سب کچھ کھا جائے گا)

مجھے ہمیشہ لگتا تھا یہ لوگ آپ سے جلتے ہیں یہ لوگ آپ کو جھیل نہیں پاتے اس لئے الزام لگاتے ہیں میں آپ ہی کا بیٹا ہوں آپ کا خون لیکن نہیں میں تو گندہ خون ہوں پتہ نہیں میں جائز بھی ہوں یا نہیں اسکی آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا تھا اماں مجھے بتائیں میرے ماں باپ کون تھے میں کون ہوں آپ مجھے کہاں سے لائی ہیں خدا کے لئے مجھے سب بتادیں ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا آپ میری ماں ہیں یا نہیں؟ میرا باپ کون ہے؟ کچھ تو

www.kitabnagri.com

بتائیں مجھے وہ برہمی سے بول رہا تھا

میں تمہاری ماں ہوں عمر میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا لیکن میں تمہارے لئے راتوں کو جاگی ہوں میں نے تمہیں نو مہینے اپنی کوکھ میں نہیں رکھا لیکن تمہاری تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے تم میرا خون نہیں ہو لیکن میں تمہارے لئے کسی سے بھی لڑ سکتی ہوں میں نے ہمیشہ تمہیں بیسٹ دیا ہے عمر تم میرے بیٹے ہو تمہاری اصل ماں کو تو تمہاری شکل بھی یاد نہیں ہوگی تم جب پیدا ہوئے تھے اس کے دو گھنٹے بعد تم میری گود میں آئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں اللہ نے میرے پاس بھیجا ہے تم میرا سرمایہ ہو میرا کل جہاں میری متاع حیات تم میرے بیٹے ہو میری عمر بھر کی کمائی ہو تم وہ بلند آواز میں بولتی عمر سے زیادہ خود کو یقین دلارہی تھیں  
(وہ ایک دن تمہیں چھوڑ دے گا نفیسہ وہ تمہارا کیریر کھا گیا تمہارا وقار کھا گیا وہ سب کچھ کھا جائے گا تم اکیلی رہ جاؤ گی)

مطلب میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں وہ شکد نہیں تھا اسکو اندازہ تھا دو دن پہلے ان لوگوں کی وثوق سے کہی باتوں پہ وہ کہیں نہ کہیں ایمان لے آیا تھا  
وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

اماں میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں؟ میں کون ہوں کہاں سے لے کر آئی ہیں آپ مجھے؟ کون ہے میرا باپ میری ماں کون ہے کیوں دیا انہوں نے مجھے آپ کو؟ اماں مجھے سب بتائیں سب اسکی آنکھیں سرخ تھیں وہ تیز تیز بول رہا تھا

میں نہیں جانتی تمہارے خاندان کو میں کچھ نہیں جانتی عمر تم سب باتیں چھوڑ دو جو ہونا تھا وہ ہو گیا تم میرے بیٹے ہو انہوں نے عمر کی کہنی تھامنی چاہی جسے عمر نے بے دردی سے چھڑایا تھا

مطلب انہوں نے مجھے پھینک دیا تھا آپ آپ ان کو نہیں جانتیں مطلب مجھے لگا تھا میرے ماں باپ نے مجھے آپ کے حوالے کیا ہو گا لیکن وہ اب شکد تھا اوہ میرے خدایا یہ میں کس کھیل کا حصہ بن گیا ہوں یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ اللہ کیوں کیوں میرے ساتھ ہی کیوں وہ بالوں کو مٹھی میں دبوچے یہاں سے وہاں چکر لگا

## Posted On Kitab Nagri

رہا تھا کیوں اٹھا کر لائی تھیں آپ مجھے جب میرے ماں باپ نے مجھے نہیں اپنایا تو آپ کیوں اٹھا کر لائیں اتنے سال اتنے سال میں دھوکے میں رہا اس دن سب لوگوں کو اس دو ٹکے کے ندیم کی بات کا یقین تھا لیکن میرا نہیں کیونکہ اسکی کریڈیبلٹی تھی اسکا خاندان تھا اس کے پاس نام تھا عزت تھی اور میں اماں میں خالی ہاتھ تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ نفیسہ کے چہرے کے سامنے کئے تھے میرا کوئی خاندان نہیں تھا میری کوئی اوقات نہیں تھی میری کوئی کریڈیبلٹی نہیں تھی میں ایک ایسی اولاد تھا جسکو اس کے ماں باپ نے بھی قبول نہیں کیا تھا یا اللہ میری توساری زندگی جھوٹ تھی میرا وجود جھوٹا ہے ناپاک ہے گندہ ہے وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا

عمر میں نے تمہارے لئے سب کچھ کیا ہے آگے بھی کروں گی تمہارا خاندان میں ہوں میں نے تمہارے لئے دنیا چھوڑی ہے تم مجھ سے پوچھو تم کیا ہو تم میرا پورا جہاں ہو لوگوں کی باتوں میں کیوں آتے ہو عمر یہ سب جھوٹے ہیں تم میرا سچ ہو وہ رونے لگی تھیں میں نہیں جانتی تھی تمہاری فیملی کون ہے تم کون ہو میں تمہیں ہاں میں نے تمہیں کوڑے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا لیکن میں ایک ہفتہ بعد ہی تمہارے باپ کا پتہ لگا چکی تھی میں ساری زندگی تمہیں اپنے پاس رکھ کر گلی نہیں رہ سکتی تھی میں تمہیں تمہارے باپ کے پاس لے گئی تھی لیکن انہوں نے تمہیں قبول نہیں کیا انکی زندگی مکمل تھی عمر اس میں تمہاری کوئی جگہ نہیں تھی تم میرے لئے آئے تھے عمر میری زندگی ادھوری تھی تمہیں اسکو مکمل کرنا تھا عمر کی بیماری کے بعد وہ آج روئی تھیں

آپ نے میرے لئے کچھ نہیں کیا وہ دانت پیس کر غرایا تھا آپ ایک ضدی عورت تھیں آپ نے مجھے اپنی انا کی تسکین کے لئے پالا آپکو ہمیشہ وہی کام کرنا ہوتا تھا جس سے آپ کو روکا جائے آپ نے میرے معاملے میں بھی

## Posted On Kitab Nagri

وہی کیا آپ نے ساری دنیا اپنے لئے چھوڑی اماں میرے لئے اگر کچھ کرنا تھا تو آپ امریکا سے واپس ہی نہ آتیں میرے لئے اگر کچھ کرنا تھا تو یہ محلہ چھوڑتیں میرے لئے اگر کچھ کرنا تھا تو آپ وکالت نہ چھوڑتی آپ نے یہ سب کچھ اسلئے کیا تاکہ آپ کی واہ واہ ہو آپ نے یہ سب اس لئے کیا تاکہ آپ کی انا کو تسکین ملے تاکہ مجھے اگر کچھ پتہ چلے تو میں خود کو آپ کے احسانوں کے بوجھ تلے دبا ہوا محسوس کروں مجھے اتنے سال دھوکے میں رکھا اتنے سال میں نے سارے محلے والوں کی غلیظ نظریں زو معنی جملے بازی سب کچھ اس لئے برداشت کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا یہ لوگ سب کچھ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے ایک مضبوط عورت کو جھیل نہیں سکتے آپ مضبوط نہیں تھیں آپ ضدی تھیں وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا چبا کر کہہ رہا تھا نفیسہ بس اسکو دیکھے گئیں یک ٹک دم سادھے اور جب بولیں تو بس اتنا تم زری سے ملے ہو؟ انکو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا  
ایک پرانا اور ناراض دوست جس کے پاس آپ کے راز ہوں وہ دشمن سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے آج نفیسہ نے مان لیا تھا

خدا تمہیں غارت کرے زری وہ کرب ناک لہجے میں بولی تھیں نفیسہ حیات نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی کو بد دعادی تھی

عمر سنی ان سنی کرتا الماری کی جانب بڑھ گیا تھا نفیسہ نے شاکی نظروں سے اسکو دیکھا تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے ہینگر میں ٹنگے ایک ایک جوڑے کو نکالتا بیگ میں ڈالتا جاتا تھا بیگ بھر چکا تھا لیکن نفیسہ اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھیں اب وہ باتھ روم سے اپنے کچھ سامان لے کر آیا تھا اور انکو بیگ میں ٹھونس رہا تھا نفیسہ بے حس و حرکت انکو دیکھے گئیں اب اسکا بیگ تیار تھا اس نے بیگ کندھے پہ رکھا تھا اور نفیسہ کی طرف دیکھ کر بولا تھا میں جا رہا ہوں اماں جو ذلت میں نے اس دن دیکھی ہے اس کے بعد میں ان لوگوں کا سامنا نہیں کر سکتا اب میں تب واپس آؤں گا جب میری کوئی عزت ہوگی میری بات کی کریڈیبلٹی ہوگی میرا کوئی مقام ہوگا میں اپنے خاندان کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں میری واپسی کا انتظار مت کیجئے گا اسکا لہجہ سپاٹ تھا

نفیسہ نے ذہن پہ زور دیا تھا انکو ایسی ازیت کب ہوئی تھی جب انکا باپ مرا تھا؟ نہیں جب انکا شوہر مر گیا تھا؟ نہیں جب انکی پہلی اولاد دنیا میں آنے سے پہلے مر گئی نہیں جب عمر بیمار ہوا؟ نہیں جب ان کا لائیسنس کینسل ہوا نہیں یہ ازیت سب ازیتوں سے بڑی تھی یہ دکھ تمام دکھوں پہ بھاری تھا یہ غم دیمک ثابت ہونے والا تھا عمر مت جاؤ وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی آنسو ابل ابل کر انکی آنکھوں سے نکل رہے تھے تم میرا سہارا ہو میری اولاد ہو تم میرے بیٹے میرا مان میرا واحد رشتہ مجھے بے سہارا مت کرو مجھے ہجر کا غم نہ دو تم میرا سرمایہ ہو مجھے خالی ہاتھ نہ کرو عمر رک جاؤ وہ گیلے چہرے کے ساتھ بول رہی تھیں آنسو کی وجہ سے عمر کا چہرہ دھندلا یا سا لگتا تھا

مجھے مت روکیں اماں میں رک جاؤں گا اور اگر میں رک گیا تو عذاب بن جاؤں گا مجھے اولاد رہنے دیں مجھے عذاب نہ بننے دیں وہ بول کر رک نہیں تھا وہ کمرے کا دروازہ پار کر گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ نے آنکھیں صاف کی تھیں منظر صاف ہو گیا تھا اور اس منظر میں عمر حیات نہیں تھا

نفیسہ کو لگا تھا جیسے عمران کے دل پہ پیر رکھ کر گیا ہو

وہ فرش پہ بیٹھتی چلی گئیں تھیں اور چند ہی لمحوں بعد دھاڑے مار مار کر روتی جاتیں اور ایک ہی سطر دہراتی جاتیں

اللہ تمہیں غارت کرے زری

ہارون اور ہالے جب حسن کے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ منہ دیوار کی جانب موڑے بیٹھا تھا ایسے کہ ان

دونوں کی طرف پیٹھ تھی ہالے مشکوک سی آگے آئی تھی

جھینگے کیوں بلایا ہے مجھے اور یہ منہ کیوں اس طرف کر رکھا ہے؟ کمر پہ ہاتھ رکھے آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے

پوچھ رہی تھی

پہلے وعدہ کرو مجھے جج نہیں کرو گی آخر کو میں بھی ایک انسان ہوں میرا بھی خوبصورتی پہ حق ہے اسکی آواز کچھ

الگ سی لگ رہی تھی جیسے مشکل سے بول رہا ہو

اب کے ہارون بھی مشکوک ہوا تھا اور ہالے کے سامنے سے گزرتے ہوئے فوراً حسن کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا

اور پھر دو سیکنڈ بعد ہی اسکا بلند سا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا ہالے نے آگے بڑھ کر حسن کا چہرہ دیکھا اور پھر

اگلے سیکنڈ وہ بھی پاگلوں کی طرح ہسنے لگی تھی

حسن جو کہ بلیک چار کول بیوٹی ماسک لگائے بیٹھا تھا ان دونوں کو ہنستے دیکھ خفیف سا منہ چھپانے لگا

## Posted On Kitab Nagri

اللہ اللہ حسن یہ تم نے کیا کیا ہے وہ پیٹ پکڑے ہنستی جا رہی تھی ہارون نے ہنستے ہوئے اپنا موبائل نکالا تھا اور حسن کی تصویر بنانے لگا

ہارون بھائی نہ کریں یار پلیز وہ روہا نسا سا ہو گیا تھا

یہ۔۔۔۔ کیوں۔۔۔ لگایا۔۔۔ ہے تم نے وہ ہنستے ہنستے بامشکل بولی تھی اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا یہی حال ہارون کا تھا وہ نیچے بیٹھ کر گردن پیچھے پھینکے ہنستا جا رہا تھا

میں نے یوٹیوب پہ دیکھا تھا یہ اور ایشا (مدحت کی شادی پہ ملنے والی لڑکی) اسکو بھی کئی بار لگے ہوئے دیکھا تھا تو آج تمہارے کمرے میں جب گیا تو یہ مل گیا میں لے آیا اور لگا تو لیا لیکن جب اتارنے لگا تو میری سکن اتنا کھنچنے لگی اتنا درد کرنے لگی تھی اسی لئے تمہیں بلایا اور تم ہو کہ ہنسے جا رہی ہو وہ جیسے رو دینے کو تھا

ہالے کی ہنسی ذرا دیر کو تھمی تھی وہ اپنی آنکھیں صاف کرتی اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھی تھی جبکہ ہارون ابھی بھی نیچے بیٹھا تھا اسکی ہنسی ذرا سی دیر کو ختم جاتی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے ہنسنے لگتا

www.kitabnagri.com

لاؤ ادھر کرو چہرہ میں اتار دیتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

لیکن حسن نے جو نہی چہرہ اسکی جانب موڑا وہ ایک بار پھر زور زور سے ہنسنے لگی تھی

اٹھو چلی جاؤ نہیں اتروانا میں نے جاؤ وہ برہمی سے بولا تھا اسی وقت ہارون اٹھ کر اس کے قریب آکر بیٹھا تھا

لاؤ میں اتار دیتا ہوں وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اور پھر اگلے پانچ منٹ تک ہارون اسکے چہرے سے ماسک اتارتا ہارون جیسے ہی ماسک اتارنے لگتا حسن چہنچہ لگتا شاید اسکو درد ہو رہا تھا لیکن ہالے کی ایک ہی دھمکی پہ وہ ایسے خاموش ہو کر بیٹھ گیا جیسے کوئی مجسمہ ہو اگر تم چہنچہ یا بولے تو تمہارے چہرے پہ جھریاں پڑ جائیں گی بس پھر حسن جم کے بیٹھ گیا اور پورا ماسک اترنے تک ہلاتک نہیں ماسک اترنے کے بعد وہ واش روم میں منہ دھونے چلا گیا تھا ہارون اور ہالے اس کے بیڈ پہ بیٹھے تھے ہالے کتنی بار فیس واش لگانا ہے؟ اس نے اندر سے صدا لگائی تھی

کم از کم دس بار ورنہ جھریاں پڑ جائیں گی وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولی تھی لیکن ایشا تو اتنی بار منہ نہیں دھوتی وہ اندر سے بولا تھا ہاں تو جاؤ اپنی اسی ماں سے پوچھ کر آؤ کتنی بار منہ دھونا ہے دماغ نہ خراب کرو میرا وہ خاموش ہو گیا تھا اسکی اب کوئی آواز نہیں آئی تھی

تمہیں پتہ ہے اس دن مال میں میری ملاقات کس سے ہوئی؟ عمر وہ لڑکا عمر اس رات جس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس نے آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی تھی

ہارون چونکا تھا

تم نے اس سے کیوں بات کی کسی نے دیکھا تو نہیں؟ میں نے کہا تھا ناں تم یہ تک بھول جاؤ گی کہ وہ رات کبھی ہماری زندگی میں آئی بھی تھی تمہیں سمجھ نہیں آتی ایک بات؟

## Posted On Kitab Nagri

اسی بات سے یاد آیا تمہیں یہ پتہ ہے کہ یہ بات بچو کو بھی پتہ ہے انہوں نے اس دن مجھ سے پوچھا تھا اور میں نے بتا دیا

ہاں مجھے پتہ ہے وہ جیسے بے دھیانی میں بول گیا تھا

لیکن تمہیں کیسے پتا میں نے تو تمہیں نہیں بتایا ہالے حیران ہوئی تھی

نہیں میرا مطلب ہے ظاہر ہے اسکو پتہ لگنا ہی تھا مدحت نے اسکو بتایا تھا کہ تم اسکی مایوں والی رات گھر پہ نہیں تھیں اس نے بات سمجھا لی تھی

اچھا خیر دفع کرو میں حسن کی ویڈیو انسٹا پہ لگا رہی ہوں وہ چہکتی ہوئی بولی تھی

ہالے نے اسکے ماسک اتارنے والی ویڈیو انسٹا گرام پہ پوسٹ کر دی تھی وہ اپنے موبائل پہ لگی تھی جب اسکی نظر

ایک ویڈیو پہ پڑی یہ انکی یونیورسٹی فیلو کی کسی شادی کی ڈانس کلپ تھی ہالے کو یکدم شرارت سو جھی تھی

یہ دیکھو ہارون میں بھی اپنی شادی پہ ایسا ڈانس کروں گی

میں ٹانگیں توڑ دوں گا وہ ویڈیو دیکھے بغیر بولا تھا

پہلے دیکھ تو لو وہ خفا ہوئی تھی

نہیں دیکھنی اور خبردار جو تم نے ایسی کوئی حرکت کی ہالے میں واپس آ کر چھوڑوں گا نہیں تمہیں وہ اسکو وارن

کرتے ہوئے بولا تھا

جبکہ ہالے یکدم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی



## Posted On Kitab Nagri

واپس آکر مطلب تم کہاں جا رہے ہو؟

اللہ کی زمین بہت وسیع ہے کہیں نہ کہیں چلا ہی جاؤں گا دو دن بعد جا رہا ہوں ٹینشن نہ لو وہ بظاہر ہلکے پھلکے لہجے میں بول رہا تھا لیکن اندر سے کوئی اسکا دل جکڑ رہا تھا

تم میری شادی پہ میرے اتنے بڑے دن پہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے جاؤ گے تم ایسا کیسے کر سکتے ہو وہ بے یقینی سے بول رہی تھی

ہارون نے کندھے اچکائے تھے وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اسکا سر جھکا ہوا تھا وہ اپنے موبائل کی تاریک سکرین پہ انگلی پھیرتے ہوئے بول رہا تھا

اکیلی کب ہوگی تم سب لوگ ہیں تو سہی تمہارے ساتھ

اگر ہالے کے ساتھ ہارون شاہد نہ ہو تو وہ اکیلی ہی ہوتی ہے یہ تمہارے الفاظ ہیں ہارون وہ دکھ سے کہہ رہی تھی

تم کیا چاہتی ہو وہ تمہاری شادی پہ چنا میرے یا گاتار ہے ہالے سلطان وہ فلم ہے ویلکم ٹور نیلیٹی حسن باتھ روم کے دروازے پہ کھڑا طنزیہ سا کہہ کر پھر سے اندر غائب ہو گیا تھا (ابھی چار دفع اور منہ دھونا تھا)

میں یہاں نہیں رہ سکتا ہالے تم سفیر سے شادی کر رہی ہو میں نے تمہارے فیصلے کا احترام کیا اب اگر میں یہاں سے جا رہا ہوں تو یہی شرط تم پہ بھی لاگو ہوتی ہے ہالے میری سیچو نیشن سمجھو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا نرمی سے بولا تھا

ہالے خاموش ہو گئی تھی اسکا دل دکھا تھا بہت بری طرح دکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ ملاقات ایک ہوٹل سویٹ میں ہونا طے پائی تھی فروانے وہی لباس پہن رکھا تھا جو صبح مہر کے ساتھ اس کیفے میں بیٹھے ہوئے پہن رکھا تھا البتہ میک اپ کو تازہ ٹچ ضرور دیا تھا لپسٹک صبح سے زیادہ تروتازہ تھی فہیم مرزا اور فروا ایک دوسرے کے آمنے سامنے صوفوں پہ بیٹھے تھے بیچ میں شیشے کی میز حائل تھی فہیم کے صوفے سے ذرا دور اس کے گارڈز کھڑے تھے جبکہ ایک اٹھائیس انیتس سالہ لڑکا ان کے ساتھ بیٹھا تھا اس کی آنکھیں فہیم سے ملتی تھیں وہ انکا بھانجا تھا نوح مرزا اس نے پھولوں والی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی گلے میں کئی طرح کی چین ہاتھ میں بریسلٹ اسکی رنگت سانولی سی تھی آنکھیں سنہری شاطر سی بال ہلکے گھنگھریالے تھے وہ چبھتی ہوئی نظروں سے سامنے بیٹھی فروا کو دیکھ رہا تھا وہ غیر آرام دہ سالگتا تھا

تو آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ مجھے ہیون دلوا سکتی ہیں میں یہ نہیں پوچھوں گا "کیوں" میں یہ ضرور پوچھوں گا "کیسے" وہ بچپن یا ساٹھ کے قریب کی عمر کا بال کلموں سے سفید تھے سیاہ کرتا سوٹ کے اوپر سفید کوٹ پہنے ہوئے وہ کافی ہینڈ سم لگتا تھا

میں آپ کو "کیوں" ویسے بھی نہیں بتاؤں گی لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں اس کام میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں تو اب آپ یہ سنئے کے "کیسے" وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھیں

بات دراصل یہ ہے کہ معراج سلطان کی بیٹی کی شادی ہے دس دن بعد آپ نے بس کرنا یہ ہے کہ اسکی بیٹی کو ایک رات گھر نہیں پہنچنے دینا اور پھر باقی کا سارا کام میرا ہے

## Posted On Kitab Nagri

میں کچھ سمجھا نہیں اسکی بیٹی کا ہیون سے کیا تعلق وہ اگر گھر نہ بھی پہنچی تو اسکی زیادہ سے زیادہ شادی کینسل ہو جائے گی اس سے مجھے کیا فائدہ ہو گا معراج سلطان اپنی زمین مجھے کیوں دے گا اور اگر آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ اس رات میں معراج کو بھی مار دوں تو نہیں میں اسکو ماروں گا نہیں وہ اچھا آدمی ہے فہیم سنجیدگی سے بولے تھے

میں نے کب کہا کہ اسکو مار دو؟ میں نے کہا اسکی بیٹی گھر نہ پہنچے وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بول رہی تھیں جب بیٹی اپنی شادی کی رات گھر نہیں پہنچے گی تو معراج سلطان آدھا مر جائے گا اور آدھا مر ا ہوا مرد کاروبار کے معاملات نہیں سنبھال سکتا وہ شرم کے مارے گھر سے نکلے گا بھی نہیں اور اس کے بعد اسکے وارث ہم ہوں گے میں اور میرا شوہر ہم آپ سے ہیون کے سارے معاملات طے کرنے کو تیار ہیں وہ مسکراتے ہوئے بولی تھیں

ان سب میں آپ کو کیا فائدہ ہو گا مسز سلطان؟ فہیم نے کافی دیر سے زبان پہ مچلتا سوال بلاخر پوچھ ہی لیا تھا اس لڑکی کی طرف کچھ بہت پرانے حساب ہیں میرے اس لڑکی کی طرف یا پھر شاید اس لڑکی کے چہرے کی طرف کچھ وعدے ہیں جو میں نے اپنے کسی عزیز سے کئے تھے انکی آنکھوں میں کرچیاں بھرنے لگی تھیں کہتے ہیں کسی سے اگر مرتے وقت کوئی وعدہ کرو تو اسکو پورا ضرور کرو مجھ پہ بھی کئی وعدوں کا قرض ہے کئی مظالم کے انتقام لینے کی آگ ہے لیکن بہت جلد میرے جلتے دل کو سکون ملے گا عالم ارواح میں موجود کسی کی پاک روح کو

## Posted On Kitab Nagri

سکون ملے گا بہت جلد مجھ سے دور ہوئے میرے اپنوں کے قتل کا حساب ہو گا بہت جلد وہ سرد سے لہجے میں بول کر خاموش ہوئی تھیں

لڑکی کی تصویر دکھائیں فہیم مرزا کی جگہ وہی نوجوان بولا تھا

فروانے اپنا موبائل اس نوجوان کے آگے کیا تھا اس میں ہالے کی تصویر تھی یہ اسکے چہرے کا کلوز اپ تھا اس تصویر میں وہ مسکرا رہی تھی سیاہ آنکھوں میں جیسے خوشیوں کا جہاں آباد تھا اس نوجوان نے چند لمحے اس تصویر کو دیکھا تھا اور اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا

کہتے ہیں انسان کا دماغ سب سے تیز رفتار ٹائم مشین ہوتا ہے ایک ہی لمحے میں آپ کو صدیوں آگے کی سیر کروا دیتا ہے اور ایک ہی لمحے میں آپ کو کئی سال پیچھے لے جا کر آپ کے ساتھ ہونے والے اچھے یا برے واقعات آپ کے ذہن کے پردے پہ کچھ دن قبل دیکھی گئی فلم کی طرح دہرا دیتا ہے ایسے ہی ایک لمحے میں نوح مرزا کا دماغ اسکو ڈیڑھ سال پیچھے لے گیا تھا یہاں یہ تصویر والی لڑکی اس کے روبرو کھڑی تھی اسکی آنکھوں میں غصہ تھا چہرے پہ برہمی وہ اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ ایک گرے آنکھوں والا لڑکا بھی تھا نوح مرزا بھی اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ بھی ایک سیاہ آنکھوں والا لڑکا تھا یا قوت مرزا فہیم مرزا کا اکلوتا بیٹا وہ ہر وقت کسی نے کسی مسئلے میں پھنس جاتا تھا کسی نہ کسی سے لڑ کر آ جاتا تھا اور اگر کسی ہفتے میں یہ دونوں کام نہ کرتا تو اسکا کسی نہ کسی لڑکی سے بریک اپ ہو جاتا وہ لا ابالی سا تھا اس کے لئے زندگی کا مقصد بس لڑائی جھگڑا لڑکیاں اور باپ کا پیسہ بے جا اڑانا تھا نوح ہمہ وقت اسکا سایہ بنا رہتا جب وہ لڑ کر آتا تو نوح اسکو بچا تا جب اسکا بریک اپ ہوتا تو نوح اسکو چیئر

## Posted On Kitab Nagri

اپ کرتا اور اگر ممکن ہو تو پیچ اپ بھی کروادیتا لیکن ایسا بس ایک دو بار ہی ہوا تھا ایلٹ کلاس کی الٹرا ماڈرن لڑکیاں یا قوت کی بچکانہ غصیل اور لاابالی طبیعت کو زیادہ جھیل نہیں پاتی تھیں مختصر یہ کہ نوح مرزا اسکا کزن کم باڈی گارڈ تھا اس وقت بھی اس نے اپنی عادت سے مجبور مال میں کھڑی اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی سے جھگڑا مول لیا تھا

یہ شرٹ پہلے میں نے لی تھی تم نے اسکو میرے ہاتھ سے لیا ہے اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ اسکو واپس کر دو وہ انگلی سے شرٹ کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی

یا قوت گہرا مسکرایا تھا

میں تو تمہیں یہ شرٹ واپس نہیں کر رہا اب بتاؤ کیا کر لوگی تم بلکہ چلو لے ہی لو ظاہر ہی تم نے یہ شرٹ پہلے لی تھی تو اس پہ تمہارا زیادہ حق ہو انناں وہ اچانک پینتر ابدلتا شرافت سے بولا تھا

نوح نے اسکو غور سے دیکھا تھا اسے پتہ تھا یا قوت اب پھر کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا وہ اسکو روک نہیں سکتا تھا اسے اجازت نہیں تھی وہ بس مسئلہ ہونے کے بعد اسکو "فکس" کر سکتا تھا اسے "حفاظتی اقدام" کی اجازت نہیں تھی

گرے آنکھوں والے لڑکے نے بھی مشتبه نظروں سے اسکو دیکھا تھا

یا قوت نے شرٹ ہالے کے چہرے کے سامنے کی تھی ہالے نے شرٹ کو لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا جب یا قوت نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہالے کے ہاتھ سے ٹچ کیا تھا ہالے نے کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کیا تھا جبکہ ہارون نے



## Posted On Kitab Nagri

ہتھیلی کا مکا بنا کر سیدھا یا قوت کی ناک پہ دے مارا تھا اسکی ناک سے خون بہنے لگا تھا اسی وقت ہالے نے جھک کر اپنی ہیل والی سینڈل اتاری تھی اور یا قوت کے سر پہ دے ماری تھی یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ نوح کچھ سمجھ ہی نہیں پایا ہارون اسکو دوبارہ مارنے کے لئے آگے بڑھا تھا جب اس کے گارڈ نے اسکو پیچھے سے پکڑ لیا وہ اسکو گھسیٹتے ہوئے دور لے کر جا رہے تھے یا قوت ماربل کے فرش پہ پڑا گالیاں بکتا جا رہا تھا

ہاؤڈیر یو وچ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں لڑکیاں میری قربت کو ترستی ہیں اور تم تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا وہ منہ سے کف نکالتے چلا رہا تھا

ہارون نے خود کو اپنے گارڈ سے چھڑوا لیا تھا اور ایک بار پھر اس کے اوپر جھپٹا تھا نوح کا دماغ تھوڑی دیر اور اس فلم کو چلنے دینا چاہتا تھا لیکن فہیم مرزا کی آواز اسکو حال میں لے آئی تھی کیا تم جانتے ہو اس لڑکی کو؟ وہ نوح سے پوچھ رہے تھے

جی یہ وہی لڑکی ہے جس کے بوائے فرینڈ نے یا قوت کو مارا تھا آپ کو یاد ہے ناں؟ وہ ان کے کان کے پاس جھک کر بولا تھا

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

فہیم کیسے بھول سکتے تھے

اس واقعے کے بعد تو یاقوت نے گھر میں ایک قیامت برپا کر دی تھی یہاں تک کہ اس نے نوح پہ ہاتھ بھی اٹھایا  
تھا کہ اس نے وہاں اس لڑکی یا اس کے بوئے فرینڈ کو کچھ کہا کیوں نہیں خیر یہ ماضی تھا ہمارے حال میں ہمارے  
پاس اس سے زیادہ بڑے مسئلے ہیں

مسز سلطان ہمیں آپ کی یہ ڈیل منظور ہے اس لڑکی سے ہمارے اپنے بھی کچھ حساب باقی ہیں یہ لڑکی اپنی شادی  
کی رات گھر نہیں پہنچے گی یہ میرا وعدہ ہے لیکن اگر آپ نے وعدہ خلافی کی تو آپ مجھے جانتی تو ہوں گی ہی  
سلطان اپنے وعدوں سے نہیں پھرتے تسلی رکھیں آپ فردا اٹھ کھڑی ہوئی تھیں فہیم اور نوح بھی اٹھے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تو میں ڈیل ڈن سمجھوں؟ وہ بھوری آنکھوں کو ان کے چہرے پہ مرکوز کئے پوچھ رہی تھیں

فہیم مرزا نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا فروانے انکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا

ڈن وہ کھل کر مسکرائے تھے

فروانے اپنا بیگ کہنی پہ اٹکایا تھا اور اس ہوٹل سویٹ سے باہر نکلتی چلی گئی تھیں

جس دروازے سے وہ باہر نکلی تھیں اسی دروازے سے یاقوت مرزا اندر داخل ہوا تھا فروا کو دیکھ کر ایک آنکھ

دبائی تھی اور ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں گول کیا تھا

اولڈ بیوٹی وہ انکو دیکھتے زیر لب بولا تھا فروا اسکو دیکھ کر مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھیں وہ بازو داکنے اندر آیا تھا

فہیم مرزا کی آنکھیں اسکو دیکھ کر چمک اٹھی تھیں

ڈیڈ اڈیڈ اڈیڈ اوہ انکو پکارتا آگے آیا تھا اس نے سیاہ سلک شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھی بالوں کو جیل

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سے جمائے پیچھے کر رکھا تھا

آئی مسڈیو بینڈ سم ڈیڈا

میرا بیٹا وہ محبت سے بولے تھے یاقوت نے انکے پاس جا کر انکو گلے سے لگایا تھا اور انکو زمین سے ذرا سا اوپر اٹھایا

تھا

نیچے اتارو مجھے گدھے وہ خفگی سے بولے تھے

ان سے مل کر وہ نوح کی جانب آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ خاموش سا تھا یا قوت نے اس سے پنجا ملایا تھا اور پھر اسکو بھی گلے لگایا تھا

کیسے ہو بھائی؟ وہ ہشاش بشاش سا تھا

بلکل ٹھیک تم سناؤ چھٹیاں انجوائے کیں؟

یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پرسنل ہے اس نے آنکھ دبائی تھی پہلے تم مجھے یہ بتاؤ یہ تم موبائل میں ایسا کیا دیکھ

رہے تھے کہ مجھے دیکھ کر بھی خوش نہیں ہوئے اس نے موبائل نوح کے ہاتھ سے اچک لیا تھا

نوح نے کوئی مزاحمت نہیں کی

اس کے موبائل میں اسی سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے چہرے کا کلوز اپ تھا نوح نے فروا کے موبائل سے یہ تصویر لے لی تھی

یہ لڑکی یہ آئی ریممبر یہ وہی ہے ناں مال والی تم نے کہا تھا یہ پاکستان میں نہیں رہتی اسکی تصویر کیا کر رہی ہے

Kitab Nagri

تمہارے پاس؟ وہ بپھر گیا تھا

کام ڈاؤن یا قوت اب یہ لڑکی بہت جلد ہمارے ہاتھ آنے والی ہے تم اس سے اپنے بدلے لے سکتے ہو فہیم نے

اسکو ناگواری سے ٹوکا تھا

انکل یہ غلط ہے وہ ایک لڑکی ہے ہمیں یہ ڈیل نہیں کرنی چاہئے تھی کچھ بھی ہو جائے کسی لڑکی کی عزت خراب

کرنا یہ کچھ ٹھیک نہیں لگتا مجھے وہ بے چین سا لگتا تھا

نوح کیا اب تم مجھے سکھاو گے؟ انکے لہجے میں تمسخر تھا

## Posted On Kitab Nagri

نوح نے اپنے لب بھیج لئے تھے

جبکہ یاقوت کھل کر مسکرایا تھا

ڈیڈا مجھے بتائیں آپ نے کیا ڈیل کی ہے اس گونگ ٹوبی سوچ فن وہ سوچ کر ہی محض ہو رہا تھا  
اب وہ دونوں باپ بیٹا صوفے پہ بیٹھ کر کچھ دیر قبل فروا سے ہونے والی ملاقات کو ڈسکس کر رہے تھے  
نوح خاموشی سے موبائل کی سکرین پہ اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کی تصویر کو دیکھے گیا

یہ ریستوران ساحل سمندر کے سامنے بنایا گیا تھا باہر جتنی جس اور گرمی تھی اندر کا ماحول اتنا ہی مختلف تھا سفیر  
نے جس ٹیبل کی ریزرویشن کروائی تھی وہ ریستوران کی گلاس وال کے بالکل سامنے تھا ہالے کوڈرا سٹور دس منٹ  
پہلے یہاں چھوڑ کر گیا تھا سفیر کو ہالے سے پہلے پہنچنا تھا لیکن اب تک اس کا کوئی اتاپتا نہیں تھا ہالے کا شدت سے جی  
چاہ رہا تھا کہ میز پہ سر رکھ کر ذرا دیر کو گردن ہی سیدھی کر لے لیکن اس ریستوران کا ماحول ایسا تھا کہ تھوڑی ہی  
دیر میں سب اس پہ ہنسنے لگ جاتے یا تو وہ کسی کی انسٹاگرام سٹوری کا حصہ بن جاتی اس نے آج سیاہ رنگ کا پلین  
شفون کا جوڑا پہن رکھا تھا جس کے گلے پہ موٹے موٹے سلور اسٹونز لگے تھے کانوں میں ڈائمنڈ ایر رنگ اور  
گلے میں چین بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھا تھا ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت خوب صورت لگ رہی  
تھی اس کے سامنے والی میز پہ تین لڑکوں کا گروپ بیٹھا تھا ان میں سے ایک لڑکا کھانا کھاتے ہوئے بار بار مڑ کر  
اسکی طرف دیکھتا تھا اس ریستوران میں سارے ٹیبل اسی ترتیب سے تھے ایک کرسی بیچ میں جیسے کہ سربراہی



## Posted On Kitab Nagri

کرسی ہو اور اس کے دائیں بائیں دو اور کرسیاں رکھی گئی تھیں اس لڑکے کو ہالے نے بس نوٹ کیا تھا لیکن نظر انداز کر گئی ہالے کی دائیں جانب والی میز پر بیٹھے کسی کی سیاہ آنکھوں نے بھی یہ منظر دیکھا تھا اس نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے الوداعی مصافحہ کیا تھا اب وہ قدم قدم چلتا ہالے کی ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا تھا ہالے جو کہ گلاس وال سے باہر دیکھ رہی تھی اسکی موجودگی محسوس نہ کر سکی عمر حیات نے دوا انگلیوں سے اسکی ٹیبل پہ ہلکی سی دستک دی تھی ہالے چونک کر مڑی تھی نظر سے نظر ملی عمر اسکو دیکھ کر گہرا مسکرایا تھا اسکے گال کا گڑھا واضح ہوا تھا ہالے مسکرا بھی نہ سکی تھی

میں بیٹھ جاؤں؟ اس نے اجازت چاہی تھی ہالے کچھ نہیں بولی عمر نے اسکے بائیں جانب رکھی کرسی کو اٹھا کر ہالے کی کرسی کے بالکل سیدھ میں رکھا تھا وہ اب اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا پیچھے کا منظر اسکے وجود کے سامنے چھپ سا گیا تھا وہ لڑکا اب یہاں نہیں دیکھ سکتا تھا

میں نے تمہیں بیٹھنے کو نہیں کہا وہ لوگوں کی موجودگی کو نوٹ کرتی دبی دبی آواز میں بولی تھی

www.kitabnagri.com

عمر نے کندھے اچکائے تھے

جیسے کہ مجھے ضرورت تھی وہ بے نیازی سے بولا تھا

تم یہاں کیوں آئے ہو؟ دیکھو

تم سمجھو میری بات ہم دونوں کا ملنا ٹھیک نہیں ہے اس رات کی بات اب تم بھول جاؤ جو کچھ بھی ہو وہ بس ایک اتفاق تھا تم تو اس بات کو سیریس ہی لے گئے ہو اب میری بات سنو تم ابھی کے ابھی اٹھو اور یہاں سے جاؤ میں

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں اس بار نرمی سے سمجھا رہی ہوں لیکن اگلی بار میں سختی سے پیش آؤں گی تم مجھے ہر اس کر رہے ہو وہ برہمی سے بولتی چلی گئی

اس سارے وقت میں عمر نے ادھر ادھر نہیں دیکھا تھا وہ بس اسکو دیکھ رہا تھا اسی کو سن رہا تھا آپ کو ہر اس میں نہیں وہ براؤن شرٹ والا لڑکا کر رہا تھا وہ جو اس وقت میرے پیچھے بیٹھا ہے اور اس رات جو کچھ بھی ہوا میں نے تو اسکی بات بھی نہیں کی آپ پہلے خود اس بات کو اپنے ذہن سے نکال لیں میرے دماغ سے باتیں نہیں نکلتیں وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

ہالے کے چہرے پہ سایہ سالہرا یا تھا

تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟

عمر چند لمحے اسکو دیکھتا رہا

میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں ہالے کو لگا تھا جیسے کسی نے اس کے سر پہ دھماکہ کر دیا تھا اس دن میں نے آپ سے کہا تھا نہ میں اب جینا چاہتا ہوں اس کا مطلب یہی تھا میں آپکو دیکھ کر جینا چاہتا ہوں آپ کے ساتھ جینا چاہتا ہوں اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو میں بس زندہ رہ سکتا ہوں لیکن جی نہیں سکتا آپ کے بغیر زندگی گزر سکتی ہے جی نہیں جاسکتی وہ اسکو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا اسکا لہجہ کسی کو بھی پگھلا سکتا تھا لیکن سامنے بھی ہالے سلطان تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہاؤڈیو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی عجیب سے لہجے میں بولی تھی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ وہ دبا دبا غرائی تھی تم نے سمجھ کیا لیا ہے مجھے پہلے تم مجھے سٹاک کرو گے پھر مجھ سے چند اچھی اچھی باتیں کرو گے میں تم سے ایمپریس ہو جاؤں گی اور پھر تم آکر مجھے پرپوز کر دو گے اور میں ہنسی خوشی ہاں بول دوں گی کس فلم کی سٹوری ہے یہ؟ پاگل بنا رہے ہو مجھے سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے تم جیسے غنڈے موالیوں سے شادی کروں گی میں دو جزباتی ڈانلوگ بول دو گے اور میں تمہارے آگے پیچھے چلنے لگوں گی مسٹر عمر حیات میں ہالے سلطان ہوں ایک دنیا ہے جسکو میری آرزو ہے سب کی جھولی میں نہیں گرتی میں وہ اس پاس کے لوگوں پہ لعنت بھیجتے ہوئے بلند آواز میں بول رہی تھی

لوگ مڑ مڑ کر ان کو دیکھنے لگے تھے

عمر نے اسکو افسوس سے دیکھا تھا

چہ چہ مجھے لگا تھا آپ مسیحیور ہیں خیر وقت کے ساتھ ساتھ ہو جائیں گی یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے آپ نے یہ جو ساری بات اتنا چیخ چیخ کر آدھے ریسٹوران کو سنائی ہے وہی سب اگر آپ آرام سے بھی بولتیں تو میں سن لیتا اور سمجھ بھی لیتا رہی بات جزباتی ڈانلوگز کی تو مجھ سے زیادہ تو آپ بول چکی ہیں میں کوئی غنڈہ موالی نہیں ہوں الحمد للہ میں ایک ڈیسنٹ آدمی ہوں سرکاری جاب ہے میری اس شہر میں ایس پی تعینات ہوں پچھلے دو مہینوں سے اس سے پہلے میں کسی اور شہر میں تھا جس دن ہم ملے تھے اس سڑک پہ اس دن میں ڈیوٹی جوائن کرنے آ رہا تھا لیکن دیکھیں کیسے ظالم لوگ ہیں آپ کے شہر کے پہلے ہی دن مجھ پہ حملہ کر دیا ہاوروڈ ناں اس نے جیسے تائید

## Posted On Kitab Nagri

چاہی تھی خیر آپ سوچ لیں میرے بارے میں پھر فیصلہ کیجئے گا وہ ایسے بول رہا تھا جیسے وہ دونوں کوئی بہت اچھے دوست رہے ہوں

میں سوچ سمجھ کر بھی ناں ہی بولوں گی وہ چبا چبا کر بولی تھی

میں وجہ جاننا چاہتا ہوں

میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں اور ہماری شادی ہو رہی ہے دس دن بعد یہ وجہ کافی ہے وہ چٹخ کر بولی تھی

عمر کے دل کو دھکا سا لگا تھا

کون ہے وہ؟ وہ بدقت بول پایا تھا

تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی میں اور اب اب تمہیں چاہئے کہ تم میچیورٹی کا مظاہر کرتے ہوئے میرا پیچھا

چھوڑ دو وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی

عمر نے ایک گہری سانس بھری تھی

اگر وہ شخص سفیر ہے تو آپ سے غلطی ہونے جارہی ہے وہ سہی انسان نہیں ہے کم از کم محبت یا شادی کے معاملے

میں تو بالکل نہیں

وہ اس غلط چوائس کی تکرار سے تھک گئی تھی تب ہی ہارے ہوئے انداز میں بولی

کیسے؟ ثابت کرو مجھے؟

وہ میز پر آگے کو ہوا تھا اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا اور بولنا شروع کیا

## Posted On Kitab Nagri

وہ کرپٹ ہے آپ اسٹریٹ ہیں سیدھی وہ لالچی ہے آپ بے غرض اسکو ہر بات میں فائدہ چاہئے ہوتا ہے آپ مختلف ہیں آپ ایک آزاد پنچھی جیسی ہیں آپ ایک کام کر لیتی ہیں فائدہ اور نقصان بعد میں سوچتی ہیں خیر یہ بھی کوئی اچھی عادت نہیں ہے لیکن آپ ایسی ہیں (ہالے نے کلس کر اسکو دیکھا تھا) اسے اپنی برتری ثابت کرنے کا بہت شوق ہے اسے ہر وقت اپنے ارد گرد ایسے لوگ چاہئے جو اسکی واہ واہ کریں اسکو مانیں اسکی سنی جائے وہ آپ سے محبت بھی نہیں کرتا آپ سے متاثر ہے اٹریکٹڈ ہے حاصل کرنے کا خواہش مند ہے لیکن محبت بالکل نہیں وہ آپ سے محبت نہیں کرتا اسے لوگوں کو جج کرنے کی عادت ہے آپ کو لوگوں میں اچھائی ڈھونڈنا پسند ہے وہ چاہتا ہے سب اس سے کم تر رہیں آپ دوسروں کی کامیابی سے بھی خوش ہوتی ہیں آپ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے آپ کی شادی اگر ہو بھی گئی تو نبھانا مشکل ہو جائے گا بہت مشکل وہ نرمی سے کہہ رہا تھا ہالے غور سے اسکو سنتی رہی

میں انہیں نہیں چھوڑ سکتی اس نے بولنا شروع کیا تھا

اس لئے نہیں کیونکہ میں انکو پسند کرتی ہوں بلکہ اس لئے کیونکہ اب بہت دیر ہو چکی ہے ہماری شادی فکس ہو چکی ہے آدھے شہر کو یہ بات پتہ چل گئی ہے میرا خاندان کوئی عام خاندان نہیں ہے میرا باپ جج ہے میرے چچا اور میرے کزن شہر کے سب سے بڑے بزنس مین شمار ہوتے ہیں میرے ماموں ایم این اے ہیں اس نے بولنا جاری رکھا میں خود کو اور اس رشتے کو چانس دینا چاہتی ہوں آگے جو کچھ بھی ہو گا دیکھا جائے گا لیکن اس وقت



## Posted On Kitab Nagri

میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اسکو انکار کر دوں میں راضی ہوں تیار ہوں وہ میری چوائیس ہے اگر مجھے خسارہ بھی ہوا تو کم از کم کسی کو الزام نہیں دوں گی اسکا لہجہ نارمل تھا

میں آپ سے پھر بھی یہی کہوں گا کہ سوچ لیں ابھی شادی کچھ وقت کے لئے ملتوی کر دیں خود کو وقت دیں اس تعلق کو وقت دیں بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے آپ ابھی سے خود کو تیار کر لیں میں آپ کا انتظار کروں گا ان دس دنوں میں ہر دن ہر گھنٹہ ہر منٹ آپ مجھے مل جائیں تو میرے لئے اس سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہوگی یاد رکھیے گا اگر آپ پہ کوئی ایسا وقت آیا جب آپ کے اپنے بھی آپ کے ساتھ نہ رہیں تب مجھے پکاریے گا تب عمر حیات آپ کے ساتھ ہو گا اس کے لہجے میں ایسا مان تھا کہ ہالے کو یقین آنے لگا لیکن نہیں ابھی کہاں

میرے پاس ساتھ دینے کو بہت لوگ ہیں عمر مجھے تمہاری ضرورت نہیں پڑے گی کبھی اور تم میرا انتظار مت کرنا کیونکہ ہالے کے پاس تم سے زیادہ بہتر آپشنز موجود ہیں اور میں آج کے تمہارے پروپوزل کو "ناں" کہتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

عمر بھی مسکرایا تھا اسی وقت کسی کے موبائل کے کیمرے نے اس منظر کو تصویر میں قید کر لیا تھا وہ کوئی نسوانی وجود تھا اسکی آنکھیں بھوری تھیں

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا اس نے سفیر کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا

میں آپ کا انتظار کروں گا آپ کے پاس بہتر آپشنز ہیں جب بہتر آپشنز چھوڑ جائیں تب مجھے یاد کیجئے گا کیونکہ وہ میز پر ہاتھ رکھے اس کے قریب جھکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں آپ کے لئے بہترین ہوں وہ مسکراتے ہوئے چلا گیا تھا سفیر اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا وہ ہالے کے قریب آیا تب تک وہ جاچکا تھا

یہ کون تھا؟ وہ اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا وہ اس کرسی پہ نہیں بیٹھا تھا جہاں عمر بیٹھا تھا جہاں سے باقی کوئی ہالے کو نہ دیکھ سکتا ہو وہ سربراہی کرسی کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا

تھا کوئی خیر خواہ آپ نہیں جانتے

سفیر نے زیادہ سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا

وہ خاموشی سے ویٹر کو بلا کر آرڈر نوٹ کروانے لگا تھا

عمر جیسے ہی اس ریستوران سے باہر نکلا اسکو نفیسہ کی کال موصول ہوئی تھی

اسکا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ ریستوران میں بیٹھا ہالے کے ساتھ باتیں کر رہا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں

وہ ڈسٹرب سالگتا تھا

اس نے کال اٹینڈ کر لی تھی

ہیلو اسکی آواز بو جھل تھی

کیسے ہو بیٹے انکی آواز بے تاب تھی

عمر نے چند لمحے کوئی جواب نہیں دیا تھا

میں ٹھیک نہیں ہوں اماں بہت دیر بعد وہ بولا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

اس لڑکی نے منع کر دیا؟ انہوں نے بوجھ لیا تھا عمر کو حیرت نہیں ہوئی وہ اب عادی ہو گیا تھا جو بات بھی وہ معراج سلطان کو بتاتا تھا وہ نفیسہ حیات تک لازمی جاتی تھی

وہ کہتی ہے اسکو کسی اور سے محبت ہے بہت دیر بعد وہ بولا تھا

وہ کہتی ہے یا واقعی محبت ہے انہوں نے لفظوں پہ زور دیا تھا

مجھے نہیں پتہ وہ آسمان کو دیکھتا بول رہا تھا

تمہیں نہیں پتہ؟ یا تم جاننا نہیں چاہتے

اماں اس نے "ناں" کہا ہے اس نے نانا پہ زور دیا تھا اور میں کسی عورت کے "ناں" کو سمجھتا ہوں لیکن میرا دل

پتہ نہیں کیوں بیٹھا جا رہا ہے مجھے بہت برا لگ رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے دل میں آگ سی لگی ہو آپ دعا کریں

ناں وہ مجھے مل جائے اللہ آپ کی بہت سنتا ہے اور اگر نہیں مل سکتی تو میرے دل کو ہیل کر دے وہ تھک کر

بولا تھا

وہ تمہاری بھی سنتا ہے

آپ سے زیادہ نہیں وہ فوراً بولا تھا

میں دعا کروں گی بیٹے

آپ میرے پاس آجائیں اماں کب تک اکیلی رہیں گی اس نے بات بدل لی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

تم کیوں نہیں آ جاتے؟ ہم دونوں کے حصے میں ہجر تم نے لکھا ہے عمر واپس تمہیں آنا ہو گا تم نے جاتے وقت کہا  
تھاناں میں ضدی عورت ہوں تو اب تم میری ضد دیکھو میں تو وہاں نہیں آؤں گی وہ عام سے لہجے میں کہہ رہی  
تھیں

It has been ten bloody years عمر سامنے دیکھتے ہوئے بولا تھا

No It has been ten years five months and twelve days

وہ ایسے لہجے میں بولی تھیں کہ عمر کا دل کٹ کر رہ گیا  
عمر اگر دس صدیاں بھی ہو جائیں تب بھی میں یہاں سے نہیں جاؤں گی لیکن اگر تم خود آ کر مجھے یہاں سے لے  
جاؤ تو نفیسہ حیات دنیا کے آخری کونے میں جانے کو بھی تیار ہے  
عمر نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ نہیں جاسکتا تھا اسکا ناک آڑے آتا تھا

شاہد ولا میں ڈنر ٹیبل سچی تھی انواع اقسام کے کھانے میز پر چن دیئے گئے تھے ہارون شاہد کھا نہیں رہا تھا وہ بس  
پلیٹ میں چمچ گھما رہا تھا

ہارون کچھ کھا کیوں نہیں رہے ہو نوال نے اسکو ٹوکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں کل جا رہا ہوں ماما اس نے پلیٹ پہ نظریں جھکائے اعلان کیا تھا

کہاں؟ شاہد نے سوال کیا تھا

نہیں پتا لیکن یہاں سے چلا جاؤں گا دور بہت دور اور ایک مہینے تک واپس نہیں آؤں گا پاپا آپ بندوبست کر لیں

تم مجھے بتا رہے ہو یا اجازت لے رہے ہو؟ وہ برہمی سے بولے تھے

نہ بتا رہا ہوں نہ اجازت مانگ رہا ہوں میں آپ سے التجا کر رہا ہوں مجھے بھیج دیں دور بہت دور کم از کم وہاں جہاں

مجھے ہالے نہ یاد آسکے جہاں میرا دل بے سکون نہ ہو جہاں سفیر نہ ہو وہ میرے دل کو جلاتا ہے پاپا میرا دل کرتا ہے

یا تو میں اسکو شوٹ کر دوں یا پھر خود کو اگر آپ نے مجھے نہیں بھیجا تو میں مر جاؤں گا یا پھر سفیر کو مار دوں گا اسکی

آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ گئی تھیں

کیا کرو گے جا کر کیا مل جائے گا جہاں بھی جاؤ گے دل تو یہی رہے گا اسکو نکال کر پھینک کر جاؤ گے کیا

؟ اگر یہ خوش نہیں ہے تو تم کہیں بھی خوش نہیں رہ سکتے چاہے تم دنیا کے آخری کونے میں کیوں نہ چلے

جاؤ ہارون میری واحد اولاد ہو تم مجھے زچ کرنا چھوڑ دو خدا کے لئے وہ عاجز آگئے تھے

آپ رستم کو بھی اس طرح منع کرتے؟ وہ تلخی سے بولا تھا

آپ مجھے اس لئے نہیں جانے دے رہے ناں کیونکہ میں کبھی اکیلے کہیں گیا نہیں ہوں یہ دس دس گارڈز کے

ساتھ گھومنے والا ہارون شاہد اکیلے دنیا گھومے گا آپ اس تصور سے بھی ڈرتے ہیں ناں؟ مجھے بھیج دیں پاپا ورنہ



## Posted On Kitab Nagri

میں پاگل ہو جاؤں گا رستم کو کھو چکے ہیں آپ دونوں مجھے سمجھا لیں اسکی قبر بن گئی ہے میری نہ بننے دیں خود  
پہ اور مجھ پہ رحم کریں مجھے جانے دیں اسکا لہجہ ایسا تھا کہ نوال اور شاہد کا دل کٹ رہا تھا  
کل تک ہو جائے گا بند و بست شاہد کھانے کی میز سے اٹھتے ہوئے بولے تھے انکا لہجہ کسی بھی قسم کے  
جذبات سے عاری تھا

ہارون نے سر میز پہ گرا دیا تھا  
یہ سفر اس سے کیا کچھ چھین لے گا اسکو اندازہ نہیں تھا

پچیس اپریل ہالے کا نکاح اور سالگرہ کا دن ""

یہ ایک ایسی صبح تھی جو ناجانے کتنی زندگیوں کو بدلنے جا رہی تھی ایک ایسی نخس زدہ صبح کہ اس کے آغاز میں بھی  
نوحے پڑھے جائیں اور اس کے اختتام پہ بھی ماتم کیا جائے آج صبح سے ہی سلطان منزل میں ہڑبڑی سی مچ  
گئی تھی ہر کوئی یہاں سے وہاں بھاگتا نظر آرہا تھا

صبح سے شام ہو گئی تھی لیکن اس گھر کے مکینوں کو اب تک کر بیٹھنا نصیب نہ ہوا تھا وجہ وہ مہمان تھے جنکو  
خاص طور پہ فروانے باہر ملک سے اصرار کر کے بلارکھا تھا حسینہ کے منع کرنے پہ انہوں نے بس اتنا کہا تھا  
یہ دن بہت یادگار ہو گا میں چاہتی ہوں ہمارا ہر عزیز اس دن ہمارے ساتھ ہو

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کو سیلون کے لئے دیر ہو رہی تھی مہر نے اس کے ساتھ جانا تھا وہ کب کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی ہالے نے حسن کی منتیں کی تھیں کہ وہ اس کے ساتھ چلے لیکن اس نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ

چار گھنٹے تک اندر لپیا پوتی ہوتی رہے گی میں اتنی دیر انتظار نہیں کر سکتا جس پہ ہالے نے اسکا موبائل اپنے کمرے کی الماری میں چھپا دیا تھا بخش نے ہالے کا سارا سامان گاڑی میں رکھ دیا تھا ہالے بھی تھوڑی دیر بعد گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی واپسی پہ اسکو لینے سفیر نے جانا تھا

پارلر جانے کے تین گھنٹے بعد ہالے تیار ہو چکی تھی ہالے نے آف وائٹ غرارے کے ساتھ سرخ دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا بالوں کو جوڑے میں باندھ رکھا تھا گلے میں گلوبند کانوں میں جھمکے اور ماتھے پہ ٹیکا لگائے وہ تیار تھی بیوٹیشن نے اس کے میک اپ کو آخری ٹچ دے دیا تھا اب اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تو حیران ہوئی تھی وہ آج تک اتنی حسین کبھی نہیں لگی تھی اسکا موبائل مہر کے پاس تھا اور بار بار بجے جا رہا تھا ہالے جھنجھلا سی گئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپی کس کی کال ہے؟

ہارون ہو گا اور کون ہو سکتا ہے بھلا مری جا کر نمبر چینیج کر لیا تھا ناں اس نے نیا نمبر سیو نہیں کیا میں نے تم پوچھ لو کیا کہہ رہا ہے ایسے تو وہ جان نہیں چھوڑے گا مہر نے تفصیلی جواب دیا تھا

ہاں میں اسکو کال کر لیتی ہوں اس نے موبائل اٹھا لیا تھا اور اب وہ ہارون کو کال کرنے لگی تھی کال اٹینڈ ہوتی تھی لیکن آواز نہیں آرہی تھی وہ تنگ آ کر موبائل پھینکنے لگی تھی کہ

## Posted On Kitab Nagri

ہالے تم باہر جا کر گاڑی میں بیٹھو جب تک تم کال کر لو گی تب تک میں آ جاؤں گی اوکے؟ مہر اپنا میک اپ اُدھے میں چھوڑے اس سے بات کرنے لگی تھی

اچھا ٹھیک ہے آپ بھی جلدی آجائیے گا دیر مت کیجئے گا پلیر وہ عجلت میں بولتی چلی گئی تھی

سیلون والوں نے پروٹوکول کے طور پہ ایک لڑکی کو اس کے ساتھ کار تک بھیجا تھا ہالے باہر آ گئی تھی اس لڑکی نے ہالے کے غرارے کو سنبھال رکھا تھا سیلون کے دروازے کے باہر ہالے کی گاڑی کھڑی تھی سفیر نے ہالے کو میسج کر دیا تھی کہ وہ نہیں آ رہا تھا اس نے ڈرائیور بھیج دیا تھا معراج سلطان نے ہالے سے کہا تھا کہ وہ اسکو لینے آ جائیں گے لیکن ہالے نے منع کر دیا اسکو ابھی تک سفیر پہ غصہ تھا حسن پہ غصے کی وجہ سے وہ کسی گاڑ کو بھی اپنے ساتھ نہیں لائی تھی وہ میرج ہال پہنچنے کے لئے بھی لیٹ ہو رہی تھی اگر سفیر آ جاتا تو اب تک انکا کیل شوٹ بھی ہو جاتا

گاڑی کا دروازہ ڈرائیور نے کھول دیا تھا ہالے نے اسکو دیکھا نہیں تھا وہ ہالے کی طرف پشت کئے کھڑا تھا وہ فون کان سے لگائے بیٹھ گئی تھی ڈرائیور دوسری طرف سے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا تھا ہالے نے اب بھی اس پہ دھیان نہیں دیا تھا

بات سنو اے سی آن کر دو وہ فون کان سے لگائے مصروف سی بولی تھی

ہارون میرا صبر مت آزما اب کچھ بولو بھی ایک تو کال اٹینڈ کر رہا ہے اور کچھ بول بھی نہیں رہا وہ خود سے کچھ بڑبڑا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اسی وقت ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تھی ہالے کو لگا تھا وہ اے سی چلانے کے لئے گاڑی سٹارٹ کر رہا ہے لیکن اسکو غلط لگتا تھا ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھانی شروع کر دی تھی ہالے نے چونک کر اس کو دیکھا تھا اور ہالے کا سانس سینے میں اٹکا تھا یہ اسکا ڈرائیور نہیں تھا یا خدا یہ کون تھا وہ اتنی شاکڈ تھی کہ اسکو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے

تم ک۔۔ کو۔۔ کون ہو کک کون ہو تم۔۔ میری گاڑی میں کیسے۔۔ آئے وہ حیرت شاک اور ڈر کے مارے اٹک اٹک کر اتنا ہی کہہ سکی

اور اس نے جب غور کیا تب اسکو پتہ چلا یہ اسکی گاڑی نہیں تھی اسکا رنگ اور ماڈل وہی تھا لیکن یہ گاڑی یہ ہالے کی نہیں تھی

یہ خیال ہی ہالے کی جان لے گیا تھا وہ بالکل سن ہو گئی تھی

اسی وقت ڈرائیور گاڑی روک کر نیچے اتر گیا ہالے نے اترنے کی کوشش کی تھی لیکن اسکی ٹانگوں میں جان نہیں تھی اسی وقت دو نقاب پوش گاڑی میں آکر بیٹھے تھے ایسے کہ ہالے پیچ میں تھی اور وہ دونوں اسکے دائیں بائیں ہالے کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ان میں سے ایک نے ہالے کے منہ پہ کپڑا رکھ دیا تھا اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ دونوں اس سے زیادہ طاقتور تھے وہ تھوڑی ہی دیر میں بے ہوش ہو چکی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یہاں سی سی ٹی وی کیمرے نہیں تھے ان دونوں نے ہالے کو اس گاڑی سے نکال کر دوسری گاڑی میں ڈالا تھی وہی گاڑی جس کے اندر بیٹھے وہ دونوں کافی دیر سے انتظار کر رہے تھے ان دونوں نے اپنا نقاب اتار دیا تھا اب ان کے چہرے واضح تھے

نوح مرزا اور یاقوت مرزا

عمر اپنے بنگلے کے باہر کھڑا تھا یہ بنگلہ اسکو حکومت کی جانب سے الارٹ ہوا تھا یہاں اس کے لئے ایک شیف ڈرائیور اور چوکیدار بھی تھا بنگلہ سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور رات کے اس پہر تاریک اور خاموش تھا عثمان ڈگی میں ساری چیزیں رکھ دینا دھیان سے کوئی چیز باقی نہ رہ جائے وہ فون پہ بات کر رہا تھا ساتھ اپنے ڈرائیور کو ہدایات دیتا جا رہا تھا

Kitab Nagri

ہاں ہاں بھائی سب رکھو ادوں گا ٹینشن مت لو اس نے فون پہ کسی کو تسلی دی تھی

سر گاڑی اوور ویٹ ہو جائے گی اتنا سامان؟ آپ اگر کہیں تو کچھ چیزیں نکال لوں؟ وہ پینتالیس سالہ ڈرائیور متذبذب لگتا تھا

عثمان تم کیوں اپنی جان کے دشمن بن گئے ہو؟ اگر سردار کو پتہ لگ گیا کہ تم نے اسکے سامان میں ہیرا پھیری کی ہے تو تم جانتے ہو نہ وہ کیا کرے گا؟



## Posted On Kitab Nagri

سر میں تو آپ کے لئے کہہ رہا تھا لیکن جو آپ کی مرضی وہ ایک بار پھر سامان رکھنا شروع ہو گیا تھا

سر آج نج صاحب کی بیٹی کی شادی ہے آپ نہیں جائیں گے؟ عثمان نے سامان رکھتے ہوئے سوال کیا تھا نہیں آج میرے دوست کی شادی ہے نواب شاہ میں مجھے وہاں جانا ہے اس نے عثمان سے زیادہ خود کو باور کروایا تھا

سر آج تو انکی منگنی تھی ناں؟ اور آپ اتنا لمبا سفر نہ کریں سر آج تو بخار سے جان چھوٹی ہے ورنہ اس دن جب آپ ہوٹل گئے تھے اس دن سے لے کر آج تک کتنا بخار رہا ہے آپ کو میں تو ڈر گیا تھا

تم اپنے کام سے کام رکھو عثمان زیادہ بولا نہ کرو وہ اسکو جھڑک کر آگے جانے لگا جب عثمان نے اسکو پیچھے سے پکارا سر آپ تو فجر پڑھ کر نکلیں گے ناں؟ کچھ سامان اب بھی رہتا ہے میں مارکیٹ جا کر لے آؤں؟

عمر نے بس سر ہلایا تھا تب ہی اسکو معراج سلطان کی کال آنے لگی وہ نہیں اٹھا سکتا تھا معراج ایک بار پھر اس سے ہال آنے کی ضد کرتے وہ نہیں جاسکتا تھا

اس کے اپنے غم تھا فون بج بج کر خاموش ہو گیا تھا عمر نے موبائل پاور آف کر دیا تھا اور عثمان کو دیکھے بغیر بولا تھا میں سونے جا رہا ہوں اگر قیامت بھی آجائے تو مجھے اٹھانا مت کم از کم فجر سے پہلے تو بالکل نہیں کوئی اگر میرا پوچھنے آئے تو کہہ دینا میں شہر میں نہیں ہوں وہ بول کر جا چکا تھا اس بات سے لاعلم کے حشر تو برپا ہو چکا ہے اب بس اپنے بچاؤ کا سامنا کرنا باقی تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ آج کے بعد اسکو سکون کی نیند شاید ہی کبھی نصیب ہوگی

اس کے چہرے پہ ایک بار پھر ازیت تھی

## Posted On Kitab Nagri

سفیر سیاہ شیروانی میں ملبوس گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا آج بھوری آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا وہ لوگ سیلون پہنچ گئے تھے سفیر نے مہر ماہ کو کال کی تھی وہ باہر نکل آئی تھی اس نے سرخ رنگ کی پلین ساڑھی پہن رکھی تھی اس پہ کوئی کام نہیں ہوا تھا بالکل سادہ

گلے میں ہار اور کانوں میں آویزے بال بیچ والی مانگ نکال کر کس کے جوڑے میں باندھ رکھے تھے وہ مسکراتی ہوئی آئی تھی ڈرائیور نے اس کے لئے دروازہ کھولا تھا وہ اندر سفیر کے ساتھ بیٹھ گئی تھی ہالے کہاں ہے مہر نے سفیر سے پوچھا تھا سفیر کی مسکراہٹ سمٹی تھی

کیا مطلب وہ اندر ہوگی ناں سیلون میں اور کہاں ہوگی؟

مذاق نہ کریں وہ اندر کیسے ہوگی وہ تو باہر نکل آئی تھی

لیکن ڈرائیور تو میرے ساتھ تھا کوئی اور گاڑی تو یہاں آئی ہی نہیں

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ آدھا گھنٹہ پہلے سیلون سے جا چکی ہے ڈرائیور تم ہی تو آئے تھے ناں اسکو لینے؟ اس نے

مجھ سے خود کہا کہ وہ باہر جا رہی ہے گاڑی میں ویٹ کرے گی وہ روہانسی سی ہو گئی تھی

آرام سے مہر کالم ڈاؤن وہ اندر ہی ہوگی چل کر دیکھ لیتے ہیں سفیر گاڑی سے اتر آیا تھا مہر اس کے ساتھ اتری تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ اندر نہیں ہے سفیر میں نے اندر دیکھا ہے وہ کہیں نہیں تھی باہر تھی وہ باہر اس نے بولا ہارون سے بات کرنے جا رہی ہے یہاں سگنل نہیں آرہے یا خدا ہالے تم کہاں ہو مہر کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے تقریباً ایک گھنٹہ ہونے کو آیا تھا مہر اور سفیر نے خود جا کر سیلون کا چپہ چپہ چھان مارا تھا سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ لی تھی لیکن ہالے کا کوئی نام و نشان نہیں تھا

اب کے سفیر بھی پریشان ہو گیا تھا جبکہ مہر ماہ بس روئے ہی جا رہی تھی اس نے سفیر کے ہاتھ تھام لئے تھے

کچھ کریں سفیر خدا کے لئے ہالے کو لے آئیں کہیں سے میں ماما کو کیا جواب دوں گی ابا سے کیا کہوں گی یا اللہ یہ کیا ہو گیا میں نے اسکو کیوں جانے دیا

مہر پلیز رونا بند کرو ہم اسکو ڈھونڈ لیں گے میں بڑے پاپا کو کال کرتا ہوں شاہد انکل کو کال کرتا ہوں کچھ نہ کچھ تو پتا لگ ہی جائے گا وہ کہاں جا سکتی ہے بھلا وہ سخت پریشان تھا ہالے اسکی عزت تھی ظاہر ہے اس نے پریشان ہونا تھا وہ ہالے کی تمام دوستوں کو کال کر چکا تھا وہ ہال بھی نہیں پہنچی تھی اب سفیر کی پریشانی غصے میں بدلنے لگی تھی

لیکن جو کچھ بھی ہو اسے ہال تو جانا ہی تھا مہر کو ساتھ لے کر وہ ہال کے لئے نکل چکا تھا یہاں سے تو کچھ نہیں ملا تھا شاید ہالے وہاں پہنچ گئی ہو

مہر ماہ روتے ہوئے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی انہوں نے ہال جانا تھا یہ ضروری تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ ہوش و خرد سے بے گنا پڑی تھی نوح گاڑی چلا رہا تھا یا قوت اس آگے بیٹھا تھا لیکن بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتا تھا

نوح بھائی بات سنو اس نے سنجیدگی سے گاڑی چلاتے نوح کو پکارا تھا

بولو؟ وہ سخت بے زار لگتا تھا اس نے یہ کام کرنے سے منع کیا تھا لیکن وہ کیا کرے کہ اسکی مجبوریاں تھیں

مجھے نہ یہ لڑکی چاہئے چاہے کچھ دن کے لئے ہی سہی وہ بے ہوش پڑی ہالے کو دیکھتے کہہ رہا تھا

یا قوت یہ نہیں یہ لڑکی کبھی بھی نہیں ہماری ڈیل یہ نہیں ہوئی تھی میں تمہیں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے دوں گا

تمہیں اگر لڑکی ہی چاہیے تو تمہارے جیسی ہزار لڑکیاں اس وقت اوپلیبل ہیں تم انکے ہی لائق ہو یہ لڑکی ایسی

نہیں ہے اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا

میں نے کہا مجھے یہ لڑکی چاہئے مطلب چاہئے وہ برہمی سے بول رہا تھا ٹھیک ہے کچھ دنوں کے لئے نہیں لیکن کم از

کم آج رات کے لئے یہ میری ہے تم ذرا دیکھو تو سہی اس کو کتنا کامل حسن ہے یا وہ گردن موڑے ہالے کو دیکھتے

ہوئے کہہ رہا تھا

دیکھو یا قوت یہ معصوم ہے ہم پہلے ہی اس کے ساتھ بہت ظلم کر رہے ہیں کچھ رحم کرو اس پہ ہماری بھی ایک

بہن ہے

## Posted On Kitab Nagri

ہماری نہیں نوح تمہاری زمین تمہاری بہن ہے وہ چبا چبا کر بولا تھا یہاں آگے پولیس کالونی میں صائم کافیٹ ہے وہاں روک دینا گاڑی ہم آج اس لڑکی کو وہیں رکھیں گے فارم ہاؤس نہیں جائیں گے ڈیڈ کو پتہ چل جائے گا صبح ہوتے ہی جو مرضی کرنا اسکا مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہو گا بلکہ ابھی روکو گاڑی ایک منٹ اس نے ایک خالی سڑک پہ گاڑی رکوائی تھی

نوح نے نہ چاہتے ہوئے بھی گاڑی روک دی تھی یا قوت اتر کر پیچھے جا کر بیٹھ گیا تھا اس نے ہالے کے ہاتھ کو چھونا چاہا جب نوح حلق کے بل غرایا تھا ہاتھ مت لگانا اسکو یا قوت ورنہ بہت برا ہو گا وہ اچھی لڑکی ہے میں تمہیں اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دوں گا

یا قوت نے ظاہر نہیں ہونے دیا لیکن وہ اندر سے ڈر گیا تھا وہ نوح کو جانتا تھا وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا تھا اوکے اوکے کول میں نہیں ہاتھ لگاتا ویسے بھی ہم گھر جا رہے ہیں ناں میں ڈیڈ اسے بات کروں گا یہ لڑکی آج میری ہے نوح تم نے جو کرنا ہے تم کر لینا وہ چیلنجنگ انداز میں بولا تھا

نوح خاموش ہو گیا تھا وہ اس سے بحث نہیں کر سکتا تھا یا قوت کی سوچ بچکانہ تھی اور بچوں کو کیسے منایا جاتا ہے بھلا ؟

کھیل کھیل کر



## Posted On Kitab Nagri

مہر اور سفیر ہال پہنچ گئے تھے معراج سلطان کو ساری بات بتا دی گئی تھی انکی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں حسینہ یوسف سلطان شمس حسن سب پریشان تھے سب کو ہالے کی فکر تھی حسینہ اور مہر کا تو رو رو کر برا حال تھا فروا بھی پریشان ہونے کی اداکاری کر رہی تھیں جب مہر ماہ انکو ذرا سائیڈ پہ لے کر گئی تھی اب وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں

یہ سب آپ نے کیا ہے؟ بتائیں مجھے؟ اگر ان سب میں میری بہن کو کچھ بھی ہو تو آپ دیکھ لیجئے گا میں آپ کے ساتھ کیا کرتی ہوں اگر آپ کچھ جانتی ہیں تو صاف صاف بتا دیجئے خدا کے لئے بتادیں میری بہن کہاں ہے وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ حلق کے بل چلا رہی تھی

کیا بکواس کر رہی ہو تم مہر میرا بھلا اس لڑکی سے کیا واسطہ جب میں شادی کے لئے مان گئی تو میں بھلا ایسی حرکت کیوں کروں گی تمہارے لئے بہتر ہے کہ اپنی اپنی بہن کو ڈھونڈو نہ کہ میرے سر پہ سوار ہو جاؤ ٹھیک ہے میں اسکو پسند نہیں کرتی ہوں لیکن یہ سب کچھ یہ سب بہت زیادہ ہے میں اس کے ساتھ ایسا کبھی نہیں کر سکتی

ذرا سے فاصلے پہ کھڑے یوسف سلطان اور سفیر نے انکی باتیں سن لی تھیں وہ دونوں ابھی کچھ اور بھی بول رہی تھیں لیکن سفیر وہاں سے ہٹ گیا تھا

سفیر نے پولیس کو کال کر دی تھی اس وقت ایس ایچ او اور ڈی آئی جی ہال پہنچ گئے تھے سفیر اور معراج سلطان ان سے بات کر رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آپ نے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی ہے؟ ایسے کیسے میری بیٹی کہیں جاسکتی ہے آپ شہر میں ناکہ بندی کروادیں ہر گاڑی کی چیکنگ شروع کر دیں مجھے میری بیٹی چاہئے وہ برہم تھے وہ شک تھے وہ غمگین تھے انکو لگتا تھا جیسے کسی نے انکے دل کو کسی تیز دھار برچھی سے کاٹ دیا ہو

نچ صاحب ایک ہی فوٹیج کو ایک ہزار بار دیکھ چکا ہوں ہالے بیٹی خود گاڑی میں جا کر بیٹھی ہیں گاڑی کی نمبر پلیٹ فوٹیج میں نہیں دکھ رہی میں نے بزات خود ہر زاوے سے دیکھا ہے آپ کی بیٹی خود اس گاڑی میں جا کر بیٹھی تھیں اور اس گاڑی کو بھی زیادہ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑی سیلون سے ذرا آگے جا کر جہاں سی سی ٹی وی کمرہ کی رنچ ختم ہوتی ہے گاڑی ہم نے وہاں سے برآمد کر لی ہے ڈرائیور بھی ہمیں مل گیا ہے لیکن بد قسمتی سے وہ گونگا ہے لیکن آپ فکر نہ کریں ایسے گونگوں کو زبان دینا آتا ہے ہمیں

حسن گاڑی کی چابی لاؤ میں خود ڈھونڈ کر لاؤں گا اپنی بیٹی کو وہ کہیں نہیں جاسکتی مجھے یقین ہے وہ میری بیٹی ہے میں اسکو ڈھونڈ لاؤں گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حسن چابی لینے چلا گیا تھا

سفیر لب بھینچے یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا

اے بات سنو اس نے ایس ایچ او کو انگلی کے اشارے سے پاس بلایا تھا

جی سروہ تابعداری سے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکی وہ مجھے چاہئے (اسکا لاکھوں کا ہیئر کٹ بکھرا ہوا تھا) کہیں سے بھی لاؤ کیسے بھی لاؤ جتنا پیسہ چاہئے لے لو جتنی فیورز چاہئے میں دوں گا وہ چبا چبا کر بول رہا تھا (اسکی برانڈڈ شیر وانی پہ سلوٹیں پڑ گئی تھیں) چاہے تم اسکو زندہ لاؤ یا مردہ اسکی مسخ شدہ لاش لاؤ یا اسکا کٹا ہوا جسم (اسے زندگی میں کبھی کسی چیز کے لئے اتنا انتظار اتنی محنت نہیں کرنی پڑی تھی وہ کبھی کسی چیز کے لئے اتنا نہیں تڑپا تھا وہ فاتح تھا) مجھے وہ چاہئے وہ کہیں نہیں جاسکتی اسکو آنا ہو گا اپنے پیروں پہ چل کر آئے یا اسکو اسٹرپچر پہ ڈال کر لاؤ اسکو حساب دینا ہو گا اسے ذلت کا نشان بنا دوں گا میں اسکی زندگی جہنم سے بھی بدتر بناؤں گا میں اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے میں اسکو عبرت کا نشان بنا دوں گا اسے لے کر آؤ جاؤ اسکی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی خون ٹپک پڑے گا

ایس ایچ او نے سر ہلایا تھا

سر میں اپنی پوری کوشش کروں گا

سفیر ایک بار پھر یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا

آج اسکو پتہ چلا تھا عرش سے فرش پہ گرنا کیسا ہوتا ہے

تب ہی اس کے موبائل پہ بپ ہوئی دوبار زوں زوں کی آواز آئی اور پھر سکریں تاریک ہو گئی

ایسے جیسے غاریں تاریک ہوتی ہوں سفیر نے موبائل پہ انگلیاں چلائیں میسج کھولا وہ ایک غیر شناسا نمبر تھا جس سے

سفیر کو ایک ویڈیو اور کچھ تصاویر موصول ہوئی تھیں

تصویر میں نظر آنے والا چہرہ شناسا تھا وہ اس چہرے کو کیسے بھول سکتا تھا وہ ہالے کا چہرہ تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن ہال کے ایک کونے میں گھاس پہ نفل پڑھ رہا تھا اس نے بھورے رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی اس کے جوتے وہیں گھاس پہ اس کے قریب رکھے تھا اس نے سلام پھیرا تھا اور پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھا وہ زارو قطار رو رہا تھا روتے ہوئے اسکی ہچکیاں بندھ گئی تھیں

یا اللہ میری بہن کو واپس لے آئیں میں جانتا ہوں میں نے کبھی بہت زیادہ اچھے کام نہیں کئے لیکن اب کروں گا میں نے کبھی پابندی سے نماز نہیں پڑھی لیکن اب پڑھوں گا میں اس سے بہت لڑتا تھا ناں اب نہیں لڑوں گا بس ایک بار صرف ایک بار اسکو واپس لے آئیں اسکو سہی سلامت واپس لے آئیں اللہ آئی سویر آئی پرومیس میں ہر وہ کام کروں گا جو آپ کو پسند ہے بس میری بہن کو واپس لے آئیں میں مر جاؤں گا اللہ میں مر جاؤں گا پلیز اسکو واپس لے آئیں پلیز اس نے مجھ سے کہا تھا اس نے کہا تھا میں اس کے ساتھ چلوں میں نہیں گیا اللہ میں کیوں نہیں گیا میں کیوں نہیں گیا لعنت ہو مجھ پہ میرے پیدا ہونے پہ لعنت میں کیوں نہیں گیا وہ چیخ چیخ کر رو رہا تھا اسکا دل پھٹ رہا تھا یا اللہ میں اب کبھی کسی چیز کے لئے اسکو منع نہیں کروں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے بس ایک بار صرف ایک بار اسکو واپس لا دو میں کیوں نہیں گیا اس کے ساتھ کیوں کیوں وہ گھاس پہ ہاتھ مار مار کر رو رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ کبھی دعا کرتا کبھی روتا اور کبھی خود کو کوستا وہ وقت کو پیچھے نہیں لے جاسکتا تھا جہاں وہ ہالے کے ساتھ جانے کو منع نہ کرتا

کتنے بے بس ہوتے ہیں نا انسان؟

عثمان نے گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کی تھی اسکی گاڑی کے پیچھے ہی یاقوت اور نوح کی گاڑی تھی شہر میں ہر جگہ ناکہ بندی تھی اس لئے نوح نے ہالے کو ڈیڑگی میں ڈالا اور یہاں لے آیا یہ سپر مارکیٹ اس کے دوست کی تھی یہ پارکنگ ایریا سیف تھا پولیس ہر کہیں ڈھونڈ لیتی لیکن یہاں آنے کے بارے میں وہ سوچتے بھی نہیں ہم یہاں کیوں ہیں نوح یار میں بور ہو گیا ہوں یہاں بیٹھے بیٹھے چلو نہ صائم کے فلیٹ پہ چلتے ہیں یا پھر کہیں اور لیکن کم از کم اس غار سے نکالو مجھے وہ کوفت زدہ تھا

مجھے انکل نے یہاں ٹھہرنے کو کہا ہے اور اگر اب تم کچھ بھی بولے تو میں انکو بتا دوں گا کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ نہیں ہو بلکہ اس لڑکی کو اغوا کرنے میں میرے ساتھ شامل رہے ہو وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا تم کچھ بھی کہو مجھے اس لڑکی سے بدلہ لینا تھا اور ابھی بھی میرا دل ٹھنڈہ نہیں ہوا میں تو اس کے ساتھ وہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی ساری زندگی یاد رکھے اور تم چاہے مجھے چار گھنٹے بھی یہاں بٹھا کر رکھو میں اس کے ساتھ وہ سب ضرور کروں گا جسکی یہ حق دار ہے میں اپنا بدلہ لوں گا وہ تنفر سے کہہ رہا تھا

نوح نے جیسے اسکی بات سنی ہی نہیں ہو



## Posted On Kitab Nagri

ہاں تم اس سے بدلہ لو گے کیونکہ تمہارا بس ہی اسی پہ چلتا ہے بلکہ اس پہ بھی نہیں چلتا یہ لڑکی اگر ہوش میں ہوتی تب تمہیں بتاتی کہ وہ کیسی آفت ہے تمہارا بس صرف کمزور لوگوں پہ چلتا ہے میرے بھائی لو بدلہ لو شاباش تم اپنے قد سے بڑے دشمن کو چھوڑ دیتے ہو کیونکہ تم اس سے ڈرتے ہو لیکن تم فکر نہ کرو تم اس کمزور سے بدلہ لو میں تمہارے طاقتور دشمنوں سے نمٹ لوں گا کیونکہ میں مرد ہوں عورتوں سے مقابلہ نہیں کرتا میں وہ آنکھوں میں تمسخر لئے بول رہا تھا

یا قوت حسب توقع بھر گیا تھا

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا میں سب سے بدلہ لے سکتا ہوں میں بھی مرد ہوں اور میں اپنا بدلہ خود لے سکتا ہوں مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے وہ غصے سے کہہ رہا تھا

یار ہم دونوں بھائی ہیں میں بدلہ لے لوں یا تم اس میں کیا فرق ہے اور ویسے بھی تم لڑکی کو سمنجھال لو یہ بہت بڑی بات ہے جس کی بات میں کر رہا ہوں وہ تم سے بہت اوپر کی چیز ہے یار میں ہوں ناں اس کے لئے تم دیکھنا میں لوں گا اس سے بدلہ تمہارا بدلہ کیونکہ میں عورتوں سے بدلے نہیں لیتا مجھ میں مردوں سے لڑنے کی ہمت ہے وہ اسکو اکسار ہاتھ اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو رہا تھا

نوح مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ میں یا قوت مرزا اپنا بدلہ لے سکتا ہوں مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے میں کسی سے بھی لڑ سکتا ہوں اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ میں مرد ہوں وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بول رہا تھا اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

چھوڑو یا رہنے دور وتے رہو گے پھر یا پھر انکل سے جا کر میری شکایت کرو گے لڑکیوں کی طرح مرد بننے کو ہمت چاہیے ہوتی ہی جگر اچاہیے ہوتا ہے اور تم تم تو ابھی بچے ہو چلو ہم صائم کے فلیٹ پہ چلتے ہیں وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تھا یا قوت نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا

مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا تھا نوح نے کندھے اچکائے تھے

اوکے کول تو یہ سامنے جو ایس پی گاڑی کھڑی ہے جانتے ہو کس کی ہے؟ عمر حیات عمر حیات وہ بول رہا تھا اور یا قوت غور سے سن رہا تھا یاد ہے عمر کون ہے؟ اسکے لہجے میں استہزاء تھا وہی جس نے پچھلے مہینے تمہاری پارٹی پہ ریڈ لگایا تھا اور تمہاری ساری سٹاک ڈرگز اور امپورٹڈ شراب ضبط کر لی تھی (یا قوت نے غصے سے مٹھی بھینچ لی تھی) کتنی مشکل سے نکلے تھے تم اس کیس سے اف مجھے تو سوچ کر بھی جھر جھری آرہی ہے کتنی بے عزتی ہوئی تھی تمہاری کتنے دن انکل نے تمہیں گھر سے نکلنے نہیں دیا تھا اور اسی کی وجہ سے توشینا نے تم سے بریک اپ کیا تھا کیونکہ وہ اس ایس پی کو دیکھ کر اسکی گرویدہ ہو گئی تھی (یا قوت کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگی تھیں وہ اسکی سب سے محبوب گرل فرینڈ تھی) [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

لیکن خیر تم کیا کر سکتے ہو تم بھلا کر ہی کیا سکتے ہو بھائی لیکن ٹینشن نہ لو میں ہوں ناں ایسا بدلہ لوں گا یاد رکھے گا یہ ایس پی

اگر تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ وہ مشکوک لہجے میں پوچھ رہا تھا

نوح مسکرایا تھا تیر نشانے پہ لگا تھا وہ اسکی کمزوری جانتا تھا آہ بس کبھی کسی کی کمزوری نہ کسی کے ہاتھ لگے

## Posted On Kitab Nagri

میں وہ کھل کر مسکرایا تھا میں یہ کرتا کہ یہ جو لڑکی ہے ناں پیچھے اسکو اٹھاتا اور اس ایس پی کی گاڑی میں ڈال دیتا پھر میں یہ کرتا کہ صبح ہونے سے پہلے اس لڑکی کے باپ اور منگیتر کو کال کرتا اور انکو بتاتا کہ انکی لڑکی کہاں ہے تم جانتے تو ہو گے وہ لوگ کون ہیں ایک تو ایس پی کی نوکری جاتی اور دوسرا اسکی سارے شہر میں ریپوٹیشن خراب ہوتی تیسرا وہ لوگ اسکے ساتھ وہ کرتے کہ اس ایس پی کی نسلیں یاد رکھتی چوتھا یہ آفت لڑکی اس آدمی کی زندگی حرام کر دیتی نہ اسکو زندہ لوگوں میں چھوڑتی نہ مردوں میں اور آخری اور سب سے بڑی بات وہ ایک ایسے گناہ کی سزا بھگتتا جو اس نے کبھی کیا ہی نہ ہوتا کسی بھی انسان کے لئے سب سے بڑی سزا یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی ایسے جرم کی سزا کاٹے جو اس سے سرزد ہی نہ ہوا ہو یہ سزا یا تو انسان کو پاگل کر دیتی ہے یا مار دیتی ہے میں تو اپنے دشمن کے ساتھ یہی کرتا وہ سامنے گاڑی کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

خیر چلو صائم کے فلیٹ چلتے ہیں ورنہ تم پھر بچوں کی طرح رونے لگو گے وہ اب اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا تم اندر جا کر اس کے ڈرائیور کو مصروف رکھو میں یہاں سنبھال لوں گا وہ اب گاڑی کو دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے

لیکن تم اکیلے کیسے میں تمہارے ساتھ یہاں۔۔۔ یا قوت نے اسکی بات کاٹی تھی

بس میں نے جو کہا ہے وہ کرو میں مرد ہوں اپنا بدلہ اکیلے بھی لے سکتا ہوں میں اپنے سے ہزار گنا طاقت ور دشمن سے اپنا بدلہ خود لے سکتا ہوں مجھے اپنے سینے پہ انگلی رکھی تھی یا قوت مرزا کو اپنا بدلہ لینے کے لئے کسی نوح مرزا

کی ضرورت نہیں

## Posted On Kitab Nagri

اور اسکا مکمل حسن جو تمھیں کچھ دیر قبل اٹریکٹ کر رہا تھا اسکا کیا؟ وہ سنجیدہ تھا

ارے لعنت بھیجو حسن پہ پہلے میں یہ تو ثابت کر دوں کہ میں "مرد" ہوں

وہ کہہ کر گاڑی سے اتر گیا تھا

نوح بھی گاڑی سے نیچے اتر اٹھا ابھی اسکو بہت کام کرنے تھے ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لانی تھی سی سی ٹی وی

فوٹیج ڈیلیٹ کروانی تھی عمر کی گاڑی کی ڈگی سے اسکا سامان نکال کر اسکی جگہ ایک جیتا جاگتا وجود اندر ڈالنا تھا انف

اللہ ایک نوح اور اتنے کام

اس نے ایک مرد سے بچا کر ہالے کو دوسرے مرد کے حوالے کیوں کیا تھا؟ کیونکہ اس رات اس ریسٹوران میں

نوح مرزا بھی موجود تھا اس نے عمر کو ہالے کے ساتھ بیٹھے دیکھ لیا تھا اس نے عمر کی آنکھیں پڑھ لی تھیں وہ ہالے

کو ایسے مرد کے حوالے کر رہا تھا جو خود تو مر جاتا لیکن اس لڑکی پہ حرف نہ آنے دیتا وہ ہالے کو ایک جانور سے بچا

کر ایک انسان کے حوالے کر رہا تھا اس لئے نہیں کیونکہ وہ عظیم تھا

بلکہ اس لئے کیونکہ اس کے گھر میں اسکی بہن تھی

سفیر نے اس ویڈیو پہ پلے کا بٹن دبایا تھا ویڈیو چلنے لگی تھی منظر ابھرا ابھر کر آرہے تھے وہ کسی ہسپتال کی سی سی ٹی

وی فوٹیج تھی اس فوٹیج میں چار لوگ نظر آتے تھے ایک ہالے سلطان دوسرا ڈاکٹر تیسری سسٹر اور چھوٹا اسٹریپر

پہ لیٹا عمر حیات وہ زرد لباس والی لڑکی ہاتھ ہلا ہلا کر ڈاکٹر سے کچھ کہہ رہی تھی اس کے چہرے پہ برہمی تھی ویڈیو

## Posted On Kitab Nagri

یہیں ختم ہو جاتی ہے سفیر نے کانپتے ہاتھوں سے دوسری ویڈیو چلائی تھی اس میں وہی لڑکا اب ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا تھا پچھلی فوٹیج میں نظر آنے والی لڑکی نے اس فوٹیج میں میروں لباس پہن رکھا تھا وہ اس کے پاس بیٹھی کوئی بات کر رہی تھی یہ ویڈیو بھی بس سینتالیس سیکنڈ کی تھی سفیر نے اب دھڑا دھڑا تصویروں کو کھولنا شروع کیا تھا اس لڑکی نے یہاں سیاہ لباس پہن رکھا تھا سامنے بیٹھا لڑکا اور وہ اس تصویر میں مسکرا رہے تھے چند اور اگلی تصویر شاید ایک مال کی تھی وہ لڑکا اس تصویر میں ہالے کو کوئی شاپنگ بیگ تمہارا تھا اگلی تصویر جان لیوا تھی وہ کسی ہسپتال کی consent form کی تصویر تھی

اجازت نامہ برائے انتقال خون

اس فارم میں مریض کے رشتے داروں کے خانے میں ہالے سلطان کا نام لکھا تھا اور مریض سے تعلق نوعیت کے خانے میں "بیوی" لکھا تھا مریض کا نام عمر حیات تھا سفیر نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا اسکو کسی چیز کا یقین نہیں آ رہا تھا اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے اسکی آنکھیں شاک سے پھیل گئی تھیں یہ کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ؟ وہ فاتح تھا اس نے جس چیز کی آرزو کی تھی اس کو ہر وہ چیز ملی تھی آج کیسے کس مقام پہ اس سے کیا چھینا گیا تھا آہ یہ کیسی تکلیف تھی یہ کیسی ازیت تھی اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا اسکو کیسے ہینڈل کرنا ہے اسکو پتہ نہیں تھا اسے بس جیت کا جشن منانا آتا تھا ہارنے کا دکھ کبھی جھیلنا ہی نہیں تھا آج تک کبھی کچھ ہارا ہی نہیں تھا مہمات تو آج تک کبھی کھائی ہی نہیں تھی اس کے دل سے خون رسنے لگا تھا وہ نیچے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا فروا اس کے پاس بیٹھی اس سے کچھ پوچھ رہی تھیں یوسف سلطان کیا کہہ رہے تھے وہ کچھ نہیں سن رہا تھا وہ کچھ نہیں دیکھ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

سارے منظر دھندھلے تھے ساری آوازیں نوحہ لگتی تھیں اس کی آنکھیں ویران تھیں بنجر اسکے ہونٹ مقفل تھے

فروانے نیچے گرا اسکا موبائل اٹھایا تھا اس پہ چلنے والا منظر اس نے یوسف سلطان کی روح کھینچ لی تھی پاس کھڑی حسینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا مہر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی

مہر تم جانتی ہو یہ لڑکا کون ہے؟ سفیر کی پھٹی ہوئی آواز بلند ہوئی تھی

مہر نے آنسو پونچھے تھے کچھ بولی نہیں سفیر یکدم اٹھ کھڑا ہوا تھا

اس نے مہر کا بازو سختی سے دبوچ لیا تھا

میں پوچھ رہا ہوں کیا تم جانتی ہو یہ لڑکا کون ہے وہ بلند آواز میں چلایا تھا

وہ۔۔ وہ ہالے کا دوست ہے اس نے مجھے یہی بتایا تھا وہ روتے ہوئے بولی تھی یوسف سلطان کا دل جیسے کسی نے

چیر کر رکھ دیا ہو وہ گرنے لگے تھے جب حسن نے انکو سہارا دیا اور پاس رکھے صوفیہ پہ انکو بٹھا دیا ہالے کو غائب

ہوئے چار گھنٹے ہونے کو آئے تھے مہمانوں کو رخصت کر دیا گیا تھا اب ہال میں بس اکا دکا لوگ تھے معراج اور

شاہد ابھی تک واپس نہیں آئے تھے وہ اب تک ہالے کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے معراج بار بار عمر کو

کال کرتے تھے لیکن اسکا نمبر بند تھا وہ اس کے بنگلے پہ بھی گئے تھے لیکن نہ اسکی گاڑی وہاں تھی اور نہ وہ خود اسکا

گھر تاریکی میں ڈوبا تھا ساتھ والوں کے چوکیدار سے پوچھنے پہ پتہ چلا تھا کہ وہ آج نواب شاہ کے لئے نکل گیا ہے

اس کو عثمان نے یہی بتایا تھا سو اس نے بتا دیا جیسے ہی معراج سلطان اپنی گاڑی میں وہاں سے نکلے عثمان گاڑی لئے

## Posted On Kitab Nagri

آدھمکا تھا لیکن اس بار صورتحال مختلف تھی گاڑی میں گیا سامان تھا لیکن جو واپس آیا تھا وہ ایک انسان کا وجود تھا  
فرواسفیر کا بازو پکڑے اسکو ذرا فاصلے پہ لے گئی تھیں وہ ہارے ہوئے انداز میں ان کے ساتھ گھسٹتا چلا گیا اس  
نے کندھے ڈھیلے چھوڑ رکھے تھے آنکھیں بالکل ویران تھیں جیسے کوئی صحرا ہو

سفیر بیٹے ہوش کرو کیا ہو گیا ہے تمہیں وہ ایک بدکردار لڑکی تھی بھاگ گئی ہے وہ اب تم بھی اس پہ لعنت بھیجو  
سمجھا لو خود کو تم میرے بیٹے ہو تم سفیر سلطان ہو تم شیر ہو یوں ہمت نہیں ہار سکتے تم

یہ سب کیا ہو گیا می؟ میں برباد ہو گیا ہوں سب خاک ہو گیا ہے میں فاتح تھا میں کنگ تھا یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا  
ہے اس لڑکی نے میرے ساتھ کیا کر دیا ہے؟ میں کس منہ سے باہر جاؤں گا کیسے لوگوں کا سامنا کروں گا میری  
عزت مٹی میں ملا دی ہے اس نے وہ دھیمے مگر ہارے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا

شمس ذرا فاصلے پہ کھڑے یوسف سلطان کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے انکو بس دو ہی لوگ ہینڈل کر سکتے  
تھے ایک موجود نہیں تھا دوسرا اس پوزیشن میں نہیں تھا

کچھ نہیں ہوا ہے بیٹے اب بھی سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے ہم سب کچھ فکس کر سکتے ہیں نیوز پیپر ز وہی چھاپیں  
گے جو ہم کہیں گے ٹی وی پہ وہی دکھایا جائے گا جو ہم انکو دکھانا چاہیں گے اب یہ تمہارے ہاتھ میں ہے  
کہ تم اپنی عزت بچانا چاہتے ہو یا پھر خود کو برباد کرنا چاہتے ہو وہ اسکو سمجھا رہی تھیں

کیا کہنا چاہتی ہیں آپ وہ شکست خوردہ لگتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تمہاری شادی تمہاری کزن سے ہونی ہے ہر کسی کو یہی بات پتہ ہے کارڈ پہ ہالے کا نام نہیں تھا یہ اسکی خواہش تھی کارڈ پہ "بنت معراج" لکھا ہے اور مہر اسکی ولدیت کے خانے میں بھی ہم نے آج تک معراج ہی لکھوایا ہے انکی آنکھیں چمک رہی تھیں تم مہر سے نکاح کر لو سفیر نے اپنی کہنی چھڑوائی تھی یہ نہیں ہو گا مئی میں ہالے کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کروں گا وہ سختی سے بولا تھا اتو کون کہتا ہے کہ تم اس سے شادی نہ کرو؟

آپ کیا کہہ رہی ہیں میں کچھ نہیں سمجھ رہا میں دو دو بہنوں سے کیسے شادی کر سکتا ہوں وہ بے زار ہو گیا تھا وہ دونوں سگی بہنیں نہیں ہیں وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھیں

تم مہر اور ہالے دونوں کو اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو جب تک ہالے آجائے تب تک اپنی عزت بچا لو سفیر ہم نیوز چینلز سے کہہ دیں گے جو مسنگ ہے وہ تمہاری کزن ہے جس سے تمہاری شادی ہو رہی تھی وہ لڑکی مہر ماہ ہے

اسی وقت معراج اور شاہد واپس آئے تھے سفیر نے مڑ کر انکو دیکھا تھا وہ خالی ہاتھ تھے وہ واقعی آدھے مردہ لگ رہے تھے گھر سے بھاگ جانے والی لڑکی گھر کے مردوں کو آدھا مار دیتی ہے اور اسکی واپسی یا تو اسکی اپنی جان لے لیتی ہی یا اس کے گھر کے مردوں کو پورا مار دیتی ہے

ہالے کا کچھ پتہ چلا؟ یوسف سلطان کی بے قرار سی آواز آئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

معراج کرسی پہ ڈھے سے گے تھے جبکہ شاہد کی آنکھیں ضبط سے سرخ تھیں وہ انکی بھانجی تھی انکی بہن کی پہلی

اولاد

شہر کے سارے اشتہاری ملزم شہر کے سارے دو نمبر لوگ سارے غنڈے بد معاش سب کو پکڑ کر تھانے میں بند کر دیا ہے مار پیٹ دھمکی کیا ہے جو نہیں کر کے دیکھا لیکن کوئی کچھ بتاتا ہی نہیں کوئی کچھ جانتا ہی نہیں وہ گاڑی جس میں ہالے بیٹھی تھی وہ چوری کی گاڑی ہے اسکے مالک نے دو مہینے پہلے گاڑی کی رپورٹ درج کروادی تھی یوسف صاحب ہم نے سب کر کے دیکھ لیا ہے ہالے نہیں ملی شاہد نظریں جھکائے بول رہے تھے

معراج بھائی گھر چلتے ہیں کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے؟ وہ ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولے تھے چلے جانا گھر بھی پہلے میرا نکاح تو ہو جائے وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا معراج نے تھکی تھکی نظروں سے اسکو دیکھا تھا کیا بکواس کر رہے ہو تم ہالے نہیں ہے یہاں نکاح کیسے ہو سکتا ہے شمس نے اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا

کیوں کیا ہالے کے علاوہ کسی اور لڑکی سے نکاح نہیں ہو سکتا؟ مہر ماہ سے ہو گا میرا نکاح بلائیں قاضی کو ابھی کے ابھی ہو گا نکاح فروا کھل کر مسکرائی تھیں

مہر نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسکو دیکھا تھا حسن نے غصے سے معراج نے بے بسی سے اور یوسف سلطان وہ ہارے ہوئے تھے ان کے پاس منع کرنے کی جرات نہیں تھی

سفیر بیٹے تم جلد بازی کر رہے ہو ہالے آجائے گی تم صبر تو کرو شاہد نے سمجھانا چاہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ میرے گھر کے معاملات سے دور رہیں یہ وقت عزت بچانے کا ہے اور میں آپ کی ہالے سلطان کی وجہ سے ساری زندگی گردن جھکا کر نہیں چل سکتا وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا تنفر سے بولا تھا نوال نے آگے بڑھ کر شاہد کو خاموش رہنے کا کہا تھا سب لوگ خاموش تماشا بنے کھڑے تھے جب حسن کی کمزور سی آواز آئی

سفیر بھائی یہ نہ کریں پلینز میری بہن آجائے گی وہ مسنگ ہے وہ آجائے گی

حسن اپنی بہن کے لئے بھیک مت مانگو معراج جھکے ہوئے کندھوں اور اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ بولے تھے حسینہ دوپٹے کے پلو میں چہرہ چھپا کر رونے لگی تھیں مہر نے انکو روتے ہوئے دیکھتی رہی اور پھر ہمت متجمع کرتی بولی تھی

میں یہ نکاح نہیں کروں گی وہ روتے ہوئے بولی تھی

کیا میرے کہنے پر بھی نہیں کرو گی؟ یوسف سلطان کی آواز پہ مہر نے کرب سے آنکھیں بند کر لی تھیں وہ انکو

انکار نہیں کر سکتی تھی وہ اگر مہر کی جان بھی مانگ لیں وہ تب بھی انکار نہیں کریگی یہ طے تھا

یکدم جیسے بھگدڑ سی مچ گئی تھی قاضی کو بلا لیا گیا تھا مہر کے میک اپ کو نیا ٹچ دیا گیا تھا جو مہمان باقی تھے ان کو

بٹھایا گیا تھا سفیر اور مہر کو اسٹیج پہ لے جایا گیا تھا

مہر ماہ ولد وہاج خان آپ کو سفیر سلطان ولد شمس سلطان حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول

ہے

اسکی آنکھوں کے گرد کئی منظر گھومے تھے



## Posted On Kitab Nagri

مال جانے سے پہلے اسکو منانے آتی ہالے

آپی آپ میرے لئے ساری دنیا میں سب سے زیادہ اہم ہیں بابا کے بعد بس آپ ماما حسن دادا جان سب آپ کے بعد آتے ہیں آپ ابھی کہہ دیں میں سفیر کو چھوڑ دوں گی آپ جو کہیں گی میں کروں گی قبول ہے۔۔۔

یوسف سلطان کی ڈانٹ کھا کر آنے والی مہر کو دلا سہ دیتی ہالے

آپی آئندہ سے میں بھی ان کے پاس نہیں جاؤں گی جو آپ سے اچھے سے بات نہیں کرے گا ہالے اس سے بات نہیں کریں گی بس بات ختم قبول ہے

ہارون سے مہر کی خاطر لڑنے والی ہالے

میرے لئے آپ سے زیادہ کوئی ضروری نہیں ہے ہارون بھی نہیں اگر وہ آپ کے ساتھ روڈ بیسیو کرے گا تو میں اسکے ساتھ اچھے سے نہیں رہ سکتی ہم دونوں دو جسم ایک جان ہیں آپ کو لگنے والا زخم میرے جسم کو بھی تکلیف دیتا ہے ہالے آپ کے لئے ساری دنیا سے لڑ سکتی ہے جب تک میں زندہ ہوں کوئی آپ کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتا

قبول ہے

سفیر سلطان ولد شمس سلطان۔۔۔۔۔ قاضی اب سفیر سے پوچھ رہا تھا لیکن مہر کے کان بند ہو گئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آوازوں کا راستہ رک گیا تھا اب بس خاموشی تھی گمبھیر خاموشی یکا یک پھر شور اٹھا تھا مبارک بعد سلامتی دعائیں  
کچھ حسد بھری نظریں تو کچھ تمسخر بھرے لہجے

اسی وقت سفیر نے اپنے مینیجر کو قریب بلایا تھا اور اپنا موبائل اس کے ہاتھ میں دیا تھا  
میرے انسٹاگرام اور ٹویٹر دونوں اکاؤنٹس پہ ہم دونوں کی تصویر لگاؤ اور کیپشن لکھو

Blessed with the best hashtag my forever hashtag love of life hashtag

blessed

اور نیچے ایک اور کیپشن لکھو میری کزن کے لئے اس میں جو مرضی لکھو میں نہیں جانتا لیکن آدھے گھنٹے کے اندر  
میڈیا پہ میرا کیپشن چلنا چاہیے نہ کہ میری کزن کے بھاگنے کی نیوز وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ٹھنڈے ٹھار لہجے  
میں کہہ رہا تھا

فروا مسکرا مسکرا کر سب سے مبارک بعد وصول کر رہی تھیں شمس سنجیدہ تھے محض سر ہلا کر مبارک وصول  
کرتے یوسف سلطان کو تو جیسے چپ لگ گئی تھی نوال اور شاہد ذرا دور کھڑے تھے ہالے اور ہارون کے درمیان  
جو کچھ بھی ہوا ہو لیکن اس وقت نوال بار بار اپنی نم آنکھوں کو پونچھتی تھیں انکو برا لگ رہا تھا بہت برا

حسینہ نے مہر کو گلے لگا کر اسکا ہاتھ چوم لیا تھا سفیر کو دعادی تھی وہ سارے جہاں سے بے زار بیٹھا تھا معراج اٹھ کر  
ان دونوں کے قریب آئے تھے ان کے ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھی وہ عجلت میں لگتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تم نے جو بھی کیا سہی یا غلط میں نہیں جانتا لیکن اب میری بیٹی کے واپس آنے کے بعد تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا

سفیر استہزائیہ ہنساتھا

آپ کی بدکردار بیٹی اب گھر واپس نہیں آئے گی سفیر نے زہرا گلاتھا

معراج نے چونک کر اس کو دیکھا تھا

بھاگ گئی ہے وہ اب ڈھونڈیں اس کے یار کو بلکہ ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو اس علاقے کا ایس پی ہے

جانتے تو ہوں گے ہی آپ اس کو؟ عمر۔ عمر حیات اسی کے ساتھ نکاح کر کے بھاگ گئی ہے آپ کی بیٹی

شمس نے آگے بڑھ کر اس کو روکنا چاہا تھا

بکو اس کرتے ہو تم میری بیٹی میری بیٹی عمر کو نہیں جانتی

اچھا تو پھر کہاں ہے وہ عمر جب آدمی پولیس فورس یہاں موجود ہے تو وہ عمر حیات کیوں نہیں ہے کیوں وہ ڈی

آئی جی تک کی کالز ریسیو نہیں کر رہا کیوں اسکا گھر خالی ہے؟

تم بکو اس کرتے ہو وہ بدقت بول پائے تھے

اچھا تو ابھی پروف کر دیتا ہوں میں وہ چبھتے ہوئے لہجے میں بولا تھا فروانے بازو سینے پہ باندھ لئے تھے ابھی تو کھیل

شروع ہوا تھا

سفیر بھائی وہ سب جھوٹ ہے میری بہن ایسی نہیں ہے

## Posted On Kitab Nagri

کیا پروف ہے بتاؤ مجھے؟ بولو

جبران میرا موبائل لاؤ یہاں وہ دھاڑا تھا

وہ انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا جبران بھاگتا ہوا آیا تھا اور موبائل سفیر کے ہاتھ میں دیا تھا

بھائی جان آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی آپ مت دیکھیں یہ سب ہم چلتے ہیں اس ایس پی کے گھر

چلتے ہیں آئی جی صاحب نے کہا تو ہے وہ صبح تک ہماری لڑکی کو ڈھونڈ دیں گے شاہد نے انکو باز رکھنا چاہا

لیکن وہ کسی کی نہیں سن رہے تھے

سفیر نے اپنے موبائل پہ انگلیاں چلائی تھیں اور کچھ دیر قبل ایک غیر شناسا نمبر سے موصول ہونے والی تمام

تصاویر اور ویڈیوز باری باری انکو دکھاتا گیا وہ جیسے جیسے انکو دیکھتے جاتے انکا رنگ سفید پڑتا جا رہا تھا انکا چہرہ پسینے

سے بھیگتا جا رہا تھا بے اختیار انکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پہ گیا تھا ان کے دل میں یک دم اتنا درد شروع ہوا تھا کہ

کوئی حد نہیں

انکا سانس رک رہا تھا حسن نے آگے بڑھ کر انکو سمجھانا چاہا لیکن وہ گرے تھے وہ زمین بوس ہوئے تھے شاہد

اپنی جگہ سے ایک ہی جست میں ان کے قریب آگئے تھے سفیر اور شمس بھی گھبرا گئے تھے سفیر نے جلدی

سے جھک کر انکو اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا وہ تنومند سے تھے انکا جسم بھاری تھا لیکن سفیر کو جیسے فرق ہی نہ پڑتا

ہو

گاڑی نکالو وہ دھاڑ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بڑے پاپا میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا وہ خود سے بڑبڑایا تھا

اسکی آنکھ جب کھلی تو کافی دیر تک وہ خالی خالی ذہن سے یہ سوچتی رہی کہ وہ کہاں ہے اسکا سر بھاری ہو رہا تھا جسم پسینے سے شرابور تھا بال بکھر گئے تھے اسکا ذہن اب بھی کچھ یاد کرنے سے انکاری تھا اسکا جسم سن تھا کافی دیر تک اسی طرح پڑے رہنے کے بعد اسکو احساس ہوا کہ کچھ غلط ہے اور یکدم اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا سیلون سے باہر نکلتا ہارون کی کال اٹینڈ کرتا اسکا وجود وہ سفید وردی والا ڈرائیور دو نقاب پوش اور اسکی شادی اوہ خدایا وہ کہاں تھی اسکا دم گھٹ رہا شاید وہ کسی گاڑی میں تھی بلکہ نہیں وہ گاڑی کی ڈگی میں تھی اس نے اٹھنے کی کوشش کی اسکا جسم اکڑ گیا تھا وہ یہاں کیوں تھی کب سے تھی کون یہاں لایا تھا اسے نہیں پتہ تھا دس منٹ مزید اسی طرح پڑے رہنے کے بعد اس نے ہمت کی تھی اور اٹھ کر بیٹھی تھی سکڑ کر سمٹ کر اسکی ٹانگیں بری طرح درد کر رہی تھیں وہ جگہ کافی تنگ نہیں تو اتنی کھلی بھی نہیں تھی وہ اپنی پوری طاقت متجمع کرتی اٹھی تھی اور سیٹ پھلانگ کر آگے آکر بیٹھی تھی اتنی سی کوشش میں وہ ہانپنے لگی تھی صبح کی بھوک پیاسی اوپر سے جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا

صبح سے شادی کی تیاریوں میں اسکو بھوک کا احساس ہی نہیں ہوا تھا "شادی" اوہ خدایا شادی اسکی آج شادی تھی وہ اغوا ہو چکی تھی



## Posted On Kitab Nagri

اسکا دماغ چکرانے لگا اس نے اپنا فون ڈھونڈنے کو یہاں وہاں نظر دوڑائی لیکن بے سود تب ہی اسکی نظر گاڑی کے دیش بورڈ پہ پڑے چھوٹے بٹنوں والے موبائل پہ گئی اس نے فوراً آگے بڑھ کر موبائل اٹھالیا تھا سب سے پہلے وقت دیکھا تھا صبح کے پانچ بج رہے تھے

اس کے آنسو بے اختیار بہنے لگے دل حلق میں آگیا تھا یا اللہ میرے بابا انکی عزت اس کی زبان سے بس یہی پھسلا تھا یہ رونے کا وقت نہیں تھا یہ وقت یہاں سے نکلنے کا تھا اسکو یہاں سے جانا تھا فوراً کس کو کال کرے کس کو اس نے مہر کو کال کرنے کے لئے موبائل چہرے کے آگے کیا نمبر ڈائل کرنا چاہا لیکن ذہن ایسے تھا جیسے خالی سلیٹ اسے خود پہ غصہ آیا اور ترس بھی اس نے سفیر کا نمبر ڈائل کرنا چاہا لیکن انگلیوں نے دو ہندسوں کے بعد کچھ بھی لکھنے سے انکار کر دیا وہ پھر سے رونے لگی تھی بلک بلک کر یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا حسن اسکو حسن کا نمبر یاد تھا

اس نے دھڑا دھڑا نمبر ڈائل کرنا شروع کیا بیل جا رہی تھی ایک بار دوبار تین بار اور پھر آپ کے مطلوبہ نمبر سے اس وقت جواب موصول نہیں ہو رہا برائے مہربانی تھوڑی دیر بعد کوشش کریں اس آواز نے اس کے کانوں میں صور پھونک دیا تھا

جب کہیں پھنسو گی نہ تب کرتی رہنا مجھے کالز

آنسو ابل ابل کر اسکی آنکھوں سے نکل رہے تھے

کیونکہ تمہیں صرف حسن سلطان کا نمبر زبانی یاد ہے

## Posted On Kitab Nagri

اس نے موبائل زور سے گاڑی کے سامنے والے شیشے پہ دے مارا تھا

وہی حسن جس کا موبائل آئے دن کہیں نہ کہیں چھپا دیتی ہو

اس کے ذہن کے پردوں پہ ایک ہی آواز لہر رہی تھی

اس نے گاڑی کے شیشوں کو زور زور سے بجانا شروع کر دیا تھا وہ کبھی گاڑی چھت کو زور زور سے مارتی تو کبھی

شیشوں کو بجاتی ایک گھنٹے تک وہ اسی طرح چیختی چلاتی رہی کبھی روتی اور کبھی باہر پھیلتی سفیدی کو دیکھتی یہ ابھرتا

ہوا سویرا اسکی ساری زندگی پہ کالک مل دے گا وہ جانتی تھی اس کے ہاتھ سرخ ہو چکے تھے حلیہ ابتر آنکھیں

سو جھ گئی تھیں اس نے تھک کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا تھا جب اس نے ایک سیاہ آنکھوں والے نوجوان کو

گاڑی کی طرف آتے دیکھا اسے زندگی میں کسی چہرے سے اتنی نفرت نہیں ہوئی جتنی اس وقت اس شخص سے

ہوئی تھی وہ شاید ابھی نیند سے جاگا تھا

اسے دس دن قبل کا وہ پروپوزل یاد آیا اپنا انکار یاد آیا اس کا مسکراتا چہرہ یاد آیا وہ ڈرائیور وہ نقاب پوش یاد آئے

وہ بالکل سن سانس رو کے اسکو قریب آتے دیکھتی رہی وہ سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس تھا بال بکھرے ہوئے تھے

آنکھیں سرخ تھیں وہ اس حلیے میں بھی وجیہ لگ رہا تھا

اس نے گاڑی ان لاک کی تھی اور گردن اندر کر کے گاڑی کے اندر دیکھنا چاہا لیکن اندر بیٹھے وجود کو دیکھ کر اسکا

سانس تک رک گیا وہ آف وائٹ کام دار غرارے میں ملبوس الجھی لٹوں اور بے حال چہرے والی لڑکی اس وقت

یہاں کیوں تھی اسے یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا وہ یہاں تھی مطلب بہت کچھ غلط تھا بلکہ سب کچھ غلط تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ اسکو دیکھتے آنکھوں میں خون لئے نیچے اتری تھی عمر اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا وہ اس کے سامنے کھڑی تھی  
آنکھوں میں غضب لئے

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اس نے اٹک اٹک کر پوچھا تھا

میری شادی کی رات تم مجھے اغوا کر کے لاتے ہو صبح تک مجھے اپنی گاڑی میں قید رکھتے ہو اور اب مجھ سے یہ پوچھ  
رہے ہو کہ میں یہاں کیا کر رہی ہوں وہ ہنریانی انداز میں چیخ رہی تھی  
آپ آپ کی شادی نہیں ہوئی؟

ہالے نے قہر برساتی نظروں سے اس کو دیکھا تھا اور پھر ایک دم سے اس کے سینے پہ تھپڑوں اور مکوں کی بارش کر  
دی وہ جو ابھی ایک شک سے نہیں نکلا تھا حیرت سے اسکو مارتے دیکھتا رہا

تم نے میری زندگی خراب کر دی تم نے میری عزت کہ خراب کر دی تمہاری دو ٹکے کی محبت نے مجھ سے میرا  
سب کچھ چھین لیا وہ اسکو مارتی جاتی اور چلاتی جاتی میں تمہیں جان سے مار دوں گی میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں

گھٹیا انسان عمر نے اسکو روکا نہیں تھا وہ خاموشی سے مار کھاتا رہا

دو تین منٹ بعد وہ تھک گئی تھی اس نے اپنے ہاتھ پہلو میں گرادیئے تھے عمر کو بھی ہوش آیا تھا

آپ رات گھر نہیں پہنچیں؟ وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

## Posted On Kitab Nagri

یا اللہ آپ رات گھر نہیں گئیں اس نے اپنے ماتھے کو چھوا تھا وہ ہالے کے "یہاں" ہونے کے شاک سے ابھی نکلا ہی تھا کہ اسکو ہالے کے "وہاں" نہ ہونے کا شاک لگ گیا تھا اس نے اپنی جیب ٹٹولی تھی اور موبائل باہر نکالا تھا اب وہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا ہالے خاموش مگر چبھتی نظروں سے اسکو دیکھتی رہی

اس نے جیسے ہی موبائل آن کیا اسکو معراج سلطان کی پینتالیس مسڈ کالز موصول ہوئیں ڈی آئی جی کی دس اور باقی لوگوں کو اس نے نہیں دیکھا تھا اس نے فور ایوٹیوب پہ جا کر نیوز چینل ڈھونڈا تھا

ہائی کورٹ جج معراج سلطان کی بیٹی اور مشہور بزنس ٹائیکون سفیر سلطان کی کزن ہالے سلطان کل رات ایک سیلون سے غائب ہو گئی ہیں کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی شادی سے خوش نہیں تھیں اور ان پہ اس شادی کے لئے دباو ڈالا جا رہا تھا لہذا وہ رپوٹر ابھی کچھ اور بھی کہہ رہی تھی جب ہالے نے اسکا موبائل فون اسکے ہاتھ سے لے کر زور سے زمین پہ پٹخا تھا

میری بربادی کا تماشا دیکھنا چاہتے ہو ہاں؟ بہت سکون آرہا ہے تمہیں بہت مزہ آرہا ہے اور یہ کیا اداکاری کر رہے ہو میرے سامنے جیسے تمہیں کچھ پتہ ہی نہ ہو کیوں کیا تم نے ایسا کیوں وہ اس کے سر پہ کھڑی غرار ہی تھی عمر نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا

مجھے نہیں پتہ آپ کے ساتھ کیا ہوا ہے کس نے کیا ہے لیکن اس وقت صلح صفائی کا وقت نہیں ہے چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں جج صاحب پریشان ہوں گے

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے ساتھ جاؤں گی میں؟ تم لے کر جاؤ گے مجھے؟ لعنت بھی نہیں بھیجتی میں تم پہ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں عمر میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں مار دوں گی بس ایک بار ایک بار میں اپنے خاندان کو تمہاری حقیقت بتا دوں پھر تم دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ دھاڑ رہی تھی

یا تو آپ میرے ساتھ جائیں گی یا پھر میں ابھی اور اسی وقت آپ کو اپنے گھر کے اسٹور روم میں بند کر دوں گا آخر کو اغوا کار تو میں ہوں ناں؟ پھر کیا کریں گی آپ کس کو جا کر صفائی دیں گی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ایسے ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا کہ ہالے کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی

وہ خاموشی سے آگے بڑھنے لگی جب عمر کی آواز نے اسکو روکا تھا اس حالت میں گھر جائیں گی؟ اوپر کچھ کپڑے رکھے ہیں جائیں چینیج کر کے آئیں وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولا تھا تب ہی شانوا اپنی آنکھیں مسلتی گیٹ کے سامنے لگا جنگلا پار کرتی اندر داخل ہوئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہالے کو دیکھ کر چونکی تھی

عمر بھی اسکو دیکھ چکا تھا

شانوا انہیں اندر لے جاؤ اور جو کپڑے سردار لایا تھا ان میں سے کچھ انکو نکال کر دو جلدی وہ نرم مگر تحکم بھرے لہجے میں بولا تھا

وہ سر ہلاتی ہالے کو لئے اندر چلی گئی تھی تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس نے کاٹن کا سیاہ سوٹ پہن رکھا تھا مٹا مٹا سا میک اپ اب مکمل طور پہ غائب تھا عمر گاڑی کے اندر بیٹھا تھا وہ خاموشی سے



## Posted On Kitab Nagri

گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی تھی فلحال وہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتی تھی جس سے اسکی اور بدنامی ہو اسے  
بس گھر پہنچنا تھا کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے

ہسپتال کا ماحول ویسا ہی تھا دم گھٹاتا سانس روکتا معراج سلطان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا سفیر شمس اور شاہد حسین  
ساری رات ہسپتال میں ان کے ساتھ رہے تھے حسن کو تھوڑی دیر پہلے گھر بھیج دیا گیا تھا دس منٹ پہلے ڈاکٹر نے  
معراج سلطان کے ری کور ہونے کی نوید سنائی تھی جس سے سفیر کے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے

جبکہ معراج سلطان نے ہوش میں آتے ہی جو پہلا نام لیا تھا وہ "عمر" تھا انکی بار بار یہی تکرار تھی  
کوئی عمر کو بلا دو میرے عمر کو بلا دو میری ہالے کو وہی لا سکتا ہے اسکو بلا دو وہ ہر آتے جاتے کو یہی کہتے سفیر انکی اس  
تکرار سے حیران بھی تھا اور غصے میں بھی لیکن ڈاکٹر ز کے یہ کہنے پر کہ وہ اب تک دوائیوں کے زیر اثر ہیں وہ  
خاموش ہو گیا تھا

شاہد نے اسکو اور شمس کو گھر جانے کو کہا تھا وہ خود بھی ذرا سکون چاہتا تھا تب ہی شمس کو لے کر سلطان منزل کی  
جانب روانہ ہو گیا

اسکی گاڑی سلطان منزل کے گیٹ کے آگے رکی تھی لیکن نہیں صرف ایک گاڑی نہیں رکی تھی وہاں اسی وقت  
اسی لمحہ ایک اور گاڑی بھی رکی تھی عمر حیات کی گاڑی سفیر گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا گاڑی سے نکلتے عمر  
حیات کو دیکھ کر اسکا خون کھول اٹھا وہ بھر کر نیچے اترتا تھا لیکن اس سے پہلے عمر گھر کے اندر داخل ہو گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سفیر تیز چلتا اس کے قریب پہنچا تھا اسکو پیچھے سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا اور اسے مارنے کے لئے اپنا ہاتھ بلند کیا تھا جسے عمر نے برق رفتاری سے پکڑ لیا

ہالے نے اسکو دیکھا تھا اسکی بکھری حالت دیکھ کر دل دکھا تھا وہ سادہ سے سیاہ کرتے میں ملبوس تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں داخل ہونے کی میں جان لے لوں گا تمہاری پہلے میری منگیترا کو ورغلا کر میری شادی کی رات مجھے ذلیل کر دیا اور اب میرے گھر میں گھس آئے ہو وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا عمر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا

اسکی آوازیں سن کر گھر کے سارے مکین باہر نکل آئے تھے مہر نے یوسف سلطان کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا وہ ہالے کو دیکھ کر رونے لگے تھے اور وہیں سے اپنے بازو اٹھائے تھے میڈ اساہ میڈی ہالے میڈ اسکون وہ روتے ہوئے بول رہے تھے

ہالے بھاگتی ہوئی ان کے قریب گئی تھی اور انکے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی یوسف سلطان بھی رو رہے تھے سفیر ذرا دیر کو تھم گیا تھا

ان سے الگ ہو کر ہالے مہر کے گلے لگ گئی تھی مہر اسکو تسلی دے رہی تھی اسکا سر چوم رہی تھی وہ رو رہی تھی ہالے حسینہ بیگم سے ملنے کے لئے آگے بڑھی تھی جب فردا کی آواز بلند ہوئی یہاں یہ میلو ڈرامہ ہی ہوتا رہے گا

## Posted On Kitab Nagri

کوئی اس سے یہ پوچھے گا کہ یہ کہاں رات گزار کر آرہی ہے یا پھر اس کو معاف ہے سب سلطانز کی عزت کو نیلام کرنا بھی ہمیں ذلیل اور رسوا کرنا بھی چھپ کر نکاح کرنا بھی

نکاح؟ ہالے نے مڑ کر انکو دیکھا تھا

کس نکاح کی بات کر رہی ہیں آپ؟ وہ حیران تھی

کتنے نکاح کر رکھے ہیں تم نے؟ میں اسی نکاح کی بات کر رہی ہوں ہالے سلطان جو تم نے اس لڑکے عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا اس ایس پی سے کر رکھا ہے

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی آپ کیا کہہ رہی ہیں میں اس آدمی کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہوں میرا یقین کریں خدا کی قسم میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے

اچھا تو پھر یہ کیا ہے فروانے موبائل کی سکرین اس کے آگے کی تھی

ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج ہسپتال کا اجازت نامہ ریسٹوران میں کھینچی گئی تصاویر یا اللہ یہ وہ کس سازش میں پھنس گئی تھی وہ سن سی موبائل کو دیکھے گئی وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی تھی

یہ یہ سب سب کچھ جھ جھوٹ ہے وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی سچ مختلف ہے آپ لوگ میرا یقین کریں خدا کے لئے کوئی میری بھی سنو یہ جھوٹ ہے دھوکہ ہے

بکواس کرتی ہو تم جھوٹی ہو آوارہ بد کردار پہلے منہ کالا کروالیا اور اب واپس آگئی ہو کس لئے آئی ہو اب ہاں؟ دفع ہو جاؤ یہاں سے کوئی جگہ نہیں ہے یہاں تمہاری خدا کی لعنت ہو تم پہ ہالے فروا چنگھاڑ رہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

فروا اسکو صفائی کا موقع تو دے دو تم اسکو بولنے تو دو وہ میری بیٹی ہے ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتی حسینہ رات سے لے کر اب پہلی بار بولی تھیں

اگر یہ سچی ہے تو لائے کوئی گواہی کوئی ثبوت کچھ ہے اس کے پاس جھٹلائے ان سارے ثبوتوں کو لائے کوئی گواہ یہ ایک بھاگی ہوئی لڑکی ہے ایک بد کردار لڑکی چچی اپنی حد میں رہیں وہ بامشکل بولی تھی

میں چپ رہوں ہاں بھائی گھر سے تو میں بھاگی تھی نہ مجھے ہی چپ رہنا چاہیے مجھے ہی حد میں رہنا چاہئے اب ایک بھاگی ہوئی بے حیا لڑکی مجھے بتائے گی کہ مجھے کیا کرنا ہے پہلے تم خود کو تو سچا ثابت کر دو سفیر عمر کو وہیں چھوڑے آگے بڑھ آیا تھا

ممی اسکو بولنے دیں شاید وہ سچ کہہ رہی ہو سفیر پگھلنے لگا تھا ہالے نے اسکو تشکر سے دیکھا تھا ہالے تم بتاؤ کیا ہوا تھا وہ ذرا نرمی سے بولا تھا

میرا اس سے کوئی نکاح نہیں ہوا وہ اب بھی حیران تھی دادا جان اس نے مجھے اغوا کیا ہے اس نے مجھے پوری رات اپنی گاڑی کی ڈگی میں بند رکھا اور

تمہیں لگتا ہے ہم تمہارا اعتبار کر لیں گے فروا نے اسکی بات کاٹی تھی ثبوت دو ہالے سلطان ثبوت باقی سب خاموش تھے بالکل چپ

## Posted On Kitab Nagri

ہالے سچ بتاؤ سب کچھ سچ اگر ایک لفظ بھی جھوٹ یاد ہو کہ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا یہ لڑکا کون ہے اور تم کل رات کہاں تھیں؟ یوسف سلطان کی سنجیدہ سی آواز آئی تھی اسی وقت حسن بھی کمرے سے آگیا تھا وہ ہالے کے گلے لگنا چاہتا تھا لیکن یہ وقت نہیں تھا

میں آپ کو سب بتاتی ہوں دادا جان سب کچھ سچ یہ لڑکا میں اسکو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہوں یہ مجھے مجھے ایک سڑک پہ زخمی ملا تھا وہ ہاتھ اٹھا کر تیز تیز بولے جارہی تھی میں اسکو ہسپتال لے گئی اور اسکا علاج کروایا ہارون بھی میرے ساتھ تھا میں اکیلی نہیں تھی میرا اور اسکا کوئی نکاح نہیں ہوا کچھ دن پہلے اس نے مجھے پرپوز کیا تھا میں نے منع کر دیا اور وہ رونے لگی تھی اور اس نے مجھے مجھ سے بدلا لیا دادا یہ مجھے اپنے گھر لے گیا دادا اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بند کر دیا اسکو پولیس کے حوالے کریں اسکو سزا دلوائیں اس نے میری عزت خراب کی ہے وہ اجازت نامہ اور باقی سب کچھ بھی سچ نہیں ہے میں نے بس اسکا علاج کروانے کو جھوٹ بولا تھا مجھ سے غلطی ہو گئی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی اس کے جملے بے ترتیب تھے

www.kitabnagri.com

اسی وقت شمس ہسپتال سے واپس آئے تھے

ہالے اور عمر کو دیکھ کر انکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا وہ طیش سے اسکی جانب آئے تھے

کہاں تھیں تم بد ذات سارے شہر میں ہمیں رسوا کر کے چین نہیں ملا جواب یہاں آگئی ہو ذلیل لڑکی باپ کو مرنے کے لئے چھوڑ کر چلی گئی میرا بھائی ہسپتال میں مر رہا ہے اور تم اس دو ٹکے کے ایس پی کے ساتھ وہ اسکا بازو بری طرح جھنجھوڑتے چلا رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

میری بہن کو چھوڑیں چچا جان حسن نے انکا بازو پکڑ کر انکو دور کرنا چاہا جسے شمس نے بری طرح جھٹک دیا تھا بے غیرت تم نے اپنی غیرت بیچ کھائی ہے کیا تمہاری بہن گھر سے بھاگ گئی تھی کیا سب کچھ بھول گئے ہو وہ دھاڑے تھے

میری بہن نہیں بھاگی جو کچھ بھی ہوا ہے ایک حادثہ ہے میری بہن جھوٹ نہیں بولتی آپ خود کو غیرت مند کہتے ہیں یہ ہے آپ کی غیرت میری بہن پہ ہاتھ اٹھانا اسکو ذلیل کرنا اور بس یہاں شمس کا ہاتھ اٹھا تھا اور حسن کے گال کو سرخ کر گیا تھا

حسینہ نے فوراً اسکو دور کیا تھا اور اپنے پیچھے چھپا لیا تھا وہ چپ نہیں ہوا تھا وہ اب بھی بول رہا تھا یتیم نہیں ہیں ہم جو یوں مار پیٹ کریں گے آپ میری بہن کو ہاتھ بھی لگایا تو میں سب کو مار دوں گا چھوڑوں گا نہیں کسی کو یتیم نہیں ہوں میں مرا نہیں ہے میرا باپ وہ روتے ہوئے چلا رہا تھا جبکہ ہالے ٹھہر سی گئی تھی عمر کو بھی کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا شمس یہاں تھے سفیر یہاں تھا تو پھر معراج کہاں تھے؟

www.kitabnagri.com

بابا کہاں ہیں وہ سفیر کی طرف دیکھتے بدقت بول پائی تھی ہسپتال میں ہے تمہارا باپ مر رہا ہے وہ تمہارے کرتوتوں کی سزا بھگت رہا ہے میرا بھائی وہ بری طرح چیخ رہے تھے ہالے نے خاموشی سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر کو بے اختیار جھٹکا لگا تھا اس نے جانے کو قدم موڑے تھے لیکن پھر رک گیا وہ ہالے کو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا وہ بھرے مجمعے میں اس پہ الزام لگا سکتی تھی لیکن وہ اسے اس مجمعے میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا اسکی اپنی سوچ تھی عمر کی اپنی مجبوری تھی

میں بابا کے پاس جا رہی ہوں مجھے جانا ہو گا وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی خود کو بامشکل نارمل رکھتی بولی تھی وہ آگے بڑھی تھی جب سفیر نے اسکی کلائی دبوچ لی تھی تمہیں پہلے اپنی بے گناہی ثابت کرنی ہو گی ہالے وہ سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا میں بے گناہ ہوں سفیر میرا یقین کریں وہ بہتے ہوئے آنسوؤں سے بولی تھی ثابت کرو حتیٰ لہجہ

اگر تم اتنی ہی نیک ہو تو رات اس گاڑی میں اپنی مرضی سے کیوں بیٹھی تھی؟ سب دیکھ چکے ہیں ہم بے وقوف سمجھ رکھا ہے کیا؟ شمس نے اسکو جھڑکا تھا

میں اس وقت ہارون سے بات کر رہی تھی چچا جان میرا اس طرف دھیان نہیں تھا آپ لوگ میرا یقین کیوں نہیں کرتے یہ آدھی فوٹیج ہے اس رات میرے ساتھ ہارون بھی تھا میں اکیلی نہیں تھی میرا یقین کریں اس لڑکے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے رورو کر اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں ہارون سے پوچھ لیتے ہیں فروا مطمئن سی بولی تھیں ہالے نے مڑ کر انکو دیکھا تھا اسکی آنکھیں چمکنے لگی تھیں آنسو ذرا دیر کو تھم گئے تھے یہ اسکو پہلے کیوں یاد نہیں آیا؟۔

## Posted On Kitab Nagri

ہاں اپ لوگ ابھی ہارون کو کال کریں اور اس سے پوچھیں وہ سب جانتا ہے اسکو سب پتہ ہے وہ مال میں ہونے والی ملاقات کے بارے میں بھی جانتا ہے وہ یکدم پر جوش ہو گئی تھی

فروانے ہارون کو کال ملائی تھی بیل جا رہی تھی

مہر حسینہ حسن سفیر شمس اور یوسف سلطان سب اس فون کے سپیکر سے نکلنے والی آواز کے منتظر تھے

ہارون نے کال پک کر لی تھی

ہیلو؟ اسکی آواز نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔

ہارون میں فروابات کر رہی ہوں بیٹے وہ مسکرا کر بولی تھیں دوسری طرف ہارون سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا

جی بولیں آنٹی میں سن رہا ہوں ہالے تو ٹھیک ہے ناں؟ نکاح ہو گیا خیر سے؟ وہ پریشان ہو گیا تھا

رات نکاح سے پہلے بات ہوئی تو تھی بیٹا تم دونوں کی پوچھا نہیں تم نے اسکا حال چال؟۔

رات؟ کب؟ میری تو اس سے چار دن سے بات نہیں ہوئی

سفیر نے زخمی نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا یوسف سلطان نے آنکھیں میچ لی تھیں (پہلا جھوٹ)

اچھا مجھے غلط فہمی ہوئی ہوگی پھر انہوں نے بات سمجھا لی تھی

ہالے نے ان کے ہاتھ سے موبائل لے لیا تھا

ہارون ان کو انہیں بتاؤ اس رات کے بارے میں تم جانتے ہوناں؟ جب ہم دونوں ہسپتال میں تھے وہ لڑکا عمر یاد ہے ناں تمہیں؟ سچ بولنا ہارون انکو بتاؤ سب کچھ پلیز انہیں بتادو کہ اس رات تم بھی مرے ساتھ تھے ہم نے اس

## Posted On Kitab Nagri

لڑکے کا علاج کروایا تھا اور اگلے دن اس سے ملے بھی تھے اور وہ مال والی بات وہ بھی بتاؤ ہارون سب بتا دو اسکا لہجہ رندھا ہوا تھا ہارون کچھ دیر کو خاموش ہو گیا تھا اور جب بولا تو

کیا کہہ رہی ہو کون عمر حیات؟ (ہالے کے قدم بے اختیار لڑکھڑائے تھے) اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی رہ گئی

کونسی رات کونسا ہسپتال کیا بول رہی ہو تم؟ (اسکو لگا تھا جیسے کسی نے بھرے بازار میں اس کے منہ پہ جوتا دے مارا ہو ایسی ازیت تو کبھی نہیں ہوئی تھی)

ہم دونوں کسی کو اپنے ساتھ ہسپتال لے گئے آریو کریزی؟ (رات سے لے کر ابھی تک اب تک بلکہ اپنی ساری زندگی میں ایسی ازیت ایسی ذلت ایسی رسوائی اس نے نہیں دیکھی تھی)

اس کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوتی تھی وہ پتھر کے مجسمے کی طرح ایک جگہ جم گئی تھی

کوئی مذاق کر رہی ہو پرینک کر رہی ہوناں وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا (ساری دنیا بھی اگر تمہیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد تمہارے ساتھ کھڑا ہوگا)

سفیر نے آگے بڑھ کر موبائل اس کے ہاتھ سے کھینچ کر زمین پہ دے مارا تھا (ساری دنیا جب تمہارے خلاف بولے گی تو ہارون شاہد تمہارے حق میں بولے گا)

سفیر بری طرح اس کے بازو جھنجھوڑ رہا تھا اسکو گالیاں دے رہا تھا (پوری دنیا اگر تمہیں دھتکارے گی تو میں اپناؤں گا) سفیر کا ہاتھ اٹھا تھا اور ہالے کے صبیح چہرے پہ اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا عمر فاصلے پہ کھڑا تھا وہاں سے

## Posted On Kitab Nagri

بھاگتا ہوا آیا تھا دو تین چار سفیر نے اس پہ تھپڑوں کی بارش کر دی تھی لیکن ہالے کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی

(ہاتھ اٹھانا تو دور وہ مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتے)

بے غیرت بے حیا لڑکی بد چلن ہو تم بد کردار تمہاری جرات کیسے ہوئی اسکو سفیر کی کوئی آواز نہیں آرہی تھی اسکے کانوں کے پردوں پہ کسی اور آواز کا راج تھا (تم میری دنیا ہو ہالے وہ مجھ پہ کبھی ہاتھ میں تمہیں اپناؤں گا وہ مجھ پہ ہاتھ اٹھانا تو دور آوازیں گڈ مڈ ہو رہی تھی چہرے مٹس اپ ہو رہے تھے)

کہ تم مجھے دھوکہ دو گھٹیا لڑکی میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا بے غیرت وہ چلا رہا تھا حسینہ بیگم اور حسن نے آگے بڑھ کر اسکو روکنے کی کوشش کی تھی لیکن سفیر نے اسکو دھکا دے کر ہٹایا تھا اسکا سر بری طرح فرش پہ لگا تھا

حسینہ نے بھاگ کر حسن کو اٹھایا تھا مہر اپنی جگہ سن کھڑی تھی فروا کی آنکھوں میں تمسخر تھا اسکے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی سفیر ایک بار پھر اسکو مارا تا کہ عمر نے اسکا ہاتھ روک لیا تھا وہ اسکے ہاتھ کو اسکی پشت پہ لے گیا تھا اور زور سے مروڑا تھا

یوسف سلطان وہاں سے آواز لگا رہے تھے

سفیر چھوڑ دو اسکو ہاتھ مت لگاؤ وہ کمزور تھے نحیف تھے یہاں انکا بس نہیں چلتا تھا

وہ چیخ رہا تھا چلا رہا تھا ہالے کو گالیاں دے رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

حسینہ اور مہراب فرش پہ گری ہالے کو اٹھا رہے تھے

ایک لفظ اور نہیں ورنہ یہیں کھوپڑی کھول دوں گا عمر غرایا تھا اگر دوبارہ اس پہ ہاتھ اٹھایا تو یہ ہاتھ جڑ سے اکھاڑ  
دون گانا مرد کہیں کا اس نے حقارت سے زمین پہ تھوکا تھا

شمس نے سفیر کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی تھی جسے عمر نے خود ہی کامیاب کر دیا اس نے سفیر کو دھکا  
دے کر دور ہٹایا تھا

اور خود ہالے کے نزدیک زمین پہ بیٹھ گیا تھا

آپ ٹھیک ہیں آپ کو لگی تو نہیں زیادہ وہ اس کے پاس بیٹھا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا  
ہالے کو اسکی آواز نہیں آرہی تھی اسکو بس ایک ہی آواز آرہی تھی (پوری دنیا بھی اگر تمہیں چھوڑ دے تو  
ہارون شاہد وہ واحد انسان ہو گا جو تمہارے ساتھ کھڑا ہو گا) اسکی آنکھوں کی پتلیوں میں کوئی حرکت نہیں ہو  
رہی تھی بے یقینی سی بے یقینی تھی شمس نے آگے بڑھ کر عمر کو اٹھایا تھا

نکل جاؤ ہمارے گھر سے اور اپنی اس بے حیابوی کو بھی لے جاؤ دفع ہو جاؤ دونوں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا  
میں جاؤ یہاں سے وہ اس کے سامنے کھڑے دھاڑ رہے تھے حسن اب ہالے کو اٹھا رہا تھا اسکا دوپٹہ اسکے کندھوں  
کے گرد پھیلا رہا تھا

ہالے ساکت سی کھڑی تھی اسے سفیر کے بھاری ہاتھ کے تھپڑ بھی ہوش میں نہیں لاسکے تھے ہارون شاہد اسکو  
چھوڑ سکتا ہے یہ خیال ہی اسکی روح کھینچ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے تم چلی جاؤ اس لڑکے کے ساتھ چلی جاؤ جب تم نے اس کے ساتھ نکاح کر ہی لیا ہے تو اس کے ساتھ چلی جاؤ یہاں رہ کر تمہیں کچھ نہیں ملے گا حسینہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں لئے بول رہی تھی

ہالے کی بے یقینی ٹوٹی تھی اب اسکی آنکھوں میں غم تھا درد تھا تکلیف تھی

میں کیوں ونجاں میڈا کوئی قصور نہیں اے میڈے بابا کوں سڈواے سب ان عمر نے کیتا ہے کوئی میڈی بھی سنڑوں میں بے قصور ہاں وہ اپنے بال نوچ رہی تھی پاگلوں کی طرح چلا چلا کر بول رہی تھی اس کے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے میں تیڈی دھی ہاں اماں تیدا خون میں کیوں ونجاں کیڈے ونجاں؟ میڈا اتساں کا علاوہ کوئی کائی نہیں میڈا اعتبار کرو کوئی میں بے گناہ ہاں اللہ اللہ میں بے قصور ہاں وہ اب اپنے چہرے پہ زور زور سے تھپڑ مارے جا رہی تھی حسن نے اس کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی ہارون کوڑا ہے چچی کوڑی ہے میں سچ گلہبندی پیاں میڈا یقین کرو وہ روتے ہوئے نیچے زمین پہ بیٹھ گئی تھی حسن نے اس کو گلے سے لگا لیا تھا

یوسف سلطان پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اسکو دیکھ رہے تھے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی حسن اسکو تھپک رہا تھا شمس نے آگے آکر حسن کو اس سے دور ہٹایا تھا اور ہالے کو بازو سے پکڑ لیا تھا فروا بھی ان کے ساتھ تھیں انہوں نے ہالے کا دوسرا بازو پکڑا تھا سفیر بے زاری سے یہ منظر دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں طیش تھا مہر بے آواز روئے جا رہی تھی عمر نے ان کے قریب آکر ہالے کا ہاتھ چھڑوایا تھا اسی وقت فروا نے آگے

## Posted On Kitab Nagri

بڑھ کر کھینچ کر ہالے کو تھپڑ دے مارا تھا وہ دوسرا تھپڑ مارتیں کہ عمر انکے اور ہالے کے بیچ دیوار بن کر  
کھڑا ہو گیا فروا کا اٹھتا ہاتھ اس نے روک لیا تھا  
شمس بچہ ہی تو گئے تھے

تم ہوتے کون ہو ہمارے گھر کے معاملات میں بولنے والے گھٹیا انسان دفع ہو جاو میرے گھر  
میں وہی ہوتا ہوں جسکی آپ سب نے صبح سے رٹ لگا رکھی ہے "شوہر" یہی لگتا ہے ناں آپ سب کو پھر ٹھیک  
ہے یہی ہوں میں اور اگر اب کسی نے ہاتھ اٹھانا تو دور ایسا سوچنے کی کوشش بھی تو میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا وہ  
سنجیدگی سے بول رہا تھا جب حسینہ نے ہالے کا رخ اپنی جانب کیا تھا

چلی جاؤ ہالے خدا کے لیے چلی جاؤ اپنے شوہر کے ساتھ اگر تم یہاں رہی تو تمہارا بھی گھر خراب ہو جائے گا اور  
تمہاری بہن کا بھی سفیر اور مہر کا نکاح ہو گیا ہے کل رات اپنی بہن کا گھر خراب نہ کرو چلی جاؤ ہالے  
وہ روتے ہوئے اسکی منت کر رہی تھیں

www.kitabnagri.com

ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا

سفیر اور مہر کا نکاح؟ وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی

ہاں بیٹی رات ان دونوں کا نکاح ہو گیا ہے اور تم تو پہلے ہی اس سے نکاح کر چکی ہو تم یہاں سے چلی جاؤ اپنے بابا  
کے پاس جاؤ انکے ساتھ بے شک واپس آ جانا لیکن ابھی جاؤ پلیر

## Posted On Kitab Nagri

سب لوگ ان ماں بیٹی کو سن رہے تھے مہر گیلی آنکھوں سے سفیر نفرت سے فروا مطمئن اور شمس چبھتی نظروں سے ایک یوسف سلطان تھے جو اب تک اس شک سے نہیں نکلے تھے کہ ان کے سامنے سفیر نے ہالے پہ ہاتھ اٹھایا

ہالے نے نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں جاؤں گی کہیں بھی نہیں جاؤں گی جب تک میں بے گناہ ثابت نہیں ہو جاتی میں کہیں بھی نہیں جاؤں گی یہ کسی کے باپ کا گھر نہیں ہے میں یہیں رہوں گی اسکا لہجہ اٹل تھا

یہ میرا گھر ہے ہالے یوسف سلطان کی بارعب آواز سارے میں گونجی تھی اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا تمہاری بس شکل ہی نگین پہ چلی گئی تم اس کے جیسا کردار نہ لاسکی چلی جاؤ وہ کہہ کر ر کے نہیں تھے لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس منظر سے غائب ہو گئے تھے

ہالے کی ساری دنیا برف ہو گئی تھی ٹھنڈی تیخ  
عمر افسوس سے اسکو دیکھتا رہا اور پھر اسکا ہاتھ پکڑ لیا پہلی دفع پہلا لمس وہ اسکا ہاتھ پکڑے اسکو وہاں سے لے جا رہا تھا حسن اس کے پیچھے گیا تھا

باہر آکر عمر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا وہ ہلی تک نہیں تھی اسکا پورا جسم کانپ رہا تھا صدمہ درد تکلیف پچھتاوا دکھ غصہ بے بسی کیا تھا جو اس وقت اسکو محسوس نہیں ہو رہا تھا

میں تمہارے ساتھ جاؤں گا ہالے حسن اس کے قریب آکر بولا تھا ہالے نے اسکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ اسکا وہ بھائی تھا جو ہمیشہ اس سے لڑتا تھا جو اسکی ذرا سی غلطی بھی اپنے ماں باپ سے چھپاتا نہیں تھا کہ اسکو ڈانٹ پڑوانے کا موقع ہاتھ سے نہ چلا جائے یہ اسکی چوکلیٹ کھا جاتا تھا یہ اسکا چارجر چھپا دیتا تھا اس کے پیسے چوری کر لیتا تھا اسکو زچ کرتا تھا اس کے بنائے کھانے میں نقص نکالتا تھا اس کے بنے ہوئے بال بگاڑ دیتا تھا اسکی برتھڈے کے آدھے تحفے

خود رکھ لیتا تھا لیکن یہ وہ بھی تھا جس نے آج اس کے لئے تھپڑ کھائے اسکا یقین کیا اس سے کوئی صفائی نہیں مانگی اسکو گلے لگایا وہ جب گری تو اسکو اٹھایا وہ جب روئی تو چپ کروایا اس کے لئے لڑا اسکا محافظ بنایا یہ کیسا پیار ہوتا ہے بہن بھائیوں کا جو خود تو آپ کو اتنا تنگ کرتے ہیں کہ آپ رونے لگ جاؤ لیکن یہی آنسو اگر کسی دوسرے کی وجہ سے نکلیں تو یہی بہن بھائی ان کو چیرنے کے لئے آجاتے ہیں

تم اماں کے ساتھ رہو بچو کے ساتھ رہو اور دادا جان کا خیال رکھنا اوکے؟ میں بابا کو لے کر آؤں گی پھر ہم یہاں سے چلے جائیں گے بہت دور ہم سب ہم ساری فیملی لیکن اس وقت تمہیں یہاں رہنا ہو گا تم سمجھ رہے ہونا وہ نم آنکھوں سے اسکو سمجھا رہی تھی عمر پاس ہی کھڑا تھا

وہ روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلارہا تھا

ہالے نے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا تھا

میں بہت جلد واپس آؤں گی حسن تم میرا انتظار کرنا میں سب کچھ فکس کر لوں گی میں بابا کو لے کر آؤں گی پلیز تم اس وقت مجھے سمجھنے کی کوشش کرو مجھے جانے دو وہ بے بسی سے رو دی تھی



## Posted On Kitab Nagri

آئی ایم سوری ہالے آئی ایم سوری میں اس وقت تمہارے ساتھ ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا آئی ایم سوری مجھے جانا چاہئے تھا میں تمہارا بھائی تھا میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا لعنت ہو مجھ پہ لعنت حسن حسن لسن ٹومی ہالے نے اسکا جھکا ہوا چہرہ اوپر کیا تھا

ہ ان چیزوں کا وقت نہیں ہے مجھے کمزور مت کرو اس وقت بابا امپورنٹ ہیں جو کچھ ہوا ہم اسکو بدل نہیں سکتے تم اندر اماں کے پاس جاؤ اور مجھے ہسپتال جانے دو یہ میرا حکم ہے وہ تحکم سے بولی تھی ساتھ ذرا سے فاصلے پہ کھڑے بخش کو اشارے سے قریب بلایا تھا وہ نم آنکھیں لئے قریب آگیا تھا

بخش میری بات سنو تم حسن کا خیال رکھو گے کچھ بھی غلط ہو تو بس مجھے کال کرنا اوکے؟

بی بی آپ کا موبائل تو نہیں ہے آپ کے پاس؟ اور یہ جو تا اس نے ہالے کے پیر کی جانب اشارہ کیا تھا یہ تو پھٹ گیا ہے وہ رونا بھول کر حیرت سے بولا تھا آپ دو منٹ رک جائیں میں ابھی آتا ہوں وہ اسکی سنے بغیر سرونٹ کو ارٹر کی طرف بھاگا تھا اور پھر دو منٹ بعد پھولے ہوئی سانسوں کے ساتھ واپس آیا تھا اس کے ہاتھ میں زرد رنگ کی ہیلز تھیں (یہ اس نے اپنی گاؤں میں رہنے والی منگیتر کے لئے خریدی تھیں)

ہالے نے خاموشی سے اس سے وہ ہیلز لے لی تھیں عمر نے گاڑی ان لاک کی تھی وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی (کیوں بیٹھی تھی؟ یہ فلحال وہ خود بھی نہیں جانتی تھی)

عمر نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور کچھ ہی لمحوں بعد وہ بخش اور حسن کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

حسن بھائی اگر حالات نارمل ہوتے تو انکی جوڑی کتنی اچھی لگتی ناں بخش بے دھیانی میں کہہ گیا تھا حسن نے کوئی جواب نہیں دیا ایسا پہلی بار ہوا تھا  
حالات واقعی نارمل نہیں تھے

ہارون شاہد ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا چائے پی رہا تھا مری کا موسم ستمبر میں بھی اچھا خاصا سرد تھا اس نے گرے سویٹر کے نیچے نیلی جینز پہن رکھی تھی آنکھوں میں گہری اداسی تھی ساتھ تشویش بھی اس نے ہالے کی کال پہ یہ سب بول کر سہی کیا ناں؟ ہاں اسکو یہی تو کہا گیا تھا اس نے بالکل ٹھیک کیا وہ خود کو تسلی دے رہا تھا جب اسکو شاہد حسین کی کال موصول ہوئی سگنلز ذرا کمزور تھے وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں جا کر کھڑا ہو گیا اور کال اٹینڈ کر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لی  
ہیلو ہارون؟ شاہد کی ذرا پر جوش سی آواز آئی

جی پیپا بولیں وہ نارمل لہجے میں بولا تھا

تم کراچی آ جاؤ بیٹے آج بلکہ ابھی فلائٹ نہیں مل رہی تو گاڑی سے آ جاؤ لیکن آج کے آج کراچی پہنچو فرط جذبات سے انکی آواز کانپ رہی تھی

میں کل ترکی جا رہا ہوں پیپا میں واپس نہیں آ سکتا فلحال

## Posted On Kitab Nagri

الو کے پٹھے تمہارا اور ہالے کا نکاح ہونے جا رہا ہے وہ بلند آواز میں بولے تھے

اور ہارون شاہد نے سانس تک روک لی تھی

تم آ جاؤ بس جلدی سے یوسف صاحب نے مجھے کال کی ہے ابھی بالکل ابھی انہوں نے کہا ہے ہارون کو بلا لو آج

ہی ہالے اور ہارون کا نکاح ہو گا معراج بھائی سے بھی بات ہوئی ہے میری وہ بھی کہہ چکے ہیں انہوں نے مجھے خود

کہا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی تم سے کروائیں گے تم آ جاؤ بیٹا بس جلدی سے وہ وہ تیز تیز بول رہے تھے

ہارون ششدر سا کھڑا تھا اسکو اب تک یقین نہیں آیا تھا

کل رات کیا ہوا تھا پیپا؟ اس نے خود کو بولتے سنا اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی

شاہد حسین مجھ سے گئے تھے اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے مختصر ساری بات کہہ سنائی تھی

ہارون کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ میں نے کیا کر دیا وہ بڑبڑایا تھا

کچھ کہا تم نے؟ سپیکر سے آواز گونجی تھی

میں نے ظلم کر دیا ہے پیپا بہت بڑا ظلم اس نے کال کاٹ دی تھی وہ بالکنی کے ٹھنڈے فرش پہ اکڑوں بیٹھ گیا تھا

اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھا رہا اسکو اپنی سماعتوں پہ یقین

نہیں آ رہا تھا اسے ایئر پورٹ پر کھڑی ہالے یاد آرہی تھی

نہ جاؤ نہ ہارون میری گٹ فیلنگز کہتی ہیں تمہارا جانا ٹھیک نہیں ہے تم مت جاؤ

## Posted On Kitab Nagri

اسے سپیکر سے آتی ہالے کی آواز سنائی دے رہی تھی

سچ بولو ہارون سچ

یا خدا یا یہ میں نے کیا کر دیا اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرالیا تھا

اسکا موبائل ایک بار پھر بج رہا تھا اسکی موبائل کی جگمگاتی سکرین پہ "پپا کالنگ" لکھا آ رہا تھا

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے کال اٹینڈ کی تھی

تم نے کال کیوں کاٹ دی یا اور کہاں ہو نکلے ہو یا نہیں وہ جھنجھلائے ہوئے تھے

میں آ آ رہا ہوں پپا اسکے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی تھی

شاہد نے غور نہیں کیا تھا وہ کال کاٹ چکے تھے

ہارون لڑکھڑاتے قدموں اور بھاری دل کے ساتھ اٹھا تھا

میں سب کچھ فکس کر لوں گا سب ٹھیک کر دوں گا میں ہالے سے معافی مانگ لوں گا ہاں سہی ٹھیک بالکل سہی

معافی کے بعد تو سب سہی ہو جاتا ہے (کیا واقعی) مجھے جانا ہو گا مجھے جانا ہو گا وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے بولا تھا اور

پھر جلدی سے کمرے میں واپس آیا تھا اپنی ساری چیزیں وہیں چھوڑ کر وہ بھاگتا ہوا ہوٹل کی سیڑھیاں اتر رہا تھا

اس کے ہاتھ میں بس ایک چیز تھی گاڑی کی چابی

ہالے اسکی ہو جائے گی یہ اسکے لئے ساری دنیا مل جانے کے مترادف تھا اسے اور کیا چاہئے تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ مسرور سا گاڑی میں بیٹھا اسلام آباد جا رہا تھا وہاں سے ایئر پورٹ پھر سیدھا کراچی وہاں پہنچ کر بس ایک کاغذ پہ سائن اور ساری دنیا اسکی ہو جائے گی فینٹسی ورلڈ کتنی حسین ہوتی ہے ناں؟

اسی لمحے بالکل اسی لمحے "حقیقت" نے ہارون شاہد کو ایک زوردار تھپڑ رسید کیا تھا

اسکی گاڑی کے سامنے ایک آدمی کسی بچے کو گود میں لئے کھڑا تھا ہارون شاہد نے بریک لگائی تھی گاڑی کے ٹائر بری طرح چچر آئے تھے

حقیقت کا لگایا ہوا تھپڑ کتنی زور سے لگتا ہے ناں؟

وہ دونوں ہسپتال میں داخل ہوتے ہی ریسپشن ڈیسک کی طرف بھاگے تھے ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی نے انکو تمام معلومات فراہم کر دیں تھیں گھر سے ہسپتال کے راستے میں عمر ایک جگہ رکھا تھا اسکا موبائل بری طرح ٹوٹ گیا تھا راستے میں جہاں وہ رکھا تھا وہاں سے واپسی پہ اس کے ہاتھ میں ایک نیا موبائل تھا اور کچھ اور بھی تھا جسکو اس نے مٹھی میں دبا رکھا تھا ہالے نے سوال نہیں کیا وہ اسکی آواز بھی نہیں سننا چاہتی تھی وہ اس کے ساتھ بس اسلیے تھی کہ وہ اپنے باپ کے سامنے اسکی اصلیت کھول سکے وہ دونوں جب مطلوبہ وارڈ تک پہنچے سامنے سے شاہد حسین نے انکو دیکھ لیا تھا ہالے ٹھہر سی گئی وہ تقریباً دوڑتے ہوئے ہالے کے قریب پہنچے تھے اور ہالے کو گلے لگایا تھا کافی دیر تک اس کو تھپک تھپک کر تسلی دیتے رہے انہوں نے عمر کو دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

بھائی جان اندر ہیں آؤ وہ اسکو بازو کے حلقے میں لئے اندر چلے گئے عمر نے اندر آنا چاہا لیکن شاہد نے اس کے منہ پہ دروازہ دے مارا وہ لب کچلتا وہیں کھڑا رہ گیا

ہالے کو اندر چھوڑ کر وہ خود باہر نکل گئے تھے

ہالے کے سامنے وہ وجود تھا جس نے اسکو صرف باپ ہی نہیں ماں بن کر بھی پالا تھا حسینہ نے بس اسکو پیدا کیا تھا اس کے ساتھ راتوں میں جاگنے والے معراج تھے اسکو گھنٹوں اپنے سینے پہ سلانے والے معراج تھے اسکا کھانا پینا سونا جاگنا سب انہوں نے ہی کیا تھا وہ شخص ہالے کے لئے کیا تھا یہ تو کوئی اس سے پوچھتا وہ اسکا محافظ تھا اگر آج وہ ہالے کے ساتھ کھڑا ہوتا تو کسی کی جرات تھی جو ہالے پہ ہاتھ اٹھائے وہ ہالے کے لئے بھڑ جاتے تھے لڑ جاتے تھے

وہ ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ کے اندر کھڑی تھی منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہچکیوں کو روکنے کی کوشش کرتی اور پھر بری طرح ناکام ہوتی اسکی آہٹ پہ معراج نے آنکھیں کھولی تھیں

وہ ایک ہی رات میں کمزور اور نحیف ہو گئے تھے انکی حالت رات کے مقابلے اب بہت بہتر تھی

وہ تکیوں کے سہارے لیٹے تھے ہالے کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کو جیسے نئی زندگی مل گئی ہو انہوں نے ہالے کو قریب بلایا تھا ہالے وہیں جمی کھڑی رہی اس کے قدم ہلنے سے انکاری تھے اسکے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے اپنے والدین کو اپنے اوپر غصہ یا سختی کرتے دیکھ کر برا لگتا ہے لیکن اپنے والدین کو ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹے دیکھ کر سانس رکتا ہے دل بند ہوتا ہے سینے میں جیسے کوئی جکڑنے لگتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

ہالے یہاں آجاؤ بیٹے انکی کمزور سی آواز پہ وہ بھاگ کر ان کے پاس گئی تھی اور انکے سینے سے لگ گئی تھی

بابا میرے بابا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

اسکا پورا جسم ہچکولے کھا رہا تھا

وہ اسکا سر تھپک رہے تھے اسکا سر چوم رہے تھے

میری ہالے میرا بچہ

میں بھاگی نہیں تھی بابا وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی

آئی ٹرسٹ یو بیٹے اور بس یہ الفاظ ان الفاظوں نے اسکو نئی زندگی عطا کر دی تھی اس کے پاس اسکا باپ تھا ہالے  
کوساری دنیا بے کار لگی تھی

وہ اب بھی رو رہی تھی اسکے آنسوؤں نے معراج کی ہسپتال والی شرٹ گیلی کر دی تھی لیکن اس کے آنسو جیسے

ختم ہی نہیں ہوتے تھے معراج نے اسکو روکا نہیں وہ روتی رہی اور معراج اسکا سر تھپکتے رہے تقریباً دس منٹ بعد

اس نے اپنا سر اٹھایا تھا اسکی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے رو رو کر اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں لیکن وہ اسکی

آنکھیں نہیں دیکھ رہے تھے وہ اسکے گالوں کو دیکھ رہے تھے اسکی رنگت کی وجہ سے اور سفیر کے بھاری ہاتھوں

کی وجہ سے اس کے چہرے پہ نشان پڑ گئے تھے معراج کو یہی نشان اپنے دل پہ پڑتے محسوس ہوئے

کس نے کیا ہے یہ؟ وہ بدقت بول پائے تھے

ہالے نے نظریں جھکالی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میں پوچھ رہا ہوں کس نے کیا ہے یہ؟ وہ برہمی سے بولے تھے  
سفیر اور چچی جان وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی  
میں سب سے حساب لوں گا ہالے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گا یہ تھپڑ تمہارے چہرے پہ نہیں میرے دل پہ  
لگے ہیں ایک ایک کو حساب دینا ہو گا وہ اسکے گال کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے ہوئے بول رہے تھے  
ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا ان دونوں کے درمیان خاموشی کا لمبا وقفہ آیا تھا  
عمر کو کیسے جانتی ہو تم؟ انہوں نے خاموشی کو توڑا تھا  
ہالے چونکی تھی ("عمر" وہ اسکا نام اتنا فریبنکی کیسے لے رہے تھے)  
ہالے کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے اسکے لہجے میں نفرت خود بہ خود دوڑتی چلی آئی تھی  
اس گھٹیا انسان نے مجھے کڈنیپ کیا ہے بابا اس نے مجھے ساری رات اپنی گاڑی میں قید رکھا اس نے مجھے کہیں کا  
نہیں چھوڑا میں اسکو کبھی معاف نہیں کروں گی اسکی دو ٹکے کی سو کا لڈ محبت نے میری عزت خراب کر دی مجھے  
میرے خاندان ساری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا آپ بس ٹھیک ہو جائیں پھر ساری دنیا دیکھے گی میں اس کے  
ساتھ کرتی کیا ہوں اس کے لہجے میں ڈھونڈنے سے بھی نفرت کے علاوہ کچھ اور نہیں ملتا تھا  
معراج خاموشی سے اس کو سنتے رہے اور جب بولے تو بس اتنا  
عمر ایسا نہیں کر سکتا انکا لہجہ حتمی تھا  
ہالے نے شاکی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر کہاں ہے ہالے کیا وہ یہاں آیا ہے؟ کل رات تم اس کے ساتھ تھیں؟ وہ کہاں ہے ہالے بولو بیٹا؟ اوہ میرے  
خدا یا تم عمر کے ساتھ تھیں پھر تو تم بالکل سیف تھیں

آپ اسکو کیسے جانتے ہیں آپ کے اس کے ساتھ فرسٹ نیم ٹر مز ہیں بابا؟ وہ کون ہے؟ آپ مجھ سے کیا چھپا رہے  
ہیں اس نے انکی کسی بات کا جواب نہیں دیا تھا

ہالے اگر میں تم سے ایک چیز مانگوں تو دووگی؟ انہوں نے بھی اسکی بات کا جواب دیے بغیر سنجیدگی سے پوچھا تھا  
ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس انکو دیکھتی رہی معراج نے اسکے ہاتھ اپنی گرفت میں لئے تھے اور سکون  
سے بولے تھے

تم عمر حیات سے نکاح کر لو ہالے یہ میری خواہش ہے شاید آخری خواہش انکے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ ٹھٹھا  
جائے لیکن ہالے اس وقت انکی کوئی بات نہیں سن رہی تھی وہ بس ششدر سی انکو دیکھے گئی غم بے  
بسی غصہ کیا تھا جو اسکی آنکھوں میں نہیں تھا

آپ ایسا کیسے۔۔۔ کر سکتے۔۔ ہیں وہ بے یقینی سے بولی تھی ہاتھ چھڑائے تھے اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی

آنسو ایک بار پھر بہنے لگے تھے آپ بدنامی سے ڈر رہے ہیں ناں؟ آپ کو لگتا ہے میری شادی نہ ہوئی تو آپ بدنام  
ہو جائیں گے؟ میں آپ پہ بوجھ بن گئی ہوں ہے ناں؟ مجھ سے بے زار ہو گئے ہیں آپ؟ اس نے مجھے کڈنیپ کیا  
ہے مجھے جس بے جا میں رکھا مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا اور آپ کہتے ہیں میں اس سے نکاح کر لوں کیوں بابا

## Posted On Kitab Nagri

کیوں کیا اتنی بھاری ہو گئی میں آپ پہ اتنا بے مول کر دیا آپ نے مجھے کیوں وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی اس کے چلانے کی آواز باہر تک گئی تھی عمر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا ہالے نے مڑ کر نفرت سے اسکو دیکھا تھا عمر نے نظریں چرائی تھیں

اوہ تو آپ بھی آگئے دی لیجنڈری دی گریٹ عمر حیات صاحب وہ استہزائیہ ہنسی تھی آئیں آپ ہی کی تو کمی ہے جناب میرے گھر میں تو میری عزت کا تماشا بنتے دیکھ ہی چکے ہو اب یہاں میرے باپ کا مجھ سے بے زار ہونا بھی دیکھو مبارک ہو عمر حیات مبارک تم نے مجھ سے میرا آخری رشتہ بھی چھین لیا اس کے آخری جملے میں ایسا درد تھا کہ عمر نے آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا لیکن وہ دروازہ ٹھاکی آواز سے مارتی جا چکی تھی عمر نے اپنے سامنے بیڈ پہ لیٹے معراج کو دیکھا انکی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا انکی آنکھوں میں شکایت تھی عمر کے دل کو کچھ ہوا تھا

وہ مرے مرے قدموں سے ان کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا انکا ایک ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور آنکھیں اٹھا کر انکی آنکھوں میں دیکھا تھا

تم ہالے کو جانتے تھے اور تم نے مجھ سے چھپاؤ نہ زخمی لہجے میں بولے تھے

میں نہیں بتا سکا اسکا لہجہ دھیمّا تھا اثر مندہ سا

میں نے کل رات تمہیں اتنی کالز کیں ایک اور گلہ

میں ہر پکار کا ازالہ کروں گا



## Posted On Kitab Nagri

تمہیں میرے ساتھ ہونا چاہیے تھا

میں شرمندہ ہوں وہ واقعی شرمندہ تھا

میں تمہارے گھر بھی آیا تھا

عمر نے آنکھیں میچ لی تھیں

اگر تم مجھے بتا دیتے تو یہ سب نہیں ہوتا عمر میری بیٹی کی بہت رسوائی ہوئی ہے اسکا دل ٹوٹ گیا ہے میں اسکا دل

کیسے جوڑوں گا؟ انکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

عمر لب کاٹا رہا خاموش بالکل چپ

سفیر نے میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا تم نے اسکا چہرہ دیکھا تھا عمر؟ اس کے چہرے پہ کیسے نشان ہیں تم نے دیکھا ناں

؟ اس کے ہاتھ نہیں ٹوٹے اس کے ہاتھ ٹوٹ جاتے عمر وہ بچوں کی طرح عمر کی شکایت کر رہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسے ہاتھوں کو ٹوٹ جانا چاہئے اس نے تائید کی تھی

تم جانتے ہو یہ سب کس نے کیا ہے؟

فہیم مرزا نے اور اس نے یہ سب مسز سلطان کے کہنے پہ کیا ہے اس کے لہجے میں یکدم تپش سی در آئی تھی

تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو کوئی ثبوت ہے؟ وہ حیران نہیں ہوئے تھے یہ ان کے دل کی بات تھی جسے کرنے سے وہ ہچکچا

رہے تھے لیکن عمر نے کہہ دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نہ میرے پاس کوئی ثبوت ہے نہ گواہ میرے پاس بس ایک گواہی ہے میرے دل کی گواہی اور یہاں دلوں کی گواہی یہ کوئی یقین نہیں کرتا لیکن جج صاحب آپ دیکھئے گا ایک دن میرے پاس گواہ بھی ہوں گے اور ثبوت بھی اور اس دن انکا فیصلہ عمر کی عدالت میں ہو گا آپ دیکھئے گا اسکا لہجہ برف جیسا ٹھنڈہ تھا

میری ایک بات مانو گے؟ انکے لہجے میں آس تھی

میں مان لوں گا وہ نہیں مانیں گی وہ انکے بولنے سے پہلے سمجھ گیا تھا

وہ کبھی نہیں مانیں گی نفرت کرتی ہیں وہ مجھ سے

تم مناؤ اسکو عمر میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے کچھ کرو میں اسکو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں میں نے آج

تک تم سے کچھ نہیں مانا آج میں اپنی بیٹی کی وجہ سے مجبور ہوں عمر اسے مناؤ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے

عمر کو لگا تھا جیسے کوئی اسکے دل کو آری سے کاٹ رہا ہو

نکاح کے لئے آپ کو میرا اصل نام لینا ہو گا کیا آپ لے سکتے ہیں؟

میں تو لے لوں گا لیکن کیا تم میری خواہش پوری کرو گے کیا تم مجھے اسی ریلیشن شپ ٹائٹل سے پکارو گے؟ جسکا

میں دس سال سے انتظار کر رہا ہوں؟ انکے انداز میں چیلنج تھا

دس منٹ کے اندر میں انکو لے آؤں گا آپ قاضی بلوایجئے وہ انکا ہاتھ نرمی سے چھڑا کر اٹھا تھا معراج نے اسکو

جاتے دیکھا تھا وہ جانتے تھے دس منٹ بعد وہ ہالے کو لے آئے گا

## Posted On Kitab Nagri

مری کے اس سنسان روڈ پہ ہارون شاہد اپنی گاڑی سے اتر اٹھا وہ غصے میں لگتا تھا سامنے والے آدمی کے ہاتھوں میں ایک خون سے لت پت آٹھ نو سالہ بچہ تھا ہارون نے نظر چرائی تھی

آپ میری گاڑی کے سامنے کیوں کھڑے ہیں؟ ہٹ جائیں یہاں سے مجھے کہیں پہنچنا ہے میں لیٹ ہو رہا ہوں

بھائی وہ جھنجھلایا ہوا تھا

صاحب میرے بیٹے کو شکاریوں کی گولی لگ گئی ہے آپ کو خدا کا واسطہ ہے ہمیں ہسپتال چھوڑ دو یہاں سے بہت دور ہے ہسپتال میرا بیٹا مر جائے گا خدا کے لئے رحم کرو صاحب وہ چالیس پینتالیس سالہ آدمی روتے ہوئے ہارون کی منت کرنے لگا تھا

ہارون نے نفی میں سر کو ہلایا تھا

میں کوئی مدد نہیں کر سکتا آئی ایم سو سوری میرا نکاح ہے مجھے پہنچنا ہے میری فلائٹ مس ہو جائے گی آئی ایم سوری آپ کو جتنے پیسے چاہئے میں دے دیتا ہوں لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا وہ جانے کو مڑا تھا

www.kitabnagri.com

جب وہ آدمی گھگھیانے لگا

صاحب آپ کو خدا کا واسطہ ہے آپ کے گھر میں بھی بچے ہوں گے میرا بیٹا مر جائے گا یہ میری واحد اولاد ہے خدا کے لئے مجھے ہسپتال چھوڑ دو نکاح تو ہو ہی جائے گا آپ کا ہم پہ رحم کریں میرے بچے کی حالت

## Posted On Kitab Nagri

خراب ہو رہی ہے آدھے گھنٹے سے یہاں کھڑا ہوں میں کوئی ایک گاڑی نہیں گزری وہ باقاعدہ رونے لگ گیا تھا

ہارون کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنا رہا

آپ تھوڑی دیر ویٹ کر لیں کوئی اور آجائے گا لیکن میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا میری فلائٹ مس

ہو جائے گی بھائی آپ سامنے سے ہٹیں وہ اب کے سختی سے بولا تھا

اسی وقت اس بچے کی ہلکی سی کراہنے کی آواز آئی تھی وہ آدمی تڑپ اٹھا تھا

رستم بیٹا کچھ نہیں ہوگا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا آنکھیں کھولو رستم ادھر دیکھو مجھے بیٹا میرا بیٹا ابو کی

طرف دیکھو رستم وہ بار بار اپنے بے ہوش ہوتے بیٹے کو پکارے جا رہا تھا

ہارون شاہد وہیں جم گیا پتھر کے بت کی طرح اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے اسکا سارا جسم کانپنے لگ گیا تھا

رستم۔۔۔ رستم۔۔۔ رستم بس ایک یہی نام اسکے کانوں میں گردش کر رہا تھا وہ مڑا تھا سفید لٹھے کی مانند چہرہ لئے

www.kitabnagri.com

وہ مڑا تھا

What did you just said?

وہ اس آدمی کو دیکھ کر بڑبڑ آیا تھا

وہ نا سمجھی سے ہارون کو دیکھے گیا

صاحب آپ کیا کہہ رہے ہو؟

## Posted On Kitab Nagri

اسکا نام کیا ہے؟ وہ بچے کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا

صاحب رستم رستم خان وہ رک رک کر بولا تھا

گاڑی میں بیٹو جلدی ہارون اسکو دیکھے بغیر بولا تھا اور خود جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی

وہ رستم کو مرنے نہیں دے سکتا تھا

تقریباً دو گھنٹے بعد وہ اس بچے کو ہسپتال پہنچا کر اسکے سارے ڈیوز کلئیر کر چکا تھا رستم کی حالت اب خطرے سے

باہر بتائی جا رہی تھی اسکا باپ اور باقی رشتے دار ہارون کو دعائیں دیتے نہیں تھکتے تھے اب وہ موبائل کان سے

لگائے ہسپتال کے پارکنگ ایریا میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا

ہاں اگلی فلائٹ کب کی ہے؟ وہ مصروف سا پوچھ رہا تھا

سر کچھ ٹیکنیکل ایشوز کی وجہ سے سب فلائٹس کینسل ہو گئی ہیں کل تک اگلی کوئی فلائٹ available نہیں ہے

آئی ایم سوری فون سے آنے والی آواز نے جیسے ہارون کے دل پہ پیر رکھا ہو اس نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی

www.kitabnagri.com

تھی

اسی وقت اسکا فون بجنے لگا تھا

اس نے کال اٹینڈ کی تھی

پیپا میں گاڑی سے آ رہا ہوں فلائٹ نہیں ملی وہ مصروف سا بولا تھا

اب ضرورت نہیں رہی ہارون انکا لہجہ اداس تھا ہارون ٹھٹھکا تھا



## Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب کچھ ہوا ہے کیا؟ ہالے تو ٹھیک ہے ناں؟ پپا کچھ بولیں یا میرادل بیٹھا جا رہا ہے  
معراج بھائی ہالے کا نکاح اسی عمر حیات سے کروا رہے ہیں وہ کہتے ہیں جب تم مصیبت کے وقت نہیں پہنچ سکے تو  
تمہیں آنے کی کوئی ضرورت نہیں

آپ ان سے بات کریں وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میں رات تک آجاؤں گا پلیز میرا انتظار کریں میں یہاں پر اہلم  
میں پھنس گیا تھا پپا آپ انکو تھوڑی دیر روک لیں میں کچھ کرتا ہوں میں آجاؤں گا پلیز مجھے تھوڑا وقت دیں اسے  
لگا تھا جیسے کوئی اسکی روح کھینچ رہا ہو

میں سب کچھ کر کے دیکھ چکا ہوں ہارون اگر تم اب تک پہنچ گئے ہوتے تو یہ سب ہوتا ہی ناں تم نے دیر کر دی  
بیٹے اب تو قاضی بھی آچکا ہے انہوں نے کال کاٹ دی تھی  
ہارون شاہد کے منہ پہ جیسے کھولتا ہوا تیل ڈالا گیا تھا

اس کے سینے میں جیسے کوئی اسکو جکڑ رہا تھا  
اس نے اپنا موبائل پوری قوت سے گاڑی کے شیشے پہ دے مارا تھا

اوہ شٹ اوہ شٹ شٹ شٹ شٹ وہ حلق پھاڑ کر چلا رہا تھا یہ میں نے کیا کر دیا شٹ یہ نہیں ہو سکتا یہ نہیں ہو  
سکتا اللہ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے وہ زمین پہ بیٹھا چلا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ نہیں ہو سکتا اللہ آپ ایسا نہیں کر سکتے ہر بار میں ہی کیوں ہر بار ہارون شاہد ہی کیوں نہیں اللہ نہیں پلیز ایسا مت کریں آپ ہالے کو مجھے دے کر پھر چھین رہے ہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ زمین سے اٹھ کر اب اپنی گاڑی کو بوٹ سے ٹھوکر مار رہا تھا کبھی ہاتھوں سے مکے بنا بنا کر گاڑی پہ مارے جاتا اور چیختا جاتا

نہیں اللہ نہیں پلیز اسے مجھ سے مت چھینیں کوئی دے کر نہیں چھینتا ایسا کوئی نہیں کرتا اللہ ایسا کوئی نہیں کرتا اسکا غم بڑا تھا اسے وقت چاہئے تھا

وہ ہسپتال کے بیچ پہ بیٹھی چہرہ جھکائے روئے جا رہی تھی عمر خاموشی سے اس کے ساتھ ذرا سے فاصلے پہ بیٹھ گیا تھا اس نے کئی لوگوں کو روتے دیکھا تھا تڑپتے دیکھا تھا بلکہ اسکا جو کام تھا اس میں ہر آئے دن وہ ایسے لوگ دیکھتا تھا ایسی عورتیں دیکھتا تھا جن پہ ظلم ہوتا تھا جن کے ساتھ زیادتی ہوتی تھی جو روتی ہوئی تھانے اور کچہری آتی تھیں لیکن جو تکلیف اسکو اس لڑکی کے آنسو دیتے تھے ایسی تکلیف اسے آج تک نہیں ہوئی تھی

آپ مجھے سزا دینا چاہتی ہیں ناں اس نے بات کا آغاز کیا تھا ہالے نے اسکی طرف دیکھا بھی نہیں تھا مجھ سے بدلہ بھی چاہیے ہو گا آپ کو مجھے رسوا بھی کرنا ہو گا مجھ سے میرے محبوب لوگ بھی دور کرنے ہوں گے جس طرح میں نے کئے لیکن یہ سب آپ مجھ سے دور رہ کر نہیں کر سکتیں وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا ہالے نے مڑ کر اسکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس سب کے لئے آپ کو میرے ساتھ رہنا ہو گا ہر وقت ہر پل سایہ بن کر اور اس کے لئے آپ کو وہی کرنا ہو گا جو آپ کے بابا چاہتے ہیں

اندروہ جو آدمی ہے ناں وہ میری فیملی ہے میرا بھائی باپ دوست سب کچھ ہے وہ اسکو پلیز بچالیں جو وہ چاہتے ہیں وہ کر لیں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں جس دن وہ ٹھیک ہو کر آگئے اس دن آپ کو طلاق کا کاغذ ہاتھ میں تھا دوں گا جیسے آپ کہیں گی میں ویسا کروں گا آپ جو چاہیں گی بدلے میں دوں گا لیکن اندر اس بیڑ پہ لیٹے آدمی کو بچالینے وہ میرا خاندان ہے وہ آپ کا خاندان ہے آپ ان کے سامنے مجھے ذلیل کرنا چاہتی ہیں ناں میں خود سب کچھ قبول کر لوں گا بس ایک مہربانی کر دیں انکو بچالیں آپ کا انکار ان کو مار دے گا اور انکا مرنا بہت کچھ مار دے گا

ہالے بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی عمر تم نے مجھے بے بس کر دیا ہے میں اتنی مجبور ہو گی ہوں کہ مجھے اپنے باپ کی خواہش ماننی پڑے گی تم نے مجھ سے جو کچھ چھینا ہے تمہیں سب کا حساب دینا ہو گا یہ مت سمجھنا کہ تم مجھے آج حاصل کر لو گے آج کے بعد تمہارا ہر دن جہنم ہو گا ہر رات آگ جیسی میں تمہیں نہ زندہ رہنے دوں گی نہ خدا تمہیں موت نصیب کرے گا تمہیں حساب دینا ہو گا عمر مجھ سے میرے عزیز رشتوں کو بد ظن کرنے کا حساب بابا کو اگر میں تپتی دھوپ کورات کہنے کا کہتی تو وہ کہہ دیتے تھے لیکن آج تمہاری وجہ سے صرف تمہاری

## Posted On Kitab Nagri

وجہ سے ان کو میرا اعتبار نہیں ہے انکو تم پہ یقین ہے لیکن تم دیکھنا عمر میں تمہیں کہیں کا نہیں رہنے دوں گی آج کے بعد سے میرا ہر دن تم سے انتقام کے نام ہو گا تم دیکھنا عمر نے اسکو دور جاتے دیکھا تھا اور گہری سانس بھرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا کیا انتقام اتنے حسین بھی ہوتے ہیں؟ وہ بس سوچ ہی سکا

آدھا گھنٹہ بعد

ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ میں بس ایک چیز کا اضافہ ہوا تھا "صوفہ" اس صوفے پہ اس وقت ایک باریش سفید داڑھی والا قاضی بیٹھا تھا عمر حیات سیاہ ٹی شرٹ میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا ہالے معراج سلطان کے ساتھ ان کے بیڈ پہ بیٹھی تھی وہ تکیوں کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے ہلکا سا مسکرا بھی رہے تھے گواہ کے طور پہ شاہد حسین اور معراج کے ایک قریبی دوست ملک فرقان تھے عمر سنجیدہ سا بیٹھا تھا جبکہ ہالے کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا اسی وقت قاضی صاحب نے کچھ دعاؤں کے بعد ہالے سے اسکی رضامندی مانگی تھی

ہالے سلطان ولد معراج سلطان آپ کو عمر حیات ولد وہاج علی خان باعوض دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے

ہالے کا ذہن کہیں اور تھا وہ کوئی اور آواز سن رہا تھا (عمر ایسا نہیں کر سکتا)

## Posted On Kitab Nagri

قبول ہے اس نے سرگوشی کی تھی

(کون عمر حیات؟ کیا تم کوئی مذاق کر رہی ہو؟)

قبول ہے

(بے غیرت بے حیاء چلن تمہاری جرات کیسے ہوئی مجھے دھوکہ دینے کی)

قبول ہے سے

اب وہ آدمی ایسے ہی کچھ قلمات عمر کے سامنے دہرا رہا تھا لیکن ہالے اسکے جیسے کانوں پہ پردہ پڑ گیا تھا بیٹھی رہی

چپ گم سم خاموش اس سے کسی کاغذ پہ سائن لئے جارہے تھے وہ کئے جارہی تھی

نکاح کی رسم ختم ہو گئی تھی معراج اب عمر کو گلے لگا رہے تھے اسکو دعائیں دے رہے تھے عمر جواب میں کچھ کہہ

رہا تھا ہالے کو ساری آوازیں بے معنی لگی تھیں

معراج نے ہالے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اسکا سر ہنوز جھکا ہوا تھا

میری طرف دیکھو ہالے انہوں نے نرمی سے پکارا تھا

ہالے نے نم آنکھیں اٹھا کر انکو دیکھا تھا

مجھ سے ایک وعدہ کرو کرو گی؟

ہالے نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ اس وقت انکو کسی چیز کے لئے منع نہیں کر سکتی تھی

وعدہ کرو چاہے کچھ بھی ہو جائے چاہے میں زندہ رہوں یا مر جاؤں تم عمر کو نہیں چھوڑو گی



## Posted On Kitab Nagri

چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے چاہے تمہارے ساتھ کچھ بھی ہو جائے تم اسے نہیں چھوڑو گی اسے میری وصیت سمجھو ہالے عمر کو مت چھوڑنا

انکے لہجے میں التجاسی تھی

ہالے نے انکی طرف دیکھا تھا دل میں اٹھتے ابال کو با مشکل دبایا تھا اور ہلکی آواز میں بولی تھی

وعدہ کرتی ہوں بابا جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی کروں گی اور بس

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اس وعدے کے بعد اسکی برداشت جواب دے گئی

مجھے گھر جانا ہے بابا وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی

میرے گلے تو لگ جاؤ بیٹا انہوں نے بازو وا کئے تھے

جن لوگوں پہ آپ کو اعتبار ہے انکو تو گلے لگا چکے ہیں آپ میں ایسے ہی ٹھیک ہوں وہ تلخی سے بولی تھی

معراج کی چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا

جاؤ عمر تم پہلے ہالے کو گھر چھوڑ کر آ جاؤ انہوں نے عمر کی طرف دیکھ کر کہا تھا

میں خود جاسکتی ہوں

ہالے یہ میرا حکم ہے وہ سختی سے بولے تھے

ہالے نے زخمی نظروں سے عمر کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو

میرے باپ نے کبھی مجھ سے سختی سے بات نہیں کی

## Posted On Kitab Nagri

وہ بغیر کچھ کہے آگے بڑھ گئی تھی عمر اس کے پیچھے گیا تھا لیکن پھر دروازے پہ رکا تھا اسکی اوٹ میں کچھ فکس کیا  
معراج کو دیکھا

ہالے اور حسن کو خدا کے بعد تمہارے حوالے کر رہا ہوں عمر خیال رکھنا وہ دھیمے لہجے میں بولے تھے  
عمر نے سر ہلایا تھا اور باہر نکل گیا

گاڑی میں ہولناک خاموشی تھی ہالے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھی کل رات سے  
لے کر اب تک کے مناظر اسکی آنکھوں میں کسی فلم کی طرح چل رہے تھے اسکی بند آنکھوں سے نکلتے آنسو  
اسکے چہرے پہ قطار کی صورت بہہ رہے تھے عمر بار بار نظر اٹھا کر اسکو دیکھتا اور لب بھینچ لیتا جتنی تکلیف اسے  
اس لڑکی کے آنسو دیتے تھے وہ اتنا ہی روئے جا رہی تھی

آپ کچھ کھانا پسند کریں گی؟ یہاں قریب ہی ایک بہت اچھا ریستوران ہے وہ سامنے سڑک پہ نظر جمائے بول رہا  
تھا (اسکو رونے سے باز رکھنے کا ایک یہی طریقہ اس کے ذہن میں آیا تھا)

زہر لادو مجھے کم از کم اس ذلت سے تو جان چھوٹ جائے گی وہ بند آنکھوں سے بڑبڑائی تھی پھر یکدم آنکھیں  
کھول کر اسکی جانب رخ پھیر لیا تھا

تم تو آج بہت خوش ہو گے ہیں ناں؟ مجھے ذلیل کروالیا میری عزت نفس ختم کر دی میرے خاندان میں میری  
عزت دو کوڑی کی کر دی ایک ایک نیوز چینل پہ میری تصویر دکھائی جا رہی ہے میں بدنام ہو کر رہ گئی اور سب  
سے بڑی بات تم سے نکاح ہو گیا میرا اسکے گلے میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹکا تھا یہ نکاح نہیں ہے عمر یہ میری

## Posted On Kitab Nagri

تذلیل ہے تم نے آج مجھے میری نظروں میں گرا دیا جس آدمی نے مجھے اتنا ذلیل کیا بدنام کیا ساری رات مجھے اپنی گاڑی میں قید رکھا جسکی وجہ سے میرا خاندان مجھ سے چھوٹ گیا آج وہی انسان میرا شوہر بن کر میرے پہلو میں بیٹھا بے شک یہ ایک کاغذی رشتہ ہے لیکن یہ "ہے" اور جب تک یہ ہے تب تک میں روزمرتی رہوں گی لیکن زندہ میں تمہیں بھی نہیں چھوڑوں گی دیکھ لینا تم وہ کہہ کر رخ پھیر گئی تھی

عمر لب بھیجے سننا رہا

آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے؟ اسکا لہجہ سپاٹ تھا گاڑی روکو وہ دو ٹوک لہجے میں بولی تھی عمر نے اچھنبے سے اسکو دیکھا تھا لیکن گاڑی نہیں روکی گاڑی روکو وہ اب کے ذرا بلند لہجے میں بولی تھی مقابل کے کان تو گویا بند ہی تھے

I said stop the bloody car

وہ پوری قوت سے چلائی تھی عمر نے گاڑی روک دی تھی گاڑی کے رکتے ہی ہالے نے سیٹ بیلٹ اتارا تھا اور ٹھا کی آواز سے دروازہ مارتی اتر گئی تھی عمر گہری سانس بھرتا اسکے ساتھ ہی اترتا تھا سڑک ایسے سنسان تھی جیسے کوئی ڈائن گھوم گئی ہو ہالے تیز تیز قدموں سے چلتی جا رہی تھی

ہالے کیا کر رہی ہیں آپ کہاں جا رہی ہیں یہ علاقہ سیف نہیں ہے رک جائیں وہ پیچھے سے پکار رہا تھا

میرے پیچھے مت آؤ چلے جاؤ یہاں سے وہ مڑے بغیر بولی تھی

اسکی رفتار ہالے سے تیز تھی وہ جلد ہی اسکے پاس پہنچ گیا تھا اب وہ اسکے برابر چل رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میری بات سنیں یہاں پچھلے دو ہفتوں میں تین حادثات ہو چکے ہیں دو ڈکیتی کے اور ایک اغوا کا یہ علاقہ عورتوں کے لئے سیف نہیں ہے مجھے مجبور نہ کریں کہ میں جج صاحب کو کال کروں عمر نے موبائل فون ہاتھ میں لے لیا تھا اب وہ دبے دبے غصے سے بولا تھا

ہالے پوری کی پوری اسکی طرف مڑی تھی نظریں اسکے ہاتھ میں پکڑے موبائل فون پہ گئی تھیں عمر مبہم سا مسکرایا تھا (یہ دھمکی تو کام کر گئی زبردست)

ہالے دو قدم آگے آئی تھی اب وہ اسکے سامنے کھڑی گردن اونچی کئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ اس سے قد میں کافی بڑا تھا اسی اثناء میں اس نے پھرتی سے عمر کا موبائل اسکے ہاتھ سے لیا تھا اور پوری قوت سے زمین پہ دے مارا تھا اور اسکی طرف دیکھے بغیر آگے بڑھ گئی تھی

عمر بھونچکا رہ گیا

وہ نیچے جھکا اپنے موبائل کے پرزے اٹھانے لگا تب تک ہالے کافی آگے نکل گئی تھی اسی وقت گلی کے ایک چھوٹے سے مکان کی اوٹ سے ایک گنجسا آدمی نکلا تھا عمر نے اس آدمی کو دیکھا تھا لیکن آگے نہیں بڑھا ہالے نے اس آدمی کو دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا وہ آگے بڑھتی گئی جب وہ آدمی پوری طرح پھیل کر اس کے سامنے دیوار کی طرح کھڑا ہو گیا ہالے نے رک کر اسکو دیکھا تھا گلی کے آدھے کچے آدھے پکے مکان دلچسپی سے یہ منظر دیکھے گئے

یہ تو گیا عمر ہولے سے بڑبڑایا تھا اسی وقت ہلکی ہلکی بوند باندی شروع ہو چکی تھی

## Posted On Kitab Nagri

چلو بی جلدی سے نکالو جو کچھ بھی ہے چلو جلدی کرو ٹیم نہیں ہے زیادہ اسکے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا خنجر تھا میرے پاس تو بس ایک سونے کی پازیب ہے وہ اپنی آواز کے اندر مصنوعی سا خوف پیدا کرتی بولی تھی جو بھی ہے نکالو جلدی وہ خنجر کو گھماتے ہوئے کہہ رہا تھا وہ نیچے جھکی تھی اور جب اوپر اٹھی تو اسکی زرد ہیل اسکے ہاتھ میں تھی اس آدمی کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ہالے نے ہیل اسکے سر پہ دے ماری تھی اسکے جوتے میں شاید کوئی کیل تھی جو اس آدمی کے سر پہ لگی تھی خون کا ایک فوارہ تھا جو اسکے سر سے پھوٹا تھا خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا تھا ہالے نے اس پہ بس نہیں کی تھی وہ اپنی ہیل سے دھڑا دھڑا اسکے سر کندھو اور سینے پہ مارے گئی وہ شاید دہشت زدہ سا ہو گیا تھا تب ہی کوئی جوابی کارروائی کئے بغیر بھاگنے لگا ہالے اسکے پیچھے بھاگی تھی جب اس آدمی کا پیر پٹا تھا وہ منہ کے بل سڑک پہ گرا تھا اسکے سر سے نکلتا خون اب اسکے چہرے پہ پھیل چکا تھا بارش تیز ہو چکی تھی خون پانی کے ساتھ مل کر زمین پہ پھیلنے لگ گیا تھا ہالے اب بھی نیچے جھکی اسکو مارے جا رہی تھی

تمہیں میں ہی ملی تھی ستانے کو ہاں؟ اور کم مسلے ہیں میرے ساتھ جواب تم بھی آگئے ہاں؟ رات سے لے کر اب تک کیا کیا لٹا کر آئی ہوں میں بچا ہی کیا تھا میرے پاس جو اب تم لینے آگئے ذلیل انسان گھٹیا انسان شرم نہیں آتی تمہیں وہ چلاتی جاتی اور مارے جاتی پتہ بھی ہے میرے ساتھ ہوا کیا ہے کیا کیا جھیل چکی ہوں میں جانتے بھی ہو کسی لڑکی کو سکون کی سانس نہیں لینے دو گے تم ہیں ناں؟ وہ آدمی اب بری طرح کراہ



## Posted On Kitab Nagri

رہا تھا ہالے بھی شاید مار مار کر تھک چکی تھی تب ہی اس کے قریب ہی بیٹھ گئی عمر ذرا سے فاصلے پہ کھڑا اسکو دیکھ رہا تھا فحال وہ کسی قسم کی بد مزگی نہیں چاہتا تھا ہالے کو دل ہلکا کرنے کی ضرورت تھی تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ ہالے اس زخمی آدمی کے پاس بیٹھی پوچھ رہی تھی بارش تیز ہونے لگی تھی اس آدمی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ اسی طرح پڑا کر اہتا رہا

درد ہو رہا ہو گا ناں؟ وہ اب ہمدردی سے پوچھنے لگی تھی مجھے بھی تو ہو رہا ہے میں بھی تو تکلیف میں ہوں تمہیں بھلا زیب دیتا تھا اس طرح کسی لڑکی کا راستہ روکنا؟ کوئی شرم حیا کچھ باقی رہا ہے تم میں یا نہیں؟ معاف کر دو بی بی جان چھوڑ دو میری وہ رک رک کر بولا تھا

کیوں چھوڑ دوں جان ہاں میری بات کون سنے گا پھر؟ وہ غرائی تھی عمر بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھے گیا یہ جو آدمی ہے ناں اس نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا (اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں) اس نے مجھ سے میری عزت چھین لی مجھے جگہ جگہ بدنام کر دیا مجھے میری شادی سے اغوا کر کے لے گیا (آنکھیں اب ڈبڈبانے لگی تھیں) (میری شادی ٹوٹ گئی میرے منگیتر نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا اس آدمی کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی جب ہالے بلند آواز میں چلائی تھی

آنکھیں کھولے رکھو تمہیں سننا ہو گا مجھے وہ اب دوبارہ آنکھیں کھول چکا تھا

اس نے مجھ سے میرے گھر والے چھین لئے تمہیں پتہ ہے یہ بات اب میں کس کو بتا رہی ہوتی؟ ذرا دیر کو رکی تھی میں یہ بات مہر آپ کو بتاتی میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں بہت زیادہ (اسکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو

## Posted On Kitab Nagri

بہنے لگے تھے عمر نے رخ پھیر لیا تھا) یا پھر بابا کو بتاتی اس نے مجھ سے بابا کو بھی چھین لیا یا پھر ہارون کو بتاتی میں اس نے مجھ سے ہارون بھی چھین لیا (وہ بری طرح رونے لگی تھی بلند آواز میں) اس نے ہاتھ سے عمر کی جانب اشارہ کیا تھا اس نے میری زندگی برباد کر دی ہے کل تک میں ایک ملکہ تھی لوگ میرے ہاتھ چومتے تھے لڑکیاں میرے جیسی قسمت کی دعا کرتی تھیں لیکن ایک ہی رات میں پتا ہے ایک ہی رات میں اس نے مجھے تخت سے زمین پہ پھینک دیا (وہ بلک بلک کر رو رہی تھی اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں) عمر کے برداشت کی حد ختم ہو گئی تھی تب ہی اٹھ کھڑا ہوا

چلیں ہالے اب بس بہت ہو گیا ہم لیٹ ہو رہے ہیں وہ سنجیدگی سے بولا تھا اسی وقت بارش ایک دم سے تیز ہو گئی تھی بوندیں تڑا تڑبڑ سے جارہی تھیں ہالے بھیگ گئی تھی لیکن اسکو جیسے فرق نہ پڑتا ہو اس آدمی کا خون اب اسکے سر پہ جم گیا تھا ہالے کی نظر جیسے ہی اسکے سر پہ پڑی یکایک وہ ہنسنے لگی پیٹ پہ ہاتھ رکھے گردن پیچھے پھینکے وہ ہنستی جارہی تھی کرب ناک ہنسی (عمر کو اس وقت اسکی ہنسی رونے سے زیادہ بری لگی) جتنا درد تمھیں... ہو رہا ہے.. ناں اس سے.. اس سے زیادہ مجھے.. ہو رہا ہے وہ ہنستے ہوئے بامشکل بول رہی تھی میرا دل.. میرا دل پھٹ رہا ہے.. ذلت بڑی گندی چیز ہوتی ہی.. بڑی گندی اور مجھے یہ جھولی بھر کر دے دی گئی ہے اسکی ہنسی تھمی تھی آنسو ایک بار پھر آنکھوں میں بھرنے لگے تھے

تم جانتے ہو مجھے سب سے زیادہ دکھ کس بات کا ہے وہ اب اس آدمی کو دیکھتی پوچھ رہی تھی تمھیں کیسے پتہ ہو گا میں بتاتی ہوں اسکے حلق میں آنسوؤں کا ایک گولہ سا اٹکا تھا سب سے زیادہ دکھ مجھے اس بات کا ہو رہا ہے کہ بچو کو

## Posted On Kitab Nagri

میرا خیال نہیں آیا نکاح کرتے؟ آنسو بہہ رہے تھے یا بارش کے قطرے پتہ نہیں چلتا تھا اس برستی بارش نے اسکے آنسو چھپا لئے تھے

اور سب سے زیادہ دکھ ہو رہا ہے دادا جان کا انہوں نے کہا.. کہا کہ نکل جاؤ ہاں انہوں نے یہی کہا اس نے روتے ہوئے ہچکی لی تھی اور سب سے زیادہ دکھ ہو رہا ہے اماں کا انہوں نے کہا چلی جاؤ ہالے یہ نہیں سوچا کہ ہالے کہاں جائے؟ اسکا ہے ہی کون؟ اگر میری جگہ بجو ہوتیں تو کیا اماں انکو گھر سے نکالتیں؟ تم خود بتاؤ وہ اس آدھے مرے وجود سے پوچھنے لگی خیر چھوڑو اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر شروع ہو چکی تھی عمر بارش میں بھگتا اسکو دیکھتا رہا وہ اسکا دل ہلکا ہونے دینا چاہتا تھا

اور ہا ہارون اسکا کیا؟ وہ آدمی اس سارے وقت میں اب بولا تھا ہالے نے مڑ کر اسکو دیکھا تھا اور مسکرائی تھی وہ دکھ نہیں ہے۔ وہ۔ ناسور ہے وہ زخم ساری زندگی نہیں بھرے گا ساری دنیا آپ کو چھوڑ دے دوست کو نہیں چھوڑنا چاہئے وہ چھوڑتا ہے ناں تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے بھرے بازار میں آپ کے منہ پہ جوتا مارا ہو جیسے کسی نے آپ کے دل کو مٹھی میں لے کر اتنا دبایا ہو کہ خون رسنے لگے وہ آسمان کی طرف منہ کئے کہے جارہی تھی جیسے کسی نے آپ کے جسم کے ایک تیز دھار آلے سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہوں بڑی تکلیف ہوتی ہے بڑی تکلیف اللہ کسی دشمن کو بھی دوستوں کے دکھ نہ دکھائے میں تمہیں بتاؤں کسی سے اگر بدلہ لینا ہو تو کیا کرو؟ اس سے اسکا دوست چھین لو وہ خود ہی مر جائے گا اس آدمی نے اس نے مجھ سے میرا دوست چھینا ہے اسکو اللہ پوچھے گا اس نے مجھ سے میرے باپ کو چھینا۔۔۔ ارے ہاں میرا باپ تو ہسپتال میں ہے وہ ماتھے پہ

## Posted On Kitab Nagri

ہاتھ مارتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اسکے بال موٹی موٹی لٹوں کی صورت اسکے چہرے کے اطراف میں چپکے ہوئے تھے

مجھے جانا ہو گا بھائی سوری خون کے لئے تھینکو مجھے سننے کے لئے تم ایک بہت اچھے listener ہو اللہ تمہارے کانوں کو سلامت رکھے مجھے جانا ہو گا میں اپنے باپ سے ناراض ہو کر آئی ہوں انکے گلے لگنا ہو گا اوکے؟ وہ آدمی خاموشی سے اسکو دیکھتا رہا ہالے نے اس پہ ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ گئی عمر بھی اس کے پیچھے گیا تھا اس کے ہاتھ میں اب چھوٹا بھداسا موبائل تھا جس پہ ہالے ٹرک بھی چڑھا لے تو ٹوٹ ہی نہ سکے

سلطان منزل میں ایسا سناٹا تھا جیسے کوئی ڈائن گھوم کر گئی ہو ایسی ہولناک خاموشی جیسے قبرستانوں پہ ہوتی ہو ہر کوئی ایک دوسرے سے چھپتا پھر رہا تھا اسی وقت فروا اپنے لان کے ایک کونے میں فون کان سے لگائے کھڑی تھیں ان کے چہرے پہ برہمی تھی بھوری آنکھوں میں غصہ تھا

آپ وعدہ خلافی کیسے کر سکتے ہیں مرزا صاحب یہ عمر حیات کون ہے؟ اور اس سب میں وہ کیسے شامل ہو گیا جو کچھ آپ نے کیا ہے وہ ڈیل کا حصہ نہیں تھا وہ ہسپتال کی فوٹیجز اور ریسٹوران والی تصاویر آپ کو یہ سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی آخر؟ آپ کو کیا لگتا ہے وہ لڑکا عمر وہ خاموش بیٹھے گا نہیں مرزا صاحب نہیں وہ ایسی قیامت برپا

## Posted On Kitab Nagri

کرے گا کہ سارا جہان دیکھے گا مجھے جواب دیجئے کہ آپ نے مجھے ڈبل کر اس کیوں کیا آپ مجھے جواب دہ ہیں وہ دبا دبا غرار ہی تھیں

دیکھیں مسز سلطان میں خود نہیں جانتا کہ عمر حیات کو بیچ میں کون لایا اور کیسے لایا اس نے کچھ عرصہ قبل میرے بیٹے کی پارٹی پہ ریڈ مارا تھا ہو سکتا ہے نوح نے بدلہ لیا ہو اور اگر لیا بھی ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے ایسی قیامتیں ہم جیسے فرعونوں نے بہت دیکھ رکھی ہیں اور آپ کو کیا میں کوئی پروفیشنل اغوا کار لگتا ہوں؟ جو اتنی پلاننگ کے ساتھ اس لڑکی کو اغوا کروں گا آپ کس فوٹیج کی بات کر رہی ہیں کونسی تصاویر میں کچھ نہیں جانتا آپ کی اور میری ڈیل اس لڑکی کو ایک رات گھر نہ پہنچنے دینے کی ہوئی تھی اور یہ کام میں نے کر دیا اب وہ کس کے ساتھ آئی کیوں آئی اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے امید ہے اب تک آپ میرا کام کر چکی ہوں گی انکا لہجہ بے لچک تھا ہو جائے گا آپ کا کام سپر بنوا لئے ہیں میں نے بس سائن چاہئے انکا دھیان بٹا ہوا تھا لہجہ بجھا ہوا

تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ تھا جو انکو تنگ کر رہا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔



## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

اسی وقت انہوں نے سفیر کو اپنی گاڑی کی طرف جاتے دیکھا انہوں نے سفیر کو آواز دے کر روکا تھا وہ بادل  
نخواستہ رک گیا تھا فرو تیز تیز قدم چلتی اس کے قریب آئی تھیں اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے  
کھڑے تھے

کہاں جا رہے ہو تم؟ خود کو بامشکل نارمل رکھتے وہ پوچھ رہی تھیں

بڑے پاپا کے پاس ہسپتال جا رہا ہوں وہ سخت بے زار تھا

تم باپ بیٹا پاگل ہو گئے ہو؟ انکی بیٹی ہمارے منہ پہ کالک مل کر چلی گئی ہے اور تم لوگوں کی خد متیں ہی نہیں ختم  
ہو رہیں؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارا باپ گیا ہے اور اب تم؟ بیٹے ضرورت کیا ہے آخر؟ وہ سخت کوفت زدہ تھیں

## Posted On Kitab Nagri

مئی وہ میرے بڑے پاپا ہیں کل رات جو کچھ بھی میں نے کہا وہ اسی وجہ سے ہسپتال میں ہیں انکی گھٹیا بیٹی کی وجہ سے میں انکو نہیں چھوڑ سکتا آپ اپنی سازشیں خود تک محدود رکھیں تو بہتر ہو گا اور میرے معاملات سے دور رہیں وہ کاٹ دار لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا فروا خاموشی سے واپس چلی گئی تھیں انکا ذہن الجھا ہوا تھا

سارے راستے ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی ہالے خاموشی سے کھڑکی کے باہر بھاگتی ٹریفک کو دیکھتی رہی بارش اپنے جو بن پہ تھی جیسے آج ہی سارے بادلوں نے ایک ساتھ برسنے کا تہیہ کر لیا ہو جیسے ہی انکی گاڑی ہسپتال کے باہر آکر رکی سامنے سے ہی رپورٹرز کا ایک ہجوم انکو اپنی طرف آتا دکھائی دیا عمر نے بے زاری سے انکو دیکھا تھا اور پھر ہالے کی طرف دیکھا کر بولا تھا

آپ ان کے سامنے کچھ نہیں کہیں گی اوکے؟ عمر اسکی طرف دیکھتا تنبیہی انداز میں بولا تھا ہالے بغیر جواب دیئے گاڑی سے اتر گئی تھی وہ بھی دوسری طرف سے اتر آیا تھا ہالے کا لباس اب بھی ہلکا ہلکا گیلیا تھا سیاہ دوپٹہ سر پہ جمار کھا تھا آنکھوں میں گہرا کرب لئے وہ عمر کی معیت میں رپورٹرز کے ہجوم میں راستہ بناتی چلتی جا رہی تھی ایس پی صاحب کل رات سے آپ اپنی غیر موجودگی کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟۔

## Posted On Kitab Nagri

عمر سر آپ پہ الزام ہے کہ آپ نے مشہور بزنس ٹائٹلون سفیر سلطان کی ہونے والی بیوی اور شاہد حسین صاحب کی بھانجی کو اغوا کر رکھا ہے؟ سر آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟ کل رات سے آپ بغیر کسی اطلاع کے منظر عام سے غائب ہیں آپ کے پاس کوئی جواب ہے؟

سلطان فیملی سے آپ کا کیا تعلق ہے؟ مس ہالے سلطان سے آپ کا کیا تعلق ہے سر جواب دیں کچھ بتائیں سر؟ معتد آوازیں ان گنت الزام اور طنزیہ جملوں کو نظر انداز کرتا وہ ہالے کے بالکل قریب چلتا ہسپتال کے اندر داخل ہو گیا تھا ابھی وہ اور آگے جاتے جب ہالے ان رپوٹرز کی جانب مڑی تھی اسکی آنکھیں پر سکون تھیں چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری وہ سڑک پہ بیٹھی پاگلوں کی طرح ہنستی اور روتی ہوئی ہالے سے بہت مختلف لگ رہی تھی وہ رکی تھی تو انکے پیچھے بھاگتے رپوٹرز بھی رکے تھے لیکن بس انکے قدم ہی رکے تھے زبانی نہیں

آپ کو جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھیں میں آپ کے تمام سوالات کا جواب دینے کو تیار ہوں وہ انکی جانب دیکھتی پر سکون لہجے میں کہہ رہی تھی باہر اب بھی بارش برس رہی تھی

میڈم آپ کا ایس پی عمر حیات سے کیا تعلق ہے کل رات آپ اپنی شادی سے کیوں غائب ہوئیں؟

ایس پی عمر حیات سے کل تک میرا کوئی تعلق نہیں تھا لیکن آج اس نے عمر کی طرف طنزیہ سی نظر دیکھا تھا آج انکا اور میرا نکاح ہو گیا ہے سو اس لحاظ سے یہ میرے شوہر ہیں اور رہی بات میری شادی سے غائب ہونے کی تو ایس پی سر نے مجھے میری شادی کی رات اغوا کر لیا اور ساری رات مجھے جس بے جا میں رکھا (عمر نے بے اختیار اپنا ماتھا سہلایا تھا) انکی وجہ سے میری اور میرے خاندان کی بدنامی ہوئی ہمارے خاندان کی نیک نامی پہ حرف آیا

## Posted On Kitab Nagri

اور میں اب تک ٹراما کے زیر اثر ہوں انکی وجہ سے میرے والد کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے وہ اسی ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں وہ بول کر خاموش ہو چکی تھی

رپوٹرز کا شور ایک بار پھر بلند ہوا تھا

اگر آپ کے ساتھ اتنا ہی ظلم ہوا تھا تو آپ اب تک ان کے ساتھ کیوں ہیں اور آپ نے ان سے نکاح کیوں کیا؟ جسٹس معراج سلطان کی کنڈیشن اب کیسی ہے؟ کیا یہ شادی آپ کے والد کی مرضی سے ہوئی ہے کیا آپ مستقبل میں عمر صاحب کے ساتھ رہیں گی یا آپ دونوں اپنے راستے جدا کرنے والے ہیں؟ عمر حیات صاحب آپ ان الزامات کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ ان سب کو قبول کرتے ہیں اگر ہاں تو ان سب کے پیچھے کیا وجہ رہی؟

ہالے نے ہاتھ اٹھا کر انکو خاموش کروایا تھا عمر غیر آرام دہ سا اسکے ساتھ کھڑا تھا

میرے والد صاحب اب خطرے سے باہر ہیں اسکا لہجہ اب بھی پرسکون تھا اور مستقبل میں میں ہالے سلطان عمر حیات کو کورٹ میں لے کر جانے والی ہوں انکو ہر زیادتی کا حساب دینا ہو گا میں ان پہ ہتک عزت کا دعوا کرتی ہوں اور مجھے اغوا کرنے اور جس بے جا میں رکھنے کے لئے ان سے حساب مانگتی ہوں سی یو گائیز ان دی کورٹ وہ بول کر آگے بڑھ گئی تھی جبکہ عمر جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہیں کھڑا رہ گیا تھا

سر آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ آپ کی منکوحہ نے جو الزام آپ پہ لگائے اور مستقبل میں آپ کا لائحہ عمل کیا ہو گا

؟

## Posted On Kitab Nagri

آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے نیلی شرٹ پہنے مائیک پکڑے کھڑے لڑکے سے سوال کیا تھا

سنان غفار وہ با اعتماد سا بولا تھا

عمر نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا تھا

میں پچھلے ہفتے کو رنگی تھانہ گیا تھا دورے پہ آپ کو دیکھا تھا میں نے وہاں آپ کی بیوی نے آپ پہ ایف آئی آر کٹوائی تھی کہ آپ نے ان سے جھوٹے وعدے کئے اور فراڈ کر کے ان سے شادی کی کہ جس مکان میں آپ رہتے ہیں وہ آپ کا ذاتی ہے؟ اور یہ کہ آپ انکو ماہانہ خرچہ بھی پورا نہیں دیتے یہی ہوا تھا ناں؟ وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا اس لڑکے کے کان سرخ ہوئے تھے

سر آپ پبلک فگر ہیں میں نہیں آپ میری ذاتی زندگی کو اس طرح ڈسکس نہیں کر سکتے

Ohh really ?i just did bro

وہ طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا مجھے میں ہلکے ہلکے قہقہے گونجے تھے

اور آپ کا نام تو یاد ہے مجھے اس نے ایک ادھیڑ عمر رپورٹر کی جانب اشارہ کیا تھا آپ سے تو کورٹ میں ملا تھا میں آپ کی بیوی نے آپ پہ کیس کیا تھا ناں؟ انکا کہنا تھا کہ آپ نے انکے ابا کا دکان جو کے ترکے میں آپ کی بیوی کو ملا بیچ دیا ہے اور اس کے علاوہ آپ نے انکا تمام زیور انکی اجازت کے بغیر کہیں گروی رکھوا دیا ہے کچھ یہی الزامات تھے آپ پہ وہ اب بھی مسکرا رہا تھا اس آدمی کا رنگ اڑ گیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

سر آپ یہاں ہمارے سوالات کے جواب دینے کے لئے آئے ہیں یا ہم پہ طنز کرنے آپ یہ مت بھولیں کہ ہم پبلک فگر نہیں ہیں آپ ہم عام عوام ہیں اور آپ قوم کے رکھوالے اگر آپ جیسے لوگ ہی اغوا اور فورس میرج کے جرم میں پھنسے ہوں گے تو ہمارا کیا ہو گا مجمعے میں سے ایک ستائیس اٹھائیس سالہ رپوٹر کی آواز آئی تھی اب کے عمر کھل کر مسکرایا تھا

بی بی میں طنز تو نہیں کر رہا اور میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ میں پبلک فگر نہیں ہوں بات صرف یہ ہے کہ پبلک فگرز کی بھی "بیویاں" ہوتی ہیں اور وہ ناراض بھی ہوتی ہیں جس طرح ان دونوں بھائیوں کی بیویاں ہوئی تھیں اور جس طرح آپ دونوں کی بیویوں نے صلح کے پرچم بلند کئے ہیں اسی طرح میری زوجہ کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا بیویاں تو الزام لگاتی رہتی ہیں اصل مرد وہی ہے جو سروائیو کر جائے نرمی اور محبت سے بیوی کو سمجھائے جس طرح ان دونوں بھائیوں نے کیا کیوں بھائی اب جاسکتا ہوں میں باقی بات آپ دونوں سمجھا ہی دیں گے اپنے ساتھیوں کو وہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ بولتا آگے بڑھ گیا تھا مجمعے میں کئی اوازیں ابھری تھیں جنکو وہ پیچھے سے ہاتھ ہلاتا

That's all for today

کہتا آگے بڑھ گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اسکے قریب ہی دیوار کی اوٹ میں کھڑی تھی وہ اکیلی نہیں تھی اسکی سہیلی مدحت پاس کھڑی تھی وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھی پریشانی سے تشویش سے ہالے نارمل انداز میں جواب دے رہی تھی جیسے جو کچھ بھی ہوا عام سی بات تھی (تو یہ طے تھا کہ سلطان خاندان کا بھرم نہیں ٹوٹے گا؟)

چلیں؟ وہ اس کے قریب کھڑا ہو کر بس ایک ہی لفظ بولا تھا ہالے نے ایک قہر آلود نظر اس پر ڈالی تھی مدحت سے کوئی بات کی تھی اور پھر عمر کو جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گئی تھی وہ اسکے پیچھے چلنے لگا تھا وارڈ کے قریب پہنچ کر انکو کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا کچھ تھا جو نارمل نہیں تھا ہالے کا دل زور سے دھڑکا تھا اسی وقت ڈاکٹر عبدالحفیظ باہر آئے تھے انکا چہرہ ستا ہوا تھا

کیا ہوا ہے ڈاکٹر؟ جج صاحب کی طبیعت پھر سے خراب ہوئی ہے کیا؟ کیسے ہیں وہ؟ عمر بے قراری سے پوچھ رہا تھا ہم نے آپ کو کئی دفع کالز کیں .. سر آپ نے اٹینڈ نہیں کی جج صاحب کو آپ دونوں کے جاتے ہی ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا ہم نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ہم انکو نہیں بچا سکے الفاظ تھے کہ پگھلا ہوا سیسہ ہالے کو اپنی ساری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی اس نے بے یقینی سے اپنا دل تھام لیا تھا

کیا بکو اس کر رہے ہو تم بالکل ٹھیک تھے میرے ماموں بالکل ٹھیک کچھ نہیں ہو سکتا انکو آگ لگا دوں گا تمہارے سارے ہسپتال کو اس نے ڈاکٹر کو کالر سے پکڑ کر دیوار سے لگالیا تھا انکو کچھ نہیں ہو سکتا وہ میرا واحد خاندان ہیں میں مار دوں گا تم سب کو بکو اس کرتے ہو تم میرے ماموں بالکل ٹھیک تھے وہ انکو دیوار سے لگائے ان پہ غرارہا تھا اسکی آنکھوں میں شاک تھا لوگ جمع ہونے لگے تھے وہ عمر کو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

بول کون آیا تھا اندر بتاؤ مجھے؟ منع کر کے گیا تھا ناں میں کیا تھا یا نہیں بولا تھا نہ میں نے میرے علاوہ کسی کو اندر مت جانے دینا کیوں جانے دیا بولو کیوں؟ وہ بری طرح چلا رہا تھا چیخ رہا تھا جبکہ ہالے اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا وہ اسی طرح کھڑی تھی

شناکڈ

اسکی آنکھیں خشک تھیں زبان مقفل تھی قدم برف تھے اسکی ساری دنیا رکھ ہو گئی تھی وہ دھیرے دھیرے ہسپتال کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھتی چلی گئی اسکی آنکھیں پتھر اگئی تھیں وہ سانس تک نہیں لے پارہی تھی (میں بابا کو لے کر آؤں گی حسن) اس کے حلق میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹکا تھا (میرے گلے تو لگ جاؤ بیٹا) اسکے ذہن میں کئی آوازیں گونج رہی تھیں عمر اب بھی چلا رہا تھا شاید رو بھی رہا تھا لیکن وہ عمر کو نہیں دیکھ رہی تھی وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی وہ کچھ نہیں سن رہی تھی اسکو ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسکے دل میں کوئی تیز دھار بر چھی گھسیڑ دی ہو یا پھر کوئی زہر بھرا تیر تکلیف سی تکلیف تھی

عمر اب وارڈ کے اندر آ گیا تھا سامنے بیڈ پہ معراج سلطان کا بے جان وجود تھا عمر نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں وہ بھاگ کر ان کے قریب پہنچا تھا اور دیوانہ وار انکی نبض ٹٹول رہا تھا انکے دل پہ اپنا کان پتا ہوا ہاتھ رکھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے وہ کبھی نہیں روتا تھا نفیسہ کہتی تھیں عمر کی آنکھوں میں ایسے پتھر ہیں جن سے کبھی چشمہ نہیں پھوٹ سکتا

میں نہیں مانتا... میں مان ہی نہیں سکتا آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا آپ نہیں مر سکتے..... میں آپ کو مرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ ماموں آپ یہ نہیں کر سکتے پلیز یہ نہ کریں یار مجھے اکیلا نہ چھوڑیں میں کہاں جاؤں گا میرا کون ہے آپ نے مجھے ہالے کے ساتھ کیوں بھیجا؟ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا میرے تو واحد دوست آپ ہیں میرا بھائی میرا باپ سب کچھ آپ ہیں آپ مجھے نہیں چھوڑ سکتے آپ یہ نہیں کر سکتے دیکھیں میں ریلیشن شپ ٹائٹل استعمال کر رہا ہوں یار میں اکیلا ہو جاؤں گا مجھے مت چھوڑیں وہ انکے پاس بیڈ پہ بیٹھا انکے ہاتھ پہ چہرہ گرائے روتے ہوئے کہہ رہا تھا اللہ میرے ساتھ ایسا نہ کریں میں اتنا مضبوط نہیں ہوں میں کیا کروں اللہ آپ نے کیوں کر دیا ایسا میں نہیں سنبھال سکتا ہالے کو حسن کو میں انکو کیسے سنبھالوں ماموں میں خود اکیلا ہو جاؤں گا آپ نے وعدہ کیا تھا آپ نے کہا تھا مجھے نہیں چھوڑیں گے آپ نہیں چھوڑ سکتے وہ کبھی بچپن میں بھی ایسا نہیں رویا تھا جس طرح وہ آج رو رہا تھا

www.kitabnagri.com

اسی وقت سفیر اور شمس ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے انکے پیچھے ہی ہارون اور شاہد بھی آئے تھے سفیر نے آتے ہی عمر کو گردن سے پکڑ کر دور ہٹایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

گھٹیا انسان تمہاری جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی دفع ہو جاؤ یہاں سے تمہاری وجہ سے میرے بڑے پایا چلے  
گئے تم انکے وارث نہیں ہو انکا وارث میں ہوں تم کس حق سے انکے پاس بیٹھے ہو؟ کس نے دیا تمہیں یہ حق؟ وہ  
سرخ آنکھوں کے ساتھ چلا رہا تھا

عمر کے کانوں میں کئی سال پرانی ایک آواز گونجی تھی

(میرے ساتھ گھر چلو اور فیملی کا حصہ بنو ورنہ ایک دن جب میں مر جاؤں گا تمہیں میرے جنازے پہ بھی کوئی  
نہیں چھوڑے گا)

مجھے بس تھوڑی دیر انکے پاس رہنے دو پلیر وہ چہرہ جھکائے گیلی آواز میں بولا تھا  
شمس رو رہے تھے ہارون کی آنکھیں نم تھیں

تم یہاں سے خود جاؤ گے یا میں تمہیں دھکے مار کر نکالوں تمہاری وجہ سے میری بہن بیوہ ہو گئی انکے بچے یتیم ہو  
گئے اب اور کیا چاہتے ہو شاہد حسین روتے ہوئے اس پہ چیخ رہے تھے

ان کے بچے؟ اوہ خدایا ان کے بچے؟ عمر کے دماغ میں یکدم ہالے کا خیال آیا تھا وہ وارڈ کے باہر ہی تھی کیا ان  
لوگوں نے اسے دیکھا نہیں؟ وہ انکی طرف دیکھے بغیر باہر بھاگا تھا

وہ باہر نہیں تھی وہ ہر وارڈ میں اسکو ڈھونڈ رہا تھا ہر ایک کو روک روک کر اسکا پوچھ رہا تھا وہ وہاں نہیں تھی وہ کہیں  
نہیں تھی اس نے تمام باتھ رومز چیک کر لئے وہ وہاں بھی نہیں تھی

وہ ہسپتال کے کوریڈور میں سر پکڑے کھڑا تھا



## Posted On Kitab Nagri

(میں حسن اور ہالے کو خدا کے بعد تمہارے حوالے کر رہا ہوں عمر)

یہ کیا کر گئے ہیں آپ یہ کیسی ذمہ داری مجھ پہ ڈال گئے ہیں دیکھیں میں تو ایک دن بھی نہیں نبھاسکا میں نہیں کر سکتا بے بسی کے مارے اسکی آنکھیں ایک بار پھر نم ہونے لگیں تب ہی اسکو سیڑھیوں کے قریب ایک سیاہ دوپٹہ نظر آیا وہ آہستگی سے چلتا اس کے قریب گیا وہ ہالے تھی سیڑھیوں پہ بیٹھی ہر اسان نظروں سے یہاں وہاں دیکھتی ہالے عمر اسکے قریب ہی ایک سٹیپ پہ بیٹھ گیا ہالے کو دیکھ کر اس نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا

ہالے نے مڑ کر اسکو دیکھا تھا اس کی سیاہ آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھیں

ہالے آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں؟ وہ بدقت بول پایا تھا

ہالے نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا

بابا۔۔۔۔۔ وہ رکی تھی کیا۔ بابا.. کیا واقعی وہ؟ وہ الفاظ ادا بھی نہیں کر پائی تھی کوئی بھی اولاد نہیں کہہ سکتی

کیا تم نے خود دیکھا؟ تم..... نے چیک کیا؟ اسکی آنکھوں میں خوف تھا امید تھی

www.kitabnagri.com

عمر کی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا

میں نے۔۔ میں نے دیکھا انکو میں نے۔۔۔ محسوس کیا وہ سانس نہیں لے رہے تھے وہ نہیں رہے ہالے وہ

نہیں رہے میں کیا کروں وہ نہیں رہے اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گر لیا تھا

عمر کیا کیا تھوڑی دیر کے لئے انکو زندہ نہیں کر سکتے؟ وہ ایسے لہجے میں بولی تھی کہ عمر کا کلیجہ کٹ کر رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

میں ان کے گلے نہیں لگی تھی عمر کاش میں لگ جاتی کاش میں وقت کو پیچھے کر پاتی کیا تم کر سکتے ہو؟ میں ان سے ان سے ناراض نہ ہوتی کاش وہ رک رک کر بول رہی تھی اسکی آنکھوں سے ایک قطرہ بھی نہیں گرا تھا لیکن روح جیسے قبض ہو رہی تھی

ہمارے کسی اپنے کے چلے جانے کے بعد انکی کسی نہ مانی گئی بات کا گلٹ دنیا کے ہر گلٹ سے بڑا ہوتا ہے

آپ آپ رو لیں پلیر وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا

ہالے نے نظر اٹھا کر اسکو دیکھا تھا

تم کتنے منحوس ہو عمر وہ اسکو دیکھتے ہوئے کرب سے کہہ رہی تھی تم جب سے میری زندگی میں آئے ہو تم سب کچھ کھا گئے تم بہت منحوس ہو آسیب ہو تم آسیب

میڈے کول ہکڑا واحد رشتہ ہا پیا توں انہی کوں بھی کھا گیا نین عمر تیکوں اللہ پوچھے

عمر شل سا اسکو دیکھے گیا اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا اس کے پاس الزام دینے کو کوئی نہیں تھا

www.kitabnagri.com

سلطان منزل میں صف ماتم بچھی تھی بڑے سے لان میں بیچ و بیچ رکھا معراج سلطان کا بے جان وجود اور ان کے بالکل قریب بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر روتی حسینہ یوسف سلطان کو بار بار غشی کے دورے پڑتے تھے مہر بھی عورتوں کے ہجوم میں بیٹھی بار بار اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتی تھی حسن ذرا دور مردوں کے ساتھ بیٹھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سو گوران آکر شمس کے بعد اسکو پر سادیتے تھے اسکے آنسو بہہ رہے تھے جنہیں وہ بار بار اپنی آستین سے رگڑتا تھا عمر کو دروازے کے باہر ہی روک لیا گیا تھا وہ بے بسی اور غصے کے مارے چکر پہ چکر لگا رہا تھا عورتوں کے ہجوم میں ایک سیاہ آنکھوں والی لڑکی بھی تھی اسکی آنکھیں اب بھی خشک تھیں وہ رو نہیں رہی تھی وہ کسی کو دیکھ نہیں رہی تھی عورتوں نے اسکو کئی بار رلانے کی کوشش کی تھی اسکے چہرے پہ ہلکے تھپڑ مارے تھے لیکن وہ ایسے بیٹھی رہی جیسے کوئی پتھر کا مجسمہ اسکی نظریں کسی غیر مرئی نکتے پہ جمی تھیں

حسن نے اسکو دیکھا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے قریب آیا تھا ہالے کو اس طرح دیکھ کر اسکا دل مزید کٹتا تھا اسکی جان نکل رہی تھی وہ آہستگی سے اس کے پاس آکر بیٹھا تھا اسکو کچھ کہنے کی بجائے وہ چہرہ جھکائے روتا گیا روتا گیا یہاں تک کہ اسکی ہچکیاں بندھ گئیں ہارون اسکو دیکھتے ہوئے آیا تھا اور اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھے کچھ کہہ رہا تھا کوئی تسلی کوئی دلاسا کوئی صبر کی تلقین ہالے نے ایک جھٹکے سے ہارون کا ہاتھ حسن کے کندھے سے ہٹایا تھا

میرے۔۔۔ بھائی۔ کو اور مجھے۔۔۔ تمہارے سہاروں کی ضرورت نہیں ہے ہارون شاید وہ کاٹ دار لہجے میں بولتی حسن کو اپنے ساتھ لپٹا گئی تھی سہارا ملتے ہی حسن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا تھا

تم نے.. کہا تھا تم بابا کو لے کر آؤ گی تم نے کہا تھا ہالے تم نہیں لاسکی تم... تم جھوٹی ہو تم سب جھوٹے ہو کوئی مجھے میرا باپ نہیں لاکر دے سکا..... تم لوگوں کے۔۔۔۔۔ مسلے میرا باپ کھا گئے... تم لوگوں کی دشمنیاں

## Posted On Kitab Nagri

میرے باپ کی جان لے گئیں وہ روتے ہوئے خود کو ہالے کے حصار سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا جسے ہالے  
ناکام بنائے ہوئے تھی

تم سب لوگ . تم سب ایک دن سیٹ ہو جاؤ گے تم سب اسٹیبیل ہو جاؤ گے۔۔ ظلم تو میرے ساتھ ہوا ہے ہالے  
میں کہاں جاؤں وہ چلا نہیں رہا تھا اسکی آواز دھیمی تھی اتنی کہ بس ہالے ہی سن سکے (وہ ہجوم میں اپنی بہن کو برا  
نہیں کہہ سکتا تھا)

اسی وقت میت کو اسکی آخری آرام گاہ تک لے جانے کا شور بلند ہوا تھا ہالے کے دل سے جیسے خون رسنے لگا تھا  
حسن بے اختیار سیدھا ہوا تھا

یہ لے جائیں گے ہالے یہ بابا کو لے جائیں گے ہم یتیم ہو جائیں گے میں یتیم ہو جاؤں گا میرا دل پھٹ رہا ہے یار  
اسکے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی شاہد نے اسے کندھوں سے تھام کر اٹھایا تھا نوال اب ہالے کے پاس آگئی  
تھیں اور اسکو سینے سے لگا لیا تھا کچھ بھی ہو یہ وہی بچی تھی جس کو انہوں نے اپنی گود میں کھلایا تھا جس کی  
شرارتوں سے انکا گھر گونجتا تھا جو ہمیشہ ان سے حساب بے باک کرتی تھی جسکی وجہ سے انکا بیٹا ازیت میں تھا  
لیکن ہالے کی یہ حالت دیکھ کر انکا دل کٹ رہا تھا

تم رولو میری جان میرا بچہ دل ہلکا کر لو وہ اسکو سینے سے لگائے نم آنکھوں سے کہہ رہی تھیں  
ہالے جواب دیئے بغیر اسی طرح انکے سینے سے لگی رہی اسکو دیکھ کر نوال رونے لگی تھیں ہالے کی نظریں ذرا  
فاصلے پہ کھڑے عمر حیات پہ جمی تھیں وہ ابھی ابھی آیا تھا شاید گارڈ سے لڑ جھگڑ کر گارڈ اب اسکے پیچھے آیا تھا وہ

## Posted On Kitab Nagri

سفیر کو کچھ بتا رہا تھا شاید یہی کہ عمر زبردستی اندر گھس آیا ہے وہ دونوں اب آمنے سامنے تھے عمر کی آنکھیں سرخ تھیں ضبط سے غم سے سفیر کی آنکھوں میں گلٹ سا تھا غم سے زیادہ گھبراہٹ تھی تم یہاں سے چلے جاؤ عمرو نہ میں تمہیں دھکے مار مار کر نکلوا دوں گا میں تمہیں بڑے پاپا کی میت کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دوں گا وہ انگلی اٹھائے اسکو وارن کرتا ہوا بول رہا تھا

عمر کی آنکھوں کا گلہابی پن مزید بڑھ گیا تھا چہرہ دہک رہا تھا وہ سفیر کے کان کے پاس جھکا تھا میری اماں کہتی ہیں جب عمر کو غصہ آیا ہو تو اس کے منہ مت لگو اور جب وہ غم میں ہو تو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ اس وقت مجھ پہ دونوں کیفیات طاری ہیں مجھ سے دور رہو وہ بول کر آگے جانے لگا جب سفیر نے اسکی کہنی پکڑ لی تھی

میں نہیں جانے دوں گا تمہیں نکل جاؤ یہاں سے

عمر نے گہری سانس بھری تھی اور دونوں ہاتھ سفیر کے کندھوں پہ رکھ لئے تھے

سفیر۔۔ یہ آدمی یہ وہ واحد آدمی تھا جو مجھے روک سکتا تھا میرے ارادے بدل سکتا تھا میرا ذہن تبدیل کر سکتا تھا میرا غصہ ٹھنڈہ کر سکتا تھا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کول ڈاؤن کر سکتا تھا اور یہ آدمی .. اب مر گیا ہے اسکی آواز میں سرد پن در آیا تھا اب میرے ہاتھ آزاد ہیں اب میرے ذہن پہ کوئی پابندی نہیں ہے اب میرا غصہ میرے قابو میں بھی نہیں ہے یہ وہ واحد شخص تھا جس نے عمر حیات کو سنوارا ہے جس نے عمر حیات کو "انسان" بنایا ہے اب اس کے جانے کے بعد مجھے دوبارہ سے بھیڑیا مت بناؤ آج یا تو میں ان کے جنازے کو کندھا دوں گا یا پھر یہاں



## Posted On Kitab Nagri

سے ایک ایک سلطان کی لاش نکلے گی تم بتا دو تم کیا چاہتے ہو؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ رہا تھا سفیر کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا وہ اس پہ دو حرف بھیج کر آگے بڑھ گیا تھا آخری بار تمام گھر والوں کو میت کا آخری دیدار کروایا گیا تھا پورے سلطان منزل میں سسکیوں اور ماتم کی آواز گونج اٹھی تھی فروا بہت مشکل سے حسینہ کو سنبھالے ہوئے تھیں یوسف سلطان کو سکون اور دوا دے کر انکے کمرے میں سلا دیا گیا تھا حسن نے روتے ہوئے جنازے کو کندھا دیا تھا ایک طرف ہارون تھا دوسری طرف سفیر اور تیسری طرف عمر فضا میں کلمہ شہادت کی آوازیں گونجی تھیں کئی عورتوں نے اب بھی ہالے کو رلانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ خاموش کھڑی رہی بے جان ساکت اسکی روح کھینچی گئی تھی اسکے دل میں خنجر گھونپا گیا تھا اسکا باپ مر گیا تھا اسکی ساری دنیا ختم ہو گئی تھی



عشاء کو قضا ہوئے کئی ساعتیں ہو گئی تھیں سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں تھے جنازے کے ساتھ گئے لوگ ذرا دیر قبل ہی لوٹے تھے کچھ دنوں میں سب کی زندگی نارمل ہو جاتی سوائے ان کے جن کے عزیز ان سے جدا ہوئے تھے ہالے اب بھی لان کی گھاس پہ بیٹھی تھی ایسے کے ٹانگیں پیٹ سے لگا رکھی تھیں اور چہرہ گھٹنوں پہ گرا رکھا تھا وہ اب تک اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھی عمر گھر نہیں آیا تھا وہ وہیں

## Posted On Kitab Nagri

سے ہسپتال چلا گیا تھا اسکی کچھ چیزیں وہاں باقی تھیں حسینہ غم سے نڈھال تھیں لیکن انہوں نے پھر بھی کئی بار ہالے کو اپنے پاس بلایا تھا یوسف سلطان نے ہوش میں آتے ہی اسکا نام لیا تھا لیکن جیسے اسکو کسی سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی مہرماہ نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے اسکو یہاں بیٹھے دیکھا تھا اب وہ اسکے پاس آکر بیٹھ گئی تھی ہالے نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا تھا اسکی آنکھیں ہلکی نم تھیں ہالے خاموشی سے اس کی گود میں لیٹ گئی تھی دل کو جیسے قرار سا آیا تھا مہر بھی چپ چاپ سی اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی حسن انکو دیکھ کر انکے قریب آ گیا تھا اسکی آنکھیں سو جھی ہوئی تھیں وہ دوسری طرف سے آکر مہر کی گود میں لیٹ گیا تھا اب مہر بچ میں بیٹھی تھی اور وہ دونوں اسکی گود میں سر رکھے لیٹے ہوئے تھے

آپی یہ سب کیا ہو گیا؟ بابا مجھے چھوڑ کر کیسے چلے گئے؟ حسن گلو گیر آواز میں بولا تھا

یہی قسمت تھی بیٹا صبر کرو مہر اسکی طرف دیکھے بغیر بولی تھی

آپ لوگ بھی بہت عجیب ہیں میں رو رہا ہوں تو کہتے ہو صبر کرو اور ہالے خاموش ہے تو کہتے ہو رو لو کوئی ہمیں ہمارے حال پہ کیوں نہیں چھوڑ دیتا تین روز کا سوگ تو دین میں بھی جائز ہے ہمیں تو تین گھنٹے بھی نہیں ہوئے میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں سلا کر آیا ہوں اور صرف انکو نہیں میں نے خود کو بھی وہیں سلا دیا جب آپ کا باپ مر جاتا ہے ناں تو آپ کو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے میرا غم بہت بڑا ہے بجو میں اپنے باپ کو سہی سلامت چھوڑ کر آیا تھا میں ساری رات انکے پاس تھا انکو کچھ نہیں ہوا میں ذرا دیر کو گھر آیا تو مجھے یہ پتہ چلتا ہے کہ

## Posted On Kitab Nagri

میرا باپ نہیں رہا مجھے بتائیں میں کیا کروں کیسے یقین کر لوں؟ میں کس کو الزام دوں؟ میں کہاں جاؤں بچو میں کہاں جاؤں وہ آسمان کو دیکھتا گیلی آواز میں کہہ رہا تھا

حسن کیا ہم جانے والوں کو روک سکتے ہیں؟ ہم بے بس ہوتے ہیں اللہ کی مرضی کے آگے ہم معراج بابا کی کمی پوری نہیں کر سکتے لیکن دیکھو تمہارے پاس ہم سب تو ہیں ناں وہ اسکو بہلا رہی تھی جیسے عام بچوں کو بہلایا جاتا ہے

میرے لئے کوئی نہیں ہو گا بچو یہ خاندان والے ایک دو سپارے پڑھ کر چلے جائیں گے آپ کی اپنی دنیا ہے آپ کا شوہر ہے اب یوسف سلطان کے پاس اپنا غم اپنے پچھتاوے ہیں ہالے سلطان کے اپنے گلٹ ہیں سفیر سلطان ساری دنیا سے ناراض ہے شمس چچا کے اپنے مسئلے ہیں اماں کے وظائف مزید لمبے ہو جائیں گے آپ کو پتہ ہے سب سے زیادہ نقصان کس کا ہوا ہے؟ سب سے زیادہ suffer کون کرے گا؟۔۔۔ حسن سلطان۔۔۔۔۔ مجھ سے تو سب کچھ لے لیا گیا ہے آپ کا باپ ایک ہی انسان ہوتا ہے اور جب وہ مر جائے تو آپ کو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے بچو کوئی میرے لئے نہیں ہو گا کوئی نہیں وہ آنکھیں بند کئے بڑبڑا رہا تھا ہالے چپ چاپ اسکو سنتی رہی

اسی وقت عمر گیٹ سے آتا دکھائی دیا وہ اسی صبح والے حلیے میں تھا بکھرے بال ستا ہوا چہرہ سرخ آنکھیں وہ بہت ڈسٹرب لگتا تھا

وہ قدم قدم چلتا ہالے کے قریب آکر رکا تھا اسکو دیکھ کر حسن طیش سے اٹھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کس کی اجازت سے آئے ہو تم یہاں ہمت کیسے ہوئی؟ وہ سرخ آنکھوں سے غرایا تھا  
عمر نے افسوس سے اسکو دیکھا تھا

میں تم سے عمر اور رتبے دونوں میں بڑا ہوں مجھے "آپ" کہو بچے وہ نرمی سے بولا تھا  
میں تمہیں اپنے گھر میں نہیں برداشت کر رہا اور تم مجھ سے تعلقات بنا رہے ہو شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا میں  
تمہاری ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ وہ انگلی اٹھا کر بولا تھا  
نچ صاحب نے تمہیں یہ تو نہیں سکھایا ہو گا میں اس وقت تمہارے گھر میں "مہمان" ہوں اور تم مجھ سے اس  
طرح بات کرو گے؟ رہی بات تعلق کی تو وہ بن ہی چکا ہے بہنوئی ہوں میں تمہارا یقین نہیں آتا تو اپنی بہن سے  
پوچھ لو وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سکون سے کہتا حسن کے ساتھ مہرماہ کو بھی چونکا گیا تھا مہرماہ اب اٹھ  
کھڑی ہوئی تھی ہالے اسکے ساتھ ہی اٹھی تھی

(اس نے یہ سب کیوں کہا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسے بس ہالے کو اپنے ساتھ رکھنا تھا اور اس کے لئے جو کرنا  
پڑتا وہ کر جاتا)

حسن کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں اس نے حیرانی سے ہالے کو دیکھا تھا  
یہ کیا کہہ رہا ہے ہالے؟ تم۔۔ تم اس کے ساتھ نکاح کر کے آئی ہو؟

سچ کہہ رہا ہے آج بابا نے ہم دونوں کا نکاح کروایا ہے وہ بے تاثر لہجے میں بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم کیسے کر سکتی ہو یہ وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔۔ تم میرے بغیر کیسے کسی سے نکاح کر سکتی ہو؟ وہ صدمے سے بولا تھا

مسٹر عمر اس وقت آپ یہاں سے جائیں کچھ دن بعد آئیے گا اس مسئلے کا کوئی سدباب کر لیں گے اس وقت ہمارا خاندان ایک ٹراما سے گزر رہا ہے ہمارے گھر کے بڑے کوئی فیصلہ اس وقت نہیں کر سکتے مہر ماہ سینے پہ ہاتھ باندھے نرم لہجے میں بولی تھی

آپ کے گھر کے سو کالڈ بڑوں کو آج میں دیکھ چکا ہوں صبح انکے فیصلے بھی دیکھ چکا ہوں میں اور میں اپنی بیوی کو آپ کے گھر کے ایسے بڑوں کے پاس چھوڑ کر نہیں جاسکتا آپ کے گھر کے بڑے "ہاتھوں" سے فیصلہ کرتے ہیں جو کہ اس بار میں برداشت نہیں کروں گا اس کے لہجے میں تپش تھی

ابھی مہر یا حسن کچھ کہتے جب ہالے بول پڑی

مجھے جانا چاہیے کافی دیر ہو گئی ہے وہ نارمل لہجے میں بولی تھی

تم اس کے ساتھ جاؤ گی اسکا کیا بھروسہ ہے؟ ہالے بے وقوفی مت کرو اباکنتی دیر سے تمہیں بلا بلا کر تھک گئے ہیں اماں غم سے نڈھال ہیں لیکن پھر بھی تمہارا نام لئے جارہی ہیں اور تم اس کے ساتھ جاؤ گی مہر برہمی سے بولی تھی

آپ کے ابا نے آج مجھے اس گھر سے نکال دیا ہے آپ کی اماں نے مجھے تب اس آدمی کے ساتھ بھیجا تھا جب ہمارا کوئی تعلق بھی نہیں تھا مجھے اب کچھ سخت کہنے پہ مجبور نہ کریں اور جانے دیں



## Posted On Kitab Nagri

تو تم سب سے بدلہ لو گی؟ وہ خفگی سے بھنویں بھیچے کھڑی تھی

پچھتاؤں سے بڑا بدلہ کوئی نہیں ہوتا یوسف سلطان اور حسینہ معراج کو انکے پچھتاؤں میں جینے دیں میں ہالے سلطان ہوں میں نکالی ہوئی جگہ پہ دوبارہ نہیں آتی یہ گھر آج میرے باپ کے مرنے کے ساتھ میرے لئے جل کر راکھ ہو گیا اب میرا اس کے مکینوں سے کوئی تعلق نہیں

اور میں مجھ سے بھی کوئی تعلق باقی ہے یا نہیں؟ حسن دکھ سے بولا تھا

تم اور میں ایک خون ہیں حسن ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا ہمارا تعلق کبھی ٹوٹ نہیں سکتا

تم اس آدمی کے لئے مجھے چھوڑ رہی ہو ہالے؟ میں تمہارا بھائی ہوں

میں اسی لئے یہاں سے جا رہی ہوں حسن کیوں کہ تم میرے بھائی ہو تم مجھے سمجھ سکتے ہو مجھے سمجھو خدا کے لئے مجھے جانے دو یہاں نہیں رہ سکتی میں

تم خود غرض ہو رہی ہو ہالے تم بس اپنا سوچ رہی ہو تم میرا بھی تو سوچو بابا کے بعد میرا کون ہے؟ کچھ وقت کے

لئے اپنی انا کو سلا نہیں سکتی تم؟ میں تمہارا بھائی ہوں اسی لئے تمہیں کہتا ہوں مت جاؤ میں اکیلا ہو جاؤں گا اگر

مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو اس کے ساتھ نہیں جاؤ گی تم اور اگر آج تم اس کے ساتھ چلی گئی تو ہم دونوں کے

درمیان کوئی تعلق نہیں بچے کا فیصلہ تمہارا ہے اسکا لہجہ دو ٹوک تھا

ہالے کے دل پہ کسی نے پیر رکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تمہارا۔۔ اور میرا۔۔ تعلق کوئی نہیں توڑ سکتا حسن تم خود بھی نہیں یہ تمہاری رگوں میں بہتا خون یہ ہمارے تعلق کی بنیاد ہے اور جب بنیادیں مضبوط ہوں تو گھر نہیں ٹوٹتے تم اس خون کو نکال کر نہیں پھینک سکتے تم۔۔ ہمارا۔۔ تعلق۔۔ نہیں ختم کر سکتے وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولتی آگے بڑھ گئی تھی

میں اس خون کو نکال کر نہیں پھینک سکتا ہالے لیکن میں اس خون کو "بے حس" کر سکتا ہوں اور ابھی تم نے حسن سلطان کی بے حسی نہیں دیکھی وہ پیچھے سے بولا تھا  
ہالے کے قدم ذرا دیر کو تھمتھے لیکن پھر وہ آگے بڑھ گئی تھی حسن نے زخمی نظروں سے اسکو جاتے دیکھا تھا  
ہالے نے ایک اجنبی کی خاطر اسکو چھوڑ دیا  
وہ بدگمانی کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا



ہارون شاہد اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھا تھا وہ غیر آرام دہ سا لگتا تھا ایک ٹانگ کو اضطرابی کیفیت میں ہلا رہا تھا اسکا دل چاہ رہا تھا کمرے کی ایک ایک چیز کو اٹھا اٹھا کر دیوار میں دے مارے وہ بار بار چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرتا تھا وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا اسکی آنکھیں بار بار بھر جاتیں جنکو وہ بے دردی سے رگڑتا جاتا تھا اسکی نظر ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑتی تو اسکو لگتا جیسے یہ ڈریسنگ پہ پڑی ساری چیزیں اسکو کہہ رہی ہوں

## Posted On Kitab Nagri

آؤ ہارون شاہد آؤ پھینکو ہمیں زمین پہ کرچی کرچی کر دو ہمیں توڑ دو سب برباد کر دو سب کچھ ظلم ہوا ہے  
تمہارے ساتھ آؤ ہمارے ساتھ ظلم کرو نکالو اپنے اندر کی آگ وہ جب ان سے نظر ہٹاتا تو کمرے کی دیوار پہ لگا  
بک شیف اس پہ ہنستا تھا وہ بھی کہتا تھا

کیا ہوا ہارون ہار گئے تم اٹھو ہم پہ غصہ اتارو ہم سے غم ہلکا کرو ہمیں نذر آتش کرو اٹھو ہارون پھینکو ہمیں تم ہارے  
ہوئے انسان ہو تم کبھی کچھ نہیں کر سکتے ہارون ہم تمہارا غم ہلکا کرنے کا واحد سہارا ہیں ہم تمہارے ساتھی ہیں آؤ  
ہمیں نیچے پھینکو ہمیں پھاڑ دو

وہ بار بار اپنے چہرے پہ دونوں ہاتھوں سے ہلکے ہلکے تھپڑ مارتا

کنٹرول ہارون کنٹرول تم بہادر ہو تم اپنی سپر پاور ہو تم سروائیور ہو کنٹرول کسی چیز کو نہیں توڑو گے تم کچھ غلط  
نہیں کرو گے تم calm down haroon calm down ایزی ہو جاؤ بالکل ایزی وہ بار بار خود کو تسلی دیتا  
دلاسا دیتا اپنے آنسو گرگڑتا خود کو باز رکھے ہوئے تھا اسکا سینہ جل رہا تھا وہ بار بار اپنے سینے کو مسلتا تھا ہتھیلی کے مکے

www.kitabnagri.com

بنانا کر سینے پہ مارے جاتا

وہ جب سے گھر آیا تھا اسکی یہی حالت تھی

تھوڑی دیر بعد اس نے انٹرکام اٹھایا تھا اور اپنے ملازم کو کمرے میں بلا لیا تھا

ملازم دوڑتا ہوا آیا تھا

عابد گھر میں کوئی کلرز رکھے ہیں تو لے آؤ وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سرگھر پہ تو کوئی کلرز نہیں ہیں میں مارکیٹ سے لے آتا ہوں ابھی وہ تابعداری سے بولا تھا  
نہیں اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس مجھے دو منٹ کے اندر رنگ چاہیے کچھ بھی کرو دو منٹ سے اگر تیسرا منٹ  
ہو گیا تو میں آج تمہیں مار دوں گا وہ غرایا تھا

سر میرا کیا قصور ہے رنگ تو آپ ہی کو پسند نہیں تھے ناں وہ اٹھارہ سالہ لڑکا رو دینے کو تھا  
ہارون نے غصہ ضبط کر لیا اور یہاں سے وہاں چکر لگانے لگا  
اچانک ہارون کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا وہ پورا کا پورا عابد کی طرف مڑا تھا  
تم تم ایسا کرو جاؤ تو تھ پیسٹ لے کر آؤ ماما کے کمرے سے اپنے کمرے سے اور گارڈز کے کمرے سے سب کے  
ٹو تھ پیسٹ لا کر دو مجھے پانچ منٹ کے اندر اندر  
وہ تیز تیز بول رہا تھا

عابد بھاگتا ہوا گیا تھا اور جب پانچ منٹ بعد اسکی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں مختلف قسم کے ٹو تھ پیسٹ تھے  
ہارون نے جلدی سے سب اس کے ہاتھ سے لے لئے تھے وہ ایزل اور کینوس پہلے ہی سیٹ کر چکا تھا یہ دونوں  
چیزیں اسکو ہالے نے گفٹ کی تھیں اگر کوئی اور اسکو پینٹنگ سے متعلق کوئی چیز دیتا تو وہ اسکو پھینکنے میں ایک  
منٹ نہ لگاتا لیکن یہ ہالے کا تحفہ تھا

اسنے سارے ٹو تھ پیسٹ ایک پلیٹ میں ذرا ذرا کر کے سجائے تھے اس کے پاس پینٹنگ برش تک نہیں تھے اس  
نے انگلیوں کے پوروں پہ ذرا سا پیسٹ اٹھایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس نے زیر لب پڑھا تھا

اور پھر کانپتے ہاتھوں سے ایک اسٹروک لگایا تھا وہ رنگ نیلا تھا اسکی آنکھوں نے رنگ پہچان لیا تھا اس نے نم آنکھوں سے ایک اور اسٹروک لگایا تھا

یہ رنگ سبز تھا اگلا رنگ سفید تھا اس سے اگلا رنگ نیلا تھا اگلا اسٹروک ملٹی کلر تھا ہر رنگ اپنی جگہ پہ آگیا تھا ہر رنگ ترتیب پہ تھا ہارون شاہد کی نم آنکھیں چمکنے لگی تھیں خوشی سے تشکر سے

وہ اس ایزل اور کینوس کو اسی طرح چھوڑے رنگ والے ہاتھوں کو بغیر دھوئے اسی جگہ اپنے کمرے کے فرش پہ سجدہ ریز ہو چکا تھا وہ خوش تھا بے انتہا خوش وہ رو رہا تھا بلک بلک کر پھوٹ پھوٹ کر

اگر اس سے ہالے لے لی گئی تھی تو اسکو رنگ واپس مل گئے تھے اسکو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی تھی سب سے محبوب شوق واپس مل گیا تھا

اس سے اگر ہالے سلطان لی گئی تھی تو اسکو ہارون شاہد تھا دیا گیا تھا اس نے اپنا ٹیلنٹ پالیا تھا اس نے خود کو پالیا تھا خود کو پالینا سب سے بڑی نعمت ہوتی ہے

اب اسکو کسی اور محبت کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں تھی اسکو ایک محبت کے مقابلے میں اس سے ذرا کم سہی لیکن ایک ایسی محبت دی گئی تھی جو اسکو ہیل کر سکتی تھی جو ہارون شاہد کا غم ہلکا کر سکتی تھی جو اس کے جلتے دل پہ ٹھنڈی پھوار بن اسکا دل ٹھنڈہ کر سکتی تھی



## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا تھا اور ایک کے بعد ایک اسٹروک لگانا شروع کر دیا تھا اس کے ہاتھ مہارت سے چل رہے تھے اسکی انگلیاں جیسے اس کام کی عادی تھیں اسکا ذہن اس کام کو کبھی بھولا ہی نہیں تھا یہ اسکا واحد ہنر تھا یہ اسکا محبوب شوق تھا یہ کام اسکا پہلا عشق تھا

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا جب اس نے پینٹنگ کو آخری ٹچ دیا تھا اس کے کمرے کی ساری بتیاں روشن تھیں انکی روشنی پینٹ کئے ہوئے اس چہرے پہ پڑ رہی تھیں وہ وہی چہرہ تھا جو محبت کے قابل تھا جو قدر کے قابل تھا جو بے مول نہیں تھا جسکا دنیا بھر کی خوشی پہ حق تھا جسکا اداس رہنے پہ بھی حق تھا جس کا حق تھا کہ اسکو مانا جائے اسکو سنوارا جائے اسکا خیال رکھا جائے وہ چہرہ کس کا تھا؟ بھلا

وہ ہارون شاہد کا چہرہ تھا

مسکراتا ہوا پر سکون چہرہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اپنی گھر کے باہر گلی میں کھڑا تھا سٹریٹ پولز کی روشنی اسکے چہرے پہ پڑ رہی تھی اسکی آنکھیں سرخ تھیں فون کان سے لگا رکھا تھا فون کے اسپیکر سے نفیسہ حیات کی آواز آتی تھی

آپ کو آنا چاہئے تھا اماں وہ آپ کے دوست تھے آپ دونوں نے ایک بہت اچھا وقت گزارا تھا ساتھ آج تو اجائیں وہ دکھ سے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بیٹے میں اسلام آباد میں ہوں ساری فلائٹس کینسل ہو گئی آج کی میں گاڑی میں اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتی تھی  
میری مجبوری سمجھو

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس نظریں جھکائے اپنے جو گرز کو دیکھتا رہا  
عمر.. بیٹے ہمت کرو تم اب اکیلے نہیں ہو تم پہ ذمہ داری ہے ہالے حیات کی ذمہ داری حسن سلطان کی ذمہ داری  
تم میرے بیٹے ہو عمر اس طرح تو ہمت نہیں ہارا کرتے تھے انکا لہجہ اداس تھا  
اماں.. میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں یہ شہر یہ سارا شہر مجھے کھانے کو آتا ہے میں بھرے جہاں میں خود کو تنہا محسوس  
کر رہا ہوں مجھے اب تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ۔۔۔ کہ وہ مجھے چھوڑ کر جاسکتے ہیں میرا دل زخمی ہو گیا  
ہے

یہی ہوتا ہے جب کوئی بہت قریبی چھوڑ کر چلا جائے تو یہی ہوتا ہے عمر دس سال پہلے میں نے بھی یہی  
محسوس کیا تھا لیکن وقت سب سے بڑا مرہم ہے یہ ہیل کر دے گا  
وہ اب بھی خاموش رہا تھا نفیسہ نے بات پلٹ دی تھی  
تم نے کچھ پتہ کیا ہالے کے ساتھ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟

کیسے پتہ کروں اماں؟ صبح اٹھتے ہی یہ سب کچھ ہو گیا ذرا سی دیر گزری نہیں تھی کہ نج صاحب نے بھی مجھے چھوڑ  
دیا پانچ منٹ بھی مجھے یہ سوچنے کو نہیں ملے کہ ہالے میری گاڑی میں آئیں کیسے میں اس سب کو فکس کرنا چاہتا  
ہوں لیکن میرے پاس ذرا سا بھی وقت نہیں ہے میرے دل میں جیسے آگ سی لگی ہے

## Posted On Kitab Nagri

ہالے سے بات کرو اس سے پوچھو کوئی ہنٹ کوئی اشارہ کچھ تو ہو گا جو اسے معلوم ہو گا جو اسے نوٹ کیا ہو گا؟  
عمر نے تلخی سے سر جھٹکا تھا

انکو لگتا ہے یہ سب میں نے کیا ہے انکو لگتا ہے اپنے سب سے قیمتی رشتے کو میں اپنے ہاتھوں سے مار چکا ہوں اماں وہ ہر بات کا الزام مجھے دیتی ہیں اور میں سن لیتا ہوں اسلئے نہیں کیونکہ وہ معراج سلطان کی بیٹی ہیں اسلئے کیونکہ انکا دل ہلکا کرنا چاہتا ہوں اس وقت ان سے زیادہ ازیت میں میں ہوں کیونکہ میرے پاس کوئی ایسا نہیں ہے جس کو الزام دے کر میں بری الذمہ ہو جاؤں سب سے زیادہ گلٹ میں میں ہوں اگر میں ہالے کی ضد نہ مانتا تو یہ سب نہ ہوتا اگر ایک رات میں نہ سوتا تو کونسی قیامت آجاتی اگر اس ایک رات میں اپنا فون آف نہیں کرتا تو یہ سب نہ ہوتا میں اس رات خود غرض نہ ہوتا تو آج جج صاحب زندہ ہوتے اسکا گلٹ ایک بار پھر عود آیا تھا لیکن تم کچھ تو جانتے ہو گے عمر؟ کوئی انسان کوئی دھمکی آخر کس نے قتل کیا معراج کو؟ وہ اب بھی متفکر تھیں

عمر کر نٹ کھا کر سیدھا ہوا تھا  
قتل؟ آپ نے قتل کہا؟ آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں اماں؟ وہ بے قراری سے پوچھنے لگا  
نفسہ متعجب ہوئی تھیں

تو کیا تمہیں یہ قدرتی موت لگتی ہے؟ عمر Are you kidding me انکو دوسرا ہارٹ اٹیک آیا ہی کیوں؟ وہ اپنی بیٹی کو اس کے حوالے کر چکے تھے جس پہ وہ آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتے تھے اور اب پلیز یہ مت کہنا کہ بدنامی کا خوف انکی جان لے گیا he was not that type (وہ اس قسم کے آدمی نہیں تھے) اگر ایسا ہوتا تو کل

## Posted On Kitab Nagri

رات ہی مر جاتے ذلت آن داسپاٹ جان لیتی ہے اگر اسکو دس منٹ کے لئے جھیل گئے تو ساری زندگی بھی جھیل سکتے ہو تو اب تم عمر حیات تم مجھے یہ بتاؤ کہ معراج سلطان کی جان کس نے لی؟ انکی آنکھیں بند تھیں وہ فینٹسی ورلڈ میں تھیں وہ یہ باتیں عمر حیات سے نہیں کر رہی تھیں وہ یہ بات کورٹ میں کھڑے ہو کر وہاں بیٹھے نج وکلاہ اور وہاں بیٹھے لوگوں سے کر رہی تھیں

عمر شل سا انکو سننے گیا

آپ شیور ہیں اماں؟ وہ بدقت بول پایا

If nafeesa says it's a murder then it's a murder

یہ بات میں نہیں کہتی یہ بات میرے ہر کیس کا ہر جج کہتا تھا میں نے ایک عمر خرچ کی ہے ان کاموں میں ایسے ہزار قتل میں ثابت کر چکی ہوں وہ سکون سے بول رہی تھیں

میں۔۔۔ تھوڑی دیر۔۔ پہلے ہسپتال اسی لئے گیا تھا اماں لیکن مجھے لگا تھا یہ بس میرے دماغ کا فتور ہے مجھے لگا کہ میری جاب نے مجھے ہر کسی پہ شک کرنا سکھا دیا ہے لیکن نہیں میں سہی تھا اماں میرے اندازے میرے دل کی گواہی درست تھی وہ پر جوش ہو گیا تھا اب آپ دیکھئے گا اماں جس نے بھی یہ کیا ہے میں اسکا کیا کرتا ہوں اسکی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے

ہالے سے نرمی سے پیش آنا عمر اسکا غم بہت بڑا ہے وہ تھوڑی دیر بعد بولی تھیں

عمر گردن اونچی کئے آسمان کو دیکھنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

وہ واحد عورت ہے جس سے میں چاہ کر بھی سختی نہیں کر سکتا میں خود کو اس کے سامنے بے بس محسوس کرتا ہوں  
اماں وہ جادو کرتی ہے وہ مجھے ہپٹائیز کر دیتی ہے وہ آسمان کو دیکھتا آنکھیں بند کئے کہے گیا  
وہ اس وقت کہاں ہے؟

میرے گھر میں ہے

لیکن کیوں؟ وہ تمہارے ساتھ آ کیسے گئی؟

عمر کے ہونٹوں پہ استہزیائے مسکراہٹ آئی تھی

وہ اپنے گلے سے جان چھڑوانا چاہتی ہیں آخری بار حج صاحب نے انکو میرے ساتھ جانے کا کہا تھا وہ نہیں آ سکیں  
اور اب وہ یہاں بس اپنے باپ کی آخری خواہش پوری کرنے آئی ہیں وہ صبح ہوتے ہی یہاں سے چلی جائیں گی  
اور میں انکو روک نہیں پاؤں گا

تم کون ہو؟ نفیسہ نے عجیب سے لہجے میں سوال کیا تھا عمر چونک اٹھا تھا وہ جانتا تھا نفیسہ اس سے اسکا نام۔۔  
ذات۔۔ یا پیشہ نہیں پوچھ رہیں وہ اس سے آگے کی بات کر رہی ہیں

میں سمجھا نہیں وہ سیدھا ہو گیا تھا

میں جانتی ہوں تم نے صبح سے لے کر اب تک "مجھے سب پتہ ہوتا ہے" ایک بار بھی نہیں کہا ہو گا

اور میں یہ بھی مان نہیں سکتی کہ تم اپنے خاندان کے ایک آدمی کو ہسپتال میں اکیلا چھوڑ کر آئے ہو تم یاد کرو عمر  
تم نے کسی وفادار کو تو وہاں چھوڑا ہو گا کوئی تو ایسا ہو گا جو جھوٹ نہ بولے جو چاہ کر بھی جھوٹ نہ بول سکے کیا تم نے



## Posted On Kitab Nagri

ایسا کوئی کوئی بھی اس ہسپتال میں نہیں چھوڑا؟ اور اگر نہیں چھوڑا تو یہ وہ عمر نہیں ہے جو میرا بیٹا تھا جسکو میں نے پالا جسکی تربیت میں نے کی جس عمر کو معراج سلطان نے گر سکھائے جس کو معراج نے دنیا دکھائی اس عمر کو "سب پتا ہوتا تھا" وہ سب کچھ کر سکتا تھا تم اس محلے میں نہیں کھڑے ہو عمر اس فیز سے نکل آؤ تم اس سے کافی آگے نکل آئے ہو اپنے دل سے اپنے دماغ سے وہ سوچیں نکال دو جو تمہیں کمزور کر رہی ہیں ہالے کو طاقت بناؤ کمزوری نہیں وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جسکو کمزوری بنایا جائے وہ ہالے سلطان ہے بیٹے وہ معراج سلطان کی بیٹی ہے تم اسکا مت سوچو وہ کیا کرے گی کہاں جائے گی تم یہ سوچو عمر کیا کرے گا ہالے کو کہاں لے کر جائے گا تم یہ مت سوچو کہ ہالے صبح کیا کرے گی تم یہ سوچو کہ عمر حیات صبح "تک" کیا کچھ کر سکتا ہے تم فوکس لو زمت کرو بیٹے گلٹ کونوچ کر پھینکو اور اپنے قدموں پہ کھڑے ہو جاؤ ابھی بارہ بجنے میں دس منٹ ہیں اور صبح ہونے میں چھ گھنٹے باقی ہیں

تم چھ گھنٹوں میں کیا کر سکتے ہو عمر یہ تمہیں پتہ ہونا چاہئے  
عمر جیسے ایک خواب سے جاگا تھا اس سیریس حالات میں بھی اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے ایک زخمی مسکراہٹ

میں سمجھ گیا ہوں اماں میں جانتا ہوں اب کیا کرنا ہے مجھے چیزیں وہیں سے فکس کرنی ہے جہاں سے خراب ہوئی  
تمہیں مجھے پتہ لگ گیا ہے ہالے کو کیسے روکنا ہے میں جانتا ہوں وہاں میرے بعد کون آیا ہوگا

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیسے پتہ؟ فون کے سپیکر سے آواز آئی تھی مجھے۔۔۔ سب۔۔ پتہ۔۔ ہوتا۔۔ ہے وہ ایک ایک لفظ کو توڑ کر

ادا کرتا فون کاٹ چکا تھا

وہ اپنی جون میں واپس آگیا تھا

رات ہر گزرتے پل کے ساتھ گہری ہوتی جا رہی تھی ہالے عمر کے ساتھ اس کے گھر آگئی تھی سارا راستہ ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی عمر خاموش تھا غمزہ تھا ہالے اب تک شک تھی معراج سلطان جا چکے ہیں اسکا باپ اب اس دنیا میں نہیں ہے اسکا دل اور دماغ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکاری تھے وہ عمر کے گھر کے ایک کمرے میں بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگائے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھی تھی جب عمر ہاتھ میں ایک ٹرے لئے اس کے پاس آیا ٹرے میں ایک بھاپ اڑاتا چائے کا مگ اور سینڈ وچ رکھا تھا ہالے کے قریب ٹرے رکھ کر وہ کھڑا ہو گیا تھا ہالے نے اسکو نہیں دیکھا تھا

یہ کھا لیجئے اس کے بعد میں نے ڈاکٹر کو بلایا ہے آپ کا چیک اپ ضروری ہے وہ سپاٹ سے انداز میں بول رہا تھا ہالے نے اب بھی اسکی طرف نہیں دیکھا تھا اس نے خاموشی سے چائے کا مگ اٹھا لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر اسکو دیکھے گیا اور پھر یکدم ہالے نے کھولتا ہوا چائے کا مگ عمر کے پیروں پہ اچھال دیا تھا دونوں پیروں پہ چائے گری تھی عمر کے لبوں سے ہلکی "سی" کی آواز نکلی تھی اس نے تکلیف سے آنکھیں میچ لی تھیں لیکن اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا

میں جب جب تمہیں دیکھتی ہوں ناں عمر میری تکلیف نئے سرے سے شروع ہو جاتی ہے وہ دیوار کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جب جب تمہیں دیکھتی ہوں دل چاہتا ہے۔۔۔۔۔ دل چاہتا ہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دوں۔۔ تمہارا سر کاٹ کر چوراہے پہ لٹکا دوں تمہیں اتنی گولیاں ماروں کہ تمہارا جسم چھانی ہو جائے لیکن میں۔۔۔ میں بس نہ کروں دل کرتا ہے تمہیں زہر دے دوں اور پھر تمہیں تڑپتا دیکھوں جی چاہتا ہی تمہارا گلہ اپنے ہاتھوں سے دبا دوں تم کیسے انسان ہو عمر؟ تم نے ایک دن میں سب برباد کر دیا سب کھا گئے تم میں نے تم جیسا آسیب نہیں دیکھا تم جیسا منحوس انسان نہیں دیکھا کبھی تم میری عزت کھا گئے میرا خاندان برباد کر دیا میرے باپ کو مار دیا تم نے میں نے تمہیں خون دیا تھا عمر تم نے اسکی لاج بھی نہیں رکھی؟ اگر اس رات میں نے کسی کتے کی جان بھی بچائی ہوتی تو وہ بھی تم سے زیادہ وفادار ہوتا تم نے میرے ساتھ اتنا برا کیا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ تمہاری وجہ سے میں آخری دفع اپنے باپ کے گلے نہیں لگ سکی یہ گلٹ میرے دل میں بر چھپی کی طرح کھب گیا ہے تم ایک دن میں میری ساری دنیا کھا گئے میں کیا کروں عمر کہاں جاؤں بھرے مجمعے میں صفائی دے کر بھی خود کو بے گناہ نہ ثابت کر پانا کیسی ازیت ہے تمہیں کیا پتہ ذرا دیر کو نظروں

## Posted On Kitab Nagri

سے او جھل ہونے اور واپسی پہ کسی اپنے کی لاش دیکھنا کیسی ازیت ہے تم کیا جانو میں اگر تمہیں مار بھی دوں تو میں اپنا باپ واپس نہیں لاسکتی اس نے بازو آنکھوں پہ رکھ لیا تھا

عمر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا (پیروں میں اتنی جلن ہو رہی تھی کہ خدا کی پناہ) میں سمجھتا ہوں بھرے مجمع میں اپنی صفائی دینا کیسا ہوتا ہے (اسکی آنکھوں کے سامنے کئی سال پہلے کا منظر گھوما تھا محلے کے لوگوں کے درمیان کھڑا چیخ چیخ کر اپنی صفائی دیتا عمر حیات) میں محسوس کر سکتا ہوں ذرا سی دیر پہلے کسی اپنے کو زندہ سلامت دیکھنا اور کچھ دیر کے بعد اسکی لاش دیکھنا کیسا ہوتا ہے (اسکی آنکھوں کے سامنے اب ڈاکٹر کھڑا تھا دیکھیں ہم نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ہم انکو بچا نہیں سکے) میں سب سمجھتا ہوں سب محسوس کر سکتا ہوں ہالے لیکن میں آپ کی طرح کسی کو الزام نہیں دے سکتا آپ بڑی خوش قسمت ہیں آپ کے پاس الزام دینے کو عمر حیات ہے کوئی عمر حیات سے پوچھے وہ کہاں جائے؟ وہ کس کو الزام دے؟ اسکا دکھ کون سنے؟ میں آپ کو اپنی صفائی میں کیا کہوں؟ میرے لفظوں کی کوئی حیثیت نہیں آپ کی نظر میں میری کوئی کریڈیبلٹی نہیں ہے آپ مجھ پہ اعتبار نہیں کرتیں مجھے آپ کا اعتبار کمانا ہوگا اور میں تب ہی کچھ کہوں گا اب عمر حیات آپ سے تب بات کرے گا جب اسکی بات کی وقعت ہوگی جب اسکی کریڈیبلٹی ہوگی آپ کا غم اب تک شک سے نکل کر گلٹ کے مرحلے میں ہے میرا غم ان سب مراحل سے نکل کر انتقام کے مرحلے میں ہے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہالے جس نے بھی آپ کو تکلیف دی ہے میں ان سب کو چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا

## Posted On Kitab Nagri

میں ایک ایک کی روح تک کو ایسی ازیت دوں گا کہ آئندہ کسی کو اسکے خاندان سے جدا کرنے کا سوچ کر بھی انکی روح کانپ جائے اسکا لہجہ سرد تھا برف جیسا  
ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا تھا عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا  
وہ اسکے گلٹ کا کچھ نہیں کر سکتا تھا اسے انتظار کرنا تھا اسکے گلٹ کے "دکھ" میں بدلنے کا انتظار وہ چلا گیا تھا پیچھے  
پچھتاؤں کے ناگ تھے جو ذرا ذرا دیر بعد ڈستے تھے

کاش میں بابا کے گلے لگ جاتی کاش میں ان سے ناراض نہ ہوتی یا پھر انکو چھوڑ کر جاتی ہی نہ  
کاش ہم سب کے پاس کوئی ٹائم مشین ہوتی جس کے ذریعے ہم اپنی غلطیوں کو سدھار سکتے کچھ "کاش" ہمیشہ  
"کاش" ہی رہ جاتے ہیں



آج کی رات ایسی سیاہ اور تاریک تھی جیسے کسی جنگل کی رات ایسی خاموشی تھی جیسی قبروں میں ہوتی ہو لیکن یہ  
رات سلطان منزل کے ایک کمرے کے لئے بہت مختلف تھی یہاں کسی کی ساری زندگی کی دعائیں پوری ہوئی  
تھیں کسی کی قربانیوں کا بدلہ دیا گیا تھا  
یہ مہر ماہ اور سفیر کا کمرہ تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ سفیر کے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی انگلیاں چٹخا رہی تھی ہالے کو عمر کے ساتھ گئے کافی دیر ہو چکی تھی وہ تب سے لے کر اب تک سفیر کے انتظار میں بیٹھی تھی اسی وقت کمرے کا لاک باہر سے کھلنے کی آواز آئی سفیر بکھری ہوئی حالت میں اندر داخل ہوا اسکے سیاہ کرتے پہ جا بجا سلوٹیں تھیں بھورے بال بکھرے ہوئے تھے بڑھی ہوئی شیو اور ہاتھ میں ایک شیشے کی بوتل مہر کو دیکھ کر اس نے بوتل والا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور سر جھکائے مہر کے قریب سے گزرتا اپنے بیڈ پہ آکر بیٹھ گیا تھا آج مہر کو اس کے پرفیوم کی خوشبو بھی نہیں محسوس ہوئی تھی سفیر کبھی بھی بغیر پرفیوم کے سوتا تک نہیں تھا اسے خوشبو سے عشق تھا

کافی دیر کی خاموشی کے بعد سفیر نے بولنا شروع کیا تھا

آئی ایم سوری مہر میں تمہارے لئے وہ سب کچھ نہیں کر سکا جو تم ڈیزرو کرتی تھیں اس دن میری عزت کی خاطر تم نے جو کچھ کیا وہ پرائز لیس تھا اسکی پشت کو دیکھتا بول رہا تھا مہر نے رخ موڑ کر اسکو دیکھا تھا اٹس اوکے سفیر میں آپ کو سمجھ سکتی ہوں وہ نرمی سے بولی تھی

تم فکر مت کرو مہر میں بہت جلد تمہیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ایک ان چاہے رشتے سے بندھے رہنے کی بس ایک بار حالات نارمل ہو جانے دو

مہر کا دل جیسے کسی نے چیر کر رکھ دیا ہو وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

کیا۔۔ میں نے۔۔ آزادی۔۔ مانگی؟ وہ چبا چبا کر بولی تھی سفیر نے حیرت سے اسکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو کیا لگتا ہے جب آپ کا دل کرے گا آپ مجھ سے شادی کر لیں گے اور جب دل چاہے گا آپ مجھے چھوڑ دیں گے؟ سفیر مہر ماہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا میں نے اپنی مرضی سے آپ سے نکاح کیا ہے کیونکہ وہ بولتے بولتے رک گئی تھی کیونکہ میں۔۔ آپ سے۔۔ محبت کرتی ہوں بلاخر اس نے اعتراف کر دیا تھا

سفیر ہونقوں کی طرح اسکو دیکھے گیا

یہ قید میرے لئے من چاہی ہے یہ رشتہ میرے لئے آب حیات ہے۔ . آپ میرے لئے عشق ہیں آج یا کل سے نہیں تب سے جب سے مجھے محبت کا مطلب بھی نہیں پتہ تھا اور اب جب میری ساری دعائیں پوری ہوئی ہیں تب آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ مجھے چھوڑ دیں گے آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں وہ غم و غصے کے ملے جلے تاثرات لئے بول رہی تھی

سفیر گہری سانس بھرتا اٹھا تھا

مہر۔ میں اب تک ایک دھوکے سے باہر نہیں آیا اور ایک صدمے سے بھی ہالے کا دھوکہ اور بڑے پاپا کی موت میں ان دونوں چیزوں میں اسٹک ہو کر رہ گیا ہوں تمہارے یہ سارے الفاظ میرے لئے کسی ڈائیلوگ سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتے تمہارے لئے بہتر ہے کہ مجھے چھوڑ دو اور اگر نہیں چھوڑ سکتی تو پھر تمہیں ایک بٹے ہوئے مرد کے ساتھ رہنا ہو گا ایک ایسا مرد جو اب کبھی اعتبار نہیں کر سکے گا اور مجھ سے کوئی امید مت رکھنا یہ تمہارے لئے بہتر ہو گا اگر تمہیں طلاق چاہئے تو جس دن کہو گی دے دوں گا لیکن میں کم از کم اس لڑکی پہ اعتبار

## Posted On Kitab Nagri

نہیں کر سکتا جس کی بہن میری عزت اور ریپوٹیشن کو خاک میں ملا کر گھر سے بھاگ گئی ہو میرے لئے تم دونوں ایک جیسی ہو "خود غرض" وہ مہر کے بالکل قریب کھڑا بول رہا تھا اسکی آنکھیں سر دتھیں

لیکن ان سب میں میرا کیا قصور ہے؟ آپ مجھے کس گناہ کی سزا دے رہے ہیں؟ کیا ہالے کے بھاگ جانے میں میرا ہاتھ تھا؟ یا میں اس کے کسی عمل میں شامل رہی ہوں؟ وہ گلابی ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی

سفیر اسکی بات کا جواب دیئے بغیر اپنی جگہ پہ واپس گیا تھا بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کھول کر بوتل باہر نکالی اب اسکے انداز میں کوئی جھجک نہیں تھی کوئی خوف نہیں تھا کچھ دیر قبل وہ اس بوتل کو ایک "کزن اور بیوی" سے چھپا رہا تھا اب اسکے سامنے وہ لڑکی تھی جو گوڈے گوڈے اس کے عشق میں ڈوبی تھی اس کے سامنے کونسی جھجک کیسی حیا

مرد اس عورت کے سامنے سب سے زیادہ نڈر ہوتا ہے جو اس سے محبت کرتی ہو کیونکہ وہ اسے ٹوکتی نہیں سہی غلط سے برے اچھے سے کیونکہ وہ ڈرتی ہے اپنے محبوب کی ناراضگی سے سفیر جانتا تھا مہر بھی کچھ نہیں کہے گی سو بوتل اٹھائے کمرے سے ملحقہ اسٹڈی کی طرف بڑھ گیا

آج کی رات اس حرام مشروب کے نام

پیچھے مہر تھی اور اس کے لاتعداد دکھ وہ مل کر بھی اسکو نہ مل سکا مل کرنے ملنے کی ازیت بہت بڑی ہوتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

عمر اپنے بنگلے کے سرونٹ کو اڑ میں بیٹھا تھا یہ عثمان کا کمرہ تھا جس میں ایک طرف گدار کھا تھا اس سے ذرا فاصلے پہ ایک پانی والا کولر اور ایک کونے میں کپڑوں کی ایک ٹرنک یہی اس کمرے کی کل متاع تھی لیکن اس وقت یہاں ایک چیز کا اضافہ تھا "لکڑی کی کرسی" وہی کرسی جس پہ عمر بیٹھا تھا عثمان اس کے سامنے کھڑا تھا عثمان کل گھر سے نکلنے کے بعد تم کہاں کہاں گئے؟ وہ تندہی سے پوچھ رہا تھا

سر میں تو بس سپر مارکیٹ گیا تھا وہاں سے سامان لیا اور واپس آ گیا مجھے کچھ نہیں پتا بی بی صاحبہ کب اور کیسے گاڑی میں آ گئیں میں تو کہیں اور رکا بھی نہیں تھا سر مجھے معاف کر دیں وہ شرمندہ تھا

عثمان تم مجھے پاگل بنا رہے ہو؟ سامان لے کر گھر سے نکلتے ہو اور واپسی پہ گاڑی میں ایک لڑکی آتی ہے میرا دماغ اب مزید مت گھماؤ اور صاف صاف بتاؤ وہ .. لڑکی۔۔ گاڑی میں کیسے آئی؟ تم راستے میں کہاں رکے کس سے بات کی کتنی دیر بات کی اور کیا بات کی؟ تمہیں وزن میں تبدیلی بھی محسوس نہیں ہوئی؟

سر میں قسم کھا کر کہتا ہوں میں صرف سپر مارکیٹ گیا تھا گاڑی وہاں کے پارکنگ ایریا میں کھڑی کر کے میں سامان لایا اور اس کے بعد میں گھر آ گیا خدا کی قسم سر میں سچ کہہ رہا ہوں یقین کریں

تم سپر مارکیٹ جانے تک کہیں نہیں رکے رائٹ؟ مطلب جو کچھ بھی ہو اپارکنگ ایریا میں ہو؟ عثمان نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا

اوکے تو جب تم گاڑی پارک کر کے مارکیٹ گئے تب کیا ہوا ایک ایک سیکنڈ کی تفصیل دو مجھے اور اگر ایک بھی بات جھوٹی نکلی تو میں آج تمہیں زندہ گاڑیوں کا وہ اسکو انگی سے وارن کرتا کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سر میں سب سچ ہی بتاتا ہوں میں گاڑی لاک کر کے مارکیٹ گیا اور پھر میں نے ایک سیکشن سے سارا ڈرائی فروٹ خریدا

عمر غور سے اسکی بات سن رہا تھا

اس کے بعد میں دوسرے سیکشن گیا وہاں سے میں نے آپ کے صبح کے ناشتے کے لئے سامان خریدے اور پھر میں تیسرے سیکشن گیا وہاں میٹ فروزن ایٹمز تھے اور۔۔۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ وہ ابھی آگے کچھ بولتا کہ عمر نے اسکو ٹوکا تھا تم فروزن ایٹم کے سیکشن میں کیوں گئے؟ میں نے کبھی اپنے گھر میں باہر کا لایا گوشت نہیں بنے دیا میں وہی میٹ بنواتا ہوں جسکو میں خود اپنے سامنے بنوا کر لاتا ہوں اور خود پکاتا ہوں اور یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو (وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا) تو اب عثمان صاحب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم۔۔ فروزن ایٹم۔۔ سیکشن کیوں گئے وہ آنکھوں میں تپش لئے ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا تھا

عثمان گڑبڑا گیا تھا اس نے بے اختیار تھوک نگلا تھا  
وہ سر۔۔۔ دراصل۔۔۔ میں آپ کو بتانے ہی والا تھا اصل میں۔۔۔

عثمان میں اس وقت تمہاری کسی بکو اس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں جلدی بولو تم وہاں کیوں گئے عمر جیسے جھلا گیا تھا

عثمان فوراً سمجھل گیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

سوری سراسل میں ایک لڑکا آیا تھا میرے پاس اسکی نئی نئی شادی ہوئی تھی سر اسکو گروسری کا پتہ نہیں تھا میں بس اسکو گائیڈ کرنے کے لئے اس کے ساتھ تھا لیکن وہ بہت شریف تھا بہت اچھا لڑکا تھا میں نے جیسے ہی اسکو سارے سامان لے کر دیئے اس نے شکریہ ادا کیا اور چلا گیا وہ بہت اچھا تھا سر وہ۔۔۔۔

کیا وہ سارا وقت تمہارے ساتھ تھا اور کیا اسکی موجودگی میں تم نے اپنا والٹ یا کار کی چابی نکالی؟ عمر نے اسکی بات کاٹی تھی

اور عثمان کی ٹھوڑی سینے سے آگئی تھی

وہ سر۔۔۔۔ دراصل۔۔ میرا والٹ۔۔ وہ نیچے گر گیا تھا اس لڑکے نے مجھے اٹھا کر دیا تھا اور اس کے بعد وہ کہیں

چلا گیا تھا لیکن سر دس منٹ بعد پھر واپس بھی آگیا تھا عثمان تیز تیز بول رہا تھا

والٹ گرا تھا ناں گاڑی کی چابی تو نہیں؟ والٹ سے کیا ملنا تھا اسکو خیر کچھ اور یاد آئے تو بتانا مجھے عمر جانے کو مڑا تھا

Kitab Nagri

جب پیچھے سے عثمان کی شرمندہ سی آواز آئی

سر وہ۔۔۔۔ اصل میں۔۔۔۔ دراصل بات یہ ہے کہ وہ رک رک کر بول رہا تھا جب میں مارکیٹ کے اندر گیا تھا

تب میں نے چابی پینٹ کی سامنے والی جیب میں رکھی تھی لیکن جب میں وہاں سے نکلتا تب چابی میری شرٹ کے

سینے والے جیب میں تھی آئی ایم سوری سر

عمر کرنٹ کھا کر مڑا تھا

## Posted On Kitab Nagri

لعنت ہو تم پہ عثمان لعنت وہ تمہیں بے وقوف بنا کر گیا ہے تم کیا ساری زندگی جھک مارتے رہے ہو تمہیں کسی چیز کا پتہ ہے بھی یا نہیں؟ وہ لڑکا تمہاری چابی لے اڑا اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلا ڈوب مرو تم عثمان ڈوب مرو وہ اس کے سر پہ کھڑا دھاڑ رہا تھا

میں معذرت خواہوں سر مجھے اندازہ نہیں تھا وہ واقعی شرمندہ تھا

عمر نے اپنی کینٹی سہلائی تھی اور عثمان کی جانب مڑا تھا

میں اس معاملے کو صبح دیکھوں گا صبح تک وہ باتیں بھی یاد کرو جو تمہارے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ ہوں گی ورنہ یہاں سے دفع ہو جانا تمہاری وجہ سے اتنی بڑی مصیبت مرے گلے پڑ گئی وہ خود سے بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا تھا پیچھے عثمان شرمندہ سا کھڑا رہ گیا



تھانے کا ماحول اس وقت بے زار سا تھا نائٹ ڈیوٹی کرتے پولیس افسران کے چہرے تھکے ہوئے سے تھے کچھ تو باقاعدہ اونگھ رہے تھے کچھ تاش کے پتوں پہ گزارا کر رہے تھے اے ایس آئی نذیر کو فت زدہ سا ایک فیمینسٹ کی ایف آئی آر لکھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسکا مدعا تھا کہ رات کے بارہ بجے بس میں سفر کرتے ہوئے اسکو ایک لڑکے نے بری نظر سے دیکھا اور چھونے کی کوشش کی ہے کافی دیر کئی مغز ماری کے بعد بلاخر نذیر ایف آئی آر کاٹنے کو تیار ہو گیا تھا ایک نامعلوم افراد پہ ایک ایسے آدمی پہ جسکی شکل مدعی کو خود بھی یاد نہیں تھی نذیر کا دل تو بس یہی کہنے کو چاہا تھا کہ

بی بی اگر اتنا ہی تنگ کر رہا تھا تو بس میں شور مچانا تھا یہاں آکر ہمارا وقت کیوں برباد کر رہی ہو لیکن اسکی زبان سلی ہوئی تھی اسلیے نہیں کیونکہ وہ عورت تھی اسلئے کیونکہ اسکے ہاتھ میں موبائل تھا دس منٹ بعد وہ عورت سنیپ بنا کر اور ایک دو انسٹا سٹوریز لگانے کے بعد مسرور سی چلی گئی تھی اسکے جاتے ہی ایک دراز قد سیاہ آنکھوں والا نوجوان اندر آیا تھا وہ ایسے آ رہا تھا جیسے یہ اسکا گھر ہو

وہ اب کچھ دیر قبل والے حلیے میں نہیں تھا اب اس نے نیلی چیک شرٹ کے ساتھ نیلی ہی جینز پہن رکھی شرٹ کے بٹن کھلے تھے اندر سے سفید گول گلے والی شرٹ نظر آتی تھی پیروں میں سلپرز تھے اور ایک دو جگہ چھالے بھی تھے شاید اس نے اسی وجہ سے سلپرز پہن رکھے تھے ورنہ وہ اپنے جوتوں کے معاملے میں بہت حساس تھا اسکے آتے ہی تمام سپاہی اور افسران کھڑے ہو گئے تھے اونگھنے والوں کو چٹکی مار کر اٹھایا گیا تھا ذرا سی دیر میں اس چھوٹے سے تھانے میں ہل چل سی مچ گئی تھی کوئی اس کے لئے کرسی لا رہا تھا تو کوئی ٹیبل صاف کر رہا تھا کوئی بھاگ کر چائے لینے گیا تو کوئی اس سے اس وقت زحمت اٹھانے کی وجہ پوچھ رہا تھا

وہ اے ایس آئی نذیر کی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا وہ ذرا جلدی میں لگتا تھا نذیر سامنے کھڑا تھا باادب گھبرا یا سا

## Posted On Kitab Nagri

سر آپ حکم کرتے بندہ حاضر ہو جاتا آپ نے کیوں ذہمت کی ہے وہ عمر کے سامنے کھڑا چا پلو سی کی تمام حدوں کو کر اس کر رہا تھا عمر نے ایک ناپسندیدہ نظر اس پہ ڈالی تھی

میرے ساتھ بات کرتے وقت اس طرح کھڑے مت رہا کرو کر سی لاؤ اور میرے سامنے بیٹھو یہاں جتنی عزت میری ہے اتنی تمہاری بھی ہے آئندہ میں تمہیں اس طرح کھڑا نہ دیکھوں وہ انگلی اٹھاتا تنبیہ انداز میں کہہ رہا تھا

نذیر جزبہ سا ہو گیا تھا پاس پڑی کر سی کھینچی اور بیٹھ گیا اب وہ پوری طرح عمر کی طرف متوجہ تھا کل رات جس گونگے کو اٹھا کر لائے تھے وہ کہاں ہے؟ عمر اسکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا اسکی آواز میں ایک رعب تھا بدبہ ساتھ

سائیں کل سے تو دس گونگوں کو زبان دی ہے آپ کس والے کی بات کرتے ہو؟ نذیر کی جگہ ایک ادھیڑ عمر کا نشیبیل بولا تھا

www.kitabnagri.com

عمر نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا تھا

میں جج صاحب کے کیس والے گونگے کی بات کر رہا ہوں اور تم تمہیں میں آدھا گھنٹہ دیتا ہوں اسکی آواز نکلتی چاہیے اگر آواز نہیں نکلتی تو لکھ کر دے لکھ کر نہیں دیتا تو اپنے پیروں پہ چل کر اس آدمی گھر لے کر جائے جس نے اسکو کل ہائر کیا تھا اور اگر تم سے یہ تینوں کام نہیں ہوئے تو خود کو ڈسمس سمجھو اور اگر وہ آدمی

## Posted On Kitab Nagri

یہ تینوں کام نہیں کرتا تو ہاتھ۔ پیر اور زبان تینوں کاٹ کر پھینک دو آئی سمجھ؟ وہ اسی ادھیڑ عمر کا نسیبیل کو دیکھتا وارنگ کے انداز میں کہہ رہا تھا

ہو جائے گا سائیں آپ فکر نہ کرو وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا (آج بیوی کا سارا غصہ اسی پہ اترے گا)  
(وہ سوچ کر ہی خوش ہو گیا تھا

اب اس کا رخ نذیر کی طرف تھا

اور تم نذیر تم میرے ساتھ جا رہے ہو جانتے ہو کیوں؟

جی سر جانتا ہوں آپ کو معلومات چاہیے ہوں گی میں اس علاقے کے چپے چپے سے واقف ہوں میں اگر کسی کی کتیا بچے جنے یا کسی کا بلا بھی مر جائے پہلی خبر مجھے ہی آتی ہے

میں اس وقت تمہارے کارنامے سننے کے لئے نہیں بیٹھا ہوں نذیر کل جس ہسپتال میں جج صاحب داخل تھے اسکی تفصیلات چاہئے مجھے وہ کوفت زدہ سا تھا

جی سر جیسا آپ کہیں آدھے گھنٹے تک ہو جائے گا وہ تابعداری سے بولا تھا

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا باقی سب اس کے ساتھ اٹھے تھے

ایک اور بات کل صبح تک میں معطل ہو جاؤں گا مجھے یہ سارا کام آج کی رات کرنا ہے تم سب جاگو گے آج کی رات کوئی نہیں سوئے گا کوئی چونکا نہیں تھا اتنا اندازہ تو ان سب کو تھا کہ میڈیا کے سامنے ہالے

کے اتنے بڑے الزام کے بعد یہ سب تو ہونا ہی تھا



## Posted On Kitab Nagri

اور نگي تھانے کے شبیر کو کال کرو اس سے کہو میں کچھ نمبرز بھیج رہا ہوں انکی ڈیٹیلز چاہئے مجھے وہ اپنے ساتھ ساتھ چلتے نذیر سے کہہ رہا تھا

اور فرقان سے کہو فہیم مرزا کی ایک مہینے کی رپورٹ مجھے دے وہ کس سے ملا کہاں گیا کتنی دیر گیا کیوں گیا اور وہاں کیا کھایا کیا پیا مجھے سب چاہئے نذیر

نذیر ایک چھوٹی سی نوٹ پیڈ پہ سب نوٹ کرتا جا رہا تھا (نذیر عمر کاسب سے خاص آدمی تھا اسے شہر کے چپے چپے سے واقفیت تھی شہر کے سارے اشتہاری اور فرار ملزم اسکی جیب میں تھے وہ عمر کا وفادار تھا اور اس نے یہ بات کئی دفع ثابت بھی کی تھی)

وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے نذیر کے منع کرنے کے باوجود ڈرائیونگ سیٹ عمر نے خود سنبھالی تھی اب وہ سامنے سڑک پہ دیکھتے ہوئے کہے جا رہا تھا

ایس ایچ او کو کال کرو اس سے کہو اپنے بندے اس سیلون بھیجے جہاں جج صاحب کی بیٹی تیار ہونے لگی تھی اور مجھے وہاں کی وہ فوٹیج چاہئے جو انہوں نے ڈیلیٹ کر دی ہے

اوکے سر ہو جائے گا ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں سر؟

جس نے میری نیند حرام کی ہے اسے سکون سے کیسے سونے دے سکتا ہوں؟ ہم اسکی نیند خراب کرنے جا رہے ہیں اسکا لہجہ اب بھی بے لچک تھا

## Posted On Kitab Nagri

سر ایک بات پوچھوں؟ تھوڑی دیر بعد نذیر کی آواز گونجی تھی عمر نے جواب نہیں دیا وہ جانتا تھا نذیر منع کرنے پر بھی پوچھے گا ضرور

آپ نے بی بی کو واقعی اغوا کیا تھا کیا؟ حج صاحب سے تو آپ کی اچھی خاصی سلام دعا تھی پھر بھلا ایسا کیوں کیا آپ نے؟ اس کے لہجے میں تجسس تھا

میرے باپ کا نام کیا ہے نذیر؟ وہ اسکی بات کا جواب دیئے بغیر بولا تھا

سر۔۔۔ وہاج علی۔۔ خان وہ کچھ حیرت سے بولا تھا

عمر نے ابرو اچکائی تھی اچھا مجھے لگاتم "نذیر" تم میرے باپ ہو اسلئے تو مجھ سے ایسے سوال کر رہے ہو آئندہ میرا باپ بننے کی کوشش مت کرنا جتنا بتانا ہے اتنا ہی بتاؤں گا تم مجھ سے باتیں نہیں نکلوا سکتے

نذیر گڑبڑا سا گیا تھا خود پہ دو حرف بھیج کر وہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

اتنے میں وہ لوگ شہر کے ایک پوش علاقے میں داخل ہو چکے تھے پانچ منٹ مزید ڈرائیو کے بعد وہ "امتل ولا" کے باہر کھڑے تھے عمر نے گاڑی اس ولا کے بالکل سامنے کھڑی کر دی تھی گاڑی کو گیٹ کے بالکل سامنے

کھڑے دیکھ چوکیدار بھاگتا ہوا آیا تھا

سر کس سے ملنا ہے آپ کو؟

ملنا تو تمہارے صاحب سے ہے لیکن اگر وہ گھر پہ نہیں ہیں تو مالکن سے ملنے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے نذیر

دانت نکوستا کہہ رہا تھا عمر نے تنبیہی نظروں سے اسکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کسی عورت کے بارے میں ایسی بات نہیں کرتے

نذیر خاموش ہو گیا تھا

سکندر شاہ کو بھیجو بولو عمر حیات آیا ہے عمر اب چوکیدار کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

سروہ تو دو دن سے گھر پہ نہیں ہیں کہیں باہر گئے ہوئے ہیں جب آئیں گے آپ کا پیغام پہنچا دوں گا آپ فکر مت

کریں وہ رٹے رٹائے سبق کی طرح دہرا رہا تھا

عمر بغیر کچھ کہے گاڑی تک واپس گیا تھا ونڈو سے ہاتھ اندر کر کے گاڑی کے ہارن پہ ہاتھ رکھ دیا تھا اب وہ زور زور

سے بغیر کے ہارن بجائے جا رہا تھا ڈرائیور ہارن کو بند کرنے کے لئے اسکی منت کر رہا تھا قریب ایک

دو گھروں سے کھڑکی سے جھانک کر اسکو ملامت بھی کی گئی تھی لیکن اس نے تو گویا کان لپیٹ لئے

تھے وہ بغیر کے ہارن بجائے گیا بجائے گیا تقریباً پانچ منٹ بعد گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی تھی عمر کی

آنکھوں میں تپش سی بھر گئی تھی

گیٹ سے نکلنے والا آدمی کوئی ساٹھ کے ہندسے کو عبور کرنے کے قریب تھا اس نے نیلا سلک کاناٹ گاؤن پہن

رکھا تھا اور آنکھوں میں غصہ لئے وہ باہر آیا تھا

کیا.. بکو اس . ہے یہ شرم نہیں . آتی گھٹیا لوگوں کسی کی نیند برباد کرتے ہو؟ وہ آتے ساتھ ہی دھاڑے

تھے لیکن عمر کو سامنے دیکھ کر جیسے خون خشک ہو گیا ہو اس نے واپس جانا چاہا لیکن بے سود

ایس پی سر آپ یہاں سب خیریت تو ہے؟ وہ قریب آ کر پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نذیر ڈالو اسکو گاڑی میں عمر اسکی بات کا جواب دیئے بغیر بولا تھا اور پھر سکندر شاہ کے لاکھ جھپٹانے اور چیخنے پکارنے کا اثر لئے بغیر نذیر انکو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بٹھا چکا تھا وہ ابھی اور شور کرتے جب نذیر ان کے کان کے پاس جھکا تھا

چپ چاپ بیٹھ جاؤ شاہ صاحب ورنہ میرے پاس آپ کی رنگین راتوں کے ثبوت موجود ہیں اور آپ کی بیوی اور بیٹی کا نمبر بھی نسرین کو جانتے تو ہوں گے آپ؟ وہی جسکو ڈیفنس میں کوٹھی دے رکھی ہے نذیر انکے کانوں میں زہر اندیل کر دو رہا تھا

سکندر صاحب کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا انہوں نے بے اختیار تھوک نگلا تھا کیا۔۔۔ چاہتے کیا ہیں آپ؟ انکی ساری ہوائکل گئی تھی اب وہ جلد از جلد اس سورت حال سے چھٹکارا چاہتے تھے جس ہسپتال کے آپ مالک ہیں اسکی سی سی ٹی وی فوٹیج اور میری ایک چیز رہ گئی ہے آپ؟ کے ہسپتال میں وہ بھی چاہیے عمر سکون سے بولا تھا

اتنی سی بات کے لئے آپ لوگوں نے اتنی بے ادبی کی ہے میرے ساتھ میں ایک ازت دار آدمی ہوں ایس پی صاحب میں ابھی ڈی آئی جی صاحب کو کال کروں گا عجیب غنڈہ گردی ہے اندھیر نگری مچار کھی ہے آپ نے وہ غصے سے سرخ چہرہ لئے غرار ہے تھے عمر نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک نمبر ملایا تھا اور موبائل پیچھے نذیر کو تھما دیا تھا

پہلی ہی بیل پہ کال ریسیو ہو گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہاں بول بھائی؟ کسی کی نیند میں ڈوبی آواز گاڑی میں گونجی تھی

ڈی آئی جی سر میں عمر حیات بات کر رہا ہوں عمر نے بیٹھے ہوئے ہانک لگائی تھی سکندر شاہ نے موبائل نذیر کے ہاتھ سے اچک لیا تھا

ڈی آئی جی سر یہ آپ کے ایس پی مجھے ڈرا دھمکا کر میرے گھر سے اٹھا کر لائے ہیں اور اب یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج انکے حوالے کروں نہ انکے پاس کوئی اجازت نامہ ہے اور نہ۔۔۔ وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے جب انکی بات کاٹی گئی تھی

اے زیادہ بولو مت فوٹیج دے دو گے تو مر نہیں جاؤ گے تم اور میں جانتا ہوں سب کچھ کتنا ڈرا دھمکا کر لائے ہوں گے یہ لوگ عمر کو جو کچھ چاہیے دے دو ورنہ بہت برا ہو گا اور اب رکھ فون نیند خراب کر دی میری وہ جھنجھلائے ہوئے تھے عمر یار کیا ہے اب یہ برساتی مینڈکوں سے بھی میں بات کروں؟ وہ اب عمر سے کچھ کہہ رہے تھے عمر نے بات ختم کر کے کال کاٹ دی تھی

سکندر صاحب کا سارا رنگ نچڑ گیا تھا (کتنا بھتہ دیتا تھا میں اس ڈی آئی جی کو) وہ بس سوچ ہی سکے

جی تو شاہ صاحب اور کس سے بات کرنی ہے؟ اگر کہیں تو آئی جی سے بات کرادوں ان سے بھی اچھی خاصی بات چیت ہے میری ارے آپ کے رنگ کو کیا ہوا چہ چہ دکھ ہوا؟ دیکھیں پولیس والے کی نہ دوستی اچھی نہ دشمنی وہ آپ کا ہر بات میں ساتھ دیں گے لیکن جب اپنے وردی والے بھائی کی آگئی ناں تب وہ اپنے گھر والوں کے بھی نہیں ہوتے عمر فخر یہ سا کہہ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اب آپ بتائیں خاموشی سے ہمارا کام کریں گے یا اور چک چک کرنی ہے؟ دیکھیں آپ کے ہسپتال جاتے ہم فضول بحث کرنی پڑتی ایک ایک سے اب آپ چلیں گے تو کتنی عزت اور احترام سے ہو گا ہمارا کام؟ آپ کو نیکی کا موقع ملے گا اور ہمارا وقت بچے گا کتنا اچھا ہو گا ناں؟ وہ عام سے انداز میں کہہ رہا تھا

نذیر اپنے موبائل پہ ساری ڈیٹیلز جمع کر رہا تھا

ہو جائے گا آپ کا کام ہسپتال چلیں اب کے انکا انداز سپاٹ تھا

تقریباً آدھا گھنٹہ بعد وہ تینوں لوگ ہسپتال کے سیکورٹی روم میں بیٹھے صبح نکاح کے بعد والی فوٹیج دیکھ رہے تھے لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج غائب تھی جس وقت ہالے اور عمر اس سڑک پہ بیٹھے تھے وہ فوٹیج غائب تھی

شاہ صاحب ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج کہاں ہے؟ عمر انکی طرف دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

دیکھیں عمر صاحب میں آپ کو سچ بتاتا ہوں جس طرح آپ زور زبردستی ہمیں یہاں لے آئے ہیں اسی طرح آج دوپہر بھی کسی نے بالکل اسی طرح ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج میرے سیکورٹی چیف سے ڈیلیٹ کروادی اور اسے آج شام کی فلائٹ سے دبئی بھجوا دیا آپ اب چاہے مجھے مار دیں یا میرے ہسپتال کو آگ لگا دیں جو سچ ہے سو ہے اس سسٹم میں سروائیو کرنے کے لئے ہم سب کو کافی دفع ایسے کام کرنے پڑتے ہیں مجھے پتہ تھا آپ چپ نہیں بیٹھیں گے اسی لئے میں آپ سے چھپتا پھر رہا تھا سکندر شاہ نرمی سے کہہ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آپ کا سیکورٹی چیف فوٹج ڈیلیٹ کر دیتا ہے آپ کا ڈاکٹر میری اجازت کے بغیر ہمارے مریض کے کمرے میں کسی کو بھی جانے دے دیتا ہے آپ کے ہسپتال سے ہماری چیزیں مسنگ ہوتی ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم پولیس والے غنڈے ہیں یہ تو کھلم کھلا تضاد ہے شاہ صاحب عمر انکو دیکھتا چھتے لہجے میں کہہ رہا تھا

آپ کی چیز مسنگ نہیں ہے عمر صاحب میں نے آپ کی چیز سمجھال کر رکھی ہے میرا اور آپ کا کوئی ذاتی عناد نہیں تھا مجھ سے جتنا ہو سکے گا میں آپ کو اتنی فیورز دوں گا میں ایک ذمہ دار شہری ہوں آپ کو مجھ سے شکایت نہیں ہوگی (ساتھ ہی ایک لڑکے کو اشارہ کیا تھا) جج صاحب بہت اچھے آدمی تھے اللہ انکی مغفرت فرمائے کیا یہ ہے آپ کی مسنگ چیز؟ گو کہ یہ الیگل ہے لیکن خیر وہ اس لڑکے کے ہاتھ سے ایک چھوٹی سی ڈبیالے کر اسکو کھولتے ہوئے کہہ رہے تھے اب ان کے ہاتھ میں ایک ننھا سا کیمرہ تھا عمر بے تاثر چہرے کے ساتھ انکو دیکھتا رہا اسکی نظریں اب بھی متلاشی تھیں اب بھی اسکی کھوج مکمل نہ ہوئی ہو

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا انکے ہاتھ سے کیمرہ لے لیا اندیر بھی عمر کے ساتھ کھڑا ہوا تھا

شاہ صاحب میں نے بہت کوشش کی کہ میں آپ کا "خاندان" بچا سکوں جس طرح میں اپنا نہیں بچا سکا لیکن آپ --- آپ بکاؤ نکلے اب آپ مجھ سے شکایت مت کیجئے گا میں آپ کے پاس آیا آپ سے عزت سے بات کی نرمی سے اپنی چیزیں مانگیں لیکن آپ نے نہیں دیں اب آپ خود... آئیں گے اور مجھے میری چیز واپس کریں گے میں آپ پہ حالات اتنے تنگ کر دوں گا کہ آپ کو آنا پڑے گا شاہ صاحب وہ کہہ کر رکنا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

پیچھے سکندر شاہ نے بے اختیار اپنا ماتھا مسلاتھا

لعنت ہو تم لوگوں پہ کس پاگل آدمی کے ساتھ پھنسا دیا ہے مجھے اب نہ یہ خود چین سے بیٹھے گا اور نہ مجھے بیٹھنے دے گا وہ سخت پریشان تھے

ذرا دور ہسپتال کے پارکنگ ایریا میں جھانکو تو عمر حیات اپنی گاڑی میں بیٹھتا دکھائی دے رہا تھا اس بار ڈرائیونگ سیٹ پہ نذیر تھا ساتھ نذیر کو ہدایات دے رہا تھا

اس سیکورٹی چیف کیا نام ہے اسکا؟ عبدال ہاں اسکی فیملی کا پتہ لگاؤ نذیر اور شاہ صاحب کی ساری ویڈیوز انکی بیٹی اور بیوی کو بھیج دو کل تک کسی سوشل میڈیا اکاؤنٹ پہ بھی پوسٹ کر دو میرا خاندان نہیں بچے گا تو میں کسی اور کا بھی رہنے نہیں دوں گا

سر بیوی کو بھیجنے کا کیا فائدہ کیوں نہ اسکی محبوبہ کو بھیج دیں؟ نذیر چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہا تھا

عمر نے ایک نظر اسکو دیکھا تھا اور پھر موبائل پہ نظریں جمائے بولنا شروع کیا تھا

باہر والی خود بے وفا ہوتی ہے اسلئے بے وفائی معاف کر دیتی ہے لیکن گھر والی وہ چاہے خود دھوکے باز ہو لیکن اسکو اپنا مرد وفادار چاہئے ہوتا ہے ویڈیو بھیجو اور پھر دیکھو کس طرح ٹوٹتے ہیں خاندان خیر اپ دیٹس دو مجھے وہ اب بھی موبائل کو دیکھ رہا تھا اس میں کسی طرح اس ننھے کمرے کا سسٹم آن کر رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سر فہیم مرزا ایک مہینے سے سوائے شمس سلطان کے اور کسی سلطان سے نہیں ملا اور فروا سلطان کا کال ریکارڈ چیک کروایا ہے میں نے لیکن کوئی فہیم مرزا یا کسی ایسے آدمی سے انکی بات نہیں ہوئی جسکی بنا پہ ان پہ شک کیا جائے سیلون والوں نے ساری فوٹیج بھیج دی ہے آپ کو ای میل کر دی ہے میں نے اور وہ عبدل اسکا ابھی کچھ کرتا ہوں کوئی دہی نہیں گیا ہو گا وہ یہیں لا لو کھیت میں اس کے کوئی رشتے داروں کے گھر چھپا بیٹھا ہو گا صبح تک اسکو بھی دیکھ لوں گا میں سر اور کچھ چاہئے تو بتائیں؟ وہ ساری تفصیل بتا کر اب تابیداری سے پوچھ رہا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے یہ ساری انفارمیشن سچی ہے؟

سو فیصد جھوٹ ہے سر بک گئے ہیں سارے یا پھر سہی جگہ چیک نہیں کر رہے آپ مجھے دو دن کا وقت دیں میں سب چیزیں معلوم کر لوں گا آپ اگر کہتے ہیں کہ فہیم مرزا فروا سلطان سے ملا ہے کب کہاں کیسے مجھے نہیں پتہ لیکن وہ ملا ہے سیلون والوں نے اتنے آرام سے فوٹیج کیسے دے دی؟ اور عبدل اسے آج کی رات ہی ملنا ہو گا اسے ڈھونڈ لوں گا میں مجھ پہ اعتبار کریں وہ یقین دہانی کر رہا تھا

مجھے تم سے یہی امید ہے وہ موبائل کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

عمر نے اب سسٹم کو موبائل پہ آن کر لیا تھا

گاڑی کو قبرستان کی طرف موڑو اس نے موبائل سے نظریں ہٹالی تھیں

سر۔۔ اس وقت؟

## Posted On Kitab Nagri

نذیر تم کیوں آج اپنی موت میرے ہاتھوں لکھوانا چاہتے ہو؟ تمہیں کتنی دفع کہا ہے کم بولا کرو

سوری سراب ایسا نہیں ہو گا وہ شرمندگی سے بولا تھا

اور پھر واقعی قبرستان پہنچنے تک وہ کچھ نہیں بولا تھا وہاں پہنچ کر عمر اندر چلا گا تھا جبکہ نذیر کو باہر ہی کھڑا کر دیا تھا  
تھوڑی دیر بعد وہ ایک تازہ گیلی مٹی والی قبر کے قریب بیٹھا تھا اس قبر پہ اب تک چڑھائے گئے پھول تازہ تھے  
عمر آنکھوں میں کرب لئے اس قبر پہ ہاتھ پھیرتا رہا پھیرتا رہا اسکی آنکھوں میں ہلکی نمی تھی

ماموں .. بڑی دیر بعد اس نے قبر میں سوئے آدمی کو مخاطب کیا تھا آئی مس یو یار ... آپ ہوتے تھے تو پتہ ہی  
نہیں چلتا تھا مشکل کیا ہے مصیبت کیا ہے عمر کو آپ کا بڑا سہارا ہوتا تھا۔۔۔ لیکن اب۔۔۔ اب سب چیزیں مرے  
ہاتھ سے نکلنے لگی ہیں حسن اور ہالے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔ ثبوت مل نہیں رہے۔۔۔ اور آپ سے کیا  
وعدہ میں نبھا نہیں پارا ہوں میں ہالے کو کیسے روکوں؟ انکا غم بہت بڑا ہے آپ کو مجھے چھوڑنا نہیں چاہئے تھا  
۔۔۔ میں اکیلا ہو گیا ہوں ہالے اور حسن کا تو بس باپ مرا ہے شمس سلطان کا بھائی یوسف سلطان کا بیٹا لیکن عمر

www.kitabnagri.com

حیات

عمر حیات کا تو باپ۔۔۔ بھائی۔۔۔ دوست خاندان سب مر گئے ہیں آپ کا جانا میرے لئے۔۔۔ میرے لئے سب  
سے بڑا دکھ ہے لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں کسی ایک کو بھی نہیں بخشوں گا کسی ایک کو بھی نہیں ہر بار  
عمر سے ہی کیوں اس کا خاندان چھینا جائے ہر بار فروا کیوں کامیاب ہو اس نے مجھے میرے خاندان سے  
دور کیا میری ماں کو اپنی اولاد سے دور کیا اور آج آج تو اس نے میرا سب کچھ ختم کر دیا یہ آپ کی قبر نہیں ہے یہ



## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات کے جذبات کی قبر ہے اسکے اندر کے انسان کی قبر ہے ان لوگوں نے پتہ ہے مجھے آپ کے جنازے سے بھی دور رکھا ہے آپ کا وارث میں بھی تھا کاش میں نے آپ کی بات مانی ہوتی اور اپنا حق لیا ہوتا اب اسکی آنکھیں بند تھیں وہ اس منظر کو بھلا کر دس سال پیچھے چلا گیا تھا

یہ رات ظالم اور سفاک تھی اس رات عمر نے نفیسہ حیات کو چھوڑا تھا وہ اپنا سفری بیگ کندھے سے لگائے رات کے اس پہر سڑک کے ایک کنارے بیٹھا تھا اسکی آنکھیں پتھر آئی ہوئی تھیں اور چہرے کے تاثرات سخت تھے وہ اجنبی نظروں سے بار بار سڑک کے چاروں اطراف میں نظر دوڑاتا اور پھر سر کو ہاتھوں میں گرا دیتا اسکو نیند آرہی تھی وہ نیند اور بھوک کا بہت کچا تھا اس وقت بھی اسکی آنکھیں بند ہوتی جارہی تھیں جب اسکے بالکل پاس ایک بڑی سی گاڑی آکر رکی عمر فوراً الرٹ ہو گیا تھا اور نیند بھگا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

گاڑی کی پچھلی سیٹ سے ایک مہربان چہرے والا آدمی باہر آیا تھا

عمر چبھتی آنکھوں سے اسکو دیکھے گیا وہ آدمی اب عمر کے قریب آکر رکا تھا

کیا ہوا بر خور دار رات کے اس پہر گھر سے باہر اس سڑک پہ بیٹھے ہو نکالے گئے ہو یا بھاگ کر آئے ہو؟ وہ

سنجیدگی اور نرمی سے پوچھ رہے تھے انکی آنکھیں عمر کی آنکھوں سے ملتی تھیں

سنجیدہ اور گہری سیاہ آنکھیں

نہ نکالا گیا ہوں اور نہ بھاگا ہوں میں گھر "چھوڑ" کر آیا ہوں وہ چھوڑ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا

اچھا؟؟ مطلب باغی ہو پھر تو تمہیں چاہئے کہ میرے ساتھ چلو میرے پاس تمہارے لئے ایک بہترین جگہ ہے

## Posted On Kitab Nagri

اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں اس آدمی کے ساتھ چلا جاؤں گا جس سے ملے ابھی مجھے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے اسکا لہجہ اب مشکوک تھا

ٹھیک ہے پھر تم بتاؤ تمہارے ماں باپ کہاں ہیں میں تمہیں لے چلتا ہوں صلح صفائی کروادوں گا اس طرح راتوں کو گھر سے باہر نہیں رہتے وہ اپنائیت سے بولے تھے

میرے ماں باپ نہیں ہیں وہ انکی طرف دیکھے بغیر بولا تھا  
کیا یتیم ہو؟

ہاں۔ شاید ایسا.. ہی ہے وہ اٹکا تھا

شاید کیوں؟ کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟ گفتگو اب دلچسپ ہوتی جا رہی تھی

میں یہاں اپنی پہچان ڈھونڈنے آیا ہوں اور شاید اپنے خاندان کو بھی مجھے نہیں پتہ میں یہاں کیوں آیا ہوں وہ جھنجھلا سا گیا تھا

آج کے بعد تمہیں سب پتہ ہو گا میرے ساتھ چلو میرے پاس تمہیں دینے کے لئے چھت بھی ہے اور تمہاری پہچان ڈھونڈنے کے لئے تعلقات بھی یقین کرو سیف رہو گے کراچی کا سب سے اچھا آدمی ہوں میں آخر میں انکا لہجہ ذرا شوخ ہوا تھا

میں آپ پہ اعتماد نہیں کرتا اسلئے میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا میں اپنے دم پہ اپنا خاندان ڈھونڈ لوں گا اسکا لہجہ دو ٹوک تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ کراچی ہے بیٹا لوگوں کا سمندر رہتا ہے یہاں ایک دوسرے کو کچل کر دھکیل کر آگے بڑھنے کی ریس ہے یہاں اگر چاہتے ہو کہ نہ دھکیلے جاؤ اور نہ کچلے جاؤ تو میرے ساتھ چلو اور کس نے کہا تمہاری کوئی مدد کرے گا؟ میں تو ہرگز نہیں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے میں تمہیں فیور دوں گا اور بدلے میں فیور لوں گا اب اگر چلنا ہے تو چلو ورنہ یہاں بیٹھے رہ جاؤ گے ہر کوئی معراج سلطان جتنا نیک دل نہیں ہوتا جو تمہارے لئے گاڑی سے اتر آئے

عمر چند لمحے خاموشی سے انکو دیکھتا رہا

اور کہاں لے کر جائیں گے اب مجھے؟

تم نے خود ہی کہا تم یتیم ہو تو پھر یتیم خانے کے علاوہ کہاں لے کر جاسکتا ہوں

کیوں لے جائیں گے مجھے؟ میں اٹھارہ سال کا ہوں یتیم نہیں ہوں بالغ ہوں کما سکتا ہوں کھا سکتا ہوں آپ کی

خیرات کیوں لوں وہ تیوری چڑھائے بولا تھا

میں تمہیں خیرات دے بھی نہیں رہا جس طرح یہاں بیٹھے خالی سڑک پہ پہر ادا رہے ہو اسی طرح میرے

اور فنیج کے گیٹ پہ دے دیا کرنا اور کمائی ہوئی روٹی کھانا

عمر حیات نے مشکوک نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا اور آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے آپ مجھے فیور دیں گے اگر نہیں دی تو میں آپ کے خلاف کورٹ میں جاؤں گا آپ مجھے جانتے نہیں ہیں وہ انکو وارن کر تا بول رہا تھا (انہوں نے وعدہ نہیں کیا تھا وہ لفظوں کو اپنی مرضی کے مطلب دے رہا تھا)

معراج نے طنزیہ نظروں سے اسکو دیکھا تھا (بلیک میلر کی اولاد نہ ہو تو)

او کے سو مسٹر عمر حیات اب چلیں میری بیٹی اندر سو رہی ہے وہ مصالحت جو انداز میں بولے تھے عمر بغیر جواب دیئے انکے ساتھ چلنے لگا تھا گاڑی کے اندر بیٹھتے ہی معراج سلطان نے ایک میسج ٹائپ کیا تھا اور اسکو "جونیر" کے نمبر پہ بھیج دیا تھا

عمر مجھے مل گیا ہے وہ میرے ساتھ ہے فکر مت کرو تم انہوں نے میسج کر کے موبائل رکھ دیا تھا

تھوڑی دیر بعد گاڑی ہیون کی طرف روانہ تھی  
پچھلی سیٹ پہ بیچ میں معراج سلطان بیٹھے تھے انکی دائیں طرف بارہ سالہ ہالے سو رہی تھی جسکو انہوں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا دوسری طرف عمر حیات بیٹھا تھا آنکھوں میں بھری نیند چہرے پہ بے زاری لئے البتہ اس نے دوبار نظر اٹھا کر بارہ سالہ ہالے کو دیکھا تھا لیکن بس رشک کی نظر سے اسکی نیند کتنی بے فکر تھی

سر۔۔۔ سر عمر سر

## Posted On Kitab Nagri

نذیر کے کندھا ہلانے پر وہ ہوش میں آیا تھا منظر بلبے کی طرح تحلیل ہوا تھا وہ مہربان چہرہ اب اس کے ساتھ نہیں تھا اور یہی حقیقت تھی بے حد تلخ حقیقت

ہا۔۔ ہاں بولو؟ وہ نذیر کو دیکھ کر بولا تھا

سر صبح ہونے والی ہے اب چلنا چاہئے ابھی بہت کام رہتے ہیں

عمر نے آخری نظر اس قبر کو دیکھا تھا اور اٹھ کھڑا ہوا تھا

میں بہت جلد دوبارہ آؤں گا جب میں سب کچھ فکس کر لوں گا اوکے؟ وہ جیسے انکو تسلی دے رہا تھا

صبح کی پو پھوٹنے والی تھی اسکو گھر جانا تھا ابھی واقعی بہت کام باقی تھے

سورج کی روشنی چاروں اور پھیل گئی تھی پیلی چمکیلی دھوپ نے سارے کو اپنی پیٹ میں لے رکھا تھا ہر گزرتے لمحے دھوپ کی گرمی اور تپش بڑھتی جاتی تھی اسی وقت عمر حیات اپنے بنگلے کی چار دیواری کا جنگلہ پار کرتا اندر داخل ہوا اسکی آنکھیں سرخ تھیں وہ رات بھر سویا نہیں تھا اور ابھی اندر جانے پہ ایک اور آزمائش اس کے لئے تیار تھی یہ سوچ ہی اسکو تھکا دیتی تھی وہ آتے ہی اس کمرے کی جانب گیا تھا جہاں ہالے تھی دروازہ اندر سے لاک تھا اس نے دستک دی ایک بار دوبار تین بار اور پھر آواز لگائی ایک بار دوبار تین بار اب جواب ندارد اب کے وہ پریشان ہوا تھا اور بلند آواز میں ہالے کو پکارتا زور زور سے دروازہ بجانے لگا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ پا



## Posted On Kitab Nagri

کر وہ بھاگ کر کمرے کے لاک کی چابی لے آیا تھا اس نے کانپتے ہاتھوں سے لاک میں چابی گھسائی اسکا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا وہ جیسے ہی لاک کھول کر اندر آیا اسکو لگا جیسے کسی نے اسکی روح کھینچ لی ہو ہالے اسی چائے گرے فرش پہ بے سدھ پڑی تھی اے سی کی ٹھنڈک سے کمرہ جیسے برف ہو رہا ہو وہ دیوانہ وار ہالے کی طرف لپکا تھا اس کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے اسکا جسم تپ رہا تھا وہ بخار سے پھنک رہی تھی وہ اسکو آوازیں دے رہا تھا اسکے چہرے کو تھپتھپا رہا تھا ہالے نے زرا کی ذرا آنکھیں کھولی تھیں لیکن عمر کو قریب دیکھ کر اس نے پھر رخ موڑ لیا تھا

عمر نے فوراً موبائل نکالا تھا اور ایک نمبر ڈائل کیا تھا وہ تیز تیز بول رہا تھا ہالے کو بس اس کے ہونٹ ہلتے معلوم ہوتے تھے اسکو دیکھتے دیکھتے وہ ایک بار پھر ہوش و خرد سے بے گانہ ہو گئی تھی اسکی آنکھ اب سوئی کی چھن سے کھلی تھی وہ خالی ذہن سے چھت کو دیکھے جا رہی تھی ڈاکٹر اس کے بازو میں کینولہ لگا رہا تھا اسے اپنا سارا جسم ٹوٹا محسوس ہوا اسکا جسم ذرا سا ہلنے سے بھی قاصر تھا ڈاکٹر اب عمر سے کچھ کہہ رہا تھا جسے وہ غور سے سن رہا تھا

عمر سر آپ کی مسز نے کسی بات کا بہت گہرا صدمہ لیا ہے ان کی زیادہ سے زیادہ کیئر کریں اور انکو ٹینشن نہ دیں انکا بخار تھوڑی دیر تک اتر جائے گا اس کے بعد آپ انہیں کوئی نرم غذا کھانے کو دیں یقیناً انہوں نے کل سے کچھ کھایا نہیں ہے جسکی وجہ سے انکو کمزوری ہو رہی ہے اور اسی وجہ سے وہ بے ہوش بھی ہو گئیں اگر کچھ پر اہم ہو تو مجھے کال کیجئے گا

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے انکا شکریہ ادا کیا تھا اور انکو دروازے تک چھوڑ کر آیا تھا تھوڑی دیر بعد ہالے کو ہوش آ گیا تھا  
شانو (ملازمہ) اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھی اسکو چچ کے ساتھ سوپ پلا رہی تھی ہالے خاموشی سے پی رہی تھی  
اسکا رنگ زرد تھا آنکھیں سوجی ہوئی سرخ بھورے لمبے بال کندھوں پہ پھیلے تھے وہ دونوں کی بھوک تھی اس  
وقت وہ کچھ بھی کھا لیتی

بھوک واحد چیز ہے جو غم یا خوشی نہیں دیکھتی عمر دروازے کی اوٹ سے کھڑا اسکو دیکھ رہا تھا اس کیمرے سے جو  
کچھ اسکو ملا تھا اس نے عمر کے حواس معطل کر دیئے تھے وہ یہ سب کچھ ہالے کو کیسے دکھائے گا ؟  
اسی وقت ہالے نے اسکو دروازے کی اوٹ میں کھڑے دیکھ لیا تھا تب ہی اسکی آنکھوں میں نفرت بھرنے  
لگی اس نے شانو کا بڑھا ہوا ہاتھ بری طرح جھٹکا تھا

نکل جاؤ یہاں سے وہ شانو کو دیکھے بغیر بولی تھی اسکی نظریں اب بھی عمر پہ جمی تھیں  
بی بی جی تھوڑا سا سوپ پی لیں آپ بہتر ہو جاؤ گی وہ لجاجت سے بولی تھی  
میں اگر ایک بار کہہ دوں جاؤ تو چلی جایا کرو مجھے ملازموں پہ چلانا پسند نہیں ہے وہ اب کے نرمی سے بولی تھی  
شانو خاموشی سے برتن سمیٹتی چلی گئی تھی

عمر اب دروازے کی چوکھٹ پہ کھڑا تھا سینے پہ بازو باندھے نرم سی نظروں سے ہالے کو دیکھتا  
مجھے سپنڈ کر دیا گیا ہے آپ نے کل جو بیان دیا اسکی وجہ سے اب مجھ پہ انکوائری بیٹھے گی اور پھر شاید تب ہی  
میں بحال ہو سکوں اس کے لہجے میں کوئی دکھ نہیں تھا وہ بس سنجیدگی سے بتا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا اور تمہاری آواز سننے کا کوئی شوق نہیں ہے میرے سامنے کم سے کم آیا کرو جب جب تمہیں دیکھتی ہوں تمہیں قتل کرنے کا ارادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے

آپ کے والد صاحب جج تھے ناں؟ وہ اسکو دیکھتا اسکے قریب آتا کہہ رہا تھا

آپ کو اتنا تو پتہ ہی ہو گا کہ کسی کو سزا سنانے سے پہلے اسکو صفائی کا موقع دیا جاتا ہے اس کے خلاف ثبوت دیکھے جاتے ہیں اس کے خلاف گواہیاں لی جاتی ہیں پھر کہیں جا کر اسکو "مجرم" قرار دیا جاتا ہے آپ اب بتائیں آپ کے پاس کیا ثبوت ہیں؟ کونسی گواہی ہے؟ کیا چیز مجھے مجرم ثابت کرتی ہے وہ سکون سے پوچھ رہا تھا

ہالے بیڈ سے اٹھی تھی (نقاہت اور درد کی وجہ سے اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا سر بری طرح گھوم رہا تھا لیکن وہ اپنے پیروں پہ زور دینے کھڑی رہی) وہ اب اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی بازو سینے پہ لپیٹے آنکھوں میں چھن لئے

میری شادی سے کچھ دن پہلے تم مجھے پرپوز کرتے ہو پھر اچانک میں اپنی شادی کی رات پارلر سے اغوا ہو جاتی ہوں اور سی سی ٹی وی فوٹیج میں اور کسی اور جگہ بھی کوئی سراغ نہیں ملتا میری فیملی کو ہسپتال کا اجازت نامہ ہماری تصاویر اور وہ ویڈیوز موصول ہوتی ہیں جو کہ میرے لئے متنازعہ ہیں اور ان سب تصاویر اور ویڈیوز میں، میں تمہارے ساتھ ہوں صبح کو میں تمہاری گاڑی کی ڈگی میں نیم مردہ سی پڑی ہوتی ہوں اور وہ گاڑی تمہارے گھر میں ہوتی ہے تم ساری رات منظر سے غائب ہوتے ہو یہ سارا کام اتنی پرفیشن سے ہوتا ہے کہ کسی کو ایک سراغ نہیں ملتا تمہارے علاوہ عمر، تمہارے علاوہ اتنی پرفیکشن سے کون کام کر سکتا ہے؟ تم اگر یہ کہو گے کہ میری چچی

## Posted On Kitab Nagri

تو تم جھوٹ بولو گے وہ الزام لگا سکتی ہیں میرے اغوا کا پلان بھی بنا سکتی ہیں لیکن وہ کر منل نہیں ہیں وہ زیادہ سے زیادہ کسی غنڈے کو ہائر کر سکتی ہیں اور غنڈے موالی ایسے پرفیکٹ کام نہیں کرتے وہ سستے ہوئے چہرے کے ساتھ بولتی اس کے سامنے سے ہٹی تھی اور باہر جانے کو قدم موڑے تھے جب اسکو عقب سے عمر کی آواز بلند ہوتی محسوس ہوئی

آپ کہاں جا رہی ہیں؟

ہالے دروازے کی چوکھٹ پہ رک گئی تھی

تمہیں یہ حق کس نے دیا ہے کہ تم مجھ سے سوال جواب کرو؟ تمہیں کیا لگتا ہے تم نے میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا میں معاف کر دوں گی تمہیں تھانے جا رہی ہوں میں پہلے تم پہ اغوا کی ایف آئی آر کٹواؤں گی اور اس کے بعد تم سے خلع کا کیس دائر کروں گی میں تم سے گھر کی چار دیواری میں بھی طلاق لے سکتی ہوں لیکن اس میں مزہ نہیں آئے گا آخر کو تمہیں بھی وہ ذلت جھیلنی چاہیے جو میں نے جھیلی ہے یہ سب میں تمہیں اس لئے بتا رہی ہوں کیونکہ مجھے پیچھے سے حملہ کرنا پسند نہیں ہے

میں کل رات ہسپتال گیا تھا مجھے وہاں سے کچھ ملا ہے وہ اسکی بات کا جواب دیئے بغیر بول رہا تھا کچھ ایسا جس کے بعد آپ کے پاس مجھ سے زیادہ بڑے دشمن ہوں گے جس کے بعد آپ خود پہ کی گئی زیادتیاں بھول جائیں گی آپ کو چاہئے کہ ایک بار دیکھ لیں وہ کبھی بھی یہ بات نہ کرتا اگر اسکو ہالے کے چلے جانے کا خوف نہ ہوتا ہالے اسکی بات نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی جب عمر نے ایک بار پھر آواز لگائی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ کے ... باپ کو قتل .. کیا گیا ہے ہالے وہ بلند آواز میں بولا تھا

ہالے جہاں تھی وہیں رک گئی

ساکت متحیر شل

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے عمر کو دیکھے گئی

شاک بے یقینی صدمہ کیا تھا جو اس وقت اسکی آنکھوں میں نہیں تھا

تم۔۔۔ تم ایسا۔۔۔ کیسے کہہ سکتے ہو؟ اس نے خود کو بولتے سنا

میرے پاس ثبوت ہیں وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولا تھا

ہالے نے بے اختیار دروازے کا سہارا لیا تھا عمر نے فوراً آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھا منا چاہا جسے ہالے نے جھٹک دیا

آپ کو آرام کی ضرورت ہے آپ آرام کریں ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے پلیز آپ لیٹ جائیں

تھوڑی دیر وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا

مجھے دکھاؤ کیا ہے تمہارے پاس۔۔۔۔ کس نے کیا ہے یہ سب سب بتاؤ مجھے وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی

میں آپ کو کوئی بھی ثبوت صرف تب دوں گا جب آپ اپنے پیروں پہ چل کر میرے پاس آئیں گی صحت مند

اور کنٹرولڈ اس سے پہلے میں آپ کو ایک چیز بھی نہیں دکھاؤں گا سو مسز ہالے سلطان اپنے بیڈ پہ واپس جائیے

اور اب صرف تب آئیے گا جب آپ کو کسی چوکھٹ کا سہارا نہ لینا پڑے لڑکھڑاتے قدم سچ نہیں سن سکتے آپ



## Posted On Kitab Nagri

کے اغوا کا الزام تو پہلے ہی لگ چکا ہے مجھ پہ اب آپ کو سچ بتا کر قتل کا کیس خود پہ نہیں لگوا سکتا وہ بول کر رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا

جبکہ ہالے اسی دروازے کے ساتھ لگی بیٹھتی چلی گئی تھی اس وقت اس کو اپنے ساتھ ہونے والا کوئی ظلم یاد نہیں تھا اگر کچھ یاد تھا تو بس اپنا "باپ"

کوئی کیسے کسی کا باپ اس سے چھین سکتا ہے؟

مہرماہ ٹرائلی میں چائے اور ناشتے کا سامان لئے یوسف سلطان کے کمرے میں جا رہی تھی اس نے سادہ سبز رنگ کا لان کا سوٹ پہن رکھا تھا بھوری آنکھیں ہلکی سرخ تھیں شاید نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے اس نے کمرے کے دروازے پہ دستک دی تھی اور پھر دروازہ پورا کھول کر اندر چلی گئی یوسف سلطان اپنے بیڈ پہ بیٹھے تھے وہ دودن میں ہی صدیوں کے بیمار لگ رہے تھے مہر نے ٹرائلی انکے سامنے رکھی اور اب وہ ان کے لئے چائے بنا رہی تھی

مہر میری ہالے کہاں ہے؟ کچھ پتہ کرو اسکا کوئی لے آؤ اسکو میں نے رات معراج کو دیکھا ہے وہ میرے خواب میں آیا تھا وہ مجھ سے بڑا ناراض تھا میری ہالے کی وجہ سے میں نے اسکو نکال دیا یہ میں نے کیسے کیا؟ خدا کے لئے اسے لے آؤ میں ساری زندگی تمہارا احسان نہیں بھولوں گا اسے لے آؤ وہ مہر کو دیکھتے رندھے ہوئے لہجے میں

کہہ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

چائے بن چکی تھی مہر نے چائے انکی سائیڈ ٹیبل پہ چائے کا کپ رکھا اور خود ان کے ساتھ بیڈ پہ جا بیٹھی انکا بوڑھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا یوسف سلطان نے جھٹکا نہیں اس کے اندر تک سرشاری پھیل گئی وہ اس کے لئے سفیر سے بھی بڑی نعمت تھے

ابا۔۔۔ وہ چلی گئی ہے میں نے اسکو روکا حسن نے بھی روکا .. لیکن وہ نہیں رکی معراج بابا نے۔۔۔۔ انہوں نے کل ہالے کا نکاح اس عمر حیات کے ساتھ کروادیا تھا وہ اب یہاں نہیں آئے گی... ابا وہ بڑی ضدی ہے بالکل امی کی طرح .. آپ صبر کریں کچھ وقت تک صبر میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گی۔۔۔ کیونکہ میں ابا میں مہر ماہ آپ سے ساری دنیا سے زیادہ محبت کرتی ہے۔۔۔ میرے پاس سب سے قیمتی تعلق "آپ" ہیں میں آپ کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں میرا "خاندان" بس آپ ہیں میں اسے لے آؤں گی ابا آپ کے لئے وہ انکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے یقین دہانی کروارہی تھی

یوسف سلطان نے اسکا ہاتھ ذرا سا اونچا کیا اور اپنے قریب لا کر چوم لیا  
میں تم پہ بھروسہ کرتا ہوں مہر بس مجھے میری ہالے لا دو تم لا سکتی ہو تم ہی لا سکتی ہو  
مہر ماہ شل رہ گئی بالکل ساکن اس نے اپنا سانس تک روک لیا تھا

ابا نے... مجھ سے یہ.. کہا؟ وہ اتنی ہلکی آواز میں بولی تھی کہ بامشکل خود سن پائے  
مہر . تم بتاؤ نہ بیٹا وہ کیسی ہے؟ ٹھیک تو ہے ناں؟ کل تم اس سے ملی تھی ناں؟ انکی آواز بے تاب تھی  
ابا . وہ جلدی نارمل ہو جائے گی وہ انکو دلاسا دیتی جانے کو اٹھ کھڑی ہوئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

کہ کہاں جا رہی ہو تم؟ اسکو اٹھتے دیکھ وہ ہر اسماں سے ہو گئے تھے

ابا . میرا وقت ختم ہو گیا ہے آپ نے مجھے اتنا ہی وقت دیا تھا اب ہم شام کی چائے پہ ملیں گے مجھے ساری ترتیب یاد ہے وہ نرمی سے کہہ رہی تھی اس کے لہجے میں بے پناہ محبت تھی

لعنت بھیجو ترتیب پہ تم یہاں بیٹھو میرے ساتھ مجھ سے باتیں کرو ہالے کی بات معراج کی بات مت جاؤ تم وہ ایسی بے بسی سے بولے تھے کہ مہر کا دل پسینا تھا

وہ بیٹھ گئی تھی اسے اس سے زیادہ کیا چاہئے ہو گا؟ یہ اسکی زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی

یہ بخت بھی عجیب شے ہے ایک سے اسکا "باپ" لیا گیا تھا تو ایک کو باپ کی شفقت مل گئی تھی

بخت نے اگر کسی کو "نوازا" تھا تو وہ مہر ماہ وہاں تھی

عمر کے جانے کے بعد ہالے مرے مرے قدموں سے اٹھی تھی اور دراز پہ پڑی سب دوائیوں کو مٹھی میں بھر کر پھانک لیا تھا اسکا جسم اب بھی نقاہت زدہ تھا اسے کمزوری محسوس ہو رہی تھی وہ چند لمحے بیڈ پہ بیٹھی گہرے سانس لیتی خود کو پرسکون کرتی رہی اور پھر بیڈ پہ گرنے کے انداز میں لیٹ گئی شاید ان گولیوں میں کوئی نیند کی گولی بھی تھی جسکی وجہ سے اسکو لیٹتے ہی نیند آگئی تھی اس وقت جب اسکی آنکھ کھلی تو تو کروٹ کے بل اپنے بیڈ پہ لیٹی تھی کمفرٹر اسکے اوپر سیٹ تھا بخار اتر چکا تھا اور اب جسم کا درد بھی کافی حد تک کم ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی تھی صبح عمر کی بات ایک جھماکے کے ساتھ اس کے ذہن میں آئی تھی اسکی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی دل میں درد سا اٹھنے لگا تھا وہ ہمت کرتی اٹھی تھی اور واش روم میں بند ہو گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر نکلی تو کافی فریش لگ رہی تھی البتہ آنکھوں کا کرب واضح تھا وہ کمرے سے نکل کر نیچے چلی آئی شانو سے عمر کے بارے میں پوچھا وہ چھت پہ بیٹھا تھا شانو نے اسکو راستہ سمجھا دیا اس نے جیسے ہی چھت پہ قدم رکھا عمر سامنے ہی جائے نماز پہ بیٹھا نظر آیا ہالے کی آنکھوں میں کرچیاں سی بھرنے لگیں

وہ خدا کے بندوں کو رسوا کرنے کا بعد اب خدا کو منانے میں لگا تھا وہ چلتی ہوئی اس کے بالکل پاس جا کر کھڑی ہو گئی عین اس کے عقب میں

اس نے عمر کی پیٹھ کو دیکھتے بولنا شروع کیا

بابا کہتے تھے حقوق العباد میں ہیرا پھیری کرنے والے حقوق اللہ بھی نہیں نبھاسکتے اللہ سے محبت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسکی مخلوق سے محبت کرو ان کے حق نہ کھاؤ ان پہ ظلم نہ کرو اسکی بنائی ہوئی چیزوں سے محبت کرو جن سے وہ محبت کرتا ہے ان سے محبت کرو اللہ نے مجھے بڑی محبت سے بنایا ہو گا وہ مجھ سے بھی ستر ماؤں جتنی محبت کرتا ہو گا تم میرے ساتھ ظلم کر کے اب اللہ کے آگے کیسے خود کو کلیر کرنے آئے ہو؟ تمہیں خدا سے شرم نہیں آتی وہ طنزیہ سے لہجے میں کہہ رہی تھی

عمر نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا اسکی نظریں ڈوبتے سورج اور نارنجی سے سیاہ ہوتے آسمان پہ جمی تھیں میری اماں کہتی ہیں اللہ کے ساتھ اپنا معاملہ ہمیشہ درست رکھو بندوں کا کیا ہے شکوہ شکایت کرنا انکا کام ہے حقوق العباد کبھی نہ کبھی ٹھیک ہو جاتے ہیں یا کر لئے جاتے ہیں حقوق اللہ نہ خراب ہو کسی بھی نفرت یا محبت کی وجہ سے

## Posted On Kitab Nagri

جو اللہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ بندوں کے دل آپ کے لئے نرم کر ہی دے گا ان سے آپ کے معاملات درست کروا ہی دے گا آپ کے دل سے بھی مہریں ہٹا دے گا بس شرط یہ ہے کہ اسکو نہ چھوڑو اس سے تعلق جوڑے رکھو درد میں مصیبت میں غم میں خوشی میں ہمیشہ اور بات اگر شرم کی ہے تو اماں کہتی ہیں اللہ سے کچھ بھی کہنے میں شرم نہ محسوس کرو اس سے کہہ دو جو دل میں ہے جو دماغ میں ہے سب کہہ دو وہ خدا ہے اسے ہمارے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں ہے اگر حل چاہیے تو اس سے بات کرو بغیر شرمائے بغیر جھجھکے اس سے مدد مانگو اسے پکارو حقوق اللہ میں کوتاہی نہ کرو حقوق العباد خود باخود درست ہونے لگیں گے کیونکہ جو خدا کے سامنے جھکتا ہے اس سے محبت کرتا ہے اس سے ڈرتا ہے وہ اس کے بندوں کے ساتھ غلط کر ہی نہیں سکتا اللہ اسکا دل خود ہی نرم کر دیتا ہے بالکل چڑیوں کی طرح آپ۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے عمر ادھر دیکھو مجھے میں اپنے قدموں پہ کھڑی ہوں.. مجھے بتاؤ.. میرے . باپ کے . ساتھ کیا . ہوا ہے آخر میں اسکی آواز کانپی تھی اپنے والدین کی بیماری یا موت کے بارے میں بات کرنا کسی بھی اولاد کے لئے سب سے مشکل کام ہوتا ہے

وہ خاموشی سے اٹھا تھا جائے نماز طے کی تھی اور نیچے چلا گیا تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لیپ ٹاپ اور یو ایس بی تھی وہ وہیں چھت پہ پڑے ایک میٹ پہ بیٹھ گیا تھا ہالے کو اشارے سے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ مارے بندھے اس سے ذرا فاصلے پہ بیٹھ گئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

وہ واقعی اپنے خاندان کے آدمی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں آیا تھا وہ کسی ایسے کو چھوڑ کر آیا تھا جو کبھی "جھوٹ" نہیں بولتا "جو چاہ کر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا تھا جس کی وفاداری غیر مشروط تھی اسنے وہاں "کیمرہ" چھوڑا تھا اس نے وہاں مشین چھوڑی تھی انسان جھوٹ بول سکتے تھے مشین نہیں

عمر نے یو ایس بی کنیکٹ کی تھی فائلز پہ کلک کر کے اس نے یو ایس بی میں موجود واحد ویڈیو پہ پلے کا بٹن دبایا تھا لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ایک منظر ابھرا تھا معراج سلطان تکیوں سے ٹیک لگائے نیم دراز تھے (ہالے نے بے اختیار اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا وہ اب کبھی ان کو اس طرح نہیں دیکھ پائے گی اسکا دل ڈوب کر ابھرا تھا)

اسی وقت ہسپتال کے اس پر تعیش وارڈ میں شمس سلطان داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک آسمانی رنگ کی موٹی فائل تھی ویڈیو کلئیر تھی اس ویڈیو سے ابھرتی آوازیں کلئیر تھیں "کانوں میں پگھلا سیسہ ڈالتی آوازیں روح کھینچتے منظر سب کلئیر تھے"

(ہالے بغیر پلک جھپکے سانس روکے اس منظر کو دیکھے گئی)

وہ معراج سلطان کے پاس رکھے صوفے پہ بیٹھ گئے تھے عمر نے کچھ مناظر سکپ کیئے تھے اب اس نے دوبارہ وڈیو کو چند منٹ آگے سے شروع کیا تھا شمس سلطان اب کہہ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

بھائی جان میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں جانتا ہوں سہی وقت نہیں ہے لیکن بہر حال کرنا تو ہے ہی کاروبار کو ڈیلے نہیں کیا جاسکتا اصل میں بات یہ ہے مجھے کچھ پیسہ چاہیے میں کہیں انویسٹ کرنا چاہتا ہوں اور مجھے آپ کی مدد چاہیے

میں۔۔؟ کیا کر سکتا ہوں شمس تمہارے پاس مجھ سے زیادہ پراپرٹی ہے میرے پاس تو بس ایک گھر ہے اور ایک دو پلاٹس گھر میں ہالے کے نام کر چکا ہوں اور دونوں پلاٹس حسن کی پڑھائی اور شادی کے لئے ہیں وہ میرے بچوں کی سیفٹی ہے تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ انکا لہجہ سنجیدہ تھا شمس مسکرائے تھے

آپ بھول رہے ہیں بھائی جان آپ کے پاس "heaven" ہے اب بھی لوگ اسکو مارکیٹ پر انرز سے ڈبل پر انرز پہ خریدنے کو تیار ہیں اور وہ وہ ہسپتال اور ہیون کے ساتھ والی زمین آپ یہ سب کیسے بھول گئے بھائی؟ اگر ان سب میں سے کوئی ایک جگہ بھی بیچ دی جائے تو ہمیں کروڑوں کا فائدہ ہو سکتا ہے آپ میرے ساتھ مل جائیں بھائی پھر دیکھئے گا ہمارا کاروبار کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا معراج سلطان سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے

کس نے کہا کہ اب وہ کاروبار "ہمارا" ہے؟ انکی ٹھنڈی آواز نے جیسے شمس کو برف کر دیا تھا جس دن میں یہاں سے باہر آؤں گا میں تمہاری کمپنی سے اپنے شیئرز نکال لوں گا میں اپنا پچیس فیصد لے لوں گا کیونکہ اب میں مزید تمہارے ساتھ کوئی کاروبار نہیں کرنا چاہتا جو لوگ میری اولاد کے نہ ہو سکے وہ میرے کیا

## Posted On Kitab Nagri

ہوں گے؟ تم لوگوں نے میرے بچوں پہ ہاتھ اٹھایا ہے وہ بھی تب جب میں صرف ہسپتال میں ایڈمٹ تھا اگر میں مر گیا تم لوگ تو میرے بچوں کی بوٹیاں نوچ لو گے شمس میں اب سلطان منزل بھی واپس نہیں آؤں گا میں اپنے بچوں اور بیوی کے ساتھ کہیں اور شفٹ ہو رہا ہوں تمہارے اور میرے راستے آج کے بعد علیحدہ ہیں نہیں بھائی.... آپ ایسا نہیں کر سکتے اس وقت اگر آپ نے اپنے شیئرز نکال لئے... تو . تو میں برباد ہو جاؤں گا میں آپ کو ہرگز ایسا نہیں کرنے دوں گا میں آپ کا بھائی ہوں آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ مارے بوکھلاہٹ کے یہاں سے وہاں چکر لگانے لگے تھے

ٹھیک ہے میں تمہیں وقت دیتا ہوں تم اسٹیبل ہو جاؤ میں بھائی ہوں تمہارا تمہیں برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا لیکن تمہارے پاس بس چھ مہینے ہیں اس کے بعد میرا تمہارے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اور اگر تمہیں پیسوں کی ضرورت ہے تو تم میرا ایک پلاٹ بیچ دو اور جب تم اسٹیبل ہو جاؤ تب واپس کر دینا وہ سہولت سے کہہ رہے تھے

مجھے آپ کا پلاٹ نہیں چاہیے مجھے ہیون چاہیے آپ کو ایک بات کیوں سمجھ نہیں آتی؟ ہالے میرے گھر آتی تو ہیون مجھے مل جاتا لیکن آپ کی بدکردار بیٹی سے یہ برداشت نہ ہو اور بھاگ کھڑی ہوئی لیکن اب اب آپ کو میرا کام کرنا ہو گا ہیون مجھے دینا ہو گا بھائی اگر میں آپ کے بچوں پہ ہاتھ اٹھا سکتا ہوں تو انہیں جان سے بھی مار سکتا ہوں اگر اپنے بچوں کو بچانا چاہتے ہیں تو خاموشی سے ہیون کو میرے نام کر دیں بھائی آپ کے لئے اور آپ کے خاندان کے لئے یہی بہتر ہو گا وہ طیش سے چلا رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ معراج ٹھنڈی اور پرسکون نظروں سے انکو دیکھ رہے تھے

تم میرے بچوں کو مارنے کی بات کر رہے ہو شمس؟ کچھ دیر قبل تو تم یہ کہہ رہے تھے کہ تم میرے بھائی ہو انکے  
لہجے میں افسوس تھا

شمس کی آنکھوں کا تاثیر یکدم بدلہ تھا اب ان آنکھوں میں بے حسی اور سرد مہری تھی

ترک کہاوت ہے جب کوئی کہے میں تمہارا بھائی ہوں تو پوچھ لینا.... ہابیل یا قابیل

میں قابیل بن گیا ہوں بھائی

آپ نے بنا دیا ہے۔۔۔ ہمیشہ آپ سے برتری کی خواہش کو دل میں دبا کر رکھا لیکن آج نہیں ہمیشہ آپ کی  
کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھا لیکن اب نہیں اب آپ کو میرے لئے کچھ کرنا ہو گا بھائی ساری زندگی میں کیوں  
قربانی دوں کبھی معراج سلطان کیوں قربانی نہ دے؟ ہمیشہ میں ہی کیوں ناکام رہوں کبھی آپ کیوں ناکامی کا منہ  
نہ دیکھیں میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں بھائی لیکن اب اور نہیں اب آپ کو میرے لئے کچھ کرنا چاہئے  
آپ آدھے مر چکے ہیں اب آپ کو پورا مر جانا چاہیے یا پھر آپ کے بچوں کو ہاں انکو مر جانا چاہیے میں آپ کے  
بچوں کو مار دوں گا بھائی وہ پاگلوں کی طرح تیز تیز بولتے اس وقت کوئی جنونی لگ رہے تھے

معراج سلطان کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا

جاؤ شمس مار دو ایک گولی نہیں چار چار مارو اگر میرے بچوں کی موت تمہارے ہاتھوں لکھی ہے تو مار دو جا کر اور  
اگر انکی زندگی لکھی ہے تو تم چاہے پورا پلسٹل ان پہ خالی کر دو وہ بچ جائیں گے انکا بال بھی باکا نہیں کر سکتے تم شمس۔

## Posted On Kitab Nagri

.. تم مجھے میرے بچوں کی موت سے نہیں ڈرا سکتے میرے پاس دن میں دس لوگ آتے ہیں .. بالکل تمہارے جیسے ایسی دھمکیاں مجھے روز ملتی ہیں تم مجھے ڈرا نہیں سکتے سو بہتر ہے یہاں سے چلے جاؤ get lost  
شمس ہنسنے لگے تھے زور زور سے یہاں سے وہاں گھومتے وہ ہنستے جاتے تھے

آپ نہیں جانتے میں کیا کیا کر سکتا ہوں بھائی میں آپ کے بچوں کو گولی سے نہیں ماروں گا --- میں ہالے اور اس لڑکے کی تصاویر سوشل میڈیا پہ ڈال دوں گا ساری دنیا اس پہ تھو تھو کرے گی اسکی دوستیں اسکا خاندان ہر کوئی اس کے کردار کی بات کرے گا وہ باہر جانے سے کترائے گی اسکا شخصیت مسخ ہو جائے گی آپ کی بیٹی جیتے جی مر جائے گی بھائی ذلت سے بڑی موت کوئی نہیں ہوتی آپ کا بیٹا ہر روز اپنی بہن کو دیکھے گا تو اسکو سب کچھ یاد آئے گا اس کے دوست اسکا سرکل ہر کوئی اسے طنزیہ نظروں سے دیکھے گا ہر کوئی اسکی بہن کی بات کرے گا پہلے وہ دلفینڈ کرے گا پھر غصہ کرے گا اور ایک دن وہ اس سب سے بے زار ہو جائے گا وہ سوشل ہونا چھوڑ دے گا وہ کالج چھوڑ دے گا وہ اپنی بہن سے لڑے گا خود سے منہ چھپائے گا وہ ڈیج ہو جائے گا بھائی اور اس سے بڑی موت کونسی ہوگی ؟ وہ ہنسنے لگے  
زہر خند ہنسی

آپ .. کو . چاہئے۔۔ کہ ہیون کو خاموشی سے میرے نام کریں بھائی آپ کو چاہئے کہ اب آپ قربانی دیں۔۔ یا تو اپنے بچوں کی یا پھر اپنی جائیداد کی کیونکہ اب شمس سلطان کو کوئی روک نہیں سکتا . میں قابیل بن گیا ہوں بھائی



## Posted On Kitab Nagri

اب آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ آج قابیل کے ہاتھوں کس کی موت ہوگی اگر آپ کے بچوں کی نہ ہوئی تو۔۔۔ وہ  
رکے تھے بس ایک لمحے کو تو آپ کی موت ہوگی بھائی میں آپ کو مار دوں گا لیکن ہیون نہیں چھوڑوں گا  
معراج سلطان نے شاکی نظروں سے شمس کو دیکھا تھا

میں .. تمہارا بھائی ہوں شمس وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولے تھے

تم مجھے مار دو گے؟ تم میرے بچوں کو مار دو گے؟ تم کیا بن رہے ہو یا کیا ہو گیا ہے تمہیں ہم دونوں کے درمیان  
ایسا کیا آگیا ہے؟ تم میرے بھائی ہو شمس میرا وارث تم مجھے مار دو آؤ مار دو مجھے فرق نہیں پڑے گا لیکن تم، تم  
برباد ہو جاؤ گے تمہارا سکون ختم ہو جائے گا تمہاری نیندیں اڑ جائیں گی گلٹ تمہیں مار دے گا مجھے مار کر  
اپنے ساتھ ظلم مت کرو میرے بچوں کے ساتھ ظلم مت کرو حسن بہت چھوٹا ہے ہالے کے بغیر میری سانس  
اکھڑتی ہے اپنے اور میرے ساتھ ظلم مت کرو ہر ظلم کا بدلہ دینا پڑتا ہے یہ مت کرو میرے بھائی میری بات سنو  
تمہیں پیسے چاہئے ہیں؟ تم میرا پچیس فیصد لے لو یہ میں موت کے ڈر سے نہیں کہہ رہا یہ میں اپنے بھائی کو گناہ  
سے بچانے کے لئے کہہ رہا ہوں تم میرے پلاٹس بیچ دو میرا گھر بیچ دو میں تمہیں ہیون بھی دے دیتا خدا کی قسم  
میں دے دیتا لیکن شمس میں نے مسجد میں بیٹھ کر اپنے خدا سے وعدہ کیا تھا کہ میں ہیون پر اجیکٹ کو کبھی بھی  
اپنے ذاتی مفادات کے لئے استعمال نہیں کروں گا کوئی محبت کوئی چاہت کسی بھی جذبے کو خود پہ حاوی نہیں  
ہونے دوں گا میں خدا کے ساتھ کیا وعدہ نہیں توڑ سکتا اور تمہیں خود کے ساتھ اور اپنے ساتھ ظلم کرنے نہیں

## Posted On Kitab Nagri

دے سکتا میرے بھائی خود کے ساتھ ظلم مت کرو قابل مت بنو وہ انکو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہے تھے  
انکے لہجے میں بھائی کے لئے محبت تھی فکر تھی خلوص تھا

شمس نے چند لمحہ انکو سنا تھا دیکھا تھا انکی باتیں اپنے ذہن میں جذب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن نہیں اب  
نہیں... انہوں نے زور زور سے اپنی گردن نفی میں ہلائی تھی

آپ کی جزباتی تقریر مجھے متاثر نہیں کر سکتی میں ایک مشین ہوں ایک روبوٹ میرا مقصد بس پیسہ ہے میرا عشق  
میرا جنون بس پیسہ ہے ایسی لفاظیوں نے کئی سال پہلے ہی مجھ پہ اثر انداز ہونا چھوڑ دیا تھا میرے سینے میں کوئی دل  
نہیں ہے جو پگھل جائے

آپ مجھے نہیں روک سکتے بھائی۔۔۔ آپ نے ہمیشہ اپنی ان ہی باتوں کی وجہ سے مجھ پہ برتری حاصل کی مجھ سے  
بہتر پایا میں نے سب کچھ برداشت کیا کیا آپ کو حق پہنچتا تھا کہ آپ مجھے ہزاروں لوگوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر  
تھپڑ ماریں؟ میں کتنے دن شرمندہ رہا آپ کو اندازہ ہے؟ آپ نے مجھ سے معافی تک نہیں مانگی بھائی۔۔۔ ہمیشہ  
آپ نے ہمیشہ.. میرے ساتھ یہی کیا ہے خود کو بہترین ثابت کیا اور مجھے لوزر مجھے فیلیئر انہوں نے اپنی پیشانی پہ  
آپا پسینہ صاف کیا تھا آج نہیں آپ کی باتیں آج نہیں سنوں گا میں آپ کو بس ایک کام کرنا ہے بس ایک  
(انہوں نے لپک کر وہ آسمانی فائل اٹھائی تھی اور معراج کے بالکل سامنے جا کر کھڑے ہو گئے تھے)

## Posted On Kitab Nagri

اس فائل پہ سائن کر دیں بھائی.. آپ کو کرنا ہو گا کیونکہ اب اب آپ مجھے نہیں روک سکتے آپ کو چاہئے کہ اب گھر بیٹھنا چاہئے ویسے بھی آپ کی بیٹی نے جو کچھ بھی کیا ہے اس کے بعد سارا شہر ہم پہ تھو تھو کر رہا ہے بس آپ سائن کر دیں پلیز وہ انکے ہاتھ میں زبردستی پین تھماتے ہوئے کہہ رہے تھے یہ کس چیز کے پیپر ہیں؟ انکے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا شمس دل کھول کر مسکرائے تھے

ان پیپرز میں صاف صاف لکھا ہے کہ آپ۔۔۔۔۔ معراج سلطان اپنا ہیون پراجیکٹ مجھے یعنی شمس سلطان کو "بیچ" رہے ہیں اور اس کے بدلے میری کمپنی میں پچیس فیصد شیئرز خرید رہے ہیں میں جانتا ہوں میری کمپنی کے پچیس فیصد شیئرز کی ویلیو بامشکل، بامشکل آپ کے ہیون کے پراجیکٹ کی قیمت کے چالیس فیصد کے برابر ہو جائیں آپ کی پراپرٹی زیادہ قیمتی ہے وہ ہیرا ہے اور آپ اسکو کوڑیوں کے دام بیچ رہے ہیں لیکن ہم تو بھائی ہیں ناں؟ آخر میں طنزیہ سے ہنسے تھے سائن کریں بھائی سائن اب کے معراج کے چہرے پہ اضطراب پھیلا تھا

یہ جھوٹ ہے.. بالکل جھوٹ بکو اس ہے یہ۔۔۔ میں نے وہ پچیس فیصد خریدے ہیں۔۔۔۔۔ میں تمہیں پے کر چکا ہوں شمس تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔ میں نے تمہیں رقم دی تھی میں نے اپنے اثاثے دیئے تھے۔۔ یہ بکو اس ہے۔۔۔ جھوٹ ہے انکی آواز ہکلانے لگی تھی شمس نے استہزائیہ نظروں سے انکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اچھا کیا واقعی؟ کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کہ آپ نے مجھ سے وہ شیئرز خریدے تھے؟ اور آپ نے رقم بھی ادا کی تھی؟ کوئی معاہدہ کوئی کاغذ کا ٹکڑا کچھ تو ہو گا؟ کہاں ہے؟ ہے کچھ؟ بتائیں بھائی کیا ثبوت ہے آپ کے پاس؟ آج تک میری کمپنی کے سب شیئرز میرے نام پہ ہیں بھائی آپ کو جو پچیس فیصد دیتا رہا ہوں اسے میری امداد سمجھ لیں

اور معراج سلطان کو جیسے ٹرک نے کچل دیا ہو وہ ساکت ہو گئے بالکل برف میں نے میں نے کہا تھا.. شمس ہم معاہدہ کر لیتے ہیں۔ لیکن تم نے بس رقم لی۔ تم نے کہا تھا تم میرے بھائی ہو انکی آواز ٹوٹی پھوٹی تھی

شمس کے چہرے پہ مکروہ سی مسکراہٹ آئی تھی وہ ان کے قریب جھکا تھا بالکل کان کے پاس جب.. کوئی.. آپ سے.. کہے.. میں آپ کا بھائی ہوں.. تو پہلے پوچھ لینا ہائیل یا قایل وہ ان کے کانوں میں صور پھونک کر پیچھے ہٹے تھے

www.kitabnagri.com

معراج سلطان کا ہاتھ سیدھا اپنے دل پہ گیا تھا

(کئی سال قبل جب معراج سلطان نے شمس سے انکی کمپنی جو کہ یوسف سلطان کے نام تھی لیکن وراثت میں شمس کے حصے میں آئی تھی ابھی اسکی کاغذی کاروائی نہیں ہوئی تھی اس کمپنی کے شیئرز خریدنے چاہے تھے تب شمس نے ان سے کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا بس لفظی باتیں ہوئیں اور معراج سلطان نے ساری رقم شمس کے حوالے کر دی کمپنی سے ملنے والا منافع کا پچیس فیصد معراج سلطان کو مل جایا کرتا تھا)

## Posted On Kitab Nagri

معراج کے سینے میں درد شروع ہو گیا تھا وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے دوہرے ہونے لگے انکا سانس اکھڑ رہا تھا  
ڈاکٹر... ڈاکٹر... ڈاکٹر کو بلاؤ۔ شمس... مجھے درد ہو... درد ہو... رہا ہے... عمر... کو عمر کو... بلاؤ... شمس... عمر کو  
بلاؤ... بہت درد ہو... رہا ہے... شمس... بھائی... جاؤ... ڈاکٹر... بلاؤ... شمس... میرا مال غصب نہیں کر سکتے تم... غاصب  
مت بنو... میرے بچوں کا حق ہے یہ... میرا حسن... وہ چھوٹا ہے بہت... مجھے مرنے مت دو... ڈاکٹر کو بلاؤ... ہالے  
کے کیا ہو گا شمس... میرے بچے... رل جائیں گے ڈاکٹر... کو بلاؤ... حسن... بہت... چھوٹا ہے

ان کے الفاظ ٹوٹے پھوٹے تھے درد شدید تھا وہ اپنے سینے کو مسل رہے تھے انکا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا جسم پسینے  
سے شرابور تھا

شمس بھنویں بھینچے انکو دیکھے گئے

آپ کا داماد آہی جائے گا بھائی لیکن آج آپ کو سائن کرنے ہی ہوں گے شمس نے انکے ہاتھ میں زبردستی  
پین تھمائی تھی اور فائل اپنے ہاتھ میں لے رکھی تھی

معراج کے ہاتھ سے پین چھوٹا تھا انکے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ بار بار نفی میں سر ہلاتے تھے

عمر... کو عمر... بلاؤ... ڈاکٹر کو... بلاؤ... شمس... میں بھائی ہوں... تمہارا... درد... ہو... رہا ہے... ب... بلا...  
بلاؤ ڈاکٹر کو

لیکن شمس تو جیسے انکی سن ہی نہیں رہے تھے انہوں نے معراج کے سینے پہ دباؤ ڈال کر انکو ہسپتال کے بیڈ پہ دھکا  
دیا تھا وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے نیم مردہ سے گر گئے تھے



## Posted On Kitab Nagri

انکی آنکھوں میں شاک تھا بے یقینی تھی۔ بے بسی تھی غصہ تھا وہ اٹھ نہیں پارہے تھے۔ انہوں نے خود کو آج تک اتنا کمزور محسوس نہیں کیا تھا وہ اٹھ کے شمس کو دور ہٹانا چاہتے تھے لیکن ہلنے جلنے سے انکاری تھے شمس انکو گرا کر خود ان پہ حاوی ہو گئے تھے اور انکا ایک ہاتھ پکڑ کر اس میں ایک بار پھر پین تھمایا تھا اب کی بار انہوں نے معراج کا ہاتھ چھوڑا نہیں تھا بلکہ اپنے ہاتھ سے اسکو پکڑ رکھا تھا

معراج سلطان کے جسم سے جیسے ساری توانائی نکل گئی تھی وہ بے دھم ہو کر گر پڑے

انکا دل رکنے لگا تھا درد ایسا تھا کہ الامان

شمس نے انکا ہاتھ پکڑ کر ایک جگہ سائن... کیا تھا

(وہ سارا دن ساتھ ہوتے تھے انکی سائن سے واقف تھے)

یہ ہیون کے کاغذات تھے

انہوں نے صفحہ پلٹایا تھا اور ایک اور مطلوبہ جگہ سائن کیا تھا

www.kitabnagri.com

یہ۔ ہیون سے ملحقہ زمین کے کاغذ تھے

صفحے پلٹے تھے اور دو آخری سائن ہوئے تھے

یہ۔ ہیون ہسپتال اور ہیون اسکول کے کاغذات تھے

شمس پیچھے ہٹ چکے تھے انکا کام ہو گیا تھا

معراج سلطان کی عمر بھر کی کمائی لٹ چکی تھی

## Posted On Kitab Nagri

شمس سلطان نے فاتحانہ نظروں سے اس آسمانی فائل کو دیکھا تھا اور ایک نظر معراج سلطان کے بے جان وجود کو بھی دیکھا تھا

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو ان کا دل ڈوبا تھا لیکن اگلے ہی لمحے انکی آنکھیں سفاک ہو گئی تھیں ہر قسم کے جذبات سے عاری

اسی وقت ویڈیو بند ہو گئی تھی لیپ ٹاپ کی سکرین تاریک ہو گئی تھی  
لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتی ہالے کے کالٹو تو لہو نہیں بدن میں وہ ششدر سی بیٹھی تھی اسکا سارا جسم کانپ رہا تھا  
اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ شکوہ تھی اسکے باپ کو گھیر کر مارا گیا تھا وہ کرب کی انتہا پہ تھی  
پاس بیٹھے عمر کے تاثرات سپاٹ تھے البتہ اسکی آنکھوں کا زخمی پن دل دہلا دیتا تھا  
ہالے کا شاک اور گلٹ ختم ہو گیا تھا اور اب "قبول" کرنے کا مرحلہ تھا اس نے قبول کر لیا تھا اسکا باپ مر گیا ہے  
ہالے کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تھی پھر اسکی آنکھیں ڈبڈبائی تھیں اور یکدم اسکی آنکھوں سے پانی کا ریلہا سا  
بننے لگا وہ زور زور سے رونے لگی جیسے بچے روتے ہیں عمر اسکو روتے ہوئے دیکھتا رہا اسے آج یہ آنسو برے نہیں  
لگے تھے

آج یہ آنسو نعمت لگے تھے

بابا... بابا.. میرے بابا مر گئے وہ مر گئے عمر تم نے دیکھا؟ تم نے دیکھا وہ مر گئے؟ انکو مار دیا گیا.. ہمیں یتیم کر دیا  
گیا.. میرا بھائی.. یتیم ہو گیا.. میں یتیم ہو گئی میرے باپ کو مار دیا

## Posted On Kitab Nagri

اللہ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے؟... کوئی کسی کے باپ کو کیسے مار سکتا ہے؟... اللہ میں کہاں جاؤں . میرا باپ مر گیا یا اللہ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے .. میرا باپ مر گیا .. وہ تو میرے چچا تھے وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اللہ وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے زور زور سے روتی جاتی اور کہے جاتی میرا دل بند ہو رہا ہے اللہ .. کوئی کسی کے باپ کو کیسے مار سکتا ہے .. آپ ایسا کیسے ہونے دے سکتے ہیں .. کسی کا باپ کیسے مار سکتا ہے کوئی آپ کیسے ایسا ہونے دے سکتے ہیں یہ ظلم ہے اللہ آپ کسی کو کیسے مجھ پہ ظلم کرنے دے سکتے ہیں کیوں اللہ میں ہی کیوں میرا ہی باپ کیوں ... وہ چیخ رہی تھی . وہ رو رہی تھی اسکا باپ مر گیا تھا یہ غم تھا اسکے باپ کو قتل کیا گیا تھا یہ ناسور تھا اور ناسور کبھی ختم نہیں ہوتا



یہ ایک دو کمروں کا چھوٹا سا اپارٹمنٹ تھا دیواروں پہ جابجا لگی پینٹنگز لگی تھیں چھوٹا سا لاؤنج اور اوپن کچن بس یہی زمین اور نوح کی ساری دنیا تھی ان کے والدین ایک کار کریش میں مر گئے تھے تب نوح پندرہ سال کا تھا اور زمین چھ سال کی تب سے لے کر اب تک نوح اور زمین کی ساری ذمہ داری انکے خالو فہیم مرزا پہ آچکی تھی وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں رکھے صوفے پہ بیٹھے چائے پی رہے تھے جب ڈور بیل بجی نوح چائے کے کپ کو میز پہ رکھتا دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن اسکو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی یا قوت اپنے ہاتھ میں موجود

## Posted On Kitab Nagri

کارڈ سے دروازہ کھول کر اندر آگیا تھا نوح کو دیکھتے ہوئے اس نے کارڈ ہوا میں لہرایا تھا اس نے سفید سلک شرٹ کے ساتھ سفید ہی جینز پہن رکھی تھی بال جیل سے پیچھے کو جمائے وہ کافی اچھا لگ رہا تھا برو۔ تمہیں آنے کی کیا ضرورت تھی میرے پاس کارڈ تو تھا خواہ مخواہ زحمت کی تم نے وہ مصنوعی افسوس سے کہہ رہا تھا

نوح خاموشی سے اسکو دیکھتا رہا

کیوں آئے ہو یہاں؟ کیا کام تھا؟ اسکا لہجہ بے لچک تھا

یار اس ایس پی کو سسپینڈ کر دیا گیا ہے سیلبریشن پارٹی دے رہا ہوں میں انوائٹ کرنے آیا ہوں تمہیں وہ دونوں چلتے ہوئے لاؤنج میں آگئے تھے یا قوت ایک صوفے پہ دھپ سے گر گیا تھا اس کے ذرا فاصلے پہ زمین بیٹھی تھی زمین ایک دہلی پتلی سی صاف رنگت اور سیاہ لمبے بالوں والی خوش شکل سی لڑکی تھی اس کے چہرے میں سب سے زیادہ متاثر کن اسکی "سبز" آنکھیں تھیں آنکھوں کا یہ رنگ اسکو اپنی ماں سے ملا تھا وہ پکی پٹھان تھیں اپنے پیرنٹس کی وفات کا حادثہ زمین کے ذہن سے چپک کر رہ گیا تھا اسکا دماغ کمزور تھا وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ڈر جاتی تھی وہ اپنی عمر کی لڑکیوں جتنی چالاک نہیں تھی بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ وہ معصوم تھی بے حد معصوم

یا قوت کو دیکھ کر اس نے سلام کیا تھا

نوح نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نرمین بیٹے تم اندر جاؤ اس نے نرمی سے اپنی بہن سے کہا تھا

یا قوت نے گردن موڑ کے نوح کو مسکرا کر دیکھا تھا

اور میرے لئے کافی کون بنائے گا؟ وہ ہنوز مسکرا رہا تھا

میں بنا دیتی ہوں یا قوت بھائی نرمین ہلکی آواز میں بولی تھی

تم کتنی سویٹ ہو یا وہ خوش دلی سے بولا تھا

میری بہن تمہاری نوکر نہیں ہے جو تمہارے لئے چائے کافی بناتی رہے نوح اکھڑ لہجے میں کہہ رہا تھا تم اندر جاؤ

نیرو میں کافی بنا دوں گا بیٹا

نرمین خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

یا قوت نے اپنے پیر اسی چھوٹی سی میز پر کینچی کی صورت رکھ لئے تھے جہاں کچھ دیر قبل پی گئی چائے کے کپ

رکھے تھے

نرمین نوکر نہیں ہے لیکن تم تو ہوناں؟ اچھا نوکر نہ سہی میرے باڈی گارڈ میرے keeper تو ہوناں؟ جاؤ تم کافی

بنا کر لاؤ میرے لئے اس کا لہجہ نارمل تھا لیکن اسکی آنکھوں میں استہزا تھا

نوح نے چند لمحے چبھتی ہوئی نظروں سے اسکو دیکھا تھا اور پھر کچن کی طرف بڑھ گیا تھا

اسپر سوڈبل شاٹ . یا قوت نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی



## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد نوح ایک ٹرے میں دو کافی کے مگ لئے آ رہا تھا صوفیہ پہ بیٹھتے ہوئے اس نے ایک مگ یا قوت کو  
تھمایا تھا اور دوسرا ٹرے میں ہی رکھا تھا وہ غیر آرام دہ سا بیٹھ گیا  
واو یار کیا بات ہے تمہاری وہ کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا تھا میں نے اتنی اچھی کافی زندگی میں دوسری بار پی  
ہے پہلی بار بتاؤں کب پی تھی؟

کب؟ نوح نے بے زاری سے سوال کیا تھا  
ایک ہفتہ پہلے جب میں ساشا کے ساتھ یہاں تمہارے گھر آیا تھا تب نیرونے ہم دونوں کے لئے جو کافی بنائی تھی  
اف کیا بات تھی اسکی وہ آنکھیں بند کیئے محظوظ سا کہہ رہا تھا  
جبکہ نوح مرزا کے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا  
تم ساشا کو میرے گھر لائے تھے

تم..؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ تم اپنی گرل فرینڈ کو لے کر میرے گھر آئے میری غیر موجودگی میں؟.. میری  
بہن کی موجودگی میں؟.. وہ بچی ہے معصوم کیا اثر پڑا ہو گا اس پر.. تمہاری جرات کیسے ہوئی؟.. اوہ خدا یا وہ ساشا  
کتنی بد زبان ہے گالی دیئے بغیر نہ اسکی بات شروع ہوتی ہے اور نہ ختم ہر دس منٹ بعد وہ ایک سگریٹ پیتی ہے تم  
ایسی لڑکی کو میرے گھر لے آئے؟.. میری بہن کے پاس کس کی اجازت سے؟ وہ بول نہیں رہا تھا غرار ہا تھا اسکا  
بس نہیں چل رہا تھا کہ یا قوت کا منہ نوچ لے

## Posted On Kitab Nagri

ریکس برو.. اب اتنی بھی بچی نہیں ہے تمہاری بہن اور کیا ہو گیا اگر میں اپنی گرل فرینڈ کو یہاں لے بھی آیا میں یہاں سے گزر رہا تھا سوچا تمہارے گھر سے ہوتا جاؤں تم نہیں تھے اور نیرو نے مجھے بزات خود دعوت دی تو میں آگیا اندر بٹ آئی سویر سا شانے سموکنگ نہیں کی تھی یار... وہ اٹھا تھا اور نوح کے پاس جا کر اسکے کان کے قریب جھکا تھا۔ اس.. نے... بس ایک۔ ڈرگ ڈوز لیا تھا وہ سرگوشی نما آواز میں کہہ کر ہٹا تھا

نوح کارنگ سفید پڑنے لگا تھا اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں

اس نے بغیر یہاں وہاں دیکھے یا قوت کو بازو سے پکڑا تھا اور اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا دروازہ کی جانب لے جانے لگا یا قوت ہنستے ہوئے اسکے ساتھ کھنچا جا رہا تھا نوح نے اسکو دروازے سے باہر دھکا دیا تھا اور دروازے پہ ہاتھ رکھے انگلی اٹھا کر اسکو وارن کیا تھا

یا قوت.. میری بہن اور میرے گھر سے دور رہو آج کے بعد اگر تم میرے گھر کے قریب بھی پھٹکے تو خدا کی قسم میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا

www.kitabnagri.com

ٹھاہ کی آواز سے دروازہ اس کے منہ پہ مارتے وہ اندر بڑھ گیا تھا

نرین... نرین۔ یہاں آؤ فوراً وہ لاؤنج میں کھڑا دھاڑ رہا تھا نرین فوراً کمرے سے نکل آئی تھی اسکی آنکھوں میں استعجاب ابھرا تھا

تھوڑی دیر پہلے تو وہ اچھے موڈ میں تھا؟

اس دن یا قوت کو اندر کیوں آنے دیا تم نے اور مجھے بتایا کیوں نہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ بھائی انہوں نے کہا تھا کہ میں آپ کو نہ بتاؤں ورنہ ...

ورنہ کیا بولواں منہ کیوں بند کر لیا ہے

ورنہ ... ورنہ وہ پھر کبھی بھی ہمارے گھر نہیں آئیں گے میں ڈر گئی تھی ان کے نہ آنے سے ڈر گئی تھی وہ مدہم سی آواز میں بولی تھی نوح کے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پہ سمٹ آیا تھا اسکا دل ڈوب کر ابھرا تھا اسکی زبان گنگ ہو گئی تھی

وہ اسکے "نہ" آنے کے ڈر سے اتنا کچھ کر سکتی ہے تو اس کے "آنے" کے لئے کیا کچھ کرے گی اس خیال نے ہی نوح کو برف کر دیا تھا

یہاں آؤ اس نے خود کو بولتے سنا

نرمین مرے مرے قدم اٹھاتی اس کے قریب آگئی تھی نوح نے نرمی سے اسکو اپنے کندھے سے لگایا تھا میری بات سنو بیٹے . وہ . یہاں . اب کبھی . بھی . نہیں آئے گا . کبھی بھی نہیں . اور تم . تم اب کبھی اسکا انتظار نہیں کرو گی وہ اچھا لڑکا نہیں ہے .. تم اسکے بارے میں نہیں سوچو گی .. وعدہ کرو بھائی سے . وہ نرمی اور محبت سے کہہ رہا تھا

نرمین نے معصومیت سے سر ہلادیا تھا

جبکہ نوح نے اب بھی لب بھیج رکھے تھے اوہ خدا یا یہ کیا ہو گیا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

رات کی تاریکی ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی وہ اب تک خود کو اسی چھت پہ بیٹھا محسوس کر رہی تھی اسکا ذہن دل آنکھیں سب وہیں تھیں وہ اب رو نہیں رہی تھی اسکا دل حقیقت قبول کر چکا تھا اب وہ "غم" میں تھی

اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھی وہ ہر اس لمحے کو یاد کر رہی تھی جو اس نے اپنے باپ کے ساتھ گزارا جو اس نے اپنے چچا کے ساتھ گزارا وہ ذرا سخت تھے کبھی تلخ بھی ہو جاتے تھے لیکن "قتل" وہ اپنے ہی بھائی کا قتل کیسے کر سکتے تھے اسے رہ رہ کر تکلیف اٹھ رہی تھی اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا دودن سے وہ جس حقیقت کو قبول نہیں کر رہی تھی وہ آج تھپڑ کی طرح اس کے چہرے پہ آ کر لگی تھی دل سے خون رسنے لگا تھا ذلت .. رسوائی .. باپ کی موت کیا کیا ہے؟

اس نے سر آسمان کی جانب اٹھایا تھا اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں  
www.kitabnagri.com  
یا اللہ... یہ کیا ہو گیا ہے؟ اس کے لب پھڑ پھڑ آئے تھے

گلابی ہوتی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے

میں . اتنی اچھی مسلمان کبھی نہیں تھی لیکن .. میں نے کبھی کسی کا دل نہیں توڑا تھا ... میں نے کبھی . کبھی کسی کے عیب ظاہر نہیں کئے تھے ..... میں نے کبھی خاندان نہیں توڑے .. پھر میرا دل کیوں ٹوٹا اللہ؟ .. میں کیوں رسوا ہوئی ..؟ میرا خاندان کیوں چھوٹ گیا ... میرے اپنے مجھ سے کیوں الگ ہوئے؟ .. اسکی آواز بہت

## Posted On Kitab Nagri

ہلکی اور زکام زدہ تھی میرا باپ ... وہ تو بہت اچھے انسان تھے اللہ کوئی .. کوئی انکو قتل کیسے کر سکتا ہے ... انکا بھائی . میرے چچا . وہ قتل کیسے کر سکتے ہیں اللہ؟

میں کیا کروں .؟ کہاں جاؤں .. میرے دل میں شدید درد ہے اللہ .. مجھے صبر دے میرے بھائی کو صبر دے میرے بھائی کو .. وہ کہتے کہتے رکی تھی ٹھٹھی تھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

اسکا بھائی .. اسکا بھائی اب بھی وہاں تھی اسکے باپ کے قاتلوں کے قریب یا اللہ اسکا بھائی؟

وہ آنکھوں کو خشک کرتی لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے سے باہر آئی تھی ہر چیز جیسے سلوموشن میں ہو رہی تھی وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی وہ پیر کہیں رکھ رہی تھی اور پڑ کہیں رہا تھا

وہ اب پتھریلی روش پہ چلتی بیرونی دروازے کی طرف جارہی تھی اسکے پیروں میں جوتے نہیں تھے اسکے سر پہ دوپٹہ نہیں تھا اسکا دل اور دماغ صرف ایک جگہ تھا

Kitab Nagri

اسکا .. بھائی ..----

وہ اس کے باپ کے قاتلوں کے قریب تھا .. بے حد قریب . اسکی آنکھوں کے آگے سارے منظر دھندلے پڑ رہے تھے اسکا چہرہ گیلا تھا نہ جانے کیوں؟

وہ اب دروازہ کھول رہی تھی کوئی اس سے کچھ پوچھ رہا تھا اسکا چہرہ بھی دھندلا تھا وہ شاید عمر کا کوئی ملازم تھا ہالے نے ہاتھ کے اشارے سے اسکو دروازہ کھولنے کا کہا اسکی زبان جیسے مفلوج ہو گئی تھی وہ آدمی اب پھر اس سے کچھ کہہ رہا تھا ہالے نہیں سن رہی تھی وہ کچھ بھی نہیں سن رہی تھی اسکی سماعتوں میں ایک ہی فقرا گونج رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

آپ کے .. بچوں کو مر جانا . چاہئے بھائی

اسکی آنکھوں میں ایک ہی منظر تھا

اسکے باپ کا ہسپتال کے بیڈ پہ پڑا بے جان وجود اسے باپ سے زبردستی سائن لیتا اسکا چچا

اسی وقت اسے عمر اپنے قریب آتا دکھائی دیا وہ کچھ پریشان سا تھا ہالے کو دیکھ کر فکر مندی سے اس کے قریب آیا وہ

اب کچھ پوچھ رہا تھا

گھر . حسن ... چلو . میرے گھر .. میرا . بھائی . میرے بھائی کو اس کے الفاظ ٹوٹے پھوٹے تھے اسکی باتیں بے ربط

تھیں عمر نے تفکر سے اسکو دیکھا تھا اور پھر نیچے جھکا تھا

اپنے جوتے اتار کر باری باری اس کے پیروں میں ڈالے تھے

وہ ساکن کھڑی رہی

او کے او کے ایزی ہو جائیں ہم چل رہے ہیں میں ساتھ چل رہا ہوں وہ کھڑے ہوتے ہوئے اسکو تسلی دے رہا

www.kitabnagri.com

تھا گارڈ سے کچھ کہہ رہا تھا

ہالے نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں رکے ہوئے آنسو بہہ نکلے تھے منظر صاف ہوا تھا

وہ اب عمر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی وہ بار بار نظریں موڑ کر اسکو دیکھتا تھا وہ نہیں دیکھ رہی تھی اسے کچھ

دکھائی نہیں دے رہا تھا

اسے اپنے بھائی کے پاس جانا تھا جلد از جلد

## Posted On Kitab Nagri

ہارون شاہد گاڑی کی چابی ہاتھ میں لئے نیچے جا رہا تھا جب نوال بیگم نے اسکو روک لیا آج اس نے سادہ سی بھوری شلوار قمیض پہن رکھی تھی گرے آنکھوں میں اداسی تھی اگر آج ہالے اس کے ساتھ ہوتی تو اسکی پینٹنگ دیکھ کر کتنی خوش ہوتی؟ وہ بس سوچ ہی سکا

کہاں جا رہے ہو تم؟ نوال اسکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھیں

بہت ضروری کام ہے وہیں جا رہا ہوں اس نے بہانہ بنایا تھا

اور یہ ضروری کام یقیناً ہالے سلطان ہوگی؟ انکے لہجے میں طنز نہیں تھا وہ بس پوچھ رہی تھیں

نہیں ماما میں اسکا سامنا نہیں کر سکتا اسکو بہت تکلیف دی ہے میں نے میں اسکو وقت دینا چاہتا ہوں اور وہ اس

وقت بہت بڑے غم میں ہے میرا جانا ٹھیک ہوگا بھی کہ نہیں وہ ہائپر ہو جائے گی وہ خود کو نقصان نے پہنچا

لے گی میں اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں لیکن مجھے لگتا ہے یہ وقت نہیں مناسب

تمہیں کس نے کہا ہے تم اس سے معافی مانگو جا کر یا پھر اسکے تمہیں بلانے کا انتظار کرو کون کہتا ہے اسے وقت دو

؟ وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں

کیا مطلب؟ وہ متعجب ہوا

## Posted On Kitab Nagri

دوست کی خوشی میں اسکی مرضی سے جاؤ لیکن دوست کے غم میں اپنی مرضی کے بغیر بھی جاؤ وہ دھکا دے کر نکالے تب بھی جاؤ وہ گالیاں دے تو سنتے رہو وہ مارے تو مار کھا لو کیونکہ وہ غم میں ہے اور غم سوچنے سمجھنے کی صلاحیت چھین لیتا ہے اگر غم کو "سنا" نہ جائے تو وہ ناسور بن جاتا ہے اور ناسوروں کے ساتھ زندگی بہت مشکل ہو جاتی ہے بیٹے اپنے مفاد اپنی معافی کے لئے مت جاؤ اسکے "دل" کو ہلکا کرنے کے لئے جاؤ اسکو "سننے" جاؤ

ہارون نے تلخی سے سر جھٹکا تھا

آپ کو لگتا ہے وہ مجھے سنائے گی؟ مجھ سے بات کرے گی؟ وہ مجھ سے نفرت کرتی ہوگی

نہ سنائے نہ کہے کچھ نہ تم کچھ کہو دوست کی مصیبت یا غم میں اس کے ساتھ "بیٹھنا" بھی بہت ہوتا ہے وہ بولے نہ بولے اسکو ایک آسرا ہو گا ایک سہارا ہو گا کہ "میرے پاس میرا دوست ہے" بیٹے دوستوں سے نفرت نہیں کی جاتی اور کر رہے ہو تو کبھی سچی دوستی کی ہی نہیں ہوگی آپ کا دوست وہ واحد انسان ہوتا ہے جو آپ کے ساتھ غلط بھی کر دے تو آپ خود کو سمجھاتے ہو تسلی دیتے ہو کہ اسکی کوئی مجبوری ہوگی کوئی وجہ ہوگی آپ کبھی اسکو بلیم نہیں کرتے ہو کرتے ہو گے اس کے منہ پہ لیکن "دل" میں نہیں دل میں آپ ہمیشہ اسکے حق میں بولتے ہو دوستوں کے درمیان دوریاں آ جاتی ہیں پر اہلم آ جاتے ہیں اختلافات آ جاتے ہیں لیکن نفرت نہیں نفرت دوستی میں کبھی نہیں آتی تم نے دیکھا ہو گا ہم سب دیکھتے ہیں محسوس کرتے ہیں ہمارا کوئی پچھڑا ہوا کوئی پرانا کوئی ناراض

## Posted On Kitab Nagri

دوست جب سامنے آتا ہے تو دل بے اختیار اسکے گلے لگنے کو چاہتا ہے اس سے بات کرنے کو چاہتا ہے ہاں ہم نہیں کرتے دل کو دپٹ دیتے ہیں سمجھا دیتے ہیں لیکن دل "چاہتا" ضرور ہے

مطلب وہ مجھ سے نفرت نہیں کرتی؟ مہم میں اسکو سن لوں گا جو کچھ وہ کہے گی جو بھی بولے گی میں سب سن لوں گا بس وہ ایک بار مجھے خود کے قریب تو آنے دے

نوال اسکو دیکھ کر مسکرائی تھیں

تمہیں لگتا ہے "سننا" آسان ہوتا ہے؟ بالکل نہیں سننا بہت مشکل ہوتا ہے سننا بہت ظرف کا کام ہوتا ہے سنانے والے کو آپ پورے کے پورے "موجود" چاہیے ہوتا ہے سنانے والے کو آپ کی توجہ چاہیے ہوتی ہے وہ آپ سے اپنی مرضی کے ایکسپریشن چاہتے ہوتے ہیں وہ آپ کی دلچسپی نوٹ کرتا ہے وہ آپ پہ غور کرتا ہے اور جہاں کہیں سنانے والے کو یہ لگا کہ آپ "سن" نہیں رہے تو وہ سننا چھوڑ دیتا ہے اور جب کوئی آدھے میں سننا چھوڑ دے تو غم کو ناسور بننے میں ایک سیکنڈ سے بھی کم کا وقت لگتا ہے نہ سننا خود کشیاں کروا دیتا ہے نہ سننا قتل کروا دیتا ہے نہ سننا کسی کی زندگی خراب کر دیتا ہے یہ زخموں کو ناسور بناتا ہے کسی کے زخموں کو ناسور نہ بننے دو بیٹے اگر نہیں سن سکتے تو سننے کی اداکاری بھی مت کرو وہ نرمی سے کہہ کر چلی گئی تھیں

جبکہ ہارون کئی سوچوں میں گھرا وہیں کھڑا رہ گیا یہ کام اتنا آسان نہیں تھا جتنا اس نے سوچا تھا

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی جیسے ہی سلطان منزل کے باہر آکر رک کی ہالے فوراً سے پہلے اترتی دروازے کی طرف بڑھی تھی اس سے پہلے وہ اندر جاتی جب اسکو روک لیا گیا

میڈم پلیز رک جائیں آپ اندر نہیں جاسکتی شمس صاحب کا حکم ہے اور سفیر صاحب نے بھی سختی سے منع کر رکھا ہے پلیز میڈم میری نوکری کا سوال ہے وہ لجاجت سے کہہ رہا تھا

اے زیادہ بکو اس نہ کرو آرام سے دروازہ کھولو ورنہ ابھی کھوپڑی کھول دوں گا عمر قریب آتا برہمی سے کہہ رہا تھا ہالے نے ہاتھ کے اشارے سے اسکو روک دیا تھا

ٹھیک ہے میں اندر نہیں آرہی آپ اندر جا کر حسن کو بلا دیں یا پھر یہاں سے کسی ملازم کو فون کر لیں وہ نارمل لہجے میں کہہ رہی تھی

آپ اس کی بات سن رہی ہیں اس کے باپ کا گھر ہے جو اندر نہیں جانے دیگا؟ ہاں؟ ابھی دیکھتا ہوں میں اسکو عمر نے بولتے ہوئے گارڈ کو گردن سے دبوچ لیا تھا بول اب اندر جانے دے گا یا نہیں؟ وہ اس پہ غرار ہا تھا

جب ہالے نے اس کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی

تم اسے چھوڑو گے یا میں چلی جاؤں کیوں میری مشکلات بڑھا رہے ہو جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟ وہ بلند آواز میں بولی تھی



## Posted On Kitab Nagri

عمر کی گرفت اسکی گردن پہ ڈھیلی پڑی تھی وہ ایک جھٹکے سے اسکو چھوڑتا ذرا دور جا کر کھڑا ہو گیا تھا گارڈ اب کھانسنے لگ گیا تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ نارمل ہوا تو اس نے اندر کال کر کے حسن کو پیغام بھیج دیا تھا تقریباً پانچ منٹ بعد حسن سلطان منزل

کا محل نما دروازہ کھولتا باہر آیا تھا

ہالے کو دیکھ کر متفکر سا آگے بڑھا تھا

تم اس وقت یہاں؟ سب ٹھیک ہے؟ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ اوہ کیا تم میرے پاس واپس آرہی ہو؟ تم اسے چھوڑ کر آئی ہو؟ بولوناں؟ اس نے اتنے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی ہالے خاموش رہی حسن کی نظر اسکے کندھے سے ہوتی ذرا فاصلے پہ کھڑے عمر حیات پہ گئی تھی اسکی آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی

تم اس وقت کیوں آئی ہو؟ اب کے اسکا لہجہ بے تاثر تھا ہالے نے لپک کر اسکے ہاتھ تھامے تھے

تمہیں لینے آئی ہوں حسن یہ جگہ سیف نہیں ہے تم میرے ساتھ چلو میں تمہیں یہاں سے دور لے جاؤں گی تم سمجھ رہے ہوناں؟ یہ جگہ یہاں کے لوگ یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے تم سیف نہیں ہو تم میرے ساتھ چلو یہاں خطرہ ہے یہاں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے ہمیں یہاں سے جانا ہو گا وہ اسکے ہاتھ پکڑے جلدی جلدی بول رہی تھی حسن اسی سنجیدگی سے اسکو دیکھتا رہا

اور یہ جگہ کیوں سیف نہیں ہے بتانا پسند کرو گی؟۔

## Posted On Kitab Nagri

تمہاری جان کو خطرہ ہے حسن .. میں اس وقت تمہیں سمجھا نہیں سکتی . تم یہاں سیف نہیں ہو بس یہ سمجھ لو ..  
میرے ساتھ چلو پلیر یہ وقت سوال جواب کا نہیں ہے تم سمجھتے کیوں نہیں ہو  
وہ چند لمحے ہالے کو دیکھتا رہا اپنے ہاتھ نرمی سے چھڑائے اور پھر کہنے لگا

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں جہاں تم کہو گی وہاں چلے جائیں گے اوکے؟ ہالے نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا  
عمر بے زاری سے یہ سارا منظر دیکھے گیا

(نچ صاحب کی اولاد اور اتنے سیدھے طریقے سے مان جائے ہو ہی نہیں سکتا)

تم مجھے لکھ کر دے دو کہ جہاں تم مجھے لے جاؤ گی وہاں میں مروں گا نہیں وہاں میری جان سیف رہے گی وہاں جا  
کر میری لکھی ہوئی موت ٹل جائے گی اگر تم لکھ کر دے سکتی ہو تو میں چلتا ہوں  
ہالے کے اوپر جیسے گڑھوں پانی ڈال دیا گیا ہو

میں .. یہ نہیں کر سکتی یہ سب تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اس نے خود کو بولتے سنا

www.kitabnagri.com

That's the poit

یہ اللہ کے کام ہیں ہالے بابا نے مجھے سکھایا ہے کہ موت سے جتنا بھاگو گے وہ آپ کو ڈھونڈ ہی لے گی آپ کسی  
پہاڑ کسی غار کسی سمندر میں چھپ جاؤ وہ آپ کو نکال لے گی اس سے بھاگو مت اس سے حفاظتی اقدام نہ کرو  
اس نے جب آنا ہو گا وہ آکر رہے گی سو تم ہالے سلطان . تم مجھے موت سے نہیں ڈرا سکتی اور میں حسن سلطان  
موت کے ڈر سے یہاں سے بھاگ نہیں سکتا

## Posted On Kitab Nagri

اگر میری موت نہیں لکھی ہے تو یہاں رہ کر بھی بچ جاؤں گا اور اگر لکھی ہے تو تم مجھے دنیا کے آخری کونے میں بھی لے جاؤ میں مر ہی جاؤں گا اسکے لہجے میں طنز نہیں تھا اسکا لہجہ ہو بہو معراج سلطان جیسا تھا نرم دو ٹوک ہالے نے بغیر کچھ کہے واپسی کے لئے قدم موڑے تھے

وہ معراج سلطان کا بیٹا تھا وہ اسے موت سے نہیں ڈرا سکتی تھی

مت جاؤ ہالے۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے .. میرے ساتھ رہو . یہاں نہیں رہ سکتی تو کسی اور جگہ لے جاؤں گا تمہیں لیکن اس کے ساتھ مت جاؤ اس نے پیچھے سے پکارا تھا

ہالے بغیر جواب دیئے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی حسن نے لب بھینچ لئے تھے

تم نے یہ دوسری بار کیا ہالے تم نے مجھے دوسری بار اس آدمی کے لئے چھوڑا وہ بس سوچ ہی سکا "خون" کا بدگماں ہونا بہت بڑی ازیت ہوتی ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ساری رات نہیں سو سکی تھی غم غصہ خوف بے بسی ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھی سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹا جا رہا تھا غم کے ساتھ ساتھ انتقام کا جذبہ بھی سر اٹھا رہا تھا وہ سوئی جاگی کیفیت میں بیڈ پہ پڑی تھی اسی وقت اسے اپنے کمرے میں بیڈ پہ بالکل قریب ایک ہیولہ ساد کھائی دیا

ہالے کا سانس جہاں تھا وہیں رک گیا اس کے لب بے یقینی کی کیفیت میں کھلے تھے

## Posted On Kitab Nagri

بابا... وہ اتنی ہلکی آواز میں بولی تھی کہ بامشکل خود سن پائی ہو

وہ بالکل ویسے ہی تھے تروتازہ صحت مند پرسکون

ہالے ششدر سی انکودیکھے گئی

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے بچے؟ انکی آواز میں فکر تھی تم میری مضبوط بیٹی ہو تم ہار نہیں سکتی میں نے تمہیں ہارنا

نہیں سکھایا

اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

آپ مجھے چھوڑ کے چلے گئے تھے.. بابا مجھے لگا آپ اب نہیں آئیں گے.. میں ڈر گئی تھی.. آپ اب واپس تو

نہیں جائیں گے ناں؟ وہ انکے قریب نہیں جا رہی تھی اسے خوف تھا کہیں وہ انکے پاس جا کر انہیں کھونہ دے

مجھے جانا تھا بیٹے... میرا وقت آگیا تھا.. میں یہاں مزید نہیں رہ سکتا تھا... میرا یقین کرو میں یہاں سے بہتر جگہ

پہ ہوں لیکن تم ہالے تم نے خود کو کیا کر لیا ہے یہ تم نہیں ہو یہ میری مضبوط بیٹی نہیں ہے

www.kitabnagri.com

اسکے آنسو مزید روانگی سے بہنے لگے تھے

میرا.. خاندان ٹوٹ گیا ہے بابا.. آپ چلے گئے.. حسن میرے ساتھ نہیں آنا چاہتا.. میں انتقام لینا چاہتی ہوں..

لیکن میں اتنی مضبوط نہیں ہوں میں کیسے اپنے حق واپس لوں میں کیسے اپنا خاندان جوڑوں آپ کو مرنا نہیں

چاہیے تھا کسی بھی باپ کو مرنا نہیں چاہیے

معراج سلطان نے افسوس سے اسکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں نہیں بتاؤں گا تمہیں کیا کرنا ہے تمہیں خود کرنا ہو گا ہالے اپنے لئے لڑنا ہو گا کوئی تمہارا ساتھ نہیں دے گا یہ کوئی فیری ٹیل نہیں ہے جہاں کوئی شہزادہ آکر تمہارے غم سمیٹ لے گا تمہیں اندھیری غار سے نکال لے گا یا پھر تمہارے فرعون جیسے چچا سے تمہارا محل واپس دلوائے گا وہیں یہ زندگی ہے

یہاں تمہیں خود کرنا ہو گا خود اٹھنا ہو گا خود اپنے زخموں پہ مرہم رکھنا ہو گا تمہارے لئے صرف تم ہو ہالے صرف تم تمہیں اپنے گدھ جیسے چچا سے اپنی زمین اپنے دم پہ لینی ہو گی اپنی فتنہ چچی کا الزامات کا سامنا اکیلے کرنا ہو گا انکو جھوٹا اپنے دماغ سے ثابت کرنا ہو گا تمہارے لئے ہر دفع سفیر کا اٹھتا ہاتھ عمر حیات نہیں روکے گا

اپنے بھائی اپنے خاندان کو خود جوڑنا ہو گا یاد رکھو ہالے یہ فیری ٹیل نہیں ہے زندگی ہے یہاں تمہیں اپنا شہزادہ خود بننا ہو گا انتقام کے پیچھے مت جاؤ یہ سکون چھین لیتا ہے اپنے حق کے پیچھے جاؤ یہ زندگی نڈر بنا دیتا ہے تم فیری ٹیل کی سنڈریلا نہیں ہو جس کے پیچھے کوئی جوتا لے کر آئے گا تمہیں اپنے قدموں پہ خود ٹھہرنا ہو گا تم رپنزل نہیں ہو تمہیں کوئی محل کی قید سے نکالنے نہیں آئے گا تمہیں اپنی دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھنی ہو گی تم سنو وائٹ نہیں ہو جسکی ماں کے جادو سے بچانے کے لئے سات بونے آئیں گے تمہیں اپنا خاندان خود بچانا ہے تمہیں اپنے بقا کی جنگ خود لڑنی ہو گی تم ایک عام لڑکی ہو بیٹا

تمہیں اپنی کہانی کا شہزادہ خود بننا ہو گا تم ہالے سلطان ہو میں نے تمہیں سہاروں کے ساتھ چلنا نہیں سکھایا میں نے تمہیں زخمی ٹانگوں کے ساتھ لڑکھڑا کر چلنا ضرور سکھایا ہے لیکن جہاں کہیں کوئی بھی ترحم سے ہاتھ دے کر آگے بڑھانا چاہے اس ہاتھ کو جھٹکا بھی سکھایا ہے وہ بے حد نرمی سے کہہ رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے گلابی پڑتی آنکھوں سے انکو دیکھا تھا

اور عمر.. آپ نے اسے میرے ساتھ کیوں بھیجا ہے؟

وہ مسکرائے تھے

عمر شہزادہ نہیں ہے بیٹے عمر کہانی کا دوسرا "و کٹم" ہے یہ اسکے بقا کی جنگ بھی ہے جہاں آج تم ہو کئی سال پہلے وہ یہاں سے گزر چکا ہے تم دونوں اس جنگ کو ساتھ لڑو گے توجیت جاؤ گے الگ ہو جاؤ گے تو کاٹ دیئے جاؤ گے کچل دیئے جاؤ گے ساتھ رہنا سیکھو ساتھ لڑنا سیکھو میں بار بار تمہارے پاس نہیں آ سکتا میرے پاس اتنا ہی وقت تھا مجھے جانا ہو گا تم عمر کو مت چھوڑنا کبھی نہیں کبھی بھی نہیں ہیولہ مدھم ہو کر غائب ہو گیا تھا

ہالے متوحش سی چلانے لگی تھی

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی میں کچھ نہیں کر سکتی میں فیری ٹیل کی شہزادی ہوں میرے لئے کسی کو بھیج دیں بابا یا پھر آپ آجائیں آپ میرا سپورٹ سسٹم تھے آپ کو آجانا چاہئے

بابا.... وہ چیخ مارتی ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی اسکا سارا جسم کانپ رہا تھا اے سی کے باوجود اسکا سارا بدن پسینہ پسینہ ہو گیا تھا

اس نے یہاں وہاں دیکھا ہر اسان نظروں سے متلاشی نظروں سے وہ بیڈ سے اٹھ کر دیوانہ وار کھڑکی کی جانب بھاگی تھی اسکا باپ نہیں تھا وہ کہیں نہیں تھا

وہ وہیں زمین پہ بیٹھتی چلی گئی اسکے آنسو ایک بار پھر روانی سے بہنے لگے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آنسوؤں کا "بہنا" ازیت نہیں ہوتی انکو پونچھنے کے لئے کسی کا نہ ہونا "ازیت" ہوتی ہے

عمر کے بنگلے کا سب سے بڑا اور نفیس کمرہ وہ تھا جس میں عمر رہتا تھا

کنگ سائز لکڑی کا سادہ بیڈ جس پہ کسی قسم کی کوئی ڈیزائن نہیں تھی وہ سادہ تھا بالکل سادہ کمرے میں ایک طرف بڑا سا صوفہ رکھا تھا سرمی رنگ کا کھڑکیوں پہ لگے پردے بھی گرے تھے اور بیڈ کی شیٹ بھی گرے اس کمرے میں ایک واحد سفید چیز "ماربل کا سفید فرش تھا"

دیوار گیر الماریاں بھی گرے رنگ کی ہی تھیں شاید اسے اس رنگ سے بہت پیار تھا کمرے کا مالک اس وقت باتھ روم سے باہر آیا تھا اسکے بال گیلے اور ہمیشہ کی طرح ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے وہ تو لیے سے انکو خشک کرتا باہر آیا تھا

اب وہ اپنے بیڈ کی دراز پہ جھکا کچھ ڈھونڈ رہا تھا جب اسکی نظر ایک گھڑی پہ پڑی اس نے گھڑی کو ہاتھ میں اٹھالیا تھا اور بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا تھا

اور اس گھڑی پہ ہاتھ پھیرے گیا نرمی سے محبت سے وہ اسے دیکھے دکھ سے یاسیت سے

## Posted On Kitab Nagri

کبھی کبھی کوئی بے جان چیز کوئی نام کوئی پکار کوئی اچھا یا برا ذائقہ کوئی بات کوئی چہرہ آپ کو کئی سال پیچھے ماضی میں لے جا کر چھوڑ آتا ہے آپ جانا چاہیں یا نہیں وہاں سے آپ کی واپسی تب ہی ہوتی ہے جب آپ کا دل یا دماغ واپس آنا چاہیں

عمر حیات کو بھی ایک ایسا ہی لمحہ کہیں دور بہت دور ماضی میں لے گیا تھا

شاید اچھے وقتوں میں یا شاید برے وقتوں میں

وہ دروازے کے سامنے رکھی پلاسٹک کی کرسی پہ بیٹھا تھا ایسے کے سر دیوار سے لگا تھا فجر کی اذان میں دس منٹ باقی تھے اور وہ ابھی سے سو رہا تھا اسکی آنکھیں بند تھیں ٹانگیں ذرا سکڑی ہوئی شاید اسکو سردی لگ رہی تھی کہ صبح میں ہلکی ہلکی خنکی ہو ہی جاتی ہے

معراج سلطان آج ہی اسلام آباد سے واپس آئے تھے گھر جانے کی بجائے انہوں نے ہیون کا چکر لگانا

ضروری سمجھا وہ کار سے اتر کر نیچے آئے تب بھی عمر دیوار سے سر لگائے سو رہا تھا

اسکے بال ماتھے پہ بکھرے تھے مغرور ناک سوتے ہوئے بھی اکڑی کھڑی تھی

معراج اسکو دیکھ کر مسکرائے تھے اگر یہ کہا جائے کہ وہ گھر جانے سے پہلے اسکو دیکھنے آئے تھے تو غلط نہ

ہوگا اس لڑکے سے انکو پتہ نہیں کیوں ایک انسیت سی محسوس ہوتی تھی جیسے کبھی کہیں پہلے بھی

ملے ہوں وہ اسکے بچپن میں بھی جب اس سے ملے تھے تب بھی واپس جاتے وقت عمر کا چہرہ انکا

دل یو نہی جکڑ لیتا تھا وہ جانا نہیں پاتے تھے تب ہی انہوں نے نفیسہ سے زیادہ ملنا بھی چھوڑ دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسی وقت اس نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی تھیں اور اپنے بازو پہ ہاتھ مارا تھا شاید مچھر تھا معراج کو سامنے دیکھ کر اسکی آنکھیں پوری کھل گئیں وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا گھبرا کر نہیں شرمندگی سے بھی نہیں بس کھڑا ہوا تھا تم روز اسی طرح سو جاتے ہو؟ انہوں نے قریب آ کر پوچھا تھا

جی بالکل جواب فوراً آیا تھا

اسکی آنکھوں میں سرخی تھی شاید نیند کی وجہ سے

معراج نے اسکو گھور کر دیکھا تھا

باس کے سامنے اپنی غلطی چھپاتے ہیں لڑکے جھوٹ بول کر یا بہانہ بنا کر ملازمت میں یہ attitude

نہیں چلتا "جی بالکل" انہوں نے جی بالکل پہ زور دیا تھا

مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے اور بہانہ میں بناتا نہیں رہی بات ملازمت کی تو میں آپ کا ملازم بھی نہیں ہوں

اسکا لہجہ عام تھا اس میں ڈھونڈنے سے بھی تلخی یا بد تمیزی نہیں تھی

کیونکہ آپ نے مجھے ایک بار بھی پے نہیں کیا اور آپ کو پتہ ہے کہ میں ہر روز رات کو سو جاتا ہوں لیکن آپ

نے مجھے ایک بار بھی نہیں ٹوکا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مجھے ملازم نہیں سمجھتے آپ مجھے "فیور" دے

رہے ہیں اور آخری بات میں نے اس دن آپ کو اپنی اماں کو میسج کرتے دیکھ لیا تھا میں انکا نمبر جانتا ہوں سوا ب

آپ مجھے یہ بتائیں کہ اب میں ملازم ہوں یا آپ اب بھی مجھے "فیور" دینا چاہتے ہیں وہ انکے قریب کھڑا انکی

آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اور اگر میں کہوں میں فیور دے رہا ہوں تو؟ انکا انداز پر تجسس تھا

عمر نے کندھے اچکائے تھے

تو میں آج ہی یہاں سے چلا جاؤں گا میں یہاں فیورز لینے نہیں آیا میں جس مقصد کے لئے آیا ہوں وہ خود ہی کر

لوں گا یہاں چوکیدار بننے نہیں آیا میں اسکا لہجہ بے تاثر تھا

معراج کھل کر مسکرائے تھے

تمہیں میں کوئی پاگل بڑھا لگتا ہوں یا تمہیں لگتا ہے کہ میں سٹھیا گیا ہوں؟ میں کیوں تم پہ روک ٹوک نہیں کرتا

میں کیوں تمہیں ملازم نہیں سمجھتا پتہ ہے کیوں؟ وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہے تھے

(یہ وہ وقت تھا جب عمر بھی انکی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرتا تھا)

کیونکہ میں تمہیں "چیک" کر رہا تھا بیٹا میں تمہیں کمفرٹ دینا چاہتا تھا من پسند ماحول دینا چاہتا تھا تاکہ تم اس

کے عادی ہو جاؤ یا پھر نہ ہو لیکن کم از کم مجھے یہ پتہ چل جائے کہ تم جس کام کے لئے آئے ہو اس میں

سیریس ہو بھی کہ نہیں اگر تم اس کمفرٹ کے عادی ہو جاتے تو میں کچھ ہی دن میں تمہیں اپنے گھر

بھیج دیتا کیونکہ میرے تعلقات اور میرا پیسہ میں کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا دوسرا میں تمہاری حاضر دماغی چیک

کر رہا تھا مجھے یہ جاننا تھا کہ تم کیا کیا چیزیں نوٹ کرتے ہو میں نے وہ میسج تمہیں دکھانے کو ہی کیا تھا تمہیں کیا لگتا

ہے آگے والی سیٹ خالی ہونے کے باوجود میں تمہیں پیچھے بٹھاؤں گا؟ او نہوں



## Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں نہیں ٹوکتا تھا تاکہ تم نوٹ کرو میں تمہیں پے نہیں کرتا تھا تاکہ تم نوٹ کرو میں تم سے بے خبر نہیں تھا عمر حیات میں تمہیں "چیک" کر رہا تھا اور اب، اب مجھے لگتا ہے کہ تم میرا وقت پیسہ اور تعلقات ضائع نہیں کرو گے سواب میں تمہیں "فیور" دوں گا لیکن یاد رکھنا بدلے میں "فیور" لوں گا

عمر آنکھیں سیڑے انکو دیکھتا رہا اور چند لمحے بعد بولا

خیر اب مجھے بتائیں مجھے کرنا کیا ہو گا ہم کہاں سے شروع کریں گے؟

معراج نے کندھے اچکائے تھے

کرنا کیا ہے چوکیداری کرو گے اور کیا پہلے اپنی نیند سے لڑنا سیکھ لو پھر دنیا سے بھی لڑ لینا میں نفیسہ نہیں ہوں اس نے تمہیں cry baby

بنادیا ہے میں نہیں بناؤں گا مجھ سے اگلی بار بات کرو تو اپنی نیند کو ہرا کر بات کرنا اس کے بعد آگے کا دیکھا جائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گا وہ احسان کرنے والے انداز میں بولے تھے

عمر حسب توقع بھڑک گیا تھا

میں خود سے بھی اپنا کام کر سکتا ہوں مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے میں نیند کا کچا ہوں آپ جانتے ہیں وہ تیوری

چڑھائے کہہ رہا تھا

معراج نے سر جھٹکنا تھا

یہاں سے (انگلی سے ذرا دور اشارہ کیا تھا) دو کلو میٹر دور بس اڑا ہے جاؤ گھر جاؤ یہ کام تمہارے بس کا نہیں

## Posted On Kitab Nagri

اور اگر نہیں جانا چاہتے تو یہ ہاتھ سے ایک سلور گھڑی اتاری تھی یہ الارم واچ ہے ہر گھنٹے بعد اسکا الارم بجے گا میں سیٹ کر چکا ہوں آج رات یہ پہن کر چوکیداری کرنا نیند نہیں آئے گی اور اگر آ بھی گئی تو یہ سونے نہیں دے گی

وہ کہہ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے

عمر بے بسی بھرے غصے سے انکو جاتے ہوئے دیکھتا رہا

میں جس دن کچھ بن گیا ناں آپ پہ چائلڈ لیبر کا کیس کروں گا یاد رکھیے گا اس نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی تمہاری ماں کو اور تمہیں اس کے علاوہ آتا بھی کیا ہے وہ مڑے بغیر بولے تھے پھر گاڑی کے قریب رکے تھے اسکی طرف گھومے تھے

ویسے آپس کی بات ہے اتنا بڑا بچا میں نے پہلی بار دیکھا ہے وہ مسکراہٹ دبا کر بولتے گاڑی میں بیٹھ گئے تھے عمر پیچھے کلستارہ گیا

اتج شیمنگ کا کیس بھی کرو گا میں وہ بڑبڑاتے ہوئے اندر چلا گیا تھا

اپنے کمرے کے بیڈ پہ بیٹھا عمر یا سیت سے مسکرایا تھا

اس سلور گھڑی اور اس کے مالک نے اسے بہت "فیورز" دیں تھیں اب عمر حیات کی باری تھی

## Posted On Kitab Nagri

روتے روتے اسکی آنکھ کب لگی اسے پتہ نہیں چلا وہ جب اٹھی تو تھوڑی دیر قبل والا خواب ایک بار پھر یاد آیا  
لیکن اس بار اسکو ایک بات سمجھ آگئی تھی

اسکے لئے کوئی شہزادہ نہیں آئے گا یہ زندگی تھی فیری ٹیل نہیں وہ اٹھ کر سیدھا باتھ روم گئی تھی  
تھوڑی دیر بعد جب وہ نکلی تو کافی فریش تھی

لوگ کہتے ہیں کسی بھی غم سے نکلنے کے لئے آپ کو کئی ہفتے کئی ماہ چاہیے ہوتے ہیں اصل میں ایسا نہیں ہوتا آپ  
غم سے کبھی نہیں نکلتے اگر آپ کو واقعی "غم" ہے تو آپ اس سے نہیں نکل سکتے نہ آج نہ کل نہ کبھی اور بس آپ  
اس غم کو لوگوں کے سامنے چھپانا شروع کر دیتے ہو آپ اسکا ذکر نہیں کرتے اسے سر پہ سوار نہیں کر لیتے اسے  
دل پہ قبضہ کرنے نہیں دیتے ہاں ٹھیک ہے اسکی دل میں ایک جگہ ہوتی ہے ایک کوزی سا کارنر لیکن جب وہ اس  
کارنر کی حدود کو اس کرنے لگے تو اسکو روک دینا چاہیے اسے شروع دن سے اسکی باؤنڈری سمجھا دینی چاہیے جو  
لوگ سمجھا دیتے ہیں وہ خوش نہ سہی مطمئن ضرور ہو جاتے ہیں اور جو نہیں سمجھا پاتے وہ بد بخت ساری زندگی اسی  
غم کے ساتھ گزار دیتے ہیں

ہالے نے اپنے دل کو یہ بات سمجھالی تھی اسکا باپ مر گیا ہے اس نے یہ غم اپنے دل کے ایک کونے میں رکھ دیا  
تھاپیٹ کر سمنبھال کر آپ ساری دنیا کے غم سمنبھال لیتے ہو جھیل لیتے ہو لیکن اپنے کسی عزیز کی موت کا غم  
یہ انسان کی کمر توڑ دیتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی اسے کام شروع کرنا تھا اپنی فیری ٹیل کا شہزادہ بننے کے لئے اسے ہاتھ پاؤں مارنے تھے

اس نے سادہ براؤن رنگ کے شلوار قمیض پہ سفید دوپٹہ لے رکھا تھا (وہ اب تک سردار کی بیوی کے لئے لائے گئے کپڑے استعمال کر رہی تھی) وہ جب باہر گیٹ پہ آئی تو بدین (معراج سلطان کا ڈرائیور) انکی گاڑی لے آیا تھا ہالے نے یاسیت سے اس گاڑی کو دیکھا تھا یہ اس کے باپ کی پسندیدہ گاڑی تھی ہالے بیٹی اگر آپ کہیں تو میں ڈرائیو کروں؟ وہ پچاس سالہ ڈرائیور اپنے مالک کی گاڑی اسکی اولاد کو دینے سے بھی ہچکچاتا تھا

نہیں۔ میں خود ڈرائیو کروں گی آپ میری باقی چیزیں لے آئے ہیں؟ وہ اب بھی گاڑی کو دیکھ رہی تھی اس نے ایک بار بھی بدین کی طرف نہیں دیکھا تھا

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر کچھ چیزیں اس کے ہاتھ میں دی تھی اس میں ہالے کا اے ٹی ایم کارڈ تھا گاڑی کی چابی تھی اور معراج سلطان کا اے ٹی ایم تھا (یہ سراسمان اس نے مہر ماہ سے کہہ کر منگوایا تھا)

باقی چیزیں گاڑی میں رکھ دی ہیں بیٹی ہالے نے سر کے خم سے شکریہ ادا کیا تھا اور دروازہ کھولتی گاڑی میں آکر بیٹھی تھی یکدم جیسے اسکا دم گھٹا تھا آنکھوں کے آگے ایک اور منظر ابھرا تھا

## Posted On Kitab Nagri

"گاڑی کے شیشے اور چھت پہ زور زور سے ہاتھ مارتی ہالے بکھری حالت پل پل بڑھتا خوف"

اس نے اپنے ذہن سے سارے خیال جھٹکے تھے، ابھی یہ سب کچھ نہیں سوچنا تھا اس نے چابی گھمائی تھی اور زن سے گاڑی بھگا کر لے گئی تھی

سب سے پہلے وہ بینک گئی تھی اس بینک میں معراج سلطان کے تین لاکرز تھے وہ چابی لے کر مینیجر کے ساتھ لاکر کھولنے لگی تھی

اس نے ایک لاکر کھولا تھا لیکن خالی لاکر اسکا منہ چڑا رہا تھا  
ہالے کو حیرت ہوئی وہ کئی بار اپنے باپ کے ساتھ آئی تھی لاکرز کبھی خالی نہیں رہے تھے  
اس نے دوسرا لاکر کھولا تھا

اس میں پیسوں کی ایک گڈی تھی

لیکن ہالے کو یہ نہیں چاہئے تھا اسکو اس سے کچھ زیادہ کی توقع تھی  
اسنے تیسرا لاکر کھولا تھا وہ خالی تھا بالکل خالی وہ بے اختیار پیچھے ہٹی تھی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں  
اگر یہ لاکر خالی تھے تو پلاٹ کے کاغذات گھر کے کاغذات گھر کی چابی سب کہاں تھا؟

وہ بھاگ کر باہر آئی تھی مینیجر اسکے پیچھے آیا تھا

اس نے اے ٹی ایم مشین میں کارڈ لگایا تھا

زیر و بیلنس



## Posted On Kitab Nagri

اسکا چہرہ زرد پڑنے لگا تھا

اس نے معراج سلطان کا اے ٹی ایم کارڈ لگایا تھا اب کے اسکے ہاتھ کپکپائے تھے

زیرو۔ سیلنس۔۔۔۔۔ ان دو فقروں نے جیسے اس کے منہ پہ تھپڑ دے مارا تھا

پہلے وہ حیران ہوئی اگلے لمحہ غمگین پھر غصہ اور اب انتقام اس نے منٹ کے ہزارویں حصے میں خود کو تین چار

کیفیات سے گزار لیا تھا

اسکا آدھے سے زیادہ زیور ان لاکر میں تھا اسکے باپ نے سارے کاغذات یہیں رکھے تھے وہ جانتی تھی انکو نکالا

گیا تھا اس کے اکاؤنٹس منجمند کر دیئے گئے تھے

وہ انتقام کے سفر پہ نکلتے ہی بری طرح ناکام ہوئی تھی

اسکے پاس اور کیا تھا اور کیا تھا؟

وہ بینک کے باہر بیچ پہ بیٹھی سوچ رہی تھی ٹریفک اور آس پاس گزرتے لوگوں کا شور انکی باتیں اسکا ذہن مفلوج

www.kitabnagri.com

ہونے لگ گیا تھا

اس کے پاس کوئی اثاثہ نہیں تھا اسکے پاس کوئی رقم باقی نہیں تھی اسکے باپ کی gratuity

ملنے میں ایک عرصہ لگ جاتا اگر اسے انصاف یا انتقام لینا تھا تو سب سے پہلے فائیننشلی مضبوط ہونا تھا اور وہ پہلے

ہی قدم پہ بری طرح گری تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ سرہاتھوں میں گرائے بیٹھی رہی وہ کہاں جائے گی عمر کے گھر سے اسی لئے نکلی تھی کہ اپنے باپ کے لئے گھر جائے گی لیکن اسکو تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ گھر کس ایریا میں تھا

اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا تھا

یہ کیسی آزمائش ہے میرے اللہ؟ اور اگر آزمائش ہے تو سرخرو کرنا میں تیری بڑی کمزور بندی ہوں

اچانک اسکی نظر آس پاس گزرتے لوگوں پہ پڑی تھی

وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے کچھ طنزیہ تو کچھ استہزائیہ کچھ پر تجسس تو کچھ ملامت بھری نظریں ہالے نے کراہ کر آنکھیں میچ لی تھیں اسکی تصویر دو دن سوشل میڈیا پہ ٹاپ ٹرینڈ رہی تھی کون بھول سکتا تھا وہ مرے مرے قدموں سے اٹھی اور پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئی

اب اسکا رخ سلطان ہولڈنگز کی جانب تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

وہ جب سلطان ہولڈنگز پہنچی تو کسی نے اسکو روکنے کی جرات نہیں کی شاید کسی کو یہ حکم نہیں تھا ریسپشن ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی نے مسکرا کر اسے خوش آمدید کہا ہالے نے سر کے خم سے جواب دیا اور آگے بڑھ گئی یہ سفر اسکی زندگی کا سب سے لمبا سفر تھا اسکے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے دل میں ابال اٹھ رہا تھا مٹھی بھیج رکھی تھی آنکھیں بار بار نم ہوتی تھیں جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ رہی تھی

اسکے جاتے ہی ایک دراز قد سیاہ آنکھوں والا نوجوان ریسپشن ڈیسک تک آیا تھا ریسپشنسٹ سے شمس سلطان کا پوچھا اور آگے بڑھنے لگا جب وہ اسے روکنے لگی تھی

سرپلیز آپ اس طرح نہیں جاسکتے مجھے پہلے شمس سر کو انفارم کرنا ہو گا وہ بوکھلا سی گئی تھی وہ پورا کا پورا اسکی طرف مڑا تھا ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے گال کا گڑھا واضح ہوا تھا دونوں ہاتھ ریسپشن ڈیسک پہ رکھے وہ اسکی طرف جھکا تھا

کیا تم مجھے جانتی نہیں ہو؟ میں شمس سلطان اور معراج سلطان کا داماد ہوں یہاں کا اگلا باس ہاں ٹھیک ہے ابھی ہمارے تعلقات درست نہیں ہیں لیکن باسز ایک دن ٹھیک ہو ہی جاتے ہیں ملازمین کو چاہیے کہ انکے ... معاملات سے دور رہیں اور ہر باس کو ایک سی عزت اور احترام دیں کیا پتہ نئے آنے والے باس کا دماغ گھوم جائے اور وہ ریسپشنسٹ کو فائر ہی کر دے آخر میں معصومیت سے بول کر پیچھے ہٹا تھا اس لڑکی نے بے اختیار تھوک نگلاتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ جاسکتے ہیں باس .. وہ سفید پڑتے ہوئے چہرے کے ساتھ بولی تھی (اس نے ہالے سلطان کو اغوا کر رکھا تھا یہ بات ہی اس لڑکی کا خون خشک کر رہی تھی)

عمر نے افسوس سے سر کو نفی میں ہلایا تھا

اونہوں ایسے نہیں .. مسکرا کر کہو چلو جلدی پہلے کھل کر مسکرا دو اور پھر کہو

آپ . جاسکتے ہیں باس وہ جبراً مسکراتے ہوئے بولی تھی

عمر ایک ناپسندیدہ نظر اس پہ ڈالتا آگے بڑھ گیا تھا

اسکو تو مسکرایا بھی نہیں آتا آنے دو مجھے کمپنی سب سے پہلے اسی کو فائر کروں گا ہونہ

وہ سر جھٹکتے آگے بڑھ گیا تھا

ہالے لفٹ سے نکلتے ہی شمس سلطان کے آفس کی جانب بڑھ گئی تھی اس نے آفس کا دروازہ کھولنا چاہا لیکن وہ

لاکڈ تھا اس کے ابرو سکڑے تھے ساتھ ہی اسے اپنے باپ کے آفس سے کچھ آوازیں سنائی دیں شمس سلطان

www.kitabnagri.com

کے آفس کے ساتھ ہی معراج سلطان کا آفس تھا

اسکا باپ نہیں تھا تو اسکے آفس سے آواز؟؟

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا تھا لیکن سامنے کے منظر نے جیسے اسکی روح کھینچ لی ہو دل سے خون رسنے

لگا تھا دل میں اٹھتے ابال مزید بڑھ گئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

سامنے شمس سلطان پاور سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے فون کان سے لگائے وہ کسی سے ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے ہالے کو دیکھ کر انکی مسکراہٹ سمٹی تھی آنکھوں میں سرد مہری در آئی تھی وہ اسی طرح چوکھٹ پہ کھڑی رہی شل بے حس و حرکت کرب کی انتہا کو پہنچی ہوئی یہ اسکے باپ کی جگہ تھی ابھی اسکو مرے دودن ہوئے تھے اور اس کے چچا نے اس آفس پہ قبضہ کر لیا تھا تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے آفس میں قدم رکھنے کی؟ وہ پھنکارے تھے ہالے کے بے جان وجود کو جیسے کسی نے جھنجھوڑ کر جگایا تھا اسکے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا تھا۔ لیکن یہ طے تھا کہ وہ کم از کم اپنے باپ کے قاتل کے سامنے روئے گی نہیں

یہ میرے باپ کا آفس ہے آپ یہاں کیوں ہیں اسکی آواز میں واضح لرزش تھی اوہ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا تمہارا شکریہ مجھے یہ بتانے کہ لئے کہ یہ تمہارے باپ کا آفس ہے لیکن تم ذرا اپنی معلومات اپ گریڈ کر لو وہ اپنی سیٹ پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے مزید رعونت سے بیٹھ گئے تھے یہ آفس۔ تمہارے... باپ کا تھا انہوں نے تھا پہ زور دیا تھا اب یہ آفس میرا ہے شمس سلطان کا اور میں یہاں تم جیسی بد کردار لڑکیوں کے داخلے ممنوع قرار دیتا ہوں بہتر ہو گا کہ اپنی شکل لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ انکی آواز ٹھنڈی تھی ریڑھ کی ہڈیوں کو سرد کرنے جیسی ٹھنڈی ہالے دو تین قدم آگے آئی تھی شمس کی سرد آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی



## Posted On Kitab Nagri

میں یہاں ہزار بار آؤں گی میرے باپ نے آپ کی کمپنی کے پچیس فیصد شیئر خریدے تھے آپ کو چاہیے کہ مجھے ایک ایک پیسے کا حساب دیں مجھے اور میرے بھائی کو ہمارا حصہ دیں ہمارا حق دیں آپ نے ہمارے اکاؤنٹس فریز کروادیئے ہیں آپ نے میرے باپ کے لاکر خالی کر دیئے ہیں میرے باپ کے آفس پہ قبضہ کر لیا آپ نے میرے .. (وہ یہ نہیں کہہ سکی کہ آپ نے میرے باپ کو قتل کر دیا وہ نہیں کہہ سکتی تھیا سکی اپنی مجبوریاں تھیں اسکا بھائی تھا)

شمس نے ناپسندیدگی سے اسکو دیکھا تھا میں بالکل بھی نہیں جانتا تم کیا بکواس کر رہی ہو کس اکاؤنٹ اور کس لاکر کی بات کر رہی ہو میں نے یہ سب نہیں کیا اور رہی بات تمہارے حصے کی تو جاؤ ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا بابا جان کی جائیداد کی اٹارنی میرے پاس ہے سو تم کچھ نہیں کر سکتیں ویسے تمہیں شرم آنی چاہئے باپ کو مرے جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اور آگئی ہو حصہ لینے تف ہے تم پہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ حقارت سے بولے تھا

وہ کیسی دھڑائی سے جھوٹ بول رہے تھے ہالے کورنج ہوا

میں آپ پہ کیس کر سکتی ہوں آپ اس طرح میرا حق غصب نہیں کر سکتے مرے بھائی اور میری پڑھائی رہتی ہے آپ کو شرم آنی چاہئے اپنے مرحوم بھائی کے بچوں کا حق کھاتے ہوئے

کیس کرو گی اوکے انہوں نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جاؤ کرو کیس ایک نہیں دس کیس کرو لیکن تمہاری سنے گا کون تمہاری کریڈ سیٹی کیا ہے ایک آوارہ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی اور پھر آتا ہوں میں شمس سلطان ایک باعزت اور معزز شہری ایک باوقار آدمی ایک کامیاب بزنس مین ایک ایسا عظیم آدمی جس نے اپنے بھائی کی وفات کے بعد بھی اپنی بھابی اور بھتیجے کو گھر میں رکھا ہوا ہے میرے مقابلے میں تمہاری کون سنے گا میں حج خرید لوں گا میں گواہوں کے منہ بند کر دوں گا ثبوت مٹا دوں گا تم کیا کرو گی ہالے؟

ہر کوئی بکاو نہیں ہوتا آپ ہر کسی کو نہیں خرید سکتے اس نے جیسے کوئی امید کا سرا ڈھونڈنا چاہا ہاں بالکل سہی کہہ رہی ہو جو بکاو نہیں ہوتا وہ ڈرا ہوا ہوتا ہے اپنی کسی کمزوری کسی فیملی ممبر کی وجہ سے میں انکی کمزوری خرید لوں گا میں انکی فیملی کو نقصان پہنچاؤں گا اپنا خاندان برباد کر کے کوئی تمہیں انصاف نہیں دلوائے گا میں کورٹ میں ایسے لوگ لاؤں گا جو قرآن پہ ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ تم مجھ سے وقتاً فوقتاً کافی رقم لے چکی ہو اور بالفرض اگر کوئی تمہارا کیس لڑنے کو تیار ہو بھی جائے تو میں حج کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں ڈیڑھ سال بعد کی تاریخ دے میں اس کیس کو بیس سال چلاؤں گا اور آخر میں تمہارے حصے میں کیا ائے گا؟ کچھ بھی نہیں تم خالی ہاتھ رہ جاؤ گی تمہاری فیملی تم سے منہ موڑ لے گی تمہارا سو کا لڈ شوہر تمہیں چھوڑ دے گا اسلئے بہتر ہے گھر جاؤ اور آرام کرو اس وقت شمس سلطان ایسا فرعون بنا ہوا ہے کہ کوئی بھی موسیٰ مجھے روک نہیں سکتا وہ نخوت سے کہہ رہے تھے

ہالے نے زخمی نظروں سے انکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ.. ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ کو خود سے شرم نہیں آتی میں آپ کی بھتیجی ہوں میرا باپ آپ کا بھائی تھا آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں آخر؟

میں ایسا اسلئے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے تم سے سخت نفرت ہے تم نے جو کچھ کیا اس عمل سے تم نے میرے دل میں اپنی عزت اور اپنی محبت ختم کر دی تم ایک بد کردار لڑکی ہو اور شمس سلطان کو بد کرداروں سے سخت نفرت ہے ٹھیک ہے میں سخت تھا غصیل تھا لیکن میں تمہیں پسند کرتا تھا تم سے محبت کرتا تھا اور تم نے کیا کیا سارے خاندان کی نیک نامی پہ دھبہ لگا دیا تم ہالے تم نے اپنی عزت اور محبت میرے دل سے خود ختم کی ہے اور اب یہاں سے دفع ہو جاؤ میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اپنے بھائی کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اسکی فیس اور اسکی پڑھائی کے اخراجات میں دیکھ لوں گا وہ میرا بھتیجا ہے وہ احسان کرنے والے انداز میں کہہ رہے تھے اسی وقت کھلے دروازے سے عمر حیات اندر داخل ہوا تھا وہ دونوں ایک ساتھ مڑے تھے اوہ تو یہ جناب بھی تشریف لائے ہیں مطلب یہ سارا پلان تھا شرم کرو ہالے شرم انکے لہجے میں تضحیک تھی

ہالے تو گویا پھر ہی گئی تھی

ہر بار میں ہی کیوں شرم کروں آپ نے اپنی شرم کہاں بیچ کھائی ہے؟ ہمارے اثاثے چھپائے ہمارے اکاؤنٹس فریز کر دے میرے باپ کو ہسپتال میں... عمر نے آگے بڑھ کر اسکے منہ پہ اپنا بھاری ہاتھ رکھ دیا تھا وہ جھپٹانے لگی تھی لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی

## Posted On Kitab Nagri

اصل میں یہ صدمے میں ہیں انکی وجہ سے میں معذرت کرتا ہوں آپ پلیز ان باتوں کو دل پہ نہ لیجئے گا میں انہیں لے جاتا ہوں آپ اپنا کام کریں پلیز وہ ہنوز ہالے کے منہ پہ ہاتھ رکھے کہہ رہا تھا شمس نے بس سر ہلایا تھا

عمر اسی طرح ہالے کو کھینچتے ہوئے باہر لے گیا تھا

وہ عمر کے بازو پہ ناخن مار رہی تھی لیکن اسکو تو جیسے پرواہ ہی نہیں تھی لفٹ میں آکر عمر نے اسکو آزاد کیا تھا وہ زخمی شیرنی کی طرح اس پہ جھپٹی تھی

تم . تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہاتھ کیسے لگایا تم نے مجھے؟ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں گی تم نے مجھے روکا؟ کیوں روکا؟ وہ مجھے بے شرم کہہ رہے ہیں بے غیرت کہہ رہے ہیں اور وہ خود کیا ہیں میرے باپ کو ہسپتال میں گھس کر مار دیا اور تم تمہاری جرات کیسے ہوئی مرے معاملے میں دخل دینے کی بولو؟ کس نے حق دیا تمہیں؟ وہ حلق کے بل چلاتے ہوئے عمر پہ چڑھ دوڑی تھی

www.kitabnagri.com

عمر نے تندہی سے اسکو گھورا تھا

صدمہ آپ کے دماغ پہ چڑھ گیا ہے اس لئے انکے سامنے یہ ساری بکو اس کرنے گئی تھیں آپ کیا لگتا ہے آپ کو ہاں وہ شرمندہ ہو کر آپ کے قدموں میں گر جائیں گے؟ یا پھر آپ کے حصہ مانگنے پہ فوراً سے اٹھ کر آپ کو حصہ دے دیں گے؟ یہ لگا تھا آپ کو؟ وہ اسی وقت آپ کا گلا گھونٹ کر آپ کو مار دیتے آپ کی لاش تک نہ ملتی وارثوں کو یا پھر وہ آج کے آج حسن کو مار دیتے آپ کی ماں کو مار دیتے وہ ایک قتل کر چکے ہیں دوسرا کوئی مسئلہ

## Posted On Kitab Nagri

نہیں انکے لئے بدلہ لیں گی انتقام لیں گی اس طرح لیں گی؟ یہ پلان ہے آپ کا؟ وہ سخت غصے میں تھا اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

ہالے کے اوپر جیسے کسی نے ٹھنڈا برف پانی ڈال دیا تھا لیکن بظاہر گردن کڑ آئے رکھی

تم میرے معاملات سے دور رہو عمر حیات میں جو چاہے کروں تم ہوتے کون ہو مجھ پہ حق جمانے والے؟ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ باپ میرا مرا ہے ناں تمہارا نہیں تکلیف میں جانتی ہوں تم نہیں اگر میرا بھائی مرتا ہے تو مار دیں لیکن میں خاموش نہیں بیٹھوں گی اور تم آئندہ میرے معاملات سے دور رہنا انگلی اٹھا کر اسکو وارن کیا تھا

جج صاحب کی موت آپ سے زیادہ میرا معاملہ ہے یہ بات آپ اپنے ذہن میں بٹھالیں اور اگر آئندہ آپ نے میرے معاملات کو خراب کرنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا ہالے خاموش بیٹھنے کا کون کہہ رہا ہے آپ کو ہر کام کو کرنے کی ایک "آسٹریٹجی" ہوتی ہے آپ کو ایک حساب سے چلنا ہو گا ورنہ باپ تو مر ہی گیا ہے باقی

خاندان کی لاشیں بھی جلد مل جائیں گی اب کے اسکا لہجہ بلند نہیں تھا اسکے لہجے میں کاٹ سی تھی

اور اسکی آخری بات نے ہالے کا دل بری طرح دکھا دیا تھا اسکے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا

وہ اپنی جلد بازی کی وجہ سے اپنے خاندان کو کھونے جارہی تھی یہ خیال ہی جان لیوا تھا

اسی وقت لفٹ کھلی تھی وہ گرینڈ فلور پہ آگئے تھے ہالے بہت سی امیدوں کے ساتھ اوپر گئی تھی لیکن واپس پہ وہ

اسکے ہاتھ خالی تھے وہ بے خوف گئی تھی واپسی پہ اپنے خاندان کی موت کا خوف ساتھ لائی تھی اس نے جس غم

اور ڈپریشن کو کھینچ کر خود سے الگ کیا تھا وہ ایک بار پھر ایک چور دروازے سے اسکے دل میں داخل ہو گیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اب کی بار زیادہ تیزی سے اور زیادہ شدت سے ہالے کو لگا تھا جیسے وہ اب کبھی اپنے خاندان کے لئے کچھ نہیں کر سکے گی اگر کچھ کیا تو وہ انہیں کھودے گی  
خاندان کو کھودینے کا خوف ہر خوف سے بڑا ہوتا ہے

معراج سلطان کے قتل کے ایک ہفتہ بعد  
وہ صبح ذرا خوش گوار سی طلوع ہوئی تھی لیکن بس کچھ ہی لوگوں کے لئے اگر عمر کے بنگلے میں آکر ہالے کے کمرے میں جھانکو تو وہ اپنے بیڈ پہ چت لیٹی رو رہی ہے ایک ہفتے سے اسی کمرے میں بند تھی  
ہارون ہر روز آتا اور اس کے دروازے پہ ٹھہر کر چلا جاتا ہالے اس کے سامنے بھی نہیں جاتی تھی بخش ایک دوبار آیا تھا وہ ہالے کو کچھ سامان دے کر گیا تھا اور ایک موبائل بھی وہ اب یا تو روتی رہتی یا اس موبائل میں نہ جانے کس کس کو کالز کرتی کیا کیا پوچھتی لیکن جب بھی کال بند ہوتی اسکے چہرے پہ مایوسی ہی ہوتی عمر کی نوکری جاچکی تھی لیکن پھر بھی وہ روز صبح کہیں نہ کہیں جاتا تھا اور شام کو واپس آ جاتا تھا اپنے باپ کی موت کو قبول کرنے کے بعد اس نے غم کو بھی قبول کر لیا تھا اب یہی غم اسکی زندگی تھا اسی وقت دروازہ ایک ہلکی سی دستک کے بعد کھلا تھا چوکھٹ میں عمر کھڑا تھا سفید شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہنے اسکے بال آج بھی ماتھے پہ بکھرے تھے آنکھوں میں

## Posted On Kitab Nagri

سنجیدگی کے ساتھ گہری اداسی بھی تھی اسکی موجودگی محسوس کرتے ہالے کے جڑے تن گئے تھے آنکھوں کے  
تاثرات یکدم بدلے تھے ان میں غصہ غم

نفرت بیک وقت در آئے تھے

لفٹ والے واقعے کے بعد وہ آج اسکے سامنے آیا تھا

وہ ہالے کے پاس بیڈ پہ آکر بیٹھ گیا تھا کھڑکی کے بلاسٹڈز سے آتی روشنی عمر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی اسکی شیو کافی  
دنوں کی بڑھی ہوئی لگتی تھی کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے بولنا شروع کیا تھا

آپ کب تک اس طرح خود کو ازیت دیتی رہیں گی؟ آگے کا کچھ تو سوچا ہو گاناں آپ نے؟ اپنے باپ کی زمین  
انکا حق آپ کا حق سب کچھ کس طرح واپس لینا ہے انتقام کیسے لینا ہے کیا آپ کے پاس کوئی پلان ہے؟ وہ اپنے

ازلی مدہم لہجے میں پوچھ رہا تھا اسکی آواز صحرا کے پیاسوں کی تاثیر مٹاتی تھی

میں آج جا رہی ہوں تمہارے گھر سے وہ چھت پہ نظریں جمائے بولی تھی مدہم سا

میں یہ تو نہیں کہہ رہا؟ اور یہاں سے جا کر کریں گی کیا؟ کہاں جائیں گی؟

جہنم میں چلی جاؤں گی لیکن تمہارے گھر نہیں رکوں گی تمہاری شکل دیکھ کر مجھے ازیت ہوتی ہے مرے زخم تازہ  
ہوتے ہیں جی چاہتا ہے تمہیں جان سے مار دوں بابا کی آخری خواہش پوری ہو گئی ہے اب میں تمہاری شکل بھی

نہیں دیکھنا چاہتی مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق دو میں جانا چاہتی ہوں

عمر بھنویں بھینچے اسکو دیکھے گیا

## Posted On Kitab Nagri

طلاق تو میں مر کر بھی نہیں دوں گا یہ بات آپ اپنے خرافاتی ذہن میں بٹھالیں میں جج صاحب سے وعدہ کر چکا ہوں انہوں نے آپ کی ذمہ داری مجھے دی تھی میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا آپ چاہیں تب بھی نہیں اور اگر خود چاہوں تب بھی نہیں اسکا لہجہ حتمی تھا

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اسی طرح لیٹی رہی عمر یاسیت سے اسکو دیکھتا رہا

آپ کیوں خود کو اذیت دے رہی ہیں؟ میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتا آپ کیا بنتی جا رہی ہیں؟ یہ ہالے سلطان نہیں ہے وہ جو کبھی کسی مصیبت سے ڈرتی نہیں تھی جو نڈر تھی جو بہادر تھی جو اپنے ساتھ برا کرنے والوں کو قبر تک نہیں چھوڑتی تھی وہ ہالے نہیں ہے یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اپنا انتقام کیوں نہیں لے رہیں آپ؟

اس طرح تو سب سے پہلا بدلہ تم سے لینا چاہیے عمر تم نے جو کچھ بھی کیا میرے ساتھ اس سب کا حساب دینا تو دور تم تو اپنا گناہ تک نہیں مانتے تمہیں گھن نہیں آتی خود سے میرا باپ مرتے وقت بھی تمہیں پکار رہا تھا وہ میرے خواب میں آکر مجھے کہتا ہے عمر کے ساتھ رہو میں نہیں جانتی انکا تمہارے ساتھ کیا تعلق تھا لیکن جو بھی تھا بہت گہرا تھا بہت مضبوط تھا آج تک مجھے لگا تھا وہ سب سے زیادہ محبت مجھ سے کرتے ہیں لیکن نہیں تم تو شروع سے میرے رقیب ہو میرے باپ کی محبت میں تمہارا حصہ ہے جانتے ہو اتنے دنوں میں کتنی بار تمہاری جان لینے کا سوچا ہے؟ وہ اس سے پوچھ رہی تھی

عمر خاموش رہا

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

جب جب میرا دل دھڑکتا ہے تب تب لیکن میں کیوں کچھ نہیں کرتی پتہ ہے؟ کیونکہ مجھے ہر بار میرے باپ کی  
آواز سنائی دیتی ہے

،، عمر کو بلاؤ ،، عمر کو مت چھوڑنا

## Posted On Kitab Nagri

انکا تمھیں بلانا میرے دل کو مار گیا ہے مجھے بے بس کر گیا ہے میں اس انسان کو کیسے مار دوں جسکو آخری وقت میں میرے بابا نے پکارا جسکو بابا نے اپنا پروٹیکٹر سمجھا میں تمھیں نہیں مار سکتی عمر کیونکہ ابھی میرا غم تازہ ہے لیکن جس دن میرا غم ذرا دیر کو مجھے بھولا اس دن میں تمھیں مار دوں گی اور میں نہیں چاہتی وہ دن کبھی آئے میں قیامت کے دن اپنے باپ کے سامنے سر جھکائے نہیں رکھنا چاہتی میں انکی آخری پکار کو "رائیگاں" نہیں جانے دے سکتی تمہارے لئے بہتر ہے مجھے طلاق دو تاکہ میں یہاں سے جاسکوں اسکا لہجہ ہموار تھا

اور آپ کا بدلہ آپ کے باپ کا قتل سب معاف ہے؟ ہاں وہ تندہی سے بولا تھا

تمھیں کیا لگتا ہے میرا دل نہیں جل رہا مجھے تکلیف نہیں ہو رہی میرا دل کرتا ہے میں انکا گلا دبا دوں ایک ایک سڑک پہ انکو گھسیٹوں انکو گولیاں ماروں کیا کروں میں ہاں کیا کروں؟ کس سے بدلہ لوں چچا سے؟ باپ مر گیا اب وہ میری ماں کو بھی مار دے گا وہ میرے .... میرے بھائی کو مار دے گا وہ لوگ طاقتور ہیں میرا بھائی بہت معصوم ہے کم عمر ہے میں اسکو کیسے ان سب میں گھسیٹوں تم نے دیکھا نہیں اس نے کیسے میرے باپ کو مار دیا؟ ڈاکٹر پولیس فوٹیج سب کچھ بک گیا خرید لیا گیا چپ کروادیا گیا ڈیلیٹ کروادیا گیا اور بلفرض اگر میں بدلہ لینے کے لئے راضی ہو بھی جاؤں تو کیا کروں گی؟ میں ایک عام لڑکی ہوں نہ میں فنانشلی سٹرانگ ہوں نہ میرے پاس تعلقات ہیں نہ ثبوت نہ گواہ یہ ایک ویڈیو کو کس کس عدالت میں لے کر پھرتی رہوں گی جو لوگ میرے باپ کو ہسپتال میں گھس کر مار سکتے ہیں وہ اس ویڈیو کے لئے مجھے یا میرے بھائی کو بھی مار سکتے ہیں میرا بھائی اس گھر میں رہتا ہے



## Posted On Kitab Nagri

ایک منٹ ایک منٹ سے بھی کم وقت میں مار دیں گے ایک ہفتہ میں نے صرف غم نہیں منایا میں نے ہر جگہ چیک کیا ہے میں نے ہر راستہ دیکھا ہے

میرے چچا نے ہمارے اکاؤنٹس فریز کر دئیے ہیں اور اب میرے پاس کوئی رقم نہیں ہے بابا کے پلاس بابا کا گھر اس کے سارے کاغذات مسنگ ہیں میرے پاس جو واحد پیسہ ہے وہ میرے باپ کی پنشن ہے اتنے پیسے تو کیس کی ایک سماعت میں لگ جاتے ہیں

میرے پاس تعلقات نہیں ہیں کون میرا ساتھ دے گا میں اکیلی ہوں میں یہ نہیں کہہ رہی کہ میں اکیلی کچھ نہیں کر سکتی کروں گی انتقام یا انصاف لوں گی لیکن پہلے میں حسن کو اس ملک سے باہر بھیجوں گی اس کے بعد خود کو مضبوط کروں گی پھر میں ان لوگوں سے انتقام لوں گی کیونکہ اب میرا مقصد بس یہی ہے لیکن تب تک کے لئے کوئی زمین نہیں چاہئے مجھے کوئی حق نہیں چاہئے مجھے میرا بھائی چاہئے میری ماں چاہئے بس وہ اب بھی چھت کو گھور رہی تھی

اپنی زمین خیرات میں دے دی کیسی بزدلی ہے یہ؟ اپنے حق سے پیچھے ہٹنا بزدلی ہوتی ہے اپنا حق بغیر لڑے کسی کو دے دینا قائر لوگوں کا کام ہے آپ کیوں ایسی بن رہی ہیں جس ہالے کو میں جانتا ہوں وہ ایسی نہیں تھی وہ ایک انجان آدمی کو آدھی رات کے وقت اکیلی ہسپتال لے گئی تھی اس ہالے نے اسکو اپنا خون دیا تھا وہ ہالے بہادر تھی بے خوف نڈر تھی یہ ہالے کمزور کیوں ہے کیا بنتی جا رہی ہے یہ؟ آپ نے میرے پیروں کو جھلسا دیا حالانکہ آپ تو کسی کو تکلیف میں دیکھ بھی نہیں سکتی تھیں اب آپ کو کسی کو تکلیف دینے میں مزہ آنے لگا ہے

## Posted On Kitab Nagri

آپ کا دوست ہر روز آکر یہاں صبح سے شام تک کھڑا رہتا ہے دھوپ گرمی بارش کیا ہے جو وہ برداشت نہیں کرتا لیکن آپ اسکو دیکھنا تک نہیں چاہتیں آپ کا بھائی وہ کتنا معصوم اور کمسن ہے اسکو آپ کی ضرورت ہے لیکن آپ آپ کا تو اپنا غم ختم نہیں ہو رہا آپ خود کو ازیت دیتے دیتے اسکی عادی ہوتی جائیں گی ٹھیک ہے جب کوئی اپنا مر جائے تو مناؤ سوگ رہو گلٹ میں رہو غم میں روو ماتم کرو لیکن ایک اسٹیج "ریکوری" کا بھی تو ہونا چاہیے ناں؟ ریکور کریں ہالے یہ بہت ضروری ہے مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا باقی رہ جانے والوں سے منہ موڑا نہیں جاتا مجھے سزا دینا چاہتی ہیں دیں کوئی ایسا ثبوت میرے منہ پہ لا کر ماریں کہ اگلی سانس لیتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس کروں میں یہ آپ کے خالی خولی الزام پہ کوئی یقین نہیں کرے گا آپ کا باپ مر گیا ہے ماں مر جائے تو اپنے لئے دعائیں خود کرنی پڑتی ہیں باپ مر جائے تو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے (کہتے ہوئے دل سو بار ڈوب کر ابھرا تھا) اب اپنا باپ خود بنیں جانتی ہیں باپ کون ہوتا ہے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دھیمے لہجے میں بول رہا تھا ہالے لاشعوری طور پہ اسکو دیکھے گئی

وہ جو ساری دنیا سے بیسٹ دے جو اپنا غم چھپا کر اولاد کی خوشی منائے جو آپ کے لئے ہمیشہ بہترین سوچے کسی کام سے روکے تو کسی پہ فل سپورٹ کرے ماں کو دیکھا ہے کبھی اولاد کی سچی جھوٹی ہر بات پہ یقین کر لیتی ہے لیکن باپ وہ ہر بات پہ یقین نہیں کرتا اسکو یقین دلانے کے لئے ثبوت لانے پڑتے ہیں جان ماری پڑتی ہے وہ ہر بات پہ ہاں نہیں کہہ دیتا اس سے ہاں کروانے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے کبھی

## Posted On Kitab Nagri

جھوٹ تو کبھی بہانے بنانے پڑتے ہیں وہ آپ سے سارا دن لڑے گا ڈانٹے گا لیکن دنیا کے سامنے وہ آپ کو دینڈ کرے گا ہر کوئی آپ کا باپ نہیں بن سکتا بلکہ کوئی بھی آپ کا باپ نہیں بن سکتا اس کے مرنے کے بعد بس آپ خود صرف آپ اپنے باپ ہوتے ہو آپ کی ماں ہر جگہ بنا سوچے سمجھے آپ کے لئے لڑنے پہنچ جاتی ہے لیکن آپ کا باپ وہ پہلے سارا مسئلہ دیکھتا ہے پھر سوچتا ہے پھر ثبوت یا گواہ لاتا ہے اور پھر جا کر ان لوگوں کا گریبان کھینچتا ہے جنہوں نے آپ کے ساتھ غلط کیا ثبوت لائیں ہالے میرے خلاف ثبوت لائیں پھر لڑیں سزا دیں گریبان پکڑیں اسکی آواز میں نرمی تھی

ہالے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم بے گناہ ہو؟ تمہارے پاس بھی تو بس الفاظ ہیں تم کیوں کوئی ثبوت نہیں دیتے عمر؟

www.kitabnagri.com

عمر چند ثنائی اسکو دیکھتا رہا اور پھر اپنا موبائل اٹھا کر اس پہ انگلیاں چلانے لگا ہالے سلطان میرے پاس ثبوت ہے یہ میرے گھر کے داخلی دروازے کی سی سی ٹی وی فوٹیج ہے یہ دیکھیں

اس نے موبائل ہالے کے سامنے کیا تھا ہالے نہ جانے کیوں بس اس ویڈیو کو دیکھے گئی

عمر چلتی ویڈیو پہ انگلی رکھ رکھ کر اسے بتاتا جا رہا تھا

یہ دیکھیں یہاں نونج کے تیس منٹ ہوئے ہیں یہ آپ کے اغوا کا وقت ہے اور میں اس وقت گھر پہ تھا اپنے

دوست کا کچھ سامان اپنی گاڑی میں رکھوا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے سکرین پہ چلتے مناظر دیکھے گئی

عمر اپنی گاڑی سے ذرا سے فاصلے پہ کھڑا تھا فون پہ کسی سے بات کرتا ہوا

اب اس نے ویڈیو ذرا آگے کی تھی

یہ بیس منٹ بعد کی فوٹیج تھی

جس میں عمر گھر کے اندر جاتا دکھائی دے رہا تھا

یہ دیکھیں یہاں میں گھر کے اندر چلا گیا تھا اور عثمان گاڑی لے کر سپر مارکیٹ گیا تھا وہ سکرین پہ انگلی رکھ کر بتا رہا تھا

ہالے سانس روکے پلک جھپکے بغیر سکرین کو دیکھتی رہی

اور یہ آخری ثبوت

یہ دیکھیں جب میری گاڑی اندر آئی تو اس میں بس عثمان ہی تھا اور میں اندر سو رہا تھا اب اس بیچ کس نے آپ کو

میری گاڑی ڈالا اور کس نے یہ سب کچھ مجھ پہ پلانٹ کیا میں نہیں جانتا آپ بس ایک بات پہ یقین کر لیں کہ میں

آپ کا مجرم نہیں ہوں اور اگر ہوں تو آپ مجھے ثبوت دیں اگر آپ میں اتنے گٹس ہیں تو لائیں ثبوت ورنہ اس

فوٹیج کی بناء پر دنیا کی کوئی عدالت مجھے سزا نہیں دے سکتی

ہالے نے سکرین سے نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا

اسکے بال بکھرے تھے حلیہ بے ترتیب تھا آنکھیں سو جی ہوئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

جس دن میں ثبوت لے آئی عمر اس دن کیا سزا دو گے خود کو؟ کیا تم تب اپنا گناہ قبول کر لو گے؟ کیا تب تمہاری گردن جھکے گی؟ بتاؤ کیا ایسا ہو گا کبھی؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی

جس دن .. جس دن آپ کو میرے خلاف .. کوئی بھی ثبوت ملا . اس دن آپ میرے ساتھ وہ کیجئے گا کہ ساری دنیا دیکھے مجھے جو سزا دیں گی قبول ہے لیکن اس سے پہلے خود کو کھڑا کریں دماغ پہ زور دیں خود کو مضبوط کریں وہ نرمی سے بولا تھا

تم مجھے طلاق دے دو اسکی سوئی اب بھی ایک ہی جگہ اٹکی تھی  
عمر نے گہری سانس بھری تھی

ٹھیک ہے دے دوں گا لیکن چھ ماہ بعد آپ مجھے چھ ماہ تک کا وقت دیں میں آپ کو طلاق دے دوں گا حسن کی جان کی گارنٹی میں دیتا ہوں اگر وہ کسی طبعی موت سے مرے تو یہ اللہ کی مرضی ہوگی لیکن ہمارا کوئی بھی دشمن اسکو مار نہیں سکتا یہ آپ کو میں کہہ رہا ہوں عمر حیات کہہ رہا ہے اس پہ یقین کریں کیونکہ آپ کا باپ مجھ پہ یقین کرتا تھا ساری دنیا سے زیادہ یقین میں آپ کو فنانشلی سپورٹ کروں گا تعلقات میرے استعمال ہوں گے ایک ایک جگہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا پہلے ہم اس آدمی کو دھونڈیں گے جس نے آپ کو اغوا کیا اس کے بعد ..

یعنی تم خود کو دھونڈو گے؟ وہ استہزائیہ ہنسی تھی

عمر نے گویا دھیان ہی نہیں دیا



## Posted On Kitab Nagri

پہلے ہم آپ کا مجرم ڈھونڈیں گے اس کے بعد ہم آپ کا حق لیں گے اس سب کے لئے پلان چاہیے دماغ کا "حاضر" ہونا چاہیے غم کو سائیڈ پر رکھ کر سوچنا ہو گا آپ سمجھ رہی ہیں؟

تم میرے لئے اتنا کچھ کیوں کرو گے میں تمہاری مدد تمہارا پیسہ تمہارے تعلقات کیوں استعمال کروں؟ تم کہہ رہے ہو کہ تم میرے ساتھ جاؤ گے یعنی تم سارے ثبوت میرے ساتھ چل کر مٹاؤ گے کس خوشی میں کرو گے مجھ پہ یہ سارے احسان؟ تم مجھے پاگل سمجھ رہے ہو تم مجھے پیسے دو گے میرے ساتھ رہو گے اور ایک دن تمہیں لگتا ہے میں سب کچھ بھول کر تمہارے ساتھ ہنسی خوشی رہنے لگ جاؤں گی کیا پلاننگ ہے براؤ و عمر براؤ اس نے طنزیہ تالی بجائی تھی

میں آپ کے لئے کچھ نہیں کروں گا کچھ بھی نہیں آپ کو اپنے لئے جو بھی کرنا ہے خود کرنا ہے باپ آپ کا مرا ہے میرا نہیں اور اگر آپ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی رہیں تو آج باپ مرا ہے کل بھائی مارا جائے گا آپ کا ایک ایک دن خوف میں گزرے گا میں آپ پہ کوئی احسان نہیں کر رہا اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا تھا نہ ہی میں آپ کو پاگل بنا رہا ہوں میں یہ سب کچھ آپ کا "احسان اتارنے کے لئے کر رہا ہوں اس رات آپ نے میری جان بچائی تھی اب مجھے موقع دیں کہ میں آپ کا خاندان بچانے میں آپ کی مدد کروں ہر احسان کا بدلہ ہوتا ہے آپ مجھ سے اپنے احسان کا بدلہ لیں میں آپ کے ساتھ رہوں گا تو اس میں فائدہ صرف آپ کا ہے میں کیا کچھ کر سکتا ہوں آپ جانتی ہیں میں کن کن لوگوں کو جانتا ہوں میں کیا کچھ کروا اور منوا سکتا ہوں آپ کو سمجھنا چاہئے میں آپ کے لئے ضروری ہوں میرا کام میرے تعلقات سب کچھ آپ کے لئے

## Posted On Kitab Nagri

ضروری ہے اور رہی بات ثبوت مٹانے کی تو کیا آپ اتنی بے وقوف ہیں کہ خود ثبوت تک نہیں لاسکتی یا پھر آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ میں اتنا جینٹیس ہوں کہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ثبوت مٹا دوں گا یا آپ کو ڈاج دوں گا؟ بولیں مانتی ہیں مجھے جینٹیس؟ وہ چیلنج کر رہا تھا

تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟

عمر کے چہرے پہ زخمی سی مسکراہٹ آئی تھی

پہلی بات اگر سچ کہوں تو یہ سب اپنے لئے کر رہا ہوں حج صاحب میرے لئے میرا خاندان تھے... آپ انکی اولاد ہیں انہوں نے آپ کی ذمہ داری مجھ پہ ڈالی تھی میں انکی بات ان سے کیا وعدہ نبھانا چاہتا ہوں.. وہ مجھے اتنے ہی عزیز تھے جتنے آپ کو یا پھر شاید اس سے بھی زیادہ.. یہ بات مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے انکی آخری ویڈیو میں آپ سن چکی ہوں گی جس شخص کو آپ مرتے وقت پکارتے ہیں وہ آپ کے لئے سب سے عزیز ہوتا ہے انکے معاملے میں، میں آپ سے اتنا مخلص ہوں جتنی آپ خود بھی نہیں ہوں گی دوسری بات میں واقعی آپ کے احسان کے بدلے کچھ کرنا چاہتا ہوں اور اپنی پوزیشن کلیئر کرنا چاہتا ہوں میں.. نے آپ کے... ساتھ کچھ غلط نہیں کیا.. میں آپ کا مجرم نہیں ہوں یہ بات میں آخری دفع منہ سے کہہ رہا ہوں اس کے بعد ثبوتوں کے ساتھ کہوں گا اور میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں اس رات سو گیا تھا مجھے نہیں سونا چاہیے تھا یہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی

اور تیسری وجہ عمر نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹالی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

تیسری وجہ آپ ہیں میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں کیوں یہ میں نہیں جانتا لیکن اب مجھے لگتا ہے میں آپ کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا ان چھ مہینوں میں، میں خود کو اور اس تعلق کو چانس دینا چاہتا ہوں یکطرفہ چانس شاید یہ پاگل پن ہے شاید بے وقوفی لیکن کبھی کبھی کسی عزیز کو قریب رکھنے کے لئے پاگل یا بے وقوف بننا اچھا ہوتا ہے ہالے یک ٹک اسکو دیکھے گئی بے تاثر نگاہوں کے ساتھ

اگر تم بے قصور نکلے اگر تم بے گناہ نکلے .. تب بھی عمر تب بھی میں تمہارے ساتھ . نہیں رہوں گی .. میں تم سے نفرت کرتی ہوں .. تم زم زم سے دھل کر بھی آ جاؤ میں تب بھی تمہیں چھوڑ دوں گی ... میرے دل میں نفرت کا بیج . جڑ پکڑ چکا ہے . . میری وراثت میں ہے جس سے ایک بار نفرت ہو جائے وہ ہم سلطانز کے دل میں دوبارہ نہیں آ سکتا .. جسے ہم دل سے نکال کر پھینک دیں اسے بس پھینک ہی دیتے ہیں میں اور تم ... کبھی ساتھ نہیں ہو سکتے . میں تمہیں کبھی اپنے دل میں جگہ نہیں دوں گی .. میں نے زندگی میں ایک ہی انسان سے نفرت کی ہے اور وہ تم ہو .. اگر اس کے باوجود میرے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو تو میں راضی ہوں آج سے ہم پارٹنرز ہیں ہم ٹیم ہیں لیکن میں تم سے اپنا انتقام لوں گی یاد رکھنا

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا

ہم ٹیم ہیں اوکے لیکن میری ایک شرط ہے آپ ان چھ ماہ میں ایک بار بھی طلاق کا مطالبہ نہیں کریں گی آپ کو میرے ساتھ اس گھر میں رہنا ہو گا اور آپ کوئی بھی کام مجھے بتائے بغیر نہیں کریں گی اگر آپ کو کوئی

## Posted On Kitab Nagri

ثبوت کوئی گواہ ملے گا تو آپ مجھے بتائیں گی اگر منظور ہے تو آج رات آٹھ بجے میری اسٹڈی میں آ جائیے گا ہم کام شروع کر دیں گے وہ کہہ کر رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا ہالے نے گہری سانس بھری تھی آنکھوں میں کرچیاں سی بھر گئی تھیں اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرنا چاہا وہ اس شخص سے نفرت کرتی تھی اس کے ساتھ کام کرنے کو حوصلہ چاہئے تھا ہمت چاہئے تھی اسے اپنے دل کو مضبوط کرنا تھا

وہ ایک بار پھر بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی جسکو دیکھ کر وہ کرب کی انتہا کو پہنچ جاتی تھی وہ اس کے ساتھ کام کیسے کرے گی بابا.. یہ آپ مجھے کیسی آزمائش میں ڈال کر گئے ہیں وہ ہولے سے بڑبڑائی تھی ازیت سی ازیت تھی



سفیر کے کمرے سے ملحقہ اسٹڈی اس وقت خاموش پڑی تھی وہاں ایک واحد آواز بوتل سے گلاس میں شرٹ کی آواز سے جاتے اس مشروب کی تھی جسے وقتاً فوقتاً سفیر حلق میں انڈیل رہا تھا دیوار گیر الماریوں میں رکھی صدیوں پرانی کتابیں کبھی افسوس تو کبھی غصے سے یہ منظر دیکھے جا رہی تھیں اسے آفس سے آئے کافی دیر ہو گئی تھی آجکل اسکی یہی روٹین تھی صبح آفس اور وہاں سے آتے ہی سیدھا اسٹڈی میں آکر بیٹھنا اور رات کو دیر تک اسکی واحد "محبوبہ" اسکی بوتل ہوتی تھی اسی وقت اسکی اسٹڈی کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی اور پھر

## Posted On Kitab Nagri

دروازہ چر کی آواز سے کھلتا چلا گیا سفیر نے گردن موڑ کر دیکھا تھا سامنے مہرماہ تھی کاسنی رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس اور اسی رنگ کا دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں چائے کے دو مگ تھے اس چائے کے ٹرے کو شیشے کی چھوٹی سی میز پر رکھا تھا اور ایک مگ اٹھا کر سفیر کے پاس صوفے پہ بیٹھ گئی تھی اسکی بھوری آنکھوں میں افسوس تھا

میں آپ کے لئے چائے لائی ہوں .. آپ کو بہت پسند ہے ناں؟ اس کو تو ہٹائیں کیوں اپنا دل جلا رہے ہیں وہ اسکے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے بول رہی تھی

سفیر نے ایک ناپسندیدہ نظر اس پہ ڈالی تھی اور گلاس پہ اپنی گرفت مزید سخت کر دی تھی

میرے .. معاملات میں نہ بولا کرو مہرماہ درشتی سے کہہ کر ایک بار پھر گلاس کو منہ سے لگا گیا تھا

میں آپ کے لئے چائے لائی ہوں . اسے پی کر تو دیکھیں۔۔ ایک بار وہ ایک بار پھر مصر ہوئی تھی

کیا یہ .. چائے بالکل ویسی بنی ہے جیسی ہالے بناتی تھی؟ اسکا لہجہ ایک دم بدل گیا تھا اسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں

www.kitabnagri.com

اب کے حسرت تھی

مہرماہ کو اپنا آپ وہاں فضول لگا

میں .. ہالے جیسی چائے نہیں بنا سکتی سفیر اسکا لہجہ سپاٹ تھا

تو پھر پھینک دو اسکو مجھے نہیں چاہیے وہ جی بھر کر بد مزہ ہوا تھا



## Posted On Kitab Nagri

سفیر یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ اس سے بس آپ ہی کو تکلیف ہوگی مود آن کریں جو ہونا تھا مہر نے اب بھی ہار نہیں مانی تھی

میں . گلٹ سے . مود آن کیسے کروں ؟ وہ آنکھیں بند کیے بڑبڑ آیا تھا

کیسا گلٹ ؟ آپ نے کیا کیا ہے ایسی باتیں سوچ کر خود کو ہلکان کر رہے ہیں آپ

اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اب وہ سہمی سی نظروں سے مہر کو دیکھ رہا

میں نے ... مجھ سے . مہر مجھ سے . قت . قتل ہو گیا ہے . میں نے .. وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا میں نے بڑے

پاپا کو مار دیا ہے ... مجھ سے قتل ہو گیا ہے . مہر . . اس نے مہر کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لئے تھے اسکی

آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے والی سختی مفقود تھی اب وہ ڈرا ہوا تھا

تم بتاؤ نہ میں کیا کروں .. کیا کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے . کچھ ایسا کرو کہ میں سب ٹھیک کر دوں . میں ان سے بہت پیار

کرتا تھا .. مارنا نہیں چاہتا تھا . بس . بس مجھ سے یہ ہو گیا .. بلیومی . میں مارنا نہیں چاہتا تھا میں . ٹرسٹ می مہر پلیز

مہر کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں

آ . آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں ؟ آپ نے کیا کیا ہے ؟ وہ بدقت بول پائی تھی

سفیر نے کچھ نہیں کہا اس نے ہارے ہوئے انداز میں سر جھکا لیا تھا البتہ مہر کے ہاتھ اب بھی تھام رکھے تھے

آپ .. آپ کا کوئی قصور نہیں سفیر .. اس رات آپ غصے میں تھے .. غم میں تھے کہہ دیا آپ نے کچھ .. آپ

کی شادی ٹوٹ رہی تھی آپ ٹراما سے گزر رہے تھے اس سب کے لئے خود کو قصور وار ٹھہرانا بند کر دیں

## Posted On Kitab Nagri

سفیر کا جھکا ہوا سر مزید جھک گیا تھا

میں.. اس صبح.. میں.. وہاں گیا تھا میں ہسپتال گیا تھا.. جب مجھے کسی سے پتہ چلا کہ بڑے پاپا نے ہالے کا نکاح کروا دیا ہے تو.. مجھے بہت غصہ آگیا.. میں کنٹرول نہیں کر سکا اور.. اور پھر میں نے وہاں جا کر انکو مار دیا... میں مارنا نہیں چاہتا تھا.. آئی سویر میں مارنا نہیں چاہتا تھا.. یہ بس ہو گیا.. میں کیا کروں مہراب میں کیا کروں.. میں قاتل بن گیا ہوں میں نے اپنے بڑے پاپا کو مار دیا.. میں آفس جاتا ہوں تو وہ مجھے ہر جگہ نظر آتے ہیں میں گھر آتا ہوں حسن کو دیکھتا ہوں تب وہ مجھے ملامت کرتے ہیں.. راتوں کی نیند اڑ گئی ہے میری.. ایک پل کے لئے چین نہیں آتا.. ہالے کی بے وفائی کا غم اور میرے قاتل ہونے کا گلٹ یہ ختم نہیں ہو رہا مہراب ان سب سے چھٹکارے کی ایک ہی راہ ہے اس نے بوتل کی جانب اشارہ کیا تھا

میں جب اسکو پیتا ہوں تو سب کچھ بھول جاتا ہے ساری دنیا اس کے بعد بس سکون ہوتا ہے مجھ سے میرا ذرا سا سکون بھی چھیننا چاہتی ہو؟ اس کے لہجے میں بے قراری تھی

www.kitabnagri.com

مہرماہ ہونقوں کی طرح اسکو دیکھے گئی

بٹا ہوا مرد ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک قاتل بھی تھا کیا اب بھی وہ اس سے محبت کرے گی؟ کیا اسکے ساتھ گزارا اب بھی ممکن ہے؟ اس نے دل سے پوچھا تھا

جواب "ہاں" میں آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جائے نماز پہ بیٹھی حسینہ بیگم کی آنکھیں نم تھیں وہ نماز پڑھ چکی تھیں اب دعا کے لئے ہاتھ اٹھا رکھے تھے  
یا اللہ۔ آپ تو سب جانتے ہو نہ؟ میں کتنی مجبور ہوں کتنی بے بس ہوں آپ سے بہتر کون جانتا ہو گا میری بیٹی  
میری ہالے اللہ سائیں اسکی حفاظت کرنا اسے ہر برائی سے محفوظ رکھنا  
انکی بچی بندھ گئی تھی

اللہ پاک اسکو لگتا ہے کہ اسکی ماں نے اسے گھر سے نکال دیا اسکی ماں نے اسکی نہیں سنی لیکن بس آپ بس آپ  
جانتے ہیں کہ میں نے اسے کیوں بھیجا یا اللہ اگر وہ یہاں رہتی تو ازیت میں رہتی غیر محفوظ رہتی جو آدمی میرے  
سامنے میری بیٹی کو جانوروں کی طرح مار سکتا ہے وہ بعد میں اس کے ساتھ کیا نہیں کر سکتا؟ یا اللہ میں نے بس  
اپنی بیٹی کی بھلائی چاہی تھی وہ لڑکا وہ عمر مجھے یقین ہے وہ ہالے کو کبھی نہیں چھوڑے گا اللہ پاک میں نے تو اپنی  
بیٹی کے لئے درست فیصلہ کیا لیکن اس فیصلے نے مجھ سے میری بیٹی چھین لی لیکن کوئی بات نہیں بس وہ خوش رہے  
اللہ اسکی شکل بھلے نگین پہ چلی گئی ہو اسکا نصیب اسکے جیسا مت کرنا اگر وہ یہاں رہتی تو سفیر و ہاج بن جاتا اور  
میری ہالے دوسری نگین میں دوسری نگین کو نہیں دیکھ سکتی تھی اللہ میں اپنی بیٹی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی تھی  
جتنی محبت اس سے معراج کرتے تھے اتنی میں بھی کرتی ہوں ہاں معراج نے اسکو ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا  
ہے لیکن جب معراج سو جاتے تھے تب اسکے ساتھ راتوں میں، میں جاگتی تھی جب وہ بیمار ہوتی تھی تو اسکا سکون  
میری گود ہوتی تھی یا اللہ کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں اس سے پیار نہیں کرتی؟ میں نے اسے نو مہینے اپنے پیٹ

## Posted On Kitab Nagri

میں رکھا ہے میں نے اسکو پیدا کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے کوئی بھی باپ ماں نہیں بن سکتا کوئی بھی انسان کسی کی ماں نہیں بن سکتا میں اسکی ماں ہوں کوئی میرے دل سے پوچھے میں نے کس طرح اپنی بیٹی کو پٹے دیکھا ہے یا اللہ اسکا نصیب اچھا کرنا چاہے وہ مجھ سے نفرت کرے میں ہمیشہ اس سے محبت کروں گی اور اگر سو بار ایسا موقع ملا تو سو بار اسکو عمر جیسے مرد کے ساتھ بھیجوں گی کیونکہ اسکی ماں میں ہوں اور ماں سے زیادہ کوئی بھی آپ کا غم خوار یا آپ کا محسن نہیں ہوتا میری بچی کی حفاظت کرنا اللہ انہوں نے دعا مانگ کر چہرے پہ ہاتھ پھیرا تھا اب وہ کافی پرسکون تھیں

باتھ روم میں لگے دیوار گیر آئینے کے سامنے کھڑی وہ خود کو غور سے دیکھ رہی تھی رات کے آٹھ بج چکے تھے لیکن وہ اب تک یہیں تھی اس نے سفید رنگ کا سادہ جوڑا پہن رکھا تھا ساتھ ہم رنگ دوپٹہ وہ بار بار اپنے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارتی خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی یکایک اسکی آنکھیں نم ہوئیں اور وہ وہیں واش بیسن پہ جھکی رونے لگ گئی اسے اپنا باپ شدت سے یاد آ رہا تھا اور دوسری وجہ "عمر" تھا

میرے خدایا میں کیسے اس آدمی کے ساتھ کام کروں جس نے میری عزت دو کوڑی کی کر دی؟ میں کیا کروں میرے پاس تو کوئی جافرار بھی نہیں ہے اسکو دیکھتی ہوں تو میرا دل نفرت سے بھرنے لگتا ہے اسکو سنتی ہوں تو

## Posted On Kitab Nagri

ایسے لگتا کانوں میں جیسے پگھلا ہوا سیسہ ڈالا گیا ہو اسکی موجودگی سے مجھے کراہیت آتی ہے میں اس سے نفرت کرتی ہوں وہ ہنوز نیچے جھکی روتی جاتی اور واش بیسن پہ ہاتھ مار مار کر کہے جاتی

مجھے اتنا مجبور کیوں کر دیا ہے اللہ؟ میرے باپ کو مرنے نہ دیتے تو یہ سب نہ ہوتا اللہ میں.. کیا کروں کیا کیا کروں اللہ ہیون کو بچاؤں یا پھر اپنا مجرم ڈھونڈوں اللہ میرے بابا نے مجھے بوجھ کی طرح عمر کے حوالے کر دیا اس نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے میں نے اسکو خون دیا تھا... اسکو پھر بھی شرم نہیں آئی اور میں؟ میں یہاں سے نہیں جاسکتی اللہ جب جب یہاں سے جاتی ہوں مجھے میرے بابا کی آواز آتی ہے "عمر کو بلاؤ" یہ آواز مجھے ہتھوڑے کی طرح لگتی ہے انہوں نے کیوں بلایا اسکو کیوں؟ اللہ مجھے صبر دینا مجھے ہمت دینا اس شخص کو برداشت کرنے کی ہمت اپنے خاندان کو جوڑنے کی ہمت پلیز مجھے مت چھوڑنا پلیز اس نے اب اپنا جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا تھا دیوار گیر آئینے میں اب اسکا عکس نظر آرہا تھا

سرخ متورم آنکھیں سرخ ہوتی ناک اور بکھرے بال ملگجہ سالباس کیا وہ اس طرح "کام" کرے گی؟ او نہوں اسے سب سے پہلے اپنی حالت ٹھیک کرنی تھی یہ ضروری تھا

تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آئی تو اس نے فیروزی قمیض کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا ساتھ ہم رنگ دوپٹے بالوں کو جوڑے میں باندھ رکھا تھا جس سے نکلتی دو لٹیں چہرے پہ جھول رہی تھیں اسی وقت بیرونی دروازے پہ دستک ہوئی اس نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا بخش دروازے پہ کھڑا تھا اور



## Posted On Kitab Nagri

چوکیدار سے کوئی بات کر رہا تھا اس کے پاس دو بڑے بڑے ڈبے تھے جنکو زمین پہ رکھا ہوا تھا ہالے نے وہیں سے اسکو نیچے ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود سیڑھیاں چڑھتی نیچے آگئی

اب وہ دروازے کے باہر کھڑی تھی بخش سے کوئی بات کر رہی تھی

ساراسامان لے آئے ہو؟ وہ نیچے پڑے ڈبوں کو دیکھتی پوچھ رہی تھی

جی بی بی مہر باجی بہت غصہ ہوئیں انہوں نے کہا سامان قیمتی ہے لیکن پھر حسن بھائی آگئے اور انہوں نے آپ کی الماری سے ساراسامان نکال کر دیا اور آپ کو پتہ ہے انہوں نے کہا میں سامان کو رکشے میں نہ لے کر جاؤں خود آئے تھے وہ ڈرائیور کے ساتھ ابھی بالکل ابھی گئے ہیں اسے تفصیلی جواب کی عادت تھی

ہالے کے آنکھوں میں زخمی سا تاثر آیا تھا

وہ اندر کیوں نہیں آیا؟ اس نے میرا انتظار بھی نہیں کیا؟ وہ کیسا ہے؟ اسکے لہجے میں بے قراری تھی

وہ.. اصل میں انکو کام تھا ورنہ وہ ٹھہرتے انتظار کرتے آپ کا بہت یاد کرتے ہیں آپ کو سچ کہہ رہا ہوں بخش

جب بھی جھوٹ بولتا تھا وہ آخر میں یہی کہتا تھا "سچ کہہ رہا ہوں"

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ اور اماں کا خیال رکھنا ہالے نے بات بدل لی تھی

وہ خاموشی سے کھڑا رہا اسی وقت ہالے کی نظر اس کے پیروں میں رکھے سفری بیگ پہ پڑی

کیا تم گاؤں جا رہے ہو؟ اس کے ابرو تفکر سے سکڑے تھے

## Posted On Kitab Nagri

بی بی میں . میں یہاں رہنا چاہتا ہوں آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں میں وہاں واپس نہیں جاؤں گا . میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتا جنہوں نے میرے مالک پہ ہاتھ اٹھایا مجھے اور میری ماں کو معراج صاحب نے رکھا تھا مرے مالک وہ تھے یا پھر آپ .. میں وہاں واپس نہیں جاؤں گا . اگر آپ نے مجھے وہاں بھیجا تو میں گاؤں چلا جاؤں گا لیکن اس گھر میں قدم نہیں رکھوں گا .. وہاں کا کھانا کھاتا ہوں تو اب گلے میں اٹکتا ہے .. خود کو بے غیرت محسوس کرتا ہوں ... یا تو آپ مجھے یہاں رکھ لیں . یا پھر مجھے گاؤں جانے دیں اس نے ہنوز گردن جھکا رکھی تھی

ہالے اسکو دیکھ کر گہرا مسکرائی تھی

ٹھیک ہے تم اندر آ جاؤ .. وہ بلا خرممان گئی تھی

بخش کی باچھیں کھل گئی تھیں

سچی بی بی جی؟ وہ خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا

یہ لائنز یاد کرنے میں کتنا وقت لگا تھا تمہیں؟ وہ اسکو باغورد دیکھتی پوچھ رہی تھی

بخش گڑبڑا گیا تھا

ک . کیا مطلب؟ یہ میری اپنی لائنز ہیں

ہالے نے سمجھنے والے انداز میں آنکھیں گھمائی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں پتہ ہے بخش یہ جس فلم کے ڈائیلوگز ہیں وہ فلم میں نے اور حسن نے سات بار دیکھی ہے سو مجھے بے وقوف مت بناؤ

تو کیا اب میں یہاں نہیں رہ سکتا؟ اس کے ارمانوں پہ اوس سی پڑ گئی تھی  
میں اپنی بات سے مکر تی نہیں ہوں وہ بول کر مڑ گئی تھی دروازے پہ رک کر چوکیدار کو مخاطب کیا تھا  
شانو سے کہو اسے کوارٹر میں ایک کمرہ دے دیں اور یاد رہے اس کے کمرے میں کوئی اور نہ رہے اسے پڑھائی  
بھی کرنی ہوتی ہے یہ سامان بھی اندر پہنچا دو وہ تحکم مگر نرمی سے بولتی اندر بڑھ گئی تھی  
گلی کے کونے میں گاڑی کے شیشے سے جھانکتے حسن نے پر سکون ہو کر سیٹ پہ ٹیک لگالی تھی  
ڈرائیور گاڑی آگے بڑھالے گیا تھا

Kitab Nagri

اسٹڈی کا دروازہ کھول کر وہ جب اندر داخل ہوئی تو اسے تینوں دیواروں پہ بس ریکس میں سچی کتابیں ہی نظر  
آئیں ایک دیوار بس ایک دیوار مختلف تھی اس دیوار پہ پینٹنگز لگی تھی باقی تینوں دیواریں جیسے حسرت سے اسکو  
دیکھ رہی ہوں اسٹڈی کافی کشادہ تھی عین بیچ میں ایک لکڑی کی میز رکھی تھی اس کے ایک راکنگ چیئر اور اس  
سے ذرا سے فاصلے پہ دو سنگل صوفے جن کے درمیان میں چھوٹی سی شیشے کی گول میز حائل تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر اسی سنگل صوفے پہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیٹھا تھا ہالے کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے بھی وہ مڑا نہیں تھا

آپ پندرہ منٹ لیٹ ہیں عمر حیات کا وقت بہت قیمتی ہے آئندہ دھیان رکھئے گا وہ لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائے سنجیدگی سے بولا تھا

تم نے کہا تھا کہ میں ان چھ ماہ میں ایک بار بھی تم سے طلاق کا مطالبہ نہیں کروں گی اور مجھے یہاں تمہارے گھر میں رہنا ہو گا منظور ہے

وہ کتابوں کے ریکس کے قریب کھڑی ایک کتاب پہ نظریں جمائے بول رہی تھی  
تم نے کہا مجھے اگر کوئی ثبوت کوئی گواہ کوئی کلیو ملے گا تو میں تمہیں بتاؤں گی مجھے نہیں منظور  
عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا تھا یہاں سے اسکا نیم رخ نظر آتا تھا

وہ پرسکون سی کہے جا رہی تھی  
تم نے کہا تم اپنے تعلقات اپنی رقم مجھ پہ خرچ کرو گے کیونکہ میں نے تم پہ احسان کیا اور اب تم بدلہ اتارو گے  
نہیں منظور

میں نے تم پہ احسان اس لئے نہیں کیا تھا کہ کبھی بدلہ لوں میں نے وہ سب اللہ کے لئے کیا تھا اور اس کے لئے  
کئے کام کے بدلے وہ خود دیتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

اور رہی رقم کی بات تو وہ جھکی تھی اور کاٹن میں سے مطلوبہ ڈبے نکالے تھے وہ شاید جیولری کے ڈبے تھے ایک نیلا اور ایک سرخ اس نے دونوں ڈبے عمر کے سامنے رکھ دیئے تھے

عمر نے اچھنبے سے ان دونوں ڈبوں کو دیکھا تھا

اس میں کیا ہے اور مجھے کیوں دیا ہے؟ وہ حیران تھا

اس میں میری جیولری ہے میرے ڈائمنڈ میرے پاس انکی رسید نہیں ہے ورنہ میں انکو بیچ کر اپنا کام کرتی لیکن خیر تم تو میرے سو کا لڈ شوہر ہوناں تمہیں بھلا رسیدوں کی کیا ضرورت ہے ناں؟ وہ آنکھیں پٹیٹاتی معصومیت سے پوچھ رہی تھی

میں نے سنا ہے عورتیں جس کے پاس اپنا زیور رکھتی ہیں اسکو سب سے زیادہ قابل اعتبار سمجھتی ہیں تو کیا میں اپنے بارے میں بھی یہی سمجھوں؟

ہالے نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا تھا  
تمہارے مقابلے میں، میں گلی سے گزرتے کسی راہ گیر پہ بھی اعتبار کر سکتی ہوں لیکن تم پہ نہیں میرے لئے تم دنیا کے سب سے زیادہ ناقابل اعتبار آدمی ہو وہ خشک لہجے میں بولی تھی

عمر کی آنکھوں میں رنج اتر اٹھا

پھر کیوں دے رہی ہیں مجھے اپنا قیمتی زیور بقول معراج سلطان آپ مر سکتی ہیں لیکن اپنے ڈائمنڈز کسی کو نہیں دے سکتیں تو مجھ پہ یہ نوازش کیوں؟



## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ تم ساری دنیا کو دھوکہ دے سکتی ہو ساری دنیا کے ساتھ فراڈ کر سکتے ہو لیکن معراج سلطان کے معاملے میں تم مخلص ہو تم چاہ کر بھی انکا گفٹ کیا ہو از یور گھما نہیں سکتے نہ اس کے ذریعے مجھے دھوکہ دے سکتے ہو اب تم اسکی حفاظت مجھ سے زیادہ کرو گے میں جانتی ہوں

خیر سیلون کے باہر والی فوٹیج دکھاؤ مجھے وہ اسکے ساتھ صوفیہ پہ بیٹھتی بولی تھی  
عمر نے خاموشی سے ایک دو بٹن دبائے تھے اور اب سکرین پہ سیلون سے باہر نکلتی ہالے کی فوٹیج چل رہی تھی  
تھوڑی دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھتی دکھائی دے رہی تھی  
ہالے بغور ایک ایک چیز کو نوٹ کرتی گئی

ویسے ایک بات ہے آپ کی گاڑی کارنگ وائٹ ہے اور یہ گاڑی آف وائٹ ہے آپ اس میں کیسے بیٹھ گئیں کیا  
آپ نے کلر پہ غور نہیں کیا وہ سکرین کو دیکھتا نارمل لہجے میں پوچھ رہا تھا  
ہالے کی گردن میں گلی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی

تمہاری پلاننگ اتنی شاندار تھی کہ مجھے کسی چیز پہ غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا وہ اپنی خفت چھپانے کو سارا الزام  
اس پہ ڈال گئی تھی

عمر نے گہری سانس بھری تھی

(اب اگلے کئی سال تک جو بھی لڑکی اغوا ہوگی اسکا الزام انہوں نے مجھ پہ ڈالنا ہے؟)

آدھا گھنٹہ پیچھے کرو اسے وہ حکم دے رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے ویڈیو ریو اینڈ کی تھی

یہاں وہ ڈرائیور گاڑی کے اوپر کوئی پارسل کا ڈبہ لئے اس سے کچھ کھارہا تھا ہالے کے ابرو سکڑے تھے

زوم کرو زوم وہ اسی طرح سکرین کو باغور دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

یہ جو کھارہا ہے اس پارسل پہ زوم کرو

عمر نے زوم کیا تھا چونکہ فوٹیج ایچ ڈی تھی سو پارسل پہ لکھاریستوران کا نام واضح تھا

پارس فوڈز

یہ ریسٹوران میں جانتی ہوں اس سیلون کے آگے جہاں گلی ختم ہوتی ہے اس سے ذرا آگے یہ ریسٹوران ہے

یہاں اس علاقے کا سب سے بہترین لزانہ ملتا ہے ملتی ہے وہ اپنی دھن میں بولے گئی

ہمارے پاس اس وقت لزانہ سے زیادہ بڑے مسئلے ہیں اگر آپ غور فرمائیں وہ جل کر بولا تھا

ہالے نے قہر آلود نظروں سے اسکو دیکھا تھا

اس ریسٹوران میں کوئی بھی مڈل کلاس آدمی نہیں جاتا اور یہ ڈرائیور اس کے پاس یہ پارسل ہے مطلب یہ وہاں

کسی سے ملنے گیا یا پھر کوئی اس کے لئے کھانا لایا اب ہم ریسٹوران کی فوٹیج میں یہ دیکھیں گے کہ کون اسکے لئے

کھانا لایا یا پھر وہ کس سے ملنے اس ریسٹوران میں آیا وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی

عمر نے سراہتی نظروں سے اسکو دیکھا تھا وہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جنکو اگر خود سے زیادہ زہین عورت مل

جائے تو اسکو ڈی گریڈ کرنے لگ جائیں

## Posted On Kitab Nagri

میں فوٹیج کے لئے کال کر لوں انکو وہ اپنا موبائل اٹھاتا کہہ رہا تھا  
اونہوں ضرورت نہیں ہے یہ لوگ مجھے ویسے بھی فوٹیج دے دیں گے میں انکی فیورٹ اور فرسٹ کسٹمر ہوں ہر  
ہفتے میں یہاں جاتی تھی وہ اٹھتے ہوئے بولی تھی  
عمر نے سر ہلادیا تھا

گاڑی نکالو ہم ابھی چل رہے ہیں  
ابھی؟ اس وقت؟ وہ حیران ہوا تھا  
کیوں کیا صبح تک فوٹیجز ڈیلیٹ کروانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ وہ طنز سے بولی تھی  
عمر کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا  
وہ بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا تھا  
ایک منٹ اپنا فون مجھے دو ہالے نے اپنی ہتھیلی اسکے آگے پھیلائی تھی  
لیکن کیوں؟ اسکے لہجے میں تعجب تھا

کیونکہ میں ہالے سلطان میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی مجھے کیا پتہ کہ تم یہاں سے ریستوران جاتے جاتے اپنے لوگوں  
کو بھیج کر ساری فوٹیج ڈیلیٹ کروادو اس لئے اپنا موبائل مجھے دو  
عمر چند ثانیے اسکو دیکھتا رہا اور پھر موبائل اسکی ہتھیلی پہ رکھ دیا  
وہ اس عورت کو ناں نہیں کہہ سکتا تھا اسکی اپنی مجبوری تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں جب گیٹ کے باہر جب نکلے تو ہارون سامنے ہی گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا ہالے کو دیکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا تھا خلاف توقع ہالے رک گئی تھی ہالے میری بات سن لو ایک بار پلیز وہ اسکے قریب کھڑا ملتی سا کہہ رہا تھا بولو ہارون شاہد کیا کہنا چاہتے ہو؟ اسکی آواز سپاٹ تھی

عمر اتنا مہذب تو تھا ہی کہ وہاں کھڑا نہ رہتا وہ اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا تھا ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟ میں تمہیں اکسپلین کر سکتا ہوں سب کچھ تم ایک بار میرے ساتھ بیٹھ تو جاؤ میری سنو اپنی سناؤ ہم دونوں کو اسکی ضرورت ہے ہالے تمہیں کچھ کہنا ہے تو کہو ہارون مجھے اپنی سنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں اپنے لئے خود کافی ہوں اور تم سے کوئی وضاحت نہیں چاہیے مجھے جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ اسکا لہجہ سنجیدہ تھا ہارون بے چین ہوا تھا

مجھے معاف کر دو ہالے جو کچھ بھی ہوا وہ ایک غلط فہمی تھی میں، میں نے وہ سب کچھ تم سے انتقام کے لئے نہیں کیا میں مجبور تھا مجھ سے ناراض مت ہو ہم دونوں دوست ہیں مجھے سمجھو مجھے حالات کا اندازہ ہی نہیں تھا میں نے تمہیں معاف کیا ہارون ہر چیز کے لئے تم آزاد ہو میں تم سے ناراض نہیں ہوں کیونکہ ناراض ان سے ہوا جاتا ہے جن سے کوئی تعلق ہو... ہمارا ہر تعلق تمہاری اس گواہی نے ختم کر دیا تھا اب تم میرے لئے کچھ بھی نہیں ہو تم مجھے وضاحت مت دو مجھ سے معافی مت مانگو میں نے تمہاری وجہ سے جو کچھ جھیلنا اسکا تمہیں اندازہ

## Posted On Kitab Nagri

بھی نہیں ہے اور اب مجھے فرق بھی نہیں پڑتا کیونکہ اب میرے پاس تمہارے دکھ سے زیادہ بڑے دکھ ہیں تمہارے دھوکے سے بڑے دھوکے ہیں تمہارے غم سے زیادہ بڑے غم ہیں تم ہارون تم اب میرے لئے کچھ بھی نہیں ہو معافی چاہیے ناں؟ جاؤ میں نے معاف کیا آئندہ مجھے یہاں نظر مت آنا پلیز تمہیں دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے اور آخری بات ہم دوست "تھے" اب نہیں ہیں وہ کہہ کر رکی نہیں تھی گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی

ہارون ششدر سا کھڑا رہ گیا تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ بولا تو ہالے بہت دور جا چکی تھی تم۔ ہماری دوستی ختم نہیں۔۔ کر سکتی ہالے یہ حق تمہیں نہیں ہے اس نے ہالے سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا جھوٹی گواہیاں آپ کو اپنی ہی نظر میں گرا دیتی ہیں آج ہارون شاہد کو اندازہ ہوا تھا



ریستوران کی بالائی منزل کے ایک ٹیبل پہ اس وقت ہالے سلطان اور عمر بیٹھے تھے یہ ریستوران جدید اور قدیم طرز کے مشترکہ کابینیشن پہ بنایا گیا تھا اینٹوں والی رنگین دیواروں پہ آویزاں چنگیر جہاں قدیم لک دیتے تھے توجہ دینے والے سٹائل پہ بنے میز اور کرسیاں اور چھت سے لٹکتے فانوس جیسے کسی امریکن ریستوران کی سیر کروا



## Posted On Kitab Nagri

آتے ہوں یہ ریتوران ہر آنے والے کو اپنے ٹرانس میں لے لیتا تھا لیکن ہالے کے لئے یہ منظر نیا نہیں تھا سو اسنے کسی چیز پہ زیادہ دھیان نہیں دیا اس نے ہاتھ کے اشارے سے ایک ویٹر کو پاس بلایا تھا پچیس چھیس سالہ ویٹر مودب سا آرڈر نوٹ کروانے کھڑا ہو گیا ہالے نے ہاتھ جھلا کر منع کیا تھا مجھے میں منیجر سے بات کرنی ہے کہاں ہیں وہ؟ ان سے جا کر کہو ہالے سلطان آئی ہے کچھ بات کرنی ہے ضروری وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی

آس پاس بیٹھے لوگوں کے ٹیبلز سے چھری اور کانٹوں کی آواز آتی تھی پس منظر میں کوئی سنگر گانا بھی گارہا تھا ہلکی مدھم آواز سافٹ سامیوزک

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا جب ایک خوش شکل سے آدمی نے ہالے کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا تھا اور دل سے مسکرایا تھا

Kitab Nagri

ہالے نے ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا تھا ہالے جو اب مسکرائی تھی عمر ایک ایک چیز کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسے آنکھوں سے ایکسرے کر رہا ہو لانگ ٹائم مس ہالے سلطان؟ اس ریتوران اور اس کے کھانوں نے آپ کو بہت مس کیا ہے وہ اب میز کے قریب کھڑا خوشگوار لہجے میں کہہ رہا تھا شاید اسکو مسکرانے کی بہت عادت تھی کاش کہ آپ کی یہ خوش آمد مجھ پہ کوئی اثر کرتی مینیجر صاحب وہ بھی اسی خوشگوار لہجے میں بولی تھی اب کے اس آدمی کی مسکراہٹ سمٹی تھی جیسے کچھ یاد آیا ہو

## Posted On Kitab Nagri

آپ کے والد کی وفات کا سنا بہت دکھ ہوا مجھے مدحت (مدحت اسکی فرسٹ کزن تھی) نے بتایا تھا اللہ انکے درجات بلند کرے آپ کے بارے میں بھی سنا لیکن خیر اس پر سنل سو ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے وہ شائستگی سے کہہ رہا تھا

ہالے کی آنکھوں میں کربناک سا تاثر ابھرا تھا لیکن بظاہر نارمل رہی

عمر بس یہاں وہاں دیکھ رہا تھا وہ شاید بور ہو رہا تھا آمین وہ بس اتنا ہی بول سکی تھی

اپنے والدین کی موت کا ذکر کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہوتا ہے ہالے نے اعتراف کیا تھا

خیر میں ایک کام سے آئی ہوں شہاب اصل میں مجھے آپ کے ریسٹوران کی ایک فوٹیج چاہئے آئی ہو پ آپ منع نہیں کریں گے وہ سیدھا مدعے پہ آئی تھی

اچھا مجھے لگا آپ پھر ہماری کسی ڈش کو ورلڈ فینس کروانے آئی ہیں اور آج آپ کے ساتھ ہارون بھی نہیں آیا

کہاں ہے وہ؟ وہ ہر بات میں اپنے مطلب کی بات نکال لیتے تھے

www.kitabnagri.com

عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا تھا

ورلڈ فینس ڈش کیسے؟ اس نے چار لفظوں پہ مشتمل جملے میں سوال پوچھا تھا

شہاب پورا کا پورا عمر کی طرف مڑ گیا تھا

آپ نہیں جانتے؟ اوہ میں آپ کو بتاتا ہوں اصل میں ہوا یہ تھا کہ جس دن ہمارے ریسٹوران کی اوپیننگ تھی

اس دن ہالے ہمارے ہاں فرسٹ کسٹمر تھیں تب انکے ساتھ ہارون بھی آئے تھے سو ہوا یہ کہ ہم نے انکو چکن

## Posted On Kitab Nagri

شاشلک سرو کیا انہوں نے کھایا لیکن جاتے وقت انہوں نے ہم سے کہا کہ اس میں پیاز کی مقدار زیادہ ہے اگر ہم کم کر لیں تو یہ زیادہ اچھا بن سکتا ہے لیکن شیف نے زیادہ دھیان نہیں دیا اور پھر ہر بار یہی ہوتا لوگ شاشلک آرڈر کرتے لیکن انکو ٹیسٹ پسند ہی نہیں آتا وہ آدمی پوری فیلنگز کے ساتھ بتا رہا تھا اسکے چہرے کے زاویے بتاتے تھے کہ وہ کہانی میں ڈوبا ہوا ہے

عمر باغور سن رہا تھا

اسی طرح ایک مہینہ گزر گیا لیکن ہمارا شاشلک کسی کو پسند نہ آتا اینڈ ون فائن ڈے ہم نے ریسپی چنچ کر دی ہم نے پیاز کم کر دیے اینڈ گیس واٹ؟ اسکی باچھیں تک کھل گئی تھیں ہمارا شاشلک پورے ایریا میں مشہور ہو گیا

عمر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا وہ بس اس بات کو آدمی کو سنے جا رہا تھا اس دن کے بعد ہالے ہماری فیورٹ کسٹمر ہو گئیں اب ہم جو بھی نئی ڈش متعارف کرواتے ہیں مس ہالے کو سب سے پہلے بلاتے ہیں ان کو ٹیسٹ کرواتے ہیں اصل میں ہمارے ریسٹوران کے جو مالک ہیں ناں وہ زرا وہی سے ہیں انکو لگتا ہے کہ ہالے سلطان ہمارے لئے خوش بخت ہیں یونو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ اور بھی کہتا جب

شہاب صاحب... فوٹیج ملے گی؟ ہالے اسکی بات کاٹ کر ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

جی جی چلیں میں آپ کو دیتا ہوں فوٹیج آپ کو کیسے انکار کر سکتا ہوں وہ اٹھتے ہوئے بولا تھا وہ دونوں بھی اسکے ساتھ ہی اٹھے تھے

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ریسٹوران کے سیکورٹی روم میں بیٹھے تھے ایک دیوار پہ بڑی سکرین نصب تھی اسکے سامنے ایک میز پہ درمیانے سائز کی تین چار اور سکرینز نصب تھیں

ہالے اور عمران ہی درمیانے سائز کی سکرین کے سامنے کرسی پہ بیٹھے تھے شہاب نے مطلوبہ فوٹیج دکھائی تھی پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ دونوں یہی فوٹیج دیکھے جا رہے تھے جس میں وہ ڈرائیور ایک آدمی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ہلا کر بات کر رہا تھا اسکے ساتھ بیٹھا آدمی چالیس کے لگ بھگ تھا سادہ سی قمیض شلوار پہنے بیٹھے اس شخص کے چہرے پہ برہمی تھی

اسی وقت ایک ویٹرانکا پارسل لے آیا تھا وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے اسکے جاتے ہی ایک دو مزید باتوں کے بات وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے

ہالے باغور اس آدمی کو دیکھ رہی تھی البتہ عمر کے تاثرات اب بھی سپاٹ تھے

آپ اس آدمی کو جانتے ہیں شہاب؟ ہالے سکرین کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

میں جانتا ہوں شہاب کے بجائے عمر نے جواب دیا تھا یہ دو مہینے پہلے ہی جیل سے رہا ہوا ہے اس پہ

سمگلنگ کا کیس تھا یہ اب بھی بیل پہ پھر رہا ہے اسکے کیس کا انچارج انسپکٹر محمد خان تھا میں اس سے

ساری ڈیٹیلز لے لوں گا یہاں پہ اور کچھ بھی کام کا نہیں ہے چلنا چاہیے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اسکے ساتھ اٹھی تھی اچانک ہی عمر کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا

وہ واپس بیٹھ گیا تھا ہالے نے اچھنبے سے اسکو دیکھا تھا

سر کچھ اور بھی چاہیے کیا آپ کو؟ شہاب نے سوال کیا تھا

ہاں آپ کے ریستوران کے باہر کی فوٹیج وہاں سے ساری سڑک کی فوٹیج آتی ہوگی ہے ناں؟ آپ نے کیمرے تو

لگائے ہیں ناں باہر؟ ای میل بھی کرو ساری فوٹیج مجھے وہ عجلت میں کہہ رہا تھا

ہالے اسکے کان کے پاس جھکی تھی

یہ میرا کیس ہے اس میں تم کچھ بھی میری مرضی کے بغیر نہیں کر سکتے تمہیں فوٹیج چاہیے تو پہلے مجھے بتانا ہوگا

"کیوں؟" وہ خشک لہجے میں کہہ رہی تھی

عمر نے اسکی طرف دیکھا تھا اور اپنی آواز ہلکی کر لی تھی

جس گاڑی میں آپ اغوا ہوئیں وہ گاڑی اسی سیلون والی گلی میں چھوڑ دی گئی تھی وہاں سے آپ کو کسی اور گاڑی

میں آگے لے جایا گیا تھا اور وہ گاڑی صرف ایک ہی جگہ سے گزر سکتی ہے اس ریستوران کے سامنے والی سڑک

سے کیونکہ انکے پاس گزرنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے گلی آگے بند ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس واقعے

کے اگلے تیس منٹ تک یہاں سے کون کون سی گاڑی گزری ہے انکی ڈیٹیلز میں نکلوالوں گابس ایک بار گاڑی

مل جائے وہ اتنے آرام سے اور اتنی ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا کہ ہالے کے علاوہ کوئی اور سن ہی نہ سکے



## Posted On Kitab Nagri

اور اگر وہ گاڑی ایک دو گھنٹے بعد گزری ہو؟ اور آدھے گھنٹے تک تو یہاں سے ایک سو گاڑیاں گزری ہوں گی ہم کس کس گاڑی کے مالک کے پاس جاتے رہیں گے کس کس کو بلیم کریں گے؟ وہ غیر آرام دہ تھی آپ فکر نہ کریں میرے پاس ایک انویسٹی گیٹر ہے اسے میں سب گاڑیوں کی نمبر پلیٹس بھیجوں گا لیکن وہ مجھے صرف ان لوگوں کی پروفائل بھیجے گی جن پہ شک کیا جاسکے وہ اپنے کام میں ماہر ہے اور مجھے اس پہ بہت اعتبار ہے وہ اب اسکو نہیں دیکھ رہا تھا اسکی نظریں سکرین پہ جمی تھیں اس نے پہلے ساری فوٹیج دیکھی اور پھر اسے اپنی ای میل پہ بھیج دیا اب وہ قدرے بہتر نظر آتا تھا وہ دونوں جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

شہاب کے چہرے کے تاثرات صاف بتاتے تھے کہ اسے یہ عمر حیات کچھ خاص پسند نہیں آیا مجھے تو بولنے ہی نہیں دیا ہنسہ وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر چلا گیا تھا

گاڑی میں بیٹھی ہالے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں ایک اداسی سی تھی ہارون کو دیکھ کر دل چاہا تھا اس سے ہر بات کہہ دے لیکن پھر اگلے ہی لمحے جیسے دل سخت ہو گیا ہو اس وقت بھی وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی آدھا شہر میں وہ ہارون کے ساتھ جاتی رہی تھی کیا اتنی جلدی وہ اسکا نام اپنے نام کے ساتھ سے ہٹا سکتی تھی؟ کیا کوئی ایسی جگہ ہوگی جہاں اسے ہارون ایک بار بھی یاد نہ آئے لا تعداد سوچیں تھیں جو اسکے دماغ میں تھیں

پھر ایک دم سے معراج سلطان کا خیال آیا تھا روح تک زخمی ہونے لگی تھی اسی وقت عمر نے اسکو مخاطب کر لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میرافون مل سکتا ہے میں اس انویسٹی گیٹر سے بات کر لوں؟ ابھی اتنی دیر نہیں ہوئی اسکے گھر چلتے ہیں؟  
تم کیا سمجھتے ہو میں پاگل ہوں؟ تمہارے ہائر کیے ہوئے انویسٹی گیٹر یہ یقین کر لوں گی میں؟ وہ بھی تمہاری طرح کا  
ہو گا جھوٹا اور فراڈ مجھے تم سے جڑے لوگوں پہ بھی اعتبار نہیں ہے اپنا کام کر لوں گی میں وہ سپاٹ لہجے میں کہہ کر  
چپ ہو گئی تھی

وہ پیسوں اور اپنے کام کے معاملے میں اپنے باپ کی بھی نہیں مانتی اپنا غلط کام پوری ایمانداری سے کرتی ہے اگر  
آپ اسے صرف پانچ ہزار زیادہ دے دیں تو وہ اپنی ماں کی ڈیٹیلز بھی بھیج دے گی وہ کام کے معاملے میں رشتے  
دار یوں کی قائل نہیں ہے میں آپ کو اسلئے اسکا پتہ دے رہا ہوں کیونکہ میں یہاں کا حصہ ہوں اس سسٹم میں  
سائنس لیتا ہوں میں مجھ سے بہتر یہاں کے لوگوں کو آپ نہیں جانتیں اپنی نفرت کو ایک طرف رکھیں اور ٹیم  
بن کر سوچیں

ہالے نے جواب دیئے بغیر گاڑی کا شیشہ نیچے کر لیا تھا اے سی کے باوجود گھٹن سی ہو رہی تھی  
کافی دیر کی خاموشی کے بعد وہ ایک بار پھر بولی تھی

جب اس دن .. میں نے نکاح کے لئے ہاں کہا تھا .. کیا تب میرے بابا خوش ہوئے تھے؟ کیا انہوں نے اس  
بارے میں تم سے کچھ کہا؟ اسکے لہجے میں انجانے سے خدشے تھے  
عمر نے اسکو نہیں دیکھا وہ سامنے دیکھتا رہا بہت دیر بعد ہالے کو اسکی آواز سنائی دی

## Posted On Kitab Nagri

وہ... بہت خوش تھے بہت زیادہ خوش انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں دوسری بار اتنے خوش ہوئے ہیں انہوں نے واقعی مجھ سے یہ کہا تھا

پہلی بار کب ہوئے تھے؟ وہ شاید کچھ اور سننا چاہتی تھی

جب آپ پیدا ہوئی تھیں وہ عام سے لہجے میں بولا تھا

آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟ اس نے دوبارہ سوال کیا تھا

ہالے نے گردن موڑ لی تھی

کافی دیر بعد جب وہ بولی تو عمر کو اسکی آواز گیلی سی لگی

میں.. اپنے گلٹ کو ختم کرنا چاہتی ہوں ورنہ یہ مجھے ختم کر دے گا.. میں آخری بار اپنے باپ کے گلے نہیں لگی یہ

بات میرا دل چیرتی ہے ہر روز... ایسا لگتا ہے... جیسے کسی نے میرے جسم پہ تیزاب پھینک دیا ہو بلکل ویسی جلن

ویسی ازیت ہوتی ہے ایسے میں مجھے ایک مرہم چاہئے جسے میں اپنے دل پہ رکھوں کوئی ایسی بات جس نے آخر

میں میرے باپ کو خوشی دی ہو لیکن افسوس جس بات نے انکو خوشی دی ہے وہ میرا سب سے بڑا غم ہے وہ ہنوز

باہر دیکھتی بول رہی تھی

عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھتے ہوئے بولنا شروع کیا تھا

کوئی بھی گلٹ کبھی دل سے ہمیشہ کے لئے نہیں نکالا جاسکتا وہ دل کے اندر کہیں نہ کہیں رہتا ہے کبھی اپنے

دوستوں سے جھگڑے کا گلٹ کبھی محبوب کی باتیں نہ ماننے کا گلٹ اور کبھی اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی کسی نہ

## Posted On Kitab Nagri

مانی گئی بات یا کسی ادھوری رہی خواہش کا گلٹ انکی خدمت نہ کرنے کا گلٹ ان سے لڑنے یا اونچی آواز میں بات کرنے کا گلٹ یقین مانیں یہ گلٹ دنیا کے ہر گلٹ سے بڑا ہوتا ہے بات پھر وہی ہے ہم اسکو نکال نہیں سکتے کچھ بھی کر کے ہمیں کبھی کبھی اسکو "ڈیل" کرنا پڑتا ہے آپ کو پتہ ہے گلٹ کو ڈیل کیسے کرتے ہیں؟

ہالے جو باغور اسکی بات سن رہی تھی اسکا سر بے اختیار نفی میں ہلاتھا

گلٹ کو ڈیل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے وہی کام وہی "غلطی دوبارہ نہ" دہرانا "بس یہی کرنا ہوتا ہے اگر دوست سے بنا بات جھگڑے ہیں تو اگلی بار ایسا نہ کرنے کا عہد معافی مانگ کر یا پھر دوبارہ بات کر کے تعلق کو بہتر کر لیں

اگر محبوب کی کوئی بات نہیں مانی اسکی کوئی شرط پوری نہیں کی اسکی نصیحت نہیں مانی تو پہلے سوچیں کہ آیا وہ سہی تھا بھی یا نہیں؟ خود کو سمجھ نہیں آرہی کسی سے بات کر کسی سے شیئر کر لو اور پھر اپنی اصلاح کرو دوبارہ وہی عمل مت دہراؤ وہ سڑک کو دیکھتے ہوئے کہے جارہا تھا

اب آتے ہیں ماں بات کے حوالے سے کوئی گلٹ یہ گلٹ بہت بڑا ہوتا ہے اگر ماں یا باپ سے جھگڑے یا بد تمیزی کا گلٹ ہے تو آئندہ ایسا نہ کرنے کی قسم کھا لو اور واقعی ایسا نہ کرو ان سے محبت سے بات کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک نہیں رہا تو دوسرے پیرنٹ کی وہی بات مان کر اپنے گلٹ سے ڈیل کرو اس طرح گلٹ ختم نہیں ہو گا لیکن آپ مصروف ہو جائیں گے ایک اچھے اور مثبت کام میں اور اس گلٹ کو آپ یہ محملہ آور ہونے کا موقع نہیں ملے گا اور اگر مل بھی گیا تو آپ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکتے ہو

## Posted On Kitab Nagri

کہ اب آپ خود پہ کام کر رہے ہو آپ خود کو بہتر بنا رہے ہو آپ وہی غلطی دوبارہ نہیں کر رہے تو اب اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ تمہیں "ختم" کرے اسے اگر رہنا ہے تو دل کے کسی کونے میں پڑا سکتا رہے لیکن آپ کو "ہرٹ" نہ کرے وہ بول کر خاموش ہو گیا تھا ایک طلسم ساتھ جو چھنا کے کے ساتھ ٹوٹا تھا ہالے بس اسکو دیکھ کر رہ گئی

تمہارا بابا سے کیا تعلق تھا؟ ہالے نے کافی دیر ایک بار پھر سوال کیا تھا معلوم .. کریں وہ سڑک پہ نظریں جمائے کہہ رہا تھا ہر چیز تھالی میں پیش ہو کر نہیں مل سکتی آپ کو خود ڈھونڈیں معلوم کریں جان لگائیں کچھ سوالات کے جواب پوچھے نہیں جاتے ڈھونڈے جاتے ہیں یہ بھی ایک ایسا ہی سوال ہے

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ اس کہانی کا "وکٹم" کیسے؟ ہے لیکن نہیں پوچھ سکی

وہ اسے کیا کہتی کہ اسکے باپ نے خواب میں آکر یہ سب بتایا ہے؟ یا پھر یہ کہتی کہ اسے یہ بھی یاد نہیں کہ وہ خواب تھا بھی کہ نہیں اسکی بات کا کوئی لاجک نہیں تھا

وہ خاموش رہی عمر بھی خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا باہر آسمان سیاہ سے سیاہ تر ہوتا گیا



## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل کی ویرانی قبرستانوں کے سناٹے کومات دیتی تھی فروا اور مہر لان میں رکھی کرسیوں پہ بیٹھی کافی پی رہی تھیں رات قطرہ قطرہ بگھل رہی تھی شمس سلطان اور سفیر اب تک گھر نہیں آئے تھے یوسف سلطان تھوڑی دیر پہلے ہی سوئے تھے اس وقت کرسی پہ بیٹھی مہر ماہ دور آسمان کو تاریک ہوتا دیکھ رہی تھی

تمہیں پتہ ہے مہر میں کتنی خوش ہوں؟ فروا کی طمانیت بھری آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی کیوں؟ مہر کی آواز بوجھل تھی

میرے پاس اب سب کچھ ہے تم میری بہو بن گئی میرے شوہر کو اسکا خواب مل گیا اس گھر سے نگین کی کاربن کاپی نکل گئی جیسا میں نے چاہا تھا سب ویسا ہی ہوا عالم ارواح میں موجود کئی روحوں کو سکون نصیب ہوا ہو گا وہ آنکھیں موندے پر سکون سی کہہ رہی تھیں

میری بہن کے بارے میں اس طرح مت بولیں مہر نے انکو ٹوکا تھا میں اسے بہت یاد کرتی ہوں پتہ نہیں وہ لڑکا اسکے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہو گا وہ اسے پیسے تک نہیں دیتا آج اس نے اپنی ساری جیولری منگوائی ہے مجھ سے اللہ جانے کس حال میں ہوگی کیا ضرورت پیش آئی ہوگی اسے وہ آسمان کو دیکھتی بول رہی تھی

فروا نے نخوت سے سر جھٹکا تھا

میری بلا سے وہ بھاڑ میں جائے

## Posted On Kitab Nagri

سفیر ڈرنک کرنے لگے ہیں ممانی مجھے نہیں سمجھ آرہی میں انکو کیسے روکوں وہ بہت اپ سیٹ ہیں ان کا دل بری طرح ٹوٹا ہے مجھے نہیں لگتا میں دوبارہ اسے جوڑ پاؤں گی مہرنے بات بدل لی تھی

فروا کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا

مہر تم ایک عورت ہو تم سے ایک مرد قابو میں نہیں آ رہا؟ کیا تمہیں یہ سب بھی میں بتاؤں؟ اسے محبت دو اپنا عادی بناؤ وہ خود ہی تمہاری طرف مائل ہو جائے گا تم محنت کرو بغیر محنت کے گھر نہیں بنتے اسکے لئے اگر ہالے سلطان کا lesser version بننا پڑے تو بن جاؤ خیر یہ بتاؤ بابا جان کا کیا سلوک ہے تمہارے ساتھ؟

مہر دل کھول کر مسکرائی تھی

ابا میرے ہیں ممانی ..... ان سب کرائسز میں ایک بات ہے جو اچھی ثابت ہوئی ہے مہر ماہ کو یوسف سلطان مل گئے ہیں .. آپ کو پتہ ہے وہ سارا سارا دن مجھ سے بات کرتے ہیں میرے ہاتھ سے چائے پیتے ہیں کھانا کھاتے ہیں اور تو اور انہوں نے میرا ہاتھ چوما کین یو بلیواٹ انہوں نے میرا ہاتھ چوما مجھے میرا باپ مل گیا ہے مجھے ابا مل گئے ہیں نعمت تو اللہ نے مجھے دی ہے کرم تو اسکا مجھ پہ ہوا ہے آپ کیا خوش ہو گئی جتنی میں ہوں

اور تمہیں خوش دیکھ کر میں خوش ہوں کیونکہ اس دنیا میں تمہیں فروا سے زیادہ محبت کوئی نہیں کر سکتا تم مجھے سفیر سے بھی زیادہ عزیز ہو فروا سلطان تمہارے لئے مر بھی سکتی ہے اور مار بھی سکتی ہے یاد رکھنا وہ اسکے ہاتھ پہ

اپنا ہاتھ رکھے یاد دہانی کروارہی تھیں

مہر دور آسمان کو دیکھتی مسکرا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ایک تین منزلہ بلڈنگ کی دوسری منزل کے ایک فلیٹ کے دروازے پہ کھڑے تھے عمر نے بیل بجائی تھی تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تھا اور ایک ستائیس اٹھائیس سالہ دہلی پتلی سی لڑکی دروازے پہ نمودار ہوئی تھی عمر کو دیکھ کر وہ دل سے مسکرائی تھی

اسکی رنگت سانولی تھی آنکھیں سنہری بال چھوٹے کٹے ہوئے جو بامشکل گردن کو ڈھانپتے تھے اس نے ڈھیلی سفید شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہن رکھا تھا وہ پرکشش تھی بہت زیادہ اتنی کہ اگر کوئی اسکو ایک بار دیکھے تو دوبارہ ضرور دیکھنا چاہے

الفا عمر آج تمہیں میری یاد کیسے آگئی؟ وہ نروٹھے پن سے شکوہ کر رہی تھی (الفا اس بھیڑیے کو کہا جاتا ہے جو سفر کے وقت قافلے کا سردار ہوتا ہے)

عمر بغیر جواب دیئے اندر داخل ہو گیا تھا اسی وقت اس لڑکی کی نظر ہالے پہ پڑی تھی چونکہ وہ عمر کے پیچھے کھڑی تھی سو اسکو نظر نہیں آئی تھی یا پھر اس نے دیکھنا نہیں چاہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم بھی آجاؤ اس نے اب ہالے کے اندر بلا لیا تھا اندر آؤ تو فلیٹ کی ساری دیواروں پہ جابجا آسٹکی نوٹس لگے تھے فلیٹ کی حالت ابتر تھی صوفے پہ رکھے کشن اب زمین کی زینت بنے پڑے تھے کافی کے خالی مگ اور آرڈر کئے ہوئے کھانے کے ڈبے میز پہ پڑے تھے وہ لڑکی جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی پھوہڑ تھی

عمر نے ناپسندیدگی سے اپنے اطراف میں نظر دورائی تھی وہ لڑکی اب بھی چبھتی نظروں سے عمر کو دیکھ رہی تھی مس لیل سکندر میں نے آدھا گھنٹہ پہلے تمہیں کال کی تھی اگر تم چاہتی تو گھر کو صاف بھی کر سکتی تھیں وہ کھانے کے ڈبے اٹھاتا ہوا بول رہا تھا

مجھے کیا پتہ تھا الفاعمر اپنی زوجہ کے ساتھ تشریف لارہے ہیں ورنہ ضرور سارے گھر کو رگڑ رگڑ کے صاف کرتی وہ اب نیچے پڑے کشن اٹھاتی کہہ رہی تھی

ہالے خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اسکے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا

عمر بغیر کچھ کہے ڈبوں کو کچرا میں پھینک آیا تھا آپ یہاں آکر بیٹھ جائیں وہ سنگل صوفے کی طرف اشارہ کرتا ہالے سے کہہ رہا تھا وہ بغیر کچھ کہے بیٹھ گئی تھی غیر آرام دہ سی

چند منٹ تک عمر اور لیل چیزیں سمیٹتے رہے اب لیل کا فلیٹ ذرا بیٹھنے کے قابل ہو گیا تھا

عمر ہالے کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا تھا لیل اسکے ساتھ کاؤچ پہ بیٹھی تھی بیچ میں لکڑی کی میز رکھی تھی

یہ میری بیوی ہیں ہالے سلطان عمر نے گلا کھنکھار کر تعارف کروایا تھا (ہالے نے سلگ کر اسکو دیکھا تھا)

## Posted On Kitab Nagri

لیل اب غور سے اسکو دیکھ رہی تھی

ظاہر ہے میں جانتی ہوں اسے رپوٹرز کو جو تعارف کروایا تھا تمہاری بیوی نے اسے کون بھول سکتا ہے اسکے لہجے میں طنز نہیں تھا اسکا لہجہ عام سا تھا

میں یہاں آپ کے پاس ایک کام کے سلسلے میں آئی ہوں اگر ہم میری پرسنل لائف کو ڈسکس کرنے کے بجائے وہی بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا ہالے اس سارے وقت میں وہ پہلی بار بولی تھی

لیل سکندر نے جانچتی نظروں سے اسکو دیکھا تھا

میں نے سوچا کچھ باتیں پہلے ہو جائیں تو بہتر ہے کیونکہ کام کے وقت میں کوئی فضول بات نہیں کرتی لیکن خیر جو تم چاہو بتاؤ کیا کام ہے کیا مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ عمر نے تمہیں اغوا کیسے کیا تھا؟ وہ ہتھیلی تھوڑی تلے جمائے پر تجسس انداز میں پوچھ رہی تھی

عمر آپ کا دوست ہے کیا آپ اسکے بارے میں بھی مجھے معلومات دیں گی؟ ہالے ذرا حیران ہوئی تھی

میرے کام میں کوئی دوست دشمن نہیں ہوتا اگر تم کہو تو میں اپنے باپ کی ڈیٹیل بھی دے دوں گی اور ایک اور بات الفاعمر میرا صرف دوست نہیں ہے اگر تم نہ آتی تو اب تک میں اس سے شادی کر چکی ہوتی وہ ہالے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

عمر جو جتنی نظروں سے ہالے کو دیکھ رہا تھا لیل کی آخری بات پہ گڑبڑا گیا تھا

میری طرف سے ابھی قاضی بلوالیں



## Posted On Kitab Nagri

اوکے سو مجھے کچھ گاڑیوں کی ڈیٹیل چاہئے اور ایک آدمی ہے اسکے بارے میں بھی معلومات چاہئے لیکن زرا جلدی میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس فوٹج ہے آپ کو بھیج دیتی ہوں اوکے؟ ہالے نے آخر میں سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھا تھا

میں گاڑیوں کو نہیں لوگوں کو انویسٹی گیٹ کرتی ہوں یہ میرا کام نہیں ہے لیکن خیر تمہارا یہ کام میں کسی اور سے کروادوں گی اور جس آدمی کی ڈیٹیل تمہیں چاہیے کچھ دنوں تک مل جائیں گی میں اپنی پوری کوشش کروں گی کہ اس کام کو جلد از جلد کر لوں یہ تمہیں میرا فیور ہو گا وہ سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی لیکن میں آپ کو پھر بھی پے کروں گی ہالے مصر ہوئی تھی لیل اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے سامنے کھڑی ہو گئی تھی

ہنی میں نے کب کہا میں تمہارا کام فری میں کروں گی؟ فیور کا مطلب تھا میں تمہارا کام جلدی کروں گی پیسوں کے معاملے میں، میں اپنے باپ کو بھی نہیں بخشی ایک گھنٹے کا تین ہزار چارج کروں گی میں منظور ہے تو ڈیٹیلز ای میل کر دو وہ کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

www.kitabnagri.com

اوکے مجھے منظور ہے ہالے نے پیچھے سے آواز لگائی تھی عمران دونوں سے بے نیاز اپنے موبائل پہ کسی کو میسج کر رہا تھا ای میل اڈریس لکھو پھر وہ وہیں سے بول رہی تھی

اپنا اڈریس لکھوانے کے تھوڑی دیر بعد وہ ٹرے میں تین مگ لئے چلی آئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

لیل کے کافی پیتے ہوئے ہالے نے اسکو فوٹج بھیج دی تھی باقی سارے معاملات بھی طے ہو گئے تھے تب ہی ہالے اٹھ کھڑی ہوئی اس نے کافی نہیں پی تھی اسکا کپ ان چھوڑ کھاتا تھا

عمر اسکو دیکھ کر اٹھا تھا وہ دونوں دروازے کے باہر تھے جب لیل نے عمر کو کہنی سے پکڑ کر روک لیا ہالے نے اس طرف نہیں دیکھا تھا وہ آگے بڑھ گئی تھی

وہ اب عمر کی طرف دیکھ رہی تھی جانچتی ایکسرے کرتی نظریں

اسکو اس سب میں کیوں گھسیٹ رہے ہو الفا؟ تمہیں نہیں لگتا یہ اسکا ٹائپ نہیں ہے؟ وہ ایک مغرور ایلٹ کلاس کی لڑکی ہے اسے فیشن اور کھانوں تک رکھو وہ اس ماحول میں سروائیو نہیں کر سکے گی اسکے اندر اب بھی معصومیت باقی ہے وہ یہ سب نہیں جھیل سکے گی اسکی آنکھوں میں تفکر تھا

عمر نے نرمی سے اپنی کہنی چھڑوائی تھی اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا اور بولنا شروع کیا تھا

جو عورت ذلت جھیل لیتی ہے وہ پھر سب کچھ جھیل سکتی ہے تمہیں پتہ تو ہو گا وہ معراج سلطان کی بیٹی ہے

انہوں نے آخری وقت پہ مجھ سے کہا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو خدا کے بعد میرے حوالے کر رہے ہیں

تم جانتی ہو گی انکا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ میں انکی بیٹی کو روٹی کپڑا اور مکان یہ سب کچھ دوں یا پھر انکو ٹیپیکل

بیوی بنا کر رکھوں انکا مطلب میں سمجھ گیا تھا اور اب میں وہی کر رہا ہوں تم مجھے کرنے دو انکو اپنے پیروں پہ کھڑا

ہونے دو معصوم تو تم بھی تھی لیل تم نے بھی تو سروائیو کیا ہے ناں اسکا لہجہ نرم تھا

جبکہ لیل اب بھی متذبذب تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں یتیم تھی عمر میں نے اپنے ماں باپ کو دیکھا تک نہیں تھا میرے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا مجھے اپنے لئے خود کھڑا ہونا پڑا وہ جھنجھلائی تھی

بس پھر فکر مت کرو اب وہ بھی یتیم ہے اور اس نے اپنے ماں باپ کو دیکھ رکھا ہے ایسا یتیم زیادہ خطرناک ہوتا ہے تم اسکو چھوڑو اسکے لئے عمر حیات ہے اپنا کام کرو اوکے؟

وہ اسکو اسی دروازے پہ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا

رات کے تقریباً بارہ بج رہے تھے جب وہ دونوں لیل کے فلیٹ سے نکل کر گاڑی میں آکر بیٹھے ہالے نے آتے ہی شیشہ کھول دیا تھا اس نے شام میں بھی یہی کیا تھا عمر نے نوٹ کیا تھا لیکن کچھ کہا نہیں آپ کو گرمی لگ رہی ہے کیا؟ بلاخر اس نے پوچھ لیا تھا

تم مجھ سے صرف کام کے وقت مخاطب ہوا کرو مجھے تمہاری آواز سے کوفت ہوتی ہے اور میرے معاملات میں دخل مت دیا کرو تمہارا اور میرا تعلق صرف کام تک ہے آئندہ کسی کے سامنے مجھے اپنی بیوی متعارف مت کروانا تمہارے لئے بہتر ہو گا وہ کھڑکی سے باہر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھتی کہہ رہی تھی

آپ کو صرف میرا ہی قصور کیوں لگتا ہے آپ کی شادی سفیر سے نہ ہوا سکے لئے آپ کی چچی بھی تو آپ کے اغوا میں شامل ہو سکتی ہیں

## Posted On Kitab Nagri

میں بھلا ایسی کوئی حرکت کیوں کروں گا اس بات کا کوئی لاجک ہی نہیں ہے آپ ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچیں تو سہی تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیں وہ اسکو دیکھ کر کہہ رہا تھا

جب کوئی لڑکی سارے جہاں میں بدنام ہو جاتی ہے جب اسکی شادی ٹوٹ جاتی ہے جب اسکی محبت اس سے چھین لی جاتی ہے اسکے خاندان والے اسکو ڈس اون کر دیتے ہیں اسکا باپ اسکی شادی اسی کے مجرم سے کروا دیتا ہے تو تصویر کا کوئی اور رخ نظر نہیں آتا پھر چیزوں میں لاجک نہیں نظر آتا بس جو چیز نظر آتی ہے وہی حقیقت ہوتی ہے اور میں نے خود کو تمہاری گاڑی میں تمہارے گھر میں دیکھا ہے اسلئے میرے لئے یہی حقیقت ہے تم پہ عمر میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی سو اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارا اعتبار کروں تو تمہیں اسکو کمانا ہو گا اعتبار بھیک میں نہیں ملتا تم میرے پاس کوئی ٹھوس ثبوت لاؤ میں کر لوں گی اعتبار میں مان لوں گی تمہاری بات وہ اب بھی باہر ہی دیکھ رہی تھی اسکے لہجے میں تپش تھی

آپ اپنے معاملے میں نہ سہی جج صاحب کے معاملے میں تو مجھ پہ اعتبار کر ہی سکتی ہیں وہ مصر ہوا تھا ہالے نے چہرہ اسکی جانب موڑ لیا تھا اسکی آنکھوں میں سرخ ڈوریاں تھیں عمر نے بے اختیار نظریں چرائیں تھیں اس دن میرے باپ کے آفس میں میرے چچا اور میرے باپ کے قاتل کو دیکھ کر تمہارا خون نہیں کھولا؟ تم نے ان سے معذرت کی تم انکے سامنے جھکے عمر اس دن تم نے اپنا رہا سہا مقام بھی کھو دیا ایک ذرا سا جو کہیں اعتبار تھا نہ کہ تم میرے باپ کے ساتھ مخلص ہو تم نے اسکو بھی ختم کر دیا تم ان سے محبت نہیں کرتے تھے تم سہی کہہ رہے تھے مرنے والا میرا باپ ہے تمہارا نہیں اس دن میں نے دیکھ لیا اسکے لہجے میں کاٹ سی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے تھے جیسے بہت سارا اشتعال اندر دبا لیا ہو

آپ کو کوئی حق نہیں کہ آپ میری جج صاحب سے محبت کو جج کریں

اس دن ... مسزہالے اس دن شمس کو وہاں دیکھ کر .. میرا خون بھی کھولا تھا . میرا دل بھی کیا تھا کہ میں چیخوں

چلاؤں غصہ کروں روؤں یا پھر شمس کو مار دوں ہاں یہ آسان تھا میں نے جب وہ ویڈیو دیکھی تھی تب میں آپ کی

طرح رو نہیں رہا تھا میں اپنی گن لوڈ کر کے سلطان منزل گیا تھا

وہ بول رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی

لیکن پھر میں نے سوچا اس طرح تو وہ ایک ہی بار مر جائے گا .... یہ موت تو بس خدا کے اختیار میں ہے کیا ہو گا

کہ بچ جائے ؟ .. نہیں میں اسکو ایسے نہیں مار سکتا تھا میں اسکو تڑپا تڑپا کر ماروں گا میں دو قدم پیچھے ہٹا

ہوں اسلئے نہیں کیونکہ میں بزدل ہوں اسلئے کیونکہ میں بھیڑیا ہوں اور میں بھیڑیے کی طرح شکار کروں گا دو

قدم پیچھے ہو کر وار کروں گا اسکی آنکھوں میں جیسے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں

ہالے نے تاسف سے اسکو دیکھا تھا افسوس سے سر کو نفی میں ہلایا تھا اور پھر بولی تھی

تمہیں شرم نہیں آتی ایک ایسے جانور سے خود کو ملاتے ہوئے جسکا نام ہم تب لیتے ہیں جب کسی کے ساتھ انتہا کا

ظلم ہوا ہوتا ہے جہاں بے حسی کی داستان رقم ہوئی ہوتی ہے جہاں سفاکی ہو جہاں بے جا دہشت ہو وہ ایک غلیظ

جانور ہے تم اثر فانی مخلوق ہو کر خود کو ایک جانور سے ملا رہے ہو؟ اسکی آواز میں ملامت تھی

عمر نے اسکی طرف نہیں دیکھا تھا اس نے سامنے دیکھتے ہوئے بولنا شروع کیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

بھیڑیا ظالم ہے سفاک ہے بے حس بھی ہے لیکن صرف اور صرف اپنے دشمن کے لئے بھیڑیا جنگلوں سے نکل کر ریپ نہیں کرتا بھیڑیا ایٹم بم نہیں گراتا بھیڑیا گن اٹھا کر لوگوں کو نہیں مارتا بھیڑیا بم دھماکے نہیں کرتا آپ کہتی ہیں بھیڑیا غلیظ ہے کیا ہم انسانوں سے زیادہ؟

بھیڑیا اپنی محرم مونث پہ جھانکتا تک نہیں بھیڑیا قبر میں لیٹی عورتوں کو نکال کر زیادتی نہیں کرتا بھیڑیا اپنے بوڑھے ماں باپ کو اولڈ ہوم نہیں چھوڑ کر آتا بلکہ جب اسکے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں وہ انکے لئے کھانا لاتا ہے انکی خدمت کرتا ہے بھیڑیا اپنے شریک حیات سے بے وفائی نہیں کرتا وہ ایک مونث بھیڑیا کے ہوتے ہوئے کبھی دوسری کو دیکھتا تک نہیں وہ ہر دوسرے مرد کی طرح اپنی بیوی کو دھوکہ نہیں دیتا وہ ہم اشرف المخلوق کی طرح اپنے دینی بھائیوں کو گدھے اور کتے کا گوشت نہیں کھلاتا وہ کبھی بھی مردار نہیں کھاتا نہ کھلاتا ہے

بھیڑیا کبھی اپنی آزادی پہ سمجھوتہ نہیں کرتا یہ اسے جس دن قید کر لو وہ اسی دن کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے وہ ہم لوگوں کی طرح غلامی پسند نہیں کرتا آزاد تو ہم پیدا ہوئے تھے عقل و شعور تو ہم میں ہونا چاہیے تھا ہم کیوں بن گئے غلام؟

بھیڑیا تو انتہائی نفیس اور مہذب جانور ہے گند تو ہم انسانوں نے پھیلایا ہے ظلم تو ہم انسان کر رہے ہیں سفاکی تو ہم پہ ختم ہے غلیظ ترین تو ہم ہوتے جا رہے ہیں آئندہ اگر کہیں کوئی ظلم کوئی زیادتی ہو تو یہ مت کہئے گا کہ انسان بھیڑیا نکلا بلکہ یہ کہئے گا کہ انسان کی "انسانیت" ختم ہو گئی کیونکہ بھیڑیا برا نہیں ہوتا انسان زیادہ برا ہوتا ہے وہ

## Posted On Kitab Nagri

بول کر خاموش ہو گیا تھا اسکی لہجے میں کبھی بھی طنز نہیں ہوتا تھا برتری کی خواہش نہیں ہوتی تھی اپنی بات منوانے کی ضد نہیں ہوتی تھی وہ ایسے بات کرتا تھا جیسے کسی بہت ہی عزیز چھوٹے بچے کو سوال سمجھایا جا رہا ہو ہالے اسکو دیکھ کر رہ گئی تھی

وہ اپنی باتوں سے لاجواب کرتا تھا ہالے نے اعتراف کیا تھا

شاہد ولا کی ساری بتیاں روشن تھیں ہارون شاہد اپنے کمرے میں ایزل اور کینوس کے سامنے کھڑا ایک منظر پینٹ کر رہا تھا

گرے آنکھوں والا ایک لڑکا اور اسکے ہاتھ سے ہاتھ چھڑاتی سیاہ آنکھوں والی لڑکی لڑکے کی آنکھوں میں کرب تھا جبکہ مقابل کی آنکھیں سپاٹ تھیں

اب اسکے پاس رنگ بھی تھے برش بھی تھے اور رنگوں کی پہچان بھی بس آنکھوں کی چمک جیسے کہیں کھوسی گئی تھی

اسی وقت اسکے کمرے کا دروازہ کسی نے ہلکے سے ناک کیا تھا ہارون کم ان کہہ کر پھر سے پینٹنگ میں محو ہو گیا تھا دروازہ کھلا تھا سامنے ایک سولہ سالہ لڑکا کھڑا تھا سیاہ جینز شرٹ میں ملبوس وہ دروازے کی چوکھٹ میں کھڑا تھا تھوڑی دیر تک کوئی آواز نہ پا کر ہارون نے مڑ کر دیکھا تھا اور چونک گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن تم؟... آؤ بچے اندر آؤ وہاں کیوں کھڑے ہو ہارون خوش دلی سے کہہ رہا تھا  
حسن بغیر کچھ کہے اندر آ گیا تھا اور کونے میں رکھے شہانہ سے کاؤچ پہ بیٹھ گیا تھا  
ہارون نے اپنے کمرے میں رکھی منی فرج سے دوساٹ ڈرنک کے کین نکالے تھے ایک اس نے اپنے ہاتھ میں  
لیا اور دوسرا حسن کو تھماتے ہوئے اسکے سامنے دوسرے کاؤچ پہ بیٹھ گیا  
اتنی رات میں کس کے ساتھ آئے ہو؟ اس نے جیسے بات کرنے کے لئے کوئی موضوع تلاش کیا تھا  
ڈرائیور کے ساتھ... اس نے ہلکی آواز میں جواب دیا تھا  
اس وقت؟ اگر کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے تم اس وقت مت نکلا کرو حسن یہ ٹھیک نہیں ہے وہ تفکر سے کہہ رہا تھا  
آج میرا زلٹ تھا میں نے میٹرک میں بورڈ ٹاپ کیا ہے پہلے نمبر پہ آیا ہوں میں وہ کین کو اپنے ہاتھ میں گھماتے  
ہوئے کہہ رہا تھا  
ہارون خوش ہو گیا تھا  
کیا واقعی.. چیمپئن تم نے پھر سے کر دکھایا یا آئی ایم پراؤڈ آف یو چلو بتاؤ تمہیں کیا گفٹ چاہئے جو کہو گے وہی  
ملے گا. دل خوش کر دیا تم نے چیتے براؤ وہ چمکتے ہوئے کہہ رہا تھا  
حسن نے نظریں نہیں اٹھائی تھیں

اماں.. ماموں.. آپ.. مہر آپنی. کسی کو بھی پتہ نہیں تھا ناں؟ کسی کو میرا زلٹ یاد نہیں تھا میں نے آج پورا دن  
انتظار کیا کسی نے مجھے مبارک باد نہیں دی ہالے نے بھی نہیں اسکو دینی چاہئے تھی اسکو میرے پاس آنا چاہیے تھا

## Posted On Kitab Nagri

بابا کو کبھی میرا ٹیسٹ تک نہیں بھولتا تھا وہ مجھے ہر دفع... کچھ نہ کچھ گفت کرتے تھے.. میرے رزلٹ والے دن.. وہ شام میں مجھے.. میری مرضی کی جگہ لے جاتے تھے میرے بابا کے بعد ہالے کو یہ سب کرنا چاہیے تھا.. وہ میری بڑی بہن ہے.. میں نے ان بچوں کی سٹوریز بھی دیکھی ہیں جو سیکنڈ آئے تھے وہ سب کہیں نہ کہیں گھومنے گئے ہیں... کہیں ڈنر کرنے گئے ہیں انکو گفتس ملے ہیں اور میں فرسٹ آیا ہوں لیکن پھر بھی کسی نے مجھے پوچھا تک نہیں وہ چہرہ جھکائے کہہ رہا تھا ہارون کو اسکی آواز گلو گیر سی لگی

اسے بے اختیار پچھتاوا ہوا اس نے آگے بڑھ کر حسن کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

آئی ایم سوری حسن ریلی آئی ایم میں کفارہ ادا کروں گا جیسے تم چاہو اور ہالے سے ناراض مت ہو وہ ٹراما سے گزر رہی ہے اسکے ساتھ کتنا برا ہوا ہے اسکو سمجھو یار حسن نے سرخ پڑتی آنکھیں اٹھائی تھیں

ٹراما.. میں ہے وہ؟ ہاں؟... میں نے خود اپنی آنکھوں سے.. اسکو ریستوران جاتے دیکھا ہے... وہ بھی اس عمر کے ساتھ... جانتے ہیں آپ مجھے کتنی تکلیف ہوئی ہے میں تو اس سے ملنے جا رہا تھا لیکن... اسے اس آدمی کے ساتھ دیکھ کر میں واپس آگیا اسکو اب ضرورت نہیں ہے میری ہارون بھائی وہ.. اپنی زندگی میں مگن ہے وہ غصے سے غرا یا تھا

حسن کالم ڈاؤں یار وہ اس آدمی کے ساتھ کسی کام سے ہی گئی ہوگی تم اسکو تھوڑا سپیس دو اور تم خود کو بھی کچھ وقت دو تم بالکل needy اور desperate

## Posted On Kitab Nagri

ہوتے جارہے ہو ایسا مت کرو اپنے ساتھ اپنی بہن کو سمجھو اسکا غم تمہارے غم سے بڑا ہے آج میں بھی ملتا تھا اس سے اس نے مجھ سے بھی یہی کہا کہ اسکا اور میرا کوئی تعلق نہیں اسکے سامنے نہ آیا کروں مجھے دیکھ کر اسکو تکلیف ہوتی ہے تم سے کم از کم کچھ کہا تو نہیں ناں وہ اسکو سمجھا رہا تھا

حسن سب کچھ بھول کر اسکو دیکھے گیا

اس نے آپ سے دوستی ختم کر دی؟ مطلب اب آپ دونوں کبھی ساتھ نہیں ہوں گے؟ وہ آپ کو معاف نہیں کرے گی؟ اور آپ پھر بھی اتنے کول ہیں؟ آپ کو فرق نہیں پڑ رہا میری بہن نے آپ کے ساتھ ہر تعلق ختم کر دیا اور آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا مطلب آپ نے واقعی میری بہن کو دھوکہ دیا آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اب بلند آواز میں کہہ رہا تھا

ہارون نہیں اٹھا تھا وہ اسی طرح بیٹھا تھا

اس نے کہا مجھے دیکھ کر اسکو "تکلیف" ہوتی ہے.. اسکا مطلب ہے ہم دونوں کا تعلق برقرار ہے.. وہ اب بھی میرے لئے فیل کرتی ہے.. جس دن اس نے یہ کہا کہ اسکو میرے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا.. ہمارا تعلق تب ختم ہو گا اور اسکی نوبت میں آنے نہیں دوں گا

حسن بے دھم سا ہو کر بیٹھ گیا تھا

یہ تعلق میرے لئے زندگی ہے حسن میں نے اسکو اسکے حال پہ چھوڑ دیا میں نے اس سے زبردستی شادی نہیں کی صرف اسلئے کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے نفرت نہ کرے یہ چیز مجھ سے برداشت نہ ہوتی لیکن دیکھو وہی ہوا



## Posted On Kitab Nagri

مگر تم دیکھنا میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا میں اس پہ گواپ نہیں کروں گا مجھے ہماری دوستی اور ہالے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے

میں اس تعلق کو دوبارہ بنالوں گا چاہے جو مرضی کرنا پڑے وہ حسن کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا  
حسن خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

میری بہن کو ہرٹ مت کرنا ہارون بھائی میں اس دفع معاف نہیں کروں گا اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تھی  
ہارون نے اسکو آنکھیں دکھائی تھیں

اور ابھی ذرا دیر پہلے جو غیبت کر رہے تھے اسکا کیا ہاں؟

غیبت نہیں تھی وہ بس اسکو عمر کے ساتھ دیکھ کر میرا خون کھول جاتا ہے ایک تو اس نے میری بہن کو اغوا کیا اور  
پھر اب پتہ نہیں کس بات سے اسکو اتنا دھمکا رہا ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہنے پہ مجبور ہے فراڈیا آدمی وہ سلگ کر  
بولا تھا

وہ دونوں کچھ ڈھونڈ رہے ہیں حسن اور مجھے لگتا ہے میں انکی مدد کر سکتا ہوں وہ باہر ڈھونڈ رہے ہیں جبکہ کھوئی  
ہوئی چیز کو سب سے پہلے اپنے گھر میں ڈھونڈنا چاہئے وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا  
آپ کیسے؟.. آپ کیسے مدد کر سکتے ہیں؟  
ہارون مسکرایا تھا دل کھول کر

کیونکہ میں سلطان منزل جاسکتا ہوں وہ دونوں نہیں اور گھر کا بھیدی ہی لٹکا ڈھاتا ہے کیا تم نے سنا نہیں

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے افسوس سے سر ہلایا تھا  
ڈاین بھی سات گھر چھوڑ کر وار کرتی ہے  
لیکن میں تو "پاگل" ہوں اور پاگل سب سے پہلے اپنے گھر والوں پہ ہی وار کرتے ہیں  
خیر چلو تمہیں گھر چھوڑ آؤں وہ اسکی گردن میں بازو ڈالتے آگے بڑھ گیا تھا

جس کمرے میں ہالے رہ رہی تھی یہ کمرہ عمر کے کمرے کے مقابلے ذرا چھوٹا تھا دروازے سے اندر آؤ تو سامنے  
والی دیوار کے ساتھ بیڈ رکھا تھا ایک طرف بڑا سا صوفہ اور بیڈ کے سامنے والی دیوار کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل رکھا  
تھا الماری میں اب کچھ کپڑوں کا اضافہ ہوا تھا جو کہ ہالے نے شان کو پیسے دے کر صبح منگوائے تھے کچھ کپڑے مہر  
نے بھیجے تھے اب بس شکر یہ تھا کہ اسے کسی اور کے کپڑے نہ پہننے پڑتے وہ اپنے بیڈ پہ لیٹی کچھ سوچ رہی تھی  
جب عمر بغیر دستک دیئے اندر داخل ہوا تھا اسکے ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھا  
ہالے سیدھی ہو کر بیٹھی تھی عمر کو دیکھ کر ایک بار پھر اشتعال عود کر آیا تھا  
تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی کیا کسی کے کمرے میں آنے سے پہلے ناک نہیں کرنا چاہئے کیا خیال ہے تمہارا  
؟ وہ چبا چبا کر کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اصل میں میری نوکری کی وجہ سے ہر جگہ بغیر اجازت جانے کا عادی ہو گیا ہوں کبھی ریڈ تو کبھی چھاپہ کبھی کسی کو اٹھا کر لانا ہے تو کبھی کسی کے اڈے پہ پولیس لے کر جانی ہے اب اجازت لیتے ہوئے ہچکچاہٹ ہوتی ہے محسوس ہوتی ہے وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا

جبکہ ہالے سلگ ہی تو گئی تھی

تم مجھے اپنی قابلیت اور مقبولیت کے قصے سنانے آئے ہو یا پھر میری وجہ سے اپنی جاب کے جانے کا حساب لینے آئے ہو؟

میری جاب آپ کی وجہ سے نہیں گئی وہ اسلئے گئی کیونکہ میں یہ "چاہتا" تھا آپ تو خاموشی سے گزر رہیں تھیں ان رپورٹرز کے سامنے بولنے کا مشورہ میں نے دیا تھا اب آپ پوچھیں گی میں نے ایسا کیوں کیا تو بتا دوں کہ میری جاب بہت ٹف ہوتی ہے میں یا تو جاب کر سکتا تھا یا پھر (لیپ ٹاپ کو فضا میں بلند کیا تھا)

یا پھر "کام"

تم نے .... مجھے استعمال کیا؟ تمہیں شرم نہیں آئی تم نے ایک لڑکی کو استعمال کیا؟.. مجھے تو یقین نہیں آرہا بابا نے تم جیسے انسان کو اپنے قریب کیسے رہنے دیا؟ تم جیسے فراڈ اور خود غرض آدمی کو وہ پہچان کیوں نہ سکے تم

....--

وہ ابھی کچھ اور بھی کہتی جب عمر نے اسکی بات کاٹی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے آپ میری شان میں مزید القابات کا اضافہ کریں میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں وہ پر سکون سا کہتا اسکے قریب آکر بیٹھنے لگا تھا جب ہالے نے اسکو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا اور خود بیڈ سے نیچے اتر آئی تھی

یہ میرا کمرہ ہے عمر حیات ... مجھے یہاں تمہاری موجودگی نہیں چاہئے کراہیت آتی ہے مجھے تم سے ... سوا گلی بار جب مجھ سے بات کرنی ہو تو اسٹڈی میں بلانا کیونکہ وہ ہماری ورک پلیس ہے .. یہ کمرہ ... یہ میری پرسنل سپیس ہے آئندہ یہاں مت آنا وہ بولتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی تھی

عمر اسکے پیچھے گیا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسٹڈی میں بیٹھے تھے لیپ ٹاپ عمر کی گود میں رکھا تھا ہالے اسکے قریب رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھی تھی عمر اسکو کچھ بتا رہا تھا

سکرین پہ وہی ریستوران کی فوٹیج والا آدمی تھا

یہ آدمی اسکا نام شیر علی ہے دو ماہ قبل منشیات کی سمگلنگ کے کیس سے اسکو بیل مل گئی تھی کیونکہ اسکے دوست طاقتور ہیں سسٹم میں انکے لوگ بیٹھے ہیں یہ نامی گرامی غنڈہ ہے اغوا۔۔ ریپ . قتل . . انسانی اسمگلنگ کوئی ایسا کام نہیں ہے جو اس نے نہ کیا ہو

ہالے آنکھیں چھوٹی کئے اسکو دیکھے گئی

## Posted On Kitab Nagri

یہ آدمی جو ڈرائیور بن کر آیا تھا یہ شیر علی کا بھائی ہے ندیم علی اپنے بھائی کے ہر کام میں برابر کا شریک لیکن یہ اس طرح کام کرتا ہے جیسے انڈر کور پولیس افسر یہ کبھی سامنے نہیں آیا

تمہارا مطلب ہے اس بار یہ جان بوجھ کر سامنے آیا ہے؟ لیکن اسکی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ ہالے نے اسکو بیچ میں ٹوکا تھا

درست یہ جان بوجھ کر سامنے آیا ہے یہ بس ایک ڈسٹرکشن ہے اسکے اوپر بہت لوگ ہیں اس نے شروع دن سے کچھ نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے ہر قسم کے ٹارچر کے بعد بھی اس نے منہ سے ایک لفظ نہیں نکالا یہ اب تک گونگا ہونے کی اداکاری کر رہا ہے اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ لاسٹ ٹائم شیر علی کو جیل سے نکلنے میں کس نے مدد کی جس نے بھی کی ہوگی ہمارا دشمن وہی ہے کیونکہ اسی فیور کے بدلے شیر علی اور اسکا بھائی یہ کام کر سکتے ہیں ورنہ جیل سے نکلنے کے بعد اتنی جلدی وہ کوئی دوسرا کرائم صرف پیسوں کی خاطر نہیں کر سکتے کوئی نہ کوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ذاتی مفاد یا مجبوری ضرور ہوگی

عمر سنجیدگی سے بتا رہا تھا

اوہ مطلب بڑے ہی پروفیشنل لوگ ہائر کیے ہیں تم نے کیا بات ہے تمہاری تمہیں تو شروع سے ہی پتا ہو گا کہ یہ کچھ بولے گا ہی نہیں اور تم میرے ساتھ بیٹھ کر انکو ڈھونڈنے کا ڈرامہ کرو گے اور آخر میں، میں خالی ہاتھ رہ جاؤں گی اور تم عمر حیات تم ہیر و بن جاؤ گے گریٹ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسکو شاباش دی تھی



## Posted On Kitab Nagri

مجھے تو یہ نہیں سمجھ آرہی کہ میں اپنے اصل اغواکار کے ساتھ مل کر اپنے نقلی اغواکار کو کیوں ڈھونڈ رہی ہوں؟ میری عقل پہ کیسے پتھر پڑ گئے ہیں میرا دماغ چل گیا ہے وہ بلند آواز میں بول رہی تھی

عمر لب بھینچے اسکو دیکھے گیا پھر یکدم وہ اٹھاتھا

صوفے کے ہتھے پہ اپنا ایک ہاتھ رکھ کر وہ ہالے کی جانب جھکا تھا وہ دم سادھے بیٹھی رہی

ہالے معراج سلطان میں ... نے .. آپ کو . اغوا نہیں کیا .. یہ بات آپ اپنے چھوٹے سے فتنہ دماغ میں بیٹھا لیجئے .. اور آپ میرے ساتھ کام اسلئے کر رہی ہیں کیونکہ آپ کے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ آپ کے باپ نے آپ کو میرے ساتھ رہنے کا کہا ہے کیونکہ آپ کے پاس جانے کو کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے پاس ... اپنا حق لینے کے لئے تعلقات یا پیسہ نہیں ہے آپ بس ایک بگڑی ہوئی رئیس زادی ہیں جسے بس فیشن اور کھانوں کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں ہے جو کہ ہاتھ پاؤں مار کر اپنا مجرم ڈھونڈنے کی بجائے .. سارا الزام ایک ایسے شخص پہ لگا رہی ہے جس کے خلاف اسکے پاس ایک ثبوت بھی نہیں ہے اصل میں، آپ کو میں بتاؤں آپ کیا ہیں؟

آپ ایک سست لڑکی ہیں .. جس سے کام نہیں ہوتا ... آپ کا دماغ آپ کو غلط گائیڈ کر رہا ہے ... آپ ہر قصور ہر غلطی کو میرے کھاتے میں ڈالتی ہیں کیونکہ میں آسان ہدف ہوں ... آپ مشکل کام کرنے سے ڈرتی ہیں وہ پیچھے ہٹا تھا بازو سینے پہ باندھ لئے تھے اور کہنا جاری رکھا

## Posted On Kitab Nagri

سواب ... اگر آپ کہہ رہی ہیں کہ میں نے آپ کو اغوا کیا زبردستی آپ کو اپنے پاس رکھا تو ٹھیک ہے میں نے یہ کیا اب بتائیں کیا کریں گی؟ کیا ثبوت ہے؟ کون گواہ ہے؟ کس عدالت میں جا کر میرے خلاف بات کریں گی؟ کون سے مارنگ شو میں جا کر اپنے دکھڑے سنائیں گی کیونکہ میں سمجھ گیا ہوں آپ صرف یہی کر سکتی ہیں اسکے لہجے میں تپش تھی

ہالے کی رنگت سفید پڑنے لگی تھی

آپ کے غم نے آپ کے دماغ کو بند کر دیا ہے ہالے اسکو کھولیں اس سے کام لیں منہ سے بولنے سے کچھ نہیں ہو گا ثبوت لا کر میرے منہ پہ ماریں آپ مضبوط ہیں باہمت ہیں آپ وہی ہیں جس نے ایک چھ فٹ ایک انچ کے مرد کو اکیلے ہسپتال پہنچایا تھا آپ وہی ہیں جس نے اپنے خاندان کی جدائی کو سروائیو کیا ہے آپ وہی ہیں جس نے ذلت جھیلی ہے جو عورت ذلت جھیل لیتی ہے وہ سب کچھ جھیل لیتی ہے خود کو زائع مت کریں اب کی بار اسکا لہجہ نرم ہو گیا تھا

ہالے بغیر کچھ بولے شاکی آنکھوں سے اسکو دیکھے گئی

عمر چند قدم آگے آیا تھا لیپ ٹاپ اٹھایا تھا اور ہالے کی گود میں رکھا تھا

اس میں .. شیر علی کے سارے کیسز کی ساری ڈیٹیلز ہیں پڑھیں اور کس کیس سے کس نے اسکو نکالا ہے اسکی ڈیٹیل یہ (اپنا فون ہاتھ میں اٹھا کر اسکے ہاتھ میں تھمایا تھا) میرے کنٹیکٹ لسٹ میں دسواں نمبر لیل کا ہے اور بیسواں ایک دوسرے انویسٹی گیٹر کا جس کسی نے بھی شیر علی کو اسکے کیسز سے نکالا ہے ساری ڈیٹیلز آپ کو

## Posted On Kitab Nagri

مل جائیں گی آج رات ہی میں جا رہا ہوں صبح آؤں گا اگر آپ نے کام کر لیا تو ہم ٹیم رہیں گے اور اگر نہیں کر سکیں یا نہیں کرنا چاہتیں تو جیسا آپ چاہیں گی میں کروں گا بس ایک بات یاد رکھیں ساری دنیا آپ کی دشمن ہو سکتی ہے لیکن عمر حیات نہیں وہ نرمی سے کہتا چلا گیا تھا

ہالے وہیں بیٹھی رہ گئی

ساکت شل



حسن سلطان جب اپنے کمرے میں آیا تو اسکے بیڈ پہ پھولوں کا ایک بکے رکھا تھا ایک بڑا سا گفٹ کا ڈبہ بھی ساتھ ہی رکھا تھا حسن متحیر سا چوکھٹ پہ کھڑا رہ گیا اور پھر اگلے لمحے وہ لپک کر اپنے بیڈ کے پاس آ گیا تھا اس نے بکے اٹھا کر دیکھا تھا اس میں ایک ننھا سا کارڈ لگا تھا اس پہ بھیجنے والے کا نام لکھا تھا

معراج سلطان

حسن جہاں تھا وہیں تھم گیا... اسکی سانس تک رک گئی تھی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کارڈ کو دیکھے گیا اور پھر بے دھم سا ہو کر بیڈ پہ گرا تھا

اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا تھا اس نے کارڈ کو ایک بار پھر اٹھایا تھا اور اس پہ لکھا نام ایک دفع پھر پڑھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ایک دفع دو دفع تین دفع اور پھر وہ پڑھتا ہی گیا

پہلے زیر لب پھر سرگوشی کی صورت اور پھر بلند آواز میں زور زور سے پڑھتا گیا... وہ شاید خود کو یقین دلانا چاہتا تھا

کارڈ کے کونے میں ایک اس شاپ کا نمبر لکھا تھا جہاں سے پھول لئے گئے تھے اس نے جیسیں ٹٹول کر اپنا موبائل باہر نکالا تھا اور کارڈ کو دیکھتے کانپتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کیا تھا  
کال کے پک ہوتے ہی کسی کی پروفیشنل سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی اپنی شاپ اور بات کرنے والے کا تعارف کروایا گیا تھا

حسن کے مانوسامعتوں پہ پردے پڑ گئے تھے

میں.. حسن سلطان بات کر رہا ہوں.... سلطان منزل سے... مجھے آج.. آپ لوگوں کی طرف سے... ایک بکے ملا ہے جس پہ معراج... معراج سلطان لکھا ہے کیا آپ بتا سکتی ہیں... یہ پھول بھیجنے کے لئے آپ سے کس نے کہا تھا.. حسن نے رک رک کر شستہ انگلش میں سوال کیا تھا

آواز سفر کرتی فون کے اس پار گئی تھی فون کان سے لگائے بیٹھی لڑکی کے کانوں میں سرگوشی سی کر کے کہیں معدوم ہو گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

جی سروہ پھول آپ کو ہماری ہی شاپ سے بھیجے گئے ہیں اصل میں ایک مہینہ پہلے معراج سلطان صاحب خود آئے تھے اور آج کی ڈیٹ پہ ایک اڈریس پہ پھول بھیجنے کا کہا تھا انہوں نے پینٹ کر دی تھی ہم شرمندہ ہیں سر ہمیں ذرا دیر ہو گئی

حسن کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا تھا آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو گرے تھے

سر آپ سن رہے ہیں . ہیلو سر ... ہم معذرت خواہیں سر  
فون کے سپیکر سے آوازیں آرہی تھیں لیکن حسن کو کوئی پرواہ نہیں تھی اسے اب کسی کی پرواہ نہیں تھی وہ پھولوں کو سینے سے لگائے کارڈ پہ لکھے معراج سلطان کے نام کو دیوانہ وار چومتا جاتا اور روتا جاتا ساتھ ساتھ پکارتا جاتا تھا

آپ کو ... نہیں مرنا چاہیے تھا بابا ... آپ کو نہیں مرنا چاہئے تھا ... آپ کے جانے سے سب سے زیادہ نقصان میرا ہوا ہے .... آپ نے مجھے اکیلا کر دیا ہے .. یہ پھول آپ کی طرف سے ملنے والے آخری پھول ہوں گے بابا .... کاش میں انکو کبھی ... مر جھانے نہ دے سکتا ... کاش آپ نہ مرتے

اسکی آواز بلند ہوتی جارہی تھی اور آنکھیں سرخ یکدم اس نے اپنے آنسو صاف کئے تھے نیچے گرا موبائل اٹھالیا تھا اب اسکی انگلیاں ہالے سلطان کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں وہ ایک ہاتھ سے آنکھوں کو صاف کرتا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل پکڑ رکھا تھا

بیل جارہی تھی ...



## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل سے کئی کلو میٹر دور جاؤ تو اسٹڈی میں بیٹھی ہالے سلطان کا موبائل تھر تھرا رہا تھا عمر کے جانے کے بعد وہ اب تک اسی طرح بیٹھی تھی کال کی آواز پہ اس نے تکان سے کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگایا تھا اپنے بیڈ پہ بیٹھے حسن سلطان نے کال ملتے ہی پر جوش سا بولنا شروع کر دیا تھا

ہالے تمہیں پتہ ہے .... بابا نے .. میرے لئے انہوں نے میرے لئے ...

حسن میں بات نہیں کر سکتی فون رکھو اس نے تھکے تھکے انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی

حسن شل رہ گیا اس کا فون والا ہاتھ بے دھم ہو کر اس کے پہلو میں آکر گر اٹھا اسکے ہونٹ بے یقینی سے پھڑپھڑائے تھے

تم نے .. یہ . ایک دفع پھر کیا ...

کارڈ کو ہاتھ میں لئے اس نے خود کو بیڈ پہ پھینکنے کے انداز میں گرایا تھا اب اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے اسکی آنکھیں خشک تھیں

بیڈ پہ پڑا نیلے کور میں لیٹا گفٹ کا ڈبہ اپنی نا قدری پہ ناراض سا لگتا تھا اسکے سر پہ لگا اسکے بھیجنے والے کا نام تک نہیں پڑھا گیا تھا ناٹ فیر

ڈبے کے اوپر بھلا کونسا نام لکھا تھا؟ ڈبے پہ چپکے کارڈ پہ فارسی میں ایک سطر لکھی تھی

موفقیت شمارا تبریک می گویم

عمر حیات

## Posted On Kitab Nagri

(تمہاری کامیابی پہ سب سے زیادہ خوش)

عمر حیات

اب سلطان منزل سے نکل کر دبے پاؤں عمر کی اسٹڈی میں جاتے ہیں جہاں ہالے سلطان بے دھم سی بیٹھی تھی حسن کی کال کاٹ کر اس نے موبائل دور پھینکا تھا اور اب کچھ سوچ رہی تھی عمر کے لیپ ٹاپ پہ نظر پڑتے ہی خون کھول سا گیا تھا یکدم وہ صوفے سے اٹھی تھی یہ سمجھتا کیا ہے مجھے کیا اس کے بغیر میں کچھ نہیں کر سکتی اسکو اب میں بتاؤں گی یہ بگڑی ہوئی ایلپٹ کلاس کی لڑکی کیا کیا کر سکتی ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیروں میں سلپیراڑستے اس نے انٹرکام اٹھا کر شانو کو بلایا تھا تب تک وہ نیچے نرم قالین پہ بیٹھی اپنا سیٹ اپ بنا چکی تھی بیٹھتے ہوئے اسکے سینے تک آتی چھوٹی ٹیبل پہ رکھا اسکا لیپ ٹاپ (جو کہ بخش آج ہی لایا تھا) پاس پڑی چھوٹی سی ڈائری ہاتھ میں پکڑا موبائل اور سامنے کھڑی نیند سے بھری آنکھیں لئے شانو

با جی جی .. اس وقت کیا کر رہے ہو .؟ اسکی آواز اب بھی نیند کا خمار تھا

## Posted On Kitab Nagri

پہلے تو تم جاؤ بخش کو اٹھا کر لاؤ

اسکے بعد جاؤ میرے لئے کافی کا ایک پورا تھرماس بنا کر لاؤ خیال رہے چینی ٹھیک ٹھاک ڈالنا اور دودھ بھی چلو

اب جاؤ وہ لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائے مصروف سی بولی تھی

اس وقت باجی؟.. اور خدا کی قسم میں بڑی گندی کافی بناتی ہوں . عمر صاحب کہتے ہیں .. میرے ہاتھ کی کافی سے

بہتر ہے بندہ سقراط کا بچا ہوا زہر کا پیالہ پی لے وہ اپنی تعریف میں رطب السان تھی

ہالے نے لیپ ٹاپ سے نظر اٹھائی تھی اور اسکی طرف دیکھا تھا

آپ کو کیا لگتا ہے اس وقت میں اچھی کافی پی کر چل کرنے کے موڈ میں ہوں؟ میں آپ کے ہاتھ کی بد مزہ کافی

اسلئے پینا چاہتی ہوں تاکہ میرے دماغ کی تاریں ہل جائیں اور میں ساری رات سو نہ سکوں اب آپ جائیں گی یا

گاڑی بلو ادوں؟ وہ نرم مگر ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہی تھی

شانو سر جھٹک کر بڑبڑائے ہوئے نکل گئی تھی

آدھا پاگل شوہر تھا بیوی پوری پاگل ہاں نہیں تو بھلا میری کافی ہی ملی ہے ان دونوں کو مذاق اڑانے کو ہنہ

ہالے نے ڈائری سے ایک نمبر نکالا تھا اور اب اس پہ کال جارہی تھی دوسری جانب کال پک کر لی گئی تھی

سلام دعا کے بعد وہ سیدھا مدعے پہ آئی تھی

ہاں فراز مجھے ایک کام تھا تم سے .. ہاں خیر ہی ہے کچھ گاڑیوں کی ڈیٹیلز چاہیے تھیں اور ایک نمبر بھیج رہی ہوں

کام کر دو گے؟ وہ مصروف سی پوچھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

جواب میں کچھ کہا گیا تھا

ہاں اوکے میں تمہیں واٹس ایپ پہ بھیج دیتی ہوں ڈیٹیلز ... نہیں نہیں بس یہی بہت ہے تھینکیو اس نے کال کاٹ دی تھی اور فوٹیج میں نظر آنے والی گاڑیوں کے نمبر پلیٹس کی تصاویر فراز کو سینڈ کر دی تھیں فراز اسکا کلاس فیلو تھا اسکے باپ اور بھائی کی گاڑیوں کی ایجنسی تھی خود وہ آئی ٹی کا کیرئیر تھا یہ معلومات اسکے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھیں

اب اس نے ایک اور کال ملائی تھی لیل کی نیند میں ڈوبی آواز گونجی تھی کس کو موت پڑ گئی ہے؟ وہ سخت بے زار ہوئی تھی

آپ کو ایک گھنٹے کے چھ ہزار چاہئے؟ ہالے نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا تھا لیل اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

الفا کی زوجہ بات کر رہی ہو؟ وہ سمنبھل کر پوچھ رہی تھی

میں ہالے سلطان بات کر رہی ہوں عمر کو بیچ سے نکال کر میرے لئے کام کریں گی؟ اسکا لہجہ بے لچک تھا

ساڑھے چھ ہزار لوں گی ایک گھنٹے کے اس کے علاوہ میرے کھانے کے لئے کچھ بھیجنا ہو گا کچھ بھی جو مرضی

آرڈر کر دو میرے آڈریس پہ آدھے گھنٹے تک میں تب تک کام شروع کرتی ہوں

## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے سانولے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی اٹھی تھی چھوٹے کٹے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کیا تھا اور اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی اس کمرے میں بیڈ پہ ایک لڑکی بیٹھی تھی ہاتھ میں موبائل باؤل میں رکھے چپس سے ایک ایک چپس کھاتی قدرے موٹی سی لڑکی

لیل نے ہاتھ کے اشارے سے اسکو باہر بلایا تھا

وہ لڑکی ذرا حیرت زدہ سی باہر آئی تھی

اوکے مل جائے گا شیر علی اور اس کے بھائی ندیم علی کی ساری ڈیٹیلز چاہیے مجھے کب کب کس کیس میں پھنسے کتنا عرصہ جیل ہوئی کب نکلے کس نے نکالا سب کچھ آج صبح ہونے سے پہلے ہی مجھے سب چاہیے

لیل اب اپنا سسٹم آن کر رہی تھی

وہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی تھی موٹی لڑکی نے اس کے ساتھ والی سیٹ سمجھا لی تھی اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھا بات سنو زوجہ... یہ کام کسی ایک آدمی کا نہیں ہے میں تمہیں شیر علی کے سارے کیسز کی تفصیل بھیجوں گی وہ ان سب سے کیسے نکلا کب نکلا یہ بھی بھیج دوں گی لیکن اس کے لئے مجھے اور لوگ بھی چاہیے ہوں گے میں انویسٹی گیٹر ہوں الہ دین کا چراغ نہیں تمہیں یا تو انتظار کرنا ہو گا یا پھر میرے دوسرے لوگوں کو پے کرنا ہو گا وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی

اوکے میں پے کر دوں گی آپ بس اس امر کو یقینی بنائیں کہ مجھے صبح ہونے سے پہلے ساری ڈیٹیلز مل جائیں گی



## Posted On Kitab Nagri

لیل نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا

ایک اور بات میں پیسوں کے لئے صبح تک انتظار کر لوں گی لیکن باقی لوگ بغیر پیسوں کے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھیں گے بھی نہیں میں تمہیں اکاؤنٹس کی ڈیٹیلز بھیجتی ہوں انکو پیسے ٹرانسفر کروادو جتنا جلدی کرو گی کام اتنا ہی جلدی ہو گا

اب کے ہالے کے چہرے پہ سایہ سالہرایا تھا لیکن وہ نارمل رہی اس نے اوکے کہہ کر کال کاٹ دی تھی اسکے پاس پیسے نہیں تھے اسکے پاس کوئی رقم نہیں تھی کیا کرے کہاں جائے ہالے نے کال کاٹ دی تھی سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا

آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کبھی اسکو پیسوں کے لئے پریشان نہیں ہونا پڑا تھا اگر کبھی معراج سلطان اسکی پاکٹ منی بند کر دیتے تھے تو اسکے پاس ہارون شاہد موجود ہوتا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے پیسوں سے کھانا کھاتے تھے گھومتے تھے شاپنگ کرتے تھے کبھی محسوس ہی نہیں ہوا تھا کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ ایک دن ہارون شاہد اسکے پاس نہیں ہو گا

www.kitabnagri.com

سارا مسئلہ ہی یہی تھا کہ اسکے پاس اب "ہارون شاہد" نہیں تھا

دوستوں کا "موجود" ہونا جتنی بڑی نعمت تھی انکا بچھڑنا اتنا ہی بڑا "عذاب" تھا

ہالے نے سر جھٹک کر سارے خیالوں کو جھٹکا تھا جب تمام منفی خیال جھٹک دیئے تو دماغ کو ذرا تقویت ملی اور جب دماغ پر سکون ہوا تو اس نے ہالے کے کان میں چپکے سے آکر ایک حل پہنچایا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کے ہونٹوں پہ زخمی سی مسکراہٹ آئی تھی اس نے ایک بار پھر اپنا موبائل اٹھایا تھا اور ایک نمبر پہ کال کی تھی

اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی مدحت کا موبائل بجنے لگا تھا اس نے نمبر دیکھا تھا غیر شناسا تھا کچھ سوچ کر اس نے کال اٹھا ہی لی تھی

میں ہالے بات کر رہی ہوں مدحت سپیکر سے ہالے کی آواز آئی تھی  
تم؟ کیسی۔ ہو تم ہالے؟ تم ٹھیک ہوناں؟ میں دوبار تمہارے گھر گئی ہوں۔۔ تم نہیں تھیں اور تمہارا نمبر بھی نہیں دیا کسی نے... میں تمہارے لئے پریشان تھی مدحت جلدی جلدی بول مبادہ کہیں کال کٹ ہی نہ جائے  
ہالے نے ایک گہری سانس بھری تھی

یہ سب چھوڑو تم یہ بتاؤ میرا وہ ڈائمنڈ سیٹ چاہیے تمہیں؟ میری برتھڈے والا؟  
مدحت تھم سی گئی تھی

وہ... سیٹ وہ کیسے دے سکتی ہو تم؟ قیمتی ہے بہت زیادہ اور تمہارا فیورٹ بھی تم شیور ہو؟۔

میں شیور ہوں تمہیں بس ایک دو اکاؤنٹس میں کچھ رقم بھیجی ہوگی آج رات ہی کسی بھی طرح تم کر لو گی ناں؟  
ہاں میں کر لوں گی لیکن اس کے لئے تمہیں سیٹ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم دوست ہو میری جتنی چاہو  
میں اتنی رقم تمہیں دے سکتی ہوں یا فارمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں وہ سیٹ نہیں لے سکتی دوستی

## Posted On Kitab Nagri

میں سودے بازی نہیں کر سکتی میں تم ایک ہزار بار میرے کام آئی ہو کیا اب میں تمہارے کام آنے کا معاوضہ لوں؟ وہ سخت غیر آرام دہ تھی

اگر تم اس سیٹ کے بدلے رقم دے سکتی ہو تو میں لوں گی ورنہ ہالے ایک پیسہ بھی نہیں لے گی مدحت یہ پیسہ اگر تمہارا ہوتا تو میں لے لیتی لیکن یہ تمہارے شوہر کی کمائی ہے میں نہیں چاہتی کل کو تمہیں کوئی طعنہ دے وہ ملائمت سے کہہ رہی تھی

دوسری طرف مدحت نے ہارمان لی تھی  
کتنی رقم بھیجی ہے؟ وہ بو جھل سی ہو گئی تھی  
میں ڈیٹیلز سینڈ کرتی ہوں

اس نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی دوسری طرف لیل کی طرف سے ای میل موصول ہوئی تھی  
شیر علی کے ایک کیس کی ساری ڈیٹیلز  
ہالے سارے خیالات کو جھٹک کر ای میل پہ غور کرنے لگی

رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی ...

کسی کے گناہ سمیٹے تو کسی کے .. عیوب چھپائے

## Posted On Kitab Nagri

چاند کی روشنی سارے میں پھیلی ہوئی تھی قبرستان کی مٹی پہ ایک قبر کے قریب بیٹھے عمر کی آنکھوں میں سرخی تھی چہرے پہ دکھ تھا ملال تھا وہ ساری دنیا کے سامنے سینہ تان کر چلتا تھا سب کے سامنے وہ اپنے غم کا اشتہار نہیں لگاتا تھا لیکن دل کا کونہ کونہ زخمی تھا دل کے ہر حصے سے خون رستا تھا دنیا کو آتا ہو گا قبروں اور قبرستانوں سے خوف اسے نہیں آتا تھا

تازہ سرخ گلابوں کا بکے اس نے دو قبروں کے بیچ میں رکھ دیئے تھے ایک قبر پہ نگین سلطان کے نام کی تختی لگی تھی اور دوسری پہ معراج سلطان وہ ان دونوں قبروں کے بیچ میں بیٹھا تھا اسکے سیاہ بال آج بھی ماتھے پہ بکھرے تھے

آپ کو پتہ ہے ماموں میں کتنا اکیلا ہو گیا ہوں؟ وہ قبر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا میں اللہ کے فیصلوں پہ راضی ہوں لیکن میرا دل... میں اسکا کیا کروں... جب جب میں آپ کی قبر دیکھتا ہوں کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے.... مجھ سے اگر آج کوئی پوچھے درد کیا ہے تو میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر کہہ دوں گا

کسی اپنے کی قبر دیکھنا بس یہاں ہر درد ختم ہو جاتا ہے اسکے آگے کوئی غم نہیں کوئی تکلیف نہیں یہ انتہا ہے.. کوئی مجھے بتائے انتہا پہ پہنچ کے کیا کیا جائے؟ . . آپ کو پتہ ہے ہمارے دشمن کتنے طاقتور ہیں؟ انہوں

## Posted On Kitab Nagri

نے نذیر کو گولیاں مار دیں وہ کوما میں ہے اسکے بغیر تو میں جیسے مفلوج ہوں لیکن فکر نہ کریں میں نے ڈاکٹر کو ڈھونڈ لیا ہے آپ کو یہی بتانے آیا ہوں وہ مجھے مل گیا ہے اس نے آپ کی پکار کو ضائع کیا تھا ناں اب میں بھی یہی کروں گا وہ اب کبھی کسی کی پکار پہ نہیں جاسکے گا... اسکو بھگتنا ہو گا آپ دیکھئے گا وہ کیسے بھگتے گا... وہ اٹھ کھڑا ہوتا تھا

میں جا رہا ہوں آپ کو اس طرح دیکھا نہیں جاتا... پھر آؤں گا اوکے؟ وہ کہتے ہوئے جانے کو مڑا تھا جب اسکے پیر میں کچھ اٹکا تھا... وہ گرتے گرتے بچا تھا

یکدم منظر بدلا تھا اس ایک ٹھوکر نے اسکو دس سال پیچھے پہنچا دیا تھا یہ قبر میں لیٹا آدمی اس وقت اپنے پیروں پہ کھڑا تھا صحت مند اور مطمئن

حیون کی عمارت کے باہر چوکیدار کی کرسی پہ بیٹھا عمر حیات با مشکل اپنی آنکھیں کھولے ہوئے تھا پچھلے ایک مہینے سے اسکی یہی روٹین تھی وہ ساری ساری رات جاگتا تھا کیسے یہ بس وہی جانتا تھا اسکی کرسی کے پاس پانی کی بالٹی رکھی ہوتی تھی اگر اسکو ذرا سی بھی نیند آتی تو وہ اپنے منہ پہ چھینٹے مارتا اور اگر کبھی وہ خود نہ مارتا تو بشیر (اسکو عمر کی نگرانی پہ معمور کیا گیا تھا وہ اسے سونے نہیں دیتا تھا) پانی کا گگ اٹھا کر اسکے چہرے پہ ڈال دیتا لیکن ایسا صرف دو بار ہی ہوا تھا تیسری بار جب اسنے پانی پھینکا تو عمر نے ساری بالٹی اسکے اوپر ڈال دی تھی اور اپنے فولادی ہاتھ سے اسکے جبرے پہ ایک مکا جڑا تھا جس کے بعد وہ عمر کے قریب آنے سے بھی ڈرتا تھا

اس وقت بھی وہ اپنی کرسی پہ بیٹھا تھا جب معراج سلطان کی گاڑی آکر رکی ڈرائیور نے دروازہ کھولا تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ مہربان چہرے والا آدمی باہر آیا تھا

عمر انکو دیکھ کر مسکرایا تھا (آج ذرا کریں یہ میری بے عزتی) معراج سلطان بھی مسکرائے تھے  
یہ کیسا سکون تھا جو انہیں اس لڑکے کو دیکھ کر ملتا تھا وہ قدم قدم چلتے اسکے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے اسکو  
دیکھ کر نہ جانے کیوں دل کیا تھا کہ اسکو گلے لگالیں اور پھر دل کی خواہش پہ عمل کرتے انہوں نے آگے بڑھ کر  
اسکو گلے لگالیا تھا

عمر ہونقوں کی طرح کھڑا رہ گیا اسکے دونوں ہاتھ اب بھی پہلو میں گرے تھے  
ایک سکون سا تھا جو معراج سلطان کے رگ و پے میں دوڑ گیا تھا اس لڑکے سے کسی عزیز کی خوشبو آتی تھی لیکن  
کس کی؟

یکدم انہیں اپنی بے اختیاری کا اندازہ ہوا تھا وہ پیچھے ہٹے تھے عمر خاموشی سے انکو دیکھے گیا  
کیا میری ڈیوٹی اتنی پسند آگئی ہے جو گلے لگا رہے ہیں؟ اسکا انداز جلا کٹا سا تھا  
معراج دھیمے سے مسکرائے تھے اور اسکی آنکھوں کو دیکھا تھا

وہ سرخ تھی بے بے انتہا سرخ اسکی آنکھوں کے نیچے ہلکے بھی تھے انکو کسی نے بتایا تھا کہ وہ دن میں زیادہ سوتا  
نہیں ہے

کیا تم نے اپنی نیند کومات دے دی؟ انہوں نے بات بدل لی تھی  
بشیر انکے لئے کرسی لے آیا تھا وہ ہیں عمر کی کرسی کے سامنے کرسی رکھے بیٹھ گئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے شانے اچکائے تھے

کچھ وقت اور لگے گا . اٹھارہ سال کی عادت ایک دن میں نہیں نکلتی . لیکن عمر حیات یہ کر لے گا اسکے لہجے میں اعتماد تھا

کیا تمہیں تکلیف نہیں ہوئی؟ تم ٹھیک ہوناں؟ انکے لہجے میں دور کہیں ہلکی فکر سی تھی  
میں تو ٹھیک ہوں لیکن اگر میری ماں میری آنکھوں کو دیکھ لیں تو آپ کی ساری زندگی جیل میں گزرے گی وہ  
آپ پہ ایسے ایسے کیس کریں گی کہ آپ پیشیاں بھگتنے میں ہی بوڑھے ہو جائیں گے وہ محض سا کہہ رہا تھا  
معراج ہلکے سے مسکرائے تھے

تمہاری ماں بھی یہی چاہتی ہے جو میں کر رہا ہوں

اس نے مجھے میسج کیا تھا اس نے کہا تھا

"میں عمر کو خدا کے بعد آپ کے حوالے کر رہی ہوں"

اور میں اچھے سے جانتا ہوں نفیسہ حیات کا مطلب کیا تھا یقیناً وہ یہ نہیں کہنا چاہ رہی تھی کہ میں تمہیں کمفرٹ کا  
عادی بناؤں تمہیں صبح نو بجے تک پڑے سونے دوں تمہاری ہاتھ پائی کو تمہاری جرات سمجھ کر بڑھا دوں اپنے  
اور فنیج میں ایک شاہانہ سا کمرہ تمہیں آرام کرنے کے لئے دے دوں دن رات ملازم تمہاری خدمت کریں  
اونہوں وہ یہ نہیں کہنا چاہ رہی تھی جو اس نے کہا ہے وہ میں سمجھ گیا ہوں اور جلد ہی تمہیں بھی سمجھا دوں گا سو  
عمر حیات تمہاری ماں مجھ پہ کوئی کیس نہیں کرے گی وہ ہنوز مسکرا رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ عمر کی مسکراہٹ سمٹی تھی

ٹھیک ہے ہو گیا ناں؟ جو آپ چاہتے تھے میں نے کر تو لیا ہے اب اور کیا چاہتے ہیں آپ؟ مجھے میرا خاندان  
ڈھونڈنا ہے کالج میں داخلہ چاہیے مجھے کب تک آخر کب تک میں یہاں کھڑا پہرہ دیتا رہوں گا؟

معراج نے ناپسندیدگی سے اسکو دیکھا تھا

تمہیں غصہ بہت آتا ہے... وہ افسوس سے کہہ رہے تھے تم جاگ تو لیتے ہو لیکن پھر بھی تم اگلے دو مہینے اور یہی  
کام کرو گے عادتوں کو پختہ ہونے میں وقت لگتا ہے لیکن تمہارے غصے پہ بھی کام کرنا ہو گا کیا کیا جائے؟ وہ  
سوچتے ہوئے کہہ رہے تھے

عمر چبھتی نظروں سے انکو دیکھے گیا

آپ ایک کام کیوں نہیں کرتے.. یہاں جو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں انکا کیئر ٹیکر بنادیں مجھے سارا سارا دن انکے  
آگے پیچھے پھروں گا.. انکو نہلاؤں گا دھلاؤں گا.. کھانا کھلاؤں گا.. بالکل انکی ماں کی طرح اور اگر ضرورت  
پڑی تو پھر انکو اپنے ساتھ یہاں اسی کرسی پہ سلا بھی لوں گا اس سے بہتر کام بھلا اور کیا ہو گا آپ کی نظروں میں  
؟ صاف ظاہر تھا کہ وہ طنز کر رہا ہے لیکن معراج کے چہرے پہ خوش گوار سے تاثرات ابھرے تھے

گریٹ.. تم نے کیا حل نکالا ہے بھلا بچوں سے زیادہ غصہ کون دلاتا ہو گا؟ تم آج سے دن میں دو گھنٹے کے لئے  
یہی کام کرو گے.. بشیر تمہیں اندر آیا سے ملو ادے گا کسی بھی بچے پہ ذرا سا بھی غصہ مت کرنا عمر نہ ڈانٹنا نہ  
جھڑکنا اور انکی ہر بات کا جواب دینا ہو گا تمہیں چاہے سوال کتنا ہی بے تکا کیوں نہ ہو اور دوسرا تم یہ ساتھ

## Posted On Kitab Nagri

والی ہسپتال کے میں ایک گھنٹے کے لئے ویٹر کا کام کرو گے بھلا ویٹر سے زیادہ لوگوں کے حکم کون سنتا ہو گا جب ہسپتال میں موجود بیمار اور معذور لوگوں کے پریشان اور جھنجھلائے ہوئے رشتے دار تمہیں جھڑکیں گے یا پھر تم پہ غصہ کریں گے تب تمہیں خود کو کنٹرول کرنا ہو گا اور رات میں آخری پہر کی ڈیوٹی تمہاری ہوگی باقی وقت سو جایا کرنا اوکے؟ مہینہ بعد آؤں گا اور پھر دیکھوں گا آگے کیا کرنا ہے انہوں نے سارا پلان ترتیب دے دیا تھا عمر ہنسنا تھا دل کھول کر گردن پیچھے پھینک کر وہ ہنستا گیا گال کا گڑھا بھی واضح ہوا تھا ہنستے ہنستے اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا اس نے ایک ہاتھ سے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں اور معراج کی جانب دیکھا تھا

آپ بہت فنی ہیں قسم سے بہت زیادہ ... عمر حیات اب بچے سمنجھالے گا .. شاید میری اماں نے آپ کو بتایا نہیں ہے عمر حیات کو صرف ایک چیز .. سے نفرت ہے بچوں سے ... مجھے بچے نہیں پسند آپ کو لگتا ہے عمر اب بچے پالے گا لوگوں کے حکم سنے گا انکی باتیں سنے گا ... اوہ میرے خدا .. کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ میری اماں نے مجھے کبھی بیڈ سے نیچے قدم رکھنے نہیں دیا اور یہاں میں یہ سب کچھ کروں گا ہر گز نہیں وہ انکی آنکھوں میں دیکھ کر کہتے ہوئے آگے بڑھنے لگا تھا جب اسکے پیر کے نیچے کوئی پتھر آیا تھا وہ گرنے ہی لگا تھا جب معراج نے برق رفتاری سے اٹھ کر اسکو تھام لیا تھا

مجھے لگا تھا نفیسہ نے بیٹے کو اپنے جیسا بنایا ہو گا

نا قابل تسخیر لیکن تم عمر تمہیں نفیسہ جیسا بننے میں صدیاں لگ جائیں گی جس کام کو تم حقیر سمجھتے ہو آج سے کئی سال پہلے جب تمہاری ماں اور میں امریکا میں پڑھتے تھے تب اس دیار غیر میں تمہاری ماں نے ویٹر کا کام کیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

وہ اسکا لرشپ پہ گئی تھی اسے صرف رہائش اور داخلہ ملا تھا کھانا کھانے اور کتابیں لینے کو اسے کمانا پڑتا تھا اور وہ کماتی تھی ماتھے پہ شکن لائے بغیر اپنے مسائل کا اشتہار لگائے بغیر کیونکہ وہ نفیسہ حیات تھی ہر کوئی نفیسہ حیات نہیں ہوتا .... تم تو بالکل نہیں .... رہنے دو یہ سب کام میں اپنی دوست کی خاطر تمہیں تمہارا خاندان دھونڈنے میں مدد کروں گا آج بارہ بجے کورٹ آجانا بچ بریک میں بات ہوگی وہ اسکا کندھا تھکتے آگے بڑھ گئے تھے

جب عمر نے پیچھے سے پکارا تھا  
میں ... آج سے .. کام کروں گا ... ہسپتال میں کس سے ملنا ہوگا؟ میرا کام کون سمجھائے گا؟ وہ انکی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

معراج کے ہونٹوں پہ دبی دبی مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ چھپا گئے تھے وہ مڑے تھے وہیں سے  
تم بس کینیٹین چلے جانا باقی سب تمہیں سمجھا دیا جائے گا . فکر نہ کرو .. وہ وہیں سے کہہ رہے تھے  
میں عمر حیات ہوں میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں .. میں وہ سب کچھ کر سکتا ہوں جو میری اماں نے کیا ہے .. ماتھے پہ شکن لائے بغیر اپنے مسائل کا اشتہار لگائے بغیر آپ دیکھ لیجئے گا وہ ان سے دور کھڑا تھا تب ہی اسکو زرا بلند آواز میں کہنا پڑ رہا تھا

معراج ہاتھ ہلاتے آگے بڑھ گئے تھے پیچھے عمر سوچ میں گھرا کھڑا رہ گیا تھا

وہ بچے سمنجھالے گا وہ لوگوں کے لئے کھانا لائے گا



## Posted On Kitab Nagri

کیا عمر حیات کو یہ دن بھی دیکھنا تھا؟

ماضی کو فراموش کر کے وہ حال میں آیا تھا

آج عمر کے پاس اس ٹھوکر سے بچانے والا نہیں تھا

آج حسن کے پاس اسکو شاباش دینے والا اسکو سپورٹ کرنے والا نہیں تھا

آج ہالے کے پاس اسکے مسائل حل کرنے والا نہیں تھا

وہ ایک شخص مر کر کئی لوگوں کو مار گیا تھا

سفید پینٹ والا بنگلا اپنی پوری شان سے کھڑا تھا عمر حیات جینوں میں ہاتھ ڈالے چبھتی نظروں سے اس

شاندار عمارت کو دیکھے گیا اسکی سماعتوں میں ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا ایک نحیف سی آواز

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر.. کو. بلاؤ

چند لمحے مزید اسی طرح کھڑے رہنے کے بعد وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا پی کیپ کو ترچھا کر کے چہرے کی

جانب جھکا دیا تھا ایسے کہ اب اسکا چہرہ صاف نظر نہیں آتا تھا

مسلح گارڈ نے اسکے لئے دروازہ کھول دیا تھا عمر نے تشکر بھری نظروں سے اسکو دیکھا تھا جواب میں اس نے سینے

پہ ہاتھ رکھ کر جیسے کوئی حق ادا کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر دروازے سے اندر داخل ہو گیا تھا جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سارے میں طائرانہ نظر ڈالتا وہ آگے بڑھتا گیا سیڑھیوں سے اوپر جاؤ تو دو کمرے آتے تھے وہ دائیں کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو وہاں کوئی آٹھ نو سالہ بچہ بیڈ پہ سو رہا تھا عمر اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھا تھا اور ہاتھ بڑھا کر اس بچے کو اٹھانے کی کوشش کی تھی بچے کی نیند شاید کچی تھی وہ کسماتے ہوئے اٹھ بیٹھا تھا اور اپنی گول گول معصوم آنکھوں سے عمر کو دیکھے گیا

عمر مسکرایا تھا

کیا تم میرے ساتھ ایک گیم کھیلنا چاہو گے؟  
بچے کی نیند بھری آنکھیں چمک اٹھی تھیں

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

تقریباً آدھا گھنٹہ بعد عمر اس کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں داخل ہوا تھا

www.kitabnagri.com

دروازہ نیم وا تھا

عمر نے اسکو کھولا تو کھلتا چلا گیا بیڈ پہ سامنے ایک چالیس سالہ آدمی کروٹ کے بل سو رہا تھا

سائیڈ ٹیبل پہ پانی کا جگ رکھا تھا عمر قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا اس نے آگے بڑھ کر وہ جگ اٹھایا تھا اور

سارے کا سارا پانی اس آدمی پہ پھینک دیا تھا وہ آدمی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ک . کون . کون ہے ؟ .. وہ بوکھلاتے ہوئے یہاں وہاں دیکھ رہے تھے لیکن اپنے سامنے عمر حیات کو کھڑے دیکھ  
انکا سانس سینے میں اٹک گیا تھا ..

وہ بے اختیار پیچھے ہٹے تھے انکی کمر بیڈ سے جا لگی تھی

کیا مجھے پہچانا نہیں ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب ؟ میں وہی عمر ہوں جسکا خاندان تم نے چند ٹکوں کے لئے بیچ دیا ...

اب تمہاری باری بھی تو آنی ہی تھی ناں ؟ وہ انکی خوف زدہ آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا

تم .. تم یہاں کیا کر رہے ہو .. تم آئے کیسے ؟ میری فیملی .. میری فیملی کہاں ہے ؟ .. تم نے کیا کیا ہے ان کے

ساتھ ؟ .. کیا تم نے کچھ کیا ہے ؟ ... اندر کیسے آئے تم ؟ وہ دبی دبی آواز میں غرارہے تھے

عمر سکون سے انکو دیکھے گیا پھر ڈریسنگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیڈ کے بالکل سامنے رکھی اور ٹانگ پہ ٹانگ

چڑھائے انکے بالکل سامنے بیٹھ گیا اور جب بولا تو اسکی آواز میں ایک کاٹ سی تھی

میں تمہاری بکواس سننے نہیں آیا ہوں ... مجھے کچھ جوابات چاہیے جلدی جلدی بتاؤ تاکہ میں جاسکوں .. ورنہ

ساتھ والے کمرے میں سوتا ہوا تمہارا بیٹا ہمیشہ کے لئے سو جائے گا

عمر تمہیں ضرور کچھ غلط فہمی ہوئی ہوگی ... دیکھو میں ... میں بے قصور ہوں میں نے کچھ نہیں کیا ... خدا کے

لئے یہاں سے چلے جاؤ ... میری واحد فیملی میرا بیٹا ہے ... تم پلیز یہاں سے چلے جاؤ

وہ لجاجت سے کہہ رہے تھے

عمر نے بے زاری سے انکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ایک فرض شناس ڈاکٹر کا کیا کام ہوتا ہے حفیظ صاحب؟

وہ خاموش رہے

میں بتاتا ہوں عمر نے بولنا شروع کیا تھا

ایک فرض شناس ڈاکٹر وہ ہوتا ہے جس کے لئے مریض کی جان اپنی جان سے زیادہ قیمتی ہو جو اپنے مریض کو بچانے کے لئے ہر حد تک جائے بغیر کسی کی پرواہ کیئے جسے اگر اپنے مریض کے لئے کسی سے بھی ذرا سی بھی خطرے کی بو محسوس ہو تو وہ اپنے مریض کے ساتھ سارے کی طرح رہے ایک ماں کی طرح اس کا خیال رکھے خدا کے بعد لوگ ڈاکٹر پہ یقین رکھتے ہیں کہ چاہے وہ قصائیوں کی طرح اپنے آپ پریشن ٹیبل پہ لیٹے ہمارے عزیز کو کاٹ دے لیکن وہ اندر موجود انکے عزیز کو زندگی دے گا کیونکہ خدا نے اسے وسیلہ بنایا ہوتا ہے تم میرے لئے خدا کا وسیلہ تھے تم نے میرے عزیز کو میری فیملی کو کیسے مرنے دے دیا؟ وہ افسوس سے پوچھ رہا تھا

عبدالحفیظ کی آنکھوں میں غصہ در آیا تھا وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور عمر کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے تھے

بکو اس بند کرو تم اپنی... دفع ہو جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی... ہاں جانے دیا میں نے شمس سلطان کو جانے دیا سفیر سلطان کو جانے دیا.... اب کیا کرو گے تم کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟ مار دو گے مجھے آؤ مارو.. آؤ نہ مارو مجھے... ارے مر گیا وہ بوڑھا ناگ اب کیا کروں؟... پھانسی چڑھ جاؤں؟.. اتنے دنوں سے خوف میں ہوں میں

## Posted On Kitab Nagri

گھر سے نکلتا نہیں ہوں میں صرف اسلئے کہیں تم مجھے مار نہ دو لیکن آج . آج مارو مجھے آؤ عمر حیات مارو مجھے ہے  
ہمت مار دو؟ ہے غیرت؟ انکے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا آنکھوں سے شعلے لپک رہے تھے  
عمر اسی طرح ٹانگ پہ ٹانگ رکھے انکو دیکھے گیا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس اپنا موبائل نکالا تھا اور ایک  
ویڈیو انکی آنکھوں کے سامنے کی تھی

اس ویڈیو میں وہی آٹھ سالہ بچا تھا جسکو کرسی سے باندھ رکھا تھا اور جو بری طرح رو رہا تھا ... اسکے سر سے خون  
بہہ رہا تھا .. آنکھ کے قریب زخم کا نشان تھا کپڑے پھٹے ہوئے تھے ... دروازے پہ کھڑا رہنے والا گارڈ اسی بچے  
پہ بندوق تانے کھڑا تھا وہ روتے ہوئے بس ایک ہی بات بول رہا تھا  
پلیز کال داڈا کٹر آئی ایم ان پین (پلیز ڈاکٹر کو بلا دیں مجھے درد ہو رہا ہے)  
پلیز کال داڈا کٹر آئی ایم ان پین

اب کے عبد الحفیظ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا انکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا وہ بے دھم سے ہو کر بیڈ پہ  
گرے تھے

.... مم . میرا بیٹا ... مم میرا برہان ..

وہ عمر کی طرف دیکھتے بامشکل بولے تھے

میرے بیٹے کو چھوڑ دو بچوں سے دشمنی نہ کرو میرا بیٹا میرا واحد خاندان ہے .... چھوڑ دو اسے خدا کے لئے عمر وہ  
بہت چھوٹا ہے اسکی تو ماں بھی نہیں ہے ... وہ جیسے بے بسی سے بولے تھے



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے زخمی نظروں سے انکی جانب دیکھا تھا

نچ صاحب میرا خاندان تھے... تمہارے بیٹے کی ماں نہیں ہے اور میں میرا باپ نہیں تھا تمہیں پتہ ہے میں نے اٹھارہ سال اپنے باپ کے بغیر گزارے تھے.. اٹھارہ سال بعد مجھے میرا باپ ملا تھا تم نے اسکو مار دیا؟ کیا.. معراج سلطان تمہارے والد تھے؟ وہ سب کچھ بھول کر حیرت سے پوچھ رہے تھے لیکن عمر انکو نہیں سن رہا تھا

میں نے اٹھارہ سال بھائی کے بغیر گزارے تھے اتنے سالوں بعد مجھے میرا بھائی ملا تھا میں نے اپنی زندگی میں دوست نہیں بنائے نچ صاحب میرے واحد دوست تھے تم نے کیسے انکو مرنے دیا؟ وہ تمہارے کیا لگتے تھے آخر؟ وہ جھنجھلا سے گئے تھے

میں آج تک خود بھی نہیں سمجھ سکا.. کہ وہ مرے باپ زیادہ تھے یا بھائی یا پھر دوست یا پھر سارا خاندان وہ کیا تھے؟ وہ کیسے ان سب رشتوں کی کمی پوری کرتے تھے؟ بتاؤ ناں؟ وہ انکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

تم... تمہیں انکی قسم ہے میرے بیٹے کو چھوڑ دو.... جو بولو گے میں کروں گا تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہو گا بس میرے بیٹے کو جانے دو اسکا کوئی قصور نہیں ہے اسکے آگے زندگی پڑی ہے اسکے ذہن پہ اس واقعے کا اثر ہو جائے گا وہ ساری زندگی ان سب سے نہیں نکل سکے گا پلینز اسے جانے دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں انہوں نے واقعی ہاتھ جوڑ لئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تم چاہو تو پیر بھی پکڑ سکتا ہوں میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں وہ واقعی اس کے پیروں میں آکر بیٹھ گئے تھے میرے بیٹے کو چھوڑ دو خدا کے لئے اسے چھوڑ دو

وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا

عمر اسکو دیکھتے ناگواری سے اٹھا تھا

آئندہ یہ حرکت مت کرنا وہ دے دے غصے سے کہہ رہا تھا تمہارے بیٹے کو چھوڑ دوں گا لیکن ایک شرط ہے وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا

تمہیں ایک ویڈیو بنانی ہوگی تم اس میں اعتراف کرو گے کہ تم نے تمہاری غیر ذمہ داری نے انکی جان لی تم اپنا فرض نہیں نبھاسکے تم وقت پہ نہیں پہنچے تم بک گئے تم نے ان لوگوں کو اندر آنے دیا جو انکے دشمن تھے ان لوگوں کا نام بے شک مت لینا لیکن تم اپنی ویڈیو میں اپنے جرم کا اعتراف کرو گے اور آئندہ اس مقدس پیشے سے دور رہو گے اگر تم ابھی یہ ویڈیو بنانے کو تیار ہو تو میں تمہارے بیٹے کو چھوڑ دوں گا اور کیا مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ میں اس ویڈیو کا کیا کروں گے؟ خیر ہے تو نہیں لیکن پھر بھی سن لو

ایک نجی نیوز ایجنسی میں میرا ایک بہت اچھا دوست کام کرتا ہے یہ ویڈیو میں اسکو بھیجوں گا اسے میں ٹویٹر پہ پوسٹ کروں گا انسٹاگرام پہ اپلوڈ کروں گا میں سارے سوشل میڈیا پلاٹ فارمز پہ تمہاری ویڈیو چلاؤں گا تمہارے پاس صرف اور صرف پانچ منٹ ہیں سوچ لو ورنہ چھٹے منٹ میرا آدمی تمہارے بیٹے کی کھوپڑی کھول دے گا وہ ایسی سفاکی سے کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحفیظ کا دل دہل گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

انکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے حلق میں جیسے کانٹے اگ آئے تھے

یہ مت کرو عمر میرا کیریر تباہ ہو جائے گا میری ساکھ خراب ہو جائے گی سارا شہر مجھ پہ تھو تھو کرے گا میں اس مقام پہ بڑی مشکلوں سے پہنچا ہوں میں نے خود کو بنانے میں یہ نام کمانے میں ایک عمر لگائی ہے پیسہ لگایا ہے سب تباہ ہو جائے گا سب برباد ہو جائے گا میرا بیٹا اسکی زندگی خراب ہو جائے گی یہ گھر یہ مجھے ہسپتال کی طرف سے ملا ہے یہ چھن جائے گا میں سڑک پہ آجاؤں گا مت کرو ایسا میں معافی مانگتا ہوں اپنے کئے کی جو کچھ بھی میں نے کیا اس سب کے لئے میں معافی مانگتا ہوں معاف کر دو خدا کے لئے مجھ پہ رحم کرو

عمر لب بھیجئے یہ سارا منظر دیکھے گیا

یہ ڈرامہ یہ رونا پیٹنا یہ سب کچھ مجھ پہ اثر نہیں کرے گا.. کر تا ضرور کرتا اگر میں انسان ہوتا اس وقت میں بھیڑیا ہوں سو اپنے آنسو اور اپنی توانائی کو مجھ پہ زائع مت کرو میں ہر روز تھانے میں تم جیسے ہزار لوگ دیکھتا ہوں روتے پٹتے اپنے گناہ کی معافی مانگتے اور جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر سے وہی کام کرنے لگ جاتے ہیں ورا ب اگر تم نے اپنے منہ سے معافی کا ایک لفظ بھی نکالا تو میں اپنے آدمیوں سے کہہ کر تمہارے بیٹے کی کھوپڑی کھلوادوں گا یا پھر تمہاری دونوں ٹانگوں کو مفلوج کر دوں گا کیونکہ اب تم ہسپتال نہیں جاسکتے یہ طے ہے میں تمہیں کسی دوسرے خاندان کو تباہ کرنے نہیں دے سکتا بد دیانت ڈاکٹر کی ہسپتال میں کوئی جگہ نہیں ہے سو اب تم اٹھو اور ویڈیو بناؤ اسکا لہجہ دو ٹوک تھا

## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر عبد الحفیظ نے بے بسی سے اسکو دیکھا تھا

عمر ایک بار میری بات سن لو پلیز وہ گھگھائیے تھے

عمر نے نفی میں سر ہلاتے فون کان سے لگایا تھا

ہاں ... حیدر .. بچے کے سارے اعضاء ایک ایک کر کے کاٹ .... وہ ابھی کچھ اور کہتا جب ڈاکٹر نے دیوانہ وار

لیپ کر فون اسکے کان سے ہٹا کر کال بند کر دی تھی

نہیں نہیں.. نہیں ... خدا کے لئے نہیں وہ متوحش سا چلا رہے تھے تم جو کہو گے میں سب کچھ کروں گا

جیسا کہو گے ویسا کروں گا.... بس میرے بیٹے کو کچھ مت کرنا وہ میری واحد فیملی ہے اسے کچھ مت کرنا وہ روتے

ہوئے نیچے زمین پہ بیٹھ گئے تھے انکے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں دل میں درد اٹھ رہا تھا

اتنے سالوں کا بنایا ہوا نام ... اتنی سالوں کی محنت .. عزت سا کھ سب مٹ جائے گا سب تباہ ہو جائے گا کاش

انہوں نے اس دن وہ سب نہ کیا ہوتا اس دن اگر وہ یہ سب کچھ کرتے ہوئے سوچ لیتے کہ

ہر برے عمل کا رد عمل اس سے بھی برا ہوتا ہے تو کبھی بھی مر کر بھی وہ اس دن کسی کو اندر نہ جانے دیتے اگر

اس دن انہوں نے اپنی لالچ اور شر پہ قابو پا لیا ہوتا تو آج یہ سب نہ ہوتا

میں چاہتا تو آج اپنی بندوق کی ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دیتا لیکن میں یہ نہیں کروں گا میں تمہاری

جان نہیں لے سکتا کیونکہ یہ خدا کا کام ہے میں تمہارے بچے کو یتیم نہیں کر سکتا کیونکہ میرے دل میں اب بھی

رحم ہے تم خدا کا شکر ادا کرو کہ تمہارا بیٹا تمہاری لاش پہ روئے گا نہیں جس طرح تم نے میرے عزیزوں کو

## Posted On Kitab Nagri

رلایا تم زندہ رہ جاؤ گے کیونکہ تمہاری سزا یہی ہونی چاہیے موت آزادی ہے زندگی قید ہے تمہیں قید میں ہی رہنا چاہیے اور اب تم اس ڈرامے کو مزید کتنی دیر چلانا چاہتے ہو؟ اب بہت ہو گیا ختم کرو یہ سب ویڈیو بناؤ ڈاکٹر ویڈیو عمر اسکے سر پہ کھڑا غراتے ہوئے کہہ رہا تھا

وہ اٹھے تھے انکی چال شکستہ سی تھی چہرہ ایسے جیسے کوئی ہارا ہوا جواری وہ مرے مرے قدموں سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گئے تھے عمر نے موبائل آن کر کے انکے سامنے رکھ دیا تھا ایک نظر انکو دیکھا تھا نا پسندیدگی سے پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے ٹیبل پہ رکھا ہیئر برش اٹھا کر انکے بالوں میں پھیرا تھا اپنے دونوں ہاتھ انکے چہرے پہ پھیرے تھے اب وہ بہتر لگ رہے تھے عمر مسکرایا تھا اب وہ مطمئن تھا

چلو اب بولنا شروع کرو عمر نے ایک پرچہ انکے سامنے رکھ دیا تھا جسکو دیکھتے ہوئے انکو بولنا تھا ڈاکٹر عبد الحفیظ نے ایک آخری بے بسی اور غصے بھری نظر عمر پہ ڈالی تھی اور پھر بولنا شروع کیا تھا تھوڑی دیر بعد عمر اپنے موبائل میں ریکارڈ ویڈیو کو دیکھ اور سن رہا تھا

موبائل کی سکرین پہ ڈاکٹر عبد الحفیظ کا چہرہ تھا وہ ہارے ہوئے انداز میں بول رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

میں ڈاکٹر عبد الحفیظ پیرزادہ ہوں ... میں جناح اسپتال میں سینئر ڈاکٹر کے طور پر اپنی خدمات انجام دیتا رہا ہوں .  
میں آپ سب کو آج ایک حقیقت بتانا چاہتا ہوں کچھ دن قبل ... میرے پاس ایک مریض کو لایا گیا آپ سب  
انکو جانتے ہوں گے

معراج سلطان میرے پاس معراج سلطان کو لایا گیا انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا میں نے انکا ٹریٹمنٹ کیا اور وہ صبح  
تک اسٹیبیل ہو گئے لیکن بات یہ نہیں ہے جو بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگلی صبح ... وہ ر کے تھے  
اگلی صبح کچھ مسلح افراد نے مجھے مجبور کیا کہ میں انکو اپنے مریض کے کمرے میں جانے دوں ... اگر میں چاہتا تو  
اسٹینڈ لے لیتا لیکن میں نے نہیں لیا ... میں نے اپنے مریض کو ایک ایسے لوگوں کے حوالے کر دیا جو کہ انکے  
دشمن تھے میں انکے نام نہیں جانتا میں انکا کام نہیں جانتا لیکن وہ جو کوئی بھی تھے وہ اندر گئے اور انہوں نے  
میرے مریض کی جان لے لی انہوں نے میرے مریض کا گلہ گھونٹ کر انہیں جان سے مار دیا معراج سلطان  
نے مجھے کئی بار آوازیں دیں بطور ڈاکٹر میرا فرض تھا کہ میں اپنی جان جو کھم میں ڈال کر انکو بچاتا لیکن میں نے یہ  
نہیں کیا میں نے اپنے فرض کے ساتھ غداری کی میں نے ان سے کچھ رقم لی اور اپنا منہ بند کر لیا لیکن میرا ضمیر  
میرا ضمیر مجھے سکون لینے نہیں دے رہا اسلئے آج میں آپ سب کے سامنے اپنے جرم کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ  
میں اپنے ضمیر پر مزید کوئی بوجھ برداشت نہیں کر سکتا میں امید کرتا ہوں آپ لوگ مجھے معاف کر دیں گے اور  
میری بہتری کے سفر میں میری مدد کریں گے

ویڈیو بند ہو گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ویسے تو تم نے کچھ زیادہ ہی بکواس کی ہے اور خود کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش بھی کی ہے لیکن خیر ہے میرے لئے اتنا بہت ہے ویسے تم نے انکی موت کے بارے میں کیوں بکواس کی؟ صاف صاف ہارٹ اٹیک بھی کہہ سکتے تھے تم کہانی میں تھرل لانا کیا ضروری تھا عمر اسکو دیکھتے ہوئے ناپسندیدگی سے کہہ رہا تھا جبکہ عبد الحفیظ اسکو نہیں دیکھ رہے تھے انکے کندھے جھکے ہوئے تھے آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں چہرہ ایسا تھا جیسے کسی نے ٹرک سے کچل دیا ہو

اسی وقت برہان اچھلتا کودتا کمرے میں داخل ہوا تھا عمر نے گھٹنوں کے بل جھک کر اسکی بند مٹھی سے اپنی مٹھی ٹکرائی تھی

ڈاکٹر عبد الحفیظ اپنی جگہ سے اٹھے تھے دیوانہ وار دوڑتے ہوئے آئے تھے اور اسکو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا میرا بیٹا..... میرا برہان... پاپا کی جان تم ٹھیک ہونا؟ میرا بچہ تم ٹھیک ہونا؟ اوہ میرے خدا میرا بیٹا ٹھیک ہے میرے خدا میرا بیٹا.... میرا برہان میرا بیٹا وہ روتے ہوئے اسکو چومتے جارہے تھے کبھی اسکے گال پہ ہاتھ پھیرتے اور کبھی اسکے سینے پہ

میرا برہان میرا بیٹا

انہوں نے بس ان دو الفاظ کی گردان لگا رکھی تھی

برہان کی شرٹ پہ جگہ جگہ سرخ دھبے تھے جو زخم نیل کا نشان لگ رہا تھا وہ اب قریب سے ایک آرٹ معلوم ہوتا تھا.....

## Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے پایا؟ یہ بس ایک گیم تھا میں ٹھیک ہوں مجھے بس کڈنیپ ہونے کی ایکٹنگ کرنی تھی ... دیکھیں میں نے آپ کو رلادیا ناں؟ اب تو آپ مانتے ہیں ناں کہ برہان پیرزادہ ایک اچھا ایکٹر ہے ....

وہ اپنے باپ کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا پوچھ رہا تھا جبکہ ڈاکٹر عبدالحفیظ کو لگا تھا جیسے انکے سر پہ ساتوں آسمان گر پڑے ہوں

وہ کیسے بھول گئے کہ انکا بیٹا نیشنل ٹی وی پہ ایکٹنگ کرتا ہے انکا بیٹا ایک چائلڈ آرٹسٹ ہے اسکی ایکٹنگ کے تو لاکھوں لوگ مداح ہیں وہ کیسے بھول گئے؟۔

وہ شل سے بیٹھے رہ گئے

برہان اب بھی ان سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہے تھے

وہ خوش تھا بے حد خوش اسکا چہرہ خوشی سے متمتا رہا تھا

عمر نے اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرا تھا اور جانے کو مڑا تھا جب اپنے پیچھے سے اسکو ڈاکٹر کی سر سر آتی آواز سنائی دی

اسکے قدم زنجیر ہوئے تھے لیکن وہ مڑا نہیں تھا

معراج.. سلطان کو .. دوسرا ہارٹ اٹیک کبھی ہوا ہی نہیں تھا ... انکی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی عمر

حیات وہ سرد سی آواز میں کہہ رہے تھے

عمر پورے کا پورا انکی طرف گھوما تھا اسکی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں اسکا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا

کیا... بکواس ہے .. میرے ساتھ گیم کھیل رہے ہو؟ وہ دبی دبی آواز میں غرایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

برہان سہم کر پیچھے ہٹا تھا

عمر نے بے اختیار خود کو ملامت کی تھی وہ چند قدم آگے برہان کے پاس آیا تھا

بیٹا مجھے تھوڑا پانی چاہئے مل سکتا ہے اسکے نرمی سے پوچھنے پہ برہان کی مسکراہٹ واپس آئی تھی

وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے باہر چلا گیا تھا جبکہ عبد الحفیظ اب بھی نفرت بھری نظروں سے عمر کو دیکھ رہے تھے

خدا تمہیں غرق کرے گا عمر.... تم نے جو کچھ بھی کیا ہے یہ تمہیں سکون نہیں دے گا

اپنی بکواس بند کرو ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا وہ چلایا تھا

.... تمہیں لگتا ہے میرے ساتھ یہ سب کر کے تم سکون کی نیند سو جاؤ گے نہیں عمر آج سے تمہاری نیندیں ایک

بار پھر حرام ہوں گی

بس.. بس اب اگر ایک لفظ بھی کہا تو میں یہیں اسی جگہ تمہیں زندہ گاڑ دوں گا.. وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے

انگلی اٹھا کر کہہ رہا تھا

تم سوتے نہیں ہو عمر... تمہیں نیند نہیں آتی... تم نے کچھ کیا ہے کچھ ایسا جس نے تمہاری نیند چھین لی ہے

(اسکی آنکھوں کے آگے ایک اور منظر ابھرا تھا گاڑی میں نظیر کے ساتھ بیٹھا اور اس سے کہتا عمر اسکی بیوی اور

بیٹی کو ویڈیو بھیج دو)

## Posted On Kitab Nagri

تم بے چین ہو تمہاری آنکھوں کے نیچے کے حلقے سب بتا رہے ہیں .. تم ایک بار پھر بے چین ہونے والے ہو ...  
کیونکہ تم ہم جیسے نہیں ہو تم برے نہیں ہو .... تم انسان ہو تم بھیڑیے نہیں ہو .. اگر ہوتے تو آج ابھی میرے  
بیٹے کو باہر نہ بھیجتے .....

عمر قہر آلود نظروں سے سکودیکھ رہا تھا دل میں جیسے کوئی زور سے جکڑ رہا ہو

تم آج کے بعد پھر بے سکون ہو گے میں تمہیں بتاتا ہوں کیوں معراج سلطان کو دوسرا ہارٹ اٹیک ہوا ہی نہیں  
تھا .... میں نے بتایا تھا جھوٹ بولا تھا میں نے انکی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی گلا گھونٹ کر مارا تھا کسی نے  
انکو سنا تم نے عمر سن رہے ہونا تمہارے عزیز کو کسی نے گلا گھونٹ کر مارا ہے اب جاؤ اسکا گریبان پکڑو جیسے میرا  
پکڑا ہے اسکو برباد کرو جیسے مجھے کیا ہے انکی آنکھوں میں تمسخر تھا  
عمر ان پہ جھپٹا تھا اور ان پہ مکوں کی بارش کر دی تھی

بکو اس کر رہے ہو تم جھوٹے ہو تم میرے پاس ویڈیو ہے اس میں خود دیکھا ہے میں نے انکو ہارٹ اٹیک ہوا ہے تم  
میرے ساتھ گیم کھیل رہے ہو وہ بری طرح انکو مارتے ہوئے چیخ چیخ کر جا رہا تھا

میں نے دیکھا ہے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تم مجھے بے وقوف بنا رہے ہو مجھے ڈسٹریکٹ کر رہے ہو؟ بکتے ہو تم  
سب جھوٹ ... سب جھوٹ ہے انکو ہارٹ اٹیک ہوا تھا وہ مارتے مارتے انکو دور دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا تھا جب  
ڈاکٹر عبد الحفیظ ایک بار پھر بولے تھے

وہ .. anxiety attack تھا .... anxiety attack تھا وہ بری طرح کھانستے ہوئے بامشکل بولے تھا



## Posted On Kitab Nagri

ہارٹ اٹیک اور anxiety attack

کی علامت ایک ہی ہوتی ہیں تمہیں لگا ہو گا . . . . لگتا یہی ہے کہ .. کہ ہارٹ اٹیک ہے لیکن وہ نہیں تھا... انکو میں نے ٹریمنٹ دی تھی عمر .... میں نے تب انکو بچا لیا تھا لیکن دوسری بار نہیں بچا سکا تمہارے نج صاحب کو گلا گھونٹ کر قتل کیا گیا ہے .... اب جاؤ عمر ڈھونڈو قاتل ... تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے

عمر کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اسکو یکدم اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا وہ انکو اسی طرح فرش پہ بکتا جھکتا چھوڑ کر خود باہر نکل گیا تھا پیچھے سے ڈاکٹر عبدالحفیظ زمین پہ ہاتھ مار مار کر بری طرح چیخ رہے تھے انکے آنسو بہہ رہے تھے خدا تمہیں غرق کرے گا دیکھنا .... پیرزادے کی بددعا ہے تمہیں .. اللہ تمہیں .. چین کی موت نہ نصیب کرے ... تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا ..... مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا میں تباہ ہو گیا .... میری عزت خراب کر دی میرے سر میں خاک ڈال دی خدا تمہیں غرق کرے گا

www.kitabnagri.com

آج کی رات ان پہ بھاری تھی

وہ اسکو اڑون پہ آکر کھڑے ہو گئے تھے ساری عزت دو کوڑی کی ہو گئی تھی عمر بھر کی کمائی جیسے ہوا میں اڑ گئی تھی

آج کی رات عمر حیات پہ بھی بھاری تھی

اسے لگا تھا وہ آدھا مسئلہ فکس کر چکا ہے لیکن آج اسے علم ہوا تھا کہ وہ تو اصل مسئلے سے واقف ہی نہیں تھا

## Posted On Kitab Nagri

ان دونوں میں سب سے بڑا دکھ کس کا تھا؟

A اگلی صبح اپنے ساتھ نئی سازشیں نئی چالیں اور نئے انکشافات لے کر آئی تھی عمر کی اسٹڈی میں چھوٹے ٹیبل پہ سامان بکھرا پڑا تھا کہیں پیپر تھے تو کہیں اسکی نوٹس موبائل اور لیپ ٹاپ ہالے کی گود میں تھے اور وہ خود اسی طرح بیٹھی اپنا سر ٹیبل پہ رکھے سو رہی تھی اسکے بال اسکے چہرے پہ گرے تھے کھڑکی سے آتی ہلکی روشنی اسکے چہرے پہ پڑ رہی تھی دروازے پہ کھڑا عمر سینے پہ ہاتھ باندھے سکون سے اسکو دیکھے گیا

اس نے کف والی سفید شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہن رکھی تھی بازو فولڈ کر رکھے تھے وہ ہمیشہ کی طرح وجیہہ لگ رہا تھا اسکے گال کا گڑھا اس ساتھ

اس جیسے نفیس انسان کی اسٹڈی کی یہ حالت عام حالات میں اسکو کبھی قبول نہ ہوتی لیکن آج، آج وہ پریشان تھا وہ متوازن چال چلتا ہالے کے قریب آکر رکھا تھا ہالے کی نیند بہت گہری ہوتی تھی وہ ساری رات کام کرتے کرتے نہ جانے کب سو گئی تھی عمر نے اسکو اٹھانا مناسب نہیں سمجھا اگر وہ اسکو اٹھاتا تو ہالے کا سارا بھرم ختم ہو جاتا یا وہ شرمندہ ہو جاتی وہ جن قدموں سے آیا تھا ان ہی سے واپس چلا گیا اور نیچے جا کر

## Posted On Kitab Nagri

شانو کو بھیج دیا تھا وہ اب ہالے کے سر پہ کھڑی تھی اس نے ادب سے نرمی سے ہالے کے کندھے کو ہلکا سا ہلایا تھا وہ ایک چیخ کے ساتھ اٹھ بیٹھی تھی اور ہر اس نظر سے یہاں سے وہاں دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں خوف تھا

شانو ڈر کے دور ہٹی تھی ہالے کی آنکھیں اب بھی بند تھیں وہ بری طرح چیخ رہی تھی گاڑی سے .. نکالو مجھے .... کوئی کھولو اسکو باہر نکالو ... کوئی ہے ... کوئی نکالو ... دم گھٹ رہا ہے میرا کوئی نکالو .. وہ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے چیخ رہی تھی

شانو نے آگے بڑھ کر اسکو اپنے سینے سے لگالیا تھا

وہ اب بھی سہمی ہوئی تھی خوف سے کانپ رہی تھی

شانو اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتی اسکو تسلی دیتی جا رہی تھی

باجی سب ٹھیک ہے .... آپ سمنجھا لو خود کو ... باجی ... آپ ٹھیک ہو ... کچھ نہیں ہوگا ... کچھ نہیں ہوگا ..

www.kitabnagri.com

میں آ بھی عمر صاحب کو بلا کر لاتی ہوں

وہ خوف سے کانپتی ہالے کو خود سے الگ کرتی اٹھی تھی جب ہالے نے مضبوطی سے اسکے ہاتھ پکڑ لئے تھے

اسکو آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

نہیں .. نہیں عمر کو مت .. بلانا .... مت بلانا وہ مجھے گاڑی میں بند کر دے گا .... اسکو مت بلانا .... پلیز اسکو مت بلانا .... میرا دم گھٹ جائے گا .... میرا دم گھٹ جائے گا .... عمر کو مت بلاؤ ... وہ مجھے گاڑی میں بند کر دے گا ... وہ بند کر دے گا .. وہ شانو کے سینے سے لگی حواس باختہ سی کہے جا رہی تھی شانو اب بھی اسکو کوئی تسلی دے رہی تھی اسکے بال تھپک رہی تھی اسکا ڈر ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ حادثہ شاید اسکے ذہن سے چپک گیا تھا

دروازے کی اوٹ میں کھڑے عمر نے پھٹتے ہوئے دل کے ساتھ یہ منظر دیکھا تھا اسے آج یقین آگیا تھا کہ کوئی بھی طوفان جب جاتا ہے تو اپنے نشان چھوڑ جاتا ہے وہ ہالے کو دیکھے بغیر مڑ گیا تھا اس لڑکی کو ازیت میں دیکھنا اسکے لئے سب سے بڑی ازیت تھی

Kitab Nagri

سلطان منزل میں ناشتے کی میز سج چکی تھی یوسف سلطان بے دلی سے بیٹھے تھا سفیر ہمیشہ کی طرح نک سک سے تیار انکے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا ہالے کے جانے کے بعد اسکے اور یوسف سلطان کے درمیان خود بخود دوریاں پیدا ہو گئی تھیں

اسی وقت شمس سربراہی کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھے تھے انکے ساتھ والی کرسی پہ حسن بیٹھا تھا اسکے ساتھ فرود اور مہر حسینہ اپنے کمرے میں کھانا کھاتی تھیں حسن بے دلی سے تو س پہ جیم لگا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ناشتے اور کھانے کا مزہ تو ہالے کے ساتھ آتا تھا جب وہ اسے کوئی چیز پاس کرنے کا کہتی تھی اور حسن جان بوجھ کر نظر انداز کرتا کبھی ہالے کی جگہ پہ بیٹھ جاتا تو کبھی اسکی پلیٹ سے کھانے لگتا وہ ہر بار تپ جاتی تھی

اسے معراج سلطان بھی یاد آتے تھے وہ ہر دفع خود کھانا یا ناشتہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دونوں بچوں کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے تھے کبھی ان کے کپ میں چائے ڈالتے تھے تو کبھی انکو تو س پہ جیم یا مکھن لگا کر دیتے تھے اسے اپنی ماں سے ان سب کی امید نہیں تھی وہ اگر یہ سب کرتیں بھی تو بس مہرماہ کے لئے اسے کسی سے بھی اب نخرے اٹھوانے کی خواہش نہیں رہی تھی

یتیم بچوں کو کھانا "کھلایا" جاتا ہے انکے "نخرے نہیں اٹھائے جاتے وہ سمجھ گیا تھا اسی وقت شمس سلطان کی بھاری آواز سارے میں گونجی تھی

کل میں نے نیوز میں دیکھا تھا... تم نے پھر سے ٹاپ کیا ہے؟ وہ حسن کی طرف دیکھے بغیر پوچھ رہے تھے

"جی" اس نے یک لفظی جواب دیا تھا

www.kitabnagri.com

سفیر نے خوشگوار حیرت سے اسکو دیکھا تھا

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں حسن؟ بہت بہت مبارک ہو یا ر مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا تمہیں بتانا چاہیے تھا میں تمہیں

ٹریٹ دیتا سفیر دل سے کہہ رہا تھا

ہالے سے لاکھ نفرت سہی حسن اسے عزیز تھا

حسن نے چھتی نظروں سے اسکو دیکھا تھا



## Posted On Kitab Nagri

میں... آپ کے ساتھ یہاں بیٹھا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں... اس رات ہال میں ہونے والی آپ کی حرکت بھولا ہوں.. نہ اسکا یہ مطلب ہے کہ... میں اپنی بہن کا ملازمین کے سامنے پٹنا بھولا ہوں... آپ سے لی ہوئی ٹریٹ میرے گلے کا پھندہ ہو سکتی ہے اور کچھ نہیں... اور دوسری بات ہم دونوں کا ایسا کوئی تعلق رہا نہیں ہے... کہ میں آپ کو اپنے بارے میں کچھ بھی بتاؤں آئندہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا وہ سرد آواز میں بولا تھا

سفیر کے چہرے پہ سایہ لہرایا تھا شمس رک کر اسکو دیکھنے لگے تھے (ایک اور معراج سلطان؟) فروا چھتی نظروں سے اسکو دیکھے گئی

جبکہ مہرماہ وہ سرخ چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی تھی  
معافی مانگو حسن... ابھی کے ابھی سفیر سے معافی مانگو.. کیا یہی سب کچھ سکھایا گیا ہے تمہیں؟ یہ آداب ہیں تمہارے؟ معافی مانگو.. وہ غراتے ہوئے کہہ رہی تھی  
حسن اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں

میں ایک ایسے.. شخص سے معافی ہرگز نہیں مانگوں گا جس نے میری بہن پہ ہاتھ اٹھایا ہو... اس وقت کہاں تھے آپ سب لوگوں کے آداب جب جانوروں کی طرح میری بہن کو مار رہے تھے کبھی چچی جان تو کبھی سفیر بھائی اور کبھی چچا جان.. اس وقت کہاں تھی سب کی تربیت ہاں وہ تندہی سے بول رہا تھا  
شمس سلطان محضوض سے اسکو دیکھ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تم مجھے .... مجھے منع کرو گے حسن؟ تم میری بات نہیں مانو گے؟ میں بہن ہوں تمہاری کیا تم میری خاطر معافی نہیں مانگ سکتے؟

نہیں بچو .. آپ کو مجھ سے شکایت نہیں ہونی چاہئے ... اس دن جب میری بہن کے ساتھ ظلم ہوا تھا تب آپ آگے نہیں آئیں تھیں ... تب میں نے آپ سے شکایت نہیں کی تھی ... تب میں نے آپ کو مدد کے لئے نہیں بلایا تھا ... آپ تب نیوٹرل تھیں اب بھی وہی رہیں ... میں کسی ... سے .. معافی نہیں .. مانگوں گا وہ چبا چکا کر کہہ رہا تھا

سفیر نے چچ میز پر پٹخا تھا اسکی آنکھوں میں غصہ آگیا تھا

تمہاری وہ بہن ... اسکے ساتھ یہ سب بھی کم تھا حسن ... اگر آج وہ میرے پاس ہوتی تب تم دیکھتے میں اسکے ساتھ کیا کرتا ... اس بھاگی ہوئی اس بد کردار لڑکی کو میں .....

بس بہت ہو گیا اب اگر کسی نے میری بہن کو بد کردار کہا تو میں چھوڑوں گا نہیں اسکا باپ مر گیا ہے بھائی نہیں وہ انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے بول رہا تھا پہلی بات میری بہن بھاگی نہیں تھی دوسری بات اگر بھاگی بھی تھی تو اپنے شوہر کے ساتھ ان دونوں کے نکاح کو تو آپ سب مانتے ہیں ناں؟ ... آپ لوگوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میری بہن کے کردار کی بات کریں اور اگر کر رہے ہیں تو باقی لوگوں کو کیوں ڈھیل دی جائے انکے کردار کی بات بھی تو کریں ناں وہ تمسخرانہ نظروں سے فروا کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

سفیر نے نہ سمجھنے والے انداز میں اسکو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میری ماں نے تمہاری بہن کو نہیں بھگایا انکو اس طرح مت دیکھو ..

جبکہ شمس کی بس ہو گئی تھی وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور پوری قوت کے ساتھ حسن کے منہ پہ تھپڑ دے مارا تھا

وہ مضبوط مرد تھے حسن کمزور بچہ وہ تیور کر نیچے گرا تھا

فروا اب تک شل تھی (کیا اسکو بھی پتہ ہے؟ وہ نہیں جانتی تھیں کہ اس رات انکے کمرے میں ہونے والی ہالے

اور انکی گفتگو حسن سن چکا ہے)

حسن فرش پہ گرا تھا لیکن گرنے والا وہ اکیلا نہیں تھا یوسف سلطان جو کہ خاموش تماشا ٹی تھے وہ بھی اپنے پورے

وجود کے ساتھ زمین بوس ہوئے تھے

مہرماہ سفیر اور فروا انکے اوپر جھکے تھے کوئی انکے ہاتھ مسل رہا تھا کوئی پیر تو کوئی انکا چہرہ تھپتھپا رہا تھا

جبکہ شمس نے انکی آوازوں پہ توجہ نہیں دی تھی وہ اب بھی نیچے گرے حسن کو مارے جارہے تھے کبھی ٹھڈے

تو کبھی لاتیں ساتھ ہی کچھ بکتے جھکتے جاتے سلطان منزل میں گویا کھرام مچ گیا تھا

حسن نے اٹھنے کی کوشش کی جب شمس نے اپنے بوٹ والے پیر سے اسکے سینے پہ لات مار کر دوبارہ گرایا تھا وہ

اب بھی اسکو مار رہے تھے

حسن بلند آواز میں چلا رہا تھا

ماریں .. جتنا مارنا ہے ماریں .. یہ آخری بار ہو گا چچا آخری بار .. اگلی بار پولیس کو بتاؤں گا میں .. کیس کرواؤں گا

آپ پہ ... یتیم سمجھ کے مارتے ہو .... ہمیں ... میرا باپ زندہ ہوتا تو ہاتھ لگا کے دکھاتے تم لوگ .... یتیموں

## Posted On Kitab Nagri

کومارتے ہو.... چپ نہیں کروا سکتے تم لوگ مجھے.... میری بہن کے بارے میں کوئی بولے گا تو... چھوڑوں گا نہیں.... یتیموں کو مارتے ہو....

شمس اسکو مار مار کر تھک گئے تھے تب ہی یوسف سلطان کی طرف متوجہ ہوئے جنہیں اب سفیر ایک ملازم کے ساتھ گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا مہر ماہ اسکے پیچھے تھی شمس بھی اسی طرف لپکے تھے پیچھے سے حسن اب بھی بول رہا تھا

میں پولیس کو بتاؤں گا..... میں چھوڑوں گا نہیں کسی کو بھی.... یتیم سمجھ کر مارتے ہو ہمیں... میرا باپ.. ایک ایک کو دیکھ لیتا.. ایک ایک کو پوچھتا وہ..... یتیموں کو مارتے ہو... شرم کرو تم لوگ... اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ رہا تھا

ڈائینگ ہال خالی ہو گیا تھا سب باہر نکل گئے تھے وہ ہنوز فرش پہ پڑا نقابہت سے دہراتا جاتا تھا یتیموں کو مار رہے ہو...  
www.kitabnagri.com

میرا باپ ہوتا تو سب کو دیکھ لیتا.. سب کو دیکھ لیتا میرا باپ

آج اسے اندازہ ہوا تھا یتیمی بڑا عذاب تھی

## Posted On Kitab Nagri

دن چڑھ آیا تھا دھوپ کی تمازت میں شدت آگئی تھی جب ہالے اپنے کمرے سے نکل کر اسٹڈی میں آئی صبح  
شانو نے اسکو بڑی مشکل سے سنبھالا تھا کافی دیر بعد وہ خود بھی نارمل ہو گئی تھی

آج اس نے لائٹ کمر کی لمبی قمیض کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا رنگت زرد سی تھی روکھے بالوں کو ڈھیلے  
جوڑے میں باندھ رکھا تھا اسکی آنکھوں میں گہری اداسی تھی

اسٹڈی میں رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے موبائل پہ انگلیاں چلاتے ہوئے انسٹاگرام کھولا تھا  
اسکی فیڈ میں سب سے پہلی ویڈیو ڈاکٹر عبد الحفیظ کی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس ویڈیو پہ رک گئی آواز کا بٹن دبا  
کر اس نے ویڈیو کو چل دیا

آواز اسٹڈی کی دیواروں سے ہوتی ہوئی اسکے کانوں سے ٹکر رہی تھی ڈاکٹر عبد الحفیظ بول رہے تھے  
میں ڈاکٹر عبد الحفیظ پیر زادہ ہوں.....

ہالے سانس روکے انکو سنے گئی

میرے پاس ایک مریض کو لایا گیا آپ سب انکو جانتے ہوں گے... معراج . معراج سلطان

ہالے جہاں تھی وہیں تھم گئی...

ویڈیو چلتی گئی عبد الحفیظ بولتے گئے

میں چاہتا تو اپنے مریض کے لئے اسٹینڈ لے سکتا تھا لیکن میں نے نہیں لیا میں نے اپنے مریض کو ایسے لوگوں  
کے حوالے کر دیا جو انکے دشمن تھے



## Posted On Kitab Nagri

ہالے کی آنکھوں میں زخمی سا تاثر ابھرا تھا

میں نے اپنے فرض کے ساتھ غداری کی میں نے ان سے کچھ رقم لی اور اپنا منہ بند کر لیا

ہالے کے تاثرات میں اب کرب کا اضافہ ہو گیا تھا اس نے ویڈیو بند کر دی تھی اب مزید نہیں دیکھا جاتا تھا

اسی وقت عمر ہاتھ میں موبائل لئے اندر آیا تھا ہالے نے تکان سے اسکو دیکھا تھا

عمر اسکو دیکھ کر نظریں پھیر گیا تھا کہ صبح والا واقعہ اب تک ذہن میں تھا

یہ تم.. نے کیا ہے۔ ناں؟ وہ عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

عمر نے نہیں پوچھا وہ کس بارے میں پوچھ رہی ہے اس نے بس اثبات میں سر ہلادیا تھا

تمہیں مجھ سے پوچھ کر کرنا چاہئے تھا وہ میرا باپ تھا تمہارا نہیں تم انکی موت انکی بے بسی کا مذاق نہیں اڑا سکتے

تمہیں یہ حق نہیں ہے اپنے باپ کے لئے سارے فیصلے صرف میں لوں گی صرف ہالے لے گی تم نے مجھ سے

پوچھے بغیر مجھے بتائے بغیر یہ کیوں کیا عمر؟ میں حسن کو کیا کہوں گی آج یا کل وہ یہ ویڈیو دیکھے گا وہ مجھ

سے جواب مانگے گا.. شمس سلطان یہ ویڈیو دیکھیں گے ساری دنیا یہ ویڈیو دیکھے گی میں کس کو کیا جواب دوں گی

؟

عمر چند ثانیے اسکو دیکھتا رہا اور پھر بولنا شروع کیا

حسن سولہ سال کا ہے.. کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہے اسے حق ہے وہ اپنے باپ کی موت کے بارے میں جانے

آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ اسکے باپ کی موت کی وجہ اس سے چھپائیں اسے مرد بننے دیں ٹھیک ہے وہ

## Posted On Kitab Nagri

آپ کے باپ تھے لیکن ... میرے لئے سارا خاندان انکے لئے فیصلہ میں لوں گا .. انکے معاملے میں آپ کا پابند نہیں ہوں میں ... آپ نے اپنا حق لینے کا فیصلہ کیا تھا اور میں نے انتقام ... میرے فیصلوں میں .، میں آزاد ہوں .. میں آپ کو یا کسی اور کو جواب دہ نہیں ہوں ... وہ ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہا تھا

ہالے تپتی نظروں سے اسکو دیکھے گئی

تم نے جو کرنا تھا کر لیتے لیکن ابھی کچھ وقت آرام سے نہیں بیٹھ سکتے تھے کیا؟ اس طرح تو ہم انکی نظروں میں آجائیں گی میرے چچا کو اگر پتہ لگ گیا کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں تو اندازہ ہے وہ کیا کریں گے؟

عمر نے سر جھٹکا تھا

میں کوئی گلی کا غنڈہ نہیں ہوں میں اے ایس پی . ہوں مجھے سب پتہ ہوتا ہے .. کب کہاں کیا کرنا ہے .....

پرفیکشن میرے کام کا حصہ ہے ... آپ کے چچا جان نے اسی ہفتے ہیون کی ڈیل فائنل کرنی تھی .. لیکن اب اس واقعے کے بعد وہ کچھ نہیں کریں گے کیونکہ سارا الزام ان پہ آجائے گا سارا شک ان پہ ہی جائے گا کہ جائیداد کے لئے بھائی کو مار دیا .. تقریباً دو مہینے .. دو مہینے وہ خاموش بیٹھیں گے بلکہ اب وہ ڈاکٹر اور ہسپتال پہ کیس کریں گے .. انکو کرنا ہو گا .. اگر نہیں کیا تو لوگ انکو قاتل سمجھیں گے وہ جتنا عرصہ خاموش رہیں گے اس عرصے میں ہم پلان بنائیں گے میں نے جلد بازی نہیں کی میں نے خود کو وقت دیا ہے آیا کچھ دماغ میں یا نہیں؟ عمر حیات نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں ہالے صاحبہ وہ سادہ لہجے میں کہہ رہا تھا

نہ جانے کیوں اس آدمی کو طنز کرنے کی عادت نہیں تھی

## Posted On Kitab Nagri

اور اس ڈاکٹر نے جو بکواس کی ہے... گلہ گھونٹنے والی اسکے بارے میں کچھ کہنا چاہو گے؟ وہ تندہی سے پوچھ رہی تھی

اب کے عمر کی گردن میں گلی سی ابھری تھی چہرے پہ سایہ لہرایا تھا لیکن وہ بظاہر نارمل رہا وہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے جس کے لئے پریشان ہوا جائے ہمارے پاس اس سے زیادہ بڑے مسئلے ہیں آپ یہ بتائیں "کام" ہوا؟ میرے کنٹیکٹ کسی کام آئے یا نہیں؟ اس نے بات بدل لی تھی ہالے طنزیہ سی مسکرائی تھی تین قدم آگے آکر وہ اب بالکل اسکے سامنے کھڑی تھی تم نے کیا کہا تھا؟ میں ایلپٹ کلاس کی بگڑی ہوئی رئیس زادی ہوں جسے فیشن اور کھانوں کے علاوہ کچھ نہیں پتہ؟.. وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی تم سہی کہتے ہو میں ہوں امیر لیکن کیا تمہیں پتہ ہے امیر ہونے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟..

عمر خاموش رہا ہالے نے کہنا جاری رکھا امیر ہونے کا ایک ہی فائدہ ہوتا ہے آپ کے دوست بھی "امیر" ہوتے ہیں اور امیر دوستوں کا ایک ہی فائدہ ہوتا ہے "فیورز" وہ آپ کو فیورز دیتے ہیں جیسے کل رات میرے امیر دوستوں نے دیں انکی فیورز غیر مشروط ہوتی ہیں نڈر ہوتی ہیں کیونکہ انکو یقین ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی مشکل میں پھنس بھی گئے تو انکے امیر والدین انہیں اس سب سے نکال لیں گے ...

عمر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا وہ بس اسکو اپنے قریب کھڑے بولتے ہوئے سنتا گیا

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات میں نے .. انگلی سے سینے پہ دستک دی میں نے امیر باپ کی بگڑی اولاد نے اپنا کام کر لیا ہے ... کیونکہ میں سست نہیں ہوں ... میں نے تمہارے کنٹیکٹ استعمال نہیں کئے بلکہ انکو اپنے لئے خرید لیا کیونکہ میرے پاس دماغ ہے ... میں نے تمہارا ایک پیسہ نہیں خرچ کیا .... کیونکہ اب میرے پاس پیسہ بھی ہے تم نے کہا تھا ناں کہ مجھے بس کھانوں اور فیشن کا پتہ ہے؟ ... تمہیں لگا تھا میں نے اپنا پیسہ بس ان دو چیزوں میں جھونکا ہے؟ تمہیں لگتا ہے کہ میرے پاس بس دو ہی شوق ہیں؟ او نہوں

میرا ایک تیسرا شوق بھی ہے عمر حیات ...

ڈائمنڈز .. الماس .. ہیرے ..

.. میں ہالے سلطان ہوں .. میں نے کبھی اپنا پیسہ ضائع نہیں کیا .. میں نے کبھی بے کار تعلقات نہیں بنائے میرے دوست کم ہیں لیکن جو ہیں وہ میرے لئے جان بھی دے سکتے ہیں میرے بابا کہتے تھے ... تعداد پہ سمجھوتہ کر لینا لیکن معیار پہ نہیں اور میں نے کبھی معیار پہ سمجھوتہ کیا بھی نہیں میں اپنا کام کر چکی ہوں میرے پاس اب شیر علی اور اسکے بھائی کے سارے کیسز کی تفصیلات ہیں میرے پاس انکو فیور دینے والے لوگوں کی تفصیل ہے . سوا ب تم عمر حیات تم .. تمہیں چاہیے کہ تم کل رات اپنے بولے گئے الفاظ واپس لو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی چبا چبا کر کہہ رہی تھی

عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے تھے ہالے اس سے قد میں چھوٹی تھی اسکی آنکھوں میں دیکھنے کے لئے اسے گردن ذرا جھکانی پڑی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اب وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا نرم لہجے میں کہہ رہا تھا

میں ... عمر حیات .. کل رات .. کے بولے گئے اپنے سارے الفاظ واپس لیتا ہوں ... آپ سست نہیں ہیں ..  
میں نے مان لیا ... آپ کو فیشن اور کھانوں کے علاوہ بھی کچھ آتا ہے میں نے مان لیا اور آخری بات .. آپ  
کو میرے گھر میرے پیسوں اور میرے تعلقات کی ضرورت نہیں ہے مان لیا لیکن پھر بھی آپ یہ رکھ لیں

اس نے اپنے جیب سے ایک چیک نکالا تھا اور جھک کر شیشے کی چھوٹی میز پر رکھ دیا تھا  
ہالے نے مشتبہ نظروں سے اسکو دیکھا تھا

یہ ان زیورات کی قیمت ہیں جو آپ نے میرے پاس رکھوائے ہیں جب اپنے چچا سے اپنی دولت لے لیں تو مجھے  
میرے پیسے ادا کر کے اپنے زیور لے لیجئے گا اور آئندہ کسی مدحت کو زیور دینے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بیچ  
دیجئے گا ... میرے پاس بہت پیسہ ہے خرید لوں گا وہ آخر میں ہلکا سا مسکرایا تو گال کا گڑھا بھی اس منظر میں  
شامل ہو گیا

اچھا تو اب تم میری جاسوسی کرنے لگے ہو تمہیں نہیں لگتا ہے یہ سب کر کے تم خود کو میری نظروں میں مزید  
گرارہے ہو؟

میں آپ کو چوکیداری نہیں کر رہا نہ آپ کو اور نہ مجھے اسکی ضرورت ہے ... یہ پولیس والے کا گھر ہے .. یہاں  
کی دیوار باقی دیواروں سے زیادہ بڑے کان رکھتی ہیں اور یہاں کے ملازم بس ایک ہی مالک کے وفادار ہیں سوا گلی



## Posted On Kitab Nagri

دفع جب کوئی بات مجھ سے چھپانی ہو تو میرے ملازمین کے سامنے وہی بات کرنے سے گریز کیجئے گا اسکا لہجہ نرم تھا

ہالے نے ڈھیر سارا اشتعال اپنے اندر دیا تھا

وہ ابھی کچھ سخت کہتی جب اسکا موبائل بجنے لگا تھا

آپی کاننگ... اسنے جلدی سے کال اٹینڈ کی تھی

ہیلو.. آپ کیسی ہیں آپ..؟ آپ ٹھیک ہیں ناں؟

وہ بے قراری سے پوچھے گئی

دوسری طرف مہرنے کچھ کہا تھا... ہالے کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا اس نے کال کاٹ دی تھی

اسکی رنگت زرد ہو چکی تھی

یہاں وہاں دیکھے بغیر

وہ فوراً باہر کی طرف بھاگی تھی عمر حیران سا اسکو دیکھتا اسکے پیچھے گیا تھا

اب پھر کیا مصیبت آگئی؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

ڈائینگ ہال خالی ہو گیا تھا سب گھر والے یوسف سلطان کو لے کر ہسپتال گئے تھے حسن ابھی تک اسی فرش پہ پڑا تھا اسکا سارا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا شمس کے بھاری بوٹوں والے پیروں کی ضربیں اسکے سینے اور کندھے پہ بڑی زور سے لگی تھی کچھ دیر اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ آہستہ سے اٹھا تھا جسم سے ٹیس سی اٹھی تھی وہ بے اختیار کراہا تھا اسے اپنے سینے میں درد ہوتا محسوس ہوا تھا ہمت کرتے وہ اٹھا ڈائینگ ٹیبل کا سہارا لیتے ہوئے وہ آگے بڑھتا گیا اپنے کمرے کے دروازے پہ پہنچ کر اس نے دروازے کو ایک ہاتھ سے کھولا تھا رات والے پھول اور گفٹ کا ڈبہ اب بھی بیڈ پہ پڑے تھے ایسی حالت میں بھی اسکے دل کو قرار سا آیا تھا... یہ پھول اور گفٹ اسکے باپ نے بھیجے تھے... یہ خیال ہی اسکے دل کو راحت دیتا تھا بیڈ کے نزدیک پہنچ کر اس نے جیسے ہی اس ڈبے پہ لکھی تحریر پڑھی اسکی آنکھوں سے شعلے لپکنے لگے... Kitab Nagri

تحریر اسکی سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن وہ نام... وہ نام اسکی رگوں میں بہتے خون کو کھولا گیا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈبہ اٹھایا تھا اور اپنے کمرے کی بالکنی میں جا کر پوری قوت کے ساتھ اسے زمین پہ دے مارا تھا منحوس ہو تم... ساری دنیا کے سب سے بڑے منحوس.. میری زندگی برباد کر دی تم نے... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا.... کبھی بھی نہیں... تم نے میرا ہر رشتہ سپوا نل کر دیا تم نے میری بہن کو مجھ سے دور کر دیا... تم کیوں آئے ہماری زندگی میں کیوں کیوں.. کیوں.. وہ اپنی بالکنی میں کھڑا چلا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم نے سب برباد کر دیا .. سب کچھ چھین لیا ہم سے .. ہماری فیملی تھی .. ہم خوش تھے .. تم جس دن سے آئے  
ہو سب ختم ہو گیا تم نے .. سب خراب کر دیا سب سپوائٹل کر دیا ... کیوں کیا تم نے ایسا؟  
وہ چلا چلا کر تھک گیا تھا تب ہی بالکنی کی گرل کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھتا چلا گیا  
دکھتے جسم میں اب دکھتے دل کا درد بھی شامل ہو گیا تھا  
اگر معراج سلطان کے جانے سے کسی کا سب سے زیادہ نقصان ہوا تھا تو وہ حسن سلطان تھا

ہسپتال کی راہداری میں چلتی ہالے کا دل رک رک کر چل رہا تھا وہ اپنی گاڑی میں آئی تھی عمر اسکے پیچھے ہی آیا تھا  
ہالے نے نوٹ نہیں کیا تھا یا شاید کرنا نہیں چاہتی تھی تھوڑی دور چلنے کے بعد اسکو سامنے سے ہی مہر ماہ کھڑی نظر  
آئی ہالے نے آج اسکو اتنے دن بعد دیکھا تھا  
www.kitabnagri.com

وہ اسکی ماں جانی نہیں تھی لیکن پھر بھی ان دونوں بہنوں کی محبت مثالی تھی مہر کو سامنے دیکھ کر اسے اپنے دل  
میں سکون سا پڑتا محسوس کیا

اسی وقت مہر کی نظر بھی اس پہ پڑی تھی اسکی آنکھیں سپاٹ تھی ہالے قدم قدم چلتی اسکے قریب جا رہی تھی  
ایک ایک قدم جیسے بھاری تھا ایسا لگتا تھا جیسے صدیوں بعد اسکو دیکھا ہو

## Posted On Kitab Nagri

مہر کے قریب پہنچ کر وہ سیدھا اسکے گلے لگ گئی تھی ایک سکون سا تھا جو اسکو نصیب ہوا تھا جبکہ مہر بت بنی کھڑی تھی اسکے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی... چند لمحوں بعد وہ جیسے بولنے کے قابل ہوئی تھی مجھے.. مجبور.. کیا گیا تھا.. ہالے.. اس رات اس نکاح کے لئے... مجھے مجبور کیا گیا... تھا مجھے معاف کرنا.. وہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی

ہالے نرمی سے اس سے الگ ہوئی تھی.. اسکے دونوں ہاتھ اوپر کر کے لبوں سے لگائے تھے  
محبت سے عقیدت سے اور پھر بولنا شروع کیا تھا

میں نے بابا کے بعد اگر کسی کو سب سے زیادہ مس کیا تو وہ آپ ہیں..  
مجھے بابا سے بچھڑنے کے بعد اگر کسی کے جدا ہونے کا دکھ ہے تو سب سے زیادہ آپ کا ہے  
میں بابا کے بعد اگر کسی سے محبت کرتی ہوں تو وہ آپ ہیں.. آپ کو ہالے کا قتل بھی معاف ہے آپ میں ایسے ہزار  
سفیر سلطان آپ کے سر سے وار کر پھینک سکتی ہوں  
ہالے اسکے ہاتھوں کو تھامے نرمی محبت اور جتانے لہجے میں کہہ رہی تھی

لیکن پھر بھی وہ تمہاری محبت ہے ہالے... میں وہ ابھی کچھ اور بھی کہتی جب ہالے نے اسکی بات کاٹ دی  
"تھا.. کبھی کسی دور میں وہ میری محبت تھا.. اب نہیں جس لمحے اس نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تھا میں نے اسی لمحے  
اپنے دل سے اسکی محبت اٹھادی تھی... میرے دل کے تخت سے میں نے انکو بازو پکڑ کر اٹھایا تھا.. میں نے انکی  
محبت اپنے دل سے نوچ کر پھینک دی تھی... اب وہ میرے لئے صرف میری بہن کا شوہر ہے آپ کو پتہ ہے

## Posted On Kitab Nagri

میں اتنے دنوں میں کئی رشتوں کے لئے روئی ہوں یہاں تک کہ چچی کے لئے بھی یہاں تک کہ برونو (حسن کا پالتو کتا) کے لئے بھی ... لیکن ایک بار بھی میری آنکھوں سے سفیر کے نام کا آنسو نہیں گرا اگر تاہی نہیں ہے میں کھری بندی ہوں ... دو غلوں اور بزدلوں کو دل میں جگہ نہیں دیتی میں اس مرد کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتی جو بھری محفل میں مجھ سے میرے کردار کی پاکیزگی مانگے ... اس وقت اس دن اسکو چاہیے تھا کہ میرے لئے اسٹینڈ لے وہ اگر لے لیتا تو آج حالات مختلف ہوتے لیکن مجھے اس بات کا دکھ بھی نہیں ہے اسکی اپنی مجبوری ہوگی .. میں بس آپ کو ایک بات بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں اسکی زندگی سے gracefully exit کر چکی ہوں اب وہ آپ کے ساتھ ہو یا کسی اور کے ساتھ مجھے فرق نہیں پڑتا اور آپ آئندہ مجھ سے اس بارے میں بات مت کیجئے گا مجھے یہ بتائیں دادا جان کہاں ہیں اب کیسے ہیں ؟ .. وہ بول کر خاموش ہوئی تھی اب اسے یہ یاد آ گیا تھا کہ وہ یہاں آئی کیوں تھی

پیر لائیز ہو چکے ہیں تمہارے دادا جان مزید تمہاری بد کرداری کا بوجھ اپنی نحیف ٹانگوں پہ نہیں اٹھا سکے مہر کے بجائے پلر کو اوٹ سے نکلتا سفیر کہہ رہا تھا

ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں

کیا بکو اس ہے یہ ... ایسا کیا ہوا ہے کیسے ہو سکتا ہے یہ وہ تو .. وہ تو بالکل ٹھیک تھے .. یہ سب کیسے ہوا کیا ہوا؟ وہ بوکھلا ہی تو گئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

وہ جن قدموں نے اسے قدم قدم چلنا سکھایا تھا .. اب وہ حرکت نہیں کر سکتے یہ خیال ہی اسکے لئے سوہان روح تھا

دیکھو تو ذرا کہہ کون رہا ہے ... جب سارے شہر میں ہماری عزت کو نیلام کیا تھا کیا تب تمہیں پتہ نہیں تھا کہ ایک دن یہ بھی ہو گا ... اپنے اس عاشق کے ساتھ گھومتے ہوئے اور رات گزارتے ہوئے اس سب کے بارے میں

نہیں سوچا تھا ہاں؟ وہ پھنکار رہا تھا

ہالے نے افسوس سے اسکو دیکھا تھا

وہ کہیں سے بھی foreign qualified

بہترین اکیڈمک ریکارڈ رکھنے والا مختلف دعوتوں اور سیمینار پہ مدعو ہونے والے ملکی اور غیر ملکی بزنس مینز کے ساتھ ڈیلز کرنے والا سفیر سلطان نہیں لگ رہا تھا وہ ایک سطحی اور جاہل مرد لگ رہا تھا بلکہ ہالے نے اسکے جیسا

پڑھا لکھا جاہل کہیں نہیں دیکھا تھا

اسی وقت اسکے عین عقب میں عمر حیات آکر کھڑا ہوا تھا وہ ہالے کے ساتھ ہی آیا تھا لیکن اوپر آنے کی بجائے وہ کہیں اور چلا گیا تھا

میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی سفیر مجھے بس دادا جان کی کنڈیشن معلوم کرنی ہے اور پھر میں یہاں سے چلی جاؤں گی اور اگلی بار میرے کردار کے بارے میں بات مت کیجئے گا آپ کے لئے بہتر ہو گا اسکا لہجہ اجنبی تھا

## Posted On Kitab Nagri

مہر ماہ نے کچھ کہنا چاہا جب سفیر نے اسکو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا وہ دو قدم آگے آیا تھا اب وہ ہالے کے بالکل سامنے کھڑا تھا

ہالے نے بے اختیار اپنا دل ٹٹولا تھا کیا اب بھی اس شخص کے لئے کوئی جذبہ کوئی احساسات موجود تھے کیا اسکا دل اب بھی سامنے کھڑے شخص کے لئے دھڑکتا ہے؟

جواب ایک بہت بڑی "ناں" میں آیا تھا آج اسکو یقین ہو گیا تھا دل سے نوج کر نکالی گئی محبت کی پھر کوئی اوقات نہیں رہتی

کیا اب تم جیسی بد کردار لڑکیاں .. رات رات گھر سے باہر رہنے والی لڑکیاں مجھے سفیر سلطان کو بات کرنا سکھائیں گی تم نے تو اپنے باپ کی قبر کی مٹی بھی نہیں سوکھنے دی اور آگئی اپنا حصہ لینے تم جیسی لالچی خود غرض اور گھٹیا لڑکی کو میں اپنے قریب بھی برداشت نہیں کر سکتا تم دادا جان سے ملے بغیر یہاں سے دفع ہو رہی ہو سمجھی وہ ہالے کی آنکھوں میں دیکھتا چبا کر کہہ رہا تھا

www.kitabnagri.com

عمر خاموش مگر بے چین نظروں سے انکو دیکھے گیا

ہالے اسے جواب دیئے بغیر آگے بڑھنے لگی جب سفیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا اور اسی ہاتھ سے ہالے کو مارنا چاہا

لیکن اسکا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا ہالے نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے بھاری ہاتھ کو روک لیا تھا اور پھر ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ کو جھٹکا تھا اسکی آنکھیں اس وقت کسی زخمی شیرنی کی جیسی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ تو مہر نے حیرت سے ہالے کو دیکھا تھا

ہمت کیسے ہوئی سفیر سلطان؟.. وہ شیرنی کی طرح غرائی تھی.. تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں جس پہ ہاتھ اٹھاؤ گے مارو گے ڈراؤ گے.. اگلی بار یہ ہاتھ کاٹ کر پھینک دوں گی... اپنی اوقات میں رہنا سیکھ لو اور اپنے ہاتھ پیر قابو میں رکھو..... آئندہ اگر مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کا سوچا بھی تو میں تمہارے ساتھ وہ کروں گی کہ ساری دنیا دیکھے گی.. اور اگر آئندہ تم نے میرے کردار پہ بات کی تو میں زبان سے جواب نہیں دوں گی میں سیدھا تھانے جاؤں گی وہاں تم پہ ہر اسمنٹ کا کیس کروں گی ٹویٹر پہ می ٹو کا ٹرینڈ چلاؤں گی انسٹا گرام پہ سٹوریز لگاؤں گی دو منٹ سفیر دو منٹ میں، میں تمہاری عزت کو دو کوڑی کا کر سکتی ہوں کیونکہ بقول تمہارے میں اپنی عزت کھو چکی ہوں اب مجھے کچھ کھونے کا خوف نہیں ہے لیکن تم تمہارے پاس ابھی کھونے کو نام بھی ہے اور مقام بھی سوا گلی بار.... اپنے ہاتھوں.. اور اپنی زبان کو مجھ سے دور.... رکھنا میں تم سے پٹنے کے لئے پیدا نہیں ہوئی ہوں۔ وہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سرخ آنکھوں سے بول کر آگے بڑھ گئی تھی

مہر ماہ اسکے پیچھے گئی تھی

عمر نے سفیر کو چہ چہ والی نظروں سے دیکھا تھا

سفیر اسکو آنکھوں سے سالم نگل لینا چاہتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر چند قدم آگے آیا تھا جس ہاتھ سے سفیر نے ہالے کا ہاتھ پکڑا تھا اس نے وہی ہاتھ پکڑ کر اسکو زور سے ایک جھٹکا دیا تھا اسے اپنا بازو ٹوٹا محسوس اس کے لئے یہ غیر متوقع تھا وہ بے اختیار درد کی شدت سے نیچے جھکا تھا لیکن عمر کو سامنے کھڑے دیکھ پھر سے گردن تان لی تھی... اسکا قد عمر کے قد سے ایک دو انچ چھوٹا ہی تھا عمر اس کے کان کے پاس جھکا تھا اور چباتے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا

آئندہ میری... عورت سے اس لہجے میں بات کی یا اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی... تو خدا کی قسم تمہاری ساری زندگی جیل میں گزرے میں اس عمل کو یقینی بناؤں گا..... اس سے دور رہو... میری بیوی سے دور رہو... اسے دھمکی مت سمجھنا تمہیں چاہئے کہ مجھ سے خوف کھاؤ... نامرد کہیں کا وہ اس کے قریب کھڑا حقارت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا

تمہیں پتہ بھی ہے تمہاری بیوی نے میرے ساتھ کیسا وقت گزارا ہے؟ کتنا وقت گزارا ہے؟ جاننا چاہو گے؟ سفیر زہر خند لہجے میں معنی خیز سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا

عمر کے جڑے کی رگیں تک تن گئی اس نے مٹھی بھینچ لی تھی... وہ ایک قدم مزید آگے آیا تھا اب وہ سفیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا

میری بیوی نے اپنے بچپن سے لے کر اب تک... کئی کتے پالے ہیں.. مختلف قد مختلف نسلوں کے... کون سے کتے کو.. کتنا وقت ساتھ رکھا اس کا حساب مجھے نہیں جاننا... لیکن ایک بات ہے جو میں جانتا ہوں.... تم ان سب کتوں میں سب سے زیادہ بد نسل کتے ہو.. اور ایسے کتے پتہ ہے کیا کرتے ہیں جب دو دن مالک اسکو کھانا

## Posted On Kitab Nagri

نہ ڈالے... تو وہ تیسرے دن اسی پہ بھونکنا شروع کر دیتے ہیں.. اس وقت تم اس کتے سے زیادہ کچھ نہیں ہو  
سفیر

وہ منہ پہ جو تان مارنے والے لہجے میں کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا پیچھے سفیر کا چہرہ اہانت سے سرخ ہو گیا تھا  
اسکے دل میں اب ہالے سے بدلہ لینے کی خواہش مزید جڑ پکڑ گئی تھی



ہسپتال کا کیفے ٹیریا کھچا کھچ لوگوں سے بھرا ہوا تھا وہ یہاں ہالے کے لئے کچھ کھانے کو لینے کے لئے آیا تھا  
کچھ کے ہاتھ میں کھانے پینے کی چیزیں تھی تو کچھ اپنے خالی ہاتھوں میں یہی چیزیں لینے کے لئے لائن میں کھڑے  
تھے کچھ کے چہرے جھنجھلائے ہوئے تھے شاید انکے مریضوں کی حالت اچھی نہیں تھی کچھ کے چہرے  
مطمئن تھے شاید انکے مریض شفا یاب ہوئے تھے عمر حیات کے لئے یہ منظر نیا نہیں تھا وہ ایسے



## Posted On Kitab Nagri

چہروں کو پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا ان چہروں کو دیکھتے ہوئے یکایک منظر بدلاتا تھا وہ اب ہیون ہسپتال کے کیفے ٹیریا میں کھڑا تھا

آس پاس لوگوں کا رش بھانت بھانت کی بولیاں جھنجھلائی پریشان آوازیں... بے زار چہرے کچھ روئی متورم آنکھیں کچھ دھوپ چھاؤں سے چہرے جنکی آنکھیں سرخ تھیں لیکن لب مسکراتے تھے ان سب کے بیچ کھڑا.. دے دے غصے والا چہرہ لئے کھڑا عمر حیات اسے یہاں کام کرتے ہوئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا لیکن وہ اب بھی اس ماحول کا عادی نہیں ہوا تھا اس نے ویٹر زوالا لباس پہن رکھا تھا بال ماتھے پہ بکھرے تھے آنکھوں میں دبہ دبہ غصہ اور چہرے پہ ڈھیر بے زاری آج لوگوں کا رش زیادہ تھا وہ ایک ایک ٹیبل پہ جا جا کر تھک کوفت زدہ سا ہو گیا تھا خاص طور پہ اسے تب غصہ آتا تھا جب نوجوان لڑکیاں اسے بار بار بلاتی تھیں اب انکا بھی کوئی قصور نہیں تھا اتنا مغرور اور ہینڈ سم ویٹر شاید انہوں نے پہلی بار دیکھا تھا اسی وقت اسکے ساتھی ویٹر نے اسکے ہاتھ میں دو کافی تھمائی اور اسکو ایک ٹیبل پہ بھیج دیا اس ٹیبل پہ ایک ہی آدمی بیٹھا تھا اسکی عمر کی جانب پشت تھی عمر نے سامنے سے آکر کافی کے دونوں مگ انکے سامنے رکھے اور ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر دیکھا تو ٹیبل پہ بیٹھا آدمی مسکرایا عمر مسکرا بھی نہ سکا

انہوں نے ابرو کے اشارے سے اسکو بیٹھنے کا کہا وہ بادل نحو استہ بیٹھ گیا صاف ظاہر تھا کہ وہ ناراض ہے

معراج سلطان نے اسکو افسوس سے دیکھا تھا

نام اور شکل سے تو مسلمان لگتے ہو.. سلام کرنا نہیں سیکھا؟ وہ بیٹھا سا طنز کر رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے تو مانو آگ ہی لگ گئی

ایک ہفتے سے آپ کے بچے سمبھال سمبھال کر آدھا پاگل ہو گیا ہوں اتنا روتے ہیں میں آپ کو بتا نہیں سکتا گلہ پھاڑ پھاڑ کر روتے ہیں جیسے آج اگر نہ روئے تو پھر کبھی . رونا نصیب نہ ہو گا اور کھانا . . کھانا تو اتنا کھاتے ہیں جسکی کوئی حد نہیں . . ہر گھنٹے میں کچھ نہ کچھ چاہیے ہوتا ہے . . انسان میں کوئی ادب ہوتا ہے کوئی تمیز ہوتی ہے . . میں سمجھ گیا تمہیں کھانے کو کچھ چاہیے لیکن میں کوئی جادو گر تو نہیں ہوں دودھ یا پھر . . دلیہ لانے کے لئے کچن میں جانا پڑتا ہے . . لیکن ان بد تمیز بچوں کو یہ بات سمجھ ہی نہیں آتی چیخ چیخ کر دماغ گھما دیتے ہیں وہ برہمی سے کہہ رہا تھا معراج مسکراہٹ دبائے اسکو سن رہے تھے

اور خاموش تو کبھی بیٹھتے ہی نہیں ہیں ہر وقت بولتے ہیں پہلے دن تو میرا دل کیا تھا ایک ایک کو اٹھا اٹھا کر ہیون کی چھت سے نیچے پھینکتا جاؤں لیکن پھر . . . . مجھے رحم آگیا . . بہت غصہ دلاتے ہیں بہت زیادہ لیکن خیر میں مینج کر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیتا ہوں

اس نے کہنا جاری رکھا

. اس کے بعد یہاں کیفے میں خوار ہو رہا ہوں . . . کسی کی بیوی بیمار ہے تو کسی کا بیٹا کسی کا باپ زخمی ہے تو کسی کی ماں کا شوگر ہائی ہے لیکن ان سب کو بھی اپنا غصہ اور ناراضگی یہیں نکالنی ہے مجھ پہ . . . . اور ایک آخری بات اسکے چہرے پہ جھینپ جانے کا تاثر آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ .. یہاں جو .... لڑکیاں آتی ہیں ... میں انکے آرڈر نہیں لوں گا .... عجیب انداز سے دیکھتی ہیں اور میرے بارے میں بات کرتی ہیں ... مجھے اچھا نہیں لگتا ... عورت سمجھ کر عزت کرتا ہوں ... لیکن مجھے اپنی ذات کا موضوع گفتگو ہونا پسند نہیں ہے .... سو میں بزرگ عورتوں اور مردوں کے آرڈر لوں گا لیکن لڑکیوں کے لئے آپ کسی اور سے کہہ دیں وہ انکے چہرے کو دیکھتا دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا

معراج سلطان نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا انہوں نے پہلی دفع کسی مرد کی آنکھوں میں ایسی حیا دیکھی تھی ٹھیک ہے میں بات کر لوں گا آئندہ سے یہ کام منیب دیکھ لے گا خیر یہاں پر میں ایک عزیز کو دیکھنے آیا تھا لیکن پھر یاد آیا تمہارا داخلہ بھی تو کروانا ہے تو بتاؤ کتنی رقم ہے تمہارے پاس داخلے کے لئے؟ انکا لہجہ سادہ تھا عمر اس سارے وقت میں پہلی بار ذرا خوش ہوا تھا وہ بھی دل میں پڑھائی سے اسے عشق تھا

مجھے ایگزٹ اماؤنٹ تو نہیں پتہ لیکن میرے اکاؤنٹ میں کافی پیسے ہیں ایڈ مشن .. بکس .. اور میری ہیوی بایک سب ہو جائے گا لیکن میں ایک بات آپ کو بتا دوں میرا ایڈ مشن کسی اچھے کالج میں کروائیے گا میری بیس بنے گی تو آگے جا کر css کرنا ہے مجھے وہ خوشی سے کہہ رہا تھا

معراج سلطان نے جانچتی نظروں سے اسکو دیکھا تھا

تمہارا سورس آف انکم کیا ہے؟ انہوں نے اسکو دیکھتے ہوئے سوال داغا تھا

عمر . ذرا حیران ہوا تھا

کیا میرا؟ .. میرا تو کوئی سورس آف انکم نہیں ہے

## Posted On Kitab Nagri

تو پھر وہ پیسے کس کے ہیں کہاں سے آئے؟

اماں نے میرے اکاؤنٹ میں ڈلوائے تھے ہر مہینے ڈلواتی ہیں... آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں؟ وہ اب بھی حیران تھا

تمہاری اماں؟ مہم وہی اماں جسکو چھوڑ کر سارے تعلق ختم کر کے آئے ہو؟ لیکن اسکے پیسوں پہ اب بھی تمہارا حق ہے؟ جب تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے تو تم اسکے پیسے کیوں لے رہے ہو؟ یا پھر یہ کہو کہ تم ان پیسوں کے بغیر سروائیو نہیں کر سکتے؟ کیا تم... اب بھی نفیسہ کے آسرے زندگی گزارو گے تم اپنے لئے خود کے لئے کیا کرو گے؟... اگر تم عمر تمہیں اگر نفیسہ کے پیسوں سے داخلہ کروانا ہے تو میں یہ کام نہیں کروں گا لیکن اگر تم اپنے ہاتھوں سے اپنی محنت کے دو ہزار روپے بھی مجھ لا کر دو گے تو میں... تمہارے لئے سب کچھ کروں گا... اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے مجھے جانا ہے کل پھر آؤں گا مجھے اپنا فیصلہ سنا دینا اوکے؟ وہ نرمی سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر جو سانس روکے انکوسن رہا تھا انکواٹھتے دیکھ جلدی سے بول اٹھا

لیکن وہ میری ماں ہے... میں انکے پیسے استعمال کر سکتا ہوں اگر میں کام کرنے لگا تو میری پڑھائی ڈسٹرب ہوگی میں جلد از جلد کچھ نہ کچھ بننا چاہتا ہوں تاکہ اماں کو یہاں لے آؤں اپنے پاس... ان چھوٹی موٹی نوکریوں کے اسرے میں انکو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا وہ اماں ہیں میری...

معراج نے اپنے دونوں ہاتھ میز پر رکھے تھے اور اسکی جانب جھکے تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ... تمہاری... ماں... نہیں... ہے تم... یتیم ہو... یہاں اپنے... ماں باپ کو ڈھونڈنے آئے ہو... سو تمہارے لئے بہتر ہے کہ اپنی سستی اور کاہلی کو ایک طرف رکھو اور کام کرنا شروع کرو.... تم اب مزید اس عورت سے ایک روپیہ بھی نہیں لو گے..... کیونکہ نفیسہ حیات تمہاری ماں نہیں ہے... وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چبا چبا کر بولتے سیدھے ہوئے تھے

عمر نے ٹھہر کر انکو دیکھا تھا.. معراج کو لگا شاید اب وہ کچھ اور بھی کہے گا.. اپنے حق... میں اپنی صفائی میں.. لیکن وہ مدھم آواز میں بس اتنا ہی کہہ سکا

میں... یہاں میں اپنا خاندان ڈھونڈنے ضرور آیا ہوں.. لیکن... میں انکے ساتھ نہیں جاؤں گا... میں ایک دن اپنے اصل کی طرف لوٹوں گا اپنی اماں کی طرف..... انکے علاوہ میرا کوئی خاندان نہیں ہے کوئی ماں باپ نہیں ہیں.. میں کام سے نہیں بھاگتا.. میں محنت سے نہیں بھاگتا.. میں وہی ہوں جس نے اپنی ماں کے کوکنگ سینٹر میں چولہے کے سامنے کھڑے ہو کر سخت گرمی میں کاہل سے کاہل پھوہڑ سے پھوہڑ لڑکی کو کھانا بنانا سکھایا ہے میں اپنی اماں کی جم میں سیلف ڈیفنس کلاسز دیتا رہا ہوں میں نے چھ سال کی عمر سے نئی زبانیں سیکھنی شروع کی تھیں آج مجھے اپنے ملک کی زبانوں کے علاوہ گیارہ اور زبانیں آتی ہیں میں اپنی اسکول اور کالج کی چھٹیوں میں کبھی گھر نہیں بیٹھا میں نے مختلف کورسز کئے ہیں.. میں نے قرآن کورسز کئے ہیں تفسیر تجوید... کے تمام کورسز..

وہ اپنی سیاہ زہین آنکھوں کو معراج سلطان کے چہرے پہ جمائے کہے جا رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

میں فجر میں کئی لوگوں کے گھر جا کر انکے بوڑھوں کو قرآن پڑھاتا تھا .. بلکہ پڑھاتا کم تھا سنا تا زیادہ تھا یہاں میں قرآن شروع کرتا وہاں وہ بوڑھے لوگ رونے لگتے شاید انکو آخرت یاد آتی تھی .. کبھی کبھی مجھے بھی رونا آتا کبھی ان لوگوں سے کوفت ہوتی آپ بچوں کو سمجھا لیتے ہو یہ سوچ کر کہ وہ بچے ہیں لیکن بوڑھے لوگوں سے آپ وہی طاقت وہی صبر وہی آسٹمینا وہی سب کچھ ایکسپیکٹ کرتے ہیں جیسے کہ آپ خود ہیں حالانکہ بچوں سے زیادہ بڑے بچے "بوڑھے" ہوتے ہیں میں نے ان نحیف اور مجبور عورتوں کے گھر جا کر کھانے بنائے ہیں جنکی بہو بیٹیاں جاب کرتی ہیں یا پھر ہٹ دھرم اور بد تمیز تھیں لیکن ان سب جگہ جانے کے لئے میرے پاس میری ہیوی بایک ہوتی تھی میرا والٹ پیسوں سے بھرا ہوتا میرے پاس "وقت" ہوتا تھا میں کاہل اور سست نہ پہلے تھا نہ اب ہوں فرق صرف یہ ہے کہ میری اماں نے مجھ سے ذہنی مشقت کروائی تھی آپ مجھ سے جسمانی مشقت کروا رہے ہیں

بات یہ نہیں ہے کہ میں یہ نہیں کر سکتا بات یہ بھی نہیں ہے کہ مجھے دوبارہ ویسے کمفرٹس چاہئیں بات صرف یہ ہے کہ میں صرف اور صرف "جلدی" میں ہوں ... مجھے جلد از جلد کچھ کرنا ہے کچھ کمانا ہے ... تاکہ میں اپنی اماں کے ساتھ رہوں ... سازشی لوگوں سے دور جھوٹے لوگوں سے پرے .. کچھ بن جاؤں تاکہ اماں کو کھلا سکوں انکے خرچے اٹھا سکوں آئندہ آپ مجھے یہ مت کہئے گا کہ میں انکا بیٹا نہیں ہوں ... اگر کبھی بھولے سے بھی یہ خیال ذہن میں آجائے تو میری ایک بات یاد رکھیے گا

## Posted On Kitab Nagri

میں... عمر حیات ہوں... میں.. اپنی اماں کا بیٹا ہوں.. اور میں کرائی بے بی نہیں ہوں میرے بازو کام کر سکتے ہیں میری آنکھیں جاگ سکتی ہیں میرا ذہن بیدار رہ سکتا ہے اور آپ نے جو کروانا ہے کروائیں میں تیار ہوں میرے پاس وقت ہے وہ بول کر رکنا نہیں تھا کرسی سے اٹھ کر تیز تیز چلتا وہاں سے نکل گیا تھا پیچھے معراج سلطان کے قریب ایک ہیون میں آیا کے طور پہ کام کرنے والی عورت آکر کھڑی ہوئی تھی انکی آنکھوں میں افسوس تھا

اس بچے کے ساتھ کیوں کر رہے ہیں ایسا؟.. آپ کو لگتا ہے یہ سہ لے گا؟ انکی آواز میں رنج تھا معراج ہلکے سے مسکرائے تھے

میں اسے اسکے پیروں پہ کھڑا کر رہا ہوں.. آپا.. اسی لڑکے کی اماں کہتی ہے اگر عورت کو.. آزمانا ہو تو اس سے زیور چھین لو.. اگر اسکے بعد بھی ڈٹی رہی تو اصلی ہوگی اور اگر مرد کو آزمانا ہو تو پیسہ کھینچ لو... اگر اصلی ہو تو پھر سے اٹھ کھڑا ہو گا ورنہ بھر بھری دیوار کی طرح ڈھے جائے گا میں بس دیکھنا چاہتا ہوں وہ بھر بھری دیوار ہے یا اصلی مرد

اسکی آنکھوں کے سامنے یہ منظر مزید چلتا اگر کوئی اسکے پیچھے سے آکر اسکے کندھے پہ ہاتھ نہ رکھتا عمر نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا اب اسکے سامنے سانولی رنگت اور گرے آنکھوں والا نوجوان کھڑا تھا اسکی آنکھوں میں سرد سا تاثر تھا عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے تھے

اب نہ جانے ہارون شاہد اسکے پاس کیوں آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ سمندر کنارے ایک بڑے سے پتھر پہ بیٹھی ہوئی تھی بال ہوا سے اڑاڑ کر چہرے پہ آرہے تھے جنہیں ہٹانے کی زحمت وہ فلحال نہیں کر رہی تھی وہ کسی آرٹسٹ کی بنائی گئی سب سے محبوب پینٹنگ لگ رہی تھی لیکن ادھوری اسکی اداس آنکھیں کسی غیر مرئی نکتے پہ جمی تھیں آس پاس سے گزرتے لوگ اسکو دیکھ رہے تھے کچھ کی نگاہوں میں ستائش تھی تو کچھ کی نگاہوں میں ناپسندیدگی ان سب کے برعکس اسکے عقب میں کھڑے ایک سیاہ آنکھوں والے شخص کی نظروں میں بس فکر تھی یہ لڑکی اسکے لئے اتنی ضروری ہو جائے گی یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ ہسپتال میں یوسف سلطان سے ملے بغیر واپس آگئی تھی مہر نے لاکھ کہا کہ اندر چل کر دیکھ لو لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھوڑی دیر دور سے دادا جان کو دیکھنے کے بعد وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر یہاں آگئی تھی عمر اس کے پیچھے آیا تھا

وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسکے قریب رکھے ایک پتھر پہ بیٹھ گیا تھا اب کے گزرتے لوگوں کی نگاہوں میں "رشک" بھی شامل ہو گیا تھا پینٹنگ مکمل ہو گئی تھی آرٹسٹ کی جیسے محنت وصول ہو گئی ہو

آپ کے دادا.. انکو ضرورت تھی آپ کی انہوں نے کئی بار آپ کا پوچھا ہے آپ کو پتہ ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے بولنا شروع کیا تھا

ہالے نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں آج نفرت بے زاری کچھ بھی نہیں تھی .... بس ایک بے بسی بھری الجھن تھی

اللہ کیسا ہوتا ہے عمر؟ ... وہ اسکے چہرے پہ نظریں جمائے عجیب سے لہجے میں پوچھ رہی تھی کون سی نفرت کہاں کا انتقام اس وقت اسے کچھ یاد نہیں تھا وہ بہت بری طرح ڈسٹرب تھی عمر چند ثانیے اسکو دیکھتا رہا اور پھر کہنا شروع کیا

اللہ بہت پیارا ہوتا ہے اللہ وہ ہوتا ہے

جو آپ کو پیدا کرتا ہے

یہ مت کہئے گا کہ یہ کوئی عام سی بات ہے اگر ہم ایک پودا بھی اگاتے ہیں تو اس میں کتنا وقت محنت اور محبت لگتی ہے .. اور یہ عام بات نہیں ہوتی .... وہی جو آپ کو کھلاتا ہے پلاتا ہے ...

کھلانا پلانا آسان نہیں ہوتا اسکے لئے ... ظرف چاہیے ہوتا ہے آپ کسی کے گھر چلے جاؤ وہ آپکو دو دن کھلائے گا

تین دن کھلائے گا ایک مہینہ ایک سال کھلائے گا لیکن آخر وہ بے زار ہو جائے گا .... تھک جائے گا ...

اکتا جائے گا . خدا نہیں تھکتا . نہیں بے زار ہوتا .. نہیں اکتاتا کیونکہ خدا ظرف والا ہے

اللہ وہ ہے جو آپ کو بیماری اور صحت دیتا ہے ...

## Posted On Kitab Nagri

اب آپ کہیں گی بیماری؟.. خدا بیماری دیتا ہے .. یہ کیسا خدا ہے جو ہمیں نقاہت زدہ کر دیتا ہے ... جو ہمیں تکلیف دیتا ہے لیکن اگر سوچا جائے تو بیماری نعمت ہے .. ہم بیماری میں جتنا اللہ کے قریب ہو جاتے ہیں اتنا کبھی کسی فیز میں نہیں ہوتے ... بیماری میں ہمیں لگتا ہے ہم مر جائیں گے .. تب ہمیں خدا یاد آتا ہے ... ہم مغفرت مانگتے ہیں ... ہم درد سے راحت مانگتے ہیں آپ نے دیکھا ہو گا کوئی بھی بیمار انسان جب کراہتا ہے تو اسکے منہ سے ایک ہی آواز نکلتی ہے . ایک ہی نام نکلتا ہے

اللہ ..... بس اللہ

تو بیماری ہمیں ہمارے اللہ سے قریب کرتی ہے

وہ بول رہا تھا اور ہالے پلک جھپکائے بغیر اسکو سن رہی تھی

اللہ وہ ہے جو آپ کو کبھی جج نہیں کرتا ... آپ چاہے اسکی جتنی مرضی نافرمانی کریں جتنا مرضی اس سے دور

رہیں ایک بار جب آپ سچے دل سے اسکے پاس جائیں گے وہ آپ سے ناراض نہیں ہو گا .... وہ سمیٹ لے گا ...

وہ نہیں کہے گا کہ اب کیوں آئے ہو .. وہ طعنہ نہیں دے گا .. وہ آپ سے صفائی نہیں مانگے گا ... وہ آپ

سے گواہی نہیں لے گا ... وہ بس کہے گا .. آگئے ہو؟ دنیا سے تھک گئے ہو؟ کیا اب میرے ہو؟ لو آؤ میں اب

بھی تمہارا ہوں ... میں اب بھی تم سے محبت کرتا ہوں .....

کوئی انسان ایسا نہیں کرتا ... ہر انسان جج کرتا ہے کسی نہ کسی طریقے سے کبھی نہ کبھی کرتا ہے .... آپ اسکے

ساتھ برا کرو وہ اس بات کو دل میں رکھتا ہے کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی کو نے میں ... جب آپ اس سے معافی



## Posted On Kitab Nagri

مانگیں گے... وہ آپ کا پچھلا قصور پچھلی غلطی ضرور یاد دلائے گا... سب نہیں دلائیں گے لیکن سو میں سے  
ننانوے انسان... آپ کا قصور آپ کو یاد دلائیں گے....

زرد رنگ کے لباس والی لڑکی اس خوبصورت لہجے والے آدمی کو سن رہی تھی محویت سے..

آپ چاہے جتنے مرضی دوست بنالو آپ کا سچا دوست اللہ ہی رہتا ہے... وہ ایسا دوست ہے جو رات کے تین بجے  
بھی آپ کو سنتا ہے جو تپتی دوپہر میں بھی سنتا ہے... جو سخت سردی میں بھی سنتا ہے وہ کبھی آنسوؤں کا کبھی  
آپ کے غم کا مذاق نہیں بناتا... دو کبھی آپ کی ماضی کی بے وقوفی پہ ہنستا نہیں ہے... وہ آپ کے راز فاش  
نہیں کرتا.. وہ آپ کو لوگوں کے سامنے ڈسکس نہیں کرتا... آپ کی ذات کا مذاق نہیں بناتا اللہ بڑا ہی نوبل  
دوست ہے... وہ آپ کو کونکے سے بچا کر آپ کے ہاتھ میں سونا تھما دیتا ہے مختصر یہ کہ جو ذات.. ظرف والا ہو  
جج مینٹل نہ ہو... سیکرٹ کیپر ہو.. ہمدرد ہو.. طعنے نہ دے... گلہ نہ کرے... ذرا ذرا سی بات پہ روٹھے نہ  
بڑی بڑی باتوں پہ معاف کر دے... ہر غم ہر مشکل میں آپ کے ساتھ ہو ایسی ذات تو بہت نوبل ہوئی ناں؟

www.kitabnagri.com

سو میرے حساب سے اللہ بہت پیارا ہے

وہ بول کر خاموش ہو گیا تھا

ہالے نے چہرہ آگے کیا تھا آواز سرگوشی جتنی مدھم کر لی تھی سمندر کی لہروں کے شور میں... اسکی آواز عمر کے  
کانوں تک پہنچی تھی

کیا.. خدا واقعی exist کرتا ہے؟.. اسکی آنکھوں میں بے چینی تھی... خوف تھا..

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے منہ پہ جیسے کسی نے اینٹ دے ماری ہو

(معراج سلطان کی بیٹی کو خدا کے ہونے پہ شک ہے؟)

گگ . کیا . کیا . مطلب ؟ اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا اس کا چہرہ یکدم پیلا پڑنے لگا تھا

میں جس دن سے اغوا ہوئی ہوں ... میں نے نمازیں پڑھنا چھوڑ دی ہیں .... میں دعا نہیں مانگ سکتی ... کیونکہ

مجھے دل سے یہ یقین نہیں ہے کہ وہ کبھی قبول ہوں گی .. شروع کے کچھ دنوں میں میں نے اسے بہت یاد کیا

بہت پکارا ... لیکن جیسے بے سد کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا اس نے تو میری ایک بار بھی نہیں سنی .. وہ ہوتا تو میں اغوا

نہ ہوتی میری عزت نہ خراب ہوتی . وہ ہوتا تو میرا چچا میرے باپ کو قتل نہ کرتا میں اتنی اچھی مسلمان نہیں

ہوں لیکن میرا باپ .. میرے باپ کو تو خدا سے بہت محبت تھی انہوں نے تو اللہ کی محبت میں کتنا کچھ کیا تھا کتنے

سالوں سے انکی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی تھی لیکن اللہ نے انکو قتل ہونے دیا کیوں؟

عمر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ بس دم سادھے اسکو سنے گیا

بابا کے بعد مرے پاس میرا بھائی تھا میرا دوست تھا مجھ سے وہ دونوں بھی چھن گئے .. اور سب سے آخر میں

میرے دادا اللہ نے انکو مفلوج کر دیا .... کیا اسے مجھ پہ رحم نہیں آتا؟ ... وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے میں

نے سنا ہے اگر وہ ہوتا اور واقعی اتنا پیار کرتا تو مجھے اس طرح اکیلا نہ چھوڑتا ... نہ جانے کیوں مجھے لگتا ہے اگر خدا

ہوتا تو میرا خاندان نہ ٹوٹنے دیتا ... وہ ہوتا تو مجھ سمجھال لیتا جو صفات خدا کی تم نے سنائی ہے میری باری پہ تو

ایسا کچھ نہیں ہوا ... یا تو پھر وہ ہے نہیں .... یا پھر وہ میرے "لئے" نہیں ہے تم بتاؤ نہ عمر ... میں کیا کروں؟ کیا

## Posted On Kitab Nagri

تم مجھے ملحد ہونے سے بچا سکتے ہو؟... ذرا دیر کو نفرت اور انتقام کو ایک طرف رکھ کر بتاؤ کیا میری واپسی ممکن ہے؟... میں ملحد نہیں بننا چاہتی..... میرا دل یہ نہیں چاہتا... میری روح کو اس لفظ سے کراہیت آتی ہے لیکن میں کیا کروں... کہ مجھے خدا کے ہونے پہ یقین آجائے.... میں بڑی مشکل میں ہوں... میں بڑی بے بس ہو گئی ہوں.. میں بہت شرمندہ ہوں مجھے بتاؤ میری واپسی کیسے ہوگی؟؟

عمر بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا تھا اسکی رنگت متغیر ہو چکی تھی.... وہ پینٹنگ کو ادھورا چھوڑ کر آرٹسٹ کے آرٹ کی تذلیل سی کرتا وہاں سے جا چکا تھا

پیچھے ہالے سلطان اس پتھر پہ تنہا بیٹھی رہ گئی

اس سے تھوڑا دور ذرا فاصلے پہ کھڑا عمر حیات موبائل کان سے لگائے کسی کو بار بار کال کر رہا تھا اسکے چہرے کے تاثرات نارمل نہیں تھے وہ شدید ڈسٹرب تھا

اسی وقت اس نے ایک بار پھر کال ملائی جو کہ پک کر لی گئی

ہیلو کہاں تھیں آپ؟ میں کب سے ٹرائی کر رہا ہوں وہ چھوٹے ہی بولا تھا

اسکی آواز ساحل سمندر سے سفر کرتی چھوٹے باغیچے والے گھر میں کر سی پہ بیٹھی نفیسہ حیات کے کانوں تک گئی تھی

میں نماز پڑھ رہی تھی بیٹے کیا کوئی کام ہے؟ انہوں نے نرمی سے جواب دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں بہت پریشان ہوں بہت زیادہ ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں ہے میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے  
میں کیا کروں؟ اسکی آواز میں بے قراری تھی

کیا ہالے کے حوالے سے پریشان ہو؟

آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟ اس نے جیسے ہار کر سوال کیا تھا

کیونکہ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ تمہیں کچھ پتہ نہیں ہے اور تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہے.. یہ اس رات  
بھی ہوا تھا جس رات معراج سلطان کا قتل ہوا تھا دو لوگ ہیں جو تمہیں بھی لا جواب کر سکتے ہیں ایک معراج  
سلطان دوسرا انکی بیٹی اب بتاؤ انکی بیٹی نے کیا کہا ہے؟ وہ سہولت سے پوچھ رہی تھیں

عمر نے کنپٹی سہلائی تھی اور جواب دینے کو الفاظ متجمع کئے کچھ دیر بعد وہ بولا تو اسکے لہجے میں دل کو چیر دینے والا  
دکھ تھا

Kitab Nagri  
اسلام علیکم

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

وہ .. وہ کہتی ہے کہ ... اسکو خدا کے ہونے پہ شک ہے .. معراج سلطان کی بیٹی ... نفیسہ حیات کی بہو .. عمر حیات کی بیوی کو خدا کے ہونے پہ شک ہے ... یہ غم یہ دکھ میرے لئے بڑا ہے معراج سلطان کے قتل سے بھی بڑا ..... میں اسکو ایسے نہیں دیکھ سکتا ... آپ سمجھیں وہ صرف میری بیوی نہیں ہے اس سے میرے کئی تعلق ہیں اسکا چہرہ میری ماں سے ملتا ہے ... اسکا خون ... میرے سب سے عزیز میرے محسن سے ملتا ہے ... وہ میرے لئے کیا ہے . کوئی نہیں سمجھ سکتا ... وہ تکلیف میں ہے اور اسکی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے .... یہ خدا نے مجھے کیسا بے بس کر دیا ہے .. وہ موبائل کان سے لگائے چہرہ اوپر کئے دکھ سے کہہ رہا تھا

نفیسہ البتہ اب بھی پرسکون تھیں

کیا وہ کسی اور کو خدا مانتی ہے؟ وہ اپنے ازلی پرسکون لہجے میں پوچھ رہی تھی

نہیں ہرگز نہیں وہ ترنت بولا تھا



## Posted On Kitab Nagri

کیا وہ... خدا کو نہ ماننے پہ شرمندہ ہے؟ کیا وہ اپنے گناہ کو own کرتی ہے یا پھر کسی اور کو اپنی گمراہی کا الزام دیتی ہے؟

وہ بہت شرمندہ ہے.. بہت زیادہ... وہ یہ سب نہیں چاہتی.. خود کو بدلنا چاہتی ہے... اور وہ کسی کو بھی الزام نہیں دیتی وہ اپنے گناہ کو own کرتی ہے.. وہ کسی پہ بھی الزام نہیں لگا رہی لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہی ہیں مجھے یہ بتائیں اسکی واپسی ممکن ہے یا نہیں وہ جھنجھلا سا گیا تھا

نفیسہ کے چہرے کا اطمینان اب مزید بڑھاتا تھا

اسکی واپسی ممکن ہے بیٹے.. ہر ایک کی واپسی ممکن ہوتی ہے جب تک نبض چلتی ہے ہر گناہ کی معافی ممکن ہے خدا کو نہ ماننا اتنا بڑا گناہ نہیں ہوتا جتنا کسی اور کو کسی اور ذات کو خدا مان لینا گناہ ہوتا ہے... تمہاری بیوی بس خدا سے ناراض ہے یہ بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے لیکن واپسی ممکن ہے

دوسری بات وہ اپنا گناہ own کرتی ہے اور اس سے زیادہ اچھی بات کوئی ہو ہی نہیں سکتی ایسے سمجھو کہ اسے واپسی کے سفر کے لئے سواری مل گئی ہے اپنا گناہ نہ ماننا اللہ کی طرف جانے والی سب سے بڑی رکاوٹ ہوتا ہے

عمر فون سے ابھرتی آواز کو غور سے سن رہا تھا نفیسہ کہہ رہی تھیں.....

گناہ سے زیادہ بڑا گناہ پتہ ہی کیا ہوتا ہے؟... وہ چند لمحے کی تھیں پھر بولنا جاری رکھا

## Posted On Kitab Nagri

گناہ سے بڑا گناہ ہوتا ہے "جسٹیفیکیشن" اپنے گناہ کی جسٹیفیکیشن... جو شخص یہ کہتا رہتا ہے کہ جی مجھ سے تو فلاں آدمی کی باتوں نے یہ کروادیا میں نے تو فلاں مجبوری میں یہ کیا.. میں تو یہ کبھی نہیں کرتا اگر میرا محبوب شخص مجھ سے یہ نہیں کہتا... یہ غلط ہے یہ غلط سے بھی زیادہ غلط ہے

آپ سے گناہ ہو گیا اسکو own کروا اللہ کے سامنے معافی شرمندگی اور ندامت سے... میں یہ نہیں کہہ رہی کہ فخر یہ ساری دنیا کے سامنے کہتے پھر وہ کہ ہم نے تو بھائی جھوٹ بولے ہم نے کیا زنا.. ہم نے پی ہے شراب... ہم نے کھیلایا ہے جو انہیں.. یہ غلط طریقہ ہے گناہ کو own کرنے کا مطلب ہے کہ بس اللہ کے سامنے صرف اللہ کے سامنے اسکی معافی مانگو آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرو.... اللہ سے کہو

میں نے یہ کیا اللہ یہ مجھ سے ہو گیا میں شرمندہ ہوں آئندہ نہ کرنے کے لئے.. کوشاں ہوں لیکن یہ بس میں نے کیا ہے کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر نہیں کروایا اور اگر ہاتھ پکڑ کر روایا تب بھی میں اسے نہیں خود کو الزام دوں گا اپنے کمزور ایمان اور بے لگام نفس کو الزام دوں گا جو کچھ بھی ہوا ہے اللہ وہ میں نے کیا میں کم عمر تھا نادان تھا گمراہ تھا یا پھر میرے دل پہ مہر تھی کچھ بھی تھا یہ مجھ سے ہو گیا اور اب میں اس پہ شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دیں کیونکہ آپ کر سکتے ہیں مجھے بھٹکنے سے بچالیں کیونکہ آپ بچا سکتے ہیں میرے دل کو ہیل کر دیں کیونکہ یہ آپ کے اختیار میں ہے مختصر یہ کہ تمہاری بیوی شرمندہ بھی ہے اور اپنا گناہ own بھی کرتی ہے وہ واپس آجائے گی مبارک ہو اسکی واپسی ممکن ہے

عمر نے بے اختیار گہری سانس بھری تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں اسکے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ وہ تکان سے پوچھ رہا تھا

نفیسہ .. کے لہجے میں تعجب در آیا تھا

تم؟ .. تم کیا کر سکتے ہو؟ وہ کوئی اسکول یا کالج سے کھوئی ہوئی لڑکی نہیں ہے بیٹے یہ اسکا اللہ تک جانے کا سفر ہے اس میں تم کچھ نہیں کر سکتے جو کرنا ہے اسکے دل کو اور اسے خود کرنا ہے کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو اللہ سے نہیں ملا سکتا اللہ اور بندے کا تعلق بہت پر سنل ہوتا ہے اس میں کوئی تیسرا نہیں آتا کوئی کسی انسان کو "کہہ کر دین سے قریب نہیں کر سکتا کسی کا غم کسی کی دی ہوئی خوشی آپ کو اللہ کے قریب نہیں کر سکتی اگر کر بھی دے تو یہ وقتی ہو گا جیسے غم کم ہو گا ... آپ کی نمازوں سے خشوع ختم ہو جائے گا جیسے جیسے خوشی ماند پڑے گی .. دل دوبارہ دنیا میں لگ جائے گا لوگ کہتے ہیں نمازوں میں سکون نہیں ہے سکون کیسے آئے؟

کیا کبھی نماز کو اطاعت کے لئے پڑھا؟ کیا کبھی اسے بس اللہ کے لئے پڑھا؟

تم لوگوں نے اپنی نمازیں ایک انسان سے جوڑ لیں تم لوگوں نے اپنی عبادت کو ایک شخص کے لئے مخصوص کر دیا تم رکوع میں سجد میں دعا میں بس ایک شخص کو مانگتے ہو اسکی خوشی اسکی ناراضگی اسکا ملنا یہ سب تمہارے لئے خدا سے بڑا ہوتا گیا اگر اسے نہیں مانگتے تو اپنی کوئی ضرورت مانگتے ہو اپنا کوئی رکا ہوا کام کہتے ہو جب تک تم لوگ اپنی عبادت صرف اللہ کے لئے مخصوص نہیں کرو گے سکون نہیں آئے گا

## Posted On Kitab Nagri

اللہ بہت پوزیسو ہے وہ دوسروں کی بھیجے گئے لوگوں کو قبول نہیں کرتا وہ اپنے بندے کو خود بلاتا ہے وہ کھوٹے لوگوں سے ہمارا دل تڑوا کر ہمیں اپنے پاس بلاتا ہے طوعا یا کرہا ہمیں اسکے پاس جانا ہی ہوتا ہے

وہ ہدایت انکو دیتا ہے جو چاہتے ہیں وہ مہریں انکے دل سے ہٹاتا ہے جو اپنے دل کو توبہ سے پاک کرنا چاہتے ہوں اللہ پاک ہے وہ پاک دلوں میں بستا ہے اللہ رحم دل ہے وہ بے حس دلوں میں نہیں رہتا ایسے دلوں کو یا تو پاک کرتا ہے یا پھر کرواتا ہے تمہاری بیوی کے دل پہ بھی میل لگی ہے وہ جب چاہے گی اللہ اسکے دل سے یہ میل ہٹا دے گا وہ بول کر چپ ہوئیں تو عمر جیسے ایک ٹرانس سے نکلا

تو کیا ہم اپنے عزیز اور محبوب لوگوں کو اس طرح گمراہی کے سمندر میں غرق ہونے کے لئے چھوڑ دیں ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں؟ انکو ازیت اور تکلیف میں دیکھ کر بھی خاموش رہیں؟ وہ پوچھ رہا تھا

تم ایک کام کر سکتے ہو بس ایک "دعا" یہ عرش ہلا دیتی ہے تم سچے دل سے دعا کرو عمر جس طرح ہمارے نبی سائیں نے کی تھی جب کفر کا زور بڑھ گیا تھا جب مسلمانوں کو نمازیں تک نہیں پڑھانے دی جاتی تھی تب حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ سے دعا کی تھی کہ عمر بن حشام یا پھر عمر بن خطاب کے دل کو کفر سے پھیر دے

ان دونوں میں سے ایک کو اسلام کی طاقت بنا دے تب اللہ نے انکی دعا کے نتیجے عمر بن خطاب کا دل کفر سے پھیر دیا انکو اسلام کی طاقت بنایا جو اللہ عمر بن خطاب کا دل پھیر سکتا ہے وہ ہالے سلطان کا دل بھی پھیر سکتا ہے وہ کسی کافر کسی مسیح کا دل بھی پھیر سکتا ہے وہ یہودی اور بت پرستوں کے دل بھی پھیر سکتا ہم انبیاء جتنے نوبل نہیں ہیں ہم انکے جیسی دعائیں نہیں کر سکتے ہم انکے جیسے پاک دل نہیں لاسکتے ہم اللہ سے انکے جیسی بے غرض محبت

## Posted On Kitab Nagri

نہیں کر سکتے لیکن ہم کوشش کر سکتے ہیں دعاؤں نے کئی دل پھیرے ہیں بیٹے تم اپنے دل کو ہر غرض سے پاک کر کے دعا کرو وہ تمہاری سنے گا وہ ملائمت سے کہہ رہی تھیں

عمر حیات کو اپنی سماعتوں میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا

آپ اتنی بڑی بڑی باتوں پہ بھی اتنی ریلیکس کیسے رہ لیتی ہیں؟

سفید دوپٹے کے حالے میں مقید وہ بوڑھی ہوتی عورت مسکرائی تھیں

اگر کوئی تمہارے سامنے پہلی بار قتل کا اعتراف کرے تو پہلے تم ڈرو گے پھر غصہ کرو گے پھر تمہیں غم ہو گا لیکن

اگر چار الگ الگ لوگ آکر تم سے یہی اعتراف کریں تو تم آہستہ آہستہ اس سب کے used to

ہو جاؤ گے میں اب ان گناہوں کے اعترافوں کی عادی ہو گئی ہوں میرے سامنے کئی لوگوں نے قتل... زنا..

چوری ڈاکے... ہر قسم کے اعتراف کئے ہیں مجھ سے کئی لوگوں نے قتل کے بعد کی بے چینی رپ کی بعد کا گلٹ

ڈاکے کے بعد کی شرمندگی گھر توڑنے کے بعد کا پچھتاؤں کا اسکے علاوہ بھی کئی گناہ کئی جرائم کا اعتراف کیا ہے

www.kitabnagri.com

اب میں اس سب کی used to

ہو گئی ہوں سو مجھے فرق نہیں پڑتا میں لوگوں کو جج نہیں کرتی... جہاں تک مجھے یاد ہے عمر میں نے تمہیں بھی

ایسا ہی بنایا تھا تمہارے دل پہ بڑی بڑی باتیں اثر نہیں کرتی تھیں تم چھوٹی چھوٹی باتوں پہ پریشان نہیں ہوتے تھے

تم بڑے بڑے گناہوں پہ لوگوں کو جج نہیں کرتے تھے تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے؟ اور ایسا صرف تب ہوتا ہے



## Posted On Kitab Nagri

جب سامنے ہالے سلطان ہوتی ہے کیا تم واقعی اس لڑکی کے معاملے میں بے بس ہو گئے ہو؟ وہ ہلکی سی تشویش سے پوچھ رہی تھیں

عمر نے آنکھیں موند لی تھیں اسکی آواز دھیمی ہو گئی تھی

وہ ساحرہ ہے اس نے مجھ پہ سحر کر دیا ہے اور مجھے اسکا کوئی توڑ نہیں ملتا میں اسکے معاملے میں دنیا کا سب سے بے بس انسان ہوں . . . .

اس نے دوسری طرف سے کچھ سنے بغیر کال کاٹ دی تھی  
عجیب بے بسی تھی جس نے اسکو اپنی جکڑ میں لے رکھا تھا



دوپہر کے تقریباً دو بجے کا وقت تھا

یوسف سلطان کو ہسپتال چھوڑ کر شمس سلطان متغیر ہوتی رنگت کے ساتھ فہیم مرزا کے آفس آئے تھار سیسپشن  
ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی نے انکو روکنے کی کوشش کی تھی جسے وہ بہت بری طرح جھڑک آئے تھے صبح سے ہر نیوز  
چینل پہ ایک ہی ویڈیو چل رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ ہوں . . . . .

شمس نے کچھ دیر قبل ہی وہ ویڈیو دیکھی تھی جو کہ انکے حواس معطل کرنے کو کافی ٹھہری تھی فہیم مرزا کے آفس کا دروازہ ایک دھاڑ سے کھولتے وہ اندر داخل ہوئے تھے سامنے ہی پاور سیٹ پہ فہیم بیٹھے تھے دیوار کے ساتھ رکھے صوفے پہ نوح بیٹھا تھا

اس شاہانہ طرز کے آفس میں اے سی کی کولنگ کے باوجود عجیب جس اور گھٹن تھی نوح غیر آرام دہ تھا جبکہ فہیم کی رنگت بے طرح اڑی ہوئی تھی وہ سخت پریشان تھے شمس کو اس طرح آتے دیکھ انکے چہرے پہ ذرا دیر کو سکون سا آیا تھا وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے کونسی سلامتی کونسا مصافحہ اس وقت انکو جان کے لالے پڑے ہوئے تھے

وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر شمس کے بالکل سامنے آکر کھڑے ہو گئے تھے

یہ سب کیا ہے شمس؟.. تمہارے بھائی کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور تم اسکی پر اپرٹی آج مجھے بچنے والے تھے؟...  
تم مجھے ان سب میں پھنسانا چاہتے ہو؟.. میں تمہیں پاگل لگتا ہوں یا کر منل... میں ایک انتہائی شریف آدمی ہوں میں... قتل غنڈا گردی ان سب چیزوں میں کبھی نہیں پڑا.... مجھے اس سارے میس سے نکالو... سمجھ آئی تمہیں... وہ انکی آنکھوں میں دیکھتے چبا چبا کر کہہ رہے تھے  
شمس نے ایک ناپسندیدہ نظر ان پہ ڈالی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے یہ ویڈیو میں نے بنائی ہے؟.. تم اپنے پھنسنے کی بات کرتے ہو تم صرف خریدار ہو اس پر اپرٹی کو میں بیچ رہا ہوں .. کیا میں نہیں پھنسون گا کیا میں آزاد رہوں گا؟ تم پہ شک جانے سے پہلے مجھ پہ شک جائے گا اگر میں شمس سلطان نہ ہوتا تو اب تک پولیس مجھے میرے گھر سے اٹھا کر لے کر جا چکی ہوتی جب سے ویڈیو وائرل ہوئی ہے ایس پی نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے فون کر کر کہ وہ کہتا ہے یا تو آ کر ایف آئی آر کٹواؤں یا پھر مجبوراً وہ لوگ مجھے تھانے لے جائیں گے کیونکہ سب سے پہلا شک مجھ پہ آتا ہے

اب میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ تم جلد بازی میں آ کر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاؤ گے کم از کم تین ماہ تین ماہ تک حیون کا نام بھی اپنی زبان پہ مت لانا تب تک میں یہ سب کچھ فکس کر لوں گا وہ انکے قریب کھڑے دبا دبا غرار ہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فہیم کے کندھے ڈھیلے پڑے تھے  
تم کیا کرنے والے ہو؟ وہ سخت مضطرب تھے  
نوح خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا  
کیا ان فرعونوں کے لئے کوئی موسیٰ نہیں آئے گا؟  
شمس نے گہری سانس لی تھی

## Posted On Kitab Nagri

سب سے پہلے میں پریس کانفرنس بلاؤں گا اور اپنی پوزیشن کلیئر کروں گا اسکے بعد میں ہسپتال اور اسکے عملے پہ ایف آئی آر کٹواؤں گا اس ڈاکٹر عبدالحفیظ کو گرفتار کرواؤں گا اور اپنے بھائی کے قاتل کو ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کروں تقریباً ایک ماہ بعد میں کوئی ایسا آدمی لے آؤں گے جو میرے بھائی کے قتل کا اعتراف کر لے گا ہاں وہ آدمی پاگل ہو گا ناں کیوں کرے گا وہ ایسا یہ بھی بتا دو ذرا فہم نے انکو بیچ میں ٹوکا تھا شمس ایسے حالات میں مسکرائے تھے

شاید تم بھول رہے ہو میرا بھائی حج تھا اس نے کئی ہزار فیصلے سنائے تھے ان میں سے کوئی فیصلہ غلط بھی ہو سکتا ہے اور اسی غلط فیصلے سے کسی کی زندگی بھی تباہ ہو سکتی ہے .... اور جسکی زندگی تباہ ہوتی ہے وہ کسی کی زندگی چھین بھی سکتا ہے بس یہی کرنا ہو گا مجھے ایک کرائے کا آدمی آئے گا اور وہ قبول کرے گا کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا کیونکہ میرے بھائی نے اسکے کیس کا غلط فیصلہ سنایا تھا .... لیکن اس کام کے لئے وقت چاہیے .. مجھے انکے اس سال کے سارے کیسز دیکھنے ہوں گے اور ان سب میں سے ایک آدمی کا انتخاب کرنا ہو گا ..... بولتے بولتے وہ رکے تھے ایک نظر فہم کے پریشان چہرے کو دیکھا تھا پھر انکے قریب جا کر اپنے دونوں ہاتھ انکے کندھے پہ رکھے تھے

میں ... ہم دونوں کو اس میس سے نکال لوں گا .... میں سب کچھ فکس کر لوں گا ... ہم دونوں ... پارٹنرز ہیں . .. تمہارے مسائل میرے مسائل ہیں .... میرے مسائل تمہارے مسائل ہیں .... حل میں نکالوں یا تم فرق نہیں پڑتا بس تم .. نے پریشان نہیں ہونا ... اوکے

## Posted On Kitab Nagri

فہیم اب بھی غیر آرام دہ تھے  
تم ایسا کرو اپنی بھتیجی کو بھی ساتھ لے جاؤ کانفرنس میں... اس سے تمہاری پوزیشن کلئیر ہوگی تمہارے تعلقات  
اس سے اچھے تو ہیں ناں؟ آخر میں انہوں نے سوالیہ نظروں سے شمس کو دیکھا تھا  
شمس کی آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئی تھیں  
میں اسے ساتھ لے جاؤں گا.... بلکہ میں ایسا کرتا ہوں اسکے اغوا کا مقدمہ بھی دائر کرتا ہوں... کیا پتہ وہ سچ ہی  
کہہ رہی ہو.... وہ سوچتے ہوئے کہہ رہے تھے  
جبکہ انکی اس بات پہ فہیم مرزا کے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا  
نوح نے بے زاری سے پہلو بدلا تھا  
یعنی.. تم... مجھ پہ... مقدمہ کرو گے؟ وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولے تھے  
شمس نے اچھنبے سے انکو دیکھا تھا  
جبکہ فہیم اسی ٹھنڈے لہجے میں کہے گئے  
تم نے کہا ہم پارٹنرز ہیں میرے مسائل تمہارے مسائل ہیں.... لیکن میں اس ڈیل میں اضافہ کر دیتا ہوں  
اب سے میرے راز تمہارے راز ہیں... میرے جرائم تمہارے جرائم ہیں.... میرے گناہ تمہارے گناہ ہیں.  
تمہاری بھتیجی کو اسکی شادی کی رات میرے بھانجے نے اغوا کیا تھا... میں نے اور تمہاری بیوی نے ڈیل کی تھی.  
.. مجھے بس اسکی شادی کی رات اسے گھر نہیں پہنچنے دینا تھا اور مجھے اسکے بدلے حیون مل جاتا... میں نے مان لیا



## Posted On Kitab Nagri

لیکن میرا ہاتھ بس یہیں تک تھا وہ اے ایس پی عمر حیات ... اس سب میں کب اور کیسے شامل ہوا میں نہیں جانتا ... اب میرا راز میرا گناہ اور میرا جرم تمہاری یادداشت میں محفوظ رہنا چاہئے شمس کیونکہ ہم دونوں پارٹنرز ہیں وہ شمس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہے تھے

جبکہ شمس سلطان کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں انکے جسم کا سارا خون نچڑ گیا تھا انکی رنگت متغیر ہو گئی تھی تم ... نے .. میری . بھتیجی ... کو ... تم ... تمہاری ہمت کیسے ہوئی وہ مارے شاک کے ہکلانے لگے تھے اور پھر اگلے ہی لمحے انہوں نے فہیم کا گریبان پکڑ لیا تھا شاک کی جگہ غصے نے لے لی تھی تمہاری ... جرات کیسے ... ہوئی تم نے میرے گھر کی عزت پہ ہاتھ ڈالا ... تم نے میری معصوم بھتیجی کی عزت خراب کر دی .... کیوں کیا تم نے ایسا؟ .. وہ بری طرح غرارہے تھے نوح فوراً اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور ان دونوں کے درمیان بچاؤ کرنے لگ گیا بڑی مشکل سے اس نے شمس کو فہیم سے دور کیا تھا

تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے ... تم نے اپنے بیٹے اور بھانجے کو بھیج کر میری بھتیجی کو اغوا کروایا . . . جب میں تمہیں ایک بار کہہ چکا تھا ... جب میں نے کہا تھا ... ہیؤن تمہیں مل جائے گا ... تم نے کیوں کیا ایسا .. وہ معصوم تھی اوہ خدایا اس نے اپنے حق میں کتنی صفائیاں دی تھیں ..... تمہارے بیٹے اور بھانجے نے مل کر اسکی زندگی خراب کر دی وہ بے بسی بھرے غصے سے بلند آواز میں چلا رہے تھے

فہیم مرزانا پسندیدہ نظروں سے اسکو دیکھے گئے

## Posted On Kitab Nagri

میرے بیٹے کا نام مت لو وہ اس سب کا حصہ نہیں تھا .... انہوں نے شمس کو ٹوکا تھا

بکو اس بند کرو ... وہ پوری قوت سے چلائے تھے

میں نے خود ہالے کی شادی کی رات .. تمہارے بیٹے کو نوح کے ساتھ گاڑی میں دیکھا تھا ... جب میں اپنی بھتیجی

کو ڈھونڈ رہا تھا ... تب تمہارا بیٹا ... اور بھانجا .... دونوں ساتھ تھے وہ دونوں مجھ سے ملے تھے .... میری بھتیجی

کے مل جانے ..... کے لئے نیک تمناں دے رہے تھے ... مجھے ڈانچ دینے کی کوشش مت کرو ... اپنے بیٹے

کو مت ڈھکو ... اسکے گھٹیا اعمال مت چھپاؤ .. وہ اب چلا نہیں رہے تھے لیکن انکے لہجے میں غصہ واضح تھا

فہیم نے شاکی نظروں سے نوح کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہے ہوں "کہہ دو یہ جھوٹ ہے"

نوح نے شکستگی سے سر جھکا دیا تھا اسکا سر جھکانا شمس کے تمام الزامات کی تائید کر گیا تھا

شمس ابھی کچھ اور کہتے کہ انکے جیب میں موبائل تھر تھرا یا پاکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا تو ڈی آئی جی کالنگ

کے الفاظ جگمگائے ماتھے کو ہاتھ سے مسلتے ہوئے انہوں نے موبائل کان سے لگایا تھا اور باہر نکل گئے تھے جانے

www.kitabnagri.com

سے پہلے وہ نظروں ہی نظروں میں

"میں تمہیں دیکھ لوں گا" کہنا نہیں بھولے تھے انکے جاتے ہی فہیم جیسے حواس میں آئے تھے وہ نوح کی جانب

مڑے تھے

## Posted On Kitab Nagri

جس دروازے سے شمس گئے تھے وہ ادھ کھلا تھا اس ادھ کھلے دروازے میں نیلی سلک شرٹ پہنے بال جیل سے جمائے ایک خوش شکل سانو جوان آکر کھڑا ہوا ابھی وہ اندر داخل ہوتا کہ اندر سے آتی آوازوں پہ ٹھٹھک کر رکا

تم نے یا قوت کو اپنے ساتھ شامل کیا؟ انکی آواز میں بے یقینی تھی تم میرے بیٹے کو.. تم اسے اس سب میں کیسے گھسیٹ سکتے ہو؟... تم جانتے ہو اسکا انجام کیا ہوگا؟... تم نے مجھ سے پوچھے بغیر یہ قدم اٹھایا کیسے تم نے میرے بیٹے کو ایکسپلائٹ کیا؟ وہ نوح کے سر پہ کھڑے بری طرح چلا رہے تھے

میں ملازم ہوں اسکا وہ جو کہے گا مجھے کرنا ہوگا یہ آپ ہی نے کہا تھا اسکے راز میرے سینے کی قبر میں محفوظ رہنے چاہیے اسکی خواہش کا احترام میرے لئے ہر چیز سے زیادہ ضروری ہونا چاہیے یہ بھی آپ ہی نے کہا تھا مجھے اسکے ساتھ کتے سے زیادہ وفادار اسکے لئے شیر سے زیادہ طاقتور اور لو مڑی سے زیادہ چالاک بننا ہوگا یہ بھی آپ ہی نہ کہا تھا میں نے بس اپنا فرض نبھایا ہے اس نے ضد کی اور مجھے اسکو ساتھ لے جانا پڑا انکل میں مجبور تھا

www.kitabnagri.com

اسکا سر ہنوز جھکا ہوا تھا لہجہ مدہم تھا

وہ اپنے الفاظوں سے فہیم مرزا کے غصے کو جھاگ کی طرح بٹھا چکا تھا

اس لڑکی کو اے ایس پی کی گاڑی میں کس نے ڈالا نوح؟ مجھے یہ بتاؤ... یہ مت کہنا کہ یہ اتفاق تھا یا تم لوگوں نے یہ سب نہیں کیا... مجھے سچ بتاؤ تاکہ میں حفاظت کے لئے کوئی اقدام کر سکوں وہ سخت جھنجھلائے ہوئے تھے دروازے کے پار کھڑا یا قوت ذرا سا مسکرایا تھا اسکی مسکراہٹ بہت دلکش تھی

## Posted On Kitab Nagri

اندر نوح کہہ رہا تھا

اس اے ایس پی نے یاقوت کی پارٹی پہ ریڈ ڈالا تھا جب ہم پارکنگ میں چھپے بیٹھے تھے تب وہاں عمر حیات کی گاڑی آگئی یاقوت نے اپنا بدلہ لینے کے لئے اس لڑکی کو اے ایس پی کی گاڑی میں ڈال دیا یہ سب اسکی اپنی مرضی تھی اس نے اپنے دم پہ اپنا بدلہ لیا

یاقوت کی اٹھی ہوئی گردن میں جیسے سر یا سافٹ ہو گیا ہو اسکا چہرہ جوش سے متمنا لگا تھا (اب ڈیڈا کریں گے تعریف)

اور پھر تھپڑ کی آواز سارے آفس میں گونجی تھی فہیم کا بھاری ہاتھ نوح کے چہرے پہ چھاپ چھوڑ گیا تھا... اسکی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا وہ اسی طرح کھڑا رہا

مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے تم نے ہاں... گدھا ہوں میں پاگل ہوں.. گالی.... گالی..... تم نے میرے بیٹے کو استعمال کیا ہے... اسے اس اے ایس پی کے سامنے لے آئے ہو تم لعنت ہو تم پہ جھوٹ بولتے ہو تم...

تمہیں لگتا ہے میں یاقوت ہوں جو تمہاری باتوں میں آجاؤں گا ہاں؟.. کس نے ڈالا یہ خیال اسکے ذہن میں کیا میں نہیں جانتا؟... بتاؤ نوح کیوں کیا تم نے ایسا وہ تمہارے بھائیوں جیسا ہے تم نے اسکو استعمال کیا کیوں دھوکہ

دیا بولو..... وہ غصے سے پاگل ہونے کو تھے دوسری طرف یاقوت کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے

نوح اسکو دھوکہ نہیں دے سکتا اس نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا تھا اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر اسکو تسلی دی تھی جیسے کہہ رہا ہو "دیکھنا اب نوح کہہ دے گا یہ سب الزام ہے وہ میرا بھائی ہے وہ مجھے استعمال نہیں کر سکتا"

## Posted On Kitab Nagri

اب واپس اس ادھ کھلے دروازے سے اندر چلے چلتے ہیں

کیا تم اس لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو اگر ایسا ہے تو بتاؤ مجھے اور اگر یہ وجہ نہیں ہے تو مجھے وہ وجہ بتاؤ جسکی بنا پہ تم نے اپنے ہی بھائی کو دھوکہ دے دیا بتانا پسند کرو گے نوح مرزا .... وہ غصے سے سرخ چہرہ لئے بڑے ہی ضبط سے

پوچھ رہے تھے

نوح نے کچھ کہنے کو لب کھولے

یا قوت نے اپنے دل پہ ہاتھ کی گرفت مضبوط کر دی

فہیم مرزا کی آنکھوں میں سرخیاں بھر گئیں

میں اس سے محبت نہیں کرتا .... میں نرمین کے علاوہ کسی لڑکی سے محبت نہیں کرتا .. وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا

تھا ...

Kitab Nagri

یا قوت سانس روکے اسکو سنے گا

ہاں میں نے یا قوت کو استعمال کیا .. میں نے اسکو دھوکہ دیا .... میں نے اسکے دماغ میں اپنی بات ڈالی اس نے

دھیرے سے سر جھکا کر اقرار کیا تھا

دروازے کے پار ڈیزائنر وئیر پہنے ... برانڈ ڈجوتے .. اور مہنگی وائچ پہنے کھڑے لڑکے کا دل بری طرح ٹوٹا تھا

اسکی آنکھوں میں زخمی پن اتر تھا



## Posted On Kitab Nagri

میں اس لڑکی کے ساتھ برا نہیں ہونے دے سکتا تھا کیونکہ... مجھے ہر لڑکی میں نیرو نظر آتی ہے... نوح اب بھی بول رہا تھا یا قوت اس کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہتا تھا اسے روکنے کے لئے میرے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا مجھے یہ کرنا پڑا لیکن اس سے یا قوت کو کوئی نقصان نہیں ہوا... بلکہ وہ خوش ہے اسے لگتا ہے اس نے اپنے دم پہ اپنا بدلہ لیا ہے اور یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جس پہ پریشان ہو جائے میں عمر کو دیکھ لوں گا وہ کچھ نہیں کر سکتا میں نے سارا کام بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے آپ پلیز اب اس بات کو یہیں دفن کر دیں میں یا قوت کو کچھ نہیں ہونے دوں گا.. آپ بے فکر رہئے

فہیم اب نوح سے کچھ کہہ رہے تھے لیکن یا قوت نہیں سن رہا تھا وہ زخمی نظروں لڑکھڑاتے قدموں اور ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ وہاں سے چلا گیا ان سب میں سب سے زیادہ تکلیف دہ کیا تھا

زخمی نگاہیں؟

لڑکھڑاتے قدم؟ یا پھر

ٹوٹا ہوا دل؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

دھوپ کی شدت میں کچھ کمی آئی تھی سورج نے آگ برسانا ذرا دیر کو کم کر دیا تھا لیکن جس اب بھی موجود تھا زرد رنگ کے لباس والی لڑکی کی گاڑی اب عمر کے گھر میں داخل ہو رہی تھی اسکے پیچھے عمر کی گاڑی آئی تھی وہ دونوں ایک ساتھ گاڑی سے اترے تھے ابھی وہ اندر جاتی جب بخش بھاگتا ہوا اسکے قریب آیا اسکے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں ہالے رک گئی تھی پیچھے موبائل پہ انگلیاں چلاتا عمر بھی رکا تھا

کیا ہوا ہے ..؟ اس نے تین حرف میں سوال کو سمیٹ دیا تھا

حسن بھائی ... وہ حسن بھائی آئے ہیں اندر بیٹھے ہیں ... آپ کا انتظار کر رہے ہیں بڑے غصے میں ہیں وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا

ہالے بغیر جواب دیئے اندر چلی گئی عمر اسکے ساتھ گیا تھا

ڈرامینگ روم کا دروازہ کھولنے پر جو منظر ان کے سامنے آیا اس میں وہ سولہ سالہ لڑکا غیر آرام دہ سا ایک صوفے پہ بیٹھا تھا ... اسکے چہرے پہ زخم کا نشان تھا جیسے کسی نے مارا ہو وہ صبح والے حلیے میں نہیں تھا اب اس نے سفید شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہن رکھی تھی سیاہ بال ماتھے پہ گرے تھے اسکی آنکھوں میں سنجیدگی تھی جو کہ عمر کو دیکھ کر کوفت میں بدل گئی تھی

مجھے "تم" سے بات کرنی ہے ہالے وہ "تم" پہ زور دے کر بولا تھا وہ بات ہالے سے کر رہا تھا لیکن اسکی چھتی نظریں عمر کے چہرے پہ جمی تھیں

ہالے نے اسکی نظروں کا ارتکاز نوٹ کرتے عمر کی جانب دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ گہری سانس بھرتا باہر نکل گیا تھا جاتے ہوئے اس نے ڈرامینگ روم کا دروازہ بند کر دیا تھا (کہ آوازیں باہر ملازموں تک نہ جائیں)

اسکے جاتے ہی حسن ہالے کے عین سامنے آکر کھڑا ہوا تھا... تب ہی اسکی نظر حسن کے چہرے کے زخم پہ پڑی... وہ تشویش سے آگے کو ہوئی تھی

یہ کیا ہوا ہی حسن؟.. کسی نے مارا ہے؟ مجھے بتاؤ

وہ اب بھی بھنویں بھیچے ہوئے تھا ہالے کے سوال کا جواب دیئے بغیر اس نے اپنا موبائل اسکے آگے کیا تھا جہاں ڈاکٹر عبد الحفیظ کی وہی ویڈیو تھی

تم اس بارے میں جانتی تھی؟... وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا  
ہالے کے گلے میں گٹھی سی ابھری تھی لیکن وہ خاموش رہی

مطلب تم جانتی ہو... اس نے جیسے سمجھ کر سر ہلایا تھا

کیا میری طرح آج پتہ چلا ہے یا تم پہلے دن سے جانتی تھی؟... اسکے لہجے میں کاٹ تھی  
ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا

حسن کی آنکھوں میں زخمی پن سا اتر ا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یعنی تم پہلے سے جانتی تھی .. تم نے مجھ سے میرے باپ کے قتل کے بارے میں چھپایا ... کس نے دیا یہ حق تمہیں؟ کیا یہ میرا حق نہیں تھا کہ میں اپنے باپ کی موت کی وجہ جان سکوں .. بتاؤ ہالے کس نے دیا تمہیں یہ حق اسکی آواز بلند ہونے لگی تھی اور آنکھیں سرخ .....

ہالے بے تاثر نگاہوں کے ساتھ اسے دیکھے گئی

جتنا حق ان پہ تمہارا تھا اتنا بلکہ اس سے زیادہ حق میرا تھا .. وہ انگلی اٹھا کر بات کر رہا تھا ... اس رات میں انکے ساتھ تھا ... میں تم نہیں تھی ... کوئی نہیں تھا ... وہاں بس حسن تھا ... وہ بالکل ٹھیک ہو گئے تھے ... جب تک میں وہاں تھا وہ ٹھیک تھے .. اسکی آنکھوں میں اب پانی جمع ہونے لگا تھا تم جیسے ہی انکے پاس گئی .... وہ مر گئے ...

حسن .... وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے چلائی تھی

چیخو موت ... وہ اس سے زیادہ بلند آواز میں دھاڑا تھا

پوری رات میں انکے ساتھ تھا .. ایک منٹ بھی نہیں سویا نہ دور ہوا ... اور تم .. تم تو ... دو گھنٹے بھی انکے ساتھ نہیں رہ پائیں ... تم نے نہ جانے ایسا کیا کہا .... کہ انکو دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا ..... وہ آج اتنے دنوں سے اندر بھرا زہرا گل رہا تھا

ہالے کے دل پہ جیسے کوئی چھری چلا رہا ہو اسکی آنکھوں سے آنسو لڑھک لڑھک کر چہرے پہ پھسلتے جا رہے تھے .... حسن اب بھی بول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم... اس دن بھی ان سے ناراض ہوئیں ہالے.. تمہیں انکی بیماری کا بھی خیال نہیں آیا.... تم اس دن بھی خود غرض ہو گئیں تم انکو چھوڑ کر چلی گئیں... اور کسی نے آکر.... وہ رکاتھا آواز کپکپائی تھی... کسی نے آکر میرے باپ کو قتل کر دیا... تم انکے ساتھ رہتی تو وہ نہ مرتے.... وہ نہ قتل ہوتے... تم نے ہالے تم نے میرے باپ کو مروادیا.....

وہ ہالے کے چہرے پہ غور کیے بغیر بلند آواز اور سرخ آنکھوں کے ساتھ چلا رہا تھا.... جبکہ ہالے کے اوپر جیسے کسی نے پتھروں سے بھرا تھا لڑھکا دیا ہو.... دل کو جیسے زہر آلود خنجر سے چیر دیا ہو ازیت سی ازیت تھی تمہیں وہاں رہنا چاہیے تھا.... تمہیں بابا کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا... سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم ذمہ دار ہو اس سب کی صرف تم بابا کا قتل تمہاری وجہ سے ہوا ہے سمجھی تم سنا تم نے.... تم یکدم وہ بولتے بولتے رکا تھا

ہالے کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا آنسو اب گرنا بند ہو گئے تھے اسکی آنکھوں میں ایسا درد تھا کہ حسن کو بے اختیار اپنی کی ہوئی باتوں پہ ملال ہوا لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا

وہ کسی ریت کے مجسمے کی طرح کھڑی تھی جیسے ابھی اگر تم چھو لو تو ڈھیر ہو جائے

بابا... میری وجہ سے قتل ہوئے... تم.. سہی.. کہہ رہے ہو.. اس نے اٹک اٹک کر کہنا شروع کیا تھا

میرا یہ مطلب نہیں تھا میں غصے میں تھا ہالے آئی ایم سوری... وہ شرمندگی سے کہتے ہوئے آگے آیا

میں اگر.... اس دن وہاں سے نہ جاتی تو وہ نہ مرتے.....



## Posted On Kitab Nagri

ہالے میرا یہ مقصد نہیں تھا خدا کی قسم یہ میرے منہ سے نکل گیا ....  
وہ نہیں سن رہی تھی وہ کچھ بھی نہیں سن رہی تھی وہ بس بول رہی تھی  
اتنے دنوں سے میں خود تو تسلی دے رہی تھی دلاسا دے رہی تھی کہ اس سب میں میرا کوئی قصور نہیں ہے ....  
لیکن آج (اس نے ہچکی بھری تھی؟ آج تم نے مجھے بتا دیا کہ میں نے ..... میں نے اپنے باپ کو مروا دیا ....  
تم سہی کہتے ہو وہ میری وجہ سے قتل ہوئے ... میری ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے  
چپ ہو جاؤ ہالے ... آئی ایم سوری .... ریلی آئی ایم .... میں بس تکلیف میں تھا ... مجھے تم پہ غصہ تھا ... وہ  
اب بھی شرمندگی سے کہ رہا تھا  
میں نے ہمیشہ اپنا سوچا .... میں نے اس دن بھی بس اپنا سوچا بس اپنا .... میں نے بابا کی تکلیف نہیں دیکھی ....  
میں انکو اکیلا چھوڑ کر آگئی ....  
حسن خاموشی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے اسکو سنے گیا  
تم چلے جاؤ ... حسن جاؤ .. میری وجہ سے تمہارا نقصان ہو گیا ... اگر سوچا جائے تو میرا نقصان سب سے زیادہ  
ہوا ہے لیکن اٹس اوکے آئی ایم فائن .... اینڈ آئی ایم سوری ... میں نے تمہاری پیپی فیملی خراب کر دی لیکن  
اگر دیکھا جائے تو میں بھی اسکا حصہ تھی .... خیر میرا کیا ہے  
وہ طنزیہ سی مسکرائی تھی ...

## Posted On Kitab Nagri

تم جاؤ حسن یہاں سے چلے جاؤ... پلیز..... اسکے رکے ہوئے آنسو ایک بار پھر پھسل پھسل کر اسکے چہرے پہ  
گرنے لگے تھے

حسن نے کچھ کہنے کو لب وایکے پھر خاموشی سے لبے لبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا  
پیچھے ہالے تھی اور اسکے گہری نیند سے جھنجھوڑ کر جگایا گیا گٹ

وہ کہتی تھی وہ ملکہ ہے... آج اسے لگا تھا وہ تو کنیز بھی نہیں ہے.... صفائی کا موقع تو انکو بھی دیا جاتا ہے  
اب اگر ڈرائینگ روم سے باہر نکل کر سارا گھر لتاڑ کر عمر کے بنگلے کے باہر آؤ تو حسن ہارے ہوئے قدموں سے  
باہر نکل رہا تھا جب اپنے سامنے کھڑے عمر کو دیکھ اسکے قدم زنجیر ہوئے  
دو سال پہلے کی بات ہے... تم چودہ سال کے تھے تب وہ کہتے ہوئے اسکے قریب آ رہا تھا میں اور تمہارے بابا  
ایک کیفے میں کافی پی رہے تھے.....

Kitab Nagri (حسن کا پورا وجود کان بن گیا)

باتوں باتوں میں... تمہاری بات آئی... مجھے یاد ہے اس وقت بچ صاحب کے چہرے پہ ایک فخر سا آیا تھا  
انہوں نے مجھ سے کہا تھا

عمر.. ہالے مجھے ساری دنیا... سے زیادہ عزیز ہے میں نے اسے سارا وقت اپنے ساتھ رکھا ہے... لیکن اسکی  
ساری عادتیں یا تو یوسف سلطان جیسی ہیں یا پھر نگین جیسی لیکن میرا بیٹا حسن... وہ بالکل میرے جیسا ہے...

## Posted On Kitab Nagri

اسکا مزاج اسکا چہرہ اسکا دل... اسکا ظرف.. کوئی اگر ایک بار اسکے ساتھ بیٹھ جائے اس سے بات کر لے یا اسکو دیکھ ہی لے وہ سیدھا کہے گا

یہ معراج سلطان کا بیٹا ہے

(حسن کے گلے میں پھندہ سا اٹکا تھا)

وہ حسن کے سامنے کھڑا نرم لہجے میں کہہ رہا تھا

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں ابھی تو حسن صرف چودہ سال کا ہے تب وہ مسکرائے.. میں نے انکو ہالے کے ذکر پہ بھی ویسا مسکراتے نہیں دیکھا تھا..

انہوں نے کہا کہ حسن کا دل کھلا ہے... وہ بڑے دل کا ہے... وہ بالکل بے نیاز ہے.. وہ اگر کہیں چیخڑی کرے تو اس بات کا ذکر خود سے بھی نہیں کرتا اس رقم یا چیز کے بارے میں دوبارہ نہیں سوچتا... کہ کاش کم دیتا یا زیادہ دے دیتا ہالے ایسی نہیں ہے وہ دے تو دیتی ہے لیکن بعد میں سوچتی بہت ہے... نیکی کا بار بار ذکر چاہے وہ خود سے ہی کیوں نہ ہو انسان کو مغرور کر دیتا ہے.. وہ زرا دیر کو چپ ہوا تھا

حسن نے آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو "بولتے رہو پلیز"

عمر نے بولنا پھر شروع کیا

انہوں نے کہا کہ میرا حسن اپنی بہن کے لئے دنیا کا سب سے بہترین بھائی ہے... وہ اسکو اتنا تنگ کرتا ہے کہ ہالے رونے جیسی ہو جاتی ہے لیکن جب بھی اسکے ساتھ کوئی مسئلہ ہو کوئی پریشانی ہو وہ ہالے کے ساتھ ہوتا ہے..

## Posted On Kitab Nagri

.. وہ خود جتنا مرضی اس سے لڑ لے لیکن جب بھی فروا ہالے سے کچھ بھی کہتی ہے حسن فوراً سے پہلے دادا جان کو بتا آتا ہے کہ فروا کا منہ وہی بند کر سکتے ہیں وہ کسی غیر کے سامنے اپنی بہن سے نہیں لڑتا نہ کسی کو اپنی کو ایک لفظ کہنے دیتا ہے .... انہوں نے کہا جب وہ دونوں لڑتے ہیں تو میں ان دونوں کو جب سزا دیتا ہوں .... تو ہمیشہ ہالے کو دی ہوئی سزا حسن خود پہ لے لیتا ہے ..... وہ اپنی بہن کو کسی چیز کا قصور وار نہیں ٹھہراتا .. اسکی کی ہوئی

غلطی کا بھی نہیں ... آج لگتا ہے انہوں نے جھوٹ کہا تھا

حسن کے چہرے پہ جیسے جو تا پڑا تھا

تم نے اپنی بہن کو سب کے سامنے ذلیل کیا یہاں تک کہ گھر کے ملازمین نے بھی تمہاری آواز سنی

حسن کا سر جھک گیا تھا

وہ نرم لہجے والا شخص اب بھی کہہ رہا تھا

تم اسکی سزا اپنے سر لے لیتے تھے آج تم نے اسے اس قصور کی سزا دی ہے جو اس نے کیا بھی نہیں تھا ... تم اسے

پریشان نہیں دیکھ سکتے تھے نا؟ آج تو تم نے اسے آدھا مار دیا ہے حسن

اسکی جھکی گردن مزید جھکنے لگی تھی آنکھوں کا گلابی پن بڑھتا جا رہا تھا

تم تو اسکو دوسروں سے پروٹیکٹ کرتے تھے آج تم نے خود اسکو غیر محفوظ کر دیا ... اسکی اپنی نظروں میں .. وہ

اب خود سے خوف کھائے گی

## Posted On Kitab Nagri

تم تو اس پہ فروا کی باتوں کو برداشت نہیں کرتے تھے آج کے بعد تو گھر کے ملازم بھی اسکے بارے میں بات کریں گے... اور یہ انکا قصور نہیں ہو گا وہ لوگ باہر کی دنیا نہیں دیکھتے وہ سوشل میڈیا اور ٹی وی نہیں دیکھتے انکا واحد

"انجوائمنٹ" انکے "مالک" ہوتے ہیں اور آج تم انہیں موضوع دے آئے ہو

حسن نے سر اٹھایا تھا... الفاظ متحجب کے گردن زر اسی اٹھائی اور پہلی صفائی دی

میں ایسا نہیں تھا.... جیسا بابا نے تم سے کہا میں بالکل ویسا تھا... میں نہیں جانتا آج مجھے کیا ہو گیا.... شاید مجھے

غم تھا... یا شاید غصہ... لیکن میرا یہ مطلب نہیں تھا... اسکی آواز ہلکی اور شکستہ تھی

عمر نے افسوس سے اسکو دیکھا تھا

میں جانتا ہوں حسن.... تم وہ ہو جس نے اپنی بہن کو پڑنے والے تھپڑ خود پہ لئے... جس نے بھرے مجمع میں .

.. اپنی بہن کی بات کا یقین کیا جب کوئی بھی اسکی بات سننے کو تیار نہیں تھا... جس نے اس وقت اپنی بہن پہ یقین

کرتے ہوئے اسے اکیلے ہسپتال جانے دیا.... وہ حسن سلطان تھا معراج سلطان کا بیٹا ..

www.kitabnagri.com

یہ needy desprate اور angry bird

سالڑ کا یہ کوئی اور ہے یہ حسن نہیں ہے تمہارا غم تمہاری شخصیت کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے تم خود کو کھور ہے

ہونچے... غم کے گرد باؤنڈری بناؤ.. ورنہ یہ تمہارا وجود کھوکھلا کر دے گا... وہ تمہاری بہن ہے عورت ہے...

.. تم مرد ہو اللہ نے مرد کو عورت پہ فضیلت دی ہے مرد کو افضل بنایا ہے اسلئے نہیں کہ وہ زیادہ طاقت ور ہے .

.. اسلئے بھی نہیں کہ وہ کماتا ہے کھلاتا ہے بلکہ اس لئے کہ وہ عورت سے صلہ رحمی کرے اسکی چھوٹی چھوٹی باتوں



## Posted On Kitab Nagri

کو نظر انداز کرے .... اسے پیار اور محبت سے سمجھائے.. کبھی اگر عورت غصہ کر جائے یا لڑ جائے تو صبر کرے جب وہ ٹھنڈی ہو جائے تو اسے نرمی سے اپنا مدعا سمجھائے .... نوکروں اور بچوں کے سامنے اسکی غلطیوں پہ اسکو ذلیل نہ کرے بلکہ افضل ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ... اسے معاف کر دے . .. اسکو کمزور ہونے کا طعنہ دینے کے بجائے اسے اپنے کندھے کے ساتھ کھڑا کرے . . . چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کا الزام .... اسکو دینے بجائے مرد بن کر وہی مسائل حل کرے اصل مرد پتہ ہے کون ہوتا ہے ؟

جو اپنا غصہ اور فرسٹریشن اپنے گھر کی عورتوں پہ نہ نکالے .. کالج میں دوست سے جھگڑا ہو آفس میں باس کی ڈانٹ ہو یا نوکری کا نہ ملنا ہو ان تمام حالات کو فیس کرتے ہوئے بھی جب وہ گھر آئے تو مسکرائے کیونکہ وہ مرد ہے بلا وجہ اپنی بہن ماں بیوی بیٹی کسی پہ بھی اپنا غصہ نہ نکالے کیونکہ وہ مرد ہے اللہ نے اسے مقام دیا ہے بڑا رتبہ دیا ہے بڑے رتبے پانے کے لئے دل کو بڑا کرنا پڑتا ہے خود کو گہرا کرنا پڑتا ہے دل کے اندر ایک قبر بنانی پڑتی ہے جس میں اپنے گھر کی عورتوں کی چھوٹی تو کبھی بڑی غلطیوں کو دفن کرنا پڑتا ہے اپنے سے کمزور پہ چیخ کر چلا کر اگر تمھیں لگتا ہے کہ تم مرد کہلو اوگے لوگ تمھاری واہ واہ کریں گے تو تم غلط ہو ... افضل مرد بنو حسن .... کیونکہ تم ایک افضل مرد کے بیٹے ہو ... باظرف بنو کیونکہ تمھارا باپ ویسا تھا ... اپنا غصہ اور غم اپنے گھر کی عورتوں پہ مت نکالو کیونکہ تمھارا باپ ایسا نہیں کرتا تھا پہلا بیٹا باپ کی پر چھائی ہوتا ہے تمھیں کیا ہوتا جا رہا ہے تم ایسے تو نہیں تھے ؟

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا

کیا تم بابا کے ساتھ کافی پیتے رہے ہو؟.. وہ اسکے چہرے کو دیکھتا پوچھ رہا تھا عمر اسے اپنے لفظوں کے سحر میں جکڑ چکا تھا.... حسن کو پتہ بھی نہ چلا کب

عمر مسکرایا تھا.. گال کا گڑھا واضح ہوا تھا (اسکے دونوں گالوں میں گڑھے پڑتے تھے لیکن ایک بائیں گال میں پڑنے والا گڑھا بالکل مدھم ہوتا تھا اتنا کہ بہت غور سے دیکھنے پہ نظر آئے )

ہم ساتھ کافی پیتے رہے ہیں... کھانا کھاتے رہے ہے.... ہم نے کئی ملکوں کا سفر ساتھ کیا تھا.... ہم بہترین دوست تھے... وہ میرے لئے چائے بناتے تھے میں انکے لئے کھانا بناتا تھا انہیں فیورز دیتا تھا... ہم راتوں کو دیر تک شطرنج کھیلتے تھے تمہارے بابا ہر دفع ہار جاتے تھے.... وہ ابھی کچھ اور کہتا جب حسن نے کرنٹ کھا کر اسکو دیکھا تھا

وہ تم سے ہار جاتے تھے؟ اس نے عمر کی بات کاٹ کر تیزی سے سوال کیا تھا

ہاں وہ ہمیشہ ہار جاتے تھے... انکو اس بات کا ہمیشہ غصہ ہوتا تھا کہ وہ مجھ سے کیسے ہار جاتے ہیں.. اصل میں.. نہیں وہ تم سے نہیں ہار سکتے تم جھوٹ کہہ رہے ہو.. اس نے پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے اسکی بات کاٹ دی تھی میں تم سے بات ہی کیوں کر رہا ہوں.... مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی وہ کہتے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا جہاں ڈرائیور گاڑی میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا

اس نے ابھی گاڑی کے دروازے پہ ہاتھ رکھا ہی تھا جب ایک بار پھر عمر نے اسکو پیچھے سے پکارا

## Posted On Kitab Nagri

حسن سلطان ... تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ مجھ سے ہار نہیں سکتے؟..

حسن کے گلے گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی تھوڑی دیر بعد اسکے گلے سے پھنسی ہوئی سی آواز نکلی یہ انکافیورٹ کھیل تھا وہ گھر کے ہر فرد کے ساتھ کھلتے تھے شمس چچا .. سفیر بھائی ... دادا جان . ہارون بھائی .. مہر آپی یہاں تک کہ کئی بار بخش کے ساتھ بھی وہ کبھی کسی سے نہیں ہارے

وہ صرف ان لوگوں سے ہارتے تھے جن سے انکو بے تحاشا محبت ہوتی تھی

جیسے کہ ہالے .. وہ بس ہالے سے ہارتے تھے اور تم نے یہ بات مجھ سے تو کہہ دی ہے ہالے سے مت کہنا .. وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گی بابا کے معاملے میں بہت پوزیو ہے وہ وہ بول کر بغیر عمر کی طرف دیکھے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا

پچھلے عمر کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

اب تو یہ بات انکو بتانا مجھ پہ فرض ٹھہرا

www.kitabnagri.com

وہ بڑبڑاتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ دن اپنے ساتھ بے انتہا مسائل لایا تھا لیکن ڈاکٹر عبد الحفیظ پیرزادہ کے لئے اس سے زیادہ منحوس دن کوئی نہیں تھا انکو اپنے گھر کے باہر پولیس موبائل میں بٹھایا جا رہا تھا انکا چہرہ سفید تھا جیسے کسی گناہ گار مردے کا چہرہ ہو آنکھوں میں خالی پن ذلت ناکامی نہ جانے کیا کیا ایک ساتھ در آیا تھا

برہان انکی قمیض سے لپٹا بری طرح رو رہا تھا شمس نے ایک ہاتھ سے برہان کی انگلی تھام رکھی تھی اس پاس رپورٹرز کا جم غفیر لگا تھا دھڑ دھڑا دھڑ تصاویر اتاری جا رہی تھیں کچھ پولیس والوں نے بڑی مشکل سے انکو ڈاکٹر عبد الحفیظ کے قریب آنے سے روک رکھا تھا

ڈاکٹر عبد الحفیظ کو پولیس موبائل میں بٹھایا گیا تھا جب شمس برہان کی انگلی چھوڑ کر موبائل میں بیٹھے عبد الحفیظ کے کان کے قریب جھکے

میں تمہیں یہاں سے نکال لوں گا..... یقین کرو میرا... بس تم اپنی زبان مت کھولنا ورنہ تم جانتے ہو... تمہاری زبان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی لیکن تمہارا بیٹا... میں اسکا بہت کچھ بگاڑ سکتا ہوں.... اسکے علاوہ میں تمہاری پاک بیوی کی قبر بھی جانتا ہوں... تم جانتے ہو نہ آج کل قبر میں لیٹی عورتوں کو نکال کر انکے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟.... یقیناً تم اپنی پاک سید بیوی کی لاش کی بے حرمتی نہیں ہونے دو گے ہیں ناں؟ وہ کرخت چہرے کے ساتھ انکے کانوں میں جیسے قطرہ قطرہ تیزاب انڈیل رہے تھے

عبد الحفیظ پیرزادہ کی آنکھوں میں یکدم تکلیف ابھری تھی.... چہرے پہ ملال کا سایہ سالہرایا تھا انہوں نے شمس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بدقت کہنا شروع کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

. میں اکیس سال کا تھا جب میں نے اپنا گاؤں چھوڑا .... میں اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا انہوں نے چار شادیاں کیں ... لیکن زینہ اولاد صرف میری ماں سے ہوئی وہ بھی ایک ... واحد اولاد ...

شمس کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے وہ برہمی سے انکو جھڑکنے لگے جب عبد الحفیظ نے انکا ہاتھ تھام لیا

میں اپنے خاندان کا واحد وارث تھا گدی میری تھی ... لیکن میں نے گاؤں چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا گدی یتیم ہونے لگی ... میرا باپ پیر زادہ تھا انہوں نے رو کر مجھ سے التجا کی کہ میں نہ جاؤں میں گدی یتیم نہ کروں میں اپنے مریدوں کو بے آسرا نہ کروں میری اماں سائیں نے اپنا دوپٹہ مرے قدموں میں رکھ دیا .. میں نے اس دوپٹے کی لاج نہیں رکھی میری بہنوں نے بین کیے میں نے کان بند کر لئے ..... میں نے اپنی منکوحہ سے اپنے ساتھ چلنے کو کہا اس نے منع کر دیا میں نے وہیں کھڑے کھڑے اسکو طلاق دے دی .... پیروں کے خاندان میں پہلی طلاق تھی ... میرا باپ جلال میں آگیا انہوں نے مجھے بد دعادی دونوں ہاتھ اٹھا کر بد دعادی انہوں نے کہا

میں جہاں جا رہا ہوں وہاں خدا مجھے ایسی ذلت دے کہ میں سر نہ اٹھانے پاؤں خدا مجھے ایسا غرق کرے کہ میری نسلیں مجھے روئیں ... خدا مجھے وہاں مارے جہاں پانی بھی نہ ملے . میں جس گدی کو چھوڑ رہا ہوں خدا مجھ سے اسکی ناقدری کا حساب لے ... میں اپنے گاؤں کا پہلا مرد تھا جو شہر آتے ہوئے وہاں سے بد دعائیں ساتھ لایا ...



## Posted On Kitab Nagri

... کئی سال گزر گئے میں یہاں آگیا گدی پہ میرے چچا کا بیٹا بیٹھا اسکی ماں غیر ذات کی تھی .... میرا باپ یہ غم برداشت نہ کر سکا کہ اسکی گدی پہ کوئی ملے ہوئے خون کا آدمی بیٹھے وہ مر گیا مرنے سے پہلے لوگوں نے اس سے کہا وہ اپنی بد دعا واپس لے لیں شاید انکا اپنا دل بھی پسینا تھا تب ہی انہوں نے بد دعا واپس لے لی لیکن انہوں نے کہا حفیظ سے کہنا

کبھی بھی اللہ کے کسی بہت قریبی بندے کا دل نہ دکھائے ساری دنیا کے فراڈ کر لے لیکن اپنی وجہ سے کسی مریض کو مرنے مت دے اپنے کام کے ساتھ بے وفائی نہ کرے بد دیانتی نہ کرے ... کیونکہ اگر کر دی تو اگلے دن کا پانی بھی نصیب نہیں ہو گا اسکو ... حفیظ سے کہنا قصائی نہ بنے

میں نے انکی بات سنی ہی نہیں کبھی غور ہی نہیں کیا مجھے لگا جس پیر زادے کی بد دعا نہ لگی اسکی نصیحت کیا ماننی میں نے دل کھول کر فراڈ کئے .... لوگوں کے اعضا بیچے .. انکی جانیں لیں میں قصائی بن گیا ... مجھے کچھ نہیں ہوا دیکھو بالکل سلامت رہا میں لیکن جس دن میں نے معراج سلطان کو مرنے دیا میرا باپ مرے خواب میں آیا

www.kitabnagri.com

اس نے کہا

میں نے تجھے بولا تھا قصائی نہ بنیں تو نے نہیں سنی اب تو عذاب دیکھیں

وہ خاموش ہوئے تھے

شمس سخت چہرے کے ساتھ انکو دیکھ رہے تھے انکے چہرے پہ واضح اکتاہٹ تھی جیسے وہ اسکی بات ختم ہونے کا

انتظار کر رہے ہوں

## Posted On Kitab Nagri

تم کہتے ہو تم مجھے نکال لو گے ... وہ طنزیہ سا ہنسے تھے

میں ایک بوڑھے پیر زادے کی بد دعائیں لے کر آیا ہوں میں اپنی ماں کے دوپٹے پہ پیر رکھ کر آیا ہوں میں اپنی بہنوں کو ساری زندگی کا غم دے کر آیا ہوں میں ایک پاک بی بی کو طلاق دے کر اسکی ذات سوا لیہ نشان بنا کر آیا ہوں میں گدی پہ ایک غیر ذات کے آدمی کو بٹھا کر گدی کی بے حرمتی کر کے آیا ہوں میں حویلیاں اجاڑ کر آیا ہوں شمس سلطان مجھے یہاں سے اب کوئی نہیں نکال سکتا خدا نے مجھے ایسی جگہ مارا ہے جہاں مجھے پانی بھی نہیں ملا ... میں ایسا غرق ہوا ہوں کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں ... میں نے ایسی ذلت دیکھی ہے کہ اب کبھی سر نہیں اٹھا سکوں گا ... مجھے لگا تھا بد دعا اگر وقت لگائے تو وہ زائل ہو جاتی ہے مجھے نہیں پتہ تھا بد دعا اگر وقت لے تو وہ زیادہ قوت سے مارتی ہے اس نے مجھے مار دیا ہے

تم پریشان مت ہو میں منہ نہیں کھولوں گا مصیبت پڑنے پہ دوستوں کو اس میں گھسیٹ لینا یہ پیروں کا شیوا نہیں ہے بس میرے برہان کو میری حقیقت مت بتانا وہ دلگرفتگی سے کہہ کر رخ موڑ گئے تھے

شمس پیچھے ہٹ گئے تھے البتہ انکے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ اس تقریر کا ان پہ کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا انہوں نے برہان کا ہاتھ ایک بار پھر تھام لیا تھا

برہان کو روتے دیکھ ڈاکٹر عبد الحفیظ بنا آواز کے بڑبڑائے تھے

آئی لوڑ ڈیو .... (میں نے تمہیں کھو دیا)

پولیس موبائل آگے بڑھ گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

روتا بلکتا بچہ پیچھے رہ گیا تھا ....

انتقام کے چکروں میں ہمیشہ بچے ہی رل جاتے ہیں

میوزک کا بے ہنگم شور نازیبا لباس پہنے .... رقص کرتے لڑکے لڑکیاں .... کچھ نشے میں جھولتے ... اور کچھ اسی نشے طرح جھومنے کو بے قرار نوجوان لڑکے لڑکیاں یہ منظر تھا شہر کے بہت بڑے اور مہنگے کلب کا تم اگر زرا اپنی نظر گھماؤ تو سامنے ہی بار ٹینڈر کے سامنے اسٹول پہ تمہیں یا قوت مرزا بیٹھا ہوا نظر آ جائے گا ناک سے سفید پاؤڈر کو اپنے اندر اتارتا اور پھر گردن پیچھے پھینک کر جیسے اندر تک سکون اترتا محسوس کرتا پھر سیدھا ہوتا ایک دو گھونٹ مہنگی وائن حلق میں اندھیلتا اسکی آنکھیں گلابی ہو رہی تھیں .. ناک سرخ چہرے پہ پھیلا رنج آج اسکے قریب کوئی لڑکی نہیں تھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اگر کوئی لڑکی قریب آتی بھی تو وہ اسکو بری طرح جھڑک کر دور کرتا آج اسکا غم بہت بڑا تھا

دفعۃً ایک ڈھیلی شرٹ اور پینٹ پہنے ہوئے لڑکا اسکے قریب دوسرے اسٹول پہ آکر بیٹھا اس نے غور سے یا قوت کو دیکھا اور پھر اسکے ہاتھ سے وائن کا گلاس لے کر اپنے ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑ

## Posted On Kitab Nagri

کراٹھ کھڑا ہوا یا قوت نے کوئی مزاحمت نہیں کی وہ اسکے ساتھ کھینچتا چلا گیا اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے نسبتاً ایک سنسان گوشے میں آکر قیس نے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا یہاں میوزک کا شور قدرے کم تھا

اب بتاؤ کس بات کا سوگ منا رہے ہو...؟ وہ صبا اتنی بھی خوب صورت نہیں ہے جو تم اسکے درد میں خود کو ہی ختم کر دو... چلی گئی ہے ناں دس اور لے آتے ہیں مریکوں رہا ہے؟.. وہ اب بہت غصے سے اسکو جھڑک رہا تھا

قیس آفندی یا قوت کا بیسٹ فرینڈ تھا دونوں ہر وقت ساتھ ہی نظر آتے تھے نوح کے بعد وہ اپنی سب باتیں قیس سے کہہ سکتا تھا اس وقت بھی کلب میں بیٹھے اسکے کچھ جاننے والوں نے قیس کو کال کر کے بلایا تھا

بات یہ نہیں ہے... یا قوت نے شکستگی سے سر جھکایا تھا اور پھر آہستہ آہستہ ساری بات اسے کہہ سنائی کیا نوح اس لڑکی میں انوالوڈ ہے؟ ساری کہانی سننے کے بعد اس نے بس یہی تبصرہ کیا تھا

نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہے

اچھا تو پھر کیا نوح کی کوئی گرل فرینڈ یا منگیتر ہے؟ وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا

کیا بکواس کر رہے ہو تم وہ ان سب کاموں میں نہیں پڑتا اور ان سب باتوں کا مقصد کیا ہے وہ جھنجھلایا تھا

بدلہ... ہم اس سے بدلہ لیں گے.. اس نے تمہیں ایک غیر لڑکی کی عزت بچانے کے لئے استعمال کیا ہے ناں

اب تم اسکی کسی بہت عزیز.. اور محبوب لڑکی پہ قبضہ کر لو اسکے ساتھ وہی کرو جو تمہیں اس ہالے کے ساتھ کرنا

تھا اور وہ اسے بچا نہیں سکے گا پھر دیکھو کیسے تڑپتا ہے نوح اسکی ہمت کیسے ہوئی تمہیں استعمال کرنے کی تم

یا قوت مرزا ہو.... کوئی عام آدمی نہیں ہو یہاں بیٹھ کر رونے سے بہتر ہے اپنا بدلہ لو نوح کو بتاؤ کہ تم استعمال

## Posted On Kitab Nagri

ہوئے بغیر بھی اپنا انتقام لے سکتے ہو مرد بنو یا قوت مرد وہ اپنے حساب سے ایک سچا دوست ہونے کا ثبوت دے رہا تھا

اسکی کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے اسکی زندگی میں کوئی لڑکی نہیں ہے وہ... یا قوت بولتے بولتے رکا تھا سماعتوں میں دور کہیں نوح مرزا کی آواز سنائی دی تھی

میری زندگی میں ایک ہی عورت ہے نیرو  
مجھے ہر لڑکی میں نیرو نظر آتی ہے .

میری زندگی میں ایک ہی عورت ہے

مجھے ہر لڑکی .. میری بہن سے دور رہو یا قوت

میری زندگی ... ایک عورت ... ہر عورت میں نیرو

میری بہن

اسکے ذہن میں اوازیں گڈ مڈ ہونے لگی تھیں

اسکی ایک بہن ہے بس بلا خروہ بول پڑا تھا

قیس کھل کر مسکرایا تھا

گریٹ یہ تو بہت اچھا ہو گیا اب پتہ چلے گا نوح کو میرے دوست کے ساتھ غداری کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے

جبکہ یا قوت کی آنکھوں میں بے چینی ابھری تھی



## Posted On Kitab Nagri

وہ معصوم ہے اسکا کیا قصور ... وہ بہت چھوٹی ہے ہم کچھ اور سوچ لیتے ہیں لیکن وہ نہیں .... اسی ہالے کو کڈنیپ کر لیتے ہیں یا پھر ...

قیس نے اسکی بات بچ میں کاٹ دی تھی

بس یا قوت اب اور کچھ نہیں ... وہ لڑکی اے ایس پی کے گھر میں ہے اور وہ اب تجھے اسکے سائے کو بھی چھونے نہیں دے گا تو نے اگر واقعی مرد بننا ہے اور اپنا بدلہ لینا ہے تو چل میرے ساتھ ورنہ باہر جاوہ آسٹول اب بھی فارغ ہے جا کر غم منا جس لڑکی کو تو معصوم کہہ رہا ہے ناں وہی اس سارے فساد کی جڑ ہے کیا نوح نے اسکی وجہ سے تمہیں دھوکہ نہیں دیا کیا اسکو پروٹیکٹ کرنے کے لئے اس نے اس لڑکی کو پروٹیکٹ نہیں کیا؟ پھر بھی اگر تو نامردوں کی طرح بیٹھے رہنا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے بیٹھا رہا میں جا رہا ہوں وہ غصے سے بولتا آگے بڑھا جب یا قوت نے گلابی پڑتی آنکھوں اور کانپتے ہاتھوں سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

نوح کی بربادی یا قوت مرزا کے ہاتھوں ہی لکھی ہے آج میں اسے بتاؤں گا اصل مرد کیسا ہوتا ہے اسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے .... وہ انتقام کے لئے تیار تھا یہ جانے بغیر کہ اس کے بعد وہ ساری زندگی اس ایک رات کے ہونے کو روئے گا

کچھ دیر بعد وہ دونوں اس بلڈنگ کے پارکنگ ایریا میں کھڑے تھے یا قوت گاڑی سے باہر نکلا تھا قیس اسکے ساتھ ہی دروازہ بند کرتا باہر آیا تھا

کیا میں بھی ساتھ آؤں؟ .. وہ آنکھ دباتے ہوئے پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جواب میں یاقوت نے اسکو گھور کر دیکھا تھا اور آگے بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ نوح کے اپارٹمنٹ کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا اس نے کی کارڈ لگایا لیکن شاید یاقوت لاک تبدیل کروا چکا تھا ڈرگزار شراب کی زیادتی کی وجہ سے اس سے کھڑا ہونا بھی مشکل لگ رہا تھا.... اس نے اپنی جیبیں ٹٹول کر اپنا موبائل باہر نکالا اور نرمین کو کال ملائی

ایک دوبار بیل بجنے کے بعد کال اٹینڈ ہو گئی تھی

کیسی ہو پیاری کزن؟... میں تمہارے گھر کے دروازے پہ کھڑا ہوں پلیز کھول دو یار... مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جارہا وہ چھوٹے ہی بولا تھا

اندر نرمین کی جان پہ بن گئی اسکی سبز آنکھوں میں یکدم خوشی اور خوف کے تاثرات اٹھ آئے تھے

یاقوت کے آنے کی خوشی.... نوح کو پتہ لگنے کا خوف

میں نہیں آسکتی... بھائی نے کہا ہے آپ اب کبھی میرے لئے نہیں آئیں گے.... اور میں آپ کا انتظار نہ

کروں آپ پلیز چلے جائیں.. میں دروازہ نہیں کھولوں گی وہ یاسیت سے کہہ رہی تھی

لیکن دیکھو میں تو آگیا ہوں ناں؟ تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے... اگر تم نہیں آئیں تو میں ساری رات یہیں بیٹھا

رہوں گا... اور ذرا آکر دیکھو تو سہی میرے ساتھ ہوا کیا ہے میں کھڑا بھی نہیں ہو پارہا وہ اپنے لہجے میں مصنوعی

سادکھ پیدا کرتا کہہ رہا تھا

وہ بچپن سے ساتھ تھے یاقوت اسکی کمزوری جانتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا آپ کو کہیں لگ گئی ہے؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟ سبز آنکھوں والی لڑکی فکر مند ہواٹھی تھی وہ صوفے سے اٹھ کر دروازے کے قریب آگئی تھی اب ان دونوں کے بیچ میں بس یہ دروازہ ہی تھا

یا قوت اپنی چال کامیاب ہوتے دیکھ مسکرایا تھا

بہت بہت بری طرح لگی ہے مجھے .... تم ایک بار آکر تو دیکھو ... نیرو ... مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے میرا دل زخمی ہو گیا ہے

اور بس وہ مہربان لڑکی اب مزید نہیں رک سکتی تھی اس نے دروازہ کھول دیا تھا گھر کا نہیں اپنی اور یا قوت کی بربادی کا

دروازہ کھلتے ہی وہ فوراً سے پہلے اندر آیا تھا اور لاک لگایا تھا یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ نرمین کچھ سوچ سمجھ ہی نہ سکی اب یا قوت اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسکے سامنے کھڑا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نرمین کا دل ڈوب کر ابھرا تھا

ااپ .. ااپ نے کہا آپ کو لگی ہے ... لیکن آپ تو ٹھیک ہیں ...

میرے دل پہ لگی ہے اور تمہارے بھائی نے ماری ہے ... اب بدلہ تو تمہیں چکانا ہو گا نہ نرمین جان بس تم نوح

سے ایک بات کہہ دینا اس سے کہنا کہ تم میری بہن نہیں ہو وہ دانت پہ دانت جمائے سرد سی سرگوشی کر رہا تھا

اسکے منہ سے بدبو آرہی تھی وہ کہیں سے بھی چند منٹ پہلے والا یا قوت نہیں لگ رہا تھا جس نے نرمین کو کال کی

تھی

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے بھائی کو مجھے استعمال کرنے کا بہت شوق ہے ناں آج میں اسے بتاؤں گا یا قوت اپنے ساتھ برا کرنے والوں کے ساتھ کیا کرتا ہے تم سوچ رہی ہو گی اس سب میں تمہارا کیا قصور تو میں تمہیں بتا دوں کہ ہر فساد کی جڑ تم ہو ... سارے مسائل تمہاری ذات سے جڑے ہیں .. آج سب مسائل ختم ہو جائیں گے وہ اسکے قریب آتے ہوئے کہہ رہا تھا

زمین کے جسم سے جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو  
اس نے پیچھے قدم موڑے تھے لیکن اب فرار کی ہر راہ ختم ہو گئی تھی .... آج کے بعد سے اسکی ساری زندگی اندھیر ہونے والی تھی

زندگی تو یا قوت مرزا کی بھی تاریک ہونے والی تھی لیکن ابھی وہ اس بات سے واقف نہیں تھا  
"تین گھنٹے بعد"

وہ اسی گاڑی میں بیٹھا تھا . ریلکسڈ سا ... تھکا ہوا ... اور کچھ بے چین سا .. شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے  
www.kitabnagri.com

اسکے ساتھ والی سیٹ پہ قیس بیٹھا تھا اس نے فون کان سے لگا رکھا تھا

جی جی ... آفیسر ... جی میں اسی بلڈنگ سے بات کر رہا ہوں .. یہاں اپارٹمنٹ نمبر 105

## Posted On Kitab Nagri

میں ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے.... میں کچھ آوازیں سن کر یہاں آیا تھا... نہیں وہ آدمی بھاگ گیا ہے لیکن لڑکی کی حالت تشویش ناک ہے.... جی بلکل سر میں یہیں کھڑا ہوں آپ آجائیں میں آپ کو لوکیشن بھیجتا ہوں... میرا فلیٹ نمبر

106 ہے آپ پلیز جلدی آجائیں سر

اس نے بات کر کے کال کاٹ دی تھی

اب خوش ہے ناں؟ اب تو دل خوش ہو گیا ہے ناں؟ وہ چمک کر پوچھ رہا تھا

جبکہ یا قوت نے بے دلی سے سر سیٹ کے پشت سے ٹکا دیا تھا

اسے اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی



ہال لوگوں سے کچا کھچ بھرا ہوا تھا ایک میز پہ ہر چینل کے مائیک رکھے تھے ان مائیکس کے پیچھے شمس سلطان بیٹھے تھے انکے ساتھ والی کرسی پہ ایک طرف بے چین اور مضطرب ساسفیر اور دوسری طرف مغموم سے شاہد حسین ہارون بھی ایک طرف کھڑا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ایک مائیک قریب کر کے بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس شمس سلطان نے بولنا شروع کیا تھا  
آپ سب مجھے جانتے ہیں... میں شمس سلطان ہوں.. اس شہر کے ایک کامیاب بزنس مین آپ لوگ میرے  
مرحوم بھائی کو بھی جانتے ہوں گے... انسانیت کے مسیحا... نرم دل اور انصاف پسند معراج سلطان.. وہ بول  
رہے تھے مجمع دم سادھے انکوسن رہا تھا

کچھ دن پہلے میرے بھائی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہم انہیں ہسپتال لے گئے لیکن وہ جان بر نہ ہو سکے میرے بھائی اس  
دنیا سے چلے گئے.... وہ لمحہ بھر کو رکے تھے آنکھوں میں آئے نادیدہ آنسو صاف کئے گہری سانس لی خود کو  
کمپوزڈ کرنے کی اداکاری کی پھر کہنا شروع کیا

ہمیں موت کی وجہ.... ہارٹ اٹیک بتائی گئی لیکن یہ حقیقت نہیں تھی... حقیقت یہ ویڈیو ہے.... میں چاہوں  
گا آپ سب پہلے یہ ویڈیو دیکھ لیں.. انہوں نے اشارہ کیا تھا انکی دائیں طرف لگی بڑی سی سکرین پہ ویڈیو چلنے لگی  
سب نے صبح سے لے کر اب تک کئی بار دیکھی ہوئی ویڈیو پھر دیکھنی شروع کر دی کچھ لوگوں کی نظروں میں  
بے زاری ابھری کچھ نے بڑے غور سے ایک بار پھر سارے الفاظ پہ غور کرنا چاہا کچھ کی نظروں میں غصہ تھا کچھ  
دکھ میں تھے

تھوڑی دیر بعد ویڈیو ختم ہوئی معراج سلطان نے دوبارہ بولنا شروع کیا

آپ سب نے دیکھ لیا کیسے ان ڈاکٹرز کی لاپرواہی اور لالچ نے ہمارے گھر کے بڑے.... میرے عظیم بھائی کی  
جان لے لی؟.. کیا کوئی بھی انسان یہ ڈیزرو کرتا ہے کہ جس ہسپتال میں وہ اپنی جان بچانے گیا ہے اس انسان

## Posted On Kitab Nagri

کو آپ نہتا کر دو ... اسکے دشمنوں کو اس کے کمرے میں جانے دو ..... کیا کوئی یہ ڈیڑھ کرتا ہے کہ اس کا گلہ گھونٹ کر اسکو مار دیا جائے .....

(سفیر کے گلے میں گٹھی سی ابھری تھی)

یہاں اگر کوئی غریب آدمی مرا ہوتا تو اب تک کئی تنظیمیں انصاف کے لئے موم بتی جلائے نکل چکی ہوتیں ..... لیکن ہمارے لئے کوئی نہیں آیا کیوں؟ کیونکہ ہم امیر ہیں انکو لگتا ہے قانون ہمارے ہاتھ میں ہے .... لیکن خدا گواہ ہے ہم بھی اتنے مجبور ہیں جتنا کوئی غریب آدمی ....

کیا امیر ہونا ہمارا قصور ہے؟ کیا قانون امیروں کے ہاتھ میں ہے؟

ہال میں لگی سفید لاسٹوں اور فلش کی روشنی میں انکا چہرہ دمک رہا تھا جبکہ سفیر کی گردن میں پھندہ ہر گزرتے لمحے تنگ ہوتا جا رہا تھا

قانون اگر مرے ہاتھ میں ہوتا تو آج میں اس ہسپتال کو آگ لگا دیتا ... میں اس ڈاکٹر کو اپنے ہاتھوں سے مارتا لیکن میں ایسا نہیں کروں گا .... کیونکہ میں خدا نہیں ہوں .... میں ایک عام آدمی ہوں جان لینا اور دینا یہ بس اللہ کے اختیار میں ہے ... اور میں اپنا فیصلہ اسی کے ہاتھ میں دیتا ہوں ... میں اپنے عظیم بھائی کی موت کا غم نہیں بھلا سکتا میں انہیں واپس نہیں لاسکتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ انہیں انصاف ملے ہمیں انصاف ملے میرے بھائی کے معصوم بچوں کو انصاف ملے ... میں قانون کی بالادستی کو مانتا ہوں اور میں اسی معزز قانون سے انصاف

## Posted On Kitab Nagri

کی اپیل کرتا ہوں میں آپ کے کیمرے کی آنکھ سے اپنا مدعا ایک ایک آدمی تک پہنچانے کی اپیل کرتا ہوں  
آپ کی زبانوں سے سچ اور حق کی بات کہنے کی اپیل کرتا ہوں

اگر آج میرے بھائی کو انصاف نہیں ملا . . . . تو یہ صرف میرے بھائی کے ساتھ نہ انصافی نہیں ہوگی . . . . یہ  
انسانیت کی موت ہوگی اس قوم نے ایک عظیم آدمی کھویا ہے . . . . ایک انسانیت کے رھنما کو کھویا ہے وہ تو  
دشمنوں کو بھی گلے سے لگانے والوں میں سے تھا . . . . آج جب میں گھر جاؤں گا تو میں اپنے بھائی کی بیوی کو کیا  
جواب دوں گا؟ میں اپنے بھتیجے اور اپنی بھتیجی سے کیا کہوں گا؟ . . . . انکا غم بڑا ہے میں اسے ختم نہیں کر سکتا لیکن  
انصاف انکے زخموں پہ مرہم بن سکتا ہے

میں قانون سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی کے قاتلوں کو انکے انجام تک پہنچایا جائے  
ہمیں انصاف چاہیے تاکہ جب میں اپنے بھائی کی قبر پہ جاؤں تو میرے کندھے جھکے ہوئے نہ ہوں . . . میں اپنے  
بھائی کے لئے ہر حد تک جاؤں گا مجھے آپ سب کا ساتھ چاہئے آپ کی مدد چاہئے امید کرتا ہوں آپ سب اور  
اس ملک کا طاقت ور قانون مجھے اور میرے بھائی کے خاندان کو ناامید نہیں ہونے دے گا وہ بول کر خاموش  
ہوئے تھے

اب سامنے بیٹھے نمائندے ان سے کچھ سوال کر رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ان نمائندوں اور فلیش کی چمکتی روشنیوں کو یہاں چھوڑ کر ہم عمر حیات کے سرمئی سفید کمرے میں چلتے ہیں جہاں ہالے سلطان ایک دھاڑ سے دروازہ کھولتی اندر آئی تھی بیڈ پہ بیٹھے عمر نے اسکی طرف نہیں دیکھا تھا وہ اب بھی شمس کی پریس کا نفرنس دیکھ رہا تھا آنکھیں چھوٹی کئے... گردن جھکائے ہوئے

اگر اس وقت آپ کا موڈ مجھے کسی قسم کے... کوئی القابات سے نوازنے کا ہے تو پلیز میں مصروف ہوں... اور اداس بھی میرے کاروبار میں تین لاکھ کا نقصان ہو گیا ہے وہ ہالے کے تنے ہوئے تاثرات اور شعلے بارساتی آنکھوں کو دیکھے بغیر بول رہا تھا

ہالے کے تو سر پہ لگی تلوؤں پہ بجھی وہ بھر کر اسکے سامنے آ کر کھڑی ہوئی تھی.... عمر نے اب بھی سر نہیں اٹھایا ہالے نے جھپٹ کر موبائل اسکے ہاتھ سے لے لیا تھا

عمر اس اچانک آفتاد پہ بوکھلایا تھا اسکی آنکھوں میں خوف سا پھیلا تھا  
www.kitabnagri.com  
نہیں نہیں نہیں نہیں.... توڑ نامت توڑ نامت.... توڑ نامت وہ بوکھلا سا گیا تھا

اور اگلے ہی لمحے ہالے نے اسکا موبائل دیوار پہ دے مارا تھا سپیکر سے ابھرتی شمس کی مکروہ آواز اب بند ہو گئی تھی

عمر نے بے یقینی سے دیوار پہ لگتے پھر پر زار پر زار ہوتے اپنے موبائل کو دیکھا تھا  
(تین لاکھ کا تھا... اوہ میرے خدا چھ لاکھ کا نقصان ہو گیا)

## Posted On Kitab Nagri

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا آنکھوں میں دبا دبا غصہ تھا

مل گئی خوشی توڑ دیا؟ جانتی بھی ہیں اس میں کتنا ڈیٹا تھا میرا؟ ایک تو پہلے ہی میرا اتنا بڑا نقصان ہو گیا تھا وہ جل کے کہہ رہا تھا

میں نے تم سے کیا کہا تھا؟.... میں نے تم سے کہا تھا ناں ابھی کوئی ایسا قدم مت اٹھانا.... کہا تھا یا نہیں... وہ بلند آواز میں غر آئی تھی لیکن نہیں تم پہ تو جنوں سوار تھا حسن کو بتاؤں گا اسکو مرد بناؤں گا بنا لیا مرد؟.. تم نے مرے خاندان کو مجھ سے مزید دور کر دیا عمر.... میں نے تم سے کہا تھا... میں نے کہا تھا مرے معاملات میں مت آؤ لیکن تم. تمہیں تو اس وقت تک سکون نہیں آتا جب تک میری زندگی میں مسائل نہ کھڑے کر دو وہ سرخ آنکھوں سے اسکو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی عمر بس سنجیدگی سے اسکو سنے گیا

یہ لو میرا موبائل اور دیکھو اس میں صبح سے لے کر اب تک کتنے لوگ مجھے میسجز کر چکے ہیں کتنے رشتے داروں کی کالز آئی ہیں... کتنے نیوز چینلز مجھے انٹرویو کے لئے پوچھ رہے ہیں مارنگ شو پہ اپنے دکھڑے سنانے کی آفر آرہی ہیں...

میری ماں مجھے کالز کر رہی ہیں.... میرا بھائی مجھ سے لڑ کر گیا ہے.... اور یہ سب... کیوں ہو رہا ہے میں بتاؤں؟.. تمہاری وجہ سے تمہاری جلد بازی کی وجہ سے.... تم کیوں میری زندگی کو عذاب بنا رہو ہو آخر میں نے تمہارا بگاڑ کیا ہے؟.. کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو تم؟ وہ جیسے پھٹ پڑی تھی



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکے ہاتھ سے موبائل لیا تھا نرمی سے اور پھر اپنے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی طرف گیا تھا موبائل کا جیکٹ کھولا سم نکالی اور اسکی جگہ اپنے دراز سے ایک دوسری سم ڈال دی جیکٹ بند کیا ان ہی چھوٹے قدموں سے چلتا اسکے قریب آیا

اسکے بھیچے ہوئے ہونٹوں اور تنے ہوئے تاثرات کی پرواہ کئے بغیر اسکے ایک ہاتھ اوپر کیا موبائل اسکی ہتھیلی پہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے اسکی مٹھی بند کر دی اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھا اور کہنا شروع کیا

بس اتنا... بس اتنا کرنا تھا آپ نے اب کوئی لوگ آپ کو تنگ نہیں کریں گے کوئی آپ کو انٹرویو کے لئے کال نہیں کریں گے کوئی مارنگ شو آپ کی کہانی نہیں بیچے گا اپنے لئے آپ نے خود کھڑا ہونا ہوتا ہے ٹاکسک لوگوں کو انکور نہیں کرتے انکو اپنی زندگی سے کک آوٹ کرتے ہیں ہالے یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو سانس کی نالی میں پھنس جانے والا نوالہ ہوتے ہیں پانی پی کے اس نوالے کو پیٹ کے دوزخ میں بھیج دیں ورنہ یہ رکتا ہوا سانس ہمیشہ کے لئے رک جائے گا... یہ جو لوگ آپ کو کالز کر رہے ہیں میسج پہ میسج کر رہے ہیں یہ آپ کے ساتھ مخلصی نہیں دکھا رہے انکو آپ کا زوال دیکھنا ہے ان کو معراج سلطان کے بچوں کو ٹوٹتے ہوئے دیکھنا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کو رلا کر آپ کو دلاسا دینا چاہتے ہیں آپ پہ رحم کھانا چاہتے ہیں دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ہے معراج سلطان کے بچوں کی کمزوری یہ آپ کے سگے نہیں ہیں یہ پھنسا ہوا نوالہ ہیں پانی پیئیں اور انہیں نگل لیں انکی کڑوی کیسلی باتیں انکے ترحم بھرے جملے انکی معنی خیز مسکراہٹ طنزیہ جملے سب نگل لیں دنیا کا سب سے بڑا ڈر لیگن بن جائیں

## Posted On Kitab Nagri

یہ لوگ میری وجہ سے نہیں آئے انکو آنا تھا آج نہیں تو کل انہوں نے سوال کرنے تھے غلطی انکی نہیں ہے آپ کی ہے آپ نے خود کو تیار کرنا تھا جیسے کہ میں تیار ہوں ہالے نے تعجب سے اسکو دیکھا تھا

میں تیار ہوں ہالے کیونکہ اب سب لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ جب میں نے آپ کو اغوا کیا ہے تو کیا پتہ میں آپ کے باپ کے قتل میں بھی شامل ہوں؟ سوال مجھ سے بھی ہوں گے لیکن میں لوگوں کے منہ بند کرنا جانتا ہوں آپ بھی جان لیں لوگوں کو اپنی کمزوری... بتا رہی ہیں تو انکی کمزوری اپنی نظر میں رکھیں آپ کا بھائی آپ کی اماں وہ آپ کا خاندان ہیں کبھی نہ کبھی جڑ جائے گا اس وقت اپنی فکر کریں خود کو سمجھالیں وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

میں... تم... سے.. نفرت.. کرتی ہوں... تم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے میں تمہیں کبھی بھی اس کے لئے معاف نہیں کروں گی عمر.. وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی پتہ ہے میرا دل کیا چاہتا ہے میرا دل چاہتا ہے میں تمہارا گلہ دبا دوں... میرا دل چاہتا ہے میں وقت میں پیچھے جاؤں وہاں اس رات اس سڑک پہ تمہیں مرنے دوں... وہ ہڈیانی سی ہو گئی تھی... آس پاس متلاشی نظروں سے دیکھتی وہ اسکے ڈریسنگ ٹیبل کے قریب رکی تھی.

دل کرتا ہے تمہیں بھی وہی تکلیف دوں جس سے میں گزر رہی ہوں.... اب اس نے ڈریسنگ سے پرفیوم کی ایک شیشی اٹھائی تھی اور پوری طاقت سے زمین پہ دے ماری تھی

## Posted On Kitab Nagri

کاش میں نے آخری وقت پہ بابا کے ساتھ وعدہ نہ کیا ہوتا کاش میں نے ان سے تمہارے ساتھ رہنے کا وعدہ نہ کیا ہوتا . . . . .

دوشیشیاں اور اٹھا کر نیچے پھینکی تھیں

عمر لب بھینچے خاموشی سے اسکو دیکھتا رہا

حلق میں پھنسا ہوا نوالہ وہ لوگ نہیں تم ہو عمر تم .... کاش تم کبھی میری زندگی میں نہ آئے ہوتے کاش تم کبھی بابا سے نہ ملے ہوتے کاش میں نے اس دن تم سے نکاح نہ کیا ہوتا وہ بولتی جاتی اور ڈریسنگ پہ پڑا سامان زمین پہ پھینکتی جاتی

تم کہتے ہو میرا خاندان جڑ جائے گا ..

اس نے ایک اور شیشی اٹھائی تھی عمر کا سانس اٹک گیا وہ فوراً تیزی سے اسکو پکارا اٹھا تھا

اسے مت پھینکنے گا یہ مجھے میری اماں نے دیا ہے پلیز

اس سے پہلے وہ اس شیشی کو پھینکتی اسکا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا

وہ چند لمحے . . . سخت نظروں سے اسکو دیکھتی رہی قدم بڑھائے اسکے قریب آ کر رکی .. اسکی آنکھوں میں

دیکھا اور پھر اپنی پوری قوت سے اس شیشی کو عمر کے پیروں کے قریب زمین پہ دے مارا شیشی کرچی کرچی

ہو گئی تھی کچھ کانچ ہالے کے پیروں پہ لگا تھا کچھ عمر کے ... کمرے میں یکدم خوشبو سی پھیل گئی پہلے والے

سارے پر فیومز کی خوشبو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی سارا کمرہ معطر ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

عمر کا دل اس شیشی کے ساتھ ہی ٹوٹا تھا

میرا خاندان اس طرح ٹوٹ گیا ہے جیسے یہ شیشی ... تم اسکو نہیں جوڑ سکتے ناں؟.. کیونکہ اگر جوڑو گے تو ہاتھ زخمی ہوں گے لیکن ہاتھ میں کچھ آئے گا نہیں .... اس طرح میں اپنا خاندان جوڑوں گی تو میری روح زخمی ہوگی لیکن ہاتھ کچھ نہیں آئے گا

وہ گلابی ہوتی آنکھوں سے کہہ رہی تھی اسکے لہجے میں دکھ تھا تکلیف تھی

یہ خوشبو محسوس کر رہے ہوناں ... میرے اور میرے خاندان کے درمیان بدگمانی بھی اسی خوشبو کی طرح پھیل گئی ہے کیا تم اس خوشبو کو پھیلنے سے روک سکتے ہو نہیں ناں؟ اسی طرح میں بدگمانی کو پھیلنے سے نہیں روک سکتی ... اپنی محبوب چیزوں کو کھونے کا غم تم بھی محسوس کرو عمر تمہیں بھی پتہ چلے خاندان کیا ہے وہ ٹوٹے تو تکلیف کیسی ہوتی ہے وہ تنفر سے کہہ رہی تھی آنسو ابل ابل کر باہر نکل رہے تھے

وہ اسکے بولنے کی پرواہ کے بغیر نیچے بیٹھ گیا تھا ہالے کے پیر کی اوپر والی جلد پہ ایک دوشیشے کے ٹکڑے لگے تھے اس نے ایک ٹکڑا نکالنا چاہا

ہالے نے اپنا پیر کھینچنا چاہا عمر حیات نے گرفت سخت کر دی

چھوڑو مجھے ... وہ غر آئی تھی ... مجھے تکلیف دے کر مرہم رکھو گے تو کیا میرا دل تم سے صاف ہو جائے گا ایسا نہیں ہوگا عمر وہ زور زور سے روتے ہوئے بول رہی تھی

ساتھ ایک بار پھر پیر پرے کرنا چاہا

## Posted On Kitab Nagri

خاموشی سے کھڑی رہیں ورنہ بہت برا پیش آؤں گا اس نے بیٹھے بیٹھے دھمکی دی تھی

ایک ٹکڑا نکلا تھا اسکے ساتھ ذرا سا خون نکلا تھا

میں نے تمہیں خون دیا تھا.. میں نے تمہاری جان بچائی لیکن تم نے میرے ساتھ کیا کیا؟ وہ مغموم سی کہے جا رہی تھی

وہ اب بھی جھکا ہوا اسکے پیر سے شیشے کا آخری ٹکڑا نکال رہا تھا.. اس بار زیادہ خون نکلا تھا

ہالے کے لبوں سے بے اختیار "س" کی آواز نکلی تھی

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ہالے کے عین سامنے اسکی آنکھیں سپاٹ تھیں

میری اماں اور میرے درمیان بہت فاصلے ہیں... وہ ٹھہر ٹھہر کر لفظ جوڑ جوڑ کر بول رہا تھا

ایسے فاصلے جنہیں ہم چاہ کر بھی ختم نہیں کر سکتے.. ہم دونوں کو جوڑنے کے لئے ایک آدمی تھا اور چند چیزیں

وہ رکا تھا.. پھر بولنا شروع کیا

آدمی مر گیا.. میں نے اسکو مارنے والوں کے ساتھ کیا کیا آپ آج دیکھ چکی ہوں گی.... میں چیزیں توڑنے

والوں کے ساتھ کیا کروں گا یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے... آپ کی اس حرکت نے میرا دماغ بری طرح

گھما دیا ہے اس سے پہلے کہ میں آپ کو کوئی سخت لفظ کہوں یہاں سے چلی جائیں... وہ چبا چبا کر سرد سی

سرگوشی میں کہہ رہا تھا

ہالے کو پہلی دفع اس سے خوف محسوس ہوا لیکن بظاہر گردن کڑائے رکھی



## Posted On Kitab Nagri

میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے دھمکیاں انہیں دینا جنکو تم سے خوف آتا ہو وہ لٹھ مار انداز میں بولی تھی  
عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا

نہیں آپ نہیں ڈرتیں میں ڈرتا ہوں اپنے قہر سے اپنے لٹے دماغ سے ڈرتا ہوں ..... آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا  
تو تو میں اسے اس وقت تک بتا چکا ہوتا کہ میری محبوب چیزیں توڑنے کا انجام کیا ہوتا اصل میں مسئلہ ہی یہی ہے  
میں آپ کو کچھ کہہ نہیں سکتا اسلئے بہتر ہو گا اس وقت یہاں سے جائیں اور ہاں بات اگر خون دینے کی ہے تو کبھی  
کسی زمانے کسی وقت میں؛ میں نے بھی آپ کو خون دیا ہے کب کہاں کیوں یہ پتہ لگالیں

اس نے ہالے کا ہاتھ پکڑا تھا اس کے لمس میں سختی نہیں تھی آگے جا کر اسکو دروازے کے باہر کیا  
اب کم از کم صبح تک میرے سامنے مت آئیے گا میرا دماغ گھوما ہوا ہے کہہ کر دروازہ اسکے منہ پہ بند کر دیا  
ہالے پیر پٹج کر رہ گئی تھی اسکے کان تک سرخ ہو گئے تھے دور کہیں اسکا دل اسے ملامت کر رہا تھا جس کو اس نے  
تھپک کر سلا دیا تھا

اندر عمر اسی کانچ لگے پیر کے ساتھ نیچے بیٹھائیشے کے ٹکڑے اٹھانے لگا اسکے بعد موبائل کے پرزے جوڑنے  
تھے

اگر اس لڑکی کا چہرہ میری ماں سے نہ ملتا ہوتا تو دیکھ لیتا میں اسے  
وہ بڑبڑا کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسٹڈی ٹیبل پہ بیٹھنا نوح بری طرح کام میں غرق نظر آ رہا تھا وہ بامشکل اپنی آنکھیں کھولے ہوئے تھا آج اسکو ایکسٹرا کام کرنا تھا یہ فہیم کی طرف سے سزا تھی وہ کام کر رہا تھا جب اسکا موبائل تھر تھرا یا اس نے بے دلی سے موبائل اٹھایا

انجان نمبر تھا اس نے ہیلو کہتے موبائل کان سے لگایا

دوسری طرف سے کسی مرد کی آواز آئی تھی اس نے شاید کچھ پوچھا تھا

جی میں نوح مرزا بات کر رہا ہوں؟

میں انسپیکٹر انس جاوید بات کر رہا ہوں ... آج آپ کے اپارٹمنٹ کے ساتھ والے اپارٹمنٹ سے ہمیں ایک

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شکایت موصول ہوئی تھی

نوح کا سانس رک گیا تھا

... نرین ...

وہ بغیر آواز کے بڑبڑایا تھا

انسپیکٹر اب بھی بول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جب ہم وہاں پہنچے تو ہمیں آپ کی بہن کافی تشویش ناک حالت میں ملیں .... ہمیں بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی بہن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے

نوح کو لگا تھا جیسے وہ مر گیا ہو ... ایسی تکلیف کسی مرنے والے کو ہی ہوتی ہو گا اسکا سر بے اختیار نفی میں ہلا تھا ہم انہیں ہسپتال لے کر آئے ہیں ... میں آپ کو باقی ڈیٹیلز بھیج دیتا ہوں آپ جلد از جلد پہنچ جائیں آپ کی بہن کی حالت بہت خراب ہے اس نے پروفیشنل انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی

جبکہ وہ اب تک نفی میں سر ہلا رہا تھا آنکھیں گلابی پڑ رہی تھیں گلہ خشک ہو رہا تھا . دل رک رک کر چل رہا تھا .. ... آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا اس نے بامشکل کانپتی انگلیوں سے نمبر ملا یا اور فون کان سے لگایا ہی . ہیل .. ہیلو ... جواد ..... نیرو کہاں ہے ... یہ پولیس والا کہہ کیا . کیا بکواس کر رہا ہے؟ اس نے

ہکلاتے ہوئے بامشکل سوال کیا تھا

مقابلہ کرنے لگا تھا وہ اس بلڈنگ کا چوکیدار تھا  
نوح بھائی وہ سچ کہہ رہے ہیں میں شرمندگی کے مارے آپ کو فون نہیں کر سکا ... باجی کی حالت بہت خراب ہے .. آپ ہسپتال چلے جاؤ بس وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا

نوح کے لئے اگلا سانس لینا بھی مشکل تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے دھیرے دھیرے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس کی ..... بلکہ اسکے سارے جسم سے جان نکل گئی تھی .... ایسی ازیت اور ذلت اس نے آج تک محسوس نہیں کی تھی .... اس کا دل کیا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے ....

اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا اور اس کے ہلکی داڑھی والے چہرے پہ پھیل گیا اسکے بعد تو جیسے آنسوؤں کا ایک سیلاب اٹھ آیا تھا

اسکی آنکھیں اب بھی بے یقینی سے پھیلی تھیں دل جیسے پھٹ رہا ہو ... آنکھوں سے خون رسنے کو تیار ہو ....

وہ زمین پہ بیٹھ گیا تھا ....

اس نے دونوں ہاتھ زمین پہ مار کر دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا تھا

الفاظوں کی بازگشت اب بھی اسکے کانوں میں ہو رہی تھی

آنسو ایسے نکل رہے تھے جیسے آج کے بعد انکو نکلنے کا موقع نہیں ملے گا

آپ کی بہن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ... آپ کی بہن آپ کی بہن

اسکا دل چاہا تھا وہ اپنی کانوں پہ ہتھوڑے مار کر خود کو سننے سے محروم کر لے

اسکا دل چاہ رہا تھا وہ خود کو شوٹ کر لے یہ کیسے ہو سکتا تھا یہ نہیں ہو سکتا تھا

اسے لگا تھا وہ آج کے بعد کبھی اٹھ نہیں سکے گا .... اسکا دل مر گیا تھا .... اسکا جسم مر گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نوح مرزا کی زندگی میں سب سے بڑا غم اسے آج ملا تھا  
اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹانگوں میں سکت نہیں تھی آج اسے پتہ چلا تھا مرنا کیسا ہوتا ہے  
ذلت سے بڑی کوئی موت نہیں آج اس نے اعتراف کیا تھا

صبح کی پو پھوٹی تو سارے میں اجالا سا پھیل گیا مرد اپنے کاموں کو جانے لگے عورتیں گھر کے کاموں میں جت  
گئیں بچے اسکولز کو جانے لگے عمر فجر کے بعد سو کر اٹھا سب سے پہلے معراج سلطان کی قبر پہ گیا اسکے بعد واپس  
گھر آیا ناشتہ کیا ہالے کے لئے ناشتہ بنایا وہ ابھی کافی پی رہا تھا جب اسے ہارون کی کال موصول ہوئی وہ اسے لینے آ  
چکا تھا عمر گھر سے باہر نکل آیا اس نے بٹنوں والی سیاہ شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی پینٹ پہن رکھی تھی ہلکی بڑھی ہوئی  
شیو میں وہ کافی اچھا اور فریش لگ رہا تھا اسکے برعکس ہارون رف سے حلیے میں تھا اور وہ شدید پریشان لگتا تھا  
تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک چھوٹے سے کیفے میں نسبتاً ایک کونے والی میز پہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے  
تھے ہارون کی آنکھوں میں ناپسندیدگی تھی جبکہ عمر ریلکسڈ تھا اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا



## Posted On Kitab Nagri

ہاں تو ہارون کل تم ہسپتال میں مجھے ملے تم نے کہا کہ تمہیں مجھ سے بات کرنی ہے... ہم دونوں دس منٹ سے یہاں بیٹھے ہیں کرو بات... وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا عام لہجے میں کہہ رہا تھا

ہالے کیسی ہے؟ ہارون نے یاسیت سے سوال کیا تھا

عمر نے کندھے اچکائے تھے

میں کسی غیر مرد سے اپنی بیوی کی بات کرنا پسند نہیں کرتا ہارون اسکا لہجہ دو ٹوک تھا

میں اسکا دوست ہوں کزن ہوں کوئی باہر کا آدمی نہیں ہوں... وہ حیران ہوا تھا پھر ذرا دھیمہ ہوا

تم مجھ پہ اعتبار نہیں کرتے ہیں ناں؟

عمر نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی تھی

میں اپنے باپ پہ بھی اعتبار نہیں کرتا... یہ اعتبار بھروسہ تو تم رہنے ہی دو مجھ سے کام کی بات کرو تم مجھ سے ملنا

کیوں چاہتے تھے؟

میں جانتا ہوں تم کچھ ڈھونڈ رہے ہو... کیا میں نہیں جانتا لیکن وہ تمہیں سلطان منزل سے ہی چاہیے تم نے فروا

آئی اور سفیر کے ڈرائیور سے بھی کئی سوال کئے ہیں لیکن تمہیں کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا... میں مدد کر

سکتا ہوں اگر چاہو تو.. وہ نارمل لہجے میں اسے آفر کر رہا تھا

عمر اپنی آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھے گیا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے جو چاہئے ہو گا میں خود لے لوں گا عمر کو کسی کی ضرورت نہیں ہے تمہاری تو بالکل نہیں تم نے میری بیوی کے ساتھ جو کچھ کیا میں بھولا نہیں ہوں مجھے لگتا ہے ہماری ملاقات ختم ہو چکی ہے میں چلتا ہوں .. عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا کیا تم نے واقعی ہالے کو اغوا کیا تھا؟ ہارون نے تیزی سے سوال کیا تھا عمر رک گیا اگر میں کہوں نہیں تو کیا تم یقین کر لو گے؟ اسکا انداز چیلنج تھا ہاں میں کر لوں گا ....

عمر نے سر جھٹکا تھا جسے اسکی بات کو مذاق میں اڑا دیا ہو  
میں اس دن ہسپتال واپس آیا تھا عمر .... ہارون اسکی طرف دیکھ کر بولا تھا  
عمر کی آنکھوں میں تعجب ابھرا تھا  
ہارون کہے گیا

اس دن جب ہالے اور میں تم سے مل کر واپس گئے تھے میں تھوڑی دیر بعد پھر سے ہسپتال آیا تھا ...  
میں وہاں آیا تھا عمر . تم وہاں نہیں تھے ... تم جا چکے تھے ... میں نے تمہارا بل نہیں دیا تھا تمہارے پاس تمہارا  
والٹ نہیں تھا تم نے بل کیسے دیا؟ ... تم نے ڈاکٹر کو دھمکایا تھا میں یہ بات اسی دن جان گیا تھا میں نے ہالے سے  
کچھ نہیں کہا لیکن میں یہ جان گیا تھا کہ تم کوئی عام آدمی نہیں ہو ...

عمر دھیرے سے کرسی پہ بیٹھ گیا تھا

ہارون بول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے اس دن مال میں بھی تمھیں دیکھا تھا... تب نہیں جب تم ہالے سے بات کر رہے تھے تب جب تم نے اس آدمی کو اریسٹ کروایا وہ ایک سیریل کلر تھا ہے ناں؟ اس نے عمر کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا

مرد اس عورت کا دل کبھی خود سے خراب نہیں ہونے دیتا جس سے

وہ محبت کرتا ہو

ان سب باتوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ تم نے اگر ہالے کو اغوا کیا ہو تا تو کم از کم ساری رات اسے اپنی گاڑی میں نہ رکھتے تم کچے کام نہیں کر سکتے تم کوئی اور ہی آدمی ہو پر فیکشن تمھارے کام کا حصہ ہے میں پہلے دن سے جانتا ہوں ہالے کو اغوا تم نے نہیں کیا میرا دل گواہی دیتا ہے تم نے یہ نہیں کیا سواب تم مجھے بتاؤ تمھیں کیا چاہئے میں مدد کروں گا کیونکہ میں کر سکتا ہوں اسکا لہجہ سادہ تھا

آج کے زمانے میں دل کی گواہی کون سنتا ہے عمر نے جیسے طنز کیا تھا

ہارون مسکرایا تھا اسکے سانولے چہرے پہ ہلکی دھوپ پڑ رہی تھی گرے آنکھیں چمک رہی تھیں

میں آرٹسٹ آدمی ہوں ہم لوگ دل کی گواہیاں مانتے ہیں جو فتویٰ دل نے دے دیا وہ ہمارے لئے آخری ہوتا

ہے دماغ کا استعمال بہت کم ہوتا ہے ہمارے یہاں

عمر کی آنکھیں مشتبہ انداز میں سکڑی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

اور تم میری مدد کیوں کرو گے؟ بدلے میں تمہیں کیا چاہیے؟

میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر رہا میں ہالے کے لئے کر رہا ہوں میں اسکو اداس نہیں دیکھ سکتا میں ہمیشہ اس سے کہتا تھا کہ اگر ساری دنیا بھی اسکو چھوڑ دے تو ہارون شاہد اسکے ساتھ ہو گا.... کچھ دن پہلے جب اس نے مجھے خود سے الگ کیا تو مجھے لگا اب ہارون شاہد کبھی اس کے ساتھ نہیں ہو سکتا..... لیکن میں غلط تھا اب مجھے سمجھ آگئی ہے میرا مقصد ہالے کی "خوشی" ہے ہالے کی "مدد" ہے اور اسکے لئے ہارون شاہد کو ہالے سلطان کے پہلو میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں دنیا کے آخری کونے میں کھڑے ہو کر بھی اسکے لئے سب کر سکتا ہوں وہ مجھے اپنے ساتھ رکھے یا نہ رکھے میں تو اسکے ساتھ ہوں ہمیشہ... ساتھ "کھڑے" صرف جسم ہوتے ہیں جو دور رہ کر بھی آپ کا سوچے اسکا دل آپ سے جڑا ہوتا ہے ہم دوست ہیں کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی اچھے وقت میں ہم ٹھیک ہو جائیں گے لیکن میں اسکی مصیبت اور غم میں اسکے ساتھ نہ رہا تو ساری زندگی اس سے نظر نہیں ملا سکوں گا مجھے اسکے سامنے نظر اٹھانے جیسا چھوڑ دو مجھے بتاؤ تم کیا ڈھونڈ رہے ہو آخر میں جیسے بے بسی سے بولا تھا

عمر حیات نے کندھے اچکائے تھے میز پر آگے کو ہوا آواز مدھم کر لی اور کہنا شروع کیا

سلطان منزل سے کوئی ہالے کے اغوا میں شامل ہے پہلے مجھے لگایا سب مسز شمس نے کیا ہے لیکن وہ پچھلے ایک مہینے سے ایسی کسی جگہ نہیں گئیں جو مشکوک ہو یا جہاں مجھے ان پہ شک ہو... انکی کال ریکارڈنگ انکی سم کا ڈیٹا سب نکلوا یا ہے میں نے کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ سوائے چند کٹی پارٹیز... اور ایک دو ریستورانز کے علاوہ کہیں نہیں گئیں اسکے علاوہ میں نے پورے ایک مہینے ان سے ملنے والوں لوگوں کو بھی چیک کیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس پہ شک کیا جاسکے میں نے سفیر کے ڈرائیور سے بھی اسی لئے پوچھ گچھ کی کہ شاید انہوں نے اپنی نہیں سفیر کی گاڑی استعمال کی ہو یا پھر شاید گھر کے کسی ..

ایک منٹ ایک منٹ ... ہارون جو غور سے اسکی بات سن رہا تھا اچانک اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا  
تم نے کہا ... شاید انہوں نے کسی اور کی گاڑی استعمال کی ہو ... یہی کہاناں .... ہالے کی شادی سے دس دن پہلے انہوں نے مجھ سے میری گاڑی مانگی تھی میرا ڈرائیور بھی  
عمر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا

تمہارا ڈرائیور ... وہ کہاں ہے مجھے اس سے ملو او وہ ضرور مسز شمس کو کسی ایسی جگہ لے گیا ہو گا جہاں سے مجھے ثبوت مل سکیں ... میرا شک درست تھا وہ بولتے بولتے رکا تھا  
ہارون اب بھی بے چین سا تھا عمر نے اسکو غور سے دیکھا تھا  
کیا کچھ اور بھی ہے؟ .... کچھ ایسا جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو؟  
www.kitabnagri.com  
ہارون نے تھوک نگلاتا تھا ...

.... اسی دن انہوں نے مجھ سے میری ایک پرانی سم بھی مانگی تھی .... میں نے دے دی تھی .... میں پریشان تھا کچھ سوچے سمجھے بغیر میں نے ... بس دے دی .... مجھے لگتا ہے ... تمہیں اسی سم سے کچھ مل جائے گا ...  
.. میں نے یہ جان کر نہیں کیا مجھے نہیں پتہ تھا فروا انٹی اتنا گر سکتی ہیں وہ شرمندگی سے کہہ رہا تھا  
جبکہ عمر کو جیسے فرق ہی نہ پڑا ہو



## Posted On Kitab Nagri

مجھے اپنا... نمبر دواسی سم کا ابھی اسکی ساری ڈیٹیلز نکلاتا ہوں.... کچھ اور بھی ہے تو مجھے بتاؤ...

ہارون متعجب ہوا تھا

تم مجھے جج نہیں کرو گے؟.. کیا تم مجھے ملامت نہیں کرو گے؟ میری بے وقوفی کی وجہ سے اتنا سب ہو گیا.. کیا تم مجھے کچھ نہیں کہو گے؟

عمر نے گہری سانس لی تھی

میں لوگوں کو جج نہیں کیا کرتا... اس طرح لوگ آدھی بات کرتے ہیں اور آدھی دل میں رکھ لیتے ہیں دل میں رکھی باتیں سلو پوزن ہوتی ہیں... آہستہ آہستہ انسان کا دل مار دیتی ہیں.... اور میں قاتل نہیں بننا چاہتا وہ بول کر خاموش ہوا تو ہارون نے عجیب نظروں سے اسکو دیکھا

کیا ہالے اور تم الگ ہو جاؤ گے؟ اسکے لہجے میں کچھ تھا کہ عمر بے اختیار اسے دیکھے گیا

یہ لڑکا سفیر جیسا نہیں تھا... یہ الگ تھا بہت الگ اسکے لہجے میں مخلصی تھی

میں انہیں کبھی خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا.... میں ہمیشہ یہی چاہوں گا کہ وہ میرے ساتھ رہیں... چاہے

جن حالات میں سہی ہمارا نکاح ہو گیا ہے.. اور میں اسے نبھانے کی پوری کوشش کروں گا وہ ہلکے لہجے میں کہتا

اٹھ کھڑا ہوا تھا

کیا تم مجھے اپنے ڈرائیور سے نہیں ملو ارہے؟ ہارون کو بیٹھے دیکھ اس نے سوال کیا تھا

وہ فوراً اٹھا تھا اب وہ دونوں باہر جا رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

سیاہ آنکھیں چمک رہی تھیں سرمئی آنکھوں میں اداسی سی تھی

سلطان منزل کی صبح اداس اور مغموم سی تھی یوسف سلطان کو گھر لایا جا چکا تھا مہر ساری رات انکے ساتھ رہی تھی اور وہ ساری رات ہالے کو پکارتے رہے تھے شمس رات دیر سے گھر آئے تھے انکا ارادہ فروا سے بات کرنے کا تھا لیکن وہ سوچکی تھیں

اس وقت وہ اپنے کمرے کے ہاتھ روم سے فریش ہو کر باہر نکل رہی تھی بوٹو کس اور سر جریز کا مارا ہوا بوڑھا چہرہ بغیر میک اپ کے مکروہ سالگ رہا تھا بھوری آنکھوں خوابیدہ سی تھیں جیسے نیند پوری نہ ہوئی ہو البتہ سامنے بیڈ پہ بیٹھے شمس کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا تھا وہ چاک و چونند تھے بال نفاست سے پیچھے کو جمائے سوٹ میں ملبوس وہ آفس جانے کو تیار لگتے تھے فروا انکو نظر انداز کرتی ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھنے لگی جب شمس نے بیٹھے بیٹھے انکا ہاتھ پکڑ لیا تھا ساتھ خود کھڑے ہوئے تھے

تمہید وہ کبھی باندھتے نہیں تھے سو سیدھا مدعے پہ آئے

تم نے فہیم مرزا کے ساتھ مل کر ہالے کو اغوا کروایا؟ میں صرف ہاں یا ناں میں جواب پوچھوں گا بولو ہاں یا ناں وہ سنجیدہ لہجے میں پوچھ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

فروانے اطمینان سے انکو دیکھا تھا

میں نے کہا تھاناں اب کسی اور کا حسن اور کسی اور کی جوانی استعمال کروں گی میں نے کہا تھاناں میں سلطانز کی کمر توڑوں گی تمہارے بھرم توڑوں گی ... میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا شمس اب تمہیں مجھ سے کوئی گلہ نہیں ہونے چاہیے وہ کہہ کر جانے لگیں جب شمس کا بھاری ہاتھ اٹھا تھا اور چٹاخ کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی فروامنہ کے بل بیڈ پہ جاگری تھیں

ذلیل عورت تمہاری جرات کیسے ہوئی کہ تم میری پاک دامن بھتیجی پہ بہتان لگاؤ ... تم انتقام کے چکر میں اتنی جنونی بن گئی .. تمہیں شرم نہیں آئی تم کیسے کر سکتی ہو ایسا .... لعنت ہو تم پہ ملعون عورت لعنت ہو .... تم پہ خدا کی لعنت ہو سارے جہاں کی لعنت ہو تم پہ وہ بلند آواز میں انکو گالیاں بکتے ہوئے چلا رہے تھے

فروا چند لمحے تو اسی طرح شاک کے عالم میں چہرے پہ ہاتھ رکھے پڑی رہیں اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ایک زخمی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی اٹھی تھیں

شمس جو انکے سامنے ہی کھڑے تھے فروانے پوری قوت سے شمس کے چہرے پہ ویسا ہی تھپڑ دے مارا تھا جیسا تھوڑی ہی دیر پہلے انکو پڑا تھا

مارے شاک کے شمس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں چند لمحہ قبل گالیاں بکتی انکی زبان مفلوج ہو گئی تھی گو کہ انکے تھپڑ میں شمس کے ہاتھ جیسا بھاری پن اور شدت نہیں تھی لیکن مرد کے چار تھپڑ کے مقابلے عورت کی طرف سے پڑنے والا ایک تھپڑ زیادہ زور سے لگتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے میں کوئی اٹھائی گیر ہوں کوئی گری پڑی ہوں جس پہ تم ہاتھ اٹھاؤ گے چیخو گے چلاؤ گے وہ زخمی شیرنی کی طرح سرخ ہوتی آنکھوں سے غرائی تھیں... فروایگ ہوں میں 'میں ملکہ ہوں تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گے... مجھے گالیاں دو گے میں ہاتھ کاٹ دوں گی زبان کھینچ لوں گی انکی آواز بلند ہوتی جارہی تھی میں ذلیل ہوں تو تم کیا ہو کیا تم وہی نہیں ہو جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا

شمس کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا

تمہاری اوقات کیا ہے شمس اگر آج میں نہ ہوتی اگر میرے بنائے ہوئے جھول نہ ہوتے تو کیا آج ہیون تمہیں مل پاتا؟ اگر اس دن میں تمہیں ہسپتال نہ بھیجتی تو کیا آج تم سلطان ہوتے؟... تمہیں سلطان میں نے بنایا ہے شمس اور تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گے

شمس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا فرواب بھی انکے گرد چکر کاٹی غرارہی تھیں

میں نے شمس میرے عظیم دماغ نے ہمیشہ کی طرح تمہیں بچایا تمہیں ایک سلطنت دی تمہارا ایمپائر دیا اور تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گے بھولو مت کہ ہیون کے اصلی کاغذات اب بھی میرے پاس ہیں تمہارے پاس جعلی سائن ہیں شمس تمہیں چاہیے کہ میرے قہر سے ڈرو اگر میں تمہیں عرش پہ بیٹھا سکتی ہوں تو اگلے ہی لمحے تمہیں فرش پہ بھی پھینک سکتی ہوں

وہ شمس کے آہانت سے سرخ چہرے کو نظر انداز کیے بولے جارہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

مجھ سے ڈرو شمس میں اگر محبت میں تمہیں تخت پہ بٹھا سکتی ہوں تو نفرت میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتی ہوں یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیا تم نے نہیں دیکھا اس نگین کی کاربن کاپی کا انجام وہ خود کو شہزادی کہتی تھی .... میں نے اسے کنیز سے بھی بدتر بنادیا وہ ڈیزائرویر پہنتی تھی آج مانگے ہوئے کپڑے پہنتی ہے ... بڑے بڑے ریسٹورانز میں کھانا کھاتی تھی آج اسکے پاس دو وقت کی روٹی کے لئے پیسے نہیں ہیں دنیا کے بہترین ڈائمنڈز اپنے گلے اور انگلیوں میں پہنتی تھی آج وہی ہیرے جواہرات بیچنے کی نوبت آگئی ہے اسے محبتوں پہ ناز تھاناں میں نے کیسے اس سے ہر رشتہ چھین لیا آج وہ اکیلی ہے خالی ہاتھ ہے وہ لڑکا عمر بہت جلد وہ بھی اسے چھوڑ دے گا کیونکہ ہالے سلطان کا بخت اب میرے ہاتھ میں ہے اسکی قسمت کی خدا میں ہوں تم دیکھنا شمس وہ ایک دن سڑکوں پہ بھیک مانگے گی اور اسے کوئی بھیک دینے والا بھی نہیں ہوگا اگر تم چاہتے ہو تمہارے ساتھ وہ سب نہ ہو جو اسکے ساتھ ہوا ہے تو آئندہ ... اپنی اوقات میں رہنا وہ نخوت سے کہتی الماری کی جانب بڑھ گئی تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیچھے سے شمس نے خود کو کہتے سنا

اسکا بخت بلند ہے فروا ... وہ پارس پتھر ہے مٹی کو سونا کرتی ہے .. تم سب کچھ کر سکتی ہو اسکا بخت نہیں چھین سکتی تم نے اس سے جو محبتیں چھین لیں وہ عارضی تھیں تب ہی اسکے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں جو محبت اسے اب مل رہی ہے وہ دائمی ہے وہ جب تک یہاں تھی شہزادی تھی اب ملکہ ہے .. اگر وہ سمجھے تو ... وہ رک رک کر کہہ رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

فروا بھنویں بھینچے انکو سنے گئیں

وہ لڑکا اسے کبھی نہیں چھوڑے گا... تم نے مجھے تو اپنے ہاتھ سے سلطان بنایا ہے ناں بھائی شروع سے سلطان رہے ہیں انہوں نے اپنی بیٹی کے لئے جس شخص کو چنا ہے سوچو وہ کیا ہو گا؟... وہ شخص اسے تب یہاں سے لے گیا اس نے تب اسکی حفاظت کی جب ان دونوں کا کوئی تعلق بھی نہیں تھا اور اب وہ اسکی بیوی ہے تم سوچ سکتی ہو اب وہ اسکے لئے کیا کرے گا

تم کہتی ہو تم نے اس سے آسائشات چھین لی ہیں  
نہیں فروا

وہ آدمی ہالے کے قدموں میں ساری دنیا ڈھیر کرنے کو تیار ہے وہ ایک شاندار مرد ہے  
آج مجھے تم پر رحم آرہا ہے تم نے جو کچھ کیا اسے اللہ نے تم پر الٹ دیا سوچو فروا سوچو اس رات ہالے کسی اور کی گاڑی میں بھی جاسکتی تھی وہ عمر کی گاڑی میں ہی کیوں گئی؟ اسے وہاں اسکا بخت لے گیا سکندری بخت وہ اگر یہاں سے گئی ہے تو اس محل سے زیادہ بڑے اور اونچے محل میں رہ رہی ہے تم نے اس سے سفیر اور ہارون چھین لئے اللہ نے اسے ایسا شخص دیا ہے جو ان دونوں پہ بھاری ہے کبھی جو تم اسکی زہین آنکھیں دیکھو تو تمہیں پتہ لگے وہ کیسے آنکھوں سے بات کرتا ہے وہ کیسے اپنے لفظوں سے دل جیت لیتا ہے وہ اپنے لفظوں اور ذہانت سے کھڑے کھڑے تم سے کیا کچھ کروالے اور تمہیں پتہ بھی نہ لگے

تم کہتی ہو وہ شہزادی نہیں رہی سہی کہتی ہو

## Posted On Kitab Nagri

وہ ملکہ ہے حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے وہ یہاں بھی حکومت کرتی تھی وہاں بھی کرے گی جسے تم اپنا بدلہ کہہ رہی ہو وہ اسکے لئے تخت کی آزمائش تھی تم اس سے کچھ نہیں چھین سکتی تم ناکام ہو گئی ہو آج مان لو یہ بات وہ سادگی سے کہہ کر خاموش ہوئے تھے

فروا نے سینے پہ دونوں بازو باندھے تندہی سے انکو دیکھا تھا

بہت محبت جاگ رہی ہے آج تو کیا ہیون اسکے حوالے کرنے کا ارادہ کر لیا ہے؟ جاؤ انکے قدموں میں گر جاؤ اور ان سے کہو کہ تم نے انکے باپ کا قتل کیا لیکن اب تم شرمندہ ہو اور اب سب کچھ فکس کرنا چاہتے ہو تم انہیں یہ نقلی پیپر زدے رہے ہو یا میں اصلی پیپر زدے آؤں بتاؤ کیا کرنا ہے؟

شمس چند لمحے انکو دیکھتے رہے پھر بولنا شروع کیا

میں نے اپنے دل سے ہالے کے لئے نفرت ختم کی ہے طاقت اور سلطنت کی لالچ نہیں ہیون کل بھی میرا تھا اور آج بھی اور ایک بات اور میں اپنے بھائی کو مار کر شرمندہ نہیں ہوں وہ یہی ڈیزرو کرتے تھے وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے تھے

پیچھے فروا پیچ و تاب کھاتی رہ گئی تھیں

اس عمر حیات کا کچھ کرنا ہو گا

باہر جاتے شمس اور الماری کے قریب کھڑی فروا کو یہیں چھوڑ کر کیا تم معراج سلطان کے قتل والے دن میں واپس جانا چاہو گے؟

## Posted On Kitab Nagri

یہ وہ وقت ہے جب عمر ہالے کو اپنے ساتھ لے کر نکلا تھا شمس باہر ہونے والے سارے ہنگامے پہ لعنت بھیجتے اندر اپنے کمرے میں آئے تھے

فروا انکے پیچھے ہی آئی تھیں اب وہ دونوں ایک دوسرے کے بالکل سامنے کھڑے تھے ان دونوں کی کافی دیر سے ایک ہی بحث چل رہی تھی اور اب شمس تنگ آ گئے تھے

فروا میں نے کہاناں یہ وقت مناسب نہیں ہے میں اس وقت ہیون کی بات نہیں کر سکتا کیا تمہارا دماغ چل گیا ہے بھائی مر رہے ہیں اور میں وہاں جا کر کاروبار کی بات کروں تم سیدھا یہ کیوں نہیں کہتی کہ میں انکا گلہ دبا دوں وہ سخت جھنجھلائے ہوئے تھے

وہ نہیں مر رہے آدھے مرے ہوئے ہیں وہ یہی وقت ہے شمس یہی وقت اگر آج نہیں تو پھر کبھی نہیں تمہیں کیا لگتا ہے تم انکی زندگی میں انسے ہیون لے سکتے ہو؟ یہ تمہاری خام خیالی ہے اگر تمہیں اپنے لئے کچھ کرنا ہے تو آج کرنا ہے چاہے اسکے لئے معراج سلطان کو مرنا ہی کیوں نہ پڑے میرے پاس سارے کاغذات ہیں کل رات میں نے سارے کاغذات ہینڈ اوور کر لئے تھے تم سوچو شمس جب آدھا مر اہو امر کاغذات دے سکتا ہے تو کیا وہ سائن نہیں دے سکتا؟ وہ انہیں اکسار ہی تھیں اور دور کہیں کامیاب بھی ہو رہی تھیں

شمس نے رک کر انکو دیکھا تھا

کیا بکواس کر رہی ہو ہیون کے پیپرز تمہارے پاس ہیں؟

فروا مسکرائی تھیں پورے دل سے

## Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ میرے پاس ہیں.... تمہارے بھائی رات وہ کاغذات ہالے کے نکاح کے وقت اسکو دینے والے تھے لیکن میں نے کسی طرح وہ اٹھائے.... اینڈ گیس واٹ ہیون ہالے کے نام پہ ہے لیکن پاور آف اٹارنی عمر حیات کے نام ہے اور یہ بات عمر نہیں جانتا شاید معراج سلطان اسے سر پرانز دینا چاہتے تھے.....

تمہیں یہ سب کیسے پتہ؟ شمس نے انکو بیچ میں ٹوکا تھا

میں نے فرہاد غفار کو خرید لیا ہے شمس... وہ میرے لئے کام کرتا ہے.... چند روز قبل اس آدمی عمر حیات نے معراج سلطان سے کہا تھا کہ وہ ہیون اسکے نام کر دیں معراج سلطان نے گو کہ اسے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا لیکن انہوں نے یہ کام کر دیا تھا اس لڑکے کے تیور دیکھ کر آج تو میں ڈر ہی گئی لیکن شکر ہے کہ وہ اب تک ان کاغذات کے بارے میں نہیں جانتا

شمس اب بھی متذبذب تھے

لیکن میں کیا کر سکتا ہوں کیا پوری دنیا کو پاگل بنا سکتا ہوں؟ سب لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ میرے بھائی نے مجھے ہیون کیوں دیا میں کیا کہوں گا؟ اور وہ عمر تمہیں لگتا ہے وہ مجھ سے سوال نہیں کرے گا؟ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے اسے کنوینس کرنے کو مجھے ثبوت چاہیے ہوں گے میں فلحال یہ سب نہیں کر سکتا فروا تم اپنی سازش خود تک رکھو

فروا گھوم کر انکے سامنے آئی تھیں

تم ان سے کہہ دینا کہ تم نے ہیون خریدا ہے اپنی کمپنی کے پچیس فیصد کے بدلے خریدا ہے.....

## Posted On Kitab Nagri

شمس نے اچھنبے سے انکودیکھا تھا

کیا بکواس کر رہی ہو میں کچھ سمجھا نہیں

دیکھو شمس جب معراج بھائی نے تم سے شیئرز خریدنے کی بات کی تھی تب کیا ہوا تھا یاد کرو؟ تم نے کوئی پیپر ورک نہیں کیا تھا

شمس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں وہ فروا کے مزید بولنے کو بے تاب ہواٹھے تھے

انکے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے تم سے دو پچیس فیصد خریدے ہیں ..... تم انکے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کروادیتے تھے .... وہ کمپنی میں کام کرتے تھے لیکن ڈیل ... ڈیل نہیں ہوئی پیپر ورک نہیں ہوا شمس .

.. تمہارے پاس گولڈن چانس ہے اسے مت گنواؤ جاؤ اپنی امپائر بناؤ اپنے لئے کچھ کرو

وہ کچھ کچھ راضی ہو گئے تھے

لیکن میں نے ہیون کے کاغذات نہیں بنوائے میں نے اپنی کمپنی کے پچیس فیصد کے پیپرز بھی نہیں بنوائے میں اتنے کم وقت میں اتنا سب کچھ کیسے کر سکتا ہوں؟

فروا نے انکے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے نہ جانے کتنا عرصہ بعد

جو پیپرز فرہاد نے عمر اور ہالے کے لئے بنوائے تھے میں نے ویسے ہی پیپرز تمہارے لئے بنوائے ہیں

تم میرا عشق ہو شمس .... میں نے تمہارے لئے سب کر لیا ہے سارے کاغذات بنوائے ہیں بس ایک دستخط اور

تم سلطان بن جاؤ گے تمہاری سلطنت ہوگی تم حکومت کرو گے تمہارے پاس وہ سب ہو گا جس کا تم نے کبھی



## Posted On Kitab Nagri

خواب دیکھا تھا جب تک تمہارے ساتھ فروا ہے تمہیں کسی چیز کا خوف نہیں ہونا چاہئے وہ ایسے مان سے کہہ رہی تھیں کہ لمحے بھر کو شمس وہ ہوٹل کا کمرہ اور اپنی نفرت بھول گئے تھے کچھ دیر قبل جو نیم رضا مند تھے اب مکمل تیاری کے ساتھ جارہے تھے اپنے دل کو مارنے ہمیشہ کے لئے

موجودہ دن

فروا اپنے موبائل پہ کسی سے بات کر رہی تھیں چہرے پہ ہلکی سی فکر مندی تھی اور ہلکا سا حسد بھی مجھے اسکی ساری ڈیٹیلز چاہئے مجھے بتاؤ وہ عمر حیات کون ہے کہاں سے آیا ہے اور اسکا فیملی بیک گراؤنڈ کیا ہے مجھے اسکے بارے میں ایک ایک بات بتاؤ فرہاد اسکی کمزوری اسکی طاقت سب اسکا برا وقت اب آپکا ہے آگے سے کچھ کہا گیا تھا فروانے بے دلی سے کال کاٹ دی تھی اب وہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھیں ساتھ بڑبڑاتی جاتی تھیں نہیں نہیں یہ وہ نہیں ہو سکتا... یہ نگین کا بیٹا نہیں ہو سکتا... میں نے اس دن اس عورت کو خالی ہاتھ بھیج دیا تھا... میں نے اسے دکھا دیا تھا کہ یہاں نگین کے بیٹے کی کوئی جگہ نہیں پھر کیسے کیسے آ سکتا ہے وہ؟ لیکن اسکی آنکھیں... اسکی آنکھیں کیوں ہیں ایسی؟

نہیں یہ بس مرے دماغ کا فتور ہے وہ نہیں آ سکتا

بلآخر وہ تھک کر بیٹھ گئی تھیں

اس بات سے انجان کہ جس آدمی کے لئے وہ خود کو برا وقت کہہ رہی ہیں وہ اصل میں انکا برا وقت ہے

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے بنگلے پہ دن چڑھ آیا تھا صبح کی مقدس سفیدی دم توڑ گئی تھی اب اسکی جگہ جھلساتی دھوپ نے لے لی تھی  
البتہ گھروں کے اندر اب بھی کسی حد تک سکون تھا پنکھے کی ہوا بھلی معلوم ہوتی تھی  
ہالے اس وقت اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں آکر بیٹھی تھی آنکھیں اب بھی سو جھبی ہوئی تھیں آواز کام  
زدہ سی وہ رات بھر روتی رہی تھی

کچن میں آکر اسکا ارادہ تھا کہ اب اپنے لئے کافی بنائے جب اسکی نظر پاس رکھے ہاٹ پاٹ پہ پڑی ساتھ  
ایک پلیٹ رکھی تھی جس کو دوسری پلیٹ سے ڈھکا گیا تھا ہالے نے ڈھکن اٹھایا پلیٹ میں آملیٹ تھا  
ہالے نے ہاٹ پاٹ کھولا اس میں تازہ پراٹھے رکھے تھے اسکا دل ذرا سا خوش ہوا تھا کتنے ہی دنوں سے وہ سوکھی  
بریڈ اور جیم سے ناشتہ کر رہی تھی چلو آج کچھ اچھا کھانے کو نصیب ہوا تھینکس ٹو شانو  
اس نے پاس پڑی کر سی کھینچ لی اور اس پہ بیٹھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

پراٹھا پلیٹ میں نکال کر رکھا آلیٹ سامنے کیا پراٹھے کا چھوٹا سانوالہ بنایا اور آلیٹ کے ساتھ لگا کر منہ میں رکھا پہلا نوالا لیتے ہی اسکو ایسا لگا جیسے وہ آج پہلی بار آلیٹ اور پراٹھا کھا رہی ہو ایسا مکمل ذائقہ ہالے نے آنکھیں بند کر لی تھیں جیسے ذائقے کو محسوس کر رہی ہو

آہ من و سلوا.... بے اختیار اسکی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے

پھر اگلے ہی لمحے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں ایک اور نوالا پھر دوسرا پھر تیسرا تقریباً دس منٹ بعد وہ دونوں پراٹھے کھا چکی تھی اور آلیٹ والی پلیٹ ایسے صاف تھی کہ اسکو دھونے کی ضرورت نہیں تھی

اس نے آدھے کراچی کے ریستورانز کے کھانے کھائے تھے وہ جس شہر جس ملک بھی جاتی تھی وہاں کے ریستورانز ضرور وزٹ کرتی تھی... لیکن ایسا مکمل ذائقہ اس نے آج تک نہیں چکھا تھا وہ اتنے سالوں سے جس ذائقے کی تلاش میں تھی وہ اسے آج ملا تھا

یقیناً شانو بہترین کھانا بناتی ہے کرسی سے اٹھتے ہوئے اس نے اعتراف کیا تھا

اسی وقت شانو ہاتھ میں جھاڑو لئے اسے کچن میں آتی دکھائی دی اس نے دوپٹہ کندھے سے گزار کر کمر سے باندھ رکھا تھا ہالے کو دیکھ کر اس نے سلام کیا تھا

ہالے نے سر کی اشارے سے جواب دیا تھا ساتھ مسکرائی تھی اداس سی مسکراہٹ

## Posted On Kitab Nagri

آپ نے آج جو ناشتہ بنایا تھا بہت لزیز تھا ... اللہ آپ کے ہاتھوں کو سلامت رکھے اللہ انکا ذائقہ برقرار رکھے  
(ترک ڈراموں کا اثر تھا وہ انکی دعائیں سیکھ گئی تھی)۔ پر اٹھے بہت اچھے بنے تھے اور آملیٹ بھی ... یہ اٹالین  
ریسپی ہے آپ نے کہاں سے سیکھی؟ ... وہ اپنی عادت کے برخلاف لمبی بات کر رہی تھی  
جبکہ شانو ہونقوں کی طرح اسکو دیکھے گئی

باجی میں نے تو کوئی ناشتہ نہیں بنایا .... اور پر اٹھائے تو مجھ سے کبھی اچھے بنے ہی نہیں  
ہالے نے چونک کر اسے دیکھا تھا

.. عمر صاحب کہتے ہیں میرے ہاتھ کے پر آٹھوں سے بہتر ہے بندہ ربڑ چبالے ... اور اٹالین آملیٹ؟ ....  
؟ میں تو پاکستانی انڈا مشکل سے بناتی ہوں کیا باتیں کرتی ہیں بی بی .... اصل میں کیا ہے ناں ..... وہ اب بھی  
بول رہی تھی جب ہالے واپس پلٹی تھی لپک کر آملیٹ والی پلیٹ اٹھائی اسکے نیچے اسکی نوٹ لگا تھا ہالے کی نظر  
اس پہ پڑی تھی لیکن وہ نظر انداز کر گئی تھی

www.kitabnagri.com

اس پہ بڑے بڑے الفاظ میں لکھا تھا

ناشتے کے لئے شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں

امید ہے یہ آپ کی زندگی کا سب سے بہترین ذائقہ ہوگا

بس دولائن .... صرف دولائن اور ہالے کا خون کھول اٹھا تھا اسکے اختیار میں ہوتا تو وہ ابھی حلق میں انگلی ڈال کر

قے کر دیتی

## Posted On Kitab Nagri

آج عمر حیات سے نفرت کا گراف ذرا اور اوپر گیا تھا

ہسپتال کے بیچ پہ بیٹھا نوح اس وقت اپنی ساری کائنات لٹا کر بیٹھا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں گردن جھکی ہوئی  
دل ٹوٹا ہوا اس نے رات سے لے کر بس ایک سطر بولی تھی  
کیا وہ بچ جائے گی؟ ..... امید بے بسی .. ڈر خوف ... ذلت .. ازیت ڈاکٹر سے سوال کرتے  
نوح کے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا

Kitab Nagri

جواب کوئی تسلی بخش نہیں تھا  
زمین کو مہ میں جا چکی تھی .... اسکی نارمل زندگی میں واپسی کے بارے میں ڈاکٹر نے بس یہی کہا تھا  
ایک منٹ ایک دن ایک گھنٹہ ایک سال .. دس سال بیس سال یا پھر ساری زندگی ... بھی لگ سکتی ہے ... یا پھر  
وہ اسی طرح مر بھی سکتی ہیں .... ہم کچھ نہیں کر سکتے وہ تب ٹھیک ہو سکتی ہیں جب وہ ریکور ہونا چاہیں  
وہ تب سے لے کر اب تک اسی بیچ پہ بیٹھا تھا اسکی زندگی کی ساری جمع پونجی لٹ گئی تھی اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا



## Posted On Kitab Nagri

یہ سب کس نے کیا فلحال اسے یہ بھی نہیں پتہ تھارات سے لے کر اب تک پولیس اور میڈیا کو اس نے کس طرح سنبھالا تھا یہ تو بس وہی جانتا تھا

اسی وقت فہیم مرزا سفید پڑتی رنگت کے ساتھ اسے اپنے قریب آتے دکھائی دیئے  
نوح کو دیکھ کر انکا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گئے تھے ایک ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا اور  
جب بولے تو انکی آواز میں افسوس تھا

یہ کس نے کیا ہے بیٹے کیا تمہیں پتہ چلا؟

نوح نے شکستگی سے نفی میں سر ہلایا تھا

بات میڈیا میں نہیں جائے گی تم فکر مت کرو میں نے پولیس کو بھی سمجھا دیا ہے... کسی کو کچھ پتہ  
نہیں چلے گا..... ہماری عزت پہ کوئی حرف نہیں آئے گا..... تم

بکو اس بند کریں اپنی..... نوح کھڑے ہوتے ہوئے دھاڑا تھا... اسکی آنکھیں ضبط کے مارے خون چھلکا رہی  
تھیں میری بہن میری زندگی مر رہی ہے اور آپ کو اپنی عزت کی پڑی ہے.....

فہیم سہم کر بیچ کے ساتھ جا کر لگے تھے

میں لعنت بھیجتا ہوں آپ کی عزت پہ خدا کی قسم مجھے اس وقت کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے کسی بھی چیز کی نہیں..  
.. میری بہن میری بہن کو کچھ ہو گیا تو میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا جو جو اس کام میں ملوث ہے میں اسے کتے  
کی موت ماروں گا..... میں اسکی نسل ختم کر دوں گا... میں انکے بچوں کو چوک پہ بٹھا کر بھیک منگوواؤں گا....

## Posted On Kitab Nagri

میں انکی بیویاں بیوہ کروں گا انکی .... بیٹیاں گھروں سے اٹھواؤں گا .... میں ذلیل ہوا ہوں تو سب ذلیل ہوں  
گے میری بہن کو ازیت ہوئی ہے ساری دنیا کو ایذا دوں گا وہ انگلی اٹھا کر بول رہا تھا  
میں نوح مغل آج قسم کھاتا ہوں کہ میں اپنی بہن کا بدلہ لوں گا میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا خدا کی قسم نہیں  
چھوڑوں گا اسکے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا اسکی آنکھیں سرخ انگارے ہو رہی تھیں اسکا سارا جسم کانپ رہا تھا  
فہیم اپنی جگہ سے اٹھے تھے اسکے قریب آئے اپنے دونوں ہاتھ اسکے کندھے پہ رکھے اور کہنا شروع کیا  
تمہیں جو کرنا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں .... نوح مرزا .... انہوں نے مرزا پہ زور دیا ... انکی آنکھیں کچھ جتا  
رہی تھیں .... میں نے تمہیں پالا نوح .... تمہاری بہن کو پالا تمہارے مرتے ہوئے باپ کو میں نے بچایا ...  
اگر اس وقت میں اسکا علاج نہ کروا تا تو تم کئی سال پہلے یتیم ہو چکے ہوتے .... اس حادثے کے بعد وہ معذور  
ہو گیا تھا میں نے اسے پھر بھی نہیں چھوڑا .... اس وقت تمہاری بہن اس دنیا میں آنے والی تھی میں نے تمہاری  
ماں کی ایک ایک ضرورت کا خیال رکھا اگر میں بروقت تمہاری ماں کو ہسپتال نہ لے جاتا تو تمہاری بہن اس دنیا  
میں ہی نہ آتی آخری وقت پہ اگر میں تمہارے ماں باپ کی تدفین نہ کرتا تو انکی لاش گل سڑ جاتی .... میں نے  
تمہیں اپنا نام دیا میں نے تمہارے نام سے مغل ہٹا کر تمہیں مرزا بنایا اور تم ... تم آج میرے سامنے چیخو گے .  
... مجھے باتیں سناؤ گے .... کیا اسلئے کے تھے میں نے تم پہ اتنے احسان؟ انکے لہجے میں تپش تھی  
نوح کا سر شرمندگی سے جھکتا گیا

## Posted On Kitab Nagri

میں جا رہا ہوں نوح اب میرے پاس آنا تو "مرزا" بن کر آنا "مغل" بن کر نہیں وہ اسکا کندھا تھپکتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے

پچھے نوح تھا اور اسکے ان گنت دکھ اللہ نے اسکی نیکی بھی قبول نہیں کی اس نے تو ایک لڑکی کی عزت بچائی تھی .

...

آج اسے نیکی سے نفرت ہو گئی تھی یہ دکھ بہت بڑا تھا



گاڑی میں اے سی کی کولنگ کے باوجود ہارون کے ڈرائیور کو ٹھنڈے سپینے آرہے تھے عمر کی مشتبہ نظریں اسکے چہرے پہ جمی تھیں ہارون پچھلی سیٹ پہ آرام دہ سا بیٹھا تھا

www.kitabnagri.com

وہ کوئی تیس پینتیس سال کا فرہی مائل آدمی تھا نقوش پھینے تھے اور وہ آدھے گھنٹے سے ایک ہی بات دہرا رہا تھا سر میں قسم کھا کر بتا رہا ہوں میں نے انکو یہیں اتارا تھا پھر دو گھنٹے بعد یہیں سے لینے آگیا میں اپنے بچوں کی قسم کر اٹھا کر کہہ رہا ہوں مجھے میرے ماں باپ کی قسم ہے ... وہ لگھیانے لگا تھا

اس نے پچھلے آدھے گھنٹے سے دہرائی جانے والی بات ایک بار پھر دہرا دی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے بے زاری سے گردن پیچھے جھکائی تھی جبکہ ہارون بے نیاز بیٹھا موبائل پہ انگلیاں چلا رہا تھا جیسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو

عمر نے گاڑی سے نکل کر اس پاس نظر ڈورائی تھی یہاں بس قطار در قطار چھوٹے بڑے دکان بنے تھے کوئی آٹوز کا تو کوئی ورکشاپ .... کوئی بانیک اور گاڑیوں کے سپیئر پارٹس بیچ رہے تھے یہاں دور دور تک کوئی کیفے کوئی ریستوران نظر نہیں آ رہا تھا اگر فروا یہاں کسی سے ملنے آئی تھی تو ضرور کسی کیفے یا ریستوران ہی گئی ہوگی عمر نے اس جگہ کی لوکیشن نکالی تھی یہاں تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر تک کوئی ایسی معقول جگہ نہیں تھی جہاں فروا اور فہیم مرزا مل سکیں

وہ واپس گاڑی میں آکر بیٹھ گیا تھا

اب اسے ایک اور طریقہ استعمال کرنا تھا اور وہ اس کے لئے تیار تھا وہ جھکا اور اس نے جھک کر اپنی پنڈلی سے بندھی چھوٹی سی پسٹل نکال لی تھی اب کے اسکے ہاتھ میں چھوٹی پسٹل دیکھ ہارون کے ڈرائیور کا خون خشک ہو گیا تھا

عمر نے پسٹول اسکی کنپٹی پہ رکھی تھی ہارون نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسکو دیکھا تھا اور ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے اپنے موبائل پہ جھک گیا تھا  
(کھسک گیا ہے پولیس والا خیر مجھے کیا )

## Posted On Kitab Nagri

اب بتاؤ .. کہاں لے کر گئے تھے تم اس بوڑھی فتنہ کو؟... اگر اب میرے ساتھ کوئی بھی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو تمہارا گیم ختم سمجھو میں کھوپڑی کھول دوں گا تمہاری.... بولو سب سچ بولو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا غرار ہاتھا

ڈرائیور رونے لگ گیا تھا

اللہ کی قسم سائیں خدا کی قسم میں نے انکو یہیں اتارا تھا مجھے نہیں معلوم وہ یہاں سے کہاں گئیں کس سے ملیں میں کچھ نہیں جانتا... مجھے معاف کر دو سائیں ہارون بابا آپ ہی انکو سمجھاؤ میں آپ کا نوکر ہوں سائیں میرے ماں باپ آپ کے نوکر ہیں..... نمک کھایا ہے ہم نے آپ کا.... وہ روتے ہوئے ہارون سے التجا کرنے لگا تھا ہارون نے نظر اٹھا کر اسکو دیکھا پھر عمر کے پستول والے ہاتھ کو ناپسندیدگی سے دیکھا تھا دیکھو عمر میرے ڈرائیور پر پستول تاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.....

ڈرائیور کا سانس بحال ہوا تھا جبکہ عمر کا چہرہ بے تاثر تھا ہارون کہہ رہا تھا ایسا کرو... اس نے سوچنے والے انداز میں بھنویں اکھٹی کی تھیں.. میرے پاس ایک بہت تیز دھار چاقو ہے وہ لے لو اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دو.... لاش ٹھکانے لگانا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے..... ہاں یہ سہی ہے ایسا ہی کرو.. وہ جیسے اپنے ہی آئیڈیا سے محظوظ ہوا تھا.. بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا تاکہ اسکی لاش پہچانی نہ جا سکے وہ نارمل لہجے میں کہہ کر دوبارہ موبائل پہ جھک گیا تھا

جبکہ ڈرائیور کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں والا حساب تھا (یہ تو اصلی والا پاگل نکلا) وہ بس سوچ ہی سکا



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکو "اب کیا کہتے ہو؟" والی نظروں سے دیکھا تھا

ڈرائیور نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں

آپ میرے ٹکڑے کر دیا پھر جان سے مار دو مالک سے غداری کا میں سوچ بھی نہیں سکتا... صاحب... یہ بات شاید میڈم بھی جانتی تھیں... میں نے انکو یہیں اتارا تھا وہ کہہ رہا تھا اور عمر بے زاری سے اسکو سن رہا تھا... لیکن

ایک بات ہے جو میں جانتا ہوں.... وہ رکا تھا پھر کہنا شروع کیا

بی بی نے میرے موبائل سے ایک کال کی تھی اور کسی "سنیم" نامی جگہ پہ ملنے کی بات کی تھی

عمر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا ہارون بھی چونکا تھا

میرے موبائل میں ریکارڈنگ بھی ہے آپ کہو تو میں سنا دیتا ہوں..... اسکے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا آپ مجھ

سے قسم لے لو.... اس نے اپنا موبائل جیب سے نکال کر عمر کے آگے رکھ دیا تھا

اچھا بس بس سن چکا میں.... ہارون نے ہاتھ جھلایا تھا چلو اب نکلو یہاں سے اور پپا کو کچھ بھی بتایا تو میں اپنے

ہاتھوں سے تمھیں مار ڈالوں گا... تنبیہ کرتے لہجے میں اسکو ڈپٹ دیا تھا

وہ بیچارہ اپنی جان خلاصی ہونے پہ فوراً گاڑی کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا تھا ہارون اپنی جگہ سے اٹھ کر وہیں سے

ڈرائیونگ سیٹ پہ آکر بیٹھا تھا

عمر اب بھی کچھ سوچ رہا تھا

"سنیم" یہ کونسی جگہ ہے؟ وہ باہر دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بہت مہنگا کیفہ ہے یہاں کا ... یہاں سے دو کلو میٹر دور ہو گا .... اپنی سروسز کے لئے مشہور ہیں وہ لوگ ...  
باقی ہالے سے پوچھ لو وہ زیادہ جانتی ہو گی مجھے اتنا ہی معلوم ہے ... ہالے کی پچھلی برتھڈے پہ ہم لوگ وہیں گئے  
تھے ہارون نے تفصیلی جواب دیا تھا پھر عمر کی طرف دیکھا وہ اب بھی غیر آرام دہ تھا

اب کیا ہوا چلو اسی کیفہ چلتے ہیں .... یا شاید تم اب بھی مطمئن نہیں ہو؟ ... کیا کچھ اور ہے؟ جو ہمیں پتہ کرنا ہے  
؟ ہارون اسکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

عمر زرا سا بے چین تھا

کچھ نہ کچھ مسنگ ہے .... کچھ ہے جو اس سب میں مس فٹ ہے ... وہ عورت نہیں ہے فتنہ ہے ... جب وہ  
تمہارے ڈرائیور کو یہاں چھوڑ کر آگے خود گئی تھی تو وہ اس کے سامنے اسی جگہ کا نام کیوں لے گی .... جسے وہ  
چھپانا چاہ رہی ہے .... کچھ ہے کچھ مسنگ ہے ... تمہارا ڈرائیور بس ایک ڈسٹرکشن ہے ... اصل بات کچھ اور  
ہے ... وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا

Kitab Nagri

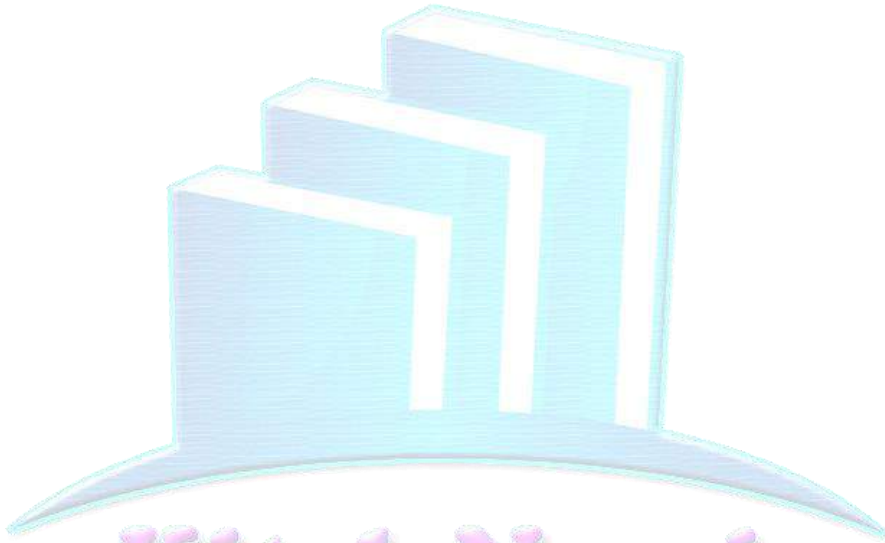
www.kitabnagri.com

ہارون نے نفی میں سر ہلایا تھا

اصل بات یہ نہیں ہے کہ میرا ڈرائیور ڈسٹرکشن ہے اصل بات تمہاری "جواب" ہے اس نے تمہیں ہر ایک پہ  
شک کرنا سکھا دیا ہے ... تم تھانے میں نہیں ہو عمر حیات .... اور میرا ڈرائیور وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے جو  
پستول کے سامنے ہوتے ہوئے جھوٹ بولے گا وہ ایک عام سا آدمی ہے .... جب پستول سامنے آگئی تو اسکے منہ

## Posted On Kitab Nagri

سے نہ چاہتے ہوئے بھی سچ ہی نکلے گا ..... اپنے دماغ کو تھانے سے نکالو اور ہر آدمی کو شک کی نگاہ سے دیکھنا  
چھوڑ دو زندگی آسان ہونے لگے گی وہ کہہ کر خاموش ہو گیا تھا عمر نے کوئی جواب نہیں دیا وہ خاموش رہا  
اگر اسکا دماغ کہہ رہا تھا کچھ مسنگ ہے تو ہے



کمرے میں ملگجاسا اندھیرا تھا اے سی کی میٹھی سی کولنگ چاروں اور پھیلی ہوئی تھی ابھری ہوئی اینٹوں والی  
دیواروں پہ مختلف قسم کے میوزیکل پوسٹرز لگے تھے ایک دیوار پہ چند گٹارز ٹنگے ہوئے تھے کمرے کی تیسری  
دیوار پہ اس کمرے کی مالک کی بچپن سے لے کر اب تک کی تمام تصاویر لگی تھیں بیڈ کے عین اوپر اسکی بڑی سی "  
حالیہ" تصویر لگی تھی جس میں وہ مسکرا رہا تھا اسکی مسکراہٹ میں ایک غرور تھا شان بے نیازی تھی  
اسکی تصویر کے اوپر فرنیچ میں جدید طرز کی لائٹوں سے ایک عبارت لکھی تھی جسکا مطلب یہ تھا  
"حسن مجھ پہ تمام ہوا"

## Posted On Kitab Nagri

اسکے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ بھی اسکی اپنی تصویر فریم ہوئی رکھی تھی شاید اسے خود کو دیکھتے رہنا پسند تھا یا شاید اسے خود سے عشق تھا اسی وقت اسکے کمرے کا دروازہ ایک دھاڑ سے کھلا تھا وہ جو لحاف اوڑھے سو رہا تھا بے اختیار کسمپاسا تھا آنے والا اسکا باپ تھا انکے اندر آتے ہی سارے کمرے کی بتیاں خود بخود جل اٹھی تھیں وہ ایک ہی جست میں اس کے قریب پہنچا تھا اور ایک جھٹکے سے اسکا لحاف اتار کر دور پھینکا تھا اب کے یاقوت مرزا بری طرح جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا تھا اسکی سوئی سوئی آنکھوں میں ہلکا سا غصہ تھا جبکہ اسکے باپ کی جاگی ہوئی آنکھوں میں بے تحاشا جلال تھا انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ یاقوت کو شوٹ کر ڈالیں

وہ انکو دیکھتے ہوئے فوراً بیڈ سے اتر آیا تھا وہ جیسے ہی انکے سامنے آکر کھڑا ہوا فہیم مرزا نے اسکے چہرے پہ زور دار تھپڑ رسید کیا تھا.... وہ بے اختیار پیچھے ہٹا تھا

ذلیل خبیث آدمی.... تمہارے پیدا ہونے پہ لعنت ہو.... وہ تمہاری بہنوں جیسی تھی.... وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے غراتے ہوئے کہہ رہے تھے

ساتھ ہی آگے بڑھ کر ایک اور تھپڑ یاقوت کے چہرے پہ دے مارا تھا.... اب انہوں نے اس پہ بس نہیں کی وہ اسے پہ در پہ تھپڑ مارتے ہی چلے گئے

ساتھ ساتھ بلند آواز میں اسکو گالیاں دیتے جاتے

یاقوت ہونقوں کی طرح انکو دیکھتے ہوئے مار کھاتا رہا

## Posted On Kitab Nagri

وہ تمہیں مار ڈالے گا تمہارا جنازہ کتوں کے ساتھ اٹھوائے گا... .. تمہاری بوٹی بوٹی نوچ لے گا.... آخر ایسی کونسی ہوس تھی تمہاری جو پوری نہیں ہو رہی تھی..... کونسی ایسی آگ تھی جو بجھ نہیں رہی تھی.... لڑکی چاہئے تھی ناں مجھے بولتے میں لائن لگا دیتا.... کوٹھے پہ چلے جاتے سارا کوٹھا اٹھالاتے. لیکن نہیں نہیں یا قوت تمہیں تو کتے کی موت مرنا تھا اب وہ تمہارا کلیجہ چبائے گا... تم دیکھنا... وہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا.... وہ منہ سے کف نکال رہے تھے.... تم نے غلط آدمی سے پنگالے لیا ہے تم نے اپنے قد سے بڑا دشمن بنا لیا ہے.... وہ تمہیں مار دے گا.... بلکہ وہ نہیں آج تمہیں میں ماروں گا اپنے ہاتھوں سے ماروں گا تاکہ کوئی غم نہ رہے کم از کم یہ تسلی تو رہے گی ناں کہ میں نے تمہیں غیروں کے ہاتھ نہیں دیا ہاں میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں ماروں گا

یا قوت اب بھی شل سا کھڑا مار کھا رہا تھا اسکے گال سرخ ہو گئے تھے.... اس پہ انگلیوں کے نشان بن گئے تھے انہوں نے خون آشام نظروں سے اسکو گھورتے ہوئے اسے بیڈ پہ دھکا دیا تھا اب وہ اسکے اوپر جھکے اسکی گردن پہ اپنے ہاتھ رکھے اسکا گلہ دبانے لگے تھے

یا قوت خوف سے انکو دیکھے گیا اسکی آواز حلق میں دم توڑ گئی تھی.....

فہیم اب بھی بلند آواز میں غرار ہے تھے انکا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں مار دوں گا یا قوت ..... کسی غیر کے ہاتھوں سے مرنے سے بہتر ہے میرے ہاتھوں سے مر جاؤ بے غیرت انسان .... خبیث انسان .... گالی .... گالی .... گالی ... گالی میرے تخم سے پیدا ہوئے ہو میں ہی آج تمہیں مار دوں گا

یا قوت کی آنکھیں ابلنے کو تھیں جب اس نے اپنا پورا زور لگا کر اپنے باپ کے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھوں سے زور دے کر انکو دور دھکیلا ... فہیم جتنے بھی طاقت ور سہی یا قوت جو ان تھا زیادہ طاقتور تھا... وہ اسکے ایک ہی دھکے سے بیڈ سے نیچے گرے تھے انکا سانس غیر ہموار تھا چہرہ دھک رہا تھا

یہی حال یا قوت کا بھی تھا اسکی گردن بری طرح سرخ ہو چکی تھی وہ گردن جھکائے مسلسل کھانس رہا تھا اسکا چہرہ سفید پڑ گیا تھا آنکھیں باہر کو آگئی تھیں کچھ دیر تک دونوں اسی طرح اپنی اپنی جگہ بیٹھے کھانستے رہے اور صورتحال کو سمجھتے رہے چند منٹ بعد فہیم اپنی جگہ سے اٹھے تھے یا قوت سانس روکے انہیں اپنے قریب آتے دیکھتا رہا اسکے بالکل قریب آکر اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک زوردار تھپڑ ایک بار پھر اسکے چہرے کی زینت بنایا تھا اب کی بار انکے چہرے اور لمس دونوں میں غصہ نہیں تھا یہ ایک بے بسی بھرا تھپڑ تھا

یا قوت نے چہرہ جھکا لیا تھا شاید اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ خود کو کس دلدل میں پھنسا چکا تھا

دس منٹ بعد

اسکے بیڈ پہ اسکے قریب بیٹھے وہ اسکی گردن پہ آئس پیک رکھ رہے تھے یا قوت کی سفید گردن پہ انکے ناخن بری طرح چھبے تھے چہرے پہ تھپڑوں کے واضح نشان تھے

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں اگر وہ لڑکی پسند تھی تو بھونک دیتے .... میں کسی بھی طرح تمہیں وہ لا دیتا زیادہ سے زیادہ کیا کرنا پڑتا نکاح؟ کروادیتا میں ... لیکن یہ جھک مارنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں ... انکی آواز اب بلند نہیں تھی لیکن اس میں غصہ تھا بے بسی تھی حقارت تھی

یا قوت نے سر جھٹکا تھا

کتنی بار تو بتایا تو تھا پسند ہے پسند ہے اب آپ کو سمجھ ہی نہیں آئی تو میں کیا کرتا ... وہ بے زاری سے بولا تھا بات یہ نہیں تھی جو وہ بتا رہا تھا وہ لفظوں کی ہیر پھیر سے کام لے رہا تھا کیوں؟ یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا فہیم مرزا نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کیا

مجھے ... لگا ... بہن ... کی طرح پسند ہے وہ چبا چبا کر بولے تھے

یا قوت مرزا نے کیا کبھی کسی لڑکی کو بہن کی نظر سے دیکھا ہے؟ .... اور ایسی بھی کیا بڑی بات ہو گئی ... آپ نے

بھی تو نوح کی ماں رابیل کے ساتھ یہی سب کیا تھا ...

فہیم مرزا کا آئس پیک لگاتا ہاتھ تھم گیا تھا انکا سانس تک رک گیا تھا یا قوت بولے گیا

میں بچہ تھا لیکن اتنا بھی نہیں سب یاد ہے مجھے ... نیرو تب چار سال کی تھی ... میں نو سال کا تھا ... ڈیڈ ... وہ

لڑکی مجھے پسند ہے جیسے آپ کو رابیل انٹی پسند تھیں ... میں نے جو بھی کیا آپ سے سیکھ کر کیا ہے .... مجھے

بلیم کرنے سے پہلے آپ اپنے گریبان میں جھانک لیں وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

فہیم مرزا کے لئے اگلی سانس لینا بھی مشکل ہو گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کافی دیر بعد جب وہ بولے تو انکو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی  
تم یہ.. سب. کیسے... جانتے... ہوا نہوں نے ہکلاتے ہوئے سوال کیا تھا  
یا قوت نے انکی جانب دیکھا تھا

ڈیڈ... میں بچہ ضرور تھا لیکن میں "مرد" بھی تھا.... ہماری کلاس کے بچے بہت جلدی بڑے ہو جاتے ہیں ایسی  
باتیں سمجھنے میں ہمیں زیادہ وقت نہیں لگتا.... ہم نے کئی ملک گھوم رکھے ہوتے ہیں کئی کلچر دیکھ رکھے ہوتے  
ہیں.... ہم پہ پابندیاں نہیں ہوتیں ہمیں "سب" دکھایا جاتا ہے ہمیں سب سننے کی آزادی ہوتی ہے اور یہی آزاد  
ماحول ہمیں وقت سے پہلے بڑا کر دیتا ہے جیسے مجھے کر دیا شاید میں یہ نہیں سمجھ پاتا اگر آپ نے یہ ایک بار کیا ہوتا  
یا قوت رکا تھا اسکے باپ کا چہرہ شرمندگی سے جھکا تھا

آپ نے یہ ایک بار نہیں کیا ڈیڈ آپ نے یہ بار بار کیا.... آپ نے صرف خود ہی انکے حسن کا فائدہ نہیں اٹھایا  
آپ نے انکا حسن بیچا..... یہ آپ کا بزنس یہ ایمپائر یہ سب آپ نے کیسے بنائی کیا میں نہیں جانتا؟... آپ نے  
اس عورت کو مجبور کیا کہ وہ خود کو بیچے تاکہ آپ کو فائدہ ہو... اسکا شوہر کمزور تھا معذور تھا اور وہ عورت  
مجبور آپ انہیں بڑے بڑے امر اور عوساء کی محفلوں میں لے کر جاتے تھے آپ انہیں ان لوگوں کے.... وہ  
ایک بار پھر رکا تھا لہجہ ذرا ساز خمی ہوا تھا

فہیم مرزا اگر دن جھکائے سرخ چہرے کے ساتھ اسکو سنے گئے

## Posted On Kitab Nagri

آپ انہیں ان لوگوں کے گیسٹ ہاؤس بھیجتے تھے آپ انہیں لوگوں کے فارم ہاؤس بھیجتے تھے آپ نے انہیں بیچ کر اپنے لئے دولت خریدی .... ہم امیر تھے شروع سے تھے آپ کا ایک ہوٹل تھا لیکن ہم کبھی بھی ملینیرز نہیں تھے ... آپ نے نوح کے باپ کا سارا پیسہ ضبط کر لیا ... اور جہاں تک میں جانتا ہوں ... انکا ایکسٹنٹ بھی آپ نے کروایا تھا ... مجھے یہ سب ممی نے بتایا تھا .... لیکن آپ نے جو کچھ بھی رابیل آنٹی کے ساتھ کیا وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا تب نہیں سمجھا لیکن کچھ سال بعد سمجھ گیا تھا اسکا لہجہ ہلکا تھا دھیماسا

کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو؟ .... انہوں نے گردن اٹھا کر پوچھا تھا

یا قوت نے نفی میں سر ہلایا قوت اب بھی بے تاثر لہجے میں بولے گیا

میں آپ سے محبت کرتا ہوں ڈیڈ آپ میرے واحد پرنٹ ہیں جو کچھ بھی آپ نے کیا جیسے بھی کیا کوئی نہ کوئی وجہ رہی ہوگی .... جب ممی نے مجھے یہ سب بتایا میں تب بھی آپ کو ہیٹ نہیں کر سکا

فہیم مرزا کی سانس بحال ہوئی تھی

... نہ اب کرتا ہوں .... ضرور آپ کے ساتھ کچھ ہوا ہو گا تب ہی تو آپ نے ایسا قدم اٹھایا میں آپ کو یہ سب

اسلئے بتا رہا ہوں کیونکہ میں آپ پہ یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں آپ کا بیٹا ہوں جو کچھ آپ نے کیا وہی میں نے

کیا آپ نوح سے مت ڈریں جب وہ اپنی ماں کے مجرم نہیں ڈھونڈ سکا تو بہن کے مجرم کیا ڈھونڈے گا

فہیم نے گہری سانس لی تھی جیسے اسکی ساری باتیں بھی سانس کے ذریعے اندر داخل کی ہوں وہ اٹھ کر یا قوت کی

الماری کے قریب گئے تھے اور ایک بیگ نکالا تھا اور یا قوت کے کپڑے نکال نکال کر اس بیگ میں ٹھونسے گئے

## Posted On Kitab Nagri

تم نے جو کچھ بھی کیا وہ غلط تھا یا سہی میں نہیں جانتا لیکن تم اب یہاں نہیں رہو گے تم آج ہی امریکا جا رہے ہو .  
... اس وقت نوح بچہ تھا آج وہ بچہ نہیں ہے وہ جلد یا بدیر تمہیں ڈھونڈ لے گا اور پھر

انکی آواز میں سفاکی در آئی تھی

اب وہ دوسرے دراز سے اسکے ضروری ڈاکو مینٹس نکال رہے تھے یا قوت خاموشی سے انکو دیکھے گیا  
پھر وہ تمہیں کتے کی موت مارے گا میں اب بھی کہہ رہا ہوں وہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کچرے کے  
ڈھیر پہ پھینکے گا اور میں یہ نہیں دیکھ سکتا اسلئے تم آج اور ابھی یہاں سے جا رہے ہو میں نے سب سنبھال لیا ہے  
بلڈنگ کی سی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ ہو گئی ہے جن لوگوں نے تمہیں وہاں آتے دیکھا انکے منہ بند کروادیئے ہیں  
اور نرمین کے ڈاکٹر ز میں خرید چکا ہوں

وہ اسکے بیگ کو اسکے قدموں کے قریب رکھ کر اسکا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر چکے تھے  
تم جا رہے ہو .... جب تک سب کچھ فکس نہیں ہو جاتا تب تک تم جا رہے ہو اور اگر تم واپس آئے تو میں اپنے  
ہاتھوں سے تمہیں مار دوں گا اور اسے میری دھمکی مت سمجھنا وہ اسکو وارن کرتے ہوئے بول رہے تھے  
یا قوت غیر آرام دہ تھا

آپ کو کیسے پتہ چلا؟ .... کہ میں نے ... اس نے بات آدھے میں چھوڑ دی تھی



## Posted On Kitab Nagri

مجھے اس انسپیکٹر انس جاوید نے کال کی تھی ... اس نے فوٹج میں تمہارا چہرہ دیکھ لیا تھا اور رہی سہی کسر اس چوکیدار نے پوری کر دی تھی خیر میں اس وقت تمہارے پاس آکر مسئلہ بڑھانا نہیں چاہتا تھا مجھے سب کچھ فکس کرنا تھا

آپ یہ سب اکیلے نہیں کر سکتے .... مجھے بتائیں یہ سب کرنے میں آپ کو کس نے ہیلپ آٹ کیا ہے وہ شکی انداز میں انکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

سلطان منزل سے کسی نے میری مدد کی ہے ... وہ جینٹیس ہے evil genius

اب تم جاؤ تمہاری فلائٹ ہے آدھے گھنٹے بعد تمہیں نکلنا ہے

وہ بے دلی سے باتھ روم میں گھس گیا تھا

پیچھے فہیم مرزا بے دھم ہو کر بیڈ پہ گرے تھے

اپنی اولاد سے اپنا داغ دار ماضی سننا الگ ہی ذلت تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

صبح دوپہر میں بدلنے لگی تھی جب عمر اپنی اسٹڈی میں داخل ہوا ہالے سامنے ہی فرش پہ بیٹھی چھوٹی میز پہ رکھے کاغذات کھنگال رہی تھی عمر کو دیکھ کر نظر انداز کیا تھا وہ بھی کسی قسم کی بد مزگی نہیں چاہتا تھا خاموشی سے آکر اسکے قریب بیٹھ گیا

کیا آپ کو کچھ ملا؟ اس نے بیٹھتے ہی سوال کیا تھا

ہالے نے ساری کوفت کو ایک طرف رکھتے ہوئے کچھ کاغذات اسکے آگے رکھے

یہ شیر علی کے پچھلے دو سال کے سارے کیسز کی ڈیٹیلز ہیں... دو سال سے اس پہ دس کیس ہوئے ہیں جن میں سے سات مقدموں میں وہ جیل جا چکا ہے میں نے ان سات مقدموں میں اسکو نکالنے والے آدمیوں کو چیک کیا ہے..... خشک لہجے میں کہتے ہوئے وہ رکی تھی.... تمہارا نام کہیں نہیں ہے.... احسان کرنے والے انداز میں کہہ کر وہ دوبارہ کہنا شروع کر چکی تھی ان سات میں سے صرف تین کیس ایسے ہیں جن میں اسکو فیور دی گئی ہے اب ہمیں ان تین لوگوں کو چیک کرنا ہو گا

عمر غور سے سن رہا تھا دور کہیں اسکا دل کہہ رہا تھا تین لوگوں کو چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس فہیم مرزا کو چیک کرو لیکن خاموش رہا وہ چاہتا تھا ہالے اپنا مسئلہ اپنے طریقے سے حل کرے

یہ سب آپ نے اکیلے کیسے کر لیا؟ وہ متعجب ہوا

کس نے کہا اکیلے کیا ہے لیل سکندر نے تمہاری زوجہ کے ساتھ کام کیا ہے عمر پیچھے سے آتی لیل کی آواز پہ وہ مڑا

تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ سفید ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس تھی چھوٹے بال آدھے باندھ رکھے تھے سانولا چہرہ دھلا دھلا یا سا تھا اسکے ہاتھ میں دو کافی کے مگ تھے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا آئی اور انکے قریب ہی بیٹھ گئی  
عمر نے اب ہالے کی جانب دیکھا تھا

اسکو کیسے بلا لیا آپ نے؟ یہ تو اتنی مصروف ہوتی ہے کہ کال تک نہیں پک کرتی کجا کہ گھر پہ آکر کام کر کے دے  
؟ اسٹریج وہ واقعی حیران ہوا تھا لیل نے آج تک کسی کے لئے ایسا نہیں کیا تھا خود عمر کے لئے بھی نہیں  
ہالے نے کاغذات پہ جھکی نظریں اٹھائی تھیں

امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے .... آپ کسی کو بھی ڈبل یا ٹریپل پے کر کے اپنا دنوں میں ہونے والا کام چند  
گھنٹوں میں کروا سکتے ہیں اپنی ٹائمنگ اور اپنی جگہ پہ میں نے بھی وہی کیا ہے وہ بول کر ایک بار پھر کاغذات پہ  
جھک گئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر ہولے سے بڑبڑ آیا تھا

(ایلیٹ کلاس کی بگڑی ہوئی رئیس زادی)

بات سنو زوجہ کیا تمہیں واقعی شک ہے کہ تمہیں الفانے ہی کڈنیپ کیا ہے؟ لیل نے سوال کیا تھا  
مجھے شک نہیں یقین ہے کہ یہ سب اسی نے کیا ہے ہالے نے نظر اٹھائے بغیر جواب دیا تھا

پھر تم اسکے ساتھ ایک ہی گھر میں رہ کیوں رہی ہو؟

ہالے کی نظروں کے سامنے ایک اور منظر آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا اسکا باپ

وعدہ کروہالے تم عمر کو نہیں چھوڑو گی . . . . .

اس نے سر جھٹکا تھا

میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں اور آئندہ میرے معاملات سے دور رہا کریں .... میں آپ کو آپ کے کام کا پے

کرتی ہوں میری پرسنل لائف میں گھسنے کا نہیں نرمی سے کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

لیل ہنوز مسکراتی رہی اس نے کوئی جواب نہیں دیا

ہمیں کام کرنا ہے عمر کیا تم آنا چاہو گے؟ وہ عمر کو دیکھے بغیر بولی تھی

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا دونوں گھر سے باہر نکل آئے تھے

آپ کی لسٹ میں سب سے پہلا نام کونسا ہے؟ وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھ رہا تھا

ہالے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی گاڑی ذرا آگے گئی جب اس نے بولنا شروع کیا

زرنگار بیگم .... وو من ہو سٹل چلاتی ہیں مجبور اور گھر سے بھاگی ہوئی عورتوں کو پناہ دیتی ہیں .... لیکن دراصل .

... انکے ہو سٹل میں ہیومن ٹریفنگ اور ہیومن آرگنز ٹریفنگ ہوتی ہے ... چھ ماہ پہلے شیر علی ہیومن ٹریفنگ

کے کیس میں پھنس گیا تھا اسی عورت نے اسکی بیل کروائی تھی ہمیں اسکو چیک کرنا ہوگا

لیکن اسکا آپ سے یا آپ کو فیملی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آئی؟

ہالے نے روڈ پہ دیکھتے ہوئے سر سری انداز میں بولنا شروع کیا

## Posted On Kitab Nagri

زرنگار بیگم... کا بیٹا یونیورسٹی میں میرا سینئر تھا... چھ ماہ پہلے وہ اپنی ماں کو میرے رشتے کے لئے لایا تھا....

عمر کا چہرہ سرخ ہوا تھا بازو کی پھولی ہوئی رگیں مزید پھول گئیں ہالے کہے جارہی تھی

بابا نے انکار کر دیا تھا جس طرح میں نے تمہیں کیا تھا..... اب مجھے یہ جاننا ہے کہ وہ گریس فلی موو آن کر گیا تھا

یا پھر تمہاری طرح "ناں" کو "انا" کا مسئلہ بنا گیا اس نے بھگو کر مارتا تھا

عمر کافی دیر تک جواب دیئے بغیر گاڑی ڈرائیو کرتا رہا

پلان کیا ہے؟ ڈرانا ہے یا... آپ کے پاس اسکی کوئی کمزوری ہے؟ تھوڑی دیر بعد اس نے پوچھا تھا

میں عام لڑکی ہوں میرے پاس کوئی پلان نہیں ہے نہ ڈرانا ہے نہ اسکی کوئی کمزوری ہے میرے پاس..... میں

عام لوگوں کی طرح اس سے پوچھوں گی صاف صاف اور بس.... اس نے سادگی سے جواب دیا تھا

عمر نے سر جھٹکا تھا

ظاہر ہے وہ اسے نہیں بتائے گی

www.kitabnagri.com

اس لڑکی کے اندر جانے کیوں اتنا زہر بھرا تھا وہ بس سوچ ہی سکا



## Posted On Kitab Nagri

سفیر لنچ ٹائم پہ گھر آیا تھا کھانا کھا کر یوسف سلطان سے ملنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آیا تھا اسکی متلاشی نظریں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں الماری کا ایک پٹ کھولے کھڑا وہ بے چین سا تھا

کیا یہ ہے جسے ڈھونڈ رہے ہیں؟... مہر کے ہاتھ میں بوتل دیکھ کر وہ اسکی جانب مڑا تھا چہرے پہ کوئی شرمندگی کوئی ندامت نہیں تھی

تم میری چیزوں کو ہاتھ مت لگایا کرو مہر اور خاص طور پہ اسے... اس نے کن اکھیوں سے بوتل کی جانب اشارہ کیا تھا

مہر کی بھوری آنکھوں میں کرب اتر تھا سفیر اسکے ہاتھ سے بوتل لے کر بیڈ پہ جا کر بیٹھ گیا تھا پاس پڑے گلاس میں شرٹ کی آواز کے ساتھ ڈالتا گیا گلاس منہ تک بھر گیا تھا

سفیر آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں مجھے اور خود کو کیوں ازیت دے رہے ہیں میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں.. اس طرح آپ کو دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے.... وہ بول رہی تھی سفیر اسکی طرف توجہ دیئے بغیر گلاس منہ سے لگا گیا

جانے مہر میں اتنی ہمت کہاں سے آئی کہ اس نے قریب جا کر سفیر کے ہاتھ سے گلاس لے کر دیوار پہ دے مارا اسکی آنکھیں سرخ انگارہور ہی تھیں

سفیر نے غصے بھری نظروں سے اسکو دیکھا تھا لیکن بولا کچھ نہیں

## Posted On Kitab Nagri

کیوں آخر کیوں کرتے ہیں آپ ایسا؟ وہ پھٹ پڑی تھی

سفیر نے سر بیڈ کر اون سے ٹکا دیا تھا

مجھے کوئی شوق نہیں ہے اسکا مہر .... مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب میں ہوش میں ہوتا ہوں ..... ہالے  
میرے دماغ سے چپک کر رہ گئی ہے اسکی بے وفائی کا غم مجھے سانس لینے نہیں دے رہا وہ ہارے ہوئے لہجے میں  
بول رہا تھا

ایسے میں جب میں نشے میں ہوتا ہوں سکون میں ہوتا ہوں ...

میں بہت بری طرح ٹوٹ گیا ہوں .... میں ہمیشہ سے فاتح رہا ہوں میں کبھی ہارا نہیں ہوں ... میں اس ہار کو  
ڈانچسٹ نہیں کر پار ہا .... سفیر رول (حکومت) کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا یہ ہار کیسے اسکے مقدر میں آگئی مجھے  
سمجھ نہیں آرہی .... اسکول کالج یونیورسٹی بزنس میں ہر جگہ ہر میدان میں فاتح رہا ہوں مہر .. میں جینٹیس تھا .  
.... میری پرسنالٹی میرا چارم .... میرا بولنا ... یہ سب تو لوگوں کو چت کر دیتا تھا ہالے کیسے مجھے چھوڑ کر اس عمر  
کے پاس جاسکتی ہے .... تم بتاؤ ناں مہر وہ مجھے کیسے چھوڑ سکتی ہے

مہر اسکے قریب بیٹھ گئی تھی ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھاما اور کہنا شروع کیا

سفیر .... کچھ لوگ ہمارے لئے نہیں ہوتے انکا جانا بخت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہمیں مل کر بھی نہیں مل پاتے وہ  
شاید آزمائش ہوتے ہیں یا پھر سراب ... انکے پیچھے بھاگ کر ہم بس اپنے پاؤں اور دل زخمی کر لیتے ہیں ....  
آپ فاتح ہیں آپ آج بھی نہیں ہارے بس جو انعام ملے ہوا تھا وہ آخری وقت پہ بدل گیا آپ کو انعام میں ہالے

## Posted On Kitab Nagri

نہیں مہرماہ ملی ..... یقین جانئے میں آپ کے لئے بہترین ہوں آپ ایک بار ہالے کو ایک طرف رکھ کر مہرماہ کو  
تو دیکھیں آپ ہیل ہونے لگیں گے وہ نرمی اور محبت سے کہہ رہی تھی

سفیر نے جیسے سنا ہی نہ ہو

مجھ ہالے چاہئے مہر ..... جب تک میں اسکو حاصل نہیں کر لوں گا مجھے سکون نصیب نہیں ہو گا .... وہ میری  
تھی اور میری رہے گی دنیا کی ہر خوب صورت چیز پہ بس سفیر سلطان کا حق ہے کیونکہ میں فاتح ہوں میرے  
بخت۔ میں تخت لکھا ہے اور تم دیکھنا میں ایک دن ہالے کو حاصل کر کے ہی رہوں گا چاہے مجھے جو مرضی کرنا  
پڑے وہ اٹل لہجے میں بول رہا تھا

مہر یکدم غصے سے اٹھی تھی

وہ آپ کو کبھی نہیں مل سکتی آج اسکے غم

میں شراب پی رہے ہیں ناں کل سے منشیات لینا شروع کر دیں زیادہ سکون آئے گا لیکن وہ آپ کو مل جائے گی یہ  
بات آپ اپنے ذہن سے نکال دیں سفیر وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی .....  
www.kitabnagri.com

مہر میری بات سنو ..... سفیر نے اٹھ کر اسکے قریب آنا چاہا تھا مہرماہ بدک کر دور ہٹی تھی ساتھ اپنے دونوں  
ہاتھ اوپر اٹھالئے

ان ناپاک ہاتھوں سے مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کیجئے گا .... میں آپ کے اس بڑے ہوئے دل کے ساتھ  
نہیں رہ سکتی آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے سلطان کا سراب یا مہر ماہ وہاں کی محبت  
آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا سفیر وہ گلابی پڑتی آنکھوں سے بولتی باہر نکل گئی تھی  
سفیر پچھتاؤں میں گھرا کھڑا رہ گیا

زر نگار بیگم کا ہاسٹل دو منزلہ تھا اوپر والی منزل پہ وہ عورتیں رہتی تھیں جو کماتی تھیں جاب کرتی تھیں یا پھر ہاسٹل  
میں ہی چھوٹی موٹی ذمہ داریاں سمجھالے ہوئے تھیں نچلے پورشن میں دنیا جہاں کی بد زبان لڑاکا اور ہڈ حرام  
عورتیں رہتی تھیں جنکو سیدھا کرنا زنگار کو خوب آتا تھا ایک بات تھی جو ان سب خواتین میں مشترک تھی ان  
سب نے کوئی نہ کوئی آرگن ڈونیٹ کر رکھا تھا جو یہ اعضا بیچنے پہ راضی نہ ہوتی اسے جو بیچنا پڑتا تھا کیا یہ بتانے کی  
ضرورت ہے؟

وہ دونوں اس وقت زر نگار کے "آفس" میں بیٹھے تھے آفس کیا تھا ایک ڈربہ تھا چھوٹے سے کمرے کے وسط میں  
ایک لکڑی کی میز رکھی تھی جس پہ دوپہر کے کھانے کے برتن اب بھی رکھے ہوئے تھے دیواروں پہ جابجا  
مکڑیوں نے جال بن رکھے تھے میز کے دائیں طرف والی دیوار پہ کھڑکی تھی جہاں سے مئی کی تپتی ہوا آتی لیکن وہ  
اس وقت بند تھی ہالے اور عمر اسی لکڑی کی میز کے سامنے رکھی پلاسٹک کی کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے تھے عمر پر

## Posted On Kitab Nagri

سکون ساہالے غیر آرام دہ سی اسے بے چینی سی ہو رہی تھی وہ بار بار لمبے لمبے سانس لیتی تھی پھر یہاں وہاں دیکھتی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو اسی وقت دروازے سے ایک موٹی عورت آتی نظر آئی اس نے سرخ سارھی پہن رکھی تھی رنگت صاف بال اونچے جوڑے میں مقید تھے ہیل والی سینڈل سے ٹک ٹک چلتی وہ انکے سامنے میر کی دوسری جانب رکھی کر سی پہ ایک ادا سے آکر بیٹھی تھی ہالے اب مزید گہرے سانس لینے لگ گئی تھی عمر بے چینی سے اسکی جانب جھکا تھا

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہالے ہم واپس چلتے ہیں.... وہ فکر مند تھا  
میر ادم گھٹ رہا ہے بس..... یہاں گھٹن ہے.... بہت بند بند ہے یہ جگہ... سانس نہیں آ رہا وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی اس شخص سے جس سے اسے نفرت تھی شاید وہ ذہنی طور پہ یہاں نہیں تھی  
عمر خاموشی سے اٹھا تھا اور کمرے میں لگی واحد کھڑکی کھول دی تیز ہوا کا جسم کو جھلساتا سا جھونکا آیا تھا... ہالے کو اس وقت یہ گرم ہوا بھی نعمت لگی تھی  
اس نے جیسے سکون سے آنکھیں موند لی تھیں

اے میں ماں آپس میں طوطا مینا... کی طرح ٹپ ٹپ کرنی تھی تو میرے کو ادھر کا ہے کو بلایا.... لگے رہو میں ہی کھسک جاتی ہوں... وہ ٹھیٹھ مہاجروں والے لہجے میں بات کرتی تھیں انکے منہ میں اب بھی ایک طرف پان رکھا تھا

عمر واپس کر سی پہ آکر بیٹھ گیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

سوری اصل میں مجھے آپ سے بات کرنی ہے بہت ضروری اسی لئے آپ کو زحمت دی ہالے نے شائستگی سے  
معذرت کرتے بات کا آغاز کیا تھا

جب زرنگار نے اسکی بات بچ میں کاٹ دی تھی

نہ تم بات وات چھوڑو بھیا.... بس یہ بتلا دو کہ ہمیں کاہے کو نہیں بلایا شادی میں.... ارے رشتہ ہی تو ڈالا تھا ایسا  
کیا غضب ہو گیا... کہ جھوٹے منہ بھی نہ پوچھا تمہارے باپ نے..... اے میرا اسد تو اب بھی باولا ہوا پھر رہا  
تیرے لئے۔ وہ لہک لہک کر بولتی عمر کو سخت زہر لگ رہی تھی جبکہ ہالے ہنوز مسکراتی رہی

آپ نے بدلہ بھی تو لے لیا زرنگار صاحبہ میری شادی کی رات مجھے اغوا کروایا.... زدو کو ب کیا مجھے جس بے جا  
میں رکھا اور تو اور..... آپ نے میرا گردہ بیچا..... کیا آپ کو یہ سب زیب دیتا تھا؟... بتائیں کیا میں یہ سب  
ڈیزرو کرتی تھی؟ وہ مصنوعی دکھ سے کہہ رہی تھی

عمر ہونقوں کی طرح اسکو دیکھے گیا یہی حال زرنگار کا بھی تھا جبکہ ہالے ان دونوں سے بے نیاز کہے جارہی تھی  
میرا باپ اس صدمے سے چلا گیا..... میرا خاندان ٹوٹ گیا..... میں اب بس آپ سے ایک ہی التجا کرنے آئی  
ہوں صرف ایک خدا کے لئے اپنی بددعا واپس لے لیں..... میرا گھر بسنے دیں مجھے میرے شوہر سے بڑا ہی پیار  
ہے میں اسے کھونا نہیں چاہتی

عمر نے اتنی زور سے مڑ کر اسے دیکھا کہ گردن چٹھنے کی آواز آئی

## Posted On Kitab Nagri

جو کچھ بھی ہوا وہ بخت میں لکھا تھا اب میرا بخت اگر انکے ساتھ جڑا تھا تو بھلا میں کیا کر سکتی تھی .... لیکن آپ نے میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا ..... شاید وہی میرے لیے سزا تھی مجھے لگتا ہے میں نے آپ کا دل دکھایا ہے اور مجھے آپ کی بد دعا لگ گئی ہے

..... خدا کے لئے مجھے بخش دیں پلیز ... آخر میں آنکھوں میں آنے والے نادیدہ آنسو صاف کے تھے

زرنگار بیگم اپنی کرسی سے اٹھ کر اسکے پاس آئی تھیں اسکے سر کو ہولے ہولے تھپکاتا تھا

دیکھ ہالے .... میں دنیا جہاں کی بے غیرت عورت ہوں .... میں سارے غلط کام کرتی ہوں میں لوگوں کے جسموں سے پرزے نکال نکال کر بیچتی ہوں .... میں لڑکیوں سے "کیسے کیسے کام کرواتی ہوں سب جانتے ہیں میں کیا کرتی ہوں جانتی ہے سب کیسے جانتے ہیں؟ کیونکہ میں جھوٹ نہیں بولتی جو کرتی ہوں ڈنکے کی چوٹ پہ کرتی ہوں .... اور سب سے بڑی بات میں اپنوں پہ وار نہیں کرتی

وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں

میں نے تجھے بیٹی بولا ہے ... میں کبھی پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتی ... سارا کیراچی (کراچی) جانتا ہے ... میں نے اپنے لڑکے کا رشتہ ڈالا تیری طرف سے انکار ہو گیا .... میں نے بات پہ مٹی ڈال دی ....

وہ ہاتھ ہلا ہلا کر کہہ رہی تھی .....

میرے باپ دادا لکھنؤ کے رئیس تھے ..... جائیدادیں چھوڑ کر سب کچھ لٹا کر جب یہاں پہنچے تو خالی ہاتھ تھے ..  
... لیکن اپنا وقار ... اپنا وقار ہم ساتھ لائے تھے ... ہمارے ورثے میں ہمیں بس وقار ملا ہے اگر تیرے

## Posted On Kitab Nagri

کو اغوا کیا ہوتا تو سینہ ٹھوک کر کہتی ہاں کیا ہے . . . . . اس نے زور سے اپنے سینے پہ ہاتھ مارا تھا یہاں رہنے والی ایک ایک لڑکی کو بلا کر پوچھ لے کسی سے زبردستی نہیں کرتی میں . . . جس کو باہر نوکری کرنی ہوتی ہے اسے نوکری کرواتی ہوں جس اپنے لئے پیسہ چاہئے ہوتا ہے وہ اعضا پیچتی ہیں . . . جسکو جسم بیچنا ہوتا ہے وہ جسم بیچتی ہے زرنگار نے کبھی زبردستی نہیں کی تو اپنی بچی ہے . . . چاہے تو ابھی اپنے کھسم کی پستول اٹھالے اور ڈال دے اسکے اندر کا سارالوہا میرے جسم میں اگر تیرے دل میں رتی برابر بھی شک ہے بچی ہے تو اپنی . . . میں مرنا پسند کروں گی لیکن معیار سے گرنا نہیں وہ جذباتی سی کہہ رہی تھی اسکا ہر لفظ گواہی دیتا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے عمر تو ہالے کی اداکاری پہ عیش عیش کراٹھا (شوہر . . . پیار . . . اللہ کی پناہ کہیں میں مر ہی نہ جاؤں )

قریب آدھے گھنٹے بعد زرنگار ان دونوں گاڑی تک چھوڑ آئی تھی ساتھ ساتھ عمر کو ہالے کے حوالے سے کئی تاکیدیں اور دھمکیاں بھی دیں تھی جسے عمر سر جھکا کر کلس کر سناتا رہا تھا

عمر حیات کی گاڑی جیسے ہی دو من ہاسٹل سے باہر نکلی اس نے بامشکل دبایا ہوا اشتعال باہر نکالا یہ کرنے لگی تھیں آپ وہاں . . . آپ کو کیا لگتا ہے وہ دنیا جہاں کی فراڈ عورت . . . آپ کے چند نقلی آنسوؤں سے امپریس ہو جائے گی اور سب کچھ سچ سچ بتا دے گی . . . . . واللہ میں نے آپ جیسی بے وقوف لڑکی کہیں نہیں دیکھی . . . کوئی پلان نہیں کوئی اسٹریٹجی نہیں . . . کوئی ثبوت کوئی کمزوری آپ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا ہالے سلطان . . . میں سوچ بھی نہیں سکتا . . . مجھے یقین نہیں آ رہا آپ اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہیں . . . وہ دبے دبے غصے سے بول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ ہالے خاموشی سے اس کی باتوں سے بے نیاز اپنے موبائل پہ انگلیاں چلا رہی تھی .... اگلے لمحے اس نے گاڑی کے سیسٹم سے اپنا موبائل کنیکٹ کیا ... اب گاڑی میں زرنگار کی آواز گونج رہی تھی .. وہ شاید کسی آدمی سے بات کر رہی تھی

عمر رک سا گیا تھا

میں ہرگز اس شیر علی کو نہیں چھوڑوں گی ..... وہ بلند آواز میں غرار ہی تھی .... اس نے میرے خلاف اس بچی کو بھڑکایا ہے .... ارے اب کیا اپنے ہی بیٹے کی پسند کو اغوا کرواؤں گی ..... ارے میرے اسد کی توجان بستی تھی اس میں ... اب کیا اسکے گردے نیچے گی زرنگار (عمر نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کیا تھا)

.... اس شیر علی کو کتے کی موت نہ مارا تو میرا نام زرنگار سے ہٹا کر کسی کتیا پہ رکھ دینا ..... اسکی ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں جھوٹ باندھنے کی .... جرات کیسے کر لی اس نے ..... بہتان باندھا ہے اس نے مجھ پہ .... اللہ رے میں کیا منہ دکھاؤں گی .. اسد کے ابا کو ..... اے کچھ پتہ بھی ہے تم لوگوں کی میرے اسد کے ابا .... کی آخری وقت تک امداد کی تھی اس معراج میاں نے بڑا بھلا مانس تھا

ہائے ہائے .... میری عمر بھر کی کمائی لٹ گئی .. شیر علی تجھے خدا پوچھے وہ سینے پہ دو ہٹڑے مار مار کر کہہ رہی تھی ہالے سیٹ سے سرٹکائے اسکی گاڑی میں بھتی آواز سننے گئی

## Posted On Kitab Nagri

نگار بیگم کیا پتہ وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہو شیر علی نے اسے یہ سب نہ بتایا ہو.... مانا اسکے ساتھ ہمارے تعلقات خراب ہو گئے ہیں.... لیکن وہ اس طرح ہماری بدنامی نہیں کروائے گا وہ ہم پہ اس طرح جھوٹے دعوے نہیں کرے گا.... وہ لڑکی وہ آدمی اور بھی کچھ کہہ رہا تھا جب نگار نے اسکی بات کاٹی

معراج سلطان کی بیٹی ہے وہ.... پانچ وقت کا نمازی پرہیز گار آدمی تھا وہ.... تمہیں لگتا ہے اسکی بیٹی جھوٹ بولے گی.... آنسو نہیں دیکھے اسکے وہ اب اس آدمی پہ چڑھ دوڑی تھی

ہالے نے موبائل میں ایک دو بٹن دبا کر اسکی آواز بند کر دی تھی اب مکمل خاموشی چھا گئی یہ گیجٹ آپ نے کہاں سے خریدا.... اور کب اور کہاں لگایا مقدس خاموشی کو عمر کی آواز نے توڑا تھا لیل سکندر نے مجھے یہ بیچا.... جب تم کھڑکی کھولنے گئے تھے تب میں نے اسکو میز کے کونے میں فٹ کر دیا..

.....

وہ عورت میرے سامنے جھوٹ بول سکتی ہے میرے پیٹھ پیچھے نہیں بولے گی.... ہر انسان کو ڈرایا دھمکایا نہیں جاتا.... ہر انسان اپنے سیاہ اعمال کے کھلنے سے خوف زدہ نہیں ہوتا کچھ انسان.... اپنے سیاہ اعمال کو own کرتے ہیں اور جس انسان نے اپنے گناہ کو own کر لیا ہوتا ہے اسکی کوئی اور کمزوری نہیں ہوتی.... تم عمر حیات.... تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو... لیکن شاید تم جانتے نہیں امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے.... ہمارے پاس بہت پیسہ ہوتا ہے اور اسی پیسے سے ہم مہنگے گیجٹس خرید سکتے ہیں.... جس طرح آج میں نے



## Posted On Kitab Nagri

خریدا .... اگلی بار میرے سامنے اتنا بولنا جتنا سن سکو میری زبان بڑی گندی ہے بات کے آخر میں اسکا روکھا لہجہ  
ذرا سخت ہوا تھا

جبکہ عمر کی ساری کلفت دور ہو گئی تھی وہ کھل کر مسکرایا تھا گال کا گڑھا گہرا ہوا

براوہا لے سلطان براوہو ... آپ پہ میری صحبت کا اثر ہو گیا ہے ... آپ نے تو آج کمال کی اداکاری کی میں مداح  
ہی ہو گیا وہ مزے سے کہہ رہا تھا جب اسکی نظر ہالے کے چہرے پہ پڑی اسکے تاثرات سخت ہوتے جا رہے تھے  
وہ رکا .... کیا ہوا کیا میں نے کچھ غلط کہا؟

میں اداکاری نہیں کر رہی تھی .... میرا واقعی دم گھٹ رہا تھا ... میرا سانس بند ہو رہا تھا وہ بول کر رخ موڑ گئی تھی  
اب وہ گاڑی کے کھلے شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی جبکہ عمر سوچ میں پڑ گیا تھا  
وہ گاڑی کے شیشے کھلے رکھتی تھی .... کمرے کا دروازہ بند نہیں کرنے دیتی تھی .... ذرا اسی بند جگہوں پہ اسکا

دم گھٹتا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکے ساتھ مسئلہ تھا کوئی بہت بڑا مسئلہ تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ منظر ایک چھوٹے سے کیفے کا ہے جہاں ایک کونے والی ٹیبل پہ فروا بیٹھی تھیں سامنے فرہاد غفار بیٹھا تھا فروا نے پیروں تک آتی لمبی سرخ قمیض پہن رکھی تھی سفید بڑے بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر بھورے بال ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے آنکھوں میں غیر آرام دہ پن سا تھا

فرہاد مجھے ساری ڈیٹیلز بتاؤ... اس اے ایس پی کا معراج سلطان سے کیا تعلق تھا.... اور یہ تعلق اتنا گہرا کیسے ہوا کہ وہ اپنی پراپرٹی کی اٹارنی تک اسکے حوالے کر دیں... جو کچھ بھی تم نے سنا ہے یا جانتے ہو سب سچ بتاؤ مجھے.. وہ وارننگ دیتے لہجے میں پوچھ رہی تھیں

میم مجھے زیادہ نہیں پتہ میں نے اپنے سارے تعلقات استعمال کر لئے ہیں لیکن عمر حیات کے بارے میں صرف یہی پتہ چلا ہے کہ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں حیدر آباد سے کراچی آیا تھا معراج سر اسے اپنے یتیم خانے لے آئے کچھ عرصہ تک وہ یہیں کراچی میں رہا اسکے بعد وہ یہاں سے چلا گیا.... پہلے اسلام آباد اسکے بعد کوئٹہ..... وہاں جا کر اس نے CSS کئیر کیا اور اے ایس پی تعینات ہو گیا..... کچھ عرصہ پہلے ہی واپس آیا ہے وہ بول رہا تھا اور فروا آنکھیں چھوٹی کیے غور سے سن رہی تھیں

اور ایک بات اور.... اسے پیسے سے پیار ہے اس معاملے میں وہ جنونی ہے.... اپنی تنخواہ سے اسکا گزارا نہیں تھا... نوکری کے اگلے ہی سال اس نے ایک گاڑیوں کے شوروم میں اپنے دوست کے ساتھ شراکت داری کر لی تھی جہاں سے وہ دونوں ہاتھوں سے پیسہ بٹورتا ہے..... صدر بازار میں اسکی تین آٹوز کی دکانیں ہیں.... مختلف لوگ اسکے لئے کام کرتے ہیں..... ہیون کو پچیس فیصد فنڈز اسکی جانب سے ملتے ہیں ایمان دار اصول پسند اور

## Posted On Kitab Nagri

کھرا آدمی ہے ..... معراج صاحب اسکے بارے میں کہتے تھے کہ اللہ نے اسکا بخت بہت فرصت سے لکھا ہے اس پہ اللہ کا خاص کرم ہے وہ جس چیز میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے سونا بنا دیتا ہے ..... اسے کاروبار میں کبھی نقصان نہیں ہوتا شاہ خرچ ہے .... اور ..... کبھی بھی بے ایمانی یا رشوت کا پیسہ نہیں لیتا وہ کہتا ہے پیسہ اسکا عشق ہے .  
... اور اس عشق میں بے ایمانی کے پیسے کا شامل ہونا بے وفائی ہے اور وہ بے وفا نہیں ہے

فروانے ہنکارہ بھرا تھا

اتنی ساری معلومات مل تو گئی ہیں اور رہ کیا گیا؟ وہ طنزیہ پوچھ رہی تھیں

فرہاد مسکرایا تھا

میم یہ ساری باتیں اسکی گلی کا کتا بھی جانتا ہے .... یہ سب وہ معلومات ہیں جو وہ خود دیتا ہے ..... وہ حیدر آباد سے کیوں آیا واپس کیوں نہیں گیا وہاں کس کے ساتھ رہتا تھا معراج سلطان سے اسکا کیا تعلق ہے .... یہ ساری دولت وہ کہاں سے لایا یہ سب کوئی نہیں جانتا .... کم از کم میرے تعلقات .... اس معاملے میں خاموش ہیں ...  
اب آگے کیا حکم ہے وہ تابیداری سے پوچھ رہا تھا

ہممم اسکی روٹین کیا ہے کیا کرتا ہے کہاں جاتا ہے پتہ کروایا؟

زیادہ کچھ خاص نہیں پتہ .... صبح فجر کے بعد ہیون جاتا ہے ایک گھنٹہ بچوں کو قرآن پڑھاتا ہے .... اسکے بعد اپنی ڈیوٹی پہ جاتا ہے شام میں اپنا شوروم دیکھتا ہے ... وہ زیادہ تر شوروم نہیں جاتا اسکا دوست سردار سب کچھ سمجھتا ہے ... معراج صاحب کی موت کے بعد اسکی روٹین چیلنج ہو گئی ہے اب فجر کے بعد یا پھر رات گئے

## Posted On Kitab Nagri

قبرستان جاتا ہے.... کافی دیر بیٹھا رہتا ہے پھر آجاتا ہے اسکی نوکری چلی گئی ہے... لیکن وہ کچھ کر رہا ہے کیا یہ نہیں معلوم وہ معراج سلطان کو بہت کالز کرتا تھا بہت زیادہ دن میں تقریباً دس دفعہ اور وہ کبھی بھی اسکی کال نہیں کاٹتے تھے وہ اگر عدالت میں بیٹھے فیصلہ سنارہے ہوتے تھے تب بھی نہیں اگر کسی میٹنگ میں ہوتے تھے تب بھی نہیں شاید وہ انہیں بہت عزیز تھا کیفے کی سرمئی دیواریں یاسیت سے گزرے دنوں کے قصے سنے گئیں

فروا بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں فرہاد اسکی تقلید میں اٹھا تھا

مجھے انکی محبتوں کے قصے نہ سناؤ فرہاد.... مجھے عمر حیات کی کامیابی کے قصے بھی مت سناؤ.... مجھے اسکی طاقت بھی مت بتاؤ... اسکا عشق بھی مت سناؤ اگلی بار جب مجھے ملو تو اسکی کمزوری ساتھ لاؤ..... وہ جتنا مضبوط اور کامیاب ہے کبھی کسی دور میں اتنا ہی کمزور اور.... ناکام رہا ہوگا.... مجھے اسکی بے خوفی کے قصے نہ سناؤ مجھے اسکا خوف لا کر دو وہ خوف جو اسے ہنٹ کرتا ہے ڈراتا ہے وہ جس کے بارے میں بات کرنے سے وہ خود بھی ڈرتا ہے.... کچھ نہ کچھ کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہوگی... اسکا خوف لاؤ فرہاد میں اس خوف کو استعمال کروں گی میں اگلی ملاقات کا بے صبری سے انتظار کروں گی وہ بول کر پرس کہنی پہ اٹکائے باہر نکلتی چلی گئیں

پیچھے سرمئی دیواروں نے جیسے بے دلی سے سر جھٹکا تھا اب انہوں نے اپنے کان کسی اور میز کی جانب لگائے تھے کوئی نئی سازش کوئی نیا انتقام

## Posted On Kitab Nagri

دوپہر باسی ہو کر شام میں بدلنے لگی تھی عمر حیات کی گاڑی میں چھائی خاموشی طویل تر ہوتی جا رہی تھی ایسے میں ایک مصروف سی شاہراہ سے گزرتے ہوئے ہالے نے چونک کر گردن گھمائی تھی

گاڑی روکو.... گاڑی روکو... وہ جلدی جلدی بول رہی تھی

عمر نے بغیر کچھ کہے گاڑی روک دی تھی

کیا ہوا کچھ چاہئے آپ کو؟ وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا

ہالے جواب دیئے بغیر گاڑی سے اتر گئی

یہاں قطار در قطار بس دکانیں تھیں چھوٹی بڑی دکانیں.... لوگوں کا بے تحاشا رش.... مختلف بولیاں... مختلف لوگ

www.kitabnagri.com

جہاں ہالے نے گاڑی رکوائی تھی وہ ایک چھوٹا سا اسٹال تھا جہاں کوئی ادھیڑ عمر آدمی ایک بڑی سی دیگ سے بریانی نکال نکال کر لوگوں کو پلیٹ میں ڈال کر دے رہا تھا کوئی شاپر میں ڈلو کر اپنے گھر لے جا رہا تھا کہ بیوی بچوں کے ساتھ کھائیں گے کراچی کی تقریباً ہر سڑک پہ آپ کو اس طرح کے چھوٹے ڈھابے اسٹال اور ریڑھی



## Posted On Kitab Nagri

پہ رکھی کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرتے لوگ نظر آئیں گے وجہ کراچی کے لوگوں کی چٹھارے دار کھانے سے محبت ہے

ہالے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس اسٹال کے پاس آگئی تھی ... بوڑھے آدمی نے ہالے کو دیکھا تو آنکھیں چمک اٹھیں اس کے چاول نکالتے ہاتھ تھے وہ اب اسٹال سے نکل کر ہالے کے سامنے آگیا تھا

ہالے بیٹی تم؟ ... بڑے دنوں بعد چکر لگایا .... مان لیا کہ تمہاری مکمل زائتے کی تلاش ختم نہیں ہوگی .... لیکن پھر بھی بیٹا چکر لگاتا ہے بندہ ... وہ اداسی سے کہہ رہے تھے

بات کرتے ہوئے وہ چلتے ہوئے سامنے رکھی پلاسٹک کی کرسیوں پہ آکر بیٹھ گئے تھے عمر بھی اسکے ساتھ بیٹھا تھا معراج صاحب کی وفات کے بارے میں بھی سنا .... میں آیا بھی تھا شمس صاحب نے اندر نہیں آنے دیا ... میں تو بس تمہیں دیکھنے آیا تھا بچے وہ فکر مندی سے کہہ رہے تھے

وہ ایسے شفیق بوڑھے لوگوں میں سے تھے جنکو سارے جوان لڑکے لڑکیاں اپنی اولاد جیسے لگتے تھے بس چچا مصروف رہی اتنا وقت .... خیر آپ بتائیں جو ادبا ہر آیا کہ نہیں (انکے بڑے بیٹے کو چھ ماہ قبل پولیس کسی جھوٹے کیس میں پکڑ کر لے گئی تھی ... ) اس نے معراج سلطان کی بات ہدف کر لی تھی

یکدم بوڑھے کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

کہاں بیٹی .... وہ لوگ کہتے ہیں رشوت دو .... میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ دوں ارے خدا کو بھی منہ دکھانا ہے  
میں نے بیٹے کی زندگی کی خاطر اپنی آخرت نہیں خراب کر سکتا میں ... اللہ ان پولیس والوں کو پوچھے ....  
جھولیاں بھر بھر کر رشوت لیتے ہیں لیکن انکے پیٹ کا دوزخ ہے کہ بھرتا ہی نہیں

کس کیس میں لے گئے ہیں آپ کے بیٹے کو؟ اور کس تھانے میں ہے؟ ہالے کے بولنے سے قبل ہی عمر بول پڑا  
بوڑھے نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا پھر ہالے کو .... وہ انکا سوال سمجھ گئی تھی لیکن خاموش رہی  
یہ تمہارے ساتھ ہے بیٹا؟ کون ہے یہ؟

میرا شوہر ہے .... پولیس میں ہے یہ آپ کی مدد کر دے گا آپ اسے بتائیں  
اب کے بوڑھے کی آنکھیں خوشی سے پھیلی تھیں

ارے شوہر ہے تمہارا .... رک جاؤ میں ابھی اسے اپنے ہاتھوں کی بریانی کھلاتا ہوں .... تمہارا شوہر ہے تو میرا

داماد ہونا وہ خوشی سے کہتے ہوئے دوبارہ آسٹال کی جانب بڑھ گئے تھے  
مجھے ایک فیور چاہئے .... دو گے؟ ہالے اسکی طرف دیکھے بغیر پوچھ رہی تھی

کس حیثیت سے بیوی کی یا پھر پارٹنر کی؟ وہ مکمل اسکی طرف متوجہ تھا  
اسکے منہ سے اپنے لئے بیوی سنا ہالے کے لئے ایک الگ ہی ازیت تھی  
پارٹنر کی حیثیت سے .... تم مجھے فیور دو وقت انے پہ میں تمہیں فیور دوں گی

اوکے کیا کرنا ہوگا؟

## Posted On Kitab Nagri

یہ آدمی... بابا کے دوست ہیں.... اچھے وقتوں کے.... اچھے دوست... وہ رک رک کر بات کرنے لگی تھی اسکی باتوں میں اب پہلے کی طرح روانگی نہیں ہوتی تھی....

اس آدمی کے بیٹے کو باہر نکالو... اس کے یہاں بچہ ہونے والا ہے.... یہ آدمی بابا کے پاس آیا تھا.... وہ رک رک کر الفاظ تلاشے... لیکن نہ ملے

جب میری شادی ہو رہی تھی... اس سے دودن پہلے... بابا نے اس سے کہا تھا وہ حیات صاحب سے بات کریں گے... شاید وہ تمہاری بات کر رہے تھے.... لیکن میری وجہ سے وہ بات نہیں کر سکے... اور پھر میری ہی وجہ سے مر گئے.... وہ بول کر ساکت ہو گئی تھی

بہتی ہوا بھی ساکت ہو گئی تھی... یکدم گھٹن بڑھ سی گئی تھی عمر اسے دیکھے گیا... بغیر کچھ کہے خاموشی سے

میں بابا کے لئے کبھی کچھ نہیں کر سکی.... نہ میں حسن کی طرح اچھے گریڈز لاتی تھی... نہ مجھے سفیر کی طرح کامیابیاں ملتی تھیں... نہ بجو کی طرح ٹیلنٹڈ تھی... میں بالکل عام تھی سوائے خوبصورتی کے میرے پاس کچھ نہیں تھا

(وہ ان سے ذرا دور بیٹھی ایک فیملی کو دیکھ رہی تھی ماں باپ اور ایک بیٹی)

میں بابا کے لئے انعام تھی... لیکن پرائز بانڈ نہیں.. جسے آپ خوشی یا غم میں خرچ کر سکیں میں ایک ٹرافی تھی.. جسے ہمیشہ شیلف پہ سجا کر رکھا جائے.... جو کبھی کوئی فائدہ نہیں دیتی....

## Posted On Kitab Nagri

(بچی کسی بات پہ ضد کر رہی تھی اسکی ماں اسے جھڑک رہی تھی ... جبکہ اسکا باپ اسے اب بھی پیار سے منارہا تھا)

بس پڑی رہتی ہے .... پڑی رہتی ہے اور بس پڑی ہی رہتی ہے ... پھر ایک دن وقت کی دھول کے ساتھ کہیں کھو جاتی ہے ... میں انکی زندگی میں انکے لئے کچھ نہیں کر سکی انکے جانے کے بعد انکے ادھورے کام پورے کرنا چاہتی ہوں ..... تم مجھے فیور دے دو میں بدلے میں تمہیں فیور دوں گی .... وقت آنے پر ... کام پڑنے پر (باپ نے کوئی بات کہی تھی بچی پیٹ پکڑے گردن پیچھے پھینکے کھکھلا کر ہنس دی تھی اسکی ماں کے چہرے کے سخت تاثرات زائل ہوئے تھے وہ ہولے سے ہنس دی تھی)

ہالے نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا وہ اب نیچے مٹی کو گھور رہی تھی عمر نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ اب بھی اسکے کندھے کے پیچھے سے اس فیملی کو دیکھ رہا تھا ہالے نے نظر اٹھا کر عمر کو دیکھا تھا اور پھر اسکی نظروں کا ارتکاز دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہاں مت دیکھو عمر ... وہ یکدم خوف سے بولی تھی  
عمر نے جیسے اسکی بات نہیں سنی تھی وہ اب بھی ہلکے سے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھے گیا  
میں کہہ رہی ہوں وہاں مت دیکھو عمر اب کے اسکی آواز رندھی ہوئی تھی  
وہ دیکھیں کس طرح ہنس رہی ہے کتنی پیاری بچی ہے وہ ....

میں نے کہاناں وہاں مت دیکھو ..... وہ میز پہ ہاتھ مارتے غرائی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آس پاس گزرتے لوگوں نے اسکو دیکھا تھا بچی کی ہنسی تھم گئی تھی... وہ رک کر ہالے کو دیکھے گئی  
چند لمحوں بس چند لمحوں کا کھیل تھا لوگ واپس اپنے کھانوں کی طرف متوجہ ہو گئے... بچی اپنے باپ سے کچھ  
کہنے لگی.....

ہالے عمر کے قریب جھکی تھی آواز آہستہ کر لی سرگوشی جتنی آہستہ  
انہیں مت دیکھو.... کیونکہ تم میرے ساتھ ہوں.... میں کرسٹ ہوں جو لوگ بھی میرے ساتھ ہوتے ہیں وہ  
کرسٹ ہو جاتے ہیں.... تم انہیں دیکھو گے.... تو میری منحوسیت ہر جگہ پھیل جائے گی.... اس خاندان  
کو نظر لگ جائے گی عمر انہیں مت دیکھو پلیز وہ بے بسی سے اور خوف سے کہہ رہی تھی عمر کے دل  
کو کچھ ہوا تھا  
وہ کچھ کہنے لگا تھا کہ

اسی وقت وہ بوڑھا آدمی ٹرے میں بریانی کی دو پلیٹس رکھے انکے قریب آیا ساتھ ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا جس  
کے ہاتھ میں پانی کا جگ اور گلاس تھے  
تھوڑی دیر بعد

وہ عمر کو جلدی جلدی ساری تفصیل بتا رہا تھا عمر آنکھیں سیڑے سنے جا رہا تھا.... بریانی ان چھوٹی رکھی تھی پانی  
گرم ہو گیا تھا وہ فیملی اٹھ کر جا چکی تھی ہالے اب بھی وہیں دیکھ رہی تھی  
میں سارا معاملہ دیکھ لوں گا... آپ فکر نہ کریں کچھ دیر بعد وہ اٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ہالے اسکے ساتھ اٹھی تھی ....

بوڑھا ممنون نظر آ رہا تھا بار بار گیلی آنکھوں کو پونچھتا ان دونوں کو ساتھ رہنے کی دعائیں دے رہا تھا

آپ نے کھانا تو چکھا بھی نہیں بیٹا... اچانک سے انہیں یاد آیا

عمر نے ایک نظر بریانی کی پلیٹ کو دیکھا اس میں رکھا چکن لیگ پیس دیکھا پھر رخ موڑ لیا

میں یہ سب نہیں کھاتا شکریہ.... وہ شائستگی سے کہتا جانے کو مڑا ہالے کھڑی رہی

آپ پیک کر دیں... ہم گھر جا کر کھالیں گے

بوڑھا آدمی کے چہرے پہ لمحے بھر کو آئی اداسی اب ایک بار پھر خوشی میں بدل گئی تھی

عمر کو یہ بات اچھی نہیں لگی لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا

اس نے چھوٹے بچے کو آواز دی تھی وہ فوراً بھاگتا ہوا آیا تھا دونوں پلیٹیں اٹھائی اور واپس دوڑ گیا

آپ یہ سب کیسے کھا سکتی ہیں؟ آپ کو پتہ بھی ہے یہ چکن کیسا ہے کیا اس نے ہاتھ دھو کر بھی بنایا ہوگا؟ یہ ان

ہائجینک ہے میرا نہیں خیال آپ کو یہ سب کھانا چاہیے گاڑی ڈرائیو کرتا عمر سخت غیر آرام دہ تھا اسکے چہرے

کے تاثرات صاف بتا رہے تھے کہ تھوڑی دیر قبل ہالے کا پیک کروایا ہوا کھانا وہ اپنے ساتھ لے جانے پہ راضی

نہیں ہے

## Posted On Kitab Nagri

تم مت کھانا... میں عادی ہوں کھالوں گی.... مجھے لوگوں کے دل توڑنا پسند نہیں اور میرے معاملات میں مت بولا کرو میں un hygienic کھانا کھاؤں یا زہر تمھیں اس بات سے مطلب نہیں ہونا چاہئے وہ رکھائی سے کہہ کر رخ موڑ گئی تھی

آپ مجھے کہہ دیں میں سب کچھ بنا سکتا ہوں لیکن پلیر یہ نہ کھائیں.... وہ جیسے منت کر رہا تھا

یکدم اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا آنکھوں میں تپش سی بھر گئی

تم نے صبح کس کی اجازت سے میرے لئے ناشتہ بنایا... تم مجھے دھوکہ دینا کب چھوڑو گے عمر آخر تمھیں میری ذات کا مذاق اڑا کر کیا سکون ملے گا؟ تم کیوں کرتے ہو ایسا؟ اسکے لہجے میں جیسے نکان سی تھی

ہالے وہ کوئی عام ناشتہ نہیں تھا آلیٹ کے لئے اٹالین ریسپپی ٹرائے کی تھی میں نے اور پراٹھے وہ کشمیری پراٹھے تھے.... بیوی بن کر نہ سہی پارٹنر بن کر کھالیا کریں.... آپ کی صحت کے لئے بہت اچھا رہے گا وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا

تمھیں پتہ ہے عمر میں آج تک بابا کی قبر پہ کیوں نہیں گئی؟ اس نے گویا اسکی بات پہ لعنت ڈال کر اپنی بات شروع کر دی تھی

میں... صرف ایک دن کے انتظار میں ہوں صرف ایک دن عمر کے بولنے سے پہلے ہی وہ خود بول پڑی جس دن میں کوئی ایسا ثبوت لاؤں گی کہ تمہاری گردن شرمندگی سے جھک جائے... تم میرے سامنے آنکھ اٹھانے جسے نہ رہو... میں تمھیں شرمندہ دیکھنا چاہتی ہوں تمہاری ذات کا یہ جو غرور ہے ناں یہ ٹوٹے ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

دیکھنا چاہتی ہوں ... .. تب میں تمہیں تمہارا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاؤں گی بابا کی قبر پہ میں انکو بتاؤں گی انکی بیٹی سچی تھی اور عمر حیات جھوٹا .... تمہاری جھکی ہوئی گردن اور شرمندہ آنکھیں سب بتائیں گی ... اس دن تمہاری اکڑ ٹوٹ جائے گی ... تم نے کہا تھا وہ تمہارا خاندان ہیں . . . . میں تم سے تمہارا خاندان چھین لوں گی جس طرح تم نے چھینا .. اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا تھا آواز رندھ گئی تھی لیکن وہ کہے جا رہی تھی

"عمر ایسا نہیں کر سکتا"

یہ الفاظ نہیں تھے نشتر تھے جو میرے دل میں کھب گئے ہیں ... اور میں انکو اسی طرح اپنے دل میں پیوست رہنے دینا چاہتی ہوں تب تک جب تک مجھے کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملتا پتہ ہے میں ایسا کیوں کر رہی ہوں میں کیوں اس نشتر کی تکلیف برداشت کر رہی ہوں؟ .. وہ چند لمحہ خاموش رہی پھر بولنا شروع کیا

عمر بھنچی ہوئی مٹھی اور تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ اسے سنے گیا

اسلئے کیونکہ میں ہر وقت اسکی چھن محسوس کرنا چاہتی ہوں .... تاکہ مجھے میرا مقصد نہ بھولے

کیونکہ میں خود کو یاد دلانے رکھنا چاہتی ہوں کہ بابا نے تمہاری وجہ سے میرا یقین نہیں کیا ... ایک دن آئے گا عمر جب میرے پاس ثبوت ہوں گے میرے پاس گواہ ہوں گے اور تمہارا جھکا ہوا سر .... تم میرے ساتھ چلو گے میرے باپ کی قبر پہ .... وہاں اعتراف کرو گے اور .... جس طرح بابا کے سامنے مجھے مجبور کر کے تم نے مجھ سے نکاح کیا تھا .... اسی طرح مجھے انکے سامنے طلاق دو گے

## Posted On Kitab Nagri

اس دن یہ نشتر میں اپنے دل سے نکال پھینکوں گی تم دیکھنا عمر... ایک دن آئے گا ایسا ضرور آئے گا وہ اپنی  
چھتی نظریں عمر کے چہرے پہ گاڑے ہوئے کہہ رہی تھی  
عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا اور ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی  
ہالے کا سر ڈیش بورڈ سے لگتے لگتے بچا تھا  
طلاق چاہئے ناں؟ وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے پوچھ رہا تھا  
جائیں فیملی کورٹ سے لے کر ہائی کورٹ سپریم کورٹ جائیں... پریس کانفرنس سے لے کر ٹی وی شوز میں جا کر  
بیٹھیں... ابھی تو میں زندہ ہوں  
میں اگر مر گیا ناں تو میری لاش بھی آپ کو طلاق نہیں دے گی.... لکھ کر رکھ لیں میری بات.... مسز ہالے  
سلطان عمر حیات.... کبھی بھی آپ کو طلاق نہیں دے گا جو کرنا ہے کر لیں کہا تھا دوں گا جھوٹ کہا تھا جھک  
ماری تھی آئی بات دماغ میں یا نہیں؟ وہ سر دلچے میں کہہ کر گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر چکا تھا  
ہالے سپاٹ آنکھوں سے بس اسکو دیکھتی رہی  
www.kitabnagri.com  
ڈوبتی شام اور آتی رات نے چپکے سے یہ منظر اپنی آنکھوں میں حفظ کر لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل کے پر تعیش ڈرائنگ روم میں شمس سلطان اور شاہد حسین شاہانہ صوفوں پہ آمنے سامنے بیٹھے تھے دائیں طرف والے صوفے پہ حسن اور حسینہ بیگم بیٹھی تھیں انکی آنکھیں گیلی تھیں وہ بار بار ٹشو سے اپنی آنکھوں کو پونچھ رہی تھیں حسن خاموش سا بیٹھا تھا جب شاہد حسین نے بات کا آغاز کیا

چند غیر ضروری باتوں کے بعد وہ مدعے پہ آئے تھے

شمس... میں یہاں ایک بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں... دراصل بات کرنے نہیں میں یہاں اپنی بہن اور بھانجے کو لینے آیا ہوں... میں تمہاری غیر موجودگی میں بھی یہ کام کر سکتا تھا لیکن میں نے تمہارا یہاں موجود ہونا بہتر سمجھا... اب تم آہی گئے ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ آپا اور حسن کو میں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں وہ

رسانیت سے کہہ رہے تھے

اور میں پوچھ سکتا ہوں تم میرے مرحوم بھائی کی بیوہ اور میرے بھتیجے کو کس حق سے لے کر جاؤ گے؟ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ان دونوں کا وارث میں ہوں.... حسن میرے بھائی کی نشانی ہے میں اسے تمہارے ساتھ نہیں جانے دوں گا..... اگر بھابی جانا چاہتی ہیں تو انکی مرضی... شمس کی بھاری آواز سارے میں گونجی تھی

شاہد حسین کے چہرے کے تاثرات یکدم بگڑے تھے



## Posted On Kitab Nagri

اچھا... وارثی مل گئی ہے تو تم مارو گے میرے بچوں کو؟... انکا باپ مرا ہے ماموں ابھی زندہ ہے حسن اور ہالے مجھے ہارون کی طرح عزیز ہیں.... تم میرے بچوں پہ اس طرح ہاتھ نہیں اٹھا سکتے.... میں تمہیں اسکی اجازت نہیں دوں گا... اور ایک بات اور تم مجھے ڈرا دھمکا کر اپنی بات بھی نہیں منوا سکتے.. نہ میں کمزور ہوں نہ میں بچا حسن کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا میں بہت دیکھ لی تمہاری وارثی... برہمی سے کہتے ہوئے وہ شمس کو سخت زہر لگے لیکن یہ وقت مصلحت کا تھا اگر وہ حسن اور حسینہ کو جانے دے دیتے تو آگے جا کر ان سے کئی سوالات ہوتے..

... یہ دو لوگ ایسے تھے جیسے جنگ میں تیروں سے حفاظتی ڈھال

جو کچھ بھی ہوا میں اسکے لئے شرمندہ ہوں... بھابی آپ سے بھی حسینہ کو دیکھ کر کہا

اور حسن تم سے بھی... تم میرے بیٹے ہو میرے سفیر جیسے اس دن جو کچھ ہوا وہ ایک غلطی تھی میں اپنی غلطی مانتا ہوں اور تم سے معافی بھی مانگتا ہوں لیکن اگر پھر بھی تم شاہد کے ساتھ جانا چاہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں

شاہد نے پہلو بدلا تھا حسن مطمئن سا بیٹھا رہا

www.kitabnagri.com

پر سکون.... سا

حسن جاؤ اپنا ضروری سامان لے آؤ آپا چلیں آپ میرے ساتھ ہم یہاں سے جا رہے ہیں.. میرے گھر میں ابھی اتنی جگہ ہے کہ میری بہن کے بچوں کو مار کھانی نہ پڑے اور میرے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ اپنی بہن اور اسکے بچوں کو کھلا سکوں شاہد اٹھ کھڑے ہوئے تھے

حسینہ خاموشی سے بیٹھی رہیں آزرہ سی

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

## Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595

یہ انکے شوہر کا گھر تھا اسے چھوڑنا مشکل تھا بہت مشکل ... وہ جب تک زندہ تھے ایسا لگتا تھا کہ وہ تخت پہ بیٹھی

ہیں... آج انہیں اندازہ ہوا تھا انہوں نے کیا کھویا ہے.... لیکن کیا واقعی انہوں نے معراج کو انکی موت کے

بعد کھویا تھا یا پھر بیس سال پہلے؟

## Posted On Kitab Nagri

لا تعداد سوچیں تھیں اور لا تعداد بچھتاوے

میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گاماموں .. حسن کی پرسکون آواز نے وہاں بیٹھے تمام نفوس کو حیرت میں ڈالا تھا آپ تب کہاں تھے ماموں جب انہوں نے ملازمین کے سامنے میری بہن پہ ہاتھ اٹھایا ... اسے گھر سے نکالا .. وہ بدتمیزی نہیں کر رہا تھا نہ اسکی آواز اونچی تھی وہ اپنے باپ کی طرح بات کر رہا تھا سیدھی اور کھری آپ تب ہمارے ساتھ نہیں تھے اب ہمیں ضرورت نہیں رہی میں اپنی ماں کو آپ کے ساتھ نہیں جانے دوں گا نہ میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گا یہ میرے باپ کا بھی گھر ہے میں کیوں جاؤں؟ وہ انکو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا دھیمہ سنجیدہ لہجہ

اگر کوئی ہارون بھائی کو مارتا یا گھر سے نکالتا کیا آپ تب بھی خاموش بیٹھ جاتے؟

شاہد حسین کا سر جھکا تھا

میری بہن بس ایک رات گھر نہیں آئی تھی آپ نے اسے ڈس اون کر دیا آپ کے بیٹے نے تو اپنے ہی بھائی کو قتل کیا تھا آپ نے اسے تو گھر سے نہیں نکالا

شاہد حسین نے زخمی نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا تھا حسینہ نے نظریں چرائی تھیں شمس دلچسپی سے سارا نظارہ دیکھے گئے

میں آپ سے اپنی بہن کے لئے بھیک نہیں مانگ رہا نہ آپکو بلیم کر رہا ہوں میں بس آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ آپ اگر ایک مشکل میں ہمارے ساتھ نہیں تھے تو میں آگے آپ پہ کس طرح بھروسہ کروں؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ اب اٹھ کھڑا ہوا تھا

میں اپنی اماں کا خیال خود رکھ سکتا ہوں .... اور اپنا بھی میں اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر نہیں جاؤں گا

وہ رکاتھا پھر شمس کو دیکھا

نہ میں آپ کے سفیر سلطان جیسا ہوں

گردن موڑ کر شاہد حسین کو دیکھا

اور نہ آپ کے ہارون شاہد جیسا

میں معراج سلطان کا بیٹا ہوں حسن سلطان .... مجھے کسی کا lesser version نہیں بننا میرے نام کے ساتھ

میرے باپ کا نام کافی ہے وہ نرمی سے کہہ رہا تھا پھر آگے آ یا شل بیٹھے شاہد حسین کے سامنے انکے گھٹنوں کے

قریب نیچے بیٹھا انکا ٹھنڈا ہاتھ تھا اماں اور کہنا شروع کیا

آپ مجھے بہت عزیز ہیں ... میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن آپ میرے باپ نہیں ہیں .... میرا باپ مر

گیا ہے اور اب میں اپنا باپ خود ہوں اپنی اماں اور بہن کے لئے میں گھر کا سربراہ مرد ہوں .... میں انکے لئے

فیصلے لے سکتا ہوں چاہے غلط ہوں چاہے سہی لیکن وہ فیصلے میرے ہوں گے میرے باپ نے مجھے فیصلے لینا سکھایا

ہے .... آپ آئے میری اور اماں کی فکر کی آپ کا شکریہ لیکن میں دو وقت نہیں بھول سکتا جب آپ ہمارے

ساتھ نہیں تھے جب کوئی بھی ہمارے ساتھ نہیں تھا آپ میرے بڑے ہیں .. ہمیشہ رہیں گے لیکن ہم آپ کے

ساتھ نہیں جائیں گے سادہ نرم دو ٹوک لہجہ

## Posted On Kitab Nagri

وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہاں بیٹھے تمام نفوس کی طرف دیکھے بغیر باہر نکل گیا تھا  
ڈرائنگ روم کے دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر اس نے اپنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھا تھا اس کا چہرہ اندر  
بیٹھے پر اعتماد حسن سلطان جیسا نہیں تھا یہ کوئی اور ہی تھا کوئی معصوم گھبراہٹا ہوا بچہ  
اس نے اپنے جیب سے ایک مڑا ٹرا کاغذ نکالا... پھر اس پہ نظر دوڑائی... ایک بار.. دو بار  
پھر سر جھٹک کر بڑبڑ آیا

شٹ... یہ لائن تو رہی گئی...

یہ وہ پرچہ تھا جو اس نے شاہد حسین کے آنے کا سن کر..... صبح تیار کیا تھا البتہ کچھ لائنز تھیں جو وہ بھول گیا تھا  
اور کچھ لائنز اس نے موقع کی مناسبت سے اپنی طرف سے کہی تھیں  
اس کا دل اب بھی بری طرح دھڑک رہا تھا

سارا خاندان کہتا تھا وہ معراج سلطان جیسا ہے بس وہی جانتا تھا معراج سلطان بننا کتنا مشکل ہے

www.kitabnagri.com



## Posted On Kitab Nagri

شام آخری الوداع کہہ کر اپنے گھر کو چلی گئی تھی رات اپنی سیاہی لئے اپنی ذمہ داری پوری کرنے سارے میں پھیل گئی تھی ایسے میں عمر حیات کے گھر کے ایک کمرے میں ہالے سلطان بیٹھی اپنے موبائل پہ زر نگار کے آفس میں ہونے والی باتیں سن رہی تھی پھر بلاخر اس نے تھک کر کانوں سے ایر پوڈز نکالے تھے کوئی بات اسکے مطلب کی نہیں تھی

وہ عورت اس سب میں شامل نہیں تھی

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو اسکے ذہن میں آیا تھا کہ شاید عمر بھی نے گناہ ہو... لیکن پھر سر جھٹک دیا

اس خیال کے بعد الزام دینے کو کوئی نہیں تھا اور اس وقت اسے کوئی چاہیے تھا

اس نے دکھتے سر کو انگلیوں سے دبایا تھا پھر موبائل اٹھا کر مہر کو کال کرنے لگی جب اسے کنٹیکٹ لسٹ میں

سارے نمبر غیر شناسا نظر آئے

بے اختیار کل کا واقعہ اسکی آنکھوں کے آگے گھوم گیا

www.kitabnagri.com

عمر کی اماں کا گفٹ کیا ہوا پرفیوم توڑتی ہالے

دل نے ایک بار پھر ملامت کی تھی

لیکن وہ اب دل کی باتوں پہ بہت کم دھیان دیتی تھی اس وقت بھی دل سے ہر خیال کو جھٹکتی وہ عمر کے کمرے کی

طرف بڑھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

کمرے کا دروازہ بند تھا .. ہالے نے گہری سانس بھرتے دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلتا ہی چلا گیا ...

عمر جائے نماز ایک کونے میں بچھائے نماز پڑھ رہا تھا  
ہالے بے اختیار اسے دیکھے گئی ....

کیا وہ کسی لڑکی کو اغوا کرنے والا لگتا تھا؟ ... کیا وہ اسکے باپ کو دھوکہ دے سکتا تھا؟ .... اگر وہ ایسا ہوتا تو کیا اللہ  
اسے اسکی نمازوں میں اتنا سکون دیتا؟ ... اسکے چہرے پہ کتنا سکون تھا ....  
اسکی نماز کتنی خوب صورت تھی

وہ اتنے دنوں سے اسکے ساتھ ایک گھر میں رہ رہی تھی .... کیوں وہ ایسا تھا کہ اس سے خوف نہیں آتا تھا؟ ....  
کیوں اسکی نظر بری نہیں لگتی تھی ....

کچھ چاہئے آپ کو؟ وہ سلام پھیر چکا تھا اب اسکی طرف دیکھتا پوچھ رہا تھا  
ہالے اپنے خیالوں سے چونک کر باہر آئی تھی ساری ہمدردی ایک لمحے میں عنقا ہو گئی تھی  
اسکے تاثرات سخت ہو گئے و واپس اپنے خول میں سمٹ گئی وہ اسی طرح چوکھٹ میں کھڑی رہی  
مجھے میری سم چاہئے .... چار لفظوں میں بات سمیٹ دی  
آکر لے جائیں .... کل جہاں رکھی تھی اب بھی وہیں ہے ... وہ کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا چکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے ضبط کرتی اندر آگئی تھی دراز کھولاسم نکالی اور جب جانے کو مڑی تو بے اختیار نظر دائیں طرف لگے بک شلیف پہ گئی

چو کور ڈبوں والا بڑا سا بک شلیف

جہاں مختلف میڈلز اور ٹرافیز بھی سچی تھیں . . . . .

کسی کسی ڈبے میں کچھ فریم ہوئی تصاویر

وہ ان میڈلز اور ٹرافیز کو دیکھ کر نہیں رکی تھی ... وہ بک شلیف میں رکھی ایک تصویر کو دیکھ کر رکی تھی . . . . .

معراج سلطان اور عمر حیات کی تصویر ... وہ دونوں مسکرا رہے تھے ... معراج نے اس کے کندھے پہ بازو پھیلا رکھا

تھا عمر کے ایک ہاتھ میں ٹرافی تھی اور گلے میں میڈل .... وہ بھی مسکرا رہا تھا ہلکا سا

میری گریجویشن کی تصویر ہے ... ٹاپ کیا تھا میں نے ... وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب اسے اپنے عقب سے

عمر کی آواز .. آئی وہ دعا مانگ چکا تھا جائے نماز بازو پہ ڈالے .. وہ اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھتا کہہ رہا تھا

وہ جو دوسری ٹرافی ہے ناں وہ مجھے ایف ایس سی میں ٹاپ کرنے پہ ملی تھی .... وہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے

بتا رہا تھا

ہالے کے قدم جیسے زنجیر ہو گئے ہوں وہ جاہی نہیں سکی کھڑی رہی ... سنے گئی

اور وہ جو میڈل ہے ناں وہ مجھے .... میری پولیس کی ٹریننگ کے اختتام پہ ملا تھا ... بیسٹ شوٹر کا انعام ... کچھ

رقم بھی ملی تھی انعام کے طور پہ

## Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک اور تصویر کی جانب اشارہ کیا تھا

یہ میڈل مجھے میری پی ایچ ڈی کی ڈگری لینے پہ ملا تھا... اس دن جج صاحب بہت خوش تھے بہت زیادہ تصویر میں معراج سلطان نے عمر کا میڈل اپنے گلے میں پہن رکھا تھا... اور پورے دل سے مسکرا رہے تھے..

ہالے سنے گئی.... دیکھے گئی

مجھے ہر بار میڈلز کے ساتھ ساتھ انعامی رقم بھی ملتی تھی... لیکن اب یاد ہی نہیں آتا کہ کہاں خرچ کی اور کتنی کی.. لیکن یہ ٹرافیہ مجھے یاد ہیں یہ میڈلز مجھے ازبر ہیں...

ہالے سانس روکے اسے سنے گئی اسے لگا تھا اس نے شام اس آسٹال کے سامنے کرسیوں پہ بیٹھے اسکی بات نہیں سنی لیکن وہ اتنا بے خبر نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہی تھی

وہ اب بھی اسکے کندھے کے پیچھے کھڑا کہے جا رہا تھا

شیلف میں لگی ٹرافی بس سجانے کے لئے نہیں ملتی وہ اسلئے ملتی ہے تاکہ اسے دیکھ کر خوشی ملا کرے...

ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور دل میں فخر آیا کرے.. اپنی ذات پہ محبت آئے یہ ٹرافیہ ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ کبھی

کسی دور میں ہم نے کتنی محنت کی تھی ہم کتنی راتیں جاگے تھے ہم نے کتنی بار خود کو پس پشت ڈالا تھا یہ ہمارا

حوصلہ بڑھاتی ہیں جب ہمیں ہارنے کا ڈر ہوتا ہے یہ ہمیں تسلی دیتی ہیں جب ہم ہار کر آتے ہیں یہ کہتی ہیں "کیا

ہوا کو ایک اور ٹرافی نہ ملی ہم تو ہیں ناں چلو اگلی بار سہی"... یہ گھر میں آنے والے لوگوں کے سامنے ہمارا تذکرہ

## Posted On Kitab Nagri

کرتی ہیں انکو مجبور کرتی ہیں کہ وہ ٹھہر کر انکو دیکھیں انکو لانے والے کی بات کریں .... پیسہ کیا ہے ہالے؟ پرانز بانڈ کیا ہے؟ یہ ختم ہو جاتا ہے کھپ جاتا ہے ٹرافیز زندہ رہتی ہیں ساتھ دیتی ہیں .... دل جوڑتی ہیں ... دلاسا دیتی ہیں خوشی دیتی ہیں .. سو اگر آپ کسی کی ٹرافی ہیں تو اس سے بڑی خوش قسمتی کیا ہے؟؟ چند لمحوں کی خوشی دینے والے پرانز بانڈ بننے سے بہتر ہے ساری زندگی ساتھ دینے والی ٹرافی بن جائیں .. خوش رہیں گی وہ نرمی

سے کہہ کر واپس اپنے بیڈ پہ جا بیٹھا تھا

اسکی باتیں ایسی ہی ہوتی تھی .. سادہ دل کو چھونے والی ... وہ لمبی لمبی تقریر نہیں کرتا تھا اسکی ایک لائن تقریروں پہ بھاری ہوتی تھی

تم کون ہو عمر؟..... چند لمحے بعد اس نے خود کو کہتے سنا ... ان تصاویر پہ ساری تاریخیں اور سال لکھے ہیں .. تمہاری گریجویشن والے دن میری برتھڈے تھی .... ہم سب اسلام آباد میں تھے ... گھومنے گئے تھے ...

بابا نے کہا انکو ایک کام آگیا ہے وہ کراچی جائیں گے میں نے انکو روکا وہ نہیں رکے

www.kitabnagri.com

وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی

... وہ چلے گئے تم انکا کام تھے عمر ... اسی رات تیز بارش کی وجہ سے فلائٹس کینسل ہو گئیں اور وہ اسلام آباد نہیں آ سکے ... انہوں نے میری برتھڈے مس کر دی .. اور وجہ تم تھے ... وہ کسی ایرے غیرے کے لئے ایسا نہیں کر سکتے ... مجھے بتاؤ تم کون ہو؟ وہ اسکی طرف دیکھتی ازردگی سے پوچھ رہی تھی

جیسے بہت تکلیف میں ہو



## Posted On Kitab Nagri

عمر چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر بولا

ہر راز کھلنے کا ایک وقت ہوتا ہے اگر انکو وقت سے پہلے کھول دو گے تو تھرل ختم ہو جائے گا .... ہر بات بتائی نہیں جاتی .... ورنہ باتیں اپنی وقعت کھو دیتی ہیں .... میں کون ہوں ؟ .. یہ بات بتانے کی نہیں کھوجنے کی ہے .... کبھی آپ نے فلم کی سٹوری "سن" کر وہ لطف حاصل کیا ہے جو فلم کو سرچ کر کے ڈاؤنلوڈ کر کے یا پھر سینما جا کر دیکھنے سے ملتا ہے؟۔

ہر راز کو پانے کی ایک اسٹر گل ہوتی ہے ... آپ بغیر اسٹر گل کے راز پانا چاہتی ہیں؟  
ہالے سلطان

راز بتائے نہیں جاتے کھو جے جاتے ہیں ... کھوج لگائیں اور پتہ کر لیں  
ہالے کو اس سے ایسی ہی کسی بات کی امید تھی وہ غصے اور رنج کے ملے جلے تاثرات سے چند لمحے اسکو دیکھتی رہی  
پھر آگے بڑھ کر دروازہ ایک دھاڑ سے مارتی باہر نکل گئی پیچھے عمر کی بڑبڑاہٹ واضح تھی  
اگر یہ جج صاحب کی بیٹی نہ ہوتیں تو دیکھ لیتا انہیں ہنسہ

اسی وقت اسکا موبائل بجاتا تھا

عمر کے تاثرات لمحے کے ہزارویں حصے میں بدلے تھے

وہ ہالے کے سامنے کھڑا نرم تاثرات والا آدمی نہیں تھا

یہ سنجیدہ سا آدمی کوئی اور ہی تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہیلو کہتے اس نے موبائل کان سے لگایا تھا

عمر بھائی آپ نے کہا تھا ناں فہیم مرزا کے ہر کام پہ نظر رکھوں میرے پاس ایک خبر ہے سپیکر سے مردانہ  
آواز ئی تھی

ہاں بتاؤ کیا خبر ہے؟

سراسکے بیٹے نے اپنی کزن کے ساتھ زیادتی کی ہے

خبر ملی ہے کہ کوئی ذاتی عناد تھا فہیم یہ خبر میڈیا اور پولیس سے چھپا رہا ہے

لیکن میں چوں کہ اسکا پیچھا کر رہا تھا سو مجھے معلوم ہو گیا آپ کہیں تو

بات میڈیا میں اچھا دوں؟

ہر گز نہیں عمر نے ناگواری سے ٹوکا تھا

عورت سے بدلہ لینا مردوں کا شیوہ نہیں ہوتا

اگر وہ ایف آئی آر کروائے تو ٹھیک ورنہ تم کسی کو اس بات کی بھنک بھی نہ لگنے دینا

وہ سختی سے کہہ کر فون بند کر چکا تھا

ایسی خبریں اسکے لئے نئی نہیں تھیں لیکن ہر بار درندگی کے ایسے واقعات سن کر

اسکا دل دکھتا تھا

تھوڑی دیر اس بارے میں سوچنے کے بعد

## Posted On Kitab Nagri

وہ سر جھٹک کر پاس پڑے لیپ ٹاپ کو کھول کر کام کرنے لگ گیا تھا

دیوار پہ لگا بک شیف اسکو کام کرتے دیکھے گیا

یہ اسٹال والے واقعے کے دو تین دن بعد کا ذکر ہے مئی کا آخر چل رہا تھا دھوپ ایسی تھی کہ جسم کو جھلسا رہی تھی ایسے میں ہسپتال کے پرائیویٹ روم میں بیٹھانوح ہر احساس سے عاری لگ رہا تھا زمین کے پاس بیڈ پہ بیٹھے ہوئے اس نے زمین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا آنکھوں میں تکلیف تھی چہرہ بے تاثر آنکھیں دل کا آئینہ ہوتی ہیں جب تکلیف آنکھوں سے ظاہر ہونے لگے تو چہرے کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی سب سے بڑے اندھے وہی لوگ ہوتے ہیں جو آنکھوں سے کسی انسان کا دکھ نہ سمجھ پائیں

تم اٹھ جاؤ نیرو... ایک بار بس... بس ایک بار اس آدمی کا نام بتادو... میں اسکی نسلیں ختم کر دوں گا... تم ایک بار اٹھ جاؤ... پلیز وہ اسکے ہاتھ پہ چہرہ گر آئے آزر دگی سے کہہ رہا تھا

اسی وقت اس کمرے کا دروازہ کھول کر فہیم مرزا اندر داخل ہوئے نوح نے انکی طرف نہیں دیکھا تھا فہیم چھوٹے چھوٹے قدم لیتے آئے اور اسکے سامنے رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھ گئے تھے

وہ دونوں کافی دیر تک اسی طرح بیٹھے رہے... کوئی کچھ نہ بولا... بس زمین کے وجود سے لگی مشیروں نہیں آپس میں سرگوشیاں کرتی رہیں.... بولتی رہیں....

## Posted On Kitab Nagri

کیا کچھ پتہ چلا؟.... تھوڑی دیر بعد جب فہیم نے سوال کیا تو مشینوں کی ساری سرگوشیاں بند ہو گئیں.... باتیں دم توڑ گئیں

کچھ نہیں پتہ چل رہا.... کچھ بھی نہیں... وہ ہار کر بول رہا تھا... سی سی ٹی وی خراب تھے بلڈنگ میں کسی نے کسی کو آتے نہیں دیکھا... گھر کا لاک ٹوٹا نہیں ہے.... کوئی توڑ پھوڑ نہیں ہوئی یہ جس سے لگے کہ ڈکیتی کی واردات تھی... چونکدار کہتا ہے کہ اسے بھی کچھ نہیں پتہ نہ اس نے کسی کو آتے دیکھا ہے پارکنگ میں کھڑی ساری گاڑیوں کا ڈیٹا چیک کیا ہے.. کہیں بھی کچھ بھی نہیں ملا.. میرے پاس صرف ایک گواہ ہے.... اور وہ اس وقت خاموش ہے... جب وہ بولے گی تب میں اس آدمی کو پاتال سے بھی لے آؤں گا... وہ نرمین کے چہرے کو دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا

فہیم مرزا کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی

یا قوت بھی بہت ہرٹ ہوایہ سب سن کر فوراً واپس آنا چاہتا تھا لیکن میں نے ہی منع کر دیا جانتے تو ہونا کتنا جذباتی سا ہے... کہیں کچھ کر ہی نہ دے... آخر نرمین اسکی بھی بہن ہے وہ سرسری سا کہہ رہے تھے

البتہ انکا چہرہ انکا ساتھ نہیں دے رہا تھا

نوح نے چہرہ اٹھا کر انکو دیکھا تھا

کہاں ہے یا قوت؟

## Posted On Kitab Nagri

امریکا گیا تھاناں ... بیس مئی کو ... اسکے دوست کی شادی جو تھی .. کیا تمہیں نہیں پتہ؟ آخر میں ذرا حیرت سے پوچھا تھا

(بیس مئی وہی دن ہے جب زمین کے ساتھ زیادتی ہوئی)

نوح نہ سمجھی سے انہیں دیکھے گیا

اس نے مجھ سے ایسا کچھ نہیں کہا ... .. جو نس کی شادی اٹھائیس کو ہے ... اسے میرے ساتھ جانا تھا ... وہ کیسے چلا گیا؟

فہیم .. کے چہرے پہ پسینہ آیا تھا ... سانس ایک بار پھر حلق میں اٹکی تھی

یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے ... نوح اسکے باڈی گارڈ اس کے کیپر تم ہو .... مجھے تو خود اس نے وہاں جا کر فون کیا

تھا .. کیا تم اسی طرح اس سے غافل رہتے ہو؟ انہوں نے سارا ملبہ نوح کے سر ڈالا تھا

میں اس بارے میں شرمندہ ہوں انکل میں چیک کرتا ہوں اسے ... مجھے یقین ہے وہ جو نس کی شادی کے کے

لئے نہیں .. مار تھا کے چکر میں وہاں واپس گیا ہے ... بس ایک بار نیرو ہوش میں آجائے میں سب فکس کر

لوں گا

نہیں نہیں ... اسے چیک مت کرنا .. وہ یکدم بوکھلائے تھے

نوح نے عجیب نظروں سے انکو دیکھا تھا فہیم جلد ہی سنبھل گئے



## Posted On Kitab Nagri

میرا مطلب ہے کہ... اسے فلحال ڈسٹرب مت کرو... ابھی گیا ہے تو اپنے کالج اور یونیورسٹی کے دوستوں سے ملے گا... وہاں زیادہ خوش رہتا ہے کوئی مشکل بھی نہیں پیدا کرتا... اسے وہیں رہنے دو تم فلحال زمین بیٹی کا سوچو...

نوح کے چہرے پہ ایک بار پھر ازیت تھی کچھ ملتا ہی نہیں کوئی ثبوت کوئی نشانی کچھ بھی نہیں... لیکن ایک بات طے ہے وہ جو کوئی بھی ہے اسکی پہنچ بہت آگے تک ہے... شاید مجھ سے کہیں زیادہ... وہ جینٹیس ہے..

Evil genius

وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا

اس اے ایس پی کے بارے میں کیا خیال ہے؟... فہیم نے سوچوں کو ایک رخ دیا تھا

نوح چونک گیا تھا

www.kitabnagri.com

اسکا اس سب سے کیا تعلق؟ وہ تعجب سے پوچھ رہا تھا

فہیم ذرا آگے کو ہوئے تھے

اسی کا تو تعلق ہے... تم نے اس لڑکی کو اس اے ایس پی کی گاڑی کی ڈگی میں ڈال دیا... اسکی نوکری چلی گئی اس

پہ انکو آری بیٹھی ہے... اسکی ساکھ تباہ ہو گئی... اس لڑکی نے میڈیا کے سامنے بیان دے کر اسکی پوزیشن مسخ

کردی ظاہر ہے وہ اپنا بدلہ تولے گا ناں... اور یہ کسی عام آدمی کا کام نہیں ہے تم اسکی پرفیکشن دیکھو اپنے پیچھے

## Posted On Kitab Nagri

کوئی ثبوت نہیں چھوڑا... اور اگر کوئی ثبوت ہو گا بھی تو پولیس والوں نے مٹا دیا ہو گا یہ کالی وردی والے... ایک دوسرے کے جتنے سکے ہوتے ہیں اتنے اپنے گھر والوں کے بھی نہیں ہوتے... تم اسے چیک کرو نوح مجھے لگتا ہے وہ ان سب میں انوالو ہو گا... میں وثوق سے کہہ رہا ہوں...

نوح سوچ میں پڑ گیا تھا

وہ ایسا آدمی نہیں ہے میں اسے جانتا ہوں لیکن میں اسے چیک کروں گا...

اس نے بات ختم کر دی تھی فہیم مرزا نے سکھ کا سانس لیا تھا

بلا بس انکے بیٹے کے سر سے ٹلے پھر چاہے کسی کے بھی سر پہ آئے

یہاں سے چند کلو میٹر دور عمر حیات کے بنگلے پہ صبح تازہ تھی وہ ہالے سے بات کرتا ہوا گاڑی کے قریب جا رہا تھا

ہالے بے تاثر چہرے کے ساتھ بس اسے سنے جا رہی تھی اس نے سفید لمبی قمیض کے ساتھ سفید ہی ٹراؤزر پہن

رکھا تھا پیروں میں زرد ہیلز... بال آدھے کیچر میں بندھے تھے آدھے کمر پہ جھول رہے تھے چہرہ میک اپ

سے پاک تھا اسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں سوگوار سی

وہ دونوں گاڑی کے قریب پہنچ گئے تھے ابھی وہ دونوں اندر بیٹھتے جب چوکیدار نے دروازہ کھولا اور ایک گاڑی

اندر آئی

عمر نے گاڑی پہچان لی تھی... وہ ذرا سا بس ذرا سا مسکرایا تھا... اس کے برعکس گاڑی سے نکلنے والا آدمی... دل

کھول کر مسکرا رہا تھا آنے والی کی عمر کوئی تیس بتیس کے قریب تھی... صاف رنگت مناسب نقوش وہ اپنے بازو

## Posted On Kitab Nagri

واکیے عمر کے قریب آیا تھا... پہلا ہاتھ کا پنچہ ملایا پھر دونوں گلے لگے..... چند لمحہ بعد دونوں الگ ہوئے وہ اب عمر سے معراج سلطان کی تعزیت کر رہا تھا عمر نے بس سر ہلایا تھا... اسی وقت نوار کی نظر ہالے کی جانب گئی تھی وہ اس سارے منظر نامے میں مس فٹ تھی... اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتا

یہ میری بیوی ہیں ہالے سلطان.... اور یہ میرا دوست اور بزنس پارٹنر ہے سردار خان...

عمر نے باری باری دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کروایا تھا سردار تو ہونقوں کی طرح انہیں دیکھے گیا

تمہاری شادی کب ہوئی؟ مجھے بتایا کیوں نہیں؟ وہ بدقت پوچھ سکا

ہم شام میں ملیں گے... اوکے؟ عمر کا لہجہ نارمل تھا لیکن آنکھیں تنبیہ کر رہی تھیں

وہ اسے جلد از جلد یہاں سے بھیجنا چاہتا تھا لیکن کیا سردار اپنی نئی نویلی بھابی سے ملاقات کے بغیر جاسکتا تھا؟

السلام علیکم بھابی آپ کیسی ہیں...؟ وہ عمر کو نظر انداز کر کے نہایت ادب اور شائستگی سے پوچھ رہا تھا

ہالے جو مارے باندھے کھڑی تھی "اس طرز تخاطب پہ جل بھن گئی"

میں ٹھیک ہوں مسٹر سردار... اور میرا نام بھابی نہیں ہالے سلطان ہے.... آپ مجھے مس سلطان کہہ سکتے ہیں.

.. خواہ مخواہ کی رشتہ داریاں گانٹھنے کی شوقین نہیں ہوں میں.. آئندہ دھیان رکھیے گا... الفاظ کے برعکس لہجہ

نارمل تھا

عمر نے اسکو "مل گیا سکون؟" والی نظروں سے دیکھا تھا لیکن سردار نے ہمت نہیں ہاری

## Posted On Kitab Nagri

اچھا آپ ایسا کریں ناں آج رات ڈنر ہمارے ساتھ کریں میں اور میری بیوی ہمیں بہت خوشی ہوگی ... اور آپ دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ خوب بنے گی آپ نے جو ڈریس پہن رکھا ہے ناں میری بیوی نے بھی سیم ٹو سیم ایسا ڈریس لیا تھا آپ دونوں کی پسند بہت ملتی ہے ... وہ ابھی کچھ اور بھی کہتا جب عمر نے اپنا بوٹ والا پاؤں اسکے پاؤں پہ رکھ کر زور دیا تھا

سردار خاموش ہو گیا تھا ... ہالے کی رنگت بدلی تھی  
کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا؟ ... وہ حیران ہوا  
ہالے لمحے کے ہزارویں حصے میں سنبھل گئی تھی

I can pay for it . . .

میں نے آپ کی بیوی کے کپڑے یوز کئے ... آپ کی اجازت کے بغیر ... یہ ایک نازیبا حرکت تھی .. میں آپ کی بیوی سے بات کر لوں گی اس بارے میں ... مجھے واقعی ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا اور میں کھانا زندہ رہنے کے لئے کھاتی ہوں خوش رہنے یا رکھنے کے لئے نہیں ... وہ کہہ کر رکی نہیں تھی تیز تیز قدم چلتی اندر بڑھ گئی تھی اسکا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا تھا . . . .

یہ انہیں کیا ہوا ہے؟ .. سردار اب بھی متعجب تھا

یہ تمہاری بیوی کے کپڑے ہیں .... چلو میں تمہیں سب بتاتا ہوں .. وہ اندر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا سردار اسکی تقلید میں چلتا گیا

## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈرائیونگ روم میں بیٹھے تھے

عمر اسے اپنے نکاح سے لے کر اب تک کی ساری بات بتا چکا تھا... سردار اب بھی حیران تھا متحیر تھا شل تھا مطلب... یہ جو میں نے اور میری بیوی نے فلمی شادی کی... تمہاری شادی کے مقابلے تو وہ کسی فلم کا ٹریلر بھی نہیں تھی ہم دونوں نے نواب شاہ میں منگنی کی بلوچستان میں قوالی رات رکھوائی... لاہور میں مہندی... برات... اسلام آباد میں.. ہنی مون کے لئے ہم پیرس گئے... اس سارے عرصے میں ہم نے اپنے موبائل فون آف رکھے.... تاکہ باہر کی دنیا سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہو ہم نے سوچا تھا ہماری شادی فیری ٹیل شادی ہوگی.. سارے دوست سن کر رشک کریں گے لیکن یہاں آکر کیا پتہ چلتا ہے کہ تم نے.... میرا سارا پلان خراب کر دیا... وہ صدمے میں تھا....

ہاں تو تم سے کس نے کہا تھا یہ سارے چونچلے کرو.. میں بتا رہا ہوں اگر اپنی اس فضول فیری ٹیل شادی کے لیر شوروم سے ایک روپیہ بھی لیا ہو گا تم نے تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا... اور میری بیوی کے سامنے اپنا منہ کم کھولا کرو وہ شوہر کو شوہر نہیں مانتی دیور چلے ہیں دعوتیں کرنے... وہ سخت تپا ہوا تھا

یہاں سے باہر نکل کر کچن میں آؤ تو ہالے کچن میں کھڑی شانو کو ٹرائی سیٹ کرتے دیکھ رہی تھی ایک بات بتائیں یہ سردار کی بیوی کے کپڑے یہاں اس گھر میں کیا کر رہے تھے؟ بلاخر اس نے پوچھ ہی لیا البتہ انداز سرسری رکھا

شانو اب ڈرائے فروٹ کیک کاٹ کر پلیٹ میں رکھ رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

ارے باجی کیا بتاؤں ... سردار بھائی بیوی نے اتنی شاپنگ کی اپنی شادی پہ اتنی شاپنگ کی کہ انکی دو کاریں سامان سے بھر گئیں ایک ٹرک ... میں سامان گیا تھا نواب شاہ یہ جو کپڑے یہاں رہ گئے تھے ناں کپڑے جس دن اس مہنگے درزی (ڈیزائنر) نے دینے تھے ناں اس سے ایک دن پہلے سردار بھائی اور باجی کو .. نواب شاہ کے لئے نکلنا پڑا ...

اب وہ تلے ہوئے کباب پلیٹ میں سجا رہی تھی

پھر کیا ہوا باجی نے شور مچا دیا کہ انکو آج ہی کپڑے چاہئے بات صرف کپڑوں کی ہوتی تو خیر تھی باجی نے تو دوسرے ملک سے اتنا سارا سامان منگوایا تھا وہ بھی لے جانا تھا ... اسکو بھی آنے میں وقت لگنا تھا یہاں باجی کا رونا نہیں ختم ہو رہا تھا پھر بڑی مشکل سے عمر صاحب نے انکو یہ کہہ کر بھیج دیا کہ وہ انکا سارا سامان لے آئیں گے باجی اور انکی بڑی دوستی ہے ایک ہی کالج میں پڑھے ہیں ناں خیر جس صبح انکو نواب شاہ جانا تھا اسی صبح ... انکا اور آپ

کا اپنا نکاح ہو گیا

اب وہ کیتلی میں چائے ڈال رہی تھی

باقی کیا سامان تھا؟ ہالے اس سارے وقت میں پہلی بار بولی تھی

برتن تھے .... سجاوٹ کے سامان تھے ... پینٹنگز تھیں .. وہ نہیں ہوتا اس وہ تھا ... اللہ جانے کیا گند منگوایا تھا

اپنی دوست سے ... عمر صاحب کی گاڑی کتنی بڑی ہے دیکھی ہے ناں؟ ... ساری منہ تک بھر گئی تھی پھر بھی

سامان پورا نہیں آتا تھا آپ کو پتہ ہے .. وہ ابھی کچھ اور کہتی جب ہالے نے بیچ میں اسے ٹوک دیا

## Posted On Kitab Nagri

مہمان کو انتظار نہیں کراتے جاؤ پہلے سرو کر آؤ... پھر میرے ساتھ مال چلنا کچھ کپڑے چاہیے مجھے  
شانو سر ہلاتی ٹرالی گھسیٹی آگے بڑھ گئی تھی

ہالے کو اپنی باتیں منوانی آتی تھیں اسے حکم دینا آتا تھا... وہ نہ ملازمین کو جھڑکتی تھی نہ حد سے زیادہ نرمی  
دکھاتی تھی... اس کا لہجہ متوازن ہوتا تھا حتمی لہجہ... جو برا بھی نہ لگے.... جس سے انکار بھی نہ کیا جاسکے اس  
کے لہجے میں ایک رعب تھا وہ کبھی بھی اپنی عمر اور اپنی کلاس کی لڑکیوں کی طرح ضدی اور مغرور نہیں رہی تھی  
وہ ریزرور ہتی اور دو ٹوک بات کرتی  
وہ شہزادی تھی اور اسے حکومت کرنا آتا تھا



شاہد ولا میں ناشتے کی میز سجی تھی گھمبیر خاموشی نے سارے میں اپنا جال بچھا رکھا تھا ڈائیننگ میں گونجنے والی واحد  
آواز چچوں اور کانٹوں کی تھی میز سے کچھ فاصلے پہ دو ملازم ہاتھ باندھے مودب سے کھڑے تھے سربراہی کر سی  
پہ شاہد حسین بیٹھے تھے سنجیدہ... سپاٹ

## Posted On Kitab Nagri

انکی دائیں طرف نوال بیگم اور بائیں طرف ہارون شاہد بیٹھا تھا اس نے سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ پہن رکھی تھی سانولے چہرے پہ اداسی سی تھی لیکن یہ چہرہ مایوس نہیں تھا کچھ ماہ قبل والے ہارون شاہد کے چہرے کی طرح

تم یونیورسٹی کیوں نہیں جارہے؟...

چچوں اور کانٹوں کے درمیان شاہد حسین کی بھاری آواز گونجی تھی ہارون نے دانتوں سے سلاٹس کا کونہ کترا... چبایا جوس کا گھونٹ بھرا اور اپنی سرمئی آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھا

دل نہیں ہے.... تین لفظی لاپرواہ جواب...

شاہد کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا وہ اسی طرح ناشتے سے ہاتھ روکے بیٹھے رہے ٹھیک ہے پھر میرے ساتھ سیاست میں آجاؤ میں تمہیں اپنی جگہ پہ لے آؤں گا تمہیں لوگوں سے انٹرڈیوس کرواؤں گا

اونہوں... موڈ نہیں ہے... ہارون نے منہ بگاڑ کر جواب دیا تھا

نوال غیر آرام دہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھتی رہیں

## Posted On Kitab Nagri

یہ بھی سہی ہے .. پھر ایسا کرتے ہیں تمہاری پینٹنگز کی ایگزیشن کروا لیتے ہیں ... تم لے لو جتنا وقت چاہیے جب تم اتنی پینٹنگز بنا لو جتنی ایگزیشن کے لئے ضروری ہوتی ہیں .. تو میں آگے بات کر لیتا ہوں کیا خیال ہے؟ .. وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے

ابھی وقت نہیں ہے .... وہ سلاٹس پہ جیم لگاتے ہوئے بولا تھا  
کب تک میرے پیسوں پہ زندگی گزارنے کا ارادہ ہے؟ .. انکے لہجے میں واضح طنز تھا  
ہارون کا رنگ سرخ ہوا تھا

آخر کب تک ہارون تم میرے پیسوں سے ناشتہ کرو گے میرے پیسوں سے لُچ کرو گے اور میرے ہی پیسوں سے ڈنر .. کب تک تم میرے پیسوں سے لی گئی گاڑیوں پہ گھومو گے کب تک اپنے گاڑز کو میری دی ہوئی رقم دیتے رہو گے؟ اگر میں تم سے کارڈ لے لوں تمہارے اکاؤنٹس فریز کر دوں ... تو تمہارے پاس اپنا کیا ہو گا؟ مرد کے پاس ہر عمر میں اپنا کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے اور اگر نہ بھی ہو تو کوئی پلان ہونا چاہئے ... کوئی اسٹریٹجی ہونی چاہئے .. اگر وہ بھی نہ ہو تو کوئی ہنر ہونا چاہئے ... تمہارے پاس کیا ہے ہارون؟

وہ ہارون کی سرمئی آنکھوں پہ اپنی سرمئی آنکھیں جمائے پوچھ رہے تھے ... ان آنکھوں میں بس ذرا سا فرق تھا  
بس ذرا سا

اس جوان لڑکے کی آنکھوں نے ابھی دنیا نہیں دیکھی تھی اور وہ بوڑھی آنکھیں جہاں دیدہ تھیں  
تمہارے پاس کیا پلان ہے؟ کچھ بھی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے پاس میرا پیسہ ہے لیکن تم کوئی کاروبار نہیں کرنا چاہتے تمہارے پاس ہنر ہے لیکن تم اسے دنیا کے سامنے نہیں لانا چاہتے کیونکہ تم جج ہونے سے ڈرتے ہو... تم پڑھنا نہیں چاہتے کیونکہ تم نے کبھی پڑھنا چاہا ہی نہیں تم یونیورسٹی بس ہالے کے لئے جاتے رہے ہو

ہارون کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا شاہد کہے جا رہے تھے

کیوں آخر کیوں ہے ایسا ہارون؟

کیوں کوئی انسان تم سے پینٹنگ چھڑوا سکتا ہے...

(اسکی آنکھوں کے سامنے خون سے لت پت رستم کا چہرہ آیا تھا)

کیوں کوئی انسان اتنا ضروری ہے کہ تم سے تمہاری پڑھائی چھڑوا سکتا ہے...

(اسکی آنکھوں کے آگے.. ہالے کا چہرہ آیا تھا)

کیوں کوئی انسان سالہا سال تمہارے دل دماغ پہ حکومت کر سکتا ہے کوئی انسان تمہیں قید کر لیتا ہے تم وہ بولتے

ہو جو وہ چاہے وہ کرتے ہو جو اسے پسند ہو... وہاں جاتے ہو جہاں اسے جانا پسند ہو کبھی یہ انسان میں تھا اور کبھی

ہالے.... تم آزاد پیدا ہوئے ہو ہارون... اللہ نے ہر انسان کو آزاد پیدا کیا ہے میں ہر گز یہ نہیں کہہ رہا کہ

ہمارے خلاف جاؤ... وہ کام کرو جو ہمیں نہ پسند ہوں نہیں

تم اگر دو کام ہمارے لئے کر رہے ہو تو ایک اپنی خوشی کے لئے کرو

کہیں اگر ہماری خوشی کے لئے چل رہے ہو تو اگلی بار اپنی خوشی کے لئے اپنی پسند کی جگہ کا پروگرام بناؤ



## Posted On Kitab Nagri

کبھی ہماری پسند سے کھارہے ہو تو اگلی بار اپنی پسند کا آرڈر دو

کسی کو یہ حق مت دو کہ وہ تمہارے ذہن میں اپنی سوچ ڈالے خود کو اتنا مت جھکاؤ کہ تمہارے منہ سے نکلنے والے الفاظ کسی کی ناراضگی کے اندیشے سے خوف زدہ ہوں تم آزاد ہو تمہارے الفاظ تمہاری سوچ کو بھی آزاد ہونا چاہیے خود کو انڈر ریٹ مت کرو جو ہنر تمہیں اللہ نے دیا ہے اسے دنیا کی وجہ سے کیوں چھپانا؟ لوگ برا بولیں گے لیکن کوئی اچھا بھی تو بولے گا ناں اور اگر نہ بھی بولے تمہارا دل راضی تو سب راضی .. میں تمہیں تین دن کا وقت دیتا ہوں اپنے لیے فیصلہ لو ...

وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے لہجے میں تپش باقی تھی نوال نے انکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر خاموش رہنے کا کہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہے تھے

اپنا کیریئر چوز کرو

کاروبار .. پڑھائی .. سیاست .. پینٹنگ .. کسی ایک چیز کو منتخب کرو ورنہ میں کر لوں گا اگلے تین سال کا پلان بناؤ اور اس پلان میں شادی کو بھی رکھو تین سال بعد یا تین ماہ بعد مجھے نہیں پتہ لیکن میں اپنی نسل ختم ہونے نہیں دوں گا شادی کرو مجھے دو پوتے پیدا کر کے دو پھر چاہے جو مرضی کرو تم چاہے ساری زندگی یہ عشق کا روگ لئے بیٹھے رہو مجھے فرق نہیں پڑتا اور اگر تم نے شادی سے انکار کیا تو میں گن پائنت پہ تمہارا نکاح کرواؤں گا اور تم جانتے ہو میں ایسا کروں گا میں تمہارا باپ ہوں اور تم سے زیادہ پاگل ہوں ... وہ دبا دبا غرائے تھے

ہارون اپنی کرسی سے اٹھا تھا ... اسکا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ ناشتہ کرنے آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ یہ سب اسلئے کہہ رہے ہیں کیونکہ میں ہارون ہوں .. اگر میں رستم ہوتا تو آپ یہ سب نہ کہتے ... وہ بھٹی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا

نوال بس خاموشی سے ان دونوں کے ایک دوسرے کے روبرو کھڑے دیکھتی رہیں

بلکہ آپ کو ضرورت ہی نہ پڑتی کیونکہ وہ تو جینسنیس تھاناں .. وہ تو حل ڈھونڈ لیتا تھا کام کر لیتا تھا آپ کا فیورٹ بیٹا

اصل میں اس دن مجھے مارنا چاہئے تھا

ہارر روون .. شاہد چلائے تھے

نہیں پیا چنچیں مت میں سہی تو کہہ رہا ہوں ... اس دن مجھے مارنا چاہئے تھا تاکہ آپ کا فیورٹ بیٹا بچ جاتا اس دن

اگر میں مرتا تو آپ کو اتنا دکھ نہیں ہوتا جتنا اب ہے ... آپ کو اپنے کاروبار کی اتنی فکر نہ ہوتی جتنی اب ہے

کیونکہ وہ سب سنبھال لیتا ہمیشہ کی طرح میں نہیں کر سکتا کیونکہ میں اسکے جیسا نہیں ہوں میں نے آپ کے

فیورٹ بیٹے کو آپ سے دور کر دیا ... اسی لئے میں کبھی آپ کی نظروں میں آہی نہیں سکا میری اس حالت کے

ذمہ دار آپ ہیں اگر شروع سے آپ مجھے ویسی توجہ دیتے تو آج میں ہالے یا کسی اور کی توجہ کے لئے نہ ترستا اگر

آپ میری پینٹنگ کی ویسے تعریف کرتے جتنی رستم کے گریڈز کی کرتے تھے تو آج میں بھی کانفیڈینٹ ہوتا دنیا

چاہے جو مرضی کہے اگر ہمارے والدین ہمیں "بہت اچھا ہے" بس اتنا بس اتنا بھی کہہ دیں تو ہم ساتویں آسمان

پہ پہنچ جاتے ہیں

وہ سرخ پڑتی آنکھیں لئے درد سے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں اپنے لئے فیصلہ لوں یہ کہہ رہے ہیں آپ کیا آپ نے کبھی لینے دیا فیصلہ؟

میں نے ٹینتھ میں آرٹس لینا چاہا آپ نے زبردستی سائنس لے دیا مجھے ایف اے سی کے بعد باہر جانا تھا آپ نے نہیں جانے دیا کیونکہ میں رستم جیسا نہیں ہوں میں نے یونیورسٹی میں اپنی مرضی کے سبجیکٹس لینے چاہے آپ نے منع کر دیا میری گاڑی میرے گارڈز تک آپ کی مرضی کے ہیں پیا... میں کیا پہنوں گا یہ بھی آپ بتاتے ہیں آپ نے نوٹ نہیں کیا لیکن میں نے کیا ہے جو کپڑے میرے لئے ہالے لاتی ہے وہ آپ کو پسند آتے ہیں جو میں اپنی پسند سے لاتا ہوں آپ کو اس میں گریس نظر نہیں آتا جس انسان کو اپنی مرضی کے کپڑے نہیں پہننے دیے جاتے وہ اپنی زندگی کا فیصلہ کیسے لے گا؟

اسکی گلے میں آنسوؤں کا پھندہ سا اڑکا تھا

کیا کبھی آپ لوگوں کو میری پسند کا کھانا پسند آیا؟ جو چیز میں آرڈر دیتا ہوں آپ اسے ایک طرف کر دیتے ہیں کیونکہ وہ کھانا سلیدی نہیں ہوتا

www.kitabnagri.com

میں جہاں جانے کا کہتا تھا وہ جگہ آپ کو کبھی اچھی ہی نہیں لگی آپ نے پیا آپ نے ہمیشہ مجھ پہ اپنے فیصلے تھوپے ہیں آپ نے مجھے grow کرنے ہی نہیں دیا میں آپ کی توجہ کے لئے ساری زندگی ترسا ہوں مجھے وہ کام کرنے پڑے جو مجھے نہیں پسند تھے لیکن آپ کو پسند تھے مجھے شروع سے سائنس نہیں پسند تھی لیکن آپ نے زبردستی میرے سبجیکٹس سلیکٹ کیے آپ کو پتہ بھی ہے میں کس طرح پڑھتا تھا میں ساری ساری رات جاگتا تھا میری

## Posted On Kitab Nagri

آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں مجھے رونا آتا تھا مجھ سے پڑھا نہیں جاتا تھا لیکن آپ کے لیے صرف آپ کی محبت کے لئے میں خاموش رہا آپ کے ڈائٹ نوڈ سے میری بھوک نہیں مرتی تھی میں آدھا سیر اور آدھا بھوکا سوتا تھا لیکن کہتا نہیں تھا جو کپڑے آپ لاتے تھے یا ہالے لاتی تھی میں ان میں کفر ٹیبل نہیں ہوتا تھا میرا جسم جلتا تھا ان کپڑوں سے کبھی کبھی میرے جسم پہ ریشز ہو جاتے تھے لیکن میں کچھ نہیں کہتا تھا آپ کے لئے جوتے کبھی کبھی میرے پیروں میں درد دیتے تھے کیونکہ انکا سائز چھوٹا ہوتا تھا آپ کو میرے جوتے کا سائز تک نہیں پتہ ہوتا تھا لیکن میں وہ چھوٹے جوتے پہن لیتا تھا میں پھر بھی چپ رہتا تھا کیونکہ میں ہارون شاہد تھا... آپ کی توجہ کے لئے ترسنے والا بچہ ....

شاہد حسین لب بھینچے کھڑے رہے

آپ گن پائنٹ پہ میری شادی کروائیں گے ناں کروائیں .. آپ کو اپنی نسل چلانی ہے ناں لائیں بہو لیکن بچے تو دور میں اس لڑکی کو آنکھ اٹھا کر دیکھوں گا بھی نہیں ...  
www.kitabnagri.com

وہ کہتے ہوئے انکے بالکل سامنے کھڑا ہوا تھا

اب بس پیاب بس بہت سہ لیا میں نے ہر بار میں ہی کیوں ... میں شادی کب کروں گا یہ میرا فیصلہ ہو گا میں بچے کب پیدا کروں گا یہ بھی میرا فیصلہ ہو گا میں کیا پڑھوں گا کیا کروں گا یہ سارے فیصلے آج کے بعد میں لوں گا ہارون شاہد لے گا کب لے گا یہ طے نہیں ہوا آپ میرے باپ ہیں مجھے رائے دیں لیکن اپنے فیصلے مجھ پہ مسلط نہ کریں اللہ نے مجھے دماغ دیا ہے میں اپنے لئے فیصلے لے سکتا ہوں آج کے بعد میں اپنی مرضی کے کپڑے پہنوں

## Posted On Kitab Nagri

گا اپنی پسند سے کھاؤں گا اور اپنی مرضی کی جگہ جاؤں گا آج کے بعد میرے ساتھ کوئی گارڈ نہیں جائے گا کیونکہ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں ہے ہارون شاہد آج کے بعد آزاد ہے جس طرح .... رستم آزاد ہوتا اگر وہ زندہ ہوتا وہ بول کر تھک گیا تھا تب ہی خاموش ہو گیا

اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا آنکھیں سرخ پڑ گئی تھیں جسم کانپ رہا تھا .... لیکن وہ کھڑا تھا اپنے لئے کھڑا تھا شاہد چند لمحے اسی طرح کھڑے رہے پھر آگے آئے ہارون کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں ... اور کہنا شروع کیا شادی کے چار سال ہمارے یہاں اولاد نہیں ہوئی تھی ہارون .. انکا لہجہ دھیمہ تھا ... پر سوز تھا چار سال بعد اللہ نے مجھے دو بیٹے دیے یہ وہ وقت تھا جب آپا اولاد نہ ہونے کی وجہ سے صدمے میں رہتی تھیں پریشان .... مایوس

ہارون نہ چاہتے ہوئے بھی سنے گیا جب میری گود میں دو بیٹے آئے تو میرے سب دوست عزیز رشتے داروں نے کہا کہ میں ایک بیٹا اپنی بہن کو دے دوں ... ورنہ کہیں میری بہن کو طلاق ہی نہ ہو جائے

ہارون نے سراٹھا کر شاکی نظروں سے انہیں دیکھا تھا مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا دل نکال لیا ہو



## Posted On Kitab Nagri

میں نے انکار کر دیا لوگ مجھ پہ دباؤ ڈالنے لگے مجھ سے کہنے لگے کہ رستم کو میں اپنے پاس رکھ لوں اور ہارون وہ ویسے بھی کمزور اعصاب کا بچہ ہے میں اسے اپنی بہن کو دے دوں انہوں نے تمہارا نام لیا تو جیسے میرے دل پہ الٹی چھری پھیر دی

میں نے اپنی بہن کی طلاق منظور کر لی لیکن میں نے اپنے بیٹوں کا سودا نہیں کیا گو کہ معراج بھائی نے انہیں نہیں چھوڑا لیکن پھر بھی ہارون میں نے تم پہ گواپ نہیں کیا مجھے اگر صرف رستم عزیز ہوتا تو میں تمہیں انکے حوالے کر دیتا

نوال عجیب سی نظروں سے اپنے شوہر کو بولتے دیکھتی رہیں ہارون شرمندہ کھڑا تھا تم دونوں میرے بیٹے تھے میرے بازو کیا کوئی ایسا انسان ہو گا جو ایک بازو کٹوانا منظور کر لے؟ کوئی نہیں ہو گا ہارون اولاد سانجھی ہوتی ہے تم میرے لئے اتنے ہی قیمتی تھے جتنا رستم.... تمہارے لئے میرے فیصلے غلط ہو سکتے ہیں میں مانتا ہوں کیونکہ میں تمہارا باپ ہونے کے ساتھ ساتھ انسان بھی ہوں اور انسانوں سے غلط فیصلے ہو جاتے ہیں لیکن خیر تم آزاد ہو بیٹا اپنے فیصلوں میں آزاد میری نسل اگر تم سے نہ چلی تو دوسری شادی کروں گا دوسرے بچے پیدا کروں گا اور اگر یہ بھی نہ کیا تو سڑک سے کسی یتیم بچے کو اٹھا کر اسکے نام کے آگے شاہد حسین لگا دوں گا لیکن آئندہ تم سے کچھ نہیں کہوں گا تم آزاد ہو ہارون وہ آزر دگی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے

پیچھے ہارون اسی طرح شل کھڑا رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی کا دروازہ کھولتے شاہد حسین کے ہاتھ کو نوال نے اپنے ہاتھ سے روکا تھا وہ انکے سامنے تن کر کھڑی تھیں  
یہ سب کیا ہے؟... وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے غرائی تھیں  
شاہد مسکرائے تھے

سیاست ... یہ سیاست ہے نوال شاہد وہ میری جوان اولاد ہے غصہ کروں گا تو باغی ہو جائے گا پیار سے بات  
کروں گا تو سر پہ چڑھ جائے گا میں اسے ایمو شنل کر رہا ہوں کیونکہ میں اس سے اپنا مطلب اسی  
طرح نکلا سکتا ہوں میں ڈر گیا ہوں معراج بھائی کی موت کے بعد ڈر گیا ہوں انکے نارمل بچے رل  
گئے ہیں میرے کمزور بیٹے کا میرے بعد کیا ہوگا ؟  
میں اسے کسی مقام پہ لانا چاہتا ہوں ... وہ اپنے غم کو دکھانے نہیں رہا لیکن اندر ہی اندر وہ گھل رہا ہے ہالے کا غم اسکو  
کھا رہا ہے اس سے پہلے وہ ختم ہو جائے مجھے اسکے لئے کچھ کرنا ہوگا  
تم نے اس سے جھوٹ بولا شاہد ... ہارون اور رستم کی پیدائش پہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا  
www.kitabnagri.com  
کیونکہ مجھے یہی آتا ہے وہ ترنت بولے تھے

قصے گڑھنا جھوٹ بولنا یہ میرا کام ہے میں سیاست دان ہوں لفظوں کی ہیر پھیر میرا کام ہے لوگوں کے سامنے  
مظلوم بننا آتا ہے مجھے ہارون جانتا ہے رستم اس سے زیادہ میرا گلٹ ہے وہ اس سے زیادہ مجھے ہنٹ کرتا ہے وہ  
مجھے ڈرا رہا تھا اور میں نے بازی پلٹ دی کیونکہ میں اسکا باپ ہوں اور اس سے زیادہ پاگل ہوں وہ مسکراتے  
ہوئے کہہ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

نوال کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے نم آنکھوں کی خفگی کم ہو گئی تھی  
اور تم نے کہا... تم دوسری شادی کرو گے... تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ انکی آواز میں رنج تھا  
شاہد ہلکا سا انکے کان کے قریب جھکے تھے  
جب چڑیلیں چمٹ جاتی ہیں تو ان سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے تمہیں کیا لگتا ہے ایک چڑیل کے ہوتے ہوئے  
میں دوسری چڑیل لاسکتا ہوں؟ وہ محض سا کہتے پیچھے ہٹے تھے اس سے پہلے کہ نوال کی جانب سے کوئی جوابی  
کارروائی ہوتی وہ فوراً سے دروازہ کھول کر گاڑی کے اندر بیٹھ گئے تھے  
پیچھے نوال پیر پختی رہ گئی تھیں  
جھوٹے سیاست دان میں دیکھ لوں گی تمہیں...  
وہ پیچھے سے چلائی تھیں



گلی کے دونوں اطراف میں زمین کی طرف جھکے ہوئے درخت تھے یہ نسبتاً ایک سنسان گلی تھی دور دور تک کوئی  
زی روح نظر نہیں آتا تھا مئی کی چلچلاتی دھوپ میں ایک بڑی سی گاڑی ان ہی درختوں کی اوٹ میں کھڑی تھی .

## Posted On Kitab Nagri

.. جس میں سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد سفید وردی والا ڈرائیور باہر نکلتا ایک نظر ساری گلی پہ ڈالتا اور پھر واپس گاڑی میں بیٹھ جاتا شاید اپنے مالک کی طرح یہ گرمی اس سے بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی  
امیروں کے امیر نوکر ....

ایسے میں اگر تم آنکھوں کو ذرا چھوٹا کر کے دیکھو تو گلی کے کونے میں ایک گاڑی رکتی نظر آئے گی تھوڑی دیر بعد اس گاڑی سے ایک دراز قدمر دباہر آیا تھا  
نیلی بٹنوں والی شرٹ جس کے کف موڑ رکھے تھے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے سیاہ آنکھوں نے ساری گلی کو آنکھوں سے اسکین کیا تھا پھر قدم درخت کے سائے میں کھڑی گاڑی کی طرف موڑے تھے  
تھوڑی دیر چلنے کے بعد وہ گاڑی کے قریب پہنچ گیا تھا سفید وردی والا ڈرائیور باہر نکل آیا تھا اور گاڑی کا پچھلا دروازہ اسکے لئے کھولا تھا وہ گردن اندر کیے گاڑی میں بیٹھ گیا ... اسکے ساتھ کوئی اور بھی تھا کون بھلا؟  
سکندر شاہ ...

لانگ ٹائم شاہ صاحب ... وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا البتہ اسکی آنکھیں ان میں تپش تھی

سامنا بیٹھا آدمی ویسا بالکل نہیں تھا جیسا تم نے اسے معراج سلطان کے قتل کی رات دیکھا تھا یہ وہ آدمی تھا جس کی بیوی نے اسے گھر سے نکال رکھا تھا جسکی بیٹی اسکی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی یہ وہ آدمی تھا جس کے بیٹے کی منگنی ٹوٹ چکی تھی صرف اس وجہ سے کہ اسکا باپ بدکردار ہے یہ وہ آدمی تھا جسکا بیٹا محبت چھوٹ جانے کے غم میں سارا سارا دن شراب پیتا یا منشیات کے زیر اثر رہتا تھا یہ آدمی وہ تھا جس کے ہسپتال کی ریپوٹیشن مٹی میں مل

## Posted On Kitab Nagri

چکی تھی اس آدمی کے بینک اکاؤنٹ اسکی بیوی نے فریز کروا رکھے تھے یہ آدمی کنگال تھا... یہ آدمی گھربدر ہوا تھا یہ وہ آدمی تھا جو اپنا وقار کھوچکا تھا یہ وہ آدمی تھا جو اپنا خاندان کھوچکا تھا جس طرح ایک ماہ قبل عمر حیات نے کھویا تھا...

عمر صاحب میں آگیا ہوں... آپ نے کہا تھا میں ایک دن آؤں گا سہی کہا تھا میں واقعی مجبور ہو گیا ہوں مجھ پہ ہر طرف سے گھیرا تنگ ہو گیا ہے کچھ کیجئے... میرا خاندان تباہ ہو گیا ہے... میری بیٹی میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی میرا بیٹا منشیات کا عادی ہونے لگا ہے... میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ کو کیا چاہئے خدا کے لئے مجھے بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں.... وہ بے بسی کی آخری حد کو چھو رہے تھے

عمر نے ایک بے نیاز نظر ان پہ ڈالی تھی

آپ اپنے لیے آئے ہیں شاہ صاحب.. اسلئے پہلے آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں... میری چیزیں مجھے واپس کرنے کے بدلے آپ کیا چاہتے ہیں؟ وہ کاٹ دار لہجے میں پوچھ رہا تھا

سکندر شاہ نے بے اختیار تھوک نگلا تھا

www.kitabnagri.com

صرف ایک گواہی... میں آپ سے صرف ایک گواہی چاہتا ہوں

کیسی گواہی؟..

میرے بیٹے کے سسر سے آپ کے بہت اچھے تعلقات ہیں... انکا بیٹا آپ کا کلاس فیلو اور دوست رہا ہے آپ بس ایک بار صرف ایک بار انکے سامنے میرے حق میں گواہی دے دیں کہ وہ ویڈیو جعلی تھی میرے بیٹے کی



## Posted On Kitab Nagri

محبت اسے مل جائے گی میری بیٹی کے کالج میں آپ پچھلے ماہ آئے تھے وہ تب سے آپ کو آئیڈیلایز کرتی ہے آپ کی گواہی میرا خاندان بچا سکتی ہے خدا کے لئے کچھ کریں عمر صاحب میں آپ سے اپنے خاندان کی بھیک مانگتا ہوں... میرا ہسپتال جائے بھاڑ میں میری ریپوٹیشن کی مجھے پرواہ نہیں چاہے سارا شہر مجھ پہ لعنت بھیجے لیکن مجھے بس میرا خاندان واپس چاہیے۔ انہوں نے بقاعدہ ہاتھ جوڑ لئے تھے

عمر کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا

اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ کوئی میری گواہی مانے گا؟

وہ انکے چہرے پہ نظریں جمائے پوچھ رہا تھا

کیونکہ آپ کی کریڈیبلٹی ہے.. آپ کا مقام ہے آپ کی بات کی عزت ہے میرا خاندان بچالیں عمر صاحب.... انکے انداز میں منت تھی

یہ مقام اور عزت مجھے اللہ نے امانت دی ہے جھوٹی گواہی خیانت ہے اور میں یہ نہیں کروں گا میں عمر حیات ہوں میں جھوٹی گواہی نہیں دوں گا لیکن میں آپ کا مسئلہ حل کر دوں گا وہ سوچ سوچ کے بول رہا تھا... آپ نے میرے خاندان کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا میں آپ کے ساتھ نہیں کروں گا لیکن آپ نے میری کچھ چیزیں مجھ سے چھپائیں میں مانگنے آیا آپ نے نہیں دیں اس سب کے لئے آپ کو سبق مل گیا ہو گا خیر مجھے آپ کے بیٹے اور بیٹی کا نمبر اور باقی ساری ڈیٹیلز بھیج دیں میں دیکھ لوں گا

## Posted On Kitab Nagri

اور آپ کا سامان مجھے اسکی تفصیل بتائیں ... میں کچھ بھی کر کے پہلے آپ کا سامان لاؤں گا چاہے اسکے لئے جو مرضی کرنا پڑے وہ تیز تیز بول رہے تھے مبادہ عمر اپنی بات سے مکر ہی نہ جائے

میری بس ایک ہی چیز رہ گئی تھی وہاں

"منی کیمرہ ریکارڈر"

لیکن وہ تو میں نے آپ کو دے دیا تھا

اونہوں جو کیمرہ آپ نے دیا وہ میں نے دروازے کی اوٹ میں لگایا تھا تاکہ جب دروازہ بند ہو تو کیمرہ چھپ جائے .. میں نے ایک اور کیمرہ بھی لگایا تھا جج صاحب کے بیڈ کے عین سامنے وہ نہیں چھپ سکتا تھا وہ کیمرہ مجھے نہیں ملا ... مجھے میرا سامان لا کر دے دیں اور وہ عبدل اسے چاہے پاتال سے لائیں لیکن مجھے وہ چاہیے میں اسے خود بھی ڈھونڈ سکتا ہوں لیکن میں مصروف ہوں اور یہ آپ کا کام ہے آپ میرا کام کر دیں میں اسی دن آپ کا خاندان جوڑ دوں گا عمر سہولت سے کہہ رہا تھا

www.kitabnagri.com

سکندر شاہ اب متذبذب تھے

آپ پہلے میرا کام کر دیتے ... تو آپ کی مہربانی ہوتی عمر صاحب میرا ہسپتال میری بیوی کے نام ہے وہ مجھے اندر گھسنے بھی نہیں دیتی گھر میں میرا داخلہ بند ہے ایک مہینے سے ہوٹلوں کے چکر لگا رہا ہوں میں گھر جائے بغیر اور ہسپتال جائے بغیر آپ کا کام کیسے کر سکتا ہوں ؟ ...

عمر نے ہنکارہ بھرا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ایک دودن تک ہو جائے گا آپ کا کام . . . اور اگر اسکے بعد مجھے میرا سامان نہ ملا تو میں آپ کے ساتھ وہ کروں گا کہ ساری دنیا دیکھے گی میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں بندہ مار کر لاش ٹھکانے کیسے لگانی ہے یہ میں جانتا ہوں . . . میں پولیس والا ہوں قانون کے سارے جھول میری جیب میں ہیں میں آپ پہ اتنے کیس لگاؤں گا کہ آپ کی ساتھ پشتوں کا بھی اس کیس کوئی تعلق نہیں ہو گا نہ آپ نے خواب میں ان جرائم کا سوچا بھی ہو گا . . . میں آپ پہ ایسے ایسے کیس لگاؤں گا کہ کوئی آپ کی لاش کو کندھا دینا تو دور لعنت بھیجنا بھی پسند نہیں کرے گا . . . اسلئے . (انگلی اٹھا کر وارن کیا) مجھے ڈبل کر اس مت کیجیے گا اسکے لہجے میں کچھ تھا کہ سکندر شاہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی

میں . . آپ سے وعدہ کرتا ہوں عمر صاحب میں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا جس سے میں ایک بار پھر اپنے خاندان کی نظروں میں گر جاؤں وہ بدقت بول پائے تھے

عمر چند لمحے انکو سخت نظروں سے دیکھتا رہا پھر گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکل آیا تھا

اچانک اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا وہ گاڑی کی شیشیے پہ جھکا تھا

آپ کی بیوی پرانے کراچی جاتی ہیں ناں اپنے رشتے داروں سے ملنے؟

ہاں . . . لیکن یہ بات میرے بچے نہیں جانتے آپ کو کیسے پتہ؟ وہ حیران تھے

میں عمر حیات ہوں مجھے سب پتہ ہوتا ہے . . وہ کہہ کر سیدھا ہوا اور ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں گول کرتا آگے بڑھ گیا . . .

## Posted On Kitab Nagri

کرنے کو ابھی کام بڑھ گیا تھا

عمر حیات کے بنگلے پہ غیر معمولی خاموشی تھی شانو اپنا کام کر کے جا چکی تھی دوپہر کا کھانا بننے میں وقت تھا ہالے لان میں بیٹھی مہر سے کال پہ بات پہ کر رہی تھی جب عمر گھر کے اندر داخل ہوا وہ ابھی سکندر شاہ سے مل کر آیا تھا اس نے دور سے ہالے کو یہاں بیٹھے دیکھا تو یہیں چلا آیا وہ اسکی طرف پیٹھ کیے بیٹھی تھی عمر کی آہٹ پہ مڑی تھی اسکو دیکھ کر حلق تک میں کڑواہٹ گھل گئی تھی

میں نے اس اسٹال والے آدمی کا کام کر دیا ہے اب اپنی زبان میں اسکو سمجھالیں کہ آئندہ اپنا اٹھنا بیٹھنا "ٹھیک" کر لے پولیس اتنی پاگل نہیں ہوتی کہ روڈ پہ چلتے عام آدمی کو اٹھا کر جیل میں ڈال دے وہ اسکے سامنے کھڑا کہہ رہا تھا

وہ آدمی بے قصور تھا اسکا کسی چوری ڈاکے میں کوئی ہاتھ نہیں تھا پولیس والوں نے اسکے سر پہ جھوٹا کیس ڈالا تھا میں اس آدمی کو کئی سالوں سے جانتی ہوں وہ بیچارہ رحم دل اور شریف انسان ہے

## Posted On Kitab Nagri

جی جی بلکل اس شریف رحم دل انسان نے ایک رات ڈکیتوں کو اپنے گھر پہ پناہ دی تھی وہ چور اسکے دوست تھے  
اسکا سر کل تھے اور انسان کے کردار کا پتہ اسکے سر کل سے لگایا جاتا ہے اب غنڈے موالیوں میں اٹھے بیٹھے گاتو  
گورنر ہاؤس کی سیر تو کرے گاناں عمر بے زاری سے کہہ رہا تھا  
ہالے نے اچھنبے سے اسکو دیکھا تھا  
گورنر ہاؤس؟...

عمر مسکرایا تھا... ظاہر ہے وہ اسکی اصطلاحات سے نہ واقف تھی  
گورنر ہاؤس ہم تھانے کو کہتے ہیں یہ کوڈورڈ ہے  
رشوت کو ہم چائے پانی کہتے ہیں...  
اور مار پیٹ کو خاطر تو اضع کہتے ہیں

تھانے میں آنے والے کو ہم مجرم نہیں "مہمان" کہتے ہیں  
اور بار بار آنے والے کو "محبوبہ" کہتے ہیں  
www.kitabnagri.com

آہستہ آہستہ آپ جان جائیں گی وہ محض سوا کہہ رہا تھا  
ہالے نے دھیان نہیں دیا

تم نے کیسے کیا یہ؟ وہ چھ ماہ سے تھانے میں ہے تم نے چند دنوں میں یہ کیسے کیا؟ اسکی سوئی کسی اور جگہ اٹکی تھی



## Posted On Kitab Nagri

میں نے یہ کام چند دنوں نہیں چند منٹوں میں کیا ہے پچھلے کچھ دن میں مصروف تھا اسلئے میں نہیں کر سکا دوسرا وہ شریک جرم نہیں تھا میں نے کیس بدل دیا ہے میں نے تھانے میں بات کر لی ہے اب کیس کچھ اس طرح ہو گا کہ چھ ماہ قبل اس بوڑھے کا بیٹا جواد جب اپنے گھر میں سو رہا تھا تو چند مشتبہ افراد اسکے گھر میں گھس آئے اسکی بیوی بچوں کو زد و کوب کیا اور پولیس سے بچنے کے لئے ایک رات انکے گھر پہ زور زبردستی پناہ لی مزید چند محلے والوں کی گواہی اور ان ڈاکوؤں میں سے ایک آدمی کو خرید لیا وہ ہماری مرضی کی گواہی دے گا اور ایک آخری بات میں نے یہ سب آپ کے لئے نہیں کیا میں یہ حج صاحب کے لئے بھی نہیں کرتا میں مجرم کو معصوم نہیں قرار دے سکتا وہ آدمی واقعی شریف ہے اور اپنے دوستوں کے ان مشکوک کاموں میں جواد کا کوئی حصہ نہیں تھا .... اب کچھ دنوں تک وہ باہر آجائے گا امید ہے سدھر بھی جائے گا میں نے دو ہاتھ لگا دیے ہیں ..

وہ کچھ اور بھی کہہ رہا تھا جب ہالے نے اسکی بات کاٹی

تم نے اسے مارا؟... تمہیں ترس نہیں آیا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ہالے کو واقعی غم لگا تھا

نہیں تو آپ کیا چاہتی ہیں اسکے قدموں میں بیٹھ جاتا اسکی منت سماجت کرتا کہ بھائی صاحب آئندہ آپ ایسے مشکوک لوگوں سے نہیں ملیں گے... بلکہ اپنے سر کی قسم اٹھو الیتا کہ اگر تم نے آئندہ ایسا کچھ کیا تو میرا مرا منہ دیکھو وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے کہہ رہا تھا

ہالے نے ڈھیر سارا اشتعال اندر دبا یا تھا ابھی وہ کچھ کہتی جب اسکے ذہن میں ایک جھماکا ہوا

تم یہیں رکو... یہیں میں . آتی ہوں وہ غائب دماغی سے کہتی اندر چلی گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد جب واپس آئی تو عمر اسی جگہ کھڑا تھا اسکی اسکین کرتی نظر ہالے کے ہاتھ میں دبے چیک پہ گئی وہ تب تک اسکے قریب آکر رکی تھی

یہ میں نہیں لے سکتی... اس نے چیک ہو امیں بلند کیا تھا

عمر نے آنکھیں سکیڑ کر اسکو دیکھا تھا

ہالے .. ہم دونوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا آپسی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر ہم پارٹنرز بن کر کام کریں گے اور یہ کوئی بخشش نہیں ہے یہ آپ کے زیورات کی رقم ہے آپ اگر انکو کہیں اور بھی بچتیں تو ظاہر ہے اتنے ہی پیسے ملتے اسے رکھیں کام آئیں گے... وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

میں یہ اس لئے نہیں لے رہی کیونکہ یہ رشوت کی رقم ہے میں بغیر پیسوں کے رہ سکتی ہوں لیکن حرام کی کمائی میرے لئے ناقابل قبول ہے یہ واپس لے لو اب کے اسکے لہجے میں سختی نہیں تھی وہ بس منع کر رہی تھی

جبکہ عمر پہ تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے

رشوت؟.. حرام کا پیسہ آخر یہ سب کہہ کیا رہی ہیں آپ؟ وہ کافی دیر بعد بولا تھا

رشوت کا پیسہ نہیں تو اور کیا ہے یہ بیس لاکھ عمر یہ بیس لاکھ کا چیک ہے تمہاری دس تنخواہوں سے زیادہ آخر اتنا پیسہ تم کہاں سے لائے؟ ظاہر ہے یہ تمہارا "چائے پانی" ہو گا وہ چائے پانی پہ زور دیتی بولی تھی

عمر کا چہرہ سرخ ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے میں آپ کی ساری نفرت بد تمیزی سب برداشت کر لوں گا لیکن میری جاب میرا فرض ہے میں اس معاملے میں کوئی غلط بات برداشت نہیں کروں گا جاننا چاہتی ہیں کہاں سے آیا یہ پیسہ .. یہ رقم میرے شوروم سے آتی ہے صدر بازار میں تین دکانیں ہیں میری وہاں سے آتی ہے اب آپ پوچھیں گی وہ دکانیں کہاں سے آئیں تو میں آپ کو بتا دوں وہ دکانیں میری ماں کا شرعی اور قانونی حصہ ہیں میں اٹھارہ سال کی عمر سے مختلف نوکریاں کر رہا ہوں میں وہ آدمی نہیں ہوں جو تنخواہ سے گزارا کرے مجھے پر تعیش زندگی پسند ہے اور اسکے لئے ایک آمدنی کبھی بھی کافی نہیں ہوتی یہ چیک صرف بیس لاکھ کا ہے میں آپ کو ایک ایک کروڑ کا چیک بھی دے سکتا ہوں عمر حیات نے پیسہ کمایا ہے اور بہت کمایا ہے لیکن میں نے کبھی حرام نہیں کھایا آئندہ کبھی بھی میری کمائی کو رشوت یا حرام کی کمائی کہنے سے پہلے ہزار بار سوچ لیجئے گا وہ بول کر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا تھا پیچھے ہالے بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے جاتے دیکھتی رہی

Kitab Nagri

دو گھنٹے بعد

وہ شہر کے بہت بڑے اور مہنگے مال کے لیڈیز سیکشن میں تھی یہ ایسا مال تھا جہاں صرف امراء آتے تھے غریبوں اور مڈل کلاس لوگوں نے ایسے مال بس فلموں اور ڈراموں میں دیکھ رکھے تھے یہاں کی ایک لپسٹک بھی اتنی مہنگی تھی کہ اتنے پیسوں سے ایک غریب آدمی کا سارے مہینے کا خرچہ نکل جائے شانوا کا سا یہ بنی اسکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی ساتھ ساتھ بار بار گردن اٹھا کر کبھی یہاں دیکھتی تو کبھی وہاں ... ہالے نے کئی دفع اسے سیدھا دیکھ کر چلنے کو کہا تھا لیکن وہ مال کی روشنیوں اور رنگینیوں میں ایسی گم تھی کہ اسے کچھ دکھائی سنائی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

دیتا تھا اسکے برعکس ہالے کے تاثرات سپاٹ تھے وہ جیسے مارے باندھے یہاں آئی تھی ایک جگہ سے اپنے لئے کچھ جوتے خریدے کہ اب تک بخش کی لائی زرد ہیلز میں گھوم رہی تھی اب وہ ایک شاپ سے اپنے لئے چند لان کے سوٹ خرید رہی تھی سردار کی بیوی کے کپڑوں پہ لگا برانڈ ٹیگ اس نے دیکھ لیا تھا اسکے لئے اسی برانڈ کی کلکیشن میں سے کچھ کپڑے خریدے جو کہ تقریباً پندرہ جوڑے تھے

تھوڑی دیر مزید اسی سپاٹ اور سرد تاثرات کے ساتھ اپنی باقی ضرورت کی چیزیں لینے کے بعد وہ بل کاؤنٹر پہ آگئی تھی

میم آپ کا کارڈ؟ ڈیسک کے پیچھے کھڑی لڑکی نہایت شائستگی سے بولی تھی  
میں کیش پہ کروں گی... آپ بل بنادیں ہالے نے جواب دیا تھا  
چند لمحہ کھٹ پٹ ٹائپ کر کے اس لڑکی نے بل ہالے کے سامنے کیا تھا... اسکی نظر سیدھا آخر میں ٹوٹل پہ گئی تھی

پانچ لاکھ دس ہزار.... ہالے نے بدقت اپنی مسکراہٹ برقرار رکھی...

نارمل حالات میں یہ بل اسکے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتا لیکن بات یہی تھی کہ حالات نارمل نہیں تھے  
(یہ چند کپڑے اور جوتے اتنے مہنگے ہو گئے اور پتہ بھی نہیں چلا وہ بس سوچ ہی سکی)

وہ پانچ لاکھ ان کپڑوں اور جوتوں میں نہیں جھونک سکتی تھی یہ طے تھا بلاشبہ وہ سارے ڈریسز اور جوتے برانڈڈ تھے اور وہ ہمیشہ سے یہی سب خریدنے اور پہننے کی عادی رہی تھی لیکن تب اسکے پاس کسی اور کے کارڈز ہوتے

## Posted On Kitab Nagri

تھے اور اس وقت اسکے پاس جو پیسے تھے وہ اسے اپنا زیور بیچ کر ملے تھے کیا وہ ان پیسوں کو اس طرح خرچ کرنا بلکہ اس طرح اڑانا "افورڈ" کر سکتی تھی جواب ایک بہت بڑی "ناں" میں آیا تھا یہ کارڈ رکھ لیں... عقب سے آتی آواز یہ وہ ٹھٹھک گئی تھی

ہمیشہ کی طرح نک سک سے تیار بالوں کو جیل سے جمائے وہ محسوس کر دینے والی پرسنالٹی والا آدمی سفیر سلطان تھا ہالے مڑ بھی نہ سکی وہ ایک جگہ جم گئی تھی

شیور سر... وہ لڑکی مسکرا کر بولی تھی سلطان فیملی عموماً یہاں آتی رہتی تھی اور آجکل تو یہ خاندان خبروں کی زینت بنا ہوا تھا اسلئے وہ لڑکی جان گئی تھی کہ وہ دونوں کزنز ہیں نہیں رک جائیں ہالے نے خود کو بولتے سنا....

آپ ایسا کریں ان چیزوں کا بل بنالیں اور باقی رہنے دیں میں پھر کبھی آجاؤں گی اس نے سردار کی بیوی کے لئے لینے والے کپڑوں کے بیگز الگ کرتے ہوئے کہا تھا

شانو بس خاموش کھڑی انکو دیکھتی رہی... اسے یہ بھوری آنکھوں والا آدمی برا لگا تھا یہاں اگر اسکا صاحب ہوتا تو کیا ہی بات تھی

میں کہہ رہا ہوں ناں میرا کارڈ یوز کر لو سمجھ نہیں آرہی؟ اب کے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا تھا

ڈیسک کے پیچھے کھڑی لڑکی اب ذرا پریشان ہوئی تھی

ان چیزوں کا بل کتنا ہوا؟.. ہالے بغیر سفیر کی طرف دیکھے چند بیگز اسکے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

سفیر دو قدم آگے آیا تھا ہالے کے کندھے کے پیچھے

ہالے میں کہہ رہا ہوں ناں میرا کارڈ لے لو یہاں تماشا مت بناؤ.... تم ہماری فیملی کو جتنا ذلیل کر سکتی تھی اتنا کر

چکی ہو اب بس... بہت ہو گیا سب دیکھ رہے ہیں اس نے آواز ہلکی کر لی تھی

ہالے کے ہتھیلی پسینے سے بھر گئی تھی وہ مزید اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی

وہ مڑی تھی زرد ہوتے چہرے پہ بدقت مسکراہٹ لائی

میں اپنا بل خود دے سکتی ہوں سفیر... آپ تکلف نہ کریں جس کام کے لئے آئے تھے پلیز وہی کریں.... وہ

بہت مشکل سے ضبط کرتی بولی تھی

بل بناتی لڑکی نہ کن اکیوں سے ان دونوں کو دیکھا تھا انکے پیچھے بل ادا کرنے والے لوگ بھی انکو دیکھنے لگے تھے

سفیر مسکرایا تھا ایک نظر ڈیسک کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھا پھر اپنے پیچھے کھڑے لوگوں کو دیکھا اور کہنا شروع

کیا

اصل میں یہ مجھ سے ناراض ہے کزنز میں ایسا ہوتا رہتا ہے... اور اپنا کارڈ بھی بھول آئی ہے یو نو لڑکیوں کی

جلدی کی عادت وہ مسکرا مسکرا کر کہہ رہا تھا اس لئے میں اپنا کارڈ دے رہا ہوں لیکن یہ لینے کو تیار ہی نہیں ہمیں

بس پانچ منٹ دے دیں وہ کہہ کر ہالے کی طرف مڑا تھا

لڑکی کچھ نہ بولی وہ ان کھوکھلی مسکراہٹوں اور جھوٹی وضاحتوں کی عادی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دو ٹکے کا پولیس والا جو تمہارے بلز تک پے نہیں کر سکتا تم نے اسے مجھ پہ فوقیت دی؟ اب مزید کوئی تماشہ بنوانے کی ضرورت نہیں ہے خاموشی سے میرا کارڈ لو اور بل کلئیر کرو وہ ہلکی آواز مگر سخت لہجے میں بول رہا تھا تب تک لڑکی بل بنا چکی تھی

میرا شوہر چاہے مجھے بھوکا بھی رکھے لیکن کم از کم وہ مجھ پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا وہ کہہ کر مڑ گئی تھی میڈم اب آپ کے دولاکھ پچھتر ہزار ہو گئے... ہالے نے قریب جا کر بل انگلیوں سے پکڑا تھا پھر بیگ سے کچھ نوٹوں کی گڈیاں نکال کر ڈیسک پہ رکھیں اور مسکرائی تھینکو سوچ...

لڑکی نے گنا نہیں کیونکہ اسکی ضرورت نہیں تھی وہ مڑی اور سفیر کو دیکھا اور مڑ گئی

شانوبیگ اٹھائے اسکے پیچھے گئی تھی سفیر مٹھی بھینچے اسکو دیکھے گیا

اپنے کسی دوسرے عاشق سے بل پے کروانے تھے تو پہلے بتا دیتی سفیر پیچھے سے بلند آواز سے پکارا تھا ہالے کے دل پہ جیسے چھری لگی تھی

مجھ سے دل بھر گیا ہے ناں تب ہی تو آج میرا پیسہ حلق میں اٹکنے لگ گیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کے قدم تھمے تھے اسے دکھ ہوا تھا بہت زیادہ دکھ

لوگ حیرت سے سفیر کو دیکھے گئے وہ سوٹڈ بوٹڈ ڈیسنٹ سا انسان اتنی گندی زبان رکھتا تھا

شرم آنی چاہئے تمہیں ہالے سلطان ڈوب مرنا چاہئے تمہیں ... شادی کی رات گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کو  
زیب نہیں دیتا اتنا خمرہ

وہ مزید نہیں سن سکی بھاری ہوتے قدم اٹھائے اور آگے بڑھنے لگی ... ہر قدم اتنا بھاری تھا جیسے کوئی وزنی پتھر  
پیر سے باندھ رکھا ہو

جسکا باپ اسکا صدمہ لے کر وقت سے پہلے مر گیا ہو جسکے بھائی نے اپنی بہن کی بدکرداری کی وجہ سے باہر نکلتا  
سوشل ہونا چھوڑ دیا ہو اس لڑکی کو اتنی اکڑ زیب نہیں دیتی وہ اب بھی چلا رہا تھا

وہ چلتی گئی چلتی گئی کانوں میں اترتا زہر دل میں اترنے لگا تھا لیکن وہ چلے گئی ... اس سے پہلے کہ جسم زہر سے سبز  
پڑتا اسے یہاں سے جانا تھا

نہ جانے کیوں ... ایک لمحے کو دل نے خواہش کی تھی کہ کاش عمر حیات یہاں ہوتا ... اگلے ہی لمحے اس نے دل  
کو ڈپٹ کر سلایا تھا

اور اس جگہ سے باہر آگئی تھی

دل تھا کہ پھٹ رہا تھا آنکھیں پھلکنے کو بے تاب

## Posted On Kitab Nagri

سفیر کے ساتھ اس نے ایک بہترین وقت گزارا تھا... وہ کم بولتا تھا لیکن اچھا بولتا تھا کبھی اونچی آواز یا بد تمیزی سے بات نہیں کی تھی.. ہر معاملے کو سمجھنے والا اسکی اور چچی کی صلح کروانے والا... حسن اور ہالے کے جھگڑے میں ہمیشہ ہالے کو سپورٹ کرنے والا جب وہ فیل ہوتی تو اسکے کالج اور یونیورسٹی میں اسکے سرپرست کی حیثیت سے جعلی کالز کرنے والا اسے سفیر سے کوئی طوفانی عشق نہیں تھا وہ بس اچھا تھا دل کو بھی اچھا لگتا تھا...

وہ اچھے وقتوں کا اچھا ساتھ تھا اب برے وقت میں برا کیوں بن رہا تھا؟

با جی چلیں...؟ شانو کی آواز پہ وہ ہوش میں آئی تھی

آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھیں جی چاہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کر روئے لیکن بھلا فرق کس کو پڑتا تھا؟

چلو... وہ غائب دماغی سے کہتے آگے بڑھ گئی تھی

تھوڑی دیر بعد گاڑی ڈرائیو کرتے اسکا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا دل پہ ان آنسوؤں کا بوجھ تھا جو گرے نہیں

Kitab Nagri

تھے با جی اگر آپ برا نہ مانو تو میں آپ کو ایک سستی مارکیٹ سے کپڑے دلوا سکتی ہوں... مہنگے بھی نہیں ہوں گے

اور مناسب بھی مل جائیں گے شانو نے ہلکے لہجے میں کہا تھا

گاڑی ڈرائیو کرتی ہالے سوچ میں پڑ گئی

وہ اس وقت پیسے اڑانا فورڈ نہیں کر سکتی تھی اور ویسے بھی اب دل کو ان مہنگے کپڑوں اور برانڈڈ چیزوں کا شوق

نہیں رہا تھا اس نے آج جتنے بھی جوڑے خریدے تھے ان پہ بس ایک ہی نظر ڈالی تھی اور پیک کر والے یہ وہی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے تھی جو ایک جوڑے کو ہزار بار دیکھ کر دس دکان گھوم کر سب سے بہترین جوڑا لیتی تھی معراج سلطان کے جسم کے ساتھ ہالے سلطان کا دل بھی مر گیا تھا

ہالے کو اب لگتا تھا کہ انسان مرنے سے پہلے کئی بار مرتا ہے اور ایسی اموات کے آگے سانسوں کا رک جانا ایک ثانوی حیثیت رکھتا ہے ہمارا دل کا ایک ایک کونہ وقت گزر رنے کے ساتھ ساتھ مرتا جاتا ہے کبھی بچپن کی محرومی دل کا ایک کونہ مارتی ہیں کبھی جوانی کا ناکام عشق کبھی یکطرفہ محبت کبھی شادی کے نام پہ سودے بازیاں کبھی والدین کا وقت سے پہلے مر جانا کبھی دوستوں کی دغا بازیاں ... کبھی فیملی پر اہل مزاور جیسی موت ہمیں فیملی پر اہل مزارتی ہیں واللہ ویسی ازیت ناک موت کوئی نہیں ہوتی یہ موت سیدھا ہمارے دل کو چھری سے چیر دیتی ہیں ہمارا دل مکمل تب بند ہوتا ہے جب اللہ کا حکم ہو لیکن یہ زمینی خدا روز ہمارا دل مارتے ہیں

بی بی کیا کہتے ہو لے چلوں مارکیٹ؟ شانو کی آواز اسے حواس میں لائی تھی

ہالے نے غائب دماغی سے اثبات میں سر ہلادیا تھا

شانو اسی پہ خوش ہو گئی تھی ... اب وہ ہالے کو راستہ بتاتی جا رہی تھی

تھوڑی دیر بعد ہالے نے جہاں گاڑی روکی وہ ایک مڈل کلاس مارکیٹ تھی

جہاں جامع کلاتھ مارکیٹ کا بڑا سا بورڈ لگا تھا

یہاں سے اگر نظر اٹھا کر دیکھو تو دونوں اطراف میں کپڑے اور جوتوں کے دکان اور ان ہی دکانوں کے باہر

لگے اسٹالز پہ مختلف قسم کی جیولری سچی تھی شانو گاڑی سے اتر آئی تھی ہالے اپنا پرس اٹھائے اسکی تقلید میں باہر



## Posted On Kitab Nagri

نگلی تھی لیکن باہر نکلنے کے اگلے ہی سیکنڈ اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ ایر کنڈیشن مال نہیں جھلساتی دھوپ والی مارکیٹ تھی اس نے بے اختیار دھوپ سے بچنے کے لئے ہاتھ کو چہرے کے سامنے کر لیا تھا چلیں بی بی رش بہت ہے .... پیچھے سے شانو کی آواز پہ وہ مڑی تھی اور پھر ایک گہرا سانس بھرتی اسکے پیچھے پیچھے چلتی گئی لوگ جہاں سے گزرتے دکان دار ہر آتی جاتی عورتوں اور مردوں کو آواز دیتے صدائیں بلند کرتے ہر کوئی اپنے سامان کی تعریفوں میں رطب السان باجی دو ہزار میں جوڑا دو ہزار بس دو ہزار .. ایک بار آئیں گی تو بار بار آنا پڑے گا آجائیں باجی ... ایک بار دیکھ لیں باجی .. سیل لگی ہے باجی پندرہ سو کی سیل .... مختلف نعرے مختلف بولیاں ہالے پریشان سی ایک جگہ رک گئی وہ یہاں سب سے مختلف تھی صاف لگتا تھا کہ وہ اس جگہ سے مانوس نہیں ہے شانو نے اسے رکتے دیکھا تو خود بھی ٹھہر گئی کیا ہو باجی رک کیوں گئیں؟ ... وہ شور کی وجہ سے بلند آواز میں پوچھ رہی تھی وہ پیچھے تمہیں بلا رہے تھے ... شاید تمہارے رشتے دار تھے ... تم نے نہیں سنا وہ کہہ رہے تھے باجی آ جاؤ یہاں سے کپڑے لے لو ... شانو کے برعکس اسکی آواز بلند نہیں تھی شانو قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھی

## Posted On Kitab Nagri

با جی یہاں کوئی کسی کا رشتہ دار نہیں ہے یہاں پہ جس دکان کے آگے سے گزرو گے وہ آپ کو اپنا دکان میں بلائے گا انکی آوازوں پہ کان نہ دھرو بس جس دکان پہ میں رک جاؤں آپ بھی وہیں رکنا اب آ جاؤ ... وہ مصروف سی کہتی آگے بڑھ گئی تھی

مجبور ہالے کو بھی اسکے ساتھ جانا پڑا تھوڑا آگے جا کر شانوا ایک دکان پہ رکی تھی یہ دکان باقی دکانوں کی نسبت ذرا "اچھی خاصی" تھی یہاں آنے والے غریب لوگ اس دکان کو نظر انداز کرتے تھے کہ یہاں سے شاپنگ وہ انورڈ نہیں کر سکتے تھے جبکہ مڈل کلاس لوگ کسی اچھی تقریب یا لڑکیوں کے جہیز کے سامان کے لئے ایسی دکانوں کا رخ کرتے تھے

وہ دونوں دکان کے اندر داخل ہوئیں تو انکے لئے کرسیاں رکھی گئیں ... چھوٹا لڑکا بھاگ کر پانی لے آیا ہالے اپنے ظاہری حلیے اور رکھ رکھاؤ سے ڈیفنس کی کوٹھی میں رہنے والی بیگم لگتی تھی دکان دار مرعوب ہو گیا اب وہ اپنی دکان کی سب سے شوخ اور بھڑکیلے جوڑے نکال نکال کر دکھا رہا تھا ... ہالے نے ایک نظر نا پسندیدگی سے ان سب کپڑوں کو دیکھا اور پھر اسے ٹوک دیا

مجھے بس لان کے سوٹوں کی نئی کلکیشن دکھا دیں .. یہ سب مجھے نہیں چاہئے

دکان دار جی جی کرتا اپنے دکان کے نفیس اور سادہ سے جوڑے نکال لایا تھا

یہ سارے جوڑے تین ہزار سے شروع ہوتے ہیں با جی ... دکان دار لڑکے نے بتایا تھا

ہالے نے چونک کر اسکو دیکھا تھا ساتھ منہ پہ ہاتھ رکھے شانوا کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

نہ کیوں کس خوشی میں تین ہزار؟ دو ہزار سے ایک روپے زیادہ نہیں دوں گی میں... اتنا بھی کوئی خاص رنگ نہیں ہے نہ پرنٹ اچھا ہے ایسے جوڑے پہن رکھے ہیں ہم نے ایک دھلائی کے بعد ہی رنگ اتر جاتا ہے

دکاندار لڑکا اب اپنے جوڑے کا دفاع کر رہا تھا

ہالے شانو کے کان کے قریب جھکی تھی

بس کر دو شانو کہیں وہ ناراض ہی نہ ہو جائے ہالے کو ایک اور فکر لاحق ہوئی تھی

اس کو میں سہی ناراض کرتی ہوں آپ رک جاؤ ذرا

ہاں بھائی پندرہ جوڑے لوں گی اسی طرح کے اور سارے پندرہ سو دو ہزار تک اس سے ایک روپیہ زیادہ نہیں

دوں گی منظور ہے تو ٹھیک ورنہ اور بھی بہت دکانیں ہیں... شانو ایک بار پھر جرح پہ اتر آئی تھی

ہالے خفت سے یہاں وہاں دیکھنے لگی...

اس نے اپنی زندگی میں ایسی دکانوں کا رخ نہیں کیا تھا اور نہ ایسی صورت حال کا سامنا

تھوڑی دیر تک شانو اس دکاندار کے ساتھ "ڈیل ڈن" کر چکی تھی

پندرہ جوڑے اور سارے دو سے ڈھائی ہزار تک

ہالے نے رقم نکال کر بل ادا کیا اور باہر نکل آئی اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا

شانو کیا واقعی یہاں اتنے سستے کپڑے ملتے ہیں....؟ میں پہلے یہاں کیوں نہیں آئی؟.. ان سب کے ساتھ

دوپٹے بھی ہوں گے ناں؟ وہ بیگ اٹھائے اپنے ساتھ چلتی شانو سے کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

جوابا شانوں نے کچھ کہا تھا

ہالے مسکرا رہی تھی اتنے دنوں بعد پہلی بار... اس وقت اسکے ذہن سے سفیر سے ہونے والی ملاقات محو ہو چکی تھی

وہ لاکھوں کی شاہنگ کرتی آئی تھی لیکن آج کی بیستیس ہزار کی شاہنگ نے اسے جتنی خوشی دی تھی وہ آج تک کبھی نہیں ہوئی تھی اس نے اپنے لئے گئے کپڑے گھر جا کر کبھی کھول کر نہیں دیکھے تھے لیکن آج اسکا دل کر رہا تھا وہ ان کپڑوں کو دیکھے چھوئے... اور ایک بار پھر خوش ہو

آس پاس دکانوں سے آتی آوازیں... رش میں لگتے دھکے.... بچوں کے رونے چلانے کی آوازیں لڑکیوں کے حسرت بھرے چہرے... اور ان سب کے درمیان گزرتی وہ ملکہ... جسے کسی تاج کی ضرورت نہیں تھی جسے کسی خزانے کی ضرورت نہیں تھی

یہ وہ ملکہ تھی جسے اسکا دل ملکہ بناتا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

وہ جب گھر پہنچی تو شام ہونے والی تھی لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی وہ اپنے ہیل سے آزاد کئے پیروں کو ہاتھ سے دبا رہا تھی اسی وقت عمر داخلی دروازے سے آتا دکھائی دیا اسکے پیچھے ہی شانوبیگ اٹھائے آرہی تھی عمر نے اسے روک کر ان بیگز کی بابت پوچھا تھا شانوبیگ جواب دیے آگے بڑھ گئی عمر سر ہلاتا اندر آگیا ہالے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے نیم دراز تھی جب عمر لاؤنج میں داخل ہوا ہالے کو صوفے پہ بیٹھے دیکھ وہ اسکے قریب رکھے سنگل

صوفے پہ بیٹھ گیا

ہالے...؟ نرمی سے پکارا

ہممم.. بولو؟

ہم اپنے ٹارگٹ میں سے ایک کو چیک کر چکے ہیں باقی دور رہتے ہیں اب کس کا نمبر ہے اور.... وہ کون ہے آپ کے پاس ڈیٹیلز ہیں ناں؟

ہالے سیدھی ہوئی تھی... آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا ایک لمحے کو عمر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا ان آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی اس نے نظریں پھیر لیں

سرور خواجہ چیف کسٹم آفیسر دس ماہ پہلے اس نے چار الیگل گاڑیوں کو بغیر ٹیکس کے کلئیر کروایا تھا وہ گاڑیاں کسی منسٹر کے بھانجے کی تھیں سرور خواجہ نے اسکے بدلے دو کروڑ لیا تھا پورٹ پہ اسکے تعلقات ہیں جسے اس نے استعمال بھی کیا اور انکو منافع بھی دیا ان گاڑیوں میں سے دو گاڑیاں دہشت گردی کی مختلف واردات میں استعمال ہوئی جنکی وجہ سے سرور خواجہ کافی عرصہ زیر ہر است رہا دو ماہ پہلے وہ باہر آیا ہے



## Posted On Kitab Nagri

اسکا آپ سے کیا تعلق تھا؟ (اب اگر اس نے رشتہ مانگا ہو تو دیکھو میں اسکا کرتا کیا ہوں)

اس کو جیل بھیجنے والے میرے بابا ہی تھے

اسکے کیس کا فیصلہ بابا نے سنایا تھا

(عمر نے سکون کی سانس لی تھی)

ہالے کہے جا رہی تھی

لیکن بعد میں اس نے سپریم کورٹ میں اپیل کی اور جھوٹے ثبوتوں اور گواہیوں کی وجہ سے رہا ہو گیا... لیکن

اسکی ریپوٹیشن بری طرح مسخ ہو چکی ہے نوکری بھی چھوٹ گئی ہے اجکل وہ شہر کے کچھ امراء اور عوسا کے آگے

پیچھے گھومتا ہے تاکہ اسکی پوزیشن اسے واپس مل جائے شیر علی اور اسکی کافی اچھی دوستی رہی ہے وہ دونوں

ایک ہی محلے سے ہیں بعد میں زندگی کی باگ ڈور میں انکی زندگی میں بہت ساری تبدیلیاں آئیں لیکن

انکی دوستی نہیں ٹوٹی وہ شیر علی کو آج بھی فیورز دیتا ہے اور کچھ دن قبل اس سے ملا بھی ہے

ٹھیک ہے اسکے پاس چلتے ہیں.. کیا آپ کے پاس کچھ ہے؟ ہم اس سے کیسے اگلوائیں گے؟

چائے پانی دے کر.... ہالے سپاٹ لہجے میں بولی تھی

عمر اسکے اس طرح کہنے پہ مسکرایا تھا

اور اگر وہ نہ مانا؟..

تو خاطر تواضع کر لینا...

## Posted On Kitab Nagri

عمر گردن پیچھے پھینکے محض سانسے گیا ہالے نے اسے پہلی بار اس طرح ہنستے دیکھا تھا  
تھوڑی دیر بعد وہ سیدھا ہوا تو اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا جسے وہ انگلی سے صاف کر رہا تھا  
آپ بہت جلد میری اصطلاحات سیکھ گئیں... مجھے اچھا لگا وہ اب مسکراہٹ دبا کر بولا تھا  
آج شام چھ بجے خواجہ سرور ایک ریستوران میں کسی عزیز سے ملنے آئے گا ہم اس سے ملیں گے تم اس سے کسی  
گاڑی کی ڈیل کرو گے کیونکہ تمہارا شوروم ہے۔ اور تم ایسی گاڑیاں با آسانی بیچ سکتے ہو  
ہالے سلطان صاحبہ وہ ہر ایرے غیرے کو گاڑیوں کی ڈیٹیلز نہیں دیتا ہو گا  
کیا تم ایرے غیرے ہو؟ وہ دوبدو بولی تھی  
عمر کا چہرہ سرخ ہوا تھا  
میرا مطلب ہے وہ یہ کام صرف اپنے جاننے والوں کے لئے کرتے ہیں  
میرے سر پہ صاف صاف لکھا ہے "اے ایس پی عمر حیات" وہ مجھے دیکھ کر ہی بھاگ جائے گا  
سپینڈ ڈاے ایس پی ہالے نے تصحیح کی  
آپ کی وجہ سے  
اپنے ڈیڑھ شاٹریں پن کی وجہ سے  
وہ دونوں ایک دوسرے کو دوبدو جواب دے رہے تھے  
ٹھیک ہے مان لیا جو آپ کہتی ہیں سب مان لیا خوش؟ آخر عمر نے ہار مان لی

## Posted On Kitab Nagri

تم مجھے آپ کیوں کہتے ہو؟.. ہالے نے عجیب لہجے میں سوال کیا تھا  
عمر چند لمحہ اسکے چہرے کو دیکھتا رہا.....

کیونکہ مجھے آپ سے عقیدت ہے آپ میرے لئے ایسے ہیں جیسے گھر کا کوئی بڑا... جس طرح ہم انکے سامنے  
اونچا نہیں بول سکتے سخت نہیں کہہ سکتے اور کبھی کبھی انکے سامنے بالکل بے بس ہوتے ہیں میں آپ کے معاملے  
میں بالکل ایسے ہوں آپ کا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے  
کس سے؟

Make a guess

وہ مسکرا کر بولا تھا

آپ مجھے تم کیوں کہتی ہیں؟۔ حلانکہ میں آپ سے عمر میں چھ سال بڑا ہوں  
کیونکہ میں تم سے نفرت کرتی ہوں... آپ انہیں کہا جاتا ہے جنکی آپ عزت کرتے ہوں یا جو آپ کے لئے  
اجنبی ہوں نہ میں تمہاری عزت کرتی ہوں نہ تم میرے لئے اجنبی ہو میں تمہارا اصل چہرہ جانتی ہوں وہی جسے تم  
دنیا سے چھپاتے ہو وہ خشک لہجے میں کہہ کر اٹھی تھی اور آگے بڑھ گئی  
عمر کی مسکراہٹ پھسکی پڑی تھی آنکھوں میں ازیت در آئی تھی  
جج صاحب مجھ سے شطرنج میں ہار جاتے تھے.... وہ پیچھے سے پکارتا تھا  
ہالے جہاں تھی وہیں تھم گئی ساکت

## Posted On Kitab Nagri

وہ دنیا میں بس دو لوگوں سے جان کر ہارتے تھے ایک آپ اور ایک میں سوچیں پھر میرا اصل چہرہ کیسا ہوگا کیا آپ کے باپ نے مجھے پہچانا نہیں ہوگا؟ آپ کی نفرت بجا ہے لیکن اس کی شدت میں کمی لائیں کیونکہ یہ یکطرفہ ہے اور یکطرفہ جذبہ ہمیشہ تکلیف ہی دیتے ہیں میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہتا ہوں

جس جس نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے میں انکو چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا... مجھ سے نفرت ایک دن بے جا ثابت ہوگی کیونکہ اس پوری دنیا میں ہالے سلطان کے لئے عمر حیات سے زیادہ مخلص کوئی نہیں ہے خود ہالے بھی نہیں وہ بولتے ہوئے اٹھا تھا

ہالے اب بھی نمک کا مجسمہ بنی کھڑی تھی جیسے چھو لو تو ڈھیر ہو جائے

میں گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں باہر آجائیں

وہ چلا گیا تھا وہ اسی طرح لا جواب کر کے کیوں چلا جاتا تھا؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دونوں گول چکر دار ذینے پہ چڑھتے ریستوران کی بالائی منزل کی طرف جارہے تھے جیسے ہی ان دونوں نے روف ٹاپ پہ قدم رکھا بے اختیار ان دونوں کی نگاہ سیڑھیوں کے ساتھ ختم ہوتی دیوار پہ گئیں... جہاں چھوٹی

## Posted On Kitab Nagri

بڑی سائز کی بے شمار تصاویر لگی تھیں دو لڑکیاں اپنی تصویر ہاتھ میں پکڑے بے تاب کھڑی تھیں کہ کب انکی تصویر اس دیوار کی زینت بنے گی اور کب وہ اس تصویر کی تصویر بنائیں گی ایک ویٹر ہاتھ میں گلو اسٹک پکڑے کھڑا تھا ان سب تصویروں میں سب سے نمایاں ایک تصویر تھی سب سے بڑی اور سب سے خوبصورت تصویر اس تصویر میں تین لوگ تھے بیچ میں پندرہ سالہ حسن سلطان اسکی دائیں جانب مسکراتے چہرے والی ہالے سلطان اور بائیں جانب گرے آنکھوں والا ہارون شاہد

ہالے اس تصویر کو دیکھتی آگے بڑھ گئی تھی جبکہ عمر وہیں کھڑا رہ گیا آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے اس تصویر کو دیکھے گیا جب اسے اپنے عقب سے ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی حسرت بھری آواز آئی یار یہ گرے آنکھوں والا لڑکا کتنا ہینڈ سم ہے ناں؟... اس کے لہجے میں اشتیاق تھا ہاں بہت ہینڈ سم ہے... یہ نوڈ بلا گر بھی ہے میں نے اسکو انسٹا گرام پہ دیکھا تھا... گرے بیوٹی

ساتھ کھڑی لڑکی نے اسکی تائید کی تھی عمر کونہ جانے کیوں یہ تعریف بری لگی تھی

I don't find him handsome

وہ منہ کے زاویے بگاڑ کر بڑبڑایا تھا

پھر ایک قدم آگے بڑھا لیکن پھر رک گیا واپس مڑ کر تصویر کو ایک بار پھر دیکھا بھنویں سوچنے والے انداز میں اکھٹی کیں



## Posted On Kitab Nagri

سر مئی بلا... وہ ہارون کو ایک نک نیم سے نواز گیا تھا

ہاں بالکل یہی سہی رہے گا سر مئی بلا.. وہ خود کو داد دیتا آگے بڑھ گیا تھا البتہ دل کو جیسے قرار آ گیا تھا وہ دونوں کافی دیر سے اس چھوٹی گول میز پہ بیٹھے خواجہ سرور کے آنے کا انتظار کر رہے تھے اسی وقت سردار کے ساتھ ایک پینتیس چھتیس سالہ آدمی انھیں اپنے سامنے والی ٹیبل پہ بیٹھتا دکھائی دیا ہالے نے اسے پہچان لیا تھا وہ خواجہ سرور تھا لیکن سردار کے ساتھ کیوں؟

یہ سردار یہاں کیا کر رہا ہے؟.. وہ عمر کے کان کے پاس جھکی تھی میرا دوست میری مرضی.....

ہالے نے میز پہ پڑا عمر کا موبائل اپنی دو انگلیوں میں اٹھالیا تھا اور میز کی دوسری طرف لے جا کر ہوا میں بلند کیا میرا ہاتھ میری مرضی وہ جتاتے ہوئے بولی تھی

بتاتا ہوں رکھیں اسکو واپس... پلیز رکھ دیں یہ بہت مہنگا ہے اس نے جیسے منت کی تھی

ہالے نے موبائل واپس رکھ دیا عمر کو "بتاؤ جلدی" والی نظروں سے دیکھا تھا

اس نے گہری سانس لے کر کہنا شروع کیا

خواجہ سرور کا کلاس فیلو خرم مالک سردار کا کزن ہے سردار نے خرم سے بات کی ہے اور اس نے ان دونوں کا میٹ اپ رکھوا دیا ہے سردار اب خواجہ سے کہے گا کہ اسے ایک الیگل گاڑی چاہئے جس کے لئے وہ فوراً حامی بھر

لے گا

## Posted On Kitab Nagri

کیوں؟ ہالے نے بیچ میں ٹوکا تھا

مجھے بات کے درمیان میں نہ ٹوکا کریں میں ناراض ہو جاتا ہوں۔ عمر جس سنجیدگی سے بولا تھا

ہالے کا خون تک جل گیا

وہ دوبارہ سے کہنے لگا

ہاں تو خواجہ حامی بھر لے گا کیونکہ کل اسکی بیوی کی سالگرہ ہے اسکی بیوی نے اس سے ڈائمنڈ نیگلز کی فرمائش کی ہے اور ہر نیک شوہر کی طرح وہ اپنی بیوی کی خواہش پوری کرے گا لیکن ظاہر ہے اسکے پاس اس وقت ایک دھیلا بھی نہیں ہے ساری رقم اس نے خود کو چھڑوانے میں لگا دی اب اسے چاہے اصلی جہنم میں بھی جانا پڑے وہ جائے گا لیکن اپنی بیوی کے طعنوں کی جہنم میں نہیں جلے گا اسکے گھر میں ایک گاڑی ہے وہ الیگل ہے قوی امکان ہے کہ وہ اسی گاڑی کو بیچنا چاہے گا اور میرے بندے اسے دھر لیں گے پھر دیکھتے ہیں چائے پانی دینا ہے یا پھر خاطر تواضع کرنی ہے

www.kitabnagri.com

تمہیں یہ سب کیسے پتہ؟

مجھے سب پتہ ہوتا ہے وہ فوراً بولا تھا

پھر میں یہاں کیوں ہوں؟ کیا میں اسے اغوا کرنا میں تمہارا ساتھ دینے والی ہوں؟

اب اپنی بیوی سے یہ کام تھوڑی کرواؤں گا آپ کو تو کسی اور کام کے لئے لایا ہوں بتاتا ہوں تھوڑی دیر میں وہ

سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

پھر کچھ یاد آنے پہ ہالے کو دیکھا

ہالے یہ سب کر کے ہم وقت ضیاء کر رہے ہیں میری گٹ فیلنگ کہتی ہے یہ آدمی جو چاہے دنیا جہاں کا بے  
غیرت انسان ہے یہ آپ کے اغوا میں شامل نہیں ہے

ہالے بغور اسے سنے گئی

کیا آپ ایک بار میرا اعتبار کر سکتی ہیں؟ اسکا انداز جیسے بے بس تھا

میں جانتا ہوں آپ مجھ سے نفرت کرتی ہیں لیکن ہالے آپ سوچیں اگر مجھے آپ سے شادی کرنے کا جنون ہوتا  
تو جج صاحب کو منانا کیا میرے لئے مشکل تھا؟ ہر گز نہیں میں انہیں مناسکتا تھا وہ خود کئی بار ڈھکے چھپے لفظوں میں  
مجھ سے آپ کی بات کر چکے تھے میں مرد ہوں اشارہ سمجھ گیا تھا لیکن میرے لئے آپ کی مرضی زیادہ ضروری  
تھی میں نے پوچھی آپ نے انکار کر دیا اور بات ختم ہو گئی میں نے دس دن آپ کا سوگ منایا تھا وہ میری زندگی  
کے بدترین دن تھے لیکن میں آپ پہ بس ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو پانا میرے لئے کسی بھی دور  
میں مشکل نہیں رہا لیکن اگر آپ کو اب بھی مجھ پہ شک ہے تو کسی ایسی جگہ ثبوت ڈھونڈیں جہاں سے کچھ مل  
جائے یہاں ہم بس وقت ضائع کر رہے ہیں میرے پاس وہ آدمی ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہے  
میرا دل گواہی دیتا ہے ایک بار بس ایک بار میرے دل کی گواہی سن لیں آپ کے بابا آنکھیں بند  
کر کے اس سڑک پہ چل سکتے تھے جس پہ عمر انکا ہاتھ تھام کر چلتا ہوا انکی خاطر میرے ساتھ چلیں تاکہ ہم اس  
آدمی تک پہنچیں جس نے واقعی یہ سب کیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

اور اگر تم نے مجھے دھوکا دیا؟

جان سے مار دیجئے گا آپ کو میرا قتل معاف ہے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا  
میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی عمر لیکن بابا کی چوائس پہ کرتی ہوں اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا تو خدا کی قسم میں تمہیں  
جان سے مار دوں گی

جو آپ کا حکم اس نے سینے پہ ہاتھ رکھ لیا تھا

عمر نے سردار کو میٹنگ ختم ہونے کا اشارہ کیا تھا سردار نا سمجھی سے اسے دیکھے گیا  
خیر تھوڑی دیر میں اس نے خواجہ کے ساتھ میٹنگ ختم کر لی اور عمر کے میز کی طرف آ گیا  
اسی وقت انکے میز کے دائیں طرف ایک جینز شرٹ میں ملبوس سترہ اٹھارہ سالہ لڑکی کہنی پہ بیگ ٹنگائے انکی  
بالکل سیدھ میں بیٹھتی دکھائی دی عمر کی اسکی طرف پشت تھی لیکن اس نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا تھا پھر رخ  
پھیر لیا

اسکے لئے لایا ہوں آپ کو عمر نے ہالے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

کیا مطلب ہے؟ میں اس لڑکی کو نہیں جانتی وہ حیران ہوئی تھی

یہ جج صاحب کے کیس کے متعلق ہے کچھ ثبوت ہیں جواب بھی غائب ہیں اس لڑکی کا باپ مجھے وہ ثبوت دے

سکتا ہے لیکن اسے بدلے میں اپنا خاندان چاہئے یہ بچی اپنے باپ سے نفرت کرنے لگی ہے کیونکہ اسکے والد کی

ایک متنازع ویڈیو وائرل ہوئی ہے

## Posted On Kitab Nagri

اس سب میں .. میں کیا کر سکتی ہوں؟ وہ بری طرح بے زار ہوئی تھی  
میں نہیں جانتا .... لیکن آپ کو کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا تاکہ وہ اپنے باپ کو قبول کر لے کسی بھی طرح کچھ بھی کر  
کے اٹھیں ہالے جائیں ...

میں یہ نہیں کر سکتی عمر .. اس نے جیسے عمر کو یقین دلانا چاہا  
کیا آپ چاہتی ہیں کہ اپنے باپ کے مرنے پہ وہ بھی وہی گلٹ محسوس کرے جو آپ انکی آخری بات نہ مان کر کر  
رہی ہیں

حملہ غیر متوقع تھا

عمر رررر ... ہالے کی آنکھوں میں گلابی پن اتر اٹھا

کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ کوئی دوسرا انسان بھی بس اپنے باپ کے ایک گناہ کو نہ معاف کرنے کے غم میں ساری  
زندگی ایک ادھورے پن کے ساتھ گزارے؟ جائیں ہالے پلیز جائیں تاکہ کوئی اور آپ کی طرح گلٹ اور  
اذیت میں نہ ہو جو لوگ کسی کا دل ہلکا کرتے ہیں اللہ انکے دلوں سے بوجھ اتار دیتا ہے جو کسی اور کا غم سنتے ہیں اللہ  
انکی اور زیادہ سننے لگتا ہے اللہ کے سب سے قریب وہ لوگ ہوتے ہیں جو چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرتے رہتے ہیں اور  
یہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں بڑی بڑی جدوجہد مانگتی ہیں ہوا

ہالے بیگ ہاتھ میں پکڑے اٹھی تھی

میں تمہیں اسکے لئے قیامت تک معاف نہیں کروں گی وہ زخمی پن سے کہتی اٹھ گئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

البتہ اسکارخ باہر کی طرف تھا

وہ چلی گئی تو سردار اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا

مجھے وہاں سے کیوں اٹھایا بھائی؟...

کیونکہ میری بیوی نے کہا تھا

اور بٹھایا کیوں تھا؟

کیونکہ میری بیوی نے کہا تھا.. قابل رشک اطمینان سے جواب دیتا وہ سردار کو زہر لگا تھا

اور اگر تمہاری بیوی تمہیں اس رستوران کی چھت سے کودنے کا کہہ دے تو؟

اونہوں وہ ایسا کبھی نہیں کہے گی بھلا اس نے بیوہ تھوڑی ہونا ہے

میں نے تمہارے جیسا زن مرید کہیں نہیں دیکھا

دیکھو گے بھی کیسے میرے بعد وہ سانچہ ہی توڑ دیا گیا تھا میں ون اینڈ اونلی ہوں

کیسے تم بیوی کے اشاروں پہ ناچنے لگے ہو مجھے تو یقین ہی نہیں آتا

بس الحمد للہ کبھی غرور نہیں کیا .

. ویسے بھی شریف آدمی بیوی سے دب کر چلتا ہے اور کمینہ آدمی بیوی کو دبا کر چلتا ہے یہ حدیث ہے

سردار تو جل ہی گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ ماشاء اللہ میری تو آنکھیں بھر آئیں آپ کی اس درجہ شرافت پہ .... بس اب میں کہیں رونہ پڑوں وہ  
جل کر بولا تھا

عمر نے جواب نہیں دیا

ان دونوں کو اسی میز پہ چھوڑ کر ہم اس میز کی طرف چلتے ہیں جہاں ہالے سلطان عمر کے میز سے اٹھنے کے بعد  
اس سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ تقریباً پچیس منٹ بعد آکر بیٹھی تھی  
وہ جیسے ہی اس لڑکی کے سامنے والی کرسی پہ آکر بیٹھی لڑکی غیر آرام دہ سی ہوئی  
ایکجہلی میں یہاں کسی سے ملنے آئی ہوں وہ آتے ہی ہوں گے مناسب نقوش اور باریک سی آواز والی لڑکی کہہ  
اٹھی تھی

میں جانتی ہوں تم عمر حیات سے ملنے آئی ہو میں اسکی بیوی ہوں ہالے سلطان وہ بدقت چہرے پہ مسکراہٹ لاتے  
بول پائی تھی  
عمر سر کہاں ہیں

He was supposed to come

اب کے وہ لڑکی بے چین ہوئی تھی

میں نے اپنا تعارف کروایا جو اب تمہیں اپنا تعارف کروانا چاہیے تھا نہیں ؟

میں اسرا ہوں اسرا سکندر ..

## Posted On Kitab Nagri

عمر سر ہمارے کالج آئے تھے انہوں نے ایک تقریر کی تھی میں تب سے انکی فین ہوں میں انہیں آئیڈل آئز کرتی ہوں .. آج انہوں نے مجھے کال کی تھی وہ مجھ سے ملنا چاہتے تھے وہ کب تک آئیں گے؟ اسرا نے ساری تفصیل کہہ سنائی تھی

وہ تھوڑی دیر تک آجائے گا تب تک میں تمہیں کمپنی دے سکتی ہوں یقین کرو میں بڑی اچھی باتیں کرتی ہوں ہالے اسکی آنکھوں میں دیکھتی پر اعتماد سی کہہ رہی تھی ایسے جیسے شہزادیاں بات کرتی ہیں بغیر ڈرے بغیر جھجھکے بے خوف اور با اعتماد کیا آپ دونوں ساتھ ہیں؟ میرا مطلب ہے

آپ .. نے تو عمر سر پہ اغوا کا الزام لگایا تھا اسرا بولتے ہوئے جھجھکی تھی ہالے کے دل میں کوئی اسے زور سے جکڑ رہا تھا اس شخص کے ذکر سے جتنی نفرت تھی اتنی ہی اسکی اسکی باتیں اسے سننی پڑ رہی تھیں

ہم دونوں میاں بیوی ہیں کل ناراض تھے تو آج ٹھیک اور آج ٹھیک ہیں تو کل پھر ناراض ہو جائیں گے تم اپنی بات کرو تم اپنے باپ سے کیوں نہیں ملتیں؟ ہالے نے بظاہر عام سے لہجے میں سوال کیا تھا لیکن اس نے واضح طور پہ اسرا کا رنگ اڑتے دیکھا پھر اگلے ہی لمحے اسکا چہرہ سرخ ہوا غصے سے بے بسی سے

یہ میرا پرسنل معاملہ ہے میں آپ کو یہ حق ہر گز نہیں دوں گی کہ آپ میرے ذاتیات میں انٹرفیئر کریں

## Posted On Kitab Nagri

اسی وقت ہالے کے دائیں طرف ایک ویٹر مودب سا آکر کھڑا ہوا تھا وہ آرڈر لینے آیا تھا ہالے نے مسکراتے ہوئے آرڈر نوٹ کروایا تھا پھر نرم سی نظروں سے غصے سے بل کھاتی اسرا کو دیکھا

تم نے اپنے انسٹاگرام پہ اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام ہٹا دیا ہے تم نے اپنے پرسنل معاملے کو خود پبلک کیا ہے اب ہر آتا جاتا بات تو کرے گا ناں؟ ہالے نے نرمی سے یاد دہانی کروائی تو اسرا کے گلے میں گلٹی سی ابھر کا معدوم ہوئی

واٹ ایور میں پھر بھی اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ جس کو آپ میرا باپ کہتی ہیں

وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی بیگ اٹھا کر کہنی پہ اٹکایا اور بولنا جاری رکھا

وہ شخص اس قابل نہیں ہے کہ میں اسکا ذکر بھی کروں انہوں نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے میں اس کے لئے انکو

کبھی معاف نہیں کروں گی میرے لئے وہ مر گئے ہیں اسکی آواز آخر میں کانپی تھی غصے سے طیش سے

وہ شخص جس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے تم اس کے لئے انسٹاگرام پہ لوگوں سے لڑتی ہو opss سوری میں نے تمہارے کمنٹس پڑھے تھے

تمہارا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں لیکن تمہارے بیگ میں جو کارڈ ہے وہ اسی شخص کا دیا ہوا ہے اور آج تم اسی کارڈ سے پے کرنے والی ہو

## Posted On Kitab Nagri

وہ اس قابل نہیں ہیں کہ تم انکا ذکر کرو لیکن وہ اس قابل ہیں کہ تم انکا گھٹ کیا ہوا بیگ اپنے ایک اسپیشل ڈنر پہ لے جاؤ؟

اسرا کی حالت ایسی تھی جیسے کسی نے تخی پانی اس کے سر پہ ڈال دیا ہو

تم انکو معاف نہیں کر سکتی لیکن جب تم سولہ سال کی عمر میں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی تھیں

Just for the sake of a bloody adventure

اور تمہارے بوائے فرینڈ نے آدھے راستے میں ہی تمہیں بے ہوش کر کے تمہاری ساری جیولری اور کیش لوٹ

لیا اور تمہیں ایک ویران سڑک پہ چھوڑ کر بھاگ گیا تب انہوں نے تو تمہاری واپسی پہ تمہیں معاف کر دیا تھا؟

اسرا آہستگی سے واپس بیٹھ گئی اسکا رنگ سفید پڑ گیا تھا وہ شل ہو گئی تھی

ہالے نے میز پہ رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے آگے کیا اسرا نے مردہ ہاتھوں سے گلاس تھام لیا اور ایک ہی سانس

میں ساری پانی پی گئی ...

دونوں کے درمیان خاموشی کا ایک لمبہ وقفہ آیا تھوڑی دیر بعد وہ بولی تو اسکی آواز میں رنج تھا

میری اتج میں غلطیاں ہو جاتی ہیں وہ بڑے تھے انکو احتیاط سے کام لینا چاہیے تھا انکو ہمارا سوچنا چاہیے تھا انہوں

نے ہمارے ساتھ بہت غلط کیا

اسکی آنکھیں بھرنے لگی تھی



## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے اپنے ساتھ غلط کیا ساری دنیا ہم پہ تھو تھو کر رہی ہے میری فرینڈز میرا سر کل سب نے مجھے ڈس اون کر دیا ہے میری ماما ڈیپرس ہو گئی ہیں میرا بھائی ڈر گز لینے لگا ہے ہم برباد ہو گئے ہیں اور یہ سب بابا کی وجہ سے ہوا ہے

غلطیاں ہر عمر میں ہوتی ہیں اصل چیز اپنی غلطی کو اون کر کے اسے فکس کرنا یا آئندہ اسے نہ کرنا ہے دنیا کا کیا ہے اسرا یہ ایک مہینہ پہلے تک مجھ پہ تھو تھو کر رہی تھی پھر عمر پہ اور اب تم پہ یہ دنیا تمہارے ساتھ نہیں رہے گی اگر تمہارا باپ مر گیا تو یہ دنیا تمہارے سر پہ ہاتھ نہیں رکھے گی ایسے تو نہ کہیں.. اسرا ہول ہی تو گئی تھی ہالے بولے گئی

تمہارا باپ تمہارے لئے جو کچھ کر سکتا ہے وہ کوئی دنیا نہیں کرے گی کوئی تمہیں پچیس لاکھ کا بیگ گفٹ نہیں کرے گا کوئی تمہیں لاکھوں روپے اڑانے کے لئے نہیں دے گا کوئی تمہاری غلطیوں پہ تمہیں معاف نہیں کرے گا غلطیوں پہ سزا ہر کوئی دیتا ہے ٹوکتا ہر

کوئی ہے بلیم ہر کوئی کرتا ہے معاف بہت کم لوگ کرتے ہیں وہ تمہارا باپ ہے اسرا اس سے غلطی ہوئی ہر انسان سے ہوتی ہے ہم اپنے پیرنٹس کی غلطیوں کو لے کر ٹچی ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر انسان کے لئے اسکے پیرنٹس پر فیکشن کی مثال ہیں جیسے وہ تو بالکل saint ہیں وہ تو فرشتے ہیں ایسا نہیں ہوتا اسرا

## Posted On Kitab Nagri

ہمارے پیرنٹس بھی گوشت پوست کے انسان ہیں انکے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے انکے دل میں بھی نیکی اور بدی کا خیال ہوتا ہے غلطی ان سے بھی ہو سکتی ہے سب کے پیرنٹس اچھے نہیں ہو سکتے جس طرح ساری اولادیں اچھی نہیں ہوتیں اسی طرح کچھ پیرنٹس بھی اچھے نہیں ہوتے

اسرا کی آنکھوں سے آنسو بھل بھل بہنے لگے تھے وہ سر جھکائے روتی گئی ہالے کہے جا رہی تھی کچھ کے پیرنٹس نشہ کرتے ہیں کچھ کے جو اکیلے ہیں کوئی بد زبان ہے تو کوئی ناکام ٹکھٹو لیکن وہ ہمارے پیرنٹس ہیں وہ "ہیں" اور یقین کرو انکا ہونا نعمت ہے جنت ہے اپنے پیرنٹس کھونا آپ کا دل مار دیتا ہے میرا دل مر گیا ہے تم اپنا دل نہ مرنے دو میرے سر پہ ہاتھ رکھنے والا نہیں رہا تم ان ہاتھوں سے محروم نہ ہو میری غلطیوں پہ کوئی مجھے معاف کرنے والا نہیں ہے

میرے گرنے پہ کوئی مجھے اٹھانے والا نہیں ہے تمہارے پاس ہے اور اسے لوگوں کی وجہ سے مت چھوڑو وہ اپنے ازلی قائل کرنے والے لہجے میں کہہ رہی تھی

انہوں نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے میں انکو معاف نہیں کر سکتی۔ وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

تم سولہ سال کی عمر میں گھر سے بھاگ گئیں کیا وہ ہرٹ نہیں ہوئے ہوں گے؟

میری ماما وہ انکو معاف نہیں کریں گی وہ انکو چھوڑ دیں گی ہماری فیملی ٹوٹ جائے گی کچھ باقی نہیں رہے

گاسب ختم ہو جائے گا اب کے اس بچی کی آنکھوں میں خوف تھا اسکا لہجہ اداس تھا

## Posted On Kitab Nagri

میاں بیوی ایک دن اپنا معاملہ درست کر ہی لیتے ہیں وہ آج لڑے ہیں کل ٹھیک ہو جائیں گے جس طرح میں اور عمر جس طرح دنیا کے سارے کپلز تم انکی ٹینشن مت لو تم یہ سوچو کہ تم کیا چاہتی ہو تمہارا دل کیا چاہتا ہے کیا تم اپنے باپ کو کھونا فورڈ کر سکتی ہو کیا تم انکی ایک غلطی پہ انکو معاف کرنے کے بجائے ان سے ہر تعلق توڑ کر انکو وقت سے پہلے مرنے دینا چاہتی ہو؟

ہالے آگے کو ہو کر بیٹھی فکر مندی سے کہہ رہی تھی

اسرا اب بھی متذبذب لگتی تھی اسکے آنسو گرنا بند ہو گئے تھے اب وہ سخت کوفت زدہ تھی سخت غمزدہ تھی اور کچھ کچھ خوف زدہ بھی

میرا فرینڈ سرکل میرا سوشل سرکل سب میرا مذاق اڑائیں گے سب مجھے چھوڑ دیں گے میں ان سب کے گوسپ کا ٹاپک بن جاؤں گی وہ سب مجھ پہ جملے کسیں گے باتیں کریں گے میری مینٹل ہیلتھ ڈیکم ہو جائے گی وہ بے بسی کی آخری حد پہ تھی

ہالے چند لمحہ اسے عجیب سی نظروں سے دیکھتی رہی

اسرا اسکے بولنے کی منتظر رہی اسی وقت ویٹر نے آکر آرڈر سرو کیا کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو سارے میں پھیل گئی تھی پھیلی ہوئی خوشبو اسرا کے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی ساتھ اسکے کانوں سے ہالے کی آواز بھی ٹکرائی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم کن لوگوں کی بات کر رہی ہو اسرا؟.. یہ لوگ کیا یہ لوگ واقعی تمہارے دوست ہیں؟ ان لوگوں کو تم دوست کہتی ہو

وہ تعجب سے کہہ رہی تھی اسرا ایک ٹک اسے سنے گئی

یہ کیسے دوست ہیں جو تمہارا فیملی بیک گراؤنڈ تمہارا سٹیٹس تمہارے ماں باپ کے آپسی جھگڑے اور تمہارے ویک پائنٹ پہ نظر رکھے ہوئے ہیں؟  
یہ کون لوگ ہیں جو تمہیں

As it is

قبول نہیں کر رہے انہوں نے دوستی تم سے کی تھی تمہارے پیرنٹس سے نہیں تمہارے بڑے چھوٹے گھر سے نہیں تمہارے فیملی بیک گراؤنڈ تمہارے سٹیٹس سے نہیں دوست تو آپ کے عیوب ظاہر نہیں کرتے یہ کون لوگ ہیں جو تمہیں اپنی گوسپ کا ٹاپک بنا رہے ہیں؟

تمہاری مینٹل ہیلتھ اگر ان لوگوں کے کچھ کہنے سے متاثر ہو رہی ہے تو تم پہلے ہی ڈیج ہو چکی ہو

اسرا سانس روکے اسکو سننے لگی

دوست کون ہوتا ہے اسرا؟

اسرا کی آنکھوں میں بے اختیار "کون؟ والا تاثر آیا تھا

ہالے کے گئی

## Posted On Kitab Nagri

جو آپ کی خوشی میں خوش ہو جو آپ کے دکھ میں دکھی ہو جس سے بات کرتے ہوئے یہ نہ لگے کہ وہ وہ آپ کے بارے میں کیا سوچے گا جس کے لئے آپ کو خود کو بدلنا نہ پڑے دوستوں کو ایذاٹ از قبول کیا جاتا ہے انکے عیوب انکی اچھائی انکا گناہ انکا ثواب سب قبول کیا جاتا ہے قبول کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے آپ اسے ہمیشہ اندھیرے میں رہنے دیں اگر آپ کو اسکا کوئی کام غلط اسکی کوئی حرکت مشکوک لگے تو اسکی اصلاح کریں محفل میں نہیں اکیلے میں سختی یا رعب سے نہیں نرمی اور محبت سے جو دوست آپ کو آپ کی فیملی کے گناہوں کی وجہ سے چھوڑ رہے ہیں آپ کا مذاق بنا رہے ہیں

کھانا کی خوشبو ہوا میں تحلیل ہو کر ختم ہونے لگی تھی وہ بغیر تاج والی شہزادی بولے گئی

آپ کو چاہئے انکے چھوڑنے سے پہلے آپ انہیں چھوڑ دو یہ مت سوچو کہ اگر یہ چلا گیا تو میرا کیا ہو گا دنیا لوگوں سے بھری پڑی ہے آپ ایک انسان کو اپنی ذات کی بہتری کے لئے چھوڑیں گے اللہ آپ کو کسی اور سے نواز دے گا جو لوگ اپنی عزت کرتے ہیں اللہ ان سے محبت کرتا ہے اللہ تب تک آپ کی مدد نہیں کرتا جب تک آپ نہ چاہیں آپ کا جسم دل سب اللہ کی امانت ہے کسی انسان کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کا دل دکھائے آپ کو تکلیف دے اللہ نہیں چاہتا کہ آپ ٹاکسک لوگوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتے رہیں لیکن جب تک آپ اللہ کی امانت میں خیانت کرتے رہیں گے اپنے جسم کسی کے ہاتھوں اپنے دل کو کسی باتوں سے زخمی کرواتے رہیں گے اللہ آپ کے لئے کچھ نہیں کرے جس دن آپ کے دل دماغ میں ایک ذرا سی بھی محبت اپنی ذات کے لئے آگئی



## Posted On Kitab Nagri

جس دن آپ نے خود کو اذیت سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا اللہ آپ کے لئے ایسے ایسے درکھول دے گا کہ آپ کو اندازہ بھی نہیں ہو گا کن دوستوں کی بات کر رہی ہو تم؟

وہ سب تم سے زیادہ گلٹی ہیں انکے پیرنٹس تمہارے پیرنٹس سے زیادہ مسائل کھڑے کر چکے ہیں

کیا تمہارے دوست جو اد کا باپ تین بار غبن کے کیس میں جیل نہیں جا چکا؟

کیا فرح کی ماں کلب میں جو اکھیلتے ہوئے نہیں پکڑی گئیں؟

کیا احسن کی ماں کے اپنے ہی گارڈ کے ساتھ غلط تعلقات نہیں تھے؟

آپ.. آپ کو کیسے پتہ... آپ کون ہیں؟ وہ پھٹی ہوئی آواز میں بامشکل بول پائی

یہ اہم نہیں ہے بچے اہم یہ ہے کہ جب وہ لوگ اپنے پیرنٹس کو معاف کر کے انکے ساتھ رہ سکتے ہیں تو تم کیوں نہیں؟ اور اگر وہ نہ بھی رہتے تو تم رہو کیونکہ تمہارے والد کو ضرورت ہے تمہاری وہ ساٹھ کی دہائی کر اس کر چکے ہیں اب تم چلنے کے انکی لاٹھی ہو کھلانے کے لئے ہاتھ اور بات کرنے کے لئے انسان کبھی کسی دور میں جب تم بچی تھیں تب انہوں نے یہی سب تمہارے لئے کیا تھا اب تمہیں کرنا چاہیے ماں باپ کا اچھا یا برا ہونا اہم نہیں ہوتا انکا بس "ہونا" اہم ہوتا ہے

وہ بول کر خاموش ہوئی تو جیسے ایک طلسم سا ٹوٹا

وہ کتنا پیارا بولتی تھی سادہ اور نرم

میں انکو سوری نہیں بولوں گی... اسراہار گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ کے خاندان کو آپ کے رشتوں کو سوری اور تھینکیوز کی ضرورت نہیں ہوتی تم بس ان سے nicely بات کر لو اور سب پہلے جیسا ہو جاتا ہے دلوں سے نفرت اور بغض نکال لئے جاتے ہیں بغیر مانگے معافیاں مل جایا کرتی ہیں وہ سادگی سے بولی تو اسرا نے بس سر ہلادیا

ہالے اب مزید اس سے کچھ کہہ رہی تھی لیکن اب ہم یہاں سے اٹھ کر عمر اور سردار کی میز کی طرف جاتے ہیں سردار چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا پھر آگے کو ہوا  
عمر تم ٹھیک نہیں ہو ...

کیوں مجھے کیا ہوا؟ اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے تھے  
تم ایک بار پھر اپنے غم کو پروسیس ہونے نہیں دے رہے مجھے یقین ہے تم نے معراج سلطان کی موت کا غم اپنے اندر پروسیس نہیں کیا تم آخر کب تک خود کو ایسی اذیت دیتے رہو گے؟ یہ سوال کرنے والا کوئی اور ہی تھا سنجیدہ  
فکر مند سا آدمی

رستوران کی زرد بتیاں انکو بولتے ہوئے سنتی گئیں

میں انکی موت پہ رویا تھا ... میرا غم پروسیس ہوا ہے تمہیں کیا میں بے وقوف لگتا ہوں کب کہاں کیا کرنا ہے مجھے سب پتہ ہوتا ہے اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی  
تم نے اس غم سے کتنے عرصے میں ریکوور کیا؟

چند گھنٹے ... وہ فوراً بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سردار نے اسے افسوس سے دیکھا

عمر کیا چند گھنٹے کسی بھی غم کے لئے کافی ہوتے ہیں؟ اللہ نے ہمارے دین میں تین روزہ سوگ کیوں رکھا؟ تاکہ ہم اپنا غم پروسیس کریں چند گھنٹوں میں غم ختم ہو کر انتقام میں نہیں بدلتے تمہارا غم اب بھی غصے کے مرحلے میں ہے تم اب بھی اپنے زخم کو کھرچ رہے ہو تاکہ یہ تازہ رہے اور تمہیں معراج سلطان کی موت نہ بھولے کیا تمہیں یاد ہے فرانک۔سکین نے کیا کہا تھا

A man that studeith his revenge keeps his own wounds green

(ایک آدمی جو اپنے انتقام کا مطالعہ کرتا ہے وہ اپنے ہی زخموں کو ہر ارکھتا ہے)

تم اپنے انتقام کو پلان نہیں کر رہے رہے تم اپنا انتقام کو جنون بناتے جا رہے ہو اور جب انتقام جنون بن جائے تو سہی غلط نہیں دکھتا انتقام کے اس چکر میں آخر میں تم اپنی روح مار دو گے تم بھی ان لوگوں جیسے ہو جاؤ گے اور یاد رکھو جسموں کے قتل کی سزا ہوتی ہے دیت ہوتی ہے اور کبھی کبھی معافی بھی لیکن روحوں کے قتل میں نہ دیت ہوتی ہے نہ معافی نہ سزا بس ایک لمبی نہ ختم ہونے والی ازیت ہوتی ہے تم خود کو ازیت کیوں دینا چاہتے ہو؟ وہ بے حد فکر مندی سے کہہ رہا تھا

عمر جھلا گیا تھا

تو کیا کروں ہاں بتاؤ مجھے عورتوں کی طرح روتار ہوں یا پھر نامردوں کی طرح معاف کر دوں؟ اللہ نے مجھے دوبارو دیئے ہیں میں ان ہی بازوؤں سے انکا گلہ دباؤں گا میں ان ہی بازوؤں سے انہیں قبروں میں اتاروں گا جیسے میں نے

## Posted On Kitab Nagri

جج صاحب کو اتارا تھا میں اپنے زخم ہرے رہنے دینا چاہتا ہوں اگر میں غم کو رو دیا تو یہ ہلکا ہو جائے گا اگر میں نے دل پہ پڑی بھاری سل ہٹادی تو بوجھ ختم ہو جائے گا اور عمر حیات معاف کر دے گا میں نرم نہیں پڑنا چاہتا جنگی آنکھیں جتنا روتی ہیں انکے دل اتنے ہی نرم ہوتے جاتے ہیں اور میں اپنا دل سخت رکھنا چاہتا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ میں انہیں معاف کر دوں تو یہ ہر گز نہیں ہو گا وہ آنکھوں میں غصہ لئے دے دے لہجے میں بولا تھا

سردار نے چند لمحے اسکا چہرہ دیکھا پھر کہنا شروع کیا

میں نہیں جانتا وہ لوگ کون ہیں میں یہ بھی نہیں جانتا چاہتا کہ انہوں نے کیا کیا کیسے کیا کیوں کیا مجھے اس بات سے بھی فرق نہیں پڑتا کہ تم انکے ساتھ کیا کرو گے چاہے انہیں قبر میں اتاروا انکے ٹکڑے کرو یا انکی لاشوں کو چوراہے پہ لٹکا دو مجھے فرق نہیں پڑتا

پھر آخر تم چاہتے کیا ہو ... عمر جیسے بے زار ہو گیا تھا

عمر حیات ... میں عمر حیات کی روح کو بچانا چاہتا ہوں

عمر کے اوپر جیسے کسی نے ٹھنڈہ پانی ڈال دیا تھا

وہ جم گیا

انتقام کے اس چکر میں کتنے لوگ مریں گے مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن میں عمر حیات کی روح کو نہیں مرنے دے سکتا تمہارا جسم مر جائے میں تمہاری قبر پہ جا کر رولوں گا لیکن تمہارا کھوکھلا وجود مجھے نہیں چاہئے میں

## Posted On Kitab Nagri

صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے غم کو پروسیس کرو تاکہ تمہاری روح مرنے سے بچ جائے تاکہ اسے غم ہو اسے تکلیف ہو اسے خوشی وہ ہر احساس کو محسوس کرے اپنے دل سے اس بھاری سل کو ہٹاؤ تاکہ تم گرو کر سکو انتقام اگر تمہارے دشمن کو مارتا ہے تو انتقام کا جنون تمہاری روح مار دیتا ہے وہ کہہ رہا تھا اور عمر سن رہا تھا

غم بہت پوڈیو ہوتا ہے اسے وقت چاہیے ہوتا ہے اسے سپیس چاہیے اسے تمہارا ساتھ چاہیے ہوتا ہے اسے تم سے بات کرنی ہوتی ہے اگر تم اسے وہ نہیں دو گے تو غم

Grace less ex

بن جائے گا ڈرائے گا ہانٹ کرے گا ذلیل کرے گا تمہارے دل کو تکلیف دے گا باتیں سنائے گا لوگوں کے سامنے تمہیں ایکسپوز کرے گا تم نہیں جانتے یہ غم کیسے انسان کو نگل جاتا ہے یہ تمہاری ساری شخصیت مسح کر دے گا یہ آہستہ آہستہ تمہاری روح سے انسانیت ختم کرے گا.....

کوئی بھی غم کسی کی انسانیت کیسے ختم کر سکتا ہے واٹ نان سینس؟ عمر نے اسکو ٹوکا تھا

سردار کو برا نہیں لگا وہ عمر کے ان رویوں کا عادی تھا

ہر وقت غم میں رہنے والا انسان مایوس ہو جاتا ہے اور مایوس انسان کسی دوسرے غمگین یا پریشان انسان کو اچھا مشورہ یا تسلی نہیں دے سکتا کیا یہ انسانیت کے ساتھ نا انصافی نہیں ہے؟



## Posted On Kitab Nagri

مسلسل غم میں رہنے والا انسان کسی اور کے غم کو غم سمجھتا ہی نہیں اگر کوئی اسے اپنا غم سنائے اپنی تکلیف کہے تو آپ کو ہمیشہ یہی لگتا ہے کہ اس سے زیادہ بڑا غم تو میرا ہے لیکن دیکھو میں پھر بھی کیسے مضبوط کھڑا ہوں میں کیسے سروائیو کر رہا ہوں یہ تو ڈرامہ کر رہا ہے یہ تو کمزور انسان ہے کسی انسان کا غم جب آپ کو غم ہی نہ لگے اسکے آنسو اداکاری لگیں اسکا درد بے کار لگے تو آپ کیسے انسان ہوئے؟ جس انسان کو دوسرے انسان کا غم اداکاری لگے تو ایسا انسان انسان نہیں مٹی کا بجتا ٹھیکر ہی ہوتا ہے اور اس دنیا میں مٹی کے بجتے ٹھیکرے بہت ہیں انسان بہت کم ہیں

تم عمر تم انسان ہو اور میں تمہیں اس جنون میں انسانیت کھونے نہیں دے سکتا تم میرے بھائی ہو یا ر آخر میں اس نے جیسے منت کی تھی

غم کو کیسے پروسیس کرتے ہیں...؟ کافی دیر کی خاموشی کے بعد عمر نے خود کو کہتے سنا

سردار آگے کو ہوا عمر کے جھکے ہوئے چہرے کو دیکھا پھر کہنا شروع کیا

غم کبھی ختم نہیں ہوتا یہ بات یاد رکھنا آپ کے دل میں غم ہے تو وہ رہے گا ہمیشہ رہے گا

مجھے سب... عمر اسکی بات کاٹ کر کچھ بولنے لگا تھا جب سردار نے اسکو گھورا عمر نے دونوں ہاتھ سرینڈر کرنے والے انداز میں اٹھائے تھے

اپنے دوستوں سے کوئی سیریس یا سبق آموز بات کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہوتا ہے آج سردار کو اندازہ ہو گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

غم کو ختم نہیں پروسیس کیا جاتا ہے سب سے پہلے اپنے غم کو رو رو نے سے اچھی چیز بنی ہی نہیں جب آپ روتے نہیں ہیں تو آپ کے دل پہ بوجھ پڑتا جاتا ہے دل ہمارے جسم کا سب سے اہم پرزہ ہے جب تک وہ اداس رہے گا سارا جسم اداس ہو گا وہ تھک جائے گا تو سارا جسم تھک جائے گا وہ بھاری ہو گا تو جیسے ساری دنیا سے جی اچاٹ ہو جائے گا دل سارے جسم کو آپریٹ کرتا ہے اور جب وہ خود ہی ایک جگہ اٹک جائے گا تو جسم کو کیا خاک چلائے گا؟

دل کیسے ہلکا ہوتا ہے؟ کسی سے غم کہہ دینے سے یا پھر رو لینے سے اور جب دل ہلکا ہوتا جاتا ہے تو جسم ایسے کھل جاتا ہے جیسے کوئی نئی کوئیل اور جب دل کھلتا ہے تو جسم کے باقی سارے پرزوں کو ایک تحکم سے اپنے کام سنبھال لینے کو کہتا ہے پھر چاہے کوئی عضو کام کرنا چاہے یا نہیں اسے کام کرنا ہوتا ہلکے دل والے جسم کا دماغ زیادہ تیز کام کرتا ہے

دوسرا اپنے غم کو وقت دیں ایک دن یا ایک گھنٹہ میں غم پروسیس نہیں کرتا اسے جتنا وقت دیں گے وہ اتنی جلدی پروسیس کرے گا یہ مت سوچیں کہ آپ کمزور ہیں آپ کا غم زیادہ وقت کیوں لے رہا ہے اسے اب بس کر دینی چاہیے نہیں غم کو تب تک وقت دیں جب تک وہ آپ کی آنکھیں نم کرتا رہتا ہے جس دن کسی غم پہ آپ کی آنکھیں نم ہونا بند ہو گئیں اس دن غم کی کوئی اوقات نہیں رہتی اور غم غیرت مندی سے آپ کے دل سے ڈیرہ اٹھا کر کہیں اور نکل جائے گا

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اور عمر آنکھیں سکیڑے اسکو سننے گیا

## Posted On Kitab Nagri

تیسرا اس نے انگلی پہ گنا آپ کے قریبی لوگ آپ کے دوست آپ کے عزیز آپ کے بہن بھائی جس کے ساتھ بھی آپ کفر ٹیبل ہوں اس سے "کہیں" کہنا بہت اچھا ہوتا ہے یہ دل پہ لگے زخم کے لئے دوا کا کام کرتا ہے جیسے جیسے آپ کہتے جائیں گے دل کے زخم ٹھیک ہوتے جائیں گے کہنے سے ڈریں مت جب آپ پہلی بار کہیں گے تو آواز بھرا جائے گی آنکھیں آنسو بہائیں گی دوسری بار کہیں گے تو آپ کی آواز بھرائے گی نہیں آپ بس دکھی ہوں گے رفتہ رفتہ دکھ بھی تحلیل ہوتا جائے گا جیسے جیسے آپ کہیں گے آپ کا دل تندرست ہوتا جائے گا یہ مت سوچیں کہ میں کیوں کہوں میں تو مضبوط ہوں اگر ایسا ہوتا تو اللہ تمہیں خاندان دوست رشتے یہ سب کیوں دیتا؟

وہ سانس لینے کو رکھتا تھا پھر کہنا جاری رکھا

اگر ایسا ہوتا تو خاندان اور رشتے یہ سب کچھ صرف کمزور لوگوں کو ملتا مضبوط لوگوں کو کیا دیواروں سے سر پٹخنے کے لئے بھیجا گیا ہے؟ ہر انسان کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی جگہ کمزور ہے اسے لوگ چاہیے ہوتے ہیں اور جس دن وہ لوگوں سے کہنا شروع کرتا ہے غم نروٹھی محبوبہ کی طرح ناراض ہو جاتا ہے میں نے کہا نہ غم پوزیو ہے وہ آپ کے ساتھ کسی کو برداشت نہیں کرتا اور جب وہ آپ کے ساتھ کسی کو دیکھ لے تو سب سے پہلے آپ کو اذیت دیتا ہے آپ کے ذہن میں بار بار تکلیف دہ باتیں تازہ کر دیتا ہے اگلی بار وہ آپ کو ڈراتا ہے آپ کے رازوں کے کھلنے کے خوف سے وہ آپ کو آپ کے لوگوں سے بدزن کرتا ہے آپ سے بار بار یہی کہتا ہے "کیا ہو کہ اگر اس آدمی نے تمہارے غم کے اشتہار سارے شہر میں لگا دیے کیا ہو کہ تمہارا راز دار تمہیں بے پردہ کر دے؟" اگر

## Posted On Kitab Nagri

آپ نے یہاں غم کو ہر اکرا ایک بار پھر اپنی بات کہہ سنائی تو وہ غصہ ہو جاتا ہے وہ آپ کے اندر سے روٹھ جاتا ہے اسکی پوزیشن یہ بات برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ آپ اسے شیر کر وہ آپ کے ساتھ کسی ساتھی کو نہیں دیکھ سکتا وہ آپ کو گراہو اما یوس ٹوٹا ہوا دیکھنا چاہتا ہے اور جس دن ایسا نہیں ہوا وہ آپ کو ہانٹ کر نایبند کر دے گا اور اسکا پروسیس پورا ہو جائے گا مجھے امید ہے عمر تم میری بات کو سمجھو گے

وہ اپنی بات ختم کر چکا تھا

لیکن ہم کیسے اپنی بات ہر کسی سے کہہ دیں؟ راز کھلنے کا ڈر تو رہتا ہے ناں عمر نے سوال کیا تھا کس نے کہا ہے کہ ہر کسی سے کہو اپنا غم صرف اسی سے کہو جو سننے کے لائق ہو جہاں آپ کو راز کے کھلنے کا خوف نہ ہو جو باوقار ہو

اور ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کوئی شخص باوقار ہے یا نہیں؟

سمپل ... آپ اپنے سرکل میں ایسا آدمی ڈھونڈو جس نے کبھی آپ کے ساتھ کسی دوسرے کی ذاتی بات شیر نہ کی ہو وہ بھی یہ کہہ کر کہ "یار دیکھو اس نے مجھے منع کیا ہے لیکن میں پھر بھی تمہیں بتا رہا ہوں"

ایسے لوگ بہت برے رازدار ہوتے ہیں بلکہ ایسے لوگ رازدار ہوتے ہی نہیں یاد رکھو جو کسی دوسرے کی ذاتی بات اسکے منع کرنے کے باوجود آپ کو بتا سکتا ہے

وہ آپ کی باتیں بھی چھپائے گا نہیں

## Posted On Kitab Nagri

اور اگر اس کی نیت بری نہ ہو میرا مطلب ہے اسے اس تیسرے انسان کو کوئی مشورہ دینا ہو اسی لئے وہ آپ سے شیز کر رہا ہو تو؟ وہ ایسے محو ہو کر پوچھ رہا تھا کہ سردار اسے دیکھے گیا

اس صورت میں اسے دو کام کرنے چاہیے پہلا وہ بہت کوشش کرے کہ اپنی طرف سے کوئی معقول مشورہ دے اور دوم اگر بہت مجبوری میں وہ آپ سے بات کر بھی رہا ہے تو اس تیسرے انسان کا نام مخفی رکھے اور کسی بھی صورت آپ کو اس تیسرے انسان کا نام پتہ نہ بتائے وہ آپ سے اس طرح مشورہ مانگے کہ "میرا ایک جاننے والا ہے اسکے ساتھ یہ مسئلہ ہے تم اپنے ذہانت کے مطابق کوئی مشورہ دو" وہ بول کر خاموش ہوا تو عمر نے بس سر ہلا دیا

... وہ بس خاموش بیٹھا رہا

تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا موبائل اٹھایا تھا اور ایک نمبر پر کال کرنے لگا پھر رک گیا نمبر ایڈٹ کے خانے میں گیا انگلی سے کاٹنے کا بٹن دبا کر ہارون شاہد کا نام کا ٹاٹا اب اسکی انگلیوں نے ایک نیا نام لکھا سر مسی بلا .. نمبر سیو کیا اور کال کرنے کے لئے اٹھ گیا

کال جارہی تھی ... تھوڑی دیر بعد پک بھی کر لی گئی

ہیلو .. ہارون کی آواز بوجھل تھی

ہاں ہارون ایک کام ہے تم سے کر لو گے؟ وہ بات کرتے ہوئے میز سے اٹھ گیا تھا ایسے کہ اسرا اسکو دیکھ نہ سکے

کیا کام ہے؟ .. اور میں تمہارا کام کیوں کرنے لگا؟ اسکی آواز میں برہمی نہیں تھی بس تکان تھی



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے فون کان سے ہٹا کر فون کو گھورا تھا جیسے اپنی نظروں سے اسے سالم نگل لینا چاہتا ہو  
یہ میرے لئے ہے اور میں تمہیں اسکے بدلے فیور دوں گا اب جلدی بولو کر سکتے ہو؟

ہارون نے گہری سانس لی تھی

بولو...؟

کسی کو سمجھانا ہے کہ اپنی عاشقی کے چکر میں اپنی زندگی برباد نہ کرے میرے سمجھانے کا سٹائل ذرا الگ ہے اسی  
لئے تم جاؤ میں تمہیں اسکی تصویر اور باقی ڈیٹیلز بھیج دیتا ہوں کل شام تک اس سے مل لینا اوکے؟ وہ یقین دہانی

چاہ رہا تھا

ہالے سے کیوں نہیں کہتے وہ مجھ سے زیادہ اچھے طریقے سے بات کر سکتی ہے اسکی ٹانگ پاور سے واقف نہیں ہو

کیا؟ وہ اب بھی نیم رضامند تھا

Kitab Nagri

عمر نے دانت کچکچائے تھے

جس سے بات کرنی ہے وہ تینیس سال کا لڑکا ہے ڈرگ ایڈکٹ اور شرابی کل شام تم اس سے نائٹ کلب میں

ملنے والے ہو کیا اب بھی تم اپنی پہلے والی بات پہ قائم ہو؟ عمر کے سنجیدہ انداز پہ ہارون کے جبرے کی رگیں تک

تن گئیں موبائل پہ اسکی گرفت سخت ہو گئی

میں.. کل وقت پہ.. پہنچ جاؤں۔ گا چبا چبا کر الفاظ ادا کئے اور فون بند کر دیا

راشی پولیس والا ہنہ

## Posted On Kitab Nagri

بڑبڑاہٹ واضح تھی

وہ تینوں گول چکر دار ذینوں سے اترتے ہوئے نیچے جا رہے تھے ایسے کہ ہالے درمیان میں تھی عمر آگے اور سردار انکے پیچھے دفعتاً ہالے ٹھٹھک کر رکی تھی عمر آگے تھا سو اس نے نوٹ نہیں کیا سردار اسکی نظروں کے ارتکاز میں دیکھے گیا سامنے ایک شاہانہ طرز کی میز سچی تھی آس پاس کھڑے مودب بیرے انواع اقسام کے کھانوں سے سچی میز دوپرو فیشنل قسم کے فوٹو گرافرز لیکن کیا ہالے یہ سب دیکھ کر رکی تھی؟

اونہوں وہ اس میز کے گرد بیٹھے اپنے خاندان کو دیکھ کر رکی تھی  
کیمرے کی فلش میں چمکتا سفیر اور مہرماہ کا پرنٹ کیل

حسن کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے شمس سلطان فروا کی کسی بات پہ اداس سی مسکراہٹ والی حسینہ سلطان

اور سربراہی کر سی پہ اداس سے بیٹھے ہوئے یوسف سلطان ہالے کے دل کو جیسے دھکا لگا تھا وہ سب اسکا خاندان تھے جھوٹے کرپٹ قاتل جیسے بھی تھے لیکن اس نے اپنی آدھی زندگی انہی لوگوں کے ساتھ گزاری تھی ہر

## Posted On Kitab Nagri

ایک سے اسے محبت ملی تھی مان ملا تھا سوائے فروا کے اور ان سب لوگوں کے درمیان اسے کبھی فروا کی ناپسندیدگی کھلی ہی نہیں

بھابی چل کر سلام دعا کر لیتے ہیں اپ کی فیملی ہے ایسے اچھا نہیں لگتا  
سردار کی نظریں اب بھی میز پر جمی تھیں

وہ حقیقت سے بے خبر تھا اسی وقت عمر نے مڑ کر دیکھا تو ہالے کو اپنی جگہ منجمد پایا اس نے ایک نظر اسکی نظروں کی سیدھ میں دیکھا اور پھر گہری سانس بھرتا سیڑھیاں چڑھتا اسکے قریب آنے لگا  
یہ سارے تھوڑی دیر پہلے تک ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھ رہے تھے  
اس نے ہالے کے پاس کھڑے ہو کر بولنا شروع کیا

سلطان منزل سے الگ الگ گاڑیوں میں آئے ہیں یہاں یہ کھوکھلی مسکراہٹ بس ان کیمرؤں کو دکھانے کے لئے ہے

انسٹاگرام کی آئیڈیل فیملی بننے کے لئے ہے شمس چاہتا ہے کہ لوگ معراج سلطان کی موت کو چھوڑاںکی پیپی فیملی کے تذکرے کریں وہ دکھانا چاہ رہا ہے کہ کتنا عظیم انسان ہے وہ اور کیسے اسکے مرحوم بھائی کی بیوہ اور اسکا بیٹا شمس کے گھر میں ایک بہترین زندگی گزار رہے ہیں آج انکا ٹویٹر اور انسٹاگرام دیکھئے گا کچھ اس قسم کے ہیش ٹیگز ہوں گے

## Posted On Kitab Nagri

#Miss you meraj sultan

# Better together

#Unbreakable bound

وہ طنزیہ سا کہہ رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی بلکہ شاید نہیں سن رہی تھی وہ بغیر پلک جھپکے سامنے والی میز کو دیکھ رہی تھی

اسکی ماں اور اسکا بھائی دونوں حقیقت سے بے خبر تھے اور کتنے خوش تھے کیوں اللہ نے اسے خبر دے کر اسکا سکون چھین لیا تھا؟

اسکا جی چاہ رہا تھا شمس کا منہ نوچ لے یا پھر کم از کم ان چھری کانٹوں سے کھانا کھاتے اسکے ہاتھ کاٹ دے یا پھر یہی چھری ابھی کے ابھی اسکی گردن پہ پھیر دے لیکن وہ ان سب میں سے کچھ نہیں کر سکتی تھی کیسی بے بسی تھی؟

www.kitabnagri.com

کیسا دکھ تھا

اسکی ماں اپنے شوہر کے قاتل کے ساتھ اور اسکا بھائی اپنے باپ کے قاتل کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

ویسے آپ کی اماں عدت میں نہیں ہیں؟

وہ یقیناً انکی یہاں موجودگی کی بات کر رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے چند لمحہ انکو دیکھتی رہی پھر ہلکی آواز میں بولنے لگی

امیر ہونے کا ایک ہی نقصان ہوتا ہے ہم لبر ہونے کے چکر میں بے حیا ہوتے جاتے ہیں اسکے لہجے میں یاسیت سی تھی

خیر

آپ نے اب مزید انکو دیکھتے رہنا ہے یا ہم چلیں دیر ہو رہی ہے  
عمر کی کوفت زدہ آواز پہ اس نے مڑ کر دیکھا تھا

وہ سخت بے زار اور عجلت میں لگتا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔



Posted On Kitab Nagri  
Fb/Pg/Kitab Nagri  
knofficial9@gmail.com  
whatsapp \_ 0335 7500595

ہالے ایک آخری بے بسی اور نفرت بھری نظر ان پہ ڈال کر آگے بڑھ گئی تھی  
سردار ہونقوں کی طرح عمر کو دیکھ رہا تھا  
بھائی یہ سب کیا ہے؟۔

بعد میں بتاؤں گا ابھی وقت نہیں ہے وہ بیزار سا کہتا آگے بڑھ گیا  
گاڑی گھر کی جانب رواں تھی ہالے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی  
آپ کہتی ہیں آپ کو یقین نہیں ہے کہ کوئی خدا ہے بھی یا نہیں اور آج آپ نے اسرا سے جو باتیں کیں وہ سب  
کیا تھیں؟ آپ نے اللہ کے بارے میں کتنی پیاری باتیں کہیں میں تو سن کر حیران تھا  
وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بول رہا تھا  
ہالے ایک پل کو جیسے ٹھہر گئی  
جس ذات کو ماننے سے وہ انکاری تھی وہ اسکے بارے میں اچھی باتیں کیسے کر سکتی ہے؟۔  
تمہیں کیسے پتہ میں نے کیا باتیں کیں؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر مسکرایا تھا

امیر بیوی ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے اسکے پاس مہنگے گیجٹس ہوتے ہیں اور ان مہنگے گیجٹس کا ایک فائدہ ہوتا ہے کہ آپ انہیں چوری کر کے اپنے کام میں استعمال کر سکتے ہو وہ مسکراہٹ دبائے محض سا کہہ رہا تھا

ہالے نے مڑ کر اسکو دیکھا تھا

کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں نے اس لڑکی کی ڈیٹیلز کہاں سے حاصل کیں اسکے دوست اور فیملی کے بارے میں مجھے کیسے پتہ چلا؟۔۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

عمر نے کندھے اچکائے تھے ظاہر ہے آپ جب پچیس منٹ کے لئے باہر گئی تھیں تو آپ اسکے پچیس سالوں کی ڈیٹیلز لے آئی ہوں گی لیل نے آپ کو ہیلپ آؤٹ کیا ہو گا!

ہمم سہی کہہ رہے ہو لیل نے ہی کیا لیکن ہیلپ نہیں اس نے میرا کام کیا اور اس پچیس منٹ کے لئے اس نے مجھ سے پچیس ہزار چارج کیے میرا بینک اکاؤنٹ تو پتہ ہے ناں صبح تک پورے پچیس ہزار میرے اکاؤنٹ میں

ڈلوادینا ورنہ امیر بیوی ہونے کے مزید فوائد میں تمہارے گوش گزار کر دوں گی

وہ ٹھنڈے لہجے میں کہہ کر رخ موڑ گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں اسکو پچیس روپے بھی نہ دیتا اس فضول کام کے لئے اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں کوئی امیر آدمی نہیں ہوں میں ایک معمولی سا گورنمنٹ ملازم ہوں آپ اگر میرا کام کر رہی تھیں تو میری استطاعت تو دیکھ لیتیں اب کہاں سے لاؤں گا میں اتنے پیسے؟

وہ سخت کبیدہ خاطر لگ رہا تھا

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا اسی وقت اپنے گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے انکو سامنے ایک اور گاڑی کھڑی نظر آئی اور گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ایک گرے آنکھوں والا لڑکا بھی نظر آیا عمر کے تاثرات اسکو دیکھ کر سنجیدہ ہو گئے تھے

وہ گاڑی سے نیچے اتر آیا ہالے بھی گہری سانس بھرتی اسکے پیچھے ہی اتری تھی صبح سفیر پھر سلطان منزل کے مکین اور اب ہارون شاید انہوں نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ آج ہالے کو سکون سے نہیں رہنے دینا

ہارون انکو دیکھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا انکے قریب آکر رکا تھا

دیکھو ہارون مجھے یہ بات بالکل نہیں پسند کہ تم آئے دن اس طرح سڑک پہ کھڑے ہو کر میری بیوی سے بات کرو یہ سامنے میرا گھر ہے جو بھی بات کرنی ہے اندر جا کر کرو آئی سمجھ اگلی بار میں یہ سب برداشت نہیں کروں گا لوگ ہزار باتیں کرتے ہیں دھیان رکھنا

وہ سخت لہجے میں کہتا واپس اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اور ہارون نے اسکی گاڑی کو اپنی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہوتے دیکھا

وہ چلا گیا تو ہارون نے ہتھیلی کی بند مٹھی ہالے کی جانب بڑھائی جسے اس نے نظر انداز کر دیا

وہ بازو سینے پیٹے کھڑی رہی سٹریٹ پولز کی روشنی میں اسکا چہرہ دمک رہا تھا جبکہ ہارون کا چہرہ اندھیرے میں تھا

بات کرنی ہے... وہ ہلکی آواز میں بولا تھا

ہالے نے اسکو سامنے کھڑا دیکھ اپنے دل کو ٹٹولا تھا جیسے آج صبح سفیر کے لئے

کیا وہ اس شخص سے نفرت کر سکتی تھی کیا وہ اس شخص کا زندگی سے چلے جانا افورڈ کر سکتی تھی کیا یہ شخص اسکو

چھوڑ سکتا تھا کیا ہالے اس شخص کو چھوڑ سکتی تھی؟

دل نے جو جواب دیا تھا اس پہ ہالے کو بے اختیار ہارون شاہد سے خوف محسوس ہوا

وہ دل میں اپنی جگہ بنانا جانتا تھا

اسی وقت اسکی آنکھوں کے آگے ایک اور منظر ابھرا تھا

ایئر پورٹ پہ کھڑی ہالے اور اسکی بند مٹھی سے اپنی بند مٹھی ٹکراتا ہارون شاہد

مت جاؤ کہتی ہالے اور سفری بیگ کندھے پہ ڈالے جاتا ہوا ہارون

اسکے بعد ٹوٹے پھوٹے منظر دو سیاہ نقاب پوش آنکھیں گاڑی کی ڈیگی تھپڑ ذلت رسوائی

کون عمر حیات؟؟

کیا تم کوئی مذاق کر رہی ہو اور بسسس۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی

اسکے چہرے پہ زمانے بھر کی سختی چھا گئی

ہم دونوں کے درمیان کوئی ایسا تعلق نہیں ہے جو ہمیں بات کرنی پڑے وہ رکھائی سے کہہ کر آگے بڑھنے لگی

جب ہارون نے اسکو پکارا

ہالے ہمیں بات کرنی چاہیے یہ بہت ضروری ہے تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی

ہالے پوری کی پوری اسکی جانب مڑی تھی

تیز نظروں سے اسکو گھورا

مجھے لگا تھا تم باوقار ہو گئے ہو مجھے لگا تھا تم بدل گئے ہو لیکن تم وہیں ہو ہارون تم نہیں بدلے میرے ایک بار

تمہیں اپنی زندگی سے نکالنے پہ تمہیں نکل جانا چاہیے تھا لیکن تم ہر روز آ جاتے ہو کیا تم اپنی عزت نہیں کرتے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے وہاں وار کیا تھا جہاں سب سے زیادہ درد ہوتا ہے

بھلا کہاں؟ کسی کی کمزوری پہ

ہارون کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا وہ اسی طرح پرسکون کھڑا رہا

میں باوقار ہوں ہالے اسی لئے تمہیں منانے آیا ہوں اگر نہ ہوتا تو اپنی غلطی کو اون کرنے کے بجائے تمہیں

تمہارے قصور گنوانے لگ جاتا



## Posted On Kitab Nagri

وہ دو قدم مزید آگے آیا

میں اگر باوقار نہ ہوتا تو تم سے تعلق جوڑنے کی بجائے تمہیں اکیلا چھوڑ دیتا اپنی غلطیوں کی معافی مانگنا اور انکو اون کرنا باوقار لوگوں کا کام ہوتا ہے اپنے دوستوں کو مشکل میں تنہا نہ چھوڑنا باوقار لوگوں کا کام ہوتا ہے ایک طرف کی کہانی سن کر سزا دینا کہاں کا انصاف ہے ہالے تم مجھے بھی تو سنو میری حالت بھی تو سمجھو وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

نہ مجھے کچھ سنا ہے نہ کہنا ہے تم نے جو بھی کیا سہی غلط مجھے نہیں پتہ بس مجھے تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا ہارون میری زندگی سے چلے جاؤ

ہارون نے اسکو تاسف سے دیکھا تھا

تم نہیں بدلی ہالے مجھے لگا تھا تمہارے غم نے تمہیں بدلا ہو گا لیکن تم آج بھی ویسی ہی ہو جس نے تمہیں تکلیف دی جس نے تمہیں ہرٹ کیا اسے بغیر کچھ کہے اسے چھوڑ دینے والی تم آخر کب تک ایسی رہو گی آخر کب تک لوگوں کو انکے قصور بتائے بغیر ان سے الگ ہوتی رہو گی اور پھر یہ سوچو گی کہ وہ تمہیں سمجھیں ہالے سانس روکے اسکو سنے گئی

## Posted On Kitab Nagri

کوئی تمہارے بولے بغیر نہیں سمجھے گا یہاں سب انسان ہیں کوئی خدا نہیں ہے اگر کسی نے تمہیں دکھ دیا ہے تو بولو یا اسکو بتاؤ کہ اس نے تمہارے ساتھ یہ کیا اور اب تم اسے چھوڑ رہی ہو لڑ کر چیخ کر چلا کر نہیں میچور طریقے سے بات کر کے دلیل اور ثبوت دے کر

اس طرح اپنے دل میں باتیں رکھتی رہو گی تو کبھی خوش نہیں رہ سکو گی  
تم مجھے اپنی زندگی سے نکال دو گی میں چلا جاؤں گا لیکن صرف تمہاری ضد کی وجہ سے نہیں تمہارے پاس کوئی وجہ ہونی چاہیے لاؤ وہ وجہ اور میں چلا جاتا ہوں  
وہ ہالے کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا

میں تمہارا دوست ہوں ہالے مجھ سے بات کرو غلطی ہوئی ہے تو مجھے بتاؤ مجھ میں معافی مانگ رہا ہوں تو معاف کر دو یا میں ہمیشہ تمہارے لئے آؤں گا میں تم پہ گواہ نہیں کر سکتا ساری دنیا بھی اگر تمہیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد ہو واحد آدمی ہو گا جو تمہارے ساتھ ہو گا میرا یقین کرو  
تم نہیں تھے ہارون... وہ عجیب سے لہجے میں کہتی آگے آئی تھی

آنکھوں میں ہلکی سی نمی چمکی تھی  
جب ہالے کو تمہاری ضرورت تھی تب تم نہیں تھے  
اسکی آواز بلند ہوئی

جب ساری دنیا نے مجھے چھوڑ دیا تم تب بھی نہیں تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ غرائی تھی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہوئی تھیں

جب اس رات میں اغوا ہوئی تم تب بھی نہیں تھے جب میں ساری رات اسکی گاڑی کی ڈگی میں پڑی رہی تم نہیں تھے

اسکے لہجے میں دل زخمی کرتا دکھ تھا

اس دن جب سفیر نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تم نہیں تھے چچی نے مجھے گھر سے نکالا تم نہیں تھے میں نے تم سے کہا سب سچ بتاؤ

تم نے نہیں بتایا

آنسو نہ جانے کہاں سے آکر اسکے گالوں پہ پھسلنے لگے  
میں نے ہر لمحہ ہر منٹ تمہیں یاد کیا لیکن تم نہیں تھے

ہارون بس اسکو دیکھے گیا سنے گیا  
www.kitabnagri.com

جب میں اس سڑک پہ بیٹھی رو رہی تھی ہنس رہی تھی میرا دل پھٹ رہا تھا تم تب بھی نہیں تھے

جب بابا نے میرا نکاح اس عمر سے کروادیا تم تب بھی میرے پاس نہیں تھے

اور پھر جب... وہ رکی حلق میں کچھ اٹکا وہ ان الفاظ کو ادا نہیں کر سکتی تھی کوئی بھی اولاد نہیں کر سکتی

جب بابا.. مر گئے.. وہ تکلیف سے بولی

## Posted On Kitab Nagri

بابا مر گئے ہارون اور تم تب بھی نہیں تھے اس ہسپتال کے ٹھنڈے فرش پہ ہالے سلطان اکیلی تھی کیونکہ اگر ہالے کے ساتھ ہارون نہ ہو تو وہ اکیلی ہوتی ہے

تم نہیں تھے ہارون تم تب بھی نہیں تھے

وہ رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی

اور اگر تم تب نہیں تھے تو اب مجھے ساری زندگی کے لئے نہیں چاہیے ہو

اچانک اسکے آنسو گرنا بند ہو گئے تھے اسکے لہجے میں سختی در آئی تھی

تم کہتے ہو میں شکایات نہیں کرتی میں خود کو تکلیف دینے والوں کو بغیر بات کیے بغیر انکا قصور بتائے چھوڑ دیتی

ہوں میں تمہیں بتاؤں ہارون میں ایسا کیوں کرتی ہوں؟

ہارون خاموش کھڑا رہا وہ بولنے نہیں آیا تھا وہ سننے آیا تھا

شکایتوں کی عزت ہوتی ہے مقام ہوتا ہے وقعت ہوتی ہے انہیں ہر جگہ ہر کسی سے نہیں کیا جاتا ورنہ انکا مقام ختم

www.kitabnagri.com

ہو جاتا ہے عزت دو کوڑی کی رہ جاتی ہے

تم کہتے ہو میں لوگوں کو انکا قصور بتائے بغیر ان سے الگ ہو جاتی ہوں میں بتاؤں میں ایسا کیوں کرتی ہوں؟

وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ اسکے قریب کھڑی پوچھ رہی تھی

ہارون کا سر بے اختیار اثبات میں ہلا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں ان لوگوں سے دور ہو جاتی ہوں جنہیں میں دل سے نکال دیتی ہوں اور کیا دل سے نکلے ہوئے لوگوں کو انکے قصور بتائے جاتے ہیں؟

اس نے سوال کیا تھا یا پھر نہیں کیا تھا وہ بولے گئی

نہیں ہارون دل سے نکلے ہوئے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے چارپائی پہ پڑی ہوئی لاش کیا تم نے کبھی کسی لاش کو اسکا قصور بتایا ہے؟

جس طرح ہر چیز کی ایکسپائری ڈیٹ ہوتی ہے اسی طرح تعلقات کی بھی ایکسپائری ڈیٹس ہوتی ہیں ایکسپائرڈ چیزوں کو اگر لگایا تو جسم خراب ہوگا کھایا تو گلہ اسی طرح ایکسپائرڈ تعلقات کے ساتھ رہو گے تو دل خراب ہوگا زندگی خراب ہوگی

ہمارا تعلق لاش بن گیا ہے ہارون اب شکوہ شکایات سننا بولنا ہنسنا رونا یہ سب ختم ہو گیا میں ہمارے تعلق کے جنازے پہ رو چکی اب تم بھی رو لو کیونکہ اب مجھے تمہاری ضرورت نہیں اب مجھے کسی کی ضرورت نہیں مجھے اکیلا چھوڑ دو

دو ٹوک فیصلہ کن لہجہ

ہارون نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا سٹریٹ پولز کی روشنی میں دمکتا اسکا چہرہ دیکھا اور پھر کہنا شروع کیا لوگ الگ ہو جاتے ہیں مر جاتے ہیں بچھڑ جاتے ہیں کھو جاتے ہیں لیکن ان سے جڑا ہمارا تعلق وہ کبھی ختم نہیں ہوتا



## Posted On Kitab Nagri

کیا تم نے لاش کے ساتھ بیٹھے لوگوں کو دیکھا ہے وہ لاش کو ڈس اون نہیں کرتے وہ لاش کے ساتھ بھی اپنا تعلق ختم نہیں کرتے انکو اس وقت بھی لاش کا بھائی بہن باپ دوست انہی قسم کے ٹائٹلز کے ساتھ پکارا جاتا ہے کبھی سنا ہے کہ مرنے کے بعد تعلق بھی مر گیا؟

نہیں ہالے تعلق نہیں مرا کرتے نہ ایکسپائر ڈھوتے ہیں ان کے درمیان فاصلے آجاتے ہیں بدگمانیاں آجاتی ہیں لیکن وہ ختم نہیں ہوتے میں بتاؤں کیوں؟

ہالے لب بھیچے کھڑی رہی کچھ نہیں بولی ہارون خود ہی بولنے لگا کیونکہ چیزیں لوگ بناتے ہیں وہ ختم ہو سکتی ہیں ایکسپائر ڈھو سکتی ہیں لیکن تعلقات ہمیں اللہ نے دیئے ہیں وہ ختم نہیں ہوتے بس ان میں فاصلہ آجاتا ہے

میں تمہارا دوست ہوں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا

ہاں ایک وقت تھا جب میں تمہارے پاس نہیں تھا کیونکہ وہ میرا وقت تھا اس وقت ہارون کو ہارون کی زیادہ

www.kitabnagri.com

ضرورت تھی

دوستوں کو مشکل میں ساتھ ہونا چاہیے یہ اصل دوست کی پہچان ہے لیکن ایک دوست آپ کی ہر مشکل میں ہر وقت آپ کے ساتھ نہیں ہو سکتا کوئی سفر کوئی موت کوئی مجبوری ہوتی ہے جو اڑے آجاتی ہے

وہ مدھم لہجے میں کہتا ہالے کو کوئی اور ہی ہارون شاہد لگا

## Posted On Kitab Nagri

جب ہمارے یہاں کوئی شادی کوئی موت واقع ہو جاتی ہے تو ہمارے بیرون ملک مقیم رشتے دار یا دوست نہیں آ پاتے وہ کبھی ہفتہ بعد کبھی مہینہ تو کبھی سال بعد آتے ہیں مبارک باد دیتے ہیں پر سادیتے ہیں کیا ہم قبول نہیں کرتے؟ .. کیا ہم انہیں دھکا مار کر نکال دیتے ہیں؟ نہیں ہالے ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ صرف انسان ہیں اور انسان اللہ کی زمین پہ کب کہاں ہوں گے یہ خدا طے کرتا ہے انسان اس معاملے میں بے بس ہوتا ہے جس طرح میں تھا یہ بخت تھا ہالے تمہیں یہ سب اکیلے جھیلنا تھا اللہ تمہیں آزماتا تھا یہ تمہارے بقا کی جنگ تھی میں کسی اور شہر کسی اور جگہ پہ اپنے بقا کے لئے لڑ رہا تھا ہم دوست ہیں ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہیے اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں گا تو تم غلط ہو دوست کے اکیلا چھوڑ دو کہنے پہ اسے چھوڑ نہیں دیتے بلکہ اسکے پاس بیٹھ کر اسکے "سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں" تک بیٹھنا ہوتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تم چاہو یا نہ چاہو میں ہر دفع تمہارے لئے آؤں گا کیونکہ ہارون شاہد کو گاڑی سے ٹیک لگا کر تمہارا انتظار کرنے کی عادت ہے خیال رکھنا میں پھر آؤں گا وہ بول کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا

ہالے خاموش نظروں سے اسکو جاتا دیکھتی رہی

کیا یہ وہی ہارون شاہد تھا؟

ان سٹریٹ پولز کی روشنیوں سے دور ملگجے سے اندھیرے والے قبرستان میں چلتے ہیں جہاں عمر حیات ٹانگوں کو سمیٹے اداس آنکھیں معراج سلطان کی قبر پہ جمائے بیٹھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ دیر قبل والا عمر حیات نہیں تھا اسکی آنکھوں میں زمانے بھر کا دکھ تھا

چہرے پہ اذیت کے تاثرات رقم تھے

آئی مس یو.... کافی دیر بعد وہ ہلکی آواز سے بولا

آپ کو کم وزٹ کرنے کے لئے سوری

میں سارا دن یہاں آنے کا انتظار کرتا ہوں کتنا ظلم ہے ناں؟ اپنے کسی عزیز سے ملنے کے لئے قبرستان آنا جہاں

آپ کو پتہ ہے کہ صرف آپ بولیں گے کوئی جواب نہیں آئے گا

بہت یاد کرتا ہوں آپ کو بہت زیادہ میرے لئے آپ سب سے اہم تھے کبھی پتہ ہی نہیں چلا میرے لئے آپ

اتنے ضروری تھے کبھی اندازہ ہی نہیں ہوا....

بہت یاد کرتا ہوں آپ کو بہت زیادہ وہ رک رک کر بول رہا تھا

ساری دنیا کے پاس بات کرنے کو کئی لوگ ہوں گے انکو ایک کے جانے سے فرق نہیں پڑتا ہو گا لیکن میں

میرے لئے تو سارا خاندان مر گیا... بات کرنے کو کوئی رہا ہی نہیں

بہت اکیلا ہو گیا ہوں میں

وہ بول کر خاموش ہو گیا جیسے بولنے کو کچھ رہا ہی نہ ہو کافی دیر کی خاموشی کے بعد پھر بے بسی سے کہنا شروع کیا

جن لوگوں نے آپ کو قتل کیا انکو میرا سوچنا چاہیے تھا انکو دیکھنا چاہئے تھا کہ میرا کیا ہو گا

مجھ سے بات کون کرے گا مجھے کالز کون کرے گا میری کالز پک کون کرے گا؟..

## Posted On Kitab Nagri

اگر وہ لوگ اپنے حسد اپنے شر پہ قابو پالیتے تو آپ قتل نہ ہوتے

وہ رکاتھا پھر بے زاری سے ہاتھ جھلایا

اب یہ مت کہے گا کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے میں مانتا ہوں لیکن قتل انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے

موت طے ہوتی ہے لیکن قتل نہیں قتل آخری وقت تک طے نہیں ہوتا اسے ہم طے کرتے ہیں ہمارے اندر کا شر اور حسد ہم سے قتل کرواتا ہے

لوگ کہتے ہیں قتل کی تین وجوہات ہوتی ہیں

زن! زر!! مین

اس نے انگلیوں پہ گنوا یا تھا

وہ رکاتھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں کہتا ہوں قتل کی ایک ہی وجہ ہوتی ہے حسد..

کسی کے زر کسی کی زن تو کسی کی زمین سے

شر ہر انسان کے اندر ہوتا ہے کسی کے اندر تھوڑا کسی کے اندر زیادہ جو کہتا ہے نہیں ہوتا دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا

ہوتا ہے شر مومن میں بھی ہوتا ہے اور گناہگار میں بھی

## Posted On Kitab Nagri

اصل مومن وہ نہیں ہوتا جس کے اندر گناہ کا خیال ہی نہ آئے جس نے کبھی گناہ کے بارے میں سوچا بھی نہ ہو جو کبھی برا رہا ہی نہ ہو

سہی کہہ رہا ہوں ناں؟ اس نے جیسے تائید چاہی تھی  
پھر جواب نہ ملنے پہ خود ہی بولنے لگ گیا

مومن وہ ہوتا ہے جس کو گناہ کا خیال آئے تو جھٹک دے اور اگر غلطی سے گناہ ہو گیا تو دوبارہ توبہ کر کے اصلاح کر لے جو اپنے گناہ کو اون کرے ہمیں تو مومن بننے کا حکم تھا ہم کیسے گناہ گار بن گئے؟  
کیا کسی کو حق پہنچتا تھا کہ آپ کو مجھ سے چھین لے کیا کسی کو حق پہنچتا تھا کہ اس طرح بے بس کر کے آپ کو مار دے۔؟ کیا کسی کو حق تھا کہ مجھ سے میرا واحد خاندان چھین لے؟  
اسکی آواز میں نمی گھل گئی

میں اب بھی انتظار کرتا ہوں کہ آپ کبھی مجھے کال کریں گے جانتا ہوں نہ ممکن ہے  
اب بھی لگتا ہے آپ مجھے جواب دیں گے نہیں دے سکتے لیکن میں کیا کروں آپ بتائیں کیا میرے جیسا بے بس انسان کوئی ہو سکتا ہے؟

اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا لیکن مجال ہے جو اس نے ایک قطرہ بھی گرنے دیا ہو  
مجھے لگتا ہے میں وہ بچا ہوں جسے اسکے والدین بیچ چوراہے پہ چھوڑ کر چلے گئے ہوں اور وہ بچہ اب تک اسی چوراہے  
پہ کھڑا ہے اپنے ماں باپ کی واپسی کا منتظر یا پھر کسی ایسے انسان کا منتظر جو اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر لے جائے گا



## Posted On Kitab Nagri

وہ شدید اذیت میں لگتا تھا

کبھی کبھی لگتا ہے

یہ انتقام یہ بدلہ یہ سب کر کے بھی مجھے کیا حاصل ہو گا؟

آپ تو واپس نہیں آئیں گے

میں تو اکیلا ہی رہ جاؤں گا یہ لوگ مر جائیں کھپ جائیں لیکن میں معراج سلطان کو تو واپس نہیں لا سکتا میرا دل

دوبارہ جڑ نہیں سکتا

ہالے کو اسکا خاندان ملے گا اسکا بھائی اسکی ماں اسکی بہن لیکن عمر کے لئے کون ہو گا؟

وہ ذرا دیر کو پھر سے خاموش ہو گیا

لیکن میں پھر بھی کسی کو معاف نہیں کروں گا

Kitab Nagri

میں ایک ایک کو مار دوں گا

میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا جنہوں نے آپ کو مجھ سے دور کیا میں ان سے انکا خاندان دور کر دوں گا...

وہ خاموش ہو گیا اسکو خاموش دیکھ ہو ایسے بھی خاموش ہو گئیں پھر اسکے کان کے قریب آ کر کچھ بولنے کی

فرمائش کی

وہ ذرا سا مسکرایا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو پتہ ہے وہ سرمئی بلاہر روز آجاتا ہے نہ وہ دل کا برا ہے نہ اسکی نظر بری ہے لیکن پھر بھی برا لگتا ہے بلکل زہر جیسا

اس نے کڑوا سامنہ بنایا

پھر یکدم رک گیا یکدم کچھ یاد آیا

اسکی آواز میں سختی در آئی تھی

آپ کو پتہ ہے آپ نے میرے ساتھ کتنا برا کیا ہے..... میں آپ کو کبھی بھی اسکے لئے معاف نہیں کروں گا  
آپ نے میرے دل میں رحم ڈال دیا اب مجھے اپنے دشمنوں پہ رحم آتا ہے انکے خاندان ان کے بچوں پہ رحم آتا ہے کیوں آتا ہے؟

وہ جیسے بے بس ہو گیا تھا

انتقام کے چکر میں بچے عورتیں بوڑھے سب پیلے جاتے لیکن مجھ سے یہ نہیں ہو پا رہا میں چاہتا ہوں کسی کا خاندان کسی کا بچہ بیچ میں نہ آئے سزا صرف مجرم کو ملے میں کیوں ایسا چاہتا ہوں کیوں؟؟؟

میں کمزور نہیں پڑنا چاہتا میرے دل کا رحم مجھے کمزور کر رہا ہے آپ نے کیوں کیا ایسا آپ نے میرے دل میں رحم کیوں ڈالا؟ میں انتقام کو جنون بنانا چاہتا ہوں بچے بوڑھے عورتیں خاندان جو بھی بیچ میں آئے سب کو ختم کر دینا چاہتا ہوں لیکن میں جیسے بے بس ہو گیا ہوں میں نہیں کر پا رہا آپ نے ظلم کیا ہے مجھے ظالم بھیڑیا رہنے دیتے لیکن آپ نے مجھے انسان بنا دیا مجھے انسان نہیں بننا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ خاموش ہوا تو فضا میں بھی خاموش ہو گئیں عمر کے غم میں نوحہ پڑھتی خاموش بین کرنے لگیں  
دس سال پہلے اس آدمی کو بینٹوں سے مارتے وقت میرے دل میں رحم نہیں تھا اس شیف کی ہڈی پسلی توڑتے  
وقت مجھے ترس نہیں آیا تھا اس ٹیوٹر کو مارتے وقت مجھے ذرا برابر رحم نہیں محسوس ہوا تھا تو اب کیوں مجھے برہان  
کے آنسو نہیں دیکھے جاتے؟

کیوں سکندر شاہ کا خاندان توڑنے کے بعد میرے دل سے سکون اٹھ گیا ہے میں ایسا نہیں تھا میں ایسا نہیں تھا  
اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لی تھیں شاید وہ دس سال پیچھے جانا چاہتا تھا  
جہاں سے عمر کے اندر کے انسانیت کا سفر شروع ہوا تھا لیکن درحقیقت وہ اس قبر میں لیٹے آدمی کو اپنے سامنے  
دیکھنا چاہتا تھا

قبرستان کی ساکت فضاؤں نے بھی آنکھیں بند کر لی تھیں شاید وہ بھی عمر کے ساتھ ایک اچھے وقت میں جانا  
چاہتی تھیں جہاں اگر مسائل ہوتے تھے تو حل کرنے والا بھی ہوتا تھا  
عمر حیات کو ہیون میں کام کرتے تین ماہ سے زیادہ ہو گئے تھے وہ بچوں سے مانوس نہ سہی انکو "برداشت" کر سکتا  
تھا

اٹھارہ سالہ عمر حیات سوتے بچوں پہ ایک آخری نظر ڈالنے آیا تھا ترتیب سے رکھے بیڈز اور اپنے سوئے ہوئے  
بچے عمر کی نظروں نے اسکیں کیا اور جانے کو مڑا جب اسے ایک آہٹ محسوس ہوئی اس نے مڑ کر دیکھا دیوار

## Posted On Kitab Nagri

کے ساتھ رکھے ایک بیڈ پہ کوئی آٹھ سالہ بچی آنکھیں میچے ہوئے تھی شاید وہ دکھانا چاہ رہی تھی کہ وہ "سو" رہی ہے

نورے میں تمھیں دیکھ چکا ہوں خاموشی سے سو جاؤ۔۔ عمر اپنی جگہ سے پکارا تھا پھر کیا تھا وہ جو سونے کی اداکاری کر رہی تھی پٹ سے آنکھیں کھولے اٹھ بیٹھی

وہ آٹھ سالہ نورے تھی سانولا بھرے بھرے گالوں والا چہرہ ہلکے گھنگھریالے بال بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اور سب سے بڑی اسکی زبان جس سے عمر عاجز تھا وہ بولتی تھی اور بہت بولتی تھی باقی بچوں کی طرح نہ عمر سے ڈرتی نہ کتراتی بلکہ کمر پہ ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح اس سے اپنی ہر بات منوالیتی تھی نہ جانے کیوں لیکن عمر کو اس پہ غصہ نہیں آتا تھا

وہ بس اسے برداشت کرتا تھا

اس وقت بھی وہ بغیر آواز کئے بیڈ سے اتر آئی پھول دار فراک کو دونوں انگلیوں کی نوک سے پکڑ رکھا تھا عمر چہرے پہ بے زاری طاری کئے اسکو اپنے پاس آتے دیکھے گیا اسکے قریب آکر اس نے ایک اپنے چھوٹے

چھوٹے ہاتھوں سے عمر کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور آگے بڑھنے لگی یہ ایک اشارہ تھا کہ یہاں سے چلو

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا وہ اس بچی پہ غصہ نہیں کرتا تھا آتا ہی نہیں تھا

راہداری سے گزر کر بڑے سے لان میں آکر اس نے عمر کا ہاتھ چھوڑ دیا اور خود نیچے گھاس پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ

گئی عمر کو ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا

## Posted On Kitab Nagri

وہ خود کو بے زار ظاہر کر تا بیٹھ گیا

اب کیا مسئلہ ہے تمہیں کیوں لائی ہو مجھے؟ اس نے لہجے کو بے زار بنانا چاہا

نورے نے تاسف سے سر ہلایا تھا

میں تمہیں کریکٹ کرنا چاہتی ہوں تم دن بہ دن بہت بگڑتے جا رہے ہو وہ راز داری سے کہنے لگی

عمر کے تو مانو پتنگے ہی لگ گئے

اب تم کریکٹ کرو گی مجھے؟ ہاں؟ اور میں تم سے بڑا ہوں آپ کہو آئی سمجھ

ہوا کے دوش پہ سانولی بچی کے بال اڑنے لگے تھے اسکی آنکھوں میں ناپسندیدگی در آئی تھی

یہی یہی تمہاری.... وہ بولتے بولتے رکی عمر کی گھورتی نظروں کو دیکھا پھر دونوں ہاتھ سرینڈر کرنے کے انداز

میں اٹھالئے یہی آپ کی بری عادت ہے غصہ آپ غصہ بہت کرتے ہیں پتہ ہے ہمارے پیرنٹس نہیں ہیں جب

کوئی ڈانٹے تو ہم کس کو بتائیں گے؟

اور وہ جو تم لوگ میری جان عذاب میں ڈال دیتے ہو اسکا کیا ہاں؟

اللہ رے... کیا کروں آپ کا ہم تو بچے ہیں ناں تنگ تو کریں گے آپ تو بڑے ہو آپ کو پتہ ہے جب آپ نے

اس دن آنا کو ڈانٹا تو وہ کتنا روئی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ اسکا دل کر رہا ہے وہ اپنے بابا کے ساتھ انکی گریو (قبر) میں

جا کر سو جائے

عمر سن ہو گیا نورے کہے گئی



## Posted On Kitab Nagri

اور پتہ ہے جب تم نے علی کو ڈانٹا وہ کہہ رہا تھا جیسے اسکے پیرنٹس جل گئے وہ خود کو بھی اسی طرح جلا لے گا تاکہ آئندہ تمہاری ڈانٹ نہ کھانی پڑے میں نے کہاناں ہمارے پیرنٹس نہیں ہیں ہمیں زیادہ ہرٹ ہوتا ہے وہ ہاتھ ہلا ہلا کر بات کرتی تھی اسکے لہجے میں گاڑھی انگریزی کا عنصر تھا مم میرا یہ مقصد نہیں تھا... اسکے حلق سے پھنسی ہوئی سی آواز نکلی میں جانتی ہوں جانتی ہوں تمہارا یہ مقصد نہیں تھا تم اچھے ہو تم

Saint devil ہو

وہ رکی عمر کی سوالیہ نظروں میں دیکھا یہ نام ہم نے تمہیں دیا ہے ہم سب نے ایک میٹنگ کی تھی اس میں ہم سب نے مل کر تمہیں یہ نام دیا تم برے نہیں ہو ہم جانتے ہیں

تم نے ہمارے کھانے کے لئے کس طرح شیف سے فائٹ کی تھی ہم سب کو کتنا اچھا لگا تھا (ہیون میں شیف کے فرائض سرانجام دینے والا آدمی بچوں کے لئے لایا جانے والا سارا گوشت باہر سے ہی کہیں اور بھیج دیا کرتا تھا اور بچوں کو دال سبزی پہ ٹر خادیتا تھا یہ بات جب عمر کو معلوم ہوئی تو کیا ہوا کیا مجھے یہ بتانا چاہئے؟)

نورے کہے جارہی تھی اور عمر اسکے پاس بیٹھا اسکو سن رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم نے ہمارے چاکلیٹ سمری کے لئے بھی تو ووٹ دیا تھا اور سب سے بڑی بات تم نے اس ٹیوٹر کو بھی مار کر بھگا دیا وہی..

وہ اسکے پاس جھکی آواز آہستہ کر لی

وہ جس کے بیڈ ٹچر ہم سب کو پسند نہیں تھے بس اسی دن ہم سب نے ایک میٹنگ رکھی اور اس میں تمہارا نام

Saint devil

رکھ دیا اس نے گویا بات ختم کر دی

عمر مسکرایا تھا

ڈیول سینٹ نہیں ہوتے یا تو اچھائی ہوتی ہے یا برائی ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں ہوتا پاگل۔ اس نے نورے

کے سر پہ ہلکی سی چپت لگائی تھی

نورے نے خفگی سے اسکو دیکھا تھا

بال نہ خراب کرو میرے اچھا

اب آپ مجھ سے وعدہ کریں آپ کسی بچے کو نہیں ڈانٹیں گے سب سے پیار محبت سے رہیں گے کیونکہ میں نہیں

چاہتی کہ کوئی میرے جانے کے بعد اگر کوئی میٹنگ ہو تو کوئی آپ کا نام صرف

Devil

رکھ دے اچھا نہیں لگے گا مجھے وہ مایوس ہوئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اور تم کہاں جا رہی ہو  
نورے ایک پل کور کی تھی  
میں مرنے والی ہوں اس نے عمر کے سر پہ دھماکہ کیا تھا  
کیا بکواس ہے یہ وہ غصہ ہوا تھا  
آپ کو معراج بابا نے بتایا نہیں ہے جب کوئی بات کرتا ہے تو بیچ میں نہیں ٹوکتے اس نے خفگی سے ٹوکا تھا پھر کہنا  
جاری رکھا ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ میں مرنے والی ہوں مجھے کینسر ہے  
عمر سانس روکے اسکو سننے گیا  
آپ نے دیکھا نہیں ہے معراج بابا ہر ویک مجھے بڑے والے ہسپتال لے جاتے ہیں اور میں اسکول سے بھی کتنی  
ایبسٹنٹ رہنے لگی ہوں میرے سر میں کتنا درد رہنے لگا ہے ڈونٹ ٹیل می آپ نہیں جانتے؟ .. وہ منہ پہ ہاتھ  
رکھے حیران ہوئی تھی  
عمر نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تھا  
وہ مر نہیں سکتی نہیں وہ نہیں مر سکتی جس بچی پہ وہ چاہ کر بھی غصہ نہیں کر پاتا جس کی باتیں اسکو ہنسنے پہ مجبور کرتی  
تھیں جو اسکی ہر غلطی پہ اسکو کریکٹ کرنے آ جاتی تھی وہ مر نہیں سکتی اور وہ اپنے مرنے کی بات اتنی آسانی سے  
کر بھی کیسے سکتی ہے

تمہیں ڈر نہیں لگتا؟ ... مرنے سے ڈر نہیں لگتا؟ کافی دیر بعد وہ بدقت انگریزی میں بول پایا

## Posted On Kitab Nagri

It is the most scary thing ever

اس نے جہر جہری لی تھی

مجھے یہ سوچ کر نیند بھی نہیں آتی کہ جب میں قبر میں چلی جاؤں گی اور میرے اوپر مٹی ڈال دیں گے تو میرا دم نہیں گھٹے گا؟... وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی عمر کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا

وہ اسے کہہ نہیں سکا کہ موت دم گھٹنے کا ہی نام ہے وہ اسے نہیں کہہ سکا کہ ساری اذیت بس زندگی تک ہے موت کے بعد تو کوئی تکلیف نہیں ہے وہ نہیں کہہ سکا وہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی

تمہارا علاج کیوں نہیں ہو رہا تم اب تک یہاں کیوں ہو؟

نورے نے کندھے اچکائے تھے

nd no money means no treatment No parents means no money a

www.kitabnagri.com

وہ نارمل لہجے میں بول گئی عمر کو یکدم گھٹن کا احساس ہوا

ان دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی چھا گئی

کیا تم جینا چاہتی ہو؟ عمر نے اسکو دیکھے بغیر کافی دیر بعد پوچھا تھا

نورے بے اختیار رونے لگ گئی تھی عمر نے اسکو روکا نہیں اسکی آنکھوں سے آنسو پھسل پھسل کر اسکے چہرے کو

بھگور رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

میں نہیں مرنا چاہتی... وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی

کیوں؟.. وہ نہ جانے کیا سننا چاہتا تھا

کیوں کہ میں ایک اچھی پائلٹ بننا چاہتی ہوں

کیا مطلب..؟؟

جس پلین میں میرے ماما اور بابا آرہے تھے اس کے انجن میں ایشوز تھے لیکن پائلٹ اور اسکی ٹیم نے اپن منمائی کی وہ براپائلٹ تھا اور اسکی ٹیم اس سے زیادہ بری تھی میں ایک اچھی پائلٹ بنوں گی تاکہ جب کوئی بچہ ایئر پورٹ پہ اپنے پیرنٹس کو ریسیو کرنے جائے تو اسکے پیرنٹس جلے ہوئے نہ ہوں اسکے پیرنٹس مرے ہوئے نہ ہوں اور کسی کو بھی یہاں ایسے یتیم خانوں میں نہ رہنا پڑے کیونکہ یہاں سب کچھ ہے بس پیرنٹس نہیں ہیں وہ بری طرح روتے ہوئے شستہ انگریزی میں کہہ رہی تھی عمر کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا

دو سال پہلے ہم امریکا میں رہتے تھے ہم یہاں اپنے گرینڈ فادر سے ملنے آئے تھے اور یہاں آتے وقت میرے بابا اور ماما جس پلین میں تھے وہ کریش ہو گیا میں چاچو کے ساتھ دوسرے پلین میں تھی ہم بچ گئے لیکن پھر چاچو اور انکی فیملی نے مجھے ڈس اون کر دیا کیونکہ میں بیمار ہوں کیا میرے پیرنٹس مجھے ڈس اون کرتے؟

روتے روتے اسکی ناک اور چہرہ سرخ پڑ گیا تھا

میں سٹر ونگ ہوں سہ لیتی ہوں لیکن پلینز تم دوسرے بچوں کو نہ ڈانٹا کرو ہمارے پیرنٹس نہیں ہیں ہمیں زیادہ

ہرٹ ہوتا ہے



## Posted On Kitab Nagri

عمر بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا تھا اب اس کا دم گھٹنے لگا تھا  
نورے اسکے ساتھ اٹھی تھی اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں

Saint devil

اگر میں مر جاؤں تو پلینز رات کو میری قبر پہ مجھے وزٹ کرنے ضرور آنا مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے تم آؤ گے  
ناں؟۔ وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو اسکے چہرے پہ جمائے گردن اونچی کیے پوچھ رہی تھی  
عمر نے جواب نہیں دیا اس نے بس خود سے سوال کیا کیا وہ اس بچی کو مرنے دے سکتا تھا جسکو devils میں  
saintness دکھتی تھی؟

اور پھر وہ رکنا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے بڑھ گیا اس کا رخ معراج سلطان کے آفس کی جانب تھا  
لکڑی کا بڑا سادہ دروازہ پار کرتا وہ اندر داخل ہوا تو معراج سلطان اپنے آفس کی پاور سیٹ پہ بیٹھے کسی فائل کا مطالعہ  
کر رہے تھے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا جو انگی سے اشارہ کر کر کے فائل کے مین پوائنٹس انکو بتا رہا تھا  
ویسے تو مجھے شک تھا لیکن آج یقین ہو گیا تم ضرور کسی جنگل سے بھاگے ہوئے بد تہزیب لو مبرہو تمہیں کسی نے  
دروازہ ناک کرنا نہیں سکھایا؟ وہ نوار کو دیکھ کر طنزیہ بولے تھے

البتہ اسکو دیکھ کر آنکھیں چمک اٹھی تھیں

انکے ساتھ کھڑے آدمی نے اپنی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹہ تھا

عمر چہرے پہ ہاتھ پھیرتا مرے قدموں سے چلتا انکے سامنے رکھی کرسی پہ دھم سے آکر گر سا گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کافی دیر تک معراج سلطان اسکے کسی جوابی حملے کے منتظر رہے لیکن کوئی جواب نہ پا کر جیسے بد مزہ ہو گئے  
اب کچھ بول بھی چکو تم میری بیوی نہیں ہو جس کے بولنے کا انتظار کرتا رہوں اور کوفت بھی نہ ہو ایک اور وار  
لیکن مقابل کی جانب سے ہنوز خاموشی

اسکا چہرہ سفید تھا جیسے جسم سے سارا خون نچڑ گیا ہو

بلیو بیلٹ کی نورے.... اسے.. اسکو کینسر ہے نا؟؟؟؟

آپ نے مجھے نہیں بتایا بلکہ آپ نے اسکا علاج کیوں نہیں کروایا؟؟؟ اسے اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی  
اسکے ماتھے پہ پسینے کے ننھے ننھے قطرے واضح تھے

معراج سلطان نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسا یا اپنی سیاہ آنکھوں کو عمر کے  
پریشان اور گھبرائے ہوئے چہرے پہ مرکوز کیا اور کہنا شروع کیا

دس لاکھ.. دس لاکھ اسکی سرجری کا خرچہ ہے اسکے علاوہ اسکی دوائیاں ہسپتال کے بلز انکا تو کوئی حساب ہی نہیں  
اور اسکے بچنے کے چانسز صرف اور صرف پچیس فیصد ہیں میں پھر بھی اس پہ انویسٹ کروں گا کیونکہ وہ میری بچی  
ہے لیکن اب تم میری دوسری بات سنو

گرین بیلٹ کی الیشا کے جگر کا آپریشن کروانا ہے اور یلو بیلٹ کے فہد کا کڈنی ٹرانسپلانٹ کروانا ہے وہ بھی اس ماہ  
کے آخر میں اور انکے بچنے کے چانسز بھی اسی سے نوے فیصد ہیں میرے پاس جو رقم جو ڈونیشنز تھے وہ ہسپتال

## Posted On Kitab Nagri

کی مشینری پہ لگ گئے اور کچھ اسکول کی کنسٹرکشن پہ اب میرے ہاتھ خالی ہیں تم بتاؤ میں کیا کروں اور کیسے اس بچی کا علاج کرواؤں؟

آپ کہیں بات کریں کسی سے مزید فنڈز لیں اپنی کمپنی سے کوئی فنڈز لائیں کچھ تو کریں یا وہ لوگ آپ کے بچے ہیں.. وہ مارے بے بسی کے چلایا تھا

یہاں ڈیڑھ ہزار بچے ہیں اور ان سب کی ولدیت میں میرا ہی نام آتا ہے ان ڈیڑھ ہزار بچوں میں اسی بچے بیمار ہیں مجھے بتاؤ عمر میں کون سے بچے کو عزیز رکھوں اور کس بچے کو مرنے دوں؟

آپ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کچھ کریں کوئی راستہ تو ہو گا ناں آپ اپنی کمپنی سے کوئی فنڈ دے دیں کسی ڈونر کو اپروچ کریں وہ بچی مر جائے گی میں اسے مرنے نہیں دے سکتا

اور تم صرف اس ایک بچی کو کیوں مرنے نہیں دینا چاہتے؟ ان کا لہجہ ٹھنڈہ تھا

عمر بے اختیار دھیمپڑا اس نے نظریں معراج کے چہرے سے ہٹالی تھیں اب وہ سامنے دیوار پہ لگی عربی کیلکولر افی دیکھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

وہ بہت الگ ہے بہت زیادہ اسے مرنا نہیں چاہئے وہ مر گئی تو اس دنیا کا بہت نقصان ہو گا وہ ایسی بچی ہے جسکو

devils

میں saintness دکھتی ہے میں اسے مرنے نہیں دے سکتا اسکی آواز ہلکی تھی بے حد ہلکی

تو بچا لو اسے.. معراج نے فوراً حل پیش کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں میں کیسے میں کیا کر سکتا ہوں؟ اسکی آنکھوں میں نہ سمجھی اتری تھی

تمہارے بینک اکاؤنٹ میں بارہ لاکھ روپے ہیں عمر کیا تم بارہ لاکھ میں سے دس لاکھ اس بچی کے لئے نہیں دے سکتے جسکو devils میں saintness دکھتی ہے؟ کیا تمہارے لئے پیسا کسی انسانی جان سے زیادہ اہم ہے؟ انکے

انداز میں چیلنج تھا

عمر اپنی جگہ جم گیا تھا

وہ رقم میرا فیوچر ہے میری پڑھائی میری سیکورٹی مجھے آگے جا کر بہت کچھ کرنا ہے مہنگا کالج بھاری فیسوں والے کوچنگز اپنی vehical میں یہ سب کچھ کیسے کروں گا میں نہیں دے سکتا یہ رقم آپ سمجھنے کی کوشش کریں تو پھر ٹھیک ہے اس بچی کو اسکے حال پہ چھوڑ دو میرے پاس جب رقم آئے گی میں اسکا علاج کروالوں گا تم جاؤ کل تمہارے کالج کا پہلا دن ہے آرام کرو یہ سب میرے بچے ہیں میں انکو دیکھ لوں گا وہ مر بھی گئی تو کیا ہو گا یہاں ایک اور یتیم آجائے گا وہ کہہ کر دوبارہ اپنی فائل پہ جھک گئے تھے

عمر نے ایک لمحہ کو سوچا اگر وہ یہ رقم رکھ لیتا تو اسکی زندگی "بن" جاتی اور اگر وہ یہ رقم دے دیتا تو کسی کی زندگی "بچ" جاتی زندگی بنانا زیادہ اہم تھا یا زندہ رہنا؟ اس نے دل سے پوچھا تھا اور دلوں میں رہنے والے خدا نے اس سے فیصلہ کروالیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے اس پنچی کی سرجری اسی ہفتے چاہیے... میں رقم دینے کو تیار ہوں وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا ان لوگوں کو زندہ رہنا چاہیے جو میٹنگز میں آپ کے نام کے ساتھ صرف devil لگانے سے ڈرتے ہوں۔ آخری بات اس نے دل میں کہی تھی

ایک اور بات وہ انکو دیکھ کر بولا تھا

آج آپ نے میرے دل میں رحم ڈالا ہے اور میں آپ کو اسکے لئے ساری زندگی معاف نہیں کروں گا وہ کہہ کر جانے لگا جب معراج کی آواز نے اسکے قدم روکے تھے

کل شام چلیں گے تمہارے مسئلے کا سد باب کریں گے آخر کب تک یہ بغیر پہچان والی زندگی گزارو گے وقت پہ کورٹ آجانا اوکے؟

عمر تیزی سے مڑا تھا

ہم کیا کرنا والے ہیں؟ کیا آپ نے کچھ پتہ لگایا ہے؟ کیا کوئی پلان ہے؟ کل کیوں ابھی بات کرتے ہیں ناں کیا کریں گے ہم کچھ بتائیں وہ انکی میز کے قریب کھڑا بے قراری سے پوچھ رہا تھا

معراج نے ایک جتنی نظر اپنی گھڑی پہ ڈالی تھی اور دوسری اسکے چہرے پہ

رات کے نو بجنے والے ہیں اور اس وقت میں ایک تابعدار شوہر کی طرح گھر جانے کی بجائے تم سے بات کرنا

کیوں پسند کروں گا ذرا روشنی ڈالو گے؟ انکے لہجے میں واضح طنز تھا

عمر کلس کر رہ گیا



## Posted On Kitab Nagri

پھر یکدم جیسے ذہن میں کچھ کلک ہوا

ویسے آپس کی بات ہے جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھتی جا رہی ہے زبان کی کڑواہٹ میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے  
اپنی بیوی سے کہیں آپ کی چائے میں چینی کی مقدار ذرا بڑھالیں دن بہ دن کریلے کی طرح زہریلے ہوتے جا  
رہے ہیں بوڑھے نج صاحب... بوڑھے پہ زور دے کر

وہ بول کر محض سامڑ گیا تھا معراج کے ساتھ کھڑے آدمی نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا جبکہ معراج عمر کے  
پیچھے سے چلائے تھے

میں تمہیں دیکھ لوں گا جنگلی لومڑ...

عمر ہاتھ جھلاتا باہر نکل گیا

سر آپ نے اس سے جھوٹ کیوں کہا نورے بیٹی اور باقی بچوں کے علاج کے لئے تو آپ کے دوست نے فنڈز  
دے دے ہیں اور کل تو وہ ڈاکٹر نورے کی سرجری کی تاریخ دینے والا ہے نہیں؟

www.kitabnagri.com

معراج نے سر دوبارہ فائل پہ جھکا لیا تھا

اسکے اندر انسانیت کی خاطر کچھ بھی کر گزرنے کا جذبہ ہونا چاہیے پیسے سے محبت ایک طرف لیکن دھیان رہے  
کہ وہ پلڑا اتنا بھاری نہ ہو جائے کہ تمہاری انسانیت کا پلڑا نیچے جھک جائے انسانی جان ہر چیز سے زیادہ اہم  
ہونی چاہیے ہر تعلق ہر رشتہ ہر چیز سے بڑی وہ کہتا ہے میں نے اسکے دل میں رحم ڈالا ہے میری اتنی اوقات  
کہاں دلوں کے فیصلے اللہ کرتا ہے میں نے بس اسکو قربانی دینا سکھایا ہے یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے اس نے

## Posted On Kitab Nagri

مجھے تو بس وسیلہ بنایا ہے میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنی ضد اور اپنی عیاشی کے چکر میں انسانیت کھودے اور مٹی کا  
بجٹا ٹھیکر ابن جائے میں یہ انور ڈ نہیں کر سکتا وہ سنجیدگی سے کہہ کر سیدھے ہوئے تھے  
تو کیا آپ اسکے پیسے واقعی لے لیں گے؟

معراج نے ہاتھ جھلایا تھا

ہنہ لے ہی نہ لوں اسکی بلیک میلر ماں کو پتہ لگ گیا ناں تو میری ساری عمر پیشیاں بھگتاتے گزر جائے گی نہ بھئی میں  
باز آیا ایسے پیسوں سے واپس کر دوں گا کچھ وقت بعد

وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے۔ لیکن آفس کے دروازے کے باہر کھڑے عمر حیات کے کان جیسے سن ہو گئے تھے  
اسکے دل میں رحم تھا؟؟ کیا واقعی تھا؟

دس سال بعد والے عمر حیات نے آنکھیں کھولیں تو سارے منظر پانی کے بلبلے کی طرح ہوا میں تحلیل ہو گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

قبرستان کی ساکت ہوئی ہوا ایک بار پھر چلنے لگ گئی

انکے پاس ابھی اور بھی غم تھے

## Posted On Kitab Nagri

موزن فجر کی اذان دے کر سوئے ہوؤں کو جگا کر روئی آنکھوں کو شفاف پانی سے دھلا کر بھٹکے ہوئے کانوں تک حق کی آواز پہنچا کر اپنے گھر کو لوٹ گیا تھا ایسے میں سلطان منزل کے ایک کمرے میں اے سی کی کولنگ سے بخ پڑتے کمرے میں وہ بھوری آنکھوں والی لڑکی جائے نماز پہ بیٹھی دعا مانگ رہی تھی ملگجے سے اندھیرے میں اسکی صاف رنگت دمک رہی تھی وہ دعا مانگ کر جیسے ہی اٹھی اسکی آنکھوں کی پتلیاں یکدم ساکت ہو گئیں زبان جیسے مفلوج ہو گئی

سامنے ہی بیڈ پہ اسکا بھوری آنکھوں والا شوہر نرم سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں کچی نیند سے اٹھنے کی داستان رقم تھی بال بکھرے ہوئے تھے

مم.. میں نے.. میں نے آج نماز پڑھی ہے... میں روز نہیں پڑھتی.. میں وہ ہکلانے لگی تھی

اچھی لگ رہی ہو... سفیر کی نرم آواز پہ اسکو اپنے حواس زائل ہوتے محسوس ہوئے

یہ جو دوپٹہ تم نے لے رکھا ہے ناں یہ مجھے بہت پسند ہے.. تم نماز پڑھا کرو اور ایسے ہی دوپٹہ لیا کرو سوٹ کرتا ہے تم پہ وہ اسکے چہرے پہ نظر جمائے بول رہا تھا

آپ کو.. آپ کو میرے نماز پڑھنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے؟ مہرماہ کو لگا تھا جیسے وہ اپنے پیروں پہ نہیں کھڑی رہ سکے گی

سفیر کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی

## Posted On Kitab Nagri

مجھے نماز سے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے وہ بھی تمہاری دین ہر انسان کا ذاتی مسئلہ ہے بلکہ مجھے تو نماز پڑھنے والی لڑکیاں اچھی لگتی ہیں تم آج مجھے زندگی میں پہلی بار سب سے اچھی لگی ہو میں کافی دیر سے تمہیں دیکھ رہا ہوں وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

مہرماہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا وہ کتنے دنوں بعد پہلے والا سفیر لگا تھا.. وہی نرم لہجہ وہی مسکراہٹ تم آئندہ ایسا کرنا میرے سامنے نماز پڑھا کرنا میں تمہیں دیکھتا رہوں گا اچھا لگتا ہے مجھے اور ایسے دوستانہ انداز میں اس نے آخری بار کب بات کی تھی مہرماہ نے یاد کرنا چاہا اسکی آنکھیں بے اختیار بھگنے لگیں یہ شخص اس کے لئے کیا تھا یہ تو کوئی اس سے پوچھتا آپ کو تو نماز پڑھنے والی لڑکیاں نہیں پسند تھیں اے سی کی کولنگ اور ٹھنڈے فرش پہ اس کے ننگے پیر اسکی ریڑھ کی ہڈی تک جمنے لگی تھی سفیر کو اس ٹمپرچر کی عادت تھی لیکن اسے نہیں اسکی سماعتوں میں فروا کی آواز گونج رہی تھی وہ چار عورتوں کے درمیان ایک پارٹی میں کھڑی فخر سے کہہ رہی تھیں

میرے سفیر کو تو یہ پانچ وقت کی نماز اور قرآن بس ایک پابندی لگتی ہے بس وضو کر کے ایک نماز سے دوسری کے انتظار میں بیٹھے رہو اپنی کوئی زندگی ہے یا نہیں؟ ویسے دین میں انسان کے لئے اپنے لئے بھی کوئی اسپیس

ہونی چاہیے what's say?

## Posted On Kitab Nagri

نہیں تو مجھے کیوں ایسا لگے گا سفیر کی آواز اسکو ہوش میں لائی تھی آریو سیریس؟ میں ایسا کیوں کہوں گا ٹھیک ہے نماز نہیں پڑھتا لیکن جو پڑھتا ہے اسے کیوں برا سمجھوں گا؟

وہ سخت متعجب تھا

مہرماہ کے سینے میں جیسے کسی نے گھونسا دے مارا ہو

(اس نے اس شخص کے لئے خدا کو چھوڑ دیا)

مجھے بس دو طرح کی عورتیں نہیں پسند ایک بد کردار دوسری بزدل دونوں ہی نسل خراب کرتی ہیں بد کردار عورت اپنے سارے خاندان کو ذلیل کرواتی ہے اور بزدل عورت اپنے سارے خاندان کو بزدل بناتی ہے وہ اپنے لئے اسٹینڈ نہیں لیتی اور اسکی دیکھا دیکھی اسکے بچے اسکے ساتھی بھی اسی کی طرح بنتے جاتے ہیں اور یہ سائیکل چلتا رہتا ہے

Kitab Nagri

اس نے کہنا جاری رکھا

تم سے شادی نہ کرنے کی وجہ بھی یہی تھی تم بزدل تھیں میں نے کبھی تمہیں اپنے لئے اسٹینڈ لیتے نہیں دیکھا اور ہالے وہ تمہارے بالکل برعکس وہ مجھے پسند کرتی تھی لیکن پھر بھی میری غلط بات کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتی تھی وہ اپنے سے جڑے رشتوں کے لئے بھی اسٹینڈ لیتی تھی بزدل عورت سے مرد محبت کر سکتا ہے لیکن بہادر عورت سے عشق ہو جاتا ہے مرد کبھی بھی اس عورت کا نہیں ہوتا جو اس سے ڈرتی ہو جھجھکتی ہو اسکی باتیں بلاچوں چرا مان لیتی ہو مرد اس عورت کا ہوتا ہے جو اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات منوانا جانتی ہو جو مرد کی غلط



## Posted On Kitab Nagri

بات کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتی ہو.... جس کی زبان نہیں آنکھیں بات کرتی ہوں ایسی عورت مرد کو پاگل کر دیتی ہے مہر چند ثانیے اسکو دیکھتی رہی پھر جب بولی تو اسکی آواز میں اندیشے تھے

کیا ہالے ایسی تھی؟... وہ رکی تھی

جو کسی مرد کو پاگل کر دے؟

اسکی آواز اسے خود بے گانی لگی

سفیر گہری سانس بھرتا مگر ٹر خود سے ہٹاتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

اگر ہالے بے وفانہ ہوتی تو اسکو سب معاف تھا اب خود اندازہ لگا لو وہ کیسی تھی

مہر کے دل کو دھکا سا لگا تھا جبکہ وہ بول کر ہاتھ روم کی جانب بڑھ گیا پھر دروازے پہ رکا اسکے سر میں ایک ٹیس سی

اٹھی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ چوکھٹ کو تھامے سر پہ ہاتھ رکھے وہیں ٹھہر سا گیا

مہر ماہ جلدی سے اسکے قریب پہنچی تھی

کیا ہوا ہے آپ آپ ٹھیک تو ہیں ناں وہ پریشان ہوا اٹھی تھی

آپ کی طبیعت خراب ہے تو ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں؟ وہ اسکے بازو پہ ہاتھ رکھے فکر مندی سے کہہ رہی تھی

پتہ نہیں کیا ہوا ہے کل رات سے یہی ہو رہا ہے شاید ڈرنک کی وجہ سے... وہ اب تک سر کو ہاتھوں میں پکڑے

کھڑا تھا

## Posted On Kitab Nagri

پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا لیکن اب اب جتنا پیو اتنا کم لگتا ہے سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں اس نے تفصیلی جواب دیا آپ یہ سب چھوڑ کیوں نہیں دیتے آخر آپ کو میری کوئی پروا ہے یا نہیں کیوں میری کوئی بات نہیں سنتے آپ؟ وہ بے بسی سے پھٹ پڑی تھی

سفیر نے سرخ ڈوروں والی آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا

تم نہ میری محبت ہو اور نہ میرا عشق تم ایک ان چاہی بیوی ہو اور ان چاہی بیویوں کو یا تو گزارے کرنے پڑتے ہیں یا پھر طلاقیں لینی پڑتی ہیں میں دونوں باتوں میں راضی ہوں تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟ اس کے لہجے میں تضحیک تھی مہر نے گیلی آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا

میرا کیا قصور ہے سفیر کیا آپ سے محبت کرنا میرا قصور ہے؟

سفیر نے اسکا بازو سختی سے دبوچ لیا تھا

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم محبت میں لالچی ہو گئی تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے اپنی بہن کے منگیتر سے شادی کرنے کی حامی بھر لی یہ جانتے ہوئے کہ وہ کسی کی بے وفائی سے ڈسا ہوا بٹا ہوا مرد ہے تمہارا قصور یہ ہے کہ تم needy اور desperate ہو گئیں تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہالے بننا چاہا اگر تم مہرماہ بنتی تو آج شاید میرے دل میں کہیں نہ کہیں تمہارا کوئی مقام ہوتا لیکن تم مہرماہ تم نے اپنی عزت نہیں کی تم نے کسی اور کا نقاب اوڑھ کر میرے دل میں داخل ہونا چاہا

وہ بول رہا تھا اور مہر دم سادھے اسکو سنے جا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے میں کچھ نہیں سمجھ سکا تمہاری ڈریسنگ تمہارا بولنا تمہاری باتیں تم نے ہر چیز کو ہالے کے انداز سے جوڑ لیا ہے

تم مجھے بار بار شراب چھوڑنے کا کہتی رہیں کیا تمہیں واقعی لگا کہ میں صرف "کہنے" سے چھوڑ دوں گا کیا تمہارے پاس ہالے جیسا ٹانگ پاور ہے کیا ہو تم؟ کیا تم کبھی اپنی کوئی بات منو اسکی ہو تم ہالے بننا چاہتی تھی

میں پہلے دن سے سمجھ گیا تھا لیکن کچھ کہا نہیں مجھے لگا شاید تم ایک دن اپنی جگہ پہ آ جاؤ گی لیکن نہیں مہر تم جیسی ڈھیٹ گھٹیا اور محبت میں لالچی لڑکی میں نے کہیں نہیں دیکھی تم چاہتی ہو کہ جن سے تم محبت کرتی ہو وہ بس تمہارے ساتھ رہیں چاہے تمہیں ماریں چاہے تم سے پیار کریں چاہے ذلیل کریں چاہے عزت دیں بس وہ ساتھ رہیں تمہارا قصور یہ ہے کہ تم گریس لیس ہو اور مجھے ایسی عورتوں سے نفرت ہے اگر میری نظروں میں میرے قریب رہنا ہے تو ہالے سلطان کا lesser version بننا چھوڑ دو۔۔ ورنہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا وہ سخت لہجے میں کہتا اندر چلا گیا تھا

پچھلے مہر ماہ کا چہرہ ایسا تھا جیسے کسی نے سفید پینٹ پھیر دیا ہو۔۔ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی

وہ جس شخص کے لئے ساری دنیا چھوڑی وہ جس کے لئے کیریئر چھوڑا خود کو بے مول کیا اور جس کے لئے خدا چھوڑا وہ شخص اسے چھوڑنے کی بات کر رہا تھا وہ بھی اتنی آسانی سے؟ آج اسے اندازہ ہوا تھا

ریاضتوں کا صلہ صرف اللہ کی محبت میں ملتا ہے بندے کب آپ کو دو کوڑی کا کر دیں انکا کیا بھروسہ؟

## Posted On Kitab Nagri

اپنے گھر میں بنی شاہانہ طرز کی جم میں اس وقت شاہد حسین ٹریک سوٹ پہنے ٹریڈ مل پہ بھاگتے نظر آرہے تھے انکے چہرہ پسینے سے تر تھا سرمئی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں اسی وقت ان ہی کی طرح کی سرمئی آنکھوں والا ایک لڑکا دروازہ کھولتا اندر آیا پاس کھڑے ملازم کو ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا ساتھ ہی اسکے ہاتھ سے ٹاول اور پانی کی بوتل لے کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لی ملازم سر ہلاتا آگے بڑھ گیا شاہد حسین کان میں لگے ننھے آلے کی مدد سے کسی سے کال پہ بات کرنے میں مصروف تھے البتہ اسکی موجودگی محسوس کر چکے تھے کان میں لگانھا آلہ نکالا موبائل کا بٹن دبا کر کال ڈسکنیکٹ کی اسکے بعد ٹریڈ مل کی بھاگتی زمین کو ایک بٹن سے بند کر دیا قدموں کے نیچے کی زمین جیسے رک سی گئی تھی ہارون بغیر کچھ کہے انکے پیچھے کھڑا شاہد جیسے ہی مڑ کر نیچے اترے ہارون نے سفید بے داغ ٹاول انکے آگے کیا جسے انہوں نے بغیر کچھ کہے تھام لیا اور اپنے چہرے اور

گردن کا پسینہ صاف کرنے لگے  
www.kitabnagri.com

اور اگر کر لیا ہے تو یاد رکھو اس تنخوا سے تمہاری گاڑی کا پٹرول بھی پورا نہیں ہوگا  
ہارون نے مسکراہٹ ضبط کی تھی

میں اگر یہ کام کروں گا تو کسی خوبصورت لڑکی کے لئے آپ جیسے عمر رسیدہ آدمی بولتے بہت ہیں اور مجھے سننے کی عادت بہت کم ہے

## Posted On Kitab Nagri

وہ انکے قریب جھک کر کہہ رہا تھا

ان بوڑھے ہاتھوں میں اب بھی اتنی طاقت ہے کہ تمہاری ہڈی پسلی ایک کر سکوں پھر کیا ارادہ ہے ہارون صاحب؟

بولتے ہوئے انہوں نے ہارون کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لے لی تھی اور آگے بڑھ گئے

ہارون نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے

اچھا چھوڑیں یہ سب مجھے بات کرنی ہے آپ سے وہ انکے پیچھے جاتے ہوئے بول رہا تھا

ابھی ساڑھے سات بج رہے ہیں میرے فریش ہونے کا وقت ہے فکس آٹھ بجے میں ناشتہ کروں گا اور ساڑھے

آٹھ بجے مجھے آفس کے لئے نکلنا ہے تمہاری طرح بے روزگار نہیں ہوں میں

وہ اپنے موبائل کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہا تھا ہارون انکے پیچھے پیچھے تھا

یار پیارک جائیں بات تو سن لیں جانتا ہوں آفس میں بہت کام آپ کے منتظر ہیں بس چند جھوٹ ہی تو... شاہد

حسین کی گھورتی آنکھوں نے اسکی زبان کو بریک لگایا تھا

مطلب چند سچ ہی تو بولنے ہیں جانتا ہوں میں آپ کتنے سچے ہیں بس وہ تو میرے منہ سے نکل گیا وہ سنبھل گیا تھا

ان جھوٹوں کے مجھے پیسے ملتے ہیں وہی پیسے جن سے تمہارے خرچے پورے ہو رہے ہیں کہو تو جھوٹ بولنا چھوڑ

دو؟ پھر اس شاہی گھر کو اپنے خرچوں کو تم سمجھا لیں؟ انکے لہجے میں واضح طنز تھا

ہارون تلملا کر رہ گیا



## Posted On Kitab Nagri

ہاں ٹھیک ہے میں نہیں کماتا لیکن یہ کل سے آپ کچھ زیادہ طعنے نہیں دے رہے؟ وہ جلے کٹے لہجے میں کہہ رہا تھا تو کما کر دکھا دو.... انہوں نے ترکی باتر کی کہا تھا

ہارون نے گہری سانس بھر کر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے

کیا آپ کو پتہ ہے گریف (سوگ) کے کتنے اسٹیجز ہوتے ہیں؟

ہارون نے انکے عین عقب میں کھڑے ہو کر سنجیدہ آواز میں پوچھا تھا  
شاید ٹھہر گئے

مڑ کر ہارون کو دیکھا آنکھوں میں استعجاب ابھرا تھا  
انکار، غصہ، بارگنگ، ڈپریشن، قبولیت۔

انہوں نے سوگ کے سارے مراحل دہرا دیئے تھے چہرے پہ اب بھی نہ سمجھی کا تاثر تھا

ہارون نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا  
www.kitabnagri.com

سہی کہا پیاب یہ بتائیں رستم کی موت کو آپ نے آج تک قبول کیوں نہیں کیا؟ اسکا لہجہ نارمل تھا

شاید کے چہرے کا رنگ یکدم تبدیل ہوا تھا

کیا بکو اس ہے یہ...

مم میں قبول کر چکا ہوں مجھے پتہ ہے وہ اب کبھی واپس نہیں آسکتا میں مان چکا ہوں ایک طوفان آیا اور میری

سب سے قیمتی چیز لے گیا تم کیا بکو اس کر رہے ہو انکے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہارون دو قدم آگے آیا انکی آنکھوں میں دیکھا اور کہنا شروع کیا  
سوگ کے آخری مرحلے "قبولیت کے دو مراحل ہوتے ہیں پہلا آپ مان لیتے ہیں جو انسان آپ کی زندگی سے  
چلا گیا وہ چلا گیا اور اب واپس نہیں آئے گا اور آپ اسکے بغیر جینے کی کوشش کرتے ہیں  
دوسرا۔۔۔

آپ مان لیتے ہیں کہ جو انسان آپ کی زندگی سے چلا گیا وہ اب نہیں آئے گا اور  
شاہد سانس روکے اسے سن رہے تھے جم خانے میں ہارون کی آواز گونج رہی تھی  
اور آپ اسکو کسی اور میں ڈھونڈنا شروع کر دیتے ہیں کسی اور میں اسکا عکس اسکی پرچھائی اسکی شبیہ ڈھونڈنے  
لگ جاتے ہیں جس طرح آپ نے رستم کے بعد مجھ میں ڈھونڈی  
شاہد کو لگا جیسے کسی نے انکے منہ پہ زوردار تھپڑ دے مارا ہو وہ گنگ ہو گئے زبان تالو سے چپک گئی یہ کیسا نقاب تھا  
جو آج اتر اٹھا؟

وہ کچھ کہنا چاہتے تھے ہارون کی باتیں جھٹلانا چاہتے تھے یا پھر کم از کم اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرانا چاہتے  
تھے لیکن نہیں کر سکے وہ لٹھے کی مانند سفید چہرہ لئے اسے بولتے ہوئے سن گئے

آپ نے ہارون کو رستم بنانا چاہا حالانکہ یہ ایسا تھا جیسے زمین کو آسمان سے ملانا نہ وہ اچھا تھا نہ میں برا ہم بس مختلف  
تھے پیہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے تھے نہ وہ ہارون بن سکتا تھا نہ میں رستم اسے اللہ نے اپنی باتوں اور زہانت سے

## Posted On Kitab Nagri

لوگوں کے دل جیتنے بھیجا تھا اور مجھے کسی کی زندگیوں میں رنگ بھرنے صرف اتنی سی بات تھی اور آپ سمجھ ہی نہیں سکے اسکے لہجے میں طنز نہیں تھا آواز بھی بلند نہیں تھی وہ بس بتا رہا تھا  
شاہد کو اپنے پیروں پہ کھڑے ہونا مشکل لگا

اسکے جانے کے بعد آپ نے مجھ سے وہی سب ایکسیکٹ کیا جو رستم کر سکتا تھا گریڈ سے لے کر کپڑوں تک بولنے سے لے کر کھانے پینے ہنسنے بولنے تک آپ نے ہر جگہ ہر جگہ مجھے اسکے جیسا بنانا چاہا وہ میں نے کوشش کی خدا کی قسم میں نے کوشش کی

I tried my best

اس نے گردن جھکالی

لیکن میں اس جیسا نہیں بن سکا یار میں اسکے جیسا نہیں تھا میں ہارون ہوں اور مجھے رنگوں کے لئے بنایا گیا تھا آئی ایم سوری میں وہ نہیں کر سکا جو آپ چاہتے تھے میں نے آپ کا فیورٹ بیٹا مار دیا آئی ایم سوری  
شاہد خاموش ہو گئے کچھ نہیں کہہ سکے کیا انکے پاس کہنے کو کچھ تھا؟

کافی دیر بعد ہارون نے گردن اٹھائی تھی شاہد کی ویران آنکھوں میں دیکھا

میں اپنے لئے خود کوئی فیصلہ لینا چاہتا ہوں۔۔ تاکہ میں بعد میں اگر پچھتاؤں تو وہ میرا کیلے کا پچھتاوہ ہو اسکا لہجہ اب کے سنجیدہ تھا

شاہد اسکو دیکھتے ہوئے نیچے نیچے ہوئے رگ پہ بیٹھ گئے ہارون بھی انکے ساتھ بیٹھ گیا ٹانگیں سمیٹ کر

## Posted On Kitab Nagri

لیکن مجھے کچھ وقت چاہیے پیامیری ساری زندگی پلان شدہ تھی ہالے اور میں اور ہماری زندگی ہم کوئی ریسٹوران کھول لیتے یا کچھ اور کر لیتے لیکن جو بھی ہوتا ہم ساتھ ہوتے... آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا شاہد بغور اسے سن رہے تھے

چوبیس سال کی ساری پلاننگ ایک دم سے جیسے ختم ہو گئی اگلے چوبیس سال کی پلاننگ کے لئے چوبیس دن تو چاہیے ہوں گے ناں؟ اس نے جیسے تائید چاہی تھی ہالے میری ساری زندگی کو dominant کرتی تھی وہ چلی گئی ہے پاپا آپ سوچیں تو سہی ہارون ہالے کے بغیر رہا ہے یہ کیا کسی معجزے سے کم ہے؟ میں آج بھی اتنی ہی تکلیف میں جتنی اس دن سفیر کے پروپوزل والے دن بس فرق یہ ہے کہ اب ہارون شاہد باوقار ہے اب وہ غم کے اشتہار نہیں لگا تا اب وہ خود کو اس غم کا عادی بنا رہا ہے میں نے آج تک اپنی ایک شرٹ لینے کا فیصلہ بھی نہیں کیا آپ پروفیشن کی بات کر رہے ہیں ہاں میں لوں گا فیصلہ لیکن بس تھوڑا وقت اور بلکہ شاید میں فیصلہ لے چکا ہوں آپ کو بتانے میں وقت لگے گا

اور شادی کیا تم اب تم ساری زندگی شادی نہیں کرو گے؟ انکو جیسے ایک ہی خوف لاحق تھا

ہارون نے انکی آنکھوں میں دیکھا چند لمحے گزرے اسکے بعد اس نے کہنا شروع کیا

مجھے نہیں پتا پاپا مجھے واقعی نہیں پتا شادی زندگی کا حصہ ہے لیکن زندگی نہیں اگر آپ کو لگتا ہے کہ کوئی لڑکی آکر اچانک سے میرے سارے غم سمیٹ لے گی اور ہارون ہالے کو بھول جائے گا تو ایسا نہیں ہو گا وہ میرے ساتھ

## Posted On Kitab Nagri

اس طرح ہے جیسے جسم میں خون اور مجھے اپنے غم سے نکلنے کے لئے کسی تیسرے کی ضرورت نہیں ہے میں  
سروائیور ہوں اپنا مسیحا ہوں میں جھیل لوں گا اسکے لہجے میں عزم تھا  
کیا تم اب بھی ہالے کو یاد کرتے ہو؟ اسکی شادی ہو گئی ہے ہارون اب بس کر دو کچھ لوگ ہمارے لئے نہیں ہوتے  
انکا زندگی سے چلے جانا کوئی سزا یاد قسمتی نہیں ہوتا یہ بس طے ہوتا ہے تم اس حقیقت کو قبول کر لو بیٹے...  
میں کر چکا ہوں لیکن میرا دل بہت بری طرح ٹوٹ گیا ہے...  
اسکے لہجے میں غم تھا

اسکو جوڑنا بہت مشکل ہے مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے وہ کوئی ایک تعلق نہیں تھی جسے بھول جاؤں میں نے  
ہالے کے علاوہ کوئی دوست نہیں بنائے میں نے اسکے علاوہ کوئی رازدار نہیں بنایا اسکے علاوہ کوئی فیملی نہیں  
دیکھی وہ میرے لئے آل ان ون تھی میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں اسکا جوگ لے کر بیٹھ جاؤں گا یا اس کے غم میں  
سر میں مٹی ڈالوں گا اوں ہوں میں ان سب چیزوں سے کافی آگے آ گیا ہوں میرا ریموٹ اب میرے اپنے ہاتھ  
میں ہے لیکن... وہ رکا تھا آنکھوں میں کرب اتر ا تھا چہرے پہ اذیت کے تاثرات تھے  
لیکن میں اس سے دور نہیں جاسکتا یہ میرے لئے نہ ممکن ہے وہ ضروری ہے سانس لینے جتنی ضروری کیا آپ  
نے کسی سانس کے مریض کو بغیر آکسیجن ماسک کے دیکھا ہے؟ وہ بے بسی سے بولا تھا  
شاہد بس اسکو دیکھے گئے

رستم کے بعد۔ آپ نے مجھے قبول کر لیا سو سائٹی نے نہیں کیا اسکول میں کوئی بچا میرے ساتھ کھیلتا نہیں تھا...



## Posted On Kitab Nagri

اسکے لہجے اور اسکی آنکھوں میں ایسی اذیت تھی کہ کسی کا بھی دل پھٹ جائے  
کوئی بچا مجھ سے بات نہیں کرتا تھا سارے دوست سب رشتے اس وقت کے بعد جیسے ختم ہو گئے اور باقی رہا کون؟  
ہالے

شاہد اتنی ہلکی آواز میں بولے کہ بامشکل خود سن سکیں

ہارون نے سر ہلایا

انداز میں شکست خوردگی تھی

بالکل باقی رہی ہالے.. بس ہالے تھی اسکیے باپ نے اسے مجھ سے ملنے سے نہیں روکا اسکول کے بعد کالج آیا وہی

سب دوست اور وہی سرکل کالج میں پھر سے ملا مجھے بلی کرتے تھے پیا

ہارون کی آنکھوں میں سرخی در آئی تھی جیسے بہت مشکل سے ضبط کیا ہو

رستم کا قاتل کہتے تھے یہ بات ان چند بچوں نے پورے کالج میں پھیلا دی اور ہارون ایک بار پھر اکیلا ہو گیا اور پھر

اسکے لئے کون آیا؟ اس نے سوال کیا تھا شاید نہیں کیا تھا سوال وہ ہوتے ہیں جن کے جواب کے لیے منتظر رہا

جائے یہاں بیٹھے دونوں مرد جواب جانتے تھے

میرے لئے پھر سے ہالے آئی وہ میرے لئے ہر بار آئی اس نے ان لڑکوں سے بات کی آپ جانتے ہیں ناں وہ

کیسے بات کرتی ہے ہارون نے انکو دیکھ کر پوچھا تھا

اور پھر دونوں ایک ساتھ ہنس دیئے

## Posted On Kitab Nagri

وہ میرے لئے ہر بار آتی تھی اب میں اسکے لئے کیسے نہ جاؤں وہ میرے برے وقت میں ساتھ تھی میں اسکو کیسے چھوڑ دوں؟ اس نے میرے اندھیروں میں روشنی کا کردار ادا کیا میں اس کے اندھیروں میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا؟ میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں سب کچھ اسکی شادی اس کا کسی اور کے ساتھ خوش رہنا لیکن ایک چیز ہارون شاہد بس ایک چیز برداشت نہیں کر سکتا

ہالے کی نفرت ہالے کی بے رخی اور اسکا ہارون کے لئے اجنبی ہو جانا یہ میں نہیں سہ سکتا اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا تھا

جیسے وہ خود کو یقین دلارہا ہو کہ وہ یہ سب نہیں کر سکتا شاہد نے چند ثانیے اسکو عجیب سی نظروں سے دیکھا تھا جیسے یقین کرنا چاہتے ہوں کہ یہ وہی ہارون ہے جو ہالے کے نزدیک ہوا کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

تم بدل کیسے گئے ہارون؟

وہ اسکے چہرے پہ نظر جمائے پوچھ رہے تھے تم تو بالکل ایسے نہیں تھے اپنی چیزیں دینا تو کبھی تم نے سیکھا ہی نہیں تھا اور ہالے تم ہالے کی قربانی دینے کو کیسے تیار ہو گئے کوئی ایک واقعہ کوئی ایک بات انسان کو کیسے بدل سکتا ہے؟ شاہد حسین کی آنکھوں میں لاتعداد سوال تھے انکے لہجے میں شبہات تھے

ہارون نے نظریں اٹھا کر انکو دیکھا تھا

کیا آپ کی زندگی میں کبھی فخر میں جگانے جیسا لمحہ آیا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

شاہد کی آنکھوں میں تیرا ترا تھا

فجر میں جگانے جیسا لمحہ؟

ہارون نے اثبات میں سر ہلایا

بلکل فجر میں جگانے جیسا لمحہ کیا آپ نے کبھی نوٹ کیا ہے جب فجر کی اذان ہوتی ہے اور جب کبھی الارم یا اذان

کی آواز سے ہماری آنکھ کھلتی ہے اور ہم اٹھ بیٹھتے ہیں وہ لمحہ کیسا ہوتا ہے وہ پوچھ رہا تھا شاہد حسین نے بے اختیار

نفی میں سر ہلایا تھا

ہارون مسکرایا تھا

وہ "جاگنے" کا لمحہ ہوتا ہے ایک لمحہ بس ایک لمحہ اگر آنکھوں کو زبردستی کھلا رہنے دیا اگر ایک لمحے میں بستر سے

اٹھ کر بیٹھ گئے اگر ایک لمحہ میں حق کی آواز پہ لبیک کہہ دیا تو فجر مل جاتی ہے ورنہ اگلے ہی لمحے ایک گہری اور

غفلت بھری نیند آپ پہ طاری ہو جاتی ہے جاگنا اس ایک لمحے میں ہوتا ہے ورنہ فجر قضا ہو جاتی ہے کیا آپ کبھی

دوسرے لمحے میں جاگے ہیں؟ کوئی نہیں جاگا ہو گا کوئی بھی نہیں اور اگر کوئی دوسری صدا پہ جاگا بھی ہو گا تو اس

نے یا تو قضا پڑھی ہو گی یا پھر نماز میں وہ سکون ملا ہی نہیں ہو گا

شاہد نے حیرت سے ہارون کو دیکھا تھا اب بات کچھ کچھ ای سمجھ میں آنے لگی تھی انکا بیٹا کہے جا رہا تھا

ایک بات یا ایک واقعہ انسان کو نہیں بدلتا انسان خود "اپنے آپ" کو بدلتا ہے ہر انسان کی زندگی میں اسکو اس کے

خواب سے جگانے کے لئے ایک لمحہ آتا ہے کوئی جاگ جاتا ہے اور کوئی آنکھیں بند کر لیتا ہے جو جاگ جاتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

اس پہ اللہ اپنا کرم کرتا ہے اور آسانیاں پیدا کر دیتا ہی اور جو سو جاتا ہے اسکی فجر قضا ہو جاتی ہے میں نے نیند کو بھگا کر سستی سے جان چھڑوا کر زبردستی اپنی آنکھیں کھول لیں اور مجھے فجر مل گئی پیا.... یہ میں نے نہیں کیا یہ ہالے نے بھی نہیں کیا یہ اللہ نے کیا اور اس نے اس لئے کیا کیونکہ شاید دور کہیں میں یہی چاہتا تھا.. اس نے آنکھیں کھلوادیں کیونکہ ان پہ لگی پٹی میں اب دنیا اندھری لگنے لگی تھی اس نے میری اندھیری دنیا کو رنگین کرنے کے لئے میرے ہاتھوں میں رنگ دے دیئے اور اب لگتا ہے جیسے میں ان رنگوں کو چھوڑ ہی نہیں سکتا یہ رنگ میرا عشق ہیں میرا ہنر میرا کام آپ نے مجھ سے فیصلہ لینے کو کہا تھا ناں میرا فیصلہ میرے "رنگ" ہیں اب ہارون شاہد رنگوں کے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ میں جان گیا ہوں یہی میرا اصل ہے یہ میرا ٹیلنٹ اور یہی مرہم وہ بول کر مسکرایا تھا نم ہوتی آنکھوں کو ہتھیلی کی پشت سے رگڑ کر صاف کیا شاہد یک ٹک اسے دیکھے گئے بغیر پلک جھپکے

ہارون کیا تمہیں لگتا ہے ہالے اور تمہارا تعلق دوبارہ سے ویسا بن سکتا ہے؟

www.kitabnagri.com

اس نے نفی میں سر ہلایا

مجھے ویسا تعلق چاہیے بھی نہیں پیا میں آرٹسٹ ہوں مجھے چیزیں ری سائیکل کرنی آتی ہیں ہمارے تعلق کو بھی ری سائیکلنگ کی ضرورت ہے ہمارے پچھلے تعلق میں ہارون کمزور تھا دبتا تھا دبتا تھا؟ شاہد نے تعجب سے دہرایا تھا۔ کیا ہالے ٹاکسک تھی؟ انکے لہجے میں بے شمار حیرت تھی

ہارون نے سر ہلایا

## Posted On Kitab Nagri

ہاں ہالے ٹاکسک تھی میرے معاملے میں وہ ٹاکسک تھی اس نے اعتراف کیا تھا دوستی میں برابری ہونی چاہئے ہمارے تعلق میں نہیں تھی یہاں وہ ملکہ تھی اور میں غلام میری بات کی کوئی اہمیت نہیں تھی اور اسکی باتیں حرف آخر.. میری رائے نہیں سنی جاتی تھی اور اسکے مشورے سہی لیکن اب ایسا نہیں ہوگا اسے اپنا رویہ بدلنا ہوگا

یہ.. یہ کیسے ہو سکتا ہے ہالے ٹاکسک کیسے ہو سکتی ہے وہ اب بھی سخت متعجب تھے اور بلفرض اگر وہ ہے بھی تو تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہو سکتی ہے ٹاکسک لوگ کبھی ٹھیک نہیں ہوتے انکے لہجے میں ہزار اندیشے تھے

ہارون مسکرایا تھا اسکی سرمئی آنکھیں اسکے ساتھ مسکرائی تھیں  
ٹاکسک لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں اس نے انگلیوں پہ گنوا یا

پہلے وہ جنگو پتہ ہوتا ہے کہ وہ ٹاکسک ہیں انکارویہ غلط ہے وہ لوگوں کو ہرٹ کر رہے ہیں ان کے اندر برائیاں ہیں لیکن وہ یہ سب کچھ ماننے کو تیار نہیں ہوتے وہ اپنا رویہ بدلنے کو تیار نہیں ہوتے وہ اپنے اس عمل کو جسٹیفائی کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے سے جڑے تعلقات کو کھودیتے ہیں

اور دوسرے وہ جو ٹاکسک ہوتے ہیں لیکن ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کیونکہ ان کو کبھی اس بات کا احساس ہی نہیں دلایا جاتا وہ اپنے رویے سے واقف ہی نہیں ہوتے انکو لگتا ہے جو ہے جیسا ہے ٹھیک ہے لوگ انکی مان رہے ہیں ٹھیک ہے وہ مذاق کے نام پہ لوگوں کو ذلیل کر رہے ہیں ٹھیک ہے انکی باتوں سے کسی کا دل دکھ رہا ہے لیکن



## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے تو بھلائی کی بات کی ٹھیک ہے کوئی انکو یہ نہیں بتاتا کہ مذاق کرنے اور مذاق اڑانے میں فرق ہوتا ہے کوئی انکو یہ نہیں بتاتا کہ نصیحت کرنے اور دل دکھانے میں فرق ہوتا ہے اور ایک دن جب انہیں پتہ لگ جاتا ہے تو پہلے وہ شاکڈ ہوتے ہیں پھر انکار کرتے ہیں پھر شرمندہ اور آخر میں وہ مان لیتے ہیں وہ مان لیتے ہیں کہ وہ غلط تھے وہ اپنا رویہ درست کر لیتے ہیں اور رشتے بچا لیتے ہیں ایسے لوگ انمول ہوتے ہیں وہ سانس لینے کو رکا

ہالے بھی ایسی ہے مجھے یقین ہے جب میں اسے احساس دلاؤں گا وہ خود کو درست کر لے گی کیونکہ اب ہارون کو برا بری چاہیے کیونکہ اب ہارون فجر کی اذان میں ہونے والی پہلی صدا پہ جاگ گیا ہے شاہد اسکو دیکھ کر مسکرائے ہارون کی کلفت جیسے دور ہو گئی تمہیں لگتا ہے پیٹنگ تمہارے خرچے جھیل سکے گی کیا تم اس کمائی سے زندگی گزار سکو گے؟ وہ جیسے اسکے اس فیصلے سے خوش نہیں تھے

ہارون نے انکو نہیں دیکھا وہ گردن تر چھی کئے دوسری جانب دیکھنے لگا

مجھے اپنی شاہانہ زندگی کو مینٹین رکھنے کے لئے کچھ اور کرنا ہو گا میں جانتا ہوں لیکن میں ایسی زندگی کا کیا کروں گا جس میں "خوشی اور سکون" ہی نہ ہو؟ رنگ مجھے خوشی دیتے ہیں میرا غم میری کلفت دور کر دیتے ہیں ان کے درمیان رہتا ہوں تو یاد رہتا ہے کہ میں ہارون شاہد ہوں اور میرے ہاتھوں میں اللہ نے رنگوں سے دنیا بنانے کا ہنر رکھا ہے.... آج تک میں ان رنگوں سے بھاگتا رہا لیکن اب احساس ہوتا ہے کہ ساری خوشی تو انہی میں تھی

## Posted On Kitab Nagri

اللہ نے میرادل تو انہی کے ذریعے جوڑنا تھا میرا اصل تو یہی تھے اور جب انسان اپنے اصل کی طرف لوٹ آتا ہے تو کوئی واپسی نہیں ہوتی میں اب خوش ہوں ہاں میرادل ٹوٹا ہوا ہے لیکن میں آرٹسٹ ہوں میں ٹوٹی ہوئی چیزوں کو جوڑتے جوڑتے ایک دن اس اصل آرٹسٹ

انگلی آسمان کی جانب اٹھائی اس سے اپنا دل بھی جڑ والوں گا آپ فکر نہ کریں اب ہارون اپنے ساتھ اپنے اصل کے ساتھ خوش ہے

وہ اٹھ کھڑا ہوا چوڑی ہتھیلی اپنے باپ کے سامنے پھیلائی  
اور اگر کوئی کمی ہوئی تو آپ کے بینک اکاؤنٹس تو ہیں ہی آخر میں اسکا لہجہ ہلکا پھلکا ہو گیا  
شاہد حسین ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

اب وہ دونوں باہر جا رہے تھے شاید ایک اچھا ناشتہ یا پھر ایک اچھی واک... لیکن سب سے اہم ایک اچھی زندگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسی خوشگوار صبح میں جب شاہد حسین اور ہارون کو اپنے گھر کے جم خانہ میں چھوڑ کر اگر ہم ایک چھوٹے سے پارک میں جائیں تو وہاں ہمیں کچھ لوگ ٹریک پہ بھاگتے ورزش کرتے دکھائی دیں گے کچھ لمبی سی واک کر رہے

## Posted On Kitab Nagri

ہوں گے اور کچھ گھاس یا بنچ پہ بیٹھے صبح کو خوش آمدید کہہ رہے ہوں گے ایسے میں پارک کے داخلی دروازے سے ایک سولہ سالہ لڑکا اپنے ہاتھ میں ایک اعلیٰ نسل بھورے رنگ کے کتے کا پٹا تھامے آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر آ رہا تھا کتابا بار بار اچھل اچھل کر اسکے قد کے برابر آنے کی کوشش کرتا اور وہ لڑکا کھکھلا کر ہنسنے لگتا جیسے کوئی ماں اپنے بچے کی شرارت دیکھ کر ہنستی ہو ذرا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ رک جاتا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی سرخ بال کو دور اچھال دیتا پھر اپنے کتے کے پٹے کو ذرا سا ڈھیلا چھوڑ دیتا وہ فوراً اچھلتا ہوا جاتا اور بال اپنے منہ میں لئے واپس آ جاتا بدلے میں اسکا مالک اسکے سر پہ ہاتھ پھیر دیتا اور وہ اعلیٰ نسل کتا جیسے اندر تک شانت ہو جاتا بہت ٹیلنڈ کتا ہے تمہارا

اپنے عقب سے آتی آواز پہ وہ بری طرح ٹھٹھکا تھا اس نے مڑ کر دیکھا تو سامنے ہی سرمئی ٹریک سوٹ میں ملبوس پسینے میں نہایا ہوا عمر حیات کھڑا تھا وہ شاید جاگنگ کر رہا تھا اسکی سیاہ آنکھیں چمک رہی تھیں اور لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے اسکو اس طرح مسکراتے اور اپنے قریب دیکھ حسن کے جسم کے سارے اعصاب تن گئے

پہلی بات تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے آنے کی اور دوسری بات یہ کتا نہیں برونو ہے میرا بیٹا آئندہ اس کو کتا کہنے کی جرات نہ کرنا اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تھی

عمر نے اوہ کے انداز میں ابرو سکیڑے تھے

## Posted On Kitab Nagri

برونو تو اسکا نام ہے ناں رہے گا تو کتا ہی اب میرا نام عمر حیات ہے تو کیا میری جنس بدل جائے گی میں انسان نہیں رہوں گا؟

وہ مسکراہٹ دبائے پوچھ رہا تھا

ہلکی ہلکی ہوا سے اب اسکا پسینہ خشک ہونے لگا تھا

حسن نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کیا تھا

مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے میرے سامنے مت آیا کرو... وہ بول کر آگے بڑھنے لگا عمر نے اپنے قدم اس کے ساتھ جوڑ لئے

تو مت دیکھو میری شکل بس آواز سن لینا تمہارے بابا میری آواز کے مداح تھے... اور یقین کرو میری آواز بڑی دلکش ہے اسکا لہجہ اب بھی غیر سنجیدہ تھا

حسن رک گیا تھا بھورے بالوں والا کتا بھی ساتھ رکا تھا لیکن اب کے اس کے انداز میں بے زاری تھی وہ بار بار دم ہلا رہا تھا قدم آگے بڑھا رہا تھا جیسے یہاں سے جانے کی جلدی ہو وہ اپنے مالک کے ساتھ جس کھیل سے محض ہو رہا تھا اس نوار دے اسکا سارا مزہ خراب کر دیا تھا

آخر تم چاہتے کیا ہو؟ اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے مجھے میرا باپ اور بہن تو چھین لئے تم نے اب کیا چاہتے ہو؟ اسکا لہجہ میں غصے کے ساتھ ساتھ رنج بھی تھا

عمر کی آنکھیں سپاٹ ہو گئیں

## Posted On Kitab Nagri

بات کرنا چاہتا ہوں تم سے اور تمہارے کچھ سوالات کے جواب ہیں جو میں تمہیں دینا چاہتا ہوں تمہاری بہن میری بات نہیں سن رہی کیونکہ وہ وکٹم ہے مجھے یقین ہے تم ضرور سننا چاہو گے

میں تمہاری کسی بات کا اعتبار نہیں کروں گا پھر میرے ساتھ اپنا وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ؟

میرے پاس ثبوت ہیں حسن میں بے قصور ہوں اور میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں بغیر ثبوت کے تو دنیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دیتی میں تم سے وعدہ کرتا ہوں صرف پانچ منٹ میری بات سن لو اسکے بعد اگر تم میری شکل نہیں دیکھنا چاہو گے تو عمر حیات کبھی تمہیں اپنی شکل نہیں دکھائے گا

حسن چند لمحے مشکوک نظروں سے اسکو دیکھتا رہا تنے اعصاب ذرا ڈھیلے ہوئے پانچ منٹ اور اسکے بعد وہ کبھی اسکے سامنے نہیں آئے گا آفربری نہیں تھی

پانچ منٹ سے ایک سیکنڈ کم نہ ایک سیکنڈ زیادہ ثابت کرو عمر وہ روکھے لہجے میں کہتا برو نو کا پٹا تھامے سامنے رکھی بیچ کی طرف بڑھ گیا

چند لمحہ بعد وہ دونوں ایک درخت کے سائے میں رکھی بیچ پہ بیٹھے ہوئے تھے برو نو پاس ہی سرخ بال سے کھیل رہا تھا

عمر کے ہاتھ میں اسکا موبائل تھا اور اس پہ چلتی پچیس اپریل کی رات والی فونٹ

حسن آنکھیں سیڑے سکرین پہ چلتے مناظر دیکھ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

گاڑی میں سامان رکھواتا عمر اور پھر کال کرتا ہوا عمر حسن نے وقت دیکھا یہ وہی وقت تھا جب ہالے اغوا ہو چکی تھی تھوڑی دیر بعد وہ اندر چلا گیا تھا اور اسکا ڈرائیور گاڑی نکال کر لے گیا حسن کا سانس تک رک گیا

کیا وہ سچا تھا؟

اب سکرین پہ تھوڑی دیر بعد کا منظر دوڑ رہا تھا

عثمان گاڑی لے کر اندر آیا تھا اور واپس اپنے کوارٹر کی جانب بڑھ گیا عمر نے سکپ کر کر کے اسکو ساری رات کی فوٹیج دکھائی تھی

حسن کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا ایک جا رہا تھا

اب اسکرین پہ صبح سویر کا منظر تھا مندی مندی آنکھوں سے گاڑی کی طرف آتا عمر حیات تھوڑی دیر بعد گاڑی کھلی اور اس سے باہر نکلتی ہالے سلطان اسکا حلیہ بکھرا ہوا تھا وہ بہت بری طرح عمر کے سینے پہ تھپڑ مارے جا رہی تھی

www.kitabnagri.com

حسن کے دل کو کچھ ہوا تھا

وہ اسکی بہن تھی اور کیا کیا جھیل چکی تھی

اور بس یہاں عمر کے موبائل کی سکرین تاریک ہو گئی ایک فلم تھی جو انٹرول میں ہی ختم ہو گئی تھی

اب کیا کہنا چاہو گے؟ عمر نے سنجیدگی سے پوچھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے اس نے کہنا شروع کیا تم اغوا کے وقت جس آدمی سے بات کر رہے تھے مجھے کیا پتہ وہ کون تھا کیا پتہ تم نے اپنے لوگ بھیج کر ہالے کو اغوا کروایا ہو اور کیا پتہ تمہارا ڈرائیور بھی اس سب میں شامل ہو میں جانتا ہوں ہالے نے ویڈیو دیکھنے کے بعد تم سے یہ سب نہیں کہا ہو گا کیونکہ وہ وکٹم ہے اور وکٹم تصویر کا دوسرا رخ نہیں دیکھتے لیکن میں اس نے انگلی سے سینے پہ دستک دی

میں وکٹم کی فیملی ہوں اور وکٹم کی فیملی وہ سب کچھ دیکھ سکتی ہے جو کوئی اور نہیں دیکھتا سو تم عمر حیات تم مجھے بے وقوف مت بناؤ اگر تم واقعی بے قصور ہو تو ثابت کرو کوئی ایسا ثبوت لاؤ جس پہ یقین آ سکے مجھے بچہ مت سمجھو بلکہ تم مجھے کوئی عام بچہ مت سمجھو میرا باپ جج تھا انکی عدالت میں ہزار ایسے کیسز آتے تھے اور وہ جن جن مقدموں کے فیصلے سناتے تھے میں گھر میں ان قصوں کی روداد بڑے شوق سے سنتا تھا وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا اور عمر خاموشی سے اسے سنے گیا

میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے کئی کئی قتل کرنے والے مجرم دیکھ رکھے ہیں میں نے کئی اشتہاری کئی غنڈے موالی دیکھ رکھے ہیں میں نے تمہارے لائے ہوئے ثبوتوں جیسے بے بنیاد اور فضول ثبوتوں کے ساتھ ساتھ ایسے ٹھوس ثبوت بھی دیکھے ہیں جن سے آٹھ قتل کرنے والا مجرم بھی رہا ہو جائے

میرے لئے یہ صورتحال نئی نہیں ہے اور نہ میں کوئی دودھ پیتا بچا ہوں جو ان فضول ثبوتوں پہ یقین کر لوں گا یا تو مجرم لاؤ یا پھر ثبوت... اب اسکے پہلے میرے سامنے مت آنا اسکا لہجہ بے نیاز تھا

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

## Posted On Kitab Nagri

اوکے میں سمجھ گیا لیکن تمہیں مجھ سے ملتے رہنا ہو گا ایک ہفتے کے لئے میں ہر دن ایک نیا ثبوت لاؤں گا تم یقین کرو یا نہ کرو بس دیکھ لیا کرنا اور جب تمہارا دل چاہے میرے حق میں فیصلہ سنا دینا ایسا کبھی نہیں ہو گا حسن نے اسکی بات کاٹی  
عمر نے کہنا جاری رکھا

اور اگر میرے لائے ہوئے کسی بھی ثبوت پہ یقین نہ آیا تو میں آئندہ کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گا ڈیل؟  
اس نے بول کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا  
حسن نے ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا اور پھر اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اور پھر اگلی نظر اسکے پیروں پہ گئی یہاں  
اسکی آنکھوں کی پتلیاں ٹھہر گئیں

اسکے پیروں میں سفید جو گرز تھے انکی چمک اس بات کی گواہ تھی کہ آج انکا "فرسٹ ویئر" ہے  
یہ جوتے یہ برالرو کی نئی کلکیشن ہے ناں؟ اس فروری میں ریلیز ہوئی تھی یہ کلکیشن ہے ناں؟ وہ اسکے جوتوں کو  
ستائش سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا البتہ انداز میں یا چہرے پہ کوئی حسد نہیں تھا اگر کچھ تھا تو بس ستائش  
عمر نے ایک نظر اپنے بے داغ سفید جو گرز کو دیکھا پھر نظر اٹھا کر حسن کی جانب دیکھا  
ہاں یہ وہی ہے

آٹھ لاکھ یہی قیمت ہے ناں انکی؟ وہ اب بھی اسکے جوتوں کو دیکھ رہا تھا

عمر نے اثبات میں سر ہلایا

## Posted On Kitab Nagri

اتنے مہنگے ہیں کہ انکو پہنتے ہوئے بھی ڈرتا ہوں کہیں سے کوئی ٹانکہ نہ ادھڑ جائے وہ مسکرا کر بولا تھا

حسن مسکرا بھی نہ سکا اسکی نظراب عمر کے ہاتھ پہ بندھی رست و اچ پہ تھی

تمہاری تنخواہ اتنی تو نہیں کہ تم اتنے مہنگے جوتے افورڈ کر سکو اور تمہارے ہاتھ میں جو گھڑی ہے یہ چھ لاکھ کی ہے

تم انہیں اپنی تنخواہ سے نہیں لے سکتے کیا تم رشوت لیتے ہو؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

عمر کے کان سرخ ہو گئے تھے چہرے کا رنگ بدلہ تھا

بچے میں تم سے پیار سے بات کر رہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم مجھ پہ اتنے پرسنل اٹیک کرو میری جاب

میرا کام ہے میری محبت تمہیں مجھ سے بات کرتے ہوئے یہ حق بالکل بھی نہیں ہے کہ تم میرے کام کے

متعلق مجھے کرپٹ کہو آئندہ خیال رکھنا میں برداشت نہیں کروں گا اسکا لہجہ سخت نہیں تھا تو نرم بھی نہیں تھا

حسن بے اختیار گڑبڑایا

Kitab Nagri

میرا یہ مطلب نہیں تھا

اوں ہوں زبان سے نکلی پہلی بات دل سے نکلی ہوتی ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتی "میرا یہ مطلب نہیں تھا" یہ دل

سے نکلی بات کو کوراپ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے اور یہ آپ کی کہی ہوئی بات سے زیادہ برا لگتا ہے تمہارا یہی

مطلب تھا ہر وہ انسان جسکو بات کے آخر میں کہنا پڑے میرا یہ مطلب نہیں تھا یا میں مجھے یہ کہنا نہیں چاہیے تھا وہ

بہت برا صلاح کار یا بہت برا نصیحت کرنے والا ہوتا ہے آپ کے منہ سے جو بات نکلی آپ وہی کہنا چاہتے تھے اور

## Posted On Kitab Nagri

جب آپ وہی کہنا چاہتے تھے تو اپنے الفاظوں کو own کریں وہ بول کر خاموش ہوا تو ان دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی پانچ منٹ پچیس منٹ میں بدل چکے تھے لیکن ان دونوں کو احساس ہی نہیں ہوا تھوڑی دیر بعد عمر نے خود ہی بولنا شروع کر دیا

کیا تمہارے پاس بھی ایسے جوتے ہیں؟ اسکے لہجے میں چند منٹ پہلے ہونے والی بات کا کوئی عنصر نہیں تھا اس نے سلسلہ کلام وہیں سے جوڑ لیا تھا

حسن نے نفی میں سر ہلایا اسکے چہرے پہ اداسی دوڑ گئی

بابا نے کہا تھا اگر میرے گریڈز اس بار بھی اچھے آئے تو وہ مجھے یہی جوتے گفٹ کریں گے وہ رک گیا.... گریڈ اچھے آئے بہت اچھے لیکن بابا نہیں رہے

تو تم نے اتنا انتظار کیوں کیا خود خرید لیتے اچھی خاصی پاکٹ منی ہوگی تمہاری نہیں؟

یہ وقت سوگ منانے کا نہیں تھا سو اس نے بات پلٹ دی

میری پاکٹ منی بین ہو گئی تھی تین ماہ پہلے میں تو خود ہالے کے خرچے پہ چل رہا ہوں۔ بلکہ چل رہا تھا اس نے جیسے تصحیح کی اب تو میرے پاس میری بہن بھی نہیں ہے تھینکس ٹویو اسکا لہجے میں بے بسی بھرا طنز تھا

عمر نے جیسے اثر ہی نہ لیا ہو

تمہاری بہن کیا انکی پاکٹ منی بین نہیں ہوتی تھی؟ وہ اس سے چند ہلکی پھلکی باتیں کرنا چاہتا تھا وہ بچا تھا آخر بہن

ہی جاتا



## Posted On Kitab Nagri

حسن یکدم جیسے پر جوش ہو گیا

لو اسے بھلا بابا کی پاکٹ منی سے فرق کب پڑتا تھا اسکے پاس دادا جان کے کارڈز تھے ماموں اسکے اکاؤنٹ میں ہر مہینے اتنے ہی پیسے ڈلاتے تھے جتنے ہارون بھائی کے اکاؤنٹ میں شمس چچا جتنے بھی سخت تھے غصیل تھے لیکن جب وہ ہر ہفتے ہالے کے اکاؤنٹ میں لازمی رقم ڈلوادیتے تھے اسے پیسوں کی کمی کبھی محسوس ہی نہیں ہوئی وہ

شہزادی تھی اسکے پاس ہر چیز تھی وہ فخر سے بتا رہا تھا

عمر نے اسکے چہرے کو دیکھا وہاں معصومیت بھرا جوش تھا

کیا تمہیں کبھی ان سے حسد نہیں ہوا؟ یا کبھی برا نہیں لگا کہ اگر اسکے پاس اتنا پیسہ ہے تو تمہارے پاس کیوں نہیں؟ کبھی خیال نہیں آیا؟

اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

بلکل نہیں بابا نے مجھ سے کہا تھا یہ اسکا بخت ہے جو اسکے لئے لکھا گیا ہے اسے مل کر رہے گا اسے شہزادی بنا کر

بھیجا گیا ہے اور مجھے عام انسان نہ وہ خاص ہے نہ میں اگر اپڑا بس اسکا بخت الگ تھا اور میرا الگ کسی کا بخت وہ واحد

چیز ہے جسے آپ چاہ کر بھی چھین نہیں سکتے سو حسد کرنے سے بہتر ہے دعا کریں اور محنت کریں جو چیز آپ کو

چاہیے اسے اللہ سے مانگ لیں اگر آپ کے لئے اچھی رہی تو اللہ دے دے گا اور اگر نہیں ہوئی تو وہ سبق دے گا

.. میرا گزارا اسی رقم سے ہو جاتا تھا جو بابا مجھے دیتے تھے اور ہالے کے لئے تین مردوں کے کارڈز بھی کم ہوتے

تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرایا

اسکے پاس زیادہ تھا بہت زیادہ لیکن وہ خوش نہیں تھی وہ ہر وقت پیسوں کا رونا روتی تھی اللہ نے اسکے بخت میں "زیادہ" لکھا اور میرے بخت میں "خوشی" جب جب میں اسے پیسوں کا رونا روتے دیکھتا تھا تب مجھے خود پہ رشک آتا تھا وہ سادہ لہجے میں بول کر خاموش ہو گیا

عمر چند ثانیے اسکو دیکھتا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا

حسن کونہ جانے کیوں اسکا کھڑا ہونا برا لگا شاید اتنے دنوں بعد کوئی بات کرنے والا ملا تھا

کل میرے ساتھ ایک جگہ جانا چاہو گے؟ اس نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

میں تمہارے ساتھ کیوں جاؤں گا؟ تمہیں لگتا ہے اگر ہم نے ایک دو بار بیٹھ کر بات کر لی تو کیا ہم دوست بن گئے؟ ٹھیک ہے میں ہالے کی طرح آنکھیں بند کر کے ایک ہی بات کو بلیم نہیں کرتا لیکن میں اب بھی تمہیں

پسند نہیں کرتا اور نہ اعتبار کرتا ہوں

اسی وقت برونو عمر کے قریب آیا اور اپنا سر اس کے گھٹنے سے رگڑا عمر بدک کر دور ہٹا تھا

ہٹاؤ اسکو.. اس کتے کو دور ہٹاؤ مجھ سے مجھے کتے نہیں پسند وہ اس سے دور ہوتے ہوئے ناپسندیدگی سے کہہ رہا تھا

سن نے اسکو ناگواری سے دیکھا

پہلی بات یہ کتا نہیں میرا بیٹا ہے اور دوسری بات یہ چاہتا ہے تم یہاں سے چلے جاؤ میری طرح یہ بھی تمہیں پسند

نہیں کرتا ناگواری سے کہتا وہ آگے آیا اور برونو کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اسکی پیٹھ سہلانے لگا

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکے خود سے دور ہونے پہ سکھ کی سانس لی

اپنے بیٹے سے کہہ دو مجھ سے دور رہا کرے اور ایک بات اور وہ گھڑی تمہارے بابا نے مجھے میرے سی ایس ایس

کلئیر کرنے پہ دی تھی حسن کا برو نو کی پیٹھ سھلاتا ہاتھ رک گیا تھا لیکن اس نے گردن نہیں اٹھائی

اور یہ جوتے تمہارے بابا نے مجھے میرے بر تھڈے کا ایڈوانس گفت دیئے تھے

اب کے حسن نے گردن اٹھائی تھی آنکھوں میں بے یقینی ابھری عمر کہے گیا

کیا اب میں تمہارے لئے قابل اعتبار ہوں کیا اب میرے ساتھ جانا چاہو گے؟

حسن کا سر خود بخود اثبات میں ہلاتا ہونٹ اب بھی ہلکے واتھے

وہ جن جوتوں کے لئے اسکے باپ نے اسے تین ماہ انتظار کروایا وہی جوتے کسی کو ایڈوانس بر تھڈے گفت کر دیے

کون تھا یہ شخص؟

تم کون ہو؟ اسکے لب ہلکے سے پھڑ پھڑائے تھے

عمر کی آنکھوں میں شیطانی سی چمک در آئی

پہلے مجھے آپ کہنا سیکھو پھر بتاؤں گا اور ہاں کل اپنے کتے کو ساتھ مت لانا تپانے والے لہجے میں کہا اور مڑ گیا

مر کر بھی "آپ" نہیں کہوں گا سمجھے اور یہ کتا نہیں میرا بیٹا ہے وہ پیچھے سے چلایا تھا

عمر ہاتھ جھلاتا آگے بڑھ گیا

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے بنگلے کے اوپن کچن میں اس وقت کافی کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی ہالے ہاتھ میں کافی کے دو گتے تھے کچن میں رکھی چھوٹی میز کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھی اس نے سادہ سیاہ جوڑا پہن رکھا تھا بھورے بال جوڑے میں بندھے تھے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں شاید وہ ایک بار پھر رات کو سہی سے سو نہیں سکی تھی میز کے قریب آکر دونوں گتے اسکے اوپر رکھے اپنے لئے کرسی کھینچی اور اس پہ بیٹھ گئی منظر ذرا سا واضح ہوا تو اس تازہ صبح میں چھوٹے کٹے بالوں والی لڑکی بھی شامل ہو گئی پیلی آنکھوں کو چھپنے جیسے رنگ والی شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہنے چھوٹے کٹے بالوں کو ہاف باندھے میک اپ سے پاک بے داغ سانولے چہرے والی حسین لڑکی اسکی نظریں موبائل پہ جمی تھیں کافی کی خوشبو ناک سے ٹکرائی تو اس نے موبائل پہ جھکی نظریں اٹھائیں اور پھر ہلکا سا مسکرائی تھیں کیونکہ صاحب مسکراتے ہوئے سر کو خم کیا...

آپ مجھے ہالے بھی کہہ سکتی ہیں میں جس رشتے کو مانتی ہی نہیں بار بار مجھے وہی رشتہ یاد دلانا ضروری ہے؟ اسکا لہجہ نارمل تھا

لیل نے کافی کا گتہ اٹھایا ایک گھونٹ بھرا پھر گردن کو پیچھے پھینک کر جیسے مزہ لیا ہو

## Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں اس ٹائٹل سے اس لئے نہیں پکارتی کہ تم اس رشتے کو یاد رکھو بلکہ اسلئے بلاتی ہوں تاکہ میں سینے پہ انگلی رکھ کر بتایا میں لیل سکندر اس رشتے کو یاد رکھ سکوں کیونکہ اگر میں بھول گئی تو تمہیں سوتن جیسا عذاب سہنا پڑے گا اور میں یہ نہیں چاہتی وہ سیدھی ہو بیٹھی

ہالے کا چہرہ ویسا ہی رہا بے تاثر سپاٹ

آپ دونوں کب سے ایک ساتھ ہیں؟ ہالے نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا  
دس سال... وہ بے اختیار کہہ اٹھی

جب اس نے دس سال آپ کو نہیں دیکھا تو آگے کے دس سال بھی نہیں دیکھے گا میں یہ اسلئے نہیں کہہ رہی کیونکہ وہ میرا کاغذی شوہر ہے بلکہ میں یہ اسلئے کہہ رہی ہوں کیونکہ میں چاہتی ہوں آپ ایک اچھی زندگی گزاریں آپ بہت اچھی ہیں ٹیلنڈ ہیں خود کو ایک مرد کے پیچھے کیوں ضائع کر رہی ہیں؟ اس کے لہجے میں ہلکا سا تفکر تھا وہ پھر سے وہی سادہ اور فکر کرنے والی لڑکی بن گئی

www.kitabnagri.com

لیل کی آنکھوں میں یکدم جیسے ایک اذیت سی در آئی تھی

اگر اس نے دس سال مجھے نہیں دیکھا تو کسی اور کو بھی نہیں دیکھا اب وہ تمہیں دیکھتا ہے اور جب تمہیں دیکھتا ہے تو دل دکھتا ہے اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی لیکن اسکی آنکھیں اس کے چہرے کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں تم نے الفا کو اب دیکھا ہے اب جان رہی ہو میں اسے تب سے جانتی ہوں جب وہ کچھ بھی نہیں تھا جب شاید وہ کہیں سے ٹوٹا ہوا دل لے کر آیا تھا شاید کہیں سے بہت زیادہ ہرٹ ہو کر آیا تھا میں اور وہ ہیون میں ہی رہے ہیں میں



## Posted On Kitab Nagri

اسے اپنے کمرے کی کھڑکیوں سے دیکھتی رہی ہوں وہ راتوں کو گھبرا کر اٹھ جاتا تھا اور پھر ساری ساری رات جاگتا تھا میں اسکے برے وقتوں کی اچھی ساتھی ہوں اب سوچتی ہوں جب اسکے برے وقت میں میں اسکے ساتھ تھی تو وہ اپنے اچھے وقت میں کیسے کسی اور کو لے آیا

وہ کہہ رہی تھی اور ہالے سنتی گئی کافی کی مہک دور کہیں کھو گئی تھی

میں اسکے پیچھے خود کو ضائع نہیں کر رہی وہ میرے لئے "مجھ" سے زیادہ اہم نہیں ہے میں اپنے لئے سب سے اہم ہوں عمر سے بھی زیادہ لیکن مود آن کرنے میں کچھ وقت تو لگتا ہے میں بس وہی وقت لے رہی ہوں میں تم دونوں کے بیچ میں کبھی نہیں آؤں گی پریشان نہ ہو آخر میں اس نے جیسے ہاتھ اٹھا کر تسلی دی تھی ہالے مسکرا دی

میں اسکے لئے پریشان نہیں ہوتی وہ میرے لئے کبھی بھی اتنا اہم نہیں ہو گا اگر آپ کو وہ چاہیے تو آپ انتظار کر لیں ہماری طلاق بہت جلد ہو جائے گی

تم ایسا اس لئے کہہ رہی ہو کیونکہ تم ابھی عمر کو جانتی نہیں ہو ابھی تمہاری آنکھوں پہ غم اور غلط فہمی کی پٹی بندھی ہے جس دن وہ اتر جائے گی تمہیں عمر کے ساتھ جینے کی خواہش ہو گی دیکھ لینا اس نے کہہ کر کافی کا مگ اٹھایا لیکن جیسے ہی منہ سے لگایا کڑوا سا منہ بنا کر واپس رکھ دیا

مگ کے اندر کا مائع ٹھنڈہ ہو گیا تھا

ہالے نے جواب نہیں دیا وہ خاموش بیٹھی رہی ٹھنڈی کافی کو حلق میں اندلیتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

لیل نے اسکو جانچتی نظروں سے دیکھا

ایک بات پوچھوں؟

جیسے میں منع کر دوں گی تو آپ نہیں پوچھیں گی ہالے نے اسکو دیکھے بغیر جواب دیا

میں لوگ ہر طرح کے لوگوں سے ملتی ہوں مرد عورتیں بوڑھے جوان میرا کام لوگوں کو انویسٹی گیٹ کرنا ہے

ایسے میں مجھے ہر طرح کے لوگ ملتے ہیں اچھے برے گھٹیا ہر طرح کے سو اس لحاظ سے میں لوگوں کو ایک نظر

میں پہچان لیتی ہوں میں نے وہ عورتیں دیکھ رکھی ہیں جنکو اپنے شوہروں پہ شک ہوتا ہے اور وہ انکی مشکوک

حرکات پہ نظر رکھواتی ہیں میں نے وہ مرد بھی دیکھے ہیں جنکو اپنی عورتوں کے کردار پہ شک ہوتا ہے وہ لڑکیاں

دیکھی ہیں جو اپنے بوئے فرینڈز کا صرف انسٹا گرام یا فیسبک ہیک کرنے کے لئے ہزاروں روپے دے دیتی ہیں

اب میری آنکھیں صرف آنکھیں نہیں ہیں یہ ایکسرے ہے لوگوں کی آنکھوں سے انکے دل کا حال اور انکی

Kitab Nagri

شخصیت پہچان لیتی ہوں

www.kitabnagri.com

آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں؟ وہ متعجب تھی

لیل نے دھیان نہیں دیا وہ اپنی رو میں بولے گئی

تمہیں پتہ ہے ان اچھے برے گھٹیا اور سینٹ لوگوں میں کیا چیز مشترک ہوتی ہے؟

وہ رکی ہالے نے جواب نہیں دیا وہ خود ہی کہنے لگی

نفرت.... شک.. بے اعتباری

## Posted On Kitab Nagri

ہالے دھک سے رہ گئی وہ جانتی تھی اب لیل کیا کہے گی

سو مختصر یہ کہ میں نے لوگوں کی آنکھوں میں نفرت دیکھ رکھی ہے بے اعتباری دیکھ رکھی ہے شک دیکھ رکھا ہے اور وہ مکمل ہوتا ہے انکی آنکھوں میں مکمل شک ہوتا ہے مکمل نفرت نہ جانے کیوں مجھے تمہاری آنکھوں میں الفا کے لئے وہ سب کچھ نظر نہیں آتا تم اسکے ساتھ ایک گھر میں رہ رہی ہو تم اسکے ساتھ کام کر رہی ہو تم اس سے فیورز لے رہی ہو کیا جن سے نفرت کی جائے انکے ساتھ ایسا تعلق ہوتا ہے؟

ہالے کے چہرہ تاریک ہو گیا تھا

کبھی جو میں تمہیں وہ مرد دکھا دوں جنکو اپنی عورت پہ شک ہوتا ہے تو تم دیکھو وہ کس طرح اسکے ہاتھ کا کھانا تک پسند نہیں کرتے وہ کس طرح اس کے ساتھ ایک گھر میں رہنا عذاب سمجھتے ہیں کس طرح انکو ہر جگہ ذلیل کرتے ہیں انکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

میں تمہیں وہ عورتیں دکھاؤں جنکو اپنے پارٹنر کے ماضی یا حال کا سراغ لگانا ہوتا ہے تو تم دیکھو کہ اسکی آنکھوں سے کس طرح اپنے شوہر یا اپنے بوائے فرینڈ کے نام پہ انکی آنکھوں سے شعلے نکلتے ہیں کس طرح انکے چہرہ نفرت سے دکھتا ہے کس طرح انکی زبانیں زہر اگلتی ہیں ہالے سلطان میں لیل سکندر ہوں میں لوگوں کو ایک نظر میں پہچان لیتی ہوں سوا ب تم مجھے بتاؤ تمہاری آنکھوں میں عمر کے لئے مکمل نفرت نہیں ہے کیوں تمہاری آنکھوں میں دور کہیں اسے بے گناہ دیکھنے کی تمنا ہے تم "ہرٹ" ہو غصے میں ہو لیکن مجھے نہیں لگتا کہ تم اس سے نفرت کرتی ہو۔

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اسکو دیکھا کیا اسکی آنکھیں اس طرح اسکے راز فاش کر رہی تھیں؟ اسے لگا تھا جیسے اب وہ کبھی کسی کی آنکھوں میں دیکھ کر بات نہیں کر سکے گی  
چند لمحہ وہ کچھ بول نہیں سکی

وہ بہت قریبی تھا لیل... کافی دیر بعد جب وہ بولی تو اسکی آواز جیسے کہیں دور سے آرہی تھی جب میں نے اس رات اس سڑک پہ اسکو دیکھا تو میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکی اسکی آواز نے میرے قدم روک لئے جیسے کسی بہت عزیز بے حد قریبی انسان کی آواز آپ کو مجبور کر دیتی ہے بالکل اسی طرح اس نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں رک جاؤں اور میں رک گئی لیل میں رک گئی

اس نے گردن موڑ کر لیل کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

کیا کسی غیر کی آواز آپ کو اس طرح مجبور کر سکتی ہے؟ اسکی آواز ہلکی تھی

کوئی اکیس بائیس سال کی لڑکی اتنی بے وقوف نہیں ہوتی کہ وہ آدھی رات کو کسی غیر مرد کو اپنے کندھے کے سہارے ہسپتال لے جائے اور وہاں اسے اپنا شوہر بتائے کوئی لڑکی اتنی بے وقوف نہیں ہوتی کہ کسی غیر آدمی کا بل نہ دینے پہ اپنے بچپن کے دوست سے لڑنے لگ جائے کوئی لڑکی اتنی بے وقوف نہیں ہوتی کہ کسی بھی ایرے غیرے کو اپنا خون دے دے میں نے اسے خون دیا ہے کیوں کہ وہ پہلی نظر میں ہی برا نہیں لگا  
لیل اسے دیکھتی رہی ہالے نے کہنا جاری رکھا

## Posted On Kitab Nagri

ہم جب بھی ملے میرا دل ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ وہ میرا دوست بن کر میرے ساتھ رہے اسکی آنکھیں کسی اپنے کی آنکھیں لگتی ہیں اسکی آواز مجھے مجبور کرتی تھی کہ میں اسکی بات سنوں وہ اتنا اچھا اور سادہ بولتا تھا کہ اسکا بولنا کبھی برا لگا ہی نہیں پہلے دن سے ایک حفاظت کا احساس تھا جو اسکے ساتھ نہ تھی ہو گیا تھا مجھے لگا تھا ساری دنیا بھی اگر میرا برا چاہے تو یہ شخص نہیں چاہ سکتا وہ ایسا لگا تھا لیکن پھر . . .

اسکی آنکھوں میں کرب اتر آیا

سارے احساس مٹ گئے ساری ہمدردیاں ختم ہو گئیں وہ مہربان آدمی یکدم بدل گیا اس نے مجھے ساری رات اپنی گاڑی کی ڈگی میں بند کر دیا حفاظت کا احساس ایک دم سے ختم ہو گیا اسکی آواز یکدم بری لگنے لگی اسکی آنکھوں سے خوف آنے لگا

اسکی سانس حلق میں اٹکی تھی . . . وہ کسی عزیز کی یاد دلاتا تھا وہ اچانک بالکل غیر ہو گیا وہ جسکی باتوں پہ اعتبار آتا تھا یکدم ساری بے اعتباری اسی کے ساتھ جڑ گئی میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا تھا میں نے تو کبھی ایسا نہیں سوچا تھا . . . وہ ذرا دیر کو خاموش ہوئی پھر دوبارہ کہنا شروع کیا

ہاں میں اس سے مکمل نفرت نہیں کرتی میں اسکے ساتھ ایک گھر میں رہ رہی ہوں اسکے ساتھ مل کر کام کر رہی ہوں کیونکہ میرے دل کا ایک کونہ گواہی دیتا ہے کہ وہ بے گناہ ہے . . اسکی آنکھیں چیخ چیخ کر کہتی ہیں میرا اعتبار کرو اور مجھے اعتبار ہونے لگتا ہے میں دور کہیں چاہتی ہوں کہ وہ بے گناہ نکل آئے اس سے میری آنا کو ٹھیس پہنچے گی لیکن میں یہ چاہتی ہوں



## Posted On Kitab Nagri

عمر ایسا نہیں کر سکتا "میں چاہتی ہوں ان لفظوں کی لاج رہ جائے میں چاہتی ہوں وہ ویسا ہی نکلے جیسا پہلی نظر میں لگا تھا

سچا اور مہربان

اور قریبی

میں اس کے ساتھ کام کر رہی ہوں کیا آپ کو لگتا ہے کوئی لڑکی اتنی بے وقوف ہے کہ اپنے اصل اغوا کار کے ساتھ مل کر اپنے نقلی مجرم ڈھونڈے گی؟ میں نہ چاہتے ہوئے بھی دور کہیں اس پہ اعتبار کرتی ہوں میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اس کو الزام نہیں دے سکتی کیونکہ اگر اس نے میری آنکھوں میں دیکھ کر کہہ دیا وہ بے گناہ ہے تو میں ایمان لے آؤں گی وہ سچا ہے میں مان لوں گی اگر مجھے اسکے خلاف ثبوت نہ ملے تو میں کبھی بھی اسے بلیم نہ کرتی لیکن انسان کا ایک جھوٹ اسکے ہر سچ کو مشکوک کر دیتا

Kitab Nagri

لیکن عمر کے پاس ثبوت ہیں ہالے تم ایک بار اسکی سن تو لو۔۔۔  
آپ کو لگتا ہے میں نے نہیں سنا؟ وہ آدھے ادھورے سچ میرے پاس لایا تھا مرضی کا سچ دکھا دیا اور جو چاہا چھپا دیا  
میں ہالے سلطان ہوں میں انصاف پسند ہوں ہاں ٹھیک ہے جب تک میں شکاڈ تھی ٹراما میں تھی میں نے عمر کو الزام دیا لیکن میں نے پھر ہر پہلو پہ غور کیا ہر چیز اپنی نظروں سے دیکھی اور وہی ہوا عمر جھوٹا نکلا اس نے کہتے ہوئے میرے اپنا موبائل اٹھایا ایک دو بٹن دبائے اور ایک ویڈیو پلے کر کے موبائل لیل کے چہرے کے آگے

کیا

## Posted On Kitab Nagri

وہ سانولے چہرے پہ اچھنبالئے سکرین کو دیکھنے لگی

یہ عمر کے گھر کے پچھلے دروازے کی سی سی ٹی وی فوٹج تھی تھی تاریخ تھی چھبیس اپریل رات کے تین بجے کا وقت تھا وہ شاید کوئی آواز سن کر باہر آیا تھا نیند بھری آنکھوں سے پانچ منٹ تک ہر جگہ چیک کیا اور پھر واپس جاتا نظر آیا اور یہیں ویڈیو ختم گئی

لیل نے مردہ آنکھیں اٹھا کر ہالے کو دیکھا وہ زخمی لہجے میں کہے گئی

اس نے مجھ سے کہا کہ اس رات وہ سو گیا تھا اور وہ صبح اٹھا تھا اس نے جھوٹ کہا عمر حیات جھوٹا ہے

لیکن ہالے وہ اسی وقت اندر چلا گیا تھا تم.... لیل نے اسکی صفائی میں کچھ کہنا چاہا جب ہالے نے اسکو ٹوک دیا ایک جھوٹ باقی تمام سچ مشکوک کر دیتا ہے اگر عمر سچا تھا تو اسے یہ ویڈیو مجھے دکھانی چاہیے تھی لیکن اس نے چھپالی کیونکہ وہ ڈر گیا تھا اور ڈرنا کون ہے جس نے کچھ غلط کیا ہو جس کے پاس ایک چور دروازہ ہو سکتا ہے اسکے پاس ایک ہزار بھی ہو سکتے ہیں سو آپ مس لیل سکندر آج کے بعد آپ مجھ سے عمر کے حق میں بات نہیں کریں گی ورنہ میں کوئی اور انویسٹیگیٹر ہائر کر لوں گی اب ہم کام کر لیں؟ آخر میں لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری ہو گیا تھا

لیل نے بس سر ہلا دیا یکدم جیسے جی اچاٹ ہو گیا تھا

وہ اب بے دلی سے اپنے موبائل پہ ہالے کو ایک آخری آدمی کی تفصیلات بتا رہی تھی اگر وہ مجرم نہیں نکلا تو عمر پہ لگے الزام سچ ہو جائیں گے یہ دن ان دونوں کے لئے بہت بڑا تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن سے ملنے کے بعد اس نے ہارون کو کال کر کے بلالیا تھا اس وقت وہ دونوں عمر کی گاڑی میں بیٹھے تھے عمر اسے موبائل پہ ہارون کے سم کا کال ڈیٹا دکھا رہا تھا اس سم سے دس اپریل کو ایک نمبر پہ کال کی گئی تھی اس نمبر کی ڈیٹیل بھی اس وقت ان دونوں کے سامنے تھیں وہ نمبر فہیم مرزا کی سیکریٹری زرنش ملک کا تھا ہارون جیسے جیسے یہ سب دیکھتا جا رہا تھا اسکے چہرے پہ غیض و غضب طاری ہوتا جا رہا تھا

اب یہ دیکھو عمر نے سکرین پہ انگلی رکھی یہ اسی سنیم نامی کیفے کے داخلی دروازے کی فوٹیج تھی جہاں فروا اور مہر ماہ اندر جاتی دکھائی دے رہی تھیں ہارون آنکھیں چھوٹی کیئے سکرین کو دیکھے گیا وہ دونوں جس گاڑی پہ آئی تھیں وہ مہر ماہ کی گاڑی تھی عمر نے سکرین بند کر دی ہارون بھی سیدھا ہو بیٹھا

تو مسٹر ہارون شاہد اب کیا خیال ہے؟ عمر نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا

تم نے رنگوں سے چہرے بنانے سیکھے ہیں مجھے چہروں کے رنگ پہچاننے سیکھے ہیں

میں نے کہا تھا ناں تمہارا ڈرائیور ڈسٹرکشن ہے یہ کیفے بھی ایک ڈسٹرکشن ہے اصل میں وہ کہیں اور گئی تھی ہارون اب بھی الجھا ہوا تھا

تم آخر اس فہیم مرزا کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو کیا پتہ فروا آئی کسی اور سلسلے میں اس سے ملی ہوں؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے سنجیدہ نظروں سے اس کو دیکھا

ہارون شاہد... جس طرح پہلا تاثر آخری تاثر ہوتا ہے اسی طرح دل میں آیا پہلا خیال آخری خیال ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ملا ہوا جواب ہوتا ہے کیونکہ دل اللہ کا گھر ہے لیکن ہم ایسے لوگ ہیں جو دل کی گواہیوں کو مانتے ہی نہیں جس لمحے مجھے یہ معلوم ہوا ہالے اغوا ہوئی ہیں میرے دل میں فروا کا خیال آیا اور فروا یہ کام کسی طاقتور آدمی کو ساتھ ملائے بغیر نہیں کر سکتی اور ظاہر ہے اسکے لئے ایسا کوئی بھی کام وہی آدمی کرے گا جسکی جج صاحب سے یا ہالے سے کوئی دشمنی ہو اور جج صاحب کی حالیہ دشمنی فہیم مرزا سے ہے کڑی سے کڑی ملی اور میرے دل نے اس شک پہ مہر لگا دی اب جب تک میں ان دونوں کو مکمل چیک نہ کر لوں مجھے سکون نہیں آئے گا

اب کیا کرنا ہے آگے؟

کرنا کیا ہے میں ہالے کی وجہ سے اس معاملے میں سستی نہیں دکھا سکتا انکا کام کرنے کا طریقہ سست ہے اور میرے پاس اب زیادہ وقت نہیں ہے ڈیڑھ مہینہ ہونے کو آگیا ہے لیکن ہمارے ہاتھ اب بھی خالی ہیں۔ لیکن اب بس اب عمر اپنے طریقے سے کام کرے گا مجھے وہ ڈرائیور چاہیے مجھے لگتا ہے اب مجھے اسکا منہ کھلوانا ہو گا وہ کچھ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا

لیکن تم کیسے کر سکتے ہو؟ تم سپنڈ ڈھو

عمر مسکرایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

پولیس میں سپینڈ اور ریٹائرڈ کچھ نہیں ہوتا پولیس والا ساری زندگی پولیس والا ہی رہتا ہے تھانہ ہمیشہ ہمارے باپ کا گھر رہتا ہے

ہارون پر سوچ نظروں سے اسکو دیکھتا رہا

تم نے اب تک کچھ کیوں نہیں کیا؟ تم خود کو چھپا رہے ہو ہالے کے مجرم ڈھونڈنا ایک بہانہ ہے تم دور کہیں کچھ اور کر رہے ہو ہیں ناں؟ تم اصل میں کچھ اور ڈھونڈ رہے ہو؟

عمر نے چند لمحہ اسکو دیکھا پھر بولنا شروع کیا

ہاں میں کچھ اور کر رہا ہوں میں کچھ اور ڈھونڈ رہا ہوں اس نے مان لیا تھا میرے پاس اس سے زیادہ بڑے مسائل ہیں میں نے اتنے دن اس ڈرائیور کو اسلیپ وزٹ نہیں کیا کیونکہ میرے پاس کرنے کو اور بہت کام تھے ہالے اپنے "حال" پہ کام کر رہی ہیں میں مستقبل کی تیاری کر رہا تھا میری تیاری مکمل ہے اور اب سے میرا ایک ایک دشمن تڑپے گا تم دیکھنا

اس سے کیا ہو گا؟ جو رشتے ٹوٹ چکے ہیں دور چلے گئے ہیں وہ واپس تو نہیں آسکتے جو تکلیف جو اذیت ہمیں ہوئی اسکی بھرپائی تو نہیں ہو سکتی قاتل مر کھپ جائیں گے لیکن مقتول تو واپس نہیں آئیں گے ناں؟ ہارون نہ جانے کیا سننا چاہتا تھا

عمر گردن موڑ کر باہر دیکھنے لگا



## Posted On Kitab Nagri

کچھ لوگ مر جاتے ہیں اور کبھی واپس نہیں آتے یہ طے ہوتا ہے ہم انکے جانے کا دکھ انکے اکیلا چھوڑ جانے کی تکلیف سہتے ہیں یہ بھی طے ہوتا ہے مرے ہوئے لوگ کبھی واپس نہیں آتے انتقام اسٹریٹجی کچھ بھی کر لیں انہیں واپس نہیں لاسکیں گے لیکن... وہ رکا گردن ہارون کی جانب موڑ لی

اگر ہم نے ایک بار ان کو چھوڑ دیا تو وہ لوگ ہمارے خاندان کے اور لوگوں کو مار دیں گے وہ لوگ ہمیں دوبارہ اذیت دیں گے ہمارے اپنے لوگوں کے بغیر ہمیں ایک بار پھر رہنا ہو گا اور فرض کرو اگر ایسا نہ بھی ہو اتو وہ لوگ ہمارے اندر ایک "خوف" چھوڑ جائیں گے ہم ہر وقت اپنے قریبی لوگوں کو کھونے کے خوف میں جیسئیں گے مائیں بیٹوں کو باہر بھیجتے ہوئے ڈریں گی بہنیں بھائیوں کی چھوٹی چھوٹی لڑائیوں سے ڈریں گی نیند میں خوف جاگتے ہوئے خوف اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ہر وقت خوف اور "قتل" سے بھی بڑا جرم ہے خوف یہ آپ کو اندر سے کھوکھلا کر دے گا یہ آپ کے گھر کے بچوں کو grow کرنے نہیں دے گا یہ آپ کی بہنوں کو گھر سے نکل کر جاب کرنے نہیں دے گا یہ آپ کو زندگی میں بڑے بڑے فیصلے لینے نہیں دے گا اور آخر میں پتہ ہے کیا ہو گا؟

عمر بولتا رہا ہارون نے جیسے سانس تک روک لی

ہم مر جائیں گے ہارون ہم ایک گندی زندگی گزار کر مر جائیں گے ہمارے بچے ایک گندی زندگی گزاریں گے ہماری نسلیں تباہ ہو جائیں گی ایک قتل صرف ایک قتل خاندان توڑ دیتا ہے اور اس قتل کے خلاف ہماری خاموشی ہماری نسلیں توڑ دیتی ہے ہم بزدل بنیں گے تو ہماری نسل بزدل بنے گی ہم خاندان ٹوٹنے پہ خاموش

## Posted On Kitab Nagri

بیٹھیں گے تو ہماری نسل یہ چپ ورثے میں لے گی مقتول واپس نہیں آتے لیکن اپنی نسل کا دل مار دینا کہاں کی سمجھ داری ہے؟ وہ سرمئی آنکھوں والے لڑکے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں ہلکی سی تکلیف تھی ہارون نے جواب نہیں دیا اس نے بس ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی کیا مجھے تمہاری گن مل سکتی ہے؟ کافی دیر بعد ہارون نے اس سے پوچھا تھا

عمر نہیں چونکا وہ اسی طرح بیٹھا رہا

میری گن کا کیا کرو گے؟ کیا دوسرے قتل کا ارادہ ہے؟

عمر مسکرا کر پوچھ رہا تھا ہارون مسکرا بھی نہ سکا

تمہیں کیسے پتہ؟... وہ بدقت بول سکا

میں عمر حیات ہوں مجھے سب پتہ ہوتا ہے اچھا بتاؤ کیا کرو گے گن کا؟ اسنے بات بدل دی

میرے ساتھ جن لوگوں نے غلط کیا جن لوگوں نے مجھے استعمال کیا میری معصومیت کا فائدہ اٹھایا انکو چاہیے کہ

حساب دیں اگر میں اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پہ سب کو معاف کرتا رہا تو میری نسل بزدل ہو جائے گی اور

میں یہ نہیں چاہتا جو تعلقات ٹوٹ گئے دور چلے گئے (اسکی آنکھوں کے سامنے بے اختیار ہالے کا چہرہ آیا) میں

انہیں واپس لا سکوں یا نہیں انہیں جوڑ سکوں یا نہیں لیکن میں اپنے ساتھ زیادتی کرنے والے لوگوں کو معاف کر

کے مزید عزیز لوگوں کو نہیں کھو سکتا انہیں حساب دینا ہو گا وہ ایک عزم سے کہہ رہا تھا

عمر نے کندھے اچکائے

## Posted On Kitab Nagri

یہ تمہارے بقا کی جنگ ہے تم اس میں ہتھیار مجھ سے لے کر جاؤ گے؟ اور میں تمہیں اتنی فیورز کیوں دوں گا؟  
کیونکہ تم مجھے پسند کرتے ہو ہارون نے وثوق سے کہا تھا

عمر نے ایک زوردار قہقہہ لگایا

گردن پیچھے پھینکے وہ ہنستا گیا یہاں تک کہ اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا

تم... تم بالکل بچے ہو ہارون... آہ تمہیں واقعی لگتا ہے میں تمہیں پسند کرتا ہوں وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا  
میں نے سنا تھا بلی کے خواب میں چھپڑے آج بلے کے خواب میں بھی دیکھ لئے وہ اپنی آنکھیں صاف کرتا ہوا  
کہہ رہا تھا

تم بہت فنی ہو خیر اس نے اپنی گاڑی کے ڈیش بورڈ سے اپنی پستول نکالی اور ہارون کی ہتھیلی کھول کر اس میں تھما  
دی

ہارون خاموش نظروں سے اسکو دیکھتا رہا عمر کہے گیا  
حکومت کی طرف سے ملی ہے یہ کسی مسالے میں نہ پھنسا دینا مجھے ویسے ہی زندگی عذاب ہو رکھی ہے آخر میں  
اس نے کڑوا سا منہ بنایا

جب کوئی پینٹر کسی کا چہرہ پینٹ کرتا ہے ناں تو وہ چہرہ کے ہر زاویے کو دیکھتا ہے

ہارون عمر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

خوبصورتی 'بد صورتی' دانہ 'داغ' دھبہ 'جھریاں' ہم سب دیکھتے ہیں ہم سب پہچانتے ہیں اداسی غم تکلیف خوشی مسرت ہم ہر جذبہ آنکھوں سے اسکین کر لیتے ہیں تم چہروں کے رنگ جانتے ہو عمر لیکن تم صرف سازش کا دانہ دیکھتے ہو فراڈ کی جھریاں دیکھتے ہو جھوٹ کا دھبہ دیکھتے ہو لیکن میں .. میں اعتبار کی جلد دیکھتا ہوں پسندیدگی کی لکیریں دیکھتا ہوں خوشی کی چمک دیکھتا ہوں صرف میں نہیں ہر آرٹسٹ دیکھتا ہی بتاؤں کیوں کیسے؟

عمر نے جواب نہیں دیا ہارون خود کہے گیا

کیونکہ ہم آرٹسٹ ہوتے ہیں ہم لوگوں کو چہرے کی "آنکھوں" سے نہیں دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ہمارے پاس کام کی چیز صرف دل ہوتی ہے اور دل کی گواہی جھوٹی نہیں ہوتی تم مجھ پہ اعتبار کرتے ہو یہ تمہاری آنکھیں کہہ رہی ہیں تم مجھے پسند کرتے ہو یہ تمہارا چہرہ کہہ رہا ہے اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں ہے یہ مجھے اللہ کی طرف سے ملا انعام ہے ہارون شاہد کو دلوں میں جگہ بنانی آتی ہے گن کے لئے تھینکیو.... وہ نرم لہجے میں کہتا

گاڑی کا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا

پچھے عمر نے گہری سانس بھری تھی ساتھ بڑبڑ آیا

سر مئی بلانہ ہو تو

## Posted On Kitab Nagri

لیل کے فلیٹ کے دروازے پہ کھڑا عمر بری طرح کوفت زدہ تھا ہارون سے ملنے کے بعد اسکا ارادہ اپنے گھر جا کر ہالے سے بات کرنے کا تھا جب لیل نے اس کو کال کر کے اپنے گھر بلا لیا اور اب وہ پچھلے پانچ منٹ سے یہیں کھڑا بیل بجا رہا تھا لیکن مجال ہے جو دروازہ کھل جائے اب کی بار اس نے ڈور بیل پہ ہاتھ رکھا تو جیسے ہٹانا بھول گیا اسی وقت دروازے کا لاک کھلا اور لیل کا چہرہ نمودار ہوا

ایک دروازہ کھولنے میں اتنا وقت کون لگاتا ہے گرمی میں مرنے والا ہو گیا تھا میں وہ اندر آتے ہی لیل پہ گر جاتا تھا جبکہ وہ نوٹس لئے بغیر دروازہ بند کرتی اسکے پیچھے ہی اندر آئی

میں کام کر رہی تھی اور تمہاری زوجہ تمہاری دستک پہنچاتی ہے لیکن چونکہ اسے تم سے سخت نفرت ہے تو اس نے دروازہ نہیں کھولا وہ عام سے لہجے میں بولی تھی جبکہ صوفی پہ بیٹھی ہالے نے کوئی رد عمل نہیں دیا

عمر نے ہالے کو دیکھا تو جیسے رک سا گیا

وہ صبح صبح اسے دیکھنے کا عادی ہو گیا تھا آج صرف ایک دن اسے جلدی گھر سے جانا پڑا اور آج ہی اسکا دل بری طرح بے چین ہو گیا یہ تو چند گھنٹوں کی بات تھی ایک دن وہ ہمیشہ کے لئے اسے نہیں دیکھ سکے گا پھر وہ اس بے چینی کا کیا کرے گا؟

اس لڑکی کا زندگی سے چلے جانے کا خیال ہی دل کو خالی کر دیتا تھا

وہ چند سیکنڈ مزید اسکو دیکھتا رہا اور پھر نظر پھیر لی اسکی اگلی نظر میز پہ پڑے کافی کے خالی گنز اور آدھے ادھورے کھائے ہوئے سینڈوچ کی پلیٹ پہ پڑی تھی



## Posted On Kitab Nagri

وہ خاموشی سے آگے آیا مگڑ اور پلیٹ اٹھائے اور کچن کی طرف بڑھ گیا

اب یہ بھی میں دھوؤں صاف کیوں نہیں رکھتی تم اپنا گھر وہ جاتے جاتے بڑبڑ آیا تھا

لیل ہالے کے ساتھ صوفے پہ جا کر بیٹھ گئی

جس دن تم میرے گھر آنا چھوڑ دو گے اس دن میں اپنے گھر کے کام خود کرنے لگ جاؤں گی

میں نے تمہارے جیسی پھوہڑ لڑکی نہیں دیکھی یہ سنک دیکھو کتنا خراب ہو گیا ہے چکنائی جم گئی ہے وہ برتن سنک

میں رکھتے ناپسندیدگی سے کہہ رہا تھا

ہاں تو تم صاف کر دو ناں کیا میرا کوئی حق نہیں تم پہ؟ پرسوں آج نا مل کر صفائی کریں گے کیا کہتے ہو؟ وہ لیپ

ٹاپ پہ کھٹ کھٹ ٹائپ کرتی بولی تھی

میں تمہارے گھر کا ملازم نہیں ہوں اے ایس پی عمر حیات ہوں میں تمہاری گھر پہ تمہاری مرضی سے صفائی

کرنے آؤں گا؟ میں پرسوں نہیں سنڈے کو آؤں گا سمجھی وہ برتن دھوتے ہوئے جل کر بولا تھا

www.kitabnagri.com

لیل مسکرا دی تھی

سسپنڈڈ اے ایس پی (اس نے سسپنڈڈ پہ زور دیا تھا) وہی جس پہ انکوائری بیٹھی ہوئی ہے اور وہ دوبار اپنی

انکوائری کا ل پہ نہیں گیا کل تو تمہاری فوٹو اخبار میں بھی چھپ چکی ہے اور کتنا جھیلو گے اپنی زوجہ کا کیا کارنامہ؟ وہ

ہلکے پھلکے لہجے میں بول رہی تھی

عمر کے برتن دھوتے ہاتھ رکے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ویسے ایک بات ہے اتنی بری فوٹو کون لگاتا ہے؟ میرا ڈمپل بھی نظر نہیں آ رہا اسے ایک اور صدمہ لگاتا ہالے نے ایک خاموش نظر ان دونوں پہ ڈالی تھی

اب اگر آپ دونوں کو نوک جھوک اور مذاق مستی ختم ہو گئی ہو تو ہم کام کر لیں؟ ہالے کی سنجیدہ آواز پہ عمر نے مڑ کر اسکو دیکھا تھا

اسے کئی لوگوں نے کہا تھا کہ اسکی آواز ایسی ہے جسے گھنٹوں سنا جاسکتا ہے لیکن اگر ہالے بولتی رہے تو عمر اسے ساری زندگی سن سکتا ہے آج اس نے اعتراف کیا تھا

زوجہ صاحب تمہیں اگر میرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ دکھ رہا ہے تو یہ بھی دیکھو کہ میں اس پہ کام کر رہی ہوں اور الفابرتن نہیں دھورہا اپنی انزائٹی دور کر رہا ہے برتن دھونا اسکے لئے تھیراپی ہے اصل میں ابھی تم اسے جانتی نہیں ناں اس نے جانتی پہ زور دیا تھا

خیر یہاں آؤ اس نے لیپ ٹاپ سامنے رکھی چھوٹی میز پہ رکھا اور خود نیچے فرش پہ بیٹھ گئی عمر اپنے ہاتھ خشک کرتا ہوا انکی طرف آیا اور لیل کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا

یہ ہے تمہاری لسٹ کا وہ تیسرا آدمی جسکی ڈیٹیلز نکالنے میں مجھے سب سے زیادہ وقت لگا

لیل سکرین کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی سکرین پہ ایک وجہیہ صورت کم و بیش پچپن سال کے آدمی کی تصاویر گردش کر رہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

اسکا نام ہے اسحاق کبیر ریٹائر ایڈیٹر تین سال قبل اس نے ریٹائرمنٹ لے لی تھی اور اب اپنی ایک لافرم چلاتا ہے اصل میں اسکا کاروبار یہ نہیں ہے اسکا اصل کاروبار گنز کی سمگلنگ ہے جسکی بنا پہ یہ شیر علی اور ندیم علی کو بھی جانتا ہی اور انکے ساتھ اسکے کافی اچھے ورکنگ ریلیشن شپ ہے

اسکا بابا سے کیا تعلق ہے؟ ہالے نے بیچ میں سوال کیا تھا

بہت برا تعلق ہے اسکی بیٹی نے ایک سال قبل اپنے بوائے فرینڈ کو گھر پہ بلایا اور اسے باندھ کر ٹارچر کر کے جان سے مار دیا اس نے دو دن تک اسے ایک کمرے میں قید کر کے رکھا اور اسے مختلف طریقوں سے ایذا پہنچاتی رہی کبھی بلیڈز سے کٹس لگائے تو کبھی سیگریٹ سے جلایا اور آخر میں اسکا گلہ کاٹ کر مار دیا وہ ایک ذہنی مریضہ تھی اسے شروع سے اپنے قریبی لوگوں کے ساتھ یہی سب کچھ کرنے کی عادت تھی

لیل عام سے لہجے میں بتا رہی تھی اور ہالے کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے عمر خاموشی سے سن رہا تھا ان دونوں کے لئے یہ صورتحال نئی نہیں تھی

خیر اس بار وہ پکڑی گئی اور اسے جیل لے جایا گیا اس لڑکے کی فیملی میں اسکے بھائی نے قتل کا کیس دائر کر دیا اور فیصلہ تمہارے بابا کی عدالت میں آیا انہوں نے تین پیشیوں کے اندر اندر اس لڑکی کو سزائے موت سنا دی اسکا باپ اور اسکی پھپھو بہت جھٹپٹائے اپنی بیٹی کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کر کے دیکھ لی جج صاحب کو ڈرایا دھمکایا پیسے افر کئے لیکن کچھ نہ ہو سکا بلاخر اس نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کر دی جس دن اس لڑکی کی سماعت تھی اسی صبح وہ اپنے جیل کے کمرے میں مردہ پائی گئی اس نے خودکشی کر لی تھی اس لڑکی

## Posted On Kitab Nagri

کی پھپھو شاہ تاج کبیر جو کہ ایک کر منل لائے اس نے ایک حشر برپا کر دیا قصہ مختصر یہ کہ اس نے اپنی بھتیجی کی قبر تک قصر کبیر کے پچھلے لان میں بنوائی تاکہ وہ کبھی بھی اپنی بچی کی لاش کو بھول نہ سکیں قوی امکان ہے کہ وہ لوگ تمہارے اغوا میں شامل ہو سکتے ہیں اور شاہ تاج نے دوبار حج صاحب کو جان سے مارنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی اور اب جب اسے موقع ملا تو وہ کھیل کھیل گئی

لیل بول کر خاموش ہوئی اور دونوں کو "میرے بغیر تمہارا کیا ہوتا" والی نظروں سے دیکھا ہالے نے ایک گہری سانس بھری وہ ان سب کی عادی نہیں تھی کچھ عرصہ پہلے تک اسکی زندگی بس فیشن کھانا گھومنا اور پارٹیز تھی اب اسکی زندگی اچانک سے بقا کی جنگ نفرت انتقام اور جھوٹ میں بدل گئی تھی وہ ظاہر کرتی تھی کہ وہ ان حالات میں "فٹ" ہے لیکن وہ "مس فٹ" تھی یہ اسکا دل کہتا تھا کیا مجھے انکے خلاف کچھ ایسا مل سکتا ہی جس سے وہ میرے سامنے اپنا گناہ مان لیں کوئی دھمکی کوئی خوف کچھ بھی؟ اس نے لیل کو دیکھ کر پوچھا تھا عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا

سینئر ٹیبل پہ اب بھی سامان بکھرے پڑے تھے کیا وہ انہیں جگہ پہ رکھے بغیر سکون سے بیٹھ سکتا تھا؟ لیل نے کندھے اچکائے تھے

یہ میرا ورک ٹائم ہے زوجہ صاحبہ میں اس وقت اتنا ہی بولوں گی جتنے مجھے پیسے ملیں گے ہالے نے اپنا بیگ کھول کر پانچ پانچ ہزار کے چار نوٹ نکالے تھے اور سامنے رکھ دیئے لیل نے سر کے خم سے شکر یہ ادا کیا

## Posted On Kitab Nagri

تم انہیں دھمکا نہیں سکتی کیونکہ وہ ان سب چیزوں سے بہت آگے آگئے ہیں تم انہیں خوف زد بھی نہیں کر سکتی کیونکہ اگر انکو خوف ہوتا تو وہ ایسے کاموں میں نہ پڑتے تم صرف ایک کام کر سکتی ہو ان کے "راز" تم انکے راز لا کر ان سے کچھ بھی کروا سکتی ہو انکی کمزوری انکا پیسہ ہے انکا راز انکا پیسہ ہے نیب کی طرف سے ان پہ ڈھیروں کرپشن چار جز ہیں انکے گھر پہ تین بار ریڈ لگا ہے لیکن کچھ نہیں ملا ایک رپورٹ کے مطابق انکا سارا پیسہ انکے گھر میں ہے لیکن کسی بھی ریڈ میں انکے گھر سے ایک پھوٹی کوڑی بھی برآمد نہیں ہوئی اب تم دیکھ لو تمہیں کیا کرنا ہے وہ کہتے ہوئے اوپن کچن کی جانب بڑھ گئی

عمر سینئر ٹیبل کو چمکا چکا تھا اب وہ کسی فالتو کپڑے سے دیواروں پہ لگی پینٹنگز پہ جمی دھول صاف کر رہا تھا دفعتاً ہالے کے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا

شاہ تاج اور ندیم کا صرف ورکنگ ریلیشن شپ ہے کیا آپ کو یقین ہے؟ اس نے لیل کی طرف چہرہ موڑ کر پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمہیں کیا لگتا ہے؟

مجھے لگتا ہے ان دونوں کے درمیان وہ رشتہ ہے جس میں انسان سر دھڑ کی بازی لگا سکتا ہے جس میں اسے نفع نقصان کی پرواہ نہیں ہوتی جس میں ایک انسان کے کہنے پہ آپ دنیا ادھر کی ادھر کر سکتے ہیں جس میں ایک شخص کی بات آپ کے لئے حرف آخر ہوتی ہے جس میں آپ بنا سوچے سمجھے ایک اندھے کنویں میں بھی ڈوب سکتے ہیں



## Posted On Kitab Nagri

اور وہ جذبہ کونسا ہے؟ عمر نے پیچھے سے پکارا تھا

محبت... ہالے ہہلکی آواز میں بولی تھی مجھے اب تک لگتا تھا ندیم نے شاید یہ کام کسی نفرت کے تحت کیا ہو گا لیکن

میں بھول گئی تھی ایسے بے خوف فیصلے محبت کرواتی ہے وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

لیل یک ٹک اسکو دیکھ رہی تھی

اب تم کیا کرو گی؟

ہالے سادگی سے مسکرائی

میرے دوستوں میں مجھے ریلیشن شپ ایڈوائزر کے لئے ملکہ سمجھا جاتا ہے ان دونوں کی محبت قائم ہے کیونکہ اس

میں اب تک دور دور تک رقابت نہیں ہی میں محبت کو رقابت کا خوف دلاؤں گی اور محبت خوف زدہ ہو جائے گی

یہ ایک کمزور لمحہ ہو گا اور اس کمزور لمحے میں میں کسی بھی انسان کے دل کی بات جان سکتی ہوں

لیل اور عمر بس اسکو دیکھے گئے وہ اپنا بیگ اٹھائے باہر نکل گئی

www.kitabnagri.com

سلطان منزل کا لان اس وقت ویران تھا کوئی وقت تھا جب یہاں بیٹھ کر چائے پی جاتی تھی باتیں کی جاتی تھیں

لیکن اب نہ باتیں رہیں نہ باتیں کرنے والے لوگ محل نما گھر میں رہ گئی تو بس ایک نحوست اسی نحوست بھرے

## Posted On Kitab Nagri

گھر کے لان میں اس وقت حسن سلطان اکیلا بیٹھا تھا جب مہرماہ اور سفیر اسے اپنی جانب اتے دکھائی دیئے سفیر کے چہرے پہ غصہ تھا

تم اس دو ٹکے کے پولیس والے سے ملنے کیوں گئے تھے؟ سفیر اس کے سر پہ کھڑا دھاڑا حسن نے پر سکون نظروں سے اس کو دیکھا

میں اس سے ملنے نہیں گیا تھا میں برو نو کو واک پہ لے کر گیا تھا وہ مجھے وہاں مل گیا اور ہم نے بات کر لی اس میں کیا بڑی بات ہے؟

بکو مت..

وہ پہلے سے زیادہ تیز آواز میں دھاڑا تھا

جھوٹ بول رہے ہو تم اصل میں پتہ ہے کیا اصل میں تمہاری غیرت ختم ہو گئی ہے تم بے غیرت ہو گئے ہو حسن

سلطان وہ آدمی جس کے ساتھ تمہاری بہن بھاگ گئی وہ آدمی جس کے صدمے سے تمہارا باپ مر گیا تم اس

آدمی کے ساتھ ملاقاتیں کرتے پھر رہے ہو شرم آنی چاہیے تمہیں لعنت ہو تم پہ

اس کے منہ سے کف نکل رہا تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ حسن کا گلہ دبا دے

حسن کے چہرے کا رنگ بدلا تھا

وہ دو قدم آگے آیا سفیر کی آنکھوں میں دیکھا اور کہنا شروع کیا

## Posted On Kitab Nagri

میرے باپ کو تو دل کا دورہ آپ کی وجہ سے پڑا تھا آپ ہیں اصل قاتل اگر آپ اس دن اپنی دو ٹکے کی عزت بچانے کی خاطر آپ سے نکاح نہ کرتے تو وہ ہسپتال نہیں پہنچتے

اور اگر تمہاری بہن نہیں بھاگتی تو مجھے یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی تمہیں شرم آنی چاہیے حسن کیسے انسان ہو تم اس آدمی کی وجہ سے ہمارا خاندان تباہ ہو گیا اور اب تم اسی کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہو؟

اور آپ خود کیا ہیں سفیر بھائی جس لڑکی سے شادی سے انکار کر دیا تھا آج اسی کو اپنے پہلو میں لئے پھر رہے ہیں اور جس لڑکی کے لئے آپ سارے خاندان سے لڑنے کو تیار تھے آج اسی لڑکی کے بارے میں ایسی باتیں کر رہے ہیں غیرت میری نہیں آپ کی ختم ہو گئی ہے آپ اپنے ہی خاندان کی لڑکی کے لئے اتنی گندی زبان کیسے رکھ سکتے ہیں؟ اتنے گھٹیا کیسے ہو سکتے ہیں آپ اسکی آواز میں افسوس تھا

اسی لمحہ سفیر کا ہاتھ اٹھا تھا لیکن پھر وہ ہوا میں ہی معلق رہ گیا

حسن نے اسکا اٹھتا ہاتھ اپنے ہاتھ سے روکا تھا اسکی آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہی تھیں

نہ سفیر سلطان ہر بار نہیں میں کوئی بے غیرت نہیں ہوں جو آپ سے پٹنار ہوں

وہ غر آیا تھا

مہر ماہ دھک سے رہ گئی سفیر

## Posted On Kitab Nagri

میں حسن معراج سلطان ہوں اور مجھے اپنی اوپر اٹھتے ہوئے ہاتھ روکنے آتے ہیں اور اگر میرے ہاتھ کسی کا اٹھتا ہاتھ روک سکتے ہیں تو یہ کسی پہ اٹھ بھی سکتے ہیں اگلی بار آپ کا ہاتھ روکوں گا نہیں اپنا ہاتھ اٹھاؤں گا میرا تو کچھ نہیں ہو گا آپ کی رہی سہی عزت بھی ختم ہو جائے گی

اس نے چبا چبا کر لفظ ادا کیے اور آگے بڑھ گیا پھر رکامڑ کر سفیر کو دیکھا

ویسے میری بہن کے شوہر نے آپ کا سہی نام رکھا ہے

نامرد کہیں کے

وہ حقارت سے کہتا آگے بڑھ گیا

اس لان میں حق دق کھڑے سفیر اور مہرماہ کو چھوڑ کر ہم فروا سلطان کے کمرے میں چلتے ہیں

اس پر تعیش کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آؤ تو سامنے ہی فروا سلطان سنگھار میز کے سامنے بیٹھی اپنے میک اپ

Kitab Nagri

کو آخری ٹچ دے رہی تھیں

اس نے سرخ لمبی میکسی نما فراک پہن رکھی تھی گہری اسمو کی آئیز مزید گہرا کرتی اسکی انگلیاں ہارون کی آمد پہ

یکدم جیسے تھمی تھیں

آج تم یہاں کا راستہ کیسے بھول گئے؟ وہ اگلے ہی لمحے پھر سے برش اپنی آنکھوں پہ چلاتے ہوئے ہارون سے

پوچھنے لگیں

وہ بغیر جواب دیے آگے آیا ایک قدم دو قدم تین قدم یہاں تک کہ وہ انکے بالکل پاس آ گیا

## Posted On Kitab Nagri

مے آئی؟ اس نے برش کی جانب اشارہ کر پوچھا

فروادل کھول کر مسکرائیں

شیور

ہارون نے نرمی سے انکے ہاتھ سے برش لے لیا

فروانے کوئی مزاحمت نہیں کی وہ مسکراتی نظروں سے اسکو دیکھتی رہیں

ہارون نے برش کو آئی شیڈ کٹ میں لگایا ایک رنگ برش کے بالوں پہ لگ گیا

ہارون نے منہ سے پھونک مار کر ایکسٹرارنگ نیچے فرش پہ جھاڑ دیا اب اسکی انگلیاں مہارت سے فروا کی آنکھوں

پہ چل رہی تھیں

آپ کو پتہ ہے انٹی مجھے رنگوں سے کتنی محبت ہے؟ اس نے کہنا شروع کیا

فروانے جواب نہیں دیا وہ جانتی تھیں ہارون ان سے کم از کم یہ بات پوچھنے نہیں آیا وہ جواب تب دیں گی جب

www.kitabnagri.com

انہیں بات ضروری لگے گی

لیکن کچھ رنگ ایسے بھی ہیں جن سے مجھے نفرت ہے پتہ ہے وہ رنگ کون سے ہیں؟

وہ اب انکی دوسری بند آنکھ پہ برش چلا رہا تھا

وہ ذرا دیر کو رکا پھر بولا

مجھے آپ کے چہرے کے رنگوں سے نفرت ہے یکدم اسکے لہجے میں سختی آگئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

فروا بے اختیار غیر آرام دہ ہوئی تھیں

یہ جو آپ کے چہرے پہ لگا بلش ہے ناں یہ مجھے سخت نہ پسند ہے آپ کی لپسٹک کارنگ بھی مجھے b نہیں پسند اصل

میں مجھے مسئلہ ان رنگوں سے نہیں ہے

وہ رکاتھا فروا نے سانس تک روک لی

مسئلہ آپ کے چہرے سے ہے آپ کے چہرے پہ جو بھی رنگ لگتا ہے نہ وہ قابل نفرت ہو جاتا ہے اسکے لہجے میں

کچھ تھا کہ فروا کے گلے میں گلی سی ابھری

ہارون بولے گیا

ہر وہ رنگ جو آپ کے چہرے پہ لگتا ہے مکر وہ ہو جاتا ہے گل سڑ جاتا ہے اسکی اصل رنگت ختم ہو جاتی ہے وہ بے

کار ہو جاتا ہے یہ بلش کا گلابی رنگ یہ آپ کے چہرے پہ لگنے سے پہلے ماتم کر ہے اور یہ آئی شیڈز کے سارے

رنگ یہ آپ کی آنکھوں پہ لگنے سے پہلے بین کرتے ہیں انکو خود سے کراہیت آتی ہے

www.kitabnagri.com

ہارون تم... انہوں نے کچھ کہنا چاہا لیکن ہارون نے انکو روک دیا

شش کچھ مت بولیں بس سنیں

آپ کو پتہ ہے میرا پسندیدہ رنگ کونسا ہے؟ اس نے برش کو میز پہ رکھ دیا تھا اور اب بازو سینے پہ باندھے سرد

نظروں سے فروا کے چہرہ کو دیکھا تھا

مجھ.. میں.. میں لیٹ ہو رہی ہوں کہیں جانا ہے مجھے وہ بے اختیار اٹھنے لگی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میرا پسندیدہ رنگ سرخ ہے پتہ ہے کیوں؟ وہ ان پہ دھیان دیئے بغیر بولے گا فروا واپس بیٹھ گئیں اٹھنا یا بھاگنا  
بے کار تھا

کیونکہ یہ خون کا رنگ ہوتا ہے اسکا لہجہ خود بخود سرد ہو گیا تھا فروا کا رنگ سفید پڑنے لگا  
اور پتہ ہے یہ رنگ مجھے کب سے پسند ہے؟

وہ رکا... ایک لمحہ اگلا لمحہ اور پھر وہ فروا کے کان کے پاس جھکا  
"سرخ رنگ" مجھے تب سے پسند ہے جب سے میں نے اپنے بھائی کو قتل کیا  
فروا دھک سے رہ گئی

وہ خون وہ سرخ مائع وہ خون کا تالاب آہ کیا منظر تھا.... وہ منظر وہ رنگ میں آج تک نہیں بھولا... وہ رنگ کتنا  
خوبصورت تھا وہ رنگ کتنا یاد گار تھا پتہ ہے رستم کے جسم میں جو سوراخ ہو گیا تھا وہاں سے نظر آتا اسکا زخم وہ کتنا  
سرخ تھا

بس کر دو بس کر دو یہ تم یہ کیا کہہ رہے ہو فروا نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لئے تھے اسکا رنگ سفید پڑنے لگ گیا تھا  
لیکن کیا ہے میں وہ منظر ذرا بھولنے لگ گیا ہوں  
وہ افسوس سے کہہ رہا تھا

اصل میں تب بچا تھا ناں میں لیکن اب نہیں ہوں میں آرٹسٹ ہوں میں چیزیں ری سائیکل کرتا ہوں آج میں  
اس منظر کو ری کریٹ کروں گا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے جھک کا اپنی پنڈلی سے لگی پستول نکالی تھی

فروا کا دل رک سا گیا

نہیں.... بچے.. ہارو... ہارون میں۔ مجھے مجھ سے کیا۔ غلطی ہو گئی ہے.... اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے

ہارون نے پستول کی ٹھنڈی نال فروا کے ماتھے پہ رکھ دی فروا کو لگا تھا اب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی

آپ... کی جرات کیسے ہوئی کہ آپ مجھے استعمال کریں وہ غر آیا تھا

فروا کرسی پہ بیٹھی تھی اور ہارون اٹھ کر اسکی کرسی کے گرد چکر کاٹنے لگا

میرا ڈرائیور میری سم میری گاڑی آپ نے ہالے کے اغوا میں مجھے فریم کرنا چاہا ہمت کیسے ہوئی؟ وہ بلند آواز میں

دھاڑا تھا

میں نے رستم کو اس لئے مار دیا کیونکہ وہ مجھ سے میرے باپ کو چھین رہا تھا اور اب میں آپ کو ماروں گا کیونکہ

آپ نے مجھ سے ہالے کو چھینا ہے میں آپ کی جان لے لوں گا جس طرح رستم کی جان لے لی سوچیں جب میں

دس سال کا ہو کر قتل کر سکتا ہوں تو چوبیس سال کا ہو کر مجھے کون روکے گا؟

وہ اب انکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا اور پستول کو فروا کی گردن پہ رکھ دیا

وہ مردہ آنکھوں سے اسکو دیکھے گئیں ساکت سن

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو سوچنا چاہیے تھا پاگلوں سے پنگا لیتے وقت سوچنا چاہیے تھا میرا کیا ہے آپ کو مار دوں گا اور مجھ سے کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہو گا میرا باپ ایم این اے ہے اسکے تعلقات ہیں ہمارے پاس پیسہ ہے میں ثبوت مٹا دوں گا میرا باپ منہ بند کروادے گا

وہ بول رہا تھا اور فروا بہتے آنسوؤں کے ساتھ سن رہی تھیں

اسکی گردن مسلسل نفی میں ہل رہی تھی

وہ یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی لیکن ٹانگوں میں جان نہیں تھی وہ بولنا چاہتی تھی لیکن زبان مفلوج تھی اپنے میرے ساتھ کتنا غلط کیا جانتی ہیں؟ میں کتنی تکلیف میں ہوں کس اذیت سے گزر رہا ہوں کچھ پتہ بھی ہے آپ کو؟ اسکی آواز سرد سے سرد ترین ہوتی جا رہی تھی

مم۔ مجھے معاف کر دو۔۔ بدقت بول پائی تھیں آنسو بھل بھل اسکی آنکھوں سے نکل رہے تھے موت کا خوف

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سارے میں پھیلا ہوا تھا

ہاروں طنزیہ سا ہنسنا تھا

معاف کر دوں وہ بھی آپ کو؟ لیکن میں ایسا کیوں کروں؟ آپ کا اور میرا تعلق ہی کیا ہے؟ لگتی کیا ہیں آپ میری؟ چلیں میں آپ کو ایک شرط پہ معاف کر سکتا ہوں آپ مجھے بتائیں کہ آپ اس فہیم مرزا سے کہاں اور کیوں ملی تھیں؟

## Posted On Kitab Nagri

ہارون اب سنگھار میز کے اوپر بیٹھا تھا پستول اب بھی اسکے ہاتھ میں تھی وہ اسے گھمارتا تھا کیا وہ واقعی اسے گھمارتا تھا یا اپنے ہاتھوں کی لرزش پہ قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا؟

وہ بس مجھ سے ہیون کی بات کرنا چاہتا تھا اسے لگا تھا میں معراج بھائی سے بات کر سکتی ہوں اس نے مجھ سے کہا کہ میں معراج بھائی سے کہوں کہ ہم ہالے کا رشتہ اس صورت میں قبول کریں گے کہ وہ ہیون کے کاغذات ہالے کو "جہیز" کی صورت دے دیں ظاہر ہے میں نے منع کر دیا وہ تیز تیز بولتی جا رہی تھی آنسو تھم گئے تھے

ہارون انکے قریب جھکا

رفاقتوں کے نئے خواب خوشنما ہیں مگر

گزر چکا اب تیرے اعتبار کا موسم

وہ سرد مسکراہٹ کے ساتھ گنگنایا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے پستول فروا کے ماتھے پہ رکھ دی اور انگلی ٹرگر پہ

فروا کا سانس جہاں تھا وہیں تھم گیا آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں

سچ بتائیں آنٹی..... بالکل سچ آپ فہیم مرزا سے کیوں ملیں؟ اسکے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی

فروا نے بے اختیار تھوک نگلاتا تھا اسی لمحے عین اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور حسن سلطان اندر داخل ہوا ہارون

نے برق رفتاری سے اپنا پستول والا ہاتھ پیچھے کیا تھا

فروا کا سانس اب تک اٹکا ہوا تھا



## Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں ہیں مجھے ملازم نے آپ کے آنے کا بتایا پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں آپ کو وہ چوکھٹ سے ذرا آگے کھڑا اچھنبے سے کہہ رہا تھا

لمحے کے ہزارویں حصے میں ہارون خود کو سنبھال چکا تھا

میں آنٹی سے تمہارا ہی پوچھنے آیا تھا اور پھر رک گیا انکو میری کچھ ہیلپ چاہیے تھی ہے ناں آنٹی؟

اس نے شل بیٹھی فروا کو دیکھ کر تائید چاہی تھی

فروا نے سن ہوتے جسم کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا

حسن کو یہاں سے اسکا چہرہ نہیں نظر آرہا تھا لیکن وہ اب بھی متذبذب تھا

تم چلو میں آتا ہوں... ہارون نے اس سے کہا تو وہ بے دھیانی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا ہارون بھی ایک آخری نظر

فروا کے بے جان ہوتے وجود پہ ڈال کر باہر نکل گیا

کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی ساکت شل..

تمہارا پسندیدہ رنگ سرخ ہے ناں؟ وہ بہت دیر بعد آئینے کو دیکھ کر بڑبڑائی تھی

تمہیں آخری بار نظر آنے والا رنگ بھی سرخ ہو گا اس نے جیسے کوئی فیصلہ کر لیا تھا

اسکا جسم اب بھی کانپ رہا تھا کان اب بھی سائیں سائیں کر رہے تھے پستول کی ٹھنڈی نال اب بھی پیشانی پہ

چھتی محسوس ہو رہی تھی

موت کیسی ہوتی ہے اسے آج اندازہ ہو گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی میں غیر معمولی خاموشی تھی ہالے اپنے موبائل پہ شاہ تاج کبیر کی بھیجی ہوئی ڈیٹیلز دیکھ رہی تھی عمر گاڑی  
ڈرائیو کرتے ہوئے گاہے بگاہے اس پہ نظر ڈال لیتا تھا  
آپ سے ایک بات پوچھوں؟ بلاخر اس نے خاموشی کو توڑا  
ہالے نے محض سر ہلایا  
اگر میں بے قصور نکلا تو آپ خود کو کیا سزا دیں گی؟  
تم بے قصور نہیں نکلو گے مجھے یقین ہے ہالے نے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا  
فرض تو کر لیں ایک بار اگر میں بے قصور نکلا تو؟ وہ مصر ہوا  
عمر میں اس وقت کام کر رہی ہوں اور مجھے تمہاری آواز سخت ڈسٹرب کر رہی ہے اب اگر تم کچھ بولے تو میں  
گاڑی سے اتر جاؤں گی... اب کے اسکا لہجہ سخت تھا بے زار  
لیکن کیا عمر ہار مان سکتا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

اچھا میرے پاس ایک اور آئیڈیا ہے آپ نے جب مجھے سزا دی تب مجھ سے پوچھا نہیں تھا ناں؟ اب میں آپ  
سے کیوں پوچھوں میرے پاس بھی ایک سزا ہے وہ جیسے سوچ کر ہی محضوض ہوا  
ہالے نے سر اٹھایا خالی خالی نظروں سے اسکو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "کونسی سزا"؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر گہرا مسکرایا گال کا گڑھا واضح ہوا

میں آپ کے پیر جلاؤں گا وہ مسکرا کر بولا تھا ہالے دھک سے رہ گئی

کچھ پل کے لئے وہ کچھ بول ہی نہ سکی

تم میرے.... تم میرے پیر جلاؤ گے مارے حیرت کے بامشکل بول سکی

اسکے چہرے پہ بے یقینی تھی

ہاں جلاؤں گا جیسے آپ نے میرے پیر جلائے تھے میں برابری کا قائل ہوں عورتیں مردوں کے برابر ہیں اگر

میں وہ جلن سہ سکتا ہوں تو آپ بھی سہ سکتی ہیں نا؟ اس نے ہالے کو دیکھ کر تائید چاہی تھی

تم نے کہا تھا میرا چہرہ تمہارے کسی عزیز سے ملتا ہے تم میرے ساتھ یہ کرو گے؟ وہ اب بھی شکڈ تھی

عمر نے کندھے اچکائے

چہرہ ملتا ہے پیر تو نہیں وہ عام سے انداز میں بولا

تھوڑی دیر تک وہ کچھ نہ بولی تو اچھا اگر نہیں سہ سکتیں تو....

نہیں میں سہ سکتی ہوں وہ گردن کڑا کر بولی تھی چہرے پہ ایک بار پھر مضبوط ہونے کا زعم آگیا لیکن مجھے یقین

ہے تم بے قصور نہیں نکلو گے وہ بول کر دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

میں آج حسن سے ملا تھا بہت دیر بعد اس نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا

ہالے ہنوز باہر دیکھتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

کیسا ہے وہ؟ خلاف توقع وہ غصہ نہ ہوئی اسکے لہجے میں اداسی در آئی

اکیلا.. وہ اکیلا ہے وہ روڈ پہ نظر جمائے ہوئے بولا

ہالے نے گردن موڑ کر اسکو تعجب سے دیکھا

کیا مطلب؟

اسکے پاس بات کرنے کو کوئی نہیں ہے وہ بہت بری طرح ڈسٹرب ہے اسے آپ کی ضرورت ہے پتہ ہے مجھے

اب تک لگ رہا تھا معراج سلطان کے جانے سے سب سے زیادہ نقصان میرا ہوا ہے لیکن اب لگتا ہے انکے جانے

سے سارا خسارہ حسن کا ہوا ہے وہ بچہ بہت کچھ جھیل رہا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی رقم بھی نہیں تھی

تمہیں کیسے پتہ؟

میں عمر حیات ہوں مجھے سب پتہ ہوتا ہے میری آنکھیں ایکسرے کرتی ہیں میں سب سمجھ جاتا ہوں میں اسے

فالو کر رہا تھا وہ ہر صبح جس شاپ سے کافی لیتا ہے کئی دن سے وہ اس شاپ میں بھی نہیں گیا صرف اس لئے کیونکہ

وہ ایک مہنگی شاپ ہے وہ اب گھر سے کافی ساتھ لاتا ہے یا پھر کسی سستی سی شاپ سے کافی پیتا ہے وہ بول رہا تھا

اور ہالے دم سادھے سن رہی تھی

اسکا وہ کتا....

کتا نہیں ہے وہ اسکا نام برونو ہے حسن کا بیٹا ہے وہ ہالے نے ناگواری سے ٹوکا



## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے "کتے" (اس نے کتے پہ زور دیا) کے لئے جہاں سے بسکٹ لیتا تھا اب وہاں کافی وقت سے نہیں جا رہا وجہ صاف ہے اسکی جیب خالی ہے وہ اپنے دوستوں سے نہیں مل رہا کیونکہ اسکے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ انکے کھانے یا کافی کا بل بھر سکے مختصر یہ کہ اسکے پاس کوئی رقم نہیں بچی

نے مجھ سے کیوں کچھ نہیں کہا وہ بدقت بولی

وہ سلطان ہے اسے بھرم رکھنے آتے ہیں

ہالے خاموش ہو گئی وہ جانتی تھی حسن صرف ہالے سے پیسے لے سکتا ہے اور اب اسکے پاس ہالے نہیں تھی

عمر نے یہاں وہاں دیکھا گاڑی کے ڈیش بورڈ پہ رکھا اپنا موبائل اٹھایا اور پینٹ کی جیب میں اڑسا

گلہ کھنکھارا اب وہ بات کرنے کو تیار تھا

میں ہارون سے بھی ملتا ہوں عمر نے ہلکی آواز میں کہا

کب سے؟ ہالے کا لہجہ نارمل رہا

(یہ آج اتنی ریلیکس کیسے ہیں؟ کہیں نشہ تو نہیں کر لیا؟)

کچھ دن پہلے سے

وہ کیسا ہے؟ اس کے لہجہ سادہ تھا

عمر نے گہری سانس بھری

باوقار....

## Posted On Kitab Nagri

وہ بے اختیار بولا تھا

لیکن اسکے اندر کچھ ٹوٹ سا گیا ہے اسکو کافی وقت پہلے سے جانتا ہوں مطلب ہم ملے نہیں تھے لیکن میں جانتا ہوں وہ جب پہلے ہنستا تھا تو اسکی آنکھیں بھی ہنستی تھیں اب بس وہ خود ہی ہنستا ہے اسکی آنکھوں میں اداسی ہے وہ دکھاتا نہیں ہے لیکن مجھے دکھ جاتی ہے اور سب سے بڑی بات اسکا دل ٹوٹا ہوا ہے جسے وہ خود ہی جوڑ رہا ہے اس

سے بھی اہم بات وہ دوبارہ پینٹ کرنے لگا ہے وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے کوئی خبر نامہ

اسکی آخری بات پہ ہالے کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی چند لمحوں کے لئے وہ مارے خوشی کے کچھ بول ہی نہ سکی

اس نے کیا پینٹ کیا ہے؟ کافی دیر بعد وہ بولی تو اسکے لہجے میں بس خوشی اور مخلصی تھی

ہارون شاہد عمر نے موڑ کاٹتے ہوئے جواب دیا

ہارون شاہد؟ ہالے نے دہرایا

آپ نہیں سمجھیں گی خیر میں آپ کو گھر چھوڑ کر تھانے جاؤں گا اس ڈرائیور سے ملنے جس نے آپ کو اغوا کیا تھا

www.kitabnagri.com

وہ اب اپنے گھر والی گلی میں تھا

میں ساتھ آؤں گی

ہر گز نہیں وہ ترکی باتر کی بولا تھا میں ہر گز بھی آپ کو ایسی جگہ لے کر نہیں جاؤں گا جہاں ہر قسم کے غنڈے

موالی آتے ہوں جہاں ہر قسم کی نظریں اٹھتی ہوں ایسی جگہ آپ کے قابل نہیں میں خود جاؤں گا وہ دو ٹوک

لہجے میں بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ساتھ گاڑی کو بریک لگا کر روکا وہ اب اپنے گھر کے دروازے کے آگے تھے  
تم مجھ پہ حکم نہیں چلا سکتے میں ہالے سلطان ہوں وہاں جاؤں گی جہاں میرا دل کرے گا کوئی اگر میری طرف  
بری نظر سے دیکھے گا تو میں انکی آنکھیں نکالنا جانتی ہوں اور تم تمہیں میں نے بتایا ہے اجازت نہیں مانگی  
عمر نے سینے پہ ہاتھ باندھے سکون سے اسکی ساری تقریر سنی پھر سر اٹھنے والے انداز میں ابرو اچکائے  
بر او میں آپ کی اس تقریر سے خاصا متاثر ہوا ہوں لیکن "میں آپ کو اپنے ساتھ نہیں لے کر جاؤں گا"  
ہالے نے اسکو کلس کر دیکھا تھا پھر یکدم اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا  
کاغذی ہی سہی میں تمہاری بیوی ہوں کیا تم اتنے گئے گزرے ہو کہ کوئی بھی ایرا غیر اتمہارے سامنے تمہاری  
بیوی کو دیکھنے کی جرات کر سکتا ہے؟ وہ جتنی نظروں سے پوچھ رہی تھی  
عمر کے تاثرات سخت ہو گئے پھر یکدم وہ مسکرایا  
میری غیرت کو جگانے کے لئے یہ ایک اچھی کوشش تھی لیکن اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کی بات سن کر  
غیرت کی چوٹیاں پھلانگ کر آپ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا تو آپ غلط ہیں آپ گھر جا رہی ہیں مسز ہالے حیات  
وہ تپانے والے لہجے میں بولا تھا  
ہالے چند لمحہ اسکو دیکھتی رہی ڈھیر سا راضیہ اور اشتعال اپنے اندر دبائے اور پھر دروازہ کھول کر ایک زوردار  
آواز کے ساتھ گویا اسکے منہ پہ مارتی باہر نکل گئی  
خود کو جانے کی اجازت مل نہیں رہی ان بی بی کو لے جاؤں ہنہ وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھالے گیا

## Posted On Kitab Nagri

صبح سے دوپہر اور دوپہر سے رات ہونے کو آئی تھی لیکن عمر کے کام تھے کہ ختم ہونے کو نہیں آتے تھے اس وقت وہ ڈی آئی جی کے آفس کے باہر تھا ایک سیاہ وردی والا پولیس والا اسکے اندر جانے کی اجازت طلب کرنے گیا تھا اسی لمحے وہ واپس آتا دکھائی دیا واپس آکر اس نے عمر کو سیلوٹ پیش کیا اور اندر جانے کا اشارہ کیا عمر سر کے خم سے جواب دیتا اندر بڑھ گیا

ایک شاہانہ قسم کا ایر کنڈیشنڈ دفتر اسکا منتظر تھا اس آفس کے عین وسط میں ایک لکڑی کی میز رکھی تھی جس کے پیچھے ایک سیاہ وردی اور ڈھیر سارے میڈلز والا کوئی پچاس سالہ آدمی بیٹھا تھا آفس کی دیوار کے ایک کونے میں کتابوں کا ریک اور اسکے ساتھ ایک الماری میں ترتیب سے مختلف فائلز سبھی تھیں

عمر جیسے ہی اندر داخل ہوا اسکے لبوں کو ایک آسودہ سی مسکراہٹ نے چھوا تھا اس سے ذرا کم پر تعیش لیکن اسکا آفس بھی ایسا تھا اسکے جسم پہ بھی سیاہ وردی ہوتی تھی اب اسکی نظر سامنے بیٹھے آدمی پہ گئی اس نے بوٹ کو زمین پہ مارا اور پھر ہاتھ ماتھے تک لے گیا

دوستی اپنی جگہ وردی کی عزت اپنی جگہ

## Posted On Kitab Nagri

سامنے بیٹھا آدمی جسکی وردی کے پہ لگی نیم پلیٹ پہ شمشیر لکھا تھا اسکی نظروں میں دبا دبا غصہ تھا  
سوائے ایس پی عمر حیات آپ کو یاد آگیا کہ اس وردی اور اس سے جڑے لوگوں سے آپ کا کوئی تعلق ہے یا  
آپ کو یہ یاد آگیا کہ آپ کو کوئی نوکری بھی ہے؟ مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم پہ خرچ کئے ہوئے حکومت کے پیسے  
تم کیسے ویسٹ کر سکتے ہو؟ انکا لہجہ طنز سے بھرا ہوا تھا

عمر مسکراتا ہوا آیا اور انکے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا  
میں نے تمہیں بیٹھنے کو نہیں کہا شمشیر نے گھر کا تھا  
اچھا لیکن مجھے تو یہی سنائی دیا

بکومت مجھے یہ بتاؤ تم کہاں تھے اور کیوں تھے؟ کیا تم نے واقعی اس لڑکی کو اغوا کیا ہے؟ اور اگر کیا تھا تو کسی کیا  
اسکو سنبھال نہیں سکے

میں غیر مردوں سے اپنی بیوی کی بات نہیں کرتا اور نہ ہی یہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی بھی مرد میری بیوی کی بات  
کرے آئندہ خیال رکھنا الفاظوں کے برعکس اسکا لہجہ نارمل تھا

شمشیر اسکے اس دو ٹوک انداز کا عادی تھا سو اس نے اثر نہیں لیا البتہ وہ اب اسکی بیوی کی بات نہیں کرے گا یہ  
طہ تھا

یہاں تشریف لانے کی وجہ جان سکتا ہوں یا اس پہ بھی کوئی پابندی ہے؟ اس نے جل کر پوچھا تھا  
عمر آگے کو ہو بیٹھا اسکی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی



## Posted On Kitab Nagri

مجھے ندیم علی کے ساتھ پندرہ منٹ چاہیں

شمشیر کا دماغ بھک سے اڑا تھا

اور کیوں چاہیے تمہیں یہ پندرہ منٹ؟ تم نے اس سے تہجد کی رکعتیں پوچھنی ہیں؟ یا اسکے ہاتھ پہ بیعت کرنے جا رہے ہو؟ اس نے چبا چبا کر پوچھا تھا

نہیں میں نے اس سے جہنم کی آگ کے جسم جلانے کی کیپسٹی پوچھنی ہے اور اس سے یہ بھی پوچھوں گا کہ جب ابلیس آپ کو تیل کی کڑ آہی میں تلے گا تو برنال کہاں سے لینا ہے؟ وہ بھی اسی کے لہجے میں بولا تھا

شمشیر نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کرنا چاہا

میری بات سنو عمروہ میز پہ آگے کو ہوا تم اس شہر کے لوکل نہیں ہو تم کئی سال کسی اور شہر میں پوسٹڈ رہے ہو وہ چھوٹا شہر تھا وہاں برائی اور شر کم تھا یہ کراچی ہے جیتی جاگتی جہنم یہ بندہ کھا جاتی ہے نگل جاتی ہے اور پتہ بھی نہیں چلتا اس شہر کا پانی دل سے احساس ختم کر دیتا ہے تم چھوٹے شہر کے چھوٹے موٹے جرائم دیکھ کر یہاں آئے ہو یہاں کی دنیا الگ ہے یا واپس چلے جاؤ یا اس شہر کو as it is قبول کرو اس کے لہجے میں ہلکی سی فکر مندی تھی

عمر چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا پھر مسکرایا ایک سرد سی مسکراہٹ

میں جس شہر سے آیا ہوں ناں وہاں لوگ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد نہیں پڑھا کرتے تھے چوری ڈاکہ قتل ریب یہ سب وہاں بھی ہوتا تھا وہ کوئی تیسری دنیا نہیں تھی وہاں بھی "لوگ" رہتے تھے اور لوگ جہاں بھی رہتے ہوں ناں وہ اس جگہ کو جہنم بنا ہی دیتے ہیں بات کراچی یا کوئٹہ کی نہیں ہے بات "لوگوں" کی ہے کوئی بھی شہر برایا

## Posted On Kitab Nagri

اچھا نہیں ہوتا اسے اچھا یا برا وہاں رہنے والے لوگ بناتے ہیں برے لوگ ہر شہر میں ہیں تم مجھے ان لوگوں کا خوف نہ دلاؤ ڈرتے وہ لوگ ہیں جنہیں کچھ کھونے کا خوف ہوا نگلی سے سینے پہ دستک دی میں عمر حیات ہوں میرے پاس کھونے کو صرف یہ چلتی سانسیں ہیں اور ان کو روکنے پہ بس خدا کا اختیار ہے سو میں ہر قسم کے خوف سے آزاد ہوں اب تم مجھے بتاؤ میرا کام کر سکتے ہو یا نہیں شمشیر نے ایک گہری سانس لی

عمر میری بات سمجھنے کی کوشش کرو تم پہ ایک لڑکی کے اغوا کا کیس ہے تم سپینڈ ڈھو تم پہ انکوائری بیٹھی ہے اور سونے پہ سہاگا تم اپنی انکوائری کال پہ دوبار نہیں گئے تمہاری فوٹو اخبار میں لگی ہے تمہیں ایک آخری کال آئے گی اور اگر تم نہیں گئے تو تمہاری نوکری چلی جائے گی تم جانتے ہو مجھ پہ کتنا پریشر ہے میں نے کس طرح آئی جی کو سمجھالا ہوا ہے؟ کس طرح انکوائری ٹیم کے ہاتھ پیر جوڑے ہیں کس طرح تمہاری خاطر ذلیل ہو رہا ہوں آخر تم مجھے بتا کیوں نہیں دیتے کہ تم چاہتے کیا ہو؟ وہ جیسے عاجز آ گیا تھا

میری انکوائری اس شہر میں نہیں ہے مجھے دوسرے شہر جانا پڑے گا میرے پیچھے میری بیوی اکیلی ہوگی اور میں ایک دن کے لئے بھی اسے اکیلا چھوڑنا فورڈ نہیں کر سکتا اب سن لیا؟ اب بتاؤ پندرہ منٹ دے رہے ہو یا نہیں؟

عمر میری بات سنو تم... اس نے کچھ سمجھا چاہا جب عمر اٹھ کھڑا ہوا

ایک بار تم میرے پاس آئے تھے شمشیر تم سپینڈ ڈھتے جیسے کہ آج میں تمہارے بھائی پہ قتل کا الزام تھا ایف آئی آر کٹ چکی تھی اسی رات تمہاری ماں مر گئی تمہارا بھائی گرفتار ہو چکا تھا اگر اسکی بیل کے لئے بھی جایا جاتا تو

## Posted On Kitab Nagri

کم از کم پورا دن لگ جاتا تم میرے پاس آئے تم نے مجھ سے پندرہ منٹ مانگے تاکہ تمہارا بھائی اپنی ماں کا آخری دیدار کر سکے کیا میں نے تمہیں کوئی مشورہ دیا کیا میں نے اپنے اوپر بیٹھے افسروں سے خوف کھایا؟ کیا میں نے تمہیں شہر کے درندوں کا خوف دلایا؟

عمر بول رہا تھا اور شمشیر شل سا اسے سن گیا

وہ دونوں ہاتھ میز پر رکھے آگے کو جھکا

میں نے تمہاری مدد کی کیونکہ میں تمہارا دوست ہوں مصیبت کے وقت دوست کو مشورہ نہیں دیا جاتا مدد کی جاتی ہے میں لیکن خیر وہ سیدھا ہوا عمر حیات کے پاس دوستوں کی کمی نہیں ہے وہ بول کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اسکا ہاتھ ابھی ہینڈل پہ تھا جب پیچھے سے شمشیر کی آواز سنائی دی

تمہارے پاس صرف اور صرف دس منٹ ہیں دفع ہو جاؤ اور اگلے ایک مہینے تک مجھے اپنی شکل دکھائی تو میں

اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں گا وہ بے بسی بھرے غصے سے بولا تھا

www.kitabnagri.com

عمر پورا کا پورا گھوم گیا

بوٹ کو زمین پہ مار کر سیلوٹ پیش کیا اور

راجر باس کہتا باہر نکل گیا

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی ایک بہت بڑی نجی بلڈنگ کے سامنے آکر رکی تھی شیشوں سے ڈھکی یہ بلڈنگ یوں تو مختلف قسم کے کاروباری کاموں کے لئے استعمال ہوتی تھی لیکن اس عمارت کا بیسمنٹ "نائٹ کلب" کے طور پر استعمال ہوتا تھا گاڑی سے نکلنے والا نوجوان ہارون شاہد تھا سیاہ جیکٹ شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہنے بالوں کو جیل سے پیچھے کو جمائے خوشبوؤں میں رچا بسا وہ جو عام حالات میں وجیہ لگتا تھا آج اچھا خاصا وجیہ لگ رہا تھا باہر نکل کر ایک طائرانہ نظر سارے میں ڈال کر وہ متوازن چال چلتا داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا اندر آتے ہی اسے ایسا لگا جیسے یہ کوئی اور ہی جہاں ہے میوزک کا بے ہنگم شور بے ڈھنگے انداز سے ناچتے تھرکتے نوجوان نشے کی زیادتی سے یہاں سے وہاں لڑھکتے نوجوان لیکن نواردان تمام چیزوں سے بے نیاز تھا وہ سپاٹ نظروں سے اطراف میں نظریں گھماتا کسی غیر شناسا لیکن جلد ہی شناسا ہو جانے والے چہرے کو ڈھونڈ رہا تھا جس کے لئے اسے زیادہ تردد نہیں کرنا پڑا اسکی نظروں کے عین سامنے دائرے میں رکھے صوفوں میں ایک سنگل صوفے پہ اسے وہ لڑکا بیٹھا ہوا نظر آیا جاسم شاہ

مناسب نقوش صاف رنگت لیکن منجھی ہوئی آنکھیں اور ٹھکرایا ہوا چہرہ ہارون کو اس کے اندر اپنا کچھ ماہ قبل والا چہرہ دکھائی دیا خدا نے محبت کو ہیل کرنے کا اختیار دیا تھا یہ کیسی محبت تھی جو تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دے

## Posted On Kitab Nagri

رہی؟ یہ کیسی محبت ہے جو چہرے پہ چمک لانے کی بجائے چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے؟ لیکن کیا یہ واقعی محبت ہے یا کوئی آسائش؟

اس نے سر جھٹکا ایک گہری سانس لی اور ان صوفوں کی جانب قدم بڑھا دیئے انکے قریب پہنچ کر ہارون نے دیکھا کہ درمیان میں رکھی شیشے کی میز پہ کونوں میں اور بیچ میں ایک سفید پاؤڈر رکھا تھا وہاں بیٹھے نوجوانوں کے گروپ میں سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی نوجوان نیچے کی طرف جھکتا ناک سے وہ سفید پاؤڈر اندر تک لے جاتا اور پھر اپنا پورا وجود صوفے کی پشت پہ پھینک سادیتا یہ کیسا سرور تھا یہ کیسی راحت تھی؟

اس وقت بھی ایک نوجوان نے اپنا چہرہ میز کی جانب جھکا رکھا تھا ابھی وہ ناک کے ذریعے اس پاؤڈر کو اندر تک لے جاتا کہ ہارون نے اپنے جو گر سے اس میز کو لڑھکا دیا سفید پاؤڈر فرش پہ بکھر گیا صوفوں پہ پڑے نیم بے جان وجودوں کو غصہ آیا لیکن اٹھ نہیں سکے کہ جسم میں سکت نہ تھی کچھ نے اٹھنا چاہا لیکن پھر ٹانگیں انکا بوجھ برداشت نہ کر سکیں اور وہ واپس گرے ایسے میں بس ایک وجود تھا جس کے چہرے پہ غصہ بھی تھا اور "ہوش بھی"

www.kitabnagri.com

یہ کیا حرکت تھی؟ تم کون ہو؟ اور جرات کیسے ہوئی تمہاری اب کیا تمہارا باپ لے کر آئے گا یہ مال پتہ بھی ہے کتنا مہنگا تھا ہاں؟ بائیس سالہ جاسم جارحانہ تیور لئے اسکے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا صوفوں پہ پڑے نیم بے ہوش اسکے دوست اب اسکے نام کی ہوٹنگ کرنے لگے تھے ہارون اثر لئے بغیر جاسم کے کان کے پاس جھکا



## Posted On Kitab Nagri

میرے پاس اس سے زیادہ مہنگی اور کام کی چیز ہے

?Wanna try

جاسم ٹھہر گیا آنکھوں کی پتلیاں مشکوک انداز میں سکڑیں  
کیا تم پولیس والے ہو؟ دیکھو اگر ہو تو...

دولاکھ کا آٹ فٹ تین لاکھ کے جوتے ایک لاکھ کی گھڑی یہ میری آج کی تیاری کی قیمت ہے تمہیں لگتا ہے چند  
ہزار کمانے والا پولیس والا اتنے پیسے ضائع کر سکتا ہے؟  
ہارون کی گرے آنکھوں میں چیلنج تھا  
جاسم کے کندھے ڈھیلے پڑے  
پھر تم کون ہو؟

تمہاری طرح کا ایک پارٹی بوائے.. امیر باپ کی بگڑی اولاد بس اپنے باپ سے بنتی نہیں تو یہاں چلا آیا آج ایک  
نئی "چیز"؟ ملی تو سوچا سب کو ٹرائے کروادو کیا خیال ہے؟

www.kitabnagri.com

وہ اپنے لہجے سے "پارٹی بوائے" ہی لگ رہا ہے

لیکن میرے فرینڈز بھی ساتھ آئیں گے تمہیں اعتراض تو نہیں ناں؟

ایسے کلبز میں یہ ساری باتیں عام تھیں سو وہ جلد ہی مان گیا تھا

ہارون نے ایک نظر اسکے "فرینڈز" کو دیکھا پھر مسکراتی نظروں سے جاسم کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا تمہیں لگتا ہے یہ لوگ ساتھ آسکتے ہیں؟ ہارون نے انکی حالت پہ چوٹ کی اگر تمہیں چاہیے تو میرے پیچھے آؤ وہ کہتا آگے بڑھ گیا

جاسم بیٹے

ہیئے کرتا اسکے پیچھے گیا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس میوزک کے شور والی جگہ سے کافی دور نسبتاً ایک سنسان گوشے میں بیٹھے تھے چھوٹی سی میز پہ سفید پاؤڈر رکھا تھا اور وہ دونوں میز کے اطراف میں رکھے سنگل صوفوں پہ بیٹھے تھے

تمہاری تو منگنی ہوگئی تھی ناں پچھلے مہینے کیا تمہاری پارٹنر ساتھ نہیں آتی؟ جاسم چہرہ جھکائے ابھی پاؤڈر کوناک کے زریعے اندر کھینچتا جب ہارون نے اسکے زخم ہرے کر دئے وہ کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا تھا

تمہیں میرے بارے میں کیسے پتہ؟۔۔۔۔۔

کیونکہ میں تم سے بات کرنے آیا ہوں مجھے یہاں کسی نے بھیجا ہے وہ ابھی کہہ رہا تھا جب جاسم نے ہاتھ جھلایا اوہ تو تمہیں میرے باپ نے بھیجا ہے ہاہ میں پہلے کیوں نہیں سمجھا ایسی حرکت میرا باپ ہی تو کر سکتا ہے وہ تمسخر سے کہتے اٹھا تھا

اور تم تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے پاس آنے کی؟ ہاں؟ اور اگر تم نے یہ کہا کہ میرا باپ بے قصور ہے اسے معاف کر دوں تو آج میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا دفع ہو جاؤ یہاں سے جاؤ

## Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ آپا کھودیتا ہارون نے بتا دینا سہی سمجھا

مجھے یہاں عمر حیات نے بھیجا ہے ہارون نے سینے پہ ہاتھ باندھے سکون سے جواب دیا

عمر حیات... وہ اے ایس پی؟ اس نے کیوں؟ جاسم اب کے حیران ہوا

تمہاری منگیتر کے باپ سے عمر کی اچھی خاصی دوستی ہے اور تمہاری منگیتر کا بھائی اسکا اچھا دوست ہے وہ تمہاری

اور اسوہ کی صلح کروا سکتا ہے اگر تم چاہو

جاسم کی آنکھیں یکدم چمک اٹھی تھیں اسکا چہرہ کھل گیا

کیا واقعی..؟ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے؟ اسوہ مان جائے گی اے ایس پی سر اسے مناسکتے ہیں؟ تم مجھے ان سے ملو ادو

میں ایک بار ان سے خود بات کروں گا میں انہیں سب کچھ بتاؤں گا وہ اسوہ سے بات کریں گے اور مجھے یقین ہے

وہ مجھے معاف کر دے گی

تمہاری غلطی؟ لیکن تم نے کیا کیا ہے؟

www.kitabnagri.com

جاسم کا سر شرمندگی سے جھک گیا

میں نے نہیں... میرے ڈیڈ نے اصل میں انکی ایک متنازع ویڈیو وائرل ہو گئی تھی جسکی وجہ سے وہ مجھ سے

ناراض ہو گئی اور بریک اپ کر لیا وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے ایک دفع جب میں اسے ساری سچائی بتا دوں گا تم

دیکھنا وہ میرے پاس واپس آ جائے گی وہ اب پر جوش لگتا تھا

پھر کانٹریکٹ کب بنوا رہے ہو؟ ہارون نے سنجیدگی سے پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

جاسم نے حیران نظروں سے اسکو دیکھا

کنٹریکٹ کیا مطلب؟

ظاہر ہے کنٹریکٹ تو بنوانا ہو گاناں اس میں لکھنا ہو گا کہ آج اگر وہ تمہارے پاس واپس آتی ہے تو آئندہ کبھی بھی اگر تمہیں تمہارے پرنس بہن بھائی یا رشتے داروں کی غلطیوں کی سزا نہیں دے گی تمہارا باپ چاہے کوٹھے پہ جائے یا جہنم میں وہ تمہارے باپ کی وجہ سے تمہیں نہیں چھوڑے گی وہ بار بار ایسا کیوں کرے گی ظاہر ہے میری کوئی غلطی ہوتی ہے تب ہی تو وہ۔۔

تمہارا باپ ایک گندی جگہ گیا یہ تمہاری غلطی کیسے ہوئی؟ ہارون نے اسکی بات کاٹی تھی وہ تمہیں چھوڑنے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی محبت ساتھ رہنے سو مواقع ڈھونڈتی ہی چھوڑنے کا ایک بہانہ نہیں تمہارا باپ جو کچھ کرتا ہی اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے تمہاری ماں کیا کرتی ہے تمہارے پارٹنر کو اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے محبت کو ذات و مکان کے خوف سے آزاد ہونا چاہیے نہیں ہارون نے صوفے کے ہتھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے پوچھا

www.kitabnagri.com

جاسم تذبذب میں پڑ گیا

ایسا ہے ظاہر ہے میری فیملی اگر غلط کرے گی تو اس پہ بھی تو اثر پڑے گا ناں وہ بھی تو اب فیملی ہے اس نے جیسے اسکے حق میں صفائی دینی چاہی

that's the point

## Posted On Kitab Nagri

وہ آگے کو ہوا وہ "فیملی" ہے اور فیملی تو ساتھ رہتی ہے اچھے وقت میں بھی اور برے میں بھی یہ کیسی فیملی ہے جسے اگر خوشی دو تو ساتھ رہتی ہے لیکن اگر کبھی بھی غم کا کوئی جھونکا آجائے تو سوکھے پتوں کی طرح اڑ جاتی ہے وہ ایسی نہیں ہے وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے وہ...

اچھا واقعی ہارون نے اسکی بات کاٹی وہ تم سے محبت کرتی ہے؟ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟

محبت کا کیا ثبوت ہوتا ہے بھلا یہ تو محسوس کی جاتی ہے تم نے کبھی محبت کی ہو تو پتہ چلے وہ بھر ہی تو گیا تھا ہارون نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور اپنا موبائل ہوا میں بلند کیا

وہ لیلیا مجنوں ہیرا رانجھا کا زمانہ تھا جب محبت محسوس کی جاتی تھی اب اس نے موبائل اسکے آگے رکھا اب محبت

"انسٹا گرام" کی جاتی ہے یہ اسوہ کا انسٹا ہے تم اسکی پوسٹس دیکھو بلکہ میں دکھاتا ہوا

وہ آگے کو ہوا اور موبائل اٹھا کر اسوہ کے اکاؤنٹ کی ایک ایک تصویر آگے کرتا گیا

یہ دیکھو یہ دو ماہ پہلے کی تصاویر ہیں تمہارے بریک اپ سے پہلے وہ دن میں دس پوسٹ ڈالتی ہے لیکن تم کہاں ہو

www.kitabnagri.com

ان سب میں؟

جاسم شل سامو بائل پہ چلتی اسوہ کی تصاویر دیکھے گا

یہ دیکھو یہ تین ماہ پہلے تمہارے برتھ ڈے والے دن کی پوسٹس ہیں یہاں تم کہاں ہو؟ تمہارے لئے کوئی پیغام

کہاں ہے اسی دن اسکی دوست کے بلے کا برتھ ڈے تھا اس نے بلے کے لئے بھی پوسٹ ڈالی ہی لیکن تمہارے

لئے نہیں کیوں جاسم؟ کیا تم اتنے بے مول ہو؟ میں جانتا ہوں محبت کو اظہار کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن محبت کو



## Posted On Kitab Nagri

ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہوتی ہے یہ محبت کا فرض ہوتا ہے اسکا انسٹاگرام اسکا ٹویٹر اسکا فیسبک تم وہاں کہیں نہیں ہو وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی اور بس اسے ایک وجہ مل گئی سوچو اگر آج تمہاری شادی ہو جاتی ہے اور کل تمہارا باپ پھر کوئی غلطی کرتا ہے تو کیا ہوگا؟۔

کیا ہوگا؟ جاسم نے خوف زدہ آنکھیں اٹھا کر سوال کیا

وہ تمہیں پھر چھوڑ دے گی جاسم تم پھر کسی دوسرے بار کسی دوسرے کلب میں پڑے رہو گے تمہارے چہرے کی چمک ایک بار پھر ختم ہو جائے گی ڈر گز ایک بار پھر تمہارا خون چوسے گی یہ کیسی محبت ہے جس کے چھن جانے کا خوف تمہیں کھل کر سانس لینے نہیں دے رہا یہ کیسی محبت ہے جو خوشی دے ہی نہیں رہی جو ہیل کرنے کے بجائے تمہارا دل اور جسم کھا رہی ہے

وہ ایسی نہیں ہے... جاسم نے ہلکی آواز میں ایک بار پھر اسکے حق میں کچھ کہنا چاہا

وہ ایسی ہی ہے وہ ایک بہت بری پارٹنر ہے وہ اپنے بیسٹ فرینڈ شہرام کو کیوں نہیں چھوڑتی اس کا باپ بھی تو چار بار جیل جا چکا ہے؟ وہ اگر اپنے دوست کے باپ کی غلطیاں معاف کر سکتی ہے تو تمہارے باپ کی کیوں نہیں میں

بتاؤں کیوں؟ ہارون نے اسکا چہرہ اوپر کیا آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑ دیں

جاسم شاہ وہ لڑکی تم سے محبت نہیں کرتی الفاظ تھے کہ سب سے جاسم کو اپنا دل ٹوٹا محسوس ہوا

## Posted On Kitab Nagri

وہ آج تمہیں تمہارے باپ کی وجہ سے چھوڑ رہی ہے کل ماں کی وجہ سے چھوڑے گی پرسوں بہن کی وجہ سے وہ آخر کب تک تمہارے خاندان کی غلطیوں کی سزا تمہیں دے گی کیا اسکی محبت اتنی کچی ہے کہ تم سے یا تمہارے خاندان سے ذرا سی غلطی ہوئی اور وہ لڑکی تمہیں چھوڑ گئی وہ ایسی نہیں ہے.... اب کے جاسم کو اپنی آواز غیر لگی کھوکھلی لگی

تم کہتے ہو تمہیں اس سے محبت ہے لیکن تمہیں تو خود سے بھی محبت نہیں ہے جو انسان خود سے محبت نہیں کرتا وہ کسی اور سے بھی نہیں کر سکتا وہ چلی گئی تو تم نے خود کو نشے اور ڈر گز میں ضائع کرنا شروع کر دیا کیوں؟ تم خود سے محبت کیوں نہیں کرتے جاسم میں بتاؤں کیوں؟ جاسم نے بے اختیار اثبات میں سر ہلایا

اس لڑکی نے تمہارے دل سے "تمہارے اپنے لئے" محبت ختم کر وادی اور تم نے اسے یہ کرنے دیا اس نے تم سے کہا اسکی پسند اچھی تم نے مان لیا اس نے تمہاری ذات کی غلطیاں تمہیں گنوائیں تم نے مان لیا تم غلط ہو تم نے کبھی خود کو چیک ہی نہیں کیا تم کبھی خود سے ملے ہی نہیں اگر اس نے کہا تم جھوٹے ہو تو تم نے مان کیا حالانکہ تمہیں خود سے پوچھنا چاہیے تھا خود کو "چیک کرنا چاہیے تھا تم نے اسکی محبت میں خود کو کھود دیا اس سے زیادہ تم اسکے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اب تم سے تمہاری صحت چھین رہی ہے کیا تم اب بھی چپ رہو گے اور سہتے جاؤ گے کیا اب تمہیں نہیں لگتا کہ اب بس کر دینا چاہیے اسکی محبت اب تمہیں سیر نہیں کرتی اب وہ خون چوسنے والا کیڑا بنتی جا رہی ہے ایک دن وہ تمہارے جسم کا سارا خون۔ خون چوس لے گی اور تم ایک کھوکھلے جسم کے ساتھ

## Posted On Kitab Nagri

کسی کچرے کے ڈھیر پہ پڑے رہو گے کیا تمہاری زندگی کا یہ مقصد تھا؟ ہارون کے لہجے میں ہلکی سی فکر مندی تھی یہ لڑکا اسی کا lesser version تھا

میں اسے چھوڑ نہیں سکتا آخر کار وہ بے بسی سے بولا تھا میں جانتا ہوں وہ ٹاکسک ہے میں جانتا ہوں وہ ہمیشہ مجھے ڈی گریڈ کرتی ہی میں جانتا ہوں اسکے آگے میری اوقات اسکی دوست کے کتے سے بھی زیادہ نہیں ہے لیکن میں مجبور ہوں میں اسے نہیں چھوڑ سکتا میں اسے چھوڑ دوں گا تو میرے پاس کچھ نہیں ہو گا کوئی نہیں ہو گا وہ میرے hardest time میں میرے لئے ایک سہارا تھی میں نے اسکے اندر اپنی روشنی ڈھونڈی ہے وہ میری گرل فرینڈ محبت یا منگیتر نہیں ہے وہ میرا "سہارا" ہے وہ میری بیساکھی ہے وہ میری آنکھ ہے میرا بازو ہے اسکے بغیر میرا جسم مفلوج ہے تم نہیں سمجھو گے کوئی نہیں سمجھے گا اس نے چہرہ جھکا لیا تھا آنکھیں گلابی پڑنے لگی تھیں ڈرگزر کی زیادتی سے نہیں رکے ہوئے آنسوؤں کو نہ بہنے دینے کی وجہ سے

ہارون چند ثانیے اسکو دیکھتا رہا ذہن میں باتیں جوڑتا رہا وہ ہالے نہیں تھا جس کے پاس باتوں کے جواب ہوتے تھے جس کو بولنے کا ہنر آتا تھا جو لوگوں کو لا جواب کر سکتی تھی

کیا تم "بلاؤں" سے ڈرتے ہو؟

کافی دیر بعد ہارون نے سوال کیا تھا

کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ کوئی "اللہ بابا" آئے گا اور تمہیں تمہاری غلطی کی سزا دے گا یا پھر کوئی چھوٹا سا کیڑا کوئی "بھٹو" تمہیں کھا جائے گا؟ بتاؤ کیا اب بھی ایسا لگتا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

جاسم چند لمحے حیران نظروں سے اسکو دیکھتا رہا پھر یکدم ہنس پڑا  
کیسی باتیں کر رہے ہو کیا میں کوئی بچہ ہوں؟ وہ کوئی اور زمانہ تھا کوئی اور وقت تھا جب میں یا ہر بچہ ان سب  
چیزوں سے ڈرتا تھا

up now I am all grown

اب بھلا اس بکو اس بات سے کون ڈرے گا؟ وہ ایک بار پھر ہنس دیا ساتھ بڑبڑ آیا  
بلاواٹ نان سینس

اسوہ بھی وہی بلا ہے وہی بھٹو ہے وہی چھوٹا سا کیڑا ہے جس سے ہمیں بچپن میں خوف آتا تھا اور اب اب ہم ان  
سے بڑی بلا ہیں ایک بار بس ایک بار اگر تم دل کو مضبوط کر کے اپنے لئے کھڑے ہو جاؤ تو کوئی بلا کوئی بھوت کوئی  
کیڑا تمہیں ڈرا نہیں سکتا ایک بار جب تم خود کے کھڑے ہو جاؤ گے تب تم اس انسان کے جانے پہ اسی طرح ہنسو  
گے جس طرح اب ہنس رہے تھے

www.kitabnagri.com

جاسم ششدر رہ گیا

کوئی بھی چیز کوئی بھی انسان کوئی بھی واقعہ ہمیں تب تک ہانٹ کرتا ہے جب تک ہم اس سے چھپتے ہیں اس سے  
بھاگتے ہیں ایک بار صرف ایک بار اگر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہو جاؤ تو تمہیں پتہ چل جائے  
گا اصل بلا تم خود ہو تم سے زیادہ مضبوط کوئی اور نہیں ہے ساری بلائیں سارے کیڑے یکدم غائب ہو جائیں گے  
اور باقی رہو گے تم کیونکہ تم اپنے لئے خود کھڑے تھے

## Posted On Kitab Nagri

جاسم پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھتا رہا

ہارون اٹھ کھڑا ہوا وہ تمہارے hard time میں تمہاری بے ساسکی تھی لیکن بے ساسکی لی لکڑی کو اب دیمک کھاگئی ہے وہ کھوکھلی ہوگئی ہے اب تمہیں اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا پڑے گا وہ تمہاری آنکھیں تھی لیکن اس آنکھ میں اب موتیا کا پانی اتر چکا ہے علاج کرواؤ ورنہ اندھے ہو جاؤ گے وہ تمہارا بازو تھی لیکن اس بازو میں اب ناسور پھیل گیا ہے اسے کاٹنا ہو گا ورنہ سارا جسم گل سڑ جائے گا اور ایک بار اور وہ جھکا اسکے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھا کسی محبت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ کی صحت کھا جائے کسی محبت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ کو شراب پہ لگا دے کسی محبت کو آپ کو ڈرگ ایڈیکٹ بنانے کا حق نہیں ہے محبت کو صرف ایک حق حاصل ہے "ہیل" کرنے کا اور اگر وہ اپنا ایک کام بھی نہیں کر پار ہی تو اسے عزت سے رخصت کر دو سادہ لہجے میں کہہ کر اس نے کندھے سے ہاتھ ہٹایا

جاسم اب بھی اسی طرح بیٹھا تھا شل ساکت اسکا چہرہ ایسا تھا جیسے کسی نے ٹرک سے کچل دیا ہو اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے آنکھوں سے قطرہ قطرہ آنسو پھسل رہے تھے

میں جارہا ہوں دو منٹ تک تھوڑے سے فاصلے پہ کھڑا رہوں گا اگر تم نے کن اکھیوں سے شیشے کی چھوٹی میز کی طرف اشارہ کیا



## Posted On Kitab Nagri

اگر تم نے اس پہ پڑا سفید پاؤڈر لے لیا تو میں دوبارہ کسی جاسم کو نصیحت نہیں کروں گا اور اگر دو منٹ بعد مجھے اس میز کے کانچ کے ٹوٹنے کی آواز باہر تک آئی تو میں دس اور جاسم کو اسکے اصل سے ملواؤں گا فیصلہ تمہارا ہو گا ہارون بول کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہال سے نکلتا چلا گیا

باہر جا کر اس نے ایک دیوار سے ٹیک لگائی اور نظریں گھڑی پہ جمالیں

ایک سیکنڈ.. دس سیکنڈ... تیس سیکنڈ... ایک منٹ... ایک منٹ چالیس سیکنڈ... ایک منٹ انسٹھ سیکنڈ...

اور اگلے ہی لمحے ایک زوردار چھناکے کے ساتھ کانچ کے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی

ہارون کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی

اندر جاؤ تو جاسم فرش پہ بیٹھا بری طرح رو رہا تھا سفید پاؤڈر سیاہ فرش پہ بکھرا اپنی بے قدری پہ ماتم کناں تھا

میں تم سے نہیں ڈرتا اسوہ میں نہیں ڈرتا میں خود بلا ہوں... میں خود ہوں بلا میں تم سے نہیں ڈرتا... مجھ پہ میرا

حق ہے مجھے خود سے محبت ہے میں خود کو تمہارے لئے ضائع نہیں کر سکتا میں نہیں کر سکتا وہ زور زور سے چلا رہا

www.kitabnagri.com

تھا

فرش پہ پڑے سفید پاؤڈر کو زور زور سے بوٹ سے ٹھوکر مارتے ہوئے اپنی۔ وہ بس چلا رہا تھا اور بس رو رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات اپنی گاڑی میں بیٹھا سلطان منزل کے باہر کھڑا تھا اسی وقت حسن نیند بھری آنکھیں لئے باہر آیا وہ شاید سو کر اٹھا تھا اسکے پیچھے ہی برو نو بھی باہر آیا عمر کو دیکھ کر وہ اسکی طرف لپکنے لگا

عمر نے حسن کو اشارے سے پاس بلا یا وہ متعجب سا اسکی گاڑی کے قریب آگیا

کیا تم کل کی بجائے آج ثبوت دیکھنا چاہو گے؟ عمر نے مسکراتی نظروں سے پوچھا تھا

حسن متذبذب کھڑا رہا

تم میری محبوبہ نہیں ہو جس کے انتظار میں ٹھہرا ہوں جلدی بولو وہ جل کر بولا تھا

ہم کہاں جائیں گے؟

وہ الگ بات ہے کہ تمہاری بہن نے مجھے ایک اغوا کار مشہور کر رکھا ہے لیکن یقین جانو میں انتہائی معصوم انسان ہوں اب مجھے روٹھی محبوبہ والے لک دینا بند کرو اور اندر آکر بیٹھو آخر میں اسکا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا

حسن نے جواب دیئے بغیر گاڑی کا آگے والا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا پھر مڑ کر دیکھا برو نو اسے ہی دیکھ رہا تھا

حسن نے مسکرا کر اسے قریب آنے کا اشارہ کیا وہ فوراً گاڑی کے پاس آگیا

تھوڑی دیر بعد گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی عمر کے چہرے پہ سخت بے زاری تھی وجہ وہ بھورے بالوں والا کتا تھا جسے حسن نے پچھلی سیٹ پہ بٹھا رکھا تھا

اس کتے کو ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی اس سے اچھا تھا تم خود بھی نہ آتے آخری الفاظ زیر لب کہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

میر ایٹا ہر جگہ میرے ساتھ جاتا ہے اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو مجھے یہاں اتار دو اور خود آگے چلے جاؤ حسن نے بھی بغیر کسی لگی لپٹی کے جواب دیا

عمر کلس کر رہ گیا

میں تمہیں تھانے لے کر جا رہا ہوں حسن اب کے اسکی آواز سنجیدہ تھی

حسن چونکا تھا عمر کہے گیا

میں ایک بچے کو کبھی اس طرح نہیں لے کر جاتا لیکن اب . معاملہ الگ ہے تم یتیم ہو چکے ہو اور یتیم بچوں کو چاہیے کہ وقت سے پہلے بڑے ہو جائیں میں جانتا ہوں آج کے بعد تم معصوم نہیں رہو گے لیکن میں چاہتا بھی نہیں کہ تم معصوم رہو تمہیں اندازہ ہونا چاہیے کہ تمہارے خاندان کے دشمن کیسے لوگ ہیں تم اپنے خاندان کے سربراہ مرد ہو میں آج کے دن کے لئے خود کو کبھی معاف نہیں کرو گا لیکن تم آج کے دن کے لئے میرا شکریہ ادا کرو گے اسکا لہجہ بے لچک اور سنجیدہ تھا یہ کوئی اور ہی عمر تھا

کیا تم نے ہالے کو بتایا ہے؟ کہ تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ حسن نے اسکی ساری بات سن کر بس یہی پوچھا تھا

عمر نے استغفر اللہ کہہ کر سر جھٹکا

میرا دماغ خراب ہو گیا ہے جو میں انکو بتاؤں گا

## Posted On Kitab Nagri

حسن خاموش ہو گیا شاید اس کا دل اداس ہو گیا تھا

تقریباً پندرہ منٹ کی مزید ڈرائیو کے بعد گاڑی اپنی منزل پہ پہنچ چکی تھی تھانے کی عمارت اپنے پورے جلال کے ساتھ کھڑی تھی

عمر اور حسن ایک ساتھ گاڑی سے باہر نکلے اندر کی طرف جاتے ہوئے ہر ایک نے عمر کو سلام کیا سیلوٹ کیا کچھ کے چہرے بوکھلائے ہوئے تھے کچھ کے خوفزدہ انکے چہروں سے صاف اندازہ ہوتا تھا کہ آج تھانے پہ "چھاپہ لگا ہے"

وہ دبنگ سی چال چلتا اندر کی جانب بڑھتا چلا گیا حسن نئی نئی نظروں سے یہاں وہاں دیکھتا جا رہا تھا تھانے کا ماحول ویسا ہی تھا تناؤ اور شور سے بھرا تھا اور کچھ کچھ گھبراہٹ بھی وہ چلتا ہوا سیدھا ایک کمرے میں داخل ہوا اب اسکی نظروں کے عین سامنے ایس ایچ او کی میز اور کرسی رکھی تھی میز پہ سامنے سے لائے گئے ہوٹل کا کھانا رکھا تھا عمر کو اندر آتے دیکھ وہ بوکھلا کر اپنی کرسی سے اٹھا تھا پہلے سلام کیا پھر سیلوٹ پیش کیا آگے آکر اسکے لئے کرسی رکھی

سر آپ.. اطلاع دے دیتے.. میں حاضر ہو جاتا سر... آپ اپ نے زحمت کی.. وہ بوکھلایا ہوا لگتا تھا ماتھے پہ پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے

عمر بیٹھا نہیں کھڑا رہا اسکی تقلید میں حسن بھی کھڑا رہا

## Posted On Kitab Nagri

میں اگر اطلاع دے کر آتا تو تمہارا یہ شاہی انداز کیسے دیکھ پاتا؟ باہر مجرم بیٹھے ہیں تھانے میں ایک حشر برپا ہے اور تم یہاں بیٹھ کر

کن اکھیوں سے میز پر رکھے کھانے کی جانب اشارہ کیا کھانا کھا رہے ہو؟ باہر ایک عورت کی ایف آئی آر درج نہیں ہو رہی تمہارے اے ایس آئی نے اسکو کتنی دیر سے بٹھا رکھا ہے وہ ایک ہزار بار تمہیں بلانے کا کہہ چکی ہے اور تم یہاں کھانا کھا رہے ہو؟ اسکا لہجہ بے لچک اور سخت تھا

حسن نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا

کیا یہ وہی عمر حیات تھا جو آج صبح اس سے ملنے آیا تھا؟ حسن کو یکدم اسکی ذات سے ایک رعب سا محسوس ہوا

سر میں معذرت چاہتا ہوں.... اصل میں میری طبیعت کچھ ناساز ہے

طبیعت ناساز ہے تو چھٹیاں لے کر گھر پر آرام کرو یہ یہ کوئی ہسپتال کا بیڈ نہیں ہے تھانہ ہے ویسے اگر زیادہ بیمار ہو

تو لمبی چھٹی دلوادوں اسکا لہجہ معنی خیز تھا

www.kitabnagri.com

ایس ایچ او گڑ بڑا گیا

سر آئندہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا آپ بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے میں کیسے آپ کی خدمت کروں پلیز سر آپ بیٹھ جائیں وہ چاپلوسی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا

عمر نے ہاتھ جھلایا

ندیم علی کس کو ٹھڑی میں ہے کھو لو اسے ابھی وہ رعب سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا



## Posted On Kitab Nagri

ایس ایچ او حق دق سا اسکے پیچھے گیا

یہ سب کیا ہے تم اس بیچارے پہ اتنا غصہ کیوں ہو رہے تھے؟ باہر جاتے ہی حسن اسکے قریب جھکا تھا جب بادشاہ کسی لمبے سفر سے واپس محل آتا ہے تو کچھ نئے احکام جاری کرتا ہے کچھ چیزیں محل سے بدلواتا ہے اس لئے نہیں کہ لوگ سہی کام نہیں کر رہے ہوتے اس لئے بھی نہیں کہ محل کو نئے احکامات کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بادشاہ واپس آگیا ہے دوسرا اس سے پہلے لوگ تمہیں "دبا ئیں" تم انکو انکے قصور گنواؤ فائدے میں رہو گے وہ بے نیازی سے کہتا آگے بڑھتا گیا ہر کوئی اسی کو دیکھ رہا تھا ہر کوئی اسی کی بات کر رہا تھا

ایک کو ٹھڑی کے سامنے آکر وہ رکے تھے

عظیم (ایس ایچ او) نے خود لاک کھولا عمر اندر داخل ہوا اندر کا منظر ایک قیدی ایک مجرم کے کمرے کا بالکل نہیں تھا

کونے میں رکھا نرم میٹرس پانی کا صاف ستھرا کولر مچھروں سے بچنے کے مچھر دانی اور باہر سے منگوائے ہوئے کھانے کے ڈبے چھوٹے قد والا ندیم اس وقت کرسی پہ بیٹھا تھا اسکے ہاتھ میں موبائل تھا عمر کو دیکھ کر وہ اچھل کر کھڑا ہوا تھا

عمر نے زخمی اور غصے بھری نظروں سے عظیم کو دیکھا

یہ تمہاری ماں کا گمشدہ بیٹا ہے جو اسکے اتنے لاڈ اٹھا رہے تھے تم وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عظیم اچھل کر دور ہٹا حسن کو بھی اب اس سے ذرا خوف محسوس ہونے لگا تھا یہ ماحول اسکے لئے نیا تھا اور عمر کا یہ چہرہ اسکے لئے انجانا

سر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم.. ہم نے اسکو تھرڈ گری ٹارچر دیا ہے ہم نے اسکو برف کی سل پہ لٹایا ہے اسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر مارا ہے اسکے تلوے کوٹے ہیں (تلوے کو ٹنا پولیس کی تفشیش کا ایک اہم رکن ہوتا ہے اس طریقہ کار میں ملزم کو ایک پھٹے پہ الٹا لٹایا جاتا ہے اور اسکے تلووؤں پہ سرسوں کا تیل لگا کر ڈنڈے مارے جاتے ہیں ایسے میں ملزم کے سر کی رگیں تک ہل جاتی ہیں؟ یہاں تک کہ چھتر بھی استعمال کیا ہے) چھتر پولیس کے ایزارسانی کے اوزار میں سے ایک ہے یہ چمڑے کا بنا ہوتا ہے جب یہ ملزم کے جسم پہ لگتا ہے تو اسکے بارے میں مشہور ہے کہ اسکے لگنے کے بعد ہاتھی بھی خود کو ہرن کہنے لگتا ہے یہ جسم کی کھال تک ادھیڑ دیتا ہے) لیکن یہ کچھ نہیں بتا رہا سر میر یقین کریں میں آپ کا وفادار ہوں وہ اپنی صفائی دینے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا

ندیم اسی طرح کھڑا رہا بے نیاز بے پرواہ  
عمر نے بلند آواز سے دو سپاہیوں کو آواز دے کر اندر بلایا تھا دونوں دوڑے چلے آئے عمر نے انکی طرف نہیں دیکھا وہ عظیم کو دیکھتا رہا

سیف اللہ.. اس نے ایک اہلکار کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا تم پہ کیس بن رہا ہے تم نے ندیم کو جو چھتر مارا ہے اسکی وجہ سے اسکے ساتھ کئی نجی مسائل ہو گئے ہیں تمہیں سپینڈ کرنا ہو گا

اہلکار ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گیا

## Posted On Kitab Nagri

سر چھتر تو دور کی بات ہے اسکو تو ایک چپیڑ بھی نہیں لگی یہ مجھ پہ کیس لگا رہا ہے آپ مجھے دو منٹ دے دیں اسکے ساتھ یہ مجھ پہ کیس تو دور کی بات اس تھانے کے سارے کیس اپنے سر لے لے گا وہ یکدم جذباتی ہو گیا عمر نے عظیم کو "میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں" والی نظروں سے دیکھا تھا وہ شرمندہ سا ہو گیا عمر نے اسکو ہاتھ کے اشارے سے باہر بھیجا

سر اس بچے کو ساتھ لے جاؤں میں؟ جاتے جاتے وہ مڑا اور حسن کو دیکھ کر پوچھا  
عمر نے نفی میں سر ہلایا عظیم باہر نکل گیا  
تھوڑی دیر بعد

اب اس سیل کا منظر کچھ یوں تھا کہ ندیم کو کرسی پہ باندھ کر بٹھا رکھا تھا دو اہلکار اسکے دائیں بائیں کھڑے تھے ایک بلب اس کے سر پہ لٹک رہا تھا حسن ایک کونے میں دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا اپنا موبائل نکالو حسن اور ویڈیو بناؤ عمر نے اسکو دیکھے بغیر حکم صادر کیا حسن نے بنا کسی بحث کے موبائل نکال لیا میں تم سے صرف ایک بات پوچھوں گاندیم صرف ایک عمر اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھا کہہ رہا تھا تم نے جج صاحب کی بیٹی کا اغوا کس کے کہنے پہ کیا تھا تم مجھے صرف پیادوں کا بتا دو باقی میں خود دیکھ لوں گا چلو بتاؤ شاباش عمر نے جیسے اسکو پکارا تھا

حسن نے عمر کے بولتے وقت کیمرہ بند رکھا جیسے ہی وہ بول کر خاموش ہوا اس نے ویڈیو سٹارٹ کر دی

## Posted On Kitab Nagri

ندیم نے ایک دولہ اسکو مسکراتی نظروں سے دیکھا پھر زبان تک انگلی لے جا کر ہاتھ سے نفی کا اشارہ کیا ہو جیسے کہہ رہا ہو

"میں بول نہیں سکتا"

عمر کر سی سے اٹھ کھڑا ہوا ایک نظر دیوار کے ساتھ کھڑے حسن کو دیکھا پھر مڑا پستول جیب سے نکالی اور ندیم کی ران کا نشانہ لیا اگلے ہی لمحے فرش خون سے اور کو ٹھڑی ندیم کی چیخوں سے گونج اٹھی وہ بری طرح چلا رہا تھا حسن نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا اسکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا دونوں اہلکار بھی حق دق رہ گئے

میں نے کہا نہ ندیم میں ایک ہی بات پوچھوں گا اسکا جواب سہی سہی دینا وہ درد کی شدت سے بے ہوش ہوتے ندیم کی طرف جھکا تھا

اس وقت اسکی آنکھوں میں بس سفاکی تھی خون تھا  
www.kitabnagri.com  
ندیم بری طرح کراہ رہا تھا اور عمر کو گالیاں دے رہا تھا

جج صاحب کی بیٹی کو کس کے کہنے پہ اغوا کیا؟ اس نے چبا چبا کر پوچھا تھا

نہیں بتاؤں گا کچھ بھی نہیں بتاؤں گا تم چاہے مجھے مار دو تب بھی نہیں بتاؤں گا وہ چلایا تھا

بلا خروہ "بولا" تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے مردہ آنکھوں اور کانپتے جسم سے اس کو دیکھا خون اسکی ٹانگ سے بھل بھل بہہ رہا تھا فرش سرخ ہونے لگا تھا

عمر ایک بار پھر اس کے قریب آیا پنچوں کے بل اسکے پاس بیٹھا درد سے دوہرے ہوتے ندیم کی آنکھوں میں دیکھا

اصل میں کیا ہے ناں میں تمہارا باپ نہیں نہیں ہوں جو تمہارے نخرے اٹھائے گا یا جسے تمہاری تکلیف سے فرق پڑے گا اسلئے

اس نے اپنا انگوٹھا اس کے زخم والی جگہ پہ رکھا آنکھوں میں جیسے بے رحمی اتر آئی اسی وقت عمر کا انگوٹھا اس کے پھٹے ہوئے گوشت کے اندر تک گھستا چلا گیا

ندیم درد سے تڑپنے لگا پاس کھڑے اہلکار بے حسی سے جبکہ حسن سفید پڑتے چہرے کے ساتھ سارا منظر دیکھے گیا اسے عمر سے خوف آیا تھا اسے خون سے خوف آیا تھا آج اسے درد سے خوف آیا تھا

اس سے پہلے کی درد کی شدت سے ندیم بے ہوش ہو جاتا عمر نے اپنا ہاتھ ہٹالیا اسکی پوری ہتھیلی خون آلود ہو گئی تھی اب وہ سر کو پیچھے پھینکے نیم مردہ سا ہو گیا تھا

جج صاحب کی بیٹی کو کس کے کہنے پہ اغوا کیا؟ عمر نے ایک بار پھر پوچھا

یہ درد... یہ درد... میرے لئے.... وہ درد کی شدت سے بامشکل بول رہا تھا. درد... میرے لئے کچھ... حیثیت... نہیں... رکھتا. میرے لئے... درد وہ ہو گا... جب میں تمہیں سچ بتا... دوں گا اور... اپنی محبت کی آنکھوں...



## Posted On Kitab Nagri

میں اپنے لئے نفرت دیکھوں گا... وہ اٹک اٹک کر کہہ رہا تھا بھول جاؤ عمر حیات بھول جاؤ کہ میں کچھ بتاؤں گا  
میری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو تب بھی نہیں بتاؤں گا اسکی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں جب عمر کی آنکھ کے  
اشارے پہ اسکے سر پہ ٹھنڈہ بخ پانی ڈالا گیا

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا

Just leave him he don't know anything he is bleeding leave him please

حسن کی معصوم آواز پہ عمر نے مڑ کر دیکھا اسکی آنکھوں میں اپنے دشمن کے لئے ترحم تھا وہ ایک بچہ تھا اور عمر  
اسے کہاں لے آیا تھا اسے بے اختیار خود سے نفرت ہوئی لیکن اگلے ہی پل اسکے تاثرات سخت ہو گئے  
تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر یہ اس رات وہ سب کچھ نہ کرتا تو تمہارا باپ مرتا نہیں کیا تم  
اپنے باپ کی لاش بھول گئے ہو؟ وہ جانتا تھا اسکے باپ کی لاش کا منظر اسکا سب سے بڑا غم اور سب سے بڑا صدمہ  
تھا

حسن خاموش ہو گیا اب کے اسکی آنکھوں میں ترحم ختم ہو گیا

عمر ایک بار پھر ندیم کی طرف مڑا پھر یکدم اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا

وہ واپس آ کر اپنی کرسی پہ بیٹھا اپنا موبائل اٹھایا اور اس پہ کچھ تصاویر چلا کر ندیم کے چہرے کے آگے کیں

## Posted On Kitab Nagri

یہ شاہ تاج ہے ناں تمہاری محبوبہ عمر نے کہنا شروع کیا ندیم بے بسی سے ان تصاویر کو دیکھنے لگا یہ دیکھو اس نے ایک تصویر ندیم کے آگے کی جس میں شاہ تاج کے ساتھ ایک مرد کھڑا تھا وہ تصویر کسی نیوز چینل سے لی گئی تھی جس کے نیچے اردو میں بڑا بڑا واضح سا کچھ لکھا ہوا تھا

مشہور کر منل لائبر شاہ تاج کبیر جلد ہی رشتہ ازدواج میں بندھنے والی ہیں دو دن بعد انکی لافرم کے لئے دی جانے والی ایک پارٹی میں شاہ تاج کبیر مشہور بزنس ٹائکون حمزہ شاہ نواز سے اپنی منگنی کی خبر کی تصدیق کرنے والی ہیں ذرائع کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ... ابھی ندیم کی بے قرار نظریں کچھ اور پڑھتی جب عمر نے موبائل اسکی آنکھوں کے آگے سے ہٹا لیا یہ حملہ مختلف تھا ندیم کی آنکھوں میں بے پناہ تکلیف ابھر آئی گولی کی تکلیف سے بھی زیادہ تکلیف

مجھے سچ نہیں بتاؤ گے میرا کچھ نہیں بگڑے گا کیونکہ جس عورت کی خواہش میں نے کی تھی وہ اب میری ہے (اس نے پہلی بار اظہار کیا تھا) لیکن تم کیا کرو گے ندیم؟ پہلے اسکے بھائی نے تمہارے کم مایہ ہونے کی وجہ سے اپنی بہن کا رشتہ تم سے نہیں کیا لیکن تمہیں زیادہ فرق نہیں پڑا اگر وہ تمہاری نہ ہوئی تو وہ کسی کی نہیں تھی لیکن اب.. اب تمہارا رقیب آنے والا ہے تمہیں اسکو آنے سے روکنا ہو گا اور اسکے لئے تمہیں باہر جانا ہو گا

عمر صور پھونکنے والے لہجے میں کہہ رہا تھا اور ندیم اپنی ہر تکلیف بھلائے بس اسے سن رہا تھا  
شاہ تاج تمہیں یہاں سے نہیں نکالے گی تمہیں یہاں سے اگر کوئی نکال سکتا ہے

ہاتھ کی بند مٹھی سینے پہ ماری

## Posted On Kitab Nagri

تو وہ میں ہوں عمر حیات ہے جو تمہاری غیرت بچا سکتا ہے یا پھر تم اتنے بے غیرت ہو کہ جس عورت کو تم چاہتے ہو اسے کسی اور کا ہونے دو گے؟ جس عورت پہ تمہاری نظر پڑی اس پہ تم کسی اور کی نظر برداشت کر لو گے بتاؤ کیا تم اتنے بے غیرت ہو؟

عمر پیچھے کو ہوا کر سی کی پشت سے ٹیک لگالی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اب وہ واقعی اس جگہ کا "بادشاہ" لگ رہا تھا ندیم چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا

ذہن میں جمع تفریق کرتا رہا شیر علی اسکو نہیں نکالے گا وہ اپنے بھائی کے اس عمل سے پہلے بھی خوش نہیں تھا (ریستوران کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں بھی وہ اس پہ اسی وجہ سے چلا رہا تھا وہ اپنے بھائی کو آخری بار اس کام سے باز رکھنے آیا تھا)

اسکے تعلقات نہیں تھے وہ بس "کام" کرتا تھا ساری ڈیل سارے معاہدے اسکا بھائی کرتا تھا سو اسکے لئے کوئی نہیں آئے گا

شاہ تاج وہ جسکی محبت میں اس نے خود کو غیر محفوظ کر دیا وہ جس کے لئے اس نے اپنے بھائی کو چھوڑ دیا جس کے لئے اپنے قد سے بڑے دشمنوں سے دشمنی کر بیٹھا آج وہ اسکی محبت کا یہ صلہ دے رہی تھی؟

وہ ان مردوں میں تھا جو عورت سے محبت کا دعوا کر لیتے ہیں لیکن ان پہ اعتبار کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں مرے یہاں سے نکلنے کی کیا قیمت ہے؟ اب کے اسکی آواز صاف تھی گولی لگنے کا درد کہیں دور جا سویا تھا دل ٹوٹنے کا درد زیادہ بڑا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس انسان کا نام جس نے تمہیں حکم دیا

شاہ تاج وہ بے لچک لہجے میں بولا

وجہ؟

اسکے کسی کاروباری دوست نے اس سے مدد مانگی تھی لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ لڑکی معراج سلطان کی بیٹی ہے

تب اس نے یہ کام کرنے کی حامی بھر لی خوشی خوشی

لیکن تم اس واقعہ میں صرف تین منٹ کے لئے شامل ہو اسکے کیوں نہیں؟

کیونکہ میں بس ڈسٹرکشن تھا میں نے اپنا چہرہ جان بوجھ کر دکھایا تھا پولیس میرے پیچھے لگ جاتی اور میں کچھ بولتا

ہی نہیں معراج سلطان ڈھونڈ ڈھونڈ کر مر جاتا لیکن اسے اپنی بیٹی کا مجرم ملتا ہی نہیں میں دودن میں چھوٹ جاتا

لیکن پھر پتہ نہیں کہاں سے تم بچ میں آگئے اور ہم سب کی زندگی کا سب سے بڑا عذاب بن گئے

اسی وقت اسکے ساتھ کھڑے اہلکار نے اسکے منہ پہ زوردار چانٹہ رسید کیا تھا صاحب سے زبان لڑاتا ہے ہاں..

اے چھوڑو اسکو بات کرنے دو ابھی عمر نے اسکو ناگواری سے ٹوکا

وہ تابعداری سے ہٹ گیا

عمر اٹھ کھڑا ہوا اب اسے ندیم بے کار لگا حسن اسی طرح دیوار سے لگا کھڑا رہا

عمر نے اسکی طرف دیکھا اسکی نظروں میں نرمی آگئی

## Posted On Kitab Nagri

آجاؤ بچے ادھر آؤ اس نے پیار سے حسن کو قریب بلایا حسن اسکے قریب نہیں آیا وہ وہیں کھڑا رہا لیکن دور کہیں اسے لگ رہا تھا اب وہ کبھی کھڑا نہیں ہو سکے گا آج کے بعد حسن ویسا نہیں رہے گا

اسے نہ آتے دیکھ عمر خود اس کے قریب گیا اور اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا حسن بدک کر دور ہٹا تھا جیسے کسی کرنٹ کو چھو لیا ہوا کسی نظریں عمر کے ہاتھ پہ جمی تھیں وہ ہاتھ خون آلود تھا

ظاہر ہے وہ معراج سلطان کی اولاد تھا ان ہی کی طرح saint چاہے کسی نے کتنا بڑا گناہ کیا ہو لیکن انکے دل سے رحم نہیں جائے گا وہ اپنے بچوں میں اپنی عادت ڈال گئے تھے

عمر نے سر جھٹکا

تم مجھے یہاں سے نکالنے کب آؤ گے؟ عقب سے ندیم کی نیم مردہ سی آواز آئی تھی

عمر پورا کا پورا مڑا تھا

میں ضرور تمہیں یہاں سے نکالنے آتا اگر میں تمہارا باپ ہوتا اور تم میری نیک اولاد لیکن افسوس نہ میں تمہارا

باپ ہوں نہ تم کوئی اچھی اولاد بھاڑ میں جاؤ اسکے منہ پہ جو تمارے والی لہجے میں بول کر وہ باہر نکل گیا

تھوڑی دیر بعد وہ اپنی گاڑی کے ساتھ کھڑا عظیم کو ہدایات دے رہا تھا ساتھ اپنے خون آلود ہاتھوں پہ پانی ڈال رہا

تھا



## Posted On Kitab Nagri

رپورٹ بناؤ اس میں لکھو کہ جب ہمارا ایک کانسیٹیل ندیم کو کھانا دینے گیا تو اس نے سردرد کا بہانہ بنا کر ہمارے اہلکار کو اندر بلا لیا جیسے ہی ہمارا آدمی اندر گیا ندیم نے اس پہ جان لیوا حملہ کر کے بھاگنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں ایس ایچ او عظیم خان نے بذات خود اسکی ٹانگ پہ گولی ماری تاکہ وہ اپنے جانباز سپاہی کی جان بچا سکیں وہ سیدھا ہوا عظیم کے ہوائیاں اڑاتے چہرے کو دیکھا

تم مرے وفادار ہو ہے ناں؟ ثابت کرو آج صبح تک اسکی آنکھیں سرد تھی اور لہجہ جذبات سے عاری ہدایات دے کر وہ دوبارہ اپنی گاڑی میں آ بیٹھا

حسن پچھلی نشست پہ برونو کے ساتھ بیٹھا تھا  
چپ گم سم

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گھر جارہے تھے

گاڑی روکو.. حسن عجیب سی آواز میں بولا

کیا ہوا؟

گاڑی روکو پلیز وہ اب کے بے بسی سے بولا عمر نے گاڑی روک دی حسن تیزی سے باہر آیا

عمر فکر مند سا اس کے پیچھے آیا

اسی وقت حسن نے چہرہ جھکا لیا اور صبح سے لے کر اب تک جو کچھ کھایا تھا وہ الٹ دیا

اسے ہر طرف خون دکھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ گردن جھکائے بہتے آنسوؤں کے ساتھ قے کر رہا تھا

عمر نے خود پہ ایک ہزار بار لعنت بھیجی

پھر بغیر کچھ کہے اسکے کندھے دبائے لگاتا کہ اسے آسانی ہو

حسن بدک کر دور ہٹا

اسکے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا آنکھیں گلابی پڑ رہی تھیں قے کر کر کے وہ نڈھال سا ہو گیا تھا

دیکھو بچے وہ یہ سب ڈیزر کرتا تھا اگر میں یہ سب نہ کرتا تو وہ کبھی بھی اپنا گناہ نہ مانتا عمر اسے سمجھا رہا تھا

حسن بہتے آنسوؤں کے ساتھ نفی میں سر ہلاتا رہا

یہ کیسے لوگ تھے عمر؟ میری بہن میری بہن کن لوگوں میں پھنس گئی ہے؟ ہم کن لوگوں میں پھنس گئے ہیں یہ

آخر ہو کیا رہا ہے؟ وہ پھٹی ہوئی آواز کے ساتھ چلا رہا تھا

میں نے تمہیں الزام دیا میں نے اپنی بہن کو الزام دیا لیکن ہمارے دشمن تو کوئی اور ہیں تم نے اتنے دن میری

www.kitabnagri.com

اتنی بکواس کیوں سنی کیوں عمر؟

میں نے آج تمہیں دیکھا ہے تم اتنے بے رحم بے نیاز تھے تو تم میرے ساتھ اتنے اچھے کیوں تھے کیوں عمر؟

وہ پورے قد کے ساتھ سڑک پہ بیٹھ گیا

اسکے آنسو بہے چلے جا رہے تھے

عمر آگے آیا اسکے ساتھ سڑک پہ بیٹھ گیا

## Posted On Kitab Nagri

تم غلط نہیں ہونچے نہ تمہاری بہن غلط تھی بس ایک برا وقت تھا جو ہم سب پہ آیا تھا اور اب وہ ختم ہو جائے گا  
میر یقین کرو وہ نرم لہجے میں کہہ رہا تھا

یہ اس تھانے والے آدمی سے بالکل مختلف تھا

کیا تم مجھے معاف کر دو گے؟ کیا تم میری بہن کو معاف کر دو گے؟ اس نے آنسو روک کر کسی خوف کے تحت پوچھا

تمہیں سب معاف ہے میں نے کہا ناں بس وقت غلط تھا تمہارا کوئی قصور نہیں ہے

حسن بے یقین نظروں سے اسکو دیکھتا رہا

اور میری بہن؟ کیا تم اسے ہرٹ کر دو گے؟

عمر اٹھ کھڑا ہوا

تمہاری بہن کو تو میرا قتل بھی معاف ہے وہ بے بسی سے بڑبڑایا

عمر نے آسمان کو دیکھتے ایک گہری سانس بھری

پھر حسن کو دیکھا

وہ بچا اب اسے سے ناراض نہیں تھا

بلاخر آج ذرا سکون نصیب ہوا تھا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا جب عمر کی اسٹڈی کے دروازے پہ دستک ہوئی وہ حسن کو چھوڑ کر گھر آیا تو سیدھا اسٹڈی میں چلا گیا تھا اور یہاں بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ کھلا اور ہالے اندر آئی عمر آہٹ سن کر جاگ گیا تھا

کچھ دیر تک اسی طرح پڑا رہا

اس وقت ہالے کو اسٹڈی میں آتے دیکھ ذرا حیران ہوا پھر سنبھل کر بیٹھ گیا اسکے سیاہ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے آنکھیں سرخ تھیں جیسے کچی نیند سے جاگا ہو

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے پاس رکھے صوفے پہ آکر بیٹھی عمر نیند بھری آنکھوں سے اسکو دیکھتا رہا کیا تمہیں کچھ ملا؟ اس نے عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا البتہ دور کہیں دل زور سے دھڑکا تھا

www.kitabnagri.com

اگر وہ بے گناہ نکل آیا تو؟

عمر نے بغیر کچھ کہے ندیم کی ویڈیو چلا کر سامنے رکھ دی لیکن بس آخری کے کچھ منٹ جس میں وہ اعتراف کر رہا تھا

ہالے کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہ آیا

## Posted On Kitab Nagri

اس کو لگا اب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی اسکی گردن میں گٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی اس نے سانس تک روک لیا

ندیم بولتا رہا بولتا رہا

اور پھر

اعتراف ختم ہو گیا تھا لیکن وہ اسی طرح بیٹھی رہی

ساکت شل

عمر اسکے چہرے کو دیکھتا رہا

وہ جس شخص کو اتنا عرصہ اذیت دی جس کو اتنا عرصہ الزام دیا وہ بے قصور تھا وہ بالکل بے قصور تھا

اس نے رونا چاہا لیکن آنسو کہیں پھنس گئے تھے اس نے آنکھیں اٹھا کر عمر کو دیکھنا چاہا لیکن وہ نہیں کر سکی

میں نے کہا تھاناں میں آپ سے اتنا مخلص ہوں جتنی آپ خود بھی نہیں ہوں گی اسکی آواز ہالے کی سماعتوں سے

www.kitabnagri.com

ٹکرائی تھی

وہ آنکھیں زمین پہ مرکوز کئے بیٹھی رہی اور وہ مہربان آدمی بولتا رہا

میں نے کہا تھاناں جس جس نے آپ کو تکلیف دی ہے میں اسے چوراہے پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا

آج آپ کو آدھا سچ معلوم ہو گیا ہے کل پورا بھی پتہ چل جائے گا لیکن اگر اگلی بار کبھی بھی کسی بھی دور میں آپ

کو لگے کہ عمر نے آپ کے ساتھ کچھ غلط کیا ہے تو بس ایک بات یاد رکھئے گا کہ عمر اگر چاہے بھی تو ہالے کا برا نہیں



## Posted On Kitab Nagri

سوچ سکتا عمر اگر چاہے بھی تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اس لئے نہیں کہ آپ معراج سلطان کی بیٹی ہیں اس لئے بھی نہیں کہ آپ نے میری جان بچائی اور اس لئے بھی نہیں کہ...

وہ ایک لمحے کو رکا آپ کا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے بلکہ اس لئے کہ میں آپ کے معاملے میں بے بس ہوں آپ کا اچھا سوچنے پہ بے بس آپ کو نقصان نہ پہنچانے پہ بے بس آپ کی حفاظت کرنے کے لئے بے بس میں اگر چاہوں بھی تو آپ کا برا نہیں سوچ سکتا یہ میرے اختیار میں نہیں ہے وہ چمک دار آنکھوں اور بکھرے بالوں والا شخص اپنے خوبصورت لہجے میں کہہ رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی اس نے اتنے دن ایک بار بھی اسکی نہیں سنی اب اسے سننا چاہیے تھا

میں تمہاری گاڑی میں کیسے آئی اگر تم میرے اغوا میں شامل نہیں بھی ہو تو کہیں نہ کہیں میں تمہاری کسی دشمنی کی زد میں آئی ہوں کیا ایسا نہیں ہے؟ یکدم اس نے آنکھیں اٹھائی تھیں

www.kitabnagri.com

عمر کی بات کا اثر وہ شاید اسی طرح زائل کر سکتی تھی

عمر نے ایک لمحہ اسکی آنکھوں میں دیکھا

یہ جواب بھی آپ کو دو دن بعد مل جائے گا شاہ تاج کبیر دے گی جواب تب تک آپ مجھے چاہے گناہگار مانتی رہیں دل کو اچھا لگے گا

ہم شاہ تاج کے پاس کب جائیں گے؟

## Posted On Kitab Nagri

جب وہ چاہے گی وہ سادگی سے بولا

ہالے تپ ہی تو گئی

ہم کیا اس کے حکم کے غلام ہیں جو وہ چاہے گی وہ کریں گے؟ جب وہ چاہے گی تب اس سے ملیں گے وہ بلند آواز میں بولی تھی

عمر بس اسکو دیکھتا رہا

وہ کوئی عام عورت نہیں ہے اس کے اگے پیچھے گارڈز گھومتے ہیں اسکا گھر ایک سیف ہاؤس کی طرح ہے ہم اسکے پاس تب جاسکتے ہیں جب وہ چاہے اور لوگ کب چاہتے ہیں کہ کوئی انکے گھر آئے؟ جب انکے گھر کوئی تقریب ہو ہالے ترنت بولی

بالکل ایک ہفتے بعد انکے گھر ایک تقریب ہے اور ہم اس تقریب میں جارہے ہیں

کیا تمہارے پاس پاس انویٹیشن ہے؟

www.kitabnagri.com

عمر مسکرایا اس کے گال کا گڑھا واضح ہوا

عمر حیات کو دعوت ناموں اور اجازت ناموں کی ضرورت نہیں ہوتی بغیر اجازت دے کسی کی جگہ پہ گھسنا میرا پسندیدہ کام ہے لیکن چونکہ اس بار آپ میرے ساتھ ہیں تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا وہ اسکے چہرے کو دیکھتا کہہ رہا تھا

ہالے چند لمحہ سوچتی رہی پھر یکدم اسکے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا

## Posted On Kitab Nagri

کیا تم مجھے انکے مہمانوں کی لسٹ لا کر دے سکتے ہو؟

آپ کیا کریں گی اس لسٹ کا؟ وہ متعجب ہوا

وہ ایک ایلٹ کلاس لوگوں کی پارٹی ہے میں اس سوسائٹی میں موو کرتی رہی ہوں ان کے مہمانوں کی لسٹ میں ضرور کوئی ایسا ہو گا جس کو میں جانتی ہوں گی اور جنکو میں جانتی ہوں وہ مجھے کبھی کسی بات کے لئے منع نہیں کر

سکتے وہ مسکرا کر بتا رہی تھی اسکی آنکھیں چمک رہی تھیں

لیکن عین اسی لمحے اسکی آنکھوں کی چمک بجھ گئی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور یہاں وہاں گھومتی آنکھیں ایک نکتے پہ ساکت ہو گئیں

کیا تم لوگ اسکی نظروں کے ارتکاز میں دیکھنا چاہو گے؟۔

اسکی نظریں صوفے کے ساتھ رکھے کوڑا دان میں پڑی سفیر کی ادھ کٹی تصاویر پہ جمی تھیں

عمر نے اسکی نظروں کا ارتکاز نوٹ کیا تھا پھر ہلکے سے کندھے اچکائے

اور اپنے ہاتھ میں پکڑی تصاویر کے ٹکڑے ہالے کے سامنے رکھے یوں لگتا تھا جیسے ہالے اور سفیر کی تصاویر کے

دو ٹکڑے کئے گئے تھے یقیناً یہ عمر کا کام تھا

وہ تصاویر اصلی تھیں لیکن انکے پیچھے کے مناظر الامان

اپنی بیوی کی کسی غیر مرد کے ساتھ ایسی جگہ کی تصاویر کسی بھی غیرت مند مرد کا خون کھولا سکتی تھیں

ہالے نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اسکے حلق میں کچھ اٹکا تھا شاید آنسو شاید صدمہ یا شاید غصہ یا پھر شاید تینوں

## Posted On Kitab Nagri

یہ سچ نہیں ہے... کافی دیر بعد بدقت بول پائی

لڑکیوں کی کچی عمر کی غلطیاں انکے لئے پکا عذاب بن جاتی ہیں

آج ہالے کو احساس ہوا تھا

کچھ لڑکیاں اپنی ان ہی غلطیوں کی وجہ سے صلیب چڑھا دی جاتی ہیں اور کچھ معاف کر دی جاتی ہیں صلیب

چڑھائی جانے والی لڑکیوں کے گھروں میں "انسان" ہوتے ہیں اور معاف کر دی جانے والی لڑکیوں کے گھروں

میں "مرد" ہوتے ہیں

یہ جھوٹ ہے وہ بامشکل بول سکی اسکی آواز لرز رہی تھی

اسکا سارا جسم کانپ رہا تھا

عمر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی

آپ کو لگتا ہے مجھے فرق پڑتا ہے؟ اگر یہ اصلی ہوتیں تب بھی مجھے فرق نہیں پڑتا وہ اسے کہہ نہیں سکا کہ دل کی

جس اونچی مسند پہ وہ اسے بٹھا چکا ہے وہاں سے کم از کم کوئی کوئی انسان اسے اتار نہیں سکتا خود عمر بھی نہیں

ہالے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی

وہ کیوں تھا ایسا کیوں اسے غصہ نہیں آتا تھا کیوں وہ بڑی بڑی باتیں پی جاتا تھا؟۔

تمہیں غیرت نہیں آتی؟ ہالے نے عجیب لہجے میں سوال کیا تھا

عمر زور سے ہنسا تھا پھر ہالے کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ بولتی گئی

تم کیسے انسان ہو چاہے کاغذی ہی سہی چاہے یہ رشتہ وقتی ہی سہی لیکن میں تمہاری بیوی ہوں تمہیں اپنی بیوی کی ایسی تصاویر دیکھ کر غصہ نہیں آیا غیرت نہیں آئی؟

عمر نے سر ہلایا

جب میں نے پہلے ان تصاویر کو دیکھا تو غصہ آیا پھر غیرت آئی پھر میں نے ان ج تصاویر کو غصے میں پھاڑ دیا اور پھر ایک بار دوبارہ ان تصاویر کو دیکھا آپ کو پتہ ہے پھر کیا ہوا؟

ہالے نے نفی میں سر ہلایا

سفیر ان تصاویر سے نکل گیا اور یکدم تمام تصویریں اچھی لگنے لگیں بہت اچھی کیونکہ ان سب میں آپ تھیں ہالے کا دل رک سا گیا عمر کہے گیا

کیا عمر حیات آپ پہ غصہ کر سکتا ہے؟ کیا اسے آپ بری لگ سکتی ہیں؟ اوں ہوں کم از کم اس زندگی میں نہیں میں آپ کو بس اچھی نظر سے دیکھنے کا پابند ہوں اور میں اس معاملے میں بے بس ہوں

یہ تصاویر جھوٹ ہیں لیکن اگر سچ بھی ہوتیں تو میں آپ کو معاف کر دیتا کیونکہ ہمارا نکاح آپ کے لئے جھوٹ انتقام ہو گا میرے لئے نہیں

میں نے جب تین بار قبول ہے کہا تھا تب میں نے آپ کا ماضی.. حال اور مستقبل تینوں قبول کر لئے تھے مجھے آپ کے ماضی سے فرق نہیں پڑتا



## Posted On Kitab Nagri

اگر میری بیوی آپ کے علاوہ کوئی اور عورت ہوتی مجھے تب بھی فرق نہیں پڑتا وہ اسکا ماضی ہوتا میرے لئے میری بیوی کا ماضی اہم نہیں ہے اگر وہ مرے حال میں میرے ساتھ ایمان دار ہے مرے ساتھ وفادار ہے تو میں اسے اسکے ماضی کے لئے معاف کر سکتا ہوں وہ اس سے اس قسم کی کسی بات کی توقع نہیں کر رہی تھی سو اپنی جگہ جم سی گئی کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی گھڑی کی ٹک اور کھر کی سے آتی ہوا بس یہی آواز منظر میں شامل رہی

آپ بتائیں کیا آپ کو سفیر پہ غصہ نہیں آتا؟ اس دن اس نے مال میں آپ سے بد تمیزی کی ہسپتال میں بھی وہی سب کیا پھر آج یہ تصاویر کیا آپ اب بھی اسے پسند کرتی ہیں؟ اس نے اتنا ڈائریکٹ سوال کیا ہالے ٹھہر سی گئی میں نے اس ہسپتال میں سنائی تو تھی انکو اس نے سادگی سے آنکھیں رگڑیں اور گردن کڑالی عمر نے نفی میں سر ہلایا

اوں ہوں وہ آپ نے سنائی نہیں بس اپنا دفاع کیا میں نے آپ کو ایک دو بار کال پہ اپنے دوستوں سے بات کرتے ہوئے سنا ہے اگر وہ سفیر کی کوئی بات کریں اسکو برا بھلا کہیں تو آپ کہہ دیتی ہیں کہ آپ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی وہ سامنے آکر آپ سے کچھ بھی کہتا ہے آپ جواب نہیں دیتیں آخر ایسا کیوں ہے یا تو آپ اس سے خوف زدہ ہیں یا پھر آپ اسے.. وہ رکالفاظ تلاش کئے

آپ اسے پسند کرتی ہیں

## Posted On Kitab Nagri

وہ جانتا تھا اس نے کس مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے تھے

ہالے خاموش بیٹھی رہی

چند لمحے سر کے چند پل اور گزرے پھر عمر کو اسکی آواز سنائی دی

اصل میں ایسا نہیں ہے تمہاری دونوں وجوہات غلط ہیں نہ میں ان سے ڈرتی ہوں اور نہ اب انکو پسند کرتی ہوں بوہ

ذرا سار کی پھر کہنا جاری رکھا بات صرف یہ ہے کہ میں "گریفل" ہوں

اسکی گردن میں جیسے سر یا آگیا

عمر رک سا گیا

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اگر الگ ہو جائیں تو ایک دوسرے کو گالیاں دیں بے عزت کریں آپ کے

سرکل میں آپ کے خلاف باتیں کریں میرا ماننا ہے کہ تعلق رہے نہ رہے احترام رہنا چاہیے اور یہ احترام اس

شخص کے لئے نہیں ہے یہ آپ کے لئے ہے کیونکہ کبھی کسی دور میں وہ آپ کی پسند آپ کا محبوب آپ کا دوست

آپ کی چوائس رہا ہے آپ اپنی چوائس کی عزت کر رہے ہیں آپ اپنی عزت کر رہے ہیں ایک اچھا وقت جو

آپ نے ساتھ گزارا آپ اس وقت کی عزت کر رہے ہیں کیا آپ لوگ جب ملے تھے ایک دوسرے کو گالیاں

دی تھیں؟ کیا آپ نے ایک دوسرے پہ ہاتھ اٹھایا تھا؟۔ آپ ایک اچھے طریقے سے ملے ایک تعلق میں جڑے

لیکن پھر کچھ درمیان میں آگیا اور وہ تعلق grow نہیں کر سکا اور وہ ختم ہو گیا تکلیف ہوگی ہمارا کوئی پالتو جانور چلا

جائے تب بھی تکلیف ہوتی ہے وہ تو پھر کوئی انسان ہے

## Posted On Kitab Nagri

چلیں یہ بھی مان لیا کہ اس تعلق میں وہ غلط تھا اس نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ظلم کیا برا رویہ رکھا لیکن کبھی یہ سوچا کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس انسان نے اس شخص نے آپ ہی کے ساتھ برا کیوں کیا؟ ایسے تو دنیا میں کروڑوں لوگ ہیں ان سب کو چھوڑ کر اس نے آپ ہی کا دل کیوں دکھایا؟

عمریک ٹک اسکو دیکھتا یکسوئی سے سن رہا تھا

جس طرح ٹریفک سگنلز ہوتے ہیں اسی طرح "ریشیشنپ سگنلز بھی ہوتے ہیں

ایک سرخ بتی بار بار جلتی ہے کئی بار جلتی ہے اور پھر جل کر بجھ جاتی ہے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ ٹھہر جاؤ ذلیل ہونے پہ بول اٹھو کا لڑپک نہ کیے جانے پہ میچور گفتگو کرو اپنی اہمیت اسکی زندگی میں محسوس کرو یہ وہ وقت ہوتا ہے جب آپ کو ایک خواب سے جگایا جاتا ہے لیکن پھر اگلے ہی لمحے دوسری بتی جل جاتی ہے اور آپ ایک بار پھر اسکے پیچھے جانے لگتے ہیں خود کو بے توقیر کرنے خود کو بے وقعت کرنے

آپ کہتے ہیں اس نے آپ کو ہرٹ کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اسے موقع دیا کیونکہ آپ نے اس سے کہا کہ میں ایک ڈسٹ بن ہوں یوز می اگر پہلی تھپڑ پہلی گالی پہلی انکوریٹس پہلی ذلت پہ بول اٹھتے تو کوئی انسان آپ کو ہرٹ نہ کرتا زندگی کوئی فلم نہیں ہوتی جس میں آپ اپنی مرضی مسلط کرنے والے پیرنٹس پر ٹاسک پارٹنر بد زبان بیوی یا مار پیٹ کرنے والے شوہر کے خلاف بول اٹھیں گے یہ فلموں میں ہوتا ہے یہ ناول میں ہوتا ہے کہ ایک دن آپ ظلم سہتے سہتے تھک جاتے ہیں اور پھر غصے میں روتے ہوئے چند جذباتی ڈائلاگز بولتے ہیں اور آپ کا مقابل شرمندہ ہو جاتا ہے پیرنٹس آپ کو اپنی

## Posted On Kitab Nagri

مرضی کرنے دیتے ہیں ٹاکسک پارٹنر سدھر جاتا ہے برادوست صحیح ہو جاتا ہے اوں ہوں وہ فلم ہوتی ہے حقیقت میں پہلی گالی پہ بولنا ہوتا ہے پہلی تھپڑ پہ ہاتھ روکنا ہوتا ہے پہلی ذلت پہ بات کرنی ہوتی ہے پہلی بار ہرٹ ہونے پہ سامنے والے کو بتایا جاتا کوئی بھی انسان دنیا کے کسی کونے سے اٹھ کر آپ کو ہرٹ کرنے نہیں آ جاتا آپ ہرٹ ہوئے کیونکہ آپ نے یہ ہونے دیا اب اس بات کا الزام اس اکیلے انسان پہ مت لگائیں اور نہ خود یہ روگ لے کر بیٹھ جائیں

تو پھر کیا کریں بے دھیانی میں عمر کے منہ سے نکل گیا

موو آن کریں گریس فلی آگے بڑھ جائیں اپنی چوائس پہ شرمندہ مت ہوں آپ نے ایک غلط انسان چننا یہ آپ کو غلطی نہیں ہے آپ کم عمر تھے کم عقل تھے وقت اچھا تھا یا پھر برا تھا یا آپ اکیلے تھے کچھ بھی تھا آپ سے یہ فیصلہ ہو گیا اور یہ غلط نکلا اس اوکے آگے بڑھیں

عمر نے اسکو سراسر اہتی نظروں سے دیکھا

بابا کہتے تھے جب کسی سے تعلق ٹوٹ جائے تو اسکے لئے اپنی آنکھیں اندھی اور زبان گونگی کر لو میں نے اس وقت اس بات پہ دھیان نہیں دیا لیکن اب لگتا ہے یہ دنیا کا سب سے مشکل کام ہی جب سفیر نے مجھے تھپڑ مارا میرا دل کیا تھا میں ویسا تھپڑ انکو دے ماروں جب انہوں نے مجھے گالی دی میرا دل کیا تھا میں بھی انکو گالی دوں لیکن اس سے کیق ہوتا؟

ہم ایک جیسے بن جاتے ہیں سفیر جیسی ہو جاتی

## Posted On Kitab Nagri

گریس لیس

میں گریس فل رہنا چاہتی ہوں میں اپنے دوستوں سے اس بارے میں بات نہیں کرتی کیونکہ میں جانتی ہوں یہ بے کار ہے وہ لوگ چاہیں گے کہ میں اس کو گالیاں دوں برا بھلا کہوں اور اگر نہیں کہوں گی تو سب کو لگے گا میں آج بھی اسکی محبت میں گرفتار ہوں کوئی نہیں سمجھے گا کہ ایلٹ کلاس کی اس امیرزادی کو گریس فل رہنا ہے عمر میرا یقین کرو کسی کو فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے پارٹنر نے آپ کے ساتھ کیا کیا کوئی اسکا ظلم جاننا نہیں چاہتا لوگ آپ کے بریک اپ آپ کو طلاق کے قصے بھری محفل میں اس لئے چھیڑتے ہیں تاکہ انکوبات کرنے کا ٹاپک مل سکے تاکہ آج کی گوسپ مزید شاندار ہو سکے کوئی آپ کا درد نہیں سمجھے گا کیونکہ کنارے سے کھڑے ہو کر سمندر کی گہرائی نہیں ناپی جاتی جب تک آپ کو خود ویسی ہی اذیت ویسی تکلیف نہیں ہوئی آپ اس کا غم سمجھ نہیں سکتے لوگ آپ کا غم سنیں گے آپ کے تعلق کا ڈارک فیز جاننا چاہیں گے کیونکہ وہ "لوگ" ہیں لیکن آپ میں اتنی انا اتنی غیرت ہونی چاہیے کہ ایک کے ایف سی کے برگر یا پھر گلی کے نلڑپہ دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر اپنا درد نہ سنائیں لوگوں کے سامنے مظلوم بننے یا وکٹیم کارڈ کھینے سے بس آپ کی انا اور غیرت ختم ہوگی اپنے غم کی عزت کرنی چاہئے وہ ہر ایک کو سنانے کے لئے نہیں ہوتا اپنے ایکس کی عزت کریں اسکے قصے سر بازار اچھالنے کے لئے نہیں ہوتے اپنی عزت کریں آپ کسی کی گوسپ کا ٹاپک بننے کے لئے پیدا نہیں ہوئے اور آپ گریس لیس نہیں ہیں آپ گریس فل بننے کے لئے پیدا ہوئے ہیں

وہ بول کر خاموش ہوئی تو یکدم جیسے خاموشی چھا گئی



## Posted On Kitab Nagri

اسی وقت عمر کا موبائل زور زور سے بجنے لگا

شمشیر سر کالنگ کے الفاظ جگمگائے

عمر نے ایک نظر موبائل کو دیکھا پھر ہالے کو اسنے کال کاٹ دی اور سیدھا ہو بیٹھا

ویسے میں سوچ رہا ہوں چائے کو رہنے دیتے ہیں میں آپ کے پیر کافی سے جلاؤں گا کیا خیال ہے؟ وہ صوفے پہ

بازو پھیلائے آخر میں بولا بھی تو کیسی بے تکی بات ہالے چند لمحوں کے لئے کچھ سمجھ ہی نہ سکی پھر جب بات سمجھ

میں آئی تو پیر پختی اٹھ کھڑی ہوئی

عمر کو "بھاڑ میں جاؤ" والی نظروں سے دیکھا اور باہر نکل گئی جاتے جاتے دروازہ ٹھاک کی آواز سے دے مارا

عمر پیچھے سے بڑبڑایا

میرے حسین پیر جلادیئے اب اپنی باری پہ غصہ آرہا ہے ہم جیسے غریبوں کے لئے انصاف تو رہا ہی نہیں ہنہ

ساتھ موبائل اٹھا کر شمشیر کو کال ملائی

اگلے ہی سیکنڈ کال اٹینڈ ہو گئی عمر نے سپیکر کھولا کر موبائل چھوٹی میرز پہ رکھ دیا

میں تمہیں جان سے مار دوں گا عمر موبائل سے ابھرنے والی پہلی آواز یہی تھی

تم۔ تم نے اسے گولی مار دی؟ تم پاگل ہو گئے ہو تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ عقل نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں مجھے

تو یقین نہیں آتا کہ تم پولیس میں رہے ہو یقیناً تم تین سال تک جھک مارتے رہے ہو

اب یہ پرسنل ہو رہا ہے عمر نے برا سامنہ بنا کر ٹوکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جواب میں شمشیر نے دو چار موٹی موٹی گالیاں دیں تھیں عمر کے کانوں پہ جوں تک نہ رینگئی  
اور وہ بچہ وہ بچہ کون تھا تم تھانے گئے تھے یا ڈزنی لینڈ اس بچے کو وہاں لے کر جانے کی کیا ضرورت تھی ہاں؟  
ڈزنی لینڈ کی ٹکٹ مہنگی تھیں سو فحال اسی سے کام چلا لیا وہ ڈھٹائی سے بولا  
تم نے مجھ سے پندرہ منٹ مانگے تھے عمر اور تم آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت وہاں رہے ہو تم نے مجھ سے جھوٹ  
بولا

شمشیر کو ایک اور صدمہ لگا تھا  
عمر کے پندرہ منٹ کا مطلب آدھا گھنٹہ ہی ہوتا ہے اور جھوٹ کا واویلا تو تم ایسے مچار ہے ہو جیسے میں کوئی مسجد کا  
پیش امام ہوں پولیس والا ہوں صبح اٹھنے سے لے کر رات سونے تک جھوٹ ہی تو بولنا ہوتا ہے اور اب پلیز مجھے  
سونے دو دماغ خراب کر دیا ہے اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا  
ساری دنیا ہاتھ دھو کر مجھ معصوم کے پیچھے پڑ گئی ہے ہنہ

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

فجر کی صدئیں بلند ہوئیں تو لوگ مسجدوں کو جانے لگے کچھ غفلت کی نیند سوتے رہے کچھ نے جاگ کر بھی کچھ نہیں پایا اور کچھ اس وقت اپنے "دنیاوی محبوب" سے فارغ ہو کر اپنے "اصل محبوب" کی صدا پہ کا لپٹیے بستروں کو چلے گئے ایسے میں سلطان منزل میں حسن سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہ آدھا بھیکا وضو کئے کھڑا تھا سر پہ جالی دار ٹوپی وہ مسجد جانے کو تیار تھا پہلے اسے جگانے کے لئے معراج سلطان ہوتے تھے اب اسکی آنکھ خود ہی کھل جاتی تھی

یتیم بچوں کی ضرورت پوری کرنے والے لوگ بہت ہوتے ہیں لیکن انکے ناز اٹھانے والے کوئی نہیں ہوتے اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترتا وہ نیچے کی جانب جا رہا تھا سیڑھیوں کی دائیں طرف ہالے کا کمرہ تھا وہ کمرے کے دروازے کو دیکھ کر رک گیا یا سیت سے اس دروازے کو دیکھا جب کبھی معراج سلطان اسے نماز کے لئے اٹھاتے تھے وہ اپنی نیند پوری نہ ہونے کا بدلہ ہالے سے لیتا تھا اسکے کمرے کا دروازہ تب تک بجاتا رہتا جب تک وہ بے زار ہو کر اٹھ نہ جاتی جیسے ہی حسن کو اسکے قدموں کی چاپ دروازے کے قریب محسوس ہوتی وہ چھپاک سے بھاگ جاتا

اس نے آنکھیں بند کر کے ایک اداس سی سانس ہوا کے سپرد کی وہ ہالے کو مس کرتا تھا اور بہت زیادہ کرتا تھا۔ لیکن اس نے حسن کو کسی تیسرے کی وجہ سے چھوڑ دیا

اس نے آنکھیں کھولیں نہ اب معراج سلطان تھے نہ ہالے سلطان اب بس حسن سلطان تھا اور وہ "اکیلا" تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتا وہ واپس مڑ گیا صبح مسجد جانے سے پہلے وہ برونو کو کھانا ڈال کر جاتا تھا برونو کے لئے سرونٹ کو ارٹر کے قریب ایک ڈاگ ہاؤس بنا رکھا تھا اسے گھر کے اندر آنے کی اجازت نہیں تھی کہ معراج سلطان کو کتے گھر میں لانا پسند نہیں تھا انہوں نے حسن اور ہالے کو صاف صاف کہہ رکھا تھا "اگر تم لوگ کسی بھی کتے کو میرے گھر لائے تو میں تم دونوں کو جائیداد سے عاق کر دوں گا"

ہالے نے اپنی جائیداد سے ہاتھ دھونے کے بجائے اپنے پالتو جانوروں کو ڈونیٹ کرنا سہی سمجھا جبکہ حسن برونو کو چھوڑنے پہ راضی نہ ہوا اور اسکے لئے سرونٹ کو ارٹر میں ایک بڑا سا ڈاگ ہاؤس بنایا لیکن اسکے لئے بھی اسے ملازمین کی اجازت لینا پڑی تھی اور وہ بھی معراج سلطان کے حکم پہ انکا کہنا تھا کہ وہ ہمارے ملازم ضرور ہیں لیکن جس جگہ وہ رہ رہے ہیں اور جب تک رہ رہے ہیں تب تک وہ زمین انکی ہے اور وہ اپنی زمین پہ جس چیز کو الاو کریں گے وہی رکھی جائے گی خیر یہ ماضی کے قصے تھے

سرونٹ کو ارٹر کا جنگلہ پار کرتا وہ اندر آیا برونو اسکے قدموں کی آہٹ پہ ہمیشہ اسکے پاس آ جاتا تھا لیکن آج وہ شاید گہری نیند میں تھا حسن اسکے ہاؤس کے قریب پہنچا وہ پھر بھی باہر نہیں آیا اب کے حسن ذرا حیران ہوا اس نے جھک کر اندر دیکھا اور پھر کرنٹ کھا کر دور ہٹا

چہرہ یکدم سفید پڑنے لگا

اندر برونو خون سے لت پت آخری سانسیں لے رہا تھا حسن لڑکھڑاتے قدموں سے وہیں گھاس پہ گر گیا اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں آنکھیں شاک سے باہر ابلنے کو تھیں لب اب تک ہلکے سے وا تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ دھیرے دھیرے خود کو گھاس پہ پیچھے ہوتا جا رہا تھا

چند لمحہ اسی طرح شک رہنے کے بعد وہ مرے مرے قدموں سے دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا کانپتے ہاتھوں سے ڈاگ

ہاؤس کی چھت ہٹائی پھر پورا ڈاگ ہاؤس اٹھا کر دور ہٹایا

اسکا سارا جسم بری طرح لرز رہا تھا

اب کے اس کا دل پھٹنے کو آیا تھا برونو کے پیٹ پہ گولی لگی تھی اسکے پھٹے ہوئے گوشت سے خون نکل نکل کر

زمین کو تر کر گیا تھا اس وقت اس خون پہ چیونٹیوں کی ایک لمبی قطار تھی

وہ گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا اسکی آنکھوں سے کب آنسو نکلنے لگے اسے پتہ بھی نہیں چلا

برونو... مائے بوائے... کیا ہوا ہے تمہیں یہ کس نے کیا مجھے بتاؤ... برونو بتاؤ... وہ برونو کے سر کو گود میں رکھے

بری طرح چلا رہا تھا

میں... میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا اوکے تمہیں کچھ نہیں ہو گا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں تمہیں یہاں

دیکھو میری طرف میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا

وہ ہڈیانی انداز میں چلایا تھا

وہ رو رہا تھا تسلی دے رہا تھا امید تھام رہا تھا

یہ کس نے کیا برونو... وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا برونو نے اپنی آنکھیں با مشکل کھول کر اسکو دیکھا اور اپنا

سر اس کے گھٹنے سے رگڑا



## Posted On Kitab Nagri

حسن کے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے

میں ابھی کے ابھی تمہیں ہسپتال لے جاؤں گا تم فکر مت کرو اوکے ہم ابھی ہسپتال جائیں گے میں ابھی آتا ہوں اس نے آنکھیں صاف کیں برو نو کر سرگھاس پہ رکھا اور اندر کی طرف بھاگا اسے والٹ لے کر آنا تھا ایک منٹ کیا اسکے والٹ میں پیسے تھے؟

وہ رک گیا آنسو بھی رک گئے اس کے پاس پیسے نہیں تھے اور کافی دنوں سے نہیں تھے وہ کیا کرے؟ کیا برو نو کو مرنے دے؟

اس نے ایک نظر مڑ کر بھورے بالوں والے کتے کو دیکھا اسکی آنکھوں میں جینے کی آس تھی اور بس اسکو ایک لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں اس نے فیصلہ کر لیا وہ اسے مرنے نہیں دے سکتا تھا

وہ اندھا دھند اندر کی طرف بھاگا وہ اماں کو نہیں جگا سکتا تھا انکا بی پی کل رات سے ہائی تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ سوئی تھیں سفیر سے کسی اچھے کی امید اسے تھی نہیں نہ جانے کب اسکا رخ شمس سلطان کی کمرے کی جانب ہوا اسے پتہ نہیں چلا

انکے کمرے کے دروازے پہ پہنچ کے اس نے دھڑا دھڑا دروازہ بجا ڈالا

ایک بار دوبار لیکن کوئی آواز نہیں آئی

## Posted On Kitab Nagri

اب کے اس نے اپنا پیر زور زور سے دروازے پہ مارنا شروع کر دیا اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا تھا نیند سے بھری ہوئی آنکھوں اور شب خوابی کے لباس میں کھڑی فروا کے چہرے پہ بے زاری تھی کیا تمہارے لیجنڈری باپ نے تمہیں مینرز نہیں سکھائے؟ آدھی رات کو کیا کسی کا دروازہ اس طرح بجاتے ہیں؟ انکے لہجے میں طنز تھا

حسن انکو پیچھے ہٹاتے ہوئے اندر آیا تھا

فروا ارے ارے کرتی رہ گئیں

آوازیں سن کر جاگنے والے شمس سلطان بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے انکے چہرے پہ نہ سمجھی کا تاثر تھا چچا جان باہر... میرا۔ میرے برونو کو گولی لگی ہے.. مم میرے پاس پیسے نہیں ہیں کچھ پیسے دے دیں میں آپ کو واپس کر دوں گا... وہ حواس باختہ ہو کھلایا ہوا سا کہہ رہا تھا اسکے کپڑے دامن کی جگا سے خون آلود تھے اسکا چہرہ

ستا ہوا تھا

کتنے پیسے؟ شمس نے بغیر کسی تاثر کے بس دو لفظ پوچھے

حسن کے چہرے پہ ذرا سا اطمینان پھیلا

اپنا کارڈ دے دیں... مجھے بنہیں پتہ کتنے خرچ ہوں گے جلدی کریں پلیر وہ جلدی جلدی کہہ رہا تھا

ٹھیک ہے یہ لو انہوں نے جھک کر دراز سے اپنا کارڈ نکالا اور ہوا میں بلند کیا

حسن نے لپک کر کارڈ تھا منا چاہا لیکن شمس نے گرفت سخت کر دی

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے رک کر انکو دیکھا

پہلے کہو پلیز... چچا جان میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں میرے کتے کو بچالیں وہ چہرے پہ مکروہ مسکراہٹ طاری  
کئے نخوت سے کہہ رہے تھے اس وقت حسن انکو حسن سلطان نہیں بلکہ معراج سلطان لگ رہا تھا وہ جب جب  
اسے اپنے آگے جھکاتے تھے ان کو لگتا تھا جیسے معراج سلطان کو جھکایا ہو اس وقت بھی حسن کو اپنے سامنے اس  
طرح گھگھیا تا دیکھ انکو ایک کمینی سی خوشی محسوس ہوئی تھی  
چچا جان میں آپ سے قرض لے رہا ہوں بھیک نہیں مجھے کارڈ دے دیں برو نو مر جائے گا آخر میں اسکی آواز  
کانپی تھی خوف سے بے بسی سے  
شمس نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا میں نے منع کب کیا ہے

All i want is just say i am begging you please give me your card

انہوں نے دہرایا کارڈ اب ابھی انکی دو انگلیوں اور حسن کی دو انگلیوں کے درمیان پھنسا ہوا تھا  
اور کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ لینا کیونکہ وہ کتنا تمہارے پاس تمہارا آخری رشتہ ہے باپ تمہارا مر گیا ہے بہن  
تمہیں منہ نہیں لگاتی اور تمہاری ماں تو ایک زندہ لاش ہے اور باقی رہا کون؟ تمہارا کتا کیا تم اسے مرنے دو گے  
؟ کیا حسن سلطان بس اپنی انا کی وجہ سے ایک معصوم انسان کی جان لے گا چہ چہ آخر میں انکے لہجے میں  
مصنوعی افسوس در آیا تھا

فروابازو سینے لپیٹے سارا نظارہ دیکھے گئی کھیل دلچسپ ہوتا جا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن اسی طرح کھڑا رہا ایک لمحہ دو لمحہ پھر اس نے بولنے کو لب کھولے وہ کم از کم اپنی انا کی وجہ سے برو نو کو مرنے نہیں دے سکتا تھا

میں... آپ سے... وہ ایک پل کو رکاشمس کی فاتح آنکھوں میں دیکھا

بھیک نہیں مانگوں گا اس نے دو انگلیوں سے پکڑا ہوا کارڈ چھوڑ دیا

اب کے اسکی گردن تنی ہوئی تھی اور آنکھیں بالکل معراج سلطان کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھیں

شمس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے فروا کو بھی شک ہی لگا

برو نو مر رہا ہے مر جائے گا وہ تو میرا کتا ہے ناں اگر میں خود بھی مر جاؤں میری ماں میری بہن بھی میرے

سامنے پڑی مر رہی ہوں اس نے شمس کی آنکھوں میں دیکھا

میں تب بھی بھیک نہیں مانگوں گا اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا

شمس دانت پہ دانت جمائے ضبط سے اسکو دیکھے گئے

میں نے آج آپ کے کمرے کا رخ کیا کیونکہ مجھے لگا تھا آپ میرے چچا ہیں میرے بابا کے بھائی لیکن اب لگتا ہے

کہ آپ صرف اور صرف ایک طاقت کے نشے میں چور ایک محروم بچپن گزارنے والے انسان ہیں میرے باپ

کا بدلہ مجھ سے لیں گے؟

شمس کے چہرے پہ جیسے کسی نے کھولتا ہوا تیل پھینک دیا ہو

کیا وہ جانتا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

خدا آپ پہ وہ دن لائے جب آپ بھی میری طرح مجبور ہوں میرے پاس اس وقت میرا خدا ہے خدا کرے کہ آپ کے پاس ااپکا خدا بھی نہ ہو میں وہ دن دیکھوں گا چچا خدا آپ پہ وہ دن لائے وہ بے بسی غم اور درد سے پھٹے ہوئے لہجے میں کہتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

پیچھے شمس ہوائیاں اڑتے چہرے کے ساتھ ساکت بیٹھے رہ گئے

اب کے سیڑھیاں اترتے ہوئے اسکی قدموں میں شکستگی تھی آنکھوں کے آنسو خشک ہو چکے تھے لیکن آنکھوں میں بے تحاشا تکلیف تھی ہر بار آنسوؤں کا خشک ہو جانا نعمت نہیں ہوتی کئی بار یہ سب سے بڑا عذاب بن جاتا ہے

کب راہداری طے ہوئی کب گھر کا لان طے ہوا کب اس نے سرونٹ کو ارٹڑ کا جنگلہ پار کیا اسے کچھ پتہ نہیں چلا وہ بس من من بھر کے قدم اٹھاتا چل رہا تھا آج سے پہلے کوئی سفر اتنا لمبا نہیں لگا تھا آج سے پہلے اسے کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں ہوئی تھی

لیکن کیا آج سے پہلے حسن سلطان کبھی اتنا اکیلا ہوا تھا؟

گھاس پہ پڑا برو نو کا وجود ساکت ہو چکا تھا خون بہنا بند ہو چکا تھا ساری تکالیف ختم ہو گئی تھیں حسن اسکے قریب کھڑا اسکو دیکھتا رہا دیکھتا رہا

پھر دھیرے سے نیچے بیٹھانرمی سے اسکے بال سہلائے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا

آئی ایم سوری برو نو وہ ہلکی آواز میں بڑبڑایا



## Posted On Kitab Nagri

میں نے تمہیں مرنے دیا آئی ایم سوری اسکی آواز میں ایسا دکھ تھا کہ الامان  
لیکن میں کیا کرتا تم میرے بیٹے ہو میں تمہیں ذلت کی زندگی نہیں دے سکتا تھا تم عزت کی موت مرے ہو تم  
اعلیٰ نسل اور ایک ویلیو ایبل جانور تھے میں تمہیں ذلت کی زندگی نہیں دے سکتا تھا میں یہ نہیں کر سکا آئی ایم  
سوری

یکدم اسکی آنکھیں ایک بار پھر برسنے لگیں برو نو کا وجود دھندلا ہونے لگا

اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑیں

لیکن کیا آنسو صاف کر لینے سے غم ختم ہوا کرتا ہے؟



یوسف سلطان کے کمرے میں اس وقت چائے کا دور چل رہا تھا وہ اپنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے چہرہ  
غمزدہ سا تھا

سادہ جامنی رنگ کے سوٹ میں اسکا رنگ مزید کھل رہا تھا بھورے بال شانوں پہ بکھرے ہوئے تھے ہاتھوں میں  
نفیس سے سونے کے کنگن تھے جو کہ فروانے دیے تھے انگلیوں میں ڈائمنڈ رنگز وہ ہر لحاظ سے نوبہا تالگ رہی  
تھی لیکن اسکے چہرے پہ ڈھیروں اداسی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ چائے کیوں نہیں پی رہے ابا؟ اپنی چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مہر نے سوال کیا

یوسف سلطان نے اداس آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا

اس دن اس ہوٹل میں ہالے آئی تھی ناں؟ انہوں نے مہر کے چہرے پہ نظریں جمائے پوچھا

مہر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا اچھا مجھے تو نہیں دکھی اس نے عام سے لہجے میں جواب دیا

مجھے اسکی موجودگی محسوس ہو جاتی ہے مہر وہاں تھی مجھے اسکی خوشبو آئی تھی اور تم جانتی ہو کہ وہ وہاں تھی تم

مجھے اس سے ملوا سکتی تھی میں اسے دیکھ ہی لیتا انکے لہجے میں یاسیت تھی

مہر چند لمحہ انکو دیکھتی رہی

آپ کو مجھ سے کب محبت نہیں ہوتی ابا؟ اس کے لہجے میں کچھ تھا کچھ حسرت سی کچھ دکھ سا

اگر تمہیں ہالے جیسی محبت چاہیے تو نہیں وہ محبت میں کسی سے نہیں کر سکتا وہ میرے لئے نگین ہے وہ میرے

لئے معراج کی پہلی اولاد ہے وہ میرے لئے میری ہالے ہے اصل سے سو دپیارا ہوتا ہے مہر مجھے معراج سے زیادہ

محبت ہالے سے ہے تم اسکی جگہ کیوں آنا چاہتی ہو تم ایک الگ انسان ہو اپنا الگ مقام بناؤ

مہر ماہ بس ایک گہری سانس لے کر رہ گئی ہر کوئی اس سے کہتا تھا وہ اپنی جگہ بنائے لیکن کیا پانی سے لبالب بھرے

ہوئے گلاس میں دوسرا پانی ڈالا جاسکتا تھا؟ اول ہوں پانی بہہ جائے گا فرش خراب ہو جائے گا اسی طرح سلطان

منزل کے مکین اور مہر کے عزیز لوگوں کے دلوں میں ہالے کی محبت بھری ہوئی تھی جس طرح اس گلاس میں

ایک گھونٹ بھی مزید پانی کی گنجائش نہیں ہوتی اسی طرح سفیر اور یوسف سلطان کے دل میں ہالے کے علاوہ کسی

## Posted On Kitab Nagri

مہروہاج کی محبت کی گنجائش نہیں تھی انکے دل ایک ہی محبت سے بھرے ہوئے تھا انکے دل "سیر" تھے اور سیر ہوئے دلوں میں کچھ بھی ڈالو گے تو قے کی صورت واپس نکلے گا  
کیا تم ہالے سے میری بات کروا سکتی ہو؟ وہ کافی دیر بعد بولے تھے  
وہ آپ سے بات نہیں کرے گی ابا وہ بہت ضدی ہے

مہر نے تکان سے جواب دیا

ہالے ضدی نہیں ہے مہر اس نے کبھی ضد کی ہی نہیں وہ غیرت مند ہے وہ نکالی ہوئی جگا پہ دوبارہ نہیں آتی  
غیرت مند باپ کی غیرت مند بیٹی انہوں نے جیسے فخر سے کہا تھا

اس میں ایسا کیا ہے ابا؟ اسکے چہرے پہ تجسس تھا آخر کچھ تو ایسا ہو گا جو مجھ میں نہیں ہے اسکے پاس کچھ تو ایسا ہو گا  
جس سے وہ ہر ایک کے دلوں میں گھر کر لیتی ہے اور وہ جس دل میں گھر کرتی ہے وہاں کسی اور کی جگا ہی نہیں بچتی  
اس کے پاس آخر کیا ہے ایسا؟ وہ بس جاننا چاہتی تھی

بخت... اسکے پاس بخت ہے دل اللہ کا گھر ہوتا ہے اس میں کون آئے گا کون جائے گا یہ وہی طے کرتا ہے وہ  
کس انسان کو کس کے دل میں ڈالے گا اور کس انسان سے کس کے دل پہ حکومت کروائے گا یہ اسکے ہاتھ میں  
ہے اور اس نے ہالے کو حکومت کرنے بھیجا ہے مہر کچھ لوگ ہوتے ہیں جو خاص ہوتے ہیں جنہیں اللہ قائدانہ  
صلاحیتیں دے کر بھیجتا ہے جنگی زبان جنگی باتوں میں تاثیر رکھتا ہے ہالے ان میں سے ایک ہے

مہر ایک ٹک انکو بولتے سنے گئی

## Posted On Kitab Nagri

اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم بے کار ہو یا اسکے دوسرے قریبی لوگ بے کار ہیں ہر انسان بذات خود اسپیشل ہوتا ہے ہر انسان کے اندر اپنا ایک ٹیلنٹ ہوتا ہے اب تم خود کو دیکھو تم ایک وقت پہ کتنے کام کر سکتی ہو سلائی کوکنگ کھیل کیا ہے جو تمہیں نہیں آتا تم ہمیشہ سے فرسٹ پرائز لیتی رہی ہو اور ہالے وہ تو ٹاپ ٹین میں بھی نہیں آتی تھی وہ اسکول میں اپنی باتوں کی وجہ سے مشہور تھی اور تم اپنی زہانت کی وجہ سے نہ وہ اعلیٰ ہے نہ تم کمتر بس سب کا ٹیلنٹ مختلف ہے تم نے کیوں ہالے کو سر پہ سوار کر لیا ہے؟ آخر میں انکا لہجہ نرم تھا مہر کو ذرا ڈھارس ہوئی اسکے پاس یوسف سلطان تھے

چلیں میں آپ کی بات کرواتی ہوں وہ تیار ہو گئی یوسف سلطان فوراً سیدھے ہو گئے چہرے پہ بچوں جیسا اشتیاق تھا اور ذرا زرا خوف بھی

وہ مجھ سے بات نہیں کرے گی تم بس بولنا میں اسکی آواز سن لوں گا

Kitab Nagri

اس نے سر ہلادیا

مہر ماہ نے کال ملائی بیل جا رہی تھی اور پھر اگلے لمحے کال پک کر لی گئی

ہیلو...؟؟ اسکی نیند میں بو جھل آواز سنائی دی

اسکی آواز سن کر یوسف سلطان کی جیسے روح تک شانت ہو گئی

ہیلو کیسی ہو تم؟

ٹھیک ہوں آپ بتائیں اتنی صبح صبح... وہ جمائی روکنے کی کوشش کرتی ہوئی اٹھ بیٹھی

## Posted On Kitab Nagri

کیوں میں صبح صبح کال نہیں کر سکتی؟

آپ صبح صبح ہی تو کال کرتی ہیں یہ آپ کا فیورٹ کام ہے لوگوں کی نیندیں حرام کرنا اس نے لہجے کو ہلکا پھلکا بنانا چاہا لیکن اسکی آواز کا کھوکھلا پن یوسف سلطان کو بخوبی محسوس ہو رہا تھا

عمر کہاں ہے؟ ایک دو غیر ضروری باتوں کے بعد مہر نے یوسف سلطان کے اشارے پہ عمر کا پوچھا تھا ہالے رک گئی

وہ اصل میں مجھے نہیں پتہ شاید جو گنگ کرنے گیا ہو گا شاید کہیں اور اس نے لا پرواہی سے جواب دیا خیال رکھا کر واسکے آنے جانے پہ نظر رکھو جو گنگ وغیرہ بہانہ ہی ہو گا اصل میں کچھ اور مصروفیات ہونگی وہ ایسا نہیں ہے ہالے بے اختیار کہہ گئی

پھر جیسے خود پہ حیران ہوئی میرا مطلب ہے وقت کا پابند آدمی ہے فضول کے شوق نہیں پالتا اس نے بات سنبھال لی

ہالے تم ایک بار یہاں آ کیوں نہیں جاتی؟ اماں ابامیں ہم سب تمہیں یاد کرتے ہیں ہم سے مل ہی لو آ کر اب کے یوسف سلطان کا سارا دھیان موبائل سے ابھرتی آواز پہ لگ گیا

میں نہیں آنا چاہتی یوسف سلطان سے کہہ دیں جب میرے پاس انکی بیٹی جیسا کردار نہیں ہے تو پھر مجھے کیا ایک ٹرائی کی طرح سجا کر رکھیں گے؟ اور میری اماں سے کہہ دیں کہ جب بیٹی کو ایک انجان آدمی کے ساتھ بھیجتے



## Posted On Kitab Nagri

وقت نہیں سوچا تو اب کیوں یاد کر رہی ہیں؟ کیا شوہر خواب میں ناراض نظر آنے لگا ہے اسکا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی سخت ہو گیا تھا

یوسف سلطان کی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو نکلے اور ان کے بوڑھے چہرے پہ پھسل گئے  
اولاد کا دکھ انسان کو آدھا مار دیتا ہے لیکن اولاد کی اولاد کا دکھ نہ مارتا ہے نہ زندہ چھوڑتا ہے بس بے رحم دشمن کی طرح دل کو خنجر سے چیرتا رہتا ہے

کیا وہ عمر کے ساتھ خوش ہے انہوں نے مہر سے پوچھنے کو کہا  
اب کے انہوں نے یہ بات پاس رکھے نوٹ پیڈ پہ لکھ کر پوچھی تھی  
کیا تم عمر کے ساتھ خوش ہو؟ مہر نے یوسف سلطان کو دیکھ کر سوال پوچھا تھا  
ہالے ایک پل کو رکی پھر جیسے تمسخرانہ مسکرائی

یہ بات دادا جان خود کیوں نہیں پوچھ لیتے؟ اس نے جیسے ان دونوں نفوس کے سروں پہ دھماکا کیا تھا  
ایک پل کو تو مہر ماہ گنگ رہ گئی دادا جان کو چہرے کا رنگ بھی فق ہو گیا

تمہیں.. کیسے پتہ؟ کافی دیر بعد مہر ماہ خود کو نارمل کرتی پوچھ سکی

آپ مجھ سے ہر روز دن میں تین دفع بات کرتی ہیں اور آج تک آپ نے کبھی مجھ سے عمر کے بارے میں سوال نہیں کیا

## Posted On Kitab Nagri

دوسرا کیا سلطان منزل میں صبح کسی کو نیوز چینل لگانے کی عادت ہے؟ سفیر اس وقت اپنی جم میں ہوں گے اور چچا سو رہے ہوں گے سوائے دادا جان کے اس وقت ملکی ہنگاموں پہ غور کرنے کا وقت کسی کا نہیں ملک میرا بھی ہے نیوز چینل میں بھی لگا سکتی ہوں مہرنے جیسے انکا دفاع کرنا چاہا یوسف سلطان نے ہاتھ جھلایا جیسے کہہ رہے ہوں "اب پردے ڈالنا بے کار ہے"

سپیکر سے ایک بار پھر ہالے کی آواز ابھری

میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی

دادا جان سے کہیں جب مجھے گھر سے نکال دیا ہے تو بیلا (ہالے کی بلی جسے وہ برونو کے خوف سے دادا جان کے کمرے میں رکھتی تھی اور اب اسے انکے کمرے کی ہی عادت ہو گئی تھی)

کو بھی نکال دیں مجھے اسکی آواز یہاں تک آرہی ہے نارمل لہجے میں بول کر اس نے بغیر کچھ سنے کال کاٹ دی

جس ہاتھ میں موبائل پکڑ رکھا تھا وہ سن سا ہو گیا تھا

www.kitabnagri.com

اس نے ایک نظر یوسف سلطان کو دیکھا

یہ وہ شخص تھا جو ہالے کی موجودگی نوٹ کر لیتا تھا وہ اسے اسکی خوشبو سے پہچان لیتا تھا

اس نے اگلی نظر موبائل کی تاریک سکرین کو دیکھا

یہ وہ تھی جسے سوالوں کی نوعیت سے پتہ چل جاتا تھا کہ اسے کال کرنے والا کون ہے

اس نے ایک آخری نظر اس ٹھنڈی بے ذائقہ چائے پہ ڈالی

## Posted On Kitab Nagri

اسے لگا تھا ہالے کا وصل اسکی اور یوسف سلطان کی چائے ٹھنڈی کر دیتا ہے آج اسے اندازہ ہوا تھا کہ انکا ہجر چائے کو ٹھنڈی ہونے کے ساتھ ساتھ بد ذائقہ اور بے شکل بھی کر دیتا تھا چاہے جدائی ہو یا وصل ان دونوں کے دل ایک دُور سے جڑے تھے اور دلوں کی دُوریں اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں

کیا مہر ماہ کو اب ان بے بختی محبتوں کے پیچھے بھاگنا چھوڑ نہیں دینا چاہیے؟ اس نے خود سے سوال کیا جواب کیا ہو سکتا ہے بھلا؟



صبح کا ملکجا اندھیرا دھوپ کی شدت کھا گئی تھی اب پیلی چلچلاتی دھوپ نے ہر طرف اپنا راج کر رکھا تھا ایسے میں ایک چھوٹے مگر فینسی سے کیفے میں بیٹھا عمر حیات بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا اس نے سیاہ کف شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھی شرٹ کے کف موڑ رکھے تھے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے اپنے سامنے رکھی کافی سے وقفے وقفے سے گھونٹ لیتا وہ کسی کا منتظر تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس کیفے کی میزیں بڑے ہی خوبصورت انداز سے سजी تھیں ہر میز کے ساتھ ایک مصنوعی درخت کا لگا تھا جس کے سایہ اسکی میز پر پڑتا تھا درخت کے تنے سے فیری لائٹس لپی تھیں ایسی ہی فیری لائٹس درخت کی شاخوں سے بھی لٹک رہی تھیں کیفے میں اور کوئی روشنی نہیں تھی سوائے ان لٹکتی اور لپی ہوئی فیری لائٹس کے

علاوہ

یہ کیفے ہر آنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا وجہ تھا وہ خوابناک سماں ماحول جو اس وقت سارے میں اپنی دھاک بٹھائے ہوئے تھا

اسی وقت ہالے سلطان اپنے موبائل پہ بٹن دباتی اسی کیفے کے داخلی دروازے سواندر آتی دکھائی دی اس نے سرخ گھٹنوں تک آتی قمیض کے ساتھ سرخ ہی ٹراؤزر پہن رکھا تھا

سفید دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا بھورے بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر چہرے پہ جھول رہی تھیں

وہ اسی طرح ذرا کی زرا نظر اٹھاتی آگے بڑھتی آئی اور جس میز پر عمر بیٹھا تھا اسی کے عین عقب میں عمر کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی اب ان دونوں کے درمیان مصنوعی درخت تھا وہ دونوں ایک دوسرے کی یہاں آمد سے قنعا بے خبر تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے بس درمیان میں درخت کا تنانہ ہو تو.....

لیکن کیا درمیان میں صرف ایک درخت تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

اسی پل عمر کو اپنے سامنے سے سفیر سلطان آتا دکھائی دیا وہ دوسرے دروازے سے آیا تھا ہالے کی اس کی جانب پشت تھی سو وہ نہیں دیکھ سکی عمر نے گھڑی سے نظر ہٹالی تھی جیسے انتظار تمام ہوا ہو

وہ کیمبل کلر کے بغیر ٹائی والے سوٹ میں ملبوس تھا پیروں میں چمکدار برانڈڈ بوٹ پہن رکھے تھا بال جیل سے پیچھے کو جمار کھے تھے بھوری آنکھیں تھکی تھکی سی تھیں ہلکی بڑھی ہوئی شیو میں وہ بے حد وجہ لگ رہا تھا چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ عمر کے سامنے آکر رکا پھر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا جسے عمر نے تھام لیا

Have a seat

عمر کی آواز پہ جہاں سفیر سر ہلا کر سی کھینچ کر بیٹھا تھا وہیں ہالے بری طرح ٹھٹھکی تھی اس نے مڑنا چاہا لیکن کیا لینا چاہو گے؟

سفیر کی آواز پہ وہ تھم سی گئی وہ گردن بھی نہ موڑ سکی بلکہ وہ ہل بھی نہ سکی مجھے جو لینا تھا میں لے چکا ہوں میرے پاس وقت کم ہے کام کی بات کرو عمر ازیلی بے زار لہجے میں بولا تھا

www.kitabnagri.com

سفیر ہنوز مسکراتا رہا

جیسے آج اپنا موڈ نہ خراب کرنے کا تہیہ کر رکھا ہو

عمر کے منع کرنے کے باوجود اس نے اشارے سے ویٹر کو بلایا اور ایک آرڈر نوٹ کروایا

ویٹر چلا گیا تو سفیر نے مسکرا کر عمر کو دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

ایسی بھی کیا کنجوسی یار ذرا شاہ خرچ بنو ہاتھ تنگ ہے تو مجھے بتاؤ میں تمہارے افسران سے بات کر لیتا ہوں دوبارہ بحال کروادیتا ہوں کیا کہتے ہو؟ وہ ایسے عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا جیسے وہ دونوں کوئی بہت قریبی دوست رہ چکے ہوں

اصل میں کیا ہے ناں مجھے پیسہ جھونکنے کی عادت نہیں ہے کیونکہ میرا دادا کوئی زمیندار نہیں ہے نہ اسکے پاس کروڑوں کی جائیدادیں ہیں نہ میرا باپ شہر کے ٹاپ ٹین بزنس میگزین کی لسٹ میں شامل ہے اس لئے میں اپنا پیسہ سوچ سمجھ کر استعمال کرتا ہوں کیونکہ مجھے یہ وراثت میں نہیں ملا میں نے اسے اپنے زور بازو پہ بنایا ہے میں اس مہنگے کیفے کی کافی دن میں ایک بار پینا فورڈ کر سکتا ہوں جب لگا کہ مجھے اس کیفے سے دن میں تین بار کافی پینی چاہیے تو میں مزید پیسے کماؤں اور عمر حیات کو پیسے کمانے آتے ہیں اس کے لئے مجھے اپنے اعلیٰ افسران سے تمہاری سفارش کی ضرورت نہیں ہے اسکے لہجے میں طنز نہیں تھا نہ سختی لیکن اسکا لہجہ کچھ باور کر رہا تھا اپنی قابلیت اپنی قیمت

سفیر کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جیسے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

درخت کے اس طرف بیٹھی ہالے مسکرا دی نہ چاہتے ہوئے بھی

دیکھو عمر مجھے تم سے بہت اہم بات کرنی ہے

## Posted On Kitab Nagri

اس نے کہنیاں میرزہ ٹکائیں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسا یا اور کہنا جاری رکھا اس میں تمہارا فائدہ بھی ہے اور میرا بھی میں ایک بزنس مین ہوں مجھے لڑائی جھگڑا نہیں پسند مجھے "ٹیبل ٹاک" پسند ہے اور یہی مجھے آتا ہے میرزہ پہ بیٹھ کر ڈیل کرنا کچھ فائدہ اگلے کا اور زیادہ میرا لیکن یہ واحد ڈیل ہوگی جس میں میرا فائدہ تم سے کم ہوگا اسکے سامنے بیٹھا عمر اور درخت کے تنے کے اس پار بیٹھی ہالے غور سے اسکی بات سنے گئے

ہالے میری کزن ہے بچپن سے ہم دونوں ساتھ ہیں

ہالے کا دل رک سا گیا (وہ اسکی بات کرنے آیا تھا)

اوں ہوں.. عمر نے اسکو بچ میں ٹوکا

دو دن پہلے تم اکتیس سال کے ہوئے ہو وہ تم سے تقریباً دس سال چھوٹی ہے تم دونوں کا بچپن ساتھ نہیں تھا اسکا بچپن ہارون کے ساتھ گزرا ہے

سفیر ضبط سے اسے سن رہا تھا عمر نے ایک معذرتی نظر اسے دیکھا

اصل میں پولیس والا ہوں ناں باتوں کی ہیر پھیر نہیں پسند ہمارے سامنے کوئی جھوٹ بولے تو برداشت نہیں ہوتا کیونکہ جس کام میں ہم اچھے ہوتے ہیں اس میں کسی اور کی تعریف ہم سے برداشت نہیں ہوتی وہ کس فخر سے خود کو جھوٹا کہہ رہا تھا

سفیر بل کھا کر رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو عمر ہم دونوں کی بہت اچھی انڈر اسٹینڈنگ رہی ہے ہم بہت اچھے دوست رہے ہیں میں اسکو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں

کیا تم آفیشل ڈیلز بھی اتنی بڑی تمہید کے بعد کرتے ہو؟ میں بور ہو گیا ہوں اب بول بھی چکو عمر نے بے زاری سے اسے ٹوک دیا

سفیر کھول کر رہ گیا جی میں آیا کہ اس دراز قد مرد کی گردن توڑ دے لیکن وہ ضبط کئے بیٹھا رہا ویٹر آیا کافی کے دو گ رکھے اور واپس مڑ گیا

سفیر نے ایک دولہ اسکی آنکھوں میں دیکھا قدرے آگے کو ہوا آواز دھیمی کر لی تم ہالے کو طلاق دے دو اس نے سنجیدگی سے مدعا سامنے رکھا

عمر کے مانو پورے جسم پہ کسی نے تیزاب پھینک دیا ہوا اسکے جسم کے سارے اعصاب تن گئے کنپٹی کی رگ بری طرح پھڑکنے لگی یہی حالت درخت کے اس پار بیٹھی ہالے کی بھی تھی اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا گال آہانت سے دکنے لگے تھے دل کو جیسے دھکسا لگا تھا

کیا وہ اتنی بے مول تھی کہ دو مرد اسے کافی کے درمیان ڈسکس کر رہے تھے اسے زندگی میں اس سے پہلے کبھی اتنی بے عزتی محسوس نہیں ہوئی تھی عمر جب کچھ نہ بولا تو سفیر نے اضافہ کیا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو عمر میں تمہیں ایک بلا سنڈ چیک دوں گا میں تمہیں اپنی کمپنی کے آدھے شیئرز تک دینے کو تیار ہوں  
تمہاری نسلیں بیٹھ کر کھائیں گی عمر سوچو وہ عورت وہ بانجھ ہے

ہالے کو لگا تھا جیسے کسی نے اسکا دل آری سے چیر دیا ہو اسکی آنکھیں بے اختیار ڈبڈبائیں عمر بس اسے دیکھے گیا  
اسکی آنکھوں میں خون اترتا جا رہا تھا

اسکی ماں کو دیکھ لو شادی کے دس سال تک کوئی اولاد نہیں ہوئی اسکے ماموں کے یہاں چار سال اولاد نہیں ہوئی  
انکے خاندان کی آدھی فیملیز نے بچے گود لے رکھے ہیں اور اگر کسی کے یہاں اولاد ہوتی بھی ہے تو دس بارہ سال  
بعد تم کتنا انتظار کرو گے عمر تمہارے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے تم اپنی نسل ہی نہ بڑھا سکے تو کیا کرو گے ایسی  
عورت کا؟ وہ ہلکی سی فکر مندی سے کہہ رہا تھا

ہالے کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ٹپ ٹپ میز پر گرتے جا رہے تھے دل کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی

کتنے پیسے دے سکتے ہو تم؟ اسکی بات پوری ہونے پہ عمر نے بس یہی سوال کیا

www.kitabnagri.com

سفیر کی بھوری آنکھیں چمک اٹھیں

جتنے تم مانگو گے میرے پاس بہت پیسہ ہے میں اپنے گھر کا سب سے امیر مرد ہوں وہ فخر سے بتا رہا تھا

اگر میں اسے چھوڑ دوں تو کیا وہ تمہارے ساتھ خوش رہے گی؟

ہالے کی آنکھوں میں بے بسی بھرا غصہ ابھرا تھا اسکا جی چاہا تھا اٹھے اور سفیر کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے لیکن

وہ بیٹھی رہی ایلٹ کلاس کی بگڑی ہوئی امیر زادی کو گریسفل رہنا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سفیر کی آنکھوں میں سرد سا تاثر اگیا

میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں لگتا ہے میں اسے اس لئے پانا چاہتا ہوں تاکہ اسے معاف کر کے اسکے

ساتھ ایک آئیڈیل زندگی گزاروں؟ اوں ہوں

وہ آگے جھکا آواز مزید سرد ہو گئی

میں اسکی زندگی جہنم بنا دوں گا میں اسے پل پل مرتے دیکھنا چاہتا ہوں میں اسکے ساتھ وہ کروں گا کہ اگلی بار کوئی

بھی لڑکی کسی مرد کو دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہ سکے وہ ہمیشہ سے شہزادی رہی ہے میں اسے کنیزوں سے بدتر

زندگی دوں گا اسے خود سے نفرت ہو جائے گی وہ مرنا چاہے گی لیکن میں اسے موت نہیں دوں گا

وہ ایسی سفاکیت سے کہہ رہا تھا کسی کا بھی دل ڈوب جائے لیکن ہالے اسی طرح بیٹھی رہی گردن سیدھی اور بہتے

ہوئے آنسو

عمر سارے وقت میں پہلی بار مسکرایا

عمر نے بغیر کچھ کہے میز پر رکھے اپنے موبائل کی جانب دیکھا پھر سفیر کو دیکھا

جسے کہہ رہا ہو

میں ایک کال کر لوں؟

سفیر نے گردن کے خم سے شیور کہہ کر پیچھے کو ٹیک لگالی

کافی کا مگ اٹھا کر منہ سے لگایا



## Posted On Kitab Nagri

عمر نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگا چکا تھا  
ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی عمر کے جواب کی منتظر رہی  
کال مل گئی تھی عمر نے ہیلو کہتے ہوئے بات کا آغاز کیا  
ہاں عدیل یار ایک بات پوچھنی تھی  
آگے سے کچھ کہا گیا

ہاں یار خیریت ہے بس یہ پوچھنا تھا کہ کتوں کے پاگل ہونے کا موسم آگیا ہے کیا؟ اسکا کچھ جتا رہا تھا اسکی نظریں  
سفیر کے چہرے پہ گڑی ہوئی تھیں  
اچھا ابھی نہیں شروع ہوا؟ لیکن میرے سامنے تو ایک بل ڈوگ بیٹھا ہے کب سے بھونکے ہی جا رہا ہے بھونکے ہی  
جا رہا ہے

اسکی آواز اب کے ذرا سخت ہوئی تھی سفیر کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا  
ہالے نے درخت کے تنے سے ٹیک لگالی گرم گرم آنسو گالوں پہ بہتے جا رہے تھے  
اچھا ویسے حکومت کی طرف سے کیا حکم ہے گولی مار دیں یا چھوڑ دیں؟ اس نے آگے کو ہو کر اپنی سیاہ آنکھیں  
جیسے سفیر کی آنکھوں پہ گاڑ دیں  
آگے سے مزید کچھ کہا گیا

عمر کے چہرے پہ مایوسی سی پھیل گئی

## Posted On Kitab Nagri

اچھا؟..

کاٹنے پہ گولی کا حکم ہے؟ ارے نہیں کاٹ نہیں رہا بس بھونک رہا ہے بھونکنے پہ گولی نہیں مار سکتے؟ یار یہ کیسا اصول ہے وہ جیسے بد مزہ ہوا

سفیر کا چہرہ آہانت سے سرخ ہونے لگا آنکھیں لہو چھلکانے لگی تھیں  
ہالے بس اس مرد کی آواز سنے گئی جسے اسکے باپ نے اسکے لئے چنا تھا  
عمر میز پہ کہنی رکھے مزید آگے کو ہوا چہرہ سفیر کی طرف جھکایا آواز سرگوشی کی مانند ہلکی کر لی آنکھوں میں جیسے  
خون سوار ہو گیا وہ فون پہ مخاطب آدمی سے کہے گیا  
اور اگر کوئی کتا کسی آدمی کے گھر میں گھس کر اسکی عورت کے آگے بھونکنے لگے اور آدمی سر پھرا اور غیرت مند  
نکلے اور گولی سیدھی اسکے ماتھے پہ مار کر ایک منٹ کے اندر اندر اس کتے کو کتے کی موت مار دے تو حکومت کیا  
کرے گی اسکی آنکھیں سفیر کے چہرے پہ جمی تھیں ایک ایک لفظ توڑ توڑ کر ادا کرتا وہ سفیر کو جھرجھری لینے پہ  
مجبور کر گیا

یکدم عمر سیدھا ہوا چہرے کی مسکراہٹ لوٹ آئی

اچھا بس دس ہزار جرمانہ؟ اچھا میں ابھی دس ہزار بھیجتا ہوں تم میری طرف سے جرمانا بھر دو میں نے ایک "کتے  
"کو کتے کی موت مارنا ہے نہیں نہیں ابھی نہیں اسکے بھونکنے پہ میں نے اسے کچھ اور سزا دینی ہے جب کاٹے گا  
تب گولی ماروں گا اس نے بول کر کال کاٹ دی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی سفیر کے کان تک سرخ ہو گئے تھا ذلت سے چہرہ بھٹی کی مانند سلگ رہا تھا

اب کے وہ پھر سے نارمل ہو گیا تھا

تو تم کہہ رہے ہو اگر میں نے اس سے شادی برقرار رکھی تو میرے یہاں اولاد نہیں ہوگی؟ اور اگر ہوئی بھی تو

یہی کوئی دس بارہ سال بعد ہے ناں؟

سفیر نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا

عمر آگے ہوا اسکی خوبصورت مسکراہٹ ایک تمسخرانہ مسکراہٹ میں بدل گئی

ہالے سانس روکے اسکے بولنے کی منتظر رہی

اگر جلدی پیدا ہونے والی اولادیں تمہاری طرح بے وقار ہوتی ہیں تو میں بے اولاد اچھا ہوں

ہالے نے بے اختیار اپنے دل پہ ہاتھ رکھا

اگر اپنی بیوی اپنی غیرت کو طلاق دینے پہ تم مجھے اپنی آدھی کمپنی دے رہے ہو تو میں تمہیں ایسی تین کمپنیز

خرید کر دے دوں گا تم ایسا کرو اپنی ماں کو گھر سے نکال دو اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی سڑک پہ چھوڑ آؤ خدا کی

قسم سفیر میں تمہیں ابھی اسی وقت یہاں زندہ گاڑ دینے کی صلاحیت رکھتا ہوں لیکن میں مجبور ہوں میں مرد

ہوں اور مجھے اچھا لگتا کہ میرا دشمن بھی ایک مرد ہو تا نہ کہ اپنے خاندان کی عورتوں کی عزت پہ بات کرنے والا

ایک نامرد اسکے لہجے میں دبی دبی غراہٹ تھی

ہالے کے آنسو یکدم تھم گئے

## Posted On Kitab Nagri

عمر میں...

سفیر نے کچھ کہنا چاہا

میں نے تم سے کہا تھا میری عورت سے دور رہو لیکن تم نے میری بات نہیں مانی تم نے بھرے بازار میں میری عورت کے ساتھ بد تمیزی کی تم نے میری عورت کی نازیبا تصاویر مجھے بھیجیں تم نے آج یہاں اتنے لوگوں کے درمیان مجھ سے میری عورت کو طلاق دینے کی بات کی اب بتاؤ سفیر اب اپنے لئے سزا منتخب کرو کیونکہ اب میں تمہیں کھلے ساندھ کی طرح چھوڑ دوں اب تم گھروں کو آنے لگے ہو یا تو تمہیں گولی مارنی ہوگی یا پھر گھروں پہ پہرے لگانے ہوں گے

عمر کا لہجہ بے لچک تھا

کونسی تصویر میں نے کوئی تصاویر نہیں بھیجیں؟ وہ کس ڈھٹائی سے جھوٹ بول رہا تھا دیکھو جذباتی ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے عمر اس عورت جیسی ہزار عورتیں تمہیں مل سکتی ہیں تم جوان ہو ہینڈ سم ہو اچھا خاصا کمالیتے ہو اور اگر تمہارا گزارا نہیں ہو رہا تو میں ہوں میں تمہیں اتنا دوں گا کہ تم پریشان ہو جاؤ گے اس پیسے کا کرنا کیا ہے بدلے میں مجھے بس وہ لڑکی دے دو عمر اسے دیکھ کر رہ گیا کیا اس انسان میں کوئی غیرت تھی؟ کوئی عزت نفس تھی؟

وہ بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا

تم یہیں بیٹھو میں آتا ہوں عمر بول کر اٹھ کھڑا ہوا

## Posted On Kitab Nagri

اب کے وہ کچھ سوچ رہا تھا

یہیں رہو میں آ رہا ہوں وہ پر سوچ انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

اسکے جاتے ہی ہالے اپنی جگہ سے اٹھی ہتھیلی کی پشت سے آنکھیں رگڑیں اور بغیر یہاں وہاں دیکھے جس دروازے سے آئی تھی اسی کی طرف بڑھ گئی

ابھی وہ اپنی گاڑی کی جانب جاتی کہ اسے سامنے ہی اپنی گاڑی سے اتر کر اسکی طرف آتی مہرماہ دکھائی دی وہ اسی سے ملنے آئی تھی لیکن اس وقت نہیں مل سکتی تھی کم از کم اس وقت نہیں

مہرماہ نے اسکو دیکھ کر ہاتھ ہلایا

ہالے جو ابا پھیکا سا مسکرا دی

آئی ایم سوری مجھے ذرا دیر ہو گئی تمہیں انتظار تو نہیں کرنا پڑا؟

وہ اس کے پاس آ کر فکر مندی سے پوچھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

ہالے نے نفی میں سر ہلایا

ہم پھر کبھی ملیں گے ابھی مجھے کہیں جانا ہے ہالے با مشکل نارمل لہجے میں کہتی آگے بڑھ گئی

لیکن اسکا چہرہ بالکل بھی نارمل نہیں تھا

مہرماہ مارے حیرت کے کچھ بول ہی نہ سکی

جب تک وہ کچھ کہتی ہالے اس سے دور جا چکی تھی



## Posted On Kitab Nagri

واپس کیفے کے ہال سے ہوتے ہوئے اس دروازے تک جاؤ جہاں سے عمر حیات باہر گیا تھا تو اس وقت وہ فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا

عظیم مجھے یہ بتاؤ اس وقت تمہارے تھانے میں کون کون سے کیس پینڈنگ ہیں؟ کوئی ایسا کیس جسکا کوئی مجرم نہ مل رہا ہو؟

سرایک ایس یووی کی چوری کا کیس ہے

اؤ نہوں یہ نہیں عمر بد مزہ ہوا

سر دوریپ کیس ہیں انکے مجرم ملے تھے لیکن ڈی آئی جی صاحب کے کہنے پہ انکو چھوڑنا پڑا

نہیں یہ بھی نہیں کچھ اور وہ مطمئن ہو کے ہی نہیں دے رہا تھا

سر وہ کسٹم والے نوید کی بیوی کا بیس تولہ سونا اور ڈائمنڈ کے کڑے بھی چوری ہو گئے ہیں بڑا تنگ کر رکھا ہے

انہوں نے

www.kitabnagri.com

عمر نے بے زاری سے گردن پیچھے پھینک دی

عظیم تم مرنا چاہتے ہو؟ اس نے سنجیدگی سے پوچھا

اگر نہیں مرنا چاہتے تو تو مجھے اپنے تھانے میں پڑا سب سے گھٹیا سب سے بے کار عزت تار تار کرنے والا کیس بتاؤ

اب اگر تمہارا جواب میری مرضی کے مطابق نہ ہو تو تو کل رات میری صلاحیتیں تم دیکھ چکے ہو

عظیم نے ضبط سے فون کو گھورا تھا

## Posted On Kitab Nagri

(یہ کیسا عذاب گلے پڑ گیا؟)

سرکل رات نائٹ ڈیوٹی کرتے میرے بندوں نے چار کلو چرس پکڑا ہے جن سے پکڑا وہ بندہ بھاگ گیا چرس ہمارے پاس رکھا ہے

اب کے عمر کی باچھیں تک کھل گئیں

اسے لے آؤ دس منٹ کے اندر اندر سارا چرس لے آؤ میں ایک اڈریس بھیج رہا ہوں وہاں بھیجوا اپنے بندے فوراً وہ چہک رہا تھا اسکے چہرے پہ جیسے شانتی پھیل گئی تھی

اب اس نے کال کاٹ کر ایک اور نمبر ملا یا تھا

یہاں سے چند میل دور اپنے آفس میں بیٹھی عائدہ کا فون بجنے لگا عمر کا نمبر دیکھ اس نے لپک کر فون اٹھایا تھا عمر تم؟.. تم کہاں ہو یا نہ کال کرتے ہو نہ کہیں نظر آتے ہو؟ تم ٹھیک تو ہو؟ وہ فون کان سے لگائے فکر مندی سے پوچھ رہی تھی

وہ ایک ستائیس اٹھائیس سالہ گوری رنگت والی لڑکی تھی آنکھیں سنہری اور بال سٹیپس میں کٹے تھے وہ ایک نیوز رپورٹر تھی اس وقت اس کا ستا ہوا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے کوئی "نیوز" نہیں مل رہی

تم وہ سب چھوڑو میری بات سنو نیوز چاہیے؟ عمر مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا

عائدہ کا چہرہ کھل سا اٹھا

## Posted On Kitab Nagri

ظاہر ہے چاہیے ورنہ وہ میرا گنج باس چاہتا ہے میں پاگل کتوں پہ ایک ریسرچ کروں اور نیوز لاؤں اب اس گدھے کو کون سمجھائے مجھے کتوں سے الرجی ہے وہ لڑکی سخت کوفت زدہ تھی

عمر ہنس پڑا

ایک اڈریس بھیج رہا ہوں وہاں پہنچ جاؤ دس منٹ کے اندر اندر اپنے باقی بہن بھائیوں کو بھی بلا لو (یہاں بہن بھائیوں سے مراد اسی کے جیسے چند اور رپورٹرز)

دفترا عمر کا

یہ کام تھوڑا ر سکی ہے تم شیور ہو تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے؟  
عائدہ جو میز پہ رکھے اپنے سامان سمیٹ رہی تھی

زیادہ سے زیادہ جان کا خطرہ ہو گا ناں اگر اس گنج نے مجھے نکال دیا تو تائی ویسے بھی میری جان لے لے گی اب موت سے کیا ڈرنا چاہے تائی مارے چاہے نیوز کے چکر میں مرنا پڑے وہ فیصلہ کن لہجے میں کہتی کال کاٹ چکی تھی

www.kitabnagri.com

عمر نے آسودگی سے آنکھیں موند لیں

پندرہ منٹ بعد

## Posted On Kitab Nagri

سفیر سلطان سڑک کی بائیں جانب کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا اسکے ایک ہاتھ میں موبائل تھا عمر اسے کینے میں بٹھا کر خود نہ جانے کہاں چلا گیا تھا اور اب کال کر کے اسے باہر آنے کو کہا تھا عام حالات میں سفیر اس کے احکامات پہ لعنت بھی نہ بھیجتا لیکن اس وقت معملہ مختلف تھا

ابھی اس نے اپنی گاڑی کے مینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا جب ایک پولیس والے نے اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا سفیر نے مڑ کے اسے دیکھا

یہ کیا بد تمیزی ہے؟

افسر سامنے آکر کھڑا ہو گیا

بد تمیزی نہیں ہے سر اطلاع ہے ہمیں اطلاعی ملی ہے کہ آپ کی گاڑی میں منشیات ہیں ہمیں تلاشی لینا ہوگی وہ مودب سا کہہ رہا تھا

سفیر نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

میں سفیر سلطان ہوں تم جانتے ہو میں کون ہوں ابھی کے ابھی تمہاری وردی اتروانے کی طاقت رکھتا ہوں اب اپنی بکو اس بند کرو اور ہٹو یہاں سے وہ تلخی سے کہتا اسے ہاتھ سے دور ہٹانے لگا

جب اپنے سامنے سے چند مائیک اور کیمرے تھامے لوگوں کو اپنی طرف آتے دیکھا اس نے گاڑی کا دروازہ

کھول کر اندر بیٹھنا چاہا لیکن دو پولیس افسران نے اسے بازوؤں سے جکڑ لیا

اس وقت تک کیمرے اور مائیک تھامے ہوئے لوگ بھی قریب آچکے تھے

## Posted On Kitab Nagri

سفیر کے خوب رو چہرے پہ اب کے ہلکی ہلکی سبکی آئی تھی

دیکھیں میں ایک ٹیکس پے کرنے والا شریف شہری ہوں آپ اس طرح مجھے ہراساں نہیں کر سکتے آپ کی

اطلاع غلط ہے وہ اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہہ رہا تھا

چہرہ دھوپ کی تمازت اور دبائے ہوئے غصے سے سرخ ہو رہا تھا

اگر آپ اتنے ہی شریف ہیں تو گاڑی کی تلاشی کیوں نہیں دے رہے؟

سٹیپس میں کٹے بالوں والی لڑکی سامنے آئی تھی

آپ پولیس کو کاروائی کرنے دیں باقی ہم سب جانتے ہیں آپ کتنے شریف ہیں آپ کا خاندان اس وقت خبروں

کی زینت بنا ہوا ہے سفیر سر بہتر ہو گا آپ پولیس کو انکا کام کرنے دیں ورنہ آج کے نیوز بلیٹن میں ایک بار پھر

سلطان خاندان کے چرچے ہوں گے

سفیر نے قہر برساتی نظروں سے اسکو دیکھا پھر جھٹکا دے کر اہلکاروں سے اپنا بازو چھڑوایا

شیور۔ دانت پہ دانت جما کر ضبط سے کہا اور پیچھے ہٹ گیا

اب دو اہلکار اسکی گاڑی کے اندر گھس گئے اپنے مٹیلے جوتوں سمیت سفیر بس دیکھ کر رہ گیا

سریہ دیکھیں ہمیں کیا ملا ہے ایک اہلکار کی آواز پہ سفیر سمیت باقی سب بھی چونک اٹھے

اس نے ہاتھ میں ایک خاکی تھیلا اٹھا رکھا تھا جسے وہ لہر لہرا کر کیمرے کے آگے دکھا رہا تھا اس پاس لوگ جمع

ہونے لگے تھے



## Posted On Kitab Nagri

مجھے دکھاؤ اس میں کیا ہے ان اہلکاروں میں اعلیٰ عہدیدار بول اٹھا

سفیر ساکت کھڑا رہا وہ جانتا تھا اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے اور وہ ٹریپ ہو چکا ہے

یہ چرس ہے.. وہی افسر بول اٹھا

سفیر اب بھی کچھ نہیں بولا اسے بس ذلت نظر آرہی تھی اسے بس کمپنی کے شیراز گرتے ہوئے نظر آرہے

تھے اسے بس اپنے باپ کی طرف سے ملنے والی پھٹکار نظر آرہی تھی اسے اپنی سوسائٹی کی معنی خیز نظریں نظر

آرہی تھی

اسے اپنے آگے مائیک پکڑے بولتے ہوئے لوگوں کی آواز نہیں آرہی تھی اسکے کانوں میں لوگوں کے معنی خیز

فقرے گونج رہے تھے اسکے کان متوقع ذلت نے بند کر دیئے تھے پولیس والے اس سے کچھ پوچھ رہے تھے

لیکن وہ نہیں سن رہا تھا کیمرے مائیک جلتے بجھتے فلیش اور پھر ان سب کے درمیان سفیر کے ہاتھوں کو کچھ

محسوس ہوا اسکے ہاتھوں پہ "ہتھکڑی" لگائی جا رہی تھی

سفیر سلطان ہم آپ کو منشیات کی غیر قانونی.....

افسر اس سے کچھ کہہ رہا تھا رپورٹرز کچھ پوچھ رہے تھے لیکن وہ بس

متوحش نظروں سے اپنے ہاتھ پہ لگی ہتھکڑی کو دیکھنے لگا اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے

سفیر سلطان کیا آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے آخر کو آپ نے ایسا قدم کیوں اٹھایا آخر آپ ان کاموں

میں کیسے ملوث ہوئے آپ کب سے یہ کام کر رہے ہیں؟ سفیر سلطان جواب دیں سفیر سلطان جواب دیں

## Posted On Kitab Nagri

مائیک پکڑے لوگ اس سے کچھ کہہ رہے تھے

میں نے یہ نہیں کیا.... میں نے کچھ نہیں... کیا اسکے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے

کیا آپ کا یہ کاروبار صرف کراچی تک محدود ہے یا پھر ملک کے دوسرے شہر بھی آپ جیسے امرا کی ایسی حرکتوں کی زد میں ہیں؟

تم لوگ مجھے اس طرح گرفتار نہیں کر سکتے میں نے کچھ نہیں کیا اب کے وہ ذرا بلند آواز میں بولا

سفیر سلطان کیا آپ کے والد بھی آپ کے اس کام میں شامل ہیں؟..

سفیر سلطان کیا آپ کو فریم کیا جا رہا ہے؟

میں تم سب پہ ہتک عزت کا دعویٰ کروں گا میں ایک عزت دار شہری ہوں تم لوگ مجھے اس طرح نہیں لے کر

جاسکتے میں نے کہاناں میں نے یہ نہیں کیا... وہ اب زور زور سے چلا رہا تھا پولیس اسے اپنی گاڑی کی طرف لے

کر جا رہی تھی

میں ایک ایک کو دیکھ لوں گا میں نے یہ نہیں کیا کیا تم لوگ پاگل ہو گئے ہو.... سفیر سلطان ہوں میں... میں

سفیر سلطان ہوں میں اپنی گاڑی میں چرس رکھوں گا وہ سرخ چہرے کے ساتھ غرار ہا تھا

ہاتھ کھولو میرے تم لوگ میرے ساتھ یہ نہیں کر سکتے میں نے نہیں کیا یہ... چھوڑو مجھے ہاتھ کھولو میرے میں تم

سب کو دیکھ لوں گا

وہ پولیس اہلکاروں کی معیت میں گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا ساتھ ساتھ بلند آواز میں چلا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیمرے دھڑا دھڑا اسکی تصاویر اور ویڈیو اتار رہے تھے اسکا چہرہ آہانت سے بھر گیا تھا ایک اہلکار نے اسکو زبردستی پولیس موبائل میں بٹھادیا

وہ اب بھی چلا رہا تھا غرار ہا تھا بے یقینی سے اپنی صفائی دے رہا تھا دھمکار ہا تھا

مجھے نہیں لے کر جاسکتے تم میں سفیر سلطان ہوں ہاتھ کھولو میرے تم لوگوں نے مجھے فریم کیا ہے میں سفیر

سلطان ہوں ہاتھ کھولو میرے ایک تصویریں لینا بند کرو تم دفع ہو جاؤ جاؤ... وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا

وہ مزید بھی کچھ کہہ رہا تھا لیکن چلتی ہوئی پولیس موبائل میں اسکی آواز معدوم ہوتی جا رہی تھی

ذلت کیا ہوتی ہے آج سفیر سلطان کو یہ علم ہو ہی جائے گا

اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے عمر حیات مسکرایا

میرے چارہ گر کو نوید ہو صف دشمن کو خبر کرو

وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر وہ حساب آج چکا دیا

وہ اتنی بلند آواز میں گنگنایا کہ کئی لوگوں نے اسے مڑ کر دیکھا تھا

اس نے ہاتھوں سے جیسے نادیدہ گرد جھاڑی تھی

اور اپنی گاڑی کے اندر بیٹھ گیا

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی اپنی منزل کو جا رہی تھی جب عمر کا موبائل بجنے لگا اس نے موبائل نکال کر دیکھا  
حسن سلطان کالنگ..

اس نے فوراً کال پک کی

ہیلو.. اس نے ایک محتاط سا ہیلو کہا

کیا ہم مل سکتے ہیں؟ اس نے سنجیدگی سے پوچھا

عمر کو کچھ غیر معمولی ہونے کا احساس ہوا

تم کہاں ہو میں آجاتا ہوں جو اب حسن نے کچھ کہا تھا u

عمر نے بغیر کچھ کہے کال کاٹ دی

اس کا چہرہ اب حد سے زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا

تھوڑی دیر بعد اس نے اسی پارک کے آگے گاڑی روکی جہاں وہ کل حسن سے ملا تھا

گاڑی لاک کر کے وہ متلاشی نظروں سے اسکو ڈھونڈتا ہوا آگے آیا پھر اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی سامنے

ہی ایک درخت کے نیچے وہ اسے بیٹھا نظر آیا

اس نے سفید شلوار قمیض پہن رکھی تھی جس پہ خون کے دھبے تھے عمر دھک سے رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اسکے پاس پہنچا حسن نے اسکو دیکھ کر سر اٹھایا  
اسکی آنکھیں خشک تھیں ایسے جیسے قحط سالی کے بعد زمینیں خشک ہوتی ہوں

عمر خاموشی سے اسکے ساتھ بیٹھ گیا

کیا تم ٹھیک ہو؟.. اس نے فکر مندی سے پوچھا

مجھے پیسے چاہئیں اس نے سنجیدگی سے کہا

اسکے لہجے میں آج کچھ تھا کہ چونکا جائے کچھ ایسا کہ غور کیا جائے

کتنے؟ عمر نے یک لفظی سوال کیا

میں کمانا چاہتا ہوں کوئی پارٹ ٹائم جاب چاہیے کیا تم مجھے فیور دے سکتے ہو؟

تم مجھ سے لے لو

تم مجھے فیور دو گے یا نہیں؟ اس نے سختی سے پوچھا

اوکے میں کل تک تمہارا کام کر دوں گا اب بتاؤ تمہارا کتنا کہاں ہے؟ اوہ سوری تمہارا بیٹا اس نے ماحول کو ہلکا پھلکا

بنانا چاہا لیکن یہ ایک بہت بری کوشش تھی

حسن چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا

مر گیا... اس نے عمر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بے تاثر لہجے میں کہا

وہ مر گیا اور میں اسکو بچا نہیں سکا اس نے میرے سامنے دم توڑ دیا



## Posted On Kitab Nagri

وہ عجیب لہجے میں بول رہا تھا عمر سانس روکے سنے گیا

اسکا خون بہہ رہا تھا بہت خون بہہ رہا تھا... اس نے مجھ سے کہا میں اسکو بچا لوں.. مم میں نے اس سے کہا میں بچا لوں گا لیکن... وہ رکا

دھوپ رک گئی ہوا رک گئی دل بھی رک سا گیا

اور میں اسے نہیں بچا سکا میں نے اسے مرنے دیا کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں تھے کیونکہ میرے پاس میرا باپ نہیں تھا میری بہن نہیں تھی

وہ رو نہیں رہا تھا لیکن اسکی آواز اسکا چہرہ کسی کو بھی رلا سکتا تھا

تم کسی سے پیسے لے سکتے تھے تم کچھ کر سکتے تھے تم اسے مرنے کیسے دے سکتے ہو؟ عمر کی آواز میں ملامت تھی میں نے مانگے تھے اس کی آواز بھرا گئی

میں نے شمس چچا سے پیسے مانگے تھے انہوں نے کہا اگر میں ان سے بھیک مانگوں گا تو وہ مجھے پیسے دے سکتے ہیں میں نے نہیں مانگی کیا مجھے مانگنی چاہیے تھی؟

www.kitabnagri.com

عمر رک گیا اسکو لگا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں لے لیا ہو

بتاؤ نہ کیا مجھے بھیک مانگنی چاہیے تھی اسکا لہجہ رندہ گیا

کیا مجھے انگلی سے سینے پہ دستک دی

حسن معراج کو بھیک مانگنی چاہیے تھی؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا  
میں نے پوچھا کیا مجھے بھیک مانگنی چاہیے تھی؟ وہ پوری قوت سے دھاڑا  
اسکا چہرہ اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں  
عمر چند ثانیے اسے دیکھتا رہا  
ہاں تمہیں مانگ لینی چاہیے تھی اگر تمہارے جھکنے سے اسکی زندگی بچ جاتی تو تمہیں بھیک مانگ لینی چاہیے تھی  
اسکا لہجہ جتنا ہوا تھا  
حسن نے نظریں جھکا لیں  
اب کے آنکھوں سے آنسو بھی بہہ نکلے  
برونو دو ماہ کا تھا جب میں اسے خرید کر لایا تھا  
اس نے زمین کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا  
میں نے اسکا بہت خیال رکھا اسکا کھانا پینا سونا جاگنا سب چیزوں کا بہت خیال رکھا جب وہ ایک سال کا ہوا تو بابا نے  
مجھے کہا کہ اب یہ اپنا خیال رکھ سکتا ہے اسکو گھر سے نکالو میں اڑ گیا میں نے ضد پکڑ لی کہ برونو میرے ساتھ رہے  
گا

بابا نے مجھے کہہ دیا کہ یا تو برونو گھر کے باہر رہے گا یا پھر وہ اسے دوبارہ وہیں چھوڑ آئیں گے جہاں سے لائے تھے

## Posted On Kitab Nagri

عمریک ٹک اسکو سنے گیا ایک دن میں گھر پہ نہیں تھا برو نو بابا کے کمرے میں گھس گیا بابا کو غصہ آ گیا انہوں نے اسکو جھڑک دیا اور کہا کہ آئندہ گھر کے اندر مت آنا  
حسن رکا آواز گلے میں پھنس گئی آنسو تیزی سے بہنے لگے

اور جب میں گھر آیا تو برو نو دروازے پہ بیٹھا تھا اس دن میں نے اسے اندر لے جانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں گیا وہ اعلیٰ نسل اور باوقار تھا وہ دوبارہ کبھی سلطان منزل نہیں آیا میرا برو نو میرا بیٹا دھت کاری ہوئی جگہ پہ دوبارہ نہیں گیا اسکے کچھ دنوں بعد بابا اچھے موڈ میں تھے انہوں نے خود سے برو نو کا کھانا بھرا اور اسکے سامنے رکھا مجھے آج بھی یاد ہے برو نو سارا دن بھوکا رہا لیکن اس نے وہ کھانا نہیں کھایا  
حسن نے پچکی لی تھی

کیا میں اتنے باوقار جانور کو اتنی بے وقار زندگی دے سکتا تھا؟ کیا میں اسے بھیک میں ملی ہوئی زندگی دے سکتا تھا  
۔؟؟ میں نہیں دے سکتا تھا میں دے ہی نہیں سکا  
www.kitabnagri.com  
وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا

میں اسے عزت سے مرنے دے سکتا تھا لیکن ساری زندگی کی ذلت نہیں دے سکتا تھا میں یہ نہیں کر سکا میں اسے نہیں بچا سکا میں اسے نہیں بچا سکا وہ بری طرح رو رہا تھا  
وہ جب چلتا تھا تو گردن اٹھا کر چلتا تھا میں کیسے ساری زندگی کے لئے اسکی گردن جھکا دیتا؟

وہ جب کسی کو دیکھتا تھا تو آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈال کر دیکھتا تھا میں کیسے اسکی آنکھوں کو جھکنے دے دیتا

## Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں لیکن وہ کہے جا رہا تھا

کل جب اس نے تمہارے گھٹنے پہ سر رکڑا تھا میں نے تم سے کہا تھا وہ تمہیں پسند نہیں کرتا میں نے جھوٹ بولا  
تھا وہ ایسا تب کرتا تھا جب کسی کو بہت زیادہ پسند کرتا تھا وہ کبھی ہالے کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا تھا میں جیس  
ہو گیا تھا میں نے جھوٹ بول دیا

عمر بس خاموش نظروں سے اسے دیکھتا رہا

اس رات جب بابا مر گئے میں بالکل اکیلا تھا مرے ساتھ کوئی نہیں تھا کوئی بھی نہیں کسی کو حسن یاد نہیں تھا نہ  
اماں کو نہ میری بہن کو اور نہ کسی اور کو لیکن میرے بیٹے کو یاد تھا کہ اسکا کوئی مالک بھی ہے اس رات وہ میرے  
کمرے میں آیا تھا اس نے اپنی انا ایک طرف رکھی اور میرے کمرے میں آیا وہ ساری رات میرے پاس بیٹھا رہا  
میرے ساتھ جاگتا رہا وہ روتے ہوئے بتا رہا تھا عمر خاموشی سے سنتا رہا

حسن کے رونے میں مزید تیزی آتی گئی

وہ ایک منٹ بھی نہیں سویا عمر اس رات اگر برو نہ ہوتا تو غم سہتے سہتے حسن بھی مر جاتا میں اسے گلے لگا کر سو  
گیا تھا تھا جب صبح ہوئی اور میں نے اسے کھانا دیا اس نے نہیں کھایا اس نے ایک نوالا بھی نہیں کھایا وہ میرے  
لئے آیا تھا لیکن وہ اپنی عزت کرتا تھا میں اس عزت دار جانور کو کیسے بے عزت کر سکتا تھا میں ایسا کیسے کر سکتا تھا  
وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

اس نے ایک بار بھی اسکو چپ نہیں کروایا

## Posted On Kitab Nagri

کافی دیر تک روتے روتے وہ خود بھی تھک گیا تھا

اب وہ سیدھا ہوا اپنی آنکھیں صاف کیں

کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی

اسے کس نے مارا عمر نے سارے وقت میں ایک ہی سوال کیا تھا؟

حسن کی آنکھوں میں تنفر بھر گیا

سفیر سلطان ہمارے گھر میں گز بس سفیر کے پاس ہیں وہ گز کا شوقین ہے کل رات جب تم مجھے گھر چھوڑ کر گئے

تھے تب اس نے مجھ سے پوچھا تھا میں کہاں گیا ہوں میں نے جھوٹ بول دیا کہ میں برو نو کو واک پہ لے گیا تھا

اس نے مجھے تمہارے ساتھ جاتے دیکھا تھا وہ مجھ سے لڑا تھا اس نے کہا تھا کہ اب نہ برو نو ہو گا نہ تم اسکی واک

کے بہانے اس سے ملنے جاؤ گے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حسن نے تفصیلی جواب دیا

عمر اٹھ کھڑا ہوا

حسن نے آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا ان آنکھوں میں واضح خوف تھا اکیلا رہ جانے کا خوف لیکن کیا عمر اسے چھوڑ کر

جاسکتا تھا؟

آؤ تمہیں ایک جگہ لے چلوں اس نے حسن کے آگے اپنی ہتھیلی پھیلا دی

حسن نم آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا



## Posted On Kitab Nagri

میں تھانے نہیں جاؤں گا اس نے اٹھتے ہوئے کہا البتہ عمر کا ہاتھ نہیں تھا  
کیوں کیا تم نے آٹھ آٹھ قتل کرنے والے لوگ نہیں دیکھ رکھے؟ کیا تم نے ڈاکو چور اور ہر قسم کے مجرم نہیں  
دیکھ رکھے تم نے توفیری ٹیلز کی بجائے مجرموں کی داستانیں سن رکھی ہیں نہیں؟ وہ طنز سے باز نہیں آیا حسن  
بغیر کچھ کہے اسکے سامنے سے نکل کر آگے بڑھ گیا  
عمر بڑھاتے ہوئے اسکے پیچھے گیا تھا

تھانے کی کوٹھڑی کیسی ہوتی ہے آج سفیر کو اچھی طرح اندازہ ہو رہا تھا وہ ملکی غیر ملکی بزنس میسنز کے ساتھ ملتارہتا  
تھا انکا اٹھنا بیٹھنا انکے جسم سے اٹھتی خوشبوئیں انکا بولنا اسے آج بری طرح یاد آ رہا تھا جس سیل میں اسے بند کیا  
گیا تھا وہاں تین اور لوگ بند تھے انکے جسموں سے۔ بدبو کے بھجھو کے اٹھ رہے تھے وہ جب بات کرتے تھے تو  
انکے منہ سے گالیاں نکلتی تھیں سفیر نے جتنی گالیاں آج انکے منہ سے سنی تھیں وہ اس نے پوری زندگی میں  
کبھی نہیں سنی تھیں

اسکے برانڈ ڈیل سے جمے بال پسینے سے اسکے ماتھے پہ چپک گئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ڈیڑھ لاکھ کاسوٹ اس وقت اسکے لئے سفید ہاتھی ثابت ہو رہا تھا اس نے کوٹ اتار کر ایک طرف رکھا تھا جس پہ اس کے "سیل میٹس" کھانا کھا رہے تھے

سفیر نے بے بسی بھرے غصے سے انکو دیکھا تھا کہ وہ اس وقت ان سے بحث نہیں کر سکتا تھا وہ اے سی کا عادی تھا اور جس سیل میں اسکو رکھا گیا تھا وہاں پنکھا تک نہیں تھا اسکا سارا جسم جل رہا تھا اسکے چمکتے بوٹوں میں مقید پیر اس وقت جیسے جلتے ہوئے توے پہ رکھے گئے تھے

اسے ان سب کی پرواہ نہ ہوتی اگر اس وقت وہ خبروں کی زینت نہ بنا ہوا ہوتا بات یہ نہیں تھی کہ اسکی سوسائٹی میں سب saint تھے سب سفید تھے اونہوں ان سب پہ مقدمات تھے ان سب پہ چار جز تھے لیکن ان میں سے کسی پہ بھی چار کلو چرس کا مقدمہ نہیں تھا یہ ذلت تھی نری ذلت

جتنا بڑا اور ہائی پروفائل کیس اتنا مقام اتنی عزت جتنا چھوٹا اور گھٹیا کیس اتنی ذلت اتنی سبکی آج سفیر کو ذلت کے سہی معنی پتا چلے تھے

اوہ خدا یا وہ یہاں سے نکل کر کیسے کسی کا سامنا کر سکے گا؟

وہ جلے پیر کی بلی کی طرح یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا اب تو یہ خبر سارے شہر میں پھیل چکی ہوگی آج اسکی ایک چائینز کمپنی کے ساتھ میٹنگ تھی شمس نے انکو کیا جواب دیا ہوگا اسکی غیر موجودگی نے اسے کتنا غیر پروفیشنل ظاہر کیا ہوگا؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ نیچے بیٹھ گیا

گندے مٹی والے فرش پہ بیٹھ گیا

اسکا دل ڈوب ڈوب کر ابھر رہا تھا اسکی ساکھ مٹی میں مل گئی تھی لوگ تانے کسیں گے باتیں کریں گے پہلے اسکی  
منگیترا کا شادی سے بھاگ جانا پھر اسکے چچا کا قتل اور اب ایک نیا عذاب؟

اس نے اپنی دونوں ہاتھوں کو اپنے سامنے کیا اسکی کلائیوں پہ سرخ نشان بن گئے تھے ہتھکڑی کے نشان اسے آج  
ایک بار پھر ان ہاتھوں سے نفرت محسوس ہوئی

یہ وہی ہاتھ تھے جن سے اس نے اپنے تایا کا قتل کیا تھا کاش اس دن اس نے خود پہ قابو پا لیا ہوتا اس نے اپنا سر  
دونوں ہاتھوں میں گرا لیا

گرمی.... جلن... دھوپ... ذلت.. گلٹ یہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا

اسی وقت اسے بھاری بوٹوں کی دھمک اپنے قریب آتی محسوس ہوئی اس نے سر نہیں اٹھایا وہ اسی طرح اکڑوں  
سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا رہا

یکدم شور بڑھ گیا تھا اسی شور میں اسے اپنے باپ کی آواز سنائی دی

یہ آواز کسی بھی اولاد کے لئے ڈھارس ہوتی ہوگی دلاسا ہوتی ہوگی لیکن سفیر کے لئے نہیں اسے یہ آواز نہیں  
پسند تھی اسے یہ آواز اذیت دیتی تھی

سفیر نے سر نہیں اٹھایا وہ کہیں دور چلا گیا کسی اور وقت میں بہت پیچھے

## Posted On Kitab Nagri

ڈیڈ یہ دیکھیں نعیم نے کس طرح میری سائیکل کو توڑ دیا ہے یہ اب ٹھیک سے چل بھی نہیں رہی دس سالہ سفیر لان میں بیٹھے شمس سلطان کو اپنی ٹوٹی ہوئی سائیکل دکھا رہا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے تو میں کیا کروں؟.. وبری طرح دھاڑے تھے

سفیر سہم کر دور ہٹا

دفع ہو جاؤ یہاں سے جاؤ اپنی اسی گھٹیا ماں کے پاس آئندہ اپنی منحوس شکل لے کر میرے پاس مت آنا جاؤ دفع ہو جاؤ وہ چنگھاڑ رہے تھے

سفیر آنکھوں میں خوف لئے انکو دیکھتا رہا اسکا رواں رواں کانپ رہا تھا

ڈیڈ مت کہو مجھے پتہ نہیں میرا بیٹا ہے بھی یا نہیں.. اسکے باپ نے کبھی اس سے کسی آئیڈیل باپ کی طرح محبت نہیں کی تھی لیکن وہ خاموشی سے اسکی شکایات سن لیتے تھے وہ ضد کرتا تو مان لیتے تھے وہ ہنستا تو اسکے ساتھ کبھی کبھی مسکرا دیتے تھے

لیکن آج پہلی بار انہوں نے اسکو جھڑکا تھا اور بہت بری طرح جھڑکا تھا

اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اسکا باپ اپنے کسی دوست کے ساتھ ایک ہوٹل گیا تھا لیکن واپسی پہ وہ اسکی ماں کو ساتھ لایا تھا اسے اپنی ماں کا لٹھے کی مانند سفید چہرہ یاد تھا اسے اپنے باپ کا طیش سے سرخ چہرہ بھی یاد تھا لیکن اسے وجہ نہیں پتہ تھی اس دن کے بعد سے اسکا باپ چڑچڑا ہو گیا تھا نہ اسے اپنے پاس آنے دیتا نہ خود اسکے قریب جاتا وہ ضدیں ماننا وہ ہلکی مسکراہٹیں وہ سب کہیں دور کھو گیا

## Posted On Kitab Nagri

اگلا منظر ایک کمرے کا تھا بیڈ پہ شمس سلطان بیٹھے کسی فائل کا مطالعہ کر رہے تھے  
تیرہ سالہ سفیر اپنے گھر آئے کسی مہمان کے بچے کی گھڑی اپنے باپ کو دکھا رہا تھا  
ڈیڈ مجھے یہ پسند ہے یہ مجھے بھی چاہیے آپ مجھے دلوادیں گے؟ مہمان بچہ اسکے ساتھ کھڑا تھا سفیر کے چہرے پہ  
ایک آس تھی

شمس نے ناگواری سے اسکو دیکھا  
میں نے تم سے کتنی دفع کہا ہے میرے سامنے مت آیا کرو مجھے تمہاری شکل نہیں پسند تمہیں دیکھنا نہیں پسند  
آخر تم اتنے ڈھیٹ کیوں ہو؟  
وہ دبا دبا سا غرائے تھے

سفیر کو بے اختیار اس مہمان بچے کے سامنے سبکی کا احساس ہوا  
بلکل اپنی ماں پر گیا ہے گھٹیا ماں کی گھٹیا اولاد انہوں نے ایسی حقارت سے کہا کہ سفیر کا دل ڈوب گیا  
www.kitabnagri.com  
منظر ایک بار پھر بدلہ تھا

لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھے شمس سلطان چہرے کے آگے اخبار پھیلانے بیٹھے تھے  
سولہ سالہ سفیر جھجھکتا ہوا اندر آیا کافی دیر تک وہ انکے قریب کھڑا سوچتا رہا کہ بات کہاں سے شروع کرے اب  
وہ اپنے باپ کے سامنے بہت کم جاتا تھا اسے جانے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی تھی اسکے ہر کام کے لئے اسکے  
بڑے پیاتھے لیکن جو کمی باپ پوری کر سکتا ہی وہ کوئی چچا یا ماموں نہیں کر سکتا



## Posted On Kitab Nagri

کچھ بولو گے یا پھر اسی طرح میرے سر پہ سوار رہو گے؟ انہوں نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر پوچھا وہ اب اس پہ چلاتے نہیں تھے نہ غصہ کرتے تھے وہ بس اب اس سے لا تعلق رہتے تھے اسکی موجودگی سے بے خبر اسکے معمولات سے بے نیاز سفیر کو یہ بے رخی زیادہ کھلتی تھی وہ اسے ڈانٹتے تھے غصہ کرتے تھے لیکن کم از کم بات تو کرتے تھے انکی یہ لا تعلق سفیر کا دل بری طرح زخمی کرتی تھی

مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے بلاخر اس نے کہہ ڈالا دل زور سے دھڑکا تھا بولو.. وہی بے تاثر جذبات سے عاری لہجہ چہرے پہ ویسی ہی سختی اور کر خنگی

میں نے کالج میں ٹاپ کیا ہے وہ انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

چہرہ پہ ایک آس سی پھیلی کی کہ شاید وہ اسکی کوئی تعریف کر دیں جانتا ہوں کوئی تیر نہیں مارا تم نے ہمارے خاندان کا ہر بچا ہی extra ordinary ہے ٹودی پائنٹ بات کرو آخر میں انکا لہجہ بے زار ہو گیا

سفیر کی آنکھوں میں ایک زخمی سا تاثر ابھرا

لیکن وہ سلطان تھا اسے بھرم رکھنا آتا تھا

کل ہمارے کالج میں price distribution (انعامات کی تقسیم)

## Posted On Kitab Nagri

ہے سب کے پیرنٹس آرہے ہیں ممی نہیں چل سکتیں انہیں کسی پارٹی میں جانا ہے آپ چلیں گے ساتھ؟

اس نے دھکتے دل کے ساتھ پوچھا تھا

میں مصروف ہوں انہوں نے بغیر نظریں اٹھائے ٹکاسا جواب دیا

سفیر کے دل کو دھکسا لگا لیکن اس نے ہمت نہ ہاری

لیکن کل تو سنڈے ہے ڈیڈ میں نے آپ کے سیکریٹری سے آپ کا scheduled معلوم کیا ہے آپ کل فری

ہیں وہ نرم لہجے میں مودب سا کہہ رہا تھا

تو اب تم میری جاسوسی کرو گے؟ انکا لہجہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا

آنکھوں میں عجیب سرد مہری دوڑ گئی

میری جاسوسی کرنے سے بہتر ہے اپنی ماں پہ نظر رکھو اور اگر اتنا ہی شوق ہے کسی کو ساتھ لے کر جانے کا تو بھائی

جان کو لے جاؤ

لیکن میرے باپ اپ ہیں آخر آپ کہیں میرے ساتھ کیوں نہیں جاتے؟ وہ بے بسی سے پوچھ رہا تھا

وہ اپنے باپ کی بے رخی سہتے سہتے تھک گیا تھا

شمس ذرا سا آگے کو ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھا اس وقت انکی آنکھوں میں کوئی جذبہ نہیں تھا یہ آنکھیں سرد

تھیں برقیلی سرد انکا چہرہ اس وقت سفیر کو اجنبی لگا

## Posted On Kitab Nagri

جاننا چاہتے ہو میں تمہارے ساتھ کیوں نہیں جانا چاہتا؟ کیوں مجھے تمہاری شکل تک دیکھنا پسند نہیں؟ کیوں میں تمہیں اپنے ارد گرد برداشت نہیں کر پاتا؟

سفیر کا سر خود بخود اثبات میں ہلاتا تھا

کیونکہ میں تم سے اور تمہاری ماں سے سخت نفرت کرتا ہوں

سفیر کے دل پہ جیسے کسی نے چھری پھیر دی ہو

میں تمہارے ساتھ کسی تقریب میں اس لئے نہیں جاتا کہ اگر وہاں کوئی تمہارے نام کے ساتھ میرا نام جوڑے

گا تو مجھے خود سے گھن آئے گی میں نہیں چاہتا کہ تم میرے بیٹے اور میں تمہارے باپ کی حیثیت سے جانا جاؤں

دل میں گھونپی چھری جیسے کسی نے نکال کر ایک بار پھر پوری قوت سے اندر گھسیڑ دی تھی

اپنی شکل دیکھو سفیر دیکھو خود کو اپنی آنکھیں اپنا ناک اپنا چہرہ دیکھو کیا ہے تمہارے پاس میرے جیسا؟ کیا ہے

جس سے تم ثابت کر سکو کہ تم میرے بیٹے ہو؟ انکا لہجہ ٹھنڈہ تھا برف جیسا ٹھنڈہ

www.kitabnagri.com

میں آپ کا بیٹا ہوں ڈیڈ اسکے لب ہلکے سے پھڑ پھڑائے تھے

جس دن ثابت کر دو تم میرے بیٹے ہو اس دن آجانا میں تمہیں قبول کر لوں گا اب اپنی شکل گم کرو انہوں نے

نخوت سے کہہ کر منہ موڑ لیا تھا

سفیر شل سا بیٹھا رہ گیا

کیا نیا گل کھلایا ہے تم نے؟ اپنے باپ کی کرخت آواز پہ وہ حال میں واپس آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے تھکی تھکی نظریں اٹھا کر انکو دیکھا

وہ آج بھی ویسے ہی تھے اجنبی... بے رحم

لیکن یہ سولہ سالہ سفیر نہیں تھا یہ اکتیس سالہ مرد تھا آج اسے کسی پرائز ڈسٹریبوشن میں اپنے باپ کو لے کر جانے کی ضرورت نہیں تھی آج وہ اکیلا بیرون ملک سفر کرتا تھا ایوارڈز لیتا تھا سراہیا جاتا تھا آج وہ اپنے باپ کی سخت باتوں سے اپنا دل زخمی نہیں کرتا تھا آج وہ ان باتوں کو دل کی قبر میں دفن کر کے اپنے پیروں پہ اٹھ کھڑا ہوتا تھا جس طرح ابھی کھڑا تھا

وہ تھوڑی دیر پہلے والا سفیر نہیں تھا مایوس تھکن زدہ مستقبل کے خوف سے مایوس اسکے کندھے اٹھے ہوئے تھے گردن میں جیسے سر یا آگیا ہو اور چہرہ اتنا ہی بے تاثر جیسے کہ اسکے باپ کا میں نے وہی گل کھلائے ہیں جو آپ نے اٹھارہ سال کی عمر میں کھلائے تھے تین بار تھانے جا چکے ہیں آپ یہ جگہ کوئی نئی تو نہیں ہوگی؟ اسکے لہجے میں ویسا ہی زہر تھا جیسا کچھ سال قبل اسکے باپ کے لہجے میں ہوا کرتا تھا کون کہتا تھا وہ انکا بیٹا نہیں ہے؟

بکومت.. تمہیں اندازہ بھی ہے کمپنی کی ساکھ کتنی بری طرح متاثر ہوگی؟ اندازہ ہے ہمارے شہر زکتنے گر جائیں گے اور اندازہ ہے کہ کس طرح سراٹھا کر چلو گے لوگ لعنت بھیجیں گے تم پہ وہ دبا دبا غرار ہے تھے سفیر استہزائیہ مسکرایا

کمپنی کی ساکھ کس نے بنائی؟ میں نے اس نے انگلی سے سینے پہ دستک دی ❀

## Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں ایک بار پھر فاتح ہونے کا غرور آگیا

کمپنی کے شیرز کس کی وجہ سے بکتے ہیں میری وجہ سے کمپنی کے ساتھ ڈیلز کیوں کی جاتی ہیں میری قابلیت کی وجہ سے

وہ سرخ آنکھیں لئے انکے کان کے قریب غرار ہا تھا کمپنی میں لوگ انویسٹمنٹ کیوں کرتے ہیں میری وجہ سے سو آپ شمس سلطان آپ کمپنی کی فکر چھوڑ دیں اسکے لئے سفیر سلطان موجود ہے اور جو ذلت آئے گی وہ میرے حصے میں ہوگی جس طرح آج تک میری کامیابیوں پہ میرا حق تھا صرف میرا آپ کو تب میرا ڈیڈ کہلوانا پسند نہیں تھا آج مجھے آپ کو اپنا باپ کہلوانا پسند نہیں ہے آخری بات اس نے کس دل سے کہی تھی وہی جانتا تھا کہتے ہوئے دل ہزار بار ٹوٹا تھا لیکن وہ سلطان تھا اسے بھرم رکھنے آتے تھے

شمس چند لمحہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے رہے

وہ اب کوئی سولہ سالہ بچا نہیں تھا اب وہ انکے قد کو آنے لگا تھا

اگر ایسا ہی ہے تو میں کیوں کروں تمہاری مدد تم خود کیوں نہیں آ جاتے باہر؟ میں تمہارا باپ تو نہیں ہوں ناں؟  
سفیر مسکرایا سرد مسکراہٹ



## Posted On Kitab Nagri

آپ میری مدد اس لئے کریں گے کیونکہ میں یوسف سلطان کا پوتا ہوں انکی جان انکا محبوب پوتا اگر آپ نے مجھے ابھی اسی وقت یہاں چھوڑ کر جائیں گے تو شام تک میں نکل ہی آؤں گا لیکن میں آپ کو آپ کا مستقبل بتا دوں

وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

میں یہاں سے نکلنے کے بعد کرو گا یہ کہ میں ایک پریس کانفرنس بلا کر آپ کی کمپنی چھوڑنے کا اعلان کروں گا اسکے بعد میں اپنی اسلام آباد والی کمپنی سنبھال لوں گا میں سیٹل ہو جاؤں گا لیکن آپ کو پتہ ہے آپ کا کیا ہو گا؟ اسکے لہجے میں سفاکیت آگئی

آپ کی ناقابلیت نااہلی سے سارا جہاں واقف ہے پھر ہو گا یہ کہ

کوئی بھی کمپنی آپ کے ساتھ ڈیلز نہیں کریں بیرون ملک سے آپ کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہو گا لوگ آپ کے ساتھ انویسٹ نہیں کریں گے اور جو لوگ انویسٹ کر چکے ہیں انہیں میں آپ کی آنکھوں کے آگے سے اپنی طرف کر لوں گا میں آپ کی کمپنی کے بیگز جوتے اور باقی ساری چیزیں جو کچھ بھی ہمارے پاس بنتا ہے میں ان سب کو ایک خراب مٹیریل سے بننے والا سامان قرار دلوادوں گا آپ کی کمپنی پہ کوئی تھوکے گا بھی نہیں آپ کا دیوالیہ نکل جائے گا آپ سڑکوں پہ بیٹھ کر روئیں گا اور میں

وہ مسکرا آواز ہلکی کر لی

میں سفیر سلطان حکومت کروں گا کیونکہ میں اسی لئے بنا ہوں

## Posted On Kitab Nagri

اس نے بازو سینے پہ باندھ لئے اور دو قدم پیچھے کو ہوا

شمس چبھتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

کون کہتا تھا وہ انکا بیٹا نہیں ہے؟

سو اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اسی طرح کھپتلی بن کر ہی سہی لیکن راج کرتے رہیں تو مجھے یہاں سے نکالیں

شمس چند ثانیے اسکو گھورتے رہے پھر بغیر کچھ کہے واپس پلٹ گئے

اب وہ اسے اپنے لفظوں کی مار نہیں مار سکتے تھے اب وہ انکی جان کو آنے لگا تھا



www.kitabnagri.com

گاڑی جہاں رکی وہ جگہ ایک سفید "محل" سے کم نہیں تھی

حسن اور عمر اپنی طرف سے اتر کر نیچے آئے حسن کی آنکھیں جیسے چندھیسی گئیں

وہ ایک تین منزلہ لمبے رقبے پہ پھیلی سفید عمارت تھی جیسے کوئی ہاسٹل ہوتا ہو یا جیسے کوئی رہائشی بلڈنگ لیکن یہ نہ

کسی ہاسٹل کی طرح شور کرتی تھی نہ کسی رہائشی عمارت کی طرح گندی یہ ایک صاف ستھری خاموش سی عمارت

تھی لیکن اسکی ایک شان تھی یہ لوگوں کو مجبور کرتی تھی کہ اسے رک کر دیکھا جائے اس عمارت کے چاروں

## Posted On Kitab Nagri

طرف مختلف بیلین لگی تھیں سو اس لحاظ سے اس عمارت میں لگا دوسرا رنگ سبز تھا اس عمارت کے بیچ و بیچ ایک بڑی سی تختی لگی تھی جس پہ جلی حروف میں heaven (جنت) لکھا تھا گاڑی وہیں باہر کھڑی کر کے وہ دونوں اندر کی جانب جانے لگے بڑا سیاہ دروازہ پار کر کے اندر آؤ تو ایک عمارت تک جانے کے لئے ایک پتھریلی روش بنی تھی جس کے دونوں اطراف میں سبز گھاس اگی تھی تا حد نگاہ پھیلی گھاس کیاریوں میں مختلف قسم کے پھول اور پودے ذرا ذرا سے فاصلے پہ بچوں کے لئے جھولے لگے تھے لیکن اس وقت وہاں کوئی ذی روح نظر نہیں آتا تھا ذرا فاصلے پہ کھڑی عمارت سے آتی آوازیں اس بات کی گواہ تھیں کہ اس وقت بچوں کا اسکول ٹائم تھا

یہ کیسی جگہ ہے؟ حسن نے کھوئے کھوئے انداز میں پوچھا

عمر چلتا رہا

کیا تم یہاں نہیں آئے؟

اؤ نہوں میں کبھی نہیں آیا مجھے نہیں پتہ تھا بابا اتنا orphanage چلاتے ہیں مجھے لگا تھا کوئی چھوٹا سا گھر ٹائپ کوئی جگہ ہوگی وہ اب بھی چاروں طرف گھوم گھوم کر ایک ایک جگہ کا جائزہ لے رہا تھا

یہ جگہ اب کس کی ہے؟ اس نے ایک مناسب فاصلے پہ بنے ہیون ہسپتال کو اپنی چھوٹی کی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

تمہاری..

حسن نے مڑ کر تعجب سے اسکو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اثبات میں سر ہلایا

ہاں تمہاری یہ جگہ تمہاری اور تمہاری بہن کی ہے تمہارے بابا کے بعد تم دونوں لیگل وارث ہو یہ تمہارے باپ کا ایمپائر تھا لیکن اب یہ تمہارا ہے یہ بچے تمہارے باپ کی اولاد تھے لیکن اب تم ان سب کے باپ ہو انکے مسیحا انکے گارجین

حسن اب تک حق دق سا کھڑا تھا

میں.. میں کیسے میں ابھی بہت چھوٹا ہوں۔ میں کیسے وہ جیسے اب تک اسکے الفاظ جذب نہیں کر پار ہا تھا ذمہ داریوں کے تاج عمر نہیں دیکھا کرتے جب تم اپنے باپ کے گھر پہ حق جمانے کے لئے چھوٹے نہیں ہو جب تم انکے اکاؤنٹ سے پیسے نکلوانے کے لئے چھوٹے نہیں ہو تو تم انکے چھوڑے ہوئے ادھورے کاموں یا پھر انکے شروع کئے ہوئے نیک کاموں کے لئے چھوٹے کیسے ہو سکتے ہو؟

تم پہ یہ ذمہ داری تھوپی نہیں جائے گی تم وقت لو سوچو اور پھر بتانا اگر تم دل سے یہ کام کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ابھی عمر حیات زندہ ہے

وہ نرمی سے کہہ کر پتھر لی روش پہ آگے بڑھنے لگا حسن گم سم سا اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا

اب عمر کا رخ معراج سلطان کے آفس کی طرف تھا

یہ آفس پہلی منزل میں بنا تھا لکڑی کا بڑا سادہ روازہ پار کر کے وہ دونوں اندر آئے یہ آفس وہ نہیں تھا جہاں دس سال پہلے عمر حیات نے اپنی ساری سیونگزدان کی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

یہ مختلف تھا بہت مختلف کمرے کے وسط میں رکھی اعلیٰ سی میز اسکے پیچھے جھانکتی پاور چیئر اور اسکے پیچھے دیوار پہ لگی ایک بڑی سی تصویر جس میں دو لوگ مسکرا رہے تھے

دونوں کی آنکھیں سیاہ تھیں چمک دار بے ریا معصوم خوبصورت دل میں گھر کرنے والی ان دونوں مردوں کے نقوش مختلف تھے لیکن انکی آنکھیں ایک تھیں

کیا تم بابا کے بیٹے ہو؟ حسن تصویر پہ نظر جمائے بے دھیانی میں بول گیا

گدھے میں تمہارا بہنوئی ہوں عمر نے ضبط سے جواب دیا

حسن گڑبڑ اساکیا چہرہ خفت زدہ ہو گیا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔



Posted On Kitab Nagri  
Fb/Pg/Kitab Nagri  
knofficial9@gmail.com  
whatsapp \_ 0335 7500595

میر ایہ مطلب نہیں تھا.. تم انکے اتنے قریب کیسے تھے؟

اس وقت اسے سفیر سلطان منزل برونوہالے سب بھولا ہوا تھا وہ جیسے ایک الگ ہی دنیا میں آگیا تھا

پہلے مجھے آپ کہو پھر بتاؤں گا وہ ایک طرف رکھے صوفے پہ بیٹھتا ہوا مزے سے بولا

حسن نے ناک بھنویں چڑھالیں

مر کر بھی نہیں بولوں گا وہ جل کر بولا

عمر نے کندھے اچکا دیئے

میں وہ پہلا آدمی ہوں گا جو اپنی بیوی سے تعلقات درست کرنے کی بجائے دو ماہ ہوں سے اس کے بھائی کو منارہا

ہوں وہ ہلکا سا بڑبڑایا

میں سن رہا ہوں حسن بلند آواز میں بولا

اوہ عالی جاہ آپ نے سن لیا اب میرا کیا ہو گا دیکھیں میری زبان مت کاٹیے گا خدا کے لئے میری جان بخش دیجئے

میں سر رگڑ رگڑ کر آپ سے معافی کا طلبگار ہوں وہ اس انداز سے بولا کہ حسن بے اختیار ہنس پڑا

## Posted On Kitab Nagri

اسکو ہنستے دیکھ عمر بھی مسکرایا

میں یہاں دس سال پہلے آیا تھا عمر نے تصویر پہ نظریں جمائے بولنا شروع کیا جج صاحب میری ماں کے سینئر تھے کچھ وجوہات تھیں جن کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا اسکے بعد سے یہ جگا میرا گھر ہے جج صاحب اور میں بہت اچھے دوست تھے ہم دونوں کو دس سال کسی اور کی ضرورت نہیں پڑی ہم ایک دوسرے کے لئے کافی ہوتے تھے

وہ خاموش ہو گیا جب تک آپ نہیں بولے گاتب تک اتنا تعارف کافی تھا

تمہارا پورا نام کیا ہے؟ حسن جیسے کچھ یاد آنے پہ پوچھ بیٹھا

عمر حیات خان

کیا تم نفیسہ حیات کے بیٹے ہو؟ وہ یکدم پر جوش ہو گیا تھا

عمر چونک گیا

Kitab Nagri

ہاں لیکن تمہیں کیسے پتہ؟

بابا نے بتایا تھا انکے بارے میں اوہ تم نفیسہ حیات کے بیٹے ہو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا وہ جیسے خوشگوار حیرت سے کہہ رہا تھا

تمہیں تمہارے آسٹاف سے ملو اوں؟ عمر نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا

کیا میرا اسٹاف؟ وہ ہر بات پہ بچو کی طرح خوش ہو رہا تھا

عمر اپنی جگہ سے اٹھا حسن کو کہنی سے تھاما

## Posted On Kitab Nagri

حسن خاموشی سے اسکو دیکھے گیا

عمر اسی طرح اسکا بازو پکڑے اسکو میز کی دوسری جانب سے لے کر گیا اور پاؤں چیر کے سامنے کھڑے ہو کر

اشارہ کیا

حسن نے گھبرائی آنکھوں سے اسکو دیکھا

عمر نے پلکیں جھپکا کر جیسے اسکو تسلی دی

وہ کرسی کے ہتھے پہ اپنی انگلیاں پھیرتا رہا جیسے اپنے باپ کا لمس محسوس کر رہا ہو اسے بیک وقت اس کرسی سے

محبت اور رعب دونوں محسوس ہوئے یہ کرسی اسکے اسکول کی کوئی عام کرسی نہیں تھی یہ ذمہ داری تھی کیا حسن

اس کے قابل تھا؟

وہ مڑا عمر کی آنکھوں میں دیکھا

میں ابھی اس کے لئے تیار نہیں ہوں یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے میں یہاں صرف اپنے آپ کو بڑا اور طاقتور

سمجھنے کے لئے یا پھر اپنی چند منٹ کی خوشی کے لئے نہیں بیٹھ سکتا میں یہاں ایک سنیپ یا پھر کسی انسٹاگرام کی

سٹوری کے لئے بھی نہیں بیٹھوں گا

میں یہاں اسٹاف کو اپنے سامنے جی حضوری کروانے کے لئے یا پھر چائے کافی کے آرڈر دینے کے لئے بھی نہیں

بیٹھوں گا

اس نے ہتھیلی سے نم ہوتی آنکھیں رگڑیں

## Posted On Kitab Nagri

میں یہاں تب بیٹھوں گا جب میرا دل ریاکاری سے پاک ہو گا جب میرا دل خوش آمد سے آزاد ہو گا جب میرے دل میں برتری کی خواہش نہیں ہوگی جب میں یہاں رہنے والی بچے اور لوگوں کو سمجھوں گا میں اپنے باپ کی جاگیر پہ بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہوں میں اپنا کما سکتا ہوں مجھے اپنے باپ کی وراثت سے فرق نہیں پڑتا نہ مجھے اس کا لالچ ہے یہ تاج میرے سر پہ میری مرضی کے بغیر آیا ہے لیکن اسے پہنے رکھنا یا اتار کر کسی حق دار کو پہنانا یہ مرا فیصلہ ہو گا میں یہ کام بابا کے لئے نہیں کروں گے نہ میں یہ کام اپنے لئے کروں گا میں اگر یہ کام کروں گا تو صرف اللہ کے لئے کروں گا اور مجھے اس سب کے لئے وقت چاہیے

وہ سادگی سے کہہ کر سامنے والے صوفے پہ جا بیٹھا

عمر نے فخریہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

وہ صرف اپنے باپ کی طرح دکھتا نہیں تھا وہ اپنے باپ جیسا خوبصورت دل بھی رکھتا تھا

تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو بے تحاشا شور و غل کی آواز آئی یہ اشارہ تھا کہ ساتھ والی بلڈنگ کے اسکول کی چھٹی ہو گئی تھی اور اب بچے شور مچاتے دوڑتے بھاگتے اپنے گھر ہیون آرہے تھے ان دونوں عمارتوں میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا البتہ ہیون ہسپتال یہاں سے کافی فاصلے پہ تھا

اسی وقت آفس کے دروازے پہ دستک ہوئی کئی چھوٹے چھوٹے یونیفارم میں ملبوس بچے بچیاں عمر کو دیکھ کر ہنستے مسکراتے خوشی سے اچھلتے ہوئے اسکے پاس آنے لگے

## Posted On Kitab Nagri

عمر انکو دیکھ کر مسکراتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا وہ باری باری سب کے گال چومتا اور کسی کو ماتھے پہ پیار کرتا کسی کا لٹکا ہوا بیگ واپس اسکے کندھے کے برابر کرتا تو کسی کی پونی ٹائٹ کرتا بچے اسے دیکھ کر چہک رہے تھے کسی بچے کے کان میں وہ کوئی بات کہہ دیتا اور پھر وہ گردن پیچھے پھینک کر کھکھلانے لگتے

اب عمر بچوں سے حسن کا تعارف کروا رہا تھا

یہ حسن سلطان ہے معراج بابا کا بیٹا..

وہ ایک ایک بچے کو بتاتا جاتا

بچوں کے چہرے کا اشتیاق مزید بڑھتا جاتا

بچے اس سے سوال کر رہے تھے لیکن حسن بس خاموشی سے انکے بڑھے ہوئے ہاتھ تھامتاتا جاتا

معراج بابا کب آئیں گے؟

آپ اگلی بار ہمیں وزٹ کرنے کب آئیں گے؟

www.kitabnagri.com

آپ پہلے کیوں نہیں آئے؟

آپ اگلی بار معراج بابا کو ساتھ لانا

مختلف بچے مختلف سوال اور مختلف فرمائشیں

حسن کو یکدم اپنے باپ پہ رشک آنے لگا

سی وقت ایک سبز یونیفارم میں ملبوس فرہ سی عورت دستک دیتی اندر داخل ہوئی



## Posted On Kitab Nagri

اور سب بچوں کو قطار کی صورت باہر لے کر جانے لگی

عمر گہری سانس بھرتا انکو جاتے ہوئے دیکھتا رہا

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بھی باہر نکل آئے اسی لمبی بجھی ہوئی گھاس پہ

کیا اب ہم دوست ہیں؟ حسن کو کافی کاغذ تھماتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا

میں تمہاری طرف سے اپنا دل صاف کر چکا ہوں مجھے تمہارے دکھائے ثبوتوں پہ یقین ہے اور آج یہاں آ کر

مجھے تم پہ بھروسہ بھی ہو گیا ہے بابا تم پہ اعتبار کرتے تھے مطلب تم اس قابل ہو وہ دور کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھتے

ہوئے کہہ رہا تھا

مطلب اب تم اپنی بہن سے ناراض نہیں ہو؟

حسن کا چہرہ بے تاثر ہو گیا عمر نے غور سے اسکو دیکھا

میں اسے معاف نہیں کروں گا اس نے جس وقت مجھے چھوڑا مجھے اسکی سب سے زیادہ ضرورت تھی میں نے

تمہیں بابا کے قابل اعتبار دوست کی حیثیت سے قبول کیا ہے اپنی بہن کے شوہر کی حیثیت سے نہیں آئندہ ہم

اس بارے میں بات نہیں کریں گے اسکا لہجہ سادہ اور دو ٹوک تھا

عمر خاموش ہو گیا وہ اس پہ زبردستی نہیں کر سکتا تھا

ان دونوں کے درمیان خاموشی کا لمبا وقفہ آیا عمر نے گھڑی کو دیکھا اسے کہیں جانا تھا اسے اہم ترین کام تھے لیکن

اگر وہ اس بچے کو آج اکیلا چھوڑ دیتا تو شاید پھر کبھی اسکے قریب نہ جا پاتا

## Posted On Kitab Nagri

اگر سفیر اتنا ہی برا ہے تو تمہاری بڑی بہن اسکے ساتھ گزارا کیسے کرتی ہے؟ کافی دیر بعد عمر نے پوچھا تھا حسن نے اسکو نہیں دیکھا وہ اب بھی ان چھوٹے بچوں کو دیکھ رہا تھا جنہیں آیا اندر لے کر جا رہی تھیں شاید انکے سونے کا وقت تھا

آپی needy اور desperate ہیں انکو ہر حال میں محبت چاہیے چاہے اسکے لئے اپنی بے عزتی کروانی پڑے چاہے ذلیل ہونا پڑے وہ باوقار نہیں ہیں

اور بابا کہتے تھے جو انسان اپنا وقار کھا جاتا ہے اسکا پیٹ پھر دنیا کی کوئی محبت نہیں بھر سکتی وہ سفیر کو چھوڑ نہیں سکتیں کیونکہ انکو لگتا ہے اگر وہ اسے چھوڑ دیں گی تو اکیلی رہ جائیں گی اگر ایسا ہو گیا تو وہ دادا جان کو کھو دیں گی حالانکہ انکو سمجھنا چاہیے محبتیں بخت ہوتی ہیں جسکو مل گئیں سول گئیں اور جسے نہ ملی وہ دوبارہ پیدا ہو کر آجائے تب بھی نہیں ملیں گی محبت کے پیچھے بھاگنا محبت کو آپ سے بے زار کر دیتا ہے کسی کی محبت میں خود کو اتنا ہی گراؤ کہ جب اٹھنا چاہو تو بے ساهکیوں کی ضرورت نہ پڑے وہ ایسی کیوں ہے؟ عمر نے کافی کا گھونٹ بھرنے کے بعد سوال کیا

حسن نے کندھے اچکائے

انکا قصور نہیں ہے ان کو باپ کا پیار چاہیے تھا جو کہ انکو کبھی نہیں ملا اگر انکا گھٹیا باپ وہ وہاں خان ان کو چھوڑ کر نہ جاتا تو ایسا نہیں ہوتا حسن کے لہجے میں خود بخود تنفر بھر گیا

عمر کے چہرے کا رنگ یکدم متغیر ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

... کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے عمر نے ہلکی آواز میں اسکو ٹوکا تھا

حسن اس سے بے نیاز کہے گیا

میں کہتا ہوں دنیا میں ہر قسم کے گھٹیا لوگ ہوں گے لیکن کوئی بھی وہاں خان جیسا نہیں ہوگا

کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے عمر گھاس پہ نظریں جمائے بامشکل بول سکا اسکی آواز اتنی ہلکی تھی کہ وہ بامشکل

خود سن سکے اسکا چہرہ سفید پڑتا جا رہا تھا مٹھی بھینچتی جا رہی تھی

پہلے پسند کی شادی کی پھر نیچی ہو گئی اسکے ساتھ کچھ وقت اچھا گزارا بیوی کے سارے پیسے اڑا دے اور پھر پھر رکیا

کیا اس گھٹیا انسان نے

کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے وہ اب بھی ہلکی آواز میں بولا ماتھے پہ ہلکا ہلکا پسینہ چمکا تھا دل جیسے زور سے کسی نے

جکڑ لیا ہو

اس انسان کے اندر ذرا شرم اور لحاظ نہیں تھا اس نے پھپھو کو تو چھوڑوا اپنی بیٹی کا بھی نہیں سوچا لالچی گھٹیا انسان

میں نے کہاناں کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے وہ یکدم اتنی شدت سے دھاڑا کہ خود بھی حیران رہ گیا

حسن سہم گیا وہ ایک بار پھر کل رات والا عمر حیات لگا تھا

اسکی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی خون چھلک جائے گا چہرہ تاریک ہوتا جا رہا تھا اسکا پورا جسم کانپ رہا تھا وہ دو

قدم آگے آیا حسن بے اختیار پیچھے کو ہوا

کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے اب کے وہ بے بسی سے بولا

## Posted On Kitab Nagri

کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے وہ ایک بار پھر خود سے بڑ بڑایا

پھر بے دھم ہ کر گھاس پہ بیٹھ گیا

حسن فکر مندی سے اسکے پاس بیٹھ گیا

کیا تم ٹھیک ہو

کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے....

وہ بڑ بڑا رہا تھا

کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے پلیز..

اس نے بہت ساری نمی اندر دھکیلتے بدقت کہا تھا

میں سمجھ گیا ہوں اچھا میں آئندہ ایسا نہیں کہوں گا

عمر نے نظریں اٹھا کر حسن کو دیکھا ان میں التجا تھی

کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے حسن کوئی اپنی مرضی سے اپنے پیرنٹس چوز نہیں کرتا دنیا کا ہر باپ اچھا نہیں ہوتا

چاہے وہ برا ہو لیکن ہوتا تو ہے ناں کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے پلیز

اسکے لہجے میں منت تھی

یہ چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ یہاں آیا تھا اسکی رنگت نخرچکی تھی وہ شدید ڈسٹرب لگ رہا تھا

حسن کے دل کو کچھ ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

گھاس سے اٹھنے سے لے کر گاڑی تک پہنچنے تک اور پھر گاڑی سے گھر پہنچنے تک ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی حسن کو اس سے رعب سا محسوس ہو رہا تھا

جب گاڑی سلطان منزل کے سامنے رکی تو عمر نے حسن کو جانے کا اشارہ کیا وہ بیٹھا رہا

ایک منٹ دو منٹ ..

جاتے کیوں نہیں ہو؟ اب کے اسکی آواز میں غصہ نہیں تھا وہ بس پوچھ رہا تھا

تم اپنے پیرنٹس سے کیوں نہیں ملتے؟ حسن نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا تھا

عمر کافی دیر تک خاموش رہا

ہمارے درمیان بہت سارے مسئلے ہیں کافی دیر بعد وہ بولا تو اسکی آواز ہلکی تھی

عمر ہمارے پیرنٹس زندگی کا ایک بڑا حصہ ہمارے ساتھ گزارتے ہیں اور پھر ایک دن وہ چلے جاتے ہیں

وہ رکاحلق میں کچھ اٹکا تھا

انکا جانا برحق ہوتا ہے اور انکے جانے کے بعد کا غم بھی برحق ہوتا ہے لیکن انکے جانے کے بعد کا "گلٹ" یہ برحق نہیں ہوتا اسے ہم چنتے ہیں کبھی کسی لمبی ناراضگی کا گلٹ کبھی کسی جھگڑے کا گلٹ کبھی انکی کسی نہ مانی گئی بات کا گلٹ اور کبھی ان سے نہ چاہتے ہوئے بھی بس اپنی انا کی تسکین کے لئے دور رہنے کا گلٹ

عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا وہ چھوٹا لڑکا کہے گیا



## Posted On Kitab Nagri

میرا باپ مر گیا ہے عمر اور اسکا غم ہر دن مجھے کھا رہا ہے لیکن مجھے گلٹ نہیں ہی میں انکا اچھا بیٹا تھا میں سوچتا ہوں  
اگر گلٹ ہوتا تو میرا کیا ہوتا؟

گلٹ غم سے برا ہوتا ہے یہ آپ کو اندر سے تباہ کر دیتا ہے پیرنٹس اچھے ہوں یا برے انکی موت کا غم ہر بچے کے  
لیے ایک جیسا ہوتا ہے تم اپنے لئے بس غم چنو عمر گلٹ نہیں یہ تمہیں مار دے گا یہ تمہیں جیتے جی مار دے گا یہ  
تمہارا سارا خون چوس لے گا یہ تمہارے اندر خوف بھر دے گا ہالے کی طرح مت بنو کیا تم نے اسکی آنکھوں میں  
گلٹ نہیں دیکھا؟

کیا تم نے اسے راتیں جاگ کر گزارتے نہیں دیکھا؟  
تمہیں کیسے پتہ؟ عمر بامشکل بول سکا

کیونکہ میرے گھر میں بھی ایک ایسی عورت ہے

(اسکی آنکھوں کے آگے اپنی ماں کا چہرہ آگیا تھا)

میں غم نہیں جھیل پار ہا تم گلٹ اور غم دونوں کیسے جھیلو گے ضروری نہیں ہے ہر ناراضگی ہر مسئلہ مرنے کے  
بعد ختم ہو تب اسکا ختم ہونا مجبوری ہو گا زندگی میں اسکا ختم ہو جانا محبت ہے ہر تعلق میں اتنی محبت ہونی چاہیے کہ  
انکو اپنی ناراضگی ختم کرنے کے لئے اگلے فریق کی موت کا انتظار نہ کرنا پڑے

کوئی مسئلہ اتنا بڑا نہیں ہوتا کہ اسکی خاطر اپنے پیرنٹس کو چھوڑ دیا جائے وہ سادہ اور نرم لہجے میں بول کر گاڑی سے

اترا اور اندر چلا گیا

## Posted On Kitab Nagri

عمر کافی دیر تک وہیں بیٹھا سوچتا رہا  
کیا واقعی کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہو جانا چاہیے؟

لیل کے چھوٹے سے فلیٹ میں اس وقت کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی وہ خود صوفے پہ پیراؤپر کئے  
بیٹھی تھی

اسکے برابر ہالے سلطان بیٹھی تھی صبح کے مقابلے اس وقت وہ کمپوزڈ تھی  
اسکے آگے کئی سارے کاغذات بکھرے ہوئے تھے یہ سارے پرنٹ آؤٹ ماہی اور سرمد (شاہ تاج کبیر کی بھتیجی  
اور اسکے بوائے فرینڈ)

کے واٹس ایپ اور انسٹاگرام کی چیٹ کے تھے کچھ پرنٹ آؤٹ شاہ تاج کبیر کے بارے میں بھی تھے اور کچھ  
ماہی پہ لگے مقدمے کے بھی ہالے بغور انکو پڑھتے جا رہی تھی

موٹی لڑکی (نشا) کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا جس میں تین باؤل رکھے تھے  
گرم گرم میکرونی

## Posted On Kitab Nagri

لیل بغیر نشا کی طرف دیکھے آنکھیں بند کر کے بڑبڑائی ہالے نے اب بھی سر نہیں اٹھایا  
سب سے پہلے تو یہ منحوس کھڑکی بند کر دھوپ سے آنکھیں ابلنے لگی ہیں لیل کو فت سے بولی تھی  
ہالے کا ٹائپ کرتا ہاتھ تھم گیا یکدم جیسے وہ ٹھہر سی گئی اسے کچھ یاد آیا تھا اور جو یاد آیا تھا  
وہ ہارون شاہد تھا

دو سال پہلے والا ہارون شاہد اور دو سال پہلے والی ہالے سلطان  
آج ان دونوں کا پیپر تھا کل رات گئے تک وہ دونوں کسی کنسرٹ میں تھے معراج سلطان کے بار بار فون کرنے پہ  
ان دونوں کا ایک ہی جواب تھا  
"ہم نے سارا پڑھ لیا ہے اب ہمیں انجوائے کرنے دیں"

آخر کار تھک کر معراج سلطان نے انکو انکے حال پہ چھوڑ دیا رات دیر تک کنسرٹ چلتا رہا اس کے بعد وہ دونوں  
ٹریفک میں ایسا پھنسے کہ صبح کے چار بجے تک انکی جان خلاصی نہ ہو سکی  
گھر آنے پہ اماں کے فلائنگ چیل اور بابا کے میٹھے طنز لیکن وہ دونوں ایسے استقبال کے عادی تھے  
سوڈھیٹوں کی طرح کھڑے رہے

یہاں پانچ بج گئے نماز پڑھ کر ایک نظر کتابوں پہ ڈال کر جب دونوں فارغ ہوئے تو چھ بج چکے تھے  
ہارون حسن کے کمرے میں جا کر سو گیا اور ہالے اپنے کمرے میں فکس سات بجے معراج سلطان نے انکی نیند میں  
خلل ڈالا وہ دونوں سرخ سوجی آنکھوں سے اٹھ بیٹھے

## Posted On Kitab Nagri

ناشتہ کیا تیار ہوئے آٹھ بج گئے

اب وہ جلدی جلدی اپنی گاڑی میں سامان رکھ رہے تھے

ہالے نے سفید شارٹ شرٹ کے ساتھ سفید ٹائٹس پہن رکھے تھے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے وہ دو سال بعد

"آج" کے مقابلے میں ذرا دہلی پتلی تھی

لیکن ہارون ویسا ہی تھا وہی سانولا رنگ وہی گرے آنکھیں اور وہی ہالے کے حکم ماننے کی عادت

یہ شاہی طوطا مینا کی جوڑی کہاں جا رہی ہے؟ وہ دونوں گاڑی کے اندر بیٹھتے جب عقب سے آتی معراج سلطان کی

آواز پہ رک گئی

بابا آپ کے طنز کا جواب میں بہت اچھے سے دیتی لیکن اس وقت میں لیٹ ہو رہی ہوں وہ اپنے بیگ میں کچھ

ڈھونڈتی مصروف سی بولی

پھر سر اٹھایا اپنے پاس اسکول یونیفارم میں کھڑے حسن کو دیکھا

ویسے کیا ہی اچھا ہوا اگر اپنے اس گینڈے بیٹے کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں

ہارون گاڑی میں بیٹھ چکا تھا

معراج نے تنبیہ کرتی نظروں سے حالے کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

اگر میں اسکو خود چھوڑ آؤں تو تم روٹ چینیج کئے بغیر آرام سے اپنی یونیورسٹی پہنچ جاؤ گی اور پھر تم ان سیدھے راستوں کی عادی ہو جاؤ گی کمرٹ تمہیں راس آجائے گا اور میں بھلا ایسا ہونے دے سکتا ہوں؟ وہ لبوں پہ دل جلانے والی مسکراہٹ لئے ہالے کو تپا ہی تو گئے

ویسے یہ سچی خبر ہے ناں کہ میں آپ کی شادی کے دس سال بعد بڑی منت مرادوں سے پیدا ہوئی تھی نہیں بس کفرم کر دیں کیونکہ اس وقت مجھے اس بات پہ یقین ہونے لگا ہے کہ آپ مجھے کچرے سے اٹھا کر لائے تھے اللہ اللہ ایسا تو کوئی سوتیلا باپ بھی نہیں کرتا میں نے آپ کے جیسا باپ کہیں نہیں دیکھا وہ صدمے سے کہہ رہی تھی معراج سلطان پہ جیسے کوئی اثر ہی نہ ہوا

نہیں دیکھا تو مجھے دیکھ لو میں ہوں ناں اپنی ساری ادھوری خواہشات مجھے دیکھ کر پوری کر لو ویسے ایک بات ہے یہ کچرے والی بات ایک راز تھی میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا تھا لیکن اب رازوں سے پردہ اٹھ ہی گیا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

But i still love you

وہ اسے پچکار رہے تھے ہارون گاڑی میں بیٹھے مسکرا دایا ہالے کلس کر رہ گئی

دفعہ اوہر کی آنکھیں چمک اٹھیں وہ دو قدم آگے آئی معراج سلطان کے کندھے سے لگ گئی

وہ بدک کر دور ہٹے ہالے دانت پہ دانت جماتی ایک بار پھر انکے قریب ہوئی بازوان کے گرد حائل کر دیئے



## Posted On Kitab Nagri

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں بابا اس نے لہجے میں محبت پر ونی چاہی لیکن وہ ابھی اتنی اچھی اداکار نہیں تھی میں تمہیں کوئی اضافی پیسے نہیں دے رہا ہالے دور ہٹو وہ گہری سانس بھرتے ہوئے سنجیدگی سے بولے ہالے مسکراتے ہوئے دور ہٹی ذرا سا پیروں کو اوپر اٹھایا اور انکے کان کے پاس جھکی آپ کے والٹ کے پچپن ہزار آج میرے ہوئے وہ بول کر جلدی سے ہٹی اور پھرتی سے گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی معراج سلطان نے اپنی دائیں جیب کو ٹٹولا پھر بائیں میں تمہیں sue کروں گا ہالے وہ خفگی سے چلائے تب تک ہارون گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا وہ ایک بار پھر انکو چکما دے کر بھاگ گئی تھی لیکن کیا واقعی؟ گاڑی آگے گزر گئی تو معراج دھیرے سے مسکرائے تمہیں لگتا ہے مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم نے میرا والٹ لے لیا آہ ہالے تمہارے باپ کا سارا دن کر منزل کے ساتھ گزرتا ہے میں ایسے ہزار گر جنتا ہوں لیکن اگر تم میرے گلے لگنے کے بدلے میری جان بھی مانگ لو تو میں انکار نہیں کروں گا

وہ گاڑی کی اڑتی ہوئی دھول کو دیکھتے ہوئے سوچتے رہے ہارون ٹائم کیا ہوا ہے؟ ہالے نے یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کرتے ہارون سے پوچھا تھا ساڑھے آٹھ بج رہے ہیں کیوں؟

## Posted On Kitab Nagri

یارا بھی تو بہت وقت ہے پیپر دس بجے شروع ہو گا میں ذرا آنکھیں موند لوں اندر شور ہو گا بہت تم مجھے ساڑھے نو بجے اٹھا دینا اوکے؟ ہالے نے سستی سے کہتے ہوئے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا ہارون نے بھی کوئی تردد نہیں کیا اس نے اوکے کہتے ہوئے اپنی کتاب اٹھالی اسے ہالے کو "ناں" کہنے کی عادت نہیں تھی

ہالے کی ہر سال کسی نہ کسی سبجیکٹ میں سپلی ضرور آتی تھی البتہ ہارون مرمر کر ہی سہی لیکن پاس ہو جاتا تھا وہ سلطان منزل کی پہلی فرد تھی جو ٹاپر نہیں تھی یوسف سلطان سے لے کر معراج سلطان شمس سلطان پھر سفیر حسن اور مہر ماہ اس گھر میں جیسے سب نے کتابیں گھول کر پی رکھی تھیں ایک ہالے تھی جسے کتابوں کے نام سے کوفت ہوتی تھی اس سے باتیں کروالو بس یا پھر ہیروں کی معلومات وہ ہیروں اور کھانے کے بارے

میں بات کرتے ہوئے جیسے کھوسی جاتی تھی وہ اس موضوع پہ گھنٹوں بات کر سکتی تھی تقریباً دس منٹ تک پڑھتے رہنے کے بعد اب ہارون اوں گھنے لگا تھا کل رات کی جلتی آنکھیں اب سکون چاہتی تھیں اسکا شدت سے دل چاہا کہ وہ ذرا دیر کو آنکھیں موند لے اور پھر اس نے دل کے اس مشورے پہ عمل کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں

ایک سکون سا تھا جو اس کے رگ و پے میں دوڑ گیا جلد ہی اسے ایک گہری نیند نے گھیر لیا

## Posted On Kitab Nagri

پارکنگ لاٹ کے ایک روشن دان سے آتی چلچلاتی دھوپ گاڑی کے شیشے کو پار کرتی اسکے صبحیچہرے پہ پڑ رہی  
تھی گھنی پلکوں والی آنکھیں یکدم کسمائی تھیں  
اس نے نیند میں ڈوبی آنکھیں بامشکل کھولیں  
ہارون ساتھ والی سیٹ پہ ہوش و خرد سے بے گانہ سو رہا تھا  
کوئی اس منحوس کھڑکی کو تو بند کر دو  
وہ ادھ کھلی آنکھوں سے بڑبڑائی  
دھوپ سے میری آنکھیں ابل رہی ہیں کوئی بند کرو اسے وہ اب بھی سوئی جاگی کیفیت میں بڑبڑا رہی تھی  
پھر یکدم وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی  
یہ دھوپ صبح کی نہیں تھی اوہ خدا یا یہ دھوپ صبح کی نہیں تھی  
ہالے چند لمحہ شل سی بیٹھی رہی ششدر ساکت  
اس نے اپنی رسٹ واپچ کی گھڑی پہ ایک ڈری ڈری نظر ڈالی  
یا اللہ پلیز لیٹ نہ ہوئی ہو پلیز  
اور پھر اسکا دل دھک سے رہ گیا  
یہ واقعی صبح کو دھوپ نہیں تھی  
دوپہر کے دو بج رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آج انکا آخری پیپر تھا اور اس پیپر کے بعد یونیورسٹی میں ایک مشہور شاعر کا مشاعرہ تھا یہ مشاعرہ طلباء کے ریلیف کے لئے رکھا گیا تھا اس لئے پارکنگ لاٹ اب تک خالی تھا یقیناً پیپر کے بعد اب مشاعرہ چل رہا ہو گا اسی لئے تو کوئی بھی پارکنگ لاٹ کی طرف نہیں آیا اور وہ دونوں سوتے رہ گئے

ایک منٹ "وہ دونوں؟

ہارون کو اب تک سوتے دیکھ ہالے کے جسم کا سارا خون سمٹ کر چہرے پہ آ گیا اس نے ایک زوردار تھپڑ ہارون کے بازو پہ دے مارا

اسد (ملازم)۔۔ کھڑکی بند کر دو دھوپ سے آنکھیں نکل رہی ہیں وہ خماری ہوئی آواز میں کسمساتے ہوئے بولا

اب کے ہالے نے ایک زوردار مکا اسکے پیٹ پہ دے مارا ہارون بلبلا کر اٹھ بیٹھا

کیا.. کیا ہوا ہے کیا ہوا.. ہے کون.. ہے وہ فوراً آنکھیں کھولے یہاں وہاں دیکھنے لگا

چہرے پہ گھبراہٹ تھی

اسکی سرمئی آنکھیں اب بھی بری طرح سرخ تھیں چہرے پہ آدھی نیند سے اٹھنے کی بے زاری تھی

کیا تم پاگل ہو ایسے کسی کو نیند سے کون اٹھاتا ہے؟

ہالے نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کرنا چاہا

چلو اٹھو اب لیٹ ہو جائیں گے ہم

## Posted On Kitab Nagri

ہم لیٹ ہو چکے ہیں ہارون وہ بازو سینے پہ باندھے سکون سے بولی

پھر اپنا گھڑی والا بازو اسکے سامنے کیا

ہارون نے اچھنبے سے گھڑی کو دیکھا

اور پھر اسکی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں

یہ کیسے.. ہم اتنی دیر سوتے کیسے رہ گئے.... تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں

وہ سر پہ ہاتھ رکھے پریشانی سے بولا

ہالے نے اسکو جتنی نظروں سے دیکھا

اور پھر اپنا پرس اٹھایا

ایک دولہہ ہارون کو ان ہی پر سکون نظروں سے دیکھتی رہی

اور پھر یکدم اس پہ جھپٹ پڑی

وہ اپنا پرس زور زور سے اسکے کندھے پہ مارنے لگی

میں جگاتی تمہیں ہاں میں جگاتی؟.. تم سو کیوں گئے کیوں سوئے تم ہاں

وہ اسکو مارے جاتی اور کہے جاتی

آہ چھوڑو ہالے پاگل ہو گئی ہو کیا چھوڑو مجھے





## Posted On Kitab Nagri

کیوں چھوڑوں ہاں کیوں چھوڑوں دو سال سے سبلی آرہی ہے میری اس بار مجھے لگا تھا میں پاس ہو جاؤں گی لیکن  
نہیں تم جیسا دوست جس کے پاس ہو گا وہ پاس کیا ہوں گی تم کیوں سوئے ہاں بتاؤ مجھے  
وہ اب بھی اسکو پرس سے مارے جارہی تھی

ہارون اپنے دفاع میں اپنے بازو آگے کرتا کبھی ہاتھ سے پرس کو پکڑنے لگتا

یار ہالے مجھے کیا پتا تھا.. میں.. میں بھی تو کل رات کا جاگا ہوا ہوں

آہ چھوڑو ہالے درد ہو رہا ہے وہ چلا رہا تھا

دومنٹ کا میرا سکون تم سے برداشت نہیں ہوا ہاں دو منٹ میں سو کیا گئی تمہارے ڈیلے بھی نیند کے لئے ترس

گئے ہاں فیل ہو گئے اب ہم دونوں اب خوش ہو تم ہاں اب تو مل گیا ناں سکون اب سو

وہ اسکو مارتے مارتے ہانپ گئی تھی پرس نیچے پھینک کر اب وہ سیدھی ہو بیٹھی

آہ ظالم.. کتنی زور سے مارا ہے کتنا دکھ رہا ہے وہ کراہ رہا تھا

ماموں کے اکلوتے بیٹے نہ ہوتے تو میں آج تمہیں جان سے مار دیتی وہ غرائی تھی

چہرہ غصے سے دھک رہا تھا

ہارون نے مصالحت جو انداز میں اسکو دیکھا

یار میں پڑھتے پڑھتے کب سویا پتہ ہی نہیں چلا

چپ رہو ہارون اس وقت میرا دماغ گھوما ہوا ہے وہ چیخ کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے غلطی تمہاری بھی ہے دیکھو اگر تم رات اس زہریلے سنگر کے کنسرٹ میں نہ چلتی تو یہ سب نہ ہوتا غضب  
خدا کا اتنا بے سہرا تھا کہ اب تک میرے کانوں سے خون رس رہا ہے

وہ بقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا

اتنا ہی خون نکل رہا ہے تو چلو ڈونیٹ کر آتے ہیں لیکن خبردار جو مرے فیورٹ سنگر کو کچھ کہا ہو ہارون اس نے  
انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تھی

خدا کا خوف کرو ہالے اسکی آواز اسکی اپنی ماں کو نہیں پسند محلے والے اسکی آواز سن کر کانوں میں روئی ٹھونس  
لیتے ہیں اور تم اسے اپنا فیورٹ کہہ رہی ہو ہارون کو صدمہ ہی تو لگا تھا

اللہ اللہ ہارون کتنا جلتے ہو تم اس سے اتنے عرصے سے تم نے کتنا بغض پال رکھا ہے اس کے خلاف مجھے تو یقین نہیں  
آ رہا

وہ دونوں اس امتحان میں فیل ہو گئے تھے لیکن یہ سنگرز زیادہ اہم تھا  
ہاں ہاں بالکل جلتا ہی تو ہوں میں اس سے یہ رنگ دیکھو میرا دیکھو زرا

اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا

یہ رنگ پہلے سانولا نہیں تھا میں تو اس سنگر سے جل جل کر سانولا ہو گیا ہے ورنہ تو گورے بھی مجھے گورا گورا کہہ  
کر چڑاتے تھے...

جلوں گا اس سے ہنہ

## Posted On Kitab Nagri

ہالے بس چھتی نظروں سے اسکو دیکھتی رہی

اب کے ہارون دھیمپڑ گیا

اچھاناں.. فیل تو میں بھی ہوا ہوں ناں اگر انکل یپیپا کو بتایا تو وہ دونوں ہمارا ناردرن ایریا کا ٹور بین کر دیں گے

اب فیل ہو گئے تو ہو گئے اور ویسے بھی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

گرتے ہیں گھڑ سوار ہی میدان میں اسکے اتنے فلسفانہ انداز میں کہنے پہ ہالے ہنس پڑی

گھڑ سوار نہیں شہسوار ہوتا ہے

وہ ہنستے ہوئے بولی

اسکو ہنستے دیکھ ہارون بھی مسکرا دیا

اب کیا کرنا ہے؟ ہارون اب قدرے ریلکس ہو گیا تھا ہالے بھی پرسکون سی تھی

ویسے بھی فیل ہونا اسکے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی ہر دفع لکھنے کے بعد فیل ہوتی تھی اس بار بغیر لکھے فیل ہو گئی

www.kitabnagri.com

کرنا کیا ہے چلو کھانا کھاتے ہیں

اس نے ریلکس ہو کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا

بل نہیں دے رہا میں اچھا وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا

بل تو میرے ماموں بھی دیں گے وہ مسکراہٹ دبا کر بولی

صاف صاف کہو ناں بل تو تمہارا باپ بھی دے گا وہ جل کر بولا

## Posted On Kitab Nagri

سمجھدار کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے ہالے نے اسے مزید بتایا

زوجہ بات سنو.. لیل کی آواز پہ وہ چونک سی گئی

کیا الفا کے خیالوں میں گم ہو؟

الفا کون ہالے غائب دماغی سے بولی

میرا نہ ہونے والا شوہر لیل نے مسکرا کر بتایا

ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی

پھر کاغذات پہ جھک گئی

ٹوٹی ہوئی دوستی کھوئی ہوئی یادداشت کی طرح ہوتی ہیں

کبھی ایک منظر یاد آتا ہے تو کبھی دوسرا

ہارون شاہد اسے یاد آتا تھا اور بہت بری طرح یاد آتا تھا اسکے بغیر زندگی میں کوئی رنگ نہیں تھا

www.kitabnagri.com

لیکن وہ اس تعلق کو نہیں جوڑے گی یہ طے تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ بلا مقصد گاڑی کو سڑکوں پہ دوڑاتا پھر رہا تھا دل میں جیسے آگ سی لگ گئی تھی کسی پل چین نہیں آ رہا تھا گاڑی میں اے سی کے باوجود اسے گرمی لگ رہی تھی گھٹن ہو رہی تھی اسکی آنکھیں بری طرح بے قرار تھیں لب سختی سے آپس میں پیوست کر رکھے تھے بازو کی نسیں معمول سے زیادہ ابھری ہوئی تھیں آنکھیں سرخی مائل ہو رکھی تھیں

وہ بہت بری طرح ڈسٹرب تھا

بلاخر ایک نسبتاً سنسان سڑک پہ اس نے گاڑی روک دی اور تھک کر سر کو سٹیئرنگ پہ گرا دیا اسکا دل چاہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کر روئے لیکن چاہنے کے باوجود اسکی آنکھوں سے ایک قطرہ بھی نہ نکلا تم وہاں نہیں جاؤ گے عمر وہ ہلکے سے بڑبڑایا

تم نے ساری زندگی اسی طرح گزاری ہے اب باقی کی زندگی بھی گزار لو گے

اسکی آواز سرگوشی جیسی تھی لیکن اس سرگوشی میں بے بسی تھی

www.kitabnagri.com

پلیز مت جاؤ عمر پلیز۔ وہ اپنی منت کر رہا تھا

وہ بے بسی کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا

میں نے کہا ناں تم نہیں جاؤ گے اب کے وہ سیدھا ہو کر بری طرح دھاڑا

دس سالوں میں وہ غصہ کرنا بھول چکا تھا اسے اب اگر غصہ آتا بھی تھا تو وہ کنٹرول کرنا جانتا تھا لیکن آج اسے خود

پہ بے طرح غصہ آ رہا تھا بے بسی محسوس ہو رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

اسے ایک طلب سی محسوس ہو رہی تھی جیسے اگر اس کی آنکھوں نے ذرا دیر اور اپنا پسندیدہ منظر نہیں دیکھا تو ابل کر باہر گر پڑیں گی غصے سے اسکی کپٹی کی رگ پھڑکنے لگ گئی تھی اسکی سماعتوں میں دور کہیں نفیسہ حیات کی آواز گونجنے لگی بارہ سالہ عمر انکے سامنے بیٹھا تھا پھولے ہوئے گال غصے سے سرخ ہو رہے تھے

آنکھیں بند کرو عمروہ اسے کہہ رہی تھیں اور عمر نے نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھیں بند کر لیں ہونٹ ابھی تک بھیج رکھے تھے پڑھو

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

وہ زیر لب بڑبڑایا جلتی آنکھوں کو جیسے سکون ملا

دوبارہ پڑھو وہ عورت دہرا رہی تھی اور وہ بچہ کسی معتقد مرید کی طرح دہرا رہا تھا

www.kitabnagri.com

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

اس عورت نے ایک بار پھر دہرایا گاڑی کی نشست سے ٹیک لگائے عمر نے بھی بے اختیاری کی کیفیت میں دہرایا

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

اب کے بھیجی ہوئی مٹھی خود بخود کھل گئی تنے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

## Posted On Kitab Nagri

سیاہ آنکھوں والی معتبر عورت پڑھتی جا رہی تھی گاڑی میں بیٹھا عمر حیات اسکے پیچھے پیچھے دہرا رہا تھا جیسے وہ اسکے سامنے بیٹھی ہو

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

اب کے جلتے ہوئے دل پہ جیسے پھوار پڑ گئی عمر کو لگا جیسے اسکی روح تک پر سکون ہو گئی ہو اس نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے سختی سے پیوست لبوں کو آزاد کیا کنپٹی کی پھڑکتی رگ اب تھم چکی تھی عمر کارواں رواں پر سکون ہو گیا تھا

اللہ نے اسے شیطان مردود کے دلائے غصے سے پناہ دے دی تھی غصہ حرام ہے اور ہم سے حرام کام کون کرواتا ہے؟

شیطان اور جس دن ہمارا ایمان اس ایک سطر پہ ہو گیا ہمیں کسی پیر بابا کے تعویذ یا لمبی لمبی آیات رٹنے کی ضرورت نہیں ہوگی دنیا میں غصے کی وجہ سے ہونے والے شر اور فساد ختم ہو جائیں گے

وہ تھوڑی دیر تک بیٹھا لمبے لمبے سانس لیتا رہا اور پھر گاڑی کو ایک ایسی منزل کی جانب موڑ دیا جہاں وہ دس سالوں میں کئی بار جاتا رہا تھا

کبھی غصے سے تو کبھی بے بسی سے کبھی طلب کے ہاتھوں مجبور ہو کر تو کبھی فطری محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ جس جگہ جا رہا تھا وہ واحد جگہ تھی جہاں اس انسان کے سارے جذبات جاگ جاتے تھے غصہ ناراضگی بے بسی تلخی محرومی یہاں جا کر عمر ہر بار ایک نئے جذبے سے آشکار ہوتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تقریباً آدھا گھنٹہ ڈرائیو کرنے کے بعد وہ ایک فینسی مردانہ بوتیک کے سامنے کھڑا تھا گلاس وال سے اندر کا سارا  
منظر نظر آتا تھا

وہ اپنی گاڑی سے اتر آیا شیشے کے دروازے اسکے آتے ہی کھولے گئے وہ خاموشی سے اطراف میں دیکھتا ہوا  
آگے آیا

سر میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟ سیلز مین نے شائستگی سے پوچھا

عمر نے فحال کچھ نہیں کہہ کر اسے ایک طرف کر دیا

وہ کوئی نیا لڑکا تھا جس نے عمر سے یہ سوال کیا تھا اگر کوئی پرانہ ور کر ہوتا تو عمر کو ایک نظر دیکھ کر پھر اپنے کام میں  
مصروف ہو جاتا

وہ جانتے تھے یہ آدمی کبھی بھی یہاں سے کچھ خریدنے نہیں آتا وہ بس یہاں کے ہیڈ درزی کو تھوڑی دیر تک

دیکھتا رہتا اور جب اس آدمی کی نظر اس پہ پڑتی پھر یا تو عمر فوراً وہاں سے نکل جاتا یا پھر ان دونوں کے درمیان

ایک بہت بڑا جھگڑا ہوتا جس میں عمر بولتا رہتا اور وہ بوڑھا آدمی نم آنکھوں سے اسکو سنتا جاتا

وہ متلاشی نظروں سے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا بلاخر اسے اپنی دائیں طرف ایک شیشے کے چھوٹے سے کین میں وہ

آدمی نظر آ ہی گیا

اس کے ہاتھ میں درزیوں والا انچی ٹیپ تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ دراز قد تھا بلکل عمر کی طرح اسکی رنگت صاف تھی بلکل عمر کی طرح اسکی ناک کھڑی تھی بلکل عمر کی طرح اس کے بال گھنے تھے اس عمر میں بھی اتنے ہی گھنے بالکل عمر کی طرح اسکے کندھے چوڑے تھے لیکن جھکے ہوئے یہ آدمی عمر جیسا ہو کر بھی اسکے جیسا نہیں تھا

اسکے بال قلموں سے سفید ہو گئے تھے شیوہلکی بڑھی ہوئی تھی اسکا صاف رنگ سرخ و سپید رنگت میں بدل رہا تھا سارے روایتی پٹھانوں کی طرح اسے بھی ذرا اسی باتوں پہ غصہ آ جاتا تھا عمر بے اختیار سا اسکو دیکھے گیا

اس آدمی کے سینے پہ ایک نیم پلیٹ لگی تھی وہاج علی خان

عمر یہاں سے وہ نام نہیں دیکھ سکتا تھا اسکے حلق میں کچھ اٹکا تھا اسکی ٹانگیں لرزنے لگی تھیں

تم اسے دیکھ چکے ہو اب تمہیں جانا چاہیے جاؤ عمر اب جاؤ وہ خود سے کہہ رہا تھا خود کو جانے پہ مجبور کر رہا تھا بوڑھا وہاج محو سا اپنے سامنے کھڑے لڑکے کے کوٹ کا ناپ لے رہا تھا دفعتاً وہ رکا اسے اپنے چہرے پہ کسی کی شناسا نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا

اس نے ناپ چھوڑ کر مڑ کر دیکھا اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا سامنے اسکا بیٹا کھڑا تھا وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا وہاج کی آنکھوں میں بے شمار پانی بھرنے لگا

وہ زخمی سا مسکرایا

## Posted On Kitab Nagri

اسکے دونوں گالوں میں گڑھے پڑے تھے

عمر بے اختیار اسے دیکھتا رہا پلک جھپکے بغیر سانس لئے بغیر

اسے لگا تھا وہ اپنا عکس دیکھ رہا ہے

وہاں بھی آنکھوں

میں ہزار حسرتیں لئے اسے دیکھتا رہا اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

وہ منظر مکمل تھا

اے اندھا ہے کیا کب سے کھڑا کر رکھا ہے ناپ لینی ہے یا جاؤں اسی وقت سامنے کھڑے نوجوان نے ناراضگی

سے اس بوڑھے آدمی کو دھکسا دیا

وہ تنومند سا تھا ذرا سا لڑکھڑایا لیکن گرا نہیں

اس نے نوجوان کو نہیں دیکھا اس نے بے قرار ہو کر ایک بار پھر عمر کی جانب دیکھا اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ منظر

www.kitabnagri.com

کہیں کھونہ جائے

عمر کی آنکھوں میں جیسے مرچیں بھر گئیں وہ بجلی کی سی تیزی سے اندر کی طرف بڑھا لڑکے کو کالر سے کھینچ کر

اسکا رخ اپنی جانب موڑا اور اپنے فولادی ہاتھ کا ایک زوردار مکا اسکے جبرے پہ دے مارا اس نوجوان کو لگا تھا جیسے

اسکے جبرے کی ساری رگیں تک ہل گئیں ہوں

عمر نے اگلے لمحے اسے سنہلنے کا موقع دیے بغیر ایسا ہی ایک مکا اسکے پیٹ پہ دے مارا وہ درد سے دہرا ہو کر گر پڑا



## Posted On Kitab Nagri

اور پھر سیدھا ہوتے ہوئے فوراً اٹھ کر باہر کی طرف بھاگا عمر نے اسے پکڑنے کی کوشش نہیں کی

وہ باہر نکل کر بکتا جھکتا آگے وہاں سے نکلتا چلا گیا

آس پاس کھڑے دوسرے لوگ بھی جمع ہو گئے تھے

تم ٹھیک ہونا بیٹا؟ اسکی آواز اپنے بیٹے سے زیادہ خوبصورت تھی فکر مند تھی

میری ماں پہ تو آپ کا ہاتھ بہت تیزی سے چلتا تھا یہاں کیا ہو گیا؟ کیا ہاتھوں میں وہ جان نہیں رہی یا پھر نوکری

کے چھوٹ جانے کا خوف تھا؟

وہ انکے قریب کھڑا تلخی سے کہہ رہا تھا البتہ اسکی آواز بلند نہیں تھی

جواب میں وہاں نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمر مڑ گیا وہ اب مزید اس آدمی کو نہیں سن سکتا تھا

عمر میری بات سنو بیٹے رک جاؤ وہ اسکے پیچھے آیا تھا

تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھ جاؤ بیٹا تھوڑی دیر رک جاؤ پلیز

وہ چاہے جتنا مرضی تیز قدم اٹھالیں اپنے جوان بیٹے کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے

وہ تیز تیز قدم اٹھ کر باہر نکل گیا وہاں گر تا پڑتا اسکے پیچھے جا رہا تھا اسے بلارہا تھا

عمر میری بات سنو بیٹے میری بات تو سن لو وہ رو رہے تھے اسے پکار رہے تھے لیکن عمر جانتا تھا وہ اگر رک گیا تو

پتھر بن جائے گا سو وہ نہیں رکا وہ باہر کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھا اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گاڑی زن سے بھگاتا

آگے لے گیا

## Posted On Kitab Nagri

پیچھے کھڑا وہ شخص پچھتاؤں میں گھرا کھڑا رہ گیا

یہ پچھتاوے اسکے لئے نئے نہیں تھے وہ انہیں اٹھائیس سالوں سے جھیل رہا تھا اور آج تک انکا used to نہیں ہو سکا تھا

اسکی روح آج بھی پہلے دن کی طرح زخمی تھی اسکی آنکھیں آج بھی پہلے دن کی طرح نم تھیں

امریکا کے شہر نیویارک کے ایک نائٹ کلب میں اس وقت رنگینیاں عروج پہ تھیں  
بار ٹینڈر کی کرسی پہ بیٹھایا قوت مرزا بری طرح جھنجھلایا ہوا تھا

سیاہ شرٹ اور جینز کے اوپر سیاہ جیکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے اور چہرے پہ بے زاری طاری کئے وہ اس  
وقت وجیہ لگ رہا تھا

www.kitabnagri.com

دفعتاً اسکا موبائل بجنے لگا

ڈیڈ کالنگ

اسکے چہرے پہ پھیلی بے زاری ایک لمحے میں غائب ہوئی اس نے لپک کر موبائل اٹھایا

کال اٹینڈ کی اور میوزک کے شور سے بچنے کے لئے یہاں سے نکل گیا چلتے ہوئے وہ کلب کے داخلی دروازے تک

آگیا

## Posted On Kitab Nagri

موبائل جل بجھ کر بند ہو گیا تھا اس نے خود کال ملائی

جو کہ فوراً ریسیو ہو گئی

ہیلو ڈیڈ پلینز مجھے واپس بلا لیں وہ چھوٹے ہی بولا

بکو مت یہ بتاؤ کیسے ہو؟

انہوں نے جھڑک دیا

میں کیسا ہو سکتا ہوں یا یہاں اکیلے رہ کر کیسا ہو سکتا ہوں میں کچھ نہیں جانتا مجھے بس واپس بلا لیں وہ بری طرح

تپ گیا تھا

بکو اس مت کرو یا قوت اگر تم نے یہاں آنے کی بات دوبارہ کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلہ دباؤں گا یہاں

جو گند تم پھیلا کر گئے تھے اسکو سمیٹنے میں بہت وقت لگے گا اور ویسے بھی جو رنگیں بیاں تمہیں چاہیے تھیں وہاں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو آسانی سے سب مل رہا ہو گا

آخر میں انکا لہجہ طنزیہ ہوا تھا

چند مزید باتوں اور دھمکیوں کے بعد بلاخر اس نے اپنے باپ کی بات مان لی تھی

نزمین کیسی ہے؟

آخر میں اس نے بڑے ہی کوئی سرسری لہجے میں پوچھا تھا

مر گئی ہے آگے سے انہوں نے اتنی سختی سے کہا کہ یا قوت ٹھہر سا گیا

## Posted On Kitab Nagri

کم از کم تمہارے لئے وہ مر گئی ہے اب فون رکھو اور آئندہ اس لڑکی کا نام اپنے منہ سے نہ نکالنا  
وہ ایسے سرد ایسے دو ٹوک لہجے میں بولے تھے کہ یا قوت کو بے اختیار ان سے خوف محسوس ہوا  
کال کٹ چکی تھی

لیکن یا قوت وہیں بے دھم کھڑا رہا

اپنا بدلہ لیتے ہوئے وہ اپنی آزادی کھو چکا تھا

کیا تم ٹھیک ہو؟ یہ وہ پہلا سوال تھا جو ہارون نے عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا  
اگر نہیں بھی ہوا تو کم از کم تمہیں نہیں بتاؤں گا وہ تلخی سے کہتا گرم گرم کافی کو اپنے اندر انڈیلنے لگا

وہ دونوں یہ چھوٹے سے کیفے میں بیٹھے تھے

www.kitabnagri.com

سفیر کے ساتھ یہ تم نے کیا ہے ناں؟

کتاب گھر کے اندر آنے لگے تو اسکو پٹا باندھ کر باہر باندھا جاتا ہے تاکہ اسے یاد رہے کہ وہ کتاب ہے  
لیکن تم نے اسے اتنے گھٹیا کیس میں کیوں پھنسا یا؟ وہ اپنی سرمئی آنکھیں اسکے چہرے پہ جمائے پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں بس اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا جیسے اس نے مجھے کرنے کی کوشش کی وہ ہالے کو ہرٹ کرنے لگا ہے اور اگر کوئی میری بیوی کو ہرٹ کرے گا تو میں اسے معاف نہیں کروں گا ہالے کو ہرٹ کرنے کا حق کسی کو بھی نہیں خود عمر حیات کو بھی نہیں وہ حتمی لہجے میں بولا

پھر مجھے کیوں چھوڑ دیا میں نے بھی تو اسے ہرٹ کیا ہے ہارون نے ہلکی آواز میں پوچھا  
عمر نے ہاتھ جھلایا

تم نے کچھ بھی غلط نہیں کیا تمہارے حساب سے یہی سہی تھا تم دور تھے تمہیں حالات کا اندازہ نہیں تھا  
ظاہر ہے ایک لڑکی کی شادی کی صبح تم یہ تو نہیں کہو گے ناں کہ وہ لڑکی کسی مرد کو آدھی رات کے وقت ہسپتال لے گئی

تم اپنی جگہ درست تھے عمر رساں سے بولا

ہارون نے ممنون نظروں سے اسکو دیکھا  
ہالے یہ بات کیوں نہیں سمجھتی؟ اسکا لہجہ زخمی تھا

وہ سب سمجھتی ہے وہ جانتی ہے ہارون کہ تم اسے ہرٹ نہیں کر سکتے وہ اب بھی تمہاری پینٹنگ کا سن کر خوش ہوتی  
ہیں وہ بس تم سے ناراض ہیں انکو لگتا ہے کہ اگر تم اس دن ایئر پورٹ پہ انکی بات مان لیتے تو یہ سب نہ ہوتا حالانکہ انکو اب مان لینا چاہیے کہ یہ "قسمت" تھی اگر تم ہوتے تب بھی کچھ بدل نہیں سکتا تھا

وہ بول چکا تو اپنی کافی اٹھالی



## Posted On Kitab Nagri

ہارون خاموش رہا اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا

اچھا چلو میرے پچاس ہزار نکالو آج کل ہاتھ تنگ ہے بہت وہ گردن کے کس بل نکالتا ہوا بولا

عمر کو کافی بے حد کڑوی لگی حد سے زیادہ کڑوی

بس کوئی پولیس والے سے پیسے نہ مانگے

کس چیز کے پچاس ہزار عمر کے تو مانو پتنگے ہی لگ گئے

وہ اس امیر زادے کے لئے جو میں کلب گیا بیس ہزار کلب کی انٹری اور تیس ہزار کی شراب جو میں نے ایک

"پارٹی بوائے" لگنے کے لئے منگوائی تھی دو ہزار کا پیٹرول بھی شامل ہے لیکن خیر چھوڑو اب کیا ایک ایک روپے

کا حساب رکھنا

عمر آگے کو ہوا ذرا سا مسکرایا

وہ جو میرے باپ کی شوگر مل ہے ناں وہاں سے جا کر لے لو میں کال کر دوں گا مینیجر کو وہ ایسی سنجیدگی سے بولا

www.kitabnagri.com

کہ ہارون کو یقین آنے لگا

کیا واقعی تمہارے باپ کی شوگر ملز ہیں؟۔

عمر نے کندھے اچکائے ظاہر ہے ہوں گی تم نے دیکھ رکھی ہوں گی جب ہی تو تم مجھ سے اتنے پیسے ایک ساتھ

مانگ رہے ہو یاد رکھنا ہارون پولیس والا اپنی جان دے دے گا پیسہ نہیں دے گا

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے بامشکل ضبط کیا دل تو چاہ رہا تھا یہ گرم گرم کافی اسکی اس چلتی زبان پہ پھینک دے (لیکن وہ سفیر کا انجام دیکھ کر آیا تھا سوچ رہا)

اچھا خیر یہ بتاؤ وہ وائٹ پاؤڈر (ڈرگز) کہاں سے لائے تھے تم مجھے ان ڈیلرز کی ڈیٹیل دو وہ آگے کو ہو کر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

ہارون مسکرایا

قدرے آگے کو جھکا

وہ ڈرگز نہیں تھیں

میرے گھر کا نمک تھا آئیوڈین ملا نمک شکر ہے اس نشئی نے چیک نہیں کیا ورنہ مجھے اسی نمک کی کان میں دفنا دیتا ہارون نے جھبر جھری لی

Kitab Nagri

عمر نے افسوس سے اسکو دیکھا

تم بھی پورے دنوں کے ہو میں تو تمہیں معصوم سمجھا تھا اچھا یہ بتاؤ وہ چر سی اپنے باپ سے کب ملے گا؟

ہارون پیچھے کو ہوا کافی کا گھونٹ بھرا

وہ کیوں ملے گا اپنے باپ سے؟ اس نے سکون سے پوچھا

عمر کا دماغ بھک سے اڑا

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں وہاں کیوں بھیجا تھا تاکہ تم اسکے اور اسکے باپ کے درمیان تعلقات کو درست کرو تم کیا کر کے آئے ہو وہ سہی معنوں میں پریشان ہو گیا تھا

ہارون اسی طرح پر سکون بیٹھا رہا

میں پہلے اپنے باپ کے ساتھ تو تعلقات درست کر لوں وہ جل کر بولا

دیکھو عمر میں جس کام میں اچھا ہوں وہ کر آیا ہوں اب وہ لڑکا ڈر گز نہیں لے گا اور اب چاہے وہ لڑکی خود بھی

اسکے پاس چل کر آئے تو وہ اسے قبول نہیں کرے گا آج سے وہ اپنی تلاش کے سفر میں نکل جائے گا

اچھا اپنی تلاش جی جی بالکل میں نے تو آپ سے یہی کہا تھا ناں کہ اس لڑکے کو ہمالیہ کی پہاڑیوں پہ تبلیغ کرنے کے

لئے چھوڑ آؤ عمر نے اسکی بات کاٹی وہ سخت بے زار لگتا تھا

ہارون نے دانت پہ دانت جما کر ایک بار پھر ضبط کیا

ماں باپ بچے کی بھلائی میں خوش ہوتے ہیں اسکا باپ بھی اسے موو آن کرتے دیکھ خوش ہو گا رہی بات اسکے

تعلقات اپنے باپ کے ساتھ درست کرنے کی تو یہ کام مجھے نہیں آتا مجھے جو آتا تھا وہ کر آیا ہوں اور اسکا باپ

کوئی مفتی نہیں تھا کالے کر تو توں کے نتائج تو بھگتنے پڑیں گے ناں

سارے پاگلوں نے میرے ہی گلے پڑنا تھا کیا؟.. اففف وہ سخت کبیدہ خاطر لگ رہا تھا

میرے پاس تمہارے لئے کچھ ہے

فروا اور فہیم کی ملاقات کا ثبوت

## Posted On Kitab Nagri

عمر کر نٹ کھا کر سیدھا ہوا

چہرے پہ بے یقینی پھیل گئی

ہارون موبائل پہ انگلیاں چلا رہا تھا

پھر ایک جگہ رک کر اس نے موبائل عمر کے سامنے کیا

عمر نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا

وہ ایک انسٹاگرام سے لی گئی تصویر کا سکرین شاٹ تھا

اس تصویر میں فروا اپنی کسی دوست کے ساتھ کھڑی تھیں

نہ وہ تصویر قابل غور تھی نہ فروا کی مسکراہٹ اور نہ انکی وہ غیر ملکی دوست اس تصویر میں قابل غور پندرہ اپریل

کی تاریخ تھی اس تصویر میں قابل غور وہ ہوٹل کا نام تھا جہاں وہ دونوں کھڑی تھیں

Kitab Nagri

The pearlstone

عمر شذر رہ گیا یہ اس سنیم G نامی کیفے سے چند قدم ہی دور تھا اس نے چیک کیوں نہیں کیا؟

کیا وہ اتنا بے کار ہو گیا ہے؟

کیا وہ اتنا اندھا اتنا کم عقل ہو گیا ہے؟

یہ پاکستان کی سب سے مشہور ہوٹل چین ہے

ہارون عمر کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

تم یہی سوچ رہے ہو گے کہ تم نے اس جگہ کو چیک کیوں نہیں کیا؟

عمر نے جواب نہیں دیا وہ بس شل سا بیٹھا رہا

کیونکہ تم نے عمر تم نے صرف اور صرف فہیم مرزا کے ہوٹلز چیک کیے تم نے فروا اور فہیم کی ملاقات کو بس فہیم کے ہی کسی ہوٹل میں ہی امیجن کر لیا تم نے اس شہر کا کوئی کینے کوئی ریسٹوران کوئی ہوٹل جو فہیم کا نہیں تھا اسے چیک ہی نہیں کیا

عمر کو اسکی آواز نہیں آرہی تھی اسکے کانوں میں کوئی اور آواز گونج رہی تھی

(عمر سر میں آپ کو بتا رہا ہوں میں نے فہیم مرزا کے ایک ایک ہوٹل کا سی سی ٹی وی چیک کروایا ہے لیکن اس پورے مہینے یہ عورت یہاں آئی ہی نہیں)

تم رنگوں کی زبان جانتے ہو؟ اس نے ہارون کو کہتے سنا عمر کچھ نہی بولا اس کے پاس کہنے کو بہت کچھ تھا وہ کہنا چاہتا تھا

رنگوں کی زبان واٹ نان سینس لیکن زبان جیسے تالو سے چپک گئی تھی

سبز رنگ creativity کا رنگ ہوتا ہے اسی طرح اگر سبز رنگ کو گہرا سبز کر دو تو یہ جلن اور حسد کا رنگ بن جاتا ہے

عمر کی آنکھوں کے آگے کوئی اور منظر تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ (وہ دونوں ایک ورکشاپس کی دکانوں سے بھرے ہوئے سڑک پہ گاڑی کے اندر بیٹھے تھے عمر نے اپنے موبائل پہ لوکیشن ڈالی اور اپنی لوکیشن کے آس پاس ایک بار پھر فہیم مرزا کا کوئی ہوٹل ڈھونڈنے لگا) نیلا رنگ اداسی کا رنگ ہوتا ہے وہ اسکی زبان سے بس اداس باتیں نکلتی ہیں اگر نیلے رنگ کو زیادہ گہرا کر دو تو وہ مسلسل جاری رہنے والے غم کی بات کرتا ہے

اسکی آنکھوں کے سامنے اب ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹے معراج سلطان تھا (کیا تم جانتے ہو عمر یہ سب کس نے کیا ہے

(فہیم مرزانے اور اس نے یہ سب مسز شمس کے کہنے پہ کیا ہے تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے)

سیاہ رنگ طاقت کا رنگ ہوتا ہے جنون کا رنگ ہوتا ہے پشیم ambition کا رنگ ہوتا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(عمر انتقام کو جنون مت بناؤ

فکر مند سا سردار کہہ رہا تھا

میں تمہیں اس جنون کی بھینٹ چڑھنے نہیں دے سکتا میرے لئے تم اہم ہو صرف تم)

سرخ رنگ .. یہ انتقام کا رنگ ہوتا ہے خون کا رنگ بدلے کا رنگ یہ رنگ جب اپنی آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے تو بہت عرصے تک کوئی دوسرا رنگ نظر نہیں آتا یہ رنگ اپنی بات کرواتا ہے یہ انسان کی آنکھوں کے آگے

گھومتا رہتا ہے سرخ جوڑا ہو سرخ برتن ہو سرخ عمارت ہو یا پھر سرخ خون

## Posted On Kitab Nagri

سر مئی آنکھوں والا لڑکا کہہ رہا تھا اور عمر سانس روکے سن رہا تھا

تم نے عمر تم نے انتقام کو جنون بنا لیا تم نے آنکھوں کے آگے سرخ رنگ رکھ لیا تم نے صرف ایک رنگ کی سنی پھر باقی سارے رنگوں نے بولنا چھوڑ دیا انہوں نے منہ سی لئے رنگ بہت پوزیسو ہوتے ہیں اگر تم انکو وہ توجہ نہیں دو گے جو کہ وہ ڈیزرو کرتے ہیں تو پھر وہ روٹھ جاتے ہیں تم نے رنگوں کو خود سے ناراض کر دیا ہے اپنی آنکھوں کے آگے سے سرخ رنگ کی پٹی ہٹاؤ اپنے سامنے باقی رنگوں کو بولنے دو ورنہ سرخ رنگ تمہاری رگوں میں سر آیت کر جائے گا اور تمہاری رگوں میں پہلے سے ایک سرخ رنگ موجود ہے اگر دنیا میں ایک جیسی چیزیں دو دو ہو جائیں تو ایک کو ختم کر لینا چاہیے اب تم سوچو عمر تم خود کو ختم کرو گے یا پھر اس انتقام کے رنگ کو تمہیں یہ تصویر کہاں سے ملی؟

کافی دیر بعد عمر نے سوال کیا تھا

جواب میں ہارون نے کل فروا کے ساتھ ہونے والی اپنی ملاقات کا سارا احوال سنایا

تم نے اس بوڑھی فتنہ کے ماتھے پہ گن رکھ دی براؤ و ہارون براؤ آج تو تم نے میرا دل جیت لیا کیا تھا جو ٹریگر بھی دبا دیتے ایک عذاب سے تو جان چھوٹ جاتی آخر میں وہ ذرا افسوس سے بولا تھا

جبکہ ٹریگر کے نام پہ ہارون کو کچھ یاد آیا تھا

میں ضرور ٹریگر دبا دیتا عمر اگر اس پستول میں گولیاں ہوتیں تم نے مجھے خالی پستول دیا تھا تمہیں میرے ساتھ اس کام کرتے ہوئے شرم نہیں آئی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے ڈھٹائی سے سر کھجایا

ہاں تمہیں پستول میں گولیاں ڈال کر دیتا تا کہ تم اسکو مار دو اور مقدمہ مجھ پہ چلے تمہارا باپ تو تمہیں چھڑالے گا  
مجھے چھڑوانے کون آئے گا؟ وہ جلے کٹے انداز میں بولا

تمہارا باپ.. ہارون نے فوراً جواب دیا تمہیں بچانے تمہارا باپ آئے گا

عمر کے تاثرات بدل گئے مٹھی ایک بار پھر بھیج گئی ماتھے پہ سلوٹوں کا جال سا بچھ گیا

تم نے بتایا نہیں تمہیں یہ تصویر کہاں سے ملی؟ اس نے بات بدل دی

ہارون سمجھ گیا وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا

میں نے فروا آنٹی کا موبائل اٹھا لیا تھا پھر میں نے جب سارا موبائل چیک کیا تو مجھے یہ تصویر ملی میں نے اس

عورت کا انسٹاگرام چیک کیا اور وہاں سے مجھے فروا اور اس عورت کی باقی تصاویر مل گئیں

لیکن کیا ثبوت ہے کہ فروا فہیم سے ملنے گئی تھی وہ اپنی اسی غیر ملکی دوست سے ملنے بھی تو جاسکتی ہے عمر اب کے

www.kitabnagri.com

مشکوک ہوا

ہارون آگے کو ہوا

میں نے ہوٹل کی فوٹیج نکلوائی ہے جس سویٹ میں فروا گئی تھی اسی سویٹ میں تھوڑی دیر بعد فہیم مرزا بھی گیا

تھا اس نے بولتے ہوئے موبائل پہ انگلیاں چلاتے ہوئے ایک فوٹیج عمر کے سامنے رکھی وہ بغور اس ویڈیو کو دیکھے

گیا

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے کہنا جاری رکھا اسکے ساتھ وہ سنہری آنکھوں والا لڑکا بھی تھا کیا نام ہے اسکا

اس نے ذہن پہ زور دینا چاہا

ہاں نوح۔ یہی نام ہے اسکا میں جانتا ہوں اسکو ہالے بھی جانتی ہے وہ فہیم کے بیٹے کا گارجین ہے اسکے بیٹے کا نام

یا قوت مرزا ہے ہالے اور یا قوت ایک بار شاپنگ مال میں الجھ پڑے تھے مجھے سب یاد ہے

(اگر تم میرے اغوا میں شامل نہیں بھی ہو تو میں تمہاری دشمنی کی زد میں آئی ہوں کیا ہو اگر وہ جان لے کہ وہ

اپنی دشمنی کی زد میں آئی ہے؟)

وہ بتا رہا تھا اور عمر آنکھیں چھوٹی کئے سنے جا رہا تھا

نہ میرا ڈرائیور ڈسٹرکشن تھا نہ فروانے میری سم کے ذریعے مجھے استعمال کیا اس پہیلی کو سلجھانے میں اتنا وقت

صرف اس لئے لگا ہے کیونکہ تم اس پہیلی میں خود کو شامل کیے ہوئے تھے تم نے اپنے دماغ پہ زیادہ زور دے رکھا

تھا

تم اس کیس کو عمر حیات بن کر حل کر رہے تھے حالانکہ فروا کے پلان میں تم تھے ہی نہیں تمہیں خود کو باہر نکال

کر ایک سوچنا تھا فروا کسی کو بھی پھنسا نہیں رہی تھی وہ بس محتاط تھی اس لئے اس نے میری سم اور میرا ڈرائیور

استعمال کیا

وہ اس کینفے میں ہی جانے والی تھی لیکن مہر سے ملنے ہوٹل اسے قریب پڑتا تھا وہاں جانا اسکے لئے کوئی دقت کی

بات نہیں تھی

## Posted On Kitab Nagri

خیر اب یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے عذاب ختم ہوا

ہارون نے ہاتھ جھاڑے

تمہیں یہ سب ہالے کو دکھانا چاہیے وہ تمہیں معاف کر دے گی تم دونوں ایک اچھی زندگی گزار سکتے ہو آخر میں

ہارون نے سادگی سے کہا تھا البتہ حلق میں بہت کچھ اڑکا تھا

وہ کسی اور کے ساتھ زندگی گزارے گی اس خیال سے ہی جان جاتی تھی

یا قوت مرزا کو میں بھی جانتا ہوں میں نے اسکی پارٹی پہ ریڈ ڈالا تھا اسکی ڈر گزار اور شراب ضبط کر لی تھی

پھر تو صاف ظاہر ہے کہ یا قوت اس سب میں شامل ہے ہارون فوراً بولا تھا

اوں ہوں یا قوت نہیں وہ دماغ سے نہیں سوچتا اسکا ریموٹ نوح کے ہاتھ میں ہے یا قوت بس ایک بد دماغ بگڑا

ہو ارنیس زادہ ہے اسکے لئے سارے فیصلے نوح لیتا ہے اور فہیم مرزا کبھی بھی اپنے بیٹے کو اس سب میں نہیں

گھسیٹے گا معاملہ کچھ اور ہے میں نوح مرزا سے ملنے جاؤں گا

www.kitabnagri.com

میں ساتھ آؤں گا وہ ترکی باتر کی بولا

عمر چند ثانیے اسکو دیکھتا رہا

تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟

ہارون نے سادگی سے کندھے اچکائے

کیا کر رہا ہوں؟



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسکا موبائل اسکے سامنے کیا  
یہ فوٹیج تمہیں رات کے تین بجے موصول ہوئی ہے مطلب تم ساری رات خوار رہے ہو  
یہ ہوٹل کوئی عام ہوٹل نہیں ہے تمہیں اس فوٹیج کے کے عوض ایک خطیر رقم بھرنی پڑی ہوگی ہاں وہ الگ  
بات ہے کہ اگر تم مجھے لے جاتے تو میں تمہارا کام مفت میں کروادیتا  
ہارون دھیرے سے ہنس دیا پھر عمر کو دیکھا  
مجھے اسکے لئے اپنی نیندیں اڑانے کی عادت ہے  
(اسے رات کے تین بجے کی وہ فون کال یاد آئی جب ہالے عمر کو ہسپتال لے گئی تھی اور پھر ہارون کو کال کی تھی  
وہ گہری نیند سے جاگا تھا اور منہ تک دھوئے بغیر باہر بھاگا تھا)  
مجھے اس کے لئے اور اس پہ اپنا پیسہ خرچ کرنے کی عادت ہے  
(اسے یاد آیا کہ کس طرح وہ اکثر ایک دوسرے کے کھانے کا بل دیا کرتے تھے کس طرح وہ ہر سالگرہ پہ ہالے کو  
ڈائمنڈ گفٹ کیا کرتا تھا کس طرح وہ اس کے لئے مہنگے مہنگے ہینڈ بیگز لایا کرتا تھا اور کس طرح ہالے کی تیز  
ڈرائیونگ کی وجہ سے اپنی گاڑی کی آئے دن لاکھوں روپے کی مرمت کرایا کرتا تھا)  
میں اس سے کہا کرتا تھا کہ "ساری دنیا بھی اگر تمہیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد آدمی ہوگا جو تمہارے  
ساتھ کھڑا ہوگا" مجھے ہمیشہ لگتا تھا کہ ساتھ کھڑے ہونے کا مطلب ہوتا ہے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا  
اور دوست کی ہر مشکل کو آنے سے پہلے روک لینا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

عمر بغور اسکو سنتا رہا

مشکلات اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں آزمائش اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں انسان مشکل کو آنے سے روک نہیں سکتا لیکن اس مشکل کے بعد درست فیصلے لے سکتا ہے خود کو زیادہ نقصان سے بچا سکتا ہے اپنے عزیز اپنے دوستوں کو سہی مشورہ یا مدد دے سکتا ہے میں وہی کر رہا ہوں وہ میرے مشورے نہیں سنے گی لیکن میں اسکی مدد کر سکتا ہوں اور میں کر رہا ہوں جتنا مجھ سے ہو سکتا ہے میں اس کے لئے سب کروں گا کیونکہ اگر ساری دنیا بھی اسے چھوڑ دے تو ہارون شاہد اسکے ساتھ کھڑا ہو گا

انہیں بتاؤ دو کریڈٹ لو تم نے اسکے لئے تناسب کیا ہے اپنا وقت پیسہ تو انائی خرچ کی ہے اور سب سے زیادہ تم اس بوڑھی فتنہ کی نظر میں آگئے ہو تم نے انکے لئے خود کو غیر محفوظ کر لیا ہے ہالے کو یہ سب پتہ ہونا چاہیے انکو پتہ ہونا چاہیے کہ تم انکے لئے کتنی قربانی دے رہے ہو

www.kitabnagri.com

ہارون مسکرایا تھا

دوستوں کے لئے کی جانے والی کوشش اور دی جانے والی قربانیاں ہر قسم کی خوش آمد یا ستائش یا پھر سر آہے جانے کی خواہش سے آزاد ہونی چاہیے قربانیوں کا فخر یہ ذکر انکو بے توقیر کر دیتا ہے محفل میں سنائی جانے والی قربانی پھر برہنہ ہو جاتی ہے اسکی کوئی عزت نہیں رہتی آپ نے اپنے دوست کے لئے جو کچھ بھی کیا وہ آپ کا

## Posted On Kitab Nagri

فرض اور دوست کا حق تھا دوست جانتا ہے تو ٹھک ہے اور اگر نہیں جانتا تو بھی ٹھیک ہے آپ نے دوست کی مدد  
"دوستی" کی خاطر کی تھی "سرا ہے" جانے کے لئے نہیں

وہ بول کر خاموش ہو گیا

عمر اٹھ کھڑا ہوا

والٹ سے چند نوٹ نکال کر میز پر رکھے

ہارون اسکو دیکھتا رہا

کل شاہ تاج کبیر کے گھر جانا ہے تیار ہوناں؟

عمر نے محض اثبات میں سر ہلادیا

پھر رکا قدرے جھکا اور آواز ہلکی کر لی

کل اسکے گھر تقریب ہے اور تقاریب میں گھر کے قیمتی سامان کسی محفوظ جگہ چھپا دے جاتے ہیں مجھے انکی کمزوری

چاہیے اس لئے میں کل سے پہلے "آج" انکے گھر جاؤں گا

وہ سیدھا ہو گیا

ہارون بس اسکو دیکھتا رہا پھر وہ اسکی تقلید میں اٹھ کھڑا ہوا

میز کی ایک طرف سے گھوم کر آیا اور عمر کے سامنے آکر کھڑا ہوا

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں اگر انکے گھر کا راز چاہیے تو انکا سب سے پرانا ملازم خرید و امیروں کے گھروں کے ملازمین کے سینوں میں کئی راز دفن ہوتے ہیں

سب سے پرانا ملازم سب سے زیادہ وفادار ہوتا ہے وہ کیوں بکے گا؟ عمر کی ابرو استہفامیہ انداز میں اٹھیں ہارون دل کھول کر مسکرایا

وفادار ہی تو بکتا ہے خریدنے کی چیز تو وفاداری ہی ہوتی ہے جو دھوکے باز ہو گا اس سے کیا خریدو گے؟ دھوکہ؟

تمہیں کیسے پتہ؟ عمر متعجب ہوا

میں عمر حیات نہیں ہوں لیکن کافی کچھ ہے جو مجھے بھی پتہ ہوتا ہے

اصل میں ہم امیر ہیں ناں ساری زندگی آگے پیچھے ملازم دیکھے ہیں اتنا تو ہمیں پتہ ہی ہوتا ہے تم اپنی جگہ سہی ہو تمہیں کیا پتہ ملازم کیا ہوتے ہیں ہے ناں؟

آخر میں وہ ایسی معصومیت سے بولا کہ کلس کر رہ گیا

میں اپنے محلے کا سب سے امیر بچہ تھا وہ جل کر بولا

ہارون ہاتھ جھلاتا آگے بڑھ گیا

عمر نے

ڈھیر سا راغصہ اندر دبایا

## Posted On Kitab Nagri

سر مئی بلانہ ہو تو

لیل کے فلیٹ کے باہر کوئی بیل پہ ہاتھ رکھ کر جیسے بھول ہی گیا تھا  
الفا آج تو میں تمہیں جان سے مار دوں گی پاگل کر۔ دروازہ کھولتی لیل کے باقی الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے  
دروازے پہ عمر اکیلا نہیں تھا اسکے ساتھ سر مئی آنکھوں والا لڑکا بھی تھا  
لیل نے عمر کو یہ کون ہے والی نظروں سے دیکھا  
لیکن اسکے پیچھے کھڑی ہالے نے "یہ کیوں؟" والی نظروں سے اسے دیکھا تھا  
عمر دونوں سے نظر چراتا اندر آ گیا ہارون اب بھی متذبذب سا کھڑا رہا  
تمہارے لئے گاڑی بلواؤں؟ لیل کی جتنی آواز سن کر وہ گڑبڑاتا ہوا اندر آیا  
ہالے کی آنکھوں میں اسکو دیکھ کر زخمی سا تاثر ابھرا تھا دانت پہ دانت جما کر جذبات کو روکے رکھا دل کا کرب  
بڑھتا جا رہا تھا

وہ واپس صوفے تک آئی اپنا بیگ اٹھایا پھر موبائل کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے آنکھیں نم ہوتی جا رہی تھیں لیل خاموشی سے اسکو دیکھتی رہی ہارون شرمندہ سا کھڑا رہا

صوفے کے کونے میں پھنسا اسے اپنا موبائل بھی نظر آ ہی گیا اس نے ایک جھٹکے سے کھینچ کر موبائل باہر نکالا گاڑی کی چابی اٹھائی لیکن جیسے ہی مڑی یکدم رکنا پڑا

عمر اسکے سامنے دیوار بنا کھڑا تھا ہالے نے شیرنی کی طرح زخمی نظروں سے اسے دیکھا ہارون ہمارے ساتھ کام کرے گا جب مجھے برداشت کر رہی ہیں تو اسے بھی کر لیں

آپ سلطان ہیں آپ کو بھرم رکھنا آنا چاہیے اسکا لہجہ ہلکا تھا جیسے صرف ہالے ہی سن سکے کل کے لئے ہمیں لوگ چاہیے اور بھروسہ مند لوگ ہارون ان میں سے ایک ہے بس کچھ وقت کے لئے صرف کچھ وقت کے لئے دل بڑا کریں گردن سیدھی رکھیں آنکھیں خشک رکھیں آپ سمجھ رہی ہیں؟ اسکا لہجہ جتنا تہوا تھا

ہالے کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے وہ مڑی اور بے دلی سے صوفے پہ بیٹھ گئی

البتہ مٹھی اب بھی بھیج رکھی تھی

تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ایک دائرے کی صورت نیچے بیٹھے ہوئے تھے کافی کے گز ہر ایک کے آگے رکھے ہوئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

عمر انہیں کل کا پلان سمجھا رہا تھا ہالے خاموشی سے سن رہی تھی جبکہ لیل ہر دو منٹ بعد کوئی نہ کوئی سوال کرتی تھی

جس کا جواب عمر بغیر کسی کوفت کے دے دیتا تھا

ان کا کوئی ملازم خریدنا ہو گا لیل کیا تم مجھے ان کے کسی ایسے ملازم کی ڈیٹیل دے سکتی ہو جسے خرید سکیں؟ آخر میں عمر

نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا

شیور لیل مسکرا کر پیچھے کو ہوئی

میں پیسے نہیں دے رہا عمر نے وارن کیا تھا

لیل برا ہی تو مان گئی

میں نے پیسے مانگے بھی نہیں ہیں میں جانتی ہوں الفاعمر میرے گھر کی کھڑکی سے کود کر مرنا پسند کرے گا لیکن

مجھے پیسے نہیں دے گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ رکی معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائیں

تمہیں بس میرے گھر کا اسٹور روم میرے ساتھ صاف کروانا ہو گا وہی اسٹور جس کے لئے میں تین مہینوں سے

تمہاری منت کر رہی ہوں

میں نہیں کر رہا

میں نہیں ڈھونڈ رہی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ترکى باترکى بولے

ہارون انکو دیکھتا رہا جبکہ ہالے بے مقصد اپنے موبائل پہ انگلیاں چلاتی رہی

ان دونوں کو دیکھ کر کچھ یاد آتا تھا اور جو یاد آتا تھا وہ دل دکھاتا تھا

اچھا ٹھیک ہے میں کل نہیں پرسوں آجاؤں گا مل کے کر لیں گے ابھی تم میرا کام تو کر دو

اسی وقت لیل کے موبائل نے زوں زوں کی آواز نکالی اس نے موبائل اٹھایا آنے والا میسج پڑھا پھر ہالے کو دیکھا  
ہالے نے سر نہیں اٹھایا وہ اسی طرح بیٹھی رہی

آپ کے اکاؤنٹ میں پیسے بھیج دیئے ہیں مجھے انکے ملازمین کی لسٹ بھیج دیں آدھے گھنٹے تک اس نے بے تاثر  
لہجے میں کہا

عمر جان گیا کہ وہ اپنا کام خود کرنا چاہتی ہے

چلو تمہارا اسٹور دیکھ لیں پھر مجھے ہارون کے ساتھ نکلنا ہے عمر کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا لیل اسکے ساتھ اٹھی تھی  
وہ دونوں چلے گئے تو ایک گمبھیر سی خاموشی چھا گئی

تم نے دیکھا جو کچھ سفیر کے ساتھ ہوا ہے؟ کافی دیر بعد ہارون نے خاموشی کو توڑا

ہالے نے کچھ نہیں کہا بس سر کو اثبات میں ہلادیا

اسکے چہرے سے ظاہر نہیں ہوا کہ وہ خوش تھی یا اداس ہارون کو بے اختیار ملال ہوا

کیا پینٹ کر رہے ہو؟

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے اسکو دیکھ کر عام سے لہجے میں پوچھا

ہارون نے کندھے اچکائے

فحال کچھ نہیں ایک دودن سے آرٹ بلاک چل رہا ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے میں جو بنا رہا ہوں اسکے ساتھ خوش

نہیں ہوں جیسے میرے ہاتھوں کو کچھ اور بنانا چاہیے لیکن سمجھ نہیں آ رہا کیا

ہالے نے نظریں اٹھائیں

ایک دولحہ اسکو دیکھتی رہی

فینٹسی پینٹ کرو آرٹ بلاک ختم ہو جائے گا تمہارے رنگ حقیقت کا زہر سہتے سہتے تھک گئے ہیں انکو آرام دو

کوئی اچھی فیری ٹیل رنگوں کو دکھاؤ امید تھاؤ

ہارون جیسے سن ہو گیا ہو

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

وہ ٹھہر گیا دل بھی ٹھہر سا گیا

کیا اس سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟

ہالے نے نفی میں سر ہلایا

سب کچھ کبھی ٹھیک نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ خراب رہ ہی جاتا ہے یہ دنیا ہے یہاں کچھ بھی مکمل نہیں ملتا ادھر اپن

ہر چیز کا حصہ ہے "سب کچھ" صرف جنت میں ٹھیک ہو سکتا ہے یہاں "بہت کچھ" ٹھیک ہو سکتا ہے اور تم اسی پہ

دھیان دو

## Posted On Kitab Nagri

تم آج بھی حقیقت میں اپنے رنگ بھرتے رہتے ہو لیکن تم حقیقت میں جتنے چاہے رنگ بھر دو وہ رہے گی "تلخ  
"دل دکھانے والی"

اور رنگوں کو دلوں کے درد کم کرنے بھیجا گیا ہے تم لوگوں کو انکے تکلیف دہ لمحات یاد دلاتے رہو گے تو تمہارے  
رنگ تمہارے ہاتھ سے چھوٹ جائیں گی

کبھی کبھی فینٹسی فرضی کہانی ضروری ہوتی ہے تاکہ پیپی اینڈنگ کی تمناد دل میں باقی رہے یہ دنیا اور یہاں کے  
لوگ امیدوں پہ زندہ ہیں

امید . .

کہ ایک دن وہ بہت امیر ہو جائیں گے اور انکے سارے مسائل حل ہو جائیں گی  
ایک دن انکو ایک بہترین پارٹنر ملے گا جس کے ذریعے وہ ٹاکسک پارٹنر سے ملنے والا غم اور تکلیف بھول جائیں  
گے

ایک دن انکو جاب لگ جائے گی ایک دن وہ بغیر پڑھے پاس ہو جائیں گی ایک دن انکی طویل مدت سے چلتی بیماری  
ختم ہو جائے گی ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ کہہ رہی تھی اور ہارون دم سادھے سنے جا رہا تھا

امیدیں بعض دفع اچھی ہوتی ہیں اور بعض دفع بری لیکن وہ "ہوتی" ہیں اور اگر انکو ختم کر دیا تو دنیا میں انسان  
نہیں رہو بوٹ رہ جائیں گی تم کیوں لوگوں کو رو بوٹ بنانے میں لگ گئے ہو؟ آخر میں اس نے نرمی سے پوچھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ چاہے ساتھ ہوں یا دور ہارون کو کیا چاہیے ہالے جانتی تھی

ہارون نے نفی میں سر ہلایا اوں ہوں ہارون لوگوں سے امیدیں نہیں چھینے گا

پھر رکامنونیت سے ہالے کا چہرہ دیکھا

تھینکیو ہالے تھینکیو سوچ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ جو کچھ اس وقت ہمارے درمیان ہو رہا ہے تم اس کے باوجود

بھی مجھے مشورہ دو گی

ہالے نے خالی خالی نظروں سے اسکو دیکھا

شاید تم بھول رہے ہو میں ہالے سلطان ہوں میں سڑک پہ چلتے راہگیروں کو بھی درست مشورے دیتی رہتی ہوں

کیونکہ مجھے یہی آتا ہے اور تم اس وقت میرے لئے کسی راہگیر سے زیادہ ہرگز نہیں ہو وہ اجنبی لہجے میں کہتی اٹھی

تھی

کیا تم جانتی ہو برو نو مر گیا ہے ہارون پیچھے سے پکارا

ہالے جہاں تھی وہیں رک گئی آس پاس کی ساری آوازیں رک گئی

وہ بے یقینی سے پیچھے مڑی

آنکھوں میں تحیر لب ہلکے سے واچہرہ مردہ سا

کل حسن اور سفیر کا جھگڑا ہو گیا تھا سفیر نے اسے عمر سے ملنے سے منع کر دیا اور حسن نے آگے سے جواب دے

دیا پھر اگلی صبح برو نو اپنے گھر میں آخری سانسیں لیتا پایا گیا

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے شمس انکل سے پیسے مانگے انہوں نے حسن سے کہا کہ اگر وہ بھیک مانگے گا تب وہ اسے رقم دیں گے  
اور حسن نے نہیں مانگی ہے ناں ہالے نے یکدم اسکی بات کاٹی  
پھر تلخی سے سر جھٹکا

ظاہر ہے معراج سلطان کا بیٹا ہے ان پہ ہی جائے گا ناں پتہ نہیں کیوں بابا نے اسے اپنے جیسا بنا دیا بے  
خوف نڈر کیا تھا جو جھک جاتا لیکن نہیں اسکی گردن کا سر یا نہیں نکلے گا  
وہ بے زاری سے بڑبڑائی  
کیا تم ان دونوں سے الگ ہو؟  
ہاں میں ان دونوں سے الگ ہوں بہت الگ وہ دونوں سفید ہیں میں نہیں ہوں میں سرمئی ہوں مجھے ان دونوں  
جیسا نہیں بنا

اگر اس دن بابا شمس چچا آگے جھک جاتے تو وہ مرتے نہیں لیکن انہیں انکو تو آخرت کا خوف تھا انکو تو بس خدا کا  
خوف تھا انکو زندگی نہیں چاہیے تھی اگر چاہیے بھی تھی تو یہ خیرات میں ملی ہوئی جھکی ہوئی زندگی نہیں حلا نکہ انکو  
سوچنا چاہیے تھا کہ زندہ رہنا اہم ہے چاہے جھک کر رہو چاہے سراٹھا کر میں ان جیسی نہیں ہوں  
وہ رندھے ہوئے لہجے میں اور بلند آواز میں کہے جا رہی تھی

مجھے زندگی چاہیے مجھے میرے قریبی لوگ چاہیے مجھ سے اگر ہیون کے سائن مانگے جاتے تو میں دے دیتی  
کیونکہ میرے لئے میرا خاندان قیمتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

مجھ سے اگر چچا ہیون سے ملحقہ زمین مانگتے تو مرنا پسند نہیں کرتی میں زمین دے دیتی کیونکہ میرے لئے میرا  
باپ قیمتی تھا میری ماں قیمتی ہے میرا بھائی قیمتی ہے  
اسکے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے

اگر مجھ سے برونو کے بدلے بھیک مانگنے کو کہا جاتا تو میں مانگ لیتی کیونکہ میرے لئے اس نے سینے پہ انگلی سے  
دستک دی

میرے لئے میرا خاندان قیمتی ہے میرے لئے میرا کتا بھی قیمتی ہے خاندان کے لئے جھکنا پڑے تو جھک جانا  
چاہیے کیونکہ اگر آپ نہیں جھکو گے تو سارا خاندان ڈھے جائے گا جس طرح ہمارا خاندان ڈھے گیا  
اسکے لہجے میں دل چیر دینے والا دکھ شامل ہو گیا

بابا اگر سفید نہ رہتے اگر وہ میری طرح سرمئی بن جاتے تو ہمارا خاندان بچ جاتا بابا بچ جاتے میں گلٹ میں نہ رہتی  
حسن اکیلا نہ رہتا عمر غمزہ نہ رہتا

وہ تھک کر صوفے پہ بیٹھ گئی

بابا کو سرمئی بننا چاہیے تھا حسن کو بھی سرمئی بننا چاہیے تھا انکو میری طرح بننا چاہیے تھا وہ تھکی تھکی سی بڑبڑا رہی  
تھی

## Posted On Kitab Nagri

انکو میری طرح بننا چاہیے تھا ہر اس انسان کو سرمئی بننا چاہیے جنکو اپنا خاندان بچانا ہی جنکو اپنا باپ قتل نہیں کروانا جنکو اپنے بچے یتیم اپنی بیوی بیوہ نہیں کروانی ان کو سرمئی بننا چاہیے اسکی آواز ہلکی ہوتی گئی اور پھر وہ خاموش ہو گئی

ہارون اسی طرح بیٹھا رہا سن ششدر۔ ساکت۔

معراج انکل کو شمس انکل نے مار دیا؟ وہ اتنی ہلکی آواز میں بڑبڑایا کہ ہالے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی وہ اسکے سامنے نہیں بولتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی ہارون سے بات کی تو جذبات میں سب کہہ دے گی وہ دوست تھا اور دوستوں سے باتیں چھپی نہیں رہتیں چاہ کر بھی نہیں وہ شل رہ گئی اور ہارون ساکن

کیا کوئی راہگیروں کو اپنے باپ کے قتل کا راز بتاتا ہے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سلطان منزل کی طرف جانے والی گاڑی میں اس وقت خاموشی تھی  
سفیر کو ریلیز کر دیا گیا تھا سارا الزام اس کے ڈرائیور نے قبول کر لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے قبول کر لیا تھا کہ سفیر کی گاڑی میں منشیات رکھنے والا وہی تھا اور وہ یہ کام کافی عرصے سے کرتا آ رہا تھا لیکن اسکے مہربان مالک اسکے ان کرتوتوں سے واقف نہیں تھے

ساری دنیا جانتی تھی یہ جھوٹ ہی لیکن قانون کو ثبوت اور ملزم کا اقرار چاہیے ہوتا ہی ایک ٹھوس ثبوت اور ایک اقرار ملزم کو مجرم بنادیتا ہے

شمس سلطان کو زیادہ کچھ نہیں کرنا پڑا انہوں نے بس ایک منشیات کی ترسیل کرنے والا کرائے کا غنڈہ خریدا اور اس نے اقرار کر لیا کہ سفیر سلطان کا ڈرائیور اس سے بھاری مقدار میں منشیات خریدتا رہا ہے

چند مزید جھوٹ اور ایس ایچ او کا چائے پانی نکال کر بلاخر سفیر سلطان آزاد تھا لیکن کیا واقعی؟

وہ بس تھانے کی اس کو ٹھہری سے آزاد ہوا تھا لوگوں کی معنی خیز نظروں دبی دبی مسکراہٹوں جملے کستی زبانوں سے تو اب وہ شاید کئی سال تک آزاد نہیں ہو سکتا تھا

سفیر پچھلی سیٹ پہ فروا کے سینے پہ سر رکھے ہوئے تھا وہ سفیر کو لینے آئی تھیں اور وہ چپ چاپ گاڑی میں آکر بیٹھ گیا تھا

www.kitabnagri.com

اسکی ماں گاڑی سے اتر کر نیچے نہیں آئی تھیں وہ کیمروں کی زینت نہیں بننا چاہتی تھیں

سفیر بیٹے گردن سیدھی رکھو تم سفیر سلطان ہو فاتح ناقابل تسخیر یہ چھوٹے چھوٹے مسائل تو ہوتے رہتے ہیں تمہیں کوئی ہر انہیں سکتا کوئی تمہیں گرا نہیں سکتا تم ایک عظیم انسان ہو

وہ ہلکی آواز میں اس کے کان کے قریب کہہ رہی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

سفیر اسی طرح انکے سینے میں سر رکھے بیٹھا رہا

کیا میں کچھ وقت کے لئے عام انسان نہیں بن سکتا؟ اسکی آواز تھکی تھکی تھی جیسے کئی برسوں کا سفر کر کے آیا ہو  
کیا میں تھوڑی دیر کے لئے صرف سفیر بن سکتا ہوں؟ قابل تسخیر ایک عام ایک معمولی انسان میں اپنے نام کے  
ساتھ یہ سلطان کا بوجھ لگاتے لگاتے تھک گیا ہوں می

میں فاتح نہیں بننا چاہتا میں ہارنا چاہتا ہوں فاتح کو آرام نہیں ملتا اسے سکون نہیں نصیب ہوتا اسے ایک کے بعد  
ایک جنگ کی تیاری کرنی ہوتی ہے

میں ہارنا چاہتا ہوں تاکہ کچھ وقت مل سکے اپنے ساتھ تاکہ میں کچھ آرام کر سکوں میری تھکاوٹ اب دل تک  
اترنے لگی ہے مجھے سکون چاہیے

پلیز میرے نام کے ساتھ یہ سلطان .. عظیم . نا قابل تسخیر انسان کا ٹیگ ہٹا دیں میرا جسم اب مزید ان الفاظوں کا  
بوجھ نہیں سہہ سکتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Let me live mummy let me live

وہ ہارے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا آنکھیں بالکل خشک بے تاثر تھیں

فروا اسکا سر اپنے سینے سے ہٹایا سفیر دوبارہ بے دھم ہو کر لڑھکنا چاہتا تھا لیکن فروا نے اپنے دونوں ہاتھوں سے  
اسکی گردن کو سیدھا کیا

میری بات سنو سفیر وہ ہلکی سخت آواز میں کہنے لگیں

## Posted On Kitab Nagri

تم سفیر نہیں بن سکتے تمہارے نام کے ساتھ لگا سلطان یہ کوئی بوجھ نہیں cC ہے  
مئی میں.. اس نے کچھ کہنا چاہا جب فروانے اسکی بات سختی سے کاٹ دی  
صرف مجھے سنو صرف مجھے تمہارے نام کے ساتھ لگا سلطان بوجھ نہیں ہے انعام ہے غرور ہے مقام ہے تم اپنے  
نام کے ساتھ سلطان ہٹا دو گے تو پھر کیا کرو گے کیا کیڑے مکوڑوں جیسی بے نام زندگی گزارو گے؟  
تم اگر قابل تسخیر بن گئے تو ہر کوئی تمہیں ہر ادے گا ہر آتا جاتا ایرا غیر اہر کوئی  
تم اگر عظیم نہیں بنو گے تو کوئی تمہارا ذکر تک نہیں کرے گا کوئی تمہاری بات نہیں کرے گا  
تم چاہتے ہو تم ہار جاؤ تم فاتح نہیں بننا چاہتے کیونکہ تمہیں لگتا ہے ایک فاتح انسان پہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں لیکن کیا  
تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ فاتح کا مقام کیا ہوتا ہے؟  
فاتح عظیم ہوتا ہے سفیر اس پہ جتنی ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ اتنا عظیم ہوتا ہے ہارنے والے کا کوئی نام نہیں ہوتا  
اسے کوئی یاد نہیں رکھتا اسکی کوئی بات نہیں کرتا تم ایک ہارے ہوئے انسان کی طرح آرام کرنا چاہتے ہو اس  
انسان کی زندگی میں بس آرام ہی رہ جاتا ہے سفیر  
تم ایک عظیم انسان ہو ایک اعلیٰ خاندان کے اعلیٰ انسان تم سلطان ہو تم فاتح ہو تم... وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہی  
تھیں  
لیکن سفیر نہیں سن رہا تھا اس نے تھک کر سیٹ کی پشت پہ اپنا سر ٹکا دیا گردن ڈھلکا دی اور آنکھیں موند لیں یہ  
الفاظ اسکے لئے نئے نہیں تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت میں واپس گیا جہاں سے ان الفاظوں کی شروعات ہوئی تھی  
دس سالہ سفیر بری طرح رو رہا تھا اسکی آنکھیں رو رو کر سو جھ گئی تھیں گالوں پہ آنسوؤں کے خشک نشان رہ گئے  
تھے

اسکی ماں اپنی کسی دوست کے ساتھ لنچ کرنے گئی تھی اب جب وہ واپس آئی تھی تب سے اپنے اکلوتے بیٹے کو  
روتے ہوئے دیکھ رہی تھی اسکی بھوری آنکھوں میں ناپسندیدگی تھی  
وہ آج سے کئی سال پہلے بہت خوبصورت ہوا کرتی تھی لمبے بال بے داغ چہرہ خوبصورت بھوری آنکھیں اور ہاں  
اب تک اس نے کوئی سرجری کوئی بوٹوکس بھی نہیں کروایا تھا  
تم آخر کب تک لوزرز کی طرح روتے رہو گے سفیر سلطان؟ اس نے اپنے سامنے بیڈ پہ بیٹھے ہوئے اپنے دس  
سالہ بیٹے کو مخاطب کیا

ڈیڈ نے مجھ پہ شاوٹ کیا میری سائیکل توڑ دی اس نعیم نے اور ڈیڈ نے مجھ پہ شاوٹ کیا انہوں نے آپ کے بارے  
میں برا کہا انہوں نے کہا میں انکا بیٹا نہیں ہوں مجھے بہت ہرٹ ہو رہا ہے

اس نے روتے ہوئے بتایا تھا

فروانے نخوت سے ہاتھ جھلایا

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے ڈیڈ نے تم پہ اس لئے شاوٹ کیا کیونکہ تم بزدل ہو کیونکہ تم رو رہے تھے کیونکہ تم اپنا بدلہ لینا نہیں جانتے اگر اس بچے نے تمہاری سائیکل توڑی تھی تو تمہیں چاہیے تھا وہی موٹے بڑے پتھر اسکے سر پہ مارتے اسکی سائیکل پہ مارتے تمہیں معاف کرنے کے بجائے بدلہ لینا چاہیے تھا

سفیر رونا بھول کر انکو دیکھے گیا

تمہیں رونے کے بجائے اسے رلانا چاہیے تھا مجھ سے وعدہ کرو سفیر کہ آج کے بعد تمہاری آنکھوں سے ایک آنسو نہیں گرے گا وعدہ کرو

اس نے سفیر کا نرم چھوٹا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا

وعدہ کرو سفیر تم آئندہ روگے نہیں تم آئندہ معاف نہیں کرو گے تم اب سے بدلہ لو گے

بھوری آنکھوں والے بچے نے میکا کی انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلا دیا

آنکھ کے بدلے آنکھ خون کے بدلے خون اپنا بدلہ لینا سیکھو سفیر تم ایک عظیم انسان ہو تم فاتح ہو تم...

تیرہ سالہ سفیر کو آج ایک بار پھر اپنے باپ کا سخت رویہ برداشت کرنا پڑا تھا لیکن آج حالات مختلف تھے وہ رو

نہیں رہا تھا اسکی آنکھیں بس ہلکی گلابی تھیں چہرہ سرخ

اسکی ماں ایک بار پھر اسکے پاس بیٹھی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میں نے بس ڈیڈ سے اتنا کہا تھا کہ مجھے بھی ویسی گھڑی چاہیے میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا تھا لیکن ڈیڈ نے اس بچے کے سامنے مجھے اتنا بے عزت کیا آخر کیوں کیوں وہ مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں کیوں وہ بڑے پاپا کی طرح مجھ سے پیار نہیں کرتے؟

وہ رنج سے کہہ رہا تھا

فروانے افسوس سے اسکو دیکھا

وہ تم سے پیار اس لئے نہیں کرتے کیونکہ تم کم عقل ہو

سفیر نے متعجب نظروں سے انکو دیکھا

وہ گھڑی اس برانڈ کی ریئر کلیکشن ہے جسکا سارا اسٹاک ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے تمہارا باپ سہی تھا کیونکہ وہ گھڑی تمہیں نہیں مل سکتی تھی تمہیں وہ گھڑی چھین لینی چاہیے تھی

سفیر ٹھہر سا گیا

دنیا کی ہر اچھی چیز پہ سفیر سلطان کا حق ہے تمہیں جو چیز پسند آئے اسے چھین لو اسے حاصل کر لو کیونکہ یہ تمہارا

حق ہے تمہیں ان سب چیزوں کے لئے اپنے باپ یا میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے تمہیں اپنا

حق لینا آنا چاہیے

میں لیکن وہ گھڑی میری نہیں تھی



## Posted On Kitab Nagri

تو ہو جاتی جو چیز تمہیں پسند ہو وہ تمہاری ہے اسکے لئے کسی کے آگے جھکنے کسی کے آگے گڑ گڑانے کی ضرورت نہیں ہے وعدہ کرو اب سے جو کچھ تمہیں پسند ہو گا تم اسے مانگو گے نہیں وعدہ کرو سفیر بھوری آنکھوں والے بچے نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اس عورت کے ہاتھ پہ رکھ دیا تھا وہ عورت اب بھی بول رہی تھی

دنیا کی ہر اچھی چیز پہ تمہارا حق ہے تم سفیر سلطان ہو تم عظیم ہو تم فاتح ہو۔ تم...

سولہ سالہ سفیر سلطان اپنے کمرے کی بالکنی میں اداس بیٹھا تھا اسکے چہرے پہ ملال تھا حسرت تھی فروانزاکت سے اپنی فراک کا کونا پکڑے وہ اس کے قریب آ بیٹھی

سفیر نے تھکی تھکی نظریں اٹھا کر انکو دیکھا یہ آنکھیں آج کے سفیر کی آنکھوں سے مختلف تھیں ان میں حسرت تھی ان میں چاہ تھی ان میں محرومی بھی تھی

ڈیڈ میرے ساتھ نہیں جا رہے مئی سب بچوں کے ڈیڈ آئیں گے سب کے ڈیڈ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے پرانے دیں گے اور میں میرے ڈیڈ تو مجھے اپنا بیٹا کہلوانا بھی پسند نہیں کرتے وہ دکھ سے کہہ رہا تھا

I love him mummy i really really love him

وہ مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتے؟

فروا آگے کو ہوئی اپنی بھوری شاطر آنکھوں کو اپنے بیٹے کی آنکھوں میں گاڑ دیا

## Posted On Kitab Nagri

وہ تم سے پیار اس لئے نہیں کرتے کیونکہ تم بار بار انہیں بتاتے ہو کہ تم ان سے پیار کرتے ہو

سفیر رک گیا اسکی آنکھوں میں اچھنباتھا

تم سفیر سلطان ہو اگر تم ان سے محبت کرتے بھی ہو تو تمہیں یہ سب بتانے کی کیا ضرورت ہی تمہیں کیا ضرورت ہی کہ تم جھک جاؤ؟ تمہیں جس انسان جس چیز سے محبت ہے وہ تمہاری ہے پھر تم اپنے الفاظ کیوں ضائع کرو؟

لیکن انکو میرے ساتھ آنا تو چاہیے تھا اسے ایک ہی غم تھا

وہ تمہارے ساتھ نہیں آئیں گے کیونکہ تم ان بچوں کی طرح عام نہیں ہو سفیر کو سہاروں کی ضرورت نہیں ہے تم extra ordinary ہو تم اکیلے کافی ہو کسی بھی جگہ کسی بھی تقریب میں جانے کے لئے تم کافی ہو تمہیں ضرورت نہیں ہے کسی کی تمہارا کیرما تمہارا چارم تمہیں ہر محفل میں معتبر ثابت کرنے کے لئے کافی ہے تمہیں اپنے باپ کی ضرورت نہیں ہے تمہیں اپنی ماں کی ضرورت نہیں ہے تم اکیلے کافی ہو

وعدہ کرو سفیر آج کے بعد اگر تمہیں ہماری ضرورت ہوئی تب بھی کسی کو نہیں پکارو گے وعدہ کرو تم کسی بھی محبت کا اظہار نہیں کرو گے تم اپنے لئے کافی رہو گے وعدہ کرو تم عام نہیں بنو گے وعدہ کرو سفیر وعدہ کرو

بھوری آنکھوں والے بچے نے ایک بار پھر وعدہ کر لیا تھا

اسکی ماں اب پھر سے چند الفاظ دہرا رہی تھی

تم سفیر سلطان ہو تم عظیم ہو تم فاتح ہو دنیا کی ہر اچھی چیز پہ تمہارا حق ہے تمہیں جو پسند ہے چھین لو..

## Posted On Kitab Nagri

اس نے آنکھیں کھولیں وہ اب سولہ سالہ سفیر نہیں تھا وہ اکتیس سال کا ہو گیا تھا لیکن وہ بچپن میں کئے ہوئے وعدے نہیں بھول سکا

میں سفیر سلطان ہوں اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے اسکی ماں نے فخریہ انداز میں اسے دیکھا وہ بامشکل اپنی گردن سیدھی کے دہرا رہا تھا

میں فاتح ہوں میں عظیم ہوں دنیا کی ہر اچھی چیز پہ میرا حق ہے  
وہ کہہ رہا تھا لیکن اسکی آواز کھوکھلی تھی بے حد کھوکھلی

میں extraordinary ہوں مجھے اپنے ساتھ جڑے کسی تعلق سے محبت کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے  
مجھے جو چیز چاہیے میں اسے چھین لوں گا

میں سفیر سلطان ہوں میں فاتح ہوں میں عظیم ہوں میں ناقابل تسخیر ہوں  
بولتے بولتے اسکی آنکھ کے کونے سے ایک بے نام آنسو نکلا تھا جسے وہ بری طرح رگڑ گیا

www.kitabnagri.com

میں سفیر سلطان ہوں میں فاتح ہوں  
وہ بے بسی سے دہرائے گیا

## Posted On Kitab Nagri

چرچ کی فضاؤں میں جل چکی خوشبودار موم بتیوں کی باس اب پھیلی ہوئی تھی

ہال میں قطاروں۔ میں لگے لکڑی کے صاف ستھرے بیچ رکھے تھے

یہ بیچ سارے ہال میں بچھے ہوئے تھے بس درمیان میں گزرنے کا ایک لمبا اور چوڑا راستہ تھا

جہاں بیچ ختم ہوتے تھے وہیں سے ہال کی زمین سے ذرا اونچا اسٹیج نما منبر بنا تھا جس کے ایک کونے میں ڈائس

رکھا تھا جس کے پیچھے سیاہ رنگت والا "فادر" کھڑا تھا اسٹیج پہ کھڑے کچھ بچے کواٹر (مذہبی نظم) پڑھ رہے تھے

ہال کے بیچ اس وقت خالی تھے آج کی پریر ہو چکی تھی یہ وہ بچے تھے جنہیں اگلے ہفتے کواٹر سنانی تھی اور اس

وقت وہ اپنی مشق کر رہے تھے

ایسے میں ہال کے داخلی دروازے سے چار لوگ اندر داخل ہوئے جن میں ایک سیاہ آنکھوں والا مرد اور اسکی

بیوی تھی اور دوسرا سر مئی آنکھوں والا لڑکا اور ایک سانولی لڑکی بھی تھی

فادر جوزف نے انکو اندر آتے دیکھا تو مسکرائے کواٹر پڑھتے بچے اب خاموش ہو گئے تھے شاید وہ مشق کر چکے

www.kitabnagri.com

تھے

فادر جوزف نے بچوں کو جانے کا اشارہ کیا

آج کی پریر ختم ہو چکی ہے لیکن یسوع مسیح کا تذکرہ کرنے والے لوگ کبھی ختم نہیں ہوں گے آؤ میرے بچوں

آؤ

ڈائس کے پیچھے کھڑا ڈھلتی عمر کا آدمی شفقت سے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہم کسی کے عقیدے کے ساتھ مذاق کرنے جارہے ہیں کیا دنیا میں اس سے بڑا گناہ کوئی ہوگا؟ سرمئی آنکھوں والا لڑکا دکھ سے کہہ رہا تھا

اگر تم اب ایک لفظ بھی بولے تو کل اسی چرچ سے تمہاری مسخ شدہ لاش ملے گی کیا اس سے بڑا گناہ کوئی ہوگا؟ اسکے ساتھ چلتا سیاہ آنکھوں والا نوجوان سختی سے کہہ رہا تھا

اتنے میں وہ چاروں بیچ کے آخری سروں تک پہنچ گئے تھے فادر انکو دیکھتے ہوئے نیچے اتر آئے کہو آج تم یسوع مسیح کے بارے میں کیا سننا چاہو گے؟ انکی عظمت کے قصے یا ان پہ ٹوٹی مشکلات کا حوالہ فادر جوزف نیچے آتے ہوئے نرمی سے پوچھ رہے تھے یہ ہمیں convert کروا کر دم لے گا لیل عمر کے کان کے پاس جھکی

ہم نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کافی کچھ پڑھ رکھا ہے یہاں ہم کچھ اور بات کرنے آئے ہیں عمر نے انکو بہت کچھ بتادیا

فادر اب نیچے آچکے تھے یہ جاننے کے بعد کہ وہ سب مسلمان ہیں انکی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی بیٹھو میرے بچوں انہوں نے اسی شفقت سے انہیں بیٹھنے کو کہا

وہ چاروں مارے باندھے بیٹھ گئے فادر جوزف اسٹیج کی سیڑھیوں پہ بیٹھ گئے

تکھو میرے بچوں کیا چیز تمہیں خداوند کے اس غلام کے پاس لے آئی



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے کچھ کہنا چاہا جب ہارون نے اس کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کر اسے خاموش رہنے کو کہا وہ سچ بولے گا عمر جانتا تھا وہ عمر حیات نہیں تھا جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اتنے وثوق سے جھوٹ کہے کہ اگلے کو اپنا سچ مشکوک لگے

وہ ہارون شاہد تھا جسے جھوٹ بولنے نہیں آتے تھے جس کا سچ بھی ڈمگ جاتا تھا وہ آرٹسٹ تھا دل کی سچائیوں پہ یقین رکھتا تھا

ان چاروں میں سے کوئی بھی چرچ میں بیٹھ کر جھوٹ بولنے کے حق میں نہیں تھا سو خاموش رہے ہارون نے انکو ہالے کی شادی سے لے کر اغوا اور پھر اسکے باپ کے قتل اور ہیون کے غیر قانونی قبضے تک کی ساری ڈیٹیلز بتائیں

فادر جوزف نم آنکھوں سے سب سنتے رہے ہارون بول کر خاموش ہوا ہمیں صرف شاہ تاج کبیر کے گھر تک رسائی چاہیے انکی ہیڈ ملازمہ آپ کی سگی بھتیجی ہیں آپ کا حکم انکے لئے یسوع کے بعد سب سے اہم ہیں انکا عقیدہ ہے آپ پہ ہم انہیں خریدنا نہیں چاہتے ہم بس شرافت سے گھر کے اندر رسائی چاہتے ہیں تاکہ ہمیں کچھ ایسا مل سکے جس کے ذریعے شاہ تاج کو سچ بولنے پہ مجبور کر سکیں ہالے کہہ رہی تھی

اگر آپ انہیں ہماری مدد کا کہہ دیں گے تو ہمارا کام آسانی سے ہو جائے گا لیکن اگر آپ نہیں کہیں گے وہ رکی ذرا آگے کو ہوئی فادر جوزف کی آنکھوں میں دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

کام تو ہمارا پھر بھی ہو ہی جائے گا لیکن آپ کی بھتیجی غیر محفوظ ہو جائیں گی شاہ تاج کی جانب سے بھی اور ہماری جانب سے بھی اصل میں کیا ہے ناں میرا شوہر زرا سر پھر اسے بات بات پہ گن نکال لیتا ہے

عمر نے مسکراہٹ دبائی

(انہوں نے مجھے میرا شوہر کہا)

اور میرا.. کزن وہ دس سال کی عمر میں قتل کر چکا ہے اب تو خیر اسکے لئے یہ سب کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے اب آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں؟

وہ واپس پیچھے کو ہوئی

اگر آپ ہماری مدد کر دیں گے تو آپ کی بھتیجی کی ذمہ داری ہماری اور اگر نہیں کرتے تب بھی سوچ لیجئے اسکا لہجہ دھمکاتا ہوا ہر گز نہیں تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے واقعی بات کرنے کا فن آتا تھا

فادر جوزف نے ایک گہری سانس لی

ابھی وہ کچھ کہتے کہ

اگر آپ کو ہم پہ کوئی شک ہے تو پہلے یہ تصاویر دیکھ لیجئے آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی

اس نے عمر سے ہیون اور وہاں کے بچوں کی تصاویر لی تھیں یقیناً وہ یہی تصاویر انکو دکھا رہی تھی

فادر جوزف آگے کو ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

جیسے جیسے وہ تصاویر دیکھتے گئے انکا چہرہ یہ بتانے کے لئے کافی ہوتا گیا کہ وہ یقیناً انکی مدد کریں گے  
چرچ میں ذرا دیر کو خاموشی چھا گئی

تھوڑی دیر بعد فادر جوزف نے اپنی مہربان آواز میں کہنا شروع کیا  
تم چاروں خداوند کی طرف سے بھیجے گئے اینجلز ہو

(لیل اور عمر نے بیک وقت اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے  
یقیناً یہ انکی بات نہیں ہو رہی تھی)

ہر دور میں خداوند کچھ saint لوگوں کو زمین پہ بھیجتا ہے تم وہی ہو میں جان گیا ہوں تم وہی ہو میں خداوند کی  
خاطر تمہاری مدد کروں گا

میڈونا (قصر کبیر کی ہیڈ ملازمہ) ابھی آتی ہی ہوگی وہ ہر روز اس وقت آتی ہے میں تم سب کو اسکے ساتھ بھیج دوں  
گاسپائی کی جیت ہوگی خداوند تمہارا مددگار ہو

میں آپ کو بتا دیتا ہوں آپ نے کیا کہنا ہے عمر بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ہال کے دائیں طرف بنے دوسرے داخلی دروازے کی اوٹ میں کھڑے تھے  
کیا خداوند مجھے میرے گناہوں کے لئے معاف کر دے گا کیا وہ مجھ پہ بھی رحم کرے گا؟  
چرچ کے بیچ پہ بیٹھی میڈونا اپنی نم آنکھوں کو پونچھتی ہوئی کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اس نے لمبی سفید سکرٹ کے ساتھ سیاہ منی کوٹ پہن رکھا تھا بالوں کو چھوٹے سے سیاہ اسکا رف میں لپیٹے اسکا  
سانولا چہرہ رویا رویا سا تھا

خداوند ہر ایک کے لئے مہربان ہے میڈی وہ تم پہ بھی Mm رحم کرے گا بلکہ کیا پتہ اس نے تمہارے گناہ کا  
کفارہ کرنے کا انتظام کر دیا ہو کیا پتہ وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرنے کو تیار ہو گیا ہو وہ نرم لہجے میں کہہ رہے  
تھے میڈو نانے سرخ ہوتی آنکھوں سے انہیں دیکھا  
کیا ایسا ممکن ہے؟

خداوند کے لئے کچھ بھی نہ ممکن نہیں ہے میڈی خدا نے تمہارا کفارہ بھیجا ہے وہ چار لوگوں کی صورت ہے  
دو انتہائی حسین عورتیں  
عمر نے مسکرا کر ہالے کو دیکھا  
لیل کلس کر رہ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(عورت؟ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں الفا)

ایک خوب رو وجیہ مرد

عمر کی گردن فخریہ انداز میں تن گئی

فادر جوزف عمر کے بتائے گئے الفاظ دہراتا گیا

اور چوتھا ایک عام شکل لڑکا

## Posted On Kitab Nagri

معصوم سادہ

ہارون نے صدمے سے عمر کو دیکھا اسکی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں

میں تمہیں عام شکل لگتا ہوں؟ وہ دبا دبا غر آیا

عمر نے کندھے اچکائے

اب میں کیا کہہ سکتا ہوں تم اگر کسی کو وجیہ نہیں لگتے تو میں کیا کروں

وہ معصومیت سے بولا

ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی

یہ اسی کے الفاظ تھے اتنا تو وہ عمر کو جانتی تھی

فادر جوزف اب بھی کہہ رہے تھے

چار لوگ آج خداوند نے چار لوگوں کو تمہارے لئے اینجل بنا کر بھیجا ہے وہ چاروں آئیں گے اور تم سے اس محل

میں رسائی مانگیں گے جہاں تم خداوند کے کرم سے داخل ہوئی تھی وہ تمہارا کفارہ ہوں گے میری بچی

انہوں نے میڈونا کے سر پہ ہاتھ رکھا

وہ رونا بھول کر انکو دیکھے گئی

کسی مرید کی طرح کسی ضعیف العقائد انسان کی طرح

اگر خداوند مجھ سے ناراض نہ ہو تو میں ایک بات جاننا چاہوں گی اس نے ڈرے ڈرے انداز میں اجازت چاہی



## Posted On Kitab Nagri

کھل کر کہو مائے چاند خد اوند بس رحم کرنا جانتا ہے انہوں نے تسلی دی  
کیا یہ میرے مالکوں سے غداری نہیں ہوگی؟ اسکا لہجہ خوف زدہ تھا  
یہ خداوند سے وفاداری ہوگی تمہیں چن لیا گیا ہے خداوند نے اپنے چار فرشتے تمہارے لئے بھیجے ہیں اب یہ تم  
پہ ہے کہ تم اس کے مہمانوں کا خیال کس طرح رکھتی ہو  
وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے لیکن لیل اور عمر استغفار پڑھتے ہوئے وہاں سے نکل گئے  
یقیناً یہ ہماری بات نہیں ہو رہی  
وہ دونوں ایک ساتھ بڑبڑائے تھے  
اپنی گاڑی کی طرف جاتے ہوئے عمر حیات کا چہرہ دمک رہا تھا  
آج مجھے انسانیت پہ یقین آگیا ہے مطلب آج بھی اس دور میں بھی اچھے لوگ ہیں مجھے تو یقین نہیں آ رہا وہ آدمی  
کس طرح ہیون کے بچوں کے لئے تناسب کر گیا  
www.kitabnagri.com  
سچ ہے انسانیت ہمیشہ سب سے پہلے آتی ہے  
وہ مرغوبیت سے کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا  
ہالے اس کے ساتھ آکر بیٹھی تھی اور لیل ہارون کے ساتھ چھلی سیٹ پہ  
ویسے مجھے بھی یقین نہیں آ رہا وہ آدمی انسانیت کا علمبردار ہے لیل نے تائید کی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا پھر فخر سے گردن تان کر بیٹھے ہارون کو دیکھا جو اپنے بولے گئے سچ کی جیت پہ مغرور سا بیٹھا تھا

آپ لوگوں کو لگتا ہے یہ سچ کی جیت ہے؟ یا پھر انسانیت کی؟ آپ لوگوں کو لگتا ہے وہ آدمی ہیون کے بچوں کی خاطر ہماری مدد کرنے کو مان گیا؟

کس دنیا میں رہتے ہیں آپ

ہالے اپنے موبائل پہ جھک گئی اور پھر ان تینوں کے موبائل نے ایک ساتھ ایک واٹس ایپ نوٹیفکیشن کی نوید سنائی تھی

ہالے نے انکو میسج کھولو کا اشارہ کیا

وہ تینوں نا سمجھی سے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھنے لگے

اس میں فادر جوزف کے خلاف تین ایف آئی آر دائر تھیں جن میں صاف صاف لکھا تھا کہ چرچ سے ملحقہ زمین پہ فادر جوزف نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے

اگلی تصویر میں چرچ سے غائب ہونے والی ایک بھاری بھر کم رقم کی ایف آئی آر تھی جس میں لکھا تھا کہ یہ ساری رقم فادر جوزف نے چوری کی ہے اور الزام اپنے ساتھی فادر پیٹر پہ لگا دیا ہے

اگلی کچھ تصاویر میں انکے ان دونوں کارناموں کے ثبوت تھے

ان تینوں نے بے دھم ہو کر موبائل والا ہاتھ گرا دیا

# Posted On Kitab Nagri

آج میرا انسانیت پر سے اعتبار اٹھ گیا

وہ تینوں کھوئے کھوئے انداز میں یک زبان ہو کر بولے تھے

انکا غم بہت بڑا تھا



قصر کبیر کو اگر اس صدی کا محل کہا جائے تو یہ کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہوگی

تین منزلا شیشوں سے ڈھکی مغرور عمارت اگر تمھیں اس شیشوں کے محل میں جانے کا موقع ملے تو تم ایک

بھاری قدم بھی نہ اٹھاویہ محل اتنا نازک لگتا تھا

لیکن در حقیقت یہ نازک نہیں تھا قصر کبیر گولائی میں بنی عمارت تھی اور اسکے گرد گولائی میں ہی ایک سخت

شیشوں والی دیوار بنی تھی حسنے سارے قصر کے گرد پہر اٹھا رکھا تھا

چاروں اطراف میں کھڑے بارودی ملازم اور ایک جانب بناسیکورٹی آفیسر کا اوں چاکیبن جہاں وہ قصر کر چاروں

اطراف میں پھڑپھڑاتے پرندے اور چھوٹے سے چھوٹے جانور کو بھی اپنے جدید سی سی ٹی وی میں دیکھ سکتا تھا

والا اوووو....

## Posted On Kitab Nagri

قصر کبیر کے باہر کھڑے ان چاروں کے منہ سے بے اختیار ایک ہی لفظ نکلا تھا

پھر چاروں گڑبڑا کر سیدھے ہوئے خفت سے ایک دوسرے کو دیکھا

انکے چہروں پہ ماسک لگا تھا

اسی وقت میڈونا باہر آئی سیکورٹی افسران کو دیکھتے نیچے اتر آیا بارودی ملازم انکے آس پاس کھڑے مشکوک نظروں

سے انھیں دیکھ رہے تھے

تم نے سی سی ٹی وی ڈس ایبل کروا دیا تھا ناں؟

مجھے پورے ملک میں اشتہاری مشہور نہیں ہونا تھا اس لئے کر دیے ہیں

لیل عمر کے کان کے پاس جھکی تھی

عمر نے اثبات میں سر ہلایا

تب تک میڈونا انکے قریب آکر رکی تھی

www.kitabnagri.com

اسکی نظروں میں عقیدت تھی اعتقاد تھا

وہ چاروں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے تھے

میڈونا انہی عقیدت بھری نظروں سے انکو دیکھتی رہی

تم چاروں خداوند کی طرف سے بھیجے گئے اینجل ہوئے ناں وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہنے لگی

تم دونوں اس نے ہالے اور لیل کی جانب اشارہ کیا

## Posted On Kitab Nagri

دوانتہائی حسین عورتیں

ہالے نے اثبات میں سر ہلایا لیل خود کو عورت کہے جانے پہ اعتراض کرنا چاہتی تھی لیکن ہالے نے اسکا ہاتھ دبا کر  
کچھ بھی کہنے سے روک دیا

اب وہ آگے آئی عمر اور ہارون کے سامنے کھڑی ہوئی

ان دونوں نے اپنے ماسک ذرا سا سر کائے

تم وہی ہوناں خوب و وجیہ مرد اس نے ہارون کی سرمئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا  
ہارون بے اختیار مسکرایا

اور تم وہ عام شکل لڑکے تم چاروں میرے پیچھے آؤ

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے وہ خوب و مرد..

خداوند نے تمہاری چالیں تم پہ الٹ دیں ہارون نے اسکی بات کاٹی

www.kitabnagri.com

اور میڈونا کے پیچھے گیا

عمر جل کر رہ گیا

مجھے عورت کہلوانے کا انجام دیکھ لیا؟

لیل جتاتے ہوئے کہتی اسکے سامنے سے نکل گئی

ہالے دو قدم آگے آئی



## Posted On Kitab Nagri

اپنے ہاتھ میں پکڑاٹھو پیپر عمر کے آگے کیا

اپنے آنسو پونچھ لینا عام شکل مرد

وہ سنجیدگی سے کہتی آگے بڑھ گئی

عمر نے ضبط سے ان تینوں کو دیکھا

جلتے ہیں میرے حسن سے ہنہ

ایک منٹ میڈونا تم انہیں اس طرح اندر لے کر نہیں جاسکتی مجھے انکی سیکورٹی کلیئر نس چاہیے

دروازے پہ کھڑا بارودی ملازم اور سیکورٹی افسر ایک ساتھ کھڑے تھے

میڈونا کی

یہ چاروں لوگ میرے ساتھ ہیں اور میں کون ہوں؟ میں تم سب کی ملکہ ہوں

تم سب میرے اندر کام کرتے ہو کیا انکی سیکورٹی کلیئر نس کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ یہ لوگ میرے ساتھ ہیں

www.kitabnagri.com

؟

وہ ایسے قطعی ایسے رعبدار انداز سے بولی کہ سیکورٹی افسر خود بخود دور ہٹ گیا

تمہیں اپنی ہیڈ سے بات کرنے کی تمیز سیکھ لینی چاہیے معیذ ورنہ میں تمہیں یہاں سے نکلوانے کا اختیار رکھتی

ہوں

وہ نخوت سے کہتی آگے بڑھ گئی شاہی محل کا دروازہ کھلا اور وہ چاروں اندر داخل ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اپنی عقاب جیسی آنکھوں سے اطراف کا جائزہ لینا شروع کیا  
لان میں سامان یہاں سے وہاں بکھر پڑا تھا یقیناً یہ ایک ہفتہ بعد ہونے والی پارٹی کی تیاری ہو رہی تھی  
لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو یہاں سے وہاں بھاگ بھاگ کر کام نمٹا رہا تھا  
یہ اتنا نازک گھر بنانے کی کیا ضرورت تھی بندہ سخت قدم بھی نہیں رکھ سکتا کہیں ٹوٹ ہی نہ جائے  
عمر سامنے دیکھتے ہوئے ناپسندیدگی سے بولا

لیل نے تائید کی تھی

اصل میں تمہارا مسئلہ سمجھ سکتا ہوں میں تمہارے لئے سب کچھ نیا نیا ہے یہ گھر یہ نوکر چاکر یہ ٹھاٹھ غریب جو  
رہے ہو تم وہ افسوس سے کہہ رہا تھا  
عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم نے تھانہ دیکھا ہے؟

اس نے گھر پہ نظر جمائے سوال کیا

نہیں دیکھا ہو گا اور اگر دیکھا بھی ہو گا تو بس باہر سے کبھی اندر جا کر دیکھو تو پتہ لگے کس طرح پولیس والوں کے  
ہاتھ اور منہ چلتے ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ سامنے ایم این اے کا بیٹا ہے یا ایم پی کا انکے ہاتھ بس چلتے جاتے ہیں اور  
جسم پہ نشان پڑتے جاتے ہیں جب تک بندے کا کوئی وارث پہنچتا ہے تب تک وہ یا تو گالیاں کھا کھا کر غیرت سے

## Posted On Kitab Nagri

ادھ مواہو جاتا ہے یا پھر مار کھا کھا کر ادھ مواہو جاتا ہے ویسے تمہارا باپ شہر سے باہر ہے ناں؟ اس نے سادگی سے پوچھا

ہارون لا حول پڑھ کر رہ گیا

خیر ہمیں اتنا تو ہمیں پتہ ہی ہے کہ انکا پیسہ اسی گھر میں ہے ہالے نے کہنا شروع کیا

لیل آپ اور ہارون اوپر سارے کمرے چیک کریں گے

میں اور عمر یہاں نیچے سنبھال لیں گے ایک گھنٹے ہے ہمارے پاس شاہ تاج اور اسکا بھائی ایک گھنٹے میں آجائیں گے

ایم آئی کلئیر؟ اس نے تینوں کو دیکھ کر تائید چاہی

ایک گھنٹہ اور محل نما گھر اور ایک گھنٹہ یہ تو کھلا تضاد تھا



یہ پانچ جون کی گرم جس زدہ رات تھی آج کی رات ہالے سلطان اور عمر حیات کے لئے قیمتی تھی آج رات شاہ تاج کبیر کے گھر تقریب تھی ندیم کا بیان سننے کے بعد گو کہ ہالے کے دل میں اب ویسی بدگمانی نہیں رہی تھی لیکن اب بھی دور کہیں دل کو ایک پختہ ثبوت چاہیے تھا وہ حج کی بیٹی تھی کچے ثبوتوں کو کہاں مان سکتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ تیار ہیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں

وہ اپنے موبائل پہ بٹن دباتا ہوا ہالے کے کمرے کی چوکھٹ پہ آکر رکا

اس نے سیاہ ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا ماتھے پہ بکھرے بال آج جیل سے پیچھے کو جمار کھے تھے کلائی میں قیمتی گھڑی

اور محسوس کن خوشبو میں بسا ہوا

وہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی بال برش کر رہی تھی بھورے بال آج نیچے سے کرل کر رکھے تھے

عمر ان بالوں کو دیکھے گیا وہ ان بالوں کو تب سے دیکھتا آ رہا تھا جب انکا اصل رنگ سیاہ تھا تب یہ بال بہت

خوبصورت ہوا کرتے تھے ریشمی چمکدار کچھ عرصے سے یہ روکھے اور بے رنگ ہوتے جا رہے تھے لیکن عمر کو یہ

آج بھی پسند تھے

اس نے اب ہالے کی آنکھیں دیکھی یہ آنکھیں ایک مقناطیس کی طرح اسے اپنی جانب کھینچتی تھیں کبھی یہ

آنکھیں ہنستی تھیں لیکن اب یہ رلا دیتی تھیں روتی تھیں اور جب ہالے کی آنکھ روتی تھی عمر کے لئے سب سے

www.kitabnagri.com

بڑا عذاب یہی ہوتا تھا

میں تیار ہوں چلیں؟ ہالے اپنے بیگ میں سامان ڈالتے ہوئے کہہ رہی تھی

اس نے گہرے نیلے رنگ کا گھٹنوں تک آتا پارٹی گاؤن پہن رکھا تھا بال کھلے اور ہلکا میک اپ اس پہ صبح کی روئی

روئی آنکھیں وہ خوبصورت لگ رہی تھی بہت زیادہ خوب صورت

عمر چند لمحہ مزید اس کو دیکھتا رہا پھر پلٹ گیا

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی ایک بار پھر قصر کبیر کے سامنے آکر رکی تھی

ہالے زخمی آنکھوں سے اس شیشوں والے محل کو دیکھے گئی

اچھی لگ رہی ہیں وہ قصر کو دیکھ رہی تھی اور عمر اسکو

اگر تم بدلے میں اپنی تعریف سننا چاہتے ہو تو میں نہیں کروں گی وہ اب بھی قصر کو دیکھتی کہہ رہی تھی

عمر ہولے سے ہنس دیا گال کا گڑھا واضح ہوا

مجھے کسی کا سپلیمینٹ کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے حسن کے چرچے سننا ہوتا ہوں وہ شان بے نیازی سے بولا

ہالے نے اب بھی قصر سے نظر نہیں ہٹائی

کیا آپ اب بھی مجھ سے بدگمان ہیں؟

اب کے ہالے نے گردن موڑی تھی

سچ کہوں یا جھوٹ؟

آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا آپ جب جھوٹ بولتی ہیں تو اپنی انگلیاں چٹانے لگ جاتی ہیں سو مجھ سے جھوٹ

بولنے کی کوشش مت کیجئے گا

ہالے چند لمحہ اسکو دیکھتی رہی پھر ایک گہری سانس لی

مجھے تم پہ یقین کرنے کے لئے ایک پختہ ثبوت چاہیے ندیم کی گواہی میرے لئے کافی نہیں ہے میں حج کی بیٹی ہوں

آدھے ادھورے ثبوت نہیں مان سکتی مجھے motive چاہیے جو کہ اب تک صرف تمہارے معاملے میں ملا ہے



## Posted On Kitab Nagri

کوئی اور ایسا کیوں کرے گا؟

ہم چار بار ملے انتہائی مہذب انداز سے اچھے ماحول میں ان چار ملاقاتوں میں آپ کو otivem کہاں نظر آیا؟

ہالے چند ثانیے اسکو دیکھتی رہی

ہم پانچ بار ملے تھے عمر کیا ہماری پانچویں ملاقات تم بھول گئے ہو؟ ہماری پانچویں ملاقات میں motive تھا

وہ زور دے کر کہہ رہی تھی

منظر بدلہ وقت ذرا سا پیچھے گیا

ہالے کے نکاح کے روز انکی پانچویں ملاقات کی طرف

ہالے سلطان کی گاڑی انکے خاندانی جیولیری کے شوروم کے باہر کھڑی تھی

اسکی ایک انگوٹھی ذرا ڈھیلی رہ گئی تھی اور اس نے اپنی شادی پہ یہی انگوٹھی پہننے کی ضد کر رکھی تھی

مہرماہ اسکی ضد سے مجبور ہو کر یہاں آگئی تھی اس وقت وہ ڈرائیور کے ساتھ اندر تھی اور ہالے باہر اپنی گاڑی میں

www.kitabnagri.com

بیٹھی تھی

موبائل کو کان اور کندھے کے درمیان لگائے وہ کسی سے بات کر رہی تھی پھر مسکرا کر کال کاٹی دفعتاً

اسے اپنے چہرے پہ کسی کی شناسا نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا

اس نے آنکھیں اٹھا کر سامنے دیکھا اور پھر جیسے ٹھہر سی گئی

وہ اسے آج دس دن بعد دیکھ رہی تھی پندرہ اپریل کے بعد پچیس اپریل کو

## Posted On Kitab Nagri

وہ چند لمحے بغیر پلک جھپکے اسکو دیکھتی رہی وہ بھی گاڑی کے شیشے کے پار سے اسکو دیکھتا رہا ایک ٹک پلک جھپکے بغیر وہ کبھی بھی اسکے سامنے نظر نہیں جھکاتا تھا وہ ہر دفع اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرتا تھا لیکن نہ جانے کیوں کبھی اسکی نظر سے کوئی خوف آیا ہی نہیں تھا اسکی نظر شفاف تھی

ہالے کی گود میں پڑا اسکا موبائل زوں زوں کرنے لگا تھا اس نے چوں ک کر نظریں پھیریں گود میں پڑا اپنا موبائل دیکھا

پھر سامنے اپنے کان سے موبائل لگائے عمر حیات کو دیکھا نہ جانے کیوں آج اسکی آنکھوں میں شیشے کے پار سے بھی کرب ہی نظر آرہا تھا

ہالے نے موبائل اٹھایا کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا

ہیلو... وہ ایک محتاط سا ہیلو تھا

ہپی برتھ ڈے

www.kitabnagri.com

موبائل سپیکر میں اسکی گمبھیر آواز گونجی

وہ کسی کو بھی گھنٹوں خود کو سننے پہ مجبور کر سکتا ہالے نے اعتراف کیا

تمہیں میرا فون نمبر کہاں سے ملا اور میری برتھ ڈے کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟ وہ حیران نہیں تھی نہ

جانے کیوں وہ اسکی پر سراریت پہ حیران نہیں ہوا کرتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آج آپ کا نکاح ہے کسی کے پروپوزل کا جواب دیے بغیر کسی اور سے شادی کرنا یہ کہیں سے مہذب حرکت نہیں ہے

وہ بات کرتے ہوئے آگے آیا تھا اب وہ گاڑی کے سامنے والے شیشے کے سامنے نہیں تھا اب وہ ہالے کی طرف کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا

شیشے کے پار بھی ہالے کو اسکی آنکھوں کے نیچے حلقے ظاہر ہوئے تھے وہ کسی شاعر کا غمگین مشردہ لگ رہا تھا میں نے اپنا جواب اسی دن دے دیا تھا

اور میں نے آپ سے خود کو وقت دینے کا کہا تھا آج اس واقعے کو دس دن ہو گئے ہیں میں دس سال مزید انتظار کر سکتا ہوں

وہ چند لمحوں کے لئے رکا ان دونوں کے درمیان بس گاڑی کا شیشہ تھا لیکن کیا واقعی ان دونوں کے درمیان گاڑی کا شیشہ تھا؟

آپ سفیر سے شادی مت کریں پلیز خود کو اور اس تعلق کو وقت دیں پھر بھی اگر آپ کو لگے کہ آپ اسی سے شادی کرنا چاہتی ہیں تو کر لیجئے گا لیکن اس وقت نہیں وہ آپ کو ہرٹ کرے گا اور آپ ہرٹ ہوں گی تو مجھے بھی ہرٹ ہو گا

نہ جانے کیوں ہالے کو اسکی آواز بے بس لگی

تم میرے لئے اتنے فکر مند کیوں ہو میں کوئی دس سال کی بچی نہیں ہوں

## Posted On Kitab Nagri

آپ اس رات میرے لئے فکر مند کیوں تھیں؟

وہ ترکی باتر کی بولا

چند پلوں کے لئے ہالے کو کچھ سمجھ نہیں آیا

تم تکلیف میں تھے اور میں تمہیں اس طرح نہیں دیکھ سکی اور بھلا کیا وجہ ہو سکتی ہے

ہالے نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی

جس طرح آپ اس دن میری مدد کرنے سے خود کو روک نہیں سکیں اسی طرح میں آپ کی فکر کرنے سے خود

کو روک نہیں سکتا

مہر ماہ اور ڈرائیور سامنے سے آرہے تھے

تم آخر چاہتے کیا ہو؟ وہ بے بس ہوئی

عمر نے شیشے کے پار اسکا حسین چہرہ دیکھا

اس شادی کو روکنا کاش میں اس شادی کو روک سکتا میں نے اللہ سے کبھی کچھ نہیں مانگا لیکن آج مانگنا چاہ رہا ہوں

آج میں اللہ سے اس شادی کا نہ ہونا مانگتا ہوں

وہ کہہ کر رکا نہیں

موبائل کان سے ہٹایا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا

ہالے بس خالی خالی آنکھوں سے اسکو جاتا دیکھتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن میں اسی وقت وہاں سے چلا گیا تھا میں۔

اس نے کچھ کہنا چاہا جب ہالے نے اسکی بات کاٹی

ہمیں بحث نہیں کرنی چاہیے اندر ہماری زیادہ ضرورت ہے وہ بول کر گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی

عمر گہری سانس بھر کر رہ گیا

یہ پہن لیں عمر کی آواز پہ اسکا ہاتھ رک گیا

اس نے عمر کے ہاتھ کی طرف دیکھا اسکے پاس ایک انگلی جتنی موٹی ہیروں کی چین تھی اور اسی چین کے ساتھ دو

چھوٹے چھوٹے ٹاپس

ہالے کا دل دھک سے رہ گیا

یہ وہی سیٹ تھا جو اس نے مدحت کو دیا تھا نہیں یہ اس سیٹ کا سا تھی نہیں تھا یہ وہی تھا

یہ کہاں سے؟ کیسے ملا؟ وہ مارے حیرت کے بس اتنا کہہ سکی

عمر حیات اتنا بے غیرت نہیں ہوا کہ اسکی بیوی کو اپنے کسی بھی کام کے لئے اپنا زیور بیچنا پڑے میں نے آپ کی

بات سن لی تھی اور آپ کے موبائل سے مدحت کا نمبر بھی لے لیا تھا بس پھر کیا تھا ہم نے ڈیل کر لی

تمہیں شرم آنی چاہیے تم نے میرا موبائل میری اجازت کے بغیر کیسے کھولا؟ وہ سخت صدمے میں تھی

عمر نے کندھے اچکائے



## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ کو لگتا ہے آپ مجھے شرمندہ کر سکتی ہیں تو آپ غلط ہیں میری اماں کہتی ہیں جس دن عمر اپنا قصور مان لے گا اس دن سورج مغرب سے نکلے گا آپ وہ سب چھوڑیں یہ پہن لیں وہ اب کے نرمی سے بولا

مجھے یہ نہیں چاہیے میں ایسے ہی ٹھیک ہوں

ہالے آپ کی پہچان ہیرے ہیں آپ کی کلاس کے لوگ آپ کو انکی وجہ سے پہچانتے ہیں اور یہ کوئی غلط بات نہیں ہے ہر انسان کسی ایک بات کی وجہ سے جانا جاتا ہے جس طرح میں اپنے دوستوں میں گاڑیوں کی وجہ سے جانا جاتا ہوں یہ برا نہیں ہے یہ بس ہے

ہم لوگ کافی چیزوں میں اچھے یا برے ہوتے ہیں اور لوگوں کی ہم پہ نظر ہمیشہ رہتی ہے جب ہماری کوئی چیز انہیں اچھی لگتی ہے تو وہ بتا دیتے ہیں ہم سن لیتے ہیں لیکن اگر ایک ہی چیز کی تعریف ہم ایک سے زائد لوگوں سے سن لیں تب ہم اس کام اس چیز پہ توجہ دیتے ہیں بہتر سے بہترین کرتے جاتے ہیں اور پھر ایک دن وہ ہماری پہچان بن جاتی ہے ضروری نہیں ہے یہ کوئی اچھی چیز ہو یہ کوئی بری چیز یا عادت بھی ہو سکتی ہے لیکن ہیرے برے تو نہیں ہیں پھر ان کو پہن لینے میں کیا قباحت ہے؟

ہالے کی پہچان اسکی باتیں ہیں ہیرے نہیں اور میں تم سے یہ نہیں لوں گی وہ قطعی لہجے میں کہتی باہر نکل گئی

کہنے کو میں شوہر ہوں لیکن میری ایک نہیں سنتی یہ وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر آیا

## Posted On Kitab Nagri

عمریار کہاں تھے تم؟ وہ جیسے ہی باہر نکلا ایک شناسا آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی  
عمر کے ساتھ ہالے بھی رکی آواز دینے والا ایک وجیہ مرد تھا پینتیس کے قریب عمر اور نک سک سے تیار وہ  
قریب آکر عمر سے بغلگیر ہوا  
پھر اسکی گاڑی کو دیکھا

واؤ نئی گاڑی لی ہے؟ تین چار ماہ پہلے تو تم ایک اور گاڑی استعمال کر رہے تھے وہ ستائیس سے عمر کی گاڑی کو دیکھتا  
ہوا کہہ رہا تھا

گاڑیوں کے معاملے میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا وہ دل سے کہہ رہا تھا  
عمر بس مسکرا دیا ہالے کلستی رہ گئی

وہ دونوں آگے بڑھ آئے دروازے پہ کارڈ دکھایا

عثمان (عمر کا ڈرائیور) دروازے پہ اپنے مالکین کا کارڈ دکھا رہا تھا

www.kitabnagri.com

ہالے کی آنکھوں کے آگے منظر بدلا تھا

(سیاہ کف شرٹ والا مرد اور ڈھیلے جوڑے والی لڑکی سارا گھر چھان چکے تھے لیکن انکو اپنے کام کی کوئی چیز نہ ملی

دفعتاً عمر کا اسکی نظر ڈرائنگ روم میں میز پہ رکھے کارڈز پہ پڑی

اس نے مڑ کر ہالے کو دیکھا

کیا آپ نے کبھی کسی دعوت میں خود کو خود انوائٹ کیا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

میں نے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ تھرڈ کلاس حرکت کبھی نہیں کی وہ صدمے سے بولی تھی  
عمر چند قدم آگے گیا بغیر لکھے کارڈز میں سے ایک کارڈ اٹھایا  
اس پہ کچھ لکھا اور واپس ہالے تک آیا

آپ انوائسٹڈ ہیں مسز حیات ایلٹ کلاس کی مغرور لڑکی نے بے اختیار نزاکت سے جھجھری لیتے ہوئے کارڈ کا کونا  
پکڑ لیا

ایسے جیسے کوئی کچرے میں پھینکنے والا شاپر پکڑتا ہے)  
منظر تحلیل ہوا وہ اب اس قصر کے دروازے پہ کھڑی تھی  
عمر اس کے ساتھ کھڑا تھا ان دونوں کو اندر جانے کی اجازت تھی وہ عمر کے ساتھ چلتی اندر داخل ہوئی اسکے ساتھ  
ایک پچیس چھیس سالہ لڑکی بھی اندر داخل ہوئی ہالے کو دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرائی  
ہالے سلطان وہاٹ آپلزمینٹ سر پر انز وہ دے دے جوش سے چلائی  
ہالے جو اب ہلکا سا مسکرائی  
www.kitabnagri.com

یہ امیروں کی پارٹی تھی یہاں اسے ایسے ہی لوگ ملیں گے جو اسکے باپ کو جانتے ہوں گے جو اسے جانتے ہوں  
گی جو اسکی فیملی کو جانتے ہوں گے وہ ایک عمر اس سوسائٹی میں موو کرتی رہی تھی اتنا تو بنتا تھا  
وہ لڑکی آگے آئی نزاکت سے ہالے کے گال سے گال ٹکرائے پھر اسی نزاکت سے پیچھے ہوئی  
تمہیں اتنا عرصہ بعد دیکھا ہے یقین مانو میں بہت خوش ہوں وہ ہاتھ ہلا کر کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

بٹ ویٹ ہالے سلطان without daimonds?

یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں ڈونٹ ٹیل می تمہارا ڈیشننگ ہسبنڈ تمہارا لائف سٹائل افورڈ نہیں کر سکتا

وہ کہتے ہوئے ہنس پڑی ایک ادا سے ایک شان بے نیازی سے

عمر نے ہالے کو "کروالی میری بے عزتی؟ والی نظروں سے دیکھا تھا

لڑکی کو کسی نے بلایا تھا وہ آگے بڑھ گئی ہالے اور عمر وہیں کھڑے رہ گئے

اب کے ہالے کا چہرہ مختلف تھا وہ بری طرح جھنجھلائی تھی

عمر آگے آیا اپنے کوٹ کی جیب سے ٹاپس نکالے

اسی وقت آسمان میں آتش بازی ہونے لگی شاید کیک کا ٹاجار ہا تھا

عمر دو قدم مزید آگے آیا ہالے کے قریب رکا ایک ٹاپس ہاتھ میں لیا اور پھر ذرا سا قریب اور ذرا سا جھک کر ہالے

کے کان میں ڈال دیا

مجال ہے جو کبھی آپ میری بات سن لیں وہ بڑبڑا رہا تھا

وہ سانس روکے شل سی کھڑی رہی

عمر نے دوسرا ٹاپس ہاتھ میں لیا اور دوسرے کان میں ڈال دیا

آسمان میں آتش بازی ہو رہی تھی لمحے بھر کو سارا آسمان روشن ہو جاتا اور پھر اگلے ہی لمحے تاریک ہو جاتا

کہا بھی تھا آپ کو پہن لیں پہن لیں لیکن نہیں عمر کی بات آپ سنتی کہاں ہیں

## Posted On Kitab Nagri

وہ اب اسکے ہاتھ کو اوپر کر کے اس کی کلائی میں نازک سا بریسلٹ پہنا رہا تھا  
وہ اپنے کام میں اتنا مصروف تھا کہ ہالے کی عجیب سی نظروں کو دیکھ بھی نہ سکا  
ہالے کا ہاتھ پکڑے کھڑا عمر حیات آسمان میں ہوتی آتش بازی  
یہ منظر اتنا مکمل تھا کہ کئی لوگوں نے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا تھا  
کئی لوگوں نے آسمان پہ ہوتی آتش بازی کو چھوڑ کر ان دونوں کو دیکھا تھا  
یکدم ہالے نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس کا چہرہ دہک رہا تھا  
مجھ سے دور رہا کرو عمر حیات وہ دبا دبا کر آئی  
تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ تم میرے قریب رہو میری بات آئندہ یاد رکھنا مجھ سے دور رہنا وہ سختی سے کہہ کر  
آگے بڑھ گئی  
لمحوں کی فسوں خیزی ٹوٹ گئی تھی عمر کو بے اختیار شرمندگی ہوئی اس نے کیا سوچ کر یہ حرکت کی؟  
یہ کیا کر رہے تھے تم؟ لعنت ہو تم پہ اس نے خود کو ڈپٹا  
پھر سر جھٹکتا ہالے کے پیچھے گیا اب کے اس کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ آیا تھا  
قصر کبیر کا لان اس وقت کسی فلم کا سیٹ لگ رہا تھا  
خوبصورت۔ شاہانہ۔۔ آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا



## Posted On Kitab Nagri

سارے لان میں ذرا ذرا سے فاصلے پہ شاہانہ میزیں سجی تھیں سیاہ ماربل کی لمبی میزیں جو لوگ ان میزوں کے گرد کھڑے تھے یہ میزیں انکے سینوں تک آتی تھیں

عمر اور ہالے بھی ایسی ہی ایک میز کے گرد کھڑے آگے کا پلان ڈسکس کر رہے تھے تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی نہ کوئی عورت یا مرد آتا ہالے سے بات کرتا معراج سلطان کا افسوس کرتا شادی کی مبارک دیتا اور آگے بڑھ جاتا اس وقت بھی ایک خوبصورت سمارٹ سی عورت جسکی عمر یقیناً کافی زیادہ تھی لیکن اس نے خود کو فٹ رکھا ہوا تھا سنہری لمبی میکسی سیاہ بالوں کا اونچا جوڑا اور لبوں پہ سرخ لپسٹک وہ کسی ترکش ڈرامے کی فتنہ عورت لگ رہی تھیں

وہ ہالے کے قریب آئی گال اسکے گالوں سے ٹکرائے ہالے جبراً مسکراتی رہی

وہ مل کر الگ ہوتی تو اسکی نظر ہالے کے گلے میں موجود چین پہ پڑی

ماننا پڑے گا ہالے تم آج اس پارٹی کی سب سے حسین عورت لگ رہی ہو تمہارے دائمنڈز آہ ہالے یہ کتنے

www.kitabnagri.com

خوبصورت ہیں

ہالے بس مسکراتی رہی

اس عورت کو یہاں کھڑے دیکھ دو اور عورتیں اور تین مرد ادھر کی جانب لپکے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ہالے جانتی تھی وہ یہاں کیوں آرہے ہیں ہر کوئی جانتا تھا زین مالک جس کسی پارٹی میں جاتی ہیں وہاں کسی نہ کسی کا کوئی نہ کوئی عیب ضرور پکڑ لیتی ہے پھر یا تو اس بارے میں گوسپ ہوتی ہے یا پھر مذاق اڑتا ہے اور آج اس محفل میں انہوں نے ہالے کو چنا تھا

ویسے ایک بات تو کہنی پڑے گی آج تمہارے ہسبنڈ کو دیکھ کر یقین آ ہی گیا یہ واقعی ایسا مرد ہے جس کے لئے گھر سے بھاگا جائے

(بس میری قدر نہیں ہے وہ دل میں بولا)

اس نے کچھ کہنا چاہا پھر چپ کر گیا وہ جانتا تھا اس عورت نے زخمی شیرنی کی کچھار میں ہاتھ ڈالا ہے اب انجام ضرور بھگتے گی

یو نو وہاٹ میں تمہاری شادی پہ آ نہیں سکی سنا ہے جسٹس معراج یہ غم سروائیو نہیں کر سکے اور وہ تمہارا کزن سفیر پور گائے مجھے کسی نے بتایا تھا وہ بیچارہ تو بالکل تباہ ہو گیا تھا

پسند کی شادی ٹھیک ہے لیکن تمہیں اپنے خاندان کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا بیٹا وہ اتنے افسوس سے کہہ رہی تھیں جیسے انکو واقعی افسوس ہو لیکن انکو افسوس نہیں تھا

آس پاس کھڑے لوگوں نے تائید کی تھی

دبے دبے تبصرے ملا متی نظریں

ہالے یکدم کھل کر مسکرائی

## Posted On Kitab Nagri

مسز مالک آپ سہی کہہ رہی ہیں پسند کی شادی ضروری ہے لیکن خاندان کے بارے میں سوچ لینا چاہیے  
ویسے مدثر (زرین مالک کا بیٹا) نے امریکا میں کسی پچاس سالہ Atheist (ملاح) عورت سے شادی کر لی اور ہاں  
آپ کے بھائی وہ کسی مذہبی جماعت کے رہنما ہیں انہوں نے آپ سے اسی وجہ سے تعلق توڑ دیا تھا ناں  
سہی کہہ رہی ہیں شادی سے پہلے خاندان کا سوچ لینا چاہیے بس مجھ سے بھی مدثر بھائی جیسی غلطی ہو گئی  
مجمع میں دبی دبی سرگوشیاں گونجنے لگی تھیں

زرین کا رنگ بدلہ تھا

عمر کھل کر مسکرایا

اور آپ میری شادی میں نہیں آ سکیں میں جانتی ہوں آپ کے اپنے مسئلے تھے  
وہ رکی اٹھی ہوئی گردن سے مجمع کو دیکھا

اصل میں انگلینڈ میں جوانکی بیٹی پڑھتی ہے ناں اسے یونیورسٹی سے نکال دیا گیا تھا

www.kitabnagri.com

them tell am i supposed to

اسے کیوں نکالا گیا؟ ہالے نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائیں

زرین مالک کے مانو چہرے کا سارا خون ہی نچڑ گیا تھا مجمع دبی دبی ہنسی ہنسنے لگا

زرین مالک اٹے قدم پلٹنے لگیں

جب انکو ہالے کی آواز سنائی دی

## Posted On Kitab Nagri

آئی ویسے ہم اپنا ولیمہ پلان کر رہے ہیں لیکن آپ کے اور انکل کے بغیر یہ ایونٹ کیسے ممکن ہے جب انکل جیل سے نکل آئیں پلین

?Just let me know okay

یہ آخری وار تھا کئی لوگوں نے اب کے مڑ کر دیکھا تھا ان لوگوں میں اسحاق کبیر اور شاہ تاج کبیر بھی شامل تھیں  
زرین مالک نہیں مڑی وہ اسی مردہ چہرے اور مرے مرے قدموں سے مڑ گئیں

عمر ہالے کو دیکھ کر مسکرایا

یہ کہاں سے سیکھا؟

ہالے نے سر جھٹکا

آدھی زندگی ان میک اپ کی دکانوں اور فتنہ بوڑھیوں کو دیکھتے ہوئے گزاری ہے سمجھتے کیا ہیں یہ لوگ مجھے

شاید انکو پتہ نہیں ہالے کے پاس دائمنڈز کے علاوہ بھی ایک چیز ہے جس میں وہ اچھی ہے

www.kitabnagri.com

عمر جانتا تھا وہ کس کام میں اچھی ہے

وہ ہالے تھی وہ مسکرا مسکرا کر ایسی باتیں کر جاتی تھی کہ اگلے کو رونا آجائے

میری اماں جب مجھے کسی تقریب میں لے کر جاتی تھیں تو وہ بس ایک ہی بات کہتی تھیں "ہالے اپنی زبان بند

رکھنا"

## Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں مجھے ایسے جملے اور معنی خیر نظریں ایک عرصے تک برداشت کرنی ہیں لیکن جو مجھے طعنہ دے  
گریبان اسکا بھی توصاف ہوناں

نالی کے کیڑے گلی کی صفائی کی بات کریں گے تو براتو لگے گا

اس نے ایک اداسے بالوں کو پیچھے کیا تھا

ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی عمر ہولے سے بڑھایا

یہ لڑکی یہ یہاں کیا کر رہی ہے تاج اسحاق کبیر دبا دبا غرائے تھے

شاہ تاج نے انکا بازو دبایا

میں دیکھ لوں گی آپ اندر جائیں اور اپنی دوائیں

اپنی بیٹی کی موت کے بعد وہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہو گئے تھے

لیکن اسکو بلا یا کس نے؟ وہ اب سخت ہوتے جا رہے تھے

بھائی میں کہہ رہی ہوں ناں آپ اندر جائیں شاہ تاج دیکھ لے گی شاہ تاج نے ایک مان سے کہا

اسحاق ایک دولہ اسکو دیکھتے رہے پھر پلٹ گئے

شاہ تاج کبیر ایک چالیس بیالیس سال کی فٹ خوبصورت عورت تھی گورا رنگ لمبے سیاہ بال اٹھی ہوئی ناک اور

سب سے زیادہ خوبصورت اسکی آنکھیں تھیں بھوری حسین آنکھیں

کیا تمہیں بھوری آنکھوں سے کچھ یاد آیا؟



## Posted On Kitab Nagri

آج اس نے سبز ساڑھی پہن رکھی تھی ہاف بلاوز بازو ندارد سرخ لپسٹک سے سجے اسکے ہونٹ گردن انگلیوں میں پہنے قیمتی یونیک ڈائمنڈ زوہ خوبصورت لگ رہی تھی قدم قدم چلتی وہ ہالے اور عمر کی میز کے قریب آکر رکی ہالے معراج سلطان میرا نہیں خیال کہ میری انوائٹ لسٹ میں آپ کا یا آپ کے شوہر کا نام شامل تھا وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی

اطراف میں کھڑے لوگ انکو دیکھ رہے تھے

یہ وہی لڑکی تھی جس کے باپ نے اسحاق کبیر کی اکلوتی اولاد کو سزائے موت سنائی تھی یہ میرے ساتھ ہیں میں تو انوائٹڈ ہوں ناں؟

یکدم ایک شناسا آواز پہ شاہ تاج مڑی تھیں سرمئی ڈنر سوٹ میں ملبوس ہارون شاہد انکے عین عقب میں کھڑا تھا اسکے ساتھ ایک سانولے چہرے والی لڑکی بھی تھی

سرخ پلین ساڑھی جس کے بازو کہنیوں تک آتے تھے کانوں میں ڈائمنڈ ایئر رنگز چھوٹے بالوں کا جوڑا بنائے ہلکے سے میک اپ میں آج وہ حسین سے زیادہ حسین لگ رہی تھی

شاہ تاج جبراً مسکرائیں

آپ نے میرے کارڈ پہ جمع اہل و عیال لکھا تھا ہالے سلطان میری کزن ہیں اور عمر حیات انکے شوہر یہ میری فیملی ہوئے کیا میں اپنی فیملی کو ساتھ نہیں لا سکتا؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ شاہ تاج کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایسی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا کہ ان دونوں نے رک کر ہارون کو دیکھا  
ٹھیک ہے اگر آپ کو پرانی دشمنی نبھانی ہے تو پھر نئی دوستی کو بھی بھول جائیں میں اپنے پیاسے بات کر لیتا ہوں  
چلو عمر ہالے ہم جارہے ہیں

شاہ تاج کو کچھ نہ بولتے دیکھ ہارون بول پڑا  
ہارون بیٹے کالم ڈاؤن تمہارے ڈیڈ آؤٹ آف سٹی ہے ہیں انکو کیوں ڈسٹرب کر رہے ہو یہ تمہارا گھر ہے چاہے تم  
سارا شہر لے آؤ شاہ تاج آنٹی کچھ نہیں کہیں گی اوکے؟  
وہ نرمی اور محبت سے کہتی آگے آئی

ہارون شاہد کے باپ کے ساتھ اسکے ایک ہزار کام تھے وہ اس تعلق کو خراب نہیں کر سکتی تھی  
ویسے میں اکیلی ان بورنگ مہمانوں سے ملتے ملتے تھک گئی ہوں کیا تم کچھ دیر کے لئے مجھے کمپنی دو گے؟ یقین مانو  
میں تمہیں بور نہیں کروں گی

وہ آگے آئی ہارون کے بازو میں اپنا بازو ڈالا مسکارے لڑی آنکھوں سے اسے دیکھا  
ہارون شیور کہتے ہوئے اسکے ساتھ آگے بڑھ گیا

ہالے کچھ کہنے لگی تھی جب اسے اپنے پیر پہ کچھ محسوس ہوا اس نے بدک کر دور ہٹنا چاہا  
لیکن پھر رک گئی وہ گھاس تھی

کیا ہوا کیا پھر سے آگیا وہ؟ عمر ہالے کے کان کے پاس جھکا

## Posted On Kitab Nagri

عمر مسکرا رہا تھا جبکہ ہالے کلس کر رہ گئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

منظر تبدیل ہو گیا وہ دونوں پھر سے ایک ہفتہ پہلے کی شام میں داخل ہو گئے

(کیا تم دونوں کو کچھ ملا؟)

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اوں ہوں پورا گھر چھان مار لیا مجال ہے جو کوئی ثبوت ملا ہو لیل کو فت سے کہہ رہی تھی  
مس لیل وہ اوپر والا کمرہ رہ گیا ہی ہمیں وہاں چیک کرنا چاہیے تھا آپ سے۔

یہ آپ آپ کیا لگا رکھی ہے تم سے ایک دو سال تو چھوٹی ہی ہوں میں عمر کیا ہے تمہاری؟ وہ تپ ہی تو گئی تھی

میں چوبیس سال کا ہوں اور آپ؟

لیل نے خفت سے گردن موڑ لی

میں پچیس کی ہوں اس نے جیسے خود کو یقین دلایا

لیل.. عمر نے تنبیہ انداز میں اسے پکارا

اچھا ٹھیک ہی چھبیس سال کی ہوں مان لیا

لیل.. .... عمر نے ایک بار پھر پکارا

اچھا اچھا ستائیس بس ستائیس کی ہوں میں

لیل.. اب کے عمر نے ذرا زور سے پکارا

کیا لیل لیل ہاں کیا ہے؟ ہاں ٹھیک ہے اٹھائیس سال کی ہوں میں اب اس سے ایک دن بھی آگے نہیں بڑھاؤں  
گی ہنہ

وہ لٹھ مار انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی ہارون مسکراتے ہوئے اسکے پیچھے گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسی وقت شاہ تاج کی گاڑی اندر آئی ہارون اور لیل نے دیکھ لیا تھا میڈونا انکے قریب تھی سو اس نے انکو اشارے سے اندر بلا لیا

عمر کو ایک طرف ہو جانے کا اشارہ کیا عمر نے نہ یہاں دیکھا نہ وہاں اس نے فوراً ہالے کی کلائی پکڑی اور بیک یارڈ کی طرف جانے والے دروازے سے اندر چلا گیا

یہ چھوٹا سا کوٹھڑی نما کمرہ تھا یہ گھر کی پچھلی طرف بنا تھا شاید مالی یہاں اپنا سامان رکھا کرتا تھا یہاں بس ایک واحد روشنی وہی تھی جو اس پیلے زرد بلب کی تھی

شاہ تاج اندر جانے کی بجائے اسی طرف آ رہی تھی عمر کو اسکے قدموں کی چاپ قریب آتی سنائی دے رہی تھی

وہ اس کوٹھڑی میں چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہا تھا جبکہ ہالے شل کھڑی تھی

وہ کبھی بھی quick reaction نہیں دیتی تھی یہ اسکی عادت تھی

شاہ تاج کے قدم دروازے کے باہر آ کر رکے اسی وقت ہالے کو اپنے پیروں کے قریب ایک سرخ بلا نظر آئی اور وہ سرخ بلا کون تھی؟

کا کروچ وہ ایک موٹا تازہ کا کروچ تھا

ہالے نے زوردار چیخ ماری چاہی لیکن اسکی آواز حلق میں گھٹ کر رہ گئی عمر نے اپنا بھاری ہاتھ اسکے منہ پہ رکھ لیا تھا

ہالے بے دھم سی ہو گئی وہ کا کروچ چلتے ہوئے آیا اور ہالے کے پیر پہ بیٹھ گیا

## Posted On Kitab Nagri

اسے لگا تھا وہ مر جائے گی کم از کم آج کے بعد وہ زندہ نہیں رہ سکے گی اس نے اپنا پیر ہلانا چاہا لیکن عمر نے اسکی کوشش ناکام کر دی

اس نے ہالے کے جوتوں والے پیر پہ اپنا جو گر رکھا اور کا کروچ کو نیچے گرایا وہ جسے ہی نیچے گرا عمر نے اپنے جو گر سے اسکو پوری طرح مسل دیا

ہالے نے کراہیت سے آنکھیں بند کر لیں

کیا اس سے برا کچھ ہو سکتا تھا نہیں اس سے برا کچھ نہیں ہو سکتا تھا

شاہ تاج کے قدموں کی چاپ اب دور جاتی گئی یہاں تک کہ وہ معدوم ہی گئی عمر نے ہالے کے چہرے سے ہاتھ ہٹا لیا وہ اب بھی شل تھی

مجھے نہیں پتہ تھا آپ کا کروچ سے ڈرتی ہوں گی عمر افسوس سے کہہ رہا تھا

ہالے نے ساکت نظروں سے اسکو دیکھا اور گردن کڑالی

میں ڈرتی نہیں ہوں مجھے بس اس سے کراہیت آتی ہے کیا تمہیں نہیں آتی؟

وہ چہرے پہ ہاتھ پھیرتی با مشکل بول سکی

نہیں مجھے کیوں کراہیت آئے گی ہم دونوں تو بچپن کے دوست ہیں اسکول میں لنچ شیئر کرتے رہے ہیں ون ڈش

پارٹی کرتے رہے ہیں سارے کا کروچ میرے جگڑی دوست ہی تو ہیں وہ جل کر بولا تھا

پھر یکدم رکا اسکی نظر ایک کدال پہ پڑی تھی اس پہ گھاس اور گیلی مٹی لگی تھی



## Posted On Kitab Nagri

لیکن گھر کا لان تو وہ پورا پورا چھان مار کر آیا تھا وہاں تو کھدائی کے کوئی آثار نہیں تھے

اور یہ کمرہ گھر کے لان سے کافی دور تھا کیا مالی روز اتنی دور یہ کدال لینے آتا ہوگا؟

شاید وہ یہ کدال پچھلے لان میں استعمال کرتا ہو لیکن ایک منٹ پچھلے لان میں تو ماہی کی قبر بنی تھی وہاں ان سب چیزوں کی کیا ضرورت؟

اس کے ذہن میں یکدم کچھ کلک ہوا تھا

عمر مسکرایا تھا وہی مخصوص مسکراہٹ جو کسی کو تباہ کرتے وقت وہ اپنے لبوں پہ سجالتا تھا)

عمر حیات کتنے عرصے بعد نظر آئے ہو تم کیسے ہو؟

عمر اس آواز پہ واپس حال میں آیا تھا

اسکے سامنے کوئی ستائیس اٹھائیس سالہ مرد کھڑا تھا بھورے ڈنر سوٹ میں ملبوس مناسب نقوش والا مرد

عمر نے ہاتھ کا پنچہ اس سے ملایا

عمر چند منٹ اس سے بات کرتا رہا ہالے کا تعارف کروایا بلاخر وہ مرد مدد عہ پہ آیا

یار میں نئی گاڑی خریدنا چاہ رہا ہوں لیکن ظاہر ہے تم سے مشورہ کئے بغیر کیسے خرید سکتا ہوں تم بتاؤ کیا خریدوں؟

ویسے میری پچھلی گاڑی کو میں چار بار ٹھیک کروا چکا ہوں سمجھ نہیں آرہی اسکے لاک کے ساتھ مسئلہ کیا ہے تم

ایک بار دیکھ لو گے پلیز؟

وہ عمر کا کالج فیلو تھا ہالے نے اسکی تصاویر عمر کے گھر پہ دیکھ رکھی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ ایک جگہ اٹک کر رہ گئی

"گاڑی کالا ک"

عمر اب اس آدمی سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن ہالے نہیں سن رہی تھی وہ کچھ اور سن رہی تھی  
(شاہ تاج اندراپنے کمرے میں جا چکی تھی میڈونانے ان چاروں کو ایونٹ آرگنائزر کے طور پہ سارے اسٹاف  
سے متعارف کروایا تھا

چونکہ انکے چہروں پہ ماسک تھے سو کوئی انہیں پہچان نہ سکا  
اب وہ ان چاروں کو باہر تک چھوڑنے آئی تھی اسکے انداز میں اگر کچھ تھا تو بس عقیدت تھی  
وہ چاروں گاڑی میں بیٹھ کر ابھی ذرا آگے گئے ہی تھے کہ  
دفنعا عمر کو کچھ یاد آیا

میں اپنا موبائل وہیں بھول آیا ہوں شٹ وہ جھنجھلاہٹ سے بولا تھا  
گاڑی ایک طرف روک دی وہ ابھی گھر سے زیادہ دور نہیں گئے تھے

میں واپس جا رہا ہوں دس منٹ تک واپس آ جاؤں گا ہارون تم میرے ساتھ آؤ  
وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے بولا ہارون اسکے ساتھ باہر آیا تھا ہالے اپنے موبائل پہ ٹائپنگ کر رہی تھی اس نے سر  
نہیں اٹھایا

عمر گاڑی کے شیشے پہ جھکا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے میں تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا اوکے ؟

ہالے اسکو

As if i care

والی نظروں سے دیکھا تھا

لیل کو کوئی کال آ گئی تھی وہ باہر نکل آئی اور سڑک پہ یہاں سے وہاں چکر لگاتے ہوئے کال پہ بات کرنے لگی تھی

عمر نے جاتے جاتے بے دھیانی میں گاڑی لاک کر کر دی ہالے اندر بیٹھی رہ گئی

تھوڑی دیر گزری

یکدم اسکو گھٹن کا احساس ہوا اندھیرا... خوف.. سانس نہ لے پانا.... گھبراہٹ

ہالے کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے یکدم اسکا چہرہ خوف سے سفید پڑنے لگ گیا تھا اسکے ہاتھ کانپنے لگ گئے

تھے اسے سانس نہیں آرہا تھا

دن کی روشنی میں گاڑی میں بیٹھی ہالے کو بس گھپ اندھیرا نظر آرہا تھا

اس نے آنکھیں بند کر لیں خوف سے وحشت سے

اسکی آنکھوں کے آگے ایک بارہ سال کی بچی تھی جس کے گلابی چہرے پہ آنسوؤں کے نشان تھے وہ بری طرح

اپنی کلاس روم کا دروازہ بجا رہی تھی رورہی تھی کانپ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اسکے آگے ایک بائیس سالہ لڑکی تھی منظر ٹوٹ رہے تھے ایک لمحہ کو اسکے آگے بارہ سالہ لڑکی کا چہرہ آجاتا گلے  
لمحے گاڑی میں بند بائیس سالہ لڑکی کا چہرہ

منظر گڈ ہو رہے تھے خوف بڑھتا جا رہا تھا پسینے سے اسکا سارا جسم بھیکتا جا رہا تھا

دروازہ کھولو میم دروازہ کھولیں.. وہ پسینے سے شرابور متوحش انداز میں چلائی

میم دروازہ کھولیں پلیز دروازہ کھولیں.. میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی یہاں اندھیرا ہے دروازہ کھولیں میم پلیز وہ

بری طرح رو رہی تھی چیخ رہی تھی

میم دروازہ کھولیں یہاں اندھیرا ہے میم پلیز میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی دروازہ کھولیں میم

وہ آنکھیں بند کئے چلا رہی تھی

لیل نے گاڑی کے شیشے سے اسکو دیکھا وہ گاڑی کی کھڑکی کے قریب کھڑی فکر مندی سے کچھ کہہ رہی تھی ہالے

کی آنکھیں اب بھی بند تھیں وہ اس منظر میں نہیں تھی

اسے بس اندھیرا دکھ رہا تھا بس گھبراہٹ ہو رہی تھی بس سانس نہیں آ رہا تھا

کھولو مجھے کوئی کھولو پلیز دروازہ کھولو ہارون عمر دروازہ کھولو پلیز کوئی کھولو بابا دروازہ کھولیں

اب کے وہ بلند انداز میں چیخ رہی تھی اپنے بال نوچ رہی تھی

وہ انہی بند آنکھوں سے گاڑی کے شیشے بجانے لگی تھی

اسی وقت لیل نے عمر اور ہارون کو سامنے سے آتے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے لیل کا فکر مند چہرہ دیکھا تو جلدی جلدی اسکے قریب آکر رکے  
میم دروازہ کھولیں عمر کھولو پلینز کھولو میر اسانس بند ہو رہا ہے مجھے کچھ دکھ نہیں رہا کھولو  
اسکے آنسو بہنے لگے تھے وہ بہت بری طرح خوف زدہ تھی  
اسکا انداز ایسا تھا جیسے کسی پاگل انسان کو دورہ پڑا ہو  
عمر سخت پریشان ہو گیا تھا

اس نے گاڑی کالا کھولا ہالے کی طرف سے آکر گاڑی کا دروازہ کھولا  
ہالے یہاں دیکھیں یہ کھل گیا ہے دیکھیں ادھر وہ اسکے کندھے کو ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا  
ہارون شل اور ساکت کھڑا رہا اسکے لب ہلکے سے پھڑپھڑ آئے تھے  
یہ دوبارہ نہیں ہو سکتا

ہالے یہاں دیکھیں کچھ نہیں ہوا آپ بالکل ٹھیک ہیں یہاں دیکھیں پلینز آنکھیں کھولیں وہ اسکی بند آنکھیں  
کھلوانے کی کوشش کر رہا تھا

ہالے نے خوف زدہ سی آنکھیں کھولیں اپنے سامنے عمر کو دیکھا پھر اسکے پیچھے کھڑے ہارون کو وہ عمر کو سامنے سے  
ہٹاتی ہوئی نیچے آئی اور ہارون کی طرف بڑھی

ہارون خاموش نظروں سے اسے اپنی طرف آتے دیکھتا رہا ہالے کے پیر کے نیچے کچھ آیا تھا کوئی پتھر کوئی ٹھوکر  
وہ گھٹنوں کے بل نیچے سڑک پہ گری

## Posted On Kitab Nagri

ہارون اور عمر لپک کر اسکے قریب پہنچے

اسی لمحہ ہالے نے ہارون کے دونوں ہاتھ تھام لئے

عمر کا دل جیسے ایک ہزار بار ٹوٹا تھا

لیکن وہ رک گیا آگے نہیں بڑھا عمر غیر تھا وہ غیر رہ گیا ہارون چاہے ناراض تھا تعلق ٹوٹا ہوا تھا لیکن وہ ہالے کا

دوست تھا وہ ہالے کا کمفرٹ زون تھا

اسکے ہتھیلیاں بری طرح چھل گئی تھیں گھٹنے میں جلن ہو رہی تھی لیکن وہ بس گلابی آنکھوں بکھرے بالوں اور

خوف زدہ زرد چہرے کے ساتھ ہارون کے ہاتھ پکڑ کر بیٹھی رہی

اس نے اور میم نے ان دونوں نے مل کر مجھے کلاس روم میں بند کر دیا تھا ہاری

اس نے ڈرے ہوئے خوف زدہ انداز میں کہنا شروع کیا اسکے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے

اس نے اس عمر نے مجھے کمرے میں بند کر دیا میں نے ٹیسٹ یاد نہیں کیا تھا اس نے مجھے بند کر دیا ہاری

وہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی اسکے الفاظ بے ربط تھے

اس نے روتے ہوئے ہچکی لی تھی

تم نے دیکھا ناں ہارون تم نے دیکھا ناں؟ اس نے مجھے کلاس میں بند کر دیا عمر نے میم کے ساتھ مل کر مجھے کلاس

روم میں بند کر دیا

وہ واقعات مکس اپ کر رہی تھی ہارون جانتا تھا لیکن وہ بس شل تھا



## Posted On Kitab Nagri

یہ دوبارہ نہیں ہو سکتا اسکا دل بار بار ایک ہی گواہی دے رہا تھا

میں نے گاڑی جان بوجھ کر بند نہیں کی وہ ایک غلطی تھی بس ایک عادت تھی

سارے وقت میں عمر پہلی بار بولا تھا

اسکی آواز زخمی تھی اس میں گلہ تھا شکوہ تھا

یہ جھوٹ کہہ رہا ہے اس نے میم کے ساتھ مجھے بند کر دیا یہ جھوٹا ہے اس نے مجھے گاڑی میں بند کر دیا

یکدم وہ تیز تیز بولنے لگی تھی اپنا دفاع کرنے لگی تھی

میں نے دیکھا ہے ہالے میں نے سب دیکھا ہے اسی نے تمہیں بند کیا میں نے دیکھا تھا

وہ ہالے کو نارمل کر رہا تھا

اسکی حالت ایسی نہیں تھی کہ اسکی تصحیح کی جاتی

تم گاڑی کھول بھی تو سکتی تھی اتنا اوویلا کرنے کی کیا ضرورت تھی اور عمر نے تمہیں بند نہیں کیا یہ بس ایک غلطی

www.kitabnagri.com

تھی اب کے لیل ذرا غصے سے بولی تھی

ہالے پہ گویا جنون سوار ہو گیا

اس نے ہارون کے ہاتھ مزید سختی سے تھام لئے اسکی آنکھوں میں مزید خوف بھر گیا

میں سچی ہوں میں اس نے مجھے بند کیا تھا اس نے بند کیا میم کے ساتھ مل کر اس نے بند کر دیا مجھے

وہ ہندیانی انداز میں چلائی تھی

## Posted On Kitab Nagri

دروازہ نہیں کھلا میں نے بجایا تھا میں نے کھولنے کی کوشش کی تھی وہ نہیں کھلا تم جانتے ہوناں ہارون تم نے دیکھا تھا ناں تم کہاں تھے تم کہیں نہیں تھے اس نے مجھے گاڑی میں بند کر دیا تم نہیں تھے ہالے کے ساتھ ہارون نہ ہو تو وہ اکیلی ہوتی ہے میں اکیلی تھی ہاری تم نہیں تھے اس نے مجھے بند کر دیا میم کے ساتھ مل کر بند کر دیا تم نے دیکھا تھا ناں؟

وہ زور زور سے چلانے لگی تھی آس پاس گزرتے لوگ رک گئے تھے  
عمر نے زخمی نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا  
وہ ایک بار پھر بھرے مجمعے میں اس پہ الزام لگا رہی تھی لیکن وہ ایک بار پھر اس بھرے مجمعے میں اسے چھوڑ کر  
نہیں جاسکتا تھا

ہالے کے اپنے مسئلے تھے عمر کی اپنی مجبوریاں تھیں

لیکن آج اسکا دل ٹوٹا تھا بہت بری طرح ٹوٹا تھا

ہالے اب بھی چلا رہی تھی ہارون اسے تسلی دے رہا تھا بہلا رہا تھا

انکے درمیان فاصلے وقتی تھے ہارون کو ہالے اور ہالے کو ہارون سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا آج عمر نے دیکھ لیا تھا

تم کہاں تھے ہاری تم نے دیکھا ناں اس نے مجھے گاڑی میں بند کیا تم کہاں تھے میم نے اس کے ساتھ مل کر ابھی وہاں اس جگہ مجھے بند کر دیا تھا ہاری میرا دم گھٹ رہا تھا تم نے دیکھا ناں

## Posted On Kitab Nagri

ہاں ہالے میں نے دیکھا تھا میں نے سب دیکھا چلو اب تم اٹھو ہم یہاں سے جارہے ہیں اٹھو میں نے دیکھا تھا سب دیکھا تھا

یکدم ہالے نے اسکے ہاتھ چھوڑ دیئے اب کے اسکی آنکھیں اجنبی ہو گئیں آنسو رک گئے  
تم نے نہیں دیکھا ہارون اسکے لب ہلکے سے پھڑ پھڑائے  
اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن گر پڑی

ہارون نے اسکے قریب آنا چاہا ہالے نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا  
تم جھوٹے ہو تم نہیں تھے تم نے کیسے دیکھا ہاری تم اس دن اسکول نہیں آئے تھے  
وہ اسی شاکی نگاہوں سے اسکو دیکھتی پیچھے ہوتی جارہی تھی  
عمر اور ہالے بس اسکو دیکھتے رہے

تم نہیں تھے کوئی نہیں تھا ہالے اکیلی تھی ہر دفع اکیلی تھی تم نے نہیں دیکھا تم نہیں تھے وہاں وہ بڑبڑاتے ہوئے  
پیچھے جارہی تھی

مجمع چھٹنے لگا تھا

ہارون وہیں کھڑا دکھ سے اسے دیکھتا رہا

وہ حال میں واپس آچکی تھی

اور یہاں کوئی بھی اسکا اپنا نہیں تھا اور یہاں کوئی اسکا اپنا نہیں تھا

## Posted On Kitab Nagri

ایسا ہالے کو لگتا تھا)

بھابی آپ اور عمر ہمارے گھر آئیں نہ کبھی ہمیں بہت خوشی ہوگی

عمر کے ساتھ کھڑا مرد اس سے کہہ رہا تھا

ہالے نے خالی خالی نگاہوں سے اسکو دیکھا تھا

پھر جی ضرور کہتے گردن موڑ لی

وہ آدمی مڑ گیا

ہالے اب بھی کہیں دور کچھ دیکھ رہی تھی

آپ کو نہیں لگتا اس پارٹی کو اب ختم ہو جانا چاہیے؟ میں بور ہو رہا ہوں

عمر اس کے کان کے پاس جھکا تھا

ہالے نے غائب دماغی سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا

اسی وقت ہارون اور لیل بھی ان کے میز کے گرد آکر کھڑے ہوئے

سنو میں کیسی لگ رہی ہوں لیل ہارون کے کان کے پاس جھکی

ہارون نے ایک سادہ سی نظر اس پہ ڈالی

اچھی لگ رہی ہو

لیل نے منہ کے زاویے بگاڑ لئے



## Posted On Kitab Nagri

بس؟ صرف اچھی امیر نہیں لگ رہی کیا؟ میں بھی سوچوں وہ سرخ میکسی والی بڑھیا مجھے کیوں دیکھ رہی تھی  
ویسے آج تمہاری ضرورت نہیں تھی یہاں عمر نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا  
لیل حسب توقع بھڑک گئی

ہاں تم تو چاہتے ہی نہیں ہو کہ میں بھی کبھی کسی "لڑکی" کی طرح تیار ہو کر میک اپ کر کے کسی شاہانہ پارٹی میں  
آؤں کتنا جلتے ہو تم مجھ سے وہ تو مجھے تو ہارون لے آیا ورنہ تم تو یہاں اکیلے انجوائے کرنے کا پلان لے کر آئے  
تھے

وہ جلے کٹے لہجے میں کہہ رہی تھی

میں تمہیں اس لئے نہیں لارہا تھا کیونکہ تم امیر نہیں لگتی تم چاہے کچھ بھی کر لو میک اپ لگا لو یا ڈائمنڈز پہن لو  
رہو گی غریب ہی اب بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے شانو کو تیار کر کے ساتھ لے آئے ہم

لیل کے سرے بدن میں جیسے شرارے دوڑ گئے

خدا کی قسم الفامجھے اگر ہالے کے بیوہ ہونے کا خیال نہ ہوتا تو آج میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دیتی  
وہ دبا دبا غرا آئی تھی

ہارون اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کسی اور منظر میں چلا گیا

کوئی ہفتہ بھر پہلے کسی اور شام میں

(تمہیں پتہ ہے زوجہ کو اس فادر کے بارے میں ساری معلومات کہاں سے ملیں؟

## Posted On Kitab Nagri

لیل ہارون کے سامنے کافی رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

اس نے میرے ہی ایک ساتھی سے ساری معلومات نکلوائی اور تو اور اسکا نمبر بھی میرے ہی موبائل سے نکالا

ٹھیک کہتا تھا الفا معصوم نہیں ہے وہ

لیل کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی

تو پھر آپ چھوڑ دیں اسکا کام نہ کریں وہ موبائل کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

چھوڑ ہی نہ دوں وہ جل کر بولی

ہارون نے بٹن دبا کر موبائل کی سکرین تاریک کر دی

اب وہ سیدھا ہو کر بیٹھا غور سے لیل کا چہرہ دیکھا

آپ یہ سب کیوں کر رہی ہیں؟

کیونکہ یہ میرا کام ہے وہ مجھے پے کرتی ہے کیا چاہتے ہو کام چھوڑ دوں پھر کیا کروں گی؟

مجھے سچ بتائیں لیل میں جانتا ہوں وجہ یہ نہیں ہے آپ اسکی خاطر خود کو غیر محفوظ نہیں کر سکتیں آپ اسکے کام

کے لئے دن رات ایک نہیں کر سکتیں یہاں تک کہ اسکو اس کے ڈاج کے لئے بھی معاف کر دینا عمر نے مجھے

آپ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے حساب سے آپ کا یہ روپ بالکل مختلف ہے

وہ بول کر خاموش ہوا لیل چند لمحہ اسکو دیکھتی رہی یکدم اسکی آنکھیں گلابی پڑنے لگیں ضبط سے آنسوؤں کے زور

سے



## Posted On Kitab Nagri

میں اسکے لئے اس سے زیادہ کر سکتی ہوں کیونکہ وہ معراج بابا کی بیٹی ہے

وہ جیسے بہت تکلیف سے بولی تھی

وہ ہمیں نہیں جانتی لیکن ہم اسے جانتے ہیں جب بچے تھابت سے جب سے ہوش سنبھالا تب سے معراج بابا ہم

سے ہر وقت اسکی بات کرتے تھے

ہالے ہماری غائبانہ فیری ٹیل کی شہزادی تھی

جن لوگوں نے معراج بابا کو ہم سے دور کیا انکی بربادی دیکھنے کے لئے اگر مجھے خود کو بھی برباد کرنا پڑا تو میں کر

دوں گی

اسکے لہجے میں نفرت در آئی

اس نے اپنی بڑی بڑی نم آنکھیں اٹھا کر ہارون کو دیکھا

تمہیں پتہ ہے ہم سارے بچے جو ہیون میں رہتے تھے ہم سب آج بھی معراج بابا سے جڑے ہوئے تھے

ہر سنڈے دو اپنی ڈائری اور اپنا موبائل لے کے بیٹھتے تھے اور ہیون سے چلے جانے والے سارے بچوں کو ایک

"فائیونٹ کال" کرتے تھے

وہر کی آنسو بے اختیار اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے

ہم سب بچے ہر ہفتے اس پانچ منٹ کا انتظار کرتے تھے پھر ہم ان پانچ منٹ میں انکو اپنا سارا احوال بتاتے تھے کوئی

غم کوئی خوشی پھر اگر کوئی سیریس مسئلہ ہوتا تو معراج بابا ہمارے لئے وقت نکالتے تھے اور ہم سے ملنے آتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرائی ایک اداس ایک زخمی ایک آنسوؤں کے درمیان والی مسکراہٹ

پانچ ہفتے ہو گئے ہارون اب انکی کال ہی نہیں آتی

آنسو اب روانی سے بہنے لگے تھے لیل کا دامن بھگتا جا رہا تھا

کوئی ہم یتیموں سے ہمارے پانچ منٹ کیسے لے گیا کیا کسی کو ہمارے پانچ منٹ لینے کا حق تھا؟

یہ دنیا اتنی گندی اتنی بھوک کی کیسے ہو سکتی ہے یتیموں کے پانچ منٹ کون لیتا ہے

کیا کسی کو حق تھا کہ جن بچوں نے ایک انسان میں اپنے سارے رشتے دیکھے ہوں ایک دن کوئی آئے اور ان سے

انکے سارے رشتے چھین لے؟

آنسو ٹپ ٹپ گرتے جا رہے تھے اسکی آواز کانپتی جا رہی تھی

ہارون رنجیدگی سے اسکو دیکھتا رہا

میں کسی کے لئے کچھ نہیں کر رہی نہ کر سکتی ہوں لیکن جن لوگوں نے ہم سے ہمارے پانچ منٹ لے لئے میں انکو

ایسی سزا دوں گی کہ پچاس سال یاد رکھیں میں ایک ایک کو بتاؤں گی کہ ایک یتیم سے اسکا کچھ بھی چھین لینا کتنا برا

ہوتا ہے میں ایک ایک کو بتاؤں گی کسی کے پانچ منٹ لینے کا عذاب کیا ہوتا ہے

اس نے اپنے آنسو صاف کئے تھے اب اسکی آنکھیں سپاٹ ہو گئیں

ایک آدمی مر کر کتنے لوگ مار گیا تھا؟

وہ واپس حال میں آیا

## Posted On Kitab Nagri

اب یہ سانولے چہرے والی لڑکی رو نہیں رہی تھی

وہ بس نظر اٹھائے یہاں سے وہاں دیکھ رہی تھی

ہارون نے چہرہ موڑ لیا

کھانا لگ گیا تھا مودب ٹرینڈ ویٹرز مہمانوں کو شائستگی سے ڈنر ٹیبلز کی طرف لے کر جا رہے تھے

قصر کبیر کے لان میں تاحد نگاہ تین لمبی لمبی ٹیبلز لگائی گئی تھیں

شاہانہ میزیں لذیز کھانے چچوں اور کانٹوں کی آوازیں مدھم موسیقی ہلکی پھلکی سرگوشیاں ہنستے مسکراتے لوگ

ایسے میں ایک لمبی میز کی سربراہی کر سی پہ بیٹھی شاہ تاج کبیر اور اسکی دائیں طرف بیٹھا حمزہ شاہ نواز

وہ بار بار نظر اٹھا کر شاہ تاج کو دیکھتا تھا اور مسکرا دیتا تھا شاہ تاج کافی بار یہ نوٹ کر چکی تھیں اب مزید اس سے یہ

برداشت نہ ہو اوہ مسکراتے ہوئے اسکے قریب جھکی

حمزہ شاہ نواز اگر آپ کو لگتا ہے کہ نیوز چینلز پہ چلتی وہ خبریں سچ ہو سکتی ہیں تو آپ غلط ہیں بہتر ہو گا کہ اپنی

www.kitabnagri.com

نظروں کا زاویہ بدل لیجئے

اسکے ہونٹوں کی مسکراہٹ قائم تھی البتہ انداز ذرا سخت تھا

حمزہ مسکرایا

امید پہ تو دنیا قائم ہے شاہ تاج آپ مجھ سے امید نہیں چھین سکتیں اور رہی بات نظروں کی تو ان نظروں کو

خوبصورت چیزیں دیکھنے کی عادت ہے اس میں بھلا میرا کیا قصور

## Posted On Kitab Nagri

وہ اسی دلکشی سے بولا تھا

شاہ تاج نے ضبط کرنا چاہا وہ دنیا جہاں کی فراڈ اور کرپٹ عورت محبت میں سچی اور کھری تھی  
ندیم کے علاوہ اس نے کسی اور کا سوچا تک نہیں تھا

اسی وقت شاہ تاج نے عمر حیات کو اپنی جانب آتے دیکھا شاہ تاج نے نظریں موڑ کر دیکھنا چاہا ہارون شاہد اور  
ہالے اور لیل ایک میز پر بیٹھے تھے یہ اس طرف کیوں آرہا تھا؟

کئی لوگوں نے مڑ کر اسکو دیکھا تھا اسکی بیوی کا خاندان آج کل خبروں کی زد میں رہتا تھا  
یہ آدمی خود بھی کئی دن ٹاپ ٹرینڈ رہا تھا گو کہ ان میں سے کوئی بھی tsain نہیں تھا لیکن اپنا پھیلا یا ہوا کچرا کسی کو  
نہیں دکھتا

شاہ تاج عمر کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں

وہ انکے قریب آکر رکا

میں نے آپ کے گھر کی بہت تعریف سن رکھی ہے کیا آپ مجھے اندر سے اسکی خوبصورتی نہیں دکھائیں گی  
؟ قریب سے.. وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا

شاہ تاج کو کچھ نہ بولتے دیکھ وہ ایک پل کو رکا

میں آپ کے بیک یارڈ کی خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ یہ تعریف اندر چل کر سننا چاہیں  
گی یا پھر

## Posted On Kitab Nagri

وہ رکاتین میزوں پہ بیٹھے لوگوں کے جم غفیر کو دیکھا یا پھر میں یہیں ان سب کے سامنے تعریف شروع کروں؟  
اب کے اسکا لہجہ جتنا ہوا تھا

بیک یارڈ کے ذکر پہ شاہ تاج کا سانس تک رک گیا لیکن وہ اچھی اداکار تھی سو مسکراتی رہی  
اب ہالے اور ہارون بھی انکے قریب آچکے تھے

شاہ تاج گردن کڑائے ہوئے لوگوں کی جانب مڑی  
توجہ دیجئے گا پلیز

شاہ تاج نے بلند آواز میں سب کو اپنی جانب متوجہ کیا  
لوگ جو انکو نہ دیکھنے کی اداکاری کر رہے تھے اب گردن اٹھائے دلچسپی سے انکو دیکھنے لگے  
ہارون شاہد یہ میرے بچوں کی طرح ہے وہ ہارون کے بازو میں بازو ڈالے لوگوں سے مخاطب تھی

اور عمر حیات اس نے آگے بڑھ کر دوسرا بازو عمر کے بازو میں ڈال لیا  
(خدا کا خوف کرو بی بی میں شادی شدہ آدمی ہوں عمر دل میں بڑ بڑایا)

عمر حیات ہارون کی فیملی ہے مطلب میری بھی فیملی ہے ہارون اور عمر میرے دماغ کا بنایا ہوا قصر کبیر اندر سے  
دیکھنا چاہتے ہیں اور میں نے اپنی زندگی میں ایک بات سیکھی ہے ہینڈ سم مردوں کو کسی بات کے لئے انکار نہیں  
کرتے

وہ بولتے ہوئے ہنس پڑی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میز کے گرد بیٹھے لوگ بھی مسکرائے تھے

میں تھوڑی دیر میں آپ سب کو جوائن کرتی ہوں تب تک مجھے مس کیجئے گا

وہ اپنے سحر پھونکنے والے لہجے میں بولتی ہارون اور عمر کے بازو میں بازو ڈالے آگے بڑھتی گئی ہالے اور لیل انکے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں

اب کے اسکا چہرہ مختلف تھا اس پہ دبا دبا غصہ تھا

لاؤ لیج میں آکر اس نے ایک جھٹکے سے انکا بازو چھوڑا تھا

ہارون بچے یہ سب کیا ہے؟ تم پہلے ان لوگوں کو بغیر انویٹیشن کے میری پارٹی میں لے آئے اور اب یہ مجھے تھریٹ کر رہا ہے تمہیں لگتا ہے تمہاری آنٹی یہ سلوک ڈیزرو کرتی ہیں؟

اس نے بامشکل اپنا لہجہ نارمل رکھا ہوا تھا جی تو چاہ رہا تھا اس عمر حیات کے ساتھ ساتھ ہارون کا گلہ بھی دبا دے

ہاہ مس شاہ تاج صاحبہ میرے پاس آپ کی اداکاری کا کوئی وقت نہیں ہے مدد سے پہ آئیں؟

عمر آگے آیا شاہ تاج کی آنکھوں میں دیکھا اسکی آنکھیں بے تاثر تھیں ان میں سفاکی تھی بے رحمی تھی ہالے خاموش کھڑی رہی

ہالے کے اغوا میں آپ شامل تھیں مجھے صرف یہ بتائیں کہ آپ کو حکم دینے والا کون تھا؟

عمر وقت ضائع کئے بغیر مدد سے پہ آیا تھا

شاہ تاج کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا



## Posted On Kitab Nagri

کیا بکواس ہے یہ میں اس لڑکی کو جانتی بھی نہیں کجا کہ اسکا اغوا میں ایسا کیوں کروں گی؟  
جواب تو مجھے تم لوگوں سے لینا چاہیے میری معصوم بچی کو پھانسی چڑھا دیا رحم نہیں آیا اسکے باپ کو ہاں؟  
آپ کی بچی معصوم نہیں قاتلہ تھی شاہ تاج اس مسئلے کو وہیں چھوڑ دیں ہم وہاں نہیں جارہے میں ایک سیدھی  
سیدھی بات پوچھ رہا ہوں آپ کے اوپر کون ہے؟  
عمر کا لہجہ نارمل تھا لیکن شاہ تاج تو جیسے بھڑک اٹھی  
کیوں چھوڑ دوں ہاں ہمارا خون خون نہیں ہے کیا ہماری بچی معصوم نہیں تھی کیا اور ایک اور بات اسنے قتل نہیں  
کیا تھا اسے ٹریپ کیا گیا تھا وہ معصوم تھی میری بچی معصوم تھی تمہارے باپ نے تمہارے باپ نے ایک غلط  
فیصلہ کیا اسے تحقیق کرنی چاہیے تھی اسے کوئی حق نہیں تھا کہ وہ تین پیشیوں کے اندر اندر ہماری بچی کو سزا دے  
دے میری بچی معصوم تھی اس نے قتل نہیں کیا تھا تمہارے باپ نے ایک غلط فیصلہ کیا تھا  
وہ ہریانی انداز میں چلا رہی تھی  
ہالے چند ثانیے اسکو دیکھتی رہی پھر آگے آئی شاہ تاج کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھا  
تمہارا باپ اچھا آدمی نہیں تھا اس نے غلط فیصلہ سنایا تھا ہالے وہ ایک اچھا جج نہیں تھا میری بچی معصوم تھی اس  
نے قتل نہیں کیا تھا  
اسکی آواز ہلکی تھی بالکل ہلکی یہ بکواس کر رہی ہے ہالے اسکی بات مت سنیں عمر نے پیچھے سے پکارا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تمہارا باپ اچھا آدمی نہیں تھا اس نے غلط فیصلہ دیا تھا میری بچی معصوم تھی تم سن رہی ہوناں میری بچی معصوم  
تھی میری ماہی معصوم تھی

وہ کسی ہیناٹائز کر دینے والے عامل کی طرح ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی یوں جیسے کوئی جادو کر رہی ہو یوں جیسے  
کوئی منتر پڑھ رہی ہو

ہالے آپ اسکی بات کیوں سن رہی ہیں ساری دنیا جانتی ہے ماہی نے قتل کیا تھا سارے ثبوت ساری گواہیاں  
اسکے خلاف تھیں آپ مجھے بات کرنے دیں اس عورت کو میں خود ڈیل کر سکتا ہوں اب کے عمر چڑ گیا تھا  
ہارون خاموش تھا کیونکہ ہالے خاموش تھی وہ جانتا تھا ہالے اگر خاموش ہے تو اندر بہت سارا شور چھپا رکھا ہے  
لیل کی پہلو میں گری مٹھی بھینختی جا رہی تھی ان لوگوں نے اسکے معراج بابا کو اس سے دور کر دیا  
تمہارے باپ نے غلط فیصلہ ..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکو مت سنیں

میری بچی معصوم...

میں اسے ہینڈل کر سکتا ہوں

آوازیں گڈ مڈ ہونے لگی تھی شور بڑھتا جا رہا تھا

بابا نے غلط فیصلہ لیا تھا ہالے ہلکی آواز میں بولی

شاہ تاج رک گئی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے آنکھیں اسکے چہرے پہ گاڑ دیں

ماہی قاتل نہیں تھی آپ سہی کہہ رہی ہیں وہ فیصلہ غلط تھا آپ سہی کہہ رہی ہیں

ہالے آپ عمر آگے آیا ہالے نے اسکو روک دیا

قاتل ماہی نہیں تھی ماہی معصوم تھی فیصلہ غلط تھا کیونکہ قتل آپ نے کیا تھا

الفاظ تھے کہ سب سے

شاہ تاج کو اپنے کان جلتے محسوس ہوئے عمر اپنی جگہ سن ہو گیا ہارون شل تھا لیل کی بھینچی ہوئی مٹھی کھل گئی

ہ ایک لمحے کو ساری دنیا خاموش ہو گئی ساری دنیا میں بس ایک ہی آواز تھی ہالے سلطان کی آواز

وہ کہے جا رہی تھی

بابا نے ثبوتوں کی بنا پہ فیصلہ سنایا اور ثبوت ماہی کے خلاف تھے لیکن درحقیقت اس قتل کے پیچھے آپ تھیں ماہی

کا تعلق کوئی ٹاٹسک تعلق نہیں تھا

ہالے بول رہی تھی اور شاہ تاج سانس لئے بغیر سن رہی تھی اسکی زبان تالو سے چپک گئی تھی

ان دونوں کا تعلق گرو کر رہا تھا وہ دونوں شادی کرنے والے تھے لیکن آپ سے یہ برداشت نہ ہو سکا

آپ نے اس سے بدلہ لیا اپنی محرومیوں کا بدلہ آپ کو ساری زندگی باپ کا پیار نہیں ملا اور وہی پیار جب ماہی کو ملا تو

آپ جیل سے ہونے لگیں

شاہ تاج بے دھم ہو کر صوفے پہ گر گئی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں شادی کرنے والے تھے اور آپ سہ نہیں سکیں آپ نے اسکے بوائے فرینڈ کو گھر بلوایا اور اسے بند کر دیا پھر اگلے کئی دن آپ اسے ٹارچر کرتی رہیں اپنی محروم بچپن اور جوانی کا بدلہ لیتی رہیں لیکن آپ کو سکون نہیں ملا اور آخر کار آپ نے اسے مار دیا آپ نے ایک معصوم لڑکے کی جان لے لی اپنے حسد کی وجہ سے اپنے شر کی وجہ سے

آپ نہیں چاہتی تھیں کہ ماہی کی شادی ہو بلکہ آپ کو ہر اس لڑکی سے نفرت ہو جاتی ہے جسکی شادی اسکی پسند سے ہو رہی ہو آپ کو اپنی محرومیاں یاد آ جاتی ہیں آپ کسی لڑکی کو خوش نہیں دیکھ سکتی کیونکہ آپ نے ایک اچھی جوانی نہیں دیکھی آپ کی محبت آپ سے چھن گئی کیونکہ وہ آدمی کم مایا اور بدنام زمانہ تھا آپ کے بھائی اس رشتے پہ راضی نہیں ہوئے کیونکہ انہیں آپ سے زیادہ عزیز اپنا نام تھا آپ نے اپنی محبت کھودی اور اسی کا بدلہ آپ نے ماہی سے لیا آپ نے اسکی قبر بیک یارڈ میں اس لئے نہیں بنوائی کہ آپ کو اس سے محبت تھی

وہ آگے آئی شاہ تاج کی آنکھوں میں دیکھا  
آپ نے ایسا اس لئے کیا تا کہ آپ کے بھائی اس افیت کو بھول نہ سکیں انکو یاد رہے کہ انکی بیٹی مرچکی ہے وہ پل پل مرتے رہیں میرا باپ برا آدمی نہیں تھا آپ بری عورت تھیں

میرے باپ نے غلط فیصلہ نہیں دیا آپ نے انکے سامنے ایسے ثبوت رکھے کہ ان کو یہی فیصلہ لینا پڑا آپ بری عورت ہیں شاہ تاج بہت بری وہ صور پھونک کر پیچھے ہٹی

شاہ تاج کا رنگ نچڑچکا تھا اسکا چہرہ ایسا تھا جیسے کسی نے کھولتا ہوا تیل ڈال دیا ہو

## Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھیں بے رمک تھیں جیسے کسی مردار جانور کی آنکھیں

چند لمحوں کے لئے سارے میں خاموشی چھا گئی

ہارون اور عمر سامنے رکھے صوفوں پہ بیٹھ گئے

لیل ایک کونے میں کھڑی رہی

ہالے بھی کھڑی رہی شاہ تاج کے بالکل سامنے اسکا زوال بن کر کھڑی رہی

تمہیں یہ سب کس نے بتایا؟

کافی دیر بعد شاہ تاج کی آواز انہیں سنائی دی

ہیروں نے

ہالے مسکرا کر بولی تھی

ہیرے؟ ان تینوں نے ایک ساتھ پوچھا

www.kitabnagri.com

ہالے نے سر ہلایا

ہاں ہیرے میں ہیروں کو جانتی ہوں انکی اچھائی برائی پیار غصہ..

وہ شاہ تاج کے قریب جھکی آواز بلند ہی رکھی

میں ہیروں کی ضرب بھی جانتی ہوں شاہ تاج

وہی ضرب جو اس لڑکے کے چہرے پہ تھیں جو اسکی گردن پہ تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے اسکے ہیرے کی انگوٹھیوں سے مزین ہاتھ کی طرف اشارہ کیا  
یہ درمیان والی انگوٹھی اس نے نیلے ہیرے کی جانب اشارہ کیا  
اسکے چہرے اور گردن پہ لگی ضرب اسی ہیرے کی تھیں میں جانتی ہوں  
وہ بول کر سیدھی ہوئی

ہر ڈائمنڈ لوور کے پاس ڈائمنڈز کی ایک بہت اچھی کلکیشن ہوتی ہے  
اس پارٹی میں آنے والی کئی عورتیں ڈائمنڈ لوورز ہیں  
لیکن اس پارٹی میں موجود دو عورتیں ایسی ہیں جو daimond lovers  
نہیں ہیں

ڈائمنڈز انکی obsession ہیں

وہر کی شاہ تاج کی ساکت ہوئی آنکھوں میں دیکھا  
وہ عورتیں آپ اور میں ہیں ہمارے لئے ہیرے محبت نہیں آ بسیشن ہیں

اور آپ daimond lovers اور daimond obsessed

انسان کا فرق جانتی ہیں؟

شاہ تاج کا سر نفی میں ہلاتھا اسکی آنکھوں میں نا سمجھی تھی ایسی ہی نہ سمجھی ہارون شاہد اور لیل کی آنکھوں میں بھی  
تھی ان سب میں سب سے زیادہ پرسکون عمر حیات تھا



## Posted On Kitab Nagri

ڈائمنڈ لوورز ڈائمنڈز کو

As it is

قبول کر لیتے ہیں چاہے وہ کوئی نیکلس ہو کوئی انگوٹھی ہو کوئی بریسلٹ ہو چین یا پھر کف لنکس

وہ بس خرید لیتے ہیں جس ڈیزائن میں بنا ہو جیسا بھی ہو انکو بس ڈائمنڈ چاہیے ہوتا ہے

Obsessed انسان الگ ہوتا ہے اسے صرف ہیرا نہیں چاہیے ہوتا اسے منفرد نظر آنا ہوتا ہے وہ اپنے جنون

میں کیتار ہنا چاہتا ہے اسے سراہے جانے کی خواہش ہوتی وہ پزیرائی چاہتا ہے وہ چاہتا ہے لوگ اسکے ہیروں کو یاد

رکھیں لوگ "انکو" یاد رکھیں

وہ کہہ رہی تھی اور شاہ تاج دم سادھے سنے جا رہی تھی

اور یاد رکھنے کے لئے کیا کیا جاتا ہے؟ یاد آنے کے لئے منفرد بنا جاتا ہے الگ بنا جاتا ہے

جس طرح آپ اور میں الگ بنتے تھے ہم اپنے ہیروں کو منفرد بنواتے تھے

www.kitabnagri.com

مجھے معصوم 'سادہ ہیرے' پسند تھے

میرے نیکلس انگوٹھی یا بریسلٹ میں اگر تکون ہیرے جڑے ہوتے تھے تو میں انھیں گول کرواتی تھی اگر گول

ہوتے تھے تو میں انھیں چوکور بنواتی تھی

کیونکہ میں obsessed تھی میں لوور نہیں تھی اسی طرح آپ کو شاطر ہیرے پسند تھے نوک دار چھنے والے

ہیرے درد دینے والے ہیرے

## Posted On Kitab Nagri

آپ اپنے ہیروں کو اپنے تراشے ہوئے ہیروں کو ایک بار پھر تراش کر انکی نوک نکالتی تھیں کیونکہ آپ بھی میری طرح ڈائمنڈ obsessed تھیں

لوگ مجھے میرے ڈائمنڈز کے "منفرد" ہونے کی وجہ سے یاد رکھتے تھے

اور آپ کو آپ کے چہن اور درد دینے والے ہیروں کی وجہ سے آپ جب بھی کسی سے ہاتھ ملائی تھیں تو آپ کی انگوٹھی کے ہیرے انکو تکلیف دیتے تھے اور وہ لوگ لازماً آپ سے ان ہیروں کے متعلق سوال کرتے تھے اور آپ کے ہیرے یادگار بن جاتے تھے آپ یادگار بن جاتی تھیں

سرمہ کے چہرے پہ اسکی گردن اور جسم کے باقی کئی حصوں پہ ایسے نشان تھے جیسے اسکو تھپڑ یا مکا مارا گیا ہو اور انگلی میں موجود ہیرا اسکے چہرے اور گردن میں کھب گیا ہو

آپ نے اسکی گردن بھی انہی نوکدار ہیروں سے کاٹی تھی یہ ثابت ہو چکا ہے لیکن جو ثابت نہ ہو اوہ یہ تھا کہ ماہی کو ہیروں سے چڑ تھی اسے جیولری کے نام سے نفرت تھی اسکا سٹائل ہمیشہ بوائے کٹ رہا تھا اس میں لڑکیوں والی کوئی عادت تھی ہی نہیں

لیکن آپ نے اسکا علاج بھی ڈھونڈ لیا تھا آپ نے قتل سے پہلے ماہی کی انگلی میں یہی نیلے ہیرے والی انگوٹھی پہنا دی تھی اسکی سالگرہ کے گفٹ کے طور پہ آپ ماہی سے بہت محبت کرتی تھیں لیکن آپ نہیں چاہتی تھیں کہ اسکی شادی ہو جائے آپ نہیں چاہتیں کہ کسی بھی لڑکی کی شادی ہو اسکی پسند سے اسکی مرضی سے کیونکہ آپ کی شادی نہیں ہو سکی

## Posted On Kitab Nagri

اسی لئے آپ شادیوں میں نہیں جاتیں آپ ایک سائیکوپیتھ ہیں کسی بھی لڑکی کی پسند کی شادی آپ کو "ٹریگر" کرتی ہے جس طرح ماہی کی شادی نے کیا جس طرح وہ رکی صوفے کے ہتھے پہ ہاتھ رکھے اسکی جانب جھکی جس طرح میری شادی نے آپ کو ٹریگر کیا

وہ پیچھے ہٹی

میں آپ کے پرسنل مسئلے میں نہیں پڑنا چاہتی آپ اپنی بھتیجی کو قتل کریں یا اپنے بھائی کو لیکن آئندہ میرے بابا کا نام اس سب میں مت لیجئے گا ہالے نے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا کافی دیر خاموشی کی نظر ہوئے شاہ تاج کار کا ہوا سانس اب بحال ہوا اب کے شاہ تاج سیدھی ہو کر مسکرائی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھالی اور مسکرا کر ان تینوں کو دیکھا اور تمہیں لگتا ہے تمہاری اس تھیوری پہ کوئی یقین کر لے گا؟ آہ ہالے آہ

تم ایک انتہائی بے وقوف عورت ہو  
مجھے لگا تھا مجھے تم سے خوف زدہ ہونا چاہیے لیکن اب لگتا ہے تم سے خوف زدہ ہونا بے کار ہے تم اپنی فیری ٹیل تھیوریز سے کچھ ثابت نہیں کر سکتیں

ہیروں نے بتایا واٹ نان سینس

اس نے نخوت سے ہاتھ جھلایا تھا

اسکا ڈر ختم ہو چکا تھا اب وہ پرسکون تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے بھی پرسکون تھی

میں نے ابھی بات ختم نہیں کی شاہ تاج میں نے کہا میرے بابا کا نام ان سب میں مت لیجئے گا ورنہ میں ساری دنیا کو بتا دوں گی کہ اس رات جیل کر اس کمرے میں ماہی کو مارنے والی بھی آپ خود تھیں شاہ تاج کی جھلاتی ٹانگ رک گئی دل بھی رک گیا ہوا بھی رک گئی سب کچھ ساکن ہو گیا کیا بکو اس کر رہی ہو دماغ خراب تو نہیں ہو گیا ماہی نے خود کشی کی تھی وہ پھنکاری تھی البتہ اس کا چہرہ اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا

آپ اس رات جیل گئی تھیں شاہ تاج

ہالے نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اتنے وثوق سے کہا کہ پل بھر کو شاہ تاج گنگ ہو گئی عمر لیل اور ہارون ان دونوں کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی فلم چل رہی ہو

آپ نے سرد کا قتل ماہی پہ پلانٹ کیا پھر آپ نے ماہی سے اقرار کر لینے کو کہا آپ نے اس سے کہا کہ آپ اسے بچالیں گی اور اس بچی نے آپ پہ یقین کر لیا لیکن پھانسی سے ایک رات قبل اس نے جب ساری حقیقت سرد کے بھائی کو بتا دینے کا فیصلہ کر لیا تب آپ وہاں گئی تھیں آپ جیل گئیں اور سرد سے ملنے سے پہلے آپ نے اسے مار دیا

آپ نے اپنی محرومیوں کا بدلہ اس سے لیا

تمہیں۔ تم۔۔ تمہیں کس نے بتایا؟

## Posted On Kitab Nagri

اس نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ پوچھا

ہیروں نے وہ مسکرا کر بولی

ماہی کے چہرے پہ جو زخم تھا وہ آپ کی انگوٹھی کے ہیرے کا تھا باقی کام ماہی کی واٹس ایپ چیٹ . . . .

میں نے ماہی کی واٹس ایپ چیٹ ڈیلیٹ کر دی تھی وہ یکدم دھاڑی ہالے ایک بار پھر مسکرائی

آپ نے چیٹ ماہی کے موبائل سے ماہی کے واٹس ایپ سے ڈیلیٹ کی تھی لیکن وہ رکی

سرمد کے موبائل کی چیٹ آپ کس طرح ڈیلیٹ کر سکتی تھیں؟ ماہی نے اسے ایک کنفیوژن میسج بھیجا تھا

یہ انجام ہوتا ہے اپنے بچوں کو جیل میں بھی شاہی انداز دینے کا کیا ضرورت تھی اسے موبائل دینے کی؟

ہارون افسوس سے کہہ رہا تھا عمر نے بھی تائید کی تھی

یہ امیر لوگوں کے اتنے چونچلے کیوں ہوتے ہیں؟ لیل نے تبصرہ کیا تھا

تم لوگ مر کر بھی پیدا ہو جاؤ تو مجھ پہ کچھ بھی ثابت نہیں کر سکو گے میں اس شہر کی سب سے بڑی کرمنل لائبر

ہوں میرا بھائی ایمبیسڈر رہ چکا ہے میرے تعلقات ہیں سسٹم میں میرے لوگ ہیں ایک ہفتہ اس نے انگلیوں پہ

گن کر بتایا

اس میس سے نکلنے کے لئے ایک ہفتہ بھی بہت بڑی چیز ہے میں نکل آؤں گی لیکن باہر آنے کے بعد میں

تمہارے ساتھ جو کچھ کروں گی وہ پھر دنیا دیکھے گی اسی لئے بہتر ہے یہاں سے دفع ہو جاؤ باہر میرے مہمان میرا

انتظار کر رہے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی

اب کے عمر آگے آیا ہالے صوفے پہ آکر بیٹھ گئی یہ اشارہ تھا کہ اب تم سنبھالو  
میں جانتا ہوں شاہ تاج کہ ہم آپ کو ماہی کے قتل کیس میں دھمکا نہیں سکتے اور اگر ہم نے ایسی کوشش کی یا پھر  
ہم کامیاب بھی ہو گئے اور آپ کو جیل بھی بھیج دیا تو یہ سب بے کار ہو گا آپ ایک ہفتے سے پہلے پہلے اپنے گھر پہ  
ہوں گی

شاہ تاج مسکرائی

اپنے شوہر سے کچھ سیکھو ہالے سلطان یہ تو جینٹیس ہے

میری بات پوری تو سن لیں عمر مزید آگے آیا

میں آپ کو ماہی کے قتل میں نہیں گھسیٹ سکتا لیکن میں آپ کو معراج سلطان کے قتل میں "مددگار" کے طور پہ  
ضرور گھسیٹ سکتا ہوں اور اس کیس سے نکالنے کے لئے اگر آپ کا مراہو اب آپ بھی آجائے تو نکال نہیں سکے  
گا کیونکہ ہر کوئی ماہی یا سرمد نہیں ہوتا کچھ لوگ عمر حیات بھی ہوتے ہیں جو اپنے دشمن کو قبر تک چھوڑ کر آتے  
ہیں

میں جسٹس معراج کے قتل میں مددگار ہا کیا بکواس ہی کیا تم لوگ آج نیٹ فلیکس دیکھ کر آئے ہو کونسی سیریز  
دیکھی بلکہ ویٹ لیٹمی گیس؟

وہ سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولی



## Posted On Kitab Nagri

جب عمر نے بغیر کچھ کہے اپنے موبائل پہ ایک ویڈیو چلا کر اسکے آگے کر دی

شاہ تاج نے اچھنبے سے سکرین پہ چلتے مناظر دیکھے

(وہ ایئر پورٹ پہ کے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا عقاب جیسی آنکھیں ہر باہر آتے ہوئے انسان پہ جمائے عمر

حیات کسی کو تلاش کر رہا تھا

دفتعا سکی آنکھیں چمک اٹھیں اسے بلا خروہ آدمی نظر آگیا تھا

لمبا تڑنگا صاف رنگت اور مناسب نقوش والا عبدال (جس ہسپتال میں معراج سلطان کا قتل ہوا اسی ہسپتال کا سی

سی ٹی وی انچارج)

اس نے چہرہ آدھا چھپا رکھا تھا یہ دبئی سے پاکستان آنے والی فلائٹ تھی

عمر گاڑی سے اتر کر اسکے سامنے آیا تھا

عبدال نے اسکا چہرہ دیکھا تو بے اختیار پیچھے ہٹا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑنے لگا وہ اس آدمی کو کیسے بھول سکتا تھا؟

تقریباً آدھے گھنٹے بعد عبدال ایک ٹوٹی ہوئی کرسی پہ نیم بے ہوش پڑا تھا اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا ہونٹ پھٹ

چکا تھا چہرے پہ تھپڑ اور مکوں کے واضح نشان تھے اسکی گردن ایک طرف کوڈھلکی ہوئی تھی

عمر اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھا تھا چہرے پہ سختی اور سفاکی لئے

بتاؤ تم۔۔ سے فوٹیج ڈیلیٹ کرنے کا اور دبئی بھیجنے کا پلان کس کا تھا؟ پہلی اور آخری بار پوچھ رہا ہوں اگر جواب

میری مرضی کا نہ ہوا تو بہت برا ہوگا

## Posted On Kitab Nagri

عبدال نے چند لمبے لمبے سانس لئے

شاہ.. تاج.. اس عورت کا نام شاہ تاج تھا

وہ بامشکل بول رہا تھا عمر کے ہاتھ کے مکے اسکے لئے عذاب ثابت ہوئے تھے

وہ میرے پاس آئی تھی وکیل تھی اس نے کہا فوٹیج ڈیلیٹ کر دو۔۔ ورنہ وہ مجھے مار دے گی میں نے فوٹیج ڈیلیٹ

کر دی اور اسنے مجھے دبئی بھیج دیا لیکن کل مجھے پتہ چلا کہ میری بیٹی بہت بیمار ہی اور مجھے واپس آنا پڑا خدا کے لئے

اب مجھے چھوڑ دو

وہ اٹک اٹک کر نقاہت سے کہہ رہا تھا گردن اب بھی ڈھلکی ہوئی تھی

عمر آنکھیں چھوٹی کئے اسکو دیکھ رہا تھا

شاہ تاج نے فوٹیج کیوں ڈیلیٹ کروائی؟ کیا وہ معراج سلطان کے کمرے میں گئی تھی؟

نہیں... وہ بس کسی کی مدد کر رہی تھی وہ بس قاتل کی مدد کر رہی تھی میں نے اسکی باتیں سنی تھی وہ محرہ نہیں

www.kitabnagri.com

ہے وہ مددگار ہے

میرے جانے کے بعد نج صاحب کے کمرے میں کون آیا تھا؟

شمس. سلطان اور اسکے بعد سفیر سلطان اور کوئی نہیں آیا فوٹیج میں بس یہی لوگ تھے

عمر اٹھ کھڑا ہوا

یہ آدمی اور کچھ نہیں جانتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے موبائل نیچے کر لیا  
اب مجھے.. مجھے میرے... گھر جانے دو.. میری بیٹی بیمار ہے..... جانے دو مجھے  
وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھا  
عمر اپنے موبائل پہ ایک نمبر ڈائل کر رہا تھا کال ملی تو اس نے موبائل کان سے لگایا  
عظیم ایک لوکیشن بھیج رہا ہوں بندے بھیجو  
یہاں ایک بندہ ہے مجھے یہ اگلے دس سال تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے نظر آنا چاہیے تم کیا کرو گے کیسے کرو گے  
میں نہیں جانتا لیکن اگر یہ بندہ باہر آیا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں  
اس نے سختی سے کہہ کر کال کاٹ دی  
ہارون نے اسکو "سب کچھ بتا دیا ہی اب اسے بخش دو والی نظروں سے دیکھا تھا  
اور پھر عمر نے بھی اسکو "اسکی جگہ تمہیں بھیج دوں والی نظروں سے دیکھا تھا)  
www.kitabnagri.com  
ہارون لا حول پڑھ کہ رہ گیا)  
اب کیا کہیں گی آپ شاہ تاج صاحبہ؟  
عمر اس کے قریب کھڑا طنزیہ سا کہہ رہا تھا  
شاہ تاج نے بدقت تھوک نگلا تھا  
سانس دور کہیں سینے میں اٹکا تھا لیکن اس نے گردن کڑائے رکھی

## Posted On Kitab Nagri

اسکی مردہ ہوتی آنکھوں میں اب بھی رعوت تھی نہ قابل تسخیر ہونے کا زعم تھا اس نے گردن جھکانی سیکھی ہی نہیں تھی یا پھر اب تک گردن توڑ دینے والا وار ہوا ہی نہیں تھا

اس نے آنکھیں اٹھائیں انکو عمر کی آنکھوں میں گاڑا

میں تم سے نہیں ڈرتی عمر میں ان چھوٹے موٹے کیڑوں سے نہیں ڈرتی میں سمندر کی سب سے بڑی بلا ہوں میں اس زمین کی سب سے بڑی بلا ہوں مجھے مت ڈراو عمر میں خوف زدہ نہیں ہوتی میں سب کچھ نکل جاتی ہوں دکھ بیماری بدنامی خوف میرے مہمان میرا انتظار کر رہے ہیں

وہ ایک بار پھر کہہ کر جانے لگی

وہ لاؤنج کے دہانے پہ تھی جب ایک آخری اور کاری وار ہوا شاہ تاج کے موبائل نے ایک بپ بجائی

اس نے موبائل اٹھایا میسج کھولا

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

سکرین پہ نظر پڑتے ہی اسکا پورا چہرہ سفید ہو گیا لٹھے کی مانند سفید آنکھوں کی جوت بجھ گئی دل رک گیا سانس بھی رک گئی

وہ اسکی میڈیکل رپورٹس تھیں جن میں صاف صاف لکھا تھا کہ شاہ تاج کو ایک ذہنی عارضہ ہے

وہ ایک محروم بچپن گزارنے والی عورت ہے اور اب وہ کسی بھی بچی یا بچے کو باپ کا پیار ملتے نہیں دیکھ سکتی

وہ ایک بے تکی محبت کرنے والی عورت ہے اس نے ایک ادھوری جوانی گزاری اسکی شادی کسی وجہ کے باعث نہ

ہو سکی اور اب وہ کسی بھی لڑکی کی شادی اسکی پسند سے ہوتے نہیں دیکھ سکتی سرخ جوڑا اور پیلا زیور اسے ٹریگر

## Posted On Kitab Nagri

کرتا ہے وہ عموماً شادیوں میں نہیں جاتی اور اگر کبھی چلی جائے تو کئی کئی دن ڈپریشن میں رہتی ہے اور خود کو نقصان پہنچاتی رہتی ہے

کچھ عرصے سے اسکا ڈپریشن حد سے تجاوز کرنے لگ گیا تھا اور اسبوجہ سے اس نے اپنی بھتیجی کا قتل کیا اور اسی وجہ سے اس نے ہالے سلطان کے اغوا میں مددگار بننے کی حامی بھر لی یہ تمام باتیں اس نے اپنے ڈاکٹر کے سامنے قبول کی تھیں

نیچے ڈاکٹر کا ایک معذرتی نوٹ تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ اپنی کلائنٹ کی پرسنل باتیں یا انکے سیشن کے دوران ہونے والی باتیں کلائنٹ پر یو لہج کے تحت نہیں بتا سکتے لیکن کچھ عرصے سے انکی پیشینٹ کی سرگرمیاں مشکوک اور نقصان دہ ہونے لگی تھیں اور اپنے پیشینٹ کی جان اور انکی حفاظت انکا فرض ہے اسی لئے وہ یہ باتیں بتانے پہ مجبور ہو گئے

اب کے ہارون کی باری تھی اس نے کہنا شروع کیا شاہ تاج صاحبہ سوچیں اگر یہ تمام رپورٹس میڈیا کے سامنے آ گئیں تو آپ کا کیا ہو گا آپ کا کیریئر بری طرح متاثر ہو گا آپ کی ساکھ تباہ ہو جائے گی

لوگ آپ کو کیس دینا تو دور آپ کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے کوئی آپ کی بیماری کو بیماری نہیں سمجھے گا سب کو لگے گا یہ آپ کا حسد ہے یہ آپ کی جلن ہے کوئی آپ کو اپنی شادی میں نہیں بلائے گا کوئی آپ کو اپنے

## Posted On Kitab Nagri

گھر کسی تقریب میں نہیں بلائے گا آپ کا سوشل سرکل تباہ ہو جائے گا آپ برباد ہو جائیں گی شاہ تاج آپ سے ملنے بات کرنے والا کوئی نہیں رہے گا اور پھر ڈپریشن بڑھے گا

آپ مزید بیمار ہوں گی اور آپ کے پاس علاج کے پیسے بھی نہیں ہوں گی پھر آپ کا ڈپریشن اور بڑھے گا اور ایک دن آپ پاگل ہو جائیں گی آپ دیواروں سے سر پھوڑیں گی آپ ایک گھٹیا مری ہوئی گندی زندگی گزار کر مر جائیں گی اور کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی کہانی یہاں سے شروع ہوتی ہے شاہ تاج کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں ہارون کہے گیا

آپ مر جائیں گی شاہ تاج اور کوئی آپ کی لاش کو کندھا تک نہیں دے گا کیونکہ کوئی ہو گا ہی نہیں نہ جانے کتنے دن آپ کی لاش کمرے میں سڑتی رہے گی گلتی رہے گی یا پھر شاید کسی سڑک پہ پڑی رہے گی گدھ آپ کو نوچ کھائیں گے

بس... بس بس بکواس بند کرو وہ یکدم دھاڑی تھیں  
شاہ تاج کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا وہ مڑی اور زخمی شیرنی کی طرح عمر پہ جھپٹی تھی

وہ اسکا کالر پکڑے بری طرح دھاڑ رہی تھی

میں تمہیں مار ڈالوں گی اگر تم نے ایسا کچھ کیا میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی برباد کر دوں گی میں تمہیں اسکے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا

عمر نے ایک جھٹکے سے خود کو آزاد کروایا تھا شاہ تاج کی کلاں اب اسکے ہاتھوں میں تھیں



## Posted On Kitab Nagri

کیا کر رہی ہیں بی بی خدا کا خوف کریں میں شادی شدہ آدمی ہوں

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر سرد سرد گوشتی کر رہا تھا

شاہ تاج پہ تومانو جنون سوار ہو گیا تھا

وہ ایک بار پھر عمر پہ جھپٹنا چاہتی تھی جب ہارون کی آواز نے اسکو جمادیا برف کر دیا سن کر دیا

آپ کے بیک یارڈ میں ماہی کی لاش کے ساتھ اور کیا کیا دفن ہے ہم جانتے ہیں

وہ یکدم فریز ہو گئی اسکی ساری دنیا فریز ہو گئی

عمر نے اسکی کلائی آزاد کی

وہ شاکی انداز میں پیچھے ہوتی گئی

اسکا سفید چہرہ اب مردوں سے بھی بدتر تھا

وہ اپنے قیمتی کپڑوں کی پرواہ کئے بغیر نیچے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھ گئی

کیا چاہتے ہو؟ اس نے مردہ آنکھیں اٹھا کر تین لفظی سوال کیا

آپ کے اوپر کون ہے ہالے کا اغوا اور جج صاحب کے قتل کے بارے میں آپ کتنا جانتی ہیں اور کتنی ملوث ہیں

سب بتائیں عمر اسکے سامنے رکھے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھ گیا

ہالے نے سانس روک لیا

اگر اس نے عمر کا نام نہ لیا تو؟

## Posted On Kitab Nagri

اسکا دل رک گیا

اگر اس نے عمر کا نام لے لیا تو؟

دل اب بھی رکا تھا اور پہلے سے زیادہ شدت سے رکا تھا

شاہ تاج نے کچھ کہنا شروع کیا

لیکن ایک منٹ کیا تم یہ نہیں جانا چاہتے کہ عمر حیات کے پاس شاہ تاج کا راز کیسے آیا؟

(کدال پہ لگی گیلی مٹی اور گھاس دیکھ کر عمر ٹھٹھکا تھا لیکن وہ گھاس قدرتی گھاس نہیں تھی اس نے کدال پہ لگی

گھاس کو انگلیوں کے پوروں سے اٹھایا

عمر حیات گھاس کو جانتا تھا اس نے اپنی ماں کے باغیچے میں لگی گھاس کو اپنی سائیکل سے روندنا تھا اس نے اسکول

کے گراؤنڈ میں لگی گھاس کو اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں سے توڑا تھا

اس نے کئی گھاس پہ بیٹھ کر پڑھا تھا گھاس پہ بیٹھ کر کھایا تھا

اسے گھاس سے دشمنی بھی تھی اور محبت تھی وہ اس کے ہر رنگ سے واقف تھا یہ گھاس نہیں تھی یہ "گر اس

کارپیٹ" تھا

اور قصر کے لان میں اصلی گھاس اگی تھی یہ گھاس قصر کے بیک یارڈ کی تھی

اسے بیک یارڈ چیک کرنا تھا اس نے ایک نظر اپنے پیچھے کھڑی ہالے کو دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا

وہ کم از کم اپنی بیوی کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اور لیل کو باہر سڑک پہ چھوڑ کر وہ ہارون کے ساتھ اندر آیا  
قصر کا سیکورٹی سسٹم سخت اور چاک و چوبند تھا لیکن جب جڑیں کھوکھلی ہوں تو عمارت کو گرنے میں وقت نہیں لگا  
کرتا اور اس عمارت میں گھاک لگانے والی "میڈونا ایسٹن" تھی

وہ ہارون کے ساتھ واپس آیا لیکن داخلی دروازے سے نہیں اس نے اپنے لئے پچھلا دروازہ منتخب کیا

بیک یارڈ تا حد نگاہ وسیع اراضی پہ پھیلا تھا  
عمر سنجیدہ تھا اسکی نظریں ایکسرے کر رہی تھیں جبکہ ہارون متذبذب تھیں  
ٹھیک ہے مان لیا تم غریب رہے ہو لیکن تم پولیس والے ہو اتنی عقل تو تم میں ہونی چاہیے کہ شاہ تاج اپنا پیسہ  
یہاں اپنے لان میں کبھی نہیں رکھے گی  
وہ عمر کے پیچھے چلتے ہوئے کہہ رہا تھا

شاہ تاج کا سارا پیسہ گنز کی غیر قانونی سمگلنگ اور ہیومن ٹریفلنگ سے آتا ہے

www.kitabnagri.com

اس نے کہنا شروع کیا

پچھلے کچھ عرصے تک شاہ تاج اور اسکے بھائی کا سارا پیسہ وہ دونوں بیرون ملک منتقل کرتے رہے تھے کیونکہ اس  
حکومت میں انکے لوگ تھے اسکا بھائی ایمبیسڈر تھا پیسہ منتقل کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تھی  
وہ چلتے ہوئے رکامہی کی قبر سے ذرا فاصلے پہ پنچوں کے بل بیٹھا

لیکن اس حکومت میں نئے لوگ ہیں نئی "رقمیں" ہیں نئے معاہدے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

اس نے کہنا جاری رکھا

یہ حکومت ان سے زیادہ چارج کرے گی مختلف معاہدے کرے گی

یہاں تعلقات بنانے میں وقت لگے گا اور شاہ تاج اس وقت رسک افورڈ نہیں کر سکتی ماہی کے واقعے کے بعد وہ کافی محتاط ہو گئی ہے

اس نے پارٹی اسی لئے دی ہے تاکہ وہ اس نئی حکومت کے نئے لوگوں سے نئے معاہدے کر سکے کیا تم نے اسکی انوائٹ لسٹ نہیں دیکھی؟

وہ بول رہا تھا اور ہارون غور سے سن رہا تھا

میں گھاس کو پہچانتا ہوں اور زمین کو بھی یہ زمین زرخیز ہے جس طرح گھر کا لان جب وہاں قدرتی گھاس ہے تو یہاں گھاس کارپیٹ بچھانے کی کیا ضرورت تھی؟

کیا ضرورت تھی؟ وہ میکا کی انداز میں پوچھ بیٹھا

قدرتی گھاس اکھاڑو گے تو وہ اجڑ جائے گی دوبارہ نہیں لگ سکتی لیکن گھاس کارپیٹ اسے جتنی دفع اٹھاؤ بچھاؤ کوئی فرق نہیں پڑے گا اسے بار بار کھودا جاتا ہے شاید یہاں رقم رکھی جاتی ہے یا پھر یہاں سے رقم لی جاتی ہے جو بھی

ہے ہمیں اس جگہ کو کھود کر چیک کرنا ہو گا

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

ہارون خاموشی سے بس سننے لگا

## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی آنکھیں چھوٹی کئے گھاس کے اس حصے کو دیکھ رہا تھا

کافی دیر تک وہ اسی پوزیشن میں اسی جگہ بیٹھا رہا

اب کیا فاتح خوانی کرو گے؟ ہارون تملہا ہی گیا

فاتح خوانی کروں یا نہیں لیکن اب اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں تمہاری قبر بھی یہیں بناؤں گا یقین

کرو ہارون کوئی فاتح پڑھنے والا بھی نہیں ہو گا رہی شاہ تاج تو شاہ تاج دین سے کتنی قریب ہے تم تو جانتے ہو گے

اسکا لہجہ نارمل تھا

ہارون جل کر رہ گیا

تھوڑی دیر بعد عمر نے ہارون کو نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ چاروںہ چار بیٹھ گیا

یہ دیکھو ہارون اس گھاس کو غور سے دیکھو اس جگہ کو کھودا جاتا ہے

اس نے انگلی سے اشارہ کر کے بتایا

وہاں گیلی مٹی نظر آرہی تھی اور گھاس اکھڑ چکی تھی

عمر نے گھڑی دیکھی پھر اٹھ کھڑا ہوا

ہم آج رات یہاں کھدائی کریں گے

اب چلو کوئی آسکتا ہے

دن ڈھل گیا رات آگئی وہ دونوں رات کی تاریکی میں ایک بار پھر اس بیک یارڈ میں تھے

## Posted On Kitab Nagri

میڈونا انکے قریب عقیدت سے ہاتھ باندھے کھڑی تھی

آپ شیور ہیں کوئی اٹھے گا نہیں؟ عمر بے کوئی دسویں بار یہ سوال دہر آیا تھا

میڈونا تسلی دینے والے انداز میں مسکرائی

میں نے گھر کے ملازمین کے کھانے میں نشہ آور دوا ملا دی تھی

شاہ تاج میڈم اور اسحق کبیر صاحب سکون کی دوا لے کر سوتے ہیں وہ صبح تک نہیں جاگیں گے

وہ رکی

یہ سب کچھ اپ بھلائی کے لئے کر رہے ہیں ناں میرا مطلب ہے میری قربانیاں رائیگاں تو نہیں جائیں گی ناں؟

میرے مالکین کو کوئی نقصان تو نہیں ہو گا ناں؟

وہ متذبذب تھی

عمر کے ساتھ کھڑے ہارون کی آنکھیں زخمی ہوئی تھیں

H وہ کسی کے عقیدے سے کھیل رہے تھے اس سے بڑا گناہ کیا کوئی ہو سکتا ہے؟

عمر نے پلکیں جھپکا کر اس عورت کو تسلی دی تھی

ملگجاسا اندھیرا اور اس اندھیرے میں سیلچا اور کدال لئے کھڑے دو مرد

جس اور گرمی کی وجہ سے دونوں کے جسم پسینے سے شرابور تھے



## Posted On Kitab Nagri

انکے پیچھے ذرا سے فاصلے پہ دو لڑکیاں بھی تھیں ایک گوری رنگت والی ہالے اور سانولے چہرے والی لیل ان دونوں کے ہاتھ میں کچھ تھا

ہتھیلی جتنی لمبی اور چوڑی ڈیوائس جس سے وہ لوہا یا پیتل ٹریس کر سکتے تھے  
اگر ہم پکڑے گئے تو شاہ تاج اسی لان میں ہماری قبر بنائے گی  
کمر جھکائے مٹی کھودتے ہوئے ہارون شاہد بولا تھا

دفعۃً وہ سیدھا ہوا ہلکی داڑھی والے چہرے پہ پسینہ تھا تھکن تھی  
اگر میں آج رات مارا جاؤں تو میرے پیچھے میری پینٹنگ مکمل کر لینا یہ میری آخری خواہش ہے  
آہ کیا کیا خواب دیکھے تھے اپورٹڈ کلرز خرید کر لایا تھا میں  
وہ صدمے سے کہہ کر

Kitab Nagri

دوبارہ جھک گیا

اور اگر میں پکڑی جاؤں تو تمہیں میری قسم لگے الفا مجھے اپنی گولی سے مار دینا لیکن شاہ تاج کے حوالے نہ کرنا  
کبخت میرے جسم کا ایک ایک پرزہ نکال لے گی

اسے کیا پتہ دن میں سولہ گلاس پانی پیٹی ہوں تاکہ میرے گردے صحت مند رہیں لیل نے بول کے جھر جھری  
لی تھی

عمر سیدھا ہوا موبائل پہ کچھ دیکھتی ہالے کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کی کوئی فرمائش نہیں ہے؟  
میں جانتی ہوں تم مجھے مرنے نہیں دو گے ہالے نے سر نہیں اٹھایا تھا  
اور آپ کو یہ خوش فہمی کیوں ہے؟  
کیونکہ میں نے تمہاری ادھار دینی ہے کیا تم اپنے تیس لاکھ بھول گئے ہو؟  
ہالے نے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا تھا  
میں جانتی ہوں جب تک تم اپنے پیسے نہیں لے لیتے تم مجھے مرنے نہیں دو گے وہ کہہ کر دوبارہ موبائل پہ جھک گئی  
عمر کی آنکھیں چمک اٹھیں اسکے سارے جسم میں سرشاری دوڑ گئی  
بس پیسوں کا ذکر ہو اور اس آدمی کا چہرہ دیکھنے والا ہو جاتا ہے لیل جل کر بڑبڑائی تھی  
اور پھر یکدم ان دونوں مردوں کے کدال کسی چیز سے ٹکرائے تھے  
"ٹھک" کی ایک زوردار آواز گونجی تھی  
ان چاروں کا سانس ایک ساتھ رکا تھا  
کدال پکڑے انکے ہاتھ رکے تھے موبائل تھا مے انکے ہاتھ سن ہوئے تھے  
کافی دیر تک وہ سب اسی طرح اپنی جگہ جمے رہے کافی دیر بعد عمر کے جمے ہوئے وجود میں جنبش ہوئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اس نے کدال ایک طرف پھینکی اور نیچے جھکایہ کوئی گہرا گڑھا نہیں تھا اسکی گہرائی زیادہ سے زیادہ دو فٹ ہوگی جس جگہ سے آواز آئی تھی وہ ایک لمبی ٹرنک تھی

چھ فٹ لمبی تین فٹ چوڑی لوہے کی ٹرنک بالکل ایسی جیسی عیسائیوں میں لاش کا تابوت ہوتا ہے بس فرق یہ تھا کہ تابوت لکڑی کا ہوتا ہے اور یہ ٹرنک لوہے کا تھا

کافی دیر کی جدوجہد کے بعد ان دونوں نے بلاخر ٹرنک باہر نکال لیا تھا اس پہ ایک تالا لگا تھا جسے عمر نے کدال سے توڑ دیا تھا

شور مت کرو کہیں شاہ تاج اٹھ نہ جائے ہارون کا ایک ہی غم تھا

نہیں اٹھتی تمہاری شاہ تاج میں نے اسکے دودھ میں پانچ سوا ایم جی کی نشہ آور دواملائی ہے لیل نے اسکو تسلی دی تھی

اور سی سی ٹی وی انکا کیا ہوگا؟ ہماری شکلیں تو آگئی ہیں ناں

ہاں آگئی تھیں لیکن میں نے قصر کبیر کا پورا اسٹم ہیک کروالیا ہے سب کچھ ڈیلیٹ ہو جائے گا فکر مت کرو ہم نہیں پھنسیں گے

اسی وقت عمر نے ٹرنک کا دروازہ کھولا تھا

اَوَمائی گاڈ

ان تینوں کے منہ سے بے اختیار یہی نکلا تھا

## Posted On Kitab Nagri

لیل بوکھلا کر پیچھے ہٹی تھی ہارون ششدر سا کھڑا تھا

ہالے نے اپنا سانس تک روک لیا تھا اور عمر عمر بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے ٹرنک کو دیکھ رہا تھا

ٹرنک میں پیسہ تھا بہت پیسہ تھانوٹوں کی گڈیاں تھیں اور ان گنت تھیں

اتنا پیسہ اتنا پیسہ تو انہوں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا

وہ چاروں بے دھم ہو کر ٹرنک کے چاروں طرف گر پڑے

وہ اس پیسے کا جلوہ برداشت نہیں کر سکے تھے

یہ پیسہ ایمان خراب کر رہا تھا

اتنا پیسہ؟

کافی دیر تک وہ چاروں اسی طرح شل بیٹھے رہے خاموش گم صم ان چاروں میں سے کسی ایک نے بھی اتنی جرات

نہیں کی تھی کہ ایک بار اٹھ کر ایک دوسری نظر اس ٹرنک پہ ڈال سکے

یہ کتنا پیسہ ہے؟ کافی دیر بعد لیل کی آواز آئی تھی

تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ سوال کے بدلے سوال کرنے والا عمر تھا

ایک محل جیسا گھر وہ خواب کی سی کیفیت میں بولی

ان پیسوں سے تم ایک ہزار گھر خرید سکتی ہو

لیل کا سانس رک گیا

## Posted On Kitab Nagri

یہ پیسہ کتنا ہے؟ اب کے سوال کرنے والی ہالے سلطان تھی  
اسکے سوال کرنے میں بھی ایک شان بے نیازی سی تھی گردن کڑا رکھی تھی  
(ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی)

تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟۔

سوال کرنے والی لیل تھی

ہیروں کی سب سے بڑی سب سے منفرد کلکیشن

اس نے آنکھیں بند کر کے ایک جرب سے کہا

یہ اتنا پیسہ ہے کہ تمہاری خواہش پوری نہ سہی لیکن ایک اچھی خاصی کلکیشن بن سکتی ہے جواب دینے والا ہارون  
تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کافی دیر تک ایک بار پھر خاموشی چھا گئی

یہ پیسہ کتنا ہے؟

اب کے سوال کرنے والا ہارون تھا

تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟

سوال کرنے والا عمر تھا

ہارون چند لمحہ سوچتا رہا

## Posted On Kitab Nagri

Unlimited cash

ایسا پیسہ جو ساری زندگی چلتا رہے اور مجھے کام نہ کرنا پڑے میں بس پیسٹ کروں لیکن پیسے کے لئے نہیں اپنے لئے  
یہ پیسہ اتنا ہے کہ اس سے تمہیں پوری دوزندگیاں کمانے کی ضرورت نہیں پڑے گی  
خاموشی ایک بار پھر خاموشی حسد بھری خاموشی شر بھری خاموشی شیطان کے ورغلانے اور ضمیر کے سو جانے  
والی خاموشی



تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟

ان تینوں نے بیک وقت پوچھا تھا

عمر رک سا گیا پھر نظر موڑ لی

میری سب سے بڑی خواہش؟

دنیا کی سب سے اچھی اور مہنگی کار کلکیشن

یہ پیسہ ہم سب کی ساری خواہشات پوری کر سکتا ہے

ہالے کی ہلکی سی آواز آئی تھی

یہ پیسہ ہماری زندگی بنا سکتا ہے

اب کے لیل بولی تھی

یہ پیسہ ہمیں ساری دنیا میں ممتاز کرے گا ہم حکومت کریں گے



## Posted On Kitab Nagri

ہارون آسمان کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

تم سہی کہتے ہو یہ پیسہ دنیا بنادے گا

عمر نے تائید کی تھی

شیطان کے ورغلانے کی آواز بند ہو گئی

ہر طرف حسد کا سکوت پھیل گیا)

یہ سب تمہاری چچی فروا سلطان کے کہنے پہ ہوا ہے

لاؤ لہج کے فرش پہ بیٹھی شاہ تاج خشک آنکھوں سے بتا رہی تھی

ہالے نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا

(تم نے مجھے تنہائی میں ذلیل کیا تھا میں تمہیں محفل میں رسوا کروں گی)

وہ تم سے نفرت کرتی ہے اور کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ تم اسکی بہو بنو وہ تمہاری شادی کے لئے راضی ہوئی تھی

لیکن اپنی شرطوں پہ اس نے تمہاری شادی کے لئے راضی ہونے کا بدلہ تمہارے دادا سے اٹارنی کی صورت لیا تھا

وہ تمہیں اور معراج سلطان کو ساری دنیا کے سامنے ذلیل ہوتے دیکھنا چاہتی تھی

(میں اپنے بیرون ملک مقیم رشتے داروں کو بھی بلاؤں گی میں چاہتی ہوں یہ دن یادگار ہو بے حد یادگار)

شاہ تاج کہہ رہی تھی اور ہالے سن رہی تھی اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر کسی کو دیکھا تک نہیں تھا عمر کو بھی

نہیں اسے لگا تھا اب وہ کبھی عمر سے نظر نہیں ملا سکے گی

## Posted On Kitab Nagri

فروانے فہیم مرزا سے ڈیل کر لی کہ اگر وہ تمہیں تمہاری شادی کی رات گھر پہنچانے نہ دے تو فرواہیون اسکے حوالے کر دے گی کیسے؟ یہ اسکا کام تھا تم لوگوں کو لگا تھا میں مہرہ ہوں یا پھر میرے اوپر کوئی اور ہے؟۔

غلط لگا تھا

نہ میں مہرہ ہوں نہ میرے اوپر کوئی اور ہے اور نہ ہی میں نے یہ سب اپنے ذہنی عارضے کی وجہ سے کیا

اس نے اپنے سامنے کھڑے عمر کی پر تپش آنکھوں میں دیکھا

میں شریک دار تھی فہیم میرا پیسہ سفید کرتا تھا اور اس دفعہ ہیون کو خریدنے کی صورت میں بھی میرا پیسہ سفید ہونا تھا ہیون فہیم کو نہیں مجھے چاہیے تھا

وہ روبوٹک مشینی انداز میں بتا رہی تھی ہالے کا دل کیا تھا اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ دے یا پھر کم از کم اس سے وقفے سے بولنے کا کہے لیکن وہ بس سنتی رہی کھڑی رہی

ساکن ششدر

ندیم ایک ڈسٹرکشن تھا ہمارا پلان بالکل پرفیکٹ تھا ہمارا پلان ہماری ناکارہ پولیس کے لئے تھا عمر اس سب میں کیسے شامل ہو گیا ہم سب کو پتہ بھی نہیں چلا

عمر کو کس نے ٹریپ کیا؟ ہالے کی پھنسی پھنسی سی آواز باہر نکلی

یا قوت اور نوح نے اصل میں یا قوت تم سے بدلہ لینا چاہتا تھا تم نے مال میں اسکے ساتھ جو کچھ کیا وہ اسکے لئے آنا کا

مسلمہ بن گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یا قوت اور نوح؟ اسکے لب نہ سمجھی سے پھڑ پھڑائے

ہارون آگے آیا اپنے موبائل پہ ایک تصویر اسکے آگے کی

ہالے نے اپنا کانپتا ہاتھ ان دونوں کے تصویر میں نظر آتے چہرے پہ رکھ دیا ایسے کہ بس اسکی آنکھیں نظر آئیں

اور پھر اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں

یہ وہی آنکھیں تھیں بلکل وہی اسے یہ آنکھیں یاد تھیں وہ شاید ساری زندگی ان آنکھوں کو نہیں بھول سکتی تھی

شاہ تاج نے کہنا جاری رکھا

عمر کی گاڑی انکو کسی گروسری اسٹور کے باہر ملی تھی گاڑی عمر کا ڈرائیور ڈرائیو کر رہا تھا لیکن نوح اس گاڑی کو جانتا

تھا انہوں نے یہ سب کچھ عمر پہ پلانٹ کیا کیونکہ وہ دونوں عمر سے بھی بدلہ لینا چاہتے تھے

معراج سلطان کے قتل میں میں ہر گز مددگار نہیں ہوں مجھ سے بس سی سی ٹی وی ڈیلیٹ کروانے کو کہا گیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں بس اتنا جانتی ہوں اور بس

میں کیوں آپ کا یقین کر لوں ثبوت دیں عمر کی چبھتی آواز پہ

وہ اٹھ کھڑی ہوئی

اپنا موبائل اٹھایا چند بٹن دبائے موبائل کو دیوار گیر ایل سی ڈی کے ساتھ کنیکٹ کیا

اب اس پہ ایک ہوٹل سویٹ کا منظر تھا صوفے پہ بیٹھی فروا سلطان اور اسکے سامنے بیٹھا فہیم مرزا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نم آنکھوں سے سکرین کو دیکھے گئی اسے لگا تھا بصارت عذاب ہے اسے لگا تھا سماعت عذاب ہے آج اسے لگا تھا زندگی عذاب ہے

آدھا مرا مردکار و بار کے معمات نہیں سنبھال سکتا الفاظ تھے کہ زہر ہالے کو اپنا سارا جسم سبز پڑتا محسوس ہوا لیل نے ہالے کو تاسف سے دیکھا

ہارون سر جھکائے کھڑا رہا

مناظر ختم ہو گئے آوازیں بند ہو گئیں سکرین تاریک ہو گئی لیکن ہالے اب بھی مردہ چہرے کے ساتھ سکرین کو تک رہی تھی اسکی آنکھیں ساکت ہو گئیں تھیں پلکوں پہ ٹھہری نمی کو اس نے اندر دھکیل دیا تھا اسکا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ وہ یہیں بیٹھ کر دھاڑیں مار مار کر روئے اسے لگ رہا تھا جیسے ٹانگوں سے جان نکل رہی ہو لیکن وہ کھڑی تھی نہ جانے کیوں کھڑی تھی اپنے پیروں پہ کھڑی تھی گردن اونچی کئے آنکھیں سیدھ میں رکھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ تاج اپنی جگہ سے آگے آئی

قدم قدم چلتی عمر کے سامنے آکر کھڑی ہوئی

میں یہی جانتی تھی عمر میرا تم سے اور تمہاری بیوی سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ رسان سے کہہ رہی تھی

بہتر ہو گا اب تم یہاں سے جاؤ اور میرے بیک یارڈ کو بھول جاؤ ماہی کے منگیترا کا قتل ماہی کا قتل میری بیماری اب

ان سب سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے

## Posted On Kitab Nagri

وہ عمر کے بلکل سامنے آ کر ٹھہری بہت قریب عام طور پہ عورتوں کا مردوں کے اتنے قریب کھڑے ہونا ہمارے معاشرے میں معیوب سمجھا جاتا ہے لیکن نہ جانے کیوں شاہ تاج کو اس طرح کسی مرد کے قریب کھڑے دیکھ کچھ عجیب کچھ نیا نہیں لگتا تھا

اگر تم نے واسطہ رکھا عمر اس نے آواز سرگوشی جتنی ہلکی کر لی چھٹی ہوئی خشک آواز تو میں کسی نہ کسی دن اس میں سے نکل ہی آؤں گی لیکن یہاں سے نکلنے کے بعد میں تمہیں قبر تک چھوڑ کر آؤں گی یاد رکھنا

وہ سرد سا کہہ کر دور ہٹی  
عمر نے ہالے کو دیکھا نظر سے نظر ملی  
آج اسے یہ آنکھیں دنیا کی سب سے حسین آنکھیں لگی تھیں بدگمانی کی پٹی ہٹ چکی تھی  
بے اعتباری کی دیوار گر کر چکنا چور ہوئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نفرت کا دھندلا شیشہ جیسے صاف ہو گیا تھا چمکتا ہوا بے داغ  
وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

ہالے کو آج ایک بار پھر یہ آنکھیں اپنی لگی تھی بہت اپنی بہت قریبی جیسے اس رات اس سڑک پہ لگی تھیں  
اسے یہ چہرہ ہمدرد لگا تھا جیسے اس دن اس مال میں لگا تھا

اس نے نگاہیں پھیر لیں وہ اسے نہیں دیکھ سکتی تھی ظاہر ہے اب وہ اس سے نفرت کرے گا

## Posted On Kitab Nagri

اب ہمیں چلنا چاہیے میرے مہمان میرا انتظار کرتے ہوئے تھک گئے ہوں گے شاہ تاج کی آواز انکو ہوش میں لائی تھی

وہ چاروں جن قدموں کے ساتھ آئے تھے انہی سے واپس مڑ گئے لیکن کیا واقعی وہ چاروں انہی قدموں کے ساتھ واپس گئے تھے؟

باہر آکر اس وسیع لان میں چاروں ایک ہی ٹیبل کے گرد کھڑے ہو گئے  
ہالے عمر کے برابر کھڑی تھی سب کچھ پہلے جیسا ہو کر بھی پہلے جیسا نہیں تھا  
اسکے آنسو گرنے کو بے تاب تھے دل جیسے پھٹ رہا ہو روح اندر ہی اندر زخم ہو رہی تھی  
اسے بابا یاد آرہے تھے عمر ایسا نہیں کر سکتا  
اس نے آنکھیں بند کیں ایک آنسو گال پہ لڑھک گیا

جس جس نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے میں اسے چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا  
اس نے آنکھیں کھولیں دونوں آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو نکلے تھے اس نے گردن جھکالی اور روتی گئی  
بے آواز

رونا بند کریں ہالے آپ کے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں اور آپ کے دشمنوں کو خوشی آپ کس کی سائیڈ ہیں؟  
وہ اتنی ہلکی آواز میں ہالے کے قریب جھک کر بولا تھا کہ وہ خود بھی بامشکل سن سکی  
ہتھیلی کی پشت سے آنسو صاف کئے پھر گردن کڑا کر سیدھی کھڑی ہوئی



## Posted On Kitab Nagri

آنکھیں اب بھی سرخ تھیں

عمر نے ایک پل کو ان آنکھوں میں دیکھا پھر رخ موڑ لیا

کیا تم مجھے روتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے؟ کیا تمہیں مجھ پہ غصہ نہیں آ رہا یا مجھ پہ ہنسی نہیں آ رہی؟ وہ نہ جانے  
کیا سننا چاہتی تھی

آپ سے بس ایک ہی چیز محسوس ہوتی ہے "عقیدت" اسکے علاوہ نہ کچھ محسوس کرنے کی کوشش کی اور نہ کرنا  
چاہتا ہوں اپنی عورت کو رلانا یا اسے ٹوٹا ہوا دیکھنا مردانگی کا سب سے نچلا لیول ہے اور عمر حیات وہاں کبھی نہیں  
جائے گا سوسیدھی کھڑی رہیں ایلٹ کلاس کی مغرور لڑکی کی طرح

وہ نرمی سے بول کر آگے بڑھ گیا اسے کسی دوست نے بلایا تھا وہ اس طرف چلا گیا

ہالے نے اپنے سامنے کھڑے ایک بوڑھے ہوتے آدمی کو دیکھا اس نے ہالے کو دیکھا یکدم دونوں کی آنکھیں  
چمکیں بوڑھی آدمی کی آنکھوں میں شناسائی جاگی ہالے کی آنکھوں میں انتقام نے سراٹھایا

وہ گردن سیدھی رکھے مغرورانہ چال چلتی انکے قریب گئی بوڑھے آدمی نے بے اختیار اسکو سینے سے لگایا پھر اسکا  
ماتھا چوما

میری بیٹی کیسی ہے؟ انہوں نے ہالے کو ہنوز گلے سے لگا رکھا تھا

میں آپ سے خفا ہوں انکل آپ اتنا عرصہ مجھ سے ملنے ہی نہیں آئے وہ نروٹھے پن سے کہہ رہی تھی

بوڑھے آدمی نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا

## Posted On Kitab Nagri

میں معراج کی موت کے بعد کئی بار سلطان منزل آیا ہوں کوئی تمہارا پتہ بتانے کو ہی تیار نہیں اور وہ سفیر وہ تو بد تمیزی ہی کرنے لگ گیا

وہ اسے بتا رہے تھے ہالے سنے جا رہی تھی

وہ سب چھوڑیں مجھے آپ کی فیور چاہیے ابھی اسی وقت ہالے نے انکے دونوں ہاتھ تھام لئے آدمی مسکرایا

کیا کوئی ہالے کو انکار کر سکتا ہے؟ وہ محبت سے بولے

ان سے ذرا دور میز کے گرد کھڑے ہارون اور عمر نے اسے مشتبه نظروں سے دیکھا تھا یہ کیا کر رہی ہیں؟ عمر نے پوچھا تھا

M ہارون نے کندھے اچکائے

شاہ تاج کی بربادی کی تیاری

آہ شاہ تاج آہ

مجھے تم پہ ابھی سے ترس آرہا ہے

وہ ترحم سے بولا پھر گردن اونچی کر کے روشنیوں سے سبے شیشے کی عمارت کو دیکھا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا

وہ ہولے سے بڑبڑایا



## Posted On Kitab Nagri

یہ آدمی کرتا کیا ہے؟ لیل سامنے دیکھتے ہوئے بولی تھی

نبیب میں اعلیٰ عہدیدار ہے

اس نے سرد سی سرگوشی کی تھی

اب کے عمر اور لیل کی آنکھوں میں بھی ترحم آیا تھا



رات ہر گزرتے لمحے گہری اور تاریک ہو رہی تھی لیکن ایلپٹ کلاس کے رئیسوں کی پارٹی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی شاہ تاج گو کہ اچھی اداکارہ تھی لیکن اس وقت وہ سخت غیر آرام دہ تھی وجہ تھے وہ چار لوگ وہ جلد از جلد ان چاروں کو یہاں سے دفعتاً کرنا چاہتی تھی اسکا بس نہیں چلتا تھا کہ ان چاروں کو دھکے مار مار کر گھر سے نکال دیں

اسی لمحے باہر سے کچھ شور و غل کی آواز آئی گاڑیاں رکنے کی آواز بھاری بوٹوں سے زمین پہ قدم رکھتے لوگوں کی آواز اور پھر دروازے پہ جھگڑتے اندر آنے کی کوشش کرتے لوگوں کی آواز شاہ تاج مہمانوں سے ایکسیوز کرتی دروازے کی جانب گئی تھی لیکن اسے زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں پڑی

## Posted On Kitab Nagri

دس لوگوں کو ایک ٹیم زبردستی اندر گھس آئی تھی انکا افسرانکے آگے تھا وہ سب اسکی معیت میں پیچھے پیچھے چل رہے تھے شاہ تاج کے عین سامنے آکر وہ رکا اپنا کارڈ اسکے آگے کیا

مہدی منیر فرام نیب ہمیں آپ کے گھر کی تلاشی لینی ہوگی ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ کے گھر میں کرپشن سے کمائی گئی ایک خطیر رقم ہے امید ہے آپ ہمیں ہمارے کام میں ڈسٹرب نہیں کریں گی بڑے ہی کوئی پروفیشنل اندز میں کہہ کر اس نے اپنے بندوں کو اشارہ کیا

مہدی منیر یا اسکے بندوں میں سے کسی نے بھی کوئی خاص قسم کا یونیفارم نہیں پہن رکھا تھا وہ سیویلیین ڈریس میں تھے

یہ شاہ تاج کے لوگ نہیں تھے وہ انہیں روک نہیں سکتی تھی ہر دفع چھاپہ مارنے والے لوگوں میں اسکے لوگ شامل ہوتے تھے شاہ تاج نے بے بسی بھرے کرب سے انکو اندر جانے دیا

پارٹی تماشے میں بدل گئی تھی جو لوگ یہاں کھانے پینے اور انجوائے کرنے آئے تھے اب انکو اگلے کئی دن کے لئے گوسپ کا نیا ٹاپک مل گیا تھا

اسحق کبیر دے دے غصے سے شاہ تاج کبیر کو دیکھ رہے تھے

تم نے انہیں اندر کیسے جانے دے دیا اگر ان لوگوں نے بیک یارڈ میں جانے کی بات کر دی تو؟ ہم کیا کریں گے تاج ہم برباد ہو جائیں گے

شاہ تاج نے ٹھنڈی پرسکون آنکھوں سے اسکو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

جب زہر گلے سے اتر کر جسم میں اتر جاتا ہے تو اسے تھوک تھوک کر نکالنے کا فائدہ نہیں ہوتا ایسے وقت میں تر  
یاق ضروری ہوتا ہے میں تریاق بنا چکی ہوں

کیا بکو اس کر رہی ہو مجھے کھل کر بتاؤ؟ وہ جھنجھلائے تھے

شاہ تاج نے انکو نہیں دیکھا وہ بس گردن اونچی کئے اپنے ہاتھوں سے بنائے گئے قصر کبیر کو دیکھ رہی تھی  
وہ لوگ یہاں سے پیسہ لے جانے آئے ہیں گھر کی تلاشی بہانہ ہے وہ جانتے ہیں پیسہ کہاں ہے ہم جنگ کو ہونے  
سے نہیں روک سکتے جنگ کو ہار جانے سے بھی نہیں بچ سکتے ہمیں ہار کر بھی مال غنیمت سمیٹنا ہے اس پہ ہمارا حق  
ہو گا یہ لوگ یہاں سے پیسہ لے جائیں گے میں انکو روک نہیں سکتی لیکن وو پیسہ میرے پاس واپس آئے گا یہ میں  
کر سکتی ہوں انکے راستے میں دس شارپ شوٹرز کھڑے ہوں گے آج کتنی لاشیں گریں گی میں نہیں جانتی لیکن  
میرا پیسہ نیب کے خزانے میں نہیں جائے گا اتنا ساری دنیا کو بتا دوں گی

اسکی آواز ہر قسم کے جذبات سے عاری تھی ٹھنڈی بے جان بے تاثر

www.kitabnagri.com

اسحاق کبیر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے

کچھ بھی کرو تاج بس پیسہ بچاؤ

شاہ تاج نے سر ہلا دیا

میز پہ کھڑے چاروں لوگ یہ تماشا دیکھ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

دس لوگوں کی ٹیم اب بیک یارڈ کی طرف بڑھی تھی شاہ تاج کے دل پہ کسی نے پیر رکھا تھا روح جیسے قبض ہو رہی تھی

لیکن اس کا چہرہ ویسا ہی رہا اچھی اداکاروں جیسا  
آوازیں ایک بار پھر آنے لگی تھی نیلچے کدالوں کی آواز

افسر کے حکم دینے کی آواز

اور پھر "ٹھک" کی آواز

اس آواز پہ شاہ تاج کا دل رک گیا تھا ساری دنیا برف ہو گئی تھی ساری دنیا راکھ ہو گئی تھی  
اب آوازیں قریب آرہی تھیں دس لوگوں میں سے کچھ لوگ اس ٹرنک کو اٹھائے چلے آرہے تھے ٹرنک کو لا کر  
لان کے بیچ بیچ رکھا گیا

بوڑھا آدمی چہرے پہ برہمی لئے شاہ تاج سے کچھ کہہ رہا تھا مجمعے میں دبی دبی سرگوشی ہونے لگی  
ہالے اپنی جگہ سے آگے آئی قدم قدم بڑھتی وہ شاہ تاج کے قریب آرہی تھی عمر اسکے پیچھے تھا  
یہ طے نہیں ہوا تھا پارٹنر وہ اسکے کندھے کے پیچھے سے بولا

ذلت آخری لمحے میں طے ہو جاتی ہے شاہ تاج کو پتہ چلنا چاہیے کہ ایلٹ کلاس کی یہ مغرور لڑکی کیا کچھ کر سکتی  
ہے

وہ بالکل انکے پاس آکر رکے تھے



## Posted On Kitab Nagri

ٹرنک کا ڈھکن اٹھایا گیا

شاہ تاج کا دل دھک سے رہ گیا اسحاق کبیر دل پہ ہاتھ رکھے پیچھے کو ہوئے

ٹرنک کی تہہ میں بس آخری کچھ رقم تھی

دس دس روپے کے نوٹوں کی گڈیاں چند سکے اور ایک منہ چڑھتا ایمو جی بال

شاہ تاج کا دماغ بھک سے اڑا تھا چہرہ سفید پڑنے لگا دل رک گیا سانس رک گئی

یہ نہیں ہو سکتا اسکے لب ہلکے سے پھڑ پھڑائے

وہ شاکی انداز میں پیچھے ہونے لگی پھر گھاس پہ گر گئی

میر اپیسہ میر اثاثہ میری کمائی میں برباد ہو گئی میں میر اپیسہ

وہ بڑبڑا رہی تھی ہلکی شاکی آواز میں

وہ خود کو گھاس پہ گھسیٹتی پیچھے ہوتی جا رہی تھی

اسحاق کبیر چیخ رہے تھے رورہے تھے دس لوگوں میں سے ایک آدمی کا گریبان پکڑے دھاڑ رہے تھے

سارا مجمع انکی بربادی دیکھ رہا تھا

شاہ تاج بس پھٹی پھٹی آنکھیں لئے بند ہوتے دل کے ساتھ گھاس پہ نیم مردہ سی بیٹھی تھی

یہ نہیں ہو سکتا میر اپیسہ میر اثاثہ

وہ ہلکی شاکی صدمے سے چور آواز میں بڑبڑا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

دفتعا شاہ تاج اٹھی زخمی شیرنی کی طرح عمر کی طرف بڑھی

میرے پیسے کا کیا کیا ہے عمر؟ وہ اس کے گریبان سے پکڑے سرخ چہرے کے ساتھ غرائی تھی حلق کے بل چینی تھی

میں مارڈالوں گی تمہیں تمہارا خاندان تباہ کر دوں گی میرا پیسہ کہاں ہے وہ اربوں روپے تھے تم نے کہاں کیا میرا پیسہ بتاؤ میں تمہاری جان لے لوں گی زندہ نہیں چھوڑوں گی تمہیں مارڈالوں گی تم نے میرا پیسہ لیا ہے تم نے میرا پیسہ لیا ہے میں جانتی ہوں تم نے لیا ہے تم ایسا کیسے کر سکتے ہو تم کہاں کے سچے ہو تم جھوٹے ہو تم سب ہمارے جیسے ہو تم غاصب ہو تم حاسد ہو حریص ہو تم میرا پیسہ لے لیا تم حاسد ہو تمہارے اندر ہمارے جیسا شر ہے وہ عمر کے گریبان کو بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی وہ ہالے اور عمر کے قریب کھڑی چیخ رہی تھی ہم تمہارے جیسے نہیں ہیں شاہ تاج ہمارے اندر شر ہے ہالے نے اسکو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا

ہمیں اس پہ قابو ہے ہمارے اندر حسد ہے تو اسکا بھوکا پیٹ بھوکا رکھتے ہیں ہم حریص ہیں تو اپنے حرص کی جڑوں کو مضبوط نہیں ہونے دیتے ہم برے ہیں لیکن ہمیں اپنی برائی پہ قابو پانا آتا ہے وہ ایک مان ایک شان سے کہہ رہی تھی اسکی گردن اٹھی ہوئی تھی اور گردنیں انکی اٹھتی ہیں جن کے گلے میں سیاہ عمالوں کے پٹے نہیں ہوتے شاہ تاج چیخ رہی تھی بری طرح چیخ رہی تھی اسکی حالت پہ کسی پاگل کا گمان ہوتا تھا لیکن ہالے کو اسکی آواز نہیں آتی تھی وہ کسی اور منظر میں تھی کہیں اور

(شر اور حسد اپنا فیصلہ کروا چکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ چاروں سر جھکائے "دنیا بنانے" کا فیصلہ کر چکے تھے

اس بات سے انجان کہ جن فیصلوں پہ دنیا میں سر جھکانے پڑ جائیں وہ فیصلے آخرت میں نیک اعمال کا پلڑا جھکا دیتے ہیں

عمر کا دل کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہا تھا لیکن ایک آواز تھی جو اسکے کانوں میں چپکے سے آکر گونجی تھی سیاہ آنکھوں والی مہربان عورت کی آواز

پڑھو

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

عمر اس آواز سے رخ نہیں موڑ سکتا تھا اس نے بند آنکھوں کے ساتھ دہرایا

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

پڑھو

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

اس نے میکانیکی انداز میں بند آنکھوں کے ساتھ دہرایا

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

یکدم اس نے آنکھیں کھولیں

وہ تینوں اب بھی جھکے ہوئے سر کے ساتھ بیٹھے تھے ٹرنک سے ٹیک لگائے ایک دوسرے سے نظر چرائے

## Posted On Kitab Nagri

وہ ان تینوں کے سامنے کھڑا ہوا ایک لیڈر کی طرح ایک الفا کی طرح

اپنی آنکھیں بند کرو اس کی آواز میں تحکم تھا

ان تینوں نے جھکی نظریں اٹھائیں اچھنبے سے اسکو دیکھا

کیوں؟ ان تینوں کے لب بیک وقت پھڑپھڑائے تھے

میں تم سب کا الفا ہوں کیا تم لوگ میرے حکم پہ سوال کرو گے؟

اسکی آواز میں رعب تھا

آنکھیں بند کرو یہ میرا حکم ہے یہ تمہاری ٹیم کے الفا کا حکم ہے

رعب تھا کہ کیا ان تینوں نے بیک وقت آنکھیں بند کیں

پڑھو

Kitab Nagri

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

ان تینوں کے دماغ نے کئی ساری توجہ پیش کی تھیں وہ اسکی بات کو جھٹلانا چاہتے تھے انکار کرنا چاہتے تھے لیکن نہ

جانے کیوں نہ جانے کیوں وہ انکار نہیں کر سکے لیکن کیا کوئی خدا کے کلام کو انکار کر سکا ہے؟

ان تینوں نے بیک وقت دہر آیا تھا

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

دوبارہ پڑھو

## Posted On Kitab Nagri

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

وہ انکے سروں پہ کھڑا دہرا رہا تھا اور وہ تینوں آنکھیں بند کئے اسکی تقلید میں دہرا رہے تھے

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

نہ جانے کتنی دیر نہ جانے کتنی دفع وہ پڑھتا رہا اور وہ تینوں اسکے پیچھے دہراتے رہے

کافی دیر بعد وہ تھک گیا تھا اسکا گلہ خشک ہو گیا تھا وہ نیچے بیٹھا ان تینوں کے سراب تک جھکے ہوئے تھے

چلو اب ہمیں چلنا چاہیے تم سب اپنا اپنا حصہ لے لو عمر انکو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

کیا تم نہیں لوگے؟ ہارون نے سوال کیا

عمر نے گردن اٹھائی وہ گردن اٹھ سکتی تھی اس سے حرص اور شر کا بھاری پٹا اتر گیا تھا وہ گردن آزاد تھی

پیسہ میرا عشق ہے اور بے ایمانی کا پیسہ عشق میں بے وفائی عمر حیات بے وفا نہیں ہے

اس نے گردن اونچی رکھے جواب دیا

سب خاموش رہے عمر بھی کچھ نہیں بولا وہ ان کلمات کا اثر دیکھنا چاہتا تھا جو اس نے پڑھائے تھے وہ کوئی عام

کلمات نہیں تھے

میں کسی کی عزت کی قبر پہ اپنے خوابوں کا محل نہیں بناؤں گی لیل کی گردن اٹھی تھی

میں کسی کا گلہ دبا کر کسی کا غصہ کیا ہو اماں لے کر کئی کئی ہوئی گردنوں کے خون سے تر پیسوں سے اپنی گردن

کے لئے ہیرے نہیں خریدوں گی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کی گردن بھی اٹھی تھی

میں ساری زندگی اپنے باپ سے مانگ کر کھا سکتا ہوں لیکن وہ گنز جنہوں نے مجھ سے میرا بھائی چھینا جنہوں نے  
کئی گھر والوں سے انکے رستم چھینے میں ان گنز کی نہ جائز تر سیل کا پیسہ نہیں کھاؤں گا  
میں اپنے رنگوں کے ساتھ خوش رہ سکتا ہوں

مجھے یہ خون سے سرخ پیسہ نہیں چاہیے

اس نے زور زور سے نفی میں گردن ہلائی تھی

بلاخر وہ چاروں اپنے شر پہ قابو پا چکے تھے

ہو امیں ایمان کی تازگی کی خوشبو پھیل گئی

تم لوگ شامل ہو اس سب میں یہ تمہارا کام ہے میں تمہاری نسل برباد کر دوں گی میں تمہارا خون چوس لوں گی

مجھے بتاؤ میرا پیسہ کہاں ہے وہ میرا اثاثہ تھا وہ میرا پیسہ تھا میری رقم تھی میرا عشق تھا میرا پیسہ کہاں ہے بتاؤ مجھے

وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر بھٹی ہوئی آواز میں چلا رہی تھی

عمر نے سرد آنکھوں سے اسکو دیکھا ان میں سفاکی تھی زخمی پن تھا تپش تھی

اس نے ایک جھٹکے سے شاہ تاج کے ہاتھ اپنی گریبان سے ہٹائے

وہ چیخ رہی تھی رو رہی تھی کونے دے رہی تھی

خدا کا خوف کرو بی بی میں شادی شدہ آدمی ہوں اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا اور اسے خود سے دور جھٹکا



## Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکھڑا کر دور ہٹی پھر گھاس پہ بے دھم ہو کر گری

ہالے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے اسکے قریب جھکی

تم نے کہا تھا تم مجھے قبر تک چھوڑ کر آؤ گی لو میں نے تمہیں دفن دیا تف ہو تم پہ شاہ تاج

وہ حقارت سے کہہ کر سیدھی ہوئی

اور پھر معصوم نم آنکھوں سے مجمع کو دیکھا

میں یہاں انکی دعوت پہ آئی تھی پچھلی دشمنی ختم کر کے سب کچھ بھلا کر نئے سرے سے تعلقات جوڑنے لیکن

یہاں آکر پتہ چل گیا کہ زبان سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا دلوں سے نفرت نکالنا زیادہ اہم ہوتا ہے میں مزید اپنی

بے عزتی کروانے یہاں نہیں رک سکتی

وہ اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتی سارے مجمعے کی ہمدردی سمیٹے

داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی  
www.kitabnagri.com

خدا کے لئے مجھے بتاؤ میرا پیسہ کہاں ہے خدا کے لئے مجھے بتاؤ تم کیوں نہیں بتاتے مجھے بتاؤ وہ میری عمر بھر کی کمائی

تھی تم نے اسے کہاں غرق کیا مجھے بتاؤ

وہ چلا رہی تھی رو رہی تھی

ہارون اور عمر نے ایک دوسرے کو دیکھا

بتا دیں کیا؟؟

## Posted On Kitab Nagri

ہاروں نے بگڑے بچے کی طرح نفی میں سر ہلایا

اول ہوں

لیکن کیا تم لوگ جاننا چاہو گے؟

(قصر کبیر کا سیکورٹی چیف بک چکا تھا اور جب سپاہی بک جائیں تو ملک کی سرحدیں غیر محفوظ ہو جاتی ہیں انہوں

نے سارے پیسے بیگز میں ڈالے

بور یوں میں ڈالے

غرض وہ جس طرح سے پیسہ منتقل کر سکتے تھے انہوں نے کیا فخر کے قریب انکا کام ختم ہو گیا تھا

پچھلے دو دنوں کی سی سی ٹی وی ڈیلیٹ کروانے کے بعد اور آگے اسکا منہ اپنے طریقے سے بند کروانے کے بعد وہ

چاروں سارا پیسہ ہاروں کے فارم ہاؤس منتقل کر چکے تھے

اب مسئلہ تھا پیسوں کو ٹھکانے لگانا

وہ چار لوگ فارم ہاؤس کے لان میں کرسیاں ڈالے بیٹھے تھے انکے پاس ایک ہفتہ تھا پارٹی کے اگلے ہی دن شاہ

تاج اس پیسے کو کہیں اور منتقل کرنے والی تھی اور وہ لوگ اس پیسے کو کہیں اور لے آئے تھے

ان پیسوں کا کرنا کیا ہے؟ لیل کوئی دسویں بار یہ سوال کر چکی تھی

یہ سیاہ ہے سب سے پہلے اسکو سفید کرنا ہے عمر سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا

اور اسے سفید کون کرے گا؟

## Posted On Kitab Nagri

میری بیوی اور اسکا کزن عمر مسکرایا تھا

ہم دونوں ہم کیسے؟ وہ دونوں متعجب تھے

عمر آگے کو ہوا

دیکھیں ہالے آپ اور ہارون امیر ہیں آپ کا سرکل آپ کی سوسائٹی سب امیر ہیں اور امیر لوگ کیا کرتے ہیں؟

امیر ڈونیشنز دیتے ہیں ہم یہ سیاہ پیسہ ان امیروں کو دیں گے اور وہ لوگ اپنا سفید اپنا پیپر ورک کیا ہوا پیسہ ڈونیٹ

کریں گے لیکن اس طرح کہ ہمارا نام نہ آئے

بات اب کچھ کچھ انکی سمجھ میں آنے لگی تھی

بلکہ آپ رہنے دو میں خود کر سکتا ہوں میں ہیون کا مینیجر ہوں میرے پاس سب ڈونیٹرز کے نمبرز ہیں اور وہ

لوگ وفادار ہیں وہ عمر اور جج صاحب کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں آپ بس بیگز تیار کریں

وہ کہتے ہوئے موبائل اٹھا کر باہر چلا گیا

اگلے دو دن انہوں نے کتنے بیگز بنائے کتنے لوگوں کو دیئے انکے پاس کوئی حساب نہیں تھا لیل بری طرح ان

ڈوں رز کا کوئی "راز" ڈھونڈنے میں غرق رہی اسکے پاس منہ تک دھونے کا وقت نہیں تھا

ہارون اور ہالے پیسوں کا حساب کرنے میں مصروف رہے وہ دونوں بات کر رہے تھے لیکن خشک لیا دیا انداز

جیسے ان دونوں کے درمیان کبھی کوئی تعلق رہا ہی نہ ہو جیسے لفظ دوستی کبھی انکی آنکھوں کے آگے آیا ہی نہ ہو

آخری ڈونیشن ہارون نے اپنے باپ کے نام سے کی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یہ پارٹی کا دن تھا اور آج ایک آخری بیگ میں چند آخری نوٹوں کی گڈیاں ڈالی جا رہی تھیں

غلط کام سے بنایا ہوا غلط پیسہ سہی طریقے سے سہی جگہ پہنچ چکا تھا

کچھ ڈونیشن ہسپتال کو ہونے والی تھیں کچھ یتیم خانوں کو کچھ اولڈ ہومز کو اور کچھ دوسرے ضرورت مند محتاج لوگوں کو

پیسہ اور طریقہ دونوں غلط تھے لیکن بھیجنے کی جگہ درست تھیں

شاہ تاج اب بھی گھاس پہ بیٹھی رو رہی تھی چیخ رہی تھی سینے پہ ہاتھ مار مار کر دہائی دے رہی تھی پھر یکدم اسکے

سینے میں بے تحاشہ درد اٹھا تھا

شاید ہارٹ اٹیک شاید

Anxiety attack

Kitab Nagri

وہ گھاس پہ گری درد سے دہری ہو رہی تھی لیکن کوئی اسے اٹھا نہیں رہا تھا

پھر یکدم مجمعے میں سے ایک آدمی آیا حمزہ شاہ نواز آیا وہ اسکے قریب گھاس پہ بیٹھا اسکی آنکھوں میں فکر مندی تھی

وہ اسکے ہاتھ سہلا رہا تھا اسکا چہرہ تھپتھپا رہا تھا لیکن درد تھا کہ کم نہیں ہوتا تھا

آج کراچی شہر نے دیکھا تھا بادی کیا ہوتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

انتقام کیا ہوتا ہے رسوائی کیا ہوتی ہے  
سب کچھ ہوتے ہوئے بھی خالی ہاتھ رہ جانا کیا ہوتا ہے  
آج کراچی شہر نے دیکھا تھا ذلت کیا ہوتی ہے  
وہ چاروں ایک دوسرے کے کندھے کے ساتھ چلتے ہوئے باہر آئے تھے ایک ٹیم کی طرح ان سب کے چہرے  
پر سکون تھے سوائے ہالے کے  
اسکے چہرے پہ گلٹ تھا اضطراب تھا انا کو چوٹ پہنچی تھی دل بے طرح دکھا تھا  
وہ کسی کی طرف دیکھے بغیر آگے چلتی گئی اس کے قدم شکستہ تھے آنکھیں نم دل دکھ رہا تھا اور بہت بری طرح  
دکھ رہا تھا  
ہارون نے اسکے پیچھے جانے کو قدم بڑھائے پھر رک گیا  
یہ حق اب کسی اور کا تھا اور جس کا تھا وہ اسکے پیچھے جا چکا تھا  
لیل نے تاسف سے ہارون کو دیکھا  
تم سے کہا تو تھا خود غرض بن جاؤ  
ہارون نے سر جھٹکا منظر بدلہ  
(اب وہ لیل کے چھوٹے فلیٹ کے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا تھا عمر اور ہالے ان سے کافی فاصلے پہ تھے وہ اب بھی کسی  
بات پہ جھگڑ رہے تھے بلکہ جھگڑ کیا رہے تھے ہالے بول رہی تھی اور عمر سن رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم کیوں کر رہے ہو یہ سب خود غرض کیوں نہیں بن جاتے؟ ہارون کے ساتھ ذرا سے فاصلے پہ بیٹھتی لیل اسکی نظروں کے ارتکاز میں دیکھتی بولی تھی

تم کیوں نہیں بنی خود غرض؟ اس نے لیل کو نہیں دیکھا تھا  
لیل نے کندھے اچکائے

کوئی فائدہ نہیں تھا یا پھر یوں کہہ لو کہ موقع نہیں ملا واٹ ایور اس نے بے نیازی سے کہا  
میں ساری زندگی خود غرض رہا ہوں لیکن میرے ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا  
وہ اب بھی سامنے دیکھ رہا تھا

ساری زندگی نہ عزت ملی نہ محبت بس جو بھی ملا بھیک کی طرح ملا اور بھیک نے کبھی کسی کا پیٹ نہیں بھرا  
اب کون سا کچھ مل گیا تکلیف میں تو اب بھی ہو

Kitab Nagri

ہارون نے اثبات میں سر ہلایا  
واقعی ملا تو اب بھی کچھ نہیں لیکن میرا دل مطمئن ہے میں جب شیشہ دیکھتا ہوں تو اپنی آنکھوں میں دیکھ سکتا  
ہوں اب کسی کے آگے پیچھے گھومنے کی یا کسی کی ناراضگی کے ڈر سے ناپ تول کر بولنے کی ضرورت نہیں پڑتی  
محبت گلے کا پھندا بنتی جا رہی تھی سانس بند ہونے لگا تھا میں خود غرض نہیں بنا با وقار بن گیا اور میرے دل کو سکون اور عزت نصیب ہوئی ہے مجھے خود سے محبت نصیب ہوئی ہے اور اس سے زیادہ کسی کو کیا چاہیے ہوگا؟  
اس نے لیل کو مسکرا کا دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

تم آسانی سے ہالے کو الفا کے خلاف کر سکتے تھے تمہیں کرنا چاہیے تھا اتنی قربانیاں دینے کی کیا ضرورت تھی الفا لگتا کیا ہے تمہارا وہ اب بھی نہ خوش تھی

تمہیں لگتا ہے میں نے یہ سب عمر کے لئے کیا ہے؟ نہیں لیل یہ سب ہالے کے لئے ہے عمر سے بدگمان ہو کر وہ خود بھی خوش نہیں ہی اسکا دل زخمی ہے ہالے کوئی اتنی نیک نہیں رہی کہ سڑک پہ پڑے ہر آدمی کی مدد کرنے لگ جائے یہ معراج انکل کر سکتے ہیں یہ حسن کر سکتا ہے لیکن ہالے نہیں

اسے تکلیف میں دیکھ کر ہالے کو بھی تکلیف ہوئی تھی میں اسکو جانتا ہوں بچپن سے جانتا ہوں وہ تکلیف میں ہے اور جب تک میں اسکی تکلیف ختم نہیں کرتا میں خود بھی تکلیف میں رہوں گا)

منظر تبدیل ہوا اب وہ دونوں رات کے اس پہر شاہ تاج کے گھر کے باہر کھڑے تھے اندر بربادی کا ماتم تھا باہر ہر طرف سکوت پھیلا تھا

آؤ تمہیں گھر چھوڑ آؤں ہارون نے ان دونوں کی طرف سے رخ پھیر لیا تھا باوقار ہونے سے دل مطمئن ہو جاتا ہے لیکن جڑتا نہیں دل ٹوٹنے میں ایک سیکنڈ لگتا ہے لیکن اسے جوڑنے میں

کئی صدیاں لگ جاتی ہیں ہارون کو اپنے دل کے جڑنے کا انتظار کرنا تھا

ہالے بغیر کسی کی طرف دیکھے میکانیکی انداز میں آگے دیکھتی جا رہی تھی

آنکھیں خشک تھیں چہرہ بے رونک بے تاثر چال شکستہ اس کے ذہن میں بس عمر کی باتیں گونج رہی تھی

آپ کے دشمن کوئی اور ہیں ہالے مجھ سے زیادہ برے مجھ سے زیادہ بڑے

# Posted On Kitab Nagri

اس نے بے دردی سے اپنے ایک کان سے ٹاپس نکال کر سڑک پہ پھینکا

اسکے پیچھے چلتے عمر نے فوراً جھک کر اسے اٹھالیا

جس جس نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے میں اسکو چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا

یکدم ہلکی ہلکی بوچھاڑ شروع ہوئی

ہالے نے دوسرا ٹاپس نکال کر کہیں دور پھینکا اور خشک آنکھوں سے ہوئے چہرے کے ساتھ آگے چلتی گئی اسکی

زرد ہیل کی ٹک ٹک سارے میں گونج رہی تھی

میرا قصور بس یہ ہے کہ اس رات میں سو گیا تھا..

میں آپ کے ساتھ اتنا مخلص ہوں جتنی آپ خود بھی نہیں۔۔۔۔۔

اسے مت پھینکیں یہ مجھے میری اماں نے دیا ہے۔۔۔۔۔

بارش تیز ہو رہی تھی آوازوں کا شور بھی بڑھتا جا رہا تھا

اسکے بھورے بال بھیگ رہے تھے انکے کرل خراب ہو رہے تھے اب اس نے اپنے گلے میں موجود موٹی چین

ایک جھٹکے سے نوچ کر نیچے پھینک دی

سیاہ آنکھوں والے مرد نے اسے بھی اٹھالیا

یکدم بارش اتنی زور سے برسنے لگی کہ وہ دونوں چند پلوں میں ہی بھیگ گئے لیکن ہالے کو جیسے فرق ہی نہ پڑتا ہو

## Posted On Kitab Nagri

ایسی ہی ایک بارش ایک بار پہلے بھی آئی تھی اور ان دونوں کے درمیان بدگمانی کے شیشے کو دھندلا کر گئی تھی یہ بارش اور اس کے قطرے شفاف تھے انہوں نے ساری بدگمانیاں دھو دی تھیں بارش تڑتڑ برس رہی تھی یکدم اسکی ہیل کے چٹخنے کی آواز آئی وہ لڑکھڑاتے ہوئے گرتے گرتے بچی عمر فوراً آگے آیا تھا

کیا کر رہی ہیں دیکھ کر چلیں وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا

وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے

ہالے کو اسکی آنکھوں میں دیکھنے کے لئے گردن اونچی کرنی پڑی

وہ شاید رو رہی یا شاید نہیں رو رہی تھی اسکے چہرے پہ گرے بارش کے قطروں نے بھرم رکھ لیا تھا

چندپل خاموشی کی نظر ہوئے وہ دونوں اسی طرح بھگتے کھڑے رہے

فائنلی تم بے گناہ نکل آئے؟ ہالے کی کھوکھلی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

اتنا عرصہ میں تمہیں تکلیف دیتی رہی تم پہ شک کرتی رہی تمہیں ہر طرح سے ہرٹ کرتی رہی اور آخر میں کیا

ہوا

وہ ذرا رکی

تم بے گناہ نکل آئے میں اب بھی تم سے نفرت کرنا چاہتی ہوں لیکن نہیں ہو رہی ہم سلطانز کے دل میں ایک بار

نفرت آجائے تو پھر نکلتی نہیں لیکن مجھے اب لگ رہا ہے کہ میں تم سے اب کبھی نفرت نہیں کر سکوں گی

## Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھیں سرخ پڑ رہی تھیں عمریک ٹک اسکو دیکھتا رہا

مجھے لگ رہا ہے جیسے یہ ڈیڑھ مہینہ ہمارے درمیان آیا ہی نہیں تم آج پھر سے وہی سڑک والے زخمی لگ رہے ہو  
تم وہی مال والے ہمدرد لگ رہے ہو تم آج پھر قریبی لگ رہے ہو لیکن ایک ایسا قریبی جو بہت انجان ہے ہم  
دونوں کے درمیان ایک کنیکشن ہے لیکن مجھے اسکا سرا نہیں مل رہا وہ اسی طرح گردن اونچی کئے اسکی آنکھوں  
میں دیکھ کر کہہ رہی تھی

ہالے سلطان نے اپنی زندگی میں کبھی اپنی غلطی کا اعتراف نہیں کیا کبھی کیا ہو گا مجبوراً ضرورت کے تحت لیکن  
کبھی بھی دل سے نہیں  
عمر کو اسکی آواز گیلی لگی

میں آج تمہارے سامنے اعتراف کرتی ہوں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم سچے تھے عمر اور ہالے بدگمان

میرے باپ نے سہی کہا تھا

عمر ایسا نہیں کر سکتا میں نے انکی بات نہیں مانی میں نے اپنے باپ کے فیورٹ انسان کو اتنی تکلیف دی میں کیا  
کروں کہاں جاؤں؟

اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا تھا

بارش تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی اسکا لباس اور بال مکمل بھیگ چکے تھے

## Posted On Kitab Nagri

میں روز آخرت اپنے باپ کو کیا منہ دکھاؤں گی میں ان سے کیا کہوں گی میں تمہارے حساب میں کیا جواب دوں  
گی اللہ اللہ یہ کیسا عذاب ہے اللہ اللہ

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی وہ سخت تکلیف میں تھی

عمر نے آہستگی سے اسکے دونوں ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹائے لیکن انکو اپنی نرم گرفت میں تھامے رکھا ہالے انہی  
رنجیدہ نظروں سے اسکو دیکھتی رہی

برستی بارش اور تیز ہواؤں کے درمیان سڑک پہ کھڑے ان دونوں کے پاس بارش میں بھیگنے سے زیادہ بڑے  
مسائل تھے

میں عمر حیات اپنے باپ کو بھی معاف نہیں کرتا

اس نے اپنے ازلی مدھم لہجے میں کہنا شروع کیا

لیکن آج میں ہالے سلطان سے کہتا ہوں کہ اسکو میرا قتل بھی معاف ہے

www.kitabnagri.com

وقت رک گیا دل رک گئے اور وہ کہے گیا

نچ صاحب نے اگر روز حشر آپ سے کچھ پوچھا تو میں انکو جواب دوں گا عمر حیات اپنی بیوی کے لئے ہر دفع جواب

دے گا جو کچھ بھی ہو اسے برا خواب سمجھ کر بھول جائیں

میں آپ کو معاف کرتا ہوں میں آپ کو اپنا قتل بھی معاف کرتا ہوں

وہ ایسے یقین ایسے مان سے کہہ رہا تھا کہ ہالے کو اپنا دل رک رکنا محسوس ہوا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کا قصور نہیں ہے آپ کے سامنے ایسے ثبوت تھے جن کی وجہ سے میں مجرم لگتا تھا  
آپ کا قصور نہیں ہے کہ آپ نے فروا پہ شک نہیں کیا وہ آپ کا خاندان تھی خاندان پہ کوئی شک نہیں کرتا  
چاہے وہ آپ کو جان سے مارنے کی دھمکی دیں چاہے جان سے مار دیں لیکن خاندان پہ کوئی شک نہیں کرتا اب  
آپ خود کو قصور نہیں دیں گی اور گھر جائیں گی

اس نے جس نرمی سے اسکے ہاتھ تھام رکھے تھے اسی نرمی سے چھوڑ بھی دیے  
میں نے عثمان کو کال کی ہے وہ آنے والا ہے وہ آئے گا اور آپ اسکے ساتھ گھر جائیں گی میں دوبارہ کہہ رہا ہوں  
آپ گھر جائیں گی اور اگر آپ یہاں سے سیدھا گھر نہیں گئیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا  
وہ آج بالکل مختلف لگ رہا تھا سنجیدہ فکر مند کہیں جانے کے لئے جلد باز  
کیا تم میرے ساتھ نہیں آؤ گے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکا لہجہ اب نارمل تھا

عمر نے نفی میں سر ہلایا

آج کی رات نہیں کم از کم آج تو نہیں میں آج اپنے

One and only

کے پاس جاؤں گا مجھے ہر ناکامی ہر کامیابی انکے ساتھ شیئر کرنے کی عادت ہے

اسی وقت عثمان گاڑی میں بیٹھا انکو اپنے قریب آتا دکھائی دیا



## Posted On Kitab Nagri

کیا تمہیں کبھی میرا رویہ برا نہیں لگا اس سارے وقت میں کبھی بھی؟

عمر کے چہرے پہ ایک زخمی تاثر آیا

ہر منٹ ہر سیکنڈ ہر لمحہ

مجھے ہر بات آپ کی باتیں دل کو چیرتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں

آپ وہ واحد ہستی ہیں جسکی آنکھوں میں اپنے لئے نہ اعتباری.... نفرت..... غیر محفوظ پن میں برداشت نہیں کر سکتا

لیکن میں نے کیا اور جنگی وجہ سے کیا میں انکو خون کے آنسو رلاؤں گا

اسی وقت گاڑی انکے پاس آکر رکی

عثمان گاڑی سے باہر آیا عمر نے اس سے کچھ کہا

پھر ہالے کو گاڑی میں لا کر بٹھایا

دروازہ بند کرنے سے پہلے وہ رکا گاڑی کے اوپری حصے پہ ہاتھ رکھے نیچے جھکا

ہالے کی آنکھوں میں دیکھا

عمر حیات آپ کو اپنا قتل بھی معاف کر سکتا ہے

یقین دہانی کروائی گئی

مقابل نے نم آنکھیں جھپکائیں گیلے چہرے پہ آسودگی پھیلی

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات نے اسکا اعتبار کمایا تھا اب ہالے کو اسکی باتوں پہ اعتبار کرنا چاہیے تھا

وہ سیدھا ہوا

گاڑی آگے بڑھ گئی وہ تب تک کھڑا رہا جب تک گاڑی اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی

وہ اب مزید ان آنکھوں میں بے اعتباری نہیں دیکھے گا اسے یقین تھا

لیکن شاید یقین ٹوٹنے کے لئے ہوتے ہیں



بارش نے آج گویا نہ تھمنے کی قسم کھا رکھی تھی وہ برسے ہی جا رہی تھی برسے ہی جا رہی تھی

عمر حیات کی سیاہ آنکھیں اس وقت سپاٹ تھیں ان میں کوئی جذبہ نہیں تھا

جیسے اسے شاہ تاج کی بربادی سے فرق نہ پڑا ہو جیسے اسے کسی بھی چیز سے کوئی فرق نہ پڑا ہو یا پھر شاید وہ کسی اور

کی تباہی دیکھنا چاہتا تھا

قبرستان کی ساری قبریں گیلی ہو گئی تھیں عام دنوں میں جو ذرا سی روشنی دور سے کسی گھریا عمارت سے قبرستان

میں پڑتی تھی آج بارش اور لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہ روشنی بھی ندارد تھی

## Posted On Kitab Nagri

بارش کی وجہ سے مٹی گیلی ہو کر کچڑ میں بدل چکی تھی وہ اپنے مہنگے برانڈڈ سوٹ کی پرواہ کئے بغیر اس کچڑ والی زمین پہ بیٹھ گیا ماتھے پہ بکھرے بال گیلے ہو گئے تھے ہلکی بڑھی شیو میں پانی کے قطرے نمایاں تھے اس نے اپنا کوٹ بازو پہ ڈالا ہوا تھا اس وقت وہ بس سفید شرٹ میں ملبوس تھا قبرستان کی کچڑ والی گیلی زمین پہ بیٹھے ہوئے اسے کافی وقت ہو گیا تھا بہت دیر بعد اسکی زبان سے چند الفاظ ادا ہوئے

آئی مس یو

ساتھ بہت سارا نمکین پانی اندر دھکیلا

آپ کو پتہ ہے آج میں آپ کی بیٹی کی نظروں میں سرخرو ہو کر آیا ہوں

وہ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا

میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں بہت زیادہ دس سال آپ کے علاوہ کوئی تعلق بنایا ہی نہیں کوئی ایسا تعلق جس سے

سب کہہ سکوں لیل سردار باقی سب دوست وہ لوگ مجھ سے سب کچھ کہہ دیتے ہیں لیکن عمر نہیں کہہ سکتا عمر تو

www.kitabnagri.com

سب کچھ آپ سے کہتا تھا ناں

وہ رک گیا جیسے انکی جانب سے جواب کی توقع تھی

پھر زخمی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا

میں وہاں خان سے ملنے بھی گیا تھا

وہ ایک بار پھر رکا

## Posted On Kitab Nagri

ہاتھ سرینڈر کرنے کے انداز میں اوپر اٹھائے

او کے او کے اب آپ کہیں گے اپنے باپ کو نام سے مت بلاؤ

لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں میرا باپ کہاں تھا جب مجھے اسکی ضرورت تھی جب میں بچا تھا جب میں جوان تھا وہ کیوں کبھی میرے لئے نہیں آیا؟ اسکی آواز بلند ہوئی تھی

آنکھوں کا گلابی پن بڑھنے لگا تھا چہرے پہ پھیلا اضطراب مزید بڑھ گیا

میں بچہ تھا ماموں مجھے ضرورت تھی میرے باپ کی ہر بچے کو ضرورت ہوتی ہے میں کہتا نہیں تھا بھرم رکھ لیتا تھا تھوڑا بہت سلطان تو میں بھی ہوں بھرم رکھنے مجھے بھی آتے تھے

وہ ہنس پڑا لیکن اگر تم اسکی یہ ہنسی دیکھ لو تو رو پڑو

جب کسی بچے کا باپ اسکو اسکول سے لینے آتا تھا مجھے میرا باپ یاد آتا تھا

Kitab Nagri

وہ یاسیت سے کہہ رہا تھا

جب کسی بچے کا باپ اسکو اپنے کندھے پہ اٹھاتا تھا تب مجھے میرا باپ یاد آتا تھا مجھے انکی ضرورت تھی یا ہمیشہ تھی

وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا

برستی بارش نے اسے ترحم سے دیکھا تھا

شام میں سارے بچوں کے باپ انکے لئے شہر سے پکوڑے لاتے تھے کسی کا باپ فروٹ لاتا تھا میں محلے کا سب سے امیر بچا تھا لیکن میں کبھی ویسے پکوڑے نہیں کھاسکا میں کبھی ویسے پھل نہیں کھاسکا وہ بہت مہنگے پکوڑے

## Posted On Kitab Nagri

تھے ماموں وہ بہت مہنگے پھل تھے ایسے پھل کھانے کے لئے باپ چاہیے ہوتا ہے اور عمر اس معاملے میں بہت غریب تھا

یکدم بارش ہلکی ہوتی گئی لیکن عمر کی محروماں بڑھتی گئیں

میں نے ساری زندگی اپنے باپ کی محبت چاہی مجھ نہیں ملی لیکن مجھے تب اتنا غصہ نہیں آتا تھا مجھے اب غصہ آتا ہے مجھے بہت غصہ آتا ہے جب میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنے باپ کو دیکھنے جاتا ہوں اس وقت عمر بے بس ہوتا ہے اس وقت بے بسی کی کوئی حد نہیں ہوتی

میں اتنا بے بس نہیں بننا چاہتا میں ان سے نفرت کرنا چاہتا ہوں اتنی کہ انکا چہرہ دیکھ کر اہیت آئے

لیکن ہر بار وہ چہرہ دیکھ کر مجھے بس اپنی محرومیاں یاد آتی ہیں وہ چہرہ مجھے میرا چہرہ لگتا ہے

ہر بار جب وہ میرے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو میں چاہتا ہوں انکو اپنے سامنے سے دور کر دوں لیکن ہر بار میرا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دل چاہتا ہے وہ رکا آنکھوں میں سرخی دوڑ گئی لب بھینچنے لگے

ہر بار میرا دل چاہتا ہے کہ میں انکے گلے لگ جاؤں

بلاخر اس نے ہارے ہوئے لہجے میں کہہ دیا

ساتھ سر جھکا لیا شکستگی سے بے بسی سے

## Posted On Kitab Nagri

لوگ کہتے ہیں لڑکوں کے لئے پڑھائی مشکل ہے نوکری مشکل ہے گھر چلانا مشکل ہے شادی مشکل ہے لیکن وہ  
رکا

لڑکوں کے اپنے باپ کے گلے لگنا سب سے زیادہ مشکل ہے اور میں چاہتا ہوں یہ مشکل مجھ پہ آئے میں ساری  
زندگی یہی چاہتا تھا اب بھی چاہتا ہوں اور اب جب چاہتا ہوں تو خود پہ غصہ آتا ہے

وہ بول کر خاموش ہو گیا شاید تھک چکا تھا شاید الفاظ ختم ہو گئے تھے

بارش تھم چکی تھی فضا میں ہلکی ہلکی خنکی پیدا ہو گئی تھی

گیلی مٹی کی خوشبو سارے میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلی گئی

وہ بیٹھا رہا اسی طرح ٹانگیں سمیٹ کر سر جھکائے بیٹھا رہا

دفعتاً اس نے سر اٹھایا

معراج سلطان کی قبر سے ذرا فاصلے والی قبر کو دیکھا

چہرے پہ ایک بار پھر ملال تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھا چند قدم آگے آیا اور گھٹنوں کے بل اس قبر کے قبر بیٹھ گیا

قبر کے کتبے پہ نگین سلطان لکھا تھا

عمر نے اس گیلی قبر پا اپنا ہاتھ پھیرا

گلے میں کچھ اٹکا

میں.. آپ کو بھی.. مس کرتا ہوں ذرا رکا



## Posted On Kitab Nagri

امی.. اس کے لبوں سے ایک لفظ نکلا

سارے قبرستان میں بھٹکتی روحیں بھی شانت ہو گئیں

آپ کو کبھی دیکھا نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ کا چہرہ یاد آتا ہے

کبھی آپ سے ملا نہیں لیکن لگتا ہے کوئی ملاقات آدھوری ہے

کبھی بات ہی نہیں کی لیکن آپ کی آواز سننا چاہتا ہوں

میں آپ سے بھی محبت کرتا ہوں جتنی اس وہاج خان سے نفرت ہے اتنی محبت آپ سے کرتا ہوں کاش آپ

میرے ساتھ ہوتیں کاش آپ نے اپنے بچے کو بچایا ہوتا

سب ختم ہو گیا امی سب ختم

وہ پیچھے ہو کر بیٹھ گیا آنکھیں موندے کسی اور جہاں میں چلا گیا

معراج سلطان کی سیاہ کار ایک بہت بڑے نجی ہسپتال کے باہر ٹھہری تھی

راہداری سے چلتے ہوئے اندر ہیڈ ڈاکٹر کے آفس میں آؤ تو وہاں دو بڑے بڑے صوفے رکھے تھے ایک طرف

ڈاکٹر کی میز اور اسکے پیچھے جھانکتی کرسی

معراج سلطان اور اٹھارہ سالہ عمر حیات ان لمبے صوفوں میں سے ایک صوفے پہ بیٹھے تھے

انکے سامنے ہسپتال کا ڈائریکٹر قیصر بلوچ اور ایک سینئر ڈاکٹر بیٹھا تھا سامنے چھوٹی میز پہ مختلف کاغذات رجسٹرز

اور فائلز رکھی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میز کے قریب نیچے تین لوگ بیٹھے تھے ان تین لوگوں کے پاس ایک ہی کام تھا اٹھارہ سال پہلے اگست کے مہینے کے سارے رجسٹر ز فائل ڈھونڈنا

بالآخر ان تین لوگوں نے کوفت زدہ اور تھکے ہوئے سر اٹھا کر اپنے سامنے موجود لوگوں کو دیکھا تھا انکے ہاتھ میں ایک رجسٹر تھا

سراگست کار رجسٹر یہی ہے زخمی مردہ انجر ڈ اور سب لوگوں کی تفصیل اس میں موجود ہے ڈیلیوری کے لئے لائی جانے والی تمام عورتوں کی ساری تفصیل اسکے اندر موجود ہے

ان تینوں میں سے ایک ادھیڑ عمر مسیح نرس بولی تھی

معراج نے اسکے ہاتھ سے رجسٹر لے لیا عمر خاموش آکھڑ بیٹھا رہا

انہوں نے سترہ اگست والے صفحات کھولے وہ سب کے سب نام پڑھتے گئے انگلی سے نیچے کرتے گئے ایک جگہ وہ ٹھہرے

www.kitabnagri.com

نگین وہاج اس نام پہ وہ رک گئے

نظر تر چھی کر کے اپنے پاس بیٹھے نو عمر لڑکے کو دیکھا

پھر سر جھٹکا

ادھیڑ عمر نرس بتا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اس دن ہمارے یہاں صرف چھ ڈیلیوریز ہوئی تھیں وجہ یہ تھی کہ ہماری دونوں ڈاکٹر چھٹی پہ تھیں اور پیچھے  
صرف دو ڈاکٹر تھیں یہ سب میں نے ریکارڈ میں چیک کیا ہے  
مسیح نرس کہے جا رہی تھی

معراج سلطان نے اگلا نام دیکھا

فریحہ غیاث الدین  
وہ ٹھٹھک گئے

یہ تو فروا کی بھابی کا نام تھا

کسی شبے کے تحت انہوں نے اگلے خانے میں لکھا اور پس دیکھا

پھر مریض کے رشتے داروں کے خانے میں فروا کا نام دیکھا

وہ ششدر رہ گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا فریحہ کے یہاں اولاد ہونے والی تھی؟

لیکن اگر ایسا کچھ تھا تو فروا نے انہیں بتایا کیوں نہیں بلکہ کسی کو بھی کیوں نہیں بتایا؟

نگین کے رشتے سے انکار کے بعد فروا کے خاندان سے سلطان خاندان کا میل جول بند ہو گیا تھا یہاں تک کہ فروا  
کے بھائی کو اپنی بہن سے ملنے کے لئے سلطان منزل آنے کی اجازت بھی نہیں تھی ہاں اگر فروا ملنا چاہیں تو اپنے

## Posted On Kitab Nagri

بھائی کے گھر جاسکتی تھیں لیکن غیاث کی موت کے وقت سلطان خاندان کا ہر فرد انکے گھر گیا تھا پھر ایسا کیا ہوا کہ  
فروانے اتنی بڑی خبر ان سب سے چھپا کر رکھی

فروا کا تو پھر بھی سمجھ میں آتا ہے لیکن انکی اپنی بیوی نے بھی ان سے یہ سب چھپایا؟

فریحہ کے یہاں مراہو ابیٹا پیدا ہوا تھا

انہوں نے تمام نام چیک کئے لیکن انکا ذہن بار بار اپنی بہن کے نام پہ جا رہا تھا

انہوں نے اپنے ذہن سے ہر خیال جھٹکا اور اٹھ کھڑے ہوئے

انہوں نے اس دن ہونے والی تمام ڈیلیوریز کی تفصیلات لے لی تھیں عورتوں کے نام اور انکے گھر کے پتے اس

روز جن جن نرسز کی ڈیوٹی تھی ان سب کے گھر کے پتے اور فون نمبرز لے کر وہ ہسپتال سے نکل آئے اب وہاں

مزید کچھ بھی کام کا G نہیں تھا

کئی دن گزرے لیکن کوئی سراہا تھا نہ آیا معراج نے اس دن ہونے والے تمام کیسز دیکھ لئے تھے انکے گھر جا کر

مہذب طریقے سے ساری چھان بین کر لی تھی وہ اگر تکلون کا ایک سرا پکڑتے تھے تو دوسرا غائب ہونے لگتا تھا

اسی طرح کے ایک دن وہ نفیسہ سے ملنے پہنچے

وہ دونوں ایک چھوٹے کافی شاپ میں بیٹھے تھے نفیسہ کچھ بجھی بجھی تھیں

چکن کاری کے سفید سوٹ اور سفید ہی دوپٹے میں انکی رنگت دمک رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ جب امریکا پڑھنے گئی تھیں تب بھی وہ اسی طرح کا بڑا سادو پیٹہ اوڑھے رہتی تھیں کلاس کے کچھ منچلے اور شریر طلباء نے انکا نام

"اسکارف مافیہ" رکھ چھوڑا تھا لیکن انکا یہ نام وہ بس نفیسہ کی غیر موجودگی میں ہی لیتے تھے اگر کبھی کوئی انکی موجودگی میں انکو اس نام سے پکار لیتا تو اس کے ساتھ وہ ہوتا تھا کہ اسکی ماں اسکو روئے نفیسہ مجھے کچھ تو بتاؤ تم اتنی بے وقوف تو نہیں لگتی کہ ہسپتال سا کسی کا بھی بچہ اٹھایا اور آگئی تم کیوں مجھے پاگل کر رہی ہو وہ عاجز آگئے تھے

سینئر میں آپ کو بتا رہی ہوں میں ایک کیس کے سلسلے میں اس ہسپتال گئی تھی میرا کام ہو گیا تھا لیکن جب میں نکلنے لگی تب ہسپتال کی بیک سائیڈ کی جانب کچرے کے ڈرم رکھے تھے وہاں وہ بتا رہی تھیں جب معراج نے ناگواری سے انکی بات کاٹی

یہ وُعض تم مجھے ایک لاکھ بار سنا چکی ہو  
www.kitabnagri.com  
وہ بری طرح جھنجھلائے تھے

نفیسہ نے کچھ نہیں کہا وہ بس خاموش بے زار بیٹھی رہیں  
معراج نے ایک گہرا سانس لیا

نفیسہ اب بھی غائب دماغی سے کپ کے سرے پہ انگلی پھیر رہی تھیں  
معراج چند لمحہ بغور انکو دیکھتے رہے پھر آگے کو ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ عمر ٹھیک ہے وہ میرے پاس ہے ووا ایک ہیرا ہے تم دیکھنا میں اسے تراش کر ایسا بناؤں گا کہ دنیا اس پہ فخر کرے گی تم میری بہن ہو میری دوست ہو تمہارا بیٹا میرا بیٹا ہے تم اسکی اتنی فکر کیوں کر رہی ہو وہ انکے چہرے کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہہ رہے تھے

اگر کوئی آپ سے آپ کی ہالے چھین لے کیا آپ تب بھی خود کو اسی طرح تسلی دیں گے؟  
انکی آواز میں طنز نہیں تھا وہ بس پوچھ رہی تھیں

میں جانتی ہوں وہ ہیرا ہے اور آپ کو اپنا ہیرا کبھی بھی کسی دوسرے کے ہاتھ یا گلے میں اچھا نہیں لگتا وہ میرا ہیرا ہے اسے میرے پاس رہنا چاہیے تھا اٹھارہ سال سے میرے گھر کو اور مجھے عمر کے علاوہ کسی اور چیز کی عادت نہیں رہی اب میں اس گھر میں کیا کروں؟

وہ معراج کو دیکھتے ہوئے ہلکی آواز میں کہہ رہی تھیں

میرے کام مراد ن تو عمر سے شروع ہو کر عمر ہی پہ ختم ہوتا تھا اب پتہ ہی نہیں چلتا دن شروع کب ہوا اور ختم کب وہ میرا بیٹا ہے اسے خدا نے میرے لئے بھیجا ہے پھر لے کیوں لیا؟

انکی آواز میں رنج تھا

میں تمہیں سمجھ سکتا ہوں.... میں

آپ نہیں سمجھ سکتے سینئر نفیسہ نے قطعی انداز میں انکی بات کاٹی



## Posted On Kitab Nagri

آپ کی اولاد آپ کی محبت کو "ضد" کا نام دے کر چھوڑ کر نہیں گئی آپ کی اولاد آپ کے پاس ہے آگ کو دور سے دیکھ کر بس خوف آتا ہے جب تک جلو گے نہیں درد کا اندازہ نہیں ہوتا  
میں نے بھی دس سال اولاد کے بغیر گزارے ہیں نفیسہ میں اولاد کا درد سمجھ سکتا ہوں  
انہوں نے برامانا تھا

نفیسہ آگے کو ہوئیں اپنی سیاہ زہین آنکھیں انکے چہرے پہ گاڑ دیں  
آپ کو "دیا" ہی نہیں گیا سینئر آپ اس چیز کے ترسے ہیں مجھ سے دے کر چھینا گیا ہے اور میں تڑپ رہی  
ہوں ہم دونوں کی تکالیف مختلف ہیں  
وہ بول کر ایک بار پھر یہاں سے وہاں دیکھنے لگیں  
معراج چند لمحہ سوچتے رہے پھر نفیسہ کو دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بیر سٹر نفیسہ حیات

انہوں نے ایک تحکم سے انکو پکارا

یہ کچھ دیر قبل والے معراج نہیں تھے

نفیسہ چوں کہ گئیں

میں جسٹس معراج آپ سے سوال کرتا ہوں کہ سترہ اگست کا واقعہ آپ مجھے ایک وکیل کی حیثیت سے سنائیں نہ

ایک لفظ جھوٹ نہ کوئی اضافی سچ

## Posted On Kitab Nagri

نہ آپ کوئی بات چھپائیں اور نہ کوئی بات بڑھا چڑھا کر بتائیں میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ مجھے جواب  
دہ ہیں عمر حیات کی ماں کی حیثیت سے نہیں بیر سٹر نفیسہ حیات کی حیثیت سے  
نفیسہ بغیر پلک جھپکے سانس رو کے انکوسن رہی تھیں

ایسا لگ رہا تھا کہ اس طرح کی پکار کو سنے ہوئے بھی ایک عرصہ گزر گیا ہو  
عمر حیات کو اندازہ بھی نہیں تھا وہ جس عورت کو ضدی کہہ کر چھوڑ آیا تھا وہ عورت اس کے لئے اپنا عشق چھوڑ  
چکی تھی

نفیسہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں آنکھوں میں اٹھارہ سال پہلے کے سارے مناظر گھوم گئے اب وہ ایک غمزدہ ماں  
نہیں تھیں وہ ایک زیرک وکیل تھیں  
اور وکیلوں نے بھلا کبھی جھول والا کام کیا تھا؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ ایک خستہ حال عمارت تھی جسکا اصل رنگ تو اب شاید اسکے مستری کو بھی یاد نہ ہو گا زمانے کی دھول اور بننے  
کے بعد پینٹ نہ کروانے کی زحمت نے اس عمارت کو ایسا پیلا زرد رنگ بخشا تھا کہ دیکھ کر جی خراب ہونے لگے

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات معراج سلطان کی معیت میں اس بلڈنگ کی ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں اور میل سے چکنی ہو چکی ریلنگ کے ساتھ چلتا ہوا اوپری منزل کی طرف جا رہا تھا

دیواریں سیلن زدہ اور پلستر جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا تھا دوسری منزل پہ جا کر وہ دائیں طرف راہداری میں مڑ گئے چند قدم چلنے کے بعد اب ان کے سامنے ایک فلیٹ کا دروازہ تھا

سفید ٹی شرٹ والے لڑکے نے جو نہی بیل پہ ہاتھ رکھا کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا  
معراج سلطان نے طنزیہ نظروں سے اس کو دیکھا پھر مٹی سے بھری میل والی بیل کو دیکھا  
کرائے بے بی ہنہ

اب انہوں نے ایک مغرور انداز میں اپنی شہادت کی انگلی بیل پہ رکھی اور اگلے ہی سیکنڈ کرنٹ کھا کر دور ہوئے  
پس ثابت ہوا کہ اس گھنٹی میں واقعی کرنٹ تھا  
کرائے انکل

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ان سے زیادہ طنزیہ لہجے میں بولا

معراج کلستے رہ گئے اسی وقت دروازہ کھلا اور ایک بنیان میں ملبوس چھوٹے قد کا موٹا آدمی باہر آیا  
اپنے سامنے کھڑے سوٹڈ بوٹڈ آدمی کو دیکھ ذرا خفت زدہ ہوا

معراج نے اس سے اندر آنے کی اجازت مانگی کچھ تذبذب کے بعد وہ انہیں اندر لے ہی آیا  
آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ موٹا آدمی انکو اندر لے جاتے ہوئے پوچھ رہا تھا

تمہاری بیوی حبیبہ سے وہ جو کسی زمانے میں نرس ہوا کرتی تھی

معراج اسکے پیچھے چلتے ہوئے بولے

دفتراوہ آدمی رکا

وہ کسی سے ملتی نہیں ہے کمبخت کو جب سے اس فالج کے مرض نے گھیرا ہے سارا سارا دن کمرے میں پڑی رہتی

ہے گھر کا کام باہر کا کام سب میں خود ہی دیکھتا ہوں آپ کس سلسلے میں اس سے ملنا چاہتے ہیں

وہ بولتے ہوئے ان کو ایک کمرے میں لے آیا جہاں قدیم طرز کے تین پرانے صوفے رکھے تھے

معراج سلطان اور عمران میں سے ایک لمبے صوفے پہ بیٹھ گئے

اچھا ہاں اب میں سمجھا ضرور آپ کو اپنے گھر کی کسی بزرگ کے لئے نرس چاہیے ہوگی لیکن دیکھیں میں بتا رہا

ہوں ناں میری عورت کام نہیں کر سکتی اسکے ہاتھ اب کانپتے ہیں ان دونوں کو کچھ نہ بولتے دیکھ اس نے خود ہی

www.kitabnagri.com

اندازہ لگالیا

کیا ہی بہتر ہو کہ تم اندازے لگانا چھوڑ دو اور اپنی بیوی کو بلا لاؤ؟

معراج سارے وقت میں پہلی بار بولے تھے

آدمی بغیر سوال کئے ساتھ والے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اسکے ساتھ کوئی

چالیس پینتالیس سالہ عورت تھی جس نے اپنا چہرہ مکمل ڈھانپ رکھا تھا ایسے کہ بس آنکھیں نظر آرہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

وہ انکے سامنے والے صوفے پہ آکر بیٹھی عمر اور معراج بغور اسے دیکھتے رہے  
آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟ معراج کو اسکا بولنا ذرا عجیب لگا پھر اندازہ ہوا کہ شاید ایسا فالج کی وجہ سے ہے  
معراج نے بغیر کچھ کہے اپنے جیب سے نفیسہ کی ایک درمیانے سائز کی تصویر نکالی اور اسکے سامنے رکھ دی  
اس عورت کو جانتی ہو؟

عورت نے دو انگلیوں سے تصویر کا کونہ پکڑا تصویر کو چہرے کے قریب لے گئی  
اسکی آنکھوں میں شناسائی کی رک آئی جسے وہ اگلے ہی پل چھپا گئی  
مم میں نہیں جانتی وہ فوراً اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے بولی تھی  
اسی وقت اسکا شوہر ٹرے میں دو کپ چائے رکھے اندر آیا وہ سادہ سا تھا پر خلوص سا  
یہ عورت آپ سے تین بار ملی ہے اور ایک انسان کا حافظہ اتنا اچھا ہوتا ہی ہے کہ تین بار ملنے والا انسان اسے یاد  
رہے اب کے عمر ذرا تنگی سے بولا

مم میں اسے نہیں جانتی مجھے کچھ یاد نہیں ہے آپ لوگ آپ پلینز یہاں سے چلے جائیں وہ یکدم ہڑبڑانے لگی تھی  
معراج سلطان نے پر سکون نظروں سے اسے دیکھا پیچھے کو ٹیک لگائی اور اپنا کپ اٹھایا اور ایک گھونٹ بھرا لیکن  
پھر ایک کڑوا سا منہ بنا کر کپ واپس رکھا

عمر نے ناگواری سے انکو دیکھا

امیروں کے چونچلے ہوں نہ

## Posted On Kitab Nagri

وہ کہتے ہوئے اٹھا

دیکھیں بی بی میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی جانتی ہیں کہ سچ کیا ہے وہ بچہ جسے آپ اس دن کوڑے میں پھینک

رہی تھیں وہ کہتے ہوئے اسکے قریب آیا ہسپتال کے رجسٹر کی لسٹ اسکے سامنے رکھی

ان چھ ناموں میں سے وہ بچہ کس کا تھا؟ عمر کا لہجہ حد درجہ سنجیدہ تھا آنکھیں بے تاثر سپاٹ

وہ عورت اب گھبرانے لگی لگی تھی

بیبہ اگر کچھ جانتی ہو تو بتا دو کیوں شریف لوگوں کو تنگ کرتی ہو اب کے اسکا شوہر بولا تھا

میں نے کہا ہے ناں میں کچھ نہیں جانتی سمجھ نہیں آتی تمہیں ایک بات ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل

جاؤ یکدم وہ حلق کے بل چیخی تھی

دور اندر کہیں عمر کا دل زور سے دھڑک رہا تھا ہاتھ کانپ رہے تھے وہ کبھی ایسی صورت حال میں نہیں پھنسا تھا

لیکن وہ اچھا اداکار تھا بہت اچھا وہ اسی طرح سنجیدہ کھڑا رہا

www.kitabnagri.com

آپ میری مدد نہیں کریں گی؟

میں کچھ نہیں جانتی وہ ایک بار پھر نرم آنکھوں سے چلائی

اس نے اپنے جیب سے ایک کاغذ نکالا

اور اسے اس عورت کے آگے لہرایا



## Posted On Kitab Nagri

یہ فلیٹ میں آج اسے مکان مالک سے خرید چکا ہوں لہذا اپنا بوریا بستر سمیٹو اور ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں اپنے لڑکے بلواؤں گا اور وہ لوگ آپ کا سامان اٹھا اٹھا کر باہر پھینکیں گے وہ آنکھوں میں سختی لئے ایک ایک لفظ پہ زور دیتا کہہ رہا تھا حبیبہ کا خون خشک ہونے لگا تھا عمر کہے گیا

اور تمہارا شوہر جس ورکشاپ پہ کام کرتا ہے وہ میرے باپ کے دوست کی ورکشاپ ہے کل تک تمہارا شوہر کام سے فارغ ہو گا سوچو تمہارا کیا ہو گا حبیبہ؟ تمہارا علاج ہاسٹل میں پڑھنے والی تمہاری بیٹی کا خرچہ تمہارے گھر کا راشن کہاں سے لاؤ گی یہ سب؟ تم بھوک مر جاؤ گی اور اگر بھوک سے نہ مری تو تمہاری بیماری تمہیں مار دے گی اب فیصلہ تمہارا ہے

حقیقت یا پھر در بدری؟

وہ ایسے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا کہ حبیبہ کے ساتھ اس کے شوہر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی حبیبہ دھپ سے صوفے پہ گری چہرے کا رنگ اتر گیا تھا

(معراج کو سو فیصد یقین تھا کہ یہ مکان کی مالکی سب ڈرامہ تھا بلیک میلر کی اولاد نہ ہو تو)

عمر واپس اپنی جگہ پہ بیٹھا چائے کا کپ اٹھایا اور اسکے بولنے کا منتظر رہا پھر چائے کا کپ ہونٹوں تک لے گیا لیکن اگلے ہی لمحے ایک انتہائی بری شکل بناتے ہوئے اس نے کپ نیچے رکھا

معراج جو اسی کو دیکھ رہے تھے اسکے کان کے پاس جھکے

## Posted On Kitab Nagri

ہم امیروں کے چوں چلے تو سمجھ آتے ہیں لیکن تم غریبوں کے اتنے نخرے کیوں ہیں؟

وہ معصومیت سے پوچھ رہے تھے

میں اس عورت کے علاوہ دو اور عورتوں کو بھی جانتی ہوں حبیبہ نے مری مری آواز میں کہنا شروع کیا

عمر اور معراج پورے کے پورے اسکی جانب متوجہ ہو گئے

میں اس عورت کو کیسے بھول سکتی ہوں یہ میری نوکری کھا گئی

اس نے کہنا شروع کیا

اس دن.....

فروا اور حسینہ مینسٹر نئی روم کے باہر بیچ پہ بیٹھی تھیں گو کہ ایسے امرا کے لئے اس طرح کے بڑے بڑے

ہسپتالوں میں شاہانہ ویٹنگ رومز بنے تھے لیکن اس وقت وہ دونوں سخت پریشان تھیں

حسینہ کے ہاتھ میں چھوٹی تسبیح تھی جس کے دانے ہر سیکنڈ گرتے جا رہے تھے

ملکے بھورے رنگ کے لان کے قمیض شلوار میں ملبوس چہرے کے گرد بھورا دوپٹہ اوڑھے وہ باوقار لگ رہی

تھیں

دفتراں کا ہاتھ رکا

فینسی لان کے سلیو لیس ڈریس اور چہرے پہ پرفیکٹ میک اپ کئے فروا کے چہرے کو دیکھا

وہ اس دور میں کئی خوبصورت عورتوں کے حسن کومات دیتی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

فروا....

انکی پکار پہ وہ مڑی

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کیا ہوتا اگر تم مجھے فریحہ کی حالت کے بارے میں بتا دیتیں؟

انکے لہجے میں شکوہ تھا

فروا کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے

میری بھابی میرا خاندان ہیں انکے اچھے برے کی خبر بس مجھے ہونی چاہیے انکی خوشی اور غم سے بس میرا تعلق ہونا چاہیے سلطان منزل کے لوگوں کی پہلے بھی ہم پہ بہت مہربانیاں ہیں مزید نہیں چاہتی میں انکے ہر ہر لفظ میں تلخی تھی

لیکن فروا پھر بھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.....

حسینہ نے کچھ کہنا چاہا

بس بھابی پلیز میں اس وقت بہت پریشان ہوں اور خوش بھی میرے بھائی کی نسل آنے والی ہے کافی عرصہ بعد ہمارے خاندان میں بھی کوئی خوشی آرہی ہے اسے سپو آئل مت کریں

انکا انداز قطعی تھا

دفتعاوہ چو نکیں

## Posted On Kitab Nagri

ہسپتال کے جس کمرے میں فریج تھیں انکی ڈاکٹر ہاتھ سے دستانے اتارتی باہر آرہی تھیں انکا چہرہ ستا ہوا تھا  
فروا کو بے اختیار کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ آنکھوں کی ساکت پتلیوں کے ساتھ انکو اپنے قریب آتے دیکھتی  
رہیں

ڈاکٹر انکے قریب آکر رکی ایک ہاتھ فروا کے برہنہ بازو پہ رکھا  
بیٹی ہوئی ہے انہوں نے فروا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا  
وہ فروا کی بیسٹ فرینڈ تھیں

میری بھابی؟ فروا نے بس دو لفظ پوچھے  
فروا دیکھو وہ بہت ویک تھیں اور بلیڈنگ بہت زیادہ ہو گئی تھی  
وہ عادت کے برخلاف لمبی تمہید باندھ رہی تھیں

ہم نے پوری کوشش کی لیکن وہ سروائیو نہیں کر سکیں

www.kitabnagri.com

hunny i am sorry for you loss

فروا ٹھنڈے سفید چہرے کے ساتھ پیچھے ہوئی تھیں حسینہ نے آگے بڑھ کر انکو تھامنا چاہا لیکن انہوں نے ہاتھ  
جھٹک دیے

وہ دھندلی ہوتی آنکھوں سے چند قدم چلیں اور پھر بیچ پہ بیٹھ گئیں  
ایک پل کو جیسے ساری دنیا تھم گئی ہو

## Posted On Kitab Nagri

چند موٹے موٹے آنسو انکی آنکھوں سے نکلے اور ماربل کے فرش پہ گر کر بے توقیر ہوئے  
یہ یقیناً نگین کا منحوس سایہ تھا جو انکی بھابی کو کھا گیا جو انکے بھائی کو کھا گیا اور اب بہت جلد یہاں سے چند قدم دور  
اس کمرے میں پڑی بچی کو کھا جائے گا  
حسینہ انکے قریب بیٹھی کچھ کہہ رہی تھیں کوئی تسلی کوئی دلاسا  
یکدم وہ اٹھیں

مجھے میرے خاندان کے اس آخری اضافے کو دیکھنا ہے  
انکی آنکھیں خشک تھیں چہرہ سپاٹ  
اس چند منٹ کی بچی کو اٹھاتے وقت فرو کو ایسے لگا تھا جیسے یہ بہت بڑا بوجھ ہو جیسے کسی نے ان پہ اپنی اولاد سے  
زیادہ بڑی ذمہ داری ڈال دی ہو  
انہوں نے جھک کر بچی کا ماتھا چوما  
فرو اتھارے لئے جان دے بھی سکتی ہے اور لے بھی سکتی ہے  
مہرماہ

انہوں نے بچی کو نام دیا

ایک وثوق ایک مان سے کہا گیا

اس نے جیسے اس کمزور نحیف بچی کے کانوں میں مشردہ سنایا ہو

## Posted On Kitab Nagri

اب تم کیا کرو گی فروا کیا تم اسے اپنے ساتھ رکھنے والی ہو؟  
ڈاکٹر زبیش پوچھ رہی تھیں حسینہ کسی سے کال پہ بات کرتے ہوئے باہر چلی گئیں تھیں  
میں اسے پالوں گی یہ میری بیٹی ہے میرا خاندان وہ اب تک اس بچی کو ہی دیکھ رہی تھی  
دیکھو فروا تم اسکی پھپھو ہو تم اسکے لئے بہترین فیصلہ لے سکتی ہو لیکن پھر بھی میں تم سے کہوں گی کہ جو بھی فیصلہ  
لو پہلے بہت سوچ سمجھ لینا سلطان منزل میں تمہارے بھائی کی بیٹی کی کیا اوقات ہو گی؟  
وہ کہہ رہی تھی اور فروا اب کے سر اٹھا کر اسکو سن رہی تھیں  
اس بچی کو وہاں سے بس نفرت ہی ملیگی اور اگر نفرت نہ ملی تو محرومیاں ملیں گی سوچو فروا کون قبول کرے گا  
اسے کیا تم اسے نگین کے ہونے والے بچے اور سفیر جیسا لائف سٹائل دے سکو گی  
میں دے سکتی ہوں یہ میری بھتیجی ہے اس گھر پہ میرا حق ہے میں انکی بہو ہوں  
یہی تو بات ہے کہ تم بہو ہو اور نگین بیٹی  
اسکا بچا ایک سلطان ہو گا اور تمہاری بھتیجی؟ کیا وہ ساری زندگی کسی کے ٹکڑوں پہ پلے گی؟ کیا ساری زندگی بھیک  
کا کھائے گی؟ تم اسے ایک بہت گندی زندگی دینے جا رہی ہو میں تم سے پھر کہوں گی سوچ لو ویسے اگر میں نگین  
کی ڈاکٹر ہوتی تو کہہ دیتی یہ نگین کی بیٹی ہے اسکے یہاں جڑوا بچے ہوئے ہیں  
فروا سن سی اسکو سننے جا رہی تھی  
یہ میں کیا بکواس کر رہی ہوں زبیش نے خود کو ہی ٹوک دیا



## Posted On Kitab Nagri

ایک بار پھر سے فرواک بازو تھپکا اور باہر نکل گئی

وہ بچی کو وہیں نرس کے چھوڑ کر وہ باہر چلی آئی

انکے دماغ کو ایک سراغ مل گیا تھا اب بس اس پہ کام کرنا تھا

باہر حسینہ اسی طرح دوپٹہ چہرے کے گرپیٹے اپنی تسبیح میں مشغول تھیں

فروا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئیں

باڈی کب تک مل جائے گی فروا؟ انہوں نے نارمل انداز میں پوچھا

پتہ نہیں مجھے کچھ نہیں پتہ وہ تکان سے کہہ رہی تھیں

وہ باڈی کو غسل کے لئے لے کر گئے ہیں اور میری بھابی کے پاس انکے آخری غسل میں انکے خاندان کا کوئی فرد

نہیں ہو گا کیا یہ ظلم نہیں ہے؟

انہوں نے گیلی آنکھوں سے حسینہ کا چہرہ دیکھا اس رحم دل عورت کا دل فوراً پسپا

ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو فروا تم اسکے پاس جاسکتی ہو خاندان کا کوئی ایک فرد جاسکتا ہے تم اپنی بھابی کے آخری

وقت میں اسکے ساتھ رہ سکتی ہو

میں نہیں جاسکتی میں نہیں جاسکتی وہ آواز کے ساتھ رونے لگیں

میں انکو دیکھوں گی تو مجھے ابا یاد آئیں گے میں انکو دیکھوں گی تو اماں یاد آئیں گی

آنسو انکی آنکھوں سے گرتے جارہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

میں انکو دیکھوں گی تو مجھے میرا بھائی یاد آئے گا میں اپنے خاندان کی لاشیں دیکھ کر تھک چکی ہوں بھابی میں انکو نہیں دیکھ سکتی میں انکے آخری وقت میں انکے ساتھ نہیں رہ سکتی

اب یہ ہسپتال کا انتظامیہ چاہے انکی لاش کے ساتھ بے حرمتی کرے چاہے انکے جسم سے آرگن نکال لے میں کچھ نہیں کر سکوں گی میں قیامت کے دن اپنے بھائی کو کیا منہ دکھاؤں گی میں کیا کروں گی

وہ بلند آواز سے روتے ہوئے کہے جا رہی تھیں

حسینہ ان کو دیکھ کر رونے لگی تھیں

وہ ایسی ہی تھیں معصوم ہمدرد

تم فکر مت کرو فروا میں ہوں ناں میں اسکے پاس چلی جاؤں گی بلکہ میں جا رہی ہوں تم میری بہنوں جیسی ہو میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں فکر مت کرو میں جاتی ہوں

وہ انکے جال میں پھنس چکی تھیں

فروا نے گیلی ممنون آنکھیں اٹھا کر انکو دیکھا

میں آپ کا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی بھابی

حسینہ نے انکا ہاتھ دبا کر انکو تسلی دی تھی

فروا نے پاس کھڑی حبیبہ (نرس) کو بلایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

انہیں لے جاؤ وہ انکو لے جاتی جب ایک اور موٹی مسیح نرس وہاں آگئی حبیبہ نے اسکو راستہ سمجھایا اور حسینہ کو انکے ساتھ روانہ کر دیا

وہ تب تک اس بیچ پہ بیٹھی رہیں جب تک حسینہ انکی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئیں  
انکے جانے کے بعد وہ اٹھی تھیں پورے کروفر پورے شان کے ساتھ  
یہ فرو کوئی مختلف عورت تھی

اسی وقت نگین کے کمرے سے ڈاکٹر باہر آئیں

انکا چہرہ خوشی سے متمل رہا تھا نگین کا کیس ایک کریٹکل کیس تھا اس میں کامیابی کے بعد اتنی خوشی تو لازم تھی  
مبارک ہو بیٹا ہوا ہے صحت مند اور تندرست ماں اور بچہ دونوں بالکل ٹھیک ہیں آپ کو بہت بہت مبارک ہو  
یوسف صاحب یقیناً بہت خوش ہوں گے

فرو بغیر کچھ کہے اسکے بالکل قریب آ کر کھڑی ہوئیں اپنی بھوری آنکھیں اسکے چہرے پہ گاڑ دیں  
بیٹا ہوا ہے ہممم

یہ الفاظ زیادہ اچھے نہیں ہیں

بیٹا ہوا ہے لیکن مرا ہوا

اس نے زہر اگلا

یہ الفاظ کتنے خوبصورت اور

## Posted On Kitab Nagri

Un expected ہیں ناں؟

تم اپنے الفاظ بدلنے کا کیا لوگی ڈاکٹر؟

ڈاکٹر زبیش جیسے اس راہداری میں کھڑے کھڑے پتھر کا مجسمہ بن گئی تھی

فروا اسکے کان کے پاس مدھم آواز میں کہے جارہی تھی

تمہارے پاس انکار کی گنجائش نہیں ہے اس ہسپتال میں تمہاری کوئی اوقات نہیں ہے آج تمہاری سینئر ڈاکٹر ز

چھٹی پہ ہیں اس لئے آج تمہیں دو کیسز ملے ہیں لیکن سوچو جب وہ دونوں واپس آجائیں گی تب کیا ہوگا

تم ایک بار پھر زیر و ہو جاؤ گی ایک بار پھر اپنے کین میں بیٹھی کڑھتی رہو گی تمہیں یہاں آئے ہوئے دو سال ہو

گئے ہیں لیکن تمہیں یہاں بامشکل کوئی پچاس کیس ملے ہوں گے تم کب تک اپنے سینئرز سے اس طرح دہتی

رہو گی کب تک تم زیر و رہو گی

آس پاس گزرتی نرسز لوگ اور اوٹ میں کھڑی حبیبہ وہ ان سب سے بے نیاز کہے جارہی تھیں

ہر محل میں ایک راجہ گدھ اور ایک ملکہ گدھ ہوتی ہے جس طرح اس محل میں ہے راجہ گدھ اور ملکہ گدھ ہر

جسم پہ ٹوٹ پڑتے ہیں اور اسکا سارا ماس نوچ لیتے ہیں ایک ایک بوٹی کھا جاتے ہیں اور آخر میں بچتا ہے کیا

چھچھڑے سڑا ہوا گنداماس

## Posted On Kitab Nagri

وہ تم جیسوں کو ملتا ہے محکوم گدھ وہ شروع سے ایسا بچا ہوا سڑا ہوا گندہ ماس کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر ساری زندگی وہ اسی طرح سڑی ہوئی گندے بدبودار ماس جیسی زندگی گزارتے ہیں کیا تم ایسی زندگی گزارنا چاہو گی کیا تم محکوم گدھ رہو گی یا پھر ملکہ گدھ بننا چاہو گی؟

زیبش سانس رو کے اسکو سنتی رہی فروا خاموش ہوئیں تو جیسے ایک طلسم ٹوٹا

میرے سینئر زہسپتال کا عملہ کیا آپ سنبھال لیں گی؟

وہ مان گئی تھی بخدا وہ مان گئی تھی لیکن گناہ سے پہلے ہر انسان خود کو ایک تسلی دیتا ہے اپنے بچاؤ کا سامان پیدا کرتا ہے

فروا مسکرائیں

کیا تمہیں پتہ ہے راجہ گدھ اور ملکہ گدھ کے اوپر کون ہوتا ہے؟ وہ کون ہوتا ہے جو انہیں لاشیں فراہم کرتا ہے؟ وہ کون ہوتا ہے جو گدھوں کو بھوکا مرنے نہیں دیتا اور ایک انسان کو مار کے اسکی لاوارث لاش گدھوں کے آگے پھینک دیتا ہے؟ کون ہوتا ہے جو گدھوں کا بھی حاکم ہوتا ہے؟ جو گدھوں سے بھی زیادہ چالاک زیادہ طاقتور ہوتا ہے؟

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرگوشی میں پوچھ رہی تھیں  
زیبش بس اسکو دیکھتی رہی اسکی گردن بے اختیار نفی میں ہلی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ "انسان" ہوتا ہے زینبیش اور میں انسان ہوں گدھوں سے زیادہ طاقت ور؛ شریر؛ اور ان سے زیادہ حاکم اس ہسپتال کا انتظامیہ ہم جیسے انسانوں کی پھینکی ہوئی لاشوں پہ پلتا ہے تم انکی فکر نہ کرو میں ان کو دیکھ لوں گی تم مجھے یہ بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟

آپ کیا دے سکتی ہیں؟

اس کا ضمیر اسے آواز دے رہا تھا چپ رہنے کو کہہ رہا تھا یہاں سے چلے جانے کو کہہ رہا تھا لیکن زینبیش کے قدم جم چکے تھے

حرص سے حسد سے اسکے اندر کا شر غالب آچکا تھا

جب محکوم گدھ نے ملکہ بننے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اسے اپنا محل بھی تو چاہیے ہو گا ناں؟

فروا ذرا پیچھے کو ہوئی دونوں ہاتھ کھول کر بازو پھیلا لئے

اس محل سے زیادہ بڑا زیادہ پر تعیش ملکہ کو اب آوارہ گدھوں کی طرح نہیں رہنا چاہئے ہے ناں؟

www.kitabnagri.com

فروا نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اسی وقت انہوں نے راہداری میں حسینہ کو آتے دیکھا بھورے جوڑے والی نفیس سی عورت انکے پاس آ کر رکی

انکے چہرے پہ پریشانی تھی پر خلوص سی فکر مندی تھی

ڈاکٹر کیا ہوا؟ کیا نگین ٹھیک ہے؟ کیا اسکا بچہ ٹھیک ہے؟ وہ فکر مند سی پوچھ رہی تھیں

ڈاکٹر نے ایک نظر فروا کو دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

پھر ٹھنڈی آنکھوں سے حسینہ کو دیکھا

ہم بچے کو نہیں بچا سکے وی آر سوری

اسکے لہجے میں نہ پرو فیشنلزم تھا نہ انسانیت اسکی آواز ایک ماس نوچنے والی گدھ کی آواز تھی

حسینہ بے یقینی سے پیچھے ہٹیں انکی آنکھیں پتھر اگئیں

بات بچے کی نہیں تھی بات نگین کی بھی نہیں تھی بات "وہاج" کی تھی وہ وہاج جس نے صرف اس بچے کی خاطر

اپنا تعلق نگین کے ساتھ درست رکھا تھا ورنہ اس کے پہلے نگین کے جسم پہ مار کے نشانوں سے کون ناواقف تھا؟

ڈاکٹر کسی طرح انکو سہارا دیتی اپنے کین میں لے گئیں پیچھے فروا کو کام مکمل کرنے کا اشارہ کیا

فروا اندر گئیں نگین نیم غنودگی میں تھیں کاٹ میں پڑا بچہ خاموش تھا اسکے پاس بس ایک نرس تھی حبیبہ

فروا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کاٹ میں پڑے بچے کے قریب آئیں پھر جھک کر بچے کو اٹھالیا

اسکی آنکھیں بند تھیں وہ ساتھ والے کمرے میں پڑی بچی سے زیادہ صحت مند تھا پورے ماہ کا تندرست بچہ

www.kitabnagri.com

تم اس دنیا میں آگئے لیکن وقت غلط تھا

فروا نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا

مجھے تم سے کچھ زیادہ نہیں چاہیے مجھے تم سے بس تمہارا "بخت" چاہیے

وہ ایسے کہہ رہی تھیں جیسے وہ اسکی بات سن رہا ہو پاس کھڑی حبیبہ کو اس سے خوف آیا تھا

تم اگر آگئے تو تم وہاج کے گھر نہیں رہو گے یوسف سلطان تمہیں سلطان منزل لے آئے گا اور پھر بتاؤ کیا ہو گا؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ ایک دولحہ رکیں

مہرماہ دب جائے گی چھپ جائے گی جس طرح میں نگین کی موجودگی میں دبتی رہتی ہوں چھپتی رہتی ہوں ہماری دوستی میں وہ ہمیشہ غالب رہی حالانکہ میں زیادہ خوبصورت تھی دیکھو مجھے میں نگین سے زیادہ خوبصورت ہوں ناں؟

اس نے حبیبہ کو دیکھ کر پوچھا

وہ چند لمحہ ٹکرا ٹکرا اس کا چہرہ دیکھتی رہی پھر نظر موڑ کر ذرا فاصلے پہ لیٹی عورت کو دیکھا

یقیناً فروزا زیادہ خوبصورت تھیں

لیکن بے حیائی حسن کھا جاتی ہے بے باکی حسن کو بے کشش کر دیتی ہے جس طرح اس وقت فروا کے حسن کو دو ٹکے کا کر دیا تھا لیکن وہ اس عورت سے خوف زدہ تھی سوا ثبات میں سر ہلادیا

تم آ جاؤ گے تو مہرماہ کا بخت کھا جاؤ گے اسکی موجودگی کھا جاؤ گے اسکی کشش کھا جاؤ گے تم آسیب ہو اپنی ماں کی طرح میں تمہیں اپنی بیچی کا بخت کھانے نہیں دوں گی تمہیں اپنی ماں کے گناہوں کی سزا بھگتنی ہوگی تمہاری ماں نے میرے بھائی سے شادی اس لئے نہیں تھی کیونکہ وہ میرا بھائی تھا اسے میرے سے جڑے ہر شخص سے نفرت تھی وہ کہتی ہے سانپوں کے بل سے سانپ ہی نکلتے ہیں کیا ہو کہ ایک ایسا ہی سانپ میں اسکی جھولی میں ڈال دوں؟

اس نے ایک نظر نگین کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے تم سے کوئی مساء نہیں ہے نہ تم سے کوئی نفرت ہے لیکن جس طرح والدین کے ترکے پہ بچوں کا حق ہوتا ہے اسی طرح والدین کا بویا ہوا اکٹنا بچوں کا فرض ہوتا ہے تم اپنی ماں کا بویا کاٹو گے میں تمہیں غرق کروں گی میں وقت کی خدا ہوں میں تمہارا بخت در بدری لکھوں گی میں تمہارے بخت میں تڑپ لکھوں گی سسک سسک کر مرنا لکھوں گی تم شہنشاہ ہو کر غلاموں جیسی زندگی گزارو گے

اس نے ٹھنڈی سخت آواز میں کہتے ہوئے اس بچے کو حبیبہ کو تھماتیا  
جہنم رسید کر دو اسے

بی بی میں اسکا کیا کروں گی دیکھیں یہ کیسا اچھا بچا ہے اسکو کسی یتیم خانے میں دے دیں  
فروا اسکی سنے بغیر کمرے میں موجود ڈسٹن کی طرف گئی تھیں اور اسکے اوپر چڑھا ہوا سیاہ شاپر اتار انچے کو جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے لیا اور اس شاپر میں ڈال دیا

کچرے کے ڈھیر پہ پھینک آؤ جاؤ  
اس نے ایسی سرد ایسی سفاکی سے کہا کہ حبیبہ کا خون خشک ہونے لگا وہ فوراً سر ہلاتی شاپر اٹھائے باہر نکل آئی  
یہاں سے چند قدم دور ڈاکٹر زیمیش کے کمرے میں بیٹھی حسینہ کو کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا وہ بس چپ گم صم بیٹھی تھیں

یوسف سلطان معراج شمس اور وہاج کو کر فیو کا سامنا کرنا پڑ گیا تھا اس وقت وہ ان کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ کے لئے پر سنی دکھ ہو رہا ہے ایک کا بچا مر گیا اور ایک بیچاری بچے کو لا کر خود مر گئیں ڈاکٹر انکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے فکر مندی سے کہہ رہی تھیں

ایک تو آپ دونوں خاندانوں کے تعلقات بھی اچھے نہیں ہیں ناں ورنہ فریحہ کا بچہ نگین صاحبہ ایڈاپٹ ہی کر لیتیں

حسینہ نے جھٹکے سے گردن اٹھائی تھی  
اسی وقت فروا بھی اندر داخل ہوئیں

معافی چاہتی ہوں اگر آپ کو برا لگا ہو تو لیکن سوچیں وہ بچی اب یتیم ہے اور اس پر یگنسی کے بعد نگین کا دوبارہ ماں بننا بہت مشکل ہے ایسے میں انکے سسرال پہ اثر پڑ سکتا ہے  
اونہوں کوئی اثر نہیں پڑے گا فروا کہتی ہوئی آگے آئیں

حسینہ نے انکو امید سے دیکھا وہ طلاق جھیل چکی تھیں عورت کی مجبوری جانتی تھیں

وہاج کھڑے کھڑے نگین کو طلاق دے دے گا اور قصہ ختم وہ ایسے کہہ رہی تھیں جیسے کسی فلم کی کہانی ہو

حسینہ کو ایسے لگا جیسے کسی نے انکا دل دبا دیا ہو

ایسے تو نہ کہو فروا اس میں بھلا نگین کا کیا قصور

اسکاتب کیا قصور ہوتا تھا جب وہ اسے پاگلوں کی طرح مارتا تھا اسکاتب کیا قصور تھا جب اسکے جسم پہ نیلے نشان بن جاتے تھے؟ وہاج ایک کمینہ انسان ہے اس نے نگین کو صرف اس لئے قبول کر لیا تھا کہ وہ اسکے بچے کی ماں بننے

## Posted On Kitab Nagri

والی ہے اور اب جب یہ قصہ رہا ہی نہیں تو وہ اسے طلاق دینے میں ایک منٹ بھی نہیں لگائے گا اگر نگین مجھ سے اتنی نفرت نہ کرتی ہوتی تو میں اپنی مہرماہ کو اسکی جھولی میں ڈال دیتی کم از کم اسکی شادی تو بچ جاتی ناں آپ طلاق کا دکھ تو جانتی ہیں بھابی نگین ایک بار پھر بے آسرا ہو جائے گی کاش میں اسکے لئے کچھ کر پاتی کاش اس نے اپنے لہجے میں دنیا جہاں کا دکھ سمولیا وہ اچھی اداکارہ تھی

تم اب بھی اسکے لئے بہت کچھ کر سکتی ہو فروا یکدم حسینہ معراج کا لہجہ فیصلہ کن ہو گیا  
فروا نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا

نگین کا گھر بچا لو فروا پلیر طلاق بہت بڑی ازیت ہے بہت بڑا دھبہ ہے نگین میرے لئے میرے بچوں کی طرح ہے میں اسے اچھی زندگی دینا چاہتی ہوں  
لیکن میں کیا کر سکتی ہوں بھابی؟

حسینہ اپنی جگہ سے اٹھیں فروا کے دونوں ہاتھ تھام لئے  
تم وہ بچی نگین کو دے دو  
www.kitabnagri.com

فروا نے ہاتھ چھڑانے چاہے

وہ میرے خاندان کی بچی کو کبھی قبول نہیں کرے گی بھابی

اسکا ایک حل ہے پیچھے سے ڈاکٹر زیمیش نے پکارا

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میرے ساتھ موجود آسٹاف کا منہ بند کروادیں تو میں نگین اور انکے شوہر سے یہی کہوں گی کہ انکے ہاں بیٹی ہوئی ہے اور آپ سب کو فریجہ کی موت کی وجہ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ جیسے لوگوں کے لئے ہسپتال کی رپورٹس بدلوانا کوئی مشکل بات تو نہیں

حسینہ نے ایک ماں ایک التجا سے فروا کو دیکھا

فروا نے گیلی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلادیا تھا

شیطان نے ان سے گناہ کروالیا تھا اور اس طرح کہ وہ شیطان کو بھی الزام نہ دے سکیں

کاش ابلیس کو سزا کے طور پہ ٹھوکر نہ ملتی کاش اسے عرش پہ زندہ جلادیا گیا ہوتا

یہاں سے ذرا سا فاصلہ طے کر کے ہسپتال کی پچھلی طرف رکھے کچرے کے بڑے بڑے ڈرمز کی طرف جاؤ تو

حبیبہ اس روتے بلکتے بچے کو شاپر سے نکال رہی تھی

وہ بچہ ایسے گلہ پھاڑ پھاڑ کر رو رہا تھا کہ ایک پل کو حبیبہ ٹھہر سی گئی اس نے آج تک کسی نوزائیدہ بچے کو اس طرح

www.kitabnagri.com

روتے نہیں دیکھا تھا

وہ اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروانا چاہتی تھی یا اسکا گلہ گھونٹ کر اسکو یہیں کچرے میں پھینک کر چلے جانا

چاہتی تھی جب ایک آواز پہ وہ بری طرح ڈر کر اچھلی

اے کیا کر رہی ہو۔؟ یہ پکار جانی پہچانی تھی یہ کوئی باوقار دہنگ سی عورت تھی سیاہ آنکھوں میں چبھن لئے وہ

اسکے قریب چلی آئی



## Posted On Kitab Nagri

بچے نے شاید اپنا مسیحا پہچان لیا تھا وہ اور تیز آواز میں رونے لگا  
ک..کک.. کچھ نہیں بی بی کوڑا پھینکنے آئی ہوں وہ جلد از جلد اپنی جان چھڑانا چاہتی تھی  
کوڑا اتنی آوازیں کب سے کرنے لگا؟ اسکے لہجے میں کاٹ تھی وہ اب حبیبہ کے بالکل سامنے کھڑی تھی  
دفتہ حبیبہ نے پینترہ بدلہ

بی بی اسکے قریب نہ جانا یہ شیطان کا بچا ہے اسکی ماں خود اسکو پھینکا چاہتی ہے  
اس نے لہجے میں پر سراریت پیدا کرنی چاہی  
خدا کی قسم بی بی اسکا سر الٹا ہے پیر ٹیڑھے اور ہاتھ وہ تو سرے سے ہیں ہی نہیں نرا شیطان ہے بی بی نرا شیطان  
اسیب ہے یہ روتا ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے ابلیس ہنس رہا ہو میں تو ثواب کا کام کر رہی ہوں اس جیسے شیطان کو  
زندہ درگور کر دوں گی آپ جاؤ بی بی خدا کے لئے

وہ آنکھیں بڑی کے آواز ہلکی کر کے بڑی ہی کوئی پر سرار سی بات بتا رہی تھی  
نفسیہ نے ابرو اچکا کر اسکو دیکھا  
www.kitabnagri.com

اچھا سر الٹا پیر ٹیڑھے اور ہاتھ سرے سے ہیں ہی نہیں؟  
اس نے فوراً زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا  
شیطان کا بچہ؟

Sounds intresting

## Posted On Kitab Nagri

یہ شیطان ہے تو پھر میں وکیل ہوں اس جیسے ہزار شیطان اگل اور نگل چکی ہوں ذرا میں بھی تو دیکھوں اس شیطان کو

اس نے جھک کر شاہ پر سے اس بچے کو باہر نکالا یکدم وہ روتا بلکتا بچہ چپ ہو گیا خاموش  
نفیسہ ٹھہر گئیں بالکل ساکت

اس بچے نے اپنی پوری آنکھیں کھول کر نفیسہ کو دیکھا اور اسے اب لگا تھا کہ وہ ان آنکھوں کو دیکھے بغیر مر جائے گی

نفیسہ نے اسکے ہاتھ دیکھے اسکے پیر دیکھے وہ سلامت تھا صحت مند تندرست تھا  
حبیبہ اب تک اسکے "چپ" ہو جانے کے شاک میں تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ بچہ رو نہیں رہا تھا اس نے پیدا ہونے کے اگلے ہو گھنٹے اپنے بقا کی جنگ لڑی تھی

یہ تمہیں شیطان کا بچا لگتا ہے؟  
www.kitabnagri.com

نفیسہ غرائی تھیں

ابھی کے ابھی چلو میرے ساتھ اور اس بچے کو اسکی ماں کے حوالے کرو خدا جانے کس تکلیف میں ہو گی وہ عورت تم لوگوں پہ خدا کی لعنت ہو کسی کا بچہ کسی سے الگ کرتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی  
وہ بلند آواز میں سختی سے کہہ رہی تھی

خدا کی قسم لے لو بی بی میں اس معاملے میں شامل نہیں ہوں اسکے خاندان والوں نے خود اسکو یہیں پھینکنے کو بولا ہے

## Posted On Kitab Nagri

وہ اب رونے لگی تھی

آپ خود سوچو یہ ہسپتال کتنا بڑا ہے یہاں کے ڈاکٹر یہاں کا انتظامیہ کیا مجھ جیسی معمولی نرس ان سب کو ڈاج دے سکتی ہے؟

خدا کا واسطہ ہے آپ اسکو لے جاؤ اسے لے جاؤ ورنہ وہ عورت اسکو مار دے گی

نفیسہ کو اسکی بات میں وزن معلوم ہوا وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں  
پھر یکدم رکیں

بچانپلا پڑ رہا تھا شاید اس گندی شاپر کی وجہ سے شاید اتنا رونے کی وجہ سے  
اسے ہسپتال لے کر جانا ہو گا لیکن کم از کم اس ہسپتال نہیں

جلدی جلدی مجھے اپنا نمبر لکھواؤ اور اپنا آڈریس میں ابھی اس بچے کو ہسپتال لے جاؤں گی لیکن میں تم سے ملنے  
آؤں گی کچھ دن بعد

وہ اب بچے کو فکر مندی سے دیکھ رہی تھیں دل جیسے ڈوبتا جا رہا تھا یہ اس بچے کا وجود نہیں تھا جو نیلا پڑ رہا تھا یہ نفیسہ  
کا وجود بھی تھا جو سبز پڑ رہا تھا

اس عورت نے جلدی جلدی اپنا نمبر لکھوایا

نفیسہ مشکوک ہوئی

اے یہ تو تمہارے ماموں کا نمبر ہے ناں؟

## Posted On Kitab Nagri

نہیں جی خدا کی قسم یہ میرے پچھلے پڑوسیوں کا نمبر ہے

وہ بے دھیانی میں کیا بول گئی اسے اب اندازہ ہوا

نفیسہ اسکے بالکل قریب آکر رکیں اپنی شیرنی جیسی آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا

میں نفیسہ حیات ہوں میں دنیا کو ڈاج دیتی ہوں دنیا مجھے ڈاج نہیں دے سکتی وکیلوں سے بڑا فراڈ یا کسی ماں نے

آج تک جناہی نہیں تم میرے ساتھ فراڈ کرو گی؟

نہ انکا لہجہ بلند تھا نہ سخت پھر بھی حبیبہ کو اپنے رول گئے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے

بچے کی دل کی دھڑکن اب رک رک کر چل رہی تھی لیکن وہ چل رہی تھی وہ کچرے کی نظر نہیں ہوا تھا

اس نے خود کو بچا لیا تھا وہ اپنے بقا کی جنگ لڑا تھا

اور دور ہو سپٹل کے کمرے میں موجود فروا کو لگا تھا کہ اس نے درخت اکھاڑ پھینکا ہے اس بات سے بے خبر کہ وہ

درخت اپنی جڑیں مضبوط کرنے والی زمین پہ جا لگا ہے

وہ اس بات سے انجان تھی کہ کسی کا بخت وہ واحد چیز ہے جو آپ نہیں چھین سکتے

نفیسہ نے وہیں کھڑے کھڑے اس بچے کو "عمر حیات" نام دے دیا تھا

کئی سالوں بعد اس چھوٹے ڈربے نما فلیٹ میں واپس آؤ تو عمر حیات اور معراج سلطان سنجیدگی سے اسکی بات سن

رہے تھے

عمر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا جبکہ معراج کو لگا تھا جیسے ان کا دل رک گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ فروانام سے واقف تھا وہ نگین کے نام سے واقف تھے لیکن وہ اپنی بیوی کی اس قدر بے وقوفانہ حرکت سے واقف نہیں تھے

حبیبہ گیلی آنکھوں اور رندھے ہوئے لہجے میں کہے جا رہی تھی  
اس دن مجھے نوکری سے نکال دیا گیا اور میرا انیسنس کینسل ہو گیا  
یہ سب اس نفیسہ نے کیا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ

”جو انسان اپنے کام کے ساتھ وفادار نہ ہو اسے اس کام کے کرنے کا حق نہیں ہے  
اس دن کے بعد نفیسہ دوبار مجھ سے ملنے آئی تھی مجھ سے فروا کا پتہ پوچھا میں جتنا جانتی تھی بتا دیا  
اس نے چہرہ اٹھا کر معراج کو دیکھا

انکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا وہ بے جان قدموں سے اٹھ کر اسکے قریب آئے

اپنا موبائل نکال کر فروا کی ایک تصویر اسکے آگے کی

کیا یہ وہ عورت ہے؟ جس نے تم سے بچے کو پھینکنے کو کہا؟

انکی آواز کانپ رہی تھی آنکھیں گیلی ہوتی جا رہی تھیں

حبیبہ نے نفرت سے منہ پھیر لیا

اور گردن کو اثبات میں ہلایا

معراج کے دل میں پھندہ سا لگا تھا اب کے انکے ہاتھ بھی کانپنے لگے تھے

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے دوسری تصویر اسکے آگے کی یہ نگین تھیں  
کیا وہ بچہ اس عورت کا تھا کیا تم اسے پہچان سکتی ہو؟  
کاش وہ نہ کہہ دے

یہ وہی ہے یہ بالکل وہی ہے اس نے روتے ہوئے اقرار کیا تھا  
میں سب کچھ بھول سکتی ہوں لیکن ان عورتوں کو نہیں یہ وہی ہے  
معراج کو یکدم گھٹن کا احساس ہوا

انکا موبائل ہاتھ سے نیچے گرا وہ متغیر ہوتی رنگت کے ساتھ باہر نکلے تھے انکا سانس بند ہو رہا تھا  
عمر کی آنکھیں اپنی جانب اس لئے کھینچتی تھیں کیونکہ وہ انکی اپنی آنکھیں تھیں  
اس پہ اس لئے پیار آتا تھا کیونکہ وہ انکا خون تھا

عمر موبائل اٹھائے انکے پیچھے بھاگا تھا  
وہ بغیر کسی کو دیکھے اندھا دھند سیڑھیاں اتر رہے تھے  
www.kitabnagri.com

سیڑھیوں کی پھسلن میل زدہ گرل گھٹتا ہوا سانس کچھ بھی اتنا تکلیف دہ نہیں تھا جتنا یہ کہ انکا بھانجا اتنا عرصہ  
ایک الگ پہچان کے ساتھ کسی معمولی محلے میں رہتا رہا ہے

باہر سڑک پہ آکر وہ نیچے بیٹھتے چلے گئے  
آنکھوں سے بے نام آنسو نکل رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

وہ عمر کو نہیں دیکھ رہے تھے وہ دیکھ ہی نہیں سکتے تھے

آپ ٹھیک ہیں؟ جج صاحب آپ ٹھیک ہیں؟

آپ کو کیا ہو رہا ہے مجھے بتائیں وہ انکے پاس جھکا کر مند سا کہہ رہا تھا

یہ عورت کون ہے کیا آپ اس کو جانتے ہیں۔؟

کچھ بتائیں آپ اس طرح ری ایکٹ کیوں کر رہے ہیں؟

یہ عورت کون ہے؟

وہ انکے پاس بیٹھا پوچھ رہا تھا

یہ تمہاری ماں ہے عمر تم عمر حیات نہیں ہو تم عمر وہاں ہو یہ تمہاری ماں ہے اور میری بہن تم میرے بھانجے ہو تم

میرا خون ہو وہ آنکھیں جھکائے ہلکی آواز میں کہہ رہے تھے

آنکھوں سے آنسو برابر بہہ رہے تھے

عمر چپ گم صم سا انکو دیکھے گیا

اگر وہ اس عورت کا بیٹا تھا تو ایک ملکہ گدھ اسکی دشمن تھی وہ جس نے اسکے پیدا ہونے کے پہلے گھنٹے میں اسے

کچرے پہ پھکوا دیا تھا وہ اب اسکے ساتھ کیا کرے گی؟

وہ تو اپنے ماں باپ سے مل کر انکو الزام دینا چاہتا تھا لیکن اس کہانی میں تو عمر سے زیادہ بڑے وکٹمز تھے

معراج رو رہے تھے عمر کا خاموش تھا زیادہ بڑا دکھ کس کا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

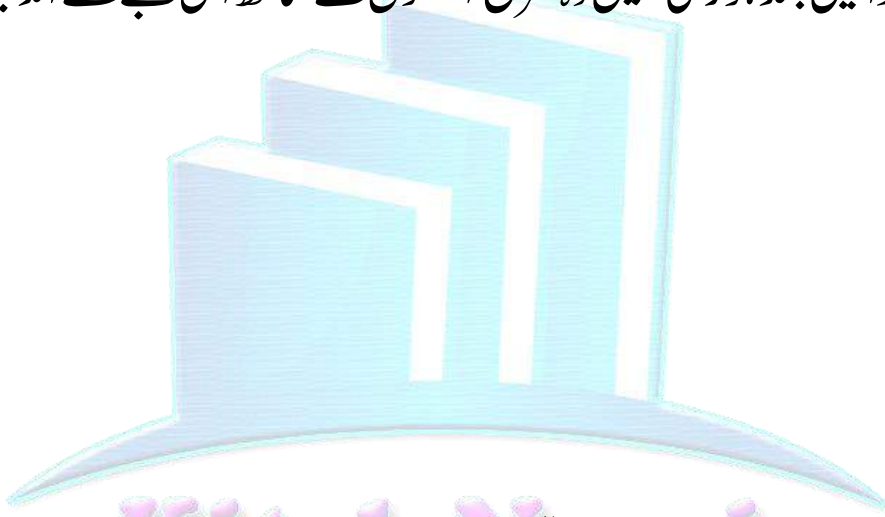
قبرستان میں گیلی مٹی کی خوشبو مزید گہری ہو گئی تھی

عمر نے آنکھیں کھولیں تو منظر بدل گئے

میں پھر آؤں گاتب تک کے لئے بائے

اس نے جیسے اگلی بار آنے کی یقین دہانی کروائی

دور کہیں سے فجر کی اذانیں بلند ہو رہی تھیں وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ اس ملگجے سے اندھیرے میں یہاں سے  
دور جاتا گیا



فجر کی اذان سلطان منزل میں بھی گونج رہی تھی سیڑھیاں چڑھ کر دائیں طرف مڑ کر اگر حسینہ معراج کے  
کمرے میں جاؤ تو وہ اپنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے پیر لمبے کئے بیٹھی تھیں مہرماہ انکی گود میں لیٹی ہوئی تھی  
کل رات سفیر نے اسے کمرے سے نکال دیا تھا شاید ان دونوں کے درمیان کوئی بحث بھی ہوئی تھی اور اس بحث  
میں سفیر کو غصہ بھی آیا تھا جسکا نشان مہر کے چہرے پہ ثبت تھا

اس نے پھر ہاتھ اٹھایا؟ وہ اسکے گال کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے ہوئے کہہ رہی تھیں

وہ غصے میں تھے پریشان تھے بس اسی لئے اسکا لہجہ دفاعی تھا

## Posted On Kitab Nagri

غصہ دکھ پریشانی ڈپریشن ان میں سے کوئی بھی چیز کوئی بھی کیفیت بد زبان بیوی اور تشدد کرنے والے شوہر کو جسٹیفائی نہیں کر سکتی

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں

اگر پارٹنر کو غصہ ہے تو قابو کرنا سیکھے

پریشانی ہے تو حل نکالے

ڈپریشن ہے تو ڈاکٹر سے رجوع کرے

اگر پہلی بار کا غصہ بیوی پہ نکلے گا تو وہ ہر بار اپنا غصہ بیوی پہ ہی نکالے گا

اگر اپنی پریشانی میں شوہر کو کھری کھری سنادی اور اس نے مرو تا یا محبتا سن لی تو بیوی ہر بار یہی کرے گی

پہلی گالی پہلی تھپڑ پہلی بد تمیزی پہ بولنا ہوتا ہے باؤنڈری بنانی ہوتی ہے ورنہ تعلقات بوجھ بن جاتے ہیں اور کوئی

بھی انسان کسی بھی بوجھ کو زیادہ وقت اٹھا نہیں سکتا

www.kitabnagri.com

انکا لہجہ نرم تھا پر خلوص

اور کیسے بنائی جائے باؤنڈری کیا شوہر سے لڑنے لگجاؤ یا بیوی کو گھر سے نکال دو؟

یا پھر طلاق لے لو یہ زندگی ہے ماماں میں سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں

اسکا لہجہ تھکا تھکا تھا

کس نے کہا لڑنے لگو؟ کس نے کہا بیوی کو گھر سے نکال دو؟

## Posted On Kitab Nagri

ان سے بات کرو انکو بتاؤ کہ آپ کو انکا یہ عمل پسند نہیں ہے آپ ایک آزاد انسان ہیں نہ آپ پٹنے کے لئے پیدا ہوئی ہیں نہ آپ گالیاں کھانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں

انکو اپنا رویہ آپ کے ساتھ درست رکھنا ہو گا ورنہ وہ آپ کو کھودیں گے جو کھونے سے ڈرتا ہو گا یا جسکو پرواہ ہو گی وہ رویہ بدلے گا

اور جسے نہ پروہ ہو گی نہ آپ کا کوئی خیال وہ ویسا ہی رہے گا ایسے تعلق میں پھر کچھ وقت کی دوری ضروری ہوتی ہے تاکہ اگلے فریق کو اندازہ ہو جائے کہ اسکی زندگی میں آپ کی کتنی اہمیت ہے سمجھوتے اور بے عزتی میں فرق ہوتا ہے بچے

اور اگر اسے اندازہ نہ ہو اوہ مڑ کر واپس آیا ہی نہیں تو؟

اسکے لہجے میں ہزاروں سو سے تھے

پھر یہ آپ کا "بخت" ہے پھر یا تو خود کو بے عزت کر کے اس تعلق میں دوبارہ پٹنے اور گالیاں کھانے کے لئے چلے جائیں یا پھر اپنی عزت کرتے ہوئے اس تعلق سے نکل جائیں دنیا میں روز ہزاروں دوستیاں ٹوٹتی ہیں لاکھوں طلاقیں ہوتی ہیں ایک آپ بھی سہی لیکن کم از کم آپ بے توقیر نہیں ہوں گے

مہر بھ سی گئی

وہ چاہے میرے ساتھ جیسا رویہ رکھے چاہے مجھے مارے ذلیل کرے میں اسکو چھوڑ نہیں سکتی میں اس سے محبت کرتی ہوں

## Posted On Kitab Nagri

وہ کافی دیر بعد ہلکی آواز میں بے بسی سے کہہ رہی تھی

چند ثانیے کے لئے حسینہ خاموش ہو گئیں

کچھ دیر بعد جب وہ بولیں تو انکی آواز مستحکم تھی

یہ پھر محبت نہیں ہے

مہراٹھ کر بیٹھ گئی

یہ لالچ ہے حرص ہے تم محبت میں لالچی ہو گئی ہو محبت میں لالچی انسان ایک بد نسل کتے کی طرح ہوتا ہے جسکو

جتنا کھلاؤ وہ اتنا بھوکا رہے گا

مہر بے تاثر چہرے کے ساتھ بیٹھی رہی حسینہ کہہ رہی تھیں

معراج کہتے تھے

جو انسان اپنا وقار کھا جاتا ہے اسکا پیٹ پھر دنیا کی کوئی محبت نہیں بھر سکتی اپنے دل کا آئندہ ہن جلانے کے لئے

وقار قائم رکھنا ہوتا ہے بجھے ہوئے آئندہ ہن کا کھانا بے ذائقہ ہو جاتا ہے مہر

میرا بچا تم خود سے محبت کرو جب خود سے محبت کرنے لگو گی تو ایسے ہزار سفیر خود پہ قربان کر دو گی ہر وقت ہر

دور ہر زمانے میں انسان کو خود سے زیادہ اہم کوئی نہیں لگنا چاہیے

وہ بول کر اسکا سر تھپکتے ہوئے اٹھیں

فجر کی اذان بیت چکی تھی اب صلاح کا وقت تھا

## Posted On Kitab Nagri

نکھری ہوئی تازہ دم اور بد گمانیوں سے پاک ایک ایسی ہی صبح عمر حیات کے بنگلے پہ اتری تھی  
یہ صبح باقی صبحوں سے مختلف تھی

اس میں سازش کی بو نہیں تھی اس میں بد گمانیوں کی دھند نہیں تھی اس میں نفرت کی دھوپ بھی نہیں تھی  
یہ نرم اور پاک تھی

دروازہ پار کر کر لان میں آؤ تو ہالے سلطان سرخ رنگ کے سادہ جوڑے میں ملبوس بھورے بالوں کو پشت پہ  
پھیلائے لان میں رکھے صوفے پہ بیٹھی تھی  
سامنے پڑی میز پہ اسکا کافی کاگ دھرا تھا

وہ رات والی ہالے سے مختلف تھی

www.kitabnagri.com

کمپوزڈ اور کالم

یکدم جیسے عمر بدل گیا تھا وہ اس رات والا عمر بن گیا تھا جس پہ نہ چاہتے ہوئے بھی یقین آتا تھا  
دفعۃً چو نکئی کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر اس نے گردن موڑی وہ سامنے سے ہی آ رہا تھا

اسکے ہاتھ میں پانی کو بوتل تھی اور وہ خود سرمئی ٹریکنگ سوٹ میں ملبوس تھا وہ اندر جانے کی بجائے ہالے کی  
طرف آنے لگا



## Posted On Kitab Nagri

مسکراتے ہوئے

ہالے مسکرا بھی نہ سکی

وہ اسکے قریب آیا

میز پہ رکھا اسکا گچکا اور اسکے ساتھ ہی لمبے صوفے پہ ذرا فاصلے پہ بیٹھ گیا

رخ اسکی طرف موڑے اسکی کافی کے گھونٹ پیتا وہ بالکل "نارمل" لگ رہا تھا

اسکا اتنا نارمل ہونا یہی تو ہالے کو اچھا نہیں لگا تھا

عمر نے ہالے کو سنجیدگی سے اپنی جانب دیکھتے ہوئے نوٹ کیا پھر مگ کو دیکھا

اب کے اسے حیرت ہوئی

نہیں کیا مطلب اب میں آپ کی کافی بھی نہیں پی سکتا؟

یار اب تو ہم دوست ہیں وہ رکا ہالے کے تاثرات مزید سنجیدہ ہوئے

کیا نہیں ہیں؟ اچھا اوکے کول یہ لیں نہیں پیتا

اس نے خفگی سے کہتے ہوئے کافی کا گچ واپس رکھ دیا

تم اتنے نارمل کیوں ہو؟

آپ کیا چاہتی ہیں میں کیا کروں؟

## Posted On Kitab Nagri

کسی جنوری ناول یا فلم کے ہیرو کی طرح ڈائیلاگ جھاڑوں؟ یا پاگل خبیثوں کی طرح آپ کے ساتھ بد تمیزی کروں؟

ایک غلط فہمی تھی دور ہو گئی اور بس میری مانیں آپ بھی بھول جائیں

اس نے جیسے اپنے تئیں ایک پتے کی بات بتائی تھی

ہالے خاموش ہو گئی اسکے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا

میں آپ سے ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں

تھوڑی دیر بعد وہ بولا اب کے اسکی آواز سنجیدہ تھی

ہالے نے چہرہ اسکی جانب موڑ لیا

کیا اب ہم اس تعلق کو چانس دے سکتے ہیں؟

ہالے کا دل بہت زور سے دھڑکا اتنی زور سے کہ اسے لگا اب یہ پسلیاں توڑ کر باہر آئے گا

میرے لئے یہ تعلق قیمتی ہے میں چاہتا ہوں یہ نہ ٹوٹے کوئی انتقام کوئی نفرت کوئی بدگمانی اس تعلق کو نہ توڑے

کیا ہم اسے چانس دے سکتے ہیں؟

وہ اپنی سیاہ آنکھیں اسکے چہرے پہ مرکوز کئے پوچھ رہا تھا

کیوں؟ ہالے نے یک لفظی سوال کیا

## Posted On Kitab Nagri

کیوں عمریہ تعلق تمہارے لئے اتنا ضروری کیوں ہے میں تمہارے لئے اتنی قابل احترام کیوں ہوں تم کیوں مجھے ہر دفع معاف کر دیتے ہو؟

کیونکہ آپ حج صاحب کی بیٹی ہیں

کوئی بڑا ہی بے تکا سا جواب تھا جو اس وقت عمر نے دیا تھا

میں انکے بہت قریب رہا ہوں انہوں نے کافی بار مجھ سے آپ کے حوالے سے بات کی تھی لیکن میں کسی وجہ سے جواب نہیں دے پایا اور پھر آپ کی شادی ہو گئی میں گلٹی ہو گیا مجھے حج صاحب کی پروا ہونے لگی لیکن بہت دیر ہو چکی تھی میں سب کچھ فکس کرنا چاہتا تھا لیکن نہیں کر سکا اب میں چاہتا ہوں کہ ہم اس تعلق کو چانس دیں شاید یہ گرو کر جائے شاید نہ کرے لیکن میں کسی قسم کے پچھتاؤں کا شکار نہیں ہوں گا لیکن آپ کی رضامندی میرے لئے اہم ہے اور میں عورت کے "ناں" کو سمجھتا ہوں آپ کا فیصلہ مجھے قبول ہو گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ نرم لہجے میں کہہ رہا تھا

ہالے چند لمحہ خاموش رہی جیسے کوئی الفاظ ڈھونڈے ہوں

میں اس تعلق کو چانس نہیں دے سکتی کافی دیر بعد وہ مستحکم آواز میں بولی

وجہ میں نہیں جانتی لیکن شادی جیسا تعلق اب میں نہیں نبھانا چاہتی تمہارے ساتھ تو بالکل نہیں

عمر بس اسکو بولتے سنتا رہا

## Posted On Kitab Nagri

ہمارے درمیان بدگمانی اور نفرت ختم ہو گئی ہے لیکن میری آنا میری انا کو تسکین نہیں ملی میں حسن سلطان نہیں ہوں نہ میں بابا جیسی ہوں انکے دل سے نفرت بدگمانی ختم ہوئی تو سمجھو مر گئی

میرے دل میں دور کہیں نفرت بدگمانی انتقام پڑا رہتا ہے میں انہیں ملک بدر نہیں کرتی پھر ایک کمزور لمحہ آتا ہے اور وہی کونے میں پڑی نفرت انتقام جاگ اٹھتے ہیں اور تعلق کو کھا جاتے ہیں

دھوپ عمر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی لیکن وہ بس یک ٹک اسکو سن رہا تھا

میں اگر تمہارے ساتھ اس برابری کے تعلق میں جڑ گئی تو تمہیں جھکانا چاہوں گی تمہارے عیب تلاش کروں گی تمہاری کمزوری ڈھونڈوں گی میں تمہیں گراؤں گی تاکہ میری انا کو تسکین ملے آہستہ آہستہ یہ رشتہ گل سڑ جائے گا مرے اندر سے انسانیت نکل جائے گی میں عیب تلاشنے والی لوگوں کو اپنے آگے جھکانے والی گندی لڑکی بن جاؤں گی

اسکے لہجے میں دور کہیں بے بسی بھرا کرب تھا  
میرے اندر سے انسانیت ختم ہو جائے گی میں انسان رہنا چاہتی ہوں عمر مجھے انسان رہنے دو میں یہ تعلق بوجھ کی طرح نہیں لوں گی ہم برے وقتوں کے اچھے ساتھی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ برے وقت میں کھڑے رہے ہیں

ہم دونوں کی ریاضتیں ضائع مت کرواؤ

وہ نرمی سے کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

میں سمجھ گیا ہوں آپ کا دل پوری طرح صاف نہیں ہوا مجھ سے کوئی بات نہیں آئندہ میں اس بارے میں بات

نہیں کروں گا وہ سنجیدگی سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا

اس تعلق سے زیادہ اہم آپ ہیں آپ کا دل ہے فلحال اپ اپنے دل کو تندرست کر لیں باقی دیکھی جائے گی

وہ اٹھ کھڑا ہوا

میں فریش ہو جاؤں پھر ہم آگے کے لئے کچھ پلان کریں گے

وہ بول کر آگے بڑھا جب ہالے نے اسکو پیچھے سے آواز دی

ہم دوست بن سکتے ہیں پاٹنر اگر تم چاہو اسکی آواز بلند تھی وہ مسکرا رہی تھی

عمر پورے کا پورا گھوم گیا

مسکراتی نظروں سے ہالے کو دیکھا

ہالے سلطان کی دوستی عمر حیات کے لئے اعزاز ہے

وہ اسی طرح بلند آواز میں بولا

چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ گیا

زندگی نے ایک سکھ کا سانس خارج کیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

صبح سے شام ہو گئی تھی اور ان دونوں کا اب تک سامنا نہیں ہوا تھا وہ دو پہر میں کہیں چلا گیا تھا اور اب تھوڑی دیر پہلے واپس آیا تھا یہاں ہالے کے ایگزامز کو ڈیٹ شیٹ آگئی تھی

کوئی وقت تھا جب وہ ڈیٹ شیٹ آنے کے غم میں ہارون کے ساتھ "ڈنر سوگ" مناتی تھی تب اسکی زندگی میں سب سے بڑا مسئلہ آگیزام ہی تھے

اب اسکی زندگی ایک رولر کاسٹر بن چکی تھی اسکے چکر ختم ہی نہیں ہوتے تھے اس وقت وہ اوپن کچن میں کھڑی اپنے لئے کافی بنا کر ہٹی تھی کہ سامنے چوکھٹ پہ عمر کھڑا نظر آیا ہیلو پارٹنر وہ دلکشی سے کہتا آگے آیا

اس کے ہاتھ سے کافی کا بھاپ اڑتا مگ لیا یہ میری کافی ہے میں اسے شیئر نہیں کر رہی وہ اٹل لہجے میں بولی

عمر مسکرا کر اسکے کان کے پاس جھکا

میں اسے آپ کے پیروں پہ ہی اچھالنے والا ہوں وہ محض سا کہہ کر ہٹا

ہالے نے نا محسوس انداز میں اپنے پیر پیچھے کئے

خشک ہونٹوں پہ زبان پھیری اور گردن کڑائے رکھی



## Posted On Kitab Nagri

آپ تیار ہیں؟

تم تم نے کہا تھا اب ہم دوست ہیں

اس نے اپنے پیڈیکوور شدہ پیروں کو دیکھتے ہوئے کہا

(اللہ یہ داغ تو کمبخت جائے گا ہی نہیں)

ہاں تو دوستی برابری سے چلتی ہے لیکن اگر آپ ڈر رہی ہیں تو کوئی بات نہیں

نہیں بلکل نہیں ہالے کسی سے نہیں ڈرتی اس نے گردن مزید کڑالی

تم گراؤ کافی

اسکا چہرہ مارے اضطراب کے سفید پڑ رہا تھا لیکن وہ خود کو کمپوز کئے کھڑی رہی

آنکھیں بند کریں اپنی عمر نے تحکم سے کہا

وہ ویسے بھی خود کو اس طرح جلتے نہیں دیکھ سکتی تھی سو آنکھیں بند کر لیں

www.kitabnagri.com

عمر آگے آیا پھر یکدم ٹھہر گیا

وہ یک ٹک اسکو دیکھے گیا بنا پلک جھپکے بغیر سانس لئے

کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے؟

چند پل بیٹے چند ساعتیں گزریں

اس نے ہالے کو دیکھتے ہوئے کافی والا ہاتھ لمبا کیا اور ساری کافی ایک دھار کی صورت سنک میں گرتی گئی

## Posted On Kitab Nagri

عمر اسی طرح محو سا اسکو دیکھے گیا

پل بھر کو ساری آوازیں بند ہو گئی تھیں سارے منظر دھندلے ہو گئے تھے

اگر کچھ دکھ رہا تھا تو ہالے کا چہرہ

اگر کچھ سنائی دے رہا تھا تو اپنے دل کی دھڑکن

اعین اسی لمحے ہالے نے آنکھیں کھولیں

لمحے کے ہزار ویں حصے میں عمر خود کو کمپوز کر گیا تھا

کافی کا مگ خالی ہو چکا تھا

ہالے نے تعجب سے اسکو دیکھا

تم نے کافی گرائی کیوں نہیں؟

وہ حیران تھی

عمر نے ایک گہری سانس لی

میں نے نوٹ کیا ہے.... آپ کے پیر بھی میری عزیز سے ملتے ہیں

اس نے یہ جملہ بس بھرم رکھنے کو کہا تھا ورنہ وہ کبھی بھی اسکو تکلیف نہیں دے سکتا تھا

چند پل خاموشی کی نذر ہو گئے

آئی ایم سوری فار دس



## Posted On Kitab Nagri

اس نے عمر کے پیروں کو دیکھتے ہوئے کہا وہاں جلے کے نشان تھے

عمر اپنی ٹون میں واپس آ گیا تھا

مجھے سوری نہیں چاہیے ایک بہت اچھی مہنگی اور برانڈ

داغ ہٹانے والی کریم چاہیے میرے پیروں کے حسن کو گھنا دیا آپ نے اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا

ہالے یکدم ہنس پڑی

پیٹ پکڑے نیچے جھکی وہ ہنستی گئی

اللہ اللہ عمر اللہ اللہ تم کتنے self obsessed

ہو وہ اسی طرح ہنستے ہوئے بامشکل بول سکی

ہنس ہنس کر اسکی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا

عمر نے خفگی سے اسکو دیکھا

تو کیا نہیں ہونا چاہیے؟

میں اپنے محلے کا سب سے حسین بچہ تھا

وہ ایک بار پھر ہنس پڑی

اسی وقت عمر کا موبائل بجنے لگا

وہ فون کان سے لگائے باہر نکل گیا



## Posted On Kitab Nagri

اپنی مصروفیت میں وہ ایک کام بھول گیا تھا اب اسے مکمل ہونے کی ضرورت تھی

ریستوران کی زرد بتیوں نے سارے میں اپنی دھاک بٹھا رکھی تھی عمر حیات سفید ڈریس شرٹ میں ملبوس نسبتاً ایک کونے والی میز پر بیٹھا تھا بورہوتا بالوں میں ہاتھ پھیرتا

دفعتاً اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے سے آج اسکی ملاقات چل کر آرہی تھی سیاہ فینسی ڈریس میں ملبوس گوری رنگت اور پکی عمر والی

جانان سکندر

سکندر شاہ کی بیوی اور انکے ہسپتال کی زبردستی کی مالک وہ عمر کو دیکھتی ہوئی آئی اور سامنے سے کرسی کھینچ کر اسکے روبرو بیٹھی

سو مسٹر عمر حیات کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ اس طرح مجھے یہاں بلانے کا مقصد کیا ہے؟ آپ جانتے ہیں میں کس آرگنائزیشن کے لئے کام کرتی ہوں اور اس وقت اپنے کتنے ہی ضروری کام چھوڑ کر آئی ہوں؟ وہ بیٹھتے ہی پھٹ پڑی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

مسز شاہ مجھے آپ کو زحمت دینی پڑی لیکن آپ بھی تو دیکھیں ناں کتنے ہی میرے کاموں میں آپ ناگن کی طرح  
پھن پھیلائے کھڑی ہیں

وہ ذرا آگے کو ہو کر معصومیت سے کہہ رہا تھا

جانان کے مانو پتنگے ہی لگ گئے

?How dare you

تم ہوتے کون ہو مجھ سے اس طرح بات کرنے والے تم جانتے بھی ہو میں کون ہوں؟ تمہاری نسلیں غرق کروا  
سکتی ہوں

وہ سرخ چہرے کے ساتھ کہہ رہی تھی

عمر نے محض ہونے والے انداز میں اسکو دیکھا

ایک تو ہر کسی کو میری نسل سے بڑا مسئلہ ہے آپ مجھے چھوڑیں مسز شاہ میں آپ سے ایک ڈیل کرنے آیا ہوں  
اگر آپ اپنا غصہ تھوڑی دیر کے لئے کم کر لیں تو ہم بات کر سکتے ہیں

جانان اسی طرح ضبط کرتی بیٹھی رہی

دیکھیں مسز شاہ میری کچھ چیزیں ہیں جو آپ کے ہسپتال سے گم ہوئی ہیں اب ظاہر ہے وہ مجھے واپس چاہیے سہی  
کہہ رہا ہوں ناں؟

اس نے رک کر تائید چاہی جانان نے کوئی جواب نہیں دیا

## Posted On Kitab Nagri

اب آپ تو میری چیزیں مجھے واپس نہیں لا کر دے سکتیں ناں آپ اسٹاف کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہیں نہ ہی کوئی آپ کی مانتا ہے سوری ٹو سے جانان بل کھا کر رہ گئی

تو مجھے جو آدمی میری چیزیں لا کر دے سکتا ہے وہ آپ کے شوہر ہیں اس لئے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ ہسپتال میں انکا داخلہ ایک بار پھر الاو کریں تاکہ میرا کام ہو سکے اسکے بعد چاہے آپ انکو بالوں سے پکڑ کر باہر نکال دیجئے گا ایک منٹ بال تو انکے ہیں ہی نہیں اچھا ٹھیک ہے ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکال دیجئے گا اس نے فوراً تصحیح کی

اور آپ کو یہ خوش فہمی کیوں ہے کے میں آپ کا کوئی کام کروں گی میں اتنا ہینڈ سم ہوں بھلا کوئی مجھے انکار کر سکتا ہے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آہ یہ سیلف آبسسیڈ آدمی)

میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں

اسکا لہجہ سخت ہو گیا

میں اس گھٹیا آدمی کو اپنا شوہر نہیں مانتی میں نے تو اپنے بچے بھی اس سے دور کر دیے تھے لیکن نہ جانے انکے سروں پہ باپ کی محبت کا بھوت کیسے سوار ہو گیا وہ نخوت سے کہہ رہی تھی

وہ ہسپتال میرا ہے اور وہاں اس گھٹیا آدمی کا داخلہ ممنوع ہے



## Posted On Kitab Nagri

اور اب ہمارے پاس بات کرنے کو مزید کچھ نہیں ہے مجھے چلنا چاہیے وہ اپنا بیگ کہنی پہ لٹکائے اٹھ کھڑی ہوئی  
عمر نے ایک نظر اسکو دیکھا اور پیچھے کو ہو کر ٹیک لگالی  
میں جانتا ہوں آپ پرانے کراچی کیوں جاتی ہیں  
جانان تھم گئی

اگر آپ چاہتی ہیں کہ اس ریسٹوران میں موجود سارے لوگ اور آپ کے دونوں بچے اس بارے میں نہ جانیں  
تو واپس بیٹھ جائیں

وہ ریت کی مانند پھسلتی ہوئی کرسی پہ واپس بیٹھ گئی اب کے اسکا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ آئی تھی  
آپ پرانی کراچی جاتی ہیں اپنے شوہر کو یہ بتا کر کہ آپ اپنے پرانے رشتے داروں سے ملنے جا رہی ہیں لیکن  
در اصل بات کچھ اور ہے

وہ آگے کو ہوا پر تپش آنکھیں جانان کے چہرے پہ جمائیں

آپ کچی شراب پینے کی عادی ہیں آپ نشئی ہیں کچے شراب کا کانشہ کرتی ہیں  
جانان شل ساکت سی اسکو سن رہی تھی

کیا ہو کہ آپ کے بچے یہ بات جان لیں؟

کیا ہو کہ آپ کی آرگنائزیشن یہ بات جان لے کیا ہو کہ آپ کے شوہر یہ بات جان لیں؟

## Posted On Kitab Nagri

آپ کے شوہر اگر شیطان ہیں تو عز اذیل آپ بھی نہیں آپ دونوں ایک دوسرے کو چاہے جان سے مار دیں  
مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن جب تک میرا کام نہیں ہو جاتا ایک اچھے کپل کی طرح کا پریٹ کریں ورنہ امیروں کے  
راز فاش کرنا میرا پسندیدہ کام ہے

وہ وارنگ دینے کے انداز میں کہہ کر کھڑا ہوا

وہ اٹھا اور جانے کو مڑا جانان مردہ آنکھوں سے اسکو دیکھتی رہی

دفتار کا

آنکھوں میں شیطانی چمک در آئی

ویسے امپورٹڈ شراب میں ایسی کیا خرابی ہے کہ آپ کو پرانے کراچی سے سستی گندی شراب لینی پڑتی ہے؟

جانان نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اسکو دیکھا تھا

عمر نے اوکے اوکے کہہ کر ہاتھ اٹھا دیے

اچھا ابھی نہیں پوچھتا وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

اپنے کمرے میں بیٹھا ہارون شاہد چھوٹے اسٹول پہ بیٹھا تھا ہاتھ میں برش تھا دوسرے ہاتھ میں کلر پلیٹ تھی جس میں وہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد برش کے سر کو ڈبو تا برش کے بال سارا رنگ اپنے اوپر لے لیتے اور پھر اسکو پینٹنگ میں بھر دیتے وہ آج معمول سے ہٹ کر پینٹ کر رہا تھا

سفید ف سی ٹی شرٹ پہ جگہ جگہ پینٹ لگا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

## Posted On Kitab Nagri

اسکے بال بکھرے ہوئے تھے وہ اپنے کام میں محو تھا

پینٹنگ چارچو کورڈوں پہ مشتمل تھی

ایک ڈبے میں ایک شہزادی اکڑوں بیٹھی تھی سرہاتھوں میں دیئے پریشان غمزہ

وہ نیلے رنگ کے خانہ تھا

اگلے ڈبے میں شہزادی ایک مرد کے ساتھ کھڑی تھی لیکن اس مرد کے تاثرات سخت تھے یوں جیسے وہ اسے

ڈپٹ رہا ہو

شہزادی کی آنکھیں نم ہوتی جا رہی تھی

یہ ڈبہ سیاہ رنگ کا تھا

تیسرے ڈبے میں شہزادی ایک ہجوم میں کھڑی تھی کچھ لڑکے کچھ لڑکیاں اسکے پاس کھڑے تھے وہ ان سے

www.kitabnagri.com

کچھ کہہ رہی تھی اپنا غم اپنا دکھڑا

آنسو برابر بہہ رہے تھے

کوئی ہنس رہا تھا کوئی اپنے ساتھ کھڑے لوگوں سے بات کر رہا تھا کوئی شہزادی کو نہیں سن رہا تھا

وہ سبز رنگ کا خانہ تھا

اگلے خانے میں

## Posted On Kitab Nagri

اسٹول پہ بیٹھی شہزادی آئینے کے سامنے بیٹھی تھی اسکی آنکھیں اب بھی نم تھیں لیکن گردن کڑا رکھی تھی وہ اپنے ہاتھ سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی

اپنے سب سے بڑے healer آپ خود ہوتے ہیں

پینٹنگ کا عنوان یہی تھی

یہ خانہ پیلے رنگ کا تھا امید کا چمک کا رنگ

دفترا کا موبائل بجنے لگا ہارون بری طرح بے مزہ ہوا بس کوئی اسکے عشق کے بیچ میں نہ آئے

اس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر موبائل کو دیکھا وہ ایک انسٹا گرام کا سٹوری نوٹیفکیشن تھا

دوسرا نوٹیفکیشن کسی آئی میل کا رپلائے تھا

نہ ای میل خاص تھی نہ سٹوری لیکن جس نے رپلائے کیا تھا وہ آدمی خاص تھا اور جس نے مینشن کیا تھا وہ آدمی

خاص تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھنٹام داس گپتا

پاکستان کا سب سے مشہور آرٹسٹ پینٹنگ کی دنیا میں اسکا ایک نام تھا ایک مقام تھا کئی غیر ملکی ایوارڈ یافتہ جانا پہچانا

اور ساری دنیا میں مانا جانے والے گھنٹام داس

ہارون کے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اٹھایا

سب سے پہلے اس نے انسٹا گرام کھولا

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے اسکا اکاؤنٹ کھولا

چھ ملین فالوورز

اوہ خدایا یہ اسکا اصل اکاؤنٹ تھا

یہ وہی تھا

ہارون شل سامو بائل کو دیکھے گیا

گھنٹام داس نے ہارون کے اکاؤنٹ کو اپنی سٹوری پہ میں شن کیا تھا ساتھ ہارون کی چودہ سال بعد بنائی گئی پہلی

پینٹنگ تھی

مسکراتا ہوا ہارون شاہد

تصویر کے اوپر بس تین الفاظ لکھے تھے

Kitab Nagri

The TPA

ہارون نے لمحے کے ہزارویں حصے میں ان تین الفاظوں کو ڈی کوڈ کیا تھا

The toothpaste artist

وہ اپنے بچپن سے اس آدمی کا مداح تھا وہ اسکے ہر انداز سے واقف تھا ہارون کے لئے inspiration

تھا وہ ہارون کے لئے رول ماڈل کوئی انٹرویو ایسا نہیں تھا جو ہارون نے دیکھ نہ رکھا ہو کوئی بات ایسی نہیں تھی جو

ہارون نے سن نہ رکھی ہو



## Posted On Kitab Nagri

ہر بار وہ گھنٹام داس کو میل کرتے کرتے رہ جاتا اسکے ہاتھ کانپنے لگتے دل ڈرنے لگتا  
گھنٹام داس ہر سال دس "آرٹسٹ اسکالرشپ" اناؤں س کرتا تھا تھا دنیا سے ہزاروں اور سینکڑوں لوگ اسے  
میل کر کے اپنی پینٹنگ کی تصاویر بھیجتے تھے یا پھر اپنی پینٹنگ بھیج دیتے تھے ان سینکڑوں لوگوں میں سے  
صرف دس لوگ ایسے تھے جو سلیکٹ کئے جاتے تھے  
شاہ تاج کی پارٹی سے دو روز قبل ہالے نے ہارون کو اپنی پینٹنگ کی تصویر بھیجتے پھر میل ڈیلیٹ کرتے دیکھا تھا اس  
نے کوئی دوسو دفع یہ عمل دہرایا تھا لیکن ہر بار وہ رک جاتا ڈر جاتا  
ہالے نے کسی طرح اسکا موبائل اٹھایا اور میل کر دی  
اور وہ چن لیا گیا تھا  
اس وقت وہ فین مومنٹ کی بلندیوں پہ تھا  
ابھی سٹوری کو پوسٹ ہوئے دو منٹ ہوئے تھے لیکن ہارون کا ڈی ایم بجنے لگ گیا تھا  
اس نے اب اپنا میل کھولا وہاں بس ایک سطر تھی  
www.kitabnagri.com  
میں تم سے متاثر ہوا ہوں آرٹسٹ آؤرنگوں کی باتیں کریں  
اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے  
یہ اعزاز تھا ہارون شاہد کے لئے یہ اعزاز ہی تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ کئی لمحہ کسی مجسمے کی طرح بیٹھا رہا بہتے آنسوؤں کے ساتھ پھر وہ اٹھا رنگ لگے ہاتھوں اور چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کے فرش پہ سجدہ ریز ہو گیا

بلاشبہ خدا نے اسے ہارون شاہد کی عزت کرنے کا انعام دیا تھا

کئی لمحہ بعد وہ اٹھا دوبارہ موبائل تک آیا اور نم آنکھوں کے ساتھ ہالے کا نمبر ڈائل کرنے لگا

بیل جا رہی تھی تھوڑی دیر بعد کال ریسیو کر لی گئی

کچھ دیر تک وہ بس ہیلو ہیلو کرتی رہی

یہ تم نے کیا ہے ناں؟ وہ کافی دیر بعد بس یہی بول سکا

فون کے اس پار چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی

نہ اس نے "کیا؟" پوچھا نہ ہارون نے "کیوں؟" پوچھا

مجھے نہیں پتہ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو آئندہ مجھے کال مت کرنا تمہارا اور میرا کوئی تعلق نہیں ہے اگلے

www.kitabnagri.com

ہی لمحے وہ خشک لہجے میں بولی تھی

ہارون دھیرے سے ہنس دیا

ہارون شاہد کے لئے اتنی قربانیاں بس ہالے دے سکتی ہے

میں جانتا ہوں یہ تم نے کیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

جس طرح ہارون کو گاڑی سے ٹیک لگا کر تمہارا انتظار کرنے کی عادت ہے اسی طرح مجھے بتائے بغیر میرے لئے  
قربانی دینا ہالے سلطان کی عادت ہے  
مجھے بہت کام ہیں میں فون رکھ رہی ہوں  
بے زار خشک لہجہ

کچھ دیر تک ہارون کچھ نہ بولا دوسری جانب سے بھی خاموشی رہی

Lets sort out

کافی دیر بعد وہ ہلکی آواز میں بولا

جب جب ان دونوں کی لڑائی ہوتی تھی وہ بس یہی تین لفظ کہا کرتے تھے

نہ پچھلی بات پہ بحث ہوتی نہ کوئی شکایات نہ کسی کو اس کا قصور گنوا یا جاتا یہ الفاظ جیسے امرت جل کا کام کرتے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان دونوں میں سے کوئی سورت آٹ کہتا اور ہو جاتا

ہم دونوں کے درمیان sort out کرنے کو

کچھ بچا ہی نہیں حل مسلوں کے نکالے جاتے ہیں اور مسئلے تعلقات میں ہوتے ہیں جب تعلق ہی نہیں بچا تو حل  
کیسے ہارون؟

اب کے اسکا لہجہ سنجیدہ تھا

کیا ہم ایک آخری بار مل سکتے ہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

سپیکر سے سر مئی آنکھوں والے لڑکے کی آواز ابھری  
مجھے جگہ میسج کر دینا لیکن یہ آخری بار ہو گا ہارون اس کے بعد ہم الگ ہو جائیں گے  
جیسا تم چاہو ہارون نے بدقت کہا تھا

ای میل کارپلائے کر دینا چاہے ہاتھ کانپیں یا دل دھڑکے  
یہ گولڈن چانس ہے مس کیا تو اپنے خوابوں سے جاؤ گے  
نرم سی تنبیہ کے بعد اس نے فون کاٹ دیا

ہارون گہری سانس بھرتا کانپتے ہاتھوں سے آئی میل کر رہا تھا  
وہ ہالے کی ریاضت رائیگاں نہیں جانے دے سکتا تھا



مغرب کو قضا ہوئے کئی ساعتیں بیت چکی تھیں عمر دوپہر کا گیا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا  
ہالے لاونج میں بیٹھی لیپ ٹاپ گود میں رکھے پڑھ رہی تھی یہ وہ وقت نہیں تھا جب وہ سپلیاں لے کر آتی اور  
اسکا باپ اسے چھپا لیتا

جب باپ مر جاتا ہے تو خاندان کے گونگے بھی آپ پہ بولنے لگتے ہیں  
اندھی دنیا کو آپ کے ان دیکھے اعمال نظر آنے لگتے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

جب باپ آپ کے حق میں بولنے کے لئے نہیں ہوتا تو ساری دنیا آپ کے خلاف بولنے لگتی ہے  
اسے دنیا کو موقع نہیں دینا تھا معراج کے جانے کے بعد اسے اندازہ ہوا تھا اس نے کیا کھویا ہے کبھی کبھی وہ ساری  
ساری رات انکو یاد کر کے روتی تھی اور کبھی ساری رات خشک آنکھوں سے ان کو یاد کرتی رہتی  
وہ یاد آتے تھے اور بہت شدت سے یاد آتے تھے

سکرین کو دیکھتے دیکھتے اسکی آنکھیں دکھنے لگی تھیں اس نے ہاتھ بڑھا کر لیپ ٹاپ بند کر دیا  
اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا کئی دوستوں کے میسج تھے  
”ڈنر سوگ کی تفصیلات سب کو جانی تھیں لیکن اس بار نہیں وہ اس بار امیروں والے چولے برداشت نہیں کر  
سکتی تھی

بات سنو دفعتاً اس نے شانو کو آواز دی

وہ جو کپڑوں کی ٹوکری لے کر جا رہی تھی رک گئی

کیا اس گھر میں کبھی سبزیوں کے علاوہ کچھ نہیں بنتا؟

مٹن 'بیف' چکن

کچھ بھی؟

بی بی اسکھر میں گوشت صرف تب بنتا ہے جب عمر صاحب باہر سے بنوا کر لائیں پھر وہ پکاتے بھی خود ہیں کسی کی  
مجال جو اس گھر میں انکی مرضی کے بغیر کچھ لے آئے؟

## Posted On Kitab Nagri

اور وہ بھی گوشت صاحب قیامت مچا دیں گے

وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی

ہالے کو یہ اسکا بہانہ ہی لگا

اس نے بیگ سے کچھ رقم نکالی

جاؤ بخش سے کہو چکن لے آئے پھر تم کچھ اچھا سا تیار کر دینا اوکے؟

وہ نپے تلے انداز سے کہہ رہی تھی

شانو نے افسوس سے سر ہلایا

لیکن بی بی مجھ سے تو گوشت گلتا ہی نہیں عمر صاحب کہتے ہیں میرے بنائے گوشت سے ذائقہ آئے نہ آئے ایک

دن وہ کچا گوشت کھاتے کھاتے آدم خور ضرور بن جائیں گے

ہالے نے تکان سے اسکو دیکھا

تم یہاں کرتی کیا ہو؟ کافی تم سے نہیں بنتی پراٹھے تمہیں بنانے نہیں آتے گوشت تم سے گلتا نہیں ہے پھر تم

یہاں کرنے کیا آتی ہو آج بتا ہی دو؟

اسکے لہجے میں سختی نہیں تھی نہ طنز وہ بس متوازن لہجے میں پوچھ رہی تھی

شانو کی باچھیں کھل گئیں

میں نفیس ہوں گھر کا کونہ کونہ ایسے صاف کرتی ہوں جیسے کبھی یہاں گند آیا ہی نہ ہو وہ بڑے فخر سے بتا رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

اور سبزیاں سمیزیاں بنانا تو کوئی مجھ سے سیکھے عمر صاحب نے تو مجھے صفائی اور سبزیوں کے لئے رکھا ہے گوشت تو گھر میں تب بنتا ہی جب عمر صاحب بناتے ہیں

اچھا چھوڑو یہ سب تم بخش سے کہو چکن لے آئے اور بنادے اسکو آتا ہے کھانا بنانا میں تھوڑی دیر کے لئے سونے جا رہی ہوں کھانا بن جائے تو اٹھا دینا

وہ بولتے ہوئے اٹھ کر اندر چلی گئی

تقریباً دو گھنٹے بعد شانو اسے اٹھا کر باہر لے آئی  
کھانا تیار تھا

ملائی بوٹی تازہ نان اور یخنی پلاؤ

ہالے کی بھوک چمک اٹھی

اچھا کھانا اسکی کمزوری تھا

وہ میز کے گرد رکھی کر سی پہ آ بیٹھی

ڈھکن اٹھایا

سارے میں کھانے کی خوشبو پھیل گئی

اس نے اپنی پلیٹ میں تھوڑا سا سالن ڈالا

نوالا بنایا ابھی وہ منہ تک لے کر جاتی جب عمر کی آواز پہ رک گئی



## Posted On Kitab Nagri

گھر میں میٹ بنانے کی جرات کس نے کی؟

وہ ڈاننگ ٹیبل کے عقب میں کھڑا بے یقینی سے کہہ رہا تھا

پھر فوراً ہالے کے قریب آیا

یہ... یہ کس نے بنایا ہے آپ اسکو کیسے کھا سکتی ہیں؟ پلیز اسکو مت کھائیں

وہ بے یقینی شک اور آخر میں منت سے کہہ رہا تھا

ایسا بھی کیا ہے میں کیوں نہیں کھا سکتی؟

سب سے پہلے تو مجھے یہ بتائیں یہ کھانا بنایا کس نے؟ اور میٹ آیا کہاں سے؟

وہ اب تک سخت بے یقین تھا

ہالے نے نوالا رکھ دیا

بازو سینے پہ باندھے تندہی سے اسکو گھورا

میٹ گلی والی دکان سے آیا ہے اور کھانا بخش نے بنایا ہے میرے کہنے پہ اب اگر تم اجازت دو تو میں کھا لوں؟

وہ تپ ہی تو گئی تھی

عمر بے چینی سے آگے آیا

میرے خدا یہ گلی والی دکان اسے تو تکبیر دینی بھی نہیں آتی آپ یہ نہیں کھائیں گی میرے گھر میں میٹ صرف

میں بنا سکتا ہوں وہ اب ڈونگا اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسکے لفظ "میرا گھر" یہاں ہالے رک گئی ٹھہر گئی پھر خاموشی سے اٹھ کر اندر چلی گئی

یہ اسکا گھر نہیں تھا جہاں وہ اپنی مرضی کرتی

عمر نے اسے آواز دے کر روکنا چاہا اس نے کہنا چاہا کہ اسکا یہ مطلب نہیں تھا لیکن رک گیا

بدگمانیاں باتوں سے نہیں اپنے عمل سے دور کی جاتی ہیں اور وہ یہی کرنے والا تھا

اپنے کمرے میں آکر وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی

پھر اسی طرح بیٹھے بیٹھے بیڈ پہ گر سی گئی

یہ اسکا گھر نہیں تھا یہ عمر کا گھر تھا

یہ بات ذہن سے چپک کر رہ گئی تھی

کافی دیر بعد دروازے پہ دستک ہوئی ہالے نے جواب نہیں دیا اجازت کی ضرورت تھی کیا؟

چند لمحہ بعد دروازہ کھلا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتا عمر حیات اندر آیا

ہالے نے آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ سو رہی ہو

وہ چلتا ہوا آیا اور نیچے فرش پہ بیٹھ گیا

کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد ہالے کو اسکی آواز سنائی دی

میں بارہ سال کا تھا

ہالے کا رواں رواں سماعت بن گیا

## Posted On Kitab Nagri

محلے کی ایک عورت نے مجھ سے گوشت خرید کر لانے کو کہا سخت گرمی تھی لیکن میں گیا کافی دور ایک اچھی دکان سے گوشت لے آیا

وہ نرم آواز میں کہہ رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی

میں گوشت لے کر اس عورت کے پاس گیا وہ ہانڈی بھون رہی تھی اس نے وہ خون سے بھرا ہوا بغیر دھلا گوشت پلیٹ میں نکالا اور اسی طرح بغیر دھوئے بغیر صاف کئے ہانڈی کے اندر ڈال دیا

وہ ایسے لہجے میں کہہ رہا تھا کہ ہالے کو لگا وہ ابھی تھے کر دے گا

میں اس دن پورا دن تھے کرتا رہا وہ گند خون سے بھرا گوشت میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہی نہیں ہالے کو بے اختیار کراہیت آئی

پھر میں نے اگلے دن اماں کو گوشت بناتے دیکھا میں نے دیکھا انہوں نے کوئی دس منٹ تک گوشت کو ہر طرح سے صاف کیا اور پھر پکایا اس دن میں کچھ نارمل ہوا لیکن میں نے ایک عادت بنالی میں اب کسی کے گھر ریسٹوران

یا پھر اپنے گھر میں بھی کسی اور کا بنایا ہوا میٹ نہیں کھا سکتا یہ میری مجبوری اور خوف ہے

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی ساری بدگمانی سارا غصہ اڑن چھو ہو گیا

آج میں اوورری ایکٹ کر گیا لیکن

وہ اٹھ کھڑا ہوا

میں آپ کو ایک بہترین کھانا کھلا سکتا ہوں اگر آپ مجھے یہ شرف بخشیں

## Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا

ہالے اسکے ساتھ مسکرائی

شیور

وہ کہتے ہوئے اٹھی

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کچن میں کھڑے تھے عمر چاول نکال رہا تھا ہالے چھوٹی گول میز کے گرد رکھی کرسی پہ بیٹھی تھی

اللہ اللہ اتنے چاول کون کھائے گام کروا نہیں تم مردوں کے حوالے گھر کر دوناں تو بیڑا غرق ہو جائے گھر کا وہ سگھڑاپے کے سارے ریکارڈ توڑتی ہوئی اٹھ کر آئی اور عمر کے ہاتھ سے چاولوں کی پیمائش والا برتن لے لیا مادام میں شیف ہوں عمر نے جتایا تھا

اور میں لڑکی مجھے پتہ ہے کب کس وقت کتنی مقدار میں کھانا بننا ہے

عمر نے بحث نہیں کی اس نے کم چاول لئے اور ایک چھوٹی پتیلی لی اور اس میں چاول بھگو کر رکھے

اب وہ اپیرن پہنے چانگ بورڈ پہ پیاز کاٹ رہا تھا ہالے اسکو کام کرتے ہوئے دیکھتی رہی وہ کسی ماہر شیف کی طرح سبزیاں کاٹ رہا تھا

ہم ہیون کے لئے کام کب کریں گے؟

ہالے کی آواز پہ اسکے ہاتھ لمحہ بھر کور کے پھر وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

ہم فلحال کچھ نہیں کر سکتے ورنہ لوگوں کی نظر میں آجائیں گے اس وقت شمس محتاط ہے ہمیں مزید وقت چاہیے  
ہو گا آپ پیپر دے کر سپیلی لے آئیں پھر آگے دیکھیں گے  
سپیلی کے نام پہ ہالے کے اندر گویا شرارے دوڑ گئے  
میں اگر سپیلی لاتی ہوں تو تم کیا آئین سٹائین کے جانشین ہو؟  
بی بی میں نے سی ایس ایس کر رکھا ہے آپ نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے؟  
وہ اب گرم تیل میں پیاز ڈال رہا تھا سارے میں شرٹھر کی آواز پھیل گئی  
اب وہ ٹماٹر کاٹ رہا تھا  
ہالے اسے کوئی کرار جواب دیتی لیکن نہ جانے کیوں بس چپ کر گئی  
کچھ دیر تک دونوں کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں بریانی کا مصالحہ تیار ہو چکا تھا  
اب وہ شامی کباب کا آمیزہ بنا کر چھوٹے ٹیل پہ رکھ رہا تھا جب اسکی نظر ہالے کے موبائل پہ پڑی  
وہ اکاؤنٹ کی بانیو دیکھ رہی تھی یا پھر فرینڈ لسٹ کھولنے والی تھی  
لیکن یہ دونوں چیزیں حیران کرنے والی نہیں تھیں حیران کرنے والی چیز اکاؤنٹ کا نام تھا "حسن معراج" وہ  
چونک گیا  
اس نے کرسی کھینچی امیزے والا برتن میز پہ رکھا  
آپ حسن کا اکاؤنٹ چیک کر رہی ہیں؟۔



## Posted On Kitab Nagri

لمحے کے ہزار ویں حصے میں ہالے کا چہرہ تاریک ہوا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے سرخ بھی وہ میرا چھوٹا بھائی ہے کیا کر رہا ہے کس سے بات کر رہا ہے مجھے پتہ ہونا چاہیے میں اسے غلط سوسائٹی میں پڑنے نہیں دے سکتی

اس کے پاس ٹھوس توجیہات تھیں

عمر نے شاکی انداز میں اسے دیکھا

آپ اپنی غلط حرکت کو جسٹیفائی کر رہی ہیں؟

نہیں تو تم کیا چاہتے ہو کھلے ساندھ کی طرح اپنے بھائی کو چھوڑ دوں اسے غلط لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے دوں یہ اسکے ڈرگزر اور شراب پینے والے دوستوں کے ساتھ اسکی دوستی قائم رہنے دوں؟

وہ حسب توقع بپھر ہی گئی

عمر نے ٹھنڈی ٹھار نظروں سے اسکو دیکھا

آپ کو کیا لگتا ہے اگر آپ یہاں اسکے فرینڈز کو ان فرینڈز یا بلاک کر دیں گی تو وہ ان سے ملنا چھوڑ دے گا؟

وہ ان سے ملے گا جب تک وہ چاہے گا وہ ان سے ملے گا اس صورت میں آپ صرف ایک چیز کر سکتی ہیں اپنے

چھوٹے بہن بھائیوں یا پھر اپنی جوان اولاد کے لئے آپ ایک چیز کر سکتے ہیں

بات

## Posted On Kitab Nagri

آپ ان سے بات کر سکتے ہیں دلیل دے کر انکو سمجھائیں انکو سہی غلطی کا فرق بتا کر انکو آزاد چھوڑ دیں آپ کو اپنے انداز اور اپنی بات کے سہی ہونے پہ اگر یقین ہے تو آپ کا بچا غلط سوسائٹی میں نہیں جائے گا وہ شرابی اور ڈرگ ایڈکٹس کے ساتھ بیٹھ کر سینٹ رہے گا

ہالے دم سادھے اسکو سن رہی تھی

کسی بھی بڑے بھائی یا بہن یا پھر ماں باپ کو بچوں کی سیکورٹی کے نام پہ انکا اکاؤنٹ چیک کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے

باتوں سے کوئی نہیں سمجھتا بچوں کو انکے حصے کی غلطیاں کرنی ہوتی ہیں تاکہ وہ سیکھ سکیں  
انکو دھوکے کھانے ہوتے ہیں تاکہ اگلی بار وہ اپنے جذبات اور وقت کسی سہی انسان پہ انویسٹ کر سکیں  
وہ ہمارے بچے ہیں ہم انکو کیسے ہرٹ ہونے دے سکتے ہیں

Kitab Nagri

وہ ہلکی آواز میں بولی

آپ نے اپنی کوشش کرنی ہے آپ نے سچے دل اور سچی نیت کے ساتھ ان سے "بات" کرنی ہے تین چار واقعات اٹھا کر انکو سمجھانا ہے سہی غلطی کی پہچان کروانی ہے وہ اگر غلط انسان سے ملتا ہے تو اسکو روکنا ہے اسکی اصلاح کرنی ہے اور اگر آپ کی ان تمام کوششوں کے باوجود بچا ہرٹ ہو رہا ہے تو یہ اسکا بخت ہے اس نے اسی طرح گرو کرنا تھا اس نے اسی طرح خود کو ہیل کرنا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کی غلطی نہیں ہے یہ بچے کی غلطی بھی نہیں ہے یہ بس طے تھا یاد رکھیں ہالے بچوں کی سیکورٹی کے نام پہ  
انکی پرائیویسی میں مغل ہونا کبھی بھی آپ کو جسٹیفائی نہیں کرے گا  
وہ نرمی سے کہہ کر اٹھ گیا بریانی کو دم پہ رکھنے لگا

تم خود بھی تو ایسے ہو عمر تم نے بھی تو یہی کیا ہے کئی بار میرے موبائل سے کئی لوگوں کے نمبر لئے ہیں کبھی حسن  
کا تو کبھی مدحت کا تم کبھی اپنا گریبان کیوں نہیں دیکھتے؟  
عمر نے مڑ کر اسکو دیکھا

بدگمانی کی دیوار بس دھندلی سے صاف ہوئی تھی یہ دیوار ابھی گری نہیں تھی وہ سہی کہہ رہی تھی عمر کو جھکانے کا  
کوئی موقع وہ جانے نہیں دے گی وہ یوسف سلطان کی پوتی تھی دلوں سے بغض نہیں نکالے گی  
عمر نے جواب نہیں دیا ہالے نے کچھ مزید کہا بھی نہیں

Kitab Nagri

مہر کو کال ملاتی وہ باہر چلی گئی  
عمر نے بریانی بنائی شامی کباب تلے اور اسکے بعد وہ ہالے کو بلا کر لے آیا وہ بغیر کچھ کہے اسکے ساتھ آگئی  
بریانی بن تو گئی تھی لیکن وہ بامشکل ہی دوپلیٹ بن سکی تھی اب کے ہالے کو ذرا خفت ہوئی عمر نے اسکو مسکرا کر  
دیکھا جیسے کہہ رہا ہو

بی بی شیف سے بحث نہ کیا کریں

اس نے پہلا چمچ لیا منہ میں جیسے ذائقہ سا گھل گیا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے بے اختیار آنکھیں بند کر کے اس ذائقے کو محسوس کیا

یہ من و سلوی تھا

پرفیکٹ

اس نے نوالا چبا لینے کے بعد بس ایک ہی لفظ کہا

عمر نے سر کے خم سے داد وصولی

اس نے اب تک اپنی پلیٹ سے ایک چمچ بھی نہیں لیا تھا ہالے بس سر جھکائے کھائے جارہی تھی

ہالے عمر نے اسکو نرمی سے پکارا

اس نے سر نہیں اٹھایا بس ہاتھ کے اشارے سے "کیا" پوچھا؟

میں جانتا ہوں میری بعض باتیں آپ کو بری لگتی ہوں گی غصہ آتا ہوگا

ہالے اب آہستہ آہستہ کھا رہی تھی

لیکن بس یہ سوچا کریں کہ میں انسان ہوں غلط بات بھی کر لیتا ہوں اس بات کو دل میں رکھ کر عناد نہ پالا کریں

دل ک بغض کوئی اچھی بات نہیں یہ ایک ہی طریقے سے نکل سکتا ہے

وہ کہہ رہا تھا اور ہالے کھاتے ہوئے سن رہی تھی

اسکی پلیٹ خالی ہوئے والی تھی عمر نے اپنی پلیٹ سے تھوڑے چاول اسکی پلیٹ میں ڈال دیئے

کانٹے اور

## Posted On Kitab Nagri

چھری کی مدد سے کباب کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے اور ایک ایک کرتا اسکی پلیٹ میں رکھتا گیا ساتھ ساتھ بول بھی رہا تھا

وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ نہ چاہتے ہوئے بھی میری اچھی بات کو مان لیں کچھ بھی کوئی بھی چھوٹی یا بڑی اچھی عادت آہستہ آہستہ میری اچھی عادتیں آپ کے دل میں بھرتی جائیں گی اور جہاں اچھائی آ جاتی ہے برائی خود بہ خود نکل جاتی ہے نرم سنجیدہ لہجے میں وہ سحر طاری کر رہا تھا

ہالے کی پلیٹ ایک مرتبہ پھر خالی ہونے لگی عمر نے اپنی پلیٹ میں رکھے باقی چاول بھی اسکی پلیٹ میں ڈال دیئے وہ بڑے بڑے چچ لیتی کھائے گئی ساتھ ساتھ کباب کا ایک ایک ٹکڑا بھی منہ میں ڈالتی جاتی

ہم دونوں نے ابھی بہت کام کرنا ہے کافی چیزیں ایک ساتھ کرنی ہیں پندرہ دن صرف یہ پندرہ دن ہم ایک دوسرے کو جانیں گے اور ایک دوسرے کی اچھائی دیکھیں گے تاکہ آگے کام کرتے ہوئے ہمیں مشکل نہ ہو

ان پندرہ دنوں میں آپ کے آگیزام ختم ہو جائیں گے اور اسکے بعد ہم آگے کا کچھ پلان کریں گے اوکے؟

اس نے بات ختم کی پانی کا گلاس بھر کر ہالے کے سامنے کیا وہ سارا پانی پی گئی

دفعہ اس نے عمر کی پلیٹ دیکھی

کیا میں سب کچھ کھا گئی؟

اسے شاک لگا

عمر نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

## Posted On Kitab Nagri

کیا میں تمہارا کھانا بھی کھا گئی؟

عمر ایک بار پھر مسکرایا

جی بلکل

آئندہ کبھی شیف سے بحث نہیں کروں گی وہ صدمے سے کہتی اٹھ گئی

عمر ہنس پڑا

پھر اسکی پلیٹ کو دیکھا

تین چار کباب کے ٹکڑے اور ذرا سے چاول

وہ سر جھکائے اسکا بچا یا ہوا کھانا کھانے لگا

بدگمانی کی دیوار ایک دن ضرور ٹوٹے گی وہ پر امید تھا



www.kitabnagri.com

اگلی دوپہر وہ کچھ کتابیں لینے لائبریری چلی آئی ایک لمبی میز کے گرد بیٹھے کئی لوگ کوئی نہ کوئی کتاب پڑھ رہے تھے

ہالے نسبتاً ایک خالی میز کی جانب بڑھ گئی تقریباً دو گھنٹے تک وہ لگاتار پڑھتی رہی

اب اسکی آنکھیں دکھنے لگی تھیں اس نے ذرا دیر کو اپنا سر میز پر رکھ لیا سر بری طرح دکھ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

یکدم اسے ایک شناساسی اواز سنائی دی ہالے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی اس نے اپنے عقب میں دیکھا  
ایک لڑکی لائبریرین سے کتاب ایشو کروارہی تھی لیکن یہ کوئی اہم بات نہیں تھی اہم وہ لائبریرین تھا  
اسکے سینے پہ بیج لگا تھا

حسن سلطان

ہالے کا دل دھک سے رہ گیا

وہ بغیر پلک جھپکے یک ٹک اسکو دیکھے گئی

حسن نے بھی کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تھا وہ بھی ٹھہر سا گیا

ہالے اٹھی اور اس کے قریب گئی اسے بازو سے پکڑا وہ بغیر مزاحمت کئے اسکے ساتھ کھینچتا چلا گیا

کتابوں کے دیوار گیر ریکس سے دور ایک خالی کونے میں لا کر ہالے نے اسکا بازو چھوڑا

اسکی آنکھیں سرخ تھیں چہرے پہ دبا دبا غصہ

www.kitabnagri.com

یہاں کیا کر رہے ہو تم؟ وہ غرائی تھی

حسن نے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہاں بس بغاوت تھی ناراضگی تھی

میں یہاں جاب کر رہا ہوں یہ میری ورک پلیس ہے تم یہاں ہمارے ذاتی مسائل لے کر مت آؤ

وہ خشک لہجے میں بولا تھا

ہالے ذرا دھیمی ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

یہ وہ بچہ نہیں تھا جسے اس نے ماں کی طرح پالا تھا یہ یہ ایک ناراض بچہ تھا جسے وہ ایک برے وقت میں بری ماں کی طرح چھوڑ گئی تھی

حسن تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم گھر جاؤ اپنا کالج دیکھو اپنی پڑھائی دیکھو بابا نے تمہارے لئے خواب دیکھے تھے تمہیں انکو پورا کرنا ہے تم....

حسن نے اسکی بات کاٹی

جن آنکھوں نے خواب دیکھے تھے وہ آنکھیں بند ہو گئیں ہیں میری آنکھیں کھلی ہیں اور اب میں ان سے حقیقت دیکھ رہا ہوں اس حقیقت میں میں یتیم ہوں اور میری ماں بیمار مجھے انکا علاج اور انکی ضرورتوں کے لئے کمانا ہے

تم ہمارے برے وقت میں ہمیں چھوڑنے کی عادی ہو اب بھی وہی کرو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے لہجے میں تلخی تھی

ہالے لب بھینچے کھڑی رہی

کیا تھا جو ان دونوں کے بیچ آگیا تھا؟

میں نے میٹرک میں فرسٹ پوزیشن لی تم مبارک دینے نہیں آئی

برو نو مر گیا تم پر سادینے نہیں آئیں؟

بہن بھائیوں کے بیچ جتنی بھی ناراضگی ہو

## Posted On Kitab Nagri

موت کے بعد تو سب ختم ہو جاتا ہے تم کون ہو ہالے؟

تمہیں میرے عزیزوں کی موت بھی میرے قریب نہیں لاسکی؟

وہ ہلکی مغموم آواز میں کہہ رہا تھا

ہالے کچھ کہے بغیر وہاں سے جانے لگی

حسن نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کیا

اسکے چہرے پہ اب برہمی تھی

تم ہر دفع اس طرح نہیں جاسکتیں آج میں تمہیں جانے نہیں دوں گا تم میری بہن ہو تم میرے ساتھ جاؤ گی بس

بہت ہو گئی تمہاری ضد اور انا اب اور نہیں

وہ حتمی فیصلہ کن لہجے میں کہہ رہا تھا

ہالے نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا

اب کے اسکی آنکھوں میں سرخی تھی چہرے پہ عجیب سختی تھی

تم ہوتے کون ہو مجھ پہ اپنا حکم مسلط کرنے والے؟

وہ غرا آئی تھی

حسن ٹھہر گیا اسکی آنکھیں بے یقینی سے کھلی کی کھلی رہ گئیں

کیا ہالے اس سے اس لہجے میں بات کر سکتی تھی؟

## Posted On Kitab Nagri

تم لوگوں کے کوی بھی قربانی کیوں دوں میں؟

کیا لگتے کیا ہو تم میرے؟ باپ مر گیا ہے ناں بہن کے لئے بھی فاتحہ پڑھ لو

حسن بے اختیار پیچھے ہٹا دل کو جیسے گھونسہ لگا تھا

میری جان چھوڑ دو حسن سلطان میرے پیچھے مت آؤ تم سے اور تمہارے خاندان سے اب میرا کوئی تعلق نہیں

اسکی بلند آواز کانپی تھی

وہ آگے آئی حسن کے بالکل سامنے آکر کھڑی ہوئی

اسکی بے یقین مردہ آنکھوں میں دیکھا

میں تمہاری بہن آج تم سے اپنے تمام تعلقات ختم کرتی ہوں

حسن پاس رکھی کرسی پہ ڈھے گیا

اسے ہالے کی آواز بری لگ رہی تھی بہت بری اسکا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو

آج کے بعد میرے پیچھے مت آنا اور مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی بات تو ہرگز مت کرنا

وہ سخت بلند لہجے میں کہہ رہی تھی حسن کا دل رک رک کر چل رہا تھا

تمہارے پاس ہے ہی کیا یہ چند ٹکوں کی جاب اس سے کرو گے میرے خرچے پورے اس کے آسیرے پالو گے

مجھے؟

وہ حسن کے ساکت ہوئے وجود کی طرف جھکی

## Posted On Kitab Nagri

آج کے بعد تمہارا اور میرا ہر تعلق ختم نہ تم میرے بھائی اور نہ میں تمہاری بہن باپ مر گیا سمجھو ہم دونوں بھی  
ایک دوسرے کے لئے مر گئے

وہ پھنکاتے ہوئے باہر نکل گئی

حسن کے ساکت ہوئے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی

اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور چہرے پہ بہہ گیا

مرے ہوؤں پہ صبر آجاتا ہے وہ زندہ چلتی پھرتی لاش پہ صبر کیسے کرے گا؟

وہ اپنی جگہ پہ بیٹھا رہا

ساکن شل

وہ لائبریری سے نکل کر سڑک پہ چلنے لگی یہ لائبریری اسکے گھر سے نزدیک تھی سو وہ پیدل ہی آئی تھی

سڑک پہ ایک طرف چلتے ہوئے اسکی آنکھیں بری طرح برس رہی تھی وہ بس سر جھکائے سڑک پہ نظریں

www.kitabnagri.com

جمائے چلتی جا رہی تھی

تھوڑی تھوڑی دیر بعد سڑک دھندلی ہو جاتی اور وہ آنکھیں صاف کر لیتی منظر ایک بار پھر صاف ہو جاتا

دفعتاً ایک گاڑی اسکے قریب رکی

ہالے رک گئی

وہ مہرماہ کی گاڑی تھی جسے ڈرائیور چلا رہا تھا پچھلی سیٹ پہ مہر آنکھوں پہ گلاسز لگائے بیٹھی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کو دیکھ کر ذرا فکر مند ہوئی

پھر گاڑی کا دروازہ اس کے لئے کھولا ہالے بغیر کچھ کہے اندر آ کر بیٹھ گئی

وہ اس لڑکی سے کچھ نہیں چھپا سکتی تھی اس سے کوئی پردہ نہیں تھا

ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا

ہالے اور مہر پچھلی سیٹ پہ بیٹھی تھیں

کیا تم معراج بابا کے لئے رو رہی تھی؟

کیا تم انہیں بہت مس کر رہی تھیں؟

میں انہیں بھولی ہی کب ہوں وہ کھوئی کھوئی سی بولی

وہ ہر وقت یاد آتے ہیں ہر پل ہر سیکنڈ ہر منٹ

کبھی لگتا ہے مجھے انکی کال آجائے گی اور وہ کہیں گے ہالے سلطان تمہارا بینک اکاؤنٹ آج سے بند

www.kitabnagri.com

وہ زخمی سا مسکرائی

کبھی لگتا ہے اتوار کا دن ہو گا سلطان منزل میں عدالت سچی ہو گی میری سبلی آئی ہوئی ہو گی

اور وہ کہیں گے ہالے سلطان تمہاری سزا ہے تم پورے گھر کے کپڑے ایک ہفتے تک دھوتی رہو گی

انکی فیورٹ سزایونو

وہ ہنس دی زخمی سی ہنسی مہر ماہ بس اسکو دیکھتی رہی



## Posted On Kitab Nagri

گریف کے پانچ اسٹیج ہوتے ہیں

شاک۔ انکار۔ بارگنگ۔ ڈپریشن قبولیت یا تو انسان ریکور کر جاتا ہے یا پھر کہیں ایک اسٹیج میں اٹک جاتا ہے

وہ رکی سرخ ہوتی آنکھوں سے مہر کو دیکھا

میں ان پانچ اسٹیجز میں ہر اسٹیج میں پھنسی ہوئی ہوں

کبھی کبھی لگتا ہے بابا مجھے چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں؟

شاک

کبھی مجھے یقین ہی نہیں آتا

میں مانتی ہی نہیں کہ وہ مر بھی سکتے ہیں میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی انکار کرتی رہتی ہوں

انکار

پھر بارگنگ پھر ڈپریشن پھر قبولیت ہر دن ایک نیا اسٹیج اور ہر اگلے دن اس اسٹیج سے نہ نکل پانا

www.kitabnagri.com

اسکی سرخ آنکھوں سے پانی بہنے لگا

میں بہت اذیت میں ہوں آپی بہت زیادہ میرا غم ریکور نہیں کر رہا یہ ٹھہر گیا ہے رک گیا ہے یہ ایک ایسے غار

میں پھنس گیا ہے جہاں سے میں نہ خود کو نکال سکتی ہوں نہ اس غم کو

مہر نے اسکا سر اپنے کندھے پہ رکھ لیا

وہ بے آواز روئے گئی

## Posted On Kitab Nagri

کافی دیر بعد مہر نے دوبارہ سوال کیا تھا

تم نے آگے کے لئے کیا سوچا ہے؟

کیا تم عمر کے ساتھ رہنے والی ہو؟

ہالے نے سر اٹھایا آنکھیں خشک کیں

ظاہر ہے جو بھی کروں گی آپ سے مشورہ کر کر پھر کروں گی

وہ اس ملک کے ان نوے فیصد بچوں میں تھی جنکو اپنے کسی بھی کام کے لئے اپنے کسی بڑے بھائی بہن یا ماں باپ

یا دوست غرض کہ کوئی بھی جسے وہ آئیڈیل تہ کرتے ہوں اسکا پرول اپنے کام کے لئے ضروری سمجھتے ہیں

میں بغیر پلان کے چل رہی ہوں فلحال تو کوئی پلان نہیں ہے اس نے نارمل انداز میں کہا

میں عمر کے حوالے سے پوچھ رہی ہوں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہالے نے گہری سانس لی

ہم الگ ہو جائیں گے اس نے بھاری دل کے ساتھ کہا

لیکن کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ اسے بابا نے مجھے انعام کے طور پہ دیا ہے شاید وہ میرے لئے اچھا ہی ہو

کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے میں اسکے ساتھ اپنے تعلق کو چانس دوں

لیکن میں فلحال کچھ کہہ نہیں سکتی

اس نے کہہ کر مہر ماہ کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ مضحکہ خیز نظروں سے اسکو دیکھتی رہی ہالے کو اسکی نظروں میں حقارت محسوس ہوئی

تم اب بھی فیری ٹیلز میں رہتی ہو ہالے؟

آئی کانٹ بلیو یو

وہ بے یقینی سے کہہ رہی تھی

تم ایک مشکوک کردار کی عورت ہو

ہالے کے دل پہ جیسے کسی نے چھری سی پھیر دی خون ہی خون رسنے لگا

ایک رات ایک پوری رات تم گھر سے غائب رہی ہو وہ بھی تمہاری شادی کی رات تمہارا باپ تمہارا غم لے کر

وقت سے پہلے مرا ہے تمہارے خاندان نے تمہیں ڈس اون کر دیا

دل میں جس جگہ چھری لگی تھی وہاں اب زخم بننے لگا مہرماہ کہے گئی

تمہاری وجہ سے تمہارا پورا خاندان ذلیل رسوا ہو گیا خبروں میں ہمارا نام آنے لگا تمہیں لگتا ہے ایسی عورت کسی

مرد کے قابل رہتی ہے وہ بھی ایک شاندار بے داغ مرد؟

تمہیں اپنی باقی کی ساری زندگی ایک محبت والے مرد کے بغیر گزارنی ہوگی کیا یہ بات اب تک تم سمجھ نہیں سکی

؟

ہیپی آیندنگز... یہ بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے اسکے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے

شہزادہ کسی دیو کی قید میں رہ کر آنے والی شہزادی کو قبول کر لیتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

محبت بھی کوئی چیز ہوتی ہے جو شہزادے کو پورا گاؤں بھٹکا کر کانچ کا جو تا شہزادی کے گھر لانے پہ مجبور کر دیتی ہے  
قربانی اور آیشار بھی کوئی چیز ہوتی ہے جو شہزادے کو مجبور کرتی ہے کہ وہ کسی شہزادی کو ایک اونچے لمبے محل کی  
قید سے آزاد کروا کر لائے

ہیپی اینڈنگز بھی کوئی چیز ہوتی ہے جو

ہیپی اینڈنگ ہوتی نہیں ہے ہالے دکھائی جاتی ہے اور اگر ہوتی بھی ہے تو فیری ٹیلز میں اصل زندگی میں بس  
اینڈنگ ہوتی ہے اور اس حقیقت کو جتنا جلدی قبول کرو گی اتنا اچھا ہے وہ تلخی سے کہہ رہی تھی  
فیری ٹیل میں کیا ہوتا ہے؟

شہزادہ شہزادی کو کسی ظالم دیو کی قید سے چھڑا لاتا ہے اور کہانی ختم  
شہزادہ کانچ کا جو تالے آتا ہے شہزادی کو اسکی سوتیلی ماں سے بچا لیتا ہے اور کہانی ختم  
شہزادہ کسی اونچے ظالم محل سے کسی چڑیل کی قید سے شہزادی کو بچا لیتا ہے اور وہ ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں  
کہانی ختم  
www.kitabnagri.com

اس نے ہالے کی آنکھوں میں دیکھا اور کہنا جاری رکھا  
اصل میں کہانی یہاں سے شروع ہوتی ہے وہ ہیپی اینڈنگز بس آنکھ کا دھوکہ ہوتی ہے  
کہانی کے باہر پردے کے پیچھے شہزادی ظالم دیو کی قید نہیں بھولتی

## Posted On Kitab Nagri

شہزادہ اسے رام کرنے کی ہر کوشش کرتا ہے لیکن شہزادی اپنے اندر اندھیرے کو بسا لیتی ہے شہزادہ اس سے بے زار ہو جاتا ہے اور انکی کہانی کا اینڈ ٹریجڈک ہوتا ہے

ہالے نے سانس روک لیا

وہ آج تک جن کہانیوں میں جیتی رہی تھی مہر ماہ نے انکا کیسا خوفناک نقشہ کھینچا تھا

ان سب سے بے نیاز وہ محروم اور حریص عورت کہے گئی

اونچے محل والی شہزادی قید کی عادی ہو گئی ہوتی ہے وہ شہزادے کے ساتھ کبھی بھی ایک نارمل زندگی نہیں گزار سکتی

یا تو وہ اپنے لئے دوبارہ قید چن لیتی ہے یا پھر شہزادہ اپنے لئے نئی شہزادی

اس کہانی کی اینڈنگ بھی ٹریجڈک ہوتی ہے

کانچ کا جوتا لانے والا شہزادہ اپنے ساتھ شہزادی کو لے جاتا ہے لیکن وہ خوش نہیں رہ پاتے سوتیلی ماں کی سازشیں ختم نہیں ہوئی ہوتیں وہ ایک نہ ایک دن ان دونوں کو الگ کر دہی لیتی ہے وہ ہالے کے بالکل قریب جھکی کہہ رہی تھی

ہالے لٹھے کی مانند سفید چہرے کے ساتھ سنے گئی

اس کہانی کا اینڈ بھی ٹریجڈک ہوتا ہے فیری ٹیل نظر کا دھوکہ ہے، پیپی اینڈنگ صرف دکھائی جاتی ہے

دل کا زخم اب کے ناسور بن گیا

## Posted On Kitab Nagri

مہر ماہ سر جھٹک کر بڑبڑائی

بپی اینڈنگ مائے فٹ

پھر وہ رکی فکر مندی سے ہالے کا سفید چہرہ دیکھا

برامت مناؤ ہالے یہ تلخ ہے لیکن حقیقت ہے تم میری بہن کم بٹی زیادہ ہوتی تھیں مجھ پہ یقین ہے ناں؟

ہالے نے مردہ آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا

ماؤں پہ کوئی شک نہیں کرتا

اس نے سر ایک بار پھر مہر کے کندھے پہ ٹکا دیا

اس کے لب بغیر آواز کے ایک ہی بات دہرا رہے تھے

بپی اینڈنگ بس فیری ٹیلز میں ہوتی ہے زندگی میں بس اینڈنگز ہوتی ہیں

مہر ماہ فیری ٹیل کی کسی بوڑھی جادوگرنی کی طرح اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی

www.kitabnagri.com

یہ مہر ماہ سے ہونے والی ملاقات سے چند دن بعد کا ذکر ہے ہارون نے ہالے کو کال کر کے اسکے گھر کے قریب

ایک پارک میں ملنے بلوایا تھا عمر بھی اس وقت واک کرنے آیا ہوا تھا وہ اپنے راؤنڈ لگا رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

صبح ابھی تروتازہ تھی

پارک میں چند گنے چنے لوگ تھے ہالے نے سفید گھٹنوں تک آتی فراک اور ٹراؤزر کے ساتھ سفید دوپٹے لے

رکھا تھا جو کہ گردن میں جھول رہا تھا

وہ پارک میں رکھے ایک بیچ کے اوپر بیٹھی تھی دفعتاً سے ایک آہٹ سنائی دی

وہ رک سی گئی دل بھی رک گیا وہ آج اس امر کو یقینی بنانے گئی تھی کہ یہ آہٹ ہالے کے لئے آخری بار ہو

وہ خاموشی سے آیا اسکے قریب ذرا سے فاصلے پہ بیٹھا ہالے نے نظر موڑ کر اسکو دیکھا

سفید ٹی شرٹ نیلی جینز سرمئی آنکھیں اور ہلکی بڑھی شیو

وہ صاف ستھرا اور وجیہ لگ رہا تھا

اس نے اپنی بند مٹھی ہالے کی جانب بڑھائی

ہالے نے مٹھی بھیجنے لی لیکن بڑھائی نہیں

یار اس طرح مت کیا کرو کیا پتہ یہ آخری بار ہو

وہ نارمل انداز میں کہہ رہا تھا

بات کرو ہارون جو بات کرنی ہے جلدی کرو ہالے نے بے زاری ظاہر کرنی چاہی

کیا ہمارا تعلق دوبارہ نہیں جڑ سکتا؟

ہم کبھی بھی پہلے جیسے نہیں ہو سکتے ہارون تم..

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے اسکی بات کاٹی

پہلے جیسا ہونا کون چاہتا ہے؟ اسکا لہجہ عجیب تھا ہالے ٹھہر سی گئی

میں آج ہمارے تعلق کو ریسائیکل کرنے آیا ہوں پرانے ہارون کی کوئی عزت نہیں تھی اسکی باتوں کی کوئی وقعت نہیں تھے اسکے مشورے بے وقوفانہ سمجھے جاتے تھے اسکو بھری محفل میں اصلاح کے نام پہ آکورد فیل کروایا

جاتا تھا مذاق کے نام پہ اسکا مذاق اڑایا جاتا تھا وہ تعلق ٹاکسک تھا ہم آج سے نئی شروعات کریں گے اگر تم چاہو

ہالے کار کا ہو اسانس جیسے بحال ہوا

ہمارا تعلق ایسا نہیں تھا ہارون میں ....

اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن نہیں کہہ سکی اپنی صفائی میں کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں

میں ٹاکسک نہیں ہوں وہ مارے شاک کے بس یہی کہہ سکی آنکھیں بے یقین تھیں

براہو نا برا انہیں ہوتا برا رہنا برا ہوتا ہے

ہمارے تعلق میں تم نے ہمیشہ اصلاح کے نام پہ مجھے ذلیل کیا ہالے

اسکے لہجے میں شکوہ نہیں تھا نہ طنز تھا وہ عام سے عام لہجے میں بتا رہا تھا

میرے فیصلوں کو بے وقوفانہ اور بچکانہ کہہ کر ہمیشہ مجھے دباتی رہیں قصور تمہارا نہیں ہے قصور میرا ہے میں دبتا رہا

ہماری دوستی میں میں ہمیشہ دبتا رہا

ہالے کا شاک بڑھتا جا رہا تھا وہ بار بار گردن نفی میں ہلا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ ٹاکسک نہیں تھی

امپا سیبل

تم نے کہا بولو تو ہارون بولا تم نے کہا چپ رہو ہارون چپ رہا تم نے کہا لڑو میں لڑا تم نے کہا ہنسو میں ہنسا  
میں کٹھ پتلی بنتے بنتے تھک گیا ہوں ہالے

اب مجھے اس تعلق میں عزت چاہیے مقام چاہیے تم میرے لئے قیمتی ہو ہر ایک سے زیادہ تمہاری دوستی قیمتی ہے  
میں تمہارا دوست ہوں میں تمہاری اصلاح کرنا چاہتا ہوں میری باتوں پہ غور کرو ہالے کیا تم ایسی نہیں ہو؟  
ہالے کو آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے اسکی آنکھوں کے آگے کچھ منظر ابھرے  
کچھ میں وہ ہارون کو بری طرح جھڑک رہی تھی

کسی منظر میں وہ ہارون کی کسی بات کا بھری محفل میں مذاق اڑا رہی تھی  
کسی منظر میں وہ ہارون کے کسی مشورے کو بہت بری طرح رد کر رہی تھی اسے کم عقلی کا طعنہ دے رہی تھی  
کسی منظر میں وہ ہارون سے معافی منگوا رہی تھی حالانکہ اسکا کوئی قصور نہیں تھا

اب ایک منظر میں اسے ہارون کی ایک کامیابی بہت بری لگ رہی تھی کیونکہ اس نے یہ کام ہالے کے خلاف جا کر  
کیا تھا

سب مناظر میں ایک چیز کا من تھی

ہارون کا تاریک ہوتا چہرہ

## Posted On Kitab Nagri

مجھے یقین نہیں آتا میں ٹاکسک تھی میں ایسی نہیں تھی ہارون میں بس ossyb تھی روڈ تھی لیکن میں ٹاکسک نہیں تھی میں ایسی کیسے ہو سکتی ہوں

شاک کا اگر کوئی پہاڑ تھا تو وہ آج ہالے کے سر پہ آکر گرا تھا

عمر نے ذرا دور کھڑے ہو کر انکو دیکھا تھا

اب اگر ایک بندے نے بے غیرت بن کر اپنی بیوی سے بات کرنے کی اجازت دے دی ہے تو اگلے کو بھی ذرا

شرم آنی چاہیے بات مختصر کرو یا ر

وہ اپنی جگہ پہ کھڑا بری طرح جل بھن رہا تھا

ہارون کہہ رہا تھا

اس دن جو کچھ بھی ہوا وہ کوئی انتقام نہیں تھا میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ہالے

ہالے کی آنکھوں میں زخمی پن دوڑ گیا

تم سچ بتا سکتے تھے ہارون تمہیں سچ بولنا چاہیے تھا تم نے میرے ساتھ بہت غلط کیا بہت غلط میں چاہ کر بھی تمہیں

معاف نہیں کر سکتی

وہ گیلی آواز میں کہہ رہی تھی

ہارون نے چند لمحہ اسکو دیکھا پھر کہنا شروع کیا

میں نے جھوٹ بولا کیونکہ تم نے مجھے جھوٹ بولنا سکھایا

## Posted On Kitab Nagri

تم میری گارجین تھی میں نے ہمیشہ وہی کیا تم نے کہا سچ بولو ہارون نے سچ بولا تم نے کہا جھوٹ بولو ہارون نے جھوٹ بولا

ہالے گم صم سی اسکو دیکھے گئی اس نے چاہا تھا کہ آج اسکی سماعت دھوکہ دے جائے لیکن ایسا نہیں ہو سکا اسے سننا تھا اسے سننا پڑا

تمہیں یاد ہے تم جب اسکول میں تھی ایک بچے نے تمہاری کاپی چرائی تم نے بریک ٹائم میں اسکا سر پھاڑ دیا بات پر نسیل تک گئی پیا اور معراج انکل کو بلایا گیا ہارون سچا اور نیوٹرل مشہور تھا تمہاری گواہی کے لئے مجھے بلایا گیا وہ رکالہجہ ذرا زخمی ہوا

تم نے کہا ہارون جھوٹ بولو ہارون کہہ دو میری غلطی نہیں تھی میرے دل نے ملامت کی میرا سر جھک گیا لیکن سچے اور نیوٹرل ہارون نے جھوٹ بولا اس دن کے بعد جب بھی کوئی مجھے سچا بولتا تھا میرا دل مجھے ملامت کرتا تھا میں تمہارے لئے کئی سال سے ملامت سہ رہا ہوں

ہالے کچھ کہہ نہیں سکی زبان جیسے مفلوج ہو گئی دل نے جیسے دھڑکنابند کر دیا ہارون آنکھیں اسکے چہرے پہ جمائے رہیں آواز میں کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں قاتل تھا اپنے بھائی کا قاتل تھا لیکن جھوٹا نہیں تھا میں نے قتل کر کے بھی جھوٹ نہیں کہا مجھ سے جب پوچھا گیا تو میں نے واویلا کیا چیخا چلایا لیکن میں نے جھوٹ نہیں بولا

میں کہہ سکتا تھا کہ رستم نے خود کو خود ہرٹ کیا ہے لیکن میں نے نہیں کہا کیونکہ ہارون قاتل تھا لیکن جھوٹا نہیں

ہم کالج میں تھے میڈم نے کسی بات پہ ہم دونوں کو جھڑک دیا تم نے رات کے بارہ بجے گاڑی نکالی ہم پر نسیل کے گھر کے باہر گئے اور تم پورے ایک گھنٹے تک اسکے گھر کے باہر ہارن بجاتی رہی سی سی ٹی وی میں ہمارا چہرہ تک آگیا معراج بابا نے مجھے بلایا کیونکہ ہارون سچا تھا اسکی کریڈیبلٹی تھی مجھ سے پوچھا گیا کہ یہ سچ ہے یا نہیں

تم نے کہا ہارون جھوٹ بولو میری کریڈیبلٹی کا سوال تھا ہالے لیکن میں نے پھر بھی جھوٹ بولا اس دن سے ہارون نیوٹرل نہیں رہا ہارون کی کریڈیبلٹی ختم ہو گئی پورے خاندان میں ہارون کی بات کا کوئی اعتبار نہیں رہا لیکن میں میرے لئے پھر بھی تم عزیز رہی

بھری محفل میں کٹہرے میں کھڑا کر کے جسٹس معراج کے سامنے تم کہتی تھی ہارون سچ بولو اور ہارون کو جھوٹ بولنا ہوتا تھا

وہ رکال میں کچھ اٹکا ہالے پتھرائی آنکھوں سے اسکو دیکھتی رہی اسکی آنکھیں ساکت تھیں جسم ساکن



## Posted On Kitab Nagri

تم نے اس دن بھی کہا ہارون سچ بولو اور میں نے جھوٹ بولا کیونکہ مجھے یہی سکھایا گیا تھا کیونکہ تم نے ہمیشہ مجھ سے جھوٹ بلوائے تھے میں دور تھا مجھے حالات کا اندازہ نہیں تھا کیا میں تمہاری شادی کی پہلی صبح کسی کو یہ بتا سکتا تھا کہ تم ایک ماہ قبل کسی زخمی کورات کے تین بجے ہسپتال لے گئی ہو؟

وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا

ہم جتنے مرضی لبرل سہی کیا تمہارا سسرال اس بات کو مثبت انداز میں لیتا؟

میں نے تمہارے لئے ہمیشہ جھوٹ بولے لیکن ان سب جھوٹوں سے تمہیں فائدہ ہوا تو ہارون اچھا تھا دوست تھا لیکن جب میرے ایک جھوٹ سے تمہیں نقصان پہنچا تو ہارون برا ہو گیا؟ اس سے تعلق ختم ہو گیا؟

ہالے کی ساکت ہوئی آنکھوں سے ایک آنسو گرا

جھوٹ بلوانا اگر تمہارا قصور تھا تو جھوٹ بولنا میرا گناہ لیکن میں یہاں تمہیں الزام دینے نہیں آیا نہ خود کو شرمندہ کرنے آیا ہوں میں یہاں تمہاری اور اپنی اصلاح کرنے اور اپنے تعلق کو ری سائیکل کرنے آیا ہوں اور آج میں آخری بار آیا ہوں

یہاں ہالے کا دل رک سا گیا تھا

میں تمہاری طرف مٹھی بڑھاؤں گا اگر تم نے بھی بڑھالی تو ایک نیا تعلق بنائیں گے لیکن اگر نہیں بڑھانا چاہتی وہ اٹھ کھڑا ہوا ہالے نے اسکو نہیں دیکھا وہ نیچے گھاس کے ٹکڑے کو دیکھتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری خواہش کا احترام کروں گا ہارون شاہد آج کے بعد تمہیں نظر نہیں آئے گا تم چاہو گی تب بھی نہیں کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہو جانا چاہیے مرنے کے بعد انکا ختم ہونا مجبوری ہوتی ہے زندگی میں انکا ختم ہونا محبت ہوتی ہے ہر تعلق میں اتنی محبت ہونی چاہیے کہ اس میں ناراضگی ختم کرنے کے لئے موت کا انتظار نہ کرنا پڑے

اس نے ہاتھ کی بند مٹھی ہالے کی طرف بڑھائی دل زور سے دھڑکا  
اگر اس نے مٹھی نہ بڑھائی تو؟

ہالے نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ اسکے سامنے کھڑا تھا دھوپ اسکی پشت سے ٹکرا کر واپس پلٹ رہی تھی اسکی  
چوڑی پشت دھوپ کو ہالے تک آنے نہیں دے رہی تھی

سفید لباس والی اپسرانے اس سانولی رنگت والے لڑکے کو دیکھا پھر اسکی بند مٹھی کو

بیچہ رکھی اسکی مٹھی شدت سے اس مٹھی سے ٹکرانا چاہتی تھی

www.kitabnagri.com

چند پل گزرے چند ساعتیں بیتیں

ہالے نے رخ موڑ لیا

دونوں کے دلوں میں بے اختیار ٹیس سی اٹھی تھی

ہارون کا دل زخمی ہو گیا روح کو جیسے کسی نے چیر دیا ہو

اس نے مٹھی گرا دی

## Posted On Kitab Nagri

پارک کی فضاؤں نے نوے بلند کئے

دھوپ نے بین کیا

پیڑوں نے ماتم کیا

سانولے چہرے والا لڑکا مڑ گیا

زخمی دل اور بھری ہوئی آنکھوں کے ساتھ

پچھے پیچھے لڑکی کی آنکھوں سے ایک سیل سارواں ہوا

دل میں کوئی زور سے جکڑ رہا تھا

اس نے ہارون کو کھو دیا تھا اس سے بڑی اذیت کیا ہوگی لیکن اگر ہارون اسکے ساتھ رہے گا تو وہ خود کو کھو دے گا

یہ اذیت زیادہ بڑی تھی؟

اس نے ایک سچے اور نیوٹرل انسان کو جھوٹا اور کرپٹ بنا دیا

وہ اس سے دور تھا لیکن خوش تھا ہالے اسکی خوشی کے لئے سب کر سکتی تھی

عمر اسے دور جاتے دیکھتا رہا پھر اپنی جگہ سے ہٹا چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ اسکے قریب آنے لگا

سفید شرٹ والا لڑکا پارک کا جنگلہ پار کرتا روڈ پہ آگیا

وہ شکستہ قدموں سے اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا آنکھیں برسنے کو بے تاب تھیں

اسکے اور ہالے کے درمیان بس یہی جنگلہ تھا اس جنگلے کے پار سڑک تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی گاڑی کو دیکھتا باہر آیا

تب ہی اسی لمحے اس نے ایک تیز رفتار گاڑی کو اپنے بالکل قریب آتے دیکھا

وہ سڑک سے ہٹنا چاہتا تھا بھاگنا چاہتا تھا چلانا چاہتا تھا لیکن کچھ نہیں کر سکا

ایک اگلے لمحے اس نے اپنے وجود کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا پھر خود کو نیچے تارکول کی سیاہ سڑک پہ منہ کے بل

گرتے دیکھا

منہ چھل گیا سر پہ ایک گہری ضرب لگی لمحے کا بس ایک لمحے کا کھیل تھا

اس نے اپنے پورے جسم میں درد کی ایک لہر کو دوڑتا محسوس کیا اس نے اپنے چہرے گردن پہ خون کو بہتے

محسوس کیا

اس سے ذرا دور کھڑے عمر حیات نے یہ منظر دیکھا ہارون نے اس سیاہ آنکھوں والے مرد کو اپنی طرف دیوانہ

وار بھاگتے دیکھا

اس نے سفید لباس والی لڑکی کو ساکت ہوتے دیکھا وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی

وہ quick reaction

نہیں دیا کرتی تھی یہ اسکی فطرت تھی

سڑک خون سے تر ہوتی جا رہی تھی جسم اور سر میں تکلیف بڑھتی جا رہی تھی اسے لگا تھا یہ موت ہے یہ واقعی

موت تھی

## Posted On Kitab Nagri

سفید لباس والی لڑکی مرے مرے قدم اٹھاتی اسکے قریب جا رہی تھی  
لوگوں کا رش بڑھنے لگا تھا عمر حیات اس کا زخم چیک کر رہا تھا اسکے خون کو روکنے کے لئے کچھ ڈھونڈ رہا تھا  
لڑکی اب بھی ان سے دور تھی بس ذرا سی دور وہ اسکے اتنے قریب تھا بس بچ میں جنگلہ تھا  
ہارون نے اپنی آنکھوں کو بند ہوتے دیکھا اس نے آخری بار کچھ محسوس کرنا چاہا  
وہ درد تھا بس درد بے پناہ درد

اب سفید لباس والی لڑکی ان کے قریب پہنچ گئی تھی ہارون کو دیکھتے ہوئے وہ نیچے سڑک پہ بیٹھی اس لڑکے کی سفید  
شرٹ سرخ ہو گئی تھی

عمر اب اسے اٹھا رہا تھا وہ اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھا رہا تھا وہ ایسولینس کا انتظار نہیں کر سکتا تھا  
لوگ مدد نہیں کر رہے تھے لوگ ویڈیو بنا رہے تھے

لڑکی اب بھی سڑک پہ بیٹھی اس خون کو تک رہی تھی ساکت سن

سیاہ آنکھوں والا مرد اس سفید شرٹ والے لڑکے کو اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لٹا رہا تھا  
وہ بار بار اس کا زخم چیک کر رہا تھا خود تو تسلی دے رہا تھا اسکے ساکت ہوئے وجود کو تسلی دے رہا تھا  
زخم گہرا نہیں ہے تم بچ جاؤ گے وہ دہرا رہا تھا

لڑکی اب بھی سڑک پہ بیٹھی تھی سیاہ آنکھوں والا مرد واپس آیا اسکے آگے ہاتھ پھیلا یا وہ عجلت میں تھا وہ پریشان  
بھی تھا

## Posted On Kitab Nagri

لڑکی نے آنکھیں اٹھائیں اسکی آنکھوں میں گہرا کرب تھا  
کیا وہ مر جائے گا؟

اس نے بے تاثر لہجے میں ایک سی سوال پوچھا  
مرد جھکا اسے کندھے سے پکڑ کر اٹھایا

اسکی آنکھوں میں دیکھا

وہ بچ جائے گا

یقین دہانی کروائی گئی

سفید لباس والی لڑکی نے یقین کر لیا

اسے اب اس مرد کی باتوں پہ یقین آجاتا تھا



ہسپتال کیسا ہوتا ہے؟

بے رحم سرد

ہارون کو آئی سی یو لے جایا گیا تھا جہاں اسکی سرجری ہو رہی تھی سر کا زخم گہرا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ایک بازو ٹوٹ گیا تھا

ویٹنگ روم میں بیٹھی لڑکی بس فرش کو گھور رہی تھی آنسو ٹپا اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے

آج کے بعد اگر تم چاہو گی تب بھی میں تمہیں نظر نہیں آؤں گا

وہ کیوں تھا ایسا اس نے کیوں کہا ایسا؟

کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہو جانا چاہیے موت سے پہلے انکا ختم ہونا محبت ہوتی ہے

سماعتوں میں اس کے فقرے گونج رہے تھے

دل جیسے رک رک کر چل رہا تھا

اسکا دل چاہ رہا تھا کہ بس ہارون کو دو منٹ کے لئے ہوش آجائے اور وہ اس تعلق کی ناراضگی ختم کر لے اسے

ہارون عزیز تھا

ہر تعلق میں اتنی محبت تو ہونی چاہیے کہ اس میں ناراضگی ختم کرنے کے لئے موت کا انتظار نہ کرنا پڑے

آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے دل کی اذیت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا

تم مجھے عزیز ہو ہالے

یار ایسا نہ کیا کرو کیا پتہ یہ آخری بار ہو

اس نے چاہا تھا وہ اپنے کانوں کو بند کر لے

اس نے چاہا تھا وقت پیچھے چلا جائے کوئی ناراضگی کوئی غصہ کچھ بھی ہارون سے زیادہ قیمتی نہیں تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے تھک کر پیچھے کو ٹیک لگالی بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے  
اس کے قریب کوئی آکر بیٹھا سرمئی ٹریک سوٹ والا مرد اس کے سینے پہ خون کے دھبے تھے  
آپ دعا کریں انجری بہت گہری ہے وہ بہت تکلیف جھیل رہا ہے میں چاہتا ہوں وہ بچ جائے  
میں بھی

ہالے بند آنکھوں کے ساتھ بڑبڑائی  
آپ دعا کیوں نہیں کرتیں؟ وہ اسکو نہیں دیکھ رہا تھا وہ ہالے کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا عجیب بے کلی سی  
ہوتی تھی

میں اس سے دعا نہیں مانگوں گی وہ میری نہیں سنتا اسکے لہجے میں بے بسی تھی  
وہ مجھ سے ناراض ہے میں دعا مانگوں گی تو وہ سزا کے طور پہ ہارون کو چھین لے گا  
اسکی آواز زکام زدہ تھی آنسو ایک پل کو بھی رکے نہیں تھے

www.kitabnagri.com

دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی

تم دعا مانگو وہ تم سے تو راضی ہے وہ کافی دیر بعد منت کے انداز میں بولی  
میں اس سے مانگتا نہیں ہوں میں دل میں خواہش کر لیتا ہوں اور وہ دے دیتا ہے  
اس نے کندھے اچکائے

میں اسے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی عمر

## Posted On Kitab Nagri

یکدم وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

عمر نے اسکی طرف دیکھا

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رودی

وہ سمجھتا ہے میں اس سے ناراض ہوں میں ناراض نہیں تھی میں ہارون سے ناراض ہو ہی نہیں سکتی

وہ آوازوں کے ساتھ بری طرح رو رہی تھی

عمر کرب سے اسکو دیکھتا رہا

میں اس سے دور تھی میں حسن سے دور تھی کیونکہ میں جانتی تھی میرا رنگ سیاہ ہونے والا ہے وہ اچھے لوگ تھے

وہ سب سینٹ تھے میں بری بن گئی تھی میرا رنگ سیاہ ہوتا جا رہا تھا میں خود کو ایک کوڑھ کا مریض سمجھتی جا رہی

تھی

جس طرح

آہستہ آہستہ کوڑھ اسکے سارے جسم میں پھیلتا جاتا ہے اسی طرح میرا سرمئی رنگ سیاہ ہوتا جا رہا تھا مجھے ہر رات

اپنے جسم کا ایک ایک ٹکڑا سیاہ ہوتا جا رہا تھا

اسکی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی آنسوؤں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا

میں جب جب ان سیاہ ٹکڑوں کو دیکھتی تھی میرے دل میں ان لوگوں سے میرے خاندان سے دور رہنے کا فیصلہ

جڑ پکڑتا جاتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کچھ وقت پہلے تک ہم سب ایک جیسے تھے

اسکے آنسو رک گئے شاید وہ تھک چکی تھی لیکن اس نے بولنا بند نہیں کیا

کھانا شاپنگ پڑھائی گھومنا یہی سب ہماری زندگی تھی وہ نم سرخ آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی

انکی زندگی اب بھی ویسی ہے اچھی صاف اور میں؟

میں گندی ہو گئی میں کوڑھ کی مریض ہو گئی میں جہاں جہاں جاتی ہوں لوگ مجھے معنی خیزی سے دیکھتے ہیں جملے

کستے ہیں باتیں کرتے ہیں پہلے ایسا نہیں تھا پہلے لوگ میری خوبصورتی کی تعریف کرتے تھے میرے ہیروں کی

بات کرتے تھے اور میرے ساتھ کھڑے دونوں مردوں کو مجھ پہ فخر ہوتا تھا

وہ رکی زخمی آنکھوں سے عمر کو دیکھا عمر اسے ہی دیکھ رہا تھا

اب اگر وہ میرے ساتھ جائیں گے تو لوگ طنز کریں گے باتیں کریں گے

میرے دونوں عزیز مرد کچھ دن برداشت کریں گے پھر غصہ ہوں گے پھر لڑیں گے وہ خود کو نقصان دیں گے

باتیں کرنے والے لوگوں کو ماریں گے اور آخر میں وہ مجھ سے بے زار ہو جائیں گے

وہ رکی لہجے میں دنیا بھر کا دکھ سما گیا

وہ بے زار ہو جائیں گے اور ہالے مر جائے گی میں انکی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھنے کی عادی ہوں فخر دیکھنے

کی عادی ہوں میں نفرت بے زاری نہیں سہہ سکوں گی

## Posted On Kitab Nagri

انکو لگتا ہے ہالے انکو نفرت بے زاری کی وجہ سے سے ناراضگی کی وجہ سے چھوڑ رہی ہے وہ دونوں نہیں جانتے  
میں انکو محبت کی خاطر چھوڑ رہی ہوں میں انکو "انکے" لئے چھوڑ رہی ہوں

اس نے چہرہ جھکا لیا آنسو ایک بار پھر بہنے لگے

عمر کچھ نہیں بولا وہ بس چپ چاپ بیٹھا رہا

پھر وہ اٹھا

میں اسکے گھر والوں کو اطلاع کر آؤں سرجری ختم ہونے میں بہت وقت ہے وہ کہہ کر ہالے کی جانب دیکھے بغیر  
باہر نکل گیا

پیچھے وہ ایک بار پھر اذیت میں گھری بیٹھی رہ گئی

کتنی دیر گزری اسے پتہ نہیں چلا وہ بس آنکھیں بند کئے روتی گئی اور ہارون کے ساتھ گزرے وقت کو یاد کرتی  
رہی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

روم نمبر 125 کے ساتھ آپ ہیں؟

اس آواز پہ وہ اچھل کر کھڑی ہوئی تھی

سسٹر اسکے سامنے کھڑی پوچھ رہی تھی

ہالے نے بس اثبات میں سر ہلایا

اسی لمحے اس نے نوال اور شاہد کو فٹ ہوتے چہروں کے ساتھ اسکی طرف آتے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے؟

کیا کیا ہے تم نے ہارون کے ساتھ بولو؟ نوال اسکے اوپر جھپٹ پڑی تھیں

ہالے نے سرد نظروں سے انکو دیکھا

آپ کا بیٹا میرا دوست ہے میرا خاندان ہے اگر آپ نے اسکی اس حالت کا الزام مجھ پہ لگانے کی کوشش بھی کی

تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ میری لگتی کیا ہیں وہ ایسے رعب دار ایسے ٹھنڈے لہجے میں بولی کہ نوال کو بے

اختیار اس سے خوف آیا

ہالے باہر نکل گئی شاہد اور نوال اسکی تقلید میں چلتے گئے

آئی سی یو کے باہر انہوں نے ڈاکٹر کو اپنی جانب آتے دیکھا

میرا بیٹا میرا ہارون کیسا ہے؟ اسکی کنڈیشن کیسی ہے اب؟

شاہد نے آگے کو ہو کر بے قراری سے پوچھا تھا

روڈ ایکسیڈنٹ میں اتنے گہرے زخم عموماً لگتے نہیں ہیں لیکن آپ کے بیٹے کے سر میں انٹرنل بلیڈنگ بہت ہو گئی

تھی ہم نے پوری کوشش کی لیکن ہم بچا نہیں سکے

وی آر سوری سر

اس لمحے اس پل سارے شہر کی ساری آوازیں بند ہو گئیں

ہر طرف سکوت چھا گیا



## Posted On Kitab Nagri

نوال دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی شاہد چیخ رہے تھے رو رہے تھے

ہالے گھٹنوں کے بل اس فرش پہ گر گئی

کھلے بال چہرے کے اطراف میں گر گئے چہرہ چھپ سا گیا

نوحہ بین ماتم دوست کے مرنے پہ کیا کرے؟

آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر فرش پہ گر رہے تھے

دل پھٹ رہا تھا روح قبض ہو رہی تھی سانس اکھڑ رہا تھا

وہ فرش پہ چہرہ جھکائے بس بے آواز رو رہی تھی

کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہو جانا چاہیے موت کے بعد انکا ختم ہونا مجبوری ہوتی ہے موت سے پہلے انکا

ختم ہونا محبت ہوتی ہے ہر تعلق میں اتنی محبت تو ہونی چاہیے کہ اس میں ناراضگیوں کے ختم ہونے کے لئے موت

کا انتظار نہ کیا جائے

شاہد کے رونے کی آواز نوال کا دھاڑیں مار مار کر رونا ہالے کے بے آواز آنسو

ساری آوازیں بے معنی تھیں بس ہارون شاہد کی موت سے قبل گونجی ہوئی آواز معنی رکھتی تھی

ساری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد آدمی ہو گا جو تمھارے ساتھ ہو گا

وہ سہی کہتا تھا وہ دنیا تھا

ہارون مر گیا تھا ہالے کو لگا ساری دنیا مر گئی

## Posted On Kitab Nagri

وہ ہسپتال کے سامنے والے بینک سے کچھ کیش نکلوانے گیا تھا  
اپنے ٹریک سوٹ کی جیب میں رقم اڑستا وہ واپس ہسپتال آیا  
اسکی حالت ابتر تھی سینے پہ جا بجا خون کے دھبے تھے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں سرخ  
وہ کال پہ بات کرتا ہوا آ رہا تھا دفتعا وہ رک ایک وارڈ کے باہر اسکے قدم تھے وارڈ کے اندر سے کوئی شناسا آواز آ  
رہی تھی

وہ اس آواز کو جانتا تھا لمحے کے ہزارویں حصے میں اس نے اس آواز کو ڈی کوڈ کیا تھا  
وہ آہستگی سے وارڈ کا دروازہ کھولتا اندر آیا البتہ اسکا چہرہ عجیب تھا  
وارڈ میں ایک قطار سے ذرا ذرا سے فاصلے پہ بیڈ لگے تھے

کوئی تیسرے بیڈ پہ وہ عورت بیٹھی تھی جس کی آواز پہ عمر یہاں تک آیا تھا  
اسکے قدم من من من بھر کے ہو رہے تھے آنکھوں میں عجیب خوف تھا

ہاں عمر حیات کی آنکھوں میں آج خوف تھا

وہ عورت اب ڈاکٹر پہ چیخ رہی تھی اسکی حالت پہ کسی پاگل کا گمان ہوتا تھا

میر اعلیٰ ج کرو خدا کا واسطہ میر اعلیٰ ج کرو وہ ڈاکٹر کے سامنے ہاتھ جوڑے کہہ رہی تھی

پھر اپنے سر پہ زور زور سے ہاتھ مار رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یہ دیکھو یہاں یہاں کچھ ہے کوئی کیڑا ہے جو رینگ رہا ہے میرے سر میں کچھ ہے اسکو نکالو خدا کے لئے اسکو نکالو  
وہ رو رہی تھی پاگلوں کی طرح دہائی دے رہی تھی

یہ وہی تھی بخدا یہ وہی تھی عمر اسکے بیڈ کے عین عقب میں کھڑا تھا ہاتھ پہلو میں گرے تھے  
وہ اٹھائیس سالہ عمر نہیں تھا یہ اٹھارہ سالہ عمر تھا خوف زدہ سا ٹوٹا ہوا سا

دیکھیں بی بی آپ کا سارا علاج ہو چکا ہے ہر طرح کے ٹیسٹ کر کے دیکھ لئے ہیں کوئی مرض کوئی بیماری ہے ہی  
نہیں ہم علاج کریں تو بھلا کس مرض کا؟۔

وہ بے زاری سے کہہ رہے تھے اتنے بڑے ہسپتال کا اتنا کالیفائیڈ ڈاکٹر ایک عورت کی بیماری کیوں نہیں سمجھ رہا؟  
عمر ساکت قدموں سے آگے آیا اس عورت کے بالکل سامنے آ کر کھڑا ہوا  
اب کے عورت نے نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا عمر اسے دیکھے گیا اسکے لب آہستگی سے پھڑپھڑائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زری خالہ؟

اسکی آنکھیں بے یقین تھیں

یہ وہ عورت نہیں تھی یہ اس کی زری خالہ ہو کر بھی ویسی نہیں تھی  
بکھرے بال اجڑا حلیہ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے زرد پیلی پھٹک رنگت  
تم عمر ہوناں؟

وہ اسکو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں شناسائی ابھری

عمر تم؟.. تم عمر ہو؟

دیکھو میں تمہاری خالہ ہوں میں زری ہوں ادھر دیکھو بچے وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کے  
پوچھ رہی تھی

عمر کی سماعتوں میں کوئی اور فقرے گونج رہے تھے

تمہاری ماں تمہیں کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر لائی تھی اسکا مقصد تمہیں پالنا نہیں تھا

عمر دیکھو یہ ڈاکٹر میرا علاج نہیں کر رہا دیکھو میرے سر میں کیڑے رینگ رہے ہیں عمر دیکھو.....

جب محلے والوں نے تمہاری ماں سے تمہیں نکالنے کو کہا تب وہ ضد میں آگئی بچے وہ ضدی عورت ہے اس نے

تمہیں ضد میں اپنے پاس رکھا اسے تم سے کوئی محبت کوئی لگاؤ نہیں تھی وہ بس ضدی تھی

عمر دیکھو میں تمہاری خالہ ہوں تمہاری ماں ایک ضدی عورت میرا علاج تمہاری ماں نے تمہارے ساتھ زیادتی

www.kitabnagri.com

کی

میرے سر میں کیڑے

تمہاری ماں تمہیں کہیں اور لے جاسکتی تھی تمہاری تربیت تعلیم کے لئے لیکن وہ ایک ضدی عورت تھی اسے

محلے والوں کو دکھانا تھا کہ وہ...

منظر گڈ مڈ ہونے لگے آوازیں مگس اپ ہونے لگیں عمر کا چہرہ خوف سے سفید پڑنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

وہ بس ساکن کھڑا رہا اس نے سانس تک روک رکھی تھی

زیادتی کا الزام اسکی ماں کو گالیاں بکتے لوگ جنوں بیوں کی طرح لوگوں کو مارتا عمر خون سے ترا سکے ہاتھ انسانیت سے خالی دل

یکدم وہ پیچھے ہٹا

زری کے ہاتھ ہوا میں معلق رہ گئے

عمر ڈاکٹر کی جانب مڑا

انکے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟

اس نے کانپتی آواز میں بس ایک ہی سوال کیا

ڈاکٹر نے گہری سانس لی

یہ سارے مریض پرانے کراچی سے آئے ہیں انہوں نے کہنا شروع کیا

امیر شبر (کراچی کا سب سے امیر آدمی) ان کا علاج کروانا چاہتے ہیں خدمت خلق یونو

یہ بی بی یہاں کئی بار آچکی ہیں ہم نے انکے سارے ٹیسٹ کئے ہیں انکے ساتھ کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں سب

رپورٹس کلئیر ہیں اب آپ بتائیں ہم آخر کیا کریں؟

وہ بے زاری سے کہہ رہے تھے

عمر کے کانوں میں نفیسہ کی گھٹی گھٹی چیخیں گونجیں

## Posted On Kitab Nagri

خدا تمہیں غارت کرے زری

ڈاکٹر بول کر چلا گیا تھا زری اب عمر سے کچھ کہہ رہی تھی

عمر بس کھڑا تھا چپ گم صم

عمر تم مجھے سن رہے ہوناں ادھر دیکھو میری بات سنو

زری نے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنی جانب کیا

وہ خالی خالی نظروں سے اسکو دیکھتا رہا

وہ رونے لگی تھی اپنے سر پہ تھپڑ مار مار کر رونے لگی تھی

یہ دیکھو یہ کیڑے پھر آگئے میرا سر پھٹ رہا ہے عمر کچھ کرو کچھ کرو خدا کے لئے کچھ کرو

وہ اسکا بازو جھنجھوڑ رہی تھی

عمر نے کندھے سے پکڑ کر اسکو ہسپتال کے بیڈ پہ بٹھایا

www.kitabnagri.com

خود اسکے سامنے بیٹھ گیا

یہ بیماری نہیں ہے خالہ

وہ آہستگی سے بولا

دوائیوں کی پھیلی ہوئی باس بولتے شور مچاتے لوگ درد سے کراہتے ڈاکٹر کی جھڑک کھاتے لوگ ان سب سے

بے نیاز وہ بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھا کہہ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

یہ عذاب ہے یہ بد دعائیں ہیں معافی مانگیں واپس جائیں اماں سے معافی مانگیں وہ معاف کر دیتی ہیں میں ان سے  
کہوں گا وہ آپ کو معاف کر دیں آپ

...

اسکی آواز دم توڑ گئی جب وہ پاگل جنوں عورت اسکے سینے پہ دھکا مارتے ہوئے اٹھی عمر نے اسکی آنکھیں  
دیکھیں ان میں شر تھا

کس بات کی معافی ہاں؟

وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ غرائی تھی

عمر کو اسکی آواز میں ابلیس کی آواز شامل ہوتی محسوس ہوئی

میں نے جو کچھ کیا بالکل سہی کیا ایک ہزار بار موقع ملا تو ایک ہزار بار یہی کروں گی وہ ہزیانی انداز میں چلائی

تم آسیب تھے اور آسیب رہے تمہاری ماں ایک بے وقوف اور ضدی عورت تھی میں نے تمہارے اور تمہاری

ماں کے ساتھ جو کچھ کیا وہ سہی تھازری کو اپنے گناہوں پاشر مندگی نہیں ہے کوئی شرمندگی نہیں ہے

وہ بلند آواز میں چلا رہی تھی لوگ مڑ مڑ کر انکو دیکھنے لگے تھے

وہ اب بھی مغضات بکتی جارہی تھی لیکن عمر مزید برداشت نہیں کر سکا

دس سالوں کی تکلیف ایک بار پھر عود کر آئی تھی

آنسو ذلت درد تکلیف سب کچھ دل میں دبا کر سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ وارڈ سے باہر آیا

## Posted On Kitab Nagri

اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں ذلت نے ایک بار پھر سر جھکایا تھا  
اس نے آنکھیں بند کر لیں دل کی جلن زرا کم ہوئی  
وارڈ کے اندر کھڑے فرہاد غفار نے ایک میسج ٹائپ کیا تھا  
مجھے عمر حیات کا خوف مل گیا ہے مادام  
اور باہر کھڑے دیوار سے ٹیک لگائے عمر حیات کو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ "خوف زدہ" ہے

تھوڑی دیر بعد وہ واپس ویٹنگ روم تک گیا ہالے کو وہاں نہ پا کر اسے ذرا حیرت ہوئی اب کے وہ بالکل مختلف عمر تھا  
سنجیدہ زیرک

اس نے پاس کھڑی نرس سے ہالے کے بارے میں استفسار کیا اس نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے  
وہ خود ہی اسکو ڈھونڈتا اوپر چلا گیا یکدم اسے کچھ آوازیں آئیں نوال کے چیخنے کی رونے کی وہ بار بار ہالے کا نام  
لے کر کچھ کہہ رہی تھیں

عمر فوراً سے پہلے اس طرف بھاگا تھا راہداری میں کھڑے ہو کر اس نے اپنی نظروں کی سیدھ میں دیکھا  
اسے لگا اسکا دل رک گیا ساری دنیا کی حرکت رک گئی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے سفید ماربل کے فرش پہ بیٹھی تھی اسکی کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی وہ بس بے آواز رو رہی تھی  
بیچ پہ بیٹھے شاہد حسین پہ غشی طاری ہو رہی تھی ڈاکٹر زکی ٹیم انکو سنبھال رہی تھی دلا سادے رہی تھی  
عمر قدم قدم چلتا انکے قریب آیا وہ ہالے کے بلکل پاس آ کر رکا پھر اسکے قریب اسی طرح گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا  
ہالے نے روئی روئی آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا

عمر نے بے اختیار اپنے دل کو کتنا محسوس کیا  
اگر ان ایک آنکھوں سے آنسو بہنا رک جائیں تو عمر حیات کے لئے نعمتوں کی کوئی حد نہیں تھی  
کیا ہوا ہے؟

اس نے نرمی سے پوچھا

ہارون.. عمر ہارون

وہ بس تین الفاظ کہہ کر ایک بار پھر رو دی

یہ ہارون کا کمرہ نہیں ہے الفاظ تھے کہ دھماکہ ہالے کو اپنے کان پھٹتے محسوس ہوئے

وہ 115 میں ہے آپ کو نمبر زیاد نہیں رہتے ناں؟

اسکی آواز اب بھی ہلکی اور نرم تھی

ہالے بس اسکو دیکھے گئی آنسو خود بخود رک گئے دنیا ایک بار پھر زندہ ہونے لگی

عمر نے اسکے آگے ہاتھ پھیلا یا ہالے نے اپنا کانپتا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھ دیا

## Posted On Kitab Nagri

یہ لمس ہمیشہ سے تحفظ رہا تھا مان رہا تھا اعتبار رہا تھا رات کے آخری پہر بھی اور دن کے جلتے آجالے میں بھی وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اسکے پیروں پہ کھڑا کر چکا تھا پھر اسی طرح اسکا ہاتھ پکڑے وہ ڈاکٹر کی جانب بڑھا ایک ہاتھ سے اس نے ہالے کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور دوسرے سے ڈاکٹر کا گریبان

ایک جانب لمس میں نرمی تھی اور دوسری جانب شدت

کیا بکو اس کی ہے تم نے ان لوگوں سے ہاں؟ ہاروں مر گیا؟

وہ اس پہ غرار ہا تھا

اور وہ جو روم نمبر 115 میں ہے وہ تمہارا باپ ہے؟ بول کیا تماشا ہے یہ

اسکی آواز بلند تھی اور ہاتھ سختی سے اسکی گردن کو دبا رہا تھا

ہالے اسکے ساتھ کھڑی رہی اسے لگا اگر عمر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تو آج وہ زمین بوس ہو جائے گی

دیکھیں سر میرا۔ میرا گریبان چھوڑ یہ

www.kitabnagri.com

وہ بامشکل بول سکا

بول کس کی بات کر ہے ہو تم؟ کیا نام ہے تمہارے مریض کا؟

وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں دھاڑا

ہارون... ہارون وقار وہ اکھڑتے ہوئے سانس اور خوف کے درمیان بولا

روتی آنکھیں چمک اٹھیں بین کرتے چہرے شانت ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

وہ جنکو لگا تھا دنیا مر گئی انکے لئے خدا نے معجزے کر دیے

ہالے نے خالی خالی آنکھوں سے عمر کو دیکھا

عمر جل کر بڑ بڑایا

میر ا دل جلانے کے لئے پیدا ہوا ہے وہ سرمئی بلا ہنہ کہیں مر ہی نہ جائے

تھوڑی دیر بعد وہ سب آئی سی یو کے باہر کھڑے تھے

ہسپتال کے کمروں کے باہر کھڑے ہو کر کیا جانے والا انتظار دنیا کا سب سے برا انتظار ہوتا ہے

دفعہ دروازہ کھلا ڈاکٹر کبیر باہر آئے

سرجری کامیاب ہوئی آپ کو مبارک ہو

ہالے کا رکا ہوا سانس بحال ہوا عمر نے کوئی تاثر نہیں دیا البتہ دل پہ لدا بوجھ ہٹا شاہد اور نوال خوشی سے روئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھے ہنسے تھے

ہم کب مل سکیں گے؟ سوال کرنے والا عمر تھا

فلحال تو نہیں کم از کم ایک دو دن نہیں اگر آپ کو ملنے کی اجازت دے بھی دیں تو آپ نے ان سے کوئی بات

نہیں کرنی صرف سرجری کامیاب ہوئی ہے اصل تکلیف تو اب شروع ہوئی ہے کافی عرصہ اب وہ شاید چڑچڑے

رہیں یا شاید درد ہوتا رہے لیکن وہ زندہ ہیں آپ کو ایک بار پھر مبارک ہو

انہوں نے شاہد کا کندھا تھپکا تھا پھر ذرا کے

## Posted On Kitab Nagri

عمر کی طرف اشارہ کیا

یہ نوجوان آپ کے بیٹے کو ہاتھوں میں اٹھا کر لایا ہے ایم این اے صاحب ہم سے زیادہ آپ کو انکا شکر گزار ہونا

چاہیے

شاہد نے تشکر سے اس کو دیکھا

آپ میرے آفس آجائیں پلیز ہمیں بات کرنی ہے وہ شائستگی سے کہہ کر مڑ گئے

شاہد اس کے قریب آئے ممنونیت سے اس کو دیکھا

میں تمہارا شکر یہ کس طرح ادا کروں؟

مم

وہ ابھی کچھ اور کہتے جب عمر نے انکی بات کاٹ دی

اپنے جیب سے ایک چھوٹی پرچی نکال کر انکے ہاتھ میں رکھی

ہالے ان حالات میں بھی ہنس دی چور چوری سے جائے لیکن عمر حیات اپنے پیسوں کے عشق سے نہ جائے

یہ رہا بل اب تک آپ کے بیٹے پہ میری حق حلال کی کمائی کے پندرہ لاکھ لگ چکے ہیں اور میرا دل بیٹھا جا رہا ہے

شام تک سارے پیسے میرے اکاؤنٹ میں ڈلوادیتے گا ورنہ شاید آپ کے بیٹے کی جگہ میں ہسپتال میں داخل

ہوں گا

وہ لئے دیے انداز میں کہہ کر مڑا پھر رکا



## Posted On Kitab Nagri

نوال کے چہرے کو دیکھا

آئندہ میری بیوی سے اس لہجے میں بات مت کیجئے گا میری بیوی کو طعنے دینے کی بجائے بہتر ہے کہ آپ اپنے بیٹے کو سڑک کر اس کرنا سکھائیں

نہ زیادہ نرم اور نہ کوئی بد تمیزی وہ نارمل انداز میں کہہ کر اب کے ہالے کی طرف مڑا  
آپ میرے ساتھ آئیں گی یا اس انوکھے لاڈلے کے دیدار کا شرف حاصل کرنے کے بعد آئیں گی  
اس نے گویا کونلے چبار کھے تھے

ہالے مسکراہٹ دبائے اسکے ساتھ چل دی  
پیچھے شاہد اور نوال حق دق کھڑے رہ گئے  
کافی دیر بعد شاہد کی ہلکی سی آواز آئی تھی

یہ ہارون کا دوست ہے یاد دشمن؟  
www.kitabnagri.com

یہ رقیب ہے

نوال نے وثوق سے کہا

راہدار یوں کے پار وہ اب بھی جلا کٹا لگتا تھا

میرا پورا دن ضائع کروا دیا اتنے پیسے بھی لگ گئے وہ آپ کے ماموں میرے پیسے تو دے دیں گے ناں؟

اسے تو ایک ہی خوف لاحق تھا

## Posted On Kitab Nagri

اللہ اللہ دے دیں گے تمہارے پیسے بی پی کیوں لوہو اجا رہا ہے تمہارا؟

وہ چڑ گئی تھی

آپ بی پی کی بات کر رہی ہیں میرے اکاؤنٹ سے دس روپے بھی نکل جائیں تو میرا دل بیٹھ جاتا ہے

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا

ہالے نے جواب نہیں دیا

وہ اندر بیٹھی سر کو سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا

ہارون زندہ تھا اس سے بڑی آسودگی کیا ہو سکتی ہے

دفعہ اوہ چونکی عمر اسے دیکھ رہا تھا ہالے نے اسکو "کیا ہے؟ والی نظروں سے دیکھا

جواب تیں آج آپ نے ویٹنگ روم میں کہیں وہ کوڑھ کے مریض اور خاندان سے دوری یہ سب آپ سے کس نے

کہا وہ سنجیدہ تھا حد درجہ سنجیدہ

ہالے کو وہ عجیب لگا چند لمحہ قبل والا عمر اور یہ عمران دونوں میں کتنا فرق تھا

ہالے میں کچھ پوچھ رہا ہوں اب کے وہ ذرا زور سے بولا

(یہ معراج سلطان کے قتل کے ایک ہفتہ بعد کا ذکر ہے

ہالے فون کان سے لگائے مہر ماہ سے بات کر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے کچھ بھی جان بوجھ کر تو نہیں کیا ہو گاناں اور حسن میں اس سے بھی orts orts کر لوں گی کل آؤں گی اسے لینے وہ ہلکی تکان زدہ آواز میں کہہ رہی تھی

تمہارا دماغ خراب ہے؟ تم کیا چاہتی ہو؟ کہ معراج بابا مر گئے تو اب حسن اور ہارون کو بھی مار دو اس نے جھڑکا تھا میں ایسا کیوں چاہوں گی میرا یہ مطلب نہیں تھا وہ حیران تھی لیکن وہ مہر کو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی وہ اس کے اپرول کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی

آہ یہ needy اور desperate بچی

معراج بابا تو قدرتی موت مر گئے لیکن کیا ہارون اور حسن کو ذلت کی موت دینا چاہتی ہو؟

تم ایک بدنام اور رسوا لڑکی ہو اب تمہارا معاشرے میں کوئی مقام نہیں ہے تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے ہالے وہ دونوں مرد اگر تمہارے ساتھ رہے تو یا لڑ لڑ کر مر جائیں گے یا پھر غیرت سے تم ان دونوں کو کیسی موت دینا

چاہتی ہو؟

مہر تندھی سے کہہ رہی تھی ہالے کے پاس سارے الفاظ ختم ہو گئے

مہر ذرا دھیمی ہوئی

دیکھو ہالے میں تم سے محبت کرتی ہوں تم میرے لئے بیٹی کی طرح ہو تم سمجھ رہی ہوناں؟

میں تمہارے ساتھ مخلص ہوں مائیں مخلص ہوتی ہیں ہالے

جادو گر نی ایک بار پھر اپنا جادو چلا رہی تھی اور فیری ٹیل کی شہزادیاں ہمیشہ جادو کے سحر میں آجایا کرتی ہیں)

## Posted On Kitab Nagri

ہالے.... عمر کے بلند آواز پہ اسے ہوش آیا  
جس نے بھی کہا وہ مجھ سے مخلص اور وفادار ہے ہالے نے دو ٹوک جواب دیا  
آپ اس پہ اعتبار کیسے کر سکتی ہیں آپ ایک..  
کیا تم اپنی ماں پہ شک کر سکتے ہو؟

ہالے نے بازو سینے پہ باندھ کر ٹھنڈے لہجے میں پوچھا تھا  
ایک لمحے کو جیسے ساری گردشیں رک گئیں  
عمر کا چہرہ تاریک ہوا  
اس نے رخ موڑ لیا

کوئی بچہ اپنی ماں پہ شک نہیں کر سکتا وہ کیسے کر سکتی تھی؟  
تھوڑی دیر تک وہ خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا  
تمہیں کیسے پتہ میں نمبرز سے خوف زدہ ہوں؟

ہالے کے چہرے پہ چوری پکڑے جانے والا تاثر تھا  
عمر نے جواب نہیں دیا

اسکے ذہن میں کچھ چل رہا تھا کہیں کچھ دن پہلے کی باتیں  
کچھ وقت کے لئے چند دن پیچھے چلتے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

یہ ہالے کے شاہ تاج کے گھر کے باہر گاڑی میں لاک ہو جانے والی رات کا ذکر ہے

لیل کے گھر کے باہر کھڑا عمر اور اسکے سامنے مجرم ساہارون شاہد

میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں ہارون مجھے سچ بتاؤ یہ سارا کیا چکر ہے؟ وہ کیوں اتنی خوف زدہ اور شکوہ ہو جاتی ہیں؟

کیوں وہ مجھے چھوڑ کر تمہیں اپنا مسیحا سمجھ رہی تھیں؟

وہ سخت نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

ہارون نے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا

اسے کلستر و فوبیا ہے (کلستر و فوبیا ایک نفسیاتی بیماری ہے اس بیماری میں مریض کو گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور اپنا سانس رکنا محسوس ہوتا ہے اس بیماری

کے افراد لفٹ، چھوٹے بند فلیٹ کمروں یا پھر کسی بھی طرح کی کم ہوادار یا پھر بند جگہوں سے خوف کھاتے ہیں

اس بیماری کی علامت میں بند جگہ پہ گھٹن یا گرمی کا احساس ہونا سانس بند ہونا پسینہ آنا ہے یہ بیماری ہر ایک کے

لئے مختلف ہے اسکے شرعاتی اسٹیجز نارمل ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی فرد اسکے آخری اسٹیج تک پہنچ جائے تو اسے

شدتی پینک اٹیک ہو سکتے ہیں اور اسکے لئے ایک نارمل زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے)

اس نے مجھے مسیحا سمجھا کیونکہ وہ اپنے بچپن میں تھی اور وہاں کوئی عمر حیات نہیں تھا وہ واقعات مکس اپ کر رہی

تھی کیونکہ اسکا فوبیا آخری اسٹیج پہ ہے اسے بہت شدت سے پینک اٹیکس ہو رہے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

عمر مشکوک۔ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

لیکن اس نے گاڑی کا دروازہ اندر سے کھولا کیوں نہیں ہاں؟ وہ اب کے مزید سختی سے بولا

کیونکہ وہ نہیں کھول سکتی تھی ہارون اس سے زیادہ تیز آواز میں چلایا

وہ اس وقت وہی چھٹی کلاس والی بچی تھی جسے اسکی ٹیچر نے کلاس میں بند کر دیا تھا دروازہ کھولنا اسکے لئے نہ ممکن

تھا کیونکہ وہ بائیس سالہ ہالے نہیں تھی وہ بارہ سالہ ہالے تھی جسکا دروازہ لاکڈ تھا جو چھوٹی بچی تھی جسکا دم گھٹ رہا

تھا جس کے لئے دو گھنٹے کلاس روم کا دروازہ کھولنے کوئی نہیں آیا جسکا بیسٹ فرینڈ ہارون تھا

وہ سرخ ہوتی آنکھیں عمر کے چہرے پہ گاڑے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہا تھا

عمر رک گیا مٹھی بھینچ کر غصہ قابو کرنا چاہا

اسکے ساتھ کیا مسئلہ رہا تھا

اب کے وہ آرام سے بولا

www.kitabnagri.com

ہارون نے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی

کلسٹر و فوبیا

بکومت کلسٹر و فوبیا کا اندھیرے سے کیا تعلق اسے اندھیرا کیوں دکھتا ہے عمر نے اسے جھڑکا



## Posted On Kitab Nagri

اسے اندھیرا نہیں دکھتا وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے جب بھی کسی بند گھٹن زدہ جگہ پہ موجود ہو وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے اس لئے اسے اندھیرا دکھتا ہے لیکن وہ اندھیرے سے خوف زدہ نہیں ہے کیا وہ اپنے روم کی ساری بتیاں بند کر کے نہیں سوتی؟

ہارون اسکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

اور عمر کو اچھے طریقے سے یاد تھا وہ اپنے کمرے میں ایک ذرا سی بھی روشنی برداشت نہیں کرتی ٹھیک ہے یہ کوئی اتنی بڑی بیماری نہیں ہے کیا اسکا علاج نہیں ہوا؟ کونسا اسٹیج تھا؟

عمر نے جیسے خود کو تسلی دینی چاہی

ہالے کی بیماری کبھی پہلے اسٹیج سے شروع ہوئی ہی نہیں اسے بچپن میں بھی لاسٹ اسٹیج تھا اور آج بھی ہارون نے سر جھٹک دیا

وہ کبھی بھی بری سٹوڈنٹ نہیں تھی وہ اچھے مارکس لیتی تھی ٹاپ نہیں کرتی تھی لیکن پاس ہو جایا کرتی تھی لیکن اس واقعے کے بعد وہ "نمبرز" سے خوف زدہ ہو گئی اب اسے کبھی بھی نمبر زیادہ نہیں رہتے

نمبرز اسکا خوف ہیں

ہارون بتا رہا تھا اور وہ سن رہا تھا

معراج انکل نے اسکا بہت علاج کروایا اس بیماری کے لئے زیادہ تر سیشنز کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن ہالے کی بیماری ٹراما بن گئی تھی کچھ عرصہ علاج ہوا لیکن پھر ہالے نے کہا اسے یہ سب نہیں چاہیے اور اس نے اداکاری

## Posted On Kitab Nagri

کرنی شروع کر دی اس نے مجھ سے ساتھ دینے کو کہا میں راضی نہیں ہوا لیکن جب ہالے نے کہا کہ اگر میں نے اسکی بات نہ مانی تو وہ مجھے چھوڑ دے گی تب میں ڈر گیا اور راضی ہو گیا وہ میری دوست تھی اور...

لعنت ہو ایسی دوستی پر عمر نے حقارت سے کہا

ہارون نے گردن اثبات میں ہلائی

واقعی لعنت ہو ایسی دوستی پہ

میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں

ہالے کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا

خالی خالی نظروں سے اسکو دیکھتے عمر نے گردن کڑالی

مجھے سب پتہ ہوتا ہے

لوجی.. آگیا انکا علم بیچ میں

ہالے نے ڈھیر سارا اشتعال اندر دباتے ہوئے گردن موڑ لی

اس انسان کو جھیلنا اسکے بس کی بات نہیں تھی

ڈاکٹر جلیس اطہر کا کیلنک اس وقت آکر ڈسی خاموشی میں ڈوبا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر جلیس صاف رنگت اور مناسب نقوش والے پینتالیس کے قریب کے آدمی تھے  
سادہ سے حلے اور سرخ آنکھوں کے ساتھ بیٹھا سفیر سلطان اور مہر ماہ انکے سامنے والی کرسیوں پہ براجمان تھے  
سفیر کو کئی دن سے سر درد متلی اور جیسے کسی نشے کی سی طلب ہوتی تھی وہ الکحل کا جتنا زیادہ استعمال کرتا اتنا ہی  
اسے لگتا جیسے کہیں کچھ کمی ہے کچھ ہے جو پورا نہیں ہو رہا

تنگ آکر بلا خروہ چیک اپ کے لئے آگیا تھا

ڈاکٹر جلیس چند منٹ تک اسکے کئے گئے ٹیسٹس کی رپورٹس دیکھتے رہے پھر انہوں نے سراٹھایا  
آپ ڈرگزلے رہے ہیں؟ انہوں نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا  
ایک پل کو جیسے سب کچھ ساکت ہو گیا ہو

کلینک کے صوفے ڈاکٹر کے عقب میں رکھی سجاوٹی الماری سبز دیواریں ہر ایک نے جیسے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا ہو  
کیا مطلب؟

www.kitabnagri.com

سفیر مارے شاک کے بس دو ہی الفاظ بول سکا

سفیر سلطان آپ ڈرگزلے لیتے ہیں آپ کے جسم میں ڈرگزلے کی بھاری مقدار پائی گئی ہے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ سے آپ  
ڈرگزلے رہے ہیں اپنی ڈرنک کے ساتھ لیکن شاید کبھی کسی دن آپ خود کو روکتے ہوئے ڈرگزلے نہیں لیتے اور اسی  
دن آپ کے جسم میں بے چینی بے سکونی رہتی ہے

وہ بول رہے تھے اور مہر ماہ دم سادھے انکو سننے جا رہی تھی یہی حالت سفیر کی بھی تھی

## Posted On Kitab Nagri

سفیر سلطان اور ڈرگز امپا سیبل

آپ ایک کام کریں اگر آپ واقعی اسے چھوڑنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو کچھ دوائیں اور تجاویز دیتا ہوں آپ ان پہ عمل کر کے دیکھیں یہ آپ کا زندگی کی طرف قدم ہے آپ

میں ڈرگز نہیں لیتا سفیر نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ گردن نفی میں ہلائی

وہ سخت بے یقین تھا

بلکہ میں نے کبھی کسی بھی قسم کی ڈرگز کو چھو اتک نہیں میں جانتا ہوں یہ کتنی نقصان دہ ہے

نقصان دہ تو خیر الکحل بھی ہے ڈاکٹر نے لقمہ دیا

سفیر آگے کو ہوا

میں سولہ سال کی عمر سے الکحل لے رہا ہوں میں جانتا ہوں کب کتنی مقدار لینی ہے لیکن میں ڈرگز نہیں لیتا یہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جھوٹ ہے

اس نے جیسے اپنا یقین دلانا چاہا

سفیر آپ جھوٹ بول سکتے ہیں میں بول سکتا ہوں لیکن وہ ر کے انگلی سے اسکی رپورٹس فضا میں بلند کیں

رپورٹس جھوٹ نہیں کہتیں آپ ڈرگ لیتے ہیں اور یہ بات یہ رپورٹس کہہ رہی ہیں میں نہیں

سفیر بے دھم سا ہو کر پیچھے کو ہوا

مہر نے اپنا بیگ جھپٹنے کے انداز میں اٹھایا

## Posted On Kitab Nagri

اور سفیر پہ

لعنت ہو تم پہ والی نظر ڈال کر باہر نکل گئی

میرا علاج کیا ہے ڈاکٹر؟

وہ خالی خالی آواز میں پوچھ رہا تھا

ڈاکٹر اب کچھ کہہ رہے تھے کچھ بتا رہے تھے سفیر بے دلی سے سنتا رہا

وہ ڈر گز نہیں لیتا تھا یہ بات وہ سر پہ قرآن رکھ کر کہہ سکتا تھا

لیکن کیا اسکے پاس ہالے کے بعد کوئی تھا جو اسکا اعتبار کرتا؟



وہ گھر سے ایک ضروری کام کا کہہ کر باہر نکلا تھا اب کے اسکا حلیہ مختلف تھا سفید کف شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز

اور ماتھے پہ بکھرے بال

مہنگی رسٹ واچ برانڈ ڈجوتے وہ کہیں جانے کے لئے تیار تھا بالکل تیار اس نے گاڑی نکالی اور اسے ایک انجانے

راستے کی جانب موڑ دیا

## Posted On Kitab Nagri

اسکا چہرہ سنجیدہ اور سپاٹ تھا وہ جسکی وجہ سے اس نے اپنی محبوب عورت کی بے زاری اور نفرت برداشت کی تھی  
انکا حساب بھی تو ہونا چاہیے نا؟

گاڑی ایک درگاہ کے باہر رکی موبائل پہ چلتے ٹریکر نے یہاں رک جانے کا عندیہ دیا وہ رک گیا آنکھوں کی تپش  
اور دل کی جلن بڑھتی چلی گئی

وہ نیچے اتر اور گاہ کے زینے چڑھتا اوپر آیا

درگاہ کے احاطے میں شام کے اس وقت زیادہ رش نہیں تھا بلاخر وہ اسے نظر آ ہی گیا

درگاہ کے ایک کونے میں ایک درویش کے سامنے وہ بیٹھا ہوا تھا جس طرح عیسائے اپنے مذہبی امام کے سامنے

اپنا گناہ قبول کرتے تھے اسی طرح نوح مرزا یہاں اس درگاہ میں آکر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا تھا

عمر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکے قریب گیا چمکتے ہوئے بوٹوں کو اپنے قریب دیکھ اس نے سر نظریں اٹھائیں

سورج کی الوداع کرتی کر نیں اسکی آنکھوں میں چھپیں سنہری کر نیں اور اسکی سنہری آنکھوں میں سے زیادہ

www.kitabnagri.com

سنہرا کون تھا فیصلہ کرنا مشکل ہوا

تو تم اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے یہاں آتے ہو؟ عمر نے اسکو دیکھتے ہوئے پوچھا

میں گناہ نہیں کرتا وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھا میں حافظ قرآن ہوں مجھے پتہ ہے گناہوں کے اعتراف خدا کے سامنے

کئے جاتے ہیں بندوں کے آگے گناہ کی تشہیر ہوتی ہے

وہ بولتے ہوئے اٹھا



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکو داد دینے والے انداز میں دیکھا

مطلب تم یہاں اعتراف نہیں جسٹیفکیشن دینے آتے ہو؟

اماں کہتی ہیں گناہ کے بعد اسکی جسٹیفکیشن گناہ سے بڑا گناہ ہوتی ہے

وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے احاطے سے دور ذینوں کی طرف جا رہے تھے

میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں اعتراف کرو گے یا پردہ ڈالو گے؟

نوح اپنے کئے کاموں پہ پردہ نہیں ڈالتا شاید تم جان چکے ہو کہ تمہاری عورت کو ہماری طرف سے اغوا کیا گیا تھا

خیر مجھے لگا تھا تم جلدی جان جاؤ گے لیکن تم نے تو بہت وقت لگا دیا

وہ درگاہ کے زینوں پہ آکر نیچے بیٹھ گئے ایسے کہ عمر اوپری زین پہ اور نوح نچلے زین پہ

کیا اب مجھ سے بدلہ لینے آئے ہو؟۔

نوح نے اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ دیں

www.kitabnagri.com

عمر مسکرایا

تم سے بدلہ تو میرا خدا لے چکا ہے وہ اسکے قریب جھکا آواز آہستہ کر لی

میں تمہاری بہن کے ساتھ ہونے والی حادثے سے واقف ہوں

نوح کو لگا تھا جیسے آسمان اس کے سر پہ آن گرا ہو

## Posted On Kitab Nagri

لیکن مجھے دکھ ہے اور ایک سوال بھی کہ کب تک آخر کب تک ہمارے گھروں کو عورتیں اپنے باپ بھائی شوہر کے کئے گئے گناہوں کا عذاب خود پہ جھیلیں گی؟

مکافات عمل میں ہمیشہ گھر کی بہن یا بیٹی کیوں گھسیٹی جاتی ہے کیوں کبھی مرد کو اس کے گناہ کی سزا خود نہیں جھیلنی پڑتی؟

کیوں ہمیشہ نوح مرزا کا گناہ زمین کے سر آ جاتا ہے؟

اپنی بکواس بند کرو وہ یکدم دھاڑا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں غیرت سے ذلت سے

درگاہ کے کبوتروں نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لئے درویشوں نے ناگواری سے اسکو دیکھا لیکن وہ پھٹ پڑا تھا میں نے ایسا کوئی گناہ نہیں کیا جسکی سزا میری بہن کو ملے میں نے نیکی کی تھی خدا نے میری نیکی قبول ہی نہیں کی وہ خدا چھوٹی چھوٹی غلطیاں دیکھتا ہے لیکن بڑی بڑی نیکیوں کو وہ دیکھتا ہی نہیں

اسکی آواز میں نمی گھلتی جا رہی تھی

میں نے ایک عورت کو اغوا کیا ہاں میں نے غلط کیا وہ اپنے سینے پہ انگلی رکھے کہہ رہا تھا عمر خاموش سا اسکو دیکھتا رہا لیکن میں نے اس عورت کو کوئی نقصان پہنچنے نہیں دیا میں نے اسکی عزت کی حفاظت کی میں نے اسے ایک ایسے مرد کے حوالے کیا جو خود تو مر سکتا ہے لیکن اس عورت پہ آنچ بھی نہیں آنے دے سکتا میں نے نیکی کی لیکن خدا نے قبول نہیں کی اسے میری نیکیاں کبھی اچھی لگی ہی نہیں

وہ تھک کر نیچے بیٹھ گیا شکستگی سے کرب سے

## Posted On Kitab Nagri

عمر ویسی ہی پر سکون ٹھنڈی ٹھار نظروں سے اسے دیکھتا رہا  
تم نے کوئی نیکی نہیں کی نوح عمر کی آواز اسے چابک کی طرح لگی وہ بل کھا کر رہ گیا  
اس عورت کو میرے حوالے کرنا "نیکی" نہیں "جسٹیفیکیشن" تھی جو ایک لمبے عرصے تک تم اپنے گلے کو  
دینا چاہتے تھے

نوح پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھے گیا  
بلکہ تم نے اسے میرے حوالے بھی نہیں کیا تم نے اسے ایک دو ٹکے کے ڈرائیور کے حوالے کیا کیا تمہیں اس  
ڈرائیور پہ بھی یقین تھا؟  
تم نے اسے گاڑی کی ڈگی میں بند کر دیا جیسے وہ کوئی سامان ہو تم نے اسے ذہنی مریض بنا دیا ہے تمہیں لگتا ہے یہ  
نیکی ہے؟

الفاظ تھے کہ سیسہ نوح کو لگا وہ جل رہا ہے پگھل رہا ہے  
اگر تم اسے بغیر نکاح کے بغیر کسی تعلق کے میرے حوالے بھجے کرتے تو یہ نیکی نہیں ہوتی میں مرد ہوں اور وہ  
عورت کیا آگ کی حفاظت پیٹرول سے کروائی جاتی ہے؟

یہ سوال نہیں تھا لیکن پھر بھی نوح کو اس کا جواب "ناں" ہی لگا  
تم گلی تھے نوح تم جب بھی گناہ کرتے ہو تم گلی ہوتے ہو لیکن معافی مانگنے کے بجائے اپنی اصلاح کرنے کی  
بجائے تم جسٹیفیکیشن ڈھونڈتے ہو

## Posted On Kitab Nagri

اور اس بار تمہاری جسٹیفکیشن میں تھا خدا نے تمہاری جسٹیفکیشن تمہارے منہ پہ دے ماری ہے اب اپنے گناہوں کو own کرنا سیکھو

ایک عورت کے لئے ایک غیر محرم مرد کبھی بھی تحفظ نہیں ہوتا وہ مرد چاہے دو سال کا بچہ ہو یا ساٹھ سال کا بوڑھا وہ رہتا مرد ہی ہے اور غیر محرم بھی

سو آئندہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اپنے گناہوں میں میرا نام جسٹیفکیشن کے طور پہ نہ لینا تمہاری بہن کے ساتھ جو کچھ بھی ہو وہ تمہارا مکافات تھا جو اس معصوم نے جھیلنا

لعنت ہو تم پہ نوح مغل لعنت

نوح نے اتنی زور سے گردن اٹھائی کہ گردن چٹخنے کی آواز آئی

(اس نے مجھے مغل کہا؟) Kitab Nagri

میں نے کئی بار سوچا میں تم سے کیسا انتقام لوں کیا کروں؟ لیکن آج میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں تم سے کوئی انتقام نہیں لوں گا اور یہی میرا انتقام ہو گا

تم یہی چاہتے تھے ناں کہ میں تمہیں سزا دوں تاکہ تم ضمیر کی قید سے آزاد ہو سکو؟

نوح شل تھا ساکت اسکا چہرہ سفید پڑ رہا تھا

عمر اس پہ ایک آخری نظر ڈال کر نیچے اترتا چلا گیا دفتعا وہ رکا

## Posted On Kitab Nagri

نیچے سے گردن اٹھا کر اس پچھتاؤں میں گھرے انسان کو دیکھا

خدا الٰہی انکو دیتا ہے جن پہ اس نے کرم کرنا ہو وہ بلند آواز میں وہیں سے پکارا

میں ایک عرصہ لا علم رہا کیونکہ مجھے وہ پسند کرتا ہے میں سوچ رہا ہوں یہ کرم تم پہ کیوں ہے؟

تم نے مجھے لا علمی کا عذاب دیا تھا ناں نوح آج میں تمہیں علم دیتا ہوں یقین مانو یہ اس سے زیادہ بڑا عذاب ہے

تمہاری بہن کا مجرم تمہاری ماں کے مجرم کا بیٹا ہے تمہارے گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگی ہے

جاؤ میں تم پہ ایک بار پھر لعنت بھیجتا ہوں

تمہیں یہ عذاب پل پل مارے خدا کرے

وہ کہتا ہوا باقی بچے ذینے بھی طے کر گیا

نوح اسی طرح کھڑا رہا

برف.. مجسم.. بے حرکت

اسکے کانوں میں بس ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا

وہ میری نہیں تمہاری بہن ہے



## Posted On Kitab Nagri

سارادن عجیب بے کلی میں گزرا وہ ہسپتال سے آتو گئی تھی لیکن مجال ہے جو ایک لمحہ کو بھی چین آیا ہو  
اس نے کئی بار ڈاکٹر کو کال کر کے ہارون کی طبیعت پوچھی تھی  
وہ اداس تھی بے حد اس ساتھ ساتھ اسے بار بار ہارون کی باتیں یاد آرہی تھیں  
کیا وہ واقعی ٹاکسک تھی؟

کبھی اسے لگتا وہ ٹاکسک تھی لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس خیال کو جھٹک دیتی  
ہارون کو چاہیے میں جیسی ہوں مجھے اسی طرح قبول کرے یہ بات وہ خود کو ایک ہزار دفع کہہ چکی تھی  
اسکے موبائل پہ مہرماہ کی کالز آرہی تھیں لیکن وہ پک نہیں کر رہی تھی وہ بس اپنے کمرے میں فرش پہ بیٹھی اوپر  
گھومتے پنکھے کو دیکھ رہی تھی  
چپ گم صم دل ویران تھا خالی تھا

اگر ہارون کو کچھ ہو جاتا تو وہ خود کو کس طرح معاف کرتی؟  
www.kitabnagri.com

اسے پتہ تھا کون ہو گا وہ اسی طرح بیٹھی رہی وہ اسی صبح والے سفید لباس میں تھی خون کے دھبے دامن پہ لگے  
ہوئے تھے بال الجھے بکھرے ہوئے

نہ جانے اسکے بکھرے بال دیکھ عمر کو انہیں سنوارنے کا خیال کیوں آتا تھا  
وہ خاموشی سے اسکی الماری کی طرف گیا لباس الٹ پلٹ کئے پھر ایک جوڑا نکالا



## Posted On Kitab Nagri

انہی قدموں واپس آیا اسکے قریب پنچوں کے بل بیٹھا

لباس اسکی گود میں دھر دیا

جائیں چینج کر آئیں وہ نرمی سے بولا

ہالے نے خالی خالی آنکھوں سے اسکو دیکھا

ان میں سوال تھے شکوے تھے بہت کچھ اور بھی تھا

عمر نے محض پلکیں جھپکا کر اسے تسلی دی جیسے کہہ رہا ہو وہ سارے جواب دے گا

وہ بے دلی سے اٹھی جوڑا ہاتھ میں پکڑے واش روم میں گھس گئی

پندرہ منٹ بعد وہ سادہ سے سرمئی جوڑے میں ملبوس باہر آئی گیلی لٹیں ٹاول سے ڈھک رکھی تھیں

عمر شاید کسی کام سے باہر گیا تھا اسی لمحے وہ خود بھی واپس آ گیا

اسکے ہاتھ میں ٹرے تھا جس میں ایک چاکلیٹ کیک رکھا تھا

تمہارا برتھڈے ہے؟ وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی

عمر ہنس دیا

اگر ہوتا بھی تو آج مناتا نہیں

کیوں؟

سرمئی بلے کے سوئم کے گزرنے کا انتظار کرتا وہ بولتے ہوئے آیا کیک بیڈ کے عین نیچ و نیچ رکھا

## Posted On Kitab Nagri

زیادہ دیر تک اگر بال ٹاول میں لپیٹ کر رکھو تو روکھے اور خشک ہونے لگتے ہیں  
وہ یک رکھ کر ہالے کو دیکھتے ہوئے بولا

تمہیں بہت پتہ ہے اس نے طنز کیا البتہ بالوں سے ٹاول نکال لیا  
میرے حسین ریشمی اور چمکدار بالوں کا یہی تو راز ہے وہ ایک شان سے بولا

ہالے نے گہرا سانس لیا

آہ یہ سیلف آبسسیڈ آدمی

آپ جانتی ہیں ٹاکسک تعلق کیسا ہوتا ہے؟

وہ بیڈپہ بیٹھا پوچھ رہا تھا ہالے کے بال برش کرتے ہاتھ تھم گئے

اس نے مڑ کر عمر کو دیکھا

وہ سنجیدہ تھا

ہالے نے گلہ تر کیا الفاظ متجمع کئے

وہ تعلق جس میں آپ پہ ہر معاملے میں زور زبردستی کی جاتی ہو آپ کو گالیاں دی جاتی ہوں بے عزت کیا جاتا ہو  
اور..

اس نے الفاظ ڈھونڈنے چاہے لیکن نہیں ملے

مجھے نہیں پتہ وہ چڑ گئی

## Posted On Kitab Nagri

پھر واپس بیڈ تک آئی

کیا تمہیں پتہ ہے؟

عمر نے اسکو نہیں دیکھا اس نے کیک کا ایک موٹا سا پیس کاٹا اور اسکے سامنے کیا

وہ میٹھا نہیں کھاتی تھی چاکلیٹ تو کبھی نہیں لیکن اس نے تھام لیا نہ چاہتے ہوئے بھی

ٹاکسک تعلق وہ ہوتا ہے جس میں ہمیشہ آپ یا آپ کا دوست / پارٹنر ہر وقت آپ کی خامی کی بات کرتے رہیں

کبھی آپ کو آپ کی اچھی بات پہ داد نہ دیں کبھی بھی کسی بھی اچھے کام پہ آپ کی تعریف نہ کریں کیا آپ ایسی

تھیں؟

ہالے نے کیک کا ایک چھوٹا سا کونہ دانتوں سے کترا پھر ایک بڑا حصہ پھر ایک اور بائٹ دیکھتے دیکھتے وہ سارا ٹکڑا

کھا گئی

اسکا ذہن کہیں اور تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(ہالے یہ دیکھو میں نے کونز کا پیشکش میں فرسٹ پرائز لیا ہے

وہ یونیورسٹی کی راہداری میں تھے ہارون بھاگ کر با مشکل اس کے قریب پہنچا تھا

ہالے نے ایک نظر اسکے گلے میں پڑے میڈل کو دیکھا پھر اسکے خوشی سے متمتاتے چہرے کو

اس نے ہارون سے اس مقابلے میں حصہ نہ لینے کو کہا تھا لیکن اس نے لیا اور اب وہ فرسٹ آیا تھا ہالے کو نہ جانے

کیوں اسکی یہ خوشی بری لگی

## Posted On Kitab Nagri

گلے میں پڑے میڈل کو چھوڑو ہارون امتحان میں آئی سپلی پہ غور کرو پڑھائی میں اتنے ہی اچھے ہوتے تو سپلیاں نہ لانی پڑتیں

ہارون کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا)

وہ چپ خاموش بیٹھی رہی کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں

عمر نے کیک کا ایک اور ٹکڑا کاٹ کر اسکو تھمایا اس نے چپ چاپ لے لیا اور منہ تک لے گی ایک ایسا تعلق جس میں بار بار آپ کی تذلیل کی جاتی ہو بلا وجہ بلا جواز آپ کی کسی بھی بات کو لے کر جھگڑا شروع کیا جاتا ہو آپ کو ڈی گریڈ اور بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا جاتا ہو ہالے نے یاد کرنا چاہا کہ ایسا کب ہوا تھا ایسا ان گنت بار ہوا تھا وہ کسی ایک واقعے کو یادداشت کا حصہ بنانے سے قاصر رہی

وہ بس خاموشی سے اسکو سنتے ہوئے کیک کھاتی گئی  
ایسا تعلق جس میں آپ اگلے کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں لیکن وہ ہر بار ایک نیا جھگڑا ایک نئی بات لے کر آپ سے لڑنے لگ جائے اور اپنی ساری کوششیں ضائع ہو جائیں

یہ واقعہ انکی دوستی میں کوئی ایک ہزار بار دہرایا جا چکا تھا ہالے کو لگتا تھا یہ دوستی کے چھوٹے موٹے جھگڑے ہیں آج اسے پتہ لگا تھا یہ ٹاکسنس ہے

وہ کیک کا ایک اور موٹا ٹکڑا کھا گئی

## Posted On Kitab Nagri

سیاہ آنکھوں والا مرد کہے گیا

ایک ایسا تعلق جس میں جب بھی آپ کو اسکی ضرورت ہو یا آپ اس سے بات کرنا چاہیں تو آپ مزید پریشان ہو جائیں یا پھر آپ کو محسوس ہو کہ اسے آپ کی تکلیف سے فرق ہی نہیں پڑتا آپ کی باتیں اسے آپ کا غم لگ ہی نہیں رہیں اور آپ مسلسل نظر انداز ہو رہے ہیں

اس نے بولتے ہوئے کیک کا ایک اور ٹکڑا اسکو تھمایا وہ بچوں کی طرح چاکلیٹ سے لتھڑی ہوئی انگلیوں کے ساتھ کیک کھاتی رہی

ایسا تعلق جس میں کبھی کسی موقع پہ آپ کا ساتھ نہ دیا جاتا ہو آپ کو ہر قسم کی سپورٹ سے محروم کیا جاتا ہو اگر آپ کسی کام کو کرنے سے پہلے رائے چاہتے ہوں گے تو ہمیشہ آپ کو ناکامی کے خوف سے ڈرایا جاتا ہو اگر آپ کی مدد کے معاملے میں اب اس میں اگر وہ کہیں مجبور ہے یا مدد نہیں کر سکتا تو وہ ایک الگ بات ہوگی وہ کیک کا ایک اور بڑا ٹکڑا بھی کھا گئی انگلیاں چاکلیٹ سے بھر گئیں چہرے اور کپڑوں پہ بھی ذرا ذرا چاکلیٹ لگ گیا

www.kitabnagri.com

وہ کوئی بگڑی بچی لگ رہی تھی

عمر اسکو دیکھتے ہوئے اٹھا اسکی سنگھار میز تک گیا گیلے ویس کے دو ٹکڑے اٹھائے اور اس تک واپس آیا میں اس ٹاپک پہ مزید آدھا گھنٹہ بات کر سکتا ہوں لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کیا ان سب باتوں سے آپ خود کو ریلیٹ کرتی ہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی نے اثبات میں سر ہلادیا

کیا آپ خود کو بدلنا چاہتی ہیں؟ اس نے گیلے ویس سے اسکی انگلیاں صاف کرتے ہوئے پوچھا

اب پلیز یہ مت کہئے گا کہ میں جیسی ہوں ٹھیک ہوں

ابھی ہالے کچھ کہتی کہ وہ بول اٹھا

ہالے دھک سے رہ گئی اسکا سر جھکا ہوا تھا وہ اپنے کام میں مصروف تھا پھر اسے کیسے پتہ چلا؟

اب اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں صاف کرنی شروع کیں

یہ فیسبک اور انسٹاگرام کے quotes وہیں اچھے لگتے ہیں انسان کو ہر دور میں ہمیشہ خود کی گرومنگ اور اصلاح

کی ضرورت ہوتی آپ جیسے ہیں ویسے ٹھیک کبھی نہیں ہوتے کیا ایک جوڑا جسے آپ کئی بار پہن چکے ہیں کئی فنکشنز

اس جوڑے میں اٹینڈ کر چکے ہیں وہی جوڑا ہمیشہ پہنے رہ سکتی ہیں؟

اس نے گردن اٹھائی اب اس نے ویس ہالے کے ہاتھ میں تھمایا اور اسکے چہرے کی جانب اشارہ کیا

وہ مرے مرے ہاتھوں سے چہرہ صاف کرنے لگی

کیا گھر کو ہر روز صفائی کی ضرورت نہیں رہتی ہم گھر کیوں صاف کرتے ہیں؟ اسے رہنے دیں نہ گندہ جو ہے جیسا

ہے ٹھیک ہے

چہرہ صاف نہیں ہو رہا تھا اسکے ہاتھوں کی حرکت سست تھی عمر نے اسکے ہاتھ سے ویس لے لیا



## Posted On Kitab Nagri

ایسا نہیں ہوتا ہالے پرانے کپڑے پہنو گے تو پھٹ جائیں گے جسم نظر آئے گا آپ سے بدبو آئے گی کوئی انسان آپ کے قریب نہیں آئے گا

اس نے نرمی سے ویس اس کے چہرہ پہ لگانا شروع کیا دائیں طرف سے چہرہ صاف ہونے لگا چاکلیٹ کے گہرے بھورے دھبے صاف ہونے لگے

گھر خراب ہو گا تو خود کو کراہیت آئے گی کیڑے مکوڑے پیدا ہوں گے کھانا پانی مردار ہو گا اور پھر گھر کے مکین تک آپ سے بے زار ہو جائیں گے خود کو بدلیں ہالے مثبت تبدیلیاں بری نہیں ہوتیں وہ ضروری ہوتی ہیں

چہرے کے بائیں جانب چلتا اسکا ہاتھ رکا

چہرہ اب صاف تھا دو دھیا بے داغ

اس نے اپنے کیک کا ٹرے اٹھایا اور جانے کو مڑا وہ اسی طرح بیٹھی رہی

چاکلیٹ انسان میں خوشی کے ہار مونز پیدا کرتا ہے آپ نے تو آدھا کیک کھا لیا اور اب تک اسی طرح بیٹھی ہیں؟

وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا

ہالے نے اسکے کیک کے خالی ٹرے کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ دیکھے

اللہ اللہ میں سارا کھا گئی

وہ صدمے سے بڑبڑائی

## Posted On Kitab Nagri

اللہ اللہ میری ساری ڈائٹ خراب ہو گئی

اللہ اللہ میں آج تمہارا قتل کر دوں گی عمر حیات

وہ غراتے ہوئے اٹھی تھی

عمر حیات کے بنگلے پہ اس وقت جنگ عظیم سوئم کا وقت ہو اچاہتا ہے

صبح کی خوشگوا ری ختم ہو گئی تھی پہلی دھوپ نے سارے میں اپنے پر پھیلا رکھے تھے

وہ ہینڈ بیگ کندھے پہ لگائے ہسپتال جانے کو تیار تھی

آج کا دن ایک نئی شروعات کے نام

چاہے مرض کوڑھ کا ہو یا کمری سر کا وہ ہارون کو نہیں چھوڑے گی اس نے طے کر لیا تھا

اس نے آج گہرے گلابی رنگ کا جوڑا پہن رکھا تھا گلے میں ہم رنگ دوپٹہ بھورے بال پشت پہ پھیلے تھے

کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس وہ حسین ترین لگ رہی تھی پرس کا اسٹریپ کندھے پہ ٹکائے وہ جانے کو تیار تھی

اس نے عمر کو اپنے کمرے سے باہر آتے دیکھا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے کلفتیں دور ہونے

لگیں

آج اسکی انکو آری تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ہسپتال کی طرف جارہے تھے ہالے کو ہسپتال چھوڑ کر عمر کو سردار کے ساتھ نکلنا تھا وہ ہسپتال کے باہر کھڑا کالز کئے جارہا تھا

ہسپتال کے باہر پہنچ کے وہ دونوں باہر آئے سردار سامنے ہی کھڑا تھا منہ کے زاویے بگاڑے سخت تپا ہوا عمر نے اسکے قریب پہنچ کر ہاتھ کا پیچہ اس کے ہاتھ سے ملایا

آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوں تم نے تو کہا تھا تم راستے میں ہو وہ بے زاری سے کہہ رہا تھا

آدھا گھنٹہ پہلے تک تو یہ تیار بھی نہیں تھا ہالے نے لقمہ دیا

سردار جل بھن گیا

میں تیار نہیں تھا یا آپ کے الائیز کی شپ سیدھی نہیں جارہی تھی؟ وہ ہالے کے کان کے پاس جھکا

ہالے نے کلس کر اسکو دیکھا

Kitab Nagri

کتنی گہری نظریں تھیں اسکی

خیر مجھے چند گھنٹے لگ جائیں گے آپ یہاں سے گھر جائیے گا اور شام کو حسن کا میچ ہے آپ وہاں بھی جائیں گی

اوکے؟

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

کوئی مسئلہ ہو کوئی بات ہو آپ فوراً مجھے کال کریں گی میں لیل کو کال کر دوں وہ آپ کے ساتھ جائے گی؟

ہالے نے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ فکر مند تھا دور کہیں شاید ڈرا ہوا بھی

## Posted On Kitab Nagri

میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں عمر نرمی سے یقین دہانی کروائی

ہارون اور حسن میرے لوگ ہیں میں انکو اپنے طریقے سے ہینڈل کر لوں گی لیل تم یا کوئی اور مجھے اس معاملے میں کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی تم شہر سے باہر نہیں جا رہے بس چند گھنٹوں کی بات ہے تم آ جاؤ گے وہ رکی آنکھوں میں شرارت ابھری

آئی جی سر بابا کے دوست ہیں کہو تو سفارش لگوادوں؟

وہ لا حول پڑھتا مڑ گیا

اگر نہیں مانتا تو مٹھی گرم بھی کر سکتے ہیں

وہ بلند آواز میں پکار اٹھی

ایک بار پھر سے لا حول ولا

وہ بغیر مڑے کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا

ہالے اسکو جاتا دیکھتی رہی پھر قدم اندر کی جانب موڑے

وہ ہسپتال کی پتھرلی روش کے بعد ٹھنڈی تخرابداریاں عبور کرتی ہارون کے کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی

فحال اسے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی لیکن اسے دیکھا جاسکتا تھا وہ بس اسے دیکھنے آئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

راہداری کی سیدھ میں اس نے دیکھا ہارون کے کمرے کے باہر سفید شلوار قمیض میں سرمئی آنکھوں اور صاف رنگت والے شاہد حسین کھڑے تھے وہ کسی سے فون پر بات کر رہے تھے ہالے کو دیکھ کر چند الوداعی قلمات کہہ کر کال کاٹ دی

وہ گہرا سانس بھرتی قدم قدم چلتی انکے قریب آکر رکی

وہ جب بھی اس طرح انکے پاس آتی تھی شاہد اسکے دونوں ہاتھ اٹھا کر باری باری چومتے تھے کئی بار تو ہالے دن میں کوئی دس دفع جا کر انکے سامنے اپنے ہاتھ کر دیتی اور وہ ہنستے ہوئے اسکے ہاتھ پھر سے چومتے تھے وہ انکے قریب آکر رکی چند پل انکو دیکھتی رہی

لانگ ٹائم ماموں.. ویاسیت سے سے بولی

ہاتھ پہلو میں گرے رہے وہ اسکے مٹی والے ہاتھ چوم سکتے تھے لیکن اپنے بیٹے کے خون سے رنگے ہاتھ نہیں

لانگ ٹائم.. ہالے انکا لہجہ ٹھنڈہ تھا

www.kitabnagri.com

وہ دو قدم آگے آئے

پہلو میں گرے اسکے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کئے

ہالے کاسانس تک رک گیا

انہوں نے باری باری اسکے دونوں ہاتھوں پہ بوسہ دیا

لیکن آج اسے اس لمس میں نہ محبت محسوس ہوئی نہ عقیدت نہ کوئی اور جذبہ وہ ٹھنڈہ بے جان بے زار لمس تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ اسی طرح اسکا ہاتھ پکڑے اسے سامنے پڑے بیچ پہ بٹھا گئے خود اس کے ساتھ بیٹھے

چند پل خاموشی کا راج رہا

ہالے نے گلہ کھٹکھا کر بات کا آغاز کیا

میں ہارون کو دیکھنے آئی ہوں پچھلے دنوں جو کچھ بھی ہوا ہم سب بھول کر ایک نئی شروعات کریں گے کیا میں اس سے مل لوں؟

وہ کیوں پوچھ رہی تھی یہی سوال وہ خود سے کرنا چاہتی تھی ہارون سے ملنے کے لئے بھی اجازت؟

اسکا پیچھا چھوڑ دو ہالے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولے

ہالے کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے بچپن سے اس نے یہی سنا تھا

"ہارون کے ساتھ رہو ہالے"

اور آج؟ وہ آج اتنی آسانی سے کیسے کہہ سکتے تھے کہ ہالے اسے چھوڑ دے ہالے ہارون کو چھوڑ دے

www.kitabnagri.com

He is all i have

وہ کہے جا رہے تھے

اسکو میرے پاس رہنے دو پلیز اس سے دور ہو جاؤ تم کرسٹو ہو تمہارے ساتھ کھڑے تمہارے لوگ کرسٹو

ہوتے جا رہے ہیں میرے پاس بس وہی ہے اس پہ اپنا رنگ مت چڑھاؤ پلیز اسے چھوڑ دو

He is all i have



## Posted On Kitab Nagri

وہ ایک ہی سطر دہرا رہے تھے  
ہالے کی آنکھیں گلابی پڑنے لگیں چہرہ سرخ ہوا کرب سے تاریک بھی پڑا  
میں اسکی گارجین ہوں میں اسکی دوست اسکی پروٹیکٹر ہوں میں تو آپ کا فیورٹ بچہ ہوں ماموں آپ میرے  
ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟

? Dont you love me anymore

اس نے دکھ سے پوچھا

I do

شاہد نے جھکے سر کے ساتھ اعتراف کیا میں تم سے محبت کرتا ہوں بہت محبت کرتا ہوں لیکن تم مجھے ایک بات  
بتاؤ اس دنیا میں مجھے سب سے زیادہ محبت کس چیز سے ہے؟

انہوں نے چہرہ اٹھا کر ہالے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

www.kitabnagri.com

پودے.. آپ کو پودوں سے محبت ہے

درست.. اور میں ان پودوں پہ لگی امر بیل اپنے ہاتھوں سے کاٹتا ہوں

ہالے کا دل دھک سے رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

تم پودوں پہ لگی امر بیل بن گئی ہو تم زندگی چھیننے لگ گئی ہو تم پودوں کو گرو نہیں کرنے دے رہی تم پودوں کو زندگی سے محروم کر رہی ہو وہ زندگی جن پہ انکا حق ہے وہ زندگی جس میں تمہارے بغیر انکی نشوونما بہت اچھی ہو رہی ہے وہ خوش ہیں

انکا لہجہ ٹھنڈہ تھا برف جیسا ٹھنڈہ ہالے سن رہ گئی  
(مہر ماہ ٹھیک ہی تو کہتی تھی)

وہ اٹھ کھڑے ہوئے

تم میرا فیورٹ بچہ ہو میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن ہارون سے زیادہ نہیں اولاد کی محبت ہر شے پہ بھاری ہوتی ہے میں تمہاری خاطر ہارون کو نہیں کھو سکتا تم چلی جاؤ ہالے پلیز

He is all i have

Kitab Nagri

آخر میں وہ منت سے بولے تھے  
آنکھوں میں جمع ہوئے آنسوؤں کی وجہ سے مناظر دھندلے ہو رہے تھے ٹانگوں کی جان جیسے نکلتی جا رہی تھی  
وہ اٹھی گردن کڑائے رکھی

نم آنکھوں کا زعم نہ ٹوٹا

میں امر بیل نہیں ہوں ماموں میں آپ کے فیورٹ پودے کا پانی ہوں میٹھا ٹھنڈا پانی  
وہ انکی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی اسکی آواز میں ایک مان تھا ایک زعم تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں آپ کے فیورٹ پودے کی زرخیز مٹی ہوں میں اسکی کھاد ہوں  
اگر امر بیل کو نکال بھی دیں گے تو بغیر زرخیز مٹی اور کھاد کے پودا مر ہی جائے گا اب یہ آپ کے ہاتھ میں ہے  
آپ اپنے فیورٹ پودے کو کونسی موت دیتے ہیں  
میں جا رہی ہوں اگر راہداری کے اختتام تک آپ نے ہمیشہ دہرایا جانے والا جملہ  
ہارون کے ساتھ رہو ہالے کہہ دیا تو میں رک جاؤں گی  
ورنہ آپ اپنے پودے کی موت کے ذمہ دار خود ہوں گے  
وہ بول کر پرس کندھے پہ اٹکائے آگے بڑھ گئی  
قدم من من بھر کے تھے دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب آنسو بہنے کو بے صبر لیکن وہ چلتی رہی اور  
شاہد حسین اسکو جاتا دیکھتے رہے  
راہداری کے سرے پہ وہ رکی بس ایک پل کو بس ایک لمحے کو اسے لگا اسے روک لیا جائے گا  
لیکن...

کوئی آواز کوئی پکار اسکی سماعت کا حصہ نہ بن سکی  
دل ایک چھناکے سے ٹوٹا روح تک زخمی ہو گئی  
لیکن پھر وہ مڑ گئی

وہ کم از کم اتنی باوقار ضرور تھی کہ وہاں نہ رکتی

## Posted On Kitab Nagri

باوقار رہنا آپ کو کئی قسم کی ذلتوں سے بچا لیتا ہے

وہ جب رشتوں سے دور جا رہی تھی تب تو سارے رشتے ایک ہجوم کی طرح اسکے قریب آرہے تھے لیکن آج

جب اس نے ہاتھ بڑھایا تو اسکا ہاتھ بری طرح جھٹک دیا گیا تھا

خالی سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتے ہوئے اسے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ شام کب ہوئی وہ دوپہر میں ہسپتال گئی تھی اور

اب شام کے پانچ بج رہے تھے

حسن کا میچ شروع ہونے میں بس دس منٹ تھے اس نے گاڑی گراؤنڈ کی جانب موڑی

وہ اسکا بھائی تھا اسکا خون اسکے باپ کی پرچھائی وہ ان ہی کی طرح مہربان ہو گا وہ جانتی تھی

وہ جب گراؤنڈ پہنچی تو گراؤنڈ لوگوں سے کچھ کھچ بھرا ہوا تھا آج سٹی ٹورنامنٹ کا فائنل تھا حسن کی ٹیم فائنلسٹ

تھی

اسے اس سے بات کرنے کے لئے میچ کے ختم ہونے کا انتظار کرنا تھا

www.kitabnagri.com

ٹیمیں میدان میں اتریں وسل بجی میچ شروع ہوا

سیاہ آنکھوں والا حسن سلطان گھٹنوں تک آتی پہلی شارٹس کے ساتھ اسی رنگ کی شرٹ میں ملبوس تھا وہ فارورڈ

کھیل رہا تھا تھا

لڑکے مہارت اور چستی سے بال کو اپنے قدموں سے کبھی گراؤنڈ کے ایک کونے میں لے جاتے تو کبھی دوسرے

## Posted On Kitab Nagri

حسن نہایت تکنیک اور مہارت سے بال کو آگے لے جا رہا تھا کئی لڑکوں نے اس سے بال چھیننے کی یا اسے گرانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہر بار بچ جاتا

بال پول کے عین سامنے تھی وہ ابھی کک کرنے والا تھا جب پیچھے سے ایک حملہ ہوا

ارے دیکھو دیکھو اسکی گھر سے بھاگی ہوئی بہن بھی آج گراؤنڈ آئی ہے

یہ حملہ مختلف تھا یہ وارکاری تھا بس ایک لمحے کا کھیل تھا بال کو اس کے قدموں سے کوئی لے گیا

سپورٹس مین کی ایک لمحے کی کوتاہی ایک لمحے کی غفلت میچ کا پاسہ پلٹ دیتی ہے

حسن ضبط کرتے ہوئے ایک بار پھر بال کے آگے پیچھے بھاگنے لگا بال ایک بار پھر اسکے قدموں کی زینت بنا تھا وہ

اس کھیل میں مہارت رکھتا تھا ایک بار پھر وہ انکو چکمہ دے کر بال ان سے دور لے گیا

لڑکے کلستے رہ گئے لیکن انکے پاس وار کرنے کو اور بھی بہت کچھ تھا

سنا ہے تمہاری بہن گھر سے بھاگ گئی تھی ایک اور لڑکا ایک اور لقمہ

وہ اسکے اس پاس بھاگتے اسکے قدم سے قدم ملانے کی کوشش کرتے ہوئے پھولے ہوئے سانسوں کے درمیان

بول رہے تھے

حسن کا چہرہ سرخ ہوا لیکن وہ کچھ نہیں بولا وہ بس جبرے بھینچے بال کو پول تک لے جانے کی کوشش کرتا رہا

میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ اس اے ایس پی سے لمبا فیئر تھا تمہاری بہن کا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو ہم عمر میں کم ہیں لیکن اگر تمہاری بہن راضی ہو جائے تو ہمیں اسکے ساتھ وقت گزارنے کے لئے کوئی انکار نہیں ہے

قہقہے معنی خیزی غلاظت وہ ان سب سے بے نیاز بال کو پول کے عین سامنے لے گیا پیر ہوا میں بلند کیا ابھی وہ کلک مارتا

اگر چاہو تو تمہاری بہن کو اسکے وقت کے لئے پے بھی کر سکتے ہیں

یہ آخری وار تھا اسکی غیرت اب مزید کچھ اور برداشت نہ کر سکی وہ بال اور میچ پہ لعنت بھیجے مڑا اور ایک زوردار مکا اس لڑکے کے جبرے پہ دے مارا

لڑکے کے باقاعدہ دودانت ٹوٹ کر گرے

ہالے نے اپنی جگہ سے یہ منظر دیکھا وہ فوراً اٹھ کر بھاگی

ساری ٹیم دوڑ کر انکی طرف آنے لگی لیکن حسن پہ گویا جنون سوار تھا

اس نے دوسرے لڑکے کے پیٹ پہ لات دے ماری وہ بلبلا کر رہ گیا انکی ٹیم کا ایک تنگڑا لڑکا غصے سے اسکے قریب آیا اور اسکی ناک پہ مکا دے مارا خون فوارے کی طرح حسن کی ناک سے بہہ نکلا لیکن اسے جیسے کوئی پرواہ نہیں تھی

ریفری نے ریڈ کارڈ بلند کیا لیکن وہ کچھ نہیں دیکھ رہا تھا وہ اپنی ٹیم کے لڑکوں سے خود کو چھڑاتے ہوئے ایک بار پھر اس لڑکے پہ چڑھ دوڑا اسکے سینے پہ لات مار کر اسکو نیچے گرایا



## Posted On Kitab Nagri

فُبال کامیدان اکھاڑے میں بدل چکا تھا

وہ اس لڑکے کے اوپر بیٹھا اسکی ناک اور جڑے پہ مکے مارے ہی جا رہا تھا کچھ لڑکے اوپر کھڑے ہو کر اسکی پیٹھ پہ لائیں مار رہے تھے کوئی اسکی پسلی پہ مار رہا تھا لیکن تکلیف جیسے بند ہو گئی ہو

وہ اب تک ان الفاظوں کی تکلیف میں ڈوبا تھا

انتظامیہ نے انکو چھڑوایا لڑکے اب بھی بکتے جھکتے جا رہے تھے ہالے اسکے قریب پہنچ گئی تھی

حسن منہ سے ایک لفظ نہیں بولا تھا اسکے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا تھا اسکی ناک سے اب بھی خون بہہ رہا تھا جسم بری طرح دکھ رہا تھا لیکن دل کی تکلیف ہر شے پہ بھاری تھی اگر کئی لوگوں نے اسے پکڑ نہ رکھا ہوتا تو اب تک ان لڑکوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر چکا ہوتا

ریفری نے اسے ریڈ کارڈ دے کر نکال دیا تھا وہ سرخ آنکھوں سے ان لڑکوں کو گھورتا رہا

ہالے اسکے پاس کھڑی کچھ کہہ رہی تھی اسکا خون ٹشو سے صاف کر رہی تھی وہ فکر مند تھی

حسن اسکے ہاتھ کو ہٹاتا باہر نکلتا چلا گیا وہ اسکے پیچھے پیچھے جا رہی تھی لیکن اسکی رفتار کے ساتھ قدم ملانا یہ اسکے بس

کی بات نہیں تھی

حسن میری بات سنو کہ میں بات کرنے آئی ہوں

وہ اسکو پیچھے سے پکار رہی تھی

حسن پلیز رک جاؤ یا ر تم سنتے کیوں نہیں ہو آخر؟

## Posted On Kitab Nagri

حسن.. وہ بلند آواز میں پکاری حسن کے قدم تھم گئے وہ مڑا لیکن ہالے کو اسکے چہرے پہ سوائے اجنبیت کے کچھ اور نہ نظر آیا وہ سپاٹ آنکھوں سے اسکو دیکھ رہا تھا شام ڈھلنے لگی تھی جب تم میرے لئے مر ہی گئی ہو تو اب میرے پیچھے کیوں آرہی ہو؟

ہالے ٹھہر گئی اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں

تم میرے بھائی ہو تمہاری ضرورت ہے مجھے اس طرح چھوڑ دو گے کیا؟ وہ دکھ سے کہہ رہی تھی

حسن اسی طرح بے تاثر آنکھوں کے ساتھ اسکو دیکھتا رہا

تم نے چھوڑا تھا ہالے جب مجھے تمہاری ضرورت تھی تم نے چھوڑا مجھے اور اب مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں میں اب بے حس ہو گیا ہوں میری طرف سے اب تم مر گئی

یہ اسکا حسن نہیں تھا یہ اسکا بھائی نہیں تھا یہ ویسا ہو کر بھی ویسا نہیں تھا

حسن میری بات تو سن لو ایک بار میں تمہاری پرواہ کرتی ہوں میں نے جو کچھ کیا تمہاری بھلائی کے لئے کیا وہ ابھی کچھ اور کہتی کہ حسن حلق کے بل دھاڑا

بسبس..

بہت بول چکی تم وہ اتنی بلند آواز میں دھاڑا کہ ہالے ساکت رہ گئی

یہ اسکا حسن نہیں تھا

## Posted On Kitab Nagri

اگر میری اتنی پرواہ تھی تو مجھے تب کیوں چھوڑا جب میرے باپ کی قبر کی مٹی بھی گیلی تھی وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ بلند آواز میں پوچھ رہا تھا

میرے پاس پاکٹ منی تک نہیں تھی اور تم نے تم نے بابا کے اکاؤنٹ سے وہ آخری چند لاکھ بھی نکال لئے یہ پرواہ کی تم نے؟

حسن آرام سے بات کرو تم مجھ پہ چیخ نہیں سکتے اس نے ہلکی آواز میں کہا کانپتی ہوئی شک زدہ آواز  
چیخوں گا میں چیخوں گا تم ایک خود غرض لڑکی ہو تمہیں اپنے خاندان کی کوئی پرواہ نہیں تم نے مجھے چھوڑ دیا اماں  
کو چھوڑ دیا ہارون کو چھوڑ دیا وہ تمہاری وجہ سے مر رہا ہے تمہاری وجہ سے  
وہ اسکے سامنے کھڑا بلند سے بلند آواز میں غرا رہا تھا آنکھیں سرخ انگارے ہو رہی تھیں گردن کی نیسیں ابھر آئی  
تھیں

تمہیں صرف اور صرف خود سے پیار ہے صرف اور صرف اپنے آپ سے محبت ہے تمہیں بس پیسے سے محبت  
ہے اپنے مرے ہوئے باپ کا پیسہ نکالنے تم انکے مرنے کے اگلے ہفتے ہی چلی گئی تھی لالچی خود غرض....

اسکے اگلے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے ایک زوردار تھپڑ نے اسکے چودہ سبق روشن کر دے تھے  
وہ شیرنی کی طرح زخمی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے کھڑی تھی  
حسن بے یقینی سے اسے تک رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

لعنت ہو تم پہ حسن سلطان لعنت تم ہر گز بھی میرے باپ جیسے نہیں ہو تمہیں یہ سب بولنے سے پہلے مر جانا  
چاہیے تھا ہاں تم مر جاؤ تم مر جاؤ حسن  
وہ مارے بے بسی کے چیخ پڑی رو پڑی

وہ اسی طرح بے یقینی سے چہرے پہ ہاتھ رکھے پیچھے ہوتا گیا ہالے اب بھی چیخ رہی تھی  
تم مر جاؤ تاکہ میں دوبارہ تمہاری شکل بھی نہ دیکھ سکوں یا تم مر جاؤ یا پھر خدا کرے میں مر جاؤں دفع ہو جاؤ مر  
جاؤ تم

وہ نیچے بیٹھ گئی حسن وہاں نہیں رکایہ کوئی اور تھی یہ اسکی بہن نہیں تھی یہ وہ نہیں تھی جسے لوگ حسن کی دوسری  
ماں کہتے تھے

مر جاؤ جہنم میں جاؤ اپنی شکل نہ دکھانا دوبارہ مر جاؤ تم میں اب تمہیں کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تم مر جاؤ مر گئے تم  
میرے لئے

وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا لیکن وہ اب بھی اس زمین پہ بیٹھی اسے کوس رہی تھی  
یہ اسکا بھائی نہیں تھا وہ اپنے بھائی کو ایسا نہیں کہہ سکتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

شام سے رات ہو چکی تھی وہ حسن سے مل کر آنے کے بعد سے اب تک اسی طرح لان میں رکھے صوفے پہ گردن ڈھلا کائے لیٹی تھی

غیر ارادی طور پہ وہ عمر کا انتظار بھی کر رہی تھی نہ جانے کیوں دل کو اسکے ہونے سے ڈھارس ہوتی تھی وہ ساتھ ہوتا تھا تو لگتا تھا مسائل حل ہو جائیں گے اچھا وقت آجائے گا لیکن وہ جوں ہی نظروں سے دور ہوتا تھا مسائل بلا کی طرح منہ کھولے اسے نگلنے کو بے تاب ہوتے تھے

وہ اس طرح کے مسائل میں کبھی پڑی ہی نہیں تھی زندگی ونڈر لینڈ سے جہنم کب بنی پتہ ہی نہیں چلا اسے لگتا تھا جیسے کسی نے اسکی پیٹھ پہ بھاری بوجھ لا دیا ہو وہ جسکا وزن اٹھانا اسکے بس کی بات نہیں تھی وہ ہر گزرتے دن تھکتی جاتی تھی

اسکا فون کب سے بجے جارہا تھا جسے اٹھانے کی زحمت وہ نہیں کر رہی تھی یہ کوئی دسویں رنگ تھی جسے اب ہالے نے بے زاری سے اٹھایا غیر شناسا نمبر اسے اب عادت تھی ان کالز کی ہیلو کہتے ہوئے اس نے موبائل کان سے لگالیا

جی میں ہالے سلطان بات کر رہی ہوں.. جی بھائی ہے وہ میرا آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں؟ سامنے سے کچھ کہا گیا تھا وہ اٹھ کھڑی ہوئی

کونسا تھا نہ چارج کیا ہے؟

وہ پرس اپنی کہنی پہ اٹکاتی کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

خبردار جو تم لوگوں نے ایف آئی آر کاٹی ہو وہ بولی نہیں تھی غر آئی تھی  
میں دس منٹ میں پہنچ رہی ہوں اگر تم لوگوں نے میرے بھائی کے خلاف ایف آئی آر کاٹی تو دیکھنا میں تم سب  
کا کرتی کیا ہوں

وہ بات کرتے ہوئے باہر نکل آئی

گاڑی نکالو عثمان اس نے چوکیدار کے ساتھ بیٹھے عثمان سے کہا وہ فوراً تا بعد اری سے کھڑا ہوا  
ہالے بار بار عمر کو کال ملائے جارہی تھی بیل جارہی تھی لیکن مجال ہے جو وہ کال پک کر لے  
راستے میں اس نے لیل کو کال کی تھی لیکن اسکا نمبر بھی بند جارہا تھا وہ اپنے گھر سے کسی کو کال نہیں کر سکتی تھی  
اسکی ناک اڑے آتی تھی

دفعتاً اسے یاد آیا عمر نے کل شام اسکے موبائل سے نفیسہ حیات کو کال کی تھی اس نے سن رکھا تھا کہ وہ وکیل ہیں  
وہ ان معاملات کے بارے میں جانتی ہوں گی لیکن وہ انہیں کیسے اور کس رشتے سے کال کرے فطری جھجھک  
اڑے آگئی

پھر نہ جانے کس طرح اسکی انگلیوں نے میکائی انداز میں انکے نمبر پہ کال کر لی یہ غیر ارادی تھا بیل جارہی تھی  
اگلے دس سیکنڈ بعد کال پک کر لی گئی

ہیلو؟

سنجیدہ ٹھہرا ہوا لہجہ



## Posted On Kitab Nagri

ہالے کی ہتھیلیاں بے اختیار پسینے سے بھرنے لگیں اس نے بغیر کچھ کہہ کر کال کاٹنے کا فیصلہ کیا لیکن سپیکر سے  
آتی آواز پہ ٹھہر گئی

ہالے بیٹے کیا ہوا ہے؟ وہ نرمی سے پوچھ رہی تھیں

آپ... آپ کو کیسے پتہ میں؟ میں ہالے ہوں اسکی باتوں میں عموماً روانگی ہوتی تھی لیکن نہ جانے کیوں اسے اس  
عورت سے رعب سا محسوس ہوا

عمر نے بتایا تھا یہ تمہارا نمبر ہے میں نے سیو کر لیا تھا تم یہ بتاؤ سب ٹھیک ہے؟ وہ ایسے بات کر رہی تھیں جیسے  
ہالے کو جانتی ہوں

اسکی جھجھک زائل ہونے لگی

اصل میں مجھے آپ سے ایک لیگل ایڈوائس چاہیے اس نے تھوک نگلا وہ تھانے کے کافی قریب تھے اسے جلد از  
جلد کچھ چاہیے تھا

میرا بھائی.. اس پہ جھوٹا الزام لگا ہے یہ جھوٹا الزام ہے وہ بالکل ایسا نہیں ہے

معراج سلطان کا بیٹا ہے وہ میں جانتی ہوں غلط کام نہیں کرے گا تم آگے بتاؤ نفیسہ نے اسے نرمی سے ٹوکا  
ہالے کا اعتماد بحال ہونے لگا

## Posted On Kitab Nagri

میر ابھائی آج اسکا اپنے فٹبال کے ساتھیوں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تھا بات ہاتھ پائی تک چلی گئی اب ان بگڑے بچوں نے بدلہ لینے کے لئے میرے بھائی کو ٹریپ کیا ہے انہوں نے اپنی ہیوی بائیک کی گمشدگی کا الزام مرے بھائی پہ لگا دیا ہے اور اب وہ اس پہ ایف آئی آر کٹوانا چاہتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں؟۔

تم ان پہ اپنی کارچوری کی ایف آئی آر کٹواؤ

ہالے کو لگا اس نے غلط سنا ہے

جی؟

نفیسہ کہے گئیں

بالکل تم تھانے جاؤ اور ان پہ اپنی گاڑی کی گمشدگی کی ایف آئی آر کٹواؤ اپنے ڈرائیور اور چوکیدار سے جھوٹی گواہی دلو اور کہ انہوں نے ان بگڑے بچوں کو کئی بار گھر کے آس پاس مشکوک حرکتیں کرتے دیکھا ہے تم ان پہ دوسری ایف آئی آر کرو اور کہ یہ بچے آج تمہارے گھر کے باہر آئے تھے اور تمہیں ہراساں کرنے کی کوشش کی میڈیا بلو اور انکو سب بتاؤ تم ایک ایف آئی آر کے بدلے دس ایف آئی آر کرو اور تم اس وقت ملک کی وکٹم ہو اور وکٹم کی ہر بات پہ یقین کر لیا جاتا ہے

ہالے نے موبائل کو گھور کر دیکھا (یہ کیسی کر منلانہ سوچ والی ساس تھی)

لیکن ان سب سے کیا ہو گا آنٹی مجھے اپنے بھائی پہ ایف آئی آر ہونے سے روکنا ہے اس طرح تو جھگڑا بڑھے گا اس نے تحمل سے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی

## Posted On Kitab Nagri

اس طرح جھگڑا ختم ہو گا اور صلح ہو گی بچے وہ اسی پر سکون انداز سے بولیں  
وہ امیر گھرانوں کے بچے ہیں تم ان سے بات کرو گی سر چڑھیں گے پیسے دو گی تو انکو ضرورت نہیں ہو گی وہ یہ  
سب کچھ بس تعصب کی وجہ سے کر رہے ہیں وہ بس تمہیں اور تمہارے بھائی کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں

Guilty pleasure

یو نو تم کچھ بھی کر لو وہ تمہاری بات نہیں سنیں گے لیکن جب تم الزام کے بدلے الزام لگاؤ گے تو وہ خوفزدہ ہوں  
گے امیر ہو یا چاہے غریب ہو وہ بس ایک چیز سے ڈرتا ہے اپنے بچے کے فیوچر خراب ہونے سے ایک ایف آئی  
آر بس ایک ایف آئی آر انکے بچوں کا فیوچر تباہ کر دے گی اور وہ لوگ مر کر بھی ایسا نہیں چاہیں گے تم بالکل  
ایزی ہو جاؤ اور جا کر الزام کے بدلے الزام لگاؤ ہماری پولیس خود تمہاری صلح کروائے گی انکو اپنے رجسٹر کے  
پنہ بھرنے سے سخت کوفت ہوتی ہے

اب کے ہالے پوری طرح مسکرائی تھی اسے نفیسہ کی باتیں سمجھ آرہی تھیں  
بات اگر بڑھ جائے تو بس ایک ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پہ ڈال دو دو جھوٹے آنسو اور وکٹم بننے کی پوری اداکاری تم  
ملک کے وکٹمز ہو تمہارا باپ قتل ہوا ہے یہ غم منانے کا نہیں اپنے غم کو بیچنے کا وقت ہے  
تھینکیو آنٹی تھینکیو سو میچ وہ ممنونیت سے کہنے لگی

عمر نے آپ کے بارے میں جو باتیں کی تھیں آپ اس سے بالکل مختلف ہیں وہ نہ جانے کیوں کال کاٹ ہی نہ سکی  
یہ عورت اسے اچھی لگی تھی

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ مسکرائی

اچھا کیا کہتا ہے تمہارا شوہر؟

وہ ہمیشہ دینی باتیں بتاتا ہے آپ کے حوالے سے مطلب مجھے لگا آپ کافی بیک ورڈ اور دینی ٹائپ ہونگی لیکن جو کچھ آپ بتا رہی ہیں آپ بالکل مختلف ہیں

وہ ہالے تھی ایک بار اسکی جھجک ختم ہوئی پھر وہ آپ سے ہر طرح کے سوال کرے گی وہ تمہیں اپنی اماں کے بارے میں بتاتا ہے تم بیرسٹر نفیسہ حیات سے بات کر رہی تھیں اور یقیناً مرے بتائے فراڈ کے متعلق بات کر رہی ہو تو میں تمہیں بتا دوں ایک جمع چار کرنا وکیلوں کا فیورٹ کام ہوتا ہے وہ بول رہی تھیں اتنے میں گاڑی تھانے کے باہر رکی

میں تھانے پہنچ گئی ہوں مجھے رکھنا ہو گا ہالے گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر آتے ہوئے بولی

Kitab Nagri

نفیسہ نے سر ہلایا

تم نے دینی لوگوں کے بارے میں جو بات کی اس پہ ہم دوبارہ بات کریں گے اوکے؟ عمر کو کال کر لو اسے تمہارا یہاں آنا اچھا نہیں لگے گا

میں آپ کو کل پھر سے کال کروں گی ہالے نے کال کاٹ دی

آسمان کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں آپ میری نہیں سنو گے پتہ نہیں میں آپ سے ناراض ہوں یا آپ مجھ سے لیکن پلیز میرے  
بھائی کو اس سب سے بچالینا

وہ یاسیت سے کہتی اندر چلی گئی عثمان اسکے لاکھ منع کرنے کا باوجود اسکے پیچھے آیا تھا  
تھانے میں بے ہنگم سا شور تھا باتیں قہقہے گالیاں عجیب و غریب قسم کے مجرم بے زار تھانے دار  
وہ سیدھا اے ایس آئی کی میز تک گئی

ہالے سلطان اس نے نام بتایا میرا بھائی کہاں ہے سنجیدہ دو ٹوک لہجہ  
ایک جانب بیٹنچہ ایک معمر آدمی بیٹھا تھا اسکے ساتھ دو اور لوگ بھی تھے ان سب کا مطالبہ ایک ہی تھا  
“ایف آئی آر

ہالے نے اس معمر آدمی کو غور سے دیکھا  
یہ تو دانش شہزاد تھا شمس چچا کا بہت اچھا دوست یقیناً وہ حسن کی شکایت لے کر انکے پاس گئے ہوں گے اور شمس  
نے سفیر کا بدلہ لینے کے لئے حسن کی پشت پناہی کرنے کی بجائے اسے سزا دینے کا فیصلہ کیا ہو گا  
ہک ہاہ

ہالے نے لمحوں میں اسکا پلان ڈی کوڈ کیا تھا  
بی بی دیکھیں پارٹی ایف آئی آر کا کہہ رہی ہے ہم نے بس آپ کی خاطر اب تک کوئی قدم نہیں اٹھایا انکی وجہ سے  
اب تک کھانا بھی نہیں کھایا پھر ہمارے کھانے کا انتظام کر لیں ذرا

## Posted On Kitab Nagri

اے ایس آئی کی بات پہ اس نے گردن موڑی تھی

وہ کھلم کھلا اس سے رشوت مانگ رہا تھا

میں اپنے بھائی سے مل لوں پھر آپ کو کھانا بھی کھلاؤں گی اور وہ اٹھی جیب بھی گرم کروں گی اچھے سے

اے ایس آئی نے سپاہی کو اشارہ کیا وہ ہالے کے آگے چلتا گیا

ذرا فاصلے پہ سامنے بالکل عین سامنے وہ تھا اسکا بھائی حسن سلطان سادہ ٹی شرٹ اور شارٹس میں ملبوس وہ گھبرا یا

ہوا تھا اسکا رنگ سفید تھا لیکن وہ اپنی گردن سیدھی کئے کھڑا تھا

ہالے کو دیکھ کر اسکا سرخ چہرہ برہمی سے دھکنے لگا

وہ سلاخوں پہ ہاتھ رکھے آگے ہوا

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ دبا دبا کر آیا

جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی جاؤ یہ جگہ تمہارے آنے کی نہیں ہے

اسکا بس نہیں چلتا تھا کہ سلاخیں توڑ کر باہر آ جائے

میری بات سنو حسن میں تمہیں نکال لوں گی تم پریشان مت ہونا وہ اسے تسلی دے رہی تھی

تم یہاں سے جاؤ مجھے تمہاری موجودگی پریشان کر رہی ہے تم کیوں میری جان کے پیچھے پڑ گئی ہو خدا کا واسطہ ہے

یہاں سے جاؤ



## Posted On Kitab Nagri

وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا اسکی غیرت گوارہ نہیں کرتی تھی کہ اسکی بہن یوں تھانے میں ایک ہزار مردوں کے بیچ اسکے لئے خوار ہو

بی بی یہ دلاسا تسلی بعد میں کر لینا پہلے بات کر لو سپاہی ناگواری سے بولا تھا

اے میری بہن سے تمیز سے بات کرو حسن غرا آیا تھا

اسکے کان تک سرخ ہو گئے تھے بازو کی نسیں ابھر آئی تھیں

ہالے تم جاؤ میں کہتا ہوں جاؤ عمر کو بھیجو وہ ان سب کو ہینڈل کر لے گا عمر کو بھیجو تم جاؤ

وہ اسکی منت کر رہا تھا

ہالے مڑ گئی وہ اسکی نہیں سن سکتی تھی

وہ واپس میز تک آئی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھالی اب کے اس میز کے اس پار ایس ایچ او بیٹھا تھا

جی بی بی اب آپ کیا کہتی ہیں صلح صفائی کریں گی یا پھر

www.kitabnagri.com

.....

ہم ایف آئی آر کریں گے مشتعل دانش آگے آیا میرے بیٹے کو مارا پیٹا ہے ارے جانوروں کی طرح ہاتھ چلتے ہیں

اس کے بھائی کے اوپر سے میرے بیٹے کی امپورٹڈ بائیک بھی چوری کی ہے اس کے بھائی نے ہم ایف آئی آر کے

بغیر ٹلیں گے نہیں

وہ بلند آواز میں انگلی اٹھائے دھمکا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے سکون سے انکودیکھا

میں بھی ایف آئی آر کروں گی وہ ایس ایچ او کی جانب مڑی

کاٹیں ایف آئی آر میری گاڑی گمشدہ ہے اور میرا شک انکے بیٹے نبیل پہ ہے اور اسکے ساتھ ان دونوں کے بیٹے

ہاتھ سے بیچ پہ بیٹھے دونوں آدمیوں کی طرف اشارہ کیا

جواد اور احمد یہ دونوں بھی شامل تھے

کاٹیں ایف آئی آر جلدی کریں یہ اگر میرے بھائی کے خلاف ایک ایف آئی آر کٹوا رہے ہیں تو میں دس کٹواؤں

گی میرا بھائی تھانے میں ہے تو انکے بچے بھی بغیر اے سی اور مچھروں میں سوئیں گے آج جمعہ ہے کل کورٹ بند

ہے دو دن بعد کورٹ کھلے گا پھر دیکھیں گے کس کے حق میں فیصلہ ہوتا ہے

یہ کوئی بائیس تیس سالہ الہڑ لڑکی نہیں لگ رہی تھی یہ سنجیدہ معاملہ فہم اور کائیاں تھی

ایس ایچ او نے مقابل لوگوں کو دیکھا

www.kitabnagri.com

وہ آس بازی کے پلٹ جانے پہ جتنا حیران ہوتے اتنا کم تھا

دیکھیں ٹھیک ہے آپ کے بھائی پہ ایف آئی آر نہیں ہوگی ان میں سے ایک نے کہنا شروع کیا

لیکن آپ کے بھائی کو ہمارے لڑکوں سے معافی مانگنی ہوگی اور آئندہ اس قسم کی حرکتیں نہ کرنے کا وعدہ کرنا

ہوگا

ہالے نے سینے پہ بازو باندھ کر سکون سے انکودیکھا

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے وہ معافی مانگ لے گا وہ کہتے ہوئے اٹھی

ایس ایچ او کی جانب دیکھا پھر ان تینوں کی جانب دیکھا

وہ معافی مانگ لے گا اور اسکے بعد میں ایک الگ ایف آئی آر کروں گی اور اس میں لکھواؤں گی کہ جب میں اپنے

بھائی کا میچ دیکھنے گر اوٹ گئی تب آپ کے تینوں بچوں نے مجھے ہر اسماں کیا میرے ماضی اور مستقبل کے بارے

میں نازیبا باتیں کی ایک ہجوم کے سامنے میرے کردار کی بات کی اور اگر ایف آئی آر نہ کاٹی گئی تو میں یہی ویڈیو بنا

کر سوشل میڈیا پہ لگاؤں گی

آپ کے بچے

Harassers

کے طور پہ جانے جائیں گے انکی فیملی دوستیں انکا بائیکاٹ کر دیں گی انکے میل دوست ان سے ملنے سے کترائیں

گے آپ کے بچے وہ انکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی ٹھنڈے پر سکون لہجے میں کہہ رہی تھی

برباد ہو جائیں گے میں انکا فیوچر تباہ کر دوں گی لیکن خیر فحال معافی ضروری ہے ایس ایچ او صاحب پلیز میرے

بھائی کو بلو ادیں وہ آخر میں معصومیت سے بولی

ہم بات ختم کرنے کو تیار ہیں بس ہمارے بچوں کا نام نہ آئے ان تینوں نے ایک ساتھ ہتھیار ڈالے تھے

ہالے مسکرائی

ایس ایچ او کے چچے نے گلہ کھنکھار کر انکو اپنی جانب متوجہ کیا

## Posted On Kitab Nagri

اپ دونوں بس اپنی بات کریں گے یا صاحب کے چائے پانی کا انتظام بھی کریں گے؟

اتنی دیر سے صاحب کو بٹھا رکھا ہے تم لوگوں کا نو کر ہے کیا؟

ہاں ہے نو کر عوام کا نو کر ہی تو ہے

ابھی ان میں سے کوئی کچھ کہتا جب اپنے عقب سے آتی آواز پہ سب ٹھٹھک گئے

وہ عمر حیات تھا صبح والی کف شرٹ میں ملبوس اس کا چہرہ سپاٹ تھا

ہالے کو وہاں دیکھ اسکے جبرے کی رگیں تک تن گئی تھی وہ یہاں موجود واحد عورت تھی زندگی میں پہلی بار عمر کو

ہالے کی موجودگی بری لگی تھی

وہ آگے آیا اسکے لئے کرسی رکھی گئی ایس ایچ او آگے پیچھے گھومنے لگا حسن کو باہر لایا گیا وہ جیسے ایک پیر پہ کھڑا رہا

تھوڑی دیر بعد وہ حسن کو چھڑوا کر باہر لے آئے تھے عمر کے تاثرات سپاٹ اور سخت تھے

وہ دونوں اپنی گاڑی کی جانب جا رہے تھے حسن انکے آگے تھا باہر سڑک پہ آکر اس نے ہالے کو کہنی سے کھینچ کر

www.kitabnagri.com

گاڑی کے ساتھ لگایا

یہاں کافی اندھیرا تھا یہ جگہ تھانے سے ذرا آگے تھی

کس کی اجازت سے آئیں تمہیں یہاں؟ اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر پوچھا

میں.. میں نے کال کی تھی وہ بدقت بول پائی

کتنے مرد تھے وہاں جانتی ہیں؟ کیسی نظر تھی انکی؟ جرات کیسے ہوئی اپ کی وہ بلند آواز میں چلایا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے بس اسکو دیکھے گئی یہ عمر نہیں تھا یہ عمر ہو ہی نہیں سکتا تھا عمر کبھی ہالے پہ چلا نہیں سکتا تھا  
میں تمہاری پابند نہیں ہوں جہاں میرا دل چاہے گا وہاں جاؤں گی میرے شوہر بننے کی کوشش نہ کرو مت بھولو  
یہ ایک کاغذی رشتہ ہے وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی اسی کے لہجے میں جواب دیتی اپنا بازو چھڑوانے لگی  
حسن بس انکو دیکھتا رہا وہ

بکو اس بند کریں اپنی اس نے انگلی اٹھا کر وارن کیا اس وقت میرا دماغ سخت گھوما ہوا میں آپ کی کوئی بکو اس سننا  
نہیں چاہتا مجھے بس یہ بتائیں آپ کی جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی میں بھونک کر گیا تھا ناں بولا تھا ناں میں نے  
کچھ بھی ہو تو مجھے کال کرنا سمجھ نہیں آتی دماغ میں کچھ گھستا نہیں ہے؟  
وہ سرخ آنکھیں لئے بلند آواز میں بول رہا تھا کہنیاں اب تک جکڑ رکھی تھیں  
میری بہن سے اس طرح بات مت کرو

دفعہ دوہ دونوں ٹھٹھکے وہ دونوں حسن کی موجودگی کو فراموش کئے ہوئے تھے  
وہ سرخ سنجیدہ آنکھیں لئے آگے آیا عمر متعجب تھا ہالے کی کہنیوں پہ اسکی گرفت ہلکی تھی حسن نے ایک جھٹکے  
میں اسکا بازو آزاد کروایا

تم بیچ میں مت آؤ میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں عمر نے ناگواری سے ٹوکا

## Posted On Kitab Nagri

تمہاری بیوی ہونے سے پہلے وہ میری بہن ہے اور میری بہن سے اس طرح بات مت کرو وہ تمہاری بیوی ہے غلام نہیں نہ ان دونوں کی طرح اسکا لہجہ بلند تھا نہ اس میں کوئی طنز تھا وہ بس ہالے کا بازو پکڑے کھڑا تھا اور وہ شل سی اسکے ساتھ کھڑی تھی

جو بھی مسئلہ ہے گھر جا کر سلجھاؤ لیکن میری بہن سے اس طرح بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

وہ تنبیہ کرتے ہوئے سنسان سڑک پہ آگے بڑھ گیا

ہالے نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسکے پیچھے جانے لگی عمر گہری سانس بھرتا اپنا غصہ قابو کرتا انکے پیچھے چلنے لگا

سڑک پہ چلتے حسن کے قدم شکستہ اور خوف زدہ تھے نہ جانے کیوں ایک خالی پن سا تھا جو دل کو جکڑ رہا تھا

یہی حال ہالے کا بھی تھا اسکا دل کیا تھا وہ حسن پہ آئی سب تکالیف خود پہ لے لے یہ وہ بچہ تھا جسے ماں کی طرح پالا

تھا اپنا وقت پیسہ جزبات سب اس پہ خرچ کیا تھا ایسا نہیں تھا کہ انکے درمیان لڑائی نہیں ہوتی تھی لیکن ایسا بھی

Kitab Nagri

نہیں تھا کہ صلح نہ ہوتی ہو

www.kitabnagri.com

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا غیر متعین کردہ سمت کی طرف جا رہا تھا

آئی ایم سوری حسن

اپنے پیچھے سے آتی ہالے کی آواز پہ وہ لمحہ بھر کور کا انکے پیچھے مناسب فاصلے پہ چلتا عمر بھی رکا

حسن کی آنکھیں اس نیم اندھیرے میں بھی زخمی سی لگتی تھیں وہ بچہ بہت ہرٹ لگتا تھا

تم سوری نہیں ہو ہالے وہ عجیب سے لہجے میں بولا



## Posted On Kitab Nagri

اور اگر ہو تو کس کس بات کے لئے؟

آنسو بہنے لگے وہ سولہ سال کی عمر میں چار گھنٹے تھانے رہ کر آیا تھا وہ ڈرا ہوا تھا خوف زدہ تھا

بابا مر گئے اور میں تب سے تمہارے ساتھ مل کر رو نہیں سکا کیا تم اسکے لئے سوری ہو؟

اسکی آواز کپکپائی

ہالے کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے

اماں بیمار تھیں میں اکیلا تھا میرے پاس رقم نہیں تھی میرے پاس کوئی اپنا نہیں تھا تم اسکے لئے سوری ہو؟ اسکا

لہجہ بلند ہوا آنکھوں کا زخمی پن دل چیرنے لگا

ہالے بس اسکو سنتی رہی آج اسے بولنے کا حق تھا

شمس چچا نے مجھے اتنا مارا اتنا مارا کہ میں دو دن چل پھر بھی نہیں سکا اور میرے پاس پین کلر تک کے پیسے نہیں تھے

اور میرے پاس تم نہیں تھی کیا تم اسکے لئے سوری ہو؟

وہ رو رہا تھا بلند آواز میں روتے ہوئے کہہ رہا تھا نیم اندھیری سڑک کو اس پہ ترس آیا

میرے باپ کا قتل ہوا تھا یہ جاننا میرا حق تھا لیکن تم نے چھپایا کیا تم اسکے لئے سوری ہو؟

برونو مر گیا میں ایک بار پھر اکیلا ہو گیا بھری دنیا میں بالکل اکیلا اور تم تب بھی میرے ساتھ نہیں تھیں تم مجھے اپنا

بیٹا کہتی تھیں اور تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا کیا تم ان سب کے لئے سوری ہو؟

اسکی ہچکیاں بندھ گئیں تھیں روتے ہوئے اسکی آواز کانپ رہی تھی آنکھیں سرخ غمزہ تھیں

## Posted On Kitab Nagri

سب کہتے تھے یہ لڑکی ہے اور اس کے پاس تم سے زیادہ آزادی ہے تم سے زیادہ پیسہ ہے تمہارے گھر والے اس سے تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں لیکن میں کبھی تم سے جیلس نہیں ہوا کوئی بہنوں سے جیلس ہوتا ہے کیا؟ سب نے مجھے تمہارے خلاف کیا لیکن میں تمہارے ساتھ کھڑا رہا سب تمہارے خلاف بولتے تھے میں تمہارے حق میں بولتا تھا اور تم نے کہا میں مر جاؤں؟

اسکی آواز زکام زدہ تھی وہ با مشکل بول رہا تھا

آنسو جیسے آج نہ بہے تو پھر کبھی نہیں بہیں گے

ہالے بس مغموم سی اسکو دیکھ رہی تھی اسکا دل ٹوٹ رہا تھا روح قبض ہو رہی تھی

میں تم سے محبت کرتا تھا اور تم نے کہا تم مر جاؤ تم نے کہا خدا کرے تم مر جاؤ حسن کیا کوئی اپنے بیٹے کو ایسے کہتا ہے؟ وہ چلایا

تم کہتی ہو تم سوری ہو لیکن تم کہتی ہو حسن مر جائے میں تمہاری کس بات پہ یقین کروں؟

www.kitabnagri.com

وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا

یکدم حسن نے اپنی آنکھیں صاف کیں

اور اب اگر تم سوری ہو بھی تو مجھے فرق نہیں پڑتا وہ تلخی سے بولا

ہالے نے قدم اسکی جانب بڑھائے فاصلے اسنے بڑھائے تھے ختم بھی اسی کو کرنے تھے

مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے مجھے تم نہیں چاہیے ہو مجھے کوئی نہیں چاہیے وہ درد سے پھٹی ہوئی آواز میں چلایا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے بس خاموش قدم اسکی جانب بڑھاتی رہی

تم جاؤ اپنے شوہر کے ساتھ رہو میرا کیا ہے میں تو تمہارے لئے مر گیا ناں میرے قریب مت آؤ وہ غر آیا

میں تم سے نہیں ملنا چاہتا آئندہ میرے سامنے بھی مت آنا ہم دونوں بہن بھائی نہیں ہیں

ہالے اسکے بلکل قریب آ کر رکی وہ اس سے چھوٹا تھا لیکن اسکا قد ہالے سے بڑا تھا وہ اسکا بھائی تھا اسکا محافظ

تم بہت بری بہن ہو بہت بری ماں ہو تم نے کہا تھا حسن مر جائے تم دیکھنا حسن مر جائے گا

وہ درد سے کہہ رہا تھا

ہالے نے خاموشی سے اپنے دونوں بازو اسکے گرد حائل کر دیے اور سر اسکے سینے پہ رکھ دیا

حسن بولتے بولتے رک گیا الفاظوں نے مرتے دم کی آخری ہچکی لی اور دم توڑ دیا

یکدم وقت رک گیا تھم گیا

عمر حیات نے طنزیہ سر جھٹکا

میلو ڈرامہ

آئی ایم سوری حسن آئی ایم سوری ہر چیز کے لئے سوری میں تم سے دور رہی اسکے لئے سوری برے وقت میں

تمہارا ساتھ نہیں دے سکی اسکے لئے سوری

وہ روتے ہوئے اسکے سینے سے لگی کہے جا رہی تھی حسن شل کھڑا رہا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے لگائیں سرمئی سے سیاہ ہو جاؤں گی اور تم مجھے دس اون کر دو گے میں ڈر گئی تھی میں تمہیں کھونے سے ڈر گئی تھی میں فیری ٹیل کی شہزادیوں کی طرح چالوں کا حصہ بن گئی تھی مجھے لگائیں ان سب میں تمہیں کھو دوں گی میں تمہیں نہیں کھونا چاہتی تھی آئی ایم سوری

وہ بلک بلک کر رو رہی تھی حسن نے مدد طلب نظروں سے عمر کو دیکھا عمر نے بقاعدہ لعنت بھیجنے والے انداز میں منہ پھیر لیا

حسن کے ہاتھ اب بھی شک سے پہلو میں گرے تھے

مجھ سے غلطیاں ہوئیں حسن مجھ سے غلط فیصلے ہوئے مجھے لگا اگر تم یہ برا وقت تک آئے تو خاندان کو چھوڑ دو لیکن میں غلط تھی مجھے اپنے برے میں اپنے خاندان کے ساتھ مل کر ٹھہرنا تھا تاکہ وہ وقت مجھے چھوڑ دے فیری ٹیل کی شہزادیوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں حسن مجھے معاف کر دو

اسکا پورا وجود ہچکولے کھا رہا تھا حسن نے اپنے دونوں بازو اس کے گرد باندھ لئے وہ اس سے چھوٹا تھا لیکن یہ بازو مضبوط تھے محافظ تھے

آپ کا بھائی چھوٹا ہو یا بڑا اگر وہ آپ کے ساتھ آپ کے برے وقت میں کھڑا ہے تو ساری دنیا آیرٹی چوٹی کا زور لگالے آپ کو گرا نہیں سکتی

وہ ان بازوؤں کا سہارا ملتے ہی اور بری طرح رونے لگی حسن بوکھلا گیا

اچھا اب بس بھی کر دو وہ جیسے منت کر رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسکے رونے میں اور زیادہ شدت آنے لگی وہ بچوں کی طرح رونے لگی  
حسن اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا اسے سینے سے لگائے کھڑا رہا کافی دیر بعد اسکی ہچکیاں تھمیں حسن نے اسے  
نرمی سے خود سے الگ کیا

اسکی آنکھیں بری طرح سو جھ گئی تھیں عمر نے فوراً رخ پھیر لیا  
ہالے کے آنسوؤں سے زیادہ اذیت ناک کچھ اور نہیں تھا کچھ بھی نہیں  
کیا تمہارے شوہر نے تمہیں بتایا ہے کہ رونے کے بعد تم کتنی بری لگتی ہو؟ وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا  
ہالے نے خفگی سے اسکو دیکھا

باقی کا میلو ڈرامہ گھر چل کر کر لیں؟ عمر کی تپی ہوئی آواز پہ ان دونوں نے مڑ کر دیکھا  
کیا آج رات میں تمہارے گھر پہ سو سکتا ہوں؟ حسن نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا  
ہر گز نہیں عمر نے تندھی سے جواب دیا

بہت بہت شکریہ تمہارا اپنے ملازمین سے کہو کھانا اور بستر تیار رکھیں حسن سلطان آج جلدی سونا چاہتے ہیں  
وہ عمر کے قریب آیا

اور ہاں صبح صبح مجھے کسی قسم کا شور و غل نہیں پسند تو خیال رکھنا ورنہ ابھی تم حسن سلطان کے قہر سے واقف نہیں  
ہو چلیں بہنا؟

آخر میں اس نے ہالے کو دیکھ کر پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرا دی

ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر

حسن نے ہالے کا ہاتھ پکڑا اور آگے آگے چلنے لگا

عمر کلستارہ گیا

کیا تمہیں ایک مرد کا "ناں" سمجھ میں نہیں آتا

وہ بلند آواز میں چلایا

حسن ہاتھ جھلاتا آگے بڑھ گیا



رات گہری ہو گئی لیکن ان دونوں کی باتیں ختم نہ ہوئیں کبھی وہ دونوں معراج سلطان کی کوئی بات یاد کر کے روتے رہتے اور کبھی کوئی بات یاد کر کے ہنستے تھے

کافی کے مگ ادھ کھایا پڑا اور عمر کے لاؤنج کی بے ترتیب حالت وہ جتنا کلستا اتنا ہی حسن اسے چڑانے لگتا

وہ چھوٹا معراج تھا تھا بالکل انہی کی طرح وہ عمر کے طنز کا جواب طنز سے دیتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اس وقت ہالے اسے سارا گھر دکھا رہی تھی اس کے لئے عمر کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ تیار کروایا گیا تھا لیکن جیسے ہی وہ عمر کے کمرے میں آیا اسکی آنکھوں میں شیطانی چمک در آئی وہ اپنے بیڈ پہ بیٹھ لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا بلکہ مصروف کیا تھا ہالے کو اپنی ناراضگی دکھا رہا تھا

میں آج یہاں سوؤں گا حسن کے اس اعلان پہ ہالے بھی گڑبڑا گئی تھی عمر نے بے یقینی سے اسکو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہتا ہو کہ اس نے واقعی عمر حیات کے کمرے میں رہنے کی بات کی ہے اسکی اتنی جرات؟

ہاں ٹھیک ہے تم یہاں سو جاؤ عمرویسے بھی ہمارے کمرے میں جائے گا اس نے عمر کو دیکھتے ہوئے ہمارے پہ زور دیا تھا

مطلب وہ اپنے رشتے کی حیثیت حسن کو نہیں بتانا چاہتی تھیں ہم گڈ

وہ دانت پیستے ہوئے اٹھ آیا

حسن اب آگے جا کر کمرے کا جائزہ لے رہا تھا وارڈروب کھول کر چیک کر رہا تھا

ہالے چوکھٹ میں کھڑی تھی

یہ میرا کمرہ ہے اور مجھے اپنے بستر کے علاوہ کہیں نیند نہیں آتی وہ ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا البتہ ناراض وہ اب بھی تھا

بچہ ہے وہ عمر اس سے کیسی ضد؟

## Posted On Kitab Nagri

میں یہ شرٹ پہنوں گا وہ دونوں اسکی آواز پہ مڑے تھے اسکے ہاتھ میں سفید کوری بٹنوں والی شرٹ تھی اس کے چہرے پہ چھوٹے بچوں جیسی خوشی تھی عمر فوراً اس تک گیا اور جھپٹ کر شرٹ اسکے ہاتھ سے لے لی لیکن حسن کی گرفت اتنی بھی ہلکی نہیں تھی اس نے شرٹ کا کونہ تھامے رکھا

یہ میری سب سے مہنگی شرٹ ہے نہیں دے رہا میں وہ بالکل بچوں کی طرح ضد کر رہا تھا میں یہی شرٹ پہنوں گا ورنہ میں ابھی کے ابھی جا رہا ہوں اس انگلی اٹھا کر تنبیہ کی ہالے تو مانو چند گھنٹوں میں ان سے عاجز آگئی تھی عمر بچہ ہے وہ اس نے بظاہر مسکرا کر کہا لیکن اندر ہی اندر اسے سخت طیش چڑھ رہے تھے کس طرح وہ ایک بچے سے مقابلہ کر رہا تھا

عمر نے ہالے کی وارنگ دیتی آنکھیں دیکھیں پھر شرٹ کو ایک حسرت بھری نظر سے دیکھا اگر اس پہ ایک بھی داغ لگایا پھر یہ کہیں سے پھٹی تو خدا کی قسم ابھی تم مجھے جانتے نہیں ہو وہ حسن کے کان کے قریب غراتا ہوا آگے بڑھ گیا

تچ تچ کیا زمانہ آگیا ہے یہی لوگ تھے جو کچھ وقت پہلے ما آب حسن سلطان کے آگے پیچھے گھومتے تھے اسکی آواز پہ عمر تھم گیا

## Posted On Kitab Nagri

کبھی کافی شاپ کبھی پارک ہر جگہ میرے پیچھے آیا کرتے تھے کہ میں بس ایک بار اپنی دوستی کا شرف انکو بخش  
دوں بس ایک بار ان سے بات کر لوں اور اب دیکھو وہی لوگ

کیا سے کیا ہو گئے دیکھتے دیکھتے

اس نے مصنوعی افسوس سے کہتے ہوئے

خود کو جیسے بیڈ پہ پھینک سا دیا

عمر کے دل پہ جیسے گھونسا لگا

دیکھیں دیکھیں اسکو کس طرح بیڈ پہ خود کو پھینک رہا ہے ٹوٹ گیا تو؟

جانتے بھی ہو کس سے ڈیزائن کروایا ہے میں نے سارا فرنیچر؟

ہالے اپنے شوہر کو لے جاؤ یہ میری نیند خراب کر رہا ہے حسن نے بد مزہ ہو کر کہا

عمر کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ اسکا گلہ دبا دے یا پھر کم از کم اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے تو باہر پھینک دے وہ ایسا

کر بھی گزرتا اگر ہالے اسکو بازو سے پکڑ کر باہر نہ لے کر جاتی

کیا ہو گیا ہے تمہیں بچہ ہے وہ باہر آ کر ہالے نے اسکو گھر کا تھا

وہ جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گیا

بھئی ناراض تھا وہ

ہالے نے گہری سانس بھری اور اسکے پیچھے گئی

## Posted On Kitab Nagri

وہ خفگی سے سیڑھیاں اترتا نیچے جا رہا تھا وہ نچلے ذینے پہ تھا اور ہالے سب سے اوپری ذینے پہ  
کسی انسان نے اگر صبح ناشتہ نہ کیا ہو اور پھر دوپہر کا کھانا بھی نہ کھایا ہو پھر رات کا کھانا بھی نہ کھاسکا ہو تو؟؟  
ہالے کی آواز پہ اسکے قدم تھم گئے  
کیا اسے بھوکا سو جانا چاہیے؟ ہوں؟  
عمر نے مڑ کر اسکو دیکھا  
وہ کہنا چاہتا تھا تو میں کیا کروں؟  
لیکن کہہ بیٹھا  
کچن میں آجائیں کچھ بنا دیتا ہوں  
بولا اور مڑ گیا اب اس سے زیادہ مروت وہ دکھانہیں سکتا تھا  
ایک ڈاکٹر کو اگر بیماری بتا دو تو وہ علاج کر کر ہی ہٹے گا ایک استاد سے اگر سوال سمجھانے کا کہہ دو تو اپنا پوری توانائی  
لگا کر جواب بتا کر ہی ہٹے گا اسی طرح ایک شیف کو اگر اپنی بھوک بتا دی تو وہ آپ کا پیٹ بھر کر ہی ہٹے گا  
اچھا کھانا بنانے والا وہ نہیں ہوتا جس کے ہاتھ میں ذائقہ ہو اصل شیف وہ ہوتا ہے جو کسی کی بھوک کا حال جان  
لے تو بے چین ہو جائے اور جب تک وہ انسان کھانا کھانہ لے شیف پہ سکون حرام ہوتا ہے  
وہ کچن میں آئی تو برتنوں کی اٹھانچ جاری تھی

نان آسٹک فرائننگ پین میں صرف اتنا تیل تھا جتنا کوئی نوزائیدہ بچہ گھونٹ لیتا ہو

## Posted On Kitab Nagri

ووفر تاج سے میٹ نکال رہا تھا پتلا چیلی کباب کی شکل میں بنا ہوا میٹ

ساتھ ساتھ کبھی کسی سامان کو یہاں پھینکتا تو کبھی وہاں

آؤ لڑیں

ہالے کی آواز پہ اس کے میٹ بناتے ہاتھ لمحہ بھر کو رکے پھر اسی تیزی سے چلنے لگے

وہ اس کے کندھے پہ نظریں جمائے کہے گئی

ادھورے جھگڑے اور لڑائی کے بعد کا کینہ رشتوں کے لئے سلو پائزن ثابت ہوتا ہے یہ آہستہ آہستہ رشتے کھا

جاتا ہے اس لئے کہہ رہی ہوں آؤ لڑیں

وہ اب بھی نہیں مڑا میٹ کا ٹکڑا تیل میں ڈالا شرٹ کی آواز سارے کچن میں گونج گئی

سخت زہر لگ رہے ہو ہالے نے ایک بار پھر کوشش کی

بلکل زہر اور یہ تمہاری شرٹ بالکل بھی سوٹ نہیں کر رہی تم پہ

www.kitabnagri.com

عمر نے لب بھینچ لئے

لیکن مڑا نہیں میٹ پک رہا تھا اور اب وہ پلیٹ میں سلاد بنا رہا تھا

سبز پتے سفید پلیٹ کو ڈھک گئے اب وہ اطراف میں کٹے ہوئے کھیرے سجا رہا تھا

میٹ پک کر سنہری ہونے لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ جس کمرے کے لئے تم میرے بھائی سے لڑ رہے تھے ایسا بھی کیا ہے اس کمرے میں ایسا لگتا ہے جیسے کسی خبطی بوڑھے کا کمرہ ہو

اور بس اب کے وہ مڑا تھا

آپ خود کونسی شہد لگ رہی ہیں ہاں؟ اور میرا کمرہ ایک شاہکار ہے میرے منہ مت لگیں چپ چاپ اپنا کھانا کھائیں اور جا کر سو جائیں وہ سخت خفا تھا

تمہیں مجھ سے سوری کہنا چاہیے کتنی بد تمیزی کی تھی تم نے بھول گئے؟

اچھا میں سوری بولوں ہاں؟ اور آپ کے منہ سے تو پھول جھڑ رہے تھے کمر دکھ گئی میری پھول چنتے چنتے

اسکا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا

ٹھیک ہے میں تھانے چلی گئی لیکن میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا تم میری کالز نہیں لے رہے تھے کوئی اور

مرد میرے پاس تھا نہیں ایسے میں مجھے بتاؤ میں کیا کرتی؟

وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہی تھی وہ عمر کو موقع دے رہی تھی کہ وہ دل میں رکھی بات نکال دے

میں آئی جی کے ساتھ تھا کیسے کال اٹھاتا؟ آپ سے پہلے حسن مجھے کال کر چکا تھا میں نے گھر پہ کال کر کے آپ کا

پوچھا تھا لیکن آپ پہلے ہی نکل چکی تھیں

وہ چمٹا رکھے آگے آیا اسکے کان سرخ تھے چہرہ برہم



## Posted On Kitab Nagri

کتنے مرد تھے وہاں جانتی ہیں؟ مجھے مسئلہ مردوں سے نہیں تھا نہ آپ میرے لئے ناقابل اعتبار ہیں لیکن وہ پولیس والے ہیں انکی باتیں گالیوں سے شروع اور گالیوں پہ ختم ہوتی ہیں آپ ایسے ماحول میں بیٹھی تھیں ظاہر ہے مجھے غصہ آئے گا

ہالے چپ چاپ اسکو سنتی رہی وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہا تھا مجھے مسئلہ ان مردوں سے کبھی بھی نہیں تھا لیکن جس بات پہ حسن اور ان لڑکوں کے درمیان مار پیٹ ہوئی تھی آپ بتائیں اگر وہی بات وہ لوگ اس مجمعے میں ان سب مردوں کے سامنے کرتے تو آپ کو کتنی تکلیف ہوتی؟ کوئی آپ کے کردار کی بات کرے مجھے اچھا نہیں لگتا آپ کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے وہ آخر میں ایسی بے بسی سے بولا کہ ہالے ٹھٹھک گئی

کیوں؟ تمہیں میری تکلیف سے تکلیف کیوں ہوتی ہے؟  
www.kitabnagri.com  
عمر چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا پھر مڑ گیا

اب وہ دوبارہ فرانگ پین کے سامنے کھڑا میٹ الٹ پلٹ رہا تھا کیونکہ... آپ نے میری جان بچائی تھی وہ ہلکی آواز میں بولا لیکن دور کہیں شاید وہ دونوں جانتے تھے وجہ یہ نہیں تھی اب کے وہ نارمل تھا وہ اپنی بات کہہ چکا تھا دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اب میز کے گرد رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی

عمر نے پلیٹ میں فرائیڈ بیف کے تینوں ٹکڑے رکھے اطراف میں سب سے سلا دے سبز پتے اور کھیرے رکھے

اس نے پلیٹ میز پہ رکھی اپیرن اتار کر دوبارہ جگاہ رکھا

بیٹھو یہاں ہالے نے نرمی سے کہا

اس نے اچنبھے سے اسکو دیکھا

کھاؤ تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا

وہ متعجب سا اسکو دیکھتے ہوئے بیٹھ گیا

ہالے نے پلیٹ اسکے آگے سرکائی

کانٹا اور چچ اسکی پلیٹ میں رکھا

صبح میں تمہاری انٹر میڈیٹ فاسٹنگ دوپہر سے شام تک آئی جی کا انتظار اور پھر شام سے لے کر اب تک تم

www.kitabnagri.com

مسائل میں الجھے ہو کھانا کب کھایا ہوگا؟

عمر مسکرایا

ہالے اٹھ کر فریج تک گئی پانی کی بوتل نکال کر واپس میز تک آئی

وہ اسکو دیکھتا رہا مسکراتے ہوئے متعجب سا

نہ کریں میں رونے لگ جاؤں گا اتنی فکر؟

## Posted On Kitab Nagri

راس نہیں آرہی ناں؟ اسی لئے کرتی بھی نہیں

اور پھر دونوں ایک ساتھ ہنس دیے

دونوں کی سیاہ آنکھوں میں چمک تھی

وہ آنکھیں ایک جیسی لگتی تھیں بالکل ایک بالکل قریبی

وہ سر جھکائے کھانا کھانے لگا

ہالے اٹھ کر جانے لگی

کھانے کے بعد تھوڑی کافی مل سکتی ہے؟

وہ جاتے جاتے ٹھہر گئی

یقیناً اسے کافی کی طلب نہیں تھی وہ بس اسکے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا

نہ جانے کیوں اسے یہ مکان ہالے کی موجودگی کے بعد گھر لگنے لگا تھا

www.kitabnagri.com

پر تعیش کمرے کی ساری بتیاں بجھی ہوئی تھیں نیم اندھیرے میں اگر سہج سہج کر قدم رکھتے فرو اس سلطان کے بیڈ

کی طرف آؤ تو وہ کروٹ کے بل سو رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اس نے آنکھیں میچ رکھی تھیں اپنے اوپر پڑے لحاف کا کونہ سختی سے جکڑ رکھا تھا یکدم وہ ایک جھٹکے سے بیدار ہوئی

اسکا تنفس بری طرح پھولا ہوا تھا ماتھے پہ اے سی کی خنکی کے باوجود پسینہ تھا وہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی میک اپ سے پاک اسکا چہرہ کافی بوڑھا معلوم ہوتا تھا

اس نے گردن ترچھی کر کے ایک نظر اپنی دائیں طرف سوتے شمس کو دیکھا پھر اپنے نائٹ گاؤن کی ڈوری باندھتی بیڈ سے نیچے اتر آئی ٹھنڈے فرش پہ پیر رکھے تو ایک تخیل سا تاثر ریڑھ کی ہڈی تک گیا اسکا چہرہ گھبرا یا ہوا پریشان تھا

وہ واپس نہیں آسکتا میں نے اس عورت کو واپس بھیج دیا تھا وہ واپس کیسے آسکتا ہے؟

اسکے لب بغیر آواز کے پھڑپھڑائے

تم دعا کرو فروا کہ وہ واقعی مر گیا ہو کیونکہ اگر وہ زندہ رہا تو تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا

پس منظر میں دور کہیں نگین کی آواز گونج رہی تھی اور دور کہیں یہ سچ بھی لگ رہا تھا

وہ جب سے انکی زندگی میں آیا تھا گردن کا پھندہ نامحسوس انداز میں تنگ پڑتا جا رہا تھا

وہ بالکنی کا دروازہ کھول کر ریلنگ کے پاس چلی آئی

مناظر بدلے

## Posted On Kitab Nagri

نگین ہسپتال کے بیڈ پہ بیٹھی تھی ڈاکٹر اسے اسکی بیٹی تمہارے تھے

فروا اور حسینہ اسکے دائیں بائیں بیٹھی تھیں

نگین نے نم آنکھوں سے بچی کو ہاتھوں میں لیا اسکے چہرے کو دیکھا وہ کافی دیر سے اپنے بچے کو دیکھنا چاہتی تھی

اسے محسوس کرنا چاہتی تھی اسکی بے قراری ایک پل میں جیسے اڑن چھو ہو گئی

یہ کون ہے؟ اس نے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اس کمرے میں موجود ہر انسان کے چہرے کا رنگ سفید پڑا تھا انکا جھوٹ ایک پل میں پکڑا جائے گا کسی کو اندازہ

نہیں تھا

یہ تمہاری بیٹی ہے نگین کیسا مذاق کر رہی ہو؟ فروا اب اسکے سامنے آکر بولیں

نگین نے خالی خالی آنکھوں سے اسکو دیکھا

لیکن میرے یہاں تو بے بی بوئے ہوا تھا مم میں نے خود آواز سنی تھی میرا نشہ ٹوٹا تھا وہ بے بی بوئے کی آواز تھی

اسے اپنی آواز کھوکھلی لگی اسے مہرماہ اجنبی لگی

اسے مہر سے کسی قسم کی ممتا محسوس ہی نہیں ہوئی وہ بس اسے بازوؤں میں اٹھائے بیٹھی رہی یہ کیسی اولاد تھی

جسے چومنے کا دل بھی نہیں کر رہا تھا؟ جسے دیکھ کر نہ وہ رو رہی تھی نہ ہنس رہی تھی وہ بس ہر احساس سے خالی تھی

یہ اسکا بچہ نہیں تھا یہ ہو نہیں سکتا

## Posted On Kitab Nagri

کیسی باتیں کر رہی ہو نگین وہاں نے سن لیا تو ایک حشر برپا ہو جائے گا تم اسکے غصے کو جانتی نہیں ہو؟ یہ تمہاری بیٹی ہے تمہارے یہاں بیٹی ہوئی ہے

ابھی وہ کچھ کہتی کہ کمرے کا دروازہ کھول کر وہاں اور گھر کے باقی مرد اندر داخل ہوئے نگین خاموش ہو گئی وہاں بے قراری سے آگے آیا نگین کو نرمی سے خود سے لگایا

آئی ایم سوری نگین میں تمہارے ساتھ نہیں تھا تم ٹھیک ہو؟ وہ فکر مند تھا نگین نے پلکیں جھپکا کر اسکو تسلی دی

اب کے وہاں نے اسکے ہاتھوں سے بچی کو لے لیا یوسف سلطان نے پاس آکر نگین کا سر چوما یہ۔ یہ میری بیٹی ہے میری بیٹی...

وہ فرط جذبات سے کمرے کے ایک ایک نفوس کو اپنے ہاتھوں میں تھامی ہوئی بچی دکھا رہا تھا شمس نے اسکے ہاتھ سے مہر کو لے کر پیار کیا

www.kitabnagri.com

پھر بچی معراج سلطان کو تھمائی

میری بیٹی ہے میری بیٹی وہ ہر ایک کے سامنے بس یہی دہرا رہا تھا

اس آدمی کی خوشی کے لئے نگین ساری دنیا تیاگ سکتی تھی

بے بی بوئے کا خیال دل سے جاتا رہا



## Posted On Kitab Nagri

ہسپتال سے واپسی کے بعد یوسف سلطان نگین کو سلطان منزل لے آئے تھے اوپر منزل نگین کے لئے مختص کر دی گئی گوکہ وہاں کی غیرت کو یہ گوارا نہیں تھا کہ وہ اپنے سسرال میں رہیں لیکن چالیس دنوں تک نگین کی دیکھ بھال اور پرچی کے لئے انہوں نے یہ بات قبول کر ہی لی

نگین اپنے کمرے میں بیٹھی تھی بچی کو بیڈ پہ لٹا رکھا تھا وہ بس خاموشی سے اسے تنکے جا رہی تھی

اس نے گلابی سادہ سوٹ پہن رکھا تھا جس میں اسکی

دودھیارنگت دمک رہی تھی

لبے بال کمر تک آتے تھے آنکھوں میں ایک بے بسی بھری نہ سمجھی تھی

تب ہی دروازے پہ ہلکی دستک ہوئی

نگین نے با آواز آجاؤ کہہ کر اجازت دے دی

نوار دفر و اتھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھوری آنکھوں میں ڈھیر ساری نرمی لئے وہ اندر چلی آئی

اجکل اسکا اور نگین کا سامنا ہوتا رہتا تھا وہ اتنی کئی کئی گھنٹے مہر کو گود میں لے کر بیٹھی رہتی

تم سے ایک بات پوچھوں؟ کافی دیر بعد نگین نے مہر کو گود میں لئے بیٹھی فروا سے پوچھا

فروا نے مہر کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا

وہ نگین کو نہیں دیکھتی تھی بھائی کی لاش ایک بار پھر یاد آنے لگتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

جب تم نے سفیر کو پہلی بار گود میں لیا تھا تو تمہیں کیسا محسوس ہوا تھا؟

Honoured

اس نے یک لفظی جواب دیا پھر کہنا جاری رکھا

مجھے لگا تھا مجھے نوازا گیا ہے اولاد انعام ہی تو ہوتی ہے سفیر کے پہلے مجھے لگتا تھا جیسے کچھ ہے جو نامکمل ہے لیکن اسکو

گود میں لیتے ہی جیسے سب کچھ مکمل ہو گیا سب شانت ہو گیا

وہ آنکھوں میں الوہی سی چمک لئے بتا رہی تھی

نگین کے چہرے پہ سایہ سالہرا یہ

اسے آج تک مہرماہ کے لئے یہ سب محسوس نہیں ہوا تھا آج تک اس نے کبھی اسے پیار نہیں کیا تھا وہ بس اسکے

پاس رہتی جیسے چند گھنٹوں کے لئے کسی اور کا بچہ سنبھال رہی ہو وہ اپنی کیفیت سے سخت پریشان تھی

کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی فروا بس مہر کے ساتھ کھیلتی رہی

www.kitabnagri.com

نگین نے گلہ ترک کیا الفاظ متجمع کئے

میں راتوں میں کئی بار اٹھ جاتی ہوں ایسا لگتا ہے جیسے میری بیٹی رو رہی ہو یا پھر شاید اسے بھوک لگی ہو مائیں بچوں

کے دل کو سمجھ لیتی ہیں وہ ایک الہام ایک وجد ان کی سی کیفیت ہوتی ہے

وہ کہہ رہی تھی اور فروا اسکو سنتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

مجھے لگتا ہے جیسی میری اولاد تکلیف میں ہو جیسے وہ مجھ سے کہیں دور ہو لیکن جب میں اٹھ کر بیٹھتی ہوں تو مہر میرے پاس سو رہی ہوتی ہے میں اسے دودھ دیتی ہوں کہ شاید وہ بھوکی ہو لیکن وہ قے کر دیتی ہے لیکن مجھے پتہ ہے مجھے یقین ہوتا ہے کہ میری اولاد تکلیف میں ہے میرا دل کہتا ہے میری اولاد ٹھیک نہیں کیا تمہارے ساتھ ایسا ہوتا تھا؟

وہ آنکھوں میں ایک آس لئے پوچھ رہی تھی کہ شاید اسے اسکا جواب مل جائے وہ حسینہ سے پوچھ لیتی اگر انکے یہاں کوئی اولاد ہوتی

فروا کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا وہ بس بے تاثر چہرے کے ساتھ اسکو دیکھتی رہی تم ڈپریشن میں ہو نگین وہ اسی روبوٹک انداز میں بولیں نگین کے ابرو تفکر سے سکڑے تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہے Post partem depression

جانتی ہو پوسٹ پارٹم ڈپریشن کیا ہوتا ہے؟  
نگین نے نہ سمجھی سے نفی میں سر ہلایا

یہ دنیا کی پندرہ فیصد ماؤں کو ہوتا ہے بچے کی پیدائش کے بعد انکو اپنے بچے سے کسی قسم کا لگاؤ محسوس نہیں ہوتا وہ اسکے کسی کام

## Posted On Kitab Nagri

پہ توجہ نہیں دیتیں نہ انہیں اپنے بچے کے لئے اپنے دل میں کوئی سافٹ کارنر محسوس ہوتا ہے وہ ہر وقت انہیں یا خود کو نقصان دینے کے بارے میں سوچتی ہیں

وہ بس احساس سے خالی روبوٹک ہو جاتی ہیں انہیں لگتا ہے یا تو یہ بچہ اضافی ہے یا پھر یہ انکا بچہ ہے ہی نہیں تم ڈپر لیس ہو؟

وہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھیں

نگین خالی خالی آنکھوں سے اسکو دیکھتی رہی

کیا وہ ڈپریشن میں تھی؟

مناظر بدلے فرواب بالکنی کی گرل پہ ہاتھ ٹکائے دور آسمان میں اپنا ماضی دیکھ رہی تھی

اسکا چہرہ سپاٹ تھا

اس نے اپنی چالیں چلی تھیں اس نے ہر کام پر فیکٹ کیا تھا کیا کوئی جھول تھا جو رہ گیا تھا

اور اگر رہ گیا تھا تو کل صبح وہ دیکھ آئے گی بلاخر اسے عمر کا خوف جو مل چکا تھا

وہ نہیں جانتی تھی کہ انسانوں کا سروائیول سازش کا جھول نہیں خدا کی طرف سے لکھا بخت ہوتا ہے

وہ مگ ہاتھ میں لئے اپنے کمرے کی بالکنی میں چلی آئی

آج کمرے میں صوفے کا اضافہ تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہی صوفہ عمر بالکنی میں رکھے بیٹھا تھا فون کان سے لگائے وہ برہمی سے کچھ کہہ رہا تھا گالیاں دے رہا تھا ہالے نے اسے پہلی بار گالی دیتے سنا تھا

تمہارا دماغ خراب ہے؟ گالی گالی وہ ڈاکٹر اس نے خود اعتراف کیا ہے وہ قاتل ہے اور تم لوگ اسے میڈیکل لیو پہ جانے دے رہے ہو؟

میں.. گالی گالی

وہ باقی باتیں بس گالیاں تھیں بے حد نازیبا گھٹیا گالیاں

ہالے گلہ کھنکھار کر پاس چلی آئی عمر نے فوراً کال کاٹی

مگ اسکو تھماتے ہوئے وہ اسکے پاس ذرا فاصلے سے بیٹھ گی پیر اوپر کر لئے

ہالے کامرہ اوپری منزل پہ تھا یہاں کی بالکنی سے شہر کی روشنیاں دکھتی تھیں

تم گالیاں دیتے ہو؟

عمر نے گہری سانس لی ظاہر ہے پولیس والا ہوں گالی کے بغیر پولیس والا ایسا ہے جیسے شادی شدہ عورت سفید

ساڑھی میں عجیب بے تکلیبات کی تھی اس نے

تم nicely بھی بات کر سکتے ہو مجرموں سے اس نے ایک اور توجیہ پیش کی

اب میں ملزم سے یہ تو نہیں کہہ سکتا ناں جناب بھائی جان میری جان اپنے جرم کو قبول کر لو ورنہ میرا مرا منہ

دیکھو گے

## Posted On Kitab Nagri

گالی دوں گا دوکان کے نیچے دوں گا فوراً سب بک دے گا نہ بکا تو کھوپڑی کھول دوں گا وہ فخر سے کہہ رہا تھا ہالے کی آنکھوں میں ناپسندیدگی تھی

کھوپڑی کھول دوں گا کان کے نیچے دے دوں گا دو ہاتھ لگا دوں گا یہ کیسی زبان ہی سی کلاس کے قیدی بھی تم سے اچھا بولتے ہوں گے اس نے بگڑے تاثرات کے ساتھ تبصرہ کیا

جی جی سی کلاس کے قیدی تو جیل میں بیٹھ کر میلاد پڑھتے ہیں کل میں بھی جا کر بیٹھوں گا انکے ساتھ اور یہاں ہالے نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لئے

اس نے مگ عمر کو تھماتے اور ایک چھوٹی سی باؤل میں رکھے ڈرائے فروٹس دانہ دانہ کھانے لگی غالباً کافی کارنگ ایسا نہیں ہوتا؟

عمر کی آواز پہ اس نے گردن ترچھی کر کے اسکو دیکھا

وہ اپنے مگ میں چائے کی طرف اشارہ کر رہا تھا

www.kitabnagri.com

تمہارے سر میں درد تھا تمہیں اسی کی ضرورت ہے

عمر نے گھونٹ بھرا اس کے چہرے پہ خوشگوار تاثرات دوڑ گئے

چائے یقیناً بہت اچھی تھی

یہ بہت اچھی ہے کہاں سے سیکھی؟ وہ تعریف کئے بنا نہ رہ سکا



## Posted On Kitab Nagri

ہالے اسکو نہیں دیکھ رہی تھی وہ اب بھی دور شہر کی روشنیاں دیکھ رہی تھی کہاں کس کونے میں زیادہ بتیاں جلی ہیں؟

سفیر کے لئے سیکھی تھی وہ اپنی رو میں کہے گئی انکو چائے سے عشق تھا سارا دن میٹھی چائے پیتے تھے پھر صبح ایکسٹرا ورک اوٹ

عمر اسی طرح چائے پیتا رہا البتہ تاثرات سپاٹ ہو گئے تھے

اسی پل ہالے نے گردن موڑی

وہ بہت اچھا تھا عمر بہت اچھا نرم خوش اخلاق سو برس سا پتہ - نہیں کب کیسے وہ اس طرح کے ہو گئے

میں جو باتیں ہارون سے بھی نہیں کہتی تھی وہ سفیر سے کہہ دیتی تھی وہ بہت اچھا تھا

وہ اچھا نہیں تھا وہ "مہمان" تھا

عمر کی آواز پہ اسکی آنکھوں میں تعجب ابھرا

وہ ایک عرصے سے اسلام آباد میں رہ رہا تھا وہ کراچی صرف ویکیٹڈ زپہ آتا تھا کوئی ایک یا دو دن کے لئے اور ایک

یا دو دن کے لئے گھر آنے والا فرد مہمان ہی ہوتا ہے مہمان کیسے ہوتے ہیں؟

اس نے ہالے کو دیکھ کر پوچھا

ویل میں رڈ... بیسیوڈ... ڈیسنٹ

ہالے نے تین لفظ گنوائے

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے چائے کا مگ ہونٹوں سے لگایا

آہ روح تک تازہ دم ہو گئی

پھر کہنا جاری رکھا

بلکل مہمان ایسا ہی ہوتا ہے اور یہی مہمان کا کور ہوتا ہے جس طرح سفیر کا کور تھا لیکن یاد کریں جب وہ گھر میں آ

کر رہے لگاتب کیا ہوا؟

وہ گھر کا فرد بن گیا اور اسکا کور ٹوٹ گیا ہالے کھوئی کھوئی سی بولی

بالکل وہ جب تک دور تھا اچھا لگتا تھا لیکن جیسے ہی قریب آیا اسکی اصلیت کھل گئی وہ ایسا ہی تھا ہالے

گریس لیس.. کانوں کا کچا... اور ناقابل اعتبار

وہ بول کر خاموش ہوا پھر اپنا مگ دیکھا وہ خالی ہو گیا تھا لیکن ابھی اسکی بیوی کا کپ تو بھرا ہوا تھا ناں اس نے ہالے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کے ہاتھ سے مگ لے لیا

وہ اسے دیکھنے لگی

مدد کر دوں اسے ختم کرنے میں؟

وہ بول کر اسکی چائے بھی ہوں ٹوں سے لگایا

پہلے وہ بلا اجازت لوگوں کے گھروں اور ورک پلیسز میں گھس جاتا تھا اور اب وہ بغیر اجازت اپنی بیوی کی چائے

کافی پی جاتا تھا آخر اس انسان کا کیا کیا جائے؟

## Posted On Kitab Nagri

یہ سب کچھ شمس نے کیا ہے میں جانتی ہوں حسن کو تھانے بھیجنا اسکی چال تھی  
وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی وہ کبھی بابا کے برابر نہیں آسکا اب وہ حسن کو جھکا کر خود اوپر جانا چاہتا ہے

Guilty pleasure

یونو

میں کل صبح یہ مسئلہ بھی فکس کر لوں گا شمس کو روکنا ضروری ہے  
کیسے؟

اس نے گردن ترچھی کر کے عمر کو دیکھا

وہ چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا

شمس نے جج صاحب کا قتل نہیں کیا وہ پرسکون سا بولا

اس ویڈیو میں جو کچھ ہوا وہ سچ تھا لیکن وہ ہارٹ اٹیک نہیں تھا جج صاحب کی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی

www.kitabnagri.com

میں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا

جانتی ہوں ہالے کی آواز بالکل ہلکی تھی

میں سب جانتی ہوں اس دن تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے پتہ تھا

عمر کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں

آپ کو کیسے پتہ؟

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے گہری سانس لی

دو لوگ ہوتے ہیں ہیں عمر جو جھوٹ نہیں بولتے

پہلا.. مرنے والا انسان

دوسرا خوف زدہ انسان

ڈاکٹر خوف زدہ تھا وہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا میں جانتی ہوں جسے ہم اپنی کہانی کا ولن سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ

اصل میں بس ایک پیادہ ہوتا ہے

عمر نے گہری سانس لی اور کانوں کو ہاتھ لگایا

آپ بس معصوم لگتی ہیں ویسے تو آپ بھی کم نہیں ہیں مجھے تو لگا تھا سچ جان کر آپ ایک بار پھر مجھ سے ناراض ہو

جائیں گی

اب کے اس نے ہالے کی گود سے ڈرائے فروٹ کی باول اچک لی

www.kitabnagri.com

آپ نمبر ز سے کیوں خوف زدہ ہیں؟

اسکے اچانک سوال پہ ہالے رک گئی

بہت کچھ تھا جو یاد آیا تھا بہت کچھ تھا جس نے تکلیف دی تھی

تمہیں تو سب پتہ ہوتا ہے نہیں؟ کافی دیر بعد وہ ہلکی آواز میں بولی تھی

میں آپ سے سننا چاہتا ہوں

## Posted On Kitab Nagri

کچھ پل کے لئے ان دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی کافی دیر بعد وہ بولی تو آواز ہلکی تھی بے حد ہلکی  
مجھے نمبرز بہت پسند تھے اسکی آواز کہیں بہت دور سے آرہی تھی کبھی کوئی دور تھا جب مجھے نمبرز سے عشق تھا  
میں ہر سبجیکٹ میں پاس ہو جاتی تھی لیکن میتھس میں میرا اے پلس آتا تھا  
وہ رکی حلق میں بہت سی گرہیں بندھنے لگیں  
لیکن پھر ہارون کی وجہ سے ہم دونوں کو ایک نئے اسکول میں داخل ہونا پڑا  
ہارون کے بلیزیونو  
عمر نے سر ہلایا وہ مکمل یکسوئی سے سن رہا تھا  
وہاں کی میتھ ٹیچر بہت سخت تھیں بہت زیادہ  
لیکن مجھے کبھی انکی سختی بری نہیں لگی مجھے انکا کسی ایک بچے کو "فیورٹ" کرنا برا لگا ٹیچرز کا فیورٹزم کس طرح  
بچوں کا دل مار دیتا ہے کوئی سمجھ نہیں سکتا  
انکا فیورٹ یسین تھا محمد یسین لیکن وہ ہمیشہ ہر ٹیسٹ میں مجھ سے ایک نمبر پیچھے رہتا تھا ٹیچر نے اس پہ ایکسٹرا توجہ  
دینی شروع کی لیکن کچھ بھی بدل نہیں سکا  
وہ سانس لینے کو رکی پھر عمر کو دیکھا وہ سن رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ایک دن ٹیسٹ میں یسین کے مارکس مجھ سے زیادہ آئے میں شک دے رہی تھی یا پھر شاید مجھے ہمیشہ اس ٹیچر کی نگاہوں میں رہنے کا شوق تھا میں انکی فیورٹ بننا چاہتی تھی ہر کوشش ہر محنت سب کر کے دیکھ لیا لیکن وہ کبھی مجھ سے خوش ہوتی ہی نہیں تھیں وہ بچوں سے مقابلہ کرتی تھیں

بچوں سے مقابلہ کرنے والے ٹیچرز بہت برے ٹیچرز ہوتے ہیں

خیر اس دن میں یسین اور اپنا ٹیسٹ پیپر لے کر ٹیچر کے پاس گئی اور انکو دکھایا کہ میرا سوال ٹھیک تھا اور یسین کا غلط وہ بھڑک گئیں انکو غصہ آگیا انکو لگا میں ان پہ الزام لگا رہی ہوں بے عزتی کر رہی ہوں

ٹیچرز کو بچوں کے بے عزتی کرنے اور سوال کرنے کا فرق سمجھنا چاہیے وہ خود کو عقل کل سمجھنے کی بجائے بچوں کو "کم عقل" سمجھنا چاہیے میں بچی تھی شاید میرا طریقہ غلط ہو لیکن میں حق پہ تھی میرا جواب درست تھا پھر میرے نمبرز کیوں کٹے؟

وہ رک گئی جیسے اب مزید بولنا تکلیف دے رہا ہو جیسے اب مزید کچھ اور وہ سوچنا یا بولنا نہ چاہتی ہو ٹیچر نے غصے میں سزا کے طور پہ میری بریک بند کر دی وہ چلی گئیں سارے بچے چلے گئے میں اکیلی کلاس میں بیٹھی رہی اور پھر کسی نے کلاس کا دروازہ بند کر دیا

یکدم اسکا چہرے کے تاثرات میں خوف شامل ہوا ہاتھ کی مٹھی اضطرابی حالت میں بند کر لی میں بہت روئی چیخی چلائی لیکن کسی نے دروازہ نہیں کھولا کلاس روم کی لائٹس باہر سے آن ہوتی تھیں وہ بھی بند ہو گئیں کوئی باہر کھڑا تھا جسکو میری چیخیں سنائی دے رہی تھیں لیکن کوئی میرے لئے نہیں آیا اس واقعے کے



## Posted On Kitab Nagri

بعد میں بہت ڈر گئی تھی مجھے اپنے ارد گرد بس گھٹن ہوتی تھی میں بند کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی ذرا سی تنگ جگا میرے لئے عذاب بن جاتی تھی یہ سب کچھ آہستہ آہستہ ٹراما بننا گیا اور میں ذہنی مریض بن گئی اسکی آنکھ سے ایک آنسو بہہ نکلا تکلیف حد سے سوا ہونے لگی بابا نے میرے سیشنز کروائے ٹریٹمنٹ ہوا اور پھر میں ٹھیک ہو گئی

کیا اپ واقعی ٹھیک ہو گئی تھیں؟

عمر ترکی باتر کی بولا تو ہالے رک سی گئی

وہ چند پل اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی کیا وہ اس شخص پہ اعتبار کر سکتی تھی؟ کیا یہ ایسا شخص تھا جس کو اپنا راز تھمایا جائے

اور پھر اس نے عمر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلادیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آنکھوں کا گلابی پن بڑھ گیا

میں ٹھیک نہیں ہوئی تھی عمر اسکے لہجے میں کرب سا تھا

میں نے کسی طرح بیماری کو ڈرا دیا اور وہ ڈر کر ایک کونے میں بیٹھ گئی وہ ختم نہیں ہوئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ بیماریاں

علاج سے ٹھیک ہوتی ہیں دھمکیوں سے نہیں

اسکے حلق میں پھندہ سا اٹکا تھا

آپ نے ایسا کیوں کیا؟ وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسکی ایک ہی عادت اچھی تھی وہ حج نہیں کرتا تھا وہ بس بات اگلو لیتا تھا اور پھر حل ڈھونڈ لیتا تھا  
ہالے نے بے بسی سے کندھے اچکائے

میں بلی ہونے سے ڈرتی تھی اسکول میں سب کو پتہ چل گیا تھا کہ میں سائیکسٹرسٹ کے پاس جاتی ہوں سب مجھے  
عجیب نظروں سے دیکھتے تھے جیسے کبھی ہارون کو دیکھا کرتے تھے میں ہارون کو روتے ہوئے دیکھتی تھی وہ جب  
بلی ہوتا تھا تنگ کیا جاتا تھا تب وہ بہت کمزور بہت horrible ہو جاتا تھا میں اسکی گارجین تھی میں ہالے تھی میں  
ہارون نہیں بننا چاہتی تھی میں بلی نہیں ہونا چاہتی تھی

اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

کوئی نہیں سمجھ سکتا اسکول میں بلی ہونا کس طرح آپ کی شخصیت بگاڑ دیتا ہے وہ کس طرح ساری عمر کا آسیب بن  
جاتا ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا

لوگوں کو لگتا ہے بچے اپنا بچپن بھول جاتے ہیں لیکن بچپن کوئی نہیں بھولتا وہ یاد رہتا ہے کبھی یاد گار ماضی کی  
طرح تو کبھی بری تکلیف دہ یادوں کی طرح میں اپنی یادوں میں برا بچپن نہیں ڈال سکتی تھی

پھر آپ نے کیا کیا؟

وہ مسلسل اسکی طرف متوجہ تھا

ہالے نے گردن کڑالی

میں کھوکھلی بہادر بن گئی

## Posted On Kitab Nagri

میں نے اپنا خوف اندر دبا دیا اور گردن سیدھی کر لی میرے سیشنز ہوتے رہے اور میں وہی کرتی رہی جو ڈاکٹر چاہتا تھا میں بہت اچھی اداکار تھی دو آنسو جھوٹے ڈرامے اور سنجیدہ اداکاری میرے لئے کبھی مشکل نہیں رہی میں نے اداکاری کی کہ میری بیماری ختم ہو گئی ہے

کئی سیشنز اور

Virtual therapies

کے بعد بلاخر میں ایک دبی ہوئی بیماری کے ساتھ آزاد تھی میں بلی ہونے سے بچ گئی میں ہارون کی گارجین رہی میں اسکول کی bossy بچی رہی میں روئی نہیں جھکی نہیں کمزور نہیں پڑی زندگی اچھی چلی کبھی دوبارہ ایسا تجربہ نہیں ہوا لیکن پھر ایک دن مجھے تمہاری گاڑی میں بند کر دیا گیا

اسکی آنکھیں زخمی ہو گئیں لہجہ رندھ گیا

کرب سا کرب تھا جو ہر جانب پھیل گیا

مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ میں اندر سے دروازہ کھول سکتی ہوں مجھے ویسی ہی گھٹن ویسی ہی گھبراہٹ محسوس ہوئی دبی ہوئی بیماری قبر کھول کر واپس نکل آئی

میں وہاں سے نکل سکتی تھی لیکن میں نہیں نکل پائی میں اندر سے وہی ڈری سہمی بچی تھی میں بہادر کبھی بھی نہیں تھی میں کھوکھلی بہادر تھی

اور پھر میرا سارا وجود کھوکھلا ہو کر ڈھے گیا اس دن وہ بیماری ایک آسیب کی طرح پھر سے چمٹ گئی

## Posted On Kitab Nagri

میں اب بھی کھوکھلی بہادر ہوں بیماری اب بھی اندر ہے دور کہیں پڑی سسک رہی ہے علاج مانگ رہی ہے لیکن وہ لمحہ بھر کور کی

میں اسے پھر دبا دوں گی

اس نے عمر کی آنکھوں میں دیکھا پھر اپنی کلائی پہ خراشوں کے مٹے مٹے نشان دیکھے

اسکی آنکھوں میں معذرتی تاثر ابھرا

اس دن کے لئے ایک بار پھر سوری مجھے معاف کر دینا میں نے تمہیں ہرٹ کیا

وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

بالکنی کا دروازہ پار کیا اور کمرے میں چلی آئی

اسکے پیچھے عمر حیات ایک بار پھر اس دن کو اپنی یاد کا حصہ بنانے لگا

تکلیف ایک بار پھر حد سے سوا ہونے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بالکنی کے صوفے پہ دراز عمر حیات کسی اور دن کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ خود کو اس دن کے لئے معاف نہیں کر سکتا تھا لیکن کیا وہ خود کو معاف کرنا چاہتا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

یہ شاہ تاج کے گھر کی پارٹی والے روز سے دو روز بعد کا واقعہ ہے  
ہارون کچھ کام لے کر عمر کے پاس آیا ہوا تھا اسے گھر میں غیر معمولی خاموشی محسوس ہوئی لیکن یہ بس چند پلوں  
کے لئے ہی تھی اگلے ہی لمحے اسے اوپری منزل سے ہالے کی دلدوز چیخوں کی آوازیں سنائی دیں  
اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا

وہ دیوانہ وار اوپر کی جانب بھاگا اسے گھر کے راستوں کا علم نہیں تھا وہ بس آوازوں کے تعاقب میں بھاگ رہا تھا  
وہ ایک کمرے کو دیکھتا جاتا اسے لگ رہا تھا کچھ برا ہے کچھ ہے جو نہیں ہونا چاہیے  
ہالے تکلیف میں تھی اور ہارون کو اسے تکلیف میں دیکھنا مشکل تھا  
وہ اوپری منزل کی طرف آیا

آوازیں واضح ہوئیں سامنے بالکل سامنے ہالے کا کمرہ تھا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں  
وہ دروازہ بجا رہی تھی چیخ رہی تھی  
ہارون کا دل رک رک کر چلنے لگا

وجہ وہ چیخیں نہیں تھیں وجہ وہ منظر تھا وجہ عمر حیات تھا وہ ہالے کے کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا  
کمرے کی چابی اسکے ہاتھ میں تھی

یکدم ہارون جیسے ہوش میں آیا عمر اسے دیکھ چکا تھا وہ ہارون کے اپنے نزدیک پہنچنے سے پہلے اٹھا اور برق رفتاری  
سے اس کے قریب پہنچ کر اسکی گردن دبوچ کر دیوار سے لگا دی

## Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھوں میں سختی تھی اور چہرہ غیر انسانی سا تھا

اگر تم نے کوئی آواز نکالی تو خدا کی قسم میں تمہاری لاش کتوں کو کھلاؤں گا وہ اسکے کان کے پاس دبا دبا غرار ہا تھا

ہارون نے اپنا پورا زور لگا کر اسے دھکا دیا وہ بغیر لڑکھڑائے پیچھے کو ہوا

ہارون شاہد کو اپنی جان ہالے سے زیادہ عزیز نہیں ہے اگر تم نے اسے تکلیف دی تو خدا کی قسم تمہاری لاش کتوں

کو بھی نصیب نہیں ہوگی

وہ اسی کے لہجے میں بولا

عمر نے ایک دو لمحہ اسے سخت آنکھوں سے دیکھا

ہارون اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا رہا

میں اسکی بیماری چیک کر رہا ہوں تم دخل مت دو

Kitab Nagri

اب کے اسکی آواز ہلکی تھی

کمرے کے دروازے کو دھڑا دھڑا بجانے کی آوازیں مسلسل آرہی تھیں

وہ عمر کو الزام دی رہی تھی ہارون کو پکار رہی تھی وہ ایک بار پھر واقعات مکس اپ کر رہی تھی

یہ کیسا طریقہ ہے کسی کی بیماری معلوم کرنے کا کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ وہ مر جائے گی

ہارون دروازہ کھولنے کو آگے بڑھا

کلکسٹرو فوبیا چاہے آخری اسٹیج پہ پہنچ جائے بندہ مرے گا نہیں



## Posted On Kitab Nagri

ہارون کے قدم نہیں تھے

اگر تم نے اس وقت دروازہ کھول دیا تو تمہاری دوستی پہ ایک بار پھر لعنت ہو تم ایک بار پھر اسکا نقصان کر رہے ہو  
تم پہ لعنت ہو

اب کے اسکے قدم تھے آنکھیں زخم زخم ہوئیں دل کو جیسے کسی نے آرے سے چیر دیا ہو

وہ وہیں کھڑا رہا ساکت جامد

عمر قدم قدم چلتا اسکے قریب آ کر رکا

پس منظر میں ہالے کی چٹخیں بلند ہونے لگیں

انکی تکلیف سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے لیکن تم یوں سمجھ لو کہ میں تھرما میٹر لگا کر انکا بخار چیک کر رہا ہوں مجھے

علاج چاہیے یہ بیماری انکو ہانٹ نہیں کر سکتی میں کرنے نہیں دوں گا مجھے بخار چیک کرنے دو تاکہ مجھے علاج

کرانے میں آسانی ہو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسی دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے

ہارون بار بار اضطرابی کیفیت میں اپنے ہاتھ کی مٹھی کھول بند کر رہا تھا

عمر آنکھیں موندے دروازے سے ٹیک لگائے سکون سے بیٹھا تھا

ہر آہ ہر بکا کے ساتھ اسکا دل ڈوب کر ابھرتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یکدم ساری آوازیں بند ہو گئیں خاموشی ہی خاموشی چھا گئی شاید وہ تھک چکی تھی یا شاید گلہ بیٹھ گیا تھا  
عمر خاموشی سے اٹھالمحے کے ہزارویں حصے میں اسکے تاثرات بدل گئے

اب وہ اداکار عمر تھا

ہارون اسکے ساتھ اٹھا تھا وہ پریشان تھا گلٹی تھا اور اداکار نہیں تھا

دروازہ کھلا وہ آگے آیا ہالے دروازے کے بالکل ساتھ دیوار سے لگی بیٹھی تھی

اسکے بال بکھر گئے تھے چہرہ رویا رویا تھا

لیکن اسکی کلائیاں.. اسکی کلائیاں بری طرح زخمی تھیں اس نے نوچ نوچ کر انکوزخمی کر دیا تھا

عمر نیچے بیٹھ گیا اسکے پاس گھٹنوں کے بل

وہ بار بار اس سے کچھ پوچھ رہا تھا کچھ کہہ رہا تھا

وہ پریشان تھا اور اس بار یہ اداکاری نہیں تھی

www.kitabnagri.com

وہ بس یک ٹک اسے دیکھے گئی

ایک آنسو لڑھک کر گال پہ پھسل گیا

میں نے پھر سے واقعات مکس اپ کر لئے ناں؟ وہ عمر کو دیکھتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں بولی

عمر کے دل کو جیسے کسی نے زور سے جکڑا تھا

ہالے نے اسکے پیچھے کھڑے ہارون کو نہیں دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

سیاہ آنکھوں والا مرد اسکے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور ہارون جانتا تھا جب جب یہ آدمی آجاتا ہے ہالے اسکو نہیں دیکھتی

ادھوری محبت ایک بار پھر سوئے سوئے ڈنک مارنے لگی

میں نے پھر تمہیں الزام دیا ناں وہ بس آنکھیں اسکے چہرے پہ لٹکائے پوچھ رہی تھی

سیاہ آنکھوں والا مرد اسکی کلائی دیکھ رہا تھا پریشانی سے کچھ کہہ رہا تھا

ہارون کو اپنا آپ غیر اضافی لگا

میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی عمر میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا میں پتہ نہیں کیوں کیسے میں بس

واقعات مکس اپ کر لیتی ہوں آئی ایم سوری عمر آئی ایم سوری

وہ اب روپڑی تھی

گلٹ سے دکھ سے یا شاید بے بسی سے

وہ عمر پہ الزام لگانے کے لئے معافی مانگ رہی تھی اور وہ معاف کر رہا تھا

ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو جاتا کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی دور میں لیکن کچھ تھا جو ٹوٹا ہوا رہتا ہمیشہ

وہ ہارون کا دل تھا

وہ پلٹ گیا خاموشی سے وقار سے اسے اس طرح پلٹنے کی عادت تھی

وہ اپنی خوشی کو ہالے کی خوشی پہ ترجیح دیتا منظر سے غائب ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

پیچھے ان دونوں کی سیاہ آنکھیں ایک دوسرے پہ جمی تھیں  
ایک میں الزام دینے کا گلٹ تھا اور دوسری میں چاہتے ہوئے بھی الزام قبول نہ کر پانے کا گلٹ تھا  
لیکن ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو جاتا کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی دور میں

نیویارک کی شاہیں اکثر نوجوانوں کے لئے رنگین ہوا کرتی ہیں  
صاف ستھری روشنیوں سے جگمگ کرتی سڑک پہ اس وقت یاقوت مرزا کی گاڑی بڑے کروفر سے اپنے ٹائر  
رکھتی جا رہی تھی

سیاہ فام امریکی ڈرائیور گاڑی ڈرائیور کر رہا تھا یاقوت پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی لیکن  
کچھ وقت پہلے تک

کچھ منٹ قبل ہی وہ اس لڑکی کو اس کے فلیٹ کے باہر چھوڑ کر آیا تھا  
وہ آج پھر سے ایک بھر پور شام گزار کر واپس آ رہا تھا نیلی سلک شرٹ کے نیچے سفید اور نیلی دھاری دار پینٹ  
سلیقے سے جمے بال محسور کن خوشبوؤں میں رچا بسا وہ اپنی تیاری سے یہ ثبوت دے رہا تھا کہ  
حسن مجھ پہ تمام ہوا

## Posted On Kitab Nagri

چند دنوں سے وہ جس home sickness کا شکار تھا وہ ختم ہو چکی تھی اور اب وہ اور اسکی عیاشیاں جو بن پہ تھیں

اسکی گاڑی ایک فائیو اسٹار ہوٹل کے سامنے آکر رکی وہ ایک شان سے باہر آیا

لابی کے بعد راہداریاں عبور کرتا وہ بلاخر ایک کمرے کے باہر آکر رکا کی کارڈ سے دروازہ کھولا اندر آیا

لیکن اگلے پل ہی ناک پہ لگنے والے ایک مکے کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرا

ابھی وہ سیدھا ہوتا کہ اسکو اپنے پیٹ پہ زوردار لات پڑی وہ درد سے دوہرا ہونے لگا

اس نے بامشکل اٹھنے کی کوشش کی اپنا چہرہ اٹھا کر اس آدمی کو دیکھنے کی کوشش کی جو بغیر آواز کئے بس اسے

مارے جا رہا تھا

لیکن جو نہی وہ ذرا سا اوپر کو ہوا اسکے چہرے پہ بھاری بوٹ کی زوردار ضرب لگی

یا قوت کو لگا اب وہ کبھی دیکھ نہیں پائے گا اسکی بصارت دھندلی ہونے لگی

مقابل بس اسے مارے گیا کبھی وہ اسکے سینے پہ لات مارتا تو کبھی اسکے چہرے پہ اپنا بوٹ

www.kitabnagri.com

یا قوت کر رہا تھا گالیاں دے رہا تھا

لیکن جو نہی وہ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگتا

وہ پھر سے ایک ایسا کاری دار کرتا کہ یا قوت کی روح تک بلبل جاتی

کہا تھا ناں میری بہن سے دور رہو؟

یہ آواز یا قوت اس آواز کو لاکھوں میں بھی پہچانتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اسکا سانس رک گیا اسے لگا ب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گا

نوح مرزائے اسے آلیا تھا

وہ بس ساکت اس ٹھنڈے فرش پہ پڑا رہا

ساری حسیات ختم ہو گئیں ہر درد مٹ گیا موت کا خوف غالب آ گیا

میں نے تم سے کہا تھا یا قوت میری بہن سے دور رہو

وہ سرد آواز میں کہتے اسکے قریب پنچوں کے بل بیٹھا

جینز کے اوپر سیاہ ہڈ سر پہ گرائے چہرے پہ ماسک اور

اسکے ہاتھوں میں دستانے تھے

یا قوت کے ناک سے خون بہہ رہا تھا ماتھے پہ جامنی نشان بن گیا تھا جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا اسکی آنکھیں خوف

کے باعث پوری کی پوری پھیل گئیں

www.kitabnagri.com

ڈیڈ... ڈیڈ تمہیں جان سے مار دیں گے

وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے پیچھے جا رہا تھا آنکھیں خوف زدہ چہرہ زخمی

نوح اب اپنی جیب سے ایک پتلی رسی نکال رہا تھا

یا قوت کا سانس حلق میں اٹکا

یہ.. یہ.. یہ کیا کر رہے ہو یہ تمہارا پاکستان نہیں ہے تم مجھے مار نہیں سکتے....



## Posted On Kitab Nagri

یہاں کی سیکورٹی یہاں کا سسٹم.. یہ یہ پاکستان نہیں ہے وہ اب دیوار سے جا لگا  
نوح سرد برف آنکھیں لئے اسکی جانب بڑھا ایک لات اسکے سینے پہ ماری وہ درد سے دوہرا ہوا اب کے وہ برق  
رفتاری سے اسکی گردن میں رسی ڈال چکا تھا  
اس ہوٹل کی سیکورٹی اسکا سسٹم یہ سب نوح نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے وہ اسی طرح کھڑے کھڑے اسکے کان  
کے پاس جھکا

اسکی آواز میں کوئی زہر تھا یا قوت کا سارا جسم سبز پڑتا جا رہا تھا  
کیا تم بھول گئے میں تمہارے باپ کا کتا ہوں؟ میں نے خود کھڑے ہو کر اس ہوٹل کو اپنی آنکھوں کے سامنے  
بنوایا ہے بلکہ تمہارے باپ کا ہر ہوٹل میری آنکھوں کے سامنے بنا ہے میرے اپرو ہوئے نقشوں پہ بنا ہے  
اس نے کہتے ہوئے پھندا تنگ کیا

تم مجھے اس سیکورٹی سے ڈراو گے وہ سیکورٹی جس کے ہاتھ میں ہتھیار کونسے ہوں گی یہ بھی میں نے طے کیا تھا؟  
اب کے اس نے پھندہ مزید کسایا قوت بری طرح کھانسنے لگا خود کو چھڑوانے کے لئے جدوجہد کرنے لگا  
تم نے کیا کہا یہ پاکستان نہیں ہے یہاں ویسا کمزور قانون نہیں ہے؟ لیکن مجھے بتاؤ اگر اس مضبوط قانون کو تمہاری  
لاش ہی نہ ملے تو؟

یا قوت کی آنکھیں باہر کو ابلنے لگیں خوف سے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

## Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسی ہوٹل کے کچن لے جاؤں گا اور لوگوں کو ہاٹ ڈاگ کی جگہ  
تمہارا گوشت کھانے کو ملے گا اتنا بس اتنا آسان ہے میرے لئے ایک قتل

اسکی آواز سفاک تھی وہاں کوئی رحم نہیں تھا

نوح نے اسکی پیٹھ پہ گھٹے سے ضرب ماری یا قوت کی روح تک کو تکلیف ہوئی

اسے لگایہ موت ہے وہ مر رہا تھا اور اس کے پاس اپنے بچاؤ کا سامان نہیں تھا اسکے پاس کچھ نہیں تھا

پھندہ ہر لمحہ تنگ ہوتا جا رہا تھا سانس اکھڑ رہا تھا

ممم.. میرے... میرے پاس... اس ایونٹ کی... تصاویر ہیں..

وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولا

میرے.. پاس نرمین..... تصاویر ہیں

وہ بند ہوتی سانسوں کے ساتھ آخری کوشش کر رہا تھا

www.kitabnagri.com

نوح بغیر کسی تاثر کے پھندہ کستا گیا

اگر تم... تم.. نے مجھے.. مار دیا تو.... ساری تصاویر... سب.. سب کچھ.. ایک پورن سائٹ پہ اپلوڈ ہو جائے گا

پھندہ سست ہو گیا یا قوت بے دھم ہو کر نیچے گر گیا

نوح بے یقینی اور اذیت سے پیچھے ہٹا

یا قوت بری طرح کھانس رہا تھا فرش پہ پڑا کر رہا تھا اسکی حالت غیر ہونے لگی تھی

## Posted On Kitab Nagri

نوح اپنی جیکٹ سے پستول نکالتے ہوئے ایک بار پھر اس پہ جھپٹا

بتاؤ کس کے پاس ہیں وہ تصاویر؟

وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ غر آیا

یا قوت کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کوئی بھی جواب دے پاتا لیکن موت کا خوف سب کروا لیتا ہے

قیس... نبیل.. صائم.. سب کے پاس ہیں اگر تم نے مجھے مار دیا تو وہ لوگ اسے اپلوڈ کر دیں گے اگر انہوں

نے نہیں کیا تو کوئی اور کر دے گا تم مجھے مارنا فورڈ نہیں کر سکتے

وہ سیدھا ہو بیٹھا

نوح کا گن تانے ہوئے ہاتھ کپکپایا

یہ کیسا عذاب تھا یا خدا یا یہ کیسا عذاب تھا؟۔

اسکی آنکھ کے ایک کونے سے آنسو بہہ نکلا

www.kitabnagri.com

پستول ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی

اس نے آگے بڑھ کر ایک اور لات اسکے چہرے پہ دے ماری

یا قوت کا سر ڈھلکا اور اگلے ہی لمحے وہ بے سدھ ہو کر فرش پہ گر گیا

شاید وہ بے ہوش ہو گیا تھا

نوح اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے آہستہ آہستہ فرش پہ بیٹھتا چلا گیا

## Posted On Kitab Nagri

وہ مکمل ہار چکا تھا

پھر وہ طیش سے اٹھا اسکا چہرہ سرخ بھبھوکا ہو رہا تھا اتنے سالوں سے دبائی نفرت اب لاوے کی طرح پھٹنے لگی تھی

وہ اٹھا اور یا قوت کے منہ پہ پوری قوت سے اپنا بھاری بوٹ دے مارا

وہ جو بے ہوش تھا اب کے اسکی آنکھیں واہونے لگیں

تمہارے باپ نے مری ماں کے ساتھ جو کچھ کیا مجھے سب پتہ تھا میں سب کچھ جانتا تھا وہ حلق کے بل چیخا

میں اپنی ماں کے لئے کچھ نہیں کر سکا میں کمزور تھا میں بزدل تھا میں نے اپنے باپ کی معذوری اپنی آنکھوں سے

دیکھی تھی وہ تمہارے باپ کو عطاء کردہ تھی

وہ یا قوت کے سینے پہ ٹھوکر مارتا تو کبھی ٹانگوں پہ اس پہ ایک جنون سوار تھا آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ رہے

تھے چہرے سرخ تھا یا قوت بس ادھ مردہ سا ہو مار کھائے جا رہا تھا

میرا باپ مر گیا میری ماں مر گئی میں بھری دنیا میں اکیلا ہو گیا تمہارے باپ نے تمہارے باپ نے ان دونوں کو

مار ڈالا جب وہ کسی کام کے نہ رہے تو مار ڈالا وہ زخمی آنکھوں سے بلند آواز میں دھاڑ رہا تھا

کتنے سالوں کا غبار تھا جو نکل رہا تھا

ابانے کہا ماں کو بچالینا اماں نے کہا میری نیرو کو بچالینا میں نے تمہارے باپ کی غلامی اپنی بہن کے لئے منظور کی

مجھے میری بہن عزیز تھی وہ میرے ماں باپ کی آخری نشانی تھی میرا واحد خاندان تھی

اسکے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا لیکن اسکی بلند آواز ویسی ہی رہی زخمی بے بس

## Posted On Kitab Nagri

میں اگر نیرو کو لے کر بھاگ جاتا تو تمہارا باپ مجھے ڈھونڈ کر مجھے مار دیتا لیکن اگر میں کتاب بن کر تمہارے گھر کے باہر پہرہ دیتا تو میری بہن بھی محفوظ رہتی میں نے اپنا حق چھوڑ دیا میں نے غلامی چن لی اپنی بہن کی خاطر تمہارا کتا بن کر رہا لیکن میری بہن پھر بھی محفوظ نہیں رہی

وہ مارتے مارتے تھک گیا تھا تب ہی گرنے کے انداز میں فرش پہ بیٹھ گیا یا قوت کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ ابھی کے ابھی مر جائے گا

خدا تمہیں غارت کرے یا قوت خدا تمہیں برباد کرے خدا تمہاری نسل برباد کرے وہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پہ مار مار کر بد دعائیں دے رہا تھا

خدا تمہیں موت دے خدا تمہیں عذاب دے خدا غارت کرے تمہیں

دور کہیں مکافات عمل نے سراٹھا کر نوح کی بربادی دیکھی تھی

دوسروں کی بیٹیوں کی عزت پہ کاروبار کرنے والوں کی اپنی عزتیں پھر محفوظ نہیں رہتیں

آج وقت نے اپنے سیاہ پنوں پہ ایک اور بربادی لکھی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے بنگلے پہ اتری صبح کافی مصروف تھی ہالے سلطان آج از خود کچن میں کھڑی اپنے بھائی کے لئے ناشتہ بنوا رہی تھی

عمر کو کہیں جانا تھا اسکا سارا سامان اپنے کمرے میں رکھا تھا اور حسن کمرے کی چٹخنی لگا کر سویا تھا وہ جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے ہی کمرے کے باہر چکر لگا رہا تھا

تھک ہار کر وہ ناشتہ کرنے چلا آیا

ہالے نے ڈھیلے نارنجی کرتے کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا بالوں کا اونچا جوڑا بنائے وہ شانوسے کام کروا رہی تھی لیکن اسکے ہاتھ کا بنا پراٹھا دیکھ ہالے جان گئی کہ عمر کے اندازے درست تھے

اسی وقت حسن بھی نکھر انکھر اسادھلے دھلائے منہ کے ساتھ آتا دکھائی دیا عمر میز کے گرد رکھی کرسی پہ بے نیاز بیٹھا تھا

عمر بات سننا ذرا ہالے نے اسکو اپنی جانب متوجہ کیا اس نے ایک بے نیاز نگاہ اٹھا کر اسکو دیکھا

ہالے نے تھوک نگلا

وہ شانو کو پراٹھے بنانے نہیں آرہے ہیں سوچ رہی تھی اگر تم کشمیری پراٹھے بنا دیتے تو؟ اس نے بات ادھوری چھوڑ دی

میں عمر حیات.. میں ایس پی عمر حیات گھر میں بیٹھ کر پراٹھے بناؤں گا؟ وہ اپنے سینے پہ انگلی رکھے بے یقینی سے پوچھ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

سپنڈ ڈاے ایس پی.. ہالے نے آہستگی سے جملہ مکمل کیا تو عمر کے مانو پتنگے ہی لگ گئے

ابھی وہ کچھ کہتا کہ حسن اسکے پاس رکھی کر سی پہ آکر بیٹھا

عمر خاموش ہو گیا ہالے کو "اس بارے میں بعد میں بات کریں گے" والی نظروں سے دیکھا پھر اٹھ کر چولہے کی

طرف چلا گیا

یہ تو طے تھا کہ اب اے ایس پی صاحب پر اٹھے بنائیں گے شانوں نے پانی لا کر حسن کے سامنے رکھا حسب توقع

اس نے ناک بھنویں چڑھالیں

کیا آپ جانتی نہیں ہم کس خاندان سے ہیں؟ اس نے سنجیدگی سے شانوں کو مخاطب کیا

ہم سلطان ہیں اور اپنی بہن بیٹی کے گھر کا پانی ہم پہ حرام ہے جاؤ جو س لے کر او

ہالے اسکی اداکاری پہ ہنس دی

عمر کے پیڑے کو سلتے ہاتھ کی نسیں ابھرنے لگیں

تھوڑی دیر بعد وہ تین پر اٹھے اور آملیٹ لئے پچن میں آیا پلیٹ حسن کے آگے پٹاخ کی آواز کے ساتھ رکھی

حسن نے نادیدوں کی طرح پلیٹ اپنے آگے سرکالی

ویسے بہن کے گھر کا نمک بھی حرام ہوتا ہے عمر نے حسن کو دیکھ کر کہا

ہالے نے اسے تادیبی نظروں سے گھورا لیکن وہ جیسے زبان کی کھجلی کے آگے بے بس تھا

حسن کے ہاتھ ایک لمحہ کو تھمے تھے لیکن بس ایک ہی لمحہ اگلے پل اس نے آرام سے اپنا نوالا چبایا پھر عمر کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

تم نے میری آنکھیں کھول دیں میں تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں گا؟

اگلی بار میرے لئے بغیر نمک کے سالن نکالنا میں اپنا نمک کا پاٹ گھر سے لے کر آؤں گا

ہالے نے گردن نیچے کر کے مسکراہٹ دبائی

عمر کا چہرہ سرخ ہوا وہ کیوں بھول گیا تھا کہ یہ معراج سلطان کا بیٹا ہے انہی کی طرح حاضر جواب اور انہی کی طرح

کڑوا کر یدا

تمہاری اماں کا فون آیا تھا صبح سامان باندھو اور روانہ ہو جاؤ بہت ہو گیا تمہارا

عمر کافی کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے اٹھا

حسن نے ایک نظر اسکو دیکھا پھر ہالے کو

ایویں اپنے شوہر کی اتنی تعریف کرتی ہو ایسا کچھ خاص بھی نہیں تھا ناشتہ وہی عام سا ذائقہ وہ نیکپن سے ہاتھ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صاف کرتے آرام سے بولا

عمر کو جیسے چھوٹا سا ہارٹ اٹیک ہی آگیا

سہی کہتے ہو ہالے نے تائید کی ایسا کچھ خاص بھی نہیں ان پر اٹھوں میں عام ہی تھے خوا مخوا کے کشمیری پراٹھے

ہنہ

اور یہاں عمر حیات کو ایک بہت بڑا ہارٹ اٹیک آیا تھا

کشمیری پراٹھے میں دو بل زیادہ آتے ہیں وہ مارے شاک صدمے کے بس یہی کہہ سکا

## Posted On Kitab Nagri

اسی وقت داخلی دروازے سے لیل آتی دکھائی دی وہ تینوں خاموش ہو رہے  
حسن نے گردن اونچی کر کے اسکو دیکھنا چاہا عمر اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا  
ہالے اٹھ کر لیل سے ملی

اس نے گھٹنوں تک آتی ڈھیلی ڈھالی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی گردن کو چھوتے بال چھوٹی پونی میں  
بند تھے

وہ جنکو لگتا ہے کہ سانولا رنگ خوبصورت نہیں ہوتا انکو چاہیے تھا کہ ایک بار لیل کو دیکھیں  
حسن یک ٹک اسکو دیکھتا رہا عمر بار بارنا محسوس انداز میں اسکے سامنے ٹھہر جاتا تا کہ وہ لیل کو دیکھ نہ سکے  
کچھ دیر بعد وہ تینوں لاؤنچ میں رکھے نیلے صوفوں پہ جم کر بیٹھے تھے ہالے سنگل صوفے پہ بیٹھی تھی لیل لمبے  
صوفے پہ اور حسن اسی صوفے پہ اس سے ذرا فاصلے پہ بیٹھا تھا

وہ حسن کو کچھ بتا رہی تھی اور وہ چہرہ ہتھیلی پہ گرائے محو سا اسکو سن رہا تھا  
وہ تیار ہو کر نیچے اتر آیا لاؤنچ کے دھانے پہ کھڑا اب وہ کہیں جانے کو تیار تھا

سیاہ کف والی والی شرٹ کے نیچے نیلی جینز پہنے بالوں کو جیل سے جمائے آستینوں کو فولڈ کئے وہ کافی وجیہ لگ رہا  
تھا

ہالے نے ایک نظر اسکو دیکھا  
پھر بے اختیار چند لمحہ وہ اسکو دیکھتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکی نظروں کا ارتکاز نوٹ کیا

چار لوگوں کے درمیان مجھے ایسے نہ دیکھا کریں میں شرماتا بھی ہوں

اسکی آواز پہ وہ جھینپ گئی

میں تمھیں نہیں دیوار کو دیکھ رہی تھی

کل ہی تڑوا دوں گا اسے بھلا اس میں ایسا کیا ہے جو آپ میرا حسن چھوڑا سے دیکھ رہی ہیں  
وہ خفا ہوا

ہالے کو اس پہ سخت تپ چڑھی

ہاں بھی ٹھیک ہے اس نے کہا تھا نارمل کیل بن کر رہے لیکن یہ کچھ زیادہ نارمل تھا

اب کے عمر کی نظر حسن پہ پڑی وہ ان سب سے بے نیاز کسی فدا ہوئے عاشق کی طرح لیل کو دیکھ رہا تھا

عمر کلستا ہوا آگے آیا ان دونوں کے درمیان صوفے پہ بیٹھ گیا

ہالے اور لیل نے دھیان نہیں دیا وہ اپنی بات میں مگن تھیں لیل کو اپنے لئے جیولری لینی تھی اور جب بات

ہیروں کی ہو تو عورتوں کے لئے باقی سب غیر ضروری ہو جاتا ہے

تم سے بارہ سال بڑی ہے وہ انسان بن جاؤ

وہ اسکے پاس جھکا

محبت عمر میں کہاں دیکھتی ہے وہ کھویا کھویا سا بولا

## Posted On Kitab Nagri

وہ آگے کو ہوا اور پھر اسی طرح چہرہ ہتھیلی پہ گرائے لیل کو دیکھے گیا

پندرہ منٹ کے اندر تمہیں محبت بھی ہو گئی؟ عمر نے دانت کچکچائے

اونہوں اٹھارہ منٹ دس سیکنڈ اسے یہاں آئے ہوئے اتنا وقت ہوا ہے اور اس وقت میں اس نے آٹھ بار میرا نام

لیا ہے مجھے تو لگتا ہے دنیا میں سب سے پیارا نام میرا ہے

وہ دونوں ہلکی آواز میں سرگوشیاں کر رہے تھے

دیکھو تم اپنی عمر کی کوئی لڑکی دیکھو

میں نے اپنے دل کی ملکہ ڈھونڈ لی ہے اب تمہارے مشورے بے کار ہیں

وہ سیدھا ہو بیٹھا سنجیدگی سے عمر کو دیکھا

پھر آواز مزید آہستہ کر لی

میں اس دنیا کا سب سے بڑا راسیٹ

ہوں لیکن دیکھو میں اسکو اسی رنگ کے ساتھ قبول کر رہا ہوں اسکی محبت نے چند منٹ میں مجھے اتنا بدل دیا ہے

سوچو آگے کیا ہو گا؟

وہ اتنا سنجیدہ تھا کہ عمر کچھ کہہ ہی نہ سکا

تم اس عورت کو جانتے نہیں ہو بیچ کھائے گی تمہیں وہ اب بھی اسے باز رکھنا چاہتا تھا

میں اس کے لئے بکنے کو تیار ہوں

## Posted On Kitab Nagri

اسی وقت لیل اٹھی عمر اور ہالے اسکے ساتھ اٹھے

الفاظ میں تمہاری زوجہ کو کچھ وقت کے لئے ساتھ لے کر جا رہی ہوں

عمر نے اوکے شیور کہہ کر اجازت دی

ہالے اوپر تیار ہونے کے جانے لگی لیل اسکے پیچھے جا رہی تھی دفعتاً وہ رکی گردن ڈھلکائے خود کو دیکھتے حسن کو دیکھا

پھر عمر کو دو قدم آگے بڑھی حسن کے بلکل قریب آکر رکی

تم بہت کیوٹ ہو حسن میرا اگر کوئی بھائی ہوتا تو بلکل تمہارے جیسا ہوتا اسکے بال ہلکے سے بگاڑے پھر آگے بڑھ گئی

حسن پہ گویا قیامت ٹوٹ پڑی

عمر نے مسکراہٹ دبائی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پہلا بریک اپ مبارک ہو وہ اسکا کندھا تھپتھپاتے آگے بڑھ گیا

تم ایسے نہیں جاسکتے حسن نے اسے پیچھے سے پکارا سولہ سال کی عمر میں میری پچیس منٹ کی محبت مجھ سے پچھڑ گئی

یا اللہ میں کیا کروں کہاں جاؤں؟

عمر نے مڑ کر نہیں دیکھا وہ آگے بڑھتا چلا گیا

تم اس دکھ کی گھڑی میں مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے صدمے سے مر بھی سکتا ہوں میں رکو



## Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے پیچھے بھاگا تھا

دیکھو مجھے

Anxiety attack

ہو رہا ہے دیکھو میں مرجاؤں گا مجھے چھوڑ کر مت جاؤ

وہ پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھا حسن گاڑی کے باہر ہی کھڑا تھا

اگر ہالے اسکو دیکھ لیتی تو جان جاتی کہ وہ ڈرامہ کر رہا ہے وہ اسکی ہر دوست کے گھر سے جانے کے بعد یہی کرتا تھا

دیکھو اگر تم نے مجھے اس درد میں نہیں سنبھالا تو میں اپنی نس کاٹ لوں گا

اسکی آخری دھمکی کارگر ثابت ہوئی عمر ایک پل کو رکا

گاڑی کے شیشے کے پار سے اسکو دیکھا پھر شیشہ نیچے کیا

میری شرٹ اتار کر مرنا اگر اس پہ کوئی خون کا داغ لگا تو تمہارے جنازے کو کندھا دینے والا بھی کوئی نہیں ہوگا

www.kitabnagri.com

چوکیدار نے دروازہ کھولا عمر نے گاڑی زن سے آگے بڑھائی

پیچھے حسن اپنی پچیس منٹ کی محبت کے غم میں کھڑا رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

سلطان ہولڈنگز کی بلڈنگ اپنی پوری تمکنت سے کھڑی عمارت تھی

نرم دھوپ چھن سے اسکے اوپر گر رہی تھی

وہ مغرور اٹھی ہوئی عمارت تھی

عمر نے اپنی گاڑی پارکنگ لٹ میں کھڑی کی اب اسکا رخ شمس کے آفس کی طرف تھا

کسی نے اسکو روکا نہیں شاید اسکا داخلہ اب ممنوع نہیں تھا وہ ریسپشنسٹ کے ڈیسک تک آیا

ڈیسک کے پار کھڑی لڑکی کا اسے دیکھ خون خشک ہوا عمر اسے دیکھ کر مسکرایا دونوں بازو ڈیسک پہ رکھے وہ اسکی

طرف جھکا

آپ.. آپ کیا چاہیے؟ سر اس نے آخر میں سر کا اضافہ کیا

زیادہ کچھ نہیں بس مسکراؤ میں تمہارا ہونے والا باس ہوں

وہ لڑکی ڈراڈر اسکا مسکرائی

کھل کر مسکراؤ

اس نے باچھیں پوری کھول دیں لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ جھوٹی ہنسی ہے

عمر سخت بد مزہ ہوا

پھر بھی اس نے ہمت نہیں ہاری

اچھا اب ادھر دیکھو جیسے میں مسکرا رہا ہوں ویسے مسکراؤ

## Posted On Kitab Nagri

لڑکی رونے والی ہو گئی لیکن پھر بھی نظر اٹھا کر اسکو دیکھا

عمر کھل کر مسکرایا دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے

لڑکی نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسکو دیکھا پھر اسی کی طرح باچھیں کھول دیں

اسکی نم آنکھوں کے ساتھ کھوکھلی ہنسی ہنستی وہ انتہائی بری لگ رہی تھی

عمر بد مزہ ہو کر لا حول پڑھتا آگے بڑھ گیا

آنے دو مجھے یہاں اسکو تو پکا فائر کروں گا وہ فیصلہ کر کے آگے بڑھ گیا

وہ لفٹ کے ذریعے اوپری منزل پہ آیا شمس کے آفس کا دروازہ دھکیل کر اندر آیا

وہ آفس میں کسی ورکر پہ چیخ رہے تھے

عمر کو دیکھ کر ٹھٹھکے

مجھے اجازت لینے کی عادت نہیں ہے اس نے کندھے اچکا کر اعلان کیا

شمس خلاف توقع کچھ نہیں بولے انہیں یہ زمین آنکھیں یہ روشن پیشانی پسند تھیں

شمس نے ورکر کو جانے کا اشارہ کیا البتہ عمر سے اب بھی کچھ نہیں کہا وہ آیا کر سی کھینچ کر بیٹھا

اسکے دل میں کوئی اسے زور سے جکڑ رہا تھا یہ اسکے جج صاحب کی جگہ تھی اس نے دل کو ہلکی تھپکی دی تسلی دی

شمس گھوم کر آئے تمکنت سے اپنی کرسی پہ براجمان ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

میں آپ سے اپنے معاملات درست کرنے آیا ہوں مردوں کی طرح بات کرنے آیا ہوں اگر آپ بھی "مردوں کی طرح مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں تو میں یہاں رکوں گا ورنہ جس طرح آیا تھا اسی طرح چلا جاؤں گا اسکا لہجہ سنجیدہ تھا پرو فیشنل سا

شمس آگے کو ہوا پھر "کہو" کہہ کر اسکی حوصلہ افزائی کی

شمس صاحب میں جانتا ہوں حسن کو تھانے بھجوانے کے پیچھے آپ تھا

شمس نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمر کو دیکھ کر خاموش ہو گیا اس نے بولنا جاری رکھا

نہ آپ انکار کریں گے نہ اقرار کیونکہ سچ سے ہم دونوں واقف ہیں میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ آپ نے صحیح کیا لیکن

میری وجہ سے وہ بچہ ان معاملات میں گھسیٹا جائے یہ مجھے کچھ خاص پسند نہیں آیا

شمس کی آنکھوں میں اچھنبہا بھرا وہ اسے صحیح کہہ رہا تھا زندگی میں پہلی بار کسی نے انکو صحیح کہا تھا

تم نے میرے بیٹے کو تھانے بھجوا دیا ہمارے شیئرز کس بری طرح گرے ہیں کوئی اندازہ ہے؟ اسکے بعد ظاہر ہے

مجھے بھی کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا تمہیں یہ بتانے کے لئے کہ اس سارے قصے کے پیچھے میں تمہاری موجودگی سے

واقف ہوں

عمر نے اثبات میں سر ہلایا

بلکل اسے تھانے میں نے بھجوا یا تھا لیکن کیا آپ نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ میں نے ایسا کیوں کیا تھا؟

کیوں؟ بس یہی بس یہی پوچھا تھا انہوں نے

## Posted On Kitab Nagri

وہ میری عورت کی بات کر رہا تھا وہ اس کے بارے میں غلط بات کر رہا تھا اس نے ایک مجمع میں میری بیوی کو گالی دی ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی اور پھر آخر میں اس نے مجھ سے کہا کہ میں اسے طلاق دے دوں کیا ان سب کے بعد اسکو ایک سبق دینا میرا حق نہیں تھا کیا یہ میرا فرض نہیں تھا کہ میں خود کو ایک غیرت مند مرد ثابت کروں؟

میں نے بس وہی کیا شمس صاحب میں نے اپنی عزت دار بیوی کی عزت رکھی یہ بات میں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کیونکہ آپ ایک غیرت مند انسان ہیں لیکن اگر آپ کو اب بھی لگتا ہے کہ میں غلط ہوں تو آپ میرے سر ہونے کی حیثیت سے مجھے سزا دے سکتے ہیں

وہ ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا بلکہ کہہ کیا رہا تھا وہ اپنے انداز سے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا شمس سحر زدہ سے اسکو سن رہے تھے

میں ایک فیملی پرسن ہوں شمس صاحب حسن میری بیوی کا بھائی ہے وہ ڈسٹرب ہے تو میری بیوی ڈسٹرب ہے اور بیوی کے ڈسٹرب ہونے سے سارا گھر ڈسٹرب ہو جاتا ہے میں آج آپ سے اپنے سارے اختلاف ختم کرنے آیا ہوں

وہ سنجیدہ سا ہو کر بیٹھا کوئی اور عمر لگ رہا تھا معاملہ فہم ذہین غیرت مند شمس متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے میں پچھلی تمام باتوں کو بھولنے کے لئے تیار ہوں اور ویسے بھی تم نے ہالے سے بھاگ کر شادی نہیں کی نہ کوئی اغوا کا قصہ رہا ہے میرے بیٹے کی باتوں پہ مت جاؤ وہ اپنی ماں پہ گیا ہے تم مجھ سے بات کرو اور میں تم سے کیونکہ کہیں نہ کہیں ہم دونوں ایک جیسے ہیں

عمر مسکرایا

اسی وقت شمس نے کال پہ دو کافی لانے کو کہا

شمس اسے پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ انکو لگتا تھا کہ وہ انکی بھتیجی کے ساتھ انکی عزت خراب کرنے میں پیش پیش رہا ہے لیکن جب حقیقت واضح ہو گئی اور وہ خود بات کرنے اور تعلقات بہتر کرنے آیا تھا تو ایسے شاندار آدمی کو اپنی دامادی میں لینے میں کیا قباحت تھی؟ بلکہ یہ زہین آنکھوں والا مرد اعزاز تھا

ان دونوں کو اسی خوشگوار ماحول میں چھوڑ کر ہم ذرا کہانی کے دوسرے سرے کی جانب جاتے ہیں

فروا سلطان گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ براجمان نک سک سے تیار کہیں جا رہی تھی

اسکی منزل شاید کسی کو ڈرانا تھا یا پھر کسی کے ڈر کو ابھارنا تھا لیکن اس نے غلط عورت چن لی تھی

کائی سبز ڈیزائنڈ ڈریس میں ملبوس بھورے بالوں کو اسٹریٹ کر کے شانوں پہ ڈالے آنکھوں اور چہرے پہ میک اپ کی کئی تہیں لگائے وہ بوڑھی فتنہ کہیں جانے کو تیار تھی

وہ جس سے ملنے جا رہی تھی اسکی دانست میں وہ عورت ایک بار پہلے بھی اس سے مل چکی تھی فروا نے موبائل پہ چلتی انگلیاں روک دیں ابھی منزل میں کافی وقت تھا کیوں نہ پرانی ملاقات کو تازہ کیا جائے؟



## Posted On Kitab Nagri

نفسہ حیات عمر کو اپنے گھر لے آئی تھیں اسکی اس دن کی بگڑی طبیعت سنبھل گئی تھی چار دنوں میں ہی انکو آس بچے سے لگاؤ ہو گیا تھا وہ اب اسے چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں لیکن اگر وہ اس بچے کو ساتھ رکھ لیتیں تو شاید ان میں اور اس بچے کو کچرے کی نذر کرنے والوں میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا

انہوں نے اپنی گاڑی سلطان منزل کے باہر روکی پھر ایک نظر اگلی سیٹ پہ آرام دہ بستر میں سوئے عمر کو دیکھا وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے انکو دیکھ رہا تھا نفسہ نے ان آنکھوں میں خود کو ڈوبتا محسوس کیا چار دن ان چار دنوں میں وہ انکے لئے سانس لینے جتنا ضروری ہو چکا تھا انکی راتیں جاگتے ہوئے گزرنے لگیں تھیں اور دن اس بچے کی دیکھ بھال میں

وہ چند لمحہ اس بچے کو دیکھتی رہیں پھر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا وہ روتا نہیں تھا راتوں میں بھی بس جاگتا رہتا لیکن روتا نہیں

انہوں نے نرمی سے اسکا ماتھا چوما پھر اس کے گالوں کو لبوں سے چھوا نہ جانے کہاں سے آکر چند آنسو انکی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے وہ نہیں جانتی تھیں وہ کیوں رورہی تھیں لیکن بس وہ اس بچے سے دور نہیں جانا چاہتی تھیں کیوں یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھیں

وہ اسکو سینے سے لگائے گاڑی سے باہر آئیں اسی پل کوئی عجلت میں سلطان منزل کے شاہانہ دروازے سے باہر

نکلا

## Posted On Kitab Nagri

اپنے سامنے کھڑی سیاہ آنکھوں والی عورت کو دیکھ سامنے سے آتی فروا ٹھٹھک سی گئی اسے حیرت اس عورت کے یہاں ہونے پہ نہیں تھی اسے حیرت اس بچے کے یہاں ہونے پہ تھی چندپل وہ اس اسی طرح ساکت و جامد کھڑی رہی

میں نگین وہاج سے ملنا چاہتی ہوں کیا مل سکتی ہوں؟ سامنے کھڑی باوقار عورت پوچھ رہی تھی فروانے لمحے کے ہزارویں حصے میں جمع تفریق کی تھی پھر اپنے سفید پڑتے چہرے کو بامشکل نارمل رکھا گردن کڑالی

میں ہی ہوں نگین وہاج تمہیں کیا کام ہے؟

نفیسہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسکو دیکھا پھر دو قدم آگے آئیں

اگر تم نگین وہاج ہو تو پھر میں لیڈی ڈیانہ ہوں

فروانے ضبط سے اسکو دیکھا

میرا وقت نہ برباد کرو اور مجھے نگین وہاج سے ملنے دو کسی کا بچہ اس سے الگ ہے کیا یہ کوئی صحیح بات ہے وہ اس

بچے کی ماں ہے کیا گزر رہی ہو گی اس پہ؟

فروانے اسکے چہرے کو غور سے دیکھا

میں بتاؤں کیا گزر رہی ہے اس عورت پہ؟ اسکی آنکھیں سر دتھیں

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ نے ایک ہاتھ سے بچے کو سینے سے لگا رکھا تھا فروا نے اسکا پہلو میں گرا ہاتھ پکڑا اور اسے ذرا پیچھے لے گئی یہاں سے یہ محل نما گھر واضح نظر آ رہا تھا دوسری منزل کی بالکنی سے ایک منظر نظر آتا تھا صوفے پہ بیٹھا ایک خوشحال کپل عورت کے ہاتھ میں ایک بچی تھی اور مرد اسے پچکار رہا تھا نفیسہ یک ٹک انکو دیکھے گئی یقیناً یہ عورت نگین وہاں تھی

دیکھو ان دونوں کو کتنے خوش ہیں یہ بچہ ان دونوں کا ہے کیا تمہیں لگتا ہے انکو اس بچے کی کوئی ضرورت ہے؟ نفیسہ اب بھی اوپر دیکھ رہی تھی یک ٹک بنا پلک جھپکے فروا بولے گئی

تم یہاں نگین سے ملو گی یہ بچہ اسے تمہا دو گی شاید وہ تمہاری بات کا یقین کر بھی لے اور اس بچے کو اپنے پاس رکھ لے لیکن تم سوچو بی بی میں اس بچے کا کیا کروں گی جب میں اسے اتنے بڑے ہسپتال سے کچرے کے ڈھیر تک پہنچا سکتی ہوں تو رات کے وقت اس کے منہ پہ تکیہ رکھ کر اسکا گلہ گھونٹ دینا کیا یہ میرے لئے مشکل ہے؟

www.kitabnagri.com

یکدم نفیسہ نے بچے کو سینے میں بھیج لیا

یہ بچہ اور اسکا بخت میں نے لکھا ہے اس کے بخت میں میں نے در بدری لکھی ہے تم چاہے اسے یہاں چھوڑ کر چلی جاؤ لیکن میری بات یاد رکھنا میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی بہتر یہی ہے اسے لے کر چلی جاؤ یہاں سے فروا نے نخوت سے ہاتھ جھلایا

نفیسہ نے اب کے بالکنی سے نظریں موڑ لیں اس نے ٹھنڈی ٹھار نظروں سے فروا کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

میں اس بچے کو لے کر جا رہی ہوں اس لئے نہیں کہ میں تم سے خوف زدہ ہوں بلکہ اس لئے کہ میں ایک دن تمہیں دکھا دوں گی کہ اس بچے کا بخت پہلے دن سے "تخت" تھا یہ کچرے سے میرے پاس آیا ہے یہ خدا کی طرف سے انعام ہے

تم کہتی ہو تم اسے مارو گی میں تم سے کہتی ہوں دعا کرنا کہ یہ مر جائے اگر یہ زندہ رہا تو تمہیں جینے نہیں دے گا وہ کہہ کر مڑ گئی عمر کو ہنوز سینے سے لگا رکھا تھا البتہ اب سینے پہ دھرا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا یہ بچہ اسکا تھا یہ اسکا عمر تھا اپنی گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے آسمان کو دیکھا لب مسکراہٹ میں ڈھلے

میں اس تحفے کے لئے ساری زندگی آپ کی شکر گزار رہوں گی اللہ اس نے زیر لب کہا پھر گاڑی میں بیٹھنے کے لئے دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا

دفعتاً اسے اپنے عقب سے ایک آواز آئی  
www.kitabnagri.com  
تم کیا کام کرتی ہو؟ فروا کی چبھتی ہوئی حقارت زدہ آواز

نفیسہ نہیں مڑی

میں بچوں کو قرآن پڑھاتی ہوں میں عمر کو بھی قرآن پڑھاؤں گی

اس نے مڑے بغیر کہا

فروا کی گردن مزید اکڑ گئی

## Posted On Kitab Nagri

ایک قرآن پڑھانے والی کسی بچے کو کیا پر تعیش زندگی دے گی اس نے کروفر سے سر جھٹکا اور اندر چلی گئی  
واپس حال میں آؤ تو فروا کی گاڑی اب حیدر آباد کی حدود میں داخل ہونے لگی تھی  
وہ ایک نئی ملاقات کے لئے تیار تھی لیکن میں نے کہاناں اس نے غلط عورت چن لی تھی

شمس سلطان کے آفس کا ماحول خوشگوار سا تھا عمر اور شمس کے آگے کافی کے گزر رکھے تھے اور اب تک وہ کئی  
کاروباری مسائل پہ گفتگو کر چکے تھے شمس کو اسکی ہر بات قابل غور اور ہر مشورہ مفید لگا تھا اور بزنس میں کبھی  
بھی اچھے مشورے دینے والے کو جانے نہیں دیتے

تم کہاں پولیس میں خوار ہونے چلے گئے یا تمہیں تو کاروبار کرنا چاہیے تھا کہیں سے نہیں لگتا تم کوئی اے ایس پی  
ہو شمس ہنس کر بولے تھے

عمر مسکرا آیا۔۔ پولیس مجھے پسند ہے کاروبار میں سوچ بچار سے کام لینا ہوتا ہے اور پولیس میں ہاتھوں سے کام لیا  
جاتا ہے مجھے یہی پسند ہے

اور رہی بات کاروبار کی سمجھ بوجھ کی تو میں نے بزنس مینجمنٹ پڑھ رکھا ہے میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا  
ہوں ملٹی ٹیلنڈ یونو

## Posted On Kitab Nagri

وہ نارمل لہجے میں کہہ رہا تھا

شمس نے کافی کا گھونٹ بھرتے اثبات میں سر ہلایا

ابھی تو تم سسپنڈڈ ہوناں؟ تم مجھے کیوں نہیں جوائن کر لیتے؟ یہ کمپنی یہ پاور ان سب میں پولیس کی جاب سے زیادہ سکوپ ہے

شمس کا لہجہ سرسری تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ انکار نہیں سننا چاہتا تھا ان زہین آنکھوں اور اس چلتے دماغ کو وہ اپنے کاروبار لئے استعمال کرنا چاہتا تھا

عمر نے بغور اس کا چہرہ دیکھا

میں یہاں معاملات درست کرنے آیا ہوں جاب لینے نہیں اگر آپ کو جاب افر کرنی ہے تو میرے گھر آنا ہو گا اس نے کہتے ہوئے کافی کا مگ ہونٹوں سے لگایا

شمس کھل کر مسکرائے دل پہ لد ابو جھ ہٹا وہ گھر بلارہا تھا مطلب انکار نہیں کرے گا

میں ضرور آؤں گا میں کل تمہارے گھر آؤں گا اور تمہاری بیوی سے بھی معاملات درست کر لوں گا آخر کو اب اسکے باپ کی جگہ ہوں میں

عمر نے محض سر ہلایا دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ کر دبایا ہو

پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا بس اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا

اس کا چہرہ نارمل تھا لیکن آنکھیں سرد سے سرد تر ہوتی جا رہی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

کل ملیں گے شمس صاحب اب بس وہ بہت برداشت کر چکا تھا  
اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن پھر اسکا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا دائیں جانب لگی دیوار گیر ایل سی  
ڈی پہ بغیر آواز کے کوئی نیوز چل رہی تھی  
لیکن چلتے ہوئے مناظر کی بھی اپنی ہی ایک آواز ہوا کرتی ہے  
عمر نے اسکی نظروں کی تقلید میں دیکھا  
اور پھر نیچے چلتی خبروں کی پٹی پہ نگاہ دوڑائی  
تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر عبدال حفیظ جو کہ جسٹس معراج قتل کیس میں ملوث تھے انکا انتقال ہو گیا  
ہے بتایا جاتا ہے کل رات تھانے میں انکی طبیعت خراب ہو گئی اور ڈاکٹر زکی عدم موجودگی کے باعث انہوں نے  
دم توڑ دیا  
شمس نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ وہ خبر دیکھے اور پھر لڑکھڑاتے قدموں سے آگے آیا آفس کا دروازہ کھولا  
اور باہر نکل گیا  
عمر بے تاثر نگاہوں سے ٹی وی کو تکتا رہا  
اسکے ذہن میں اب بھی کئی آوازیں گونج رہی تھی  
ڈاکٹر کو بلاؤ شمس عمر کو بلاؤ  
اس کے دل کو نہ سکون ملا تھا نہ کہیں دور اسکی روح کو قرار ملا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیوں کہ وہ جانتا تھا اگر یہ سب مر جائیں تب بھی وہ حج صاحب کو واپس نہیں لاسکے گا اور اگر رہنا انکے بغیر ہی تھا پھر کسی انتقام پہ کونسی خوشی کسی بدلے پہ کونسا سکون آفس کی دیواروں نے اس کے جامد وجود کو دیکھ رخ پھیر لیا کون کبخت عمر حیات کو اداس دیکھنا چاہے گا؟

گاڑی ایک چھوٹے سے محلے میں آکر رکی یہ محلہ نسبتاً صاف ستھرا تھا گلی میں کھیتے بچے اور گھروں سے آتی عورتوں کی آوازیں یہ ظاہر کرتی تھیں کہ یہ ایک چھوٹا سا محلہ جہاں گھروں کی دیواریں ساتھ والے گھروں سے جڑی ہوتی ہیں

ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا فروانز اکت سے باہر آئی آنکھوں لگایا چشمہ اور کہنی پہ ٹنگا برانڈ بیگ سبز ہائی ہیلز کو جما جما کر چلتی وہ ایک گھر دروازے کے باہر آکر رکی یہ گھر بانی گھروں کی نسبت اچھی حالت میں تھا پکا دو منزلہ مکان تازہ رنگ و روغن مضبوط صاف ستھری دیواریں گھر کے اندر شاید کوئی اونچا لمبا درخت بھی تھا جس کی شاخیں دروازے کے باہر سے جھانکتی نظر آتی تھیں

دروازہ ایک ادھیڑ عورت نے کھولا اسکے ہاتھ میں پوچھا تھا شاید وہ ملازمہ تھی اور صفائی کر رہی تھی نوارد کو آنے کا راستہ دے کر وہ ہٹ گئی اور اپنی مالکن کو آوازیں دینے لگی

## Posted On Kitab Nagri

فروا آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے اندر آئی گھر کے اندر چپس کافر ش بچھا تھا اس گھر میں اگر کسی شے کی بہتات تھی تو وہ پودے تھے

دیواروں کے ساتھ گملے میں رکھے پودے لان میں رکھے پودے کیاریوں میں سجے پودے بلاشبہ یہ سبز پودے اور پھول آنے والوں کی آنکھوں کو راحت دیتے تھے چھوٹا دو منزل لاگھر صاف ستھرا اور خوب خوب صورت تھا لانگ ٹائم فروا سلطان

آوازیہ وہ مڑی اسکے عقب میں وہ عورت کھڑی تھی سنجیدہ معتبر سی عورت اسکی سیاہ آنکھیں آج بھی اسی طرح چمک رہی تھیں چہرہ بوڑھا ہو گیا تھا بال کنپٹی سے سفید ہو رہے تھے وہ سیاہ چکن کاری کے سوٹ میں باوقار سی لگ رہی تھی

لانگ ٹائم نفیسہ حیات وہ مسکرائی پھر دو قدم آگے آئی

تم مجھے پہچانتی تو ہوناں؟ فروا نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

www.kitabnagri.com

تم نکلین وہاںج ہو ہے ناں؟

اور تم لیڈی ڈیانہ اس نے جملہ مکمل کیا تو دونوں ہلکا سا ہنس دیں تم نے کہا تھا تم بچوں کو قرآن پڑھاتی ہو لیکن تمہارے گھر کو دیکھ کر تو کچھ اور ہی لگتا ہے وہ اطراف میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

میں بیرسٹر تھی اور اب ایک لاء کالج میں وائس پرنسپل نفیسہ نے جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

فروا مڑی تیز نظروں سے اسکو گھورا

میں بس تم سے ایک سوال کرنے آئی ہوں صرف ایک

عمر کون ہے؟ اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا

عمر وہ بچہ ہے جسے تم نے کچرے کے ڈھیر پہ پھنکوا دیا تھا میں نے تم سے کہا تھا دعا کرنا وہ مر جائے اگر وہ بچ گیا تو

تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا لیکن لگتا ہے تمہاری دعاؤں میں اثر نہیں ہے یا پھر عمر کے لئے میری کی گئی دعائیں

زیادہ اثر انداز تھیں تمہیں کیا لگتا ہے؟ وہ بازو سینے پہ باندھے سکون سے پوچھ رہی تھیں

فروا کے رنگ ایک لمحے کو متغیر ہوا دل کو جیسے کسی نے زور سے پکڑ کر دبایا ہوا سے اپنے آس پاس بین کرنے کی

آوازیں سنائی دینے لگیں

تم باز نہیں آئیں ناں؟

فروا نے دانت پیستے ہوئے کہا تو بلاخر تم نے اس بچے کو ہماری زندگیوں میں شامل کر ہی دیا نفیسہ کیا تم ہماری پہلی

ملاقات بھول گئی ہو؟ آج میں ہماری دوسری ملاقات میں بھی تمہیں وہی کہوں گی جو اس دن کہا تھا اسے ہماری

زندگی سے نکال لو نفیسہ حیات

نفیسہ پر سکون سی انکو دیکھتی رہیں

تم غلط ہو فروا یہ ہماری دوسری نہیں تیسری ملاقات ہے لیکن فرق بس یہ ہے کہ اس ملاقات میں تم نقاھت زدہ

اور بیمار تھیں تمہیں یاد نہیں ہو گا ہے ناں؟ فروا اچھنبے سے اسکو دیکھتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

چلو میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں

وہ مزے سے کہتی آگے آئیں

بیس سال پہلے کی بات ہے میں اپنے بیٹے کو اسلام آباد لے کر گئی تھی ایک دن میرا بیٹا بیمار ہو گیا میں اسے ہسپتال لے گئی اور وہاں جا کر پتہ ہے میں نے کیا دیکھا؟ وہ آنکھوں میں حیرانی سموئے اسے دیکھنے لگیں فروا کے چہرے

پہ اب بھی نہ سمجھی تھی

وہاں مجھے تم دکھیں تمہارے ہاتھ میں ایک بچی تھی چھوٹی سی پیاری معصوم بچی

فروا کا چہرہ سفید پڑا وہ بے یقینی سے پیچھے کو ہوئی

تمہارا شوہر تم سے وہ بچی چھین رہا تھا تم رو رہی تھی اسکی منت کر رہی تھیں تم بیمار اور زرد تھیں چونکہ تم لوگ ہسپتال کے عقبی حصے میں تھے سو کوئی اور تمہارا جھگڑا نہیں دیکھ سکا تم روتی چیختی رہیں لیکن تمہارے شوہر نے

اس بچی کو تمہارے ہاتھ سے چھین کر کوڑے کے بڑے سے ڈرم میں چھینک دیارات کا وقت تھا ڈاکٹر کی ایک

فوج کھڑی تھی جسے نہ جانے کتنے پیسے کھلا کر تم لوگوں نے یہ گناہ سرزد کروایا

فروا لڑکھڑانے لگی نفیسہ نے آگے بڑھ کر اسکی کلائی کو زور سے دبوچا سرخ ہوتی آنکھیں اسکے چہرے پہ گاڑ دیں

فروا کو دیکھ کر لگتا تھا وہ ابھی مر جائے گی

تم نے اپنی بیٹی کو مرنے دیا کیونکہ وہ صرف تمہاری بیٹی تھی

فروا کے آنسو بہنے لگے اولاد کا غم ایک بار پھر جان کو آنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

وہ اس جاپانی بزنس مین کی بیٹی تھی اس کے نقوش بڑی حد تک اپنے باپ سے ملتے تھے لیکن وہ تمہاری بیٹی بھی تو تھی ناں تم نے اپنی بیٹی کو مار دیا فروا

نفیسہ نے اسکا ہاتھ چھوڑا وہ بے دھم سی ہو کر نیچے گری اسکا چہرہ یکدم بوڑھا لگنے لگا تھا اسکی رنگت نچڑنے لگی تھی سانس رک رک کر چل رہا تھا

تم اپنی بیٹی مارو شوہر کو مارو یا بیٹے کو لیکن اگر تم نے میرے بیٹے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ناں خدا کی قسم میں تمہارے پورے خاندان کو تباہ کر دوں گی میرے بیٹے کے نام میں دوبار "زندگی" آتا ہے اگر تم نے اسکی زندگی سے کھیلنے کی کوشش کی تو میں تمہارے سارے خاندان کے حصے میں موت لکھوں گی وہ اس کے سر پہ کھڑی غرا رہی تھیں

فروا مرے مرے انداز سے واپس اٹھی اسکی آنکھیں نیم مردہ تھیں زبان گنگ

سیاہ عمالوں کا افشاں ہونا ہر بار پہلے دن جیسی ذلت دیتا ہے انسان کبھی بھی اپنے سیاہ اعمالوں کے ساتھ use to نہیں ہو سکتا

www.kitabnagri.com

تمہاری بات کا یقین کون کرے گا؟ فروا کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی آنکھیں اب بھی مردہ تھیں گردن اٹھانے کی سکت اس میں رہی ہی نہ تھی

نفیسہ مسکرائی دل کھول کر مسکرائی



## Posted On Kitab Nagri

یقین تمہارا چہرہ دلائے گا خود کو دیکھو فروا اپنا چہرہ دیکھو اور پھر بتاؤ کیا یہ جھوٹ ہے اور اگر جھوٹ ہے تو مجھے جھٹلاؤ میں زیادہ کچھ نہیں کروں گی میں بس یہ بات تمہارے بیٹے کو بتاؤں گی اور مجھ یقین ہے کہ وہ اتنا غیرت مند ضرور ہو گا کہ تمہیں دھکے مار کر اپنے گھر سے نکال دے یا پھر شاید خود کو مار دے کسی کو کیا پتہ انہوں نے کندھے اچکائے

میں اندر جا رہی ہوں اور جب واپس آؤں تو مجھے نظر مت آنا ورنہ سفیر سلطان کا نمبر ہے میرے پاس وہ بول کر اندر کی طرف بڑھ گئیں

پچھے کھڑی فروا سے اپنی ٹانگوں پہ کھڑا ہونا مشکل ہو گیا وہ ذلت کے نیچے سے زخمی چہرہ لئے واپس مڑ گئی کیا اب تمہیں یقین آیا کہ اس نے غلط عورت چن لی تھی؟



ہسپتال کی سفید راہداریاں جس کے باعث نم سی تھیں جون کے آخری ایام تھے گرم ہوا کے تھپڑے جسم کو جھلسا دیتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ ہلکے جامنی رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس تھی بھورے بالوں کی ڈھیلی چٹیا باندھ رکھی تھی جس سے چند لٹیں نکل کر چہرے پہ جھول رہی تھیں اسکی سیاہ آنکھیں سنجیدہ تھیں ہسپتال کے کمرے کے باہر دو گارڈز کھڑے تھے ہالے نے بس ایک نظر ان کو دیکھا وہ دونوں تابعداری سے راستہ دینے لگے

وہ ہارون کے گارڈز تھے ہالے کو راستہ نہ دے کر مرنا تھا کیا؟

وہ پرائیویٹ روم کا پر تعیش دروازہ دھکیل کر اندر آئی اندر کا ماحول ایسا تھا جیسے کوئی فائو اسٹار ہوٹل کا کمرہ ہو وہ سامنے ہی تھا ہسپتال کی وردی میں بیڈ پہ لیٹا ہوا اسکے چہرے پہ نیل تھے آنکھ کے قریب ایک زخم بھی تھا باقی کا جسم جہاں جہاں سے نظر آ رہا تھا بس سفید پیٹوں میں قید تھا وہ قدم قدم چلتی آگے آئی اسکے بیڈ پہ اسکے پیروں کے قریب بیٹھ گئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر دبایا ہو ہارون کو اس حالت میں دیکھنا دل چیر دیتا تھا وہ شاید دوائیوں کے زیر اثر سو رہا تھا اسکی سانولی رنگت زرد پڑ گئی تھی سرمئی آنکھیں بند تھیں بال جو ہمیشہ سلیقے سے جمے رہتے تھے آج وہ ذرا ذرا سے نظر آرہے تھے باقی سارا سر پیٹوں سے جکڑا ہوا تھا

تم نے کہا تھا ساری دنیا بھی اگر مجھے چھوڑ دے تو تم وہ واحد انسان ہو گے جو میرے ساتھ رہو گے اس نے ہلکی آواز میں کہنا شروع کیا آج میں تمہیں بتانے آئی ہوں کہ اگر تم میرے ساتھ ہو تو مجھے ساری دنیا کی کوئی ضرورت نہیں

اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں گلہ خشک تم کہتے ہو میں ٹاکسک ہوں صحیح کہتے ہو میں ہوں لیکن کیا تم نے کبھی غور کیا میں ایسی کیوں ہوں میں تمہارے معاملے میں ہی ٹاکسک کیوں ہوں؟ وہ گردن جھکائے ہارون کے پیروں پہ نظریں جمائے کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم دس سال کے تھے جب رستم مر گیا وہ تمہارا گار جین تھا تمہارا پروٹیکٹر تھا وہ چلا گیا تو تم اکیلے ہو گئے مجھے کہا گیا ہارون کے ساتھ رہو ماموں اماں بابا سب نے کہا ہارون کے ساتھ رہو اسکی دوست بنو اسکی گار جین بنو حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے لگا وہ بس ہلکی آواز میں بولتی رہی شاید وہ سن رہا تھا شاید نہیں کسی نے نہیں پوچھا کہ میں کیا چاہتی ہوں کسی نے نہیں پوچھا میں تمہاری گار جین بننا چاہتی ہوں یا نہیں کسی نے نہیں پوچھا میں تمہاری پروٹیکٹر بننا چاہتی ہوں یا نہیں تم بس ایک ان چاہا بوجھ تھے جو میری پیٹھ پہ لا دیا گیا لیکن میں نے شکایت نہیں کی میں سلطان ہوں بھرم رکھنے تب بھی آتے تھے وہ ہلکا سا ہنسی پس منظر میں بس مشینوں کی آواز آتی تھی

مجھ سے کہا گیا میں تمہارے لئے فیصلے لیا کروں میں نے لئے ہاری وہ بے بسی سے بولی میں نے اپنا بیسٹ دیا جہاں میں نے تمہارے لئے سہی فیصلے کئے وہیں کچھ غلط بھی کئے میرا قصور نہیں تھا میں کم عمر تھی یا پھر میرے حساب سے وہی فیصلے سہی تھے بارہ سال کی عمر میں نے اس بچے کا سر اس لئے نہیں پھاڑا تھا کیونکہ اس نے میری کاپی چوری کی تھی میں نے اس کا سر اس لئے پھاڑا تھا کیونکہ میں نے اسکو تمہیں بلی کرتے دیکھا تھا میں نے تمہیں اسکو ل کے واش روم میں روتے ہوئے دیکھا تھا

اب کے آنسو بہنے لگے صد شکر کہ ہارون سو رہا تھا ورنہ اس وقت وہ دونوں رو رہے ہوتے

میں اس میڈم کے گھر کے باہر ہارن اس لئے نہیں بجاتی رہی کیونکہ انہوں نے مجھے ڈانٹا تھا میں نے وہ سب اس لئے کیا کیونکہ میں جانتی تھی انکی بیٹی نہا تمہیں ہر اسان کرتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

وہ میرے فیصلے تھے ہارون جو میں نے تمہیں پروٹیکٹ کرنے کے لئے لئے تھے بابا اس میڈم کی بیٹی کے بارے میں جان گئے تھے تب ہی انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا ماموں اس بچے کے بارے میں جان گئے تھے اس لئے انہوں نے بھی مجھے کچھ نہیں کہا ان سب کو لگا میں ہارون کی گارجین ہوں جسے چاہوں فیصلے لوں جیسے چاہے اسے ٹریٹ کروں وہ میرے بڑے تھے لیکن انہوں نے میری اصلاح نہیں کی تمہارے لئے مجھے کھڑا کیا گیا دوسروں کی ٹانگیں زیادہ دیر تک آپ کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں میں بھی نہیں کر سکی میں تھک گئی اس نے شکستگی سے نفی میں سر ہلایا

میں تمہیں پروٹیکٹ کرتے ہوئے تمہارے لئے فیصلے لیتے ہوئے تھک گئی لیکن میں اس بوجھ کو اتار نہیں سکتی تھی کیونکہ میں سلطان تھی وہ روتے ہوئے تلخی سے ہنسی

میرا وہ تمہارے ساتھ برا ہوتا گیا میں تم پہ حکم صادر کرنے لگی تمہیں کنٹرول کرنے لگی کیونکہ مجھے یہ سہی لگتا تھا کیونکہ مجھے بتایا گیا یہی سہی ہے کیونکہ کبھی کوئی میری اصلاح کے لئے آیا ہی نہیں کیونکہ تم نے کبھی ہالے کو "ناں" کہا ہی نہیں میں گارجین بنتے بنتے ٹاکسک بن گئی لیکن اس سب میں یہ ہوا کہ بوجھ بنی دوستی دل کی دوستی بن گئی تم ہمارا تعلق سب ضروری ہو گیا میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں ہارون

وہ بلند آواز میں رونے لگی ہارون کے ساکت ہوئے وجود میں جنبش ہوئی اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہوا تو وہ جاگ رہا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

میں تم سے محبت کرتی ہوں ہاری بہت زیادہ حد سے زیادہ میں ایسی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی جس میں ہالے کے ساتھ ہارون نہ ہو

میں نے غلط فیصلے لئے ہاری میں نے صحیح فیصلے بھی لئے میں نے اپنی عقل اپنی عمر کے حساب سے ہر طرح کے فیصلے لئے میں نے کبھی تمہارا برا نہیں چاہا میں نے کبھی تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہا میں کبھی بھی ٹاکسک نہیں بننا چاہتی تھی

میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں ہارون میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی وہ بری طرح روتے ہوئے کہہ رہی تھی ڈاکٹر نے کہا ہارون مر گیا مجھے لگا ساری دنیا مر گئی اچھا یہ بکواس کی اس نے؟ وہ پٹ سے آنکھیں کھولے اٹھ بیٹھا ذرا پوچھوں تو اس سے میری تتلی والی پینٹنگ اسکا باپ پوری کرے گا؟

ہالے نم آنکھوں سے ہنس دی کھکھلا کر دل سے وہ اسی طرح لیٹے لیٹے اسکو ہنستے ہوئے دیکھتا رہا

تم جاگ رہے تھے ناں بد تمیز وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

درد بہت ہے سونے کہاں دیتا ہے وہ آرام سے بولا ہالے کے دل کو کچھ ہوا وہ جانتی تھی وہ تکلیف میں ہے

کیا زیادہ درد ہے؟ اسے فکر لاحق ہوئی

ہارون نے نفی میں سر ہلایا



## Posted On Kitab Nagri

زیادہ نہیں بس کمر اٹھنے نہیں دیتی سر میں ٹیسیں اٹھتی ہیں بازوالگ ٹوٹا ہوا ہے سہی کھیل گئی فروا چڑیل وہ بڑبڑایا ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی تمہیں کس نے کہا تھا اس سے پنگالینے کو عمر نے بتایا مجھے کہ تم نے اسکے سر پہ بندوق رکھ دی تھی یہ تو ہونا ہی تھا وہ مزے سے بولی

وہ دونوں نارملی باتیں کر رہے تھے ایک سچی اور کھری دوستی میں ناراضگی کے بعد اگر صلح ہو جائے تو فار میلٹیز کہیں بہت پیچھے رہ جاتی ہیں پچھلی باتیں خود بخود ذہن سے محو ہونے لگتی ہیں دل میں نئی جگہیں اور نئی برداشت پیدا ہو جاتی ہے قربانی اور ایثار پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے بس شرط یہ ہے کہ دوستی "سچی" اور "کھری" ہو ویسے تمہیں ذرا رحم نہیں آیا اس میڈم کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے بیچاری ایک ہی لڑکی تھی جو میرے پیچھے آیا کرتی تھی ورنہ تمہارے خوف سے تو کوئی لڑکی مجھے دیکھتی بھی نہیں تھی وہ آنکھیں پوری کھولے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے صاف ظاہر تھا ہالے کو تنگ کر رہا ہے

ہالے نے اپنی آنکھیں گھمائیں  
وہ تمہیں دیکھتی نہیں تھی تمہیں ہر اس کرتی تھی  
www.kitabnagri.com

جو بھی تھا کیا میں نے تمہیں شکایت دی؟ اچھی بھلی لڑکی میرے ہاتھ سے نکل گئی کتنی خوبصورت تھی ناں؟ اس نے ہالے کو دیکھ کر تائید چاہی

فروا آنٹی نے تو بس بیڈ پہ بٹھا دیا ہے ناں میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتی ہوں اگر تم۔

آہ.. آہ ہالے... آہ یکدم ہارون کرانے لگا ہالے کے سارے الفاظ اسکے منہ میں رہ گئے

## Posted On Kitab Nagri

وہ ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑے درد سے دوہرا ہو رہا تھا بری طرح کراہتے ہوئی وہ تھوڑی دیر پہلے والا ہارون بلکل نہیں لگ رہا تھا

ہالے کو ڈاکٹر کی ساری باتیں یاد آنے لگیں ڈاکٹر نے کہہ رکھا تھا اس سے زیادہ بات نہ کی جائے اسکے ذہن پہ زور نہ ڈلوایا جائے

وہ فوراً اٹھ کر باہر بھاگی تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر کے ہمراہ واپس آئی

انہوں نے ہارون کا چیک اپ کیا اسے نیند کی دوائی دی اور ہالے کو کچھ دن تک اسے آرام کرنے دینے کو کہا

وہ خاموشی سے ساری ہدایت سنتی رہی ڈاکٹر چلا گیا وہ وہیں بیٹھی رہی

کافی دیر تک بس ہارون کو دیکھتی رہی پھر اس کا فون بجادحت کا میسج تھا

جس ڈاکٹر نے تمہارے بابا کا علاج کیا تھا انکی ڈیوٹی ہو گئی ہے کیا تم نے دیکھا؟

ہالے کا دماغ بھک سے اڑا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے دیوانہ وار باہر بھاگی

عمر نے اسے مار دیا عمر ایسا کیسے کر سکتا ہے؟

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

وہ کس طرح ہایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال پہنچی کیا ہوا کس نے کیا کہا اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے رنگت متغیر ہو چکی تھی

ہسپتال کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم تھا اس ہسپتال میں آخری بار ڈاکٹر عبد الحفیظ کو لایا گیا تھا اور اسی ہسپتال کے سرد خانے میں انکی لاش رکھی تھی موت کی وجہ گلہ گھونٹ کر مارنا لکھی گئی تھی

ہالے مرے مرے قدم اٹھاتی ان لوگوں کے ہجوم میں کسی ایک چہرے کو تلاش کر رہی تھی وہ لوگوں کو ہٹاتی جگہ بناتی آگے آگے جا رہی تھی وہ ہجوم کے آخری سرے پہ پہنچی مناظر واضح ہوئے آوازیں واضح ہوئیں

کوئی جانا پہچانا سا چہرہ تھا جس کے آگے لوگوں نے مائیکس پکڑ رکھے تھے فلیش کی چمکتی روشنیوں میں اسکا چہرہ مکروہ سا نظر آتا تھا اسکی آنکھیں اگر آنسوؤں کی دھند میں لپیٹی نہ ہوتیں اور ذہن کسی اور جملوں کی بازگشت نہ سن رہا ہوتا تو وہ اس چہرے کو پہچان لیتی مائیکس کے پیچھے کھڑا شخص کہہ رہا تھا اس نے ایک ہاتھ سے کسی نو دس سالہ بچے کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا بچے کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

ڈاکٹر عبد الحفیظ پیرزادہ میرے بھائی کے قتل میں ملوث رہے انہوں نے میرے بھائی کے کمرے میں انتہائی خطر ناک لوگوں کو جانے اور میرے بھائی کا قتل کرنے کا موقع دیا

وہ لمحہ بھر کو رکالیکن میں آج اس آدمی کو اس کے تمام عمال کے لئے معاف کرتا ہوں اللہ اسکے لئے بھلائیاں کرے

ہالے اسکو سنتی رہی چپ گم صم

## Posted On Kitab Nagri

میں اس آدمی کی طرح نہیں ہوں جس نے میرے بھائی کے بچوں کو یتیم کر دیا میں شمس سلطان ہوں میں بچوں سے دشمنی نہیں کیا کرتا

اپنے موبائل کی سکرین پہ اسکی اس بات کو سنتے حسن نے طنزیہ سر جھٹکا تھا

میں آج سے برہان پیر زادہ کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں ہجوم میں داد ابھری کئی لوگوں نے اسکے حق میں نعرے بلند کئے شمس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کو کہا میں برہان پیر زادہ کی پڑھائی لکھائی اور باقی ضروریات زندگی کا اسی طرح خیال رکھوں گا جیسے اپنی اولاد وہ میرے ایمپائر میرے ہیون میں رہے گا مائیک تھا مے لوگوں کے چہروں پہ نہ سمجھی اتری ہیون انکا پروجیکٹ کب بنا؟ حسن کی آنکھیں سکڑیں ہالے کے دل کا کرب گہرا ہوا

مختلف سوال کئے گئے شمس پر سکون انداز میں انکو سنتا رہا

میں آپ سب کی حیرانی سمجھتا ہوں لیکن میں آج آپ سب کو یہاں ایک بات بتا دینا چاہوں گا کہ ہیون اب میرا پراجیکٹ ہے تقریباً ایک سال قبل میرے بھائی نے میری کمپنی کے پچیس فیصد شیئرز کے بدلے ہیون میرے ذمے لگا دیا تھا پیپر ورک اور باقی ساری کاروائی میرا سیکریٹری میڈیا کو دے دے گا میرے بھائی معراج سلطان کے قتل کیس میں کوئی پیش رفت اب تک نہیں ہوئی میں اور میرے خاندان نے قانون پہ اندھا بھروسہ کرتے ہوئے تمام معاملات اپنی پولیس کے سپرد کئے تھے ہمیں انصاف چاہیے حکومت کو چاہیے کہ ہماری آواز کو سنیں انصاف ہر کسی کے لئے ہونا چاہیے یہیں اگر کسی غریب ٹیچر یا مزدور کے گھر کا آدمی قتل ہوا ہو تا تو پورا ملک موم

## Posted On Kitab Nagri

بتی لے کر احتجاج کر رہا ہوتا لیکن ہم ہمارے لئے کیوں کوئی نہیں آ رہا؟ وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر بول رہا تھا آنکھیں نم تھیں چہرہ زخم زخم

ہمارے لئے کوئی نہیں آتا کیونکہ ہم پر یو لیجڈ ہیں کیونکہ ہم امیر ہیں لیکن کیا ایسا ہونا ہماری غلطی ہے؟ سب کو لگتا ہے ہمیں انصاف مل جائے گا لیکن آج میں آپ کو بتا دوں کہ اس ملک کا قانون جس طرح غریب کو پیلتا ہے اسی طرح امیر کو بھی پیلتا ہے لیکن ہم پھر بھی قانون پہ اعتبار کئے بیٹھے ہیں کہ ایک نہ ایک دن ہمیں انصاف ضرور ملے گا اور ہمیں امید ہے ایک دن ایسا ضرور ہو گا انف فار ٹوڈے

وکٹری کا نشان دکھاتا وہ اپنے لوگوں کی معیت میں نکلتا چلا گیا ہالے اسی طرح دھند میں لپٹی آنکھوں کے ساتھ اسکو جاتا دیکھتی رہی یکدم لوگوں کی نظر ہالے سلطان پہ پڑی کیمرہ اور مائیکس کا رخ اسکی جانب کیا گیا وہ غائب دماغی سے انکو دیکھتی رہی مختلف سوال مختلف جملے

مسز ہالے آپ کے شوہر اے ایس پی عمر حیات کیا آپ اب بھی اس بات پہ قائم ہیں کہ انہوں نے آپ کو اغوا کیا تھا؟

مسز حیات کیا عمر حیات نے آپ کو کسی دھمکی کے تحت اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے؟

کیا آپ اپنے باپ کے قاتلوں کے بارے میں کچھ جانتی ہیں؟ آپ اپنے چچا کے ساتھ کیوں نہیں تھیں کیا آپ کے تعلقات درست نہیں ہیں؟ آپ کے والد نے ہیون پراجیکٹ آپ کے چچا کے حوالے کیوں کیا کچھ بولیں مسز ہالے؟



## Posted On Kitab Nagri

اسکے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا اسی وقت ہجوم میں سے کوئی آیا ہالے نے پلکیں جھپکیں وہ دراز قد سیاہ آنکھوں والا آدمی تھا وہ میڈیا کے بندوں کو ہٹاتا ہوا آگے آرہا تھا اس نے ہالے کے گرد اپنا بازو پھیلا لیا اور اسی طرح اسے اپنے بازو کے حلقے میں لئے آگے بڑھنے لگا اس شور اس ہجوم سے دور

لوگ انکے پیچھے بھاگ رہے تھے سوال کر رہے تھے ہالے کو اپنے کان بند ہوتے محسوس ہوئے وہ بس اس آدمی کی گرفت میں مضبوط قدم اٹھاتی آگے جارہی تھی عمر ایک ہاتھ سے لوگوں کو ہٹاتا جارہا تھا اس کا چہرہ سنجیدہ سپاٹ تھا اس نے اپنی گاڑی کے قریب پہنچ کر دروازہ کھولا اور ہالے کو اندر بٹھانے لگا دفعتاً وہ رکی گردن اونچی کر کے عمر کو دیکھا جیسے کہنا چاہتی ہو مجھے بات کرنے دو پس منظر میں رپورٹرز کا شور تھا عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے آنکھوں ہی آنکھوں سے اسے اجازت دی وہ گردن کڑائے ہوئے آگے آئی رپورٹرز ٹوٹ پڑے لاتعداد سوال آوازیں گڈمڈ ہونے لگیں

میں یہاں صرف ان سوالوں کے جواب دوں گی جن کے دینا چاہوں گی وہ سینے پہ ہاتھ باندھے گویا ہوئی اگر آپ لوگوں میں سے کسی کی بھی آواز اب آئی تو میں واپس چلی جاؤں گی

مجھے میں پن ڈراپ سائلنس پھیل گیا وہ اسے بولنے دینا چاہتے تھے انکو سرخیاں چاہیے تھیں پہلی بات میرے اور میرے چچا کے درمیان کو بد مزگی نہیں ہے وہ میری یہاں آمد سے بے خبر تھے اس لئے میں انکے ساتھ نہیں تھی



## Posted On Kitab Nagri

میرے بابا کے قاتلوں کے بارے میں اگر میں کچھ جانتی ہوتی تو اب تک اس طرح خاموش نہ بیٹھی ہوتی میرے بابا نے ہیون پراجیکٹ میرے چچا کو کیوں دیا یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے اس وقت ملکی معاملہ مرے بابا کا قتل ہے آپ سب اس پہ توجہ دیں اور ایک آخری بات اس نے ایک نظر مجھے کو دیکھا پھر اپنے ساتھ کھڑے عمر حیات کو اے ایس پی عمر حیات میرے اغوا میں شامل نہیں تھے میرا الزام بے بنیاد تھا رپورٹرز بھونچکے رہ گئے عمر نے اتنی زور سے گردن موڑ کر اسکو دیکھا کہ گردن کے چٹخنے کی آواز آئی

میرے سامنے ایسے حالات رکھے گئے واقعات ایسے ہو گئے کہ مجھے ایک غلط فہمی ہو گئی لیکن آج میں آپ سب کے سامنے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اے ایس پی عمر حیات کسی بھی طرح سے میرے مجرم نہیں ہیں عمر بس اسکو دیکھے گیا کبھی یہ عورت بھرے مجمعے میں اس پہ الزام لگاتی تھی اور کبھی بھرے مجمعے میں ان الزاموں کی تردید کرتی تھی وہ اسکی تردید پہ خوش ہوا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ الزام لگاتے ہوئے بھی کبھی بری نہیں لگی تھی

میں پولیس کے اعلیٰ حکام سے گزارش کروں گی کہ عمر حیات کے لئے ایک فیئر انکوائری بٹھائی جائے جس میں میں خود آکر ان تمام الزامات کی ایک بار پھر تردید کروں گی ملک کو ایک قابل اور ہونہار افسر کو نہیں کھونا چاہیے

وہ بول کر ہٹی گاڑی کے کھلے دروازے سے اندر جا کر بیٹھی عمر سر جھٹکتا دوسری طرف سے گھوم کر آیا رپورٹرز بالکل فلموں اور ڈراموں کی طرح "بس ایک سوال بس ایک سوال" کی رٹ لگاتے انکے پیچھے کافی دور تک گئے

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی لوگ وہیں کھڑے رہے اپنے اپنے کیمروں کی طرف منہ کئے تازہ ترین صورت حال بتاتے ہوئے

گاڑی عمر حیات کے بنگلے کے باہر آ کر رکی ان دونوں نے سارے راستے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی تھی ہالے آنکھیں موندے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی رہی عمر اپنی طرف سے اترنے لگا لیکن ہالے کی آواز پہ ٹھہر گیا

تم نے اسے قتل نہیں کیا کہہ دو تم نے یہ نہیں کیا وہ بند آنکھوں سے بڑبڑائی میں نے نہیں کیا قتل وہ واحد چیز ہے جو عمر نہیں کر سکتا آپ کو میرا یقین کرنا ہے تو کریں ورنہ مجھے پرواہ نہیں ہالے اسی طرح بیٹھی رہی

تم جھوٹ بول رہے ہو اگر تم سچے ہو تو کل رات جو ہو واہ کیا تھا؟ یا تو کل رات جھوٹی تھی یا تم اب جھوٹ بول رہے ہو تم جھوٹے ہو عمر اسکی آنکھیں ہنوز بند تھیں چہرے پہ گہرا صدمہ بے یقینی اور تھکان تھی کل رات ""

وہ عمر سے اپنے بچپن کی باتیں کرتے ہوئے کب سوئی اسے پتہ بھی نہیں چلا رات کے قریب تین بجے اسکی آنکھ گاڑی کی آواز سے کھلی وہ مندی مندی آنکھیں لئے اٹھ کر بالکنی تک آئی یہاں سے پورچ کا منظر نظر آتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

لیکن جو منظر اس نے دیکھا وہ اسکی روح کھینچ لینے کے لئے کافی تھا

وہاں عمر حیات تھا اسکے ہاتھ میں ایک بھاری ہتھوڑا تھا جس سے خون کی بوندیں اب بھی ٹپک رہی تھیں اسکی

سفید شرٹ پہ خون ہی خون تھا

اسکا چہرہ عجیب تھا بے حد عجیب غیر انسانی ساخت اور بے تاثر

اپنے اوپر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہوئے اس نے آنکھیں اٹھا کر اوپر دیکھا لیکن اسکی آنکھوں میں

کچھ نہ ابھرا نہ گلٹ نہ خوف کچھ بھی نہیں وہ چند پل بے تاثر نگاہوں کے ساتھ اسکو دیکھتا رہا پھر مڑ گیا

ہالے اسی جگہ کھڑی رہی ساکن شل

صبح اٹھ کر وہ اسکے ساتھ نارمل رہی یوں گویا وہ اسکے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہتی تھی یا پھر اسے لگتا تھا عمر

خود بتادے گا لیکن آج ڈاکٹر عبد الحفیظ پیرزادہ کے موت کی خبر سن کر اسے یقین سا ہو چلا تھا کہ کچھ ہے جو عمر

نے کیا ہے یا تو وہ قتل ہے یا پھر قتل میں شراکت داری

www.kitabnagri.com

موجودہ لمحہ

آپ لو لگتا ہے میں قتل کر سکتا ہوں؟ ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر بول دیں کہ میں قاتل ہوں وہ چہرہ

اسکی طرف کئے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

ہالے چند لمحہ گیلی آنکھوں سے اسکو دیکھتی رہی پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا

## Posted On Kitab Nagri

تم قاتل نہیں ہو سکتے عمر قاتل نہیں ہو سکتے مجھے بتاؤ حقیقت کیا ہے کچھ بولو عمر مجھے صفائی دو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

عمر اذیت سے اسکو دیکھتا رہا میں نے کوئی قتل نہیں کیا اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا ہاں میں کل رات وہاں گیا تھا ہتھوڑی پہ لگا وہ خون اصلی تھا لیکن میں نے اسے نہیں مارا میں نے بس اسکی ٹانگیں مفلوج کی تھیں تاکہ وہ اب کسی بھی مریض کی پکار پہ نہ جاسکے کیونکہ وہ اس لائق ہی نہیں تھا

ہالے نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا آنسو تھمنے لگے وضاحتوں پہ یقین آنے لگا وہ تھانے سے چھوٹنے والا تھا دو دن بعد وہ علاج کے بہانے ملک سے باہر جانے والا تھا اور میں اسے جانے نہیں دے سکتا تھا اسکی وجہ سے میرا واحد رشتہ مجھ سے چھوٹ گیا کیا میں اسے جانے دیتا؟

ہالے نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلادیا

ڈاکٹر کی موت خون بہنے سے نہیں ہوئی اسے کسی نے گلہ گھونٹ کر مارا ہے اسے مرنا تھا یہ طے تھا اب اگر آپ کی آنکھوں سے ایک بھی آنسو نکلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ سختی سے کہتا اپنی جانب سے اتر کر آیا

پھر گھوم کر ہالے کی جانب سے دروازہ کھولا وہ آہستگی سے نیچے اتر آئی

اور دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے ایک ایک اپنے انجام کو پہنچے گا یہ طے تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے کمرے میں آیا تو اسکا چہرہ بے چین سا تھا مہر ماہ بازو آنکھوں پہ رکھے بیڈ پہ لیٹی تھی اسکی اہٹ سن کر اٹھ بیٹھی

سفیر الماری میں منہ دیئے کچھ ڈھونڈ رہا تھا اسکا انداز بے چین تھا ہاتھ کانپ رہے تھے جسم میں جیسے بے قراری سی تھی مہر خاموشی سے اسکی ساری کاروائی دیکھتی رہی

اسکا حلیہ ابتر تھا بال بکھرے ہوئے آنکھیں خشک اور سرخ تھیں سفیر ہنوز اپنی الماری میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا کیا ڈھونڈ رہے ہو تم؟ اسکی خشک آواز پہ سفیر کے ہاتھ تھم گئے اس نے مڑ کر حیرانی سے مہر کو دیکھا وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب آرہی تھی

کیا ہوا برا لگ رہا ہے؟ زہر لگ رہی ہوں میں؟ لیکن اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا؟ وہ تندہی سے پوچھ رہی تھی

یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم مجھ سے شوہر ہوں تمہارا کیا ساری تمیز بھول گئی ہو؟  
اوہ دی گریٹ دی لیجنڈ سفیر شمس سلطان کو یاد آگیا کہ انکی کوئی بیوی بھی ہے ہاں؟ وہ پھنکاری سفیر کے لئے یہ مہر ماہ نئی تھی

وہ مارے شاک کے کچھ کہہ ہی نہ سکا

کیا ہے اس ہالے میں ایسا جو تم مجھے نہیں دیکھتے ہو؟ وہ بلند آواز میں چلائی تم نے مجھے میری بہن سے نفرت کرنے پہ مجبور کر دیا ہے میں گھر توڑنے والی بن گئی ہوں میں نے اپنی بہن کا گھر خراب کرنے کی کوشش کی میں نے



## Posted On Kitab Nagri

تمہارے لئے ساری دنیا چھوڑی خدا چھوڑا لوگ چھوڑے کیریر چھوڑا اور تم نے کیا دیا مجھے کیا کیا تم نے میرے لئے؟

میں نے تم سے یہ سب کرنے کو نہیں کہا تھا سفیر نے اسکو ناگواری سے ٹوکا  
لیکن میں نے کیا ناں وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں دھاڑی میں نے یہ سب کیا کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں  
میں نے تمہارے لئے ساری زندگی قربانی دی کیا میں محبت کی ایک نظر eserved نہیں کرتی؟ وہ مارے بے  
بسی کے روپڑی

ہاں نہیں ہوں میں ہالے جیسی وہ اعلیٰ ہے میں کمتر ہوں وہ حسین ہے میں ویسی نہیں نہیں ہوں لیکن تم میری  
محبت تو دیکھو تم میرا جنون دیکھو کیا میں تمہاری ذرا سی توجہ کی حقدار نہیں ہوں  
سفیر بس اسکو دیکھتا رہا

میں اچھی بھلی جاب کرتی تھی میرا فیوچر میرا کیریئر سب روشن تھا لیکن میں نے تمہاری خاطر سب چھوڑا میرے  
لئے تم سے زیادہ اہم کچھ بھی نہیں تھا کبھی بھی نہیں تھا کیا ہالے دے گی تمہیں ایسی محبت کیا کوئی کرے گا تم  
سے ایسی محبت؟ اسکی آواز بلند سے بلند ہوتی جا رہی تھی حلق دکھ رہا تھا آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں

تم اسکے خواب دیکھو اسکو سوچو اسکو چاہو مجھے فرق نہیں پڑتا چاہے تم میرے وجود میں اس کو ڈھونڈو لیکن مجھے  
اپنے قریب رکھو پلیز میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں سفیر میں تمہارے بغیر زندگی نہیں گزار سکتی میں نے تم پہ  
تم سے جڑے خوابوں پہ ایک عمر خرچ کی ہے تم مجھے ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہو تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟



## Posted On Kitab Nagri

وہ اسی طرح بہتے آنسوؤں کے درمیان کہتی رہی سفیر سن ہوا اسے سنے گیا  
تم قاتل ہو ڈرگ ایڈکٹ ہو لیکن کیا میں نے کبھی تم سے کچھ کہا کیا میں نے تمہیں کبھی چھوڑا تم مجھے اپنے  
پیروں میں رکھ لو اگر میں اس کو بھی اعزاز سمجھ سکتی ہوں تم خدا کے لئے مجھ سے محبت کرو تمہیں خدا کا واسطہ  
ہے مجھے ہالے والی نظر سے دیکھو وہ بلک بلک کر رونے لگی تھی

سفیر کو بے اختیار اس پہ ترس آیا ہاں وہ ترس ہی تھا اسکے بال بکھرے ہوئے اور لباس ملگجا تھا اسکے چہرے پہ  
صاف لکھا تھا کہ وہ بھیک مانگ رہی ہے اور امیروں کی ایک خصلت ہوتی ہے وہ بھیک دے دیا کرتے ہیں  
سفیر دو قدم آگے آیا اور مہر کے بالکل قریب رک گیا اسکا پہلو میں گرا ہاتھ اٹھایا اور اسی ہاتھ سے اسے ذرا سا اپنی  
جانب کھینچ کر کندھے سے لگا لیا

وہ اسکے کندھے سے لگ کر مزید بلند آواز میں روتی گئی اس کے چہرے پہ کوئی سکون کوئی شانتی نہیں تھی کیا تم  
نے کبھی بھکاریوں کے چہروں پہ سکون دیکھا ہے؟

www.kitabnagri.com

یہ چند دن بعد کا ذکر ہے آج حسن سلطان صبح سے ہی عمر کے گھر آیا ہوا تھا وجہ تھی اسکا داخلہ جو کہ ہالے نے  
کروانا تھا اسکے اپنے ایگزام بھی شروع ہو چکے تھے کل اسکا پہلا پرچہ تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر اور حسن باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے ہالے اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی اس نے نیلی ٹخنوں تک آتی سادہ فراق کے ساتھ سفید دوپٹے لے رکھا تھا بال کرل کر کے ایک طرف کو ڈالے وہ اب کانوں میں ٹاپس پہن رہی تھی جب اسکا موبائل زوں زوں کی آواز سے تھر تھر آیا

نفیسہ آنٹی کالنگ کے الفاظ جگمگائے تو اس نے لپک کر فون اٹھایا ساتھ ساتھ شرمندگی بھی ہوئی انہوں نے اسکی کتنی مدد کی تھی اور اس نے شکریہ تک کافون نہیں کیا اس نے کال اٹھائی سلسلا جڑا کیا میں تمہیں ویڈیو کال کر لوں؟

سلام دعا کے بعد انہوں نے پوچھا تھا ہالے نے جی ضرور کہہ کر اجازت دے دی چند لمحہ بعد اسکے موبائل کی سکرین جل بجھ کرنے لگی ہالے نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا وہ پہلی بار اپنی ساس سے مل رہی تھی وہ بھی آنلائن آہ لڑکیوں کے مسائل کال ملی موبائل کی سکرین پہ نفیسہ کا چہرہ نظر آیا ہالے ایک پل کو ٹھہر سی گئی اسے اس عورت سے ایک رعب سا محسوس ہوا وہ اتنی خوبصورت تھی لیکن کچھ تھا جو اسے اوروں سے ممتاز بناتا تھا

www.kitabnagri.com

تم بہت خوبصورت ہو انہوں نے پہلی بات یہی کہی

آپ سے بہت کم ہالے نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا نفیسہ ہلکا سا مسکرائیں

کافی دیر تک وہ دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرتی رہیں

## Posted On Kitab Nagri

تم اس دن کچھ کہہ رہی تھیں مذہبی لوگوں کے بارے میں اب بتاؤ مجھے تمہیں مذہبی لوگ کیوں پسند نہیں ہیں یا پھر ایسا کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کون مذہبی ہے اور کون نہیں؟

ہالے نے گہرا سانس لیا آج بلاخر وہ اپنے دل کا سارا بھڑاس نکالے گی جن جن مذہبی لوگوں نے اسے ان کمفرٹبل محسوس کروایا وہ ان سے ان دیکھا انتقام لے گی ہاں وہ یہی کرے گی

مجھے مذہبی لوگوں سے سخت چڑ ہے وہ بولی تو اسکی آواز میں کئی سالوں سے جمع شدہ نفرت باہر آنے لگی میں جب جب بڑی بڑی داڑھی والے مردوں اور حجاب کرنے والی عورتوں سے ملی ہوں مجھے انکے سامنے ہمیشہ اپنا آپ چھوٹا لگا ہے کیونکہ وہ ایسا ظاہر کرتے ہیں جیسے ساری دنیا کی پاکیزگی انکے اندر ہے جیسے ساری دنیا کا علم انکے پاس ہے

وہ بنار کے کہے جارہی تھی

اگر جو کبھی ایسے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ہم نماز یا قرآن نہیں پڑھتے تو پھر آپ دیکھئے گا کس طرح یہ لوگ آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں گے کس طرح یہ لوگ آپ کو کمتر محسوس کروائیں گے آنٹی میں نے ہمیشہ انکے منہ سے سنا ہے یہ حرام وہ حرام یہ جائز وہ نہ جائز جہنم برزخ سزا آگ آخر یہ کیسا دین ہے جس میں کوئی رحم نہیں ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

بولتے ہوئے اسکا سانس چڑھ گیا تو وہ خاموش ہو گئی اسے یقین تھا اب نفیسہ اسے دو باتیں سنا کر اسے کافر ملعون کہہ کر فون کاٹ دیں گی لیکن خلاف توقع انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا وہ بس خاموش جا بختی نظروں سے انکو دیکھے گئیں

مذہبی کون ہوتا ہے ہالے؟ انکا لہجہ پر سکون تھا

ہالے نے متعجب ہو کر سکرین کے پار اس عورت کو دیکھا پھر جواب دینے کو الفاظ متجمع کئے ہر وہ انسان جو ہر بات پہ جائز نہ جائز حلال حرام جہنم دوزخ کی رٹ لگائے رکھے اور..

وہ مذہبی نہیں extremist ہوتا ہے بچے اور ہالے ٹھہر سی گئی نفیسہ کہتی رہیں

ہر وہ انسان جو کسی نہ کسی مذہب کو مانتا ہے یا اسکا پیروکار ہوتا ہے وہ مذہبی ہوتا ہے اب چاہے وہ نماز پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو روزے رکھتا ہو یا نہیں چرچ جاتا ہو یا نہیں لیکن وہ مذہبی ہوتا ہے کیونکہ اسکا اسکا تعلق مذہب سے جڑا

ہوتا ہے

ہالے کو اپنا سانس بھی رکنا محسوس ہوا وہ شل اور ساکن ہو کر انکو سن رہی تھی

ہمارے یہاں دو طرح کے مذہبی ہوتے ہیں extremist اور دوسرے "سادہ" جن لوگوں کی بات تم کر رہی ہو

وہ extremist ہیں بات باپ پہ حلال حرام جہنم دوزخ جزا سزا یہ ان ہی لوگوں کا کام ہوتا ہے انکو لگتا ہے اگر ہم

کسی کو موت کا خوف دلوائیں گے تو وہ اللہ کے پاس بھاگا دوڑا چلا آئے گا اگر ہم کسی کو عذاب قبر سے ڈرائیں گے تو

لوگ نمازیں اور قرآن پڑھنے لگیں گے یہ لوگ برے نہیں ہوتے انکا انداز بیان برا ہوتا ہے ان کا اپنی بات

## Posted On Kitab Nagri

آپ تک پہنچانے کا طریقہ براہوتا ہے یہ لوگ چاہتے ہیں انکی بات پہلی ہی دفع میں مان لی جائے حق آیا ہے تو پہلی پکار پہ لبیک کہہ دیا جائے لیکن یہ لوگ نہیں سمجھ پاتے کہ یہ انبیاء کا دور نہیں ہی جہاں لوگوں کو روشنی کی تلاش رہا کرتی تھی جہاں وہ اپنے اندھیروں سے بے زار رہا کرتے تھے یہ مختلف دور ہے آج کے لوگوں کے دلوں پہ پکی مہریں آج کے دلوں پہ زیادہ زنگ ہے اور آج کی آنکھ کے آگے موبائل فونز ہیں ان پہ زیادہ توجہ زیادہ محنت کی ضرورت ہے یہ لوگ محنت سے ڈرتے ہیں

ہالے محو ہو کر انکو سن رہی تھی نفیسہ نرم آواز میں کہے جا رہی تھیں دوسری طرف آتے ہیں سادہ لوگ یہ لوگ ایک لمبی اسٹر گل کے بعد دین تک آئے ہوتے ہیں اس راہ میں انکے دل ٹوٹے ہوتے ہیں پھر جڑے ہوتے ہیں انہوں نے اپنے اندھیرے اپنے ہاتھ سے ہٹائے ہوتے ہیں یہ لوگ rare ایسے لوگ آپ کی اسٹر گل سمجھتے ہیں ہر مذہبی انسان کا طریقہ غلط نہیں ہوتا بچے تم نے اپنے گرد ایسا دائرہ بنا لیا ہے کہ تمہیں اپنے جیسے لوگ ملے بغض رکھنے والے اور اپنی بات منوانے والے

www.kitabnagri.com

ہالے کا ارتکا زٹوٹا تھا یہاں اسکو برا لگا تھا آپ میرے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں ابھی ہمیں بات کئے ہوئے کوئی ایک گھنٹہ بھی نہیں ہو اس نے واضح طور پہ برا منایا تھا (نہ بھلا ساس ہے تو کیا ہر بات سہہ جاؤں)

نفیسہ مسکرا دیں



## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر پہلے تک تم کیا کہہ رہی تھیں؟ غور کرو تمہارے دل میں ان لوگوں کے لئے کتنا زہر تھا تمہارے منہ سے انکے لئے کف نکل رہا تھا یہ آج یا کل کا بغض نہیں ہے یہ کئی سالوں کا بغض و عناد ہے جسے تم نے دل میں جگادے رکھی ہے

ہالے کا چہرہ لمحے بھر کو تاریک سا ہوا نفیسہ کہتی رہیں

تم میں اور ان میں کیا فرق ہے؟ تم نے انکی بات نہیں مانی تو انہوں نے کہہ دیا کافر ملعون دھتکاری ہوئی لیکن تم نے کیا کیا؟ تم نے ان گنتی کے چار لوگوں کے ساتھ ہر مذہبی انسان کا امیج جوڑ لیا تم نے ہر مذہبی انسان کے بارے میں بغض رکھا بچے تم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہا اپنے دائرہ مثبت بناؤ تمہارا دائرہ ایک مقناطیس کی طرح ہو گا اب یہ تم پہ ہے کہ تم اس مقناطیس پہ پازیٹو چارج لگاتی ہو یا نیگیٹو یاد رکھو تم جیسی خود ہو تمہیں ویسے ہی لوگ ملیں گے

میرے اچھے ہونے سے مجھے اچھے لوگ کیسے مل سکتے ہیں میرا دائرہ دوسرے انسان کے دائرے پہ کس طرح اثر انداز ہو سکتا ہے؟ وہ الجھن کا شکار تھی

www.kitabnagri.com

اپنا انسٹاگرام کھولو سکرین کے پار سے انکی آواز ابھری

ہالے نے نا سمجھی اور غائب دماغی سے اپنا آئی پیڈ اٹھایا ڈیٹا آن کیا اور انسٹاگرام کھولا

اپنے انسٹا کی فیڈز مجھے دکھاتی جاؤ انہوں نے ایک اور حکم صادر کیا ہالے کے لئے یہ کھیل دلچسپ ہوتا جا رہا تھا اس نے فیڈز کھولیں آئی پیڈ کی سکرین کو موبائل کی جانب موڑا اور انگوٹھے سے فیڈز کو اوپر نیچے کرتی گئی



## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ سنجیدگی سے دیکھتی رہیں مہم ہیرے، کھانا، فیشن انہوں نے تین الفاظ دہرائے اچھا اب ایسا کرو اپنی سرچ آپشن میں جاؤ اور کچھ ادبی پلیٹ فارمز کو فالو کرو

ہالے نے سکریں ایک بار پھر اپنی جانب کر لی ایک دو نامور انگریزی رائیٹرز کو سرچ کیا اور پھر فالو کر لیا اب اپنی فیڈ کوری فریش کرو اور ایک بار پھر مجھے دکھاؤ

ہالے کی انگلیاں میکانیکی انداز میں چل رہی تھی سکریں ایک بار پھر نفیسہ کی جانب کرتے ہوئے وہ بری طرح ٹھٹھکی

اب اسکی فیڈ میں کوئی ہیرے کوئی کھانا نہیں تھا وہاں ان فالوکے ہوئے ادبی شخصیات کی پوسٹس تھیں اور کچھ اسی طرح کے دوسرے اکاؤنٹ فالو کرنے کا سنجیشن اسکا دل دھک سے رہ گیا نفیسہ بغیر اسکی فیڈ دیکھے کہتی رہیں

یہ مت سمجھنا کہ یہ قانون صرف انسٹاپہ لاگو ہوتا ہے یہ اصل زندگی کے لئے بھی ہے تم اپنے دائرے میں جن لوگوں کو لانا چاہو گی وہی آئیں گے تم خود کو بدلو باہر کی دنیا خود بخود بدلے گی

ہالے نے سمجھ کر سر ہلایا وہ مرعوب ہوئی تھی لیکن بتایا نہیں وہ لوگوں کی تعریف نہیں کرتی تھی اسے لگتا تھا "اگر تعریف کر دی تو سر پہ چڑھ کر ناچیں گے" یہ اسکی زندگی کا اصول تھا

## Posted On Kitab Nagri

ویسے آپ اپنے الفاظ اور توانائی مجھ پہ ضائع کر رہی ہیں میں اب دین سے کوسوں دور آگئی ہوں میں نے کئی مہینوں سے کوئی نماز نہیں پڑھی کوئی دعا نہیں مانگی مجھے تو لگتا ہے میں theista بن گئی ہوں وہ سکرین کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی دوراندر کہیں دل ایک پل کو لرزاتا تھا

نفسہ چند ثانے اسکے چہرے کو دیکھتی رہیں موبائل کی سکرین کے چوکھٹے میں نظر آتی اس کی آنکھوں میں کئی سوال تھے

تم جس کو نہ ماننے کا دعویٰ کرتی ہو وہ کون ہے؟

خدا

خدا کون ہے؟

یہ کیسا سوال ہے؟ اسے اچھنبا ہوا آنکھوں میں نا سمجھی تھی

تم تو اسے جانتی ہی نہیں پھر ماننے نہ ماننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو ہستی تمہارے لئے سوالیہ نشان ہے تم

www.kitabnagri.com

اسے نہ ماننے کا دعویٰ کیسے کر سکتی ہو؟

ہالے لمحے بھر کو گڑبڑائی تھی

میں تمہیں کل پھر کال کروں گی تم مجھے بتانا اللہ کون ہے پھر میں تمہیں بتاؤں گی اسے ماننا کیوں ضروری ہے

انہوں نے کہتے ہوئے رابطہ منقطع کر لیا

ہالے گہری سانس بھرتی پیچھے کو ہو بیٹھی

## Posted On Kitab Nagri

خدا کون ہے؟ اسکا جواب تو اسے واقعی نہیں پتہ تھا

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو حسن لاؤنج کے صوفے پہ نیم دراز سا کوئی گیم کھیل رہا تھا وہ عموماً یہی کرتا رہتا تھا ہالے کو کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی کہ وہ سارا دن گیمز کھیلنے کے باوجود ٹاپ کیسے کر جاتا ہے؟ وہ لائبریری سے چھٹی لے کر آیا تھا ہالے کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اس نے جاب نہیں چھوڑی تھی "کم از کم وہ کتابوں کے بیچ ہے" بس یہی تسلی وہ خود کو دیتی رہتی تھی

سفید شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہنے بالوں کو سلیقے سے سجائے وہ کالج جانے کے لئے پر جوش تھا

اے گینڈے بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں وہ اپنے پرس میں چیزیں ڈالتی مصروف سی پوچھ رہی تھی حسن نے سر نہیں اٹھایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم حسن پری تم جان جہاں تم سب سے حسین.....

اففف بکومت ہالے نے چڑ کر اسے ٹوکا

ادھر دیکھو مجھے اور بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں میں پتہ ہے ناں آج ہمارے آدھے رشتے دار اور جاننے والے اسی کالج آئیں گے وہ اب اسکے بالکل سامنے کھڑی تھی

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے موبائل ایک طرف رکھ کر گہری سانس بھری وہ جانے کے لئے لیٹ ہو رہے تھے اور یہاں اسکی بہن بس ٹھیک ہی لگ رہی تھی اس نے بازو سینے پہ باندھے

وہ جو چھ فٹ ایک انچ کے مرد سے تمہاری شادی کروائی ہے اس سے جا کر پوچھو ناں میں اب مزید تمہاری جھوٹی تعریف نہیں کر سکتا

حسن نننن وہ پوری قوت سے چیخنی حسن نے اپنے دونوں ہاتھ سرینڈر کرنے کے انداز میں اٹھائے

اب کے اس نے خالص دیسی بھائی بہنوں والا انداز اپنالیا

اوکے اوکے کول تم بہت پیاری لگ رہی ہو سچ میں تمہارا الا سُر تمہارا میک اپ اور تمہارا بلش آن

ایک منٹ ایک منٹ وہ جو اپنی تعریفیں خوشی خوشی سمیٹ رہی تھی اسکی آخری بات پہ ٹھہر گئی

گدھے۔ گینڈے میں نے بلش آن لگایا ہی کب ہے؟ وہ غراتے ہوئے بولی

اسی پل عمر لاؤنچ کے دروازے پہ نمودار ہوا

وہ دیکھو آگیا تمہارا چھ فٹا وہ مزے سے کہتے ہوئے اٹھا اور چھپاک سے باہر بھاگا

ہالے نے بامشکل اپنا غصہ قابو کیا پھر عمر کی جانب مڑی

وہ نیلی بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ اسی رنگ کی جینز پہنے آستینوں کو موڑے تیار کھڑا تھا ہالے نے آنکھیں

چھوٹی کر کے اسکو دیکھا

(یہ لاڈ صاحب کیوں اتنا تیار ہو کر جا رہا ہے؟)

## Posted On Kitab Nagri

حقیقت تھی کہ وہ اچھا لگ رہا تھا

زہر لگ رہے ہو وہ اسکے پاس سے گذرتے ہوئے کہتی چلی گئی عمر مسکرایا

اسکا مطلب ہے اچھا لگ رہا ہوں وہ اپنی تیاری کو داد دیتا باہر نکل گیا

وہ دونوں ایک دوسرے کی لغت خوب سمجھتے تھے

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں گاڑی میں بیٹھے کالج کی جانب جا رہے تھے دفعتاً عمر کا فون بجا

لیل کالنگ کے الفاظ جگمگائے پچھلی سیٹ پہ ذرا آگے کو ہوئے بیٹھے حسن کی زیرک نگاہوں نے فوراً سے پہلے نام

پڑھ لیا دل زخم زخم ہوا

خبردار جو اس بے وفا عورت کا فون اٹھایا ہو تو میری محبت کی ذرا جو قدر کو ہو اس نے وہ زخمی انداز میں بولا

عمر نے اس پہ لعنت بھیجتے ہوئے کال اٹینڈ کر لی

حسن پھر سا گیا

تم دیکھ رہی ہوناں اپنے شوہر کو کیسے میرا دل جلا رہا ہے اور یہ عورت پورے پچیس منٹ محبت کی تھی میں نے

اس سے کیا صلہ دیا؟ دھوکہ بے وفائی مجھے تو اب لگتا ہے میں ساری زندگی کسی سے محبت نہیں کر سکوں گا وہ

اداکاری میں کمال رکھتا تھا

ہالے کی نظریں اپنے موبائل پہ جمی رہیں

پچھلے کچھ مہینوں تک مدحت تمہاری پہلی اور آخری محبت تھی ہے ناں؟ ہالے کے میٹھے طنز پہ حسن گڑ بڑا سا گیا

## Posted On Kitab Nagri

ہاں تو اس کی شادی ہو گئی اب کیا ساری زندگی اسکا جوگ لے کر بیٹھا رہوں میں نے موو آن کر لیا ہے وہ گردن اٹھائے شان سے کہہ رہا تھا

اس بار بھی موو آن کر لو سمپل ہالے نے چٹکیوں میں حل نکالا تھا

حسن کچھ کہتا پھر رک گیا کالج آگیا تھا اسکے چہرے پہ سایہ سالہرایہ تھا لمحے کے ہزار ویں حصے میں عمر نے اسکا تاریک پڑتا چہرہ دیکھ لیا تھا

آپ اندر چلیں میں اور حسن گاڑی پارک کر کے آتے ہیں اس نے ہالے سے کہا وہ سر ہلاتے ہوئے اپنا پرس اٹھائے باہر نکل گئی

عمر گاڑی سے باہر آیا شہر کے سب سے بڑے اور مہنگے کالج کی بلند مغرور عمارت کو دیکھا حسن اسکے پیچھے ہی باہر آیا تھا

کیا تم اس کالج میں نہیں پڑھنا چاہتے؟ عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا حسن نے جواب نہیں دیا

تمہارے سبجیکٹس کیا ہیں؟ تم کس چیز میں داخلہ لینے آئے ہو؟ وہ اب سنجیدہ تھا

حسن نے گردن اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا

انجینئرنگ وہ میرا داخلہ انجینئرنگ میں کروا رہی ہے میں میڈیکل کرنا چاہتا ہوں مجھے وہی پسند ہے لیکن میں

ہالے کو منع نہیں کر سکتا وہ ہمیشہ میرے ساتھ زبردستی کرتی ہے اسکے حلق میں کچھ اٹکا تھا



## Posted On Kitab Nagri

بچوں کو اگر انکی مرضی کے سبجیکٹس پڑھنے کو نہ ملے تو دل کے ساتھ ساتھ انکا دماغ بھی مر جاتا ہے والدین کو لگتا ہے کہ جو سبجیکٹ انہوں نے منتخب کیا ہے اس میں انکے بچے کا فیوچر روشن ہے لیکن دماغ اور شوق کا کیا؟ وہ تو ایک ان چاہے سبجیکٹ کی وجہ سے اندھیرے میں چلے جاتے ہیں

تم اسے منع کیوں نہیں کر سکتے تمہارا فیوچر تمہاری مرضی ہے تم جو چاہو پڑھو یہ آخر تم لوگ کیوں ہمیشہ اسکو سنتے ہو کوئی اسے کچھ کہتا کیوں نہیں؟ اب کے عمر بے زار ہوا تھا

حسن نے گردن جھکا لی وہ اب اپنے جو گرز سے زمین کو مسل رہا تھا  
میں نے اسے بہت ہرٹ کیا ہے بابا کے قتل کا الزام ہارون کی بیماری کا الزام لالچی اور خود غرض ہونے والی بات اب میں اسکے آگے گلٹی ہوں میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا وہ گیلی ہوتی آنکھوں کے ساتھ دروازہ پار کرتا اندر چلا گیا

عمر گہری سانس بھرتا اسکے پیچھے گیا تھا  
تھوڑی دیر بعد وہ تینوں پر نسل کے آفس میں بیٹھے تھے سادہ سی ساڑھی پہنے میز کے پیچھے سے جھانکتی کرسی پہ بیٹھی وہ بوڑھی عورت مہربان اور ملنسار تھیں وہ نرمی سے ہالے سے کچھ پوچھ رہی تھیں ہالے آہستہ آہستہ جواب دے رہی تھی

اور حسن بچے آپ نے کون سے سبجیکٹس لئے ہیں؟ انہوں نے صوفیہ پہ بیٹھے حسن کو مخاطب کیا  
حسن میڈیکل پڑھے گا ہالے اور حسن نے بجائے عمر نے جواب دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن کے چہرے پہ سایہ سالہرایا ہالے نے غیر آرام دہ ہو کر پہلو بدلہ  
پر نسیل میڈم اب حسن سے کچھ کہہ رہی تھیں کچھ پوچھ رہی تھیں وہ فوراً جواب دے رہا تھا اسے یہاں داخلے کے  
لئے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہیں تھی وہ قابل تھا ہوں ہمارا تھا

چند لمحات بعد وہ تینوں آفس سے نکلے ہالے کے چہرے پہ دبا دبا غصہ تھا حسن گھبرا یا ہوا سا تھا لیکن جو پر سکون تھا  
وہ بس عمر تھا وہ تینوں ایک ساتھ چلتے ہوئے باہر آگئے تھے پلے گراؤنڈ کی جانب اس وقت وہاں کوئی زی روح  
موجود نہیں تھا

تمہیں کس نے کہا یہ سب کہنے کو؟ حسن میڈیکل نہیں پڑھے گا وہ انجینیئرنگ پڑھے گا اور یہ میرا فیصلہ ہے  
تمہیں ہمارے درمیان مداخلت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ گویا پھٹ پڑی عمر کے سکون میں رتی برابر  
فرق نہیں آیا

یہ معاملہ آپ دونوں کا نہیں ہے معاملہ جج صاحب کے بچوں کا ہے اور میں اس میں دخل دے سکتا ہوں حسن  
میڈیکل ہی پڑھے گا کیونکہ وہ یہی پڑھنا چاہتا ہے اسکا لہجہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا  
ہالے بے یقینی سے اسکو دیکھتی رہی

تمہیں کیا لگتا ہے میں حسن کی دشمن ہوں بہن ہوں میں اسکی مجھے پتہ ہے میرے بھائی کے لئے کیا سہی ہے اور  
کیا غلط

## Posted On Kitab Nagri

آپ دشمن نہیں ہیں تو دوست بھی نہیں ہیں اسکی بہن بننے کے بجائے دوست بنیں جو سبجیکٹ آپ اسکے لئے چوز کر رہی ہیں وہ صحیح ہو سکتا ہے جو وہ خود چنے گا وہ اسکے لئے بہترین ہو گا آپ اسے فیصلہ لینے کیوں نہیں دے رہیں؟ عمر کا لہجہ اب کے نارمل تھا

ہالے کے اعضا مارے طیش کے کانپنے لگے تھے

وہ بچہ ہے اسکے فیصلے غلط ہو سکتے ہیں اس نے چبا چبا کر کہا

حسن خاموش تماشائیوں کی طرح انکو لڑتے ہوئے دیکھتا رہا

عمر خاموشی سے دو قدم آگے آیا

اسکا فیصلہ اگر غلط ہوا تو اسکے دو سال ضائع ہوں گے لیکن اگر آپ کا فیصلہ غلط ہوا تو اسکی ساری زندگی ضائع ہو جائے گی یہ دو سال ایک ان چاہا سبجیکٹ اسکی ساری توانائی چوس لے گا آپ کے بچے کو اگر اس کا پسندیدہ سبجیکٹ نہیں ملا تو وہ ان دو سالوں میں اپنی ہر امید کھو دے گا وہ فیصلے نہیں لے سکے گا اور پھر دو سال بعد آپ کو ایک کھو کھلا اور کم دماغ بچہ ملے گا جسکے اندر رگٹ بھرے ہوں گے کہ وہ اپنے لئے فیصلہ کیوں نہیں لے سکا کیوں اس نے دو سال تک ایک سبجیکٹ ایک ان چاہے سبجیکٹ کو جھیلا اسکے بعد اگر اس کے ہاتھ میں فیصلہ دے دیں وہ تب بھی کوئی فیصلہ نہیں لے گا وہ ایک گلی سبجیکٹس کا چوسا ہوا فیصلہ نہ لے پانے والا فیلیئر ہو گا کیا آپ اپنے بھائی کو ایسا بنانا چاہتی ہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

حسن کی آنکھوں میں نمی چمکی ہالے سرد برف تاثرات سے عمر کو دیکھتی مڑ گئی وہ اتنی جلدی قائل ہونے والوں میں نہیں تھی

کیا آپ اسے اپنے جیسا بنانا چاہتی ہیں؟ عمر کی بلند آواز پہ اس کے دور جاتے قدم تھمے کیا آپ چاہتی ہیں کہ وہ ہر سال آپ کی طرح سبیلی لایا کرے ہالے کی آنکھیں زخمی ہوئیں دل ایک ہزار بار ٹوٹا تھا یہ وار مختلف اور کاری تھا

وہ مڑی یہ وہ ہالے نہیں تھی یہ ڈھے گئی تھی ایک بھر بھری دیوار کی طرح

آپ کا سبجیکٹ میتھ تھا آپ نے خود کو لٹریچر میں گھسیٹا آپ نے اپنے دماغ اور اپنے دل پہ ظلم کیا خود پہ ظلم کرنے والے اللہ کو پسند نہیں آپ کیوں اپنے بھائی کو ویسا بنا رہی ہیں؟

اس کے لہجے میں کوئی طنز نہیں تھا تو کوئی نرمی بھی نہیں تھی حسن اسے روکنا چاہتا تھا لیکن نہیں روک سکا ایک دنیا تھی جو ہالے کو سنتی تھی ایک دنیا تھی جو اسے انکار نہیں کرتی تھی جو اس کے سامنے بولنے کی جرات نہیں کرتی تھی اور اسی دنیا میں ایک عمر حیات تھا جسکی باتیں وہ سن لیتی تھی جس کی آواز پہ رک جاتی تھی جو اسے سنا بھی سکتا تھا اور ناں بھی کہہ سکتا تھا

تم کیا چاہتے ہو حسن؟ ہالے سرخ آنکھوں اور دکھتے ہوئے حلق کے ساتھ پوچھ رہی تھی حسن نے گردن نہیں اٹھائی

میں تم سے پوچھ رہی ہوں حسن گردن اونچی کرو اور جواب دو اب کے اسکا لہجہ سخت تھا  
میں میڈیکل پڑھنا چاہتا ہوں اس کے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی

## Posted On Kitab Nagri

اور بابا کا خواب انہوں نے تمہارے لئے کچھ اور سوچا تھا

حسن کی گردن اب کے اٹھی تھی میں بابا کو سمجھا سکتا تھا اگر... وہ ہوتے تو وہ سمجھ بھی جاتے کیونکہ وہ بابا تھے تم کسی کی کب سنتی ہو؟ اسکی آواز بلکل باریک اور ہلکی تھی

ہالے کے ہونٹوں پہ ایک طنزیہ سی مسکراہٹ آئی

تم اسکی دیکھا دیکھی میرے منہ کو آنے لگے ہو حسن جاؤ جو کرنا ہے کرو میں گاڑی میں انتظار کر رہی ہوں وہ مڑ گئی ہتھیلی کی پشت سے آنکھیں رگڑتی وہاں سے چلی گئی

کئی لمحات تک اسکی ہیل کی بازگشت سنائی دیتی رہی

چلو تمہارا فارم فل کریں عمر کہتا ہوا آگے جانے لگا

ہمیں یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا وہ میری بہن ہے وہ ناراض ہو گئی ہے حسن گلٹی تھا اسکی آنکھیں نم تھیں

وہ دن کے چوبیس میں سے اٹھارہ گھنٹے ناراض ہی رہتی ہیں میں انکو منالوں گا تم چلو اندر

وہ بے زاری سے کہتا آگے بڑھ گیا حسن نے تشکر سے اسکی پیٹھ کو دیکھا تھا

یہ آدمی کتنے مسائل حل کر لیتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن کو ڈراپ کر کے وہ لوگ گھر پہنچے راستے میں عمر نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن ہالے کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا وہ خاموش ہو گیا جانتا تھا وہ حسن کے داخلے پہ غصہ نہیں ہے وہ حسن کے عمر کو "بتانے

"پہ غصہ ہے

پوزیسونس یونو

عمر صاحب بیگم صاحبہ کے چچا اندر آئے بیٹھے ہیں وہ کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں شانو نے اندر آتے دونوں نفوس کے سروں پہ دھماکہ کیا

آپ اچھا سا کھانا تیار کروائیں اور ٹیبل پر اپریٹ رکھیں عمر نارملی کہہ کر آگے جانے لگا ہالے شکوہ سی چوکھٹ میں کھڑی رہی اسکی آنکھوں میں بے یقینی تھی اسکی نظروں میں "تم مجھے دھوکہ دینا کب چھوڑو گے عمر" بس یہی کرب تھا وہ خاموشی سے آگے آیا ہالے کے برف ہوتے وجود کو دیکھا پھر گہری سانس بھرتے ہوئے اسکا

ایک ہاتھ پکڑ لیا

مجھ پہ بھروسہ رکھیں میں آپ کو کبھی دھوکہ نہیں دوں گا اپنے ازلی خوبصورت لہجے میں کہتا وہ اسکا ہاتھ پکڑے

آگے بڑھتا چلا گیا ڈرائنگ روم کے دروازے پہ وہ دونوں ایک پل کو ٹھہرے تھے

چند آنسو اور تھوڑی سی اداکاری آپ کے لئے کبھی مشکل نہیں رہی اس شوٹا تم اس نے ہالے کے قریب ہلکی سی

سرگوشی کی



## Posted On Kitab Nagri

اندر شمس بیٹھے تھے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ریڈنگ گلاسز لگائے اپنے موبائل پہ کچھ دیکھتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے عمر مسکراتا ہوا آگے آیا اور ان سے مصافحہ کیا ہالے آگے نہیں آئی اس کی آنکھوں کے کنارے بھیگ رہے تھے تھپڑ ذلت بے بسی گھر سے نکالا جانا بابا کی آخری پکار یک بہ یک سب یاد آرہا تھا دل کو کوئی مٹھی میں پکڑ کر دبا رہا تھا

ہالے بچے کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی ہو؟ وہ اپنی جگہ پہ کھڑے تاسف سے کہہ رہے تھے

ہالے نے عمر کو دیکھا اسکی آنکھیں زخمی تھیں وہ پلکیں جھپکا کر تسلی دے رہا تھا

میں تمہارا حصہ بھی تمہیں دینے کو تیار ہوں عمر کو اپنے ساتھ کاروبار میں شامل کر رہا ہوں میں یہاں اس گھر میں تمہارے باپ کی حیثیت سے آیا ہوں وہ لہجے کو شیریں بنانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے لیکن وہ اچھے اداکار نہیں تھے کم از کم ہالے سے زیادہ اچھے اداکار نہیں

آپ کون کون سا حصہ دیں گے چچا؟ میرا گھر میرے ذیور میرے باپ کی سیونگزمیرا آخری اثاثہ ان سب کے بارے میں کیا خیال ہے؟ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ تلخ ہوا

باخدا میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا بچے وہ پیسے کتنے ہوں گے کوئی دو تین کروڑ؟ میرے پاس اس سے زیادہ رقم اب بھی میرے اکاؤنٹ میں پڑی ہوگی اور کیا میں بھائی کا پاسورڈ جانتا ہوں؟ تم ایک بے تکی بات کا الزام مجھ پہ لگا رہی ہو

End of discussion عمر کہتے ہوئے آگے آیا

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے گھر پہ آئے ہیں ہمارے لئے معزز ہیں سارے اختلافات اب ختم ہالے کو آنکھوں میں تنبیہ کی وہ بھی تھم سی گئی

کچھ دیر بعد وہ تینوں گول میز کے گرد کھانا کھا رہے تھے شمس کو ڈنر تک کے لئے روک رکھا تھا

شمس نے کباب کا ٹکڑا منہ میں رکھا اچھی طرح چبایا پھر عمر کو دیکھتے ہوئے بات کا آغاز کیا

ہاں بھئی عمر اب تو میں تمہارے گھر آگیا کیا اب میں تمہارے اس ذہین دماغ سے کام لے سکتا ہوں؟

عمر نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا دو گھونٹ پی کر اس نے گلاس واپس رکھا

یہ ذہین دماغ اپنے حساب سے اپنی مرضی کے ماحول میں کام کرتا ہے آپ مجھے میری مرضی کا ماحول دیں گے تو

میرا دماغ آپ کو آپ کی مرضی کا رزلٹ دے گا

ہالے ان دونوں سے بے نیاز گردن جھکائے اپنی پلیٹ میں چیچ گھما رہی تھی

شمس نے نیکپن سے منہ تھپتھپایا عمر نے چاولوں کا ڈش اٹکے اگے کیا

www.kitabnagri.com

نہیں میں ڈائٹ یہ ہوں انہوں نے کہتے ہوئے پیچھے کو ٹیک لگالی

اور کیا ہے تمہاری مرضی کا ماحول؟

عمر نے سادگی سے کندھے اچکائے پہلا میں معراج سلطان کے آفس سے کام کروں گا ہالے نے گردن اٹھا کر

بے یقینی سے اسکو دیکھا دوسرا آپ اپنے بیٹے کو اسکی حد میں رکھیں گے تیسرا میں ورکر بن کر نہیں پارٹنر بن کر

## Posted On Kitab Nagri

کام کروں گا چاہے ایک پرسنٹ کا پارٹنر رہوں یا پھر پانچ پرسنٹ منظور ہے تو میں کل سے جوائن کر لوں گا وہ کھانے سے ہاتھ روکے ہوئے تھا

شمس نہ جانے کیوں اس سے مرعوب ہوتے چلے گئے شاید وہ اس دن سے اس سے مرعوب تھے جب معراج سلطان آخری وقت پہ اسے پکار رہے تھے کچھ تھا اس میں کہ اس پہ اعتبار کرنے کو اس کے ہاتھ میں سب کچھ

دے دینے کو جی چاہتا تھا

شمس کھڑے ہو گئے

اوکے مجھے منظور ہے تم پندرہ فیصد کے حصے دار ٹھہرے عمر انکی تقلید میں اٹھا

آپ کو مبارک ہو شمس صاحب وہ اٹھتے ہوئے بولا

لڑکے جاب تمہیں ملی ہے مجھے تمہیں مبارک باد دینی چاہیے

عمر مسکرایا عمر حیات اگر کسی کے ساتھ کام کرنے لگے تو یہ اسکی خوش نصیبی ہوتی ہے میری نہیں

www.kitabnagri.com

شمس نے زوردار قہقہہ لگایا

ہالے نے تکان سے اسکو دیکھا

آہ یہ self obsessed آدمی

چند لمحات بعد وہ اسے دروازے تک چھوڑ آیا تھا وہ واپس ہالے کے کمرے تک آیا لیکن دروازہ لاکڈ تھا

اس ناراض بیوی کو مناتے مناتے ساری عمر گزر جائے گی

## Posted On Kitab Nagri

شادی کرنا دنیا کی سب سے بڑی جھک ہے وہ ہولے سے بڑبڑایا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

مرزا ہاؤس کی ساری بتیاں اس پہر روشن تھیں ملازمین کو چھٹی دے دی گئی تھی اس وقت ہر جانب ہوکا عالم تھا لاؤنج میں رکھے صوفوں پہ تین نفوس براجمان تھے سربر آہی صوفے پہ فہیم مرزا اور انکے ساتھ بیٹھیا قوت جسکی گردن اور چہرے پہ اب بھی زخم کے نشان تھے کرخت چہرہ لئے بیٹھے فہیم اور انکی دائیں جانب رکھے صوفے پہ بیٹھانوح مرزا اسکا چہرہ سپاٹ تھا خالی تھا

نرمین کو ہوش میں آئے چار دن ہو چکے تھے

تو بلاخر تم سچ جان گئے فہیم کی ٹھنڈی آواز پہ نوح نے سر نہیں اٹھایا بلکہ تم اس کے علاوہ بھی بہت کچھ جانتے ہو جو کہ تمہیں نہیں جاننا چاہیے تھا یا قوت نے غیر آرام دہ سا پہلو بدلہ

تم جب تک خاموش تھے میں خوش تھا اور خوف زدہ بھی لیکن آج میں تم سے خوف زدہ نہیں ہوں اب کے نوح نے گردن اٹھائی تم کیا کر سکتے ہو زیادہ سے زیادہ میرے بیٹے کو مار دو گے؟ مجھے مار دو گے؟ آؤ مارو ہمیں وہ اسے

اکسار ہے تھے

نوح کے ہاتھ کی مٹھی بھینچتی جا رہی تھی کنپٹی کی رگ پھڑک رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہمیں مارنے سے کیا ہو گا نوح؟ ہم مر جائیں گے اور تم زندہ رہ جاؤ گے زندہ رہ جانا موت سے بڑا عذاب ہوتا ہے یا قوت کے پاس تمہاری بہن کی ویڈیو ہے تصاویر ہیں نوح کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر گال پہ بہہ گیا کسی بھی مرد کے لئے اس سے جڑی عورت کا محفل میں کیا جانے والا تذکرہ موت ہوتا ہے وہ ویڈیوز اور تصاویر اتنے لوگوں کے پاس رکھوا چکا ہوں کہ تم لوگوں کو مارتے مارتے تھک جاؤ گے لیکن ان تصاویر کو حاصل نہیں کر سکو گے یا قوت نے انکو ٹھوکا دیا تھا لیکن وہ بے نیاز سے کہے جا رہے تھے ویسے اتنی اچھی کوالٹی میں نہ سہی لیکن کچھ ویڈیوز اور تصاویر تمہاری ماں کی بھی ہیں میرے لاکر میں نوح نے گردن جھکا دی آنسوؤں میں روانی آگئی روح قبض ہونے لگی سانس اکھڑنے لگی اسٹاپ اٹ ڈیڈ... یا قوت نے ناگواری سے ان کو ٹوکا تھا پورنو گرافی کی ایسی کئی سائٹس ہیں جہاں تمہاری ماں اور بہن..... بسبس پلینز بسبس کر دیں وہ بے بسی سے بولا خدا کا واسطہ ہے چپ ہو جائیں وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ ہاتھ انکے آگے باندھے کہہ رہا تھا یا قوت نے آنکھیں پھیر لیں نہ جانے کیوں دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی لیٹس میک آڈیل فہیم رعوت سے بولے تمہاری اس داغدار بہن سے میرا بیٹا شادی کر لے گا ڈیڈ آپ کیا کہہ رہے ہیں...

یا قوت نے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ کہے گئے وہ جو تمہارا ہوٹل ہے وہ اپنی بہن کو جہیز میں سیکورٹی کے طور پہ دے دینا کیا خیال ہے؟ نوح جانتا تھا یہ کوئی مشورہ یا صلاح نہیں ہے یہ حکم ہے دھمکی ہے

## Posted On Kitab Nagri

اسکا جی چاہا تھا خود کو شوٹ کر دے آنکھ سے آنسو گرنا بند ہو چکے تھے اسکی ساری دنیا برف ہو چکی تھی جب تمہارے سارے ہوٹلزمیرے پاس میرے نام ہیں تو اس ایک ہوٹل کا کیا کرو گے؟ اپنی بہن کا سوچو یا ریا قوت جیسا لڑکا اسے کہاں ملے گا؟

وہ ریا قوت کے ساتھ نہیں رہ سکتی میں وہ ہوٹل آپ کے نام کر دوں گا لیکن میری بہن ریا قوت سے شادی نہیں کرے گی وہ گردن جھکائے پھٹی ہوئی آواز میں بولا

ریا قوت بس خاموش تماشا بنی بنا بیٹھا رہا لب کاٹا بے چین

تمہیں کیا لگتا ہے میں تم سے بھیک مانگ رہا ہوں؟ وہ حقارت سے بولے میں تمہیں حکم دے رہا ہوں نوح اور دھمکی بھی اگر اگلے ہفتے تک سارے انتظامات نہ ہوئے تو اپنی بہن اور ماں کی عزت نیلام کروانے کے لئے تیار ہو جاؤ اور ایک اور بات اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری بہن ریا قوت کے ساتھ اچھی زندگی نہیں گزار سکتی تو فلمیں دیکھو ناول اٹھا کر پڑھو لڑکیاں اپنے گناہ گاروں کو معاف کر ہی دیتی ہیں جب مرد اغوا کار یا ریپسٹ سے شوہر بن جائے تو لڑکیوں کو ان سے محبت ہو جایا کرتی ہے اور پتہ ہے کیا؟ لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں..

جذبائی یونو

وہ بول کر ر کے نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر نکل گئے

نوح اسی طرح برف بنا بیٹھا رہا ذلت . رسوائی . غیرت .. ریا قوت اسکو دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے

قریب آیا



## Posted On Kitab Nagri

دیکھو نوح تم اس طرح مت بیٹھو یار میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا وہ تاسف سے کہہ رہا تھا  
نوح نے ٹھنڈی زخمی آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا

خدا تمہیں غارت کرے یا قوت اللہ تمہیں برباد کرے خدا مجھے تمہاری بربادی دکھائے  
وہ پھٹے ہوئے دل کے ساتھ کہتا اٹھا اور منظر سے غائب ہو گیا

پیچھے کھڑے یا قوت کا دل نہ جانے کیوں ڈوب کر ابھرا تھا

اگلا سارا دن عمر مصروف رہا اور ہالے ناراض وہ ہارون سے ملنے دوبارہ بھی گئی تھی  
شام گئے وہ گھر آیا تو رات پھیلنے کی تیاری کر رہی تھی آسمان سرمئی سے سیاہ ہوتا جا رہا تھا اور تارے کسی موتی کی  
تھال کی طرح آسمان پہ بکھر گئے تھے

وہ گھر آیا تو فریش ہو کارپن میں چلا آیا آج اپنے لئے کچھ اچھا بنانے کا دل چاہا تھا

اس نے آج کوئی سبزی بنانی تھی دوسرے چولہے پہ بخش کھڑا روٹی بنا رہا تھا وہ ٹیلنڈ ماں کا ٹیلنڈ بیٹا تھا تھوڑی  
دیر بعد اسکی ابلی ہوئی سبزیاں تیار تھیں یہ عمر کی پسندیدہ غذا تھی اور اسکی صحت کا راز بھی بخش روٹی بنا کر اپنا کھانا  
لے کر جا چکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے برتن میں کھانا نکال کر رکھا وہ جیسے ہی باہر جا کر ہالے کو بلانے کے لئے مڑا اسے وہ سامنے ہی نظر آگئی  
نائٹ سوٹ میں ملبوس بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے سوئی سوئی آنکھیں لئے اسکے ہاتھ میں واٹر بوتل تھی  
شاید وہ پانی لینے آئی تھی

عمر کو دیکھ کر بھنویں بھیج گئیں چہرے پہ غصہ آگیا (دو آنسو اور ذرا سی اداکاری ہاں میں اسے اداکار لگتی ہوں؟)  
ہیلو پارٹنر.. وہ اس کو دیکھتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا ہالے بغیر جواب دیئے فریج سے پانی نکالنے لگی پھر ٹھاہ کی  
آواز سے دروازہ بند کر دیا (یہ ہم پاکستانی آخر کب تک اپنا غصہ چیزوں پہ نکالیں گے؟)  
دیکھیں اس طرح ناراض نہ ہوں ورنہ میں مر جاؤں گا وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا ہالے اب فریج والی بوتل  
سے اپنی بوتل بھرنے لگی (اسے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟)  
عمر آگے آیا

ہاں ٹھیک ہے مان لیا آپ کی آواز میری آواز جتنی پیاری نہیں ہے لیکن یقین کریں مجھے بہت پسند ہے  
جواب ندارد اس نے پانی بھرا اور بغیر کچھ کہے عمر کے آگے سے گزرنے لگی  
آپ نے بے یقینی دیکھی ہے؟ یہ لہجہ مختلف تھا ہالے رک گئی لیکن مڑی نہیں میں نے دیکھی ہے معراج سلطان  
کی آنکھوں میں دیکھی ہے بوتل پہ ہالے کی گرفت سخت ہوئی آنکھیں خود بخود گیلی ہونے لگیں

## Posted On Kitab Nagri

میں اس بے یقینی کو نہیں بھول پایا جو آخری وقت میں میں نے جج صاحب کی آنکھوں میں دیکھی تھی جیسے انکا بھائی تو یہ کر ہی نہیں سکتا جیسے کوئی انسان ان سے ساری زندگی کی جمع پونجی لے ہی نہیں سکتا ہالے کے دل کو جیسے کوئی زور سے دبا رہا ہو اسکا باپ کوئی اسکے باپ کو کیسے مار سکتا ہے؟

میں شمس کی آنکھوں میں ویسی بے یقینی چاہتا ہوں اب کے ہالے مڑی تھی اسکے سامنے کھڑا وہ دراز قد آدمی کہہ رہا تھا

میں چاہتا ہوں شمس مجھ پہ اعتبار کرے اور پھر اسکا اعتبار ٹوٹے اسکو دھچکا لگے جیسے جج صاحب کو لگا تھا اور اسکے لئے مجھے اسکے قریب رہنے کی اور آپکو اداکاری کرنے کی ضرورت ہے کی آپ میرے لئے اور اپنے بابا کے لئے اتنا نہیں کر سکتیں؟

کافی دیر تک وہ خاموش رہی پھر خالی نگاہیں اٹھا کر اسکو دیکھا

تم آئندہ میرے علم میں لائے بغیر کچھ نہیں کرو گے  
www.kitabnagri.com

عمر نے "جی بلکل" کہہ کر اسکی یقین دہانی کروادی

کتناتابعد ارتھاناں وہ؟

ہالے چند لمحہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتی رہی وہ معصومیت اور مسکینیت کے سارے ریکارڈ توڑتا اسکے سامنے کھڑا رہا

زہر لگ رہے ہو وہ کہتے ہوئے ڈائنگ ٹیبل پہ آکر بیٹھی

## Posted On Kitab Nagri

مطلب اچھا لگ رہا ہوں عمر مسکراتا ہوا اس کے سامنے والی کرسی سنبھال چکا تھا

اب وہ دونوں کسی دوسرے موضوع پہ بات کر رہے تھے

سبز سبزیاں مسکراتے ہوئے انکو دیکھتی رہیں

جولائی کا مہینہ شروع ہو گیا تھا آج ہالے کا دوسرا پرچہ تھا وہ پرچہ دے کر آئی تو شانو نے کھانا لگا دیا کھانا کھاتے ہوئے وہ بار بار شانو کو دیکھ رہی تھی جو آج ضرورت سے زیادہ میٹھی بن رہی تھی ہالے نے اپنا ہاتھ روک لیا کچھ کہنا ہے؟ اس کے اتنے ڈائریکٹ سوال پہ شانو ذرا سا گڑبڑائی پھر اپنے تمام دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی

باجی میرے بھائی کی شادی ہے مجھے چھٹی چاہیے عمر صاحب سے نہیں کہہ سکتی آپ مہربانی کر دو جی وہ لجاجت سے کہہ رہی تھی

www.kitabnagri.com

ہمم ٹھیک ہے پندرہ دن کی چھٹی لے لو اس نے بڑے آرام سے کہہ دیا ارے نہیں نہیں باجی پندرہ دن بہت ہیں میں نو دس دن میں آ جاؤں گی تنخواہ کی کٹوتی ہو جائے گی تو گھر کیسے چلے گا

ہالے نے پانی پیا اور اٹھ کھڑی ہوئی پھر اپنے پرس سے چند نوٹ نکالے

## Posted On Kitab Nagri

خاندان سے زیادہ اہم کچھ نہیں ہوتا کام ہوتے رہیں گے تم جاؤ شادی انجوائے کرو اس نے نوٹ اسکی ہتھیلی پہ رکھتے ہوئے کہا

شانو نم آنکھوں سے اسکو دعائیں دینے لگی

عمر کا آج شمس کے آفس میں پہلا دن تھا ہالے بوجھل دل کے ساتھ گاڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں باہر نکل آئی وہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جب عثمان کی آواز پہ چونکی

میڈم یہ آپ کا فون اس نے آئی فون تھریٹن اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

کل گاڑی سروس کے لئے لے گیا تھا یہ فون پچھلی سیٹ میں پھنسا ہوا تھا میں واپس کرنا بھول گیا معذرت اس نے اضافہ کیا

ہالے نے نا سچھی سے موبائل تھا اور پھر اس کا دل دھک سے رہ گیا آس پاس کی ساری آوازیں سارا شور پل بھر کو تھم سا گیا

یہ اسکے بابا کا فون وہ اس فون کو پہچانتی تھی اسکے دل میں ٹیس سی اٹھی آنکھوں کے کنارے بھگنے لگے اس نے فون کو آن کرنا چاہا لیکن اس میں چار جنگ نہیں تھی اس نے موبائل کو بس سینے سے لگا لیا آنسو قطرہ قطرہ آنکھوں سے بہنے لگے

لوگ چلے جاتے ہیں مر جاتے ہیں چیزیں رہ جاتی ہیں ان چیزوں کو دیکھ کر محسوس ہونے والا دکھ دنیا کے ہر دکھ سے بڑا ہوتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد عثمان نے گاڑی ایک بڑے شاپنگ مال کے سامنے روکی وہ موبائل کو پرس میں ڈالتی باہر نکل آئی آج بڑے دنوں بعد اسکا دل کچھ خریدنے کو چاہتا تھا حسن کے لئے اپنے لئے اور شاید عمر کے لئے بھی وہ اندر چلی آئی سب سے پہلے اس نے حسن کے لئے کچھ شرٹس اور جوتے خریدے اسکے بعد عمر کے لئے اسکا توڑا جانے والا پرفیوم خریدا

تھوڑے بہت سامان اپنے لئے اور مہر کے لئے خریدے وہ جب بھی شاپنگ کرتی تھی اپنے جیسی سیم چیز مہر کے لئے لازمی خریدتی تھی

مال میں گھومتے ہوئے ایک مہنگی دکان کے باہر وہ ٹھٹھک کر رکی اگلے ہی پل اسکی آنکھوں میں ستائش ابھری وہ مسمرائز سی ہوئی بس گلاس وال کے اندر دیکھے گئی

اندر ایک سرخ نری سرخ ساڑھی تھی وہ اتنا سرخ تھا کہ آنکھوں کو چبھتا تھا ساڑھی بالکل سادہ تھی بس گلے پہ اور بازوؤں پہ سنہری پٹی لگی تھی ہالے کے قدم میکانیکی انداز میں اندر کی جانب بڑھے اندر آکر اس نے قریب سے اس ساڑھی کو چھو کر دیکھا اسکے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

میم آپ کو کچھ چاہیے سیلز بوائے کی آواز پہ وہ مڑی تھی اس نے ساڑھی کی طرف اشارہ کیا مجھے یہ... یہ چاہئے اسکے لہجے میں بچوں جیسا اشتیاق اور بے چینی تھی

شیور میم میں ابھی پیک کروادیتا ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولا

ہالے فوراً کیش کاؤنٹر تک آئی اور اپنا کارڈ انکے حوالے کیا لیکن اگلے ہی لمحے اسکا چہرہ تاریک پڑا تھا



## Posted On Kitab Nagri

سوری میم آپ کے کارڈ میں چند ہزار کا بیلنس ہے یہ ساڑھی تین لاکھ کی ہے کیا آپ کیش پے کر سکتی ہیں؟ ہالے کا چہرہ مجھ سا گیا اس کے پاس کیش نہیں تھا حسن کا داخلہ کتابیں کپڑے اور باقی سارے آخر اجات پہ پیسہ پانی کی طرح بہا تھا اور اسکے پاس صرف وہی رقم تھی جو اس نے عمر سے اپنے زیورات کی مد میں لے رکھی تھی وہ کسی کو کال نہیں کر سکتی تھی دنیا میں ایسا کوئی نہیں تھا جسے ہالے مدد کے لئے بلائے اور وہ جو دنیا تھا وہ آ نہیں سکتا تھا اس نے ایک آس کے تحت سفید پڑتے چہرے کے ساتھ عمر کو کال ملائی کال پک ہونے کے ساتھ اگلے دو سیکنڈ میں ہی کٹ گئی

میں مصروف ہوں بس تین لفظ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی ہالے کے منہ پہ جیسے طمانچہ لگا ہو اس نے بامشکل اپنے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے سیلز گرل کی جانب دیکھا میں کل تک اسے خرید لوں گی کیا آپ میرا انتظار کر سکتی ہیں؟

شیور میڈم ہمارے پاس یہ لاسٹ کاپی ہے اسے ہم بیک کر کے آپ کے لئے رکھ دیں گے آپ کل آکر لے جائیے گا اس نے مسکرا کر تسلی کروائی تو ہالے مڑ گئی

www.kitabnagri.com

اسے کچھ برا لگ رہا تھا بہت برا

یہاں سے چند کلو میٹر دور عمر سلطان اپنے آفس میں تھا اسے ہیون کی فائل چاہیے تھی اصل فائل جو معراج سلطان کے پاس تھی اسے یہ یقین تھا کہ وہ فائل یہاں نہیں ہوگی لیکن وہ ایک بار اپنے دل کی تسلی کر لینا چاہتا تھا اسے یقین تھا معراج سلطان نے ہیون اس کے نام کر دیا ہو گا بس ایک بار صرف ایک بار وہ فائل ہاتھ لگ جائے

## Posted On Kitab Nagri

اس نے آفس کا چپا چپا چھان مار لیا تھا لیکن مجال ہے جو فائل ملی ہو وہ ایک بار پھر تھک کر پاور چیئر پہ آ بیٹھا اس نے سفید ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی کوٹ اسٹینڈ پہ ٹنگا تھا بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے اسکی سیاہ آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں

اس نے لیپ ٹاپ کھولا یو ایس بی لگائی (سکندر شاہ نے اسکے بقایا سامان کے مد میں اسکا کیمرو واپس دیا تھا لیکن اس کیمرے میں لگا میموری کارڈ خالی تھا صاف لیکن اس میں ایک تصویر تھی جس پہ ایک سیاہ کورا بیک گراؤنڈ اور اس پہ ایک سطر لکھی تھی

جادو اسکی منشاء نہیں مجبوری تھا

وہ ایک ہزار بار اس لائن کو پڑھ چکا تھا لیکن مجال ہے جو کچھ سمجھ آیا ہو وہ کتابی کیڑا تھا لیکن اس نے یہ سطر کسی کتاب میں نہیں پڑھی تھی اس سے بڑے بڑے سوال حل کروالو اس سے کئی کئی پنے سیاہ کروالو لیکن عمر حیات کو بس پہیلی سلجھانے کا نہ کہو

یہ کام اسکے بس کا نہیں تھا اس نے ایک بار پھر اس سطر کو دیکھا اسے لگا جیسے یہ سطر اسکا منہ چڑا رہی ہو تھک کر اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین گرا دی

اسے ایک بار پھر بس سکون چاہیے تھا صرف سکون اور اسے سکون بس معراج سلطان کے پاس ہی ملا کرتا تھا اس نے آنکھیں بند کیں اور کسی منظر میں خود کو غرق کر لیا

## Posted On Kitab Nagri

عمر کی حقیقت معلوم ہونے پہ معراج سلطان اس سے نظر نہیں ملا پاتے تھے ان دونوں کی کوئی ملاقات اس دن کے بعد سے نہیں ہوئی تھی اس وقت بھی وہ ہیون ہسپتال میں کام کر رہا تھا جب کسی نے آکر اسے معراج سلطان کا پیغام دیا

وہ خاموشی سے باہر چلا آیا ہسپتال کے باہر وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے آج وہ مختلف تھے سنجیدہ اور ریزرو عمر کو ان سے رعب سا محسوس ہوا وہ آگے بڑھ آیا آج معراج سلطان کے ساتھ کوئی ڈرائیور نہیں تھا وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ جانے لگے عمر نے انکے ہاتھ سے چابی لے لی انہوں نے خاموشی سے دے دی شاید وہ ضد نہیں کرنا چاہتے تھے وہ گاڑی میں آکر بیٹھا معراج نے بس اسے جگہ کا نام بتایا عمر خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا

تمہاری ماں مرجکی ہے کافی دیر بعد معراج سلطان ہلکی آواز میں بولے  
عمر کے دل کو یکدم کسی نے پکڑ کر دبایا تھا لیکن اسکے تاثرات نارمل رہے  
جانتا ہوں.. اس نے دو لفظی جواب دیا میں یہ بھی جانتا ہوں میرے باپ نے میری ماں کو طلاق دے دی تھی  
اور یہ بھی کہ کوئی وجہ نہیں جانتا  
www.kitabnagri.com

تمہیں کیسے پتہ؟ وہ حیران نہیں ہوئے ہیون میں ہر کوئی یہ بات جانتا تھا امیروں کے راز راز نہیں رہتے  
مجھے سب پتہ ہوتا ہے یہ جملہ آج اس نے پہلی دفع کہا تھا باقی راستہ خاموشی سے کٹا ایک بہت بڑے جینٹس  
بوتیک کے سامنے گاڑی رکی وہ دونوں باہر آئے معراج اندر نہیں گئے انہوں نے پیغام بھجوایا چند لمحوں بعد اندر  
سے ایک آدمی آتا دکھائی دیا وہ کچھ کچھ عمر جیسا تھا یا پھر عمر اسکے جیسا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اس آدمی کو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا اسکے لب ہلکے واسطے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں یہ اسکا باپ تھا جسکا انتظار وہ اٹھارہ سال تک کرتا رہا یہ وہی شخص تھا عمر بغیر پلک جھپکے سانس روکے اس آدمی کو دیکھے گیا محرومی بچپن کی ساری خواہشات باپ کا محبت بھرالمس ادھوری زندگی ہر چیز جیسے ڈنک مارنے لگی اسکے حلق میں گرہیں پڑنے لگیں آنسو بہنا چاہتے تھے لیکن عمر کی آنکھ کے پانی کو اتنی جرات نہ تھی کہ وہ وہ اسکی مرضی کے بغیر گر پڑتا

آپ یہاں کیوں آئے ہیں نگین کی موت کے ساتھ ہمارا ہر تعلق ختم ہو گیا تھا عمر نے اس آدمی کو کہتے سنا معراج دو قدم آگے آئے ٹھنڈی سیاہ آنکھیں اسکے چہرے پہ گاڑ دیں میں تمہارے بیٹے کو تم سے ملوانے آیا ہوں دیکھو اسے یہ تمہارا بیٹا ہے تمہارا اور نگین کا بیٹا انہوں نے عمر کی جانب اشارہ کیا وہاں نے نا سمجھی سے عمر کی جانب دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا

میں کیسے مان لوں یہ میرا بیٹا ہے یہ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے؟ کافی دیر بعد وہ بولا تو اسکی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی

عمر نے آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا ان میں زمانے کا کرب تھا وہاں کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا ایک بار یہی بات اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ دو یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے انہوں نے استہزا سے کہا وہاں نے ایک بار پھر اسکے چہرے کو دیکھا کون کہتا تھا وہ اسکا بیٹا نہیں ہے وہ آگے بڑھا اس نے ہاتھ بڑھا کر عمر کے چہرے کو چھونا چاہا وہ زخمی آنکھوں سے بدک کر دور ہٹا

## Posted On Kitab Nagri

وہاج کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا اسکی آنکھیں پوری طرح بھیگ گئیں تھیں

آپ اب مجھے بیٹا مانیں یا نہیں میں آپ کو باپ نہیں مانتا میں آپ سے بدگمان ہوں اور یہ بدگمانی میں نے ورثے میں لی ہے وہ پیچھے ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا آپ غلط تھے آپ نے میری ماں کے ساتھ غلط کیا اور میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا کیونکہ میں نے ضد بھی ورثے میں لی ہے وہ سنجیدہ بے لچک لہجے میں کہتا پیچھے ہوا تھا وہاج مانو پتھر کا بت بن گیا ہو ساکت شل

میں انکے ساتھ نہیں رہنا چاہتا کیا آپ مجھے اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں؟... ماموں جان اس نے آخری لفظ کا اضافہ کیا

معراج نے بے بسی سے دانت پہ دانت جمائے پھر عمر کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھ گئے وہاج شل سازمین پہ بیٹھتا چلا گیا اسکے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا اس واقعے کے بعد وہ کوئی ایک ہزار بار ہیون آیا تھا لیکن عمر اس سے نہیں ملتا تھا حقیقت یہ تھی کہ وہ چھپ چھپ کر انکو دیکھا کرتا تھا حسرت سے محبت سے لیکن وہ اس ضد اور بدگمانی کا کیا کرتا جو اسے ورثے میں ملی تھی؟

اس نے آنکھیں کھولیں مناظر بدلے ہوئے تھے سیاہ آنکھوں والا مہربان آدمی اسکے پاس نہیں تھا اور اس کا نہ ہونا کیسی اذیت تھی یہ کوئی عمر سے پوچھتا



## Posted On Kitab Nagri

وہ گھر آئی تو اسکا موڈ سخت آف تھا بے زاری سی بے زاری تھی غصہ تھا کہ کم نہیں ہوتا تھا بے بسی تھی کہ آنکھیں بھرتی جا رہی تھیں

وہ بیڈ پہ آکر بیٹھی دانت سختی سے دانتوں پہ جمائے یہ پہلی بار تھا جب ہالے کے پاس کچھ خریدنے کو پیسے نہیں تھے لیکن کیا یہ واقعی پہلی بار تھا سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹنے لگا تھا دفعتاً اسکے کھلے ہوئے لیپ ٹاپ کی گھنٹی بجنے لگی اس نے مڑ کر دیکھا

نفیسہ کی کال تھی ہالے نے گھرے سانس لے کر خود کو ریلکس کیا بالوں میں ہاتھ پھیر کر انکو ٹھیک کیا کچھ بھی ہو وہ عمر کے ساتھ رہے یا نہ رہے لیکن نفیسہ "ساس" تھیں اور ساسوں کا رعب تو پھر ہوتا ہی ہے اس نے ویڈیو کال اٹینڈ کر لی اب لیپ ٹاپ کے چوکھٹے میں نفیسہ کا چہرہ نظر آرہا تھا وہی باوقار معتبر چہرہ ہالے کو دیکھ کر وہ مسکرائیں تم آج ڈل لگ رہی ہو کچھ ہوا ہے کیا؟ وہ اسکو بغور دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں ہالے نے بدقت اپنے چہرے پہ

مسکراہٹ سجائی (اف یہ ساسوں کی نظر)

ایسا کچھ نہیں ہے بس پیپر ز کی وجہ سے تھک جاتی ہوں

نفیسہ نے مزید نہیں کریدا

آپ اس دن مجھ سے کہہ رہی تھیں کہ میں نہیں جانتی خدا کون ہے آپ کو واقعی ایسا لگتا ہے کیا؟

ہالے اب بیڈ پہ آلتی پالتی مارے بیٹھ گئی تھی لیپ ٹاپ گود میں رکھا ہوا تھا

نفیسہ اسے دیکھتی رہیں غور سے جانچتے ہوئے چلو پھر بتاؤ خدا کون ہے؟



## Posted On Kitab Nagri

ہالے کے چہرے پہ چمک آئی جیسے اب نفیسہ کو مرعوب کرنے کا موقع مل گیا ہو

اللہ وہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہمیں کھانا دیا زبان دی ہاتھ دیئے ہمیں ایک مکمل انسان بنایا وہ جس نے ہمیں آنکھیں دیں جس سے ہم دیکھ سکیں دیکھنے سے بڑی نعمت کیا ہوگی؟ سننے سے بڑا اعزاز کیا ہوگا؟ سیر ہو کر کھانا کھانا اور سب سے بڑی بات زندگی کیا زندگی سے زیادہ حسین کچھ اور ہے؟

موت.. زندگی سے زیادہ حسین چیز ایک ہی ہے موت نفیسہ کے جواب پہ وہ ٹھہر سی گئی آنکھوں کی پتلیوں میں بے یقینی سی در آئی

نفیسہ حیات نے کہنا جاری رکھا

زندگی بے شک نعمت ہے لیکن کیا تمہیں موت کے بارے میں کچھ علم ہے؟ اللہ وہ نہیں جو زندگی دیتا ہے اللہ وہ بھی ہے جو موت دیتا ہے

تم نے کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں کوئی بوڑھے لاغر وجود دیکھے ہوں گی جواب نہ بول سکتے ہیں نہ چل سکتے ہیں نہ کھا سکتے ہیں وہ بس چارپائی پہ پڑی ادھ مری لاش ہیں انکے گھر والے ان سے بے زار ہیں معاشرے میں انکا مقام نہیں رہا وہ بس بے بس ہیں تکلیف میں ہیں انکی ایک ہی خواہش ہے موت سوچو اگر خدا انہیں موت بھی نہ دے؟ ہالے نے بے اختیار جھرجھری لی تھی

موت نعمت ہے ہالے اللہ وہ ہے جو زندگی کے ساتھ ساتھ موت بھی دیتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

ہالے بس ٹکر ٹکر انکا چہرہ دیکھتی رہی اور جب اہل ایمان بولتے ہیں تو انکو سننا چاہیے انہیں وہ سنتا ہے جس کے اندر ذرا بہت ایمان باقی ہو

تم نے کہا اللہ کھانا دیتا ہے نفیسہ نے اضافہ کیا

لیکن کیا تم نے بھوک دیکھی ہے؟ بھوک کیا ہوتی ہے بچے؟ دن میں کئی بار ہمیں بھوک لگتی ہے اور ہم کھانا کھاتے ہیں کبھی غور کیا ہے جب ہمیں بھوک نہ ہو تب ہم کیسے کیسے کھانے ٹھکرادیتے ہیں؟ تب نہ گوشت اچھا لگتا ہے نہ دال نہ پیرا اچھا لگتا ہے نہ گھر کے بنے ٹنڈے کیونکہ ہم سیر ہوتے ہیں سوچو اگر ہم ساری زندگی سیر رہتے تو کیا ہوتا؟

زندگی کا سارا مزہ ہی خراب ہو جاتا ہالے بے اختیار بولی نفیسہ مسکرائیں

بلکل سارہ مزہ خراب ہو جاتا ہر کھانا اپنا ذائقہ اپنی وقعت کھو دیتا ہمیں کھانے کی قدر ہی نہ ہوتی خدا صرف وہ نہیں جو کھانا دیتا ہے خدا وہ بھی ہے جو بھوک دیتا ہے وہ بھوک جو ہمارے کھانے کو ہماری زندگی کو ایک "مزہ" دیتی ہے

تم نے کہا خدا وہ ہے جس نے ہاتھ پیرکان آنکھیں دیں ہمیں مکمل انسان بنایا لیکن خدا نے تو وہ انسان بھی بنائے ہیں جن کے ہاتھ نہیں جنکے پیر نہیں آنکھیں نہیں جو مکمل نہیں ہر کوئی پرفیکٹ تو نہیں ہر کوئی اعلیٰ تو نہیں خدا نے کچھ لوگوں کو ٹانگیں نہیں دیں تاکہ ہمیں چلنے کی نعمت کا اندازہ ہو خدا نے کچھ لوگوں کو آنکھیں نہیں

## Posted On Kitab Nagri

دیں تاکہ بصارت جیسی نعمت کا اندازہ ہو لیکن ہم کیا کرتے ہیں کسی معذور کمزور انسان کو دیکھ کر ترحم کھاتے ہیں  
حلائکہ انہیں ہمارے ترحم کی ضرورت نہیں ہے وہ خدا کا شاہکار ہیں کیا اب تمہیں پتہ چلا اللہ کون ہے  
چند لمحوں کے لئے ہالے کچھ کہہ ہی نہ سکی پھر جب وہ بولی تو اسکی آواز بہت ہلکی تھی

?Can we have a break please

میں آپ کی باتیں ڈائجسٹ نہیں کر پار ہی  
نفسہ نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا پھر بغیر برامانے شیور کہتے ہوئے کال ڈس کنیکٹ کر دی  
ہالے دھم سے بیڈپہ گرسی گئی  
یہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟



عمر حیات کے گھر کا لان خالی خالی سا تھا خاموش ویران سانیلے صوفے لان میں بچھے ہوئے تھے انہی میں سے ایک  
صوفے پہ ہالے پیر اوپر کئے بیٹھی تھی اس کی آنکھیں خالی تھیں دور کہیں خلا میں تکتی آنکھیں اس کے ہاتھ میں  
کافی کا مگ تھا لیکن وہ کافی پی نہیں رہی تھی اسی وقت داخلی دروازے سے عمر کی گاڑی اندر داخل ہوئی  
چابی عثمان کی جانب اچھالتا وہ ہالے کو دیکھتا آگے بڑھ آیا وہ جب جب اسے دیکھتا تھا اسے اپنے اندر سکون اترتا  
محسوس ہوتا ہے ہالے سلطان عمر حیات کا پسندیدہ نظارہ تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے قریب آکر رکھالے کو دیکھ کر مسکرایا ہالے نے گردن نہیں موڑی وہ اب بھی گردن موڑے پودوں کو دیکھتی رہی عمر نے اس کے ہاتھ سے کافی کام لے لیا اسکی بچی ہوئی کافی اور چائے پینے کی عادت ہوتی جا رہی تھی

کیا ہوا سرکار؟ آج کیا گناہ ہو گیا مجھ سے؟ وہ کچھ شرارتی انداز میں کہتا اسکے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھا

میکوں مونجھ تھندی پئی اے (مجھے گھٹن ہو رہی ہے)

وہ ہلکی آواز میں بولی عمر نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا اسے گیارہ زبانوں پہ عبور حاصل تھا لیکن وہ اس زبان سے

انجان تھا عمر نے بقاعدہ ان گیارہ زبانوں پہ لعنت بھیجی

کیا کہا آپ نے؟ وہ گلہ کھنکھار کر پوچھ بیٹھا

ہالے نے جواب نہیں دیا وہ بس اسی طرح بیٹھی رہی

مجھے کچھ رقم چاہیے وہ سپاٹ انداز میں بولی

www.kitabnagri.com

کتنی؟

تین لاکھ

بیوی کی حیثیت سے یا ادھار؟

ہالے نے اب کے گردن اسکی جانب موڑ دی مجھے ایک ساڑھی پسند آئی ہے لیکن میرے پاس رقم نہیں تھی تم

میرے زیور رکھ لو اور انکے عوض مجھے کچھ رقم دے دو

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

او کے ہم کل ساتھ چل کر وہ ساڑھی لے آئیں گے اس میں ایسا کیا مسئلہ ہے؟ آپ اس لئے اداس تھیں؟

ہالے کا چہرہ کھل اٹھا اب اسے عمر کی باتوں پہ اعتبار آجایا کرتا تھا

کیا واقعی؟ ہم لے آئیں گے ناں؟ وہ کسی پانچ سال کے بچے کی طرح پوچھ رہی تھی عمر نے مسکرا کر اثبات میں

سر ہلایا

ہالے کی ساری کلفت زائل ہونے لگی یہ شخص اگر ایک تسلی دے دیتا تھا تو اسے سارے مسائل حل ہوتے نظر

آتے تھے

تم یہیں بیٹھو میں آتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے کہتی اندر کی جانب چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ

میں ایک چھوٹا سا ڈبہ تھا گفٹ پیپر میں لپٹا ہوا اس نے ڈبہ عمر کے آگے کیا

عمر متعجب سا اس کو کھول کر دیکھنے لگا گفٹ پیپر اتر اڈبہ کھلا اندر سے ایک پرفیوم کی شیشی نکلی وہ بے اختیار مسکرایا

www.kitabnagri.com

پھر ہالے کو دیکھا وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی

عمر نے اس کو دیکھتے ہوئے شیشی کا ڈھکن اتار پھر ہلکا سا اسپرے ہالے کے اوپر کیا وہ بدک کر دور ہٹی

اللہ اللہ یہ جینٹس پرفیوم ہے

اللہ اللہ آپ مجھے میری خوشبو میں زیادہ اچھی لگتی ہیں وہ اسی کے انداز میں بولا تو ہالے گردن پیچھے پھینکے کھکھلا

دی

## Posted On Kitab Nagri

عمر اسے دیکھتا رہا دیکھتا رہا پھر یکا یک مناظر تبدیل ہوئے وہ کئی سال پیچھے چلا گیا

ہیون میں رہتے ہوئے اسے ایک عرصہ گزر چکا تھا آج وہ اٹھارہ سالہ عمر نہیں تھا اب وہ تینیس برس کا ہو چکا تھا اسکی اٹھان دراز اور مضبوط تھی آنکھیں زہین کے ساتھ ساتھ سنجیدہ بھی ہو گئی تھیں وہ ہیون کا اکاؤنٹنٹ تھا مختلف جابز وہ اب بھی کرتا تھا

وہ اپنے چھوٹے سے آفس میں بیٹھا مختلف فائلز کی ورق گردانی میں مصروف تھا یہاں سے چند کلو میٹر دور ہسپتال کے روم میں کھڑے معراج سلطان کے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں وجہ تھی ہالے سلطان کی بگڑتی حالت اسے بہت براٹا سنیڈ ہوا تھا تین ماہ کے بخار نے اسکی ساری توانائی اور خون خشک کر چھوڑا تھا اسے بلڈ کی سخت ضرورت تھی اور شہر میں کرفیو لگا تھا یہ وہ دور تھا جب کراچی میں آئے دن قتل و غارت گری ہوتی تھی دن دھاڑے ڈاکے پڑتے تھے اور ہر آئے دن "بند کرو کراچی" کا حکم صادر ہوا کرتا تھا

معراج کیا ہوا کچھ بند و بست ہوا خون کا؟ اپنے پیچھے سے آتی یوسف سلطان کی آواز پہ انہوں نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا

دو لوگ آنے کو تیار تھے بابا لیکن ہنگامی صورتحال کے باعث آ نہیں پائے وہ مسلسل کسی کو کال ملا رہے تھے اس وہاج کی بیٹی کو کیوں نہیں بلواتے کیا پتہ اپنے باپ کے بجائے ماں کا خون لیا ہو؟ وہ بے زاری سے کہہ رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

معراج کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا انکی انگلیاں اب "چوکیدار" کا نمبر ملا رہی تھیں دوسری طرف اپنے آفس میں کام کرتے عمر کا موبائل تھر تھرایا اس نے نمبر دیکھ کر مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی تمہارا بلڈ گروپ کیا ہے؟ انہوں نے چھوٹے ہی پریشانی سے استفسار کیا او نیگیٹو کیوں؟

میری بیٹی کو تمہارا خون چاہیے عمر وہ بیمار ہے

آپ نے میرا خون کم چوسا ہے جو آپ کی بیٹی بھی میدان میں آگئی اس نے فائنل پر جھکے ہوئے طنز کیا تھا عمر میری بیٹی بیمار ہے انہوں نے لفظوں پہ زور دیا

اب کے وہ فائل بند کر کے سنجیدگی سے اٹھ کھڑا ہوا ہسپتال کونسا ہے؟ اس نے بس یہی سوال کیا تھا اگلے ایک گھنٹے میں اسکا بیڈ ہالے سلطان کے بیڈ کے برابر لگا تھا اسکے بازو میں سرنج لگی تھی اور خون قطرہ قطرہ اسکے جسم سے نکلتا تھیلی میں جمع ہوتا جا رہا تھا اسی تھیلی سے نکلتی ایک اور سرنج سترہ اٹھارہ سالہ ہالے کے بازو میں لگی تھی

وہ سو رہی تھی اسکی آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے تھے گوری گلابی رنگت میں زردیاں گھلی تھیں عمر نے نگین کی تصویر دیکھ رکھی تھی اور اس وقت پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ بس محو کر اسے تک رہا تھا اسے بس "عقیدت" محسوس ہو رہی تھی وہ بالکل اسکی ماں کے جیسی تھی ڈاکٹر شاید باہر کہیں تھے عمر نے کروٹ بدل لی یہاں سے وہ

## Posted On Kitab Nagri

مکمل نظر آتی تھی تینیس سالہ عمر کی ہالے سے دوسری ملاقات تھی اور آج اسکی نظر میں عقیدت تھی ہالے کی آنکھیں بند تھیں عمر کونہ جانے کیوں شدید خواہش ہوئی کاش وہ ان آنکھوں میں دیکھ پاتا دفعتاً ایک آہٹ ہوئی وہ چونک کر سیدھا ہو کر لیٹ گیا معراج سلطان نے اسکی حرکت نوٹ کی تھی وہ خاموشی سے آئے اور اسکے قریب بیڈ پہ بیٹھ گئے

میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا عمر تم آج مجھے پہلے سے زیادہ عزیز ہو گئے ہو معراج اسکو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے عمر نے محض اثبات میں سر ہلادیا میری بیٹی بہت باوقار ہے وہ ایک دن تمہارا یہ احسان خود اتارے گی عمر نے بس مسکرا کر انکو دیکھا (یہ لڑکی کیا احسان اتارے گی) معراج باہر چلے گئے عمر ایک بار پھر کروٹ کے بل لیٹ گیا اب وہ ایک بار پھر اسے دیکھ رہا تھا مکمل یکسوئی کے ساتھ

دروازے کی اوٹ میں کھڑے معراج نے مسکرا کر سر جھٹکنا تھا آج حال میں وہ اسکے سامنے کھڑی تھی ہنستی ہوئی کھکھلاتی ہوئی وہ عمر کا پسندیدہ نظارہ تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا

ویسے یہ شان کو کس خوشی میں چھٹی دے دی آپ نے؟

اس نے بات بدلی تو ہالے نے اسکو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ مجھے تم شانوکے روپ میں زیادہ اچھے لگتے ہو وہ مسکراہٹ دبا کر بولی  
صاف صاف کہیں ناں اپنے چٹورے پن کی وجہ سے چھٹی دی ہے  
تم بھی صاف صاف کہو ناں کہ اسے چھٹی کرنے سے نہیں اسے پوری تنخوادینے سے جان جا رہی ہے  
وہ بھی حساب بے باک کر گئی  
اگر آپ نے میری جان نہ بچائی ہوتی تو دیکھ لیتا آپ کو وہ خفگی سے بولا  
اوہ میں تو ڈر گئی دیکھو میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں وہ اس انداز سے بولی کہ دونوں ایک ساتھ ہنس دیئے  
اونچا بنگلہ مسکرا کر انہیں دیکھتا رہا

ریستوران میں زرد بتیاں روشن تھیں اونچے لمبے ستونوں اور شاہی میزوں والا ریستوران اس وقت مدھم  
موسیقی کے زیر اثر تھا کونے والی میز کی طرف جاؤ تو سفیر سلطان سرمئی ڈنر سوٹ میں ملبوس تھا اسکے سامنے والی  
کرسی پہ مہرماہ بیٹھی تھی گہرے گلابی رنگ کے سلک کے جوڑے میں ملبوس اس کے بھورے بال جوڑے میں  
گندھے تھے کانوں میں ڈائمنڈ ایر رنگز اور ہلکا پھلکا میک اپ وہ حقیقتاً خوبصورت لگ رہی تھی  
ویٹرنے آکر کھانا سرو کیا سفیر مہرماہ کو دیکھتے ہوئے کھاتا رہا  
تم کیوں نہیں کھا رہیں؟ اس نے اسکو نہ کھاتے ہوئے دیکھ ہاتھ روک لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

موڈ نہیں.. وہ بے زاری سے بولی

سفیر چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا پھر اسکا میز پہ دھرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا مہر نے سانس تک روک لی اسکی بھوری آنکھوں میں اس وقت حیرت تھی

آئی ایم سوری جو کچھ... بھی.... میں نے کیا.. میں اس سب کی تلافی کرنا چاہتا ہوں اس نے ٹھہر ٹھہر کر سارے لفظ ادا کئے

میں تم سے محبت نہیں کرتا شاید کبھی کر بھی نہ سکوں مہر نے ہاتھ چھڑانا چاہا سفیر نے گرفت سخت کر دی میں نے ہالے سے محبت کی ہے بے حد بے تحاشا محبت وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا مہر کی آنکھیں زخمی ہونے لگیں اسکے دل میں ٹیس سی اٹھی وہ مجھے نہیں ملی اور تم مجھے مل گئیں میں تمہارے اور اپنے رشتے کو ایک چانس دینا چاہتا ہوں وہ مسکرایا تھا

مہر ماہ کا دل رک گیا آس پاس پھیلی موسیقی رک گئی اسے لگا ساری دنیا ایک پل کو رک گئی وہ شام کی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی

میں تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں میں... تم... سے.. محبت کرنا... چاہتا.. ہوں بھوری آنکھوں والا مرد کہہ رہا تھا اور اسکے سامنے بیٹھی لڑکی سانس روکے اسے سن رہی تھی کتنے سال اس نے ان الفاظوں کا انتظار کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

لیکن میری ایک شرط ہے لمحات کی فسوں خیزی چھنا کے سے ٹوٹ گئی مہر کے ہاتھ پہ اسکی گرفت جذبات سے عاری ہو گئی

مجھے ہالے کی طلاق چاہیے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا مہر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہ آیا مجھے وہ ٹوٹی ہوئی مفلس حال اور برباد چاہیے میں چاہتا ہوں وہ روئے اسکی وہ جو اٹھی ہوئی گردن ہے میں اسے جھکانا چاہتا ہوں اسکی آنکھوں کا غرور اسکا ذعم توڑنا چاہتا ہوں اسکی لہجے میں نفرت تھی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں اگر تم میرے لئے یہ کر سکتی ہو تو میں تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی گزاروں گا تمہیں تمہارے سارے حق دوں گا۔۔ اور شاید محبت بھی وہ بول کر خاموش ہوا پھر مہر کے کچھ کہنے کا انتظار کرنے لگا

مہر چند ثانیے اسے ٹھنڈی نظروں سے دیکھتی رہی

آپ کو کیوں ایسا لگتا ہے کہ میں یہ ایسا کچھ بھی کر سکتی ہوں اور کروں گی بھی اسکا لہجہ بے لچک تھا یہ کوئی عام میاں بیوی کی گفتگو نہیں تھی یہ ایک کاروباری ڈیل لگ رہی تھی

www.kitabnagri.com

سفیر محض ہوا

اوہ مہر

Dont pretend to be innocent

اس نے ناک سے مکھی اڑائی

# Posted On Kitab Nagri

تمہیں مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تم ساری زندگی اسے ایکسپلاٹ کرتی رہی ہو ساری زندگی اس سے اپنی مرضی کے فیصلے کروائے ہیں وہ تمہارے اپرول کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے اسے کبھی اپنی ماں کا وہ پیار نہیں ملا وہ تمہارے معاملے میں needy اور desperate ہے وہ تمہیں ناں نہیں کہہ سکتی وہ بول رہا تھا اور مہر اسکو سنتی رہی

ہر انسان کسی نہ کسی تعلق یا شخص کے معاملے میں لالچی needy اور atedesperا سا ہوتا ہے ہالے تمہارے معاملے میں ایسی ہے کیونکہ تم اسکے لیے بہن نہیں ماں جیسی ہو اور تم نے ہمیشہ اس بات کا فائدہ اٹھایا ہے ساری زندگی تم نے یہ سب اپنے لئے کیا اب ایک بار میرے لئے کرو

اس نے بات ختم کرتے ہوئے پانی کا گلاس منہ سے لگایا

مہرماہ کچھ نہیں بولی سفیر جانتا تھا وہ راضی ہو چکی ہے مہرماہ کو سفیر سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا

www.kitabnagri.com

وہ پیپر دے کر یونیورسٹی سے باہر نکلی تو اسے اپنے سامنے عمر حیات کھڑا نظر آیا وہ مسکرا رہا تھا ہالے اسکو دیکھ کر مسکرائی دفعتاً وہ اپنے پیچھے سے آتی آواز پہ وہ ٹھٹھی تھی



## Posted On Kitab Nagri

پہلے ہارون پھر سفیر اور اب یہ اے ایس پی آہ ہالے تم مردوں کے معاملے میں کتنی اچھی ہوناں یہ آواز سونیا اور اسکی کچھ "چیلیوں" کی تھی اسکی کلاس میٹ اور حریف وہ اسی طرح کے جملے یونیورسٹی میں سنتی رہتی تھی لیکن کچھ کہتی نہیں تھی شاید اسے اپنا پ ساری یونیورسٹی کے سامنے کمزور لگا کر تا تھا

اس نے ایک نظر سامنے کھڑے عمر کو دیکھا اسکی آنکھیں اسکا وجود وہ پورا کا پورا ڈھارس تھا وہ اگر اس کے ساتھ کھڑا رہتا تو ہالے ساری دنیا سے لڑ سکتی تھی وہ مڑی اپنے پیچھے کھڑی لڑکیوں کے ٹولے کو دیکھا پہلے سیگریٹ پھر شراب اور اب ڈرگز آہ سونیا تم نشے کے معاملے میں کتنی اچھی ہوناں؟

سامنے کھڑی لڑکی کا چہرہ لمحے بھر میں دھواں دھواں ہوا تھا اب کے دو دوسری لڑکی کی طرف اشارہ کیا پہلے پروفیسر اکرم پھر پروفیسر جمال اور پھر پرنسپل ریحان خان تک آہ کشف تم ٹاپ کرنے کے معاملے میں کتنی اچھی ہوناں؟ کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی تم انکے آفس میں کیا کیا کرتی رہی ہو؟ وہ آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے معصومیت سے کہہ رہی تھی آہانت سے اس لڑکی کے گال سرخ ہوئے تھے

یکدم سونیا آگے بڑھی اور ہالے کو تھپڑ مارنا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے ایک زوردار تھپڑ پڑنے سے لڑکھڑا کر گر پڑی ہالے کے پیچھے کھڑی لیل اب اپنے ہاتھوں سے نادیدہ گرد صاف کر رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو "خس کم جہاں پاک"

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنس پڑیں ان سے ذرا فاصلے پہ کھڑا عمر حیات بھی ہنس دیا وہ لڑکی اب نیچے گری بک جھک رہی تھی اسکی "چیلیاں" اسے اٹھا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے عمر کی جانب بڑھ آئی تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہارون کے ہسپتال والے کمرے کے باہر کھڑے تھے دو گارڈ اب بھی باہر پہرہ دے رہے تھے وہ تینوں اندر جانے لگے جب ان میں سے ایک گارڈ نے عمر کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اندر جانے سے روکا

آپ نہیں جاسکتے آپ کا آئی ڈی کنفرم نہیں ہے کرخت چہرے اور بڑی مونچھوں والا گارڈ اس سے کہہ رہا تھا لیل اندر چلی گئی تھی ہالے مسکراہٹ دبائے اسکے ساتھ کھڑی تھی تم اب مجھے روکو گے؟ میری آئی ڈی سارا شہر جانتا ہے ہٹو دماغ نہ گھما وہ بے زاری سے کہتا اندر جانے لگا اب کے ان دونوں گارڈز نے اسکو بازو سے پکڑ لیا تھا عمر نے اگلے ہی لمحے خود کو جھٹکا دے کر چھڑوایا وہ یہاں جھگڑا نہیں کر سکتا تھا تب ہی مدد طلب نظروں سے ہالے کو دیکھا

اگر ڈنر میں اپنے ہاتھ کا چائینیز کھلاو گے تو کچھ سوچ سکتی ہوں وہ اسکے قریب کھڑی آہستہ آواز میں کہہ رہی تھی عمر نے اسکو خفگی سے دیکھا پولیس والا میں ہوں اور آپ مجھ سے رشوت مانگ رہی ہیں؟ وہ گارڈز کی موجودگی کے باعث دھیمی آواز میں بات کر رہا تھا

کھڑے رہو یہیں اور اپنا آئی ڈی کنفرم کرواؤ وہ تمکنت سے آگے بڑھنے لگی جب اپنے عقب سے آتی عمر کی "منظور ہے" کی آواز پہرے کی پھراڑھیوں کے بل گھوم کر اسکو دیکھا

شوہر ہے میرا اندر آنے دو وہ عمر کے چہرے کو دیکھتی مسکراتے ہوئے بولی وہ منہ پھلائے خفا خفا سا اندر چلا گیا

## Posted On Kitab Nagri

پیچھے گارڈز آپس میں سرگوشی کرنے لگے

ہالے میڈم نے ہمیں اپنے ہی شوہر کو اندر جانے سے روکنے کا کیوں کہا؟

دوسرا گارڈ جواب میں کچھ کہہ رہا تھا اندر جاؤ تو ہارون ہسپتال کے تکیوں کی مدد سے کمر سیدھی کئے نیم دراز تھا وہ اب کافی بہتر تھا چہرے کے داغ مندمل ہونے لگے تھے زخم بھر رہے تھے اسکا سانولا چہرہ اپنے "دوستوں" کو دیکھ کر کھل اٹھا تھا

کمرے میں بیٹھنے کے لئے کوئی کرسی کوئی صوفہ نہیں تھا یہ وزٹرز کے لئے اشارہ تھا کہ یہاں زیادہ دیر نہ بیٹھا جائے وہ تینوں ہارون کے دائیں بائیں کھڑے تھے لیل کے ہاتھ میں ایک پھول تھا ہارون نے مسکراتے ہوئے وہ پھول لینے کو ہاتھ بڑھایا

لیل نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ پہ چت رسید کی

تمہارے لئے نہیں ہے یہ میرے حسین ریشمی بالوں کے لئے ہے کہتے ہوئے اس نے پھول اپنے چھوٹے بالوں میں اٹکایا سانولا چہرہ دمک رہا تھا

ہارون نے خفگی سے ہاتھ پیچھے کر لیا

اب ذرا سر کو بھی کیا سارے بیڈ پہ پھیل کر بیٹھے ہوئے ہو یہ عمر تھا جو اسکی ٹانگوں کو سمیٹ رہا تھا ہارون جلدی سے ذرا سا پیچھے ہوا ٹانگیں سمیٹ کر سمٹ کر بیٹھ گیا

ہالے اور عمر اس بچی ہوئی جگہ پہ بیٹھ گئے لیل اسکے ٹوٹے ہوئے بازو والی سائیڈ پہ بیٹھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

اب مناظر کچھ اس طرح تھے کہ ہارون سکڑا سمٹا ہوا سانیم دراز کم بیٹھا ہوا تھا عمر اسکے پیروں کے قریب دائیں جانب اور ہالے بائیں جانب لیل اسکے کندھے کے بلکل ساتھ جڑ کر بیٹھی تھی ہاں بھی پھر کیسا رہا سب؟ بچ کیسے گئے تم؟ سوال کرنے والی لیل تھی ابھی وہ کچھ جواب دیتا کہ

.. یاد ہے لیل وہ ہمارا یونی فیلو امان اسکا بھی تو ایسا ہی ایکسیڈنٹ ہوا تھا ناں؟ کیسے تڑپ تڑپ کر مرا تھا بیچارہ وہ افسوس سے کہہ رہا تھا ہارون کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا لیل اسکی تائید کر رہی تھی مم.. میر کیس اتنا کریٹکل نہیں تھا بس بازو ٹوٹا ہے اور سر میں کچھ چوٹیں آئی ہیں وہ بدقت بول سکا میں تو بچ گیا ہوں اس نے سب کو یقین دلانا چاہا اب کے ہالے کی باری تھی

ویسے ہاری تمہیں یاد ہے وہ جو ملائکہ تھی ہماری کالج فیلو؟ وہ سوچتے ہوئے کہہ رہی تھی اس بیچاری کا آپریشن بھی تو کامیاب ہو گیا تھا ناں؟ لیکن پھر آپریشن کے پندرہویں دن بیچاری مر گئی چہ چہ ویسے کل ہارون کے آپریشن کا بھی پندرہواں دن ہے ناں؟ عمر نے لقمہ دیا ہارون کا گلہ خشک ہونے لگا اس مدد طلب نظروں سے گردن موڑ کر لیل کو دیکھا اس نے آنکھیں جھپکا کر تسلی دی جیسے کہہ رہی ہو میں ہوں ناں

## Posted On Kitab Nagri

ارے تم لوگ کیوں اسکو ڈرا رہے ہو کوئی نہیں مرتا وہ اس نے ڈپٹا بس یہ ٹوٹا بازو یہیں رہ جائے گا میرے خیال سے اب اسکا بازو کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا کیوں عمر؟ ساتھ عمر کو دیکھا ہارون فق ہوتے چہرے کے ساتھ باری باری انکو دیکھے گیا

ہاں بالکل سہی کہہ رہی ہو اب اسے ایک ہی ہاتھ سے پیٹ کرنا ہو گا کیا ہیش ٹیگ تھا اسکا اس نے سوچنے کی اداکاری کی

the TPA ہالے نے یاد دہانی کروائی

ہاں تو دی ٹی پی اے اب سے دی ایک ہتھیا پیٹر بن جائے گا

ویسے ہاری اب ایک ہاتھ سے پیٹ کرتے اچھے لگو گے کیا ایسا کرو مستری بن جاؤ بہت اسکو پ ہے میرے کچھ جاننے والے ہیں میں تمہیں رنگ روغن کا کام دلوا دوں گی عمر تمہارے جاننے والے بھی ہوں گے؟ آخری بات

عمر کو دیکھ کر پوچھی عمر نے "جی جی بہت ہیں" کہہ کر ہارون کا پارہ آسمان پہ چڑھا دیا

اسکی رنگت سرخ ہو چکی تھی چہرہ غصے سے متمتار ہا تھا

نکلو تم سب کے سب ابھی کے ابھی یہاں سے دفع ہو جاؤ وہ غصے سے بولا جب سے آئے ہو مرنے مارنے کی باتیں کئے جارہے ہو نکلو سب ورنہ میں اپنے گارڈز بلوا لوں گا اسکی آواز بلند نہیں تھی لیکن وہ تینوں چالاک لوگ معصوم ہارون کو ڈرا چکے تھے



## Posted On Kitab Nagri

اچھا اچھا زیادہ معصوم کلی بننے کی ضرورت نہیں عمر نے ہاتھ جھلایا پھر اٹھ کر اپنے لائے ہوئے ریسٹوران پارسلز کی جانب گیا ہارون کی آنکھیں چمک اٹھیں اسے لگا ضرور اسکے "دوست" اسکے لئے کچھ اچھا کھانے کو لائے ہوں گے

لیکن اگلے ہی لمحے اسکی امیدوں پہ پانی پھر گیا جب عمر نے لارج پزاکے تین بڑے بڑے ٹکڑے لئے ایک ہالے کو دوسرا لیل اور تیسرا اپنے ہاتھ میں لئے دوبارہ اپنی جگاہ آ بیٹھا ہارون کی جی للچانے لگا تھا اس نے ہالے کو آس بھری امیدوں سے دیکھا

تمہارا اسٹمک ڈسٹرب ہو جائے گا اس نے بے نیازی کہا پتہ ہے ہارون اسکا ٹیسٹ کیسا ہے؟ اس نے آنکھیں بند کر کے پوچھا پھر پزاکا ٹکڑا ہارون کے منہ کے قریب لے گئی

یہ بالکل ویسا ہے جیسا ہم نے اٹلی میں کھایا تھا آہ اٹلی کے پزاس نے بول کر مزہ لیا پزاس اب بھی اسکے منہ کے قریب تھا ابھی ہارون آگے بڑھ کر نوالا لیتا ہالے نے پزاکھینچ لیا

وہ اپنا دل مسوس کر رہ گیا اسی وقت نرس اندر داخل ہوئی ان سب کے ہاتھ میں پزادیکھ وہ فوراً انکے سر پہ آن پہنچی

تقریباً پانچ منٹ تک وہ انکو صلواتیں سناتی رہی اور ہارون مزے سے سنتا رہا آخر میں وہ ان سب کے ادھ کھائے پزاس اور باقی بچا پزاس اپنے ساتھ لے گئی

وہ چلی گئی تو عمر اٹھ کھڑا ہوا ہالے اسکے ساتھ اٹھی



## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے اسکو اٹھتے دیکھا نہ جانے کیوں اسے اپنا دل بیٹھتا محسوس ہوا اس کے بیمار چہرے پہ جو مسرت تھی یکدم بے چینی میں بدل گئی

چلو اب ہم نکلیں گے کچھ شاپنگ کرنی ہے پھر ملیں گے تم سے بھی ہالے اس کو دیکھتے ہوئے بولی دفعتاً وہ رکی اپنے کندھے پہ ٹنگے پرس کو کھنگالا اور اندر سے چھوٹی چھوٹی کلر ٹیوبز نکالی ہارون یکدم سیدھا ہو بیٹھا اسکی آنکھوں میں الوہی سی چمک جاگ اٹھی

ہالے اب اپنے پرس سے چھوٹا سا ایک نوٹ بک جتنا کینوس نکال رہی تھی ساری چیزیں نکال کر اس نے ہارون کے آگے بیڈ پہ رکھ دیں

ویسے آج کل نرسز بھی فارم میں ہیں مریض کو ایک زہر بھرا انجکشن مار دیتی ہیں اور کام ختم لیل اب ہارون سے دھیمی سرگوشی کر رہی تھی ہارون نے اسکو نہیں دیکھا وہ ہالے کو دیکھتا رہا کیا میں مر سکتا ہوں؟

ہالے نے سارے کلرز اور کینوس اٹھا کر اسکی گود میں رکھے پھر ہتھیلی کی بند مٹھی اسکی جانب بڑھائی ہارون نے مسکراتے ہوئے اسکی مٹھی سے اپنی مٹھی ٹکرائی

تم دنیا ہو کیا تم نے کبھی دنیا کو مرتے دیکھا ہے؟ مسکراتے ہوئے اسکی تسلی کروائی جیسے ایک ماں اپنے بچے کو دلاسا دیتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

اگر یہ دوستی پارٹ ٹو کی شوٹنگ مکمل ہو گئی ہو تو ہم چلیں؟ عمر کی بے زار آواز پہ وہ مڑی تھی پھر وہ دونوں دروازے تک بحث کرتے ہوئے گئے

اب تم کب تک میرے سر پہ مسلط رہو گی؟ ہارون نے خود سے جڑ کر بیٹھی لیل کو دیکھا لیل نے مسکراتے ہوئے آنکھیں پٹپٹائیں

کیا تم میرا چہرہ پینٹ کر سکتے ہو؟ وہ معصومیت سے پوچھتی ہوئی اس وقت واقعتاً پیاری لگ رہی تھی ہارون نے تکان سے گردن پیچھے پھینک دی

آہ اب یہ دن بھی دیکھنا تھا



وہ دونوں لڑتے جھگڑتے بلاخر اسی مال کے بوتیک پہنچ گئے تھے جہاں ہالے نے وہ ساڑھی دیکھی تھی وہ بالکل بچوں کی طرح بے چین اور خوش تھی سارا راستہ وہ عمر کو اس "پلین سادہ" ساڑھی کی خصوصیات بتاتی آئی تھی

وہ دونوں اس بوتیک میں داخل ہوئے آج اس سیلر گرل کی جگہ کوئی اور لڑکی کھڑی تھی ہالے مسکراتی ہوئی اسکی جانب بڑھ آئی کل جس لڑکے نے ساڑھی دکھائی تھی وہ بھی ہالے کو پہچانتے ہوئے آگے آیا

ہیلو . کل میں نے یہاں ایک ساڑھی کا آرڈر بک کروایا تھا مجھے وہی چاہیے اس نے لڑکے سے کہا لڑکے نے افسوس سے نفی میں گردن ہلائی

## Posted On Kitab Nagri

سوری میم وہ ساڑھی آج صبح ہی سیل ہو گئی ہے ہالے کارنگ ایک پل کو سفید ہوا تھا اصل میں صبح کی شفٹ میں ہمارے دوسرے کو لیکز تھے تو...

اسی ایڈیشن کی کوئی دوسری ساڑھی؟ ہالے نے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے بدقت پوچھا  
لڑکے نے ایک بار پھر نفی میں گردن ہلاتی اب کے ہالے کا دل ڈوب کر ابھرا تھا بات ایک ساڑھی کی نہیں تھی  
بات مالی خود مختاری کی تھی بات اسکی پازیٹو "انا" کی تھی بات اس کی "ناک" کی تھی آج تک کبھی ایسا نہیں ہو سکا  
تھا کہ اسے کچھ پسند آئے اور ہالے سلطان اسے خرید نہ سکے

عمر اب بلند آواز میں ان سے کچھ کہہ رہا تھا شاید لڑ رہا تھا جھگڑ رہا تھا ہالے بت سی بن گئی تھی  
اسکے پاس تین تین مردوں کے کارڈز ہمہ وقت رہا کرتے تھے آج اسکے پاس وہ تینوں مرد نہیں تھے اسے لگتا تھا  
اسے دادا اور ماموں کی ضرورت نہیں ہے لیکن کیا واقعی کیا ہالے انکے بغیر کچھ تھی؟ اپنے گھر کے مردوں کے  
کارڈز کے علاوہ کیا اسکے پاس "اپنا" کچھ بھی تھا؟  
اس نے غائب دماغی سے لڑتے ہوئے عمر کو دیکھا

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بک کیا ہوا آرڈر کس طرح بیچ سکتے ہیں وہ برہمی سے کچھ کہہ رہا تھا ہالے کچھ کہہ بھی نہ  
سکی وہ بغیر کچھ کہے بوتیک سے باہر نکل گئی اسکے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے چہرہ سفید پڑتا جا رہا تھا اور دل دماغ  
بس ایک بات پوچھ رہا تھا

"ہالے سلطان تمہارے پاس اپنا کیا ہے؟"

## Posted On Kitab Nagri

ہسپتال کا کمرہ ویسا ہی تھا جیسا وہ دونوں چھوڑ کر گئے تھے اب البتہ ایک چیز کا اضافہ تھا ایک عدد "صوفہ" وہی صوفہ ہارون کے بیڈ کے دائیں طرف رکھے چہرہ ہارون کی جانب موڑی لیل سکندر بیٹھی تھی اسکے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے چہرہ خوشی سے متمم رہا تھا اسکے گال بغیر کسی بلش آن کے اس وقت گلابی ہو رہے تھے بیڈ پہ تکیوں کے سہارے نیم دراز ہارون شاید منہمک سا اپنے کام میں مصروف تھا اسکے سینے سے ذرا پیچھے کر کے چھوٹا سا اسٹینڈ لگا یا گیا تھا جس پہ اسکا نوٹ بک جتنا لمبا اور بڑا کینوس فٹ تھا یہ اسٹینڈ بالکل اسی طرح لگا تھا جیسے ہسپتال میں بیڈ پہ لیٹے مریض کے کھانے کا ٹیبل ہوتا ہے (امیروں کے چونچلے یونو) ہارون کلر پلیٹ کو اپنے سینے پہ رکھے ہوئے تھا اور ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ ایک نظر لیل کو دیکھتا پھر برش کے بالوں کو رنگوں میں ڈبوتا اور پھر وہ کورا سفید کینوس ایک نئے رنگ سے آشنا ہو جاتا

میرے بال لمبے رکھنا اچھا لیل کی تنبیہ پہ اس نے ہاتھ روک کر اسکو دیکھا

کیوں؟ تمہارے چھوٹے بال بھی خوبصورت ہیں... وہ لمحہ بھر کو رکھنا کیا تمہیں لمبے بال پسند ہیں؟ وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

بہت بہت زیادہ جتنے لمبے بال ہالے کے ہیں ناں اتنے لمبے بلکہ اس سے بھی زیادہ وہ جیسے ایک خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

پھر تم لمبے بال رکھتی کیوں نہیں؟ کیا تمہارے بالوں کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے؟

لیل چند ثانے اسکو دیکھتی رہی یکدم اسکی آنکھیں ہلکی سی نم ہوئیں

جب میں چھوٹی تھی تب میرے بال بہت لمبے ہوا کرتے تھے وہ کھڑکی کو دیکھتے ہوئے یاسیت سے کہہ رہی تھی  
پھر میرے بال گرنا شروع ہو گئے اور معراج بابا نے میرے بال بہت چھوٹے کٹوا دیے وہ ہیون کے ہر بچے کا ہر  
طرح سے خیال رکھا کرتے تھے میرے بال کاٹنے کے بعد اب انکو انہیں لمبا کرنے کی ٹینشن لگ گئی یوں وہ ہر  
ہفتے میں دو دن خود سے بیٹھ کر میرے بالوں میں تیل لگاتے تھے

?Can you believe it

وہ مجھے اپنے ہفتے میں دو دن بیس بیس منٹ دیتے تھے مجھے اپنے آپ پر رشک آتا تھا میں خود کو دنیا کی سب سے  
خوش قسمت بچی سمجھتی تھی

اس نے گردن موڑ کر ہارون کو دیکھا ہر بچے کے اندر کسی نہ کسی تعلق انسان یا چیز کے لئے eedyn اور  
desperate ہوتا ہے میں معراج سلطان کے لئے ایسی تھی میں انکی محبت کے لئے لالچی تھی پھر کچھ ماہ بعد  
میرے بال ٹھیک ہونے لگے اور معراج بابا کی توجہ دوسرے بچوں کی طرف لگ گئی وہ رکی اسکی آنکھوں میں  
موٹے موٹے آنسو چمکے ہارون اس کو دیکھتا رہا

## Posted On Kitab Nagri

اس دن میں نے اپنے بال خود سے کاٹے بہت برے اور بے ڈھنگے طریقے سے معراج بابا نے مجھے تھوڑا بہت ڈانٹا لیکن مجھے بدلے میں انکی توجہ مل گئی موٹے موٹے آنسو لڑھک کر گر پڑے سرمئی آنکھوں والے لڑکے کی آنکھوں میں تاسف در آیا

وہ پھر سے مجھے وقت دینے لگے میرے بالوں میں تیل لاگنے لگے اور تھوڑا بہت ڈانٹ بھی دیتے پھر یہ میرا معمول بن گیا میں ہر تیسرے چوتھے مہینے اپنے بال کاٹ دیتی تھی اور وہ بغیر کچھ کہے دوبارہ سے انکو لمبا کرنے کی کوشش میں لگ جاتے وہ جانتے تھے میں یہ سب انکی توجہ کے لئے کرتی ہوں لیکن وہ کچھ نہیں کہتے تھے وہ اچھے سلطان تھے ان کو لوگوں کے بھرم رکھنے آتے تھے

تم عمر کو پسند کرتی ہو؟ ہارون نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

لیل کے چہرے پہ بیک وقت کچھ آیا تھا کوئی اذیت کوئی درد کوئی بے بسی

میں اس سے محبت کرتی ہوں اس نے جھکے سر کے ساتھ اعتراف کیا وہ بالکل معراج بابا کی طرح تھا ہر لڑکی اپنے پارٹنر میں اپنا فادر فکر ڈھونڈتی ہے میرے لیے عمر بالکل معراج بابا کی طرح تھا میں اور وہ چوبیس سال کے تھے

جب مجھے لگا وہ میرے لئے حد سے زیادہ اہم ہو گیا ہے اس نے گیلی ہوتی آنکھیں اٹھا کر ہارون کو دیکھا

میں نے معراج بابا سے کہا عمر سے میرے لئے بات کریں

اسکے کانوں میں دور کہیں کوئی آواز گونجی



## Posted On Kitab Nagri

لیل بچے مرد اپنے قریب کی ساری عورتوں کی نظر پہچانتا ہے ایسے میں وہ دو طریقے اپناتا ہے پہلا وہ عورت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور یا تو اسے زندگی میں شامل کر لیتا ہے یا پھر کم ظرفی دکھاتا ہے دوسرا وہ انجان بن جاتا ہے اپنے قریب کی عورتوں کی نظر پہ اندھا اور آواز پہ گونگا ایسا مرد یا تو مجبور ہوتا ہے یا اسکی زندگی میں کوئی عورت ہوتی ہے تمہیں کیا لگتا ہے عمر کیوں انجان بن رہا ہے؟

آوازوں کافسوں ٹوٹا وہ حال میں تھی ہارون کے سامنے بیٹھی من و عن معراج سلطان کی باتیں دہراتی ہوئی مجھے یقین تھا عمر کی زندگی میں کوئی ہے پھر میں نے خود کو بے توقیر نہیں کیا میں اسی کی طرح انجان بن گئی تھی میں سلطان نہیں تھی لیکن بھرم رکھنے مجھے بھی آتے تھے اس نے آنکھیں ہتھیلی کی پشت سے رگڑیں پھر ہلکے سے مسکرائی چلو میرے بال لمبے پیٹ کر سرمئی بلے

ہارون نے اسکو دیکھا پھر دونوں یکدم ہنس پڑے اسی لمحہ کمرے کا دروازہ کھلا اور حسن سلطان اندر داخل ہوا لیکن پھر وہ چوکھٹ میں ہی رک گیا ان دونوں کو مسکراتے دیکھ اس کے لب ہلکے وارہ گئے ہارون نے مسکرا کر اسے پاس بلایا وہ شاکی آنکھوں سے اسکو دیکھتا رہا پھر نظر موڑ کر لیل کو دیکھا آپ کو بس مجھے ہی بھائی بنانا تھا یہ سرمئی بلا کیا لگتا ہے ہاں؟ اے سرمئی بلا کیا ہوتا ہے ہاں ہارون نے اسے جھڑکا

لیل مسکراہٹ دبائے اسے دیکھتی رہی حسن ہنہہ کہتا مڑ گیا ہارون تعجب سے اسے دیکھتا رہا اسے کیا ہوا؟

## Posted On Kitab Nagri

چھوڑو اسے تم پیٹ کر ولیل نے اسکا دھیان واپس کینوس کی طرف دلوایا ہارون سر جھٹک کر دوبارہ پیٹ کرنے لگا

لیل غم آنکھوں سے مسکراتی رہی

وہ اسے لئے سمندر کنارے بنے ایک ریستوران لے آیا لیکن آج شاید اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے نہ بولنے کی قسم کھا رکھی تھی

ریستوران سمندر کنارے بنا تھا لکڑی کا فرش اور لکڑی ہی کے لمبے ستونوں والا ریستوران ایک شان سے کھڑا تھا وہ دونوں جہاں بیٹھے تھے اس میز سے اٹھ اٹھیں مارتا سمندر اور لہروں کا شور آتا تھا

انکا کھانا ٹھنڈا پڑنے لگا تھا لیکن ہالے بس چہرہ موڑے سمندر کو دیکھتی رہی اسکے بال اڑاڑ کر چہرے پہ آرہے تھے جنہیں وہ ہٹا نہیں رہی تھی دفعتاً اس نے عمر کو پکارا

تمہیں اپنے پیسے سے اتنا عشق کیوں ہے؟ خالی بے تاثر لہجہ

وہ چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا پھر دھیمی آواز میں کہنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میں نے اسے بنایا ہے اپنے زور بازو پہ میں نے اسے کمایا ہے مجھے یہ شان یہ دولت یہ رتبہ ترکے میں نہیں ملا میں نے اس کے لئے دس سال جدوجہد کی ہے وہ سادگی سے کہہ رہا تھا کوئی خود ترسی کوئی غرور اس کے لہجے میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا

میری زندگی میں کئی سال ایسے تھے جب میں اپنی پسند کا کھانا فورڈ نہیں کر سکتا تھا جب میں مہنگے مہنگے ریسٹوران نہیں جاسکتا تھا یہ برانڈڈ کپڑے گھڑیاں پرفیوم یہ سب لینا کوئی ایک دو سال پہلے شروع کیا ہے میں نے ورنہ اس کے پہلے تو میں بازار میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر سستی چیز لیتا تھا وہ بول رہا تھا اور ہالے بغور اسکو سن رہی تھی

یہ لائف سٹائل یہ luxurious یہ سب میں نے خود کو گفٹ کی ہیں میں نے انکو کمایا ہے آپ پیسے کی قدر صرف تب جان سکتے ہو جب آپ اسے حلال طریقے سے کماتے ہو مجھے پیسے سے عشق ہے کیونکہ میں نے اسے کمانے میں ایک عمر خرچ کی ہے وہ بول کر خاموش ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمہیں کیا لگتا ہے میرے بابا اور میرے اکاؤنٹ سے پیسے اور زیور کس نے لیا ہو گا؟ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ بولی جسے سب سے زیادہ ضرورت ہو گی عمر نے سادگی سے کندھے اچکائے

مطلب شمس۔ ہالے نے کراہ کے آنکھیں بند کیں ظاہر ہے اس سے زیادہ اس سب کی ضرورت کسے ہو گی؟ وہی تو ہے جو ہمیں جھکانا چاہتا ہے اس کے لہجے میں ناپسندیدگی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے جواب نہیں دیا

کھانا اب بھی ان چھوڑ کھا تھا جب ہالے اٹھ کھڑی ہوئی

ہم لیل کے گھر جا رہے ہیں چلو فوراً وہ غائب دماغی سے کہہ رہی تھی

عمر نے ایک نظر اسکو دیکھا پھر ان چھوئے کھانے کو اور یہ کھانا یہ کون کھائے گا؟ جانتی ہیں کتنا بل آئے گا؟

افسوس عمر پلینز کوئی بھی کھالے گا بل دو اور چلو یہاں سے اسے کوفت ہوئی

ہاں چرس بیچتا ہوں ناں میں بل میں دوں اور کھائے کوئی اور وہ بڑبڑایا ساتھ ویٹر کو آواز دی

مودب سا ویٹر بھاگتا ہوا آیا ہالے تب تک جا چکی تھی

کھانا پیک کرو اور گاڑی میں دے جاؤ فوراً وہ کہتا ہوا ہالے کے پیچھے بھاگا

پس ثابت ہوا ایسہ عمر کا عشق تھا اور وہ عاشقی کے مظاہرے میں خاصا کنجوس واقع ہوا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیل کے فلیٹ پہ پہنچتے ہی وہ ایک دھاڑ سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی لیل سامنے والے کمرے سے باہر آ

رہی تھی گیلے بال تو لیے میں لپیٹے ڈھیلے ڈھالے کرتے ٹراؤزر میں ملبوس اسکے چہرے پہ ان دونوں کو دیکھ حیرت

آئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہاں مانا کہ میرا ظرف بڑا ہے لیکن کیا ضروری ہے تم دونوں ہر وقت میرے سامنے آکر میرا دل جلاتے رہو وہ صوفے پہ کشن ٹھیک کرتے ہوئے نارمل آواز میں بولی ہالے نے نہیں سنا عمر نے سن کر ان سنا کیا اسکی توجہ کا مرکز اس وقت چھت پہ لگے "جالے" تھے

وہ اندر اسٹور کی طرف بڑھ گیا (جالے والا ڈنڈا یونو) اب بول بھی چکو زوجہ؟ لیل کو فت سے بولی

آپ کماتی کیوں ہیں؟ اس نے کھڑے کھڑے پوچھا اسکا انداز عجیب تھا روٹک سا

لیل جو نارمل تھی یکدم اسکے چہرے پہ جیسے کسی نے چابک دے مارا ہو

(اسی وقت عمر جالے کا بڑا سا ڈنڈا لے کر آتا ہوا دکھائی دیا)

لیل اٹھ کھڑی ہوئی اسکی آنکھیں یکدم سرخ ہو گئی تھیں مٹھیاں ضبط سے بھیج گئیں

میں آٹھ سال کی تھی جب ابا کو جوے اور شراب کی لت لگ گئی ایک ہی سال میں شراب انکو کھا گیا کاروبار

ٹھپ ہو گیا اور ابا کا دیوالیہ نکل آیا

وہ ہالے کے روبرو کھڑی زخمی سرخ آنکھوں کیساتھ کہہ رہی تھی

(عمر سر پہ ڈاکٹروں والا ماسک پہنے جالے والے ڈنڈے کو لمبا کئے چھت کے ایک کونے سے جالے صاف کر رہا

تھا)

لیل کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ایک دن ابا نے جو امیں سب ہار دیا اور نشے کی حالت میں خود کشی کر لی دادی نے اماں اور مجھے گھر سے نکال دیا  
آدھی رات کے وقت میں اور اماں اکیلے سڑک پہ بیٹھے تھے کیونکہ اماں کے پاس جانے کو کوئی "گھر" نہیں تھا انکا  
کوئی بھائی کوئی باپ کوئی اپنا نہیں تھا یتیم تھیں

(وہ ان دونوں سے ایسے بے نیاز تھا جیسے ان دونوں کا کوئی وجود ہی نہ ہو جا لے آہ یہ جا لے اتنے کیوں بڑھ گئے  
تھے؟)

صبح ہونے والی تھی جب کچھ لوگ آئے اماں سے بد تمیزی کی اور پھر اور اماں کو لے گئے اماں نے مجھے چھپا دیا تھا  
میں خوف سے وہیں چھپی بیٹھی رہی وہ لوگ میری ماں کو لے گئے اور اسی رات مجھے معراج بابا اپنے پاس لے  
آئے دو دن بعد کسی کچرے کے ڈھیر سے میری اماں کی لاش ملی زیادتی شدہ اور مسخ شدہ اس دن مجھے اندازہ ہوا  
کہ اگر عورت کے پاس اپنا گھر نہ ہو تو اسے کیا کیا جھیلنا پڑتا ہے اگر اماں کے پاس اپنا گھر ہوتا تو... وہ رکی آواز  
خوف سے کانپی آنسو ٹوٹ کر گالوں پہ گر پڑے

اماں کے پاس گھر ہوتا تو انکے ساتھ زیادتی نہ ہوتی انکی لاش اس طرح مسخ شدہ نہ ہوتی اس رات مجھے اندازہ ہو گیا  
تھا کہ عورت کے پاس اپنا کچھ نہ کچھ ہونا کتنا ضروری ہے میں اس لئے کماتی ہوں تاکہ جب کبھی میرا شوہر میرا بیٹا  
یا میرے گھر کا کوئی بھی مرد مجھے گھر سے نکالے تو میرے پاس جانے کے لئے اپنا گھر ہو کھانے کے لئے اپنے پیسے  
ہوں اور پہننے کے لئے اپنے کپڑے ہوں



## Posted On Kitab Nagri

میں گھر بنانے کے لئے کماتی ہوں ہر عورت کو اپنے لئے کمانا چاہیے تاکہ جب کبھی اسے کوئی گھر سے نکالے تو اسکے پاس جانے کے لئے اپنا گھر ہو وہ بے بسی سے کہتی صوفیہ پہ ڈھے سی گئی ٹاول نوچ کر بالوں سے اتارا گیلے چھوٹے بال چہرے کے اطراف میں گرنے لگے

(وہ چاروں کونوں کے جالے اتار چکا تھا اور اب جالے والا ڈنڈا واپس اسٹور میں رکھنے جا رہا تھا)

ہالے خاموشی سے اسکے ساتھ بیٹھ گئی ان دونوں کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا دلاسا دینے کو کوئی الفاظ نہیں تھے عمر واپس آیا ایک نظر لیل کو دیکھا پھر جالے گرنے کی وجہ سے خراب ہوئے فرش کو آہ اب اسکو صاف کون کرے؟

ہر کسی کے کمانے کا مقصد الگ ہوتا ہے ہالے میرا الگ ہے عمر کا الگ لیل نے کہنا شروع کیا (عمر اب سوا پندرہ سے چھت سے گرنے والا چوننا صاف کر رہا تھا)

کوئی شوق سے کماتا ہے کوئی مجبوری سے کسی کی عادت ہوتی ہے کسی کی انا میرے لئے کمانا مقصد ہے مجھے کمانا ہے تاکہ اپنا گھر بنا سکوں عمر کماتا ہے کیونکہ اسے مقام چاہیے کریڈٹ سیلٹی چاہیے میرے کچھ اور دوست ہیں انکے لئے کمائی شوق ہے تم اپنے ارد گرد دیکھو اپنی ضرورت اپنے شوق دیکھو پھر فیصلہ کرو تمہیں اپنی "وجہ" خود ڈھونڈنی ہوگی

(وہ اب سارا کچرا ڈسٹبن میں ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور کچن میں لگے سنک کے سامنے کھڑا ہوا تھا اور چہرہ دھو رہا تھا زندگی میں آپ کے پاس ایک عمر حیات ہونا چاہیے جو بنا کہے بنا جتائے آپ کا گھر صاف کر دیا کرے)

## Posted On Kitab Nagri

عمر چہرہ دھو کر آیا تو ہالے اسکو دیکھے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی تھی اسکے دماغ میں اب بھی مختلف سوچیں تھیں اب بھی کوئی جواب تسلی بخش نہیں تھا اب بھی اسکے پاس ایک تسلی تھی لیل کی ماں کے پاس باپ بھائی شوہر نہیں تھا ہالے کے پاس حسن تھا عمر تھا ہارون تھا اسکے پاس اسکے باپ کے پیسے تھے لیکن ہر تسلی ایک جگہ آ کر دم توڑ دیتی تھی اسکے پاس اپنا کیا تھا؟ ان سارے مردوں کے ہوتے ہوئے وہ سرخ ساڑھی نہیں خرید سکی اگر اسکے پاس اپنا کچھ ہوتا تو آج وہ ساڑھی اسکے پاس ہوتی

وہ سارے خیال جھٹک کر دروازے کے پاس چلی آئی عمر اسکے پیچھے ہی آیا تھا برتن دھو کر جاؤ الفا.. لیل پیچھے سے غرائی تھی میں تمہارا نوکر نہیں ہوں اپنی مرضی کے کام کروں گا

وہ ہاتھ جھلاتا باہر چلا گیا

پیچھے ایک اذیت تھی جس نے ایک بار پھر لیل کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا اگر اسکی ماں کے پاس "اپنا" گھر ہوتا تو وہ کبھی اس طرح نہ مرتیں

آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے وہ اتنی مضبوط نہیں تھی جتنی نظر آتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات کے بنگلے پہ اس لمحہ گہری رات اتری ہوئی تھی عمر گھر سے باہر گیا ہوا تھا نہ جانے اسکے کونسے کام تھے جو ختم نہیں ہوتے تھے ہالے سلطان رات کے اس پہر بھی لان میں رکھے صوفوں پہ بیٹھی تھی اس کے بھورے بال بکھرے ہوئے تھے خشک اور بے جان اس نے ہاتھ پھیر کر محسوس کیا کتنے عرصے سے اس نے اپنے بالوں کے لئے کوئی ٹریٹمنٹ نہیں لی تھی؟ کتنے عرصے سے اس نے کسی پارلر کا کوئی چکر نہیں لگایا تھا کیا تھا جس نے اسے یہ سب کرنے سے روک رکھا تھا؟

"پیسہ" اور اسکانہ ہونا ذہن کے ایک کونے سے آواز گونجی  
اسکا خاموش موبائل سامنے پڑا تھا ہالے نے موبائل اٹھا کر چہرے کے آگے کیا پھر اسکی انگلیوں نے میکا کی انداز میں "نفیسہ حیات" کا نمبر ڈائل کیا گھنٹی جارہی تھی وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے جاتی ہوئی گھنٹی کو سنتی رہی  
تھوڑی دیر بعد کال پک ہو گئی تھی  
ہیلو... نفیسہ کی نیند سے بوجھل آواز سنائی دی ہالے کو کوئی شرمندگی نہ ہوئی وہ آدھی رات کو لوگوں کو اپنے لئے جگانے کی عادی تھی

آپ کماتی کیوں ہیں؟ وہی روبوٹک مشینی انداز

نفیسہ نے گہری سانس لی

شکر کرو ہالے سلطان میں روایتی ساس نہیں ہوں ورنہ رات کے اس پہر میں تمہیں بتاتی میں کماتی کیوں ہوں وہ نارمل انداز میں کہہ رہی تھیں وہ عمر کی ماں تھیں باتوں کے اپنی طرف سے جواب دینا جانتی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

آپ کورات کے ایک بچے کال کر رہی ہوں اس لئے کیونکہ آپ کوئی روایتی ساس نہیں ہیں مجھے بتائیں آپ کماتی کیوں ہیں اس نے سوال دہرایا

میں اپنی "سیلف ریسپیکٹ" کے لئے کماتی ہوں میری آنا شروع سے بہت اونچی رہی ہے مجھے اپنے گھر کے مردوں سے پیسے مانگنا پسند نہیں تھا میری ناک آڑے آتی تھی اس لئے میں نے خود کمانا شروع کیا انکا لہجہ دھیمہ تھا

ہالے کے ابرو سکڑے

لیکن گھر کے مردوں سے مانگنے میں برائی کیا ہے؟ باپ بھائی شوہر وہ سب کس لئے ہوتے ہیں اگر وہ ہمیں کما کر کھلانہ سکیں تو ایسے مردوں کا کیا فائدہ؟ وہ جھنجھلا ہی گئی تھی

Mans are not providers

مرد صرف ہمیں خرچہ دینے کے لئے نہیں پیدا ہوئے جب مرد آپ سے گھر کا چولہا اور صفائی سنبھالنے کو کہیں تب تو فوراً ہم عورتوں کے اندر کی feminist جاگ جاتی ہے ہم فوراً کہہ دیتی ہیں بھئی ہم صرف چولہا دیکھنے اور صفائی کے لئے پیدا نہیں ہوئیں ہم بچے سنبھالنے اور برتن دھونے کے لئے پیدا نہیں ہوئیں لیکن جب ہم مردوں کو اپنا ATM سمجھ لیتے ہیں تب ہمارے معیار دوہرے کیوں ہو جاتے ہیں؟

ہالے کا سانس تک رک گیا وہ دم سادھے سنتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

جب عورت اپنے رنگ قد اور شکل کی وجہ سے ریجیکٹ ہو جاتی ہے تب تو ہم لوگ خوب واویلا کرتے ہیں لیکن جب مرد بڑا گھر گاڑی اور بھاری بھر کم بینک بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے ریجیکٹ ہو جاتے ہیں تب ہم کیوں خاموش رہ جاتے ہیں؟ ہالے سلطان جس طرح عورت چو لہا سنبھالنے اور بچے پیدا کرنے والی مشین نہیں ہے اسی طرح مرد پیسہ دینے والی مشین نہیں ہے

لیکن اگر ہمارے مرد ہمارے لئے کما رہے ہیں تو اس میں آخر کیا برا ہے؟ اس نے ایک آخری تسلی چاہی سپیکر کے پار نفیسہ حیات تک اسکی آواز دوڑتی ہوئی گئی

بلکل کوئی برائی نہیں ہے اگر آپ کے مرد آپ کے لئے کما رہے ہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن پھر آپ کو کمپر و مائز کرنے پڑیں گے کئی بار کئی چیزوں کے لئے دل مارنا پڑے گا کئی بار شوکیس میں رکھی انچی ہیل اور سرخ ساڑھیاں بس دیکھنے پہ اکتفا کرنا پڑے گا

سرخ ساڑھی کے نام پہ دل میں ایک ہوک سی اٹھی تھی دل زخم زخم ہوا تھا سنگل انکم پہ آج کے دور میں بس گزارے ہو سکتے ہیں خواہشات، ٹریولنگ، ہوٹلنگ اور ڈھیر ساری شاپنگ کے لئے ہمیشہ ڈبل انکم چاہیے ہوتی ہے مردوں کی کمائی پہ رہنا ہے تو دل مارنا اور کمپر و مائز کرنا سیکھنا ہو گا کیا تم اپنا دل مار سکتی ہو؟

اور یہ ایسا سوال تھا جس کا جواب ہالے کے لئے ہمیشہ "ناں" رہے گا

اس نے چند الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹ دی

## Posted On Kitab Nagri

دل بو جھل تھا سانس بھاری تھی خواہشات کا بوجھ کمر توڑ رہا تھا  
کیا اچھا نہیں تھا ہالے سلطان دل مارنا اور کمپر ومانز کرنا سیکھ لے؟

سلطان منزل میں اس وقت شمس سلطان کے کمرے میں جاؤ تو ایک حشر برپا تھا سفیر سلطان سادہ ٹی شرٹ اور  
ٹراؤزر میں کھڑا اپنے باپ کے سامنے چیخ چلا رہا تھا فروا بے چینی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں مہر کسی خاموش  
تماشائی کی طرح کونے میں کھڑی تھی

مجھے یقین نہیں آرہا باخدا مجھے یقین نہیں آرہا آپ نے اس عمر حیات کو میرے مقابلے میں کھڑا کر دیا اسکی اتنی  
اوقات ہے؟ اسکی اتنی جرات؟

شمس کوئی جواب دیئے بغیر اپنے موبائل کی سکریں کو انگوٹھے سے اوپر نیچے کر رہے تھے یوں جیسے سفیر کی ساری  
بکواس غیر اہم تھی

میں اپ سے بات کر رہا ہوں ڈیڈ مجھے جواب دیجئے آپ نے اسے میرے مقابل کیسے کھڑا کیا وہ پہلے سے زیادہ  
بلند آواز میں پھنکارا

اس نے میری منگیتر کے ساتھ افتر چلایا اسے ایکسپلائیٹ کیا شادی کے دن اسے لے کر غائب ہو گیا میں سارے  
شہر میں ذلیل بدنام ہو گیا اسکی وجہ سے ہماری ساری فیملی سفر کر رہی ہے اور آپ نے اسے ہمارے آفس میں



## Posted On Kitab Nagri

جگہ دے دی؟ اسکا چہرہ سرخ تھا اور تنفس تیز وہ بولتے بولتے ہانپ گیا تھا لیکن شمس کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا

آپ مجھے جواب نہیں دیں گے ہے ناں؟ لیکن یاد رکھیے گا سفیر سلطان کو اپنے انتقام لینے آتے ہیں میں اسے کل صبح دھکے دے کر آفس سے نکال دوں گا اور آپ یہ تماشا دیکھئے گا وہ انگلی اٹھا کر ان کو وارن کرتے ہوئے بولا

پھر مہر کا ہاتھ پکڑا اور دروازے سے باہر جانے لگا جب شمس کی آواز پہ وہ جیسے برف کا مجسمہ بن گیا

تم ایسا نہیں کرو گے سفیر سلطان اور اگر کیا تو ساری دنیا جان جائے گی کہ اپنے سگے تایا کو قتل کرنے والے تم خود ہو

سفیر کے ہاتھ سے مہر کا ہاتھ چھوٹ گیا فروانے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا مہر نے آگے بڑھ کر فوراً دروازہ بند کیا

اسکے لب بے یقینی سے وا ہوئے وہ شامی آنکھوں اور لرزتے جسم کے ساتھ مڑا

میں جانتا ہوں اس روز تم ہسپتال گئے تھے اور تم میرے بھائی کے اوپر چیخے چلائے اور اسکے بعد تم نے نہ جانے کیا کیا کہ میرے بھائی کو دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ مر گئے کہہ دو یہ جھوٹ ہے جھٹلا دو میری بات وہ اسکے مردہ چہرے پہ نظریں گاڑے استہزا سے کہہ رہے تھے

سفیر کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی وہ بس ساکت سن سا کھڑا رہا شمس آگے اے اپنے دونوں بازو سفیر کے کندھے پہ رکھے

## Posted On Kitab Nagri

میں یہ سب تمہارے لئے کر رہا ہوں سفیر میں تمہیں پروٹیکٹ کرنا چاہتا ہوں وہ آدمی عمر وہ مجھے وکٹم کم ولن زیادہ لگتا ہے وہ جتنا زمین کے باہر ہے اتنا ہی اندر ہے اسکی آنکھوں میں ہمارے لئے شک ہے وہ مجھے بھائی کا پر تو لگتا ہے وہ فارغ رہے گا تو اسکا دماغ ہمارے خلاف چلے گا میں نے اسے مصروف کر دیا ہے تاکہ اسکا دماغ ہمارے حق میں چلے وہ سنجیدہ لہجے میں کہہ رہے تھے نرمی اب بھی مفقود تھی

سفیر ایسے کھڑا تھا جیسے کوئی برف کا مجسمہ سفید بے جان

تم ایک قتل کرو یا ایک ہزار لیکن میں تمہیں ہر دفعہ بچاؤں گا کیونکہ تم میرے بیٹے ہو ہمارے درمیان اختلافات ہیں نفرت ہے لیکن تعلق بھی ہے میں تمہیں بچاؤں گا اور تمہیں مجھے ایسا کرنے دینا ہو گا کیونکہ دور کہیں مجھے لگتا ہے عمر ہمارا قہر ہے وہ زندہ ہے تو ہمیں مارے گا وہ.. وہ.. وہ

شمس کچھ کہہ رہے تھے سفیر کچھ سن رہا تھا لیکن فروا کو شمس کے آخری الفاظ کسی اور وقت کسی اور دور میں لے گئے تھے

یہ ان دنوں کی بات ہے جب نگین سلطان کی طلاق کو ایک ماہ ہو چکا تھا وہ کسی سے ملتی تھی نہ بات کرتی تھی مہر مکمل طور پر فروا اور حسینہ کے رحم و کرم پہ آچکی تھی

اس وقت بھی فروا مہر کو اپنے کمرے میں اپنے بیڈ پہ سلائے بیٹھی تھی گلابی رنگ کے لمبے پیروں تک آتے لان کے جوڑے میں ملبوس بالوں کو چہرے کے اطراف میں گرائے وہ مہر کے ننھے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی جب اسکے کمرے کی چوکھٹ میں نگین آکر کھڑی ہوئی نیلے سادہ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس بالوں کی سادہ چٹیا بنائے

## Posted On Kitab Nagri

اسکا حسن سوگوار تھا وہ ایسی حسین عورت تھی جسے دیکھنے کے چند دنوں بعد بھی تم اسکے سحر سے نہیں نکل سکو گے

فروانے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسکو دیکھا پھر واپس اپنے شغل میں مشغول ہو گئی نگین چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے قریب آ کر رکی

میرا بیٹا کیسا تھا فروا؟ اس نے ایک عجیب لہجے میں سوال کیا بے قراری بے بسی کیا تھا جو اسکے لہجے میں نہیں تھا وہ بالکل تمہارے جیسا تھا بلند بخت والا وہ مٹی کو چھو کر سونا کر سکتا تھا فروا سراٹھائے بغیر بولی اس نے مجھے پہلے ہی دن خوف زدہ کر دیا تھا ساحر تھا وہ سحر کرتا تھا

نگین کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرنے لگے

تم نے اسکے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ وہ آنسوؤں کے درمیان بولی

میں مجبور تھی نگین وہ یہاں رہتا تو غالب رہتا سب کچھ اسکا ہوتا تھا بخت بخت محبت میں کیسے اسکو سب کچھ لینے دیتی؟ وہ خالی کھوکھلی آنکھوں سے نگین کو دیکھ رہی تھی

وہ اب کہاں ہو گا؟.... کیا وہ زندہ ہو گا؟

وہ مر گیا ہو گا اب تک تو مر ہی چکا ہو گا

نگین کے دل کو کوئی مٹھی میں جکڑ رہا تھا

اس نے آنکھیں خشک کیں اب ان میں کوئی آنسو نہیں تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ میر ابیٹا تھا فروا جسے تم نے کچرے پہ پھینک دیا اسکا لہجہ ہلکا تھا بلکل ہلکا تم نے کہا وہ شیطان ہے میں نے اسے نو ماہ قرآن سنایا تھا وہ شیطان کیسے ہو سکتا تھا؟

میں نے نو ماہ اسکی بلند بختی کی دعائیں کیں تھیں اوہ جہاں رہے گا حکومت کرے گا تم دیکھنا تم کہتی ہو وہ مر گیا ہے؟ اب کے نگین کا لہجہ بھاری تھا ضرب لگانے جیسا

پھر دعا کرنا وہ مر ہی گیا ہو کیونکہ اگر وہ زندہ رہا تو تمہیں جینے نہیں دے گا خدا اسے توفیق دے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلہ گھونٹے وہ حقارت سے کہتی واپس چلی گئی

پیچھے فروا نے نخوت سے سر جھٹکا تھا

ہنہ حکومت کرے گا وہ بھی اس قرآن پڑھانے والی کے گھر اس نے اپنا دھیان دوبارہ مہرماہ کی جانب مبذول کر لیا

یہاں حال میں اسکے سامنے اسکا شوہر اور بیٹا کھڑا تھا ان دونوں کو الگ الگ طریقوں سے جان کا خوف لاحق تھا وہ ایک کو خوف کی موت مار رہا تھا اور دوسرے کو ذلت کی وہ فروا کو اپنے عزیزوں کی بے چینی کی موت مار رہا تھا وہ واپس آگیا تھا اور اب واقعی جینے نہیں دے رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات رات کے اس پہر ایک بلڈنگ کے بوسیدہ فلیٹ کے کمرے میں بیٹھا تھا اسکے سامنے ایک نرس بیٹھی تھی وہی مسیح نرس جس نے عمر کے ایکسیڈنٹ کی رات ہالے کو انجکشن لگایا تھا اور وہی نرس جس نے فروا اور مہر کے سامنے ہالے سے اسکے شوہر کے متعلق پوچھا تھا اسکے آنسو بہہ رہے تھے وہ گھبرا آئی ہوئی اور پریشان معلوم ہوتی تھی

میں سچ کہہ رہی ہوں عمر صاحب مجھے مسز سلطان نے کہا تھا وہ فوٹیج اور ہسپتال کا اجازت نامہ میں انکو دے دوں ورنہ وہ مجھے کہیں کا نہیں چھوڑیں گی

وہ ہزار دفع بولی گئی بات ایک بار پھر دہرا رہی تھی

عمر نے کپٹی کو انگلیوں سے مسلا کوئی ایک سرائیں نہیں تھا جو ہاتھ آتا ہو وہ اٹھا اور باہر نکل آیا اگلے کچھ وقت میں وہ لیل کے گھر پہ تھا لمبے صوفے پہ لیل اور سردار بیٹھے تھے انکی دائیں طرف رکھے سنگل صوفے پہ نشا بیٹھی تھی صوفوں کی سیدھ میں ذرا فاصلے پہ ایک اسٹینڈ پہ وائٹ بورڈ لگا تھا جس پہ عمر حیات کچھ اہم نکات لکھ رہا تھا وہ کچھ سوچ رہا تھا کچھ سمجھا رہا تھا لیکن اسکے سامنے بیٹھے دونوں لوگ اس وقت غور کرنے کے باوجود کچھ سمجھ نہیں پا رہے تھے

بورڈ پہ ایک سطر لکھی تھی

جادو اسکی منشا نہیں مجبوری تھی

تم دونوں کو اس لائن کا کیا مطلب سمجھ آتا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

اس نے باری باری ان دونوں کو دیکھا نشان سب سے بے نیاز تھی جیسے یہاں موجود ہی نہ ہو  
سردار نے نہایت کڑوا منہ بنا کر عمر کو دیکھا

بھائی مجھ سے یہ پوچھ کہ گاڑیوں کے سپر پارٹس کہاں سے کتنے میں ملیں گے انجن کیسا ہو اور گاڑی میں کونسا  
فیول ڈالو تو گاڑی اچھی صحت مند رہے گی یہ مجھ سے جادو ٹونے کی باتیں کیوں کر رہا ہے؟  
عمر نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اسکو لعنت دی تھی جسے سردار نے سر کے خم سے وصول کیا تھا  
اب کے اس نے لیل کو ایک امید سے دیکھا

لیل نے کندھے اچکائے

الفا مجھ سے پوچھو کہ کس منسٹر کی کتنی بیویاں اور کتنی گرل فرینڈز ہیں شہر میں کون کس کی جاسوسی کروا رہا ہے  
کس کے اکاؤنٹ میں کتنے پیسے ہیں کون اپنی بیوی اور کون اپنے شوہر کو چیٹ کر رہے ہیں یہ مجھے کن کاموں میں  
گھسیٹ رہے ہو؟ میرا باپ بانگلہ دیش سے بس آیا ہی تھا وہاں سے کوئی جادو گری کی ڈگری نہیں لی تھی  
عمر نے گہرا سانس لے کر رخ موڑ لیا کافی دیر تک خاموشی بچھائی رہی تھوڑی دیر بعد لیل کی آواز سماعتوں سے  
ٹکرائی

عمر ہو سکتا ہے فروانے ہی وہ ساری تصاویر لی ہوں اور بھیجی بھی ہوں لیل اسکو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی (یہ ان  
تصاویر کی بابت بات ہو رہی ہے جو سفیر کو اسکے نکاح والے دن موصول ہوئیں)



## Posted On Kitab Nagri

میں نے فروا کی کال ریکارڈنگز نکلوائی ہیں وہ فہیم سے کہہ رہی تھی کہ اس نے وہ تصاویر نہیں بھیجیں عمر بورڈ پہ لکھی سطر پہ نظریں جمائے کہہ رہا تھا

جیسے فروا تو حافظ قرآن ہے ناں وہ جھوٹ تو بول ہی نہیں سکتی سردار نے ناک سے مکھی اڑائی

عمر نے جواب نہیں دیا وہ سنجیدہ تھا اور پر سوچ بھی جب لیل کچھ یاد آنے پہ بول اٹھی

وہ ریستوران وہ تو کافی مہنگا ہے ناں ظاہر ہے وہاں جانے کے لئے پہلے سے ریزرویشن کروانی پڑتی ہوگی کیا تم نے پندرہ اپریل کی لسٹ دیکھی؟

دیکھ چکا ہوں اس میں کچھ خاص نہیں ہے ایک ریزرویشن سفیر کی جانب سے ہے اور دوسری ہالے کی جانب سے وہ اب بھی اس سطر کو گھور رہا تھا

لیکن ہالے بھابی تو سفیر کے ساتھ ہی گئی تھی ناں تو اس نے الگ ریزرویشن کیوں کروائی؟

اب کے سردار نے سوال کیا تھا

پوچھا تھا میں نے وہ کہتی ہیں انہوں نے نہیں کروائی یہ حسن کی شرارت ہوگی وہ اکثر اسکے نام سے ریزرویشن

کرواتا رہتا تھا پھر اپنے دوستوں کو کھانا کھلانے لے جاتا تھا اگر سی سی ٹی وی مل جاتا تو شاید کام آسان ہو جاتا لیکن

اس ریستوران کے سی سی ٹی وی میں کوئی وائرس آگیا تھا اور انہوں نے ساری فوٹیج ڈیلیٹ کر دی ہے میں نے

آس پاس کی بلڈنگ سے بھی پتہ کیا ہے اور انکی فوٹیج دیکھی ہے وہ فوٹیج بس داخلی دروازے کی ہے لیکن کچھ بھی

قابل غور نہیں لگا سب نارمل ہے

## Posted On Kitab Nagri

تم اس سب کے پیچھے کیوں پڑ رہے ہو عمر تم ہسپتال جاؤ وہاں سے کوئی سراغ ڈھونڈو ہمیں معراج سلطان کا مرڈر کیس حل کرنا ہے ہالے کا اغوا نہیں لیل جھنجھلا گئی عمر نے ایک نظر اسکو دیکھا پھر واپس اپنی جگاہ آکر بیٹھا

چیزیں وہیں سے ٹھیک ہوتی ہیں جہاں سے خراب ہوئی ہوں یہ تیسرا انسان جو مسنگ ہے جو ساری گیم الٹ رہا ہے اور جو کھلم کھلا مجھے چیلنج کر رہا ہے (اس نے کناکھیوں سے بورڈ پہ لکھی سطر کی جانب اشارہ کیا) میں اسکی گردن تک پہنچے بغیر جج صاحب کے قتل کا معمہ حل نہیں کر سکتا وہ اپنے موبائل پہ کچھ ٹائپ کرتے ہوئے بولا تھا

اگر تمہیں اس معمے کو حل کرنا ہے تو اس کہانی کے "وکٹم" کو ساتھ بٹھا کر کرنا ہو گا کیونکہ کہانی کو جتنا وکٹم سمجھ سکتا ہے اتنا کوئی نہیں سمجھ سکتا اور اس کہانی کی وکٹم ہالے ہے سردار نے ہر لفظ پہ زور دے کر کہا تھا

اس کہانی کا سب سے بڑا وکٹم میں ہوں اور مجھ سے زیادہ اس کہانی کوئی نہیں سمجھ سکتا وہ بے زاری سے کہہ کر موبائل کان سے لگائے دوسری جانب جاتی گھنٹی سنے گیا کال اٹینڈ ہو گئی تھی اس نے چھوٹے ہی سوال کیا

جادو اسکی منشا نہیں مجبوری تھی اس بات کا مطلب کیا ہوا؟

اپنے بیڈ پہ آڑے ترچھے سوئے پڑے حسن نے با مشکل آنکھیں کھول رکھی تھیں

میرا باپ ہیری پوٹر کے سیکوئل کا ڈائریکٹر نہیں تھا بند کرو فون وہ نیند میں بڑبڑایا

اے بکومت ٹاپر ہو تم اتنے جینٹیس ہو اتنی سی بات کا نہیں پتہ؟ اس نے گھر کا تھا

تم بھی تو خود کو جونیئر نیوٹن کہلاتے ہو باتیں ایسی کرتے ہو کہ اسطو صدمے سے مر جائے خود حل کیوں نہیں کر لیتے ویسے ہالے سے پوچھ...

## Posted On Kitab Nagri

ٹوں ٹوں... اس آواز کے ساتھ کال کٹ گئی

سال میں چار سپلیاں لاتی ہے اسکی بہن اس سے پوچھ لو ہنہ وہ جل کر بولا  
اب اسکی انگلیاں کوئی اور نمبر ڈائل کر رہی تھیں گھنٹی بجی اور کال پک کر لی گئی  
جادو اسکی منشا نہیں مجبوری تھی اس بات کا کیا مطلب ہوا؟ بے زار لہجہ

ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹے ہارون شاہد کی آنکھوں میں استہزا تھا  
مدر گو تھل میری ماں تھی ناں؟ اور ایسا میری بیوی مجھے کیا پتہ یہ کیا بکواس ہے ہالے سے پوچھ...  
عمر نے ایک بار پھر زور سے بٹن دبا کر کال کاٹی

اس کے چہرے پہ برہمی اور بے زاری واضح تھی ایک علم والے کے لئے یہ نری موت تھی کہ اس سے کوئی  
سوال نہ حل ہو پارہا ہو اس نے اپنی چیزیں اٹھائیں اور دروازہ زور سے بند کرتا باہر نکل گیا  
لیل اور سردار اسکو جاتے ہوئے دیکھتے رہے

شاید عمر حیات بھول گیا تھا کہ ہر انسان کا علم مختلف ہوتا ہے اگر ریاضی کے طالب علم سے اردو ادب کا سوال  
پوچھو گے تو یہ نری زیادتی تھی

شاید وہ خود سے اور لوگوں سے غلط وقت پہ غلط سوال پوچھ رہا تھا

لیکن پھر سہی انسان کون تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

ہسپتال کا پرائیویٹ وارڈ اس وقت ایک عجیب سی منحوسیت میں ڈوبا تھا باہر پھیلی سیاہ رات کے برعکس اندر سفید اجلی روشنیاں پھیلی تھیں کھڑکی کے پردے ہٹے ہوئے تھے اور سارا شہر وہاں سے صاف نظر آتا تھا کراچی شہر دن کے آجالے میں جتنا بھی شور کرتا گندگی سے بھرا ہوا نظر آتا ہو لیکن جسے کراچی کی خوب صورتی دیکھنی تھی وہ رات کے اندھیرے میں اس شہر کے آجالے دیکھے آنکھوں کو خیرہ اور اندر کے اندھیروں کو مٹاتے آجالے کھڑکی کے پاس ایک سنہری آنکھوں والا مرد کھڑا تھا اسکے عقب میں بیڈ پہ تکیوں کے سہارے بیٹھی ہوئی اسکی بہن بھی تھی

آپ چاہتے ہیں میں ایک بار پھر ذلت جھیلوں آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بھائی وہ یاسیت سے کہہ رہی تھی اسکی سبز آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی معلوم ہوتی تھیں بال بے جان خشک اور چہرہ کھنڈر

مرد نے مڑ کر نہیں دیکھا وہ اسی طرح روشنیوں پہ نظریں جمائے کھڑا رہا  
میں تمہیں ذلت سے بچا رہا ہوں نیرو تمہیں بھی اور اپنی مری ہوئی ماں کو بھی تم آزاد ہو چاہے اس رشتے کے لئے انکار کر دو لیکن یہ ذلت ڈھکی چھپی تھی آنے والی ذلت ساری دنیا دیکھے گی کیا پھر خود سے نظر ملا سکو گی؟  
اسکی آواز ٹھنڈی تھی بے لچک بے تاثر

پچھے بیٹھی سبز آنکھوں والی لڑکی کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے اسکی ہچکیاں سارے کمرے میں گونج رہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میں کیا کروں بھائی کہاں جاؤں میرے پاس اب کچھ نہیں ہے فیصلے کا کوئی اختیار نہیں ہے جانے کو کوئی جگہ نہیں ہے منہ چھپانے کو کوئی کپڑا تک نہیں ہے میرے نصیب میں ایسی ذلت کیوں ہے؟ وہ اب بلند آواز میں چیخنے لگی تھی اسکے بھائی نے گویا کان لپیٹ لئے ہوں آنکھیں بند کر لی ہوں اس نے واقعی آنکھیں بند کر رکھی تھیں وہ اپنی بہن کی بات سن رہا تھا یا نہیں لیکن اسکے لب بے آواز ہل رہے تھے

اللہ انہیں غارت کرے

آپ میرے ساتھ ظلم کر رہے ہیں یا قوت نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے اسکو جان سے مار دیں اگر ذرا بھی غیرت ہے تو اسکو مار دیں یا پھر مجھے مار دیں لیکن میری اس سے شادی نہ کروائیں یہ ظلم ہے خدا کے لئے یہ مت کریں بھائی وہ بری طرح روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہہ رہی تھی

اللہ انہیں غارت کرے وہ پھر سے بڑبڑایا

میں یہ شادی نہیں کروں گی میں خود کو مار ڈالوں گی میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گی یہ کیسے لوگ ہیں اللہ اللہ کیسے لوگ ہیں یہ مری ہوئی عورتوں کو بھی نہیں بخشے وہ ہزیرانی انداز میں چلاتے ہوئے اپنے بال نوچ رہی تھی اپنے چہرے پہ زور زور سے تھپڑ مار رہی تھی نوح اب بھی نہیں مڑا وہ کسی برف کے مجسمے کی تارہ ساکن کھڑا رہا آنکھیں بند کئے بڑبڑاتے ہوئے

اللہ انہیں غارت کرے

اب کے وہ اٹھی تھی پاگلوں کی طرح چلاتے ہوئے اس نے اپنا سارا بستر نوچ ڈالا



## Posted On Kitab Nagri

میں یہ شادی نہیں کروں گی میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی میں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی اس پہ گویا جنون سا طاری ہو چکا تھا

اس نے آج نوح کا لایا ہوا کھانا فرش پہ پھینک دیا ڈرپ اسٹینڈ کو زور سے زمین پہ دے مارا خود فرش پہ ڈھے سی گئی اللہ انہیں غارت کرے سرگوشی اب بھی جاری تھی آنسو اس کی آنکھوں سے بھی بہہ رہے تھے

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے یا قوت میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے میں نے اس سے محبت کی تھی میں نے تو ہمیشہ اسکا اچھا چاہا وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے

وہ اب اپنے ہاتھ زور زور سے زمین پہ مار رہی تھی اپنے بالوں کو مٹھی میں دبوچے وہ آج خود کو ختم کر دینا چاہتی تھی

اس نے اسی جنونی انداز میں فرش پہ گری کھانے کی پلیٹ اٹھائی اور اپنے سر پہ دے ماری پتلا خون ایک لکیر کی مانند اسکے سر سے بہنا شروع ہوا اور پھر بھل بھل فرش پہ گرنے لگا نوح مڑا اور اپنی سرخ آنکھوں سے اس لڑکی

کو دیکھا جسے سب سے زیادہ محبت کی تھی جسے سب سے زیادہ چاہا تھا وہ اسکے لئے بیٹیوں کی طرح تھی

وہ فرش پہ بے دھم ہو کر گر پڑی تھی وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا آیا اور اسکے پاس بیٹھ گیا پھر جھک کر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ تک لایا وہ خود کو چھڑوا رہی تھی اسکی پشت پہ تھپڑ مار رہی تھی لیکن وہ بس چپ تھا اسکے لب سرگوشی کرنا بند کر چکے تھے

نوح نے اسے بیڈ پہ بٹھایا اور پھر اسی خاموشی کے ساتھ اسے سینے سے لگا لیا



## Posted On Kitab Nagri

اللہ انہیں غارت کرے گا اس نے تسلی دی لیکن وہ نہیں سن سکی وہ بے ہوش ہو چکی تھی

نوح نے اسے نرمی سے واپس لٹا دیا پھر ذرا فاصلے پہ رکھے فرسٹ ایڈ باکس کو لے آیا

اب وہ اسکے سر کا زخم صاف کر رہا تھا اور پھر سے دہراتا جا رہا تھا

اللہ انہیں غارت کرے

باہر پھیلی تاریک رات آج پہلے سے زیادہ تاریک لگی تھی

فجر کی اذانیں باسی ہو چکی تھیں سورج ڈھکا چھپا سا کہیں سے نظر آجاتا تھا اپنا مکمل دیدار فلحال اس نے ممنوع

قرار دے رکھا تھا

ایسے میں عمر حیات کے بنگلے کی چھت پہ آؤ تو ہالے سلطان گلابی ڈھیلے ڈھالے کرتے شلوار میں ملبوس بالوں کو

کھلا چھوڑے اپنے آگے مٹی کے بڑے بڑے برتن رکھے بیٹھی تھی یوں گویا تھاں نما پلیٹ ہو کوئی بھورے بال

شانوں سے ڈھلک ڈھلک کر آگے کو گر رہے تھے اسکے آگے پانچ بڑی بڑی مٹی کی پلیٹیں رکھی تھیں ساتھ ایک

بڑے سے برتن میں انانج کے دانے اور ٹوٹا چاول (وہ چاول جن کے دانے عام چاول کے دانے کے مقابلے

چھوٹے اور بھر بھرے سے یہ چھوٹے چھوٹے پرندوں کے لئے بہترین غذا تھی

## Posted On Kitab Nagri

دفعتاً سے اپنے عقب میں کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اس نے گردن موڑ کر دیکھا اسکے سامنے وہی تھاسیہ آنکھوں والا مرد اسکی آنکھیں سرخ تھیں وہ سرمئی ٹریکنگ سوٹ میں ملبوس وہ شاید جاگنگ کے لئے جانے والا تھا اسکی تیاری سے یہی لگتا تھا

یہ صبح صبح کس کی خدمات ہو رہی ہیں؟ وہ کہتا ہوا آگے آیا اور پنچوں کے بل اسکے قریب بیٹھا پرندوں کی... میرے گھر میں ہمیشہ میں اور حسن ایسے برتنوں میں پانی اور اناج رکھتے تھے وہ چہرہ پلیٹ پہ جھکائے کہہ رہی تھی ہمیشہ ہمارا مقابلہ ہوتا تھا کہ کس کی پلیٹ سے جلدی ختم ہو جاتی ہے کس کی؟

حسن کی اسکی پلیٹ ہمیشہ جلدی خالی ہو جایا کرتی تھی اور اسکو بابا سے انعام ملتا تھا میرے اور حسن کے درمیان مقابلہ رہتا تھا کہ کون زیادہ نیکی کرتا ہے

وہ بولتے ہوئے پلیٹ ہاتھ میں لئے اٹھی اور دیوار کی جانب بڑھ گئی  
ہر ہفتے بابا ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور ہماری نیکیاں کاؤنٹ ہوتی تھیں اور جو جیت جاتا تھا اسے انعام ملتا تھا اس نے پلیٹ منڈیر پہ رکھ دی

عمر نے دوسری پلیٹ اٹھائی اور اسکے عقب میں جا کر کھڑا ہوا  
آپ جھوٹ بولتی تھیں تاکہ حسن جیت جائے اور اسے انعام ملے وہ پلیٹ کو منڈیر پہ رکھتے ہوئے بولا ایک پل کو ہالے رک سی گئی

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیسے پتہ؟

اس نے کندھے اچکائے مجھے سب پتہ ہوتا ہے

وہ دوںوں ایک ساتھ چلتے ہوئے واپس آئے عمر نے جھک کر دو پلیٹس اٹھائیں ایک ہالے کے ہاتھ میں دی  
ہاں میں جان کر ہار جاتی تھی حسن کو جیتنے ہوئے دیکھنا اچھا لگتا تھا مجھے بہت خوش ہوتا تھا وہ مجھے حسن میرا بھائی کم  
بیٹا زیادہ لگتا ہے

اور مجھے سالہ کم عذاب زیادہ لگتا ہے وہ ترکی باتر کی بولا تو ہالے ہنس پڑی  
ان دونوں نے مزید دو پلیٹس بھی منڈیر پہ رکھ دیں دھوپ اور گرمی کے مارے پرندوں کے لئے یہ کوئی نعمت  
ہی تھی

ویسے آپ غلط کر رہی ہیں ان پرندوں کو کمفرٹس کا عادی بنا دیں گی اللہ نے انکو پر دیئے ہیں آنکھیں دی ہیں اپنا  
کھانا خود ڈھونڈ سکتے ہیں اس نے اعتراض کیا تھا  
ہالے واپس مڑ گئی پانی کے بڑے بڑے پیالے اٹھائے اور دوبارہ اسکی طرف آنے لگی وہ اسے اپنے قریب آتے  
دیکھتا رہا

تمہارے پاس پیر ہیں تو پیدل سفر کیوں نہیں کرتے؟ اس نے پیالہ منڈیر پہ رکھا تمہارے پاس ایک ہزار ایسی  
چیزیں ہیں جو تمہیں کمفرٹس دیتی ہیں اور تمہارے لئے زیادہ ہیں پھر تم کیوں انہیں اپنے پاس رکھے ہوئے ہو وہ  
بازو سینے پہ باندھے اسکے سامنے کھڑی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر غور سے اسے سن رہا تھا اس نے کئی بار ہیون کی چھت پہ معراج سلطان کو اسی طرح پانی کے پیالے اور دانہ رکھتے ہوئے دیکھا تھا لیکن سوال نہیں کر پایا تھا ہالے کہہ رہی تھی

کسی کو کوئی کمفرٹ دیتے ہوئے یا اسکے لئے کوئی سہولت پیدا کرتے ہوئے یہ مت سوچو کہ وہ ڈیزرو کرتا بھی ہے یا نہیں ثواب اور نیکی بھی کوئی چیز ہوتی ہے اللہ کے لئے کئے گئے کاموں کے اجر وہ خود دیتا ہے ہم کیوں سوچ سوچ کر خود کو ہلکان کریں؟

بابا کہتے تھے پرندوں کی دعاؤں میں بہت اثر ہوتا ہے میں تو بس دعاؤں کے لئے کر رہی ہوں

عمر نے دیوار سے ٹیک لگالی اور مسکرایا ہالے اس کو دیکھ کر مسکرائی

پیار الگ رہا ہوں ناں؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا

زہر لگ رہے ہو وہ بھی اسی کی طرح مسکراتی رہی

آسمان پہ اترتے پرندوں کے غول اور صبح کی بہتی ہوئی ہواد لچپی سے انکو دیکھتی رہی

کوئی وقت تھا جب آپ کو میری آواز پسند نہیں تھی اور میرا چہرہ برا لگتا تھا

وہ وقت برا تھا ورنہ تمہاری آواز نے تو آدھی رات میں بھی مرے قدم جکڑ دیے تھے

ایک پل کو وقت تھم گیا شہر کی ساری آوازیں تھم گئیں عمر کو لگا کہ اسکا دل بھی تھم گیا

ہالے اسے دیکھتی رہی یک ٹک پلک جھپکے بغیر

یہ سرمئی سوٹ اتنا کیوں پسند ہے تمہیں ہر صبح یہی پہن لیتے ہو اس نے پچھلی بات کا اثر زائل کرنا چاہا

## Posted On Kitab Nagri

اس میں زیادہ گورا لگتا ہوں میں اس لئے وہ مسکراہٹ دبا کر بولا پارک میں آنے والی لڑکیوں کی نظر مجھ پہ ٹھہر ہی جاتی ہے

زہر لگ رہے ہو وہ اسکی باتوں کے جواب میں بس یہی بولی  
ہیون چلیں گی میرے ساتھ؟ اسکی اچانک پیشکش پہ یکدم ہالے سیدھی کھڑی ہوئی گردن میں گلٹی سی ابھر کر  
معدوم ہوئی



میرا پیپر ہے صاف ظاہر تھا وہ اسے ٹال رہی تھی  
میں پیپر سے پہلے گھر لے آؤں گا  
ہالے نے چند ثانیے اسکو دیکھا وہ بس سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا  
تم کیوں ہو ایسے؟  
کیسا؟ وہ اب بھی سنجیدہ تھا

میرے عزیز میرے لوگ سب مجھے کہتے ہیں کوئی ہالے کو نہ نہیں کہہ سکتا لیکن ایک ہالے ہے جو تمہیں ناں  
نہیں کہہ سکتی مجھے تم سے ڈر لگنے لگا ہے تم مجھے ہیناٹائیز کر رہے ہو وہ جھر جھری لے کر سادگی سے کہتی آگے بڑھ  
گئی

عمروہیں کھڑا رہا ساکت شل اسکی آنکھوں کی پتلیوں کی حرکت ساکت ہو گئی تھی دل رک رک کر چل رہا تھا  
کانوں میں کوئی آواز تھی جو گونج رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں اسکے سامنے بے بس ہو جاتا ہوں اماں وہ مجھے ہسپناٹائز کر دیتی ہے  
اس پل اس سارے شہر میں بس دل کے دھڑکنے کی آواز آتی تھی

### چار سال قبل

اسکی پڑھائی کو مکمل ہوئے دو سال کا عرصہ گزر چکا تھا وہ سی ایس ایس کا امتحان دینا چاہتا تھا لیکن اپنی پی ایچ ڈی کی وجہ سے نہ دے سکا دو ماہ پہلے اس نے پی ایچ ڈی مکمل کر لی تھی اور اب وہ مکمل طور پہ خود کو سی ایس ایس کے امتحان کے لئے تیار کر رہا تھا وہ عمر حیات تھا پرنسپل اور inaryextra ord

وہ اس امتحان کو پہلی ہی دفع پاس کر لینا چاہتا تھا ہسپتال والے واقعے کو آج کوئی آٹھ نو ماہ بیت چکے تھے لیکن وہ یاد اسکے ذہن سے کبھی محو نہیں ہو سکی تھی

وہ آدھا دن ہیون میں کام کرتا اور باقی کا آدھا دن مختلف کوچنگز اور لائبرریز میں جاتا رہتا تھا اس وقت بھی وہ ایک لائبرری میں بیٹھا تھا لمبی میز پہ قطار میں کرسیاں لگی تھیں ان کرسیوں پہ بیٹھے لوگ میز پہ کہنیاں رکھے کتاب پہ سر جھکائے مطالعے میں غرق نظر آتے تھے دفعتاً اسے اپنے آگے والی کرسی پہ کوئی بیٹھتا ہوا محسوس ہوا اس نے بلا ارادہ نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر پھیر نہیں سکا



## Posted On Kitab Nagri

سامنے سیاہ آنکھوں والی لڑکی تھی گلابی رنگ کے سادہ لباس میں ملبوس اسکی رنگت دمک رہی تھی اسکے بال سیاہ تھے چمک دار گھنے سردی کی وجہ سے اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی لیکن ان سب سے زیادہ جس چیز نے اسکی توجہ گھیری تھی وہ اسکی آنکھیں تھیں عمر کو لگایہ اسکی اپنی آنکھیں تھیں ان دونوں کے بیچ لمبی میز حائل تھی لیکن ان دونوں کے درمیان بہت کچھ حائل تھا لیکن وہ اس میز کی طرح نظر نہیں آتا تھا

وہ یک ٹک پلک جھپکے بغیر اسکو دیکھے گیا خود پہ نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہالے نے آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا ایک پل بس ایک پل کے لئے ان دونوں کی ایک جیسی آنکھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور عمر حیات سانس نہیں لے سکا وہ اپنی کتاب اٹھائے چلی گئی شاید وہ کتاب لینے ہی آئی تھی لیکن اپنے پیچھے بیٹھے اس لڑکے کو ایک روگ دے گئی تھی یہ انکی تیسری ملاقات تھی اور آج عمر حیات کی نظروں میں "عشق" تھا

اسکے جاتے ہی بے اختیار اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا سانس بند ہونے لگی یہ کیا تھا اوہ خدا یا یہ کیا تھا؟ وہ اگلے کئی لمحات تک بس اس داخلی دروازے کو دیکھتا رہا اسکا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ کاش آج اس لائبریری کے داخلی دروازے بند کر دیئے جائیں کاش وہ تھوڑی دیر یہاں مزید بیٹھ سکتی لیکن وہ ایسا کیوں چاہ رہا تھا؟

اس لمحے اس ایک نظر نے بہت کچھ تبدیل کر دیا تھا عمر حیات بدل گیا تھا وہ روزانہ لائبریری آنے لگا تھا وہ اسی میز پہ بیٹھ کر اسکا غائبانہ انتظار کرنے لگا تھا اس نے ہالے کی روٹین دیکھ لی تھی اب وہ گھنٹوں اسکی یونیورسٹی کے باہر کھڑا رہتا اور جب چھٹی کے وقت وہ اپنے کزن کے ساتھ آتی تو بس اس کی ایک جھلک عمر کے لئے کافی ہو جاتی

## Posted On Kitab Nagri

کبھی وہ کسی کیفے کسی ریستوران میں بے وجہ بیٹھا اسے دیکھتا رہتا وہ صبح جاگنگ کرنے جاتی تو اس دھند میں اٹی صبح میں اسے ہالے کا چہرہ صاف نظر آتا تھا ہر دھند سے پاک ہر طرح سے حسین اور سکون دینے والا

وہ کسی ٹین ایجر لڑکے کی طرح بن گیا تھا بغیر کچھ کہے خاموشی سے اسے دیکھتے رہنے کی خاطر وہ اپنا وقت پڑھائی ہیون سب بھول گیا تھا کچھ یاد تھا تو ہالے کوئی آواز سنائی دیتی تھی تو اسکی ایسے میں ایک رات جب وہ ہیون کے

گارڈن میں معراج سلطان کے ساتھ بیٹھا تھا تب انہوں نے اس سے سوال کیا تھا

تم اجل غائب دماغ رہتے ہو کو چنگ جاتے ہو لیکن پڑھتے نہیں کھانا پینا سونا جاگنا تمہاری ساری روٹین بدل گئی ہے کیا کسی لڑکی کا چکر ہے؟

انکے سنجیدگی سے پوچھنے پہ ایک پل کو وہ گڑبڑایا اور پھر نظر پھیر لی یہ وہ وقت تھا جب عمر نے ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرنا چھوڑ دیا تھا اسے خدشہ تھا کہ وہ سب جان لیں گے

انہی دنوں اسکے امتحان کی تاریخ آگئی لیکن اسکی روٹین نہ بدل سکی وہ صبح میں اسے دیکھنے یونیورسٹی جاتا اور پھر شام میں کسی کیفے کسی شوٹنگ کلب کسی ریستوران وہ بس اسے دیکھتے رہنا چاہتا تھا بغیر دقت کے بغیر تھکے

امتحان ہوا اور پھر رزلٹ آیا لیکن پھر ایک جھٹکا تھا جو عمر حیات کو لگا تھا عمر حیات زندگی میں پہلی بار "فیل" ہو گیا تھا اور بہت بری طرح فیل

وہ آج بھی معراج سلطان کے سامنے تھا انکے آفس میں چکر کاٹتا ہوا بے یقین شکڈ اور تھوڑا سا ہرٹ بھی

I can't believe it i just can't وہ انکے سامنے بے یقینی سے چکر کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں فیل نہیں ہو سکتا میں سب کو sue کروں گا ایک ایک کو دیکھ لوں گا میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے میں میں  
کیسے فیل ہو گا

معراج سنجیدگی سے اسے دیکھ رہے تھے

میں میں فیل نہیں ہو سکتا میں کبھی کبھی ساری زندگی فیل نہیں ہوا میں نے ہمیشہ ٹاپ کیا ہے میں نے پی ایچ ڈی  
میں ٹاپ کیا ہے میں اس ملک کے زہین ترین لوگوں میں سے ہوں میں فیل کیسے ہو سکتا ہوں؟

?Can you believe it

وہ چکر کاٹتے ہوئے وہ ایک لمحے کو رک گیا تھا

کون ہے وہ لڑکی؟ معراج سلطان کے سوال پہ وہ ششدر رہ گیا الفاظ منہ میں رہ گئے اسکے چہرے پہ جیسے کسی نے  
بیلچہ دے مارا ہو وہ شل رہ گیا

معراج اپنی جگہ سے اٹھ کر آئے اسکے سامنے آ کر کھڑے ہوئے۔۔ تم آج تک فیل نہیں ہوئے کیونکہ تمہارے  
لئے تم سے زیادہ ضروری کوئی نہیں رہا اب کوئی ہے جو تمہارے لئے تم سے زیادہ ضروری ہے

d or and please don't you dare to call it love it's a obsession you're obsesse

insecure

کوئی ہے جس کے کھو جانے کا تمہیں ڈر ہے جو تمہارا جنون بن گئی ہے کیا کوئی ہے؟ انکی نظریں اسکین کر رہی  
تھیں

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے شکستگی سے سر جھکا دیا کافی دیر تک اسکے حلق سے کوئی آواز نہ نکلی کافی دیر بعد بعد وہ بولا اسکے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی

مجھے نہیں پتہ یہ محبت ہے یا کیا لیکن اگر میں اسے نہیں دیکھوں گا تو سانس نہیں لے سکوں گا وہ کہنا یہی چاہتا تھا لیکن

ایسا کچھ نہیں ہے کہہ کر بات ختم کر دی  
معراج سلطان نے زیادہ کریدہ نہیں انہوں نے اسکا کندھا تھپکا کوئی بات نہیں چلو "ڈنر سوگ" کرتے ہیں وہ بڑے آرام سے اسے پیش کش کر رہے تھے عمر نے نہ سمجھی سے انہیں دیکھا

Its my daughter thing

چلو بتاتا ہوں وہ اسے اپنے ساتھ لئے آگے بڑھ گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلے ایک گھنٹے میں وہ ایک ریسٹوران میں بیٹھے تھے انکے سامنے کھانا رکھا تھا جسے ابھی تک ان دونوں نے چھوا بھی نہیں تھا معراج سلطان نے چند پل اسے دیکھا پھر کہنا شروع کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو عمر ہارنا برا نہیں ہوتا ہارنے کے بعد کی مایوسی بری ہوتی ہے گرنا برا نہیں ہوتا گرنے کے خود کو اٹھنے کے قابل نہ سمجھنا برا ہوتا ہے وہ اسے سمجھا رہے تھے عمر بس پلیٹ کو گھور رہا تھا ہر منظر بے کار تھا ہر بات بے تاثیر وہ اسے دو دنوں سے دیکھ نہیں سکا تھا کوئی اس سے پوچھتا اسے کیا چاہیے

تم فیل ہوئے کوئی بات نہیں زندگی ایک امتحان کے گرد نہیں گھومتی کرنے کو اب بھی بہت کچھ ہے دوبارہ تیاری کرو اور امتحان دو تمہاری کریڈ سیلٹی ہوگی تمہارا مقام ہو گا تو اس لڑکی کا باپ مان ہی جائے گا عمر نے تکان سے سر اٹھایا

مطلب وہ اس لڑکی کا ذکر نہیں بھول سکتے آہ کیا کرے وہ انکا؟  
کیا وہ لڑکی مجھ سے شادی کر لے گی؟ اس نے تھکی تھکی آنکھوں سے معراج کو دیکھا  
کوئی عمر کونسا کر سکتا ہے کیا؟

میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں جج صاحب اس نے دقت کے ساتھ کہنا چاہا وہ بہت اہم ہے بہت زیادہ مجھے اس سے محبت ہے عقیدت ہے میں اسکے ساتھ جینا چاہتا ہوں وہ ہلکی آواز میں بولا بے حد ہلکی شکستہ آواز

کون ہے وہ؟ دور کہیں شاید معراج جانتے تھے وہ کون ہے انہوں نے عمر کو کئی بار ایسی جگہوں پہ دیکھا تھا جہاں ہالے جاتی تھی اور عمر کا وہاں ہونا حیران کن تھا وہ بیٹی کے باپ تھے عمر کی حوصلہ افزائی کر سکتے تھے رشتہ نہیں ڈال سکتے تھے عمر نے کچھ کہنے کو لب کھولے لیکن اسی وقت معراج سلطان کا فون بجا کال اہم تھی وہ ہیلو ہیلو کرتے اٹھ گئے یہی وقت تھا جب عمر کے عین عقب میں کسی میز پہ دو لوگ آکر بیٹھے سیاہ آنکھوں والی لڑکی اور



## Posted On Kitab Nagri

سر مئی آنکھوں والا لڑکا وہ لڑکے سے کچھ کہہ رہی تھی عمر نے اسکی آواز سن کر آنکھیں موند لیں سکون سا سکون تھا جو اطراف میں پھیل گیا

اس نے فیصلہ کر لیا تھا اب وہ اس لڑکی کے بغیر نہیں رہ سکتا وہ ضروری تھی سانس لینے جتنی ضروری وہ معراج کو سب سچ بتا دے گا اور پھر محنت کر کے کیریئر بنالے گا اسکے نام سے وہاں کا نام ہٹے یا نہیں لیکن وہ خود کو اس قابل کر لے گا کہ سلطان خاندان اسے اس نام کے ساتھ قبول کرنے پہ مجبور ہو جائے ہاں وہ یہی کرے گا

تم مہر کی وجہ سے مجھ سے کیوں لڑ رہی ہو؟ ان دونوں کی باتوں کی آواز یہاں تک آتی تھی میں مہر آپ کی وجہ سے غصہ نہیں ہوں میں دادا پہ غصہ ہوں اور ان سے بھی زیادہ اس گھٹیا خبیث انسان وہاں خان پہ غصہ ہوں

کوئی تھپڑ تھا جو عمر حیات کے دل اور چہرے دونوں پہ لگا تھا وہ اپنی جگہ ساکن رہ گیا دادا آپ سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ انکے باپ نے پھپھو کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا مجھے جتنی نفرت اس وہاں سے ہے اتنی آج تک کسی سے نہیں ہو سکی وہ میرے سامنے آئے تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے مار دوں

عمر کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ کر دبایا ہو اتنا زور سے کہ خون رسنے لگا خواب ٹوٹ کر کرچی کرچی ہوئے دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا ہالے کہے جا رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

پھپھو نے انکو محبت دی اولاد دی پیسہ دیا لیکن وہ گھٹیا انسان گھٹیا ہی رہا سہی کہتی تھیں پھپھو سانپوں کے بل سے سانپ ہی نکلتے ہیں میرا بس چلے تو اسکے سارے خاندان کو مار دوں جان لے لوں سب کی گھٹیا لالچی انسان وہ ہالے کو دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن اسے حقارت محسوس ہوئی اسے لگا اسکے منہ پہ تھوکا گیا تھا

وہ لٹھے کی مانند سفید چہرہ لئے اٹھا اس نے دائیں بائیں کہیں نہیں دیکھا اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہو رہا تھا دل بند ہو رہا تھا ایسی اذیت ایسی پہلے کب ہوئی تھی؟

وہ چاہے زم زم سے دھل کر آجاتا لیکن وہ وہاج خان کا بیٹا رہتا اور وہاج خان کے بیٹے کے لئے سلطانز کے دل میں نفرت ہی تھی

اسکا دل بری طرح ٹوٹا تھا اور اسے لگا تھا اب وہ اسے جوڑ نہیں سکے گا وہ سفید پڑتا چہرہ اور ٹوٹا دل لئے وہاں سے نکل گیا تھا



یہ اس ریستوران والے واقعے کے چند دن بعد کا ذکر ہے وہ ہیون میں اپنے کمرے میں بیٹھا تھا ان چند دنوں میں نہ وہ کوچنگ گیا تھا نہ کچھ پڑھا تھا اور نہ ہیون کا کوئی کام دیکھا تھا سب کو لگتا تھا وہ فیل ہو جانے کی وجہ سے صدمے میں تھا کوئی نہیں جانتا تھا وہ دل ٹوٹنے کے صدمے میں تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس روز اس ریستوران والے واقعے کے بعد وہ دوبارہ نہ لا بھری گیا تھا نہ یونیورسٹی اور نہ ہی اسے فالو کیا تھا اس نے خود پہ بند بٹھا رکھے تھے اپنے بیڈ پہ لیٹا وہ پر مشردہ سا تھا کافی دیر اسی طرح لیٹے رہنے کے بعد وہ اٹھا تھا اب مزید صبر وہ نہیں کر سکتا تھا اسے طلب ہو رہی تھی وہ فوراً ہالے کو دیکھنا چاہتا تھا

کچھ دیر بعد ہی

خاکی پینٹ کے اوپر سیاہ بٹنوں والی شرٹ پہنے بڑھی ہوئی شیو اور بکھرے بالوں کے ساتھ وہ یونیورسٹی کے باہر گاڑی میں بیٹھا تھا اسے یہاں بیٹھے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اسی لمحے اس کا فون بجنا بغیر دیکھے اس نے کال اٹینڈ کر لی تم فیل ہو گئے؟ دوسری طرف اسکی ماں نے چھوٹے ہی سوال کیا تھا

عمر نے جواب نہیں دیا شاید مقابل کو جواب کی ضرورت بھی نہیں تھی کافی دیر دوسری جانب بھی خاموشی رہی اور پھر ایک مستحکم آواز سنائی دی

تم نے محبت کو آ بسیشن بنا لیا ہے عمر اس سے نکل آؤ نفیسہ کی نرم آواز پہ اس نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا

آنکھیں جلنے لگی تھیں

میں جب تک اسے دیکھ نہیں لیتا مجھے سکون نہیں ملتا مجھے ہر وقت اسے کھونے کا خوف رہتا ہے مجھے لگتا ہے کسی دن میں اسے فالو نہیں کروں گا اور پھر اگلے دن وہ مجھے نظر نہیں آئے گی وہ بے حد ہلکی آواز میں شکستگی سے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں تھک رہا ہوں اسکی محبت مجھے تھکا رہی ہے میرا کریر تباہ ہو رہا ہے اور مجھے لگتا ہے میں کچھ نہیں کر پا رہا سب کچھ ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسل رہا ہے اماں میں کیا کرو کہاں جاؤں؟ وہ بے بسی سے بولا حلق دکھ رہا تھا آنکھیں جل رہی تھیں

تم تھک رہے ہو کیونکہ تم وہ بن رہے ہو جو تم نہیں ہو تم کوئی اسٹالکریا پھر محبت میں لاپچی انسان نہیں ہو وہ بولیں تو عمر نے دم سادھ لیا

تم اسے فالو اس لئے نہیں کرتے کیونکہ تمہیں لگتا ہے تم اسے کھو دو گے یا پھر تم اسے دیکھنا چاہتے ہو تم اسے فالو کرتے ہو کیونکہ دور کہیں تمہیں خوف ہے کہ کسی دن وہ جان لے گی تم وہاں خان کے بیٹے ہو اور پھر وہ تم سے نفرت کرے گی تم اس نفرت سے پہلے کی محبت دیکھ لینا چاہتے ہو

کیا تم نے کبھی کھولتے ہوئے سچ سے جلا چہرہ دیکھا ہے؟ عمر کا چہرہ آج ویسا تھا تم فیل اس لئے نہیں ہوئے کہ کسی نے تمہارے ساتھ زیادتی کی کسی نے ظلم کیا یا پھر اس لڑکی کی یاد نے تمہیں پڑھنے نہیں دیا تم فیل ہوئے کیونکہ تم تمہارا دماغ تمہاری قلم خوف زدہ تھی فیل ہونے کا خوف انسان کو فیل کرواتا ہے

وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے پڑا رہا سچ کا مکا ایسی زور سے لگا تھا کہ اسکے جسم میں اٹھنے کی سکت ہی نہیں رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم نے پڑھائی سی ایس ایس سب کو اس لڑکی سے جوڑ لیا تھا تم پڑھنا چاہتے تھے مقام بنانا چاہتے تھے تاکہ وہ لڑکی تمہیں چھوڑ نہ دے لیکن دور کہیں تم ڈرے ہوئے تھے کہ اگر تم فیل ہو گئے تو؟ اگر تم معاشرے میں اپنا مقام اپنی کریڈیبلٹی نہ بنا سکے تو؟ میں پھر کہہ رہی ہوں تمہارے فیل ہونے کے خوف نے تمہیں فیل کروایا ہے میں اسے کھونا نہیں چاہتا ماں

She is the women i love with all my heart

وہ آہستگی بے حد آہستگی سے بولا

میں واقعی یہ سب نہیں چاہتا یہ کسی ٹین ایجر کی طرح اسکا تعاقب کرنا اسے فالو کرنا اسکے خوف اسکی محبت سے پڑھنا میں ایسا نہیں ہوں لیکن میں کیا کروں کہ اس خوف کو خود سے نکال سکوں وہاں خان جیسا بھی ہے میرا باپ ہے میں اسکا نام اپنے ساتھ لگا کر رہنا چاہتا ہوں لیکن اگر وہ مجھے اس نام کی وجہ سے چھوڑ دے گی تو میرا دل بہت دکھے گا بھی میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ نظر جمائے کہہ رہا تھا

آزاد... محبت کو آزاد کرو ہر خوف ہر لالچ سے آزاد محبت گرو کرتی ہے ہیل کرتی ہے سکون دیتی ہی بندھی ہوئی خوف زدہ لالچی محبت بے توقیر کرتی ہے بے سکون کرتی ہے دل کے زخم ادھیڑتی رہتی ہے یہی محبت ہوتی ہے جو لوگوں کو کچرے کے ڈھیروں پہ بیٹھ کر نشہ کرواتا ہے جو آپ کو سکون سے سونے نہیں دیتی جو آپ کا مستقبل حال ماضی سب خراب کر دیتی ہے کیا تمہیں ایسی محبت چاہیے؟ کیا تمہارا اصل یہی ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ خاموش ہو گئیں عمر بھی خاموش تھا کافی دیر تک وہ اسکے بولنے کا انتظار کرتی رہیں لیکن وہ نہ بولا اور جب عمر خاموش ہو جایا کرے تو سمجھ جاؤ وہ قائل ہو گیا زہین لوگوں کی ناک اونچی ہوتی ہے وہ کبھی بھی آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے کہ آپ کی بات مان چکے ہیں آپ کی ذہانت آپ کا پائٹ تسلیم کر چکے ہیں وہ بس اپنے عمل اپنی خاموشی سے سب سمجھا دیتے ہیں

اسی پل وہ باہر نکلی ہارون کے ساتھ ہنستی کھکھلاتی ہوئی

وہ اسے دیکھتا رہا ایک سکون تھا جو رگ و پے میں اتر رہا تھا وہ دونوں گاڑی تک جا رہے تھے وہ بار بار رک جاتی ہارون کی کسی بات پہ گردن پیچھے پھینکے کھکھلاتی جاتی اور پھر وہ چلی وہ چلی گئی لیکن یہ فجر والا لمحہ تھا اسکے جاتے ہی وہ جیسے ایک خواب سے جاگا تھا

یہ میں کیا کر رہا ہوں؟ وہ بے آواز بڑبڑایا

سارا دن کسی گلی کے عاشق کی طرح اسے فالو کرنا محبت کو نشے کی طرح ایک سمجھ لینا ایک جنون کی طرح اسکا تعاقب کرنا ہر وقت اسے کھونے اس سے دور جانے کے خوف میں مبتلا رہنا یہ کیسی محبت تھی؟ کیوں اسکا دیدار سیراب نہیں کر رہا تھا؟ کیوں وہ محبت میں لالچی ہو رہا تھا؟ محبت میں پڑ کر کیریر تباہ کرنا یہ romanticism نہیں تھا یہ محبت نہیں تھی

## Posted On Kitab Nagri

اس نے گاڑی واپس موڑ دی اب کے اسکا چہرہ کچھ اور تھا ہر دفع ہالے کو دیکھ لینے پہ بھی وہ اسے کھونے کا خوف دل سے نکال نہیں سکا تھا لیکن آج وہ پرسکون تھا یہ محبت نہیں تھی جو وہ کر رہا تھا یہ جنون تھا اور جنون کو ختم ہو جانا چاہیے ورنہ وہ آپ کو ختم کر دے گا

اسکا کیریئر اسکا مقام اسکی کریڈیٹ سیلٹی اہم تھی ہر محبت سے زیادہ اہم ہر ہالے سلطان سے زیادہ اہم محبت کو کوئی حق نہیں کہ وہ کیریئر کھا جائے نشوں پہ لگا دے یا پھر ایک جنونی اسٹالکر بنادے ازل سے ابد تک محبت کو بس ہیل کرنے تحفظ دینے اور سکون دینے کا حق ہے اور اگر وہ اپنا کام نہیں کر پار ہی تو بہتر ہے راستہ بدل لیا جائے آج اس نے راستہ بدل لیا تھا عمر حیات ایک اسٹالکر نہیں تھا کوئی جنونی نہیں تھا وہ یہاں کریڈیٹ سیلٹی مقام بنانے آیا تھا خود کو ذہنی مریض بنانے نہیں

واپس جاتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا وہ بلاخر آزاد تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلے دن وہ کوچنگ جانے لگا تھا ہیون کے معاملات سنبھل گئے تھے معراج سلطان نے اس سے دوبارہ اس لڑکی کے متعلق بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی شاید پرانا عمر واپس آچکا تھا اور اس عمر سے بات کرنا مانو اپنے پیر پہ کلہاڑی مارنا سب کچھ معمول پہ آنے لگا تھا لیکن شاید دور کہیں کچھ تھا جو ادھورا تھا ٹوٹا ہوا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اسی طرح ایک شام وہ لاہری سے نکل رہا تھا ہاتھ میں ایک کتاب لئے وہ جو نہی مڑا ایک پل کو ٹھہر گیا وہ سیاہ جوڑے میں ملبوس میز کے اوپر رکھی کتاب پہ وہ سر جھکائے ہوئے تھی سرمئے آنکھوں والا لڑکا بھی اسکے ساتھ بیٹھا تھا وہ دونوں آہستہ آہستہ سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے

عمر اسے دیکھتا رہا وہ خود کو اسے دیکھنے سے روک نہیں پایا یہ لڑکا یہ نہ جانے کیوں برا لگ رہا تھا بہت برا اسکا دل چاہ رہا تھا اسے اٹھا کر لاہری کی کھڑکی سے باہر پھینک دے

وہ کتابوں کے ریکس کے پار کھڑا ہو گیا اس طرح کہ ہالے اسے دیکھ نہ سکے اور پھر اگلے ایک گھنٹے تک وہ وہیں کھڑا رہا جب تک وہ دونوں وہاں سے چلے نہیں گئے عمر وہیں کھڑا رہا وہ چلی گئی اور تب وہ بھی ہیون چلا آیا لیکن آج یہ کوئی اور عمر تھا

وہ اپنے کمرے میں آیا معراج سلطان جو کسی کام کے سلسلے میں اسے بلانے آئے تھے اسے اپنے بیگ میں کپڑے ٹھونستے دیکھ دھک سے رہ گئے عمر بس غائب دماغی سے بیگ میں اپنے سامان ٹھوس رہا تھا چند لمحے وہ چوکھٹ پہ کھڑے بے یقین اور شکا کڈ سے اسے دیکھتے رہے اور پھر آگے بڑھے جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے بیگ لیا

کہاں جا رہے ہو تم؟ وہ سختی سے پوچھ رہے تھے

شہر چھوڑ رہا ہوں کہیں دور جا رہا ہوں وہ ہٹ دھرمی سے انکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

## Posted On Kitab Nagri

میں یہاں ڈسٹریکٹ ہو رہا ہوں لوگ بدلیں گے شہر بدلے گا.. وہ رکا ایک پل کو جیسے دل کو کسی نے جکڑ لیا ہو اور پھر میں اسے بھول جاؤں گا اس نے بلاخر کہہ دیا میں اسے دل سے نکال دوں گا لیکن اسکے لئے یہاں سے جانا ضروری ہے

وہ مڑ گیا الماری سے اب اپنے باقی سامان نکالنے لگا

تم مجھے چھوڑ دو گے؟ تم میرے وارث ہو میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو انکی آواز مارے بے بسی کے کانپی تھی عمر کا دل پسبجا تھا آنکھیں گلابی ہوئیں لیکن وہ مڑا نہیں وہ جب جانے کا فیصلہ کر لیتا تھا تو مڑتا نہیں تھا میں اپ سے وعدہ کرتا ہوں میں واپس آ جاؤں گا اس نے یقین دہانی کروائی میں بہت جلد واپس آؤں گا اور ایک مقام ایک کریڈیٹیلٹی کے ساتھ آؤں گا فلحال مجھے جانے دیں پلیز مجھے مت روکیں ورنہ میں رک جاؤں گا اور اگر میں رک گیا تو میں نہ جانے کیا کر دوں گا وہ مڑے بغیر بولا

سارے حوالے ساری باتیں ساری دلیلیں سب ختم ہو گئیں وہ جارہا تھا اور وہ اسے روک بھی نہیں سکتے تھے یہ کیسی بے بسی تھی؟

وہ واپس مڑ گئے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئے  
عمر بے بسی سے انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا

## Posted On Kitab Nagri

وہ ایک دوست کے توسط کوئٹہ چلا آیا بلوچستان کا دار الحکومت پر سکون ٹھنڈا شہر کوئٹہ مختلف تھا کراچی سے بے حد مختلف یہاں کی زندگی ویسی نہیں تھی

وہ روشنی شور گہما گہمی والے شہر سے اچانک اس معصوم اور پر سکون شہر میں آگیا تھا یہاں راتیں کراچی جیسی روشن اور دن شور کرتے نہیں تھے

یہاں آنے کے بعد اسے "اسٹرگل" کے معنی پتہ چلے تھے وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ فلیٹ شیئر کر رہا تھا کرایہ اور باقی کے آخر آجات نے اسے پہلے ہی مہینے دن میں تارے دکھا دیئے تھے ہیون میں اسکا کھانا اور رہائش مفت تھی کوچنگ اور باقی کے آخر آجات کے لئے اسکے پاس جاب تھی لیکن یہاں نہ جاب تھی نہ پیسے اور سب سے بڑھ کر یہاں معراج سلطان نہیں تھے

وہ دو دو نوکریاں کرنے لگا کوچنگز اور لائبریری جانے لگا لیکن ایک اہم بات جو اسے یہاں آکر پتہ لگی تھی بلوچستان اور سندھ کے تعلیمی اداروں میں زمین آسمان کا فرق تھا اسے جو چیزیں یہاں "اب" پڑھائی جا رہی تھیں وہ انہیں کئی سال پہلے پڑھ چکا تھا شاید وہاں کا تعلیم بہت پیچھے تھی کہیں زیادہ پیچھے

وہ فلیٹ کا چھ ماہ کا کرایا ایک ساتھ دے چکا تھا اب وہ یہاں سے جانا فورڈ بھی نہیں کر سکتا تھا عمر کہتا تھا مسائل اپنا حل ساتھ لے کر آتے تھے اور اسکے مسائل بھی اپنا حل ساتھ لائے تھے لیل جو اسکے ساتھ کراچی کے بڑے کوچنگ ادارے میں پڑھ رہی تھی وہ اب اسے نوٹس بھیج دیا کرتی تھی وہ یوں وہ پڑھائی میں پیچھے نہیں رہا

## Posted On Kitab Nagri

لا بھری میں سارا دن وہ کتابوں میں غرق رہتا تھا جب وہ راتوں میں سونے کے لئے لیٹتا تھا تب کوئی تھا جو اسے یاد آتا تھا بغیر اجازت

یہ وہ وقت تھا جب عمر اچھا کھانا کھاتے ہوئے ہزار بار سوچتا تھا جب وہ مہنگے کپڑے جوتے اور خاص طور پر فیومز لیتے ہوئے اسے سوچنا نہیں پڑتا تھا وہ فوراً خود کو "ناں" کہہ کر آگے بڑھ جایا کرتا تھا خود کو ناں کہنا آپ کو بڑے بڑے مسائل سے بچا لیتا ہے اور اس نے یہ سیکھ لیا تھا وہ نوکریوں سے نکالا جاتا تھا کیونکہ اسکے پاس پڑھنے اور نوکری مینج کرنے کے لئے وقت نہیں ہوتا تھا اس نے کئی بار جوتے سلائی کر کے پہنے تھے شرٹوں کے رنگ بوسیدہ اور پرانے ہو جاتے تھے وہ انہیں تب تک پہنتا تھا جب تک پھٹ نہ جائیں

کوئٹہ کی تیج برف بار ساتی راتوں میں وہ اپنے لئے گرم بستر نہیں خرید پاتا تھا انکے فلیٹ میں ایک ہیٹر تھا جسے اسکا دوست اور وہ باری باری استعمال کرتے تھے گو کہ اس کڑکتے جاڑے میں اس ہیٹر کی کوئی وقعت نہیں تھی لیکن وہ بس خاموشی سے سب سے چلے جا رہا تھا اگر وہ پیسہ ان چیزوں میں جھونکنے لگ جاتا تو کوچنگ کے پیسے پورے نہ ہو پاتے گھر اور بس کا کرایا کھانا اور باقی کے آخر آجات ان سب کو پورا کرنے کے لئے اسے کافی بار دل مارنا پڑتا تھا

کئی بار سخت سردی اور برف باری میں اسے پیدل کوچنگ جانا پڑتا تھا اور پھر جب تک وہ کلاس میں بیٹھا رہتا اسے اپنی ٹانگیں شل محسوس ہوتیں یہاں آکر بہت کچھ بدلاتا تھا یہاں وہ چاہ کر بھی ہالے کو دیکھنے نہیں جاسکتا تھا لیکن

## Posted On Kitab Nagri

ایک چیز تھی جو نہیں بدلی تھی "اسکا دل" اسے لگتا تھا وہ اسے بھلا چکا ہے لیکن وہ دل کے تخت پہ براجمان تھی پہلے سے زیادہ شان اور حق کے ساتھ

وقت گزرتا رہا وہ ان حالات کا عادی ہوتا گیا

اسکی واحد عیاشی مند و خیل روڈ کے "کلیجی اور نان" ہوا کرتے تھے وہ جب بھی اداس ہوتا تو یہیں آتا تھا بوڑھا شفیق پٹھان ریڑھی لگائے جب کلیجی اسکے سامنے دھو کر صاف کر کے بناتا تھا اور پھر جب وہ اسے نان کے ساتھ کھاتا تھا تب اسے لگتا تھا "یہ زندگی ہے" یہی زندگی ہے

حالات کی سختی معاشی بری حالت اور ٹوٹا ہوا دل وہ ان حالات میں بھی ڈٹ کر کھڑا تھا کچھ لوگوں کو کھڑا ہونا پڑتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں اگر وہ گرے تو انہیں اٹھانے کوئی نہیں آئے گا

اور پھر وہ دن آگیا جب اسکا امتحان تھا

وہ سفید شرٹ کے اوپر خاکی پینٹ پہنے امتحان دینے آیا بڑے سے ہال میں قطار نما کرسیاں سبھی تھیں لڑکے لڑکیاں پرچوں پہ جھکے پنے سیاہ کرتے جارہے تھے دو اساتذہ ان تمام طالب علموں کی نگرانی کی خاطر انکے سروں پہ گھوم رہے تھے

یہ لوگ اصل میں استاد نہیں تھے یہ کسی بڑے بڑے عہدوں سے ریٹائرڈ اعلیٰ عہدے داران تھے خبطی اصول پسند بوڑھے جن کے چہروں سے سختی کا گمان ہوتا تھا جن کے وجود سے پرفیوم کی نہیں رعب و دبدبے کی خوشبو آتی تھی جنکو دیکھ کر ہی سانس حلق میں اٹکنے لگے



## Posted On Kitab Nagri

ہال کے عین سامنے جہاں طلباء کی کرسیاں ختم ہوتی تھیں وہیں ذرا سا اونچا اسٹیج بنا تھا جہاں تین لوگ بیٹھے تھے ایک سفید بالوں والی عورت ایک درمیانی عمر کا مرد اور تیسرا کرخت اور سنجیدہ چہرے والا اشوک کوہلی پہلی قطار کو چھوڑ کر دوسری قطار میں آؤ تو سفید شرٹ والا لڑکا پیپر پہ جھکا ہوا تھا اسکے پیچھے بیٹھی لڑکی بار بار اسکی پیٹھ پہ ہلکے سے پین مارتی تھی

شاید وہ اسے سے کچھ پوچھ رہی تھی وہ نظر انداز کرتا رہا ایک بار دوبار تین بار اور پھر وہ مڑا یہ اسکی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی

کیا مسئلہ ہے بی بی؟ تنگ نہ کریں وہ برہمی سے کہہ کر اپنے پرچے پہ جھکنے لگا لیکن عین اسی وقت اسے اپنا پرچہ ہوا میں اٹھتا ہوا اور پھر اشوک کوہلی کے ہاتھ میں جاتا ہوا نظر آیا وہ جانتا تھا اب کچھ نہیں ہو سکتا ساری دنیا جیسے جل کر راکھ ہو گئی تھی

آپ کو چیٹنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے آپ کو اب اس امتحان کا اہل نہیں سمجھا جاسکتا یو مے گو وہ ٹھنڈی برف جسی آواز میں جیسے کوئی نوحہ سنا کر گیا ہو (سی ایس ایس؛ پی سی ایس اور اسی طرح کے چند بڑے بڑے امتحانوں میں آپ کو دائیں بائیں دیکھنے یہاں تک کہ زور سے سانس تک لینے کی اجازت نہیں ہوتی عمر سے غلطی ہو گئی تھی اور اب وہ اس پہ ساری زندگی پچھتانے والا تھا)

سر میں چیٹنگ نہیں کر رہا تھا یہ بی بی مجھے بار بار تنگ کر رہی تھیں میں میں بس انہیں روک رہا تھا تھا وہ بوکھلا ہی تو گیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اسے اپنی ساری دنیا گھومتی محسوس ہو رہی تھی

کوہلی بغیر جواب دیئے اسٹیج پہ واپس چلا گیا عمر دیوانہ وار اسکے پیچھے گیا تھا

سر پلیز مم میرا کیریر تباہ ہو جائے گا پلیز مجھے میرا پیپر واپس دے دیں وہ منت کر رہا تھا

لیکن اسکے سامنے موجود تینوں نقوس نے گویا آنکھیں بند کر لی تھیں کان لپیٹ لئے تھے اسکی آنکھیں بھرنے لگی تھیں

سر پلیز میرا پیپر دے دیں سر وہ لڑکی وہ مجھے تنگ کر رہی تھی خدا کی قسم میں نے چیئنگ نہیں کی سر پلیز

سیکوریٹی انہیں لے جاؤ کوہلی نے با آواز بلند دروازے پہ کھڑے اہلکاروں کو اشارہ کیا

نہیں نہیں پلیز پلیز سر میں برباد ہو جاؤں گا میرا فیوچر میرا کیریر سب ختم ہو جائے گا آپ ایسا نہیں کر سکتے میم

پلیز آپ کچھ بولیں وہ اس عورت کے سامنے گڑ گڑا رہا تھا

دو اہلکاروں نے اسے بازوؤں سے پکڑ لیا اب وہ اسے گھسیٹ رہے تھے عمر نے ایک جھٹکے سے خود کو آزاد کروایا

سر پلیز آپ ابھی اپنے سامنے مجھ سے دوبارہ لکھوائیجے لیکن یہ ظلم نہ کریں خدا کے لئے مجھے میرا پیپر دے دیں

میں چیٹر نہیں ہوں وہ بے بسی سے چلا رہا تھا منت کر رہا تھا اگلے دس منٹ تک اس نے ہر طرح سے انہیں قائل

کرنے کی کوشش کی منتیں کیں لیکن وہ لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

اسے کمرہ امتحان سے نکال دیا گیا اسکا پیپر لے لیا گیا وہ اس رات پوری رات فلیٹ نہیں گیا فون آف رکھا اور بس سڑک پہ چلتا رہا رات کے آخری پہر سڑک پہ چلتے ہوئے اسے کچھ پولیس والوں نے پکڑ لیا اور تھانے لے آئے وہ اگلا سارا دن بھی تھانے میں رہا

سب کچھ ختم ہو گیا تھا برباد ہو گیا تھا وہ تھانے کی کوٹھڑی میں بیٹھا تھا سر جھکائے بے حال شکستہ دفعتاً اسے اپنے قریب کسی کے شناسا قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اس نے سر نہیں اٹھایا وہ اس سے ناراض تھے وہ کیسے آسکتے تھے اس نے سر جھٹکا

کوٹھڑی کا دروازہ کھولا گیا اور ایک نفیس سوٹڈ بوٹڈ مہربان سا آدمی اندر آیا عمر نے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے پھر بچوں کے بل اس کے قریب بیٹھے اس نے بچوں کی طرح اپنے دونوں بازو ان کے گرد باندھ لئے اور ان کے سینے سے لگ کر سکون سے آنکھیں بند کر لیں آنسو نکلانہ کوئی شکایت وہ بس خاموشی سے ان کے ساتھ لگ کر بیٹھا رہا حلق میں بہت سی گرہیں اٹک گئی تھیں بہت سا پانی آنکھوں سے باہر آنا چاہتا تھا لیکن وہ بس جبر کئے بیٹھا رہا

وہ اسے نکال کر لے آئے تسلی دی دلاسا دیا واپس لے جانا چاہا لیکن وہ نہیں گیا معراج تھک کر واپس چلے گئے لیکن اب یہ ہوا تھا کہ وہ ہر ہفتے اسے وزٹ کرنے آتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ پہلے کی طرح بولتا نہیں تھا طعنوں کے جواب نہیں دیتا تھا وہ بدل گیا تھا بہت زیادہ بدل گیا تھا یہ وہ وقت تھا جب عمر کے دل سے ہر جذبہ ختم ہو گیا تھا اسے لگا تھا اب اگر کبھی ہالے سلطان خود بھی اسکے سامنے آگئی تو وہ بے حس بن کر گزر جائے گا اب اسے "جینے" کی خواہش نہیں رہی تھی

اور اسی طرح ایک چمکتی ہوئی صبح اسکے لئے ایک خوش خبری لائی تھی وہ "پاس" ہو گیا تھا اس نے دسواں نمبر حاصل کیا تھا کیونکہ جب اس سے پپر لیا گیا تھا وہ اسی فیصد حل کر چکا تھا عمر کے پاس جیسے سارے الفاظ ختم ہو گئے تھے وہ کس طرح شکر ادا کرتا

معراج سلطان اسکے دوست اور ہیون سے باقی کئی لوگ اس سے ملنے آئے تھے مبارک باد مٹھائیاں خوشی قہقہے زندگی یکدم بدل سی گئی اسے اسلام آباد بھیج دیا گیا ٹریننگ کے لئے چند ماہ بعد وہ اے ایس پی عمر حیات تھا اس نے یہ نام وردی عہدہ کریڈٹ سیلٹی کمائی تھی اسے پیسے سے عشق تھا اور اپنے کمائے پیسے سے اسے حد سے زیادہ عشق تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا اب تم سمجھے عمر حیات کو پیسے سے اتنی محبت کیوں تھی؟

چند سال تک وہ کوئٹہ میں سرو کر تار ہار وٹین سخت اور ٹف تھی وہ بس ایک روبوٹ کی طرح خود کو کام میں جھول کے ہوئے تھا اس سارے عرصے میں وہ ایک بار بھی کراچی واپس نہیں گیا تھا معراج سلطان ہر ہفتے دو ہفتے بعد اسکے پاس آجاتے تھے دن میں کوئی دس بارہ دفع ایک دوسرے کو کال کرنا انکا معمول تھا اسکی زندگی میں بس

## Posted On Kitab Nagri

دولوگ تھے اماں اور اسکے جج صاحب تیسرے انسان کو وہ گنتی میں نہیں لاتا تھا اتنے سالوں میں اس نے ہالے کو پانے کی چاہ ختم کر دی تھی

اسی عرصے معراج سلطان کے اسرار پہ اس نے اپنا ٹرانسفر کراچی کروالیا وہ کراچی واپس آگیا تھا لیکن جس رات وہ واپس آیا اسی رات کسی نے اس پہ حملہ کر دیا وہ اسکے مخالف تھے اسکی جاب میں ہزار مخالف تھے اسے تین گولیاں لگی تھیں وہ سڑک پہ پڑا کر رہا تھا لیکن وہ اٹھنا نہیں چاہتا تھا وہ اب جینا نہیں چاہتا تھا اسی لمحے ایک گاڑی اسے اپنے قریب آتی دکھائی دی اسکی آنکھیں روشنی کے باعث چندھیا گئیں گاڑی سے نکلنے والی ایک لڑکی تھی عمر نے اسکو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا

چار سال دو چار سال اس سے دور رہا اسے یاد نہیں کیا اسے دیکھا نہیں اسے سنا نہیں اسے بھولنا چاہا اور اسے لگا وہ بھول چکا ہے لیکن وہ غلط تھا

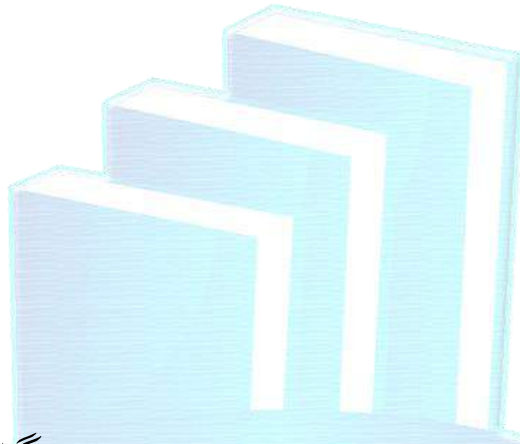
چار سال سے جو ڈپٹ عمر نے اپنے دل کو دے رکھی تھی وہ جھوٹی تھی جو دلا سا وہ خود کو دیتا تھا وہ بے کار تھا اسے لگا تھا اسکی زندگی میں اب ہالے نہیں ہے لیکن وہ تھی وہ آج بھی پہلے دن کی طرح دل کے تخت پہ براجمان تھی چار سال کہیں دور پیچھے رہ گئے وہ تو اسے کبھی بھولا ہی نہیں تھا وہ آج بھی لائبریری میں اسے بنا تھکے دیکھنے والا عمر تھا وہ آج بھی ویسی تھی اسے دیکھ کر آج بھی دل چاہتا تھا کہ جیا جائے اسکے ساتھ جیا جائے یہ وہ لمحہ تھا جب عمر نے خود کو ایک چانس دیا زندگی پہ تھوڑا حق عمر حیات کا بھی تھا

میں جینا چاہتا ہوں اس نے کہا اور پھر وہ رک گئی عمر نے اسکو رکتے دیکھا پھر اسے اپنے قریب آتے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ سانس روکے ہوئے تھا وہ اس لمحے کو سانس لینے کے وقت جتنا بھی ضائع نہیں کر سکتا تھا  
آج اسے اندازہ ہوا تھا کہ اس نے شہر بدلہ تھا لوگ بدلے تھے لیکن وہ اپنا دل نہیں بدل سکا تھا وہ دل جو ہمیشہ  
سے ہالے سلطان کے لئے دھڑکتا تھا اس نے آج اپنے دل سے سارے واہمے خدشے نکال کر خود کو حالات کے  
سپر دکر دیا تھا وہ خود کو چانس دے گا وہ جئے گا

زندگی پہ تھوڑا حق عمر حیات کا بھی تھا



موجودہ دن "

سفید محل ہے کے باہر کی عمر کی گاڑی سے وہ دونوں باہر آئے ہالے نے سیاہ گھٹنوں تک آتی قمیض کے ساتھ سیاہ  
ہی بڑے پانچوں والا ٹراؤزر پہن رکھا تھا عمر اسی سرمئی ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا  
ہالے نے گردن اونچی کر کے اس عمارت کو دیکھا کتنی بار اس کے بابا نے اسے یہاں لانے کی کوشش کی تھی کتنی  
بار؟ اس نے یاد کرنا چاہا گنا چاہا لیکن اب کوئی فائدہ نہیں تھا وہ بس گلابی گیلی آنکھوں سے اس عمارت کو دیکھتی  
رہی

اندر چلیں؟ عمر کے نرمی سے کہنے پہ اس نے رخ موڑا اور پھر غائب دماغی سے اسکے ساتھ چلنے لگی



## Posted On Kitab Nagri

وہ جگہ جگہ رک جاتا چونکہ اس سے لے کر گزرتے بھاگتے دوڑتے بچے انکو اسکول کے لئے تیار کرنے والی انکی آیا ہر ایک ٹھہر کر اس سے بات کرتا تھا وہ مسکرا مسکرا کر جواب دیتا تھا جھک کر بچوں کے گال چومتا تھا

ہالے نے نوٹ کیا تھا اسے وہاں ہر گزرتے بچے اور بڑوں نے عمر کہہ کر پکارا تھا نہ کوئی سابقہ نہ لاحقہ وہ سب کے لئے بس "عمر" تھا وہ عمر کی معیت میں راہداریاں پار کرتی آگے چلتی جا رہی تھی وہ ہر ایک سے اسکا تعارف کرواتا جاتا تھا "یہ ہالے سلطان ہیں معراج بابا کی بیٹی" یہ تعارف سن کر اس نے ہر بچے بڑے کی آنکھوں میں اپنے لئے عقیدت دیکھی تھی وہ اسے محبت سے تک رہے تھے اس سے دوبارہ آنے کا کہہ رہے تھے وہ بس سر ہلا رہی تھی کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں دور کہیں سے بچوں کے قرآن پڑھنے کی آوازیں آرہی تھیں عمر کے قدم اس آواز کے پیچھے تھے وہ ان راستوں سے واقف تھا یہاں آکر اسکے چہرے پہ سکون تھا اطمینان تھا

اب وہ دونوں بڑے سے ہال کے دروازے پہ کھڑے تھے سفید ستونوں سے کھڑا ہال کسی مسجد کی طرح تھا نیچے موٹے موٹے کارپٹ بچھے تھے بچیاں دوپٹے اوڑھے اور بچے سر پہ جالی دار ٹوپی پہنے سبق پڑھ رہے تھے ہالے کو بے اختیار اس ماحول سے رعب سا آنے لگا عمر کو دیکھ ان سب نے مشترکہ سلام کیا تھا وہ ان سب کے سامنے ذرا سی اونچی بنی جگہ پہ جا بیٹھا جالی دار ٹوپی اب اسکے سر پہ تھی ہالے کو اب اندازہ ہوا تھا کہ وہ یہاں قرآن پڑھاتا ہے

اللہ نور سموت ولا روض



## Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنی خوبصورت آواز میں آیت سنائی آج ہم اس آیت پہ تدبر کریں گے وہ بچوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا پھر اسکی نظر ہالے پہ پڑی وہ گم صم سی اسے دیکھ رہی تھی دوپٹہ ڈھلکا ہوا تھا عمر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے دوپٹہ سر پہ لینے کو کہا تو وہ گڑبڑ آئی اور فوراً سے دوپٹے کو سر پہ اچھے سے اوڑھ لیا وہ دوبارہ بچوں کی جانب متوجہ ہو چکا تھا ہال میں بیٹھے بچوں میں چودہ پندرہ سال کے بچوں سے لے کر کوئی تین چار سال کے بچے بھی تھے وہ اس تدبر کو نہیں سمجھ سکتے تھے پھر عمر نے انہیں کیوں بٹھار کھا تھا؟

وہ بول رہا تھا سنار ہا تھا اور ہالے مسمرانز ہو کر اسے سن رہی تھی یہ عمر کتنا مختلف تھا یہ کون تھا؟ وہ کافی دیر تک بولتا رہا بچے اپنی کاپیوں میں اہم نکات نوٹ کرتے رہے اور پھر وہ نیچے اتر آیا ہالے کی طرف آتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا اسکے قریب پہنچ کر اس نے تمام بچوں کو اپنی جانب متوجہ کیا ان سے ملو یہ ہالے سلطان ہیں معراج بابا کی بیٹی

اور عمر کی بیوی بچوں میں سے کسی نے لقمہ دیا تو وہ ہنس پڑا ہالے اسکو ہنستے ہوئے دیکھتی رہی بچے اب اشتیاق سے اس سے کچھ پوچھ رہے تھے کچھ بتا رہے تھے وہ انکو مسکرا کر جواب دیتی رہی مجمع چھٹ گیا بچے اپنے اپنے اسکول کو تیار ہونے چلے گئے بس ایک بچی تھی جو عمر کی ٹانگوں سے لپٹی تو ہنسی نہیں وہ چار سالہ ام رباب تھی اسکی ضد تھی کہ وہ عمر کے ساتھ رہے گی ہالے مسکراتے ہوئے عمر کو اس بچی کے لاڈ اٹھاتے دیکھتی رہی

اسلام علیکم

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

یہ الگ دنیا تھی ہالے کا دل چاہا تھا وہ یہیں رہ جائے یہ بچے انکے معصوم سوال جواب انکے چہروں کا اشتیاق یوں  
لگتا تھا وہ ہالے کو پہلے سے جانتے ہیں پہچانتے ہیں وہ انکے لئے نئی نہیں تھی ہیون کو چچا کے قبضے سے آزاد کروانے  
کا عزم دل میں پختہ سا ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں باہر نکل آئے بچے اب یونیفارم پہنے ساتھ والی بلڈنگ کی جانب دوڑیں لگا رہے تھے کچھ عجلت میں تھے کچھ بے زار اور کچھ پیٹ پکڑے ڈرامہ کرتے نظر آ رہے تھے عمر کوئی ایک سو دفع رکا تھا اور ایک ایک بچے سے بات کی تھی سوال جواب کئے تھے اور انکے کان میں کچھ کہا تھا کہ وہ کھکھلا دیتے تھے

وہاں اتنے چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھے تھے انکو تو تدبر کا مطلب بھی نہیں پتہ ہو گا تم نے انہیں کیوں بٹھا رکھا تھا؟ وہ اسکے ساتھ چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی

وہ بچے ہیں لیکن کچھ سالوں میں بڑے ہو جائیں گے اگر تب ایک دم سے انکو تدبر کی کلاس میں بٹھا دوں گا تو انکو بوجھ لگے گا میں انہیں عادی بنا رہا ہوں قرآن پہ غور و فکر کرنے کی عادت بچپن سے ہونی چاہیے عمر نے سادگی سے جواب دیا

تم نے وہاں مجھے اپنی بیوی کیوں نہیں بتایا؟ پتھریلی روش پہ چلتے ہوئے ہالے نے اس سے دوبارہ سوال پوچھا تھا عمر نے کندھے اچکائے میں آپ کو ان کفر ٹیل نہیں کرنا چاہتا تھا ویسے بھی آپ اس رشتے کو ختم کرنا چاہتی ہیں تو اسکا بار بار تذکرہ مجھے مناسب نہیں لگتا

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو ہالے کا دل ڈوب کر ابھرا تھا لیکن پھر اگلے ہی لمحے جب سامنے سے پیر پیر چلتے ہوئے بچے کو اٹھاتے ہوئے عمر کو دیکھا تو اس نے تلخی سے سر جھٹکا

## Posted On Kitab Nagri

میرا فیصلہ سہی ہے عمر میرے ساتھ رہو گے تو ادھوری زندگی گزارنی پڑے گی اسکے لہجے میں کچھ تھا کہ عمر چو نک سا گیا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا بچے کو آیا کے حوالے کرتے ہوئے وہ ہالے کے قریب آکر رکا

اولاد. عزت.... اور مال یہ تین چیزیں ہیں جس پہ اللہ نے کسی انسان کو ذرا سا بھی اختیار نہیں دیا یہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں اسکا فیصلہ ہیں وہ اسکے قریب کھڑا کہہ رہا تھا ہالے اس کو سنے گئی اگر یہ فیصلے انسانوں کے ہاتھ میں ہوتے تو ہر دوسرا انسان بے اولاد اور ہر تیسرا انسان بے عزت برہنہ اور ہر ایک انسان مفلس نادار ہوتا جن باتوں کو سوچ کر آپ خود کو ہلکان کر رہی ہیں میرے ذہن میں ایسا خیال بھی نہیں آیا شادی میں اولاد کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوتا ہے وہ نرمی اور سادگی سے کہہ کر آگے بڑھ گیا ہالے جیسے لاجواب ہو گئی تھی کہنے کو کچھ رہا ہی نہیں تھا

ویسے اگر میرے یہاں اولاد نہ ہوئی تو میں اپنے جیسا حسین دوڈ میل والا اور گورے رنگ والا بچہ ایڈاپٹ کر لوں گا وہ اپنی جگہ سے بولا انکے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں تھا ہالے نے سر جھٹکا آہ یہ سیلف اسیسڈ آدمی

لیکن اگلے ہی لمحے وہ رکی آنکھیں مشکوک انداز میں سکڑیں اور اس نے ایک جھٹکے سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا وہ سامنے کھڑا تھا مسکراتا ہوا ہشاش بشاش تم ایسے نہیں ہو وہ شاکی انداز میں کہتی آگے بڑھنے لگی

## Posted On Kitab Nagri

کیسا دوڑ میل والا گوریا حسین؟

تم نے کہا تھا تم نے پھٹے ہوئے جوتے پہنے ہیں پرانی سلائی کروائی ہوئی شرٹس پہنی ہیں وہ بولتی ہوئی آگے آرہی تھی اور عمر کا چہرہ تاریک پڑ رہا تھا

تم مہنگے پرفیومز اور اچھے کھانے کوناں کر کے آگے چلے جاتے تھے سیلف آبسسیڈ آدمی ایسا نہیں ہوتا وہ اسکے بالکل سامنے آکر رکی وہ اونچا تھا اسے گردن اٹھا کر دیکھنا پڑتا تھا اپنی تعریف وہ انسان کرتا ہے جو احساس کمتری کا شکار ہو یا پھر وہ کسی کو یقین دلانا چاہتا ہو کہ وہ ایسا ہے وہ اداکاری کرنا چاہتا ہو خود کو اور دوسرے کو باور کرانا چاہتا ہو کہ وہ اچھا ہے وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اور عمر کے منہ پہ جیسے کسی نے کھولتا ہوا تیل ڈال دیا ہو تم احساس کمتری کا شکار ہر گز نہیں ہو دو لوگ ہوتے ہیں جو کسی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ "ایسے" ہیں ایک جنہیں خود پہ شک ہوتا ہے یا پھر کسی دوسرے انسان کی نظر التفات کا شوق اور دوسرے عمر نے سانس بھی روک لیا ہر شے تھم گئی

گلٹی انسان.. گلٹی انسان سب کو یقین دلانا چاہتا ہوتا ہے کہ وہ ایسا ہے وہ خوش ہے ٹھیک ہے مذاق کر رہا ہے ہنس بول رہا ہے اوہ میرے خدا یا عمر تم گلٹی ہو؟

وہ مارے شک کے جیسے بول ہی نہ پا رہی ہو تمہیں کس بات کا گلٹ ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو میری ذات پہ تبصرہ کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے مجھ اپنے بارے میں بات کرنا نہیں پسند چلیں وہ نہ گواری سے کہہ رہا تھا

تم کیوں گلٹی ہو عمر کیا ہوا ہے؟ ہالے نے جیسے اسکو سنا ہی نہیں اب کے عمر مڑا اسکے تاثرات میں سختی تھی مٹھی بھینچ رکھی تھی

میں اگر اس دن آپ کے چکر میں بج صاحب کو چھوڑ کر نہیں آتا تو وہ نہ مرتے وہ بے بسی بھری خفگی سے بولا  
میری وجہ سے آپ لیل حسن اور سارا ہیون سفر کر رہا ہے مجھے لگتا ہے میں ذمہ دار ہوں کوئی کچھ کہتا نہیں لیکن  
جب جب میں آپ سب کو اداس یا مصیبت میں دیکھتا ہوں میرا گلٹ مزید گہرا ہو جاتا ہے میں ذمہ دار ہوں اس  
نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا آپ کے باپ کی موت آپ کے اغوا آپ کی ذلت اور ہیون کے بچوں کو ایک بار پھر  
یتیم کرنے کا ذمہ دار عمر ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر گلٹی تھا؟

اوہ پلیز عمر نے بے زاری سے اسے ٹوکا میں کوئی دس سال کا بچہ نہیں ہوں جسے آپ دلا سادے رہی ہیں میں جانتا  
ہوں سب میری وجہ سے ہوا ہے میں ذمہ دار ہوں اور جس جس نے یہ سب کیا ہے

I am going to make them pay

وہ سرد آواز میں کہہ کر چلا گیا ہالے اب بھی بے یقین تھی



## Posted On Kitab Nagri

کیا عمر بھی گٹی ہو سکتا ہے کیا عمر کے ساتھ بھی مسائل ہو سکتے ہیں؟  
بے یقینی سی بے یقینی تھی

ہالے کو یونیورسٹی ڈراپ کرنے کے بعد وہ آفس چلا آیا تھا لیکن یہاں آکر اسے پتہ چلا تھا کہ شمس آفس میں نہیں ہیں اسے حیرت ہوئی تھی اسے شمس کا آفس بھی چیک کرنا تھا لیکن وہ اتنی جلدی موقع دے دے گا یہ اس نے سوچا نہیں تھا

وہ فائلز میں سر دیے کام میں غرق تھا جب اسے کچھ آوازیں سنائی دیں اس نے غور کرنا چاہا اور پھر اندازہ ہوا کہ وہ سفیر کی آواز تھی اسٹینڈپہ سے اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے وہ باہر نکل آیا سفیر کا آفس اسکے آفس کے ساتھ ہی تھا دروازہ ہلکا سا کھلا ہونے کے باعث آوازوں کا راستہ کلئیر تھا اس نے قریب آکر دروازہ دھکیلا تو کھلتا ہی چلا گیا اندر سفیر تھا اور اسکی حالت ایسی تھی کہ ایک پل کو عمر تھم سا گیا لیکن اگلے ہی لمحے اسکے پولیس والے دماغ نے ساری صورت حال ڈی کوڈ کر لی

سفیر پاگلوں کی طرح لگ رہا تھا اسکی آنکھیں گلابی تھیں ٹانگیں اضطرابی کیفیت میں جھلارہا تھا وہ اپنی پاؤں چیر چھوڑ کونے میں رکھے صوفے پہ بیٹھا تھا بالوں کو ہاتھوں میں جکڑے وہ جیسے کسی شے کا طلب گار تھا اور کیا عمر کو جاننے کی ضرورت تھی وہ کیا شے ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

سفیر نے عمر کو دیکھا وہ اٹھ کر اسکے پاس آیا اس نے عمر کو دھکا دینا چاہا لیکن یہ نہیں ہو سکا اسکے جسم میں توانائی نہیں تھی اسکے ہاتھ جسم کانپ رہے تھے اسکی آنکھیں جیسے بہنے والی تھیں

دفع... ہو جاؤ جہنم میں.... جاؤ وہ لفظ توڑ توڑ کر کہہ رہا تھا میں مار... دوں.. گا جاؤ... جہنم میں.. جاؤ اس نے ایک بار پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے عمر کو دھکا دینا چاہا اب کے وہ گر گیا اسکی ٹانگیں اسکا بوجھ نہیں سہ سکیں

عمر نے اسے گرے رہنے دیا اور انٹر کام تک گیا

ہاں ظہیر بات سنو غور سے اجمل چچا جو بیک ڈور پہ ڈیوٹی دیتا ہے اسکے پاس جاؤ اور کہو سفید موتی (ڈرگز) دے دے آگے سے کچھ بولا گیا

ٹرٹر کرے گا بول دینا صاحب نے کہا ہے ورنہ وہ خود نیچے آرہے ہیں ہاں جلدی پہنچو اس نے حکم صادر کیا اور سفیر تک پلٹ آیا سفیر کے جسم میں اب جیسے کوئی جان باقی نہیں رہی تھی وہ بن آب مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا عمر لب بھیچے اسے اٹھانے لگا وہ خود کو چھڑا رہا تھا عمر کے ہاتھ دور ہٹا رہا تھا جب عمر نے ایک زوردار مکاسیدھا اسکے جڑے پہ دے مارا سفیر کو ساری دنیا گھومتی محسوس ہوئی

اٹھو خاموشی سے تم میرے باپ نہیں ہو جسکے نخرے برداشت کروں گا سرد سی سرگوشی کرتے ہوئے وہ اسے دوبارہ اٹھانے کی کوشش کرنے لگا اب کے سفیر نے مزاحمت نہیں کی عمر اسکا بازو کندھے پہ ڈالے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے صوفے تک لایا اور پھر پھینکنے کے انداز میں اسے صوفے پہ ڈال دیا

## Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا سفیر کو اس حالت میں دیکھ ذرا سا شکڈ ہوا لیکن پھر آگے بڑھ آیا

سر کو کیا ہوا ہے؟ وہ واقعتاً پریشان ہوا ساتھ ایک چھوٹا سا ساشے اسکی جانب بڑھایا اس میں سفید ذرات قید تھے کچھ نہیں ہوا چلو نکلو... عمر نے اسکو گھر کا اور ہاں اگر تمہارے منہ سے بھاپ بھی نکلی تو کھوپڑی کھول دوں گا بے

زاری اور سختی سے کہہ کر لڑکے کو دفعان ہونے کا اشارہ کیا

بیچارہ ور کر اس عزت افزائی کی تاب نہ لاتے ہوئے باہر نکل گیا

عمر واپس مڑا صوفے کے سامنے رکھی شیشے کی میز پر ان ذرات کو پھیلا دیا پھر چابی سے انکو پیس لیا سفیر بے چینی سے اپنا سینہ ہاتھ اور کبھی چہرہ مسل رہا تھا صاف ظاہر تھا وہ خود کو نوچ لینا چاہتا ہے لیکن صد شکر اسکے اعصاب

مضبوط تھے

عمر نے اسکو سیدھا کر کے بٹھایا اور میز کی جانب اشارہ کیا سفیر دیوانہ وار میز پر جھکا اور ناک کی مدد سے اس سفید ذرات کو اندر اتار پھر سیدھا ہوا سکون سرور آہ یہ کیا تھا یہ کیسی دنیا تھی یکدم اسے اپنا آپ ہلکا لگنے لگا ہوا سے بھی ہلکا

عمر ناگواری سے اسے دیکھتا رہا کچھ بھی ہو چاہے کچھ بھی ہو وہ اس ٹیلنڈ آدمی اور قوم کے سرمایہ کو اس طرح ڈر گز کی نظر ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا اسے نہ جانے کیوں سفیر پر ترس سا آیا

## Posted On Kitab Nagri

سفیر اب خود کو پیچھے صوفی پہ ڈالے سرور میں تھا وہ ایک الگ دنیا میں تھا جہاں نہ سوچیں تھیں نہ ہالے تھی نہ  
شمس تھانہ اسکا قاتل ہونے کا گلٹ وہ آزاد تھا ہلکا تھا پر سکون تھا  
اسکی ناک سے خون ایک لکیر کی صورت نکل رہا تھا  
ذرا فاصلے پہ کھڑا عمر حیات بس اسے دیکھے گیا سفیر سے جتنی نفرت سہی وہ اسے اس طرح خود کو ضائع کرتے  
ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا

باہر پھیلی دھوپ یا سیت سے عمارت کی دیواروں پہ گرتی رہی خاموش... لب سینے



سلطان ہولڈنگز سے چند کلو میٹر دور ایک کانفرنس ہال میں آؤتوروشنیوں میں تمہاری آنکھیں چندھیاجائیں  
ڈی آئی جی شمشیر میز کے پار کرسی پہ بیٹھا تھا اسی کے بائیں طرف ایس پی وجاہت خان اور دائیں طرف شمس  
سلطان بیٹھے تھے مائیکس کی بہتات فلیش کی روشنی اور کیمروں کی کھٹاکھٹ کے درمیان ان تین نفوس کے بولنے  
کا انتظار ہر کوئی کر رہا تھا  
ڈی آئی جی شمشیر نے گلہ کھنکھار کر بات کا آغاز کیا

## Posted On Kitab Nagri

معراج سلطان قتل کیس پچھلے دو تین ماہ سے پورے ملک کے لئے ایک معمہ اور پولیس کی کارکردگی کے اوپر سوالیہ نشان رہا ہے اس نے کہنا شروع کیا تو ہر ایک نے دم سادھ لیا

معراج یوسف سلطان جسے آپ سب نے ایک فرشتہ ایک عظیم انسان اور انسانیت کا رہنما سمجھ رکھا تھا اصل میں حقیقت کچھ اور ہے

(ہالے پیپر دے کر ابھی باہر نکل رہی تھی جب کسی سٹوڈنٹ کے موبائل سے ابھرتی اس آواز پہ ٹھٹھک کر رکی سارے سٹوڈنٹ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے)

یکدم ہال میں شور مچ گیا بد تمیزی سوال اپنے الفاظ واپس لینے کی باتیں شمشیر نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور کہنا جاری رکھا

در حقیقت معراج سلطان ہیون کے نام پہ ایک بہت بڑی ڈرگ اسٹاک رکھتے تھے انکے تعلقات ملک کے نامی گرامی منشیات کے اسمگلر اور پولیس کے اشتہاری ملزم شیر علی (ندیم علی کا بھائی) عرف بادشاہ بھائی کے ساتھ تھے

(کالج کے کیم ٹین میں برگر کھاتے حسن کے دوست نے جب یہی ویڈیو اسکے آگے کی تو اسکا رنگ سفید پڑا وہ بے یقینی سے گردن نفی میں ہلانے لگا آس پاس بیٹھے طلباء شیم شیم کے نعرے لگا رہے تھے حسن سلطان کو لگا تھا اسکا باپ آج مرا ہے)

شمس کا سر جھکا ہوا تھا ہال میں پن ڈراپ سائلنس پھیل گیا تھا لوگوں نے اپنے سانس تک روک رکھے تھے



## Posted On Kitab Nagri

معراج سلطان اصل میں ہیون پروجیکٹ کی آڑ میں کوئی اور کام کر رہے تھے وہ ڈرگز کی ایک بہت بڑی اسٹاک جو کہ شیر علی کی اسمگل شدہ ہوتی تھی اسے اپنے پاس رکھنے اور ہیون کے بچوں اور ہیون ہسپتال کے مریضوں کو انجیکٹ کرتے رہنے میں شامل رہے ہیں چونکہ ہیون جانے والی ٹرکس اور گاڑیوں کو چیک نہیں کیا جاتا تھا سو ہمیں کبھی پتہ نہیں لگ سکا کہ آج تک ہیون کے اندر کیا کالے کاروبار ہو رہے ہیں آج ایک نامعلوم شخص کی اطلاع پہ جب ہم نے ہیون کے گودام پہ چھاپہ مارا تو ہمیں وہاں سے یہ سب ملا اس نے پروجیکٹر کی جانب اشارہ کیا وہاں ہیون کے گودام کی فوٹیج دکھائی جانے لگی گودام میں چاروں جانب پولیس اہلکار پھیلے ہوئے تھے اٹے کے چھوٹے چھوٹے تھیلے نمائیکٹس سے بھرا ہوا گودام اور ہیون میں کام کرنے والے لوگ جو کہ شاکڈ اور بوکھلائے ہوئے لگتے تھے انکے چہرے غمزہ تھے وہ جیسے مارے بے بسی کے کچھ کر ہی نہ پارہے ہوں

(سفیر کے آفس میں بیٹھے عمر حیات کے چہرے کے سامنے اسکا موبائل تھا اسکے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا اسکی آنکھیں ہر گزرتے لمحہ سرخ اور زخمی ہوتی جارہی تھیں یہ اسکا گھر تھا یہاں کی عورتیں بچے لڑکیاں اسکا خاندان تھے یہ ڈرگز کسی یتیم خانے سے نہیں اسکے گھر سے نکل رہی تھی وہ خاموش تماشائی کی طرح سب دیکھ رہا تھا ہاتھ کی مٹھی بھینچتی جارہی تھی دل کا کرب ہر گزرتے لمحہ بڑھ رہا تھا یہ جھوٹ تھا سفید کورا جھوٹ یہ ویڈیو اسکے آج صبح ہیون سے نکلنے کے بعد کی تھی

وہ کچھ نہیں کر سکا کیونکہ وہ جگہ اب اسکی نہیں تھی سکرین پہ جمی اسکی نظروں میں قہر تھا)

ہال میں بیٹھا شمشیر اب بھی کہہ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

معراج سلطان کے قتل کا معمہ بھی حل ہو چکا ہے ہماری قابل پولیس نے اپنی جان کی بازی لگا کر دن رات ایک کر کے بلاخر مجرم کو ڈھونڈ لیا ہے اس نے ہال کی ایک جانب اشارہ کیا اہلکاروں کے نرغے میں کھڑا ایک آدمی اسکے منہ پہ سیاہ کپڑا چڑھا تھا شمشیر نے اب کے دوبارہ پراجیکٹر کی جانب اشارہ کیا وہاں ایک ویڈیو چلنے لگی ویڈیو میں معراج سلطان کے کیس کا انچارج آفسر نظر آتا تھا اور اسکے سامنے کمرہ تفشیش میں بیٹھا ایک لمبے تڑنگے قد والا آدمی یہ وہی آدمی تھا جس نے معراج سلطان کا قتل قبول کیا تھا رفیق ویڈیو میں وہ کہہ رہا تھا جی صاحب میں نے قتل کیا ہے میں معراج سلطان کے ہسپتال والے کمرے میں اپنے بندوں کو لے کر گھسنا تھا ڈاکٹر کو میں نے دھمکایا تھا

کیوں کیا تم نے ایسا تمہارا کیا تعلق تھا معراج سلطان کے ساتھ؟ سب سچ بتاؤ بلکل سچ افسر سختی سے کہہ رہا تھا رفیق نے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کیا اسکے چہرے پہ زخم کے نشان تھے وہ گھبرایا ہوا لگتا تھا (گاڑی میں بیٹے ہارون شاہد اور نوال بیگم یہی ویڈیو اپنے ٹیب پہ دیکھ رہے تھے آج وہ ڈسچارج ہوا تھا ایک بازو پہ پلستر چڑھا تھا چہرے پہ زخم کے نشان اب مندمل ہو رہے تھے

سکرین کی نیلی روشنی اسکے چہرے کی تاریکی کو ختم نہیں کر پار ہی تھی یکدم اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا ہالے.. ہالے کہاں ہے؟ اس نے نوال کو دیکھا

ہارون بیٹے.. انہوں نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ نہیں سن رہا تھا

گاڑی یونیورسٹی کی طرف موڑوا اس نے بے چینی سے حکم صادر کیا

## Posted On Kitab Nagri

سر شاہد سر نے منع.... گارڈ نے کچھ کہنا چاہا

خدا کی قسم اکبر اگر تم نے اپنے منہ سے ایک لفظ اور نکالا تو تمہاری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے ہارون ایسی سختی ایسی قطعیت سے بولا کہ لمحے بھر کو نوال بھی خاموش ہو گئیں)

صاحب مجھے مال کی سپلائی کرنی تھی آخری تاریخ تھی لیکن اس بڑھے کی بیٹی بھاگ گئی تھی لیکن دھندہ تو دھندہ ہے ناں

اے لمبی بات مت کرو کام کی بات پہ آؤ افسر نے اسکو جھڑکا تھا رفیق نے ہاتھ اٹھا کر جیسے معافی مانگی ہو میں نے معراج سلطان سے کہا کہ مال اٹھوا کر دے دے لیکن اسکو غصہ آگیا اس نے کہا آج اسکی بیٹی غائب ہے اور ہمیں مال کی پڑی ہے صاحب اب اپنی بھی گندی زبان تھی میں نے بولا بیٹی بھی تیرے کالے کرتوتوں کی وجہ سے بھاگی ہے تو اسکو غصہ آگیا اس نے اٹھ کر میرے منہ پہ تھپڑ مار دیا

(اپنے فلیٹ میں ٹی وی کے آگے بیٹھی لیل کی آنکھوں میں نفرت تھی اس نے اپنے سامنے رکھا کافی کا گ اٹھا کر زور سے ٹی وی پہ دے مارا کانچ کے ٹکڑے سارے میں پھیل گئے

جھوٹ بولتے ہو تم سب مرے بابا ایسے نہیں تھے جھوٹے ہو تم وہ ہریانی انداز میں چلا رہی تھی

اندر سے نشا اسکی پکار پہ بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی اور اب اسے سنبھال رہی تھی

آنسو اسکی آنکھوں سے لڑھک لڑھک کر گر رہے تھے

میرے بابا ایسے نہیں تھے اسکی زبان سے بس یہی الفاظ نکل رہے تھے)

## Posted On Kitab Nagri

بس پھر کیا تھا مجھے بھی غصہ آگیا اور میں نے اسکا گلہ دبا دیا میرا مقصد اسکو جان سے مارنا نہیں تھا میں بس غصے میں تھا

ویڈیو بند ہو گئی ہال میں بیٹھے لوگ شل اور ساکن تھے کوئی کچھ نہیں کہتا تھا کوئی کچھ نہیں سنتا تھا شمشیر کہہ رہا تھا

معراج سلطان کے بینک اکاؤنٹ کی ٹرانزیکشن سے ہمیں باقی سارے ثبوت بھی مل گئے ہیں معراج سلطان کے اکاؤنٹ میں کئی بار شیر علی کی جانب سے ایک خطیر رقم ڈلوائی گئی ہے ہیون ہسپتال سے بھی ایک بہت بڑی مقدار میں ڈرگز کا اسٹاک ہمیں ملا ہے ساری تفصیلات اور کاغذات ہم میڈیا کو دینے کے لئے تیار ہیں لیکن آخر میں میں آپ سب سے بس یہی کہوں گا کہ معراج سلطان وہ نہیں تھے جو ہم سب نے سمجھ رکھا تھا انکی وجہ سے کئی جانیں گئی ہیں انہوں نے کئی لوگوں کو زبردستی ان کاموں پہ لگا رکھا تھا تمام ثبوت اور گواہیاں اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ اصل قاتل رفیق ہے اور معراج سلطان بلاخر اپنے سیاہ عمال ناموں کی وجہ سے اپنے انجام کو پہنچے پولیس اپنا کام کر چکی ہے اب عدالت کے فیصلے کا انتظار رہے گا

شمشیر بول کر خاموش ہوا مائیکس کا رخ اب کے شمس کی جانب موڑ دیا گیا سیاہ ٹوپیس سوٹ میں ملبوس شمس خاموش سا تھارپور ٹراپ اس سے دھڑادھڑ سوال کر رہے تھے

سر آپ نے جوڈا کو منٹس میڈیا کو دیے ہیں انکے حساب سے ہیون ایک سال پہلے آپ خرید چکے ہیں تو آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ اسٹاک معراج سلطان کا تھا آپ کا نہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

شمس نے گہری سانس لی گلہ کھنکھار کر گردن سیدھی کی

ہیون پراجیکٹ سے میری وابستگی بس ملکیت کی حد تک تھی میرے بھائی کی موت کے آخری دن تک میرا

ہیون سے کوئی تعلق نہیں رہا اور میرے پاس اس بات کے ثبوت ہیں اس نے ایک فائل اٹھا کر بلند کی

لیکن آج سے ہیون کا ہر معاملہ میرا معاملہ ہے

وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے قریب تھی جب کچھ طلبانے اسکے گرد ایک دائرہ سا بنالیا انکے چہروں پہ تضحیک تھی

باتوں میں استہزاء و حقارت سے ہالے کو دیکھ رہے تھے اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی یہ نوجوان یونیورسٹی کے بد

نام زمانہ طالب علم تھے)

میں آج ہیون کے سارے پرانے اسٹاف کو نکالنے کا حکم دیتا ہوں میں آج سے ہیون کے ہر بچے کا باپ ہوں آج

سے ہیون معراج سلطان سے نہیں مجھ سے تعلق رکھے گا وہ میرا ایمپائر ہو گا اور میں اسے بس اپنے خدا کے لئے

چلاؤں گا میں اسے ان بچوں کے لئے چلاؤں گا جن کا اس دنیا میں خدا کے علاوہ کوئی نہیں میں اس بد دیانت اسٹاف

کے ساتھ کام نہیں کر سکتا نہ ہی میں اس اسٹاف کے ان سیاہ عمال کو معاف کر سکتا ہوں

(آج کتنے سالوں بعد عمر حیات کو اپنی آنکھیں گیلی ہوتی محسوس ہوئی تھیں سب کچھ ہاتھ سے پھسل رہا تھا بھر

بھری ریت کی طرح

وہ ہیون جسے معراج سلطان نے بس اللہ کے لئے چلایا تھا آج اسی ہیون کے حوالے سے ان پہ کیسے کیسے الزام لگ

رہے تھے یہ کیسا انصاف تھا یہ شر کیسی چیز تھا یہ حسد کس طرح سکے رشتوں کو چاٹ رہا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

اسکا موبائل بج رہا تھا ہیون کی عورتیں بچے سب شاید اسے کال کر رہے تھے وہ انکا عمر تھا وہ انکا حیات تھا لیکن اسکے ہاتھ خالی تھے اس مضبوط اور بکاؤ سسٹم کے آگے وہ خالی ہاتھ اور اکیلا تھا

وہ دھیرے دھیرے فرش پہ بیٹھتا چلا گیا ٹھنڈہ سفید ماربل اسے اپنی ہڈیاں جمتی محسوس ہوئیں بازو گھٹنوں کے گرپیٹے وہ کوئی ڈرا ہوا ہار اہو خوف زدہ بچہ لگ رہا تھا

اور پھر کئی آنسو ایک ساتھ اسکی آنکھوں سے نکل کر بے توقیر ہوئے

میرے جج صاحب ایسے نہیں تھے اسکے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے

مائیکس اور فلیش کی چمکتی روشنیوں میں وہ مکروہ شخص اب بھی بول رہا تھا

میں اپنے بھائی کے تمام اعمال کی ذمہ داری لیتا ہوں میں انکی طرف سے اللہ اور اسکے رسول سے معافی مانگتا ہوں

میں اس سسٹم پولیس اور ہماری عدلیہ سے بھی معافی مانگتا ہوں میرا بھائی ایک عظیم انسان نہیں تھا میں آج قبول

کرتا ہوں

(لاؤنج میں اپنی وہیل چیئر پہ بیٹھے یوسف سلطان آنکھوں میں بے پناہ درد لئے ٹی وی کو دیکھ رہے تھے انکی

آنکھیں بھل بھل آنسو بہا رہی تھیں

مہرماہ انکے پاس بیٹھی انکا ہاتھ تھپک رہی تھی

حسد تمھیں کھا گیا شمس شرتم پہ غالب آگیا وہ روتے ہوئے بولے تھے تم ایک بار پھر ماس نوچنے والے گدھ بن

گئے ہو



## Posted On Kitab Nagri

تمہیں خدا غرق کرے میرا معراج ایسا نہیں تھا تمہیں اللہ غرق کرے تم نے میرے بیٹے پہ ایسے الزام کیسے لگائے تم مردار ہو کر مروہ اپنے ایک بیٹے کے لئے دوسرے بیٹے کو بد دعائیں دے رہے تھے انکے عقب میں صوفے پہ بیٹھی حسینہ بیگم کے ہونٹ مقفل تھے آنکھیں خاموش چپ جیسے ان میں کبھی پانی آیا ہی نہ ہو

اللہ تمہارے بخت میں ذلت لکھے شمس انہوں نے آنکھیں موند لیں

آج کے بعد ہیون جانے والی ہر ٹرک ہر گاڑی کی چیکنگ ہوگی اور سب سے بڑی بات میں ہیون کو یہاں سے شفٹ کروں گا یہ ماحول یہ جگہ اب ان بچوں کے لئے درست نہیں ہے میں ان بچوں کو اس گھٹن سے نکال کر شہر کے ایک پرسکون حصے میں لے جاؤں گا اپنے بھائی کے تمام گناہوں اور غلطیوں کے لئے ایک بار پھر معافی چاہوں گا اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو وہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن وہ ملک کو چند نئے ہیش ٹیگ اور چند ٹاک شوز کو ایک نئے موضوع دے کر جا رہا تھا وہ ہالے سلطان حسن اور عمر کی زندگی میں ایک نیا بھونچال لے آیا تھا اسکی شکل اس وقت اتنی مکروہ تھی کہ دیکھنے کا جی نہیں چاہتا تھا

(میرے بابا ایسے نہیں تھے ہجوم سے کہتے ہوئے اسکی آنکھیں گلابی تھیں گلہ دکھ رہا تھا لیکن وہ رو نہیں سکتی تھی وہ کیسے ان بے حس لوگوں کے آگے روتی؟

لڑکے اب اسکی ویڈیو بنا رہے تھے وہ ایک ایک سے لڑ رہی تھی انکے ہاتھوں سے موبائل چھین رہی تھی وہاں سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن آج شاید یہ دنیا کا سب سے مشکل کام تھا



## Posted On Kitab Nagri

مارے بے بسی کے اسکی آنکھیں بھیگ رہی تھیں

لڑکے لڑکیاں اب قریب آتے جارہے تھے گھیرا تنگ ہو رہا تھا وہ کسی اچھوت کی تارہ انہیں خود سے ہٹا رہی تھی  
معنی خیز باتیں مکروہ قہقہے گھٹیا لمس اور ان سب کے درمیان ایک شخص آیا تھا وہ جو کہتا تھا وہ دنیا ہے وہ واقعی دنیا  
تھا

اسکے بھاری جسامت والے گارڈ لوگوں کے درمیان راستہ بنا رہے تھے اور وہ انکے پیچ سے گزر کر ہالے کے  
قریب آ رہا تھا یکدم ساری آوازیں بند ہو گئیں جملے کتے لوگ خاموش نظر آنے لگے ہر آواز ہر جملہ بے معنی ہو  
گیا ایک آواز تھی جو سکون کی طرح دل میں اتر رہی تھی

ساری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد آدمی ہو گا جو تمھارے ساتھ ہو گا

وہ ساتھ تھا وہ واقعی ساری دنیا کے چھوڑنے پہ ساتھ تھا اس نے بت ہوئی ہالے کا ہاتھ پکڑا اسکے گارڈز نے ان  
دونوں کے درمیان گھیرا بنا لیا وہ اسے لئے اس ہجوم میں سے گزر رہا تھا اسکے ٹوٹے ہوئے بازو میں رش کے باعث  
کئی کہنیاں کئی دھکے لگے تھے لیکن وہ اسکا ہاتھ پکڑے بس اس ہجوم اس ذلت سے نکال رہا تھا ہالے سلطان نم  
آنکھوں اور ساکن ہوئے وجود کے ساتھ اسکے ساتھ چلتی جا رہی تھی

زندگی میں آپ کے پاس ایک ہارون شاہد ہونا چاہیے جو ساری دنیا کے چھوڑ دینے پہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو سکے

## Posted On Kitab Nagri

ملک بھر میں ایک ہلچل سی مچ گئی تھی کئی نامور سیاست دان کئی امراہ اور ملک کا ہر انسان انسٹاگرام اور ٹویٹر پہ بیان دیتا نظر آ رہا تھا

ہیش ٹیگ شیم آن یو معراج سلطان سارے ملک میں گردش کر رہا تھا ایسے میں کچھ لوگ تھے جو انکے حق میں بیان دے رہے تھے یہ وہ لوگ تھے جنکا ہیون سے معراج سلطان سے تعلق تھا ہیون کے سارے پرانے اسٹاف کو دھکے دے کر نکالا گیا تھا اسٹاف بدل گیا تھا لیکن عمر کی جگہ وہی تھی وہ آج بھی اکاؤنٹنٹ تھا یہ شاید شمس کی ایک یقین دہانی تھی کہ وہ عمر پہ اعتبار کرتا ہے

عمر حیات کا بنگلہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کوئی بتی آج روشن نہیں تھی وہ سفید ڈریس شرٹ میں ملبوس اپنے کمرے میں اندھیرا کئے بیٹھا تھا بازو گھٹنوں سپیٹے بجتے فون سے بے نیاز ہار اہوا کمزور عمر یہ وہ عمر نہیں تھا لیل کے فلیٹ کی حالت ابتر تھی کانچ کے ٹکڑے جوں کے توں پڑے تھے اسکے چھوٹے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں شدت گریہ سے سرخ پڑ رہی تھیں لیپ ٹاپ موبائل سب آف تھا کوئی کام ہوا ہی نہیں تھا وہ ٹھنڈے فرش پہ بیٹھی تھی ساکت غمزدہ

حسینہ معراج کے کمرے میں بیڈ پہ اپنی ماں کی گود میں لیٹے حسن کی آنکھوں میں خوف تھا وہ بے چین ڈرا ہوا تھا لوگوں کی حقارت زدہ آواز تضحیک بھرے جملے اب بھی کانوں میں پڑ رہے تھے اسکا فون بج رہا تھا شاید دوستوں کی کالز تھیں اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور پھر پاور آف کر دیا میں کالج نہیں جاؤں گا اماں میں گھر سے

## Posted On Kitab Nagri

باہر نہیں جاؤں گا پلیز مجھے کہیں چھپا دیں پلیز میں کہیں نہیں جانا چاہتا کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا وہ انکی گود میں اپنے سر کو رکھے خوف سے بڑبڑا رہا تھا

نارمل زندگی ایک بار پھر کوئی خواب لگ رہی تھی

عمر حیات ہی کے بنگلے میں اگر لان کی طرف آؤ تو ہالے سلطان گھاس پہ لمبی لیٹی تھی اسکی آنکھوں میں آنسو تھے ناک سرخ تھی اور گلہ بھاری اسے لگا تھا وہ سب فکس کر لے گی اسے لگا تھا اب اسے اللہ سے معافی مانگ کر ایک نئی زندگی شروع کرنی چاہیے لیکن یہ کیا تھا وہ آدمی جس نے اللہ کے لئے جس نے اسکے بندوں کے لئے اپنے بچوں تک کو پیچھے کر دیا وہ آج ایک ڈرگ ڈیلر کہلایا جا رہا تھا سارا ملک اس پہ لعنت بھیج رہا تھا اسکی شکل کے پوسٹر جلائے جا رہے تھے نیکی گلے کا طوق بن گئی تھی اور اب اسی آدمی کے خاندان کا گلہ گھونٹ رہی تھی اسے لگا تھا آج کے بعد وہ کچھ نہیں کر سکے گی انتقام اپنا حق اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا سب بے کار تھا بے معنی تھا

اپنے کمرے میں بیٹھا ہارون شاہد اداس تھا بے چین تھا یہاں سے وہاں چکر کاٹتے اسکی ٹانگیں شل ہو چکی تھیں ہالے کی تکلیف حسن کا خوف لیل کے آنسو عمر کا پیچھے ہٹ جانا سب برا لگ رہا تھا سب برا تھا دوست خاندان رشتے اسکے پاس تو ان سب کے نام پہ بس یہی لوگ تھے اور وہ آدمی جس نے اسکے قاتل ہونے پر بھی اسے کوئی سزا نہیں دی کوئی تضحیک بھرا جملہ نہیں کہا اس آدمی کے کردار پہ کیچڑا چھالی جا رہی تھی

کمرے میں رکھے کینوس پہ کئی پینٹنگز ادھوری تھیں گھنٹام داس کا سیکریٹری اسے کئی کالز کر چکا تھا لیکن ساری دنیا بے کار تھی اگر ہالے اداس تھی وہ تھک کر بیڈ پہ گر گیا

## Posted On Kitab Nagri

ایک آرٹسٹ کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا

کمرے میں بیٹھا عمر فرش پہ بیٹھی لیل گھاس پہ بیٹھی ہالے سلطان اور ادھوری پیٹنگز کو نظر انداز کرتا ہارون سب  
اداس تھے غم زدہ تھے شکوے تھے

ان سب کو اپنے لئے کسی نہ کسی مسیحا کے آنے کا انتظار تھا کیا انکے لئے کوئی مسیحا آئے گا؟

سلطان منزل کا لاؤنج کا ماحول اس وقت ہلکا پھلکا تھا صبح والی لباس میں ملبوس شمس سلطان نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی  
کر رکھی تھی اور صوفے پہ ٹیک لگائے بیٹھا تھا اسکے ساتھ ہی فروا بیٹھی تھی ٹی دوپہ چلتی خبروں سے معراج سلطان  
کو ملتی ذلت سے محض ہوتی مہرماہ وہاں نہیں تھی وہ یوسف سلطان کے کمرے میں تھی سفیر اپنے کمرے میں  
بتیاں بجھائے سوگ میں تھا دفعتاً لاؤنج کے دھانے پہ کوئی آکر کھڑا ہوا شمس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسکو دیکھا وہ  
اب تک کالج کی وردی میں تھا البتہ آنکھیں سرخ سو جی ہوئی تھیں

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ وہ زخمی آواز میں پوچھ رہا تھا آپ اچھے سے جانتے تھے وہ سب کچھ ایک الزام ہے  
آپ اس سب کی تائید کیسے کر سکتے ہیں وہ آپ کے بھائی تھے اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے؟ اسکی آواز  
آخر میں پھٹ پڑی تھی بے بسی سے غم سے یا پھر غصے سے

فروانے ایک بے زار نظر اس پہ ڈالی شمس بازو سینے لپیٹے سیدھا ہو بیٹھا

## Posted On Kitab Nagri

تمہارا باپ کرپٹ تھا ڈرگ ڈیلر تھا اسکی وجہ سے کئی لوگوں نے اپنی جان کھوئی ہے اور کئی لوگوں نے اپنے عزیز کھوئے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ میں ان پہ لگنے والے اس کیچڑ سے پاؤں بچا کر گزر جاتا تو میں ایسا نہیں کر سکتا میں تمہارے باپ کی طرح کرپٹ اور گھٹیا نہیں ہوں

میرے باپ کے بارے میں اس طرح مت بولیں وہ پوری قوت سے دھاڑا آواز سن کر حسینہ اپنے کمرے سے نکل آئی تھیں مہر بھی شور شرابے کا سن کر اسی طرف آرہی تھی

یہاں آکر ہمارے سامنے بکواس کرنے سے بہتر ہے کہ کوئی ثبوت لاؤ فروانے حقارت سے کہا تھا اس وقت تمہارا باپ ملکی ناسور کے نام پہ ٹرینڈ کر رہا ہے اگر غیرت ہے تو جاؤ لوگوں کا منہ بند کرو وہ اپنی جگہ سے اٹھ آئی تھیں اور اب اسکے سامنے کھڑی تھی شمس بھی اسکے پیچھے کھڑا تھا

میرے باپ سے زیادہ گھٹیا آپ ہیں اور ان.... اس سے زیادہ وہ بول نہیں سکا شمس کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ اسکے چودہ تبق روشن کر گیا تھا وہ ابھی ایک اور تھپڑ مارا تا جب اسکا ہاتھ کسی نے پکڑا تھا شمس نے غصے سے بھری سرخ آنکھوں کے ساتھ اسکو دیکھا وہ حسینہ تھیں سرخ شیرنی جیسی آنکھیں چہرے پہ غضب لئے اسے دیکھ رہی تھیں اور پھر اگلے ہی لمحے انکا ہاتھ اٹھا تھا اور شمس کے رخسار پہ چھاپ چھوڑ گیا

شمس حقا بقارہ گیا اسکے جسم میں جیسے کوئی جنبش ہی نہ ہوتی ہو



## Posted On Kitab Nagri

فروا طیش سے آگے بڑھی کہ حسن کو مار سکے یا دھکا دے سکیں لیکن اگلے ہی لمحے حسینہ نے ایک بھاری تھپڑ اسکے گال کی زینت بنایا تھا وہ شیرنی کی طرح کھڑی تھیں حسن کو اپنے پیچھے کئے اسکے سامنے ڈھال بن کر جیسے کوئی انہیں روکے تو اسکی ماں اسے روئے

جرات کیسے ہوئی میرے بچوں پہ ہاتھ اٹھانے کی؟ وہ غرائی تھیں اگر میرے بچوں کو ہاتھ لگایا تو چیر دوں گی میں میرا شوہر مرا ہے میں ابھی زندہ ہوں یہ گھر جتنا تمہارا ہے اتنا میرا ہے میرے بچوں کو ہاتھ لگانے کا سوچنا بھی نہیں شمس وہ انگلی اٹھا کر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں بلکہ کہہ کیا رہی تھیں دھاڑ رہی تھیں شمس فروا اور انکے پیچھے کھڑی مہر سب ساکن تھے ساکت تھے

میں آپ کو بھی اور اسی وقت اس گھر سے نکال سکتا ہوں تمیز سے بات کریں جرات کیسے ہوئی آپ کی مجھے پہ ہاتھ اٹھانے کی؟ شمس ابھی تو شاک سے نکلا تھا

ابھی تو صرف تھپڑ مارا ہے شمس اگلی بار ہاتھ کاٹ دوں گی بلکہ اس ہاتھ کو اسی وقت کاٹ دینا چاہیے تھا جب یہ ہاتھ میری بیٹی پہ اٹھا تھا یا پھر تب جب یہ پہلی بار میرے بیٹے پہ اٹھا تھا لیکن اب بھی دیر نہیں ہوئی ایک ایک کو سڑک پہ گھسیٹوں گی چور ہے پہ لٹکاؤں گی اگر کسی نے میرے بچوں کو ہاتھ لگایا تو میں ایک ایک کی جان کو آؤں گی انکی آواز بلند تھی شیرنی کی طرح ایک ماں کی طرح

ماما آپ اندر چلیں... مہر نے انکو کندھوں سے تھام کر لے جانا چاہا لیکن حسینہ نے بری طرح اسکو خود سے دور



## Posted On Kitab Nagri

تم آج یا تو میری طرف رہو یا پھر اپنے سسرال کی طرف مجھے اندر لے جا کر میری آواز مت دباؤ انہوں نے تو گویا آج سب کو حیران کرنے کی قسم کھا رکھی تھی فروا اور مہر ٹکر ٹکرانکا چہرہ دیکھے گئیں ماما میں... میں کیا کہہ سکتی ہوں میں نیوٹرل ہوں یہ آپ لوگوں کا مسئلہ ہے میں... تم نیوٹرل نہیں لالچی اور حریص ہو تم بے غیرت ہو مہر ماہ

اور یہاں سلطان منزل کے مکینوں پہ پورا آسمان گرا تھا مہر ماہ مارے شاک کے دو قدم پیچھے ہوئی فروا نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا شمس کی زبان تالو سے چپک گئی اور حسن وہ تو پہلے شاک سے بھی باہر نہیں آیا تھا حسینہ اب بھی کہہ رہی تھیں میں نے تم جیسی خود غرض لالچی حریص اور بے وقار عورت نہیں دیکھی تم نیوٹرل نہیں ہو بے غیرت ہو جب تمہاری بہن پٹ رہی تھی تم تب بھی یہی تھیں جب حسن مار کھا رہا تھا تم تب بھی یہی تھی اور آج جب یہاں میں کھڑی ہو کر اپنے بچوں کے لئے لڑ رہی ہوں تم آج بھی بے غیرت ہو

ماما میں... اس نے کچھ کہنا چاہا

مامی... ماما نہیں مامی کہو انہوں نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا آج تم نے میری تربیت میری پرورش اور میرا پیار ہر ایک کا صلہ جس طرح دیا ہے اسکے بعد مجھے ماں مت کہو میری اپنی بیٹی ہے ہالے سلطان میری بیٹی ہے مہر کی آنکھوں سے آج آنسو بہہ نکلے تھے باقی تمام لوگ ساکت ہوئے انہیں سن رہے تھے

نگین ٹھیک کہتی تھی سانپوں کے بل سے سانپ نکلتے ہیں تم بھی ویسا ہی ایک سانپ ہو سانپوں کو دودھ تب تک پلاؤ جب تک نقصان نہ دیں جس دن انکا زہر جسم کو سبز کرنے لگے اس دن انکا سر کچل دینا چاہیے تم جیسی سانپ

## Posted On Kitab Nagri

کے ساتھ تو پہلے دن ہی یہی ہونا چاہیے تھا وہ پھنکار رہی تھیں مہر ماہ شل تھی اسکی زبان گنگ تھی ہر لفظ جیسے مر گیا تھا

تم میری بیٹی کو ایکسپلاٹ کرتی رہی میری بیٹی کو ہمیشہ کمتر محسوس کرواتی رہی لیکن میں خاموش رہی میں اندھی نہیں تھی مہر ماہ مجھے سب دکھاتا تھا میں بس گلٹی تھی اور آج انہوں نے سرخ آنکھیں اسکی بھوری آنکھوں میں گاڑ دیں آج میں گلٹی بھی نہیں ہوں میرے بچوں کی طرف جو کوئی بھی آنکھ اٹھا کر دیکھے گا میں آنکھیں نوچ لوں گی یاد رکھنا وہ انگلی اٹھا کر وارن کرتی حسن کو اپنے ساتھ لئے آگے بڑھ گئیں

اور جب کوئی ماں اپنے بچوں کے لئے اٹھ کھڑی ہو تو تمہیں چاہیے کہ اس سے خوف کھاؤ سلطان منزل میں قبروں جیسا سناٹا چھا گیا تھا



رات کتنی بیتی کتنی باقی رہی کوئی کچھ نہیں جانتا تھا فجر کی اذانیں بلند ہوئیں نہ کوئی عمر کے لئے آیا نہ کسی نے ہالے کے آنسو پونچھے نہ کسی نے ہارون کو موٹیویٹ کیا نہ کسی نے لیل کو یتیم سمجھ کر رحم سے دیکھا فجر کا وقت تھا جب عمر اٹھ کھڑا ہوا گلے کئی لمحات میں وہ کچن میں کھڑا تھا سبزیاں کاٹی جا رہی تھیں گوشت بھونا جا رہا تھا سلا دبن چکی تھی وہ بس دیوانہ وار ایک کے بعد ایک ڈش بنا رہا تھا اسکے ہاتھ مہارت سے چل رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آنکھیں خالی سپاٹ تھیں صبح کی پو پھوٹی لیکن اب تک وہ کوئی پندرہ ڈشز بنا چکا تھا گھر کا راشن ختم ہونے کو تھا ہاتھ بے طرح دکھ رہے تھے ٹانگیں جواب دینے لگیں تھیں لیکن جنون تھا کہ ختم نہیں ہوتا تھا آگ تھی کہ بجھتی نہیں تھی اور پھر جب عمر حیات اپنے گھر کی ساری سبزیاں سارا گوشت اور سارے چاول ختم کر چکا تو اسکا جنون ذرا دیر کو ختم کیا جلتی روح پر سکون ہوئی آنکھوں کو قرار آیا وہ کچن کے سنک پہ جھکا اپنے چہرے پہ پانی کے چھینٹے مار رہا تھا پھر ہاتھ بڑھا کر میز پہ رکھا موبائل اٹھا کر آن کیا لا تعداد کالز ان گنت میسجز وہ باری باری سب کو رپلائے کرتا جا رہا تھا یہاں سے وہاں گھومتے ہوئے فون پہ لوگوں سے بات کرتے ہوئے وہ دہرا رہا تھا

مجھے سب پتہ ہوتا ہے اور جب ایک شیف اور پولیس والا اپنی جون میں واپس آجائے تو تمہیں چاہیے کہ اس سے ڈرو

کچن سے آتی کھڑ پڑ کی آوازیں بلند آواز میں فون پہ بات کرتا عمر حیات اور بہتے ہوئے آنسو ہالے سلطان ان سب کے ساتھ اس گھاس سے اٹھ کھڑی ہوئی ساری رات نہ کوئی عمر آیا نہ کوئی ہارون نہ حسن سب کے اپنے غم تھے سب کے اپنے مسئلے وہ اٹھی اور بھاری ہوتے قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی اسکا لباس ملگجاسا تھا آنکھیں سو جھی ہوئی سرخ بال بکھرے ہوئے وہ کسی شاعر کی برباد ہوئی محبت لگ رہی تھی

اپنے کمرے میں آکر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنی آنکھیں دیکھیں پھر لباس دیکھا اور پھر اس نے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر اپنی نم آنکھوں کو رگڑا گردن تان لی اور سرخ لپسٹک اٹھا کر ہونٹوں پہ مل لی اسکے چہرے پہ اب کے شیطانی چمک تھی آنکھیں خالی تھیں جیسے کوئی آنسو کبھی یہاں آیا ہی نہ ہو

## Posted On Kitab Nagri

اور جب کوئی لڑکی سرخ لپسٹک لگا کر اپنے آنسو پونچھ کر گردن تان کر کھڑی ہو جائے تو تمہیں چاہیے کہ اسکے  
قہر سے ڈرو

اپنے کمرے میں بیڈ پہ اوندھے منہ گرہا رون شاہد اسکی آنکھوں میں رت جگے کا خماز تھا موبائل بج بج کر خاموش  
ہو گیا تھا اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا گھنٹا داس کے سیکریٹری نے اسے اسٹوڈیو آنے کا وقت اور جگہ بتادی تھی  
یہ اسکا خواب تھا کیا کسی روگ کو یہ حق تھا کہ وہ خوابوں کو نوچ کھائے؟

وہ اٹھ بیٹھا کئی پل خالی خالی نگاہوں سے کمرے کو دیکھتا رہا اور پھر اسکی نظر اپنے اصل پہ پڑی اسکی ادھوری پینٹنگز  
وہ ٹھنڈے فرش پہ قدم رکھتا ایک پینٹنگ کے سامنے اسٹول رکھ کر بیٹھا ساتھ پڑی چھوٹی میز سے کلر ٹیوب اور  
کلر پلیٹ اٹھائیں اب وہ رنگوں کو آپس میں مکس کر رہا تھا پھر برش کے بالوں نے رنگ کو چھوا اور اگلا لمحہ سب سے  
خوبصورت تھا ہارون شاہد کارنگوں سے بھر ابرش کینوس پہ اپنی چھاپ چھوڑ رہا تھا

جاچکی رات اور اترتی صبح نے ایک آرٹسٹ کو اپنے اصل کی طرف اتے دیکھا تو آسودگی سے آنکھیں موند لیں  
اور جب کوئی مصور اپنے رنگوں کی طرف لوٹ آئے تو وہ کسی طرح آپ کی زندگی میں سیاہ رنگ بھرے گا آپ  
کو اس کا اندازہ بھی نہیں ہوگا

لاؤنچ کے فرش پہ بیٹھی لیل سکندر کی آنکھیں خشک تھیں جیسے وہ اپنے حصے کا روچکی ہوں بڑی بڑی آنکھوں  
میں اس وقت کچھ نہیں تھا وہ خالی تھیں سپاٹ سی چھوٹے بال کندھوں پہ گر رہے تھے دفعتاً اس نے اپنے فون کو

## Posted On Kitab Nagri

دیکھا کئی لوگ تھے جو اسے پراگریس رپورٹ طلب کر رہے تھے اس نے تکان سے فون اٹھایا کئی کالز آچکی تھیں اس نے سب سے پہلے نمبر پہ کال کی

فون اٹھالیا گیا تھا

تمہارا شوہر تمہیں چیٹ کر رہا ہے تمہارے دراز سے غائب ہونے والی انگوٹھی تمہارے شوہر نے اسی عورت کو گفٹ کی تھی اب اسکا ارادہ تمہارا وہ سیٹ چوری کرنے کا ہے جو اس نے تمہیں اینیورسری پہ دیا تھا اور بس کھٹاک سے فون بند موبائل کے پار عورت ہیں کرتی رہ گئی

لیل اسی روبوٹک اندز میں دوسرا نمبر ڈائل کر رہی تھی گھنٹی بجی کسی بیس بائیس سال کے لڑکے نے ادھ سوئے جاگے انداز میں فون اٹھایا تمہارا دوست اس پہ تمہارا شک درست تھا میں نے اسکا انسٹاگرام ہیک کیا تھا وہ اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کر تمہارے فارم ہاؤس پہ چوری کروائے گا اور تمہارے دادا کے لائے گئے اینٹیک پیس لے جائے گا اسکی مد میں اسے لاکھوں روپے ملیں گے فارم ہاؤس میں کمیرے لگو اور اپنے ارد گرد سیکورٹی

بڑھاؤ بغیر اس لڑکے کا جواب سننے اس نے کال کاٹ دی اگلے ایک گھنٹے تک وہ مختلف لوگوں سے بات کرتی رہی اور ہر ایک کے ماضی مستقبل کے بنیے ادھیڑتی رہی پھر اسکے بعد وہ اٹھی تھی گردن سیدھی کئے بالوں کو ہاتھوں سے پیچھے جھٹکا آنکھیں بند کر کے کھولیں اور ایک گہری سانس لی بلاخر وہ مسکرائی ایک شیطانی مسکراہٹ وہ پر سکون تھی اور جب کوئی ہیکر اور انویسٹیگیٹر پر سکون ہو کر شیطانی انداز میں مسکرائے تو تمہیں چاہیے اسکے

غضب سے ڈرو



## Posted On Kitab Nagri

وہ چاروں بلاخر کھڑے ہو چکے تھے کسی نے کسی کو نہیں اٹھایا کسی نے کسی کو تسلی نہیں دی کسی نے کسی کے آنسو نہیں پونچھے ہر ایک اٹھا کھڑا ہوا کیونکہ انہیں خود کو کھڑا کرن آتا تھا آپ کا محبوب شوق آپ کا کام آپ کا عشق ہی آپ کو اٹھا سکتا ہے کھڑا کر سکتا ہے آپ کا ٹیلنٹ ہی آپ کو ہیل کر سکتا ہے کیونکہ وہی آپ کا اصل ہے اور اپنے سب سے بڑے ہیلر آپ خود ہوتے ہیں

کچن میں کھڑا عمر حیات پیٹنگ کے آگے بیٹھا ہارون شاہد آئینے کے سامنے کھڑی ہالے سلطان اور اپنے لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی لیل سکندر ان چاروں کے ہاتھوں میں موبائل تھا اور وہ اپنے واٹس ایپ گروپ میں میسج کر رہے تھے

ٹون گونجی اور بیک وقت چار لوگوں کے میسج واضح ہوئے

ہم کب مل رہے ہیں؟

اور جب چار ایسے ہیلر لوگ ساتھ جڑ جائیں تو کاہن کو چاہئے کہ مرجائیں

www.kitabnagri.com

سفید ڈریس شرٹ کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے جمائے سنجیدہ سپاٹ آنکھوں کے ساتھ وہ آفس جانے کو تیار تھا ہیون کے اسٹاف کے لئے وہ کہیں بندوبست کر چکا تھا کہاں کیسے؟ یہ سب وہی جانتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترتا وہ نیچے جا رہا تھا جب ہالے کی آواز پہ رکاوہ اپنے کمرے سے نکل رہی تھی  
عمر آخری ذینے پہ تھا اور وہ پہلے

تمہاری وجہ سے کچھ بھی نہیں ہوا عمروہ بولی تو عمر تھم گیا لیکن مڑا نہیں تم گلی نہیں ہو تم جتنا کر سکتے تھے کر رہے  
ہو خود کو مت تھکاؤ وہ اب بھی نہیں مڑا تم کل سے میری طرف نہیں دیکھ رہے میں جانتی ہوں کیوں تمہیں لگتا  
ہے ہالے الزام دے گی لیکن مجھے لگتا ہے یہ وقت کسی کو بھی الزام دینے کا ہے ہی نہیں خود کو بھی نہیں

تم نہیں جانتے یہ سب کیسے ہوا کیوں ہوا لیکن جب شام میں تم واپس آؤ تو میں سننا چاہوں گی کہ عمر کو سب پتہ  
ہوتا ہے کیا میں کچھ زیادہ مانگ رہی ہوں؟ اب کے وہ مڑا تھا ہالے گیلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی عمر  
مسکرایا ہالے اسے دیکھ کر مسکرائی کلفتیں زائل ہونے لگیں غم دور ہوئے

کوئی ہالے کوناں کر سکتا ہے کیا؟ اس نے گردن اٹھا کر پوچھا ہالے نے بس نفی میں سر ہلایا وہ چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا  
نرمی سے عقیدت سے پھر مڑ گیا وہ کھڑی رہی اسے جاتے دیکھتی رہی

وہ چلا گیا تو وہ بھی اندر آگئی شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا عکس دیکھنا نیلا گھٹنوں تک آتا لان کا جوڑا کھلے بال  
سرخ لپسٹک لیکن کچھ تھا جس کی کمی تھی اس نے دراز کھولا نیلا زیورات کا ڈبہ باہر نکالا اسے کھولو تو اسکے اندر  
رکھے نیلے ہیروں کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی ہالے نے انکو باہر نکالا اور باری باری دونوں کانوں میں پہنا  
اب اسے مکمل محسوس ہوا تھا ہر انسان کے پاس اسکول لائف سے لے کر بڑھاپے تک مختلف چیزیں ہوتی ہیں  
جو اسے تسلی دیتی ہیں اچھا محسوس کرواتی ہیں خوش قسمت تصور کرواتی ہیں یا پھر ڈھارس دیتی ہیں کوئی اسکول

## Posted On Kitab Nagri

بیگ کوئی گھڑی کوئی جیومیٹری کسی کے لئے اونچی ہیل تو کسی کا لکی پونی ٹیل سٹائل یہ اصل میں بس چند چیزیں ہوتی ہیں لیکن ہر انسان کے لئے وہ مختلف ہوتی ہیں ہر انسان کے ان چیزوں کے ساتھ مختلف احساس جڑے ہوتے ہیں ہالے کے لئے "ہیرے" ڈھارس تھے تسلی تھے خوش قسمتی کی علامت تھے وہ انکے ساتھ مکمل تھی کانوں میں نیلے ہیرے اور پیروں میں اونچی ہیل پہنے وہ باہر آئی گاڑی میں بیٹھی اور یوں یورسٹی کی جانب گاڑی موڑ دی اسے کہیں بھی آنے یا جانے کے لئے کسی ہارون شاہد یا عمر حیات کی ضرورت نہیں تھی اگر وہ اپنے مسائل خود حل نہیں کر سکتی تھی تو اسے چاہیے تھا کہ ان مسائل میں جئے

یہاں سے چند کلو میٹر دور شمس کے آفس کی بلڈنگ میں آؤ تو عمر حیات اپنے آفس میں فائل پہ سر جھکائے ہوئے تھا دفعتاً ایک ہلکی سی دستک ہوئی عمر نے مٹھی بھیجنے کی کپٹی کی رگ پھرکنے لگی تھی وہ بس جبراً خود پہ ضبط کئے بیٹھا رہا

وہ آئے عمر کے سامنے والی کرسی کھینچی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھے پھر عمر کو دیکھا انکے چہرے پہ واضح اضطراب تھا

www.kitabnagri.com

کل... جو کچھ بھی ہوا تم نے اس بارے میں اب تک کچھ کہا نہیں؟ بے حد کوئی سرسری لہجہ تھا عمر نے سنجیدگی سے انہیں دیکھا اور آپ کے لئے میرا کچھ کہنا اتنا اہم کیوں ہے؟ لمحے بھر کو شمس گڑبڑائے تھے لیکن پھر سنبھل گئے ظاہر ہے تم نے انکے ساتھ اتنا عرصہ کام کیا ہے تمہیں کیا لگتا ہے بھائی جان ایسے تھے؟ وہ نہ جانے کیا سننا چاہتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے غور سے ان کو دیکھا اگر آپ یہ جاننے آئے ہیں کہ کل میرے ایکس باس کے خلاف جن الزامات کی تائید آپ نے کی ہے اس کے بعد میرا رد عمل کیا ہو گا تو میں آپ کو بتا دوں کہ مجھے فرق نہیں پڑتا لمحے بھر کو شمس کے پاس الفاظ ختم ہو گئے

اور مجھے فرق اس لئے نہیں پڑتا کیونکہ میں جانتا ہوں معراج صاحب ایسے نہیں تھے چاہے آپ چاہے ساری دنیا ان کے خلاف بولے لیکن عمر کو فرق نہیں پڑے گا میرے لئے وہ عظیم تھے اور رہیں گے باقی یہ آپ دونوں بھائیوں کا معاملہ ہے دیکھ لیجئے کیا کرنا ہے وہ لا پرواہی سے کہہ کر دوبارہ فائل پہ جھک گیا شمس اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے رہے کیا وہ کچھ زیادہ سوچ رہے تھے؟ یہ آدمی اگر انتقام یا پھر کسی قسم کے شر کے لئے آیا ہو تا تو کیا اس طرح معراج سلطان کی وکالت کرتا؟ کیا یہ اداکاری نہ کرتا؟ تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو ہو سکتا ہے یہ سب سچ ہو؟

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا پھر چہرہ اٹھا کر ان کو دیکھا  
www.kitabnagri.com  
میں ہیون میں ایک عرصہ تک کام کرتا رہا ہوں ایک عرصہ معراج صاحب کے آگے پیچھے رہا ہوں دو منٹ صرف دو منٹ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ ڈرگزر کا الزام جھوٹا ہے شیر علی بکو اس کر رہا ہے اور پولیس کی ہوئی ہے کیسے؟ وہ جاننا چاہتے تھے

عمر آگے کو ہوا انکی آنکھوں میں دیکھا ڈرگزر کے پیکٹ دیکھے ہیں آپ نے شمس صاحب؟ کتنے اگلے صاف اور کورے ہیں؟ لمحے بھر کو شمس سانس نہیں لے سکا عمر کہے گیا

## Posted On Kitab Nagri

معراج سلطان کی موت کو تین ماہ ہونے والے ہیں ان تین ماہ میں کیا ان پیکٹس پہ ذرا بھی گرد نہیں چڑھی؟ یا پھر وہ شیر علی اپنا کروڑوں کمال ہیون میں چھوڑ کر سکون سے بیٹھا رہا؟ اسکی ماں کا میکہ تھا ہیون؟

دوسرا میں نے ہیون میں کئی جگہ ایسے ایسے کیمرے لگا رکھے ہیں جو لوگوں کی نگاہوں سے بھی اوجھل ہیں اگر میں انکی فوٹیج لے آؤں اور کل کی تاریخ میں ڈرگز رکھتے ان بندوں کو میڈیا کے سامنے لے آؤں تو کیا ہوگا؟ وہ سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا اور شمس کے مانوشہ رگ پہ پیر رکھ رہا تھا رفیق کہتا ہے کہ وہ ڈرگ تین ماہ پرانی ہے لیکن تین ماہ پہلے میں نے بڑا خود شیر علی کے گودام اور سارے اڈوں پہ چھاپہ مار کر اسکی ساری ڈرگز ضبط کر لی تھی وہ کروڑوں کمال تھا کیا دوبارہ صرف چند دنوں میں شیر علی اتنا ہی مال لا سکتا ہے؟

اسکی زیرک آنکھیں کچھ باور کروار ہی تھیں وہ سانس روک دینے کے انداز میں کہے جا رہا تھا جو لوگ معراج سلطان کے خلاف وکٹمز بن کر آئے ہیں میں انکا اگلا پچھلا یہاں تک کہ انکی چھٹی کے دودھ کا حساب بھی لا سکتا ہوں اور پھر میں دیکھوں کون میرے انگلی سے سینے پہ دستک دی جج صاحب کے بارے میں بکواس کرتا ہے میں انکی کریڈیبلٹی اتنی خراب کر سکتا ہوں کہ جب وہ عدالت میں گواہی دینے آئیں گے جج انکے چہروں پہ باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر لعنت بھیجے گا

شمس سفید مردہ ہوتے چہرے کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے عرصے کا پلان اس نے دو منٹ میں ہوا کر دیا تھا ایک تیسری بات شمس صاحب وہ آدمی جس نے قتل کی ذمہ داری قبول کی ہے تین ماہ پہلے وہ ایک ڈاکے میں پکڑا گیا تھا اور اسکے سیدھے بازو پہ میں نے اپنے ہاتھوں سے گولی ماری تھی جج صاحب کا قتل اس گولی والے واقعے

## Posted On Kitab Nagri

کے چھ دن بعد کا ہے کیا کوئی ایسا آدمی جس کے بازو پہ تین گولیاں لگی ہوں وہ کسی تنومند سے انسان کا گلہ دبا سکتا ہے؟ کیا میرے لئے اسکی میڈیکل رپورٹس لانا مشکل ہے؟ اسکی آنکھیں برف کی طرح بے تاثر تھیں خالی بلکل خالی خوف زدہ کر دینے والی

تم کیوں خاموش ہو عمر تم نے کچھ کیا کیوں نہیں؟ وہ سوکھتے گلے کے ساتھ با مشکل پوچھ سکے  
عمر نے بے نیازی سے کندھے اچکائے

Once a police officer is always a police officer

اس سب کو آئی سپوز کرنے میں میرا کوئی فائدہ نہیں ہے شمس صاحب پولیس والا بغیر فائدے کے اپنی ماں کا کام بھی نہیں کرتا میں کیوں کوئی دشمن بناؤں؟ آفٹر آل میں ایک فیملی پرسن ہوں میں اپنی بیوی اور اپنی زندگی میں مزید مشکلات کیوں پیدا کروں؟ وہ سادگی سے کہہ رہا تھا

اسی لمحے وہ مسکرائے یہ دلمحہ تھا جب انہوں نے سارے خدشے سارے واہے دور جھٹک کر عمر پہ اعتبار کرنا چاہا  
یہ وہ نہیں تھا جو دکتا تھا یہ الگ تھا

تم ٹھیک کہتے ہو تمہیں اس سب میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اچھی جاب ہے بیوی ہے فیملی بناؤ اور خوش رہو  
شمس اب ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہا تھا عمر نے بھی سر ہلادیا

کل بدرالدین حیدر ڈیل فائنل کرنے آرہا ہے تم نے سارا کام دیکھ لیا ہے نا؟

جی سب فائنل ہے اور... اب وہ دونوں کاروبار کی باتیں کر رہے تھے دور کہیں عمر کا دل خالی تھا



## Posted On Kitab Nagri

لیکن کچھ لوگوں کو کھڑا ہونا پڑتا ہے یہ انکی مضبوطی نہیں مجبوری ہوتی ہے

شام ڈھل چکی تو وہ تھکا ماندہ گھر چلا آیا

گاڑی پارک کر کے وہ لان میں آیا تو یہاں پہلے سے ہی کئی لوگ موجود تھے نیلی شرٹ اور کھلی پینٹ میں ملبوس لیل ٹی شرٹ اور جینز میں ہارون شرٹ اور شارٹس میں بیٹھا حسن اور صبح والے جوڑے میں نک سک سے تیار ہالے سلطان اسکی جھپ ہی نرالی تھی

ہالے کے ہاتھ میں کافی کا مگ تھا عمر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا آیا اور اسکے قریب بیٹھ گیا کنپٹی کو انگلیوں سے دبایا پھر گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکے ہاتھ سے مگ لے لیا (لوجی سارے ڈرامے اسی مگ کے لئے تھے)

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا سب کے چہروں کو باری باری دیکھا کافی کا گھونٹ بھر اروح تک تازہ ہو گئی

کل کورٹ میں سماعت ہے فیصلہ جج صاحب کے خلاف آئے گا انکی ساکھ تباہ ہو جائے گی ساری دنیا انکے خلاف باتیں کرے گی آپ سب جانتے ہیں ناں؟ وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

بیک وقت ہر ایک نے سر ہلایا "اب تم لوگ کیا کرو گے؟" یہ حسن تھا جو شاہ تاج کے گھر کی کہانی سن چکا تھا اسے اب امید تھی کہ یہ سب ضرور کل تک کوئی نہ کوئی حل نکال ہی لیں گے



## Posted On Kitab Nagri

ان چاروں نے حسن کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو گلہ کھنکھارایا ایک عزم ایک جوش ایک مسکراہٹ

ہم کریں گے یہ... وہ لمحہ بھر کور کے حسن اشتیاق سے انکو دیکھ رہا تھا

کہ ہم کچھ نہیں کریں گے ایک چھناکے سے سارا فسوں ٹوٹ گیا امیدوں پہ پانی پھر گیا حسن نے شاکی آنکھیں اٹھا کر باری باری ان سب کو دیکھا

لیل اب کے سبھاؤ سے بولی دیکھو بچے اگر میں نے انکی بینک ٹرانزیکشن یا پھر انکے سیکریٹس میں گھسنے کی کوشش کی تو پکڑی جاؤں گی انکے پاس اس وقت ملک کا سب سے بڑا ہیکر ہے یہ وقت ٹھیک نہیں ہے وہ سب چاک و چوبند ہیں آنکھیں کھولے بندوق اٹھائے گھات لگا کر بیٹھے ہیں ذرا سی کوتاہی ذرا سی بھنک اور پھر ہم سب ختم

عمر نے اسکی بات کی تائید کی نہ ہم اس وقت اپنی عقل استعمال کر سکتے ہیں نہ طاقت اور اگر کر بھی لیا ج صاحب کو اس میس سے نکال بھی دیا تو اگلی بار وہ ایک زیادہ موٹا اور زیادہ بھاری پھندہ ڈالیں گے ایک نئی ذلت اور نیا الزام وہ آگے کو ہوا سنجیدگی اور متانت سے کہہ رہا تھا

پھر کیا ہو گا جانتے ہو؟ "الزام" کی تردید ہو سکتی ہے "الزامات" کی نہیں جھوٹ اگر بار بار بولا جائے تو سچا لگنے لگتا ہے آج میں اور ہم سب مل کر اس کیس کو کمزور اور بے بنیاد کر دیں گے جج صاحب کی ساکھ واپس آ جائے گی لیکن پھر بھی کچھ ہاتھ نہیں آئے گا لوگ چند دن # ہم شرمندہ ہیں لگائیں گے اور پھر بھول جائیں گے

## Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ ہماری طاقت جان لیں گے ہمیں پہچان لیں گے دشمن سے جیتنا ہو تو اس سے زیادہ مضبوط نہیں بنا جاتا بلکہ اس سے کمزور بن کر اسکی طاقت کی آخری حد دیکھنی ہوتی ہے اور پھر ایک لائحہ عمل تیار کرنا ہوتا ہے ہم خاموش رہیں گے تاکہ دشمن کھل کر سامنے آسکیں وہ سکون سے سو سکے تاکہ وہ "چوکنا" نہ ہو اور تب ہمارا وار ہو گا آخری اور کاری وار

لیکن تم لوگ بابا پہ اس طرح الزام لگے رہنے دو گے؟ کیا بابا ڈیفنڈ ہونا ڈیزرو نہیں کرتے؟ حسن کو اب تک انکی منتق سمجھ نہیں اسکی تھی اب کے عمر کچھ نہیں بولا آنکھوں سے ہالے کو اشارہ کیا اس نے کہنا شروع کیا دیکھو حسن یہ پہلا الزام ہے لوگ ابھی اسکے (used to) نہیں ہوئے اگر ہم اسکی تردید کریں گے تو کل پرسوں ہمارے دشمن ایک نیا الزام لگائیں گے ابھی جو لوگ مشتعل ہیں کل وہ لوگ اس جھوٹ پہ ایمان لے آئیں گے ابھی جو لوگ ڈیفنڈ کر رہے ہیں کل تھک جائیں گے ہر بار کا الزام کوئی نہیں جھیل سکتا بار بار الزام لگنے سے کریڈٹ بلیٹی خراب اور کردار مشکوک ہو جاتے ہیں ہم آج صفائی دیں گے تو کل ایک اور صفائی دینی پڑے گی لوگ ہر بار یقین نہیں کریں گے لوگ کچھ اس طرح کی باتیں بولیں گے

ہاں بھائی ہر دفع ان پہ ہی الزام لگ جاتا ہے آخر کچھ کیا ہو گا تب ہی تو اتنے الزام لگے ہیں کیا تم یہ سب جھیل سکو گے؟

## Posted On Kitab Nagri

بار بار بولا جانے والا سچ جھوٹا لگنے لگتا ہے ہم ایک ہی بار سچ بولیں گے سہی وقت پہ سہی جگہ پہ فحال ہمارے دشمنوں کو سمجھنے دو کہ معراج سلطان لاوارث تھا انکی اولاد بے مراد تھی اور ہیون میں رہنے والے بچے بے حس سمجھ آئی؟ اس نے بات ختم کر کے حسن کو دیکھا وہ بس اثبات میں سر ہلارہا تھا

تمہارے پاس کوئی پلان ہے عمر؟ اب کے ہارون نے سوال کیا تھا

عمر نے سر ہلایا میں نے جس دن وردی پہنی تھی اس دن مجھ سے میرے سینئر نے کہا تھا کہ پولیس قانون بھی ہے قانون توڑنے والی بھی اور بنانے والی بھی لوگ کہتے ہیں پولیس والے کی دشمنی اچھی نہیں ہوتی میں کہتا ہوں پولیس کی دوستی بھی اچھی نہیں ہوتی اس نے آنکھیں اٹھا کر ان سب کو دیکھا سنجیدہ برف آنکھیں میں کہانی کا وکٹم بنتے بنتے تھک گا ہوں اب میں کہانی کا ولن ہوں مسکراتے ہوئے وہ اٹھایہ عام مسکراہٹ نہیں تھی یہ سازش تھی انتقام تھی

چلو چل کر کھانا کھاتے ہیں اسکے بعد میٹنگ کریں گے کہیں ہم خواب تو نہیں دیکھ رہے؟ تم ہم پہ اپنے پیسے خرچ کرو گے؟ صدمہ دماغ پہ چڑھ گیا ہے کیا؟ لیل اسکو دیکھتے ہوئے اٹھی ہارون بھی کھڑا ہوا

آج صبح اپنا دماغ ٹھیک کرنے کو جو میں نے اپنے گھر کا آدھا راشن ختم کیا ہے اسے ٹھکانے بھی تو لگانا ہو گاناں مجھے تو حیرت ہو رہی تھی اتنے خرچے کے بعد بھی تم بے ہوش نہیں ہوئے؟ ہالے کہتے ہوئے اٹھی اب وہ پانچ لوگ اندر جا رہے تھے عمر جواب میں کچھ کہہ رہا تھا حسن مسکرا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بلاخر سب کچھ نارمل ہو رہا تھا

چند روز بعد

معراج سلطان کو کورٹ نے گٹی قرار دے دیا تھا ہیون اب شمس کا تھا وہ عوام کی نظر میں ہیرو بن چکا تھا سارا اسٹاف بدل چکا تھا نئے اسٹاف کے ساتھ ایک سال کے بچے سے لے کر اٹھارہ سال کے بچوں تک کوئی مانوس نہیں تھا عمر اب بھی بقاعدگی سے ہیون جاتا تھا اور وہاں کے بچوں اور بڑوں کو اب اسی کا سہارا تھا شمس کی کمپنی کو عمر کی ڈیل سے فائدے ہو رہے تھے سفیر اس دن کے بعد سے مہرماہ کے ساتھ کسی غیر ملکی سفر پہ تھا عمر اور اسکی کوئی ملاقات نہیں ہو سکی تھی ہالے کے پیپر ختم ہونے کو تھے حسن بھی مارے باندھے کالج جانے لگا تھا زندگی دوبارہ ڈگر پہ چل نکلی تھی لیکن کچھ تھا جو ادھورا اور چھوٹ سا گیا تھا کوئی بے بسی تھی کہ معراج سلطان کو گناہگار سن کر محسوس ہوتی تھی

www.kitabnagri.com

موجودہ دن میں عمر حیات ہالے کی یونیورسٹی کے باہر گاڑی روکے کھڑا تھا سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ نیلی دھاری دار پینٹ پہنے بالوں کو حسب عادت ماتھے پہ گرائے وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا گلابی پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس ہالے سلطان کو دیکھ کر اس نے ہاتھ ہلایا وہ اسے دیکھتی حیران سی چلی آئی

مجھے لگا تھا عثمان لینے آئے گا وہ اسکے قریب آکر بولی

## Posted On Kitab Nagri

اصل میں کیا ہے میں ہارون شاہد نہیں ہوں لیکن مجھے بھی گاڑی سے ٹیک لگا کر آپ کا انتظار کرنا اچھا لگتا ہے اس نے ہالے کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

ہالے بس مسکرا دی تھوڑی دیر تک دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی بلاخر عمر نے کہنا شروع کیا میں دوبارہ اس مال میں گیا تھا ویسی ہی ایک ساڑھی اب بھی مل رہی ہے اگر آپ.....

نہیں عمر ہالے نے قطعیت سے اسکی بات کاٹی مجھے اب وہ نہیں تمہارے پیسوں سے نہیں چاہیے عمر نے گہری سانس لی دیکھیں ہالے ہر چیز ہر ایک کے لئے نہیں ہوتی کچھ چیزیں ہوتی ہیں جن پہ کمپروماز کیا جاتا ہے جن پہ دل مارا جاتا ہے جن کے بغیر رہنا سیکھنا ہوتا ہے اب آپ ایلٹ کلاس کی وہ مغرور لڑکی نہیں ہیں اب آپ کو کئی چیزوں پہ دل مارنا ہو گا اچھے کھانے بڑے بڑے ریستوران لاکھوں روپوں کی شاپنگ یہ سب اب آپ افورڈ نہیں کر سکتیں اگر میرے پیسے چاہیے....

تم نے میری پوری بات نہیں سنی عمر حیات ہالے نے اسکے چہرے پہ نظر جمائے مستحکم لہجے میں کہنا شروع کیا میں نے کہا مجھے اب وہ ساڑھی "تمہارے" پیسوں سے نہیں چاہیے کیونکہ میں اسے اپنے پیسوں سے خریدوں گی میں کماؤں گی اور یہاں عمر کے چودہ سبق روشن ہوئے تھے اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے ابلنے کو تھیں

آپ.. آپ کمائیں گی؟... آپ جاب کریں گی؟ وہ شکڈ سا پوچھ رہا تھا ہالے نے اثبات میں سر ہلایا میں نے زندگی میں کبھی سمجھوتا نہیں کیا کبھی دل نہیں مارا میں کیوں یہ عادات اپنے اندر ڈالوں صرف اس لئے کیونکہ میرے پاس اپنے کارڈز نہیں ہیں تو میں شاپنگ مال سے خالی ہاتھ آؤں؟ اونچی ہیل کو بس شوکیس سے



## Posted On Kitab Nagri

دیکھتی رہوں؟ یہ میں نہیں ہوں ایلٹ کلاس کی مغرور لڑکی نے کبھی دل مارنا سیکھا ہی نہیں کبھی کم پہ گزارے کئے ہی نہیں وہ گردن اٹھائے زعم سے کہہ رہی تھی

میں تین لاکھ کی ساڑھی بھی خریدوں گی اور بڑے بڑے ریستوران بھی جاؤں گی کیونکہ میرے پاس بھی وہی ہاتھ ہیں جو تمہارے پاس وہی دماغ ہے جو لیل کے پاس اور اتنی ہی سیلف ریسپیکٹ جتنی نفیسہ حیات کے پاس عمر چونکا نہیں ظاہر ہے اسے سب پتہ ہوتا ہے

میرے لئے کمانے کی وجہ میری آسائشات ہوں گی میرا لائف سٹائل ہو گا میری شاپنگ ہو گی عورتوں کو کمانا چاہیے اپنے لئے ضرور کمانا چاہیے تاکہ جب انکو سرخ ساڑھی اور ونچی ہیل کے لئے دل نہ مارنے پڑیں ٹریول اور ریستوران کے بلز کے لئے اپنے گھر کے مردوں کے کارڈز کا انتظار نہ کرنا پڑے

وہ خاموش ہوئی تو سارے میں خاموشی چھا گئی عمر چپ تھا شاید وہ کچھ سوچ رہا تھا تھوڑی دیر بعد اس نے گاڑی ایک مصروف سی شاہراہ پہ لا کر روکی آس پاس عمارت بڑے بڑے دکان اور یہیں سے اگر نظر اٹھا کر دیکھو تو

گاڑی جہاں رکی تھی اسکے سامنے پھولوں سے ڈھکی چھوٹی سی عمارت پہ لکھا تھا "ڈاکٹر غزالہ روجی" ماہر نفسیات ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ ہالے نے موبائل سے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا چہرے پہ خوف سا پھیل گیا

میں نے آپ کے لئے آپائٹمنٹ لی ہے یہ ضروری ہے ہالے اس نے کہتے ہوئے نرمی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا



## Posted On Kitab Nagri

یہاں سے چلو ابھی کے ابھی میرا دم گھٹ رہا ہے چلو جلدی.... وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ بول رہی تھی ساتھ عمر سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش بھی کی جسے اس نے گرفت سخت کر کے ناکام کر دیا وہ بس سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں فکر تھی نرمی تھی یہ ضروری ہے ہالے بیماری کا علاج ضروری ہوتا ہے آپ...

تم سمجھ کیوں نہیں رہے میں پاگل نہیں ہوں وہ مارے بے بسی کے رودی آپ پاگل نہیں ہیں بس الجھی ہوئی ہیں اپنے ماضی میں کہیں یا شاید حال میں اندر بیٹھی عورت آپ کے ساتھ مل کر اس الجھن کو سلجھائے گی اور بس

ہالے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی آنسو اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا میں نہیں جاسکتی میں نہیں ہوں بیمار پلیز یہاں سے چلو پلیز عمر لوگ دیکھیں گے لوگ مجھے پاگل کہیں گے سب مجھے ڈس اوٹ کر دیں گے پلیز یہاں سے چلو وہ روتے ہوئے اسکی منت کر رہی تھی

www.kitabnagri.com

عمر اب بھی ہلکی اور نرم آواز میں کہے جا رہا تھا

آپ پاگل نہیں ہیں جس طرح بخار زکام اور سردرد جسم کی بیماریاں ہیں اسی طرح دماغ بھی جسم کا ایک حصہ ہے اور بیمار ہے جب کسی اور جسمانی بیماری پہ کوئی شرم کوئی عار نہیں محسوس ہوتی تو دماغ کی باری پہ سوسائٹی سٹینڈرڈز کیوں ہالے؟ وہ ایسے سمجھا رہا تھا جیسے سامنے کوئی پانچ سالہ بچی ہو

## Posted On Kitab Nagri

ہالے کے آنسو مزید روانگی سے بہنے لگے... مجھے نہیں پتہ مجھے کچھ نہیں پتہ بس یہاں سے لے چلو پلیز پلیز یہاں سے چلو وہ عمر کے ہاتھ کو بلند کئے روتے ہوئے کہہ رہی تھی پھر یکدم اسکی آنکھیں چمک اٹھیں

تم ایسا کرو تم میرا علاج کر لو تم کتنی اچھی اور سمجھداروں والی باتیں کرتے ہو ہاں یہ ٹھیک ہے تم مجھ سے بات کرو ڈاکٹر بھی تو یہی کرتا ہے ناں پلیز تم مجھ سے بات کر لینا

عمر نے تاسف سے اسکو دیکھا اسکے ہاتھ کو نرمی سے ایک بار پھر تھام لیا انسان زمین پہ اللہ کی طرف سے بھیجا گیا نائب ہے ہر انسان کے ذمے اللہ نے مختلف کام لگا رکھے ہیں وہ ہالے کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

میرا کام مختلف ہے جس کام کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے میں وہ کر رہا ہوں یہ میرا کام نہیں ہے اللہ کی تفریق مختلف ہے ڈاکٹر کو اسکا کام کرنا ہوتا ہے ہالے کوئی اسکا کام نہیں کر سکتا میں کیسے کروں؟ ہالے نے اب کے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑوایا اسکی آنکھیں اجنبی ہونے لگیں

تم نے مجھے ایک بار پھر دھوکا دیا ہے یہاں لانا.... دھوکہ تھا میری بیماری جان کر اسکا اس طرح اشتہار لگانا برے دوستوں کی نشانی ہے تم مجھے دھوکہ دینا کب چھوڑو گے عمر؟ وہ یاسیت سے کہتی گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی عمر اسکے پیچھے ہی باہر آیا تھا

میں پاگل نہیں ہوں وہ خود سے بڑبڑائی تھی

ہالے رک جائیں میری بات سن لیں

## Posted On Kitab Nagri

میں پاگل نہیں ہوں اب کے وہ بے بسی سے خود کو باور کروا رہی تھی  
ہالے آگے اندھیرا ہے سٹریٹ پولز نہیں ہیں میری بات سنیں رک جائیں وہ اسکے ساتھ ساتھ قدم اٹھاتا فکر  
مندی سے کہہ رہا تھا

وہ ٹھہر گئی پھر مڑی عمر کی آنکھوں میں دیکھا لوگ انہیں دیکھنے لگے تھے کئی لوگ انکو دیکھ کر رک گئے تھے  
میں پاگل نہیں ہوں عمر... وہ آہستگی سے اسکو دیکھ کر بے بسی سے بولی عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے جیسا آپ  
کہیں جو آپ چاہیں گی وہی ہو گا اب پلیز میرے ساتھ چلیں وہ سبھاؤ سے بولا  
کئی لمحہ وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر اسکے ساتھ قدم جوڑ لئے البتہ بڑبڑاہٹ اب بھی جاری تھی  
میں پاگل نہیں ہوں



سرخ آئینوں والا کمرہ آج بھی ویسا تھا پر تعیش ٹھنڈا اور کچھ کچھ بارعب سا بھی بیڈ کے عین اوپر لکھی عبارت  
پوری شان سے کھڑی تھی  
حسن مجھ پہ تمام ہوا

کمرے کا مالک قد آدم آئینے کے سامنے کھڑا تھا سفید ڈریس شرٹ میں ملبوس بالوں کو سلیقے سے جمائے ہلکی بڑھی  
ہوئی شیو اور چمک دار سیاہ آنکھیں وہ سچ ہی تو کہتا تھا حسن واقعی اس پہ تمام ہوتا تھا آئینے کے آگے رکھی چھوٹی

## Posted On Kitab Nagri

میز سے اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے ڈائمنڈ کف لنکس اٹھانا چاہے لیکن اسکا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا کسی کے ہاتھوں نے انہیں اچک لیا تھا یا قوت نے چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا وہ ایک دوسرے کا عکس ہی تو تھے وہی سیاہ آنکھیں وہی وجاہت وہی آنکھوں میں پھیلی رعونت اور وہی اٹھی گردن

تمہاری شادی ہے آج اور تم نے خود کو اسپیشل محسوس کروانے کے لئے اپنے دوستوں کو بلانا چاہیے تھا نہیں؟  
یا قوت نے جواب نہیں دیا وہ چہرے کے زاویے بگاڑے کھڑا رہا فہیم نے اسکا بازو ہوا میں بلند کیا پھر اسکی شرٹ کے بازو پہ کف لنک لگانے لگے  
یا قوت ہنوز خاموش تھا  
مجھے تمہاری پرواہ ہے بیٹے..

بس ڈیڈ پلینز بس کر دیں آپ کو اگر میری پرواہ ہوتی تو اس طرح میری گردن میں عمر بھر کا طوق نہ ڈالتے وہ برہمی سے بولا فہیم مسکرائے پھر اسکا دوسرا بازو آگے کیا  
وہ لڑکی اسکی اتنی اوقات نہیں کہ گلے کا طوق بن سکے وہ پیر کی جوتی ہے ہر وہ عورت جسے اسکا اغوا کار یا ریپسٹ قبول کر لیتا ہے اسکے پاس جانے کو کوئی اور راستہ نہیں ہوتا نرمی سے اسکا بازو چھوڑا

اسے برداشت کرنی پڑتی ہے صابر رہنا ہوتا ہے اور سب سے بڑی بات اسے پیر کی جوتی بن کر رہنا ہوتا ہے کیونکہ جب لڑکیوں کے مجرم انکے شوہر بن جایا کریں تو انہیں ان سے محبت ہو جایا کرتی ہے اور لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں جذباتی یونو

## Posted On Kitab Nagri

یا قوت خالی خالی آنکھوں سے انھیں دیکھ رہا تھا

ایک بار ہوٹل کے سارے معاملات اچھے سے طے ہو جائیں ہیون کی ڈیل کر لوں اور سب سے بڑی بات اپنی پر اپرٹی کا سارا چارج نوح سے لے اپنے ہاتھ میں لے لوں اسکے بعد ان دونوں بہن بھائیوں کو جہنم واصل کرنا کیا میرے لئے کوئی بڑی بات ہے؟ وہ مسکرا رہے تھے پھر اسٹینڈ پہ ٹنگا یا قوت کا کوٹ اٹھایا اور اسکے بازوؤں تک لے گئے

وہ اب بھی نیم رضامند تھا

اور اگر بعد میں اسکو چھوڑنا نہ چاہوں تو؟ وہ اس دن بھی بہت نخرے کر رہی تھی شاپنگ والے دن مجھے دیکھ کر رونے لگی اور بکواس الگ کر رہی تھی کیا وہ راضی ہو جائے گی؟  
فہیم دل کھول کر ہنسنے لگی تھی

لڑکیاں اپنے گنہگاروں کو معاف کر دیا کرتی ہیں بیٹے انہیں گھٹی میں ہی سمجھوتے دیئے جاتے ہیں مرد کے سہارے دیئے جاتے ہیں ہماری عورتیں لنگڑی ہیں اور مرد انکی بے ساسکی وہ اگر تمہارے ساتھ نہیں رہے گی تو اسے کسی اور بے ساسکی کی ضرورت ہوگی اور ایک بات پتہ ہے کیا لڑکیوں کو اپنی پرانی بے ساسکیوں کی عادت ہوتی ہے سو اگر کبھی کسی دور میں تمہیں لگے کہ تم اسے ساتھ رکھنا چاہتے ہو تو بس پائیدار بے ساسکی بن جانا سمجھے؟

یا قوت نے مسکرا کر سر ہلایا اور بیڈ سے اپنا فون اٹھا لیا اب وہ اپنے گروپ کو میسج کر رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ خوش تھا سب کو شادی میں آنا چاہیے تھا

ہالے سلطان کا کرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا وہ بے دھم سی بیڈ پہ لیٹی تھی آنکھیں کھلی تھیں چھت کو تکتی بے تاثر سی وہ کب سے اس پوزیشن میں تھی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا اس نے ہاتھ سے ٹٹول کر اپنا موبائل ڈھونڈنا چاہا جو کہ اسے مل بھی گیا اور پھر بغیر سوچے سمجھے اس نے وائس ایپ پہ مہرماہ کو کال ملائی اسکی راز دار اسکی مینٹوں اور اسکی اپرول میں جبر گھنٹی جارہی تھی تھوڑی دیر بعد اس نے کال اٹینڈ کر لی اسکی آواز نیند میں ڈوبی تھی شاید وہ سو رہی تھی

ہیلو؟ کیسی ہو ہالے؟

ہالے نے گہری سانس لی ٹھیک ہوں مہرماہ کیسی ہیں؟ اس نے بامشکل خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا مہرماہ ٹھٹھک گئی؟ تم روئی ہو ہالے؟ یا تم رونا چاہتی ہو؟ آہ ہالے نے آنکھیں موند لیں وہ کیسے اسے سمجھ لیتی تھی؟

میں آپ کو بہت زیادہ مس کر رہی ہوں مہر... ہم دونوں کے درمیان بہت فاصلے آگئے ہیں وہ آہستہ آہستہ کہہ رہی تھی گلہ رندہ کیا تھا مجھے ہماری رات کی کافی اور دیر تک ہونے والی باتیں یاد آرہی ہیں ایک آنسو گال پہ بہہ گیا



## Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ کی ڈانٹ آپ کی کیئر آپ کی ہر بات یاد آرہی ہے مجھے میری ماں یاد آرہی ہے وہ یکدم بلند آواز میں رونے لگی

مہرماہ خاموشی سے اسے سنتی رہی میں آپ کو تنگ کر رہی ہوں ناں؟ لیکن میں کیا کروں میری ماں میرا ان سے کبھی ایسا تعلق رہا ہی نہیں کہ کوئی بات کہہ سکوں میرے لئے ماں کا کردار آپ نے ادا کیا تھا اور اب آپ ہی میرے پاس نہیں ہیں میں کیا کروں کہاں جاؤں؟ وہ بلند آواز میں ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی

کیا عمر نے کچھ کہا ہے؟ کیا وہ ہاتھ اٹھاتا ہے؟ مہر نرمی سے پوچھ رہی تھی  
ہالے نے آنکھیں رگڑیں عمر سے لاکھ خفگی سہی لیکن اسکے بارے میں یہ بات پسند نہیں آئی تھی وہ ایسا نہیں ہے وہ فوراً اسکے دفاع میں بولی تھی

پھر ضرور اس نے کوئی ایسی حرکت کی ہوگی یا پھر کوئی ایسی بات کہی ہوگی ہے ناں؟  
ہالے اب کے خاموش ہو گئی کچھ بولا ہی نہیں گیا  
سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں ہالے کوئی ہاتھوں سے مارتا ہے اور کوئی زبان سے طریقہ مختلف ہوتا ہے لیکن تکلیف ایک جیسی

وہ.. ایسا.. نہیں ہے اب کے لہجہ کمزور تھا  
ہک ہا.. ڈونٹ ٹیل می تمہیں بھی اس سے محبت ہو گئی ہے

## Posted On Kitab Nagri

ایسا بالکل بھی نہیں ہے وہ ترکی باترکی فورابولی تھی محبت کا تو سوال تب پیدا ہوتا ہے جب وہ مجھ سے محبت کرتا ہوتا اسے بابا نے مجبور کیا تھا اس شادی کے لئے (اگر عمر اسکی یہ بات سن لیتا تو اپنا سر پیٹ کر رہ جاتا) وہ بس آج مجھے سائیکا ٹرسٹ کے پاس لے گیا تھا میری بیماری یونہی ہالے نے سرسری انداز میں ذکر کیا اوہ تو آگیا وہ اپنی مردوں والی بات پہ مہر نے استہزاء سے سر جھٹکا کیا مطلب؟ ہالے

مطلب یہ کہ وہ تمہیں باور کروانا چاہتا ہے کہ تم ایک ماضی کے مسائل میں گھری اور ایک برا بچپن گزارنے والی نفسیاتی بچی ہو جو اگر اپنا علاج نہیں کروائے گی تو وہ اسے ایک نہ ایک دن چھوڑ دے گا ہم ویسے بھی الگ ہو رہے ہیں بجواس سب کی کیا ضرورت ہوگی اسے؟ تم نہیں جانتی ہالے تمہیں ابھی کچھ پتہ ہی کہاں ہے وہ تمہیں ڈی گریڈ کر رہا ہے وہ تمہیں بتا رہا ہے کہ عمر حیات ایک شاندار مرد ہے اور ہالے سلطان ایک نفسیاتی مریض ہے وہ یہ سب اس لئے کر رہا ہے تاکہ تمہیں اپنے آگے جھکا کر رکھے تاکہ تم کبھی اسکے آگے سر اٹھا ہی نہ سکو ہمیشہ اس گلٹ اس بوجھ کے نیچے رہو کہ عمر حیات نے تمہیں تمہارے ٹراما سمیت قبول کیا بلکہ وہ قبول نہیں کر رہا مہر کہہ رہی تھی اور ہالے سلطان سن ہوئی اسے سن رہی تھی

وہ تمہیں قبول نہیں کر رہا ہالے کیونکہ تم نارمل نہیں ہو اسکی محبت کیسی ہے جو چاند تو چاہتی ہے لیکن داغ قبول نہیں کر پار ہی

## Posted On Kitab Nagri

وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا ہالے نے ایک بار پھر اسے ٹوکا

یہی تو بات ہے ہالے وہ واقعی تم سے محبت نہیں کرتا اگر کرتا ہوتا تو کیا تمہیں تمہارے ٹاما سمیت تمہاری شخصیت کے عیوب سمیت قبول نہ کر لیتا وہ تمہیں اب بھی ایک داغ دار عورت سمجھتا ہے کہہ نہیں رہا لیکن کیا وہ تمہیں مردوں اور انکی محفلوں سے دور نہیں رکھتا؟

ہالے ایک پل کو سن ہو گئی دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا اسکے ذہن میں عمر کی باتیں گونج رہی تھیں عمر کا چہرہ نگاہوں کے سامنے تھا وہ تھانے جانے پہ اس سے لڑ رہا تھا اور اسکے منہ پہ بس ایک ہی بات تھی وہاں بیٹھے مرد وہاں باتیں کرتے مرد

مہرماہ کہہ رہی تھی کیا وہ تمہیں تمہارے گریڈ اور سستی کی وجہ سے طعنہ نہیں دیتا؟ لگتا یہی ہو گا کہ وہ مذاق ہے لیکن اصل میں پتہ ہے کیا ہالے وہ تمہیں جھکا نا چاہتا ہے

آپ پیپر دیں اور پھر سپیلی لے کر آجائیں.... اسکے ذہن میں ایک اور آواز گونجی تھی

ہالے میری جان خود کو اس آدمی کی پرفیکٹ بیوی بننے کے چکر میں مت پھنساؤ تم علاج نہیں چاہتی مت کرواؤ اسے تمہارا ساتھ چاہیے تو اسی ٹاما ٹک بیمار بیوی کے ساتھ رہے ورنہ چھوڑ دے آج یہ سب کہہ رہا ہے کل کہہ دے گا بانجھ ہو..... وہ روانی میں کہہ گئی لیکن ہالے کو لگا جیسے کسی نے اسکے دل پہ چھری پھیر دی ہو خون رسنے سا لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں بانجھ نہیں ہوں اس نے کانپتی آواز میں کہا چہرہ ہتک سے سرخ پڑ چکا تھا گال آہانت سے دھک رہے تھے  
سارا جسم مارے شاک کے کانپ رہا تھا

میرا یہ مطلب نہیں تھا ہالے.. میں تمہارے ساتھ مخلص ہوں میں تمہاری ماں کی طرح ہوں....

میں فون رکھتی ہوں بعد میں بات ہوگی ہالے نے سختی سے کہہ کر کال کاٹ دی

وہ واقعی اس سے محبت نہیں کرتا؟ کیا واقعی؟

یہ میں کیا سوچ رہی ہوں ظاہر ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ چونک کر بولی تھی پھر اٹھی کمرے کی کھڑکیاں

پوری کھول دیں البتہ نظر جیسے چرا رکھیں ہوں وہ کہتی تھی وہ بیمار نہیں ہے پھر یہ سب کیا تھا؟

وہ واپس بیڈ پہ آئی اور ڈھے سی گئی عمر آخر اس سے کیا چاہتا تھا؟

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے بارے میں سوچے گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شادی کا فنکشن عروج پہ تھا سفید بڑے بڑے ستونوں ہب لگی گلابی پھول لڑیوں کی صورت نیچے تک آتے تھے

شاہانہ طرز کے میز اور انکے گرد رکھی کرسیوں پہ بیٹھے امراہ خوش گپیاں قہقہے موسیقی کھانے کے دور غرض کہ

شام ہر تارہ سے بھرپور تھی

## Posted On Kitab Nagri

مہمانوں کو چھوڑ کر اسٹیج پہ آؤ تو سینٹر صوفی پہ زمین بیٹھی تھی یا قوت اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا مسکراتا ہوا  
مبارک بعد وصول کرتا ہوا

سبز آنکھوں والی لڑکی نے سرخ لمبی گھیر دار فراک پہن رکھی تھی جس کے دوپٹے اور بازو کے کناروں پہ  
زردوسی کا کام ہوا تھا باقی سارے جوڑے پہ منقشے کا بھاری کام تھا گلے میں سونے کا بھاری سیٹ تھا اسکے کپڑوں  
سے میل کھاتا چہرہ میک اپ کی تہوں کے باوجود ویران اور کھنڈر معلوم ہوتا تھا اسکی آنکھوں میں کوئی رمک  
نہیں تھی وہ ایسے بیٹھی تھی جیسے پتھر کا مجسمہ

دفعتاً یا قوت مزید قریب ہو کر بیٹھا شاید فوٹو گرافر نے انہیں پوز دینے کو کہا تھا زمین کے آس پاس گھٹن سی  
پھیل گئی دل سے خون رسنے لگا اسی اثنا میں یا قوت کے کچھ دوست اور کوئی دو ایک "سابقہ سہیلیاں" اسٹیج پہ  
چڑھ آئیں

مجھے نہیں پتہ تھا مجھے ڈنچ کرنے کے پیچھے یہ وجہ ہوگی ان میں سے ایک لڑکی بڑی بے باکی سے یا قوت کے کان  
کے پاس جھکی

یا قوت کی مسکراہٹ میں کوئی فرق نہیں آیا البتہ اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا اسے غصہ بہت آتا تھا  
اگر یہ لڑکی میری زندگی میں نہ بھی ہوتی تب بھی تمہاری شکل اس قابل نہیں تھی کہ تم سے شادی کی جائے وہ  
مڑے بغیر بولا اور وہ مڑے بغیر بھی بتا سکتا تھا کہ "سہیلی" کے منہ پہ جیسے جوتا لگا تھا وہ آہانت سے سرخ چہرہ لئے  
اسٹیج سے اتر گئی

## Posted On Kitab Nagri

اب کے یاقوت کے کچھ دوست اوپر اسٹیج پہ چڑھ آئے تھافوٹو گرافرانکی جگہ بنارہے تھاکچھ دوست انکے قدموں کے پاس پنجنوں کے بل بیٹھے تھے مختلف کارڈز ہاتھوں میں بلند کئے جن پہ مختلف مضحکہ خیز عبارات لکھی تھیں میم پلیز سمانل کریں اور سراپ تھوڑا قریب ہو جائیں

فوٹو گرافر نے کہا تو یاقوت مسکراتے ہوئے قریب ہو کر بیٹھا اور بازو اسکے کندھے پہ پھیلا لیا زمین نے لوگوں کی پرواہ کئے بغیر ایک جھٹکے سے اسکا بازو جھٹک دیا اسکی یہ حرکت صرف فوٹو گرافر نے دیکھی تھی اسے شدید ذلت محسوس ہوئی لیکن خاموش ہو رہا

یار یاقوت ایسا لگتا ہے زبردستی کی شادی ہے بھابی تو پوز کرتے ہوئے بھی نہیں مسکرائیں یہ جملے اسکے ایک دوست نے اسٹیج سے اترتے ہوئے کہے تھے

یاقوت نے انکو جواب دے کے مطمئن کر دیا تھا سب نیچے چلے گئے اب وہ دونوں اکیلے تھے یاقوت اسکی طرف مڑا تھا

تم اگر ذرا سا مسکرا دو گی تو تمہاری شان میں کچھ کمی نہیں آئے گی آخر ایسا کونسا سوگ ہے جو ختم ہی نہیں ہو رہا؟ وہ ہلکی آواز میں برہمی سے کہہ رہا تھا

مجھے آپ سے گھن آرہی ہے وہ بے تاثر انداز میں بولی یہ لوگ مسکرا رہے ہیں کیونکہ یہ لوگ آپ کا اصل نہیں جانتے میں خاموش ہوں کیونکہ آپ کے اندر کا شیطان مجھ پہ ظاہر ہے



## Posted On Kitab Nagri

یا قوت کا چہرہ لمحے بھر کو سفید ہوا تھا میں شیطان نہیں ہوں.... وہ جیسے اس لفظ پہ ٹرگر ہوا تھا اپنے اپنے الفاظ واپس لو میں شیطان نہیں ہوں اس کے چہرے پہ پسینہ آگیا تھا آنکھیں مردہ ہونے لگیں تھیں یہ لفظ یہ لفظ ہتھوڑے کی مانند کوڑے کی مانند لگا تھا

زمین سامنے دیکھتی سپاٹ سی بیٹھی رہی ابھی یا قوت کچھ اور کہتا جب نوح اسٹیج کی طرف آتا دکھائی دیا ساتھ مولوی اور فہیم تھے

وہ خاموش ہو گیا لیکن ذہن اب بھی کہیں دور تھا چہرہ اب بھی مردہ سفید تھا  
اس ایک لفظ نے اسے اتنا ٹرگر کیوں کیا تھا؟

اگلی صبح وہ فارغ تھی پیپر ختم ہو چکے تھے آج اتوار تھا عمر بھی گھر پہ تھا وہ نماز پڑھ کر سویا تھا اور اب صبح کے دس بج چکے تھے لیکن اب تک جاگا نہیں تھا ہالے نے ناشتہ کیا اور پھر لان میں آکر بیٹھی اسی وقت وہ بھی اسے لان میں اپنی طرف آتا دکھائی دیا وہ مکمل انجان بن بیٹھی جیسے اسے دیکھا ہی نہ ہو جانتی ہی نہ ہو اسکی ہمت کیسے ہوئی بغیر بتائے مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ قریب چلا آیا ہالے کے ہاتھ میں کافی کامگ دیکھ ہاتھوں میں کھجلی ہوئی کہ کسی طرح یہ مگ اسکے ہاتھ تک کا سفر طے کر لے لیکن اس وقت سر حدیں کشیدگی کا شکار تھیں وہ گلہ کھٹکھارتے ہوئے اسکے قریب آ بیٹھا موبائل سامنے رکھی میز پر رکھا

میں آپ سے بات کرنے آیا ہوں اس نے آغاز کیا تمہید اس نے پہلے کب باندھی تھی جواب باندھتا جواب ندارد..... ہالے میں نے جو کچھ بھی کیا آپ کے لئے کیا آپ کی ذہنی صحت میرے لئے بہت اہم ہے لیکن نہ آپ کوئی دو سال کی بچی ہیں اور نہ میں آپ کا گارجین اگلی بار میں ایسا کچھ نہیں کروں گا آپ کا علاج آپ کا مسئلہ ہے لیٹس سارٹ آؤٹ وہ کس آرام سے حل پیش کر رہا تھا ہالے نے اپنا مگ میز پر رکھنے کو ہاتھ آگے کیا عمر نے برق رفتاری سے اپنا موبائل اٹھا لیا جیسے آخری لمحے میں کسی کا قتل ہونے سے بچا لیا ہو ہالے نے ٹھہر کر اسکو دیکھا عمر نے یہ بلا ارادہ کیا تھا لیکن اس وقت ہالے کو لگا جیسے یہ اسے دکھانے کے لئے کیا گیا ہو اسکے چہرے کے تاثرات یکدم بدل گئے تھے مہرماہ کی آوازیں ذہن میں گونجنے لگیں تھیں

تمہیں لگتا ہے میں کوئی پاگل کوئی جنونی عورت ہوں جو ہر وقت گھر کی چیزیں توڑتی ہوں تمہیں لگتا ہے بس تم اعلیٰ ہو باقی کوئی کچھ نہیں ہے دنیا میں باقی سب تو بے کار ہیں ناں؟ وہ بلند آواز میں طنز کر رہی تھی عمر اچھنبے سے اسے دیکھے گیا

# Posted On Kitab Nagri

ہر وقت تم یہی جتاتے ہو کہ یہ تمہارا گھر ہے تم نفیس ویل مینرڈ ڈیسنٹ انسان ہو اور میں مجھے تو کچھ آتا ہی نہیں تم مجھ پہ شک کرتے ہو عمر اسکی بلند آواز کا نپنی تم مجھے دو مردوں کے درمیان دیکھ لو تو تم مجھ پہ شک کرنے لگتے ہو کیونکہ ہوں تو میں وہی لڑکی ناں جس پہ گھر سے بھاگ جانے کا الزام ہے وہ بولتے ہوئے ہانپ چکی تھی اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں تنفس پھول رہا تھا عمر چپ سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا

اور؟ اس نے بس یہی لفظ کہا تھا

اور یہ کہ تمہیں ہر وقت مجھے طعنے دے کر سکون ملتا ہے سفیر ہاتھ سے مارتا تھا اور تم زبان سے تم سب مرد ایک جیسے ہوتے ہو کوئی فرق نہیں تم میں وہ پھنکاری عمر دو قدم آگے آیا اور؟....

اور یہ کہ.. کہ تم مجھے پاگل سمجھتے ہو تمہیں لگتا ہے میں ماضی کے ٹراما میں پھنسی بیمار ذہن کی لڑکی ہوں اور مجھے یہ ساری باتیں یاد دلا کر تمہیں خوشی محسوس ہوتی ہے

اور؟

اور یہ کہ مجھے نفرت ہے تم سے وہ پھٹی ہوئی آواز میں غرائی چہرہ دھک رہا تھا آنکھیں سرخ انگرا ہو رہی تھیں اور لمحے کے ہزار ویں حصے میں دل نے اسے ملامت کی تھی شک؟ عمر شک کرتا تھا اہ لعنت ہو تم پہ۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے عین سامنے کھڑا تھا جانچتی اسکیں کرتی نظروں سے اسے دیکھتا ہوا

## Posted On Kitab Nagri

یہ الفاظ آپ کے نہیں ہیں وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا مجھے فوراً بتادیں یہ کون ہے جو آپ کے منہ میں الفاظ ڈال رہا ہے ورنہ خدا کی قسم اگر میں نے اسے ڈھونڈ لیا تو بہت برا ہو گا اسکے لہجے سے نرمی مفقود تھی اب کے وہ سختی سے استفسار کر رہا تھا ایک لمحے کو ہالے کا سانس حلق میں اٹکا تھا لیکن اگلے ہی پل اس نے گردن کڑالی یہ سب مجھے میری ماں نے کہا ہے بتاؤ اب کیا کر لو گے؟

عمر کی آنکھوں میں اب کے بے چینی ابھری سختی لمحے میں غائب ہو گئی میں جانتا ہوں آپ جھوٹ بول رہی ہیں لیکن میری بات یاد رکھیں ہر بات اپنی ایک وائب اپنا تاثر رکھتی ہے میری کس بات سے آپ کو یہ تاثر ملا کہ میں آپ پہ شک کر رہا ہوں؟ میں آپ کو لفظوں سے مار رہا ہوں یا پھر میں آپ کو پاگل سمجھتا ہوں؟

تمہارا مقصد تو یہی ہوتا ہے ناں وہ ڈھٹائی سے بولی

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا جی جی اور پھر آپ کو کوئی پندرہ دن بعد یاد آ گیا کہ میرا مقصد کیا تھا ماشاء اللہ کتنی زہین ہیں آپ؟ اب کے اسکے لہجے میں طنز تھا

تم مجھ سے اس طرح بات نہیں کر سکتے عمر

یہی بات اگر آپ اس تیسرے سے کہہ دیتیں تو اس وقت ہم یہاں لڑ نہ رہے ہوتے یاد رکھیں ہالے ہر دو انسانوں کے رشتے میں کوئی بھی آؤٹ سائیڈر "تیسرا" ہوتا ہے اور تیسروں نے ہمیشہ رشتے خراب ہی کئے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

چاہے اس تیسرے کی نیت صاف ہو یا خراب تیسرا انسان کیا کرتا ہے جانتی ہیں؟ وہ سنجیدگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا ہالے نے جواب نہیں دیا اس نے کہنا جاری رکھا

تیسرا انسان اندازے لگاتا ہے تکے لگاتا ہے اور رسک لیتا ہے وہ نہ تعلق کی نوعیت سے واقف ہوتا ہے نہ دو لوگوں کی آپس میں ایچمنٹ سے کیونکہ وہ "تیسرا" ہوتا ہے وہ اپنے حساب سے مشورے دیتا ہے رسک لیتا ہے اندازے لگاتا ہے اور پھر پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟

ہالے نے غیر ارادی طور پہ سر نفی میں ہلایا مشورے غلط ہو جاتے ہیں اندازے ٹھیک نہیں نکلتے رسک تعلق کھا جاتا ہے کیا ہمارے تعلق میں اندازے رسک اور تکوں کی گنجائش ہے؟ ہالے دھیمی پڑی تھی لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا

میری بات بری لگے مجھ سے کہیں میرا عمل برا لگے مجھ سے کہیں لوگوں کے درمیان ہم دونوں کو ڈسکس کریں گی تو کیا ہوگا؟ مختلف رائے مختلف پیش گوئیاں؟ ہم دونوں کا تعلق نیا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے نئے ہیں شادی رہے نہ رہے ہم دونوں اچھے دوست رہیں گے اور اچھے دوستوں کو اپنے مسائل لوگوں کے سامنے ڈسکس نہیں کرنے چاہیے وہ اپنی بات ختم کر چکا تو ہالے نے خفت سے دائیں بائیں گردن گھمائی

لیکن میں تمہیں کل ڈاکٹر والی بات پہ معاف نہیں کروں گی یکدم اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کہا پھر سزا دے دیں اس نے بازو سینے پہ باندھ لئے

## Posted On Kitab Nagri

ہالے چند لمحہ اسے دیکھتی رہی سزا کے نام پہ بس ایک ہی چیز ذہن میں آتی تھی وہی سزا جو اسکے باپ کی فیورٹ تھی اسکی آنکھیں چمک اٹھیں  
چلو پھر میرے ساتھ کپڑے دھلو او.....

وہاااٹ..... یکدم چلا آیا اس وقت عمر حیات کے چہرے پہ مسکین شوہروں والا تاثر تھا  
شادی دنیا کہ سب سے بڑی جھک ہے اس نے ایک بار پھر اس بات کی تائید کی تھی

شہر کے ایک پوش علاقے میں صاف ستھری پکی سڑکیں پھلانگ کر کئی خوبصورت اونچے بڑے محلوں کو چھوڑ  
کے ایک چھوٹے سے بنگلے نما گھر میں آؤ تو تمہیں ہر دیوار پہ مختلف پینٹنگز نظر آئیں گی  
یہیں سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر بنگلے کی چھت پہ آؤ تو شیشوں سے ڈھکا سٹوڈیو تھا چھوٹے چھوٹے قدم لیتے اندر  
آؤ تو تمہیں معلوم ہو گا کہ سٹوڈیو اصل میں شیشے کا نہیں تھا اسکی دیواروں پہ جو وال پیپر لگا تھا وہ شیشے کے  
ڈیزائن کا تھا اندر کا ماحول خوشگوار تھا رنگین دیواروں والے سٹوڈیو میں لمبی میز بچھی تھی جس پہ پینٹنگ کے  
مختلف سامان رکھے تھے ذرا ذرا سے فاصلے پہ اسٹول رکھے تھے اور انکے سامنے ایزل اور کینوس رکھے تھے اس  
کمرے میں اگر کسی چیز کی بہتات تھی تو وہ کھڑکیاں تھیں چھت سے جھانکتی نیچے کو جھکی کھڑکیاں دیوار میں لٹکی



## Posted On Kitab Nagri

کھڑکیاں ایسی ہی ایک کھڑکی کے آگے ہارون شاہد بیٹھا تھا باہر سے آتی ہو اسے اسکے بال اڑ رہے تھے سرمئی سنجیدہ آنکھیں پینٹنگ پہ جمی تھیں سفید شرٹ پہ رنگوں کے دھبے تھے انگلیوں پہ بھی ذرا ذرا سا رنگ لگا تھا آرٹسٹ تمہاری پینٹنگ میں ایک چیز کی کمی ہے اپنے عقب سے آتی آواز پہ وہ ٹھٹھکا تھا اسکے پیچھے گھنٹام داس تھا پینتالیس کے قریب کی عمر ڈھیلی ڈھالی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس اس کے گھنگھریالے بال ماتھے پہ گر رہے تھے وہ مناسب نقوش کا مالک تھا ہارون پچھلے کئی دنوں سے اس سے مل رہا تھا لیکن فین مومنٹ تھا کہ ختم ہی نہیں ہوتا تھا

کس چیز کی کمی ہے آرٹسٹ؟ وہ سب یہاں ایک دوسرے کو اسی نام سے بلاتے تھے داس کا کہنا تھا کہ انسان کو اسکے نام سے زیادہ اسکا پیشہ محبوب ہوتا تھا ایک ڈاکٹر کو اگر ڈاکٹر کے بجائے اسکے نام سے بلاو گے تو اسے علاج میں جوش نہیں آئے گا ایک رائیٹر کو اگر لکھاری کے بجائے اسکے نام سے بلاو گے تو اسے تو اسکا موڈ خراب ہو جائے گا اور رائیٹر کا موڈ خراب ہونے سے بچنا چاہیے ورنہ وہ آپ کے پسندیدہ کردار کو مار بھی سکتا ہے تمہاری پینٹنگ میں نیلا سبز پیلا سب رنگ استعمال ہوئے ہیں... یہاں کہیں بھی سرخ رنگ نہیں ہے دل کا رنگ دل سے خون رسنے کا رنگ ٹوٹے دل کا رنگ اور جب تک دل نہیں ٹوٹے گا تم بس "کام" کر سکتے ہو آرٹ بنانے کے لئے دلوں کا ٹوٹنا ضروری ہوتا ہے

ہارون نے عقیدت سے سر ہلایا تھینکیو سوچ آرٹسٹ میں سمجھ گیا ہوں اگلی بار آپکو شکایت نہیں ہوگی

## Posted On Kitab Nagri

داس مسکرایا تھا ہارون کی آنکھوں میں جھانکا پھر پینٹنگ کو دیکھا وہاں سرخ رنگ کا بس ایک بس ایک دھبہ تھا شاید وہ یہ رنگ لگاتے لگاتے رہ گیا تھا اس نے اب کے ہارون کو دیکھا تو اسکی آنکھوں میں ڈھیروں فکر مندی تھی وہ ایک چھوٹا سا اسٹول کھینچ کر پاس اسکے سامنے بیٹھ گیا ہارون کے ہاتھ کانپ رہے تھے استادوں سے جتنی محبت سہی لیکن وہ جب سنجیدہ چہرہ بنا کر بات کرنے آتے ہیں تو دل جیسے چوری پکڑے جانے کی طرح ڈر جاتا ہے تم نے سرخ رنگ لگایا تھا ہے ناں؟ لیکن پھر چھوڑ دیا شاید تم رنگ سے خوف زدہ ہو گئے یا پھر تم ٹوٹے دل سے ڈر گئے وہ سوچ سوچ کر بول رہا تھا ہارون کا رنگ تاریک پڑتا جا رہا تھا پینٹ کرتے اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے آرٹسٹ تم جانتے ہو ناں سرخ رنگ درد کا کرب کا رنگ ہوتا ہے کیا تم ڈرتے ہو کہ لوگوں کو تمہاری پینٹنگ کے ذریعے تمہارا ٹوٹا دل نہ نظر آجائے کیا یہی بات ہے؟ وہ سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا ہارون نے گردن جھکا دی حلق کو تر کیا

آس پاس بیٹھے دوسرے تین پینٹر ان دونوں سے بے نیاز اپنا کام کرتے رہے وہ چند دنوں میں ہی داس کا فیورٹ ہو گیا تھا یہ بات سب جانتے تھے اور ہارون کو اس میں کوئی حیرت نہیں ہوئی وہ دلوں میں جگہ بنانے کا ہنر رکھتا تھا کافی دیر تک وہ کچھ نہیں بول سکا پھر اس نے آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا

مجھے بہت ڈر لگتا ہے ہاں ڈرتا ہوں میں اس بات سے کہ کسی کو میرے دکھ یا غم کی پہچان ہو گئی تو کیا ہو گا؟ اگر کسی کو پتہ چل گیا میرا دل ٹوٹا ہوا ہے تو کیا ہو گا لوگوں کو پینٹنگ میں ناول میں فلموں میں صرف خوشی اور امید چاہیے میں اگر پینٹنگ میں اپنے درد اور ٹوٹا دل بھرنے لگا تو مجھے لگتا ہے لوگ مجھ سے بے زار ہو جائیں گے اس نے

## Posted On Kitab Nagri

گردن اٹھائی اسکی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی تیر رہی تھی وہ ہرٹ نظر آتا تھا اور جو کہتا ہے یکطرفہ محبت کا مارا انسان ایک نہ دن بے حس ہو جاتا ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہوتا ہے

داس نے چند ثانیے اسکی سرمئی آنکھوں کو دیکھا پھر ہلکی آواز میں اسکے پاس بیٹھ کر کہنے لگا

ایسا کوئی انسان نہیں ہو گا جس کی زندگی میں کبھی دکھ نہیں آیا ہو گا لڑکے اسکی آواز ہلکی اور نرم تھی لوگوں کو امید پسند ہے لیکن اسکے پہلے کی ناامیدی اس سے بھی زیادہ پسند ہے ہارون نے جھٹکے سے جھکی گردن اٹھائی لوگوں کو دلوں کا ہیل ہونا پسند ہے لیکن دل کے ہیل ہونے سے پہلے کا جو "پراسیس" ہوتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ پسند ہے کیا تم نے کبھی کسی لکھاری کا ایسا مسودہ دیکھا ہے جس میں انسان کا دل ایک دن ٹوٹے اور اگلے دن جڑ جائے؟ اور لوگ اس لکھاری کو پسند کرنے لگیں؟ ہارون نے نفی میں سر ہلایا

جب تک دل کو جوڑنے کی وجہ نہیں ملے گی جب تک دل ایک پراسیس سے نہیں گزرے گا وہ جڑ نہیں سکتا اور

لوگ اس پراسیس کو جس غور سے جس انہماک سے پڑھتے ہیں ناں اتنا غور سے کچھ نہیں پڑھا ہو گا

ہارون یک ٹک پلک جھپکائے بغیر انہیں سن رہا تھا سارے جواب خود بخود دل رہے تھے

لوگوں کو ٹوٹے دل برے نہیں لگتے لوگوں کو مزاحیہ ناول اور ڈرامے ہی اچھے نہیں لگتے لوگوں کو ہر دفع "سبق

"اچھا لگتا ہے اگر تم اپنی کہانی اپنی پینٹنگ اپنی فلم میں دل ٹوٹنے کے بعد کا سبق نہیں دے سکے تب تم فلاپ ہو

تب تم بے کار ہو دلوں کا ٹوٹنا برا نہیں ہوتا پینٹنگ میں درد برا نہیں ہوتا تکالیف اور غم کے بعد بھی کسی امید کسی

روشنی کا نظر نہ آنا برا ہوتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

ہارون ممنونیت سے اسے دیکھتا رہا داس اٹھا اسکے کندھے کو تھپکا..... ٹوٹے دل برے نہیں ہوتے سبق ہوتے ہیں گرو کرنے اور ہیل ہونے کا اشارہ ہوتے ہیں وہ کہہ کر آگے بڑھ گئے پھر ر کے شرارتی آنکھوں سے ہارون کی پشت کو دیکھا

ویسے آرٹسٹ اگر سب لکھاری ٹوٹے دل کے قصے اور درد بھری کہانی لکھنا چھوڑ دیں تو کیا ہوگا؟  
سارے کے سارے خود کو گولی مار دیں گے یا پھر کم از کم پھانسی تو ضرور چڑھ جائیں گے وہ مڑے بغیر بولا  
اور اگر لکھاری کرداروں کو مارنا چھوڑ دیں تو تو نیلا تھو تھا کھا کر مر جائیں گے پاس بیٹھی لڑکی نے لقمہ دیا تھا سارے اسٹوڈیو میں بھرپور ہنسی کی آوازیں گونجی تھی  
ویسے آہستہ بولو اگر کسی لکھاری نے سن لیا تو تمہیں اپنی کہانی میں ڈال کے ایک المناک موت دے گا داس نے ہلکی سرگوشی کی تو سارے اپنی پینٹنگز کی طرف متوجہ ہو گئے  
لکھاری سے پنگا مطلب اپنے اگلے پچھلے بنجیے ادھیڑ نانہ بھی آرٹسٹ باز آئے ایسے ظالموں سے  
رنگین اسٹوڈیو اپنے ہونہار آرٹسٹس کو دیکھتا فخر سے گردن کڑائے کھڑا رہا

عمر حیات کے بنگلے پہ دھوپ چھن کر گر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اس وقت بنگلے کے پچھلے احاطے میں تھے یہاں بنگلے کے اندرونی حصے کے مقابلے چپس کا سادہ فرش تھا یہاں زیادہ سامان نہیں تھا بس کونے میں کپڑے دھونے والی مشین رکھی تھی اور باقی بھی اسی طرح کے سامان یہ جگہ بس کپڑے دھونے کے لئے استعمال ہوا کرتی تھی

اس وقت عمر دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے بے بسی سے فرش پہ لگے کپڑوں کے ڈھیر کو دیکھ رہا تھا اسکے انداز میں بے چارگی تھی ہالے بالوں کا جوڑا بنائے گھر کے سادہ جوڑے میں ملبوس تھی وہ بھاگ بھاگ کر سارے کام کر رہی تھی شاید کپڑے دھونے کی عادی تھی

عمر مشین میں واشنگ پاؤڈر ڈالو ہالے کپڑے الگ کرتے مصروف سی بولی تھی عمر نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی

ہالے یہ ظلم ہے میں اے ایس پی ہوں میں کپڑے دھوؤں گا؟ وہ سخت بے یقین تھا  
تم ہر بار بھول کیوں جاتے ہو تم سسپنڈڈ ہو وہ اب بھی نیچے بیٹھی کپڑے الگ کر رہی تھی دفعتاً اس نے سر اٹھایا  
بت بنے کھڑے عمر کو دیکھا اور پھر اسکے انداز کی ناپسندیدگی کو

اچھا ٹھیک ہے اگر تم نہیں دھونا چاہتے تو ہم لانڈری میں دے دیں گے بس کچھ پیسے دینے پڑیں گے وہ بالکل کوئی  
سر سری انداز میں بولی تو عمر کے جیسے دل پہ ہاتھ پڑا ہو



## Posted On Kitab Nagri

پولیس والا جان دے دے گاپیسے نہیں دے گاپیسوں کی بات کر کے میرابی پی نہ لو کیا کریں وہ یکدم پر جوش ہو گیا تھا میں خود دھوؤں گا اور سارے کپڑے دھو ڈالوں گا وہ اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتا مشین کی طرف بڑھا ہالے پیچھے سے مسکرائی تھی شیطانی مسکراہٹ

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کافی کپڑے دھو چکے تھے عمرٹب میں اپنی ایک شرٹ لئے بیٹھا تھا اور برش سے اسے رگڑ رہا تھا جب اسکا فون بجنے لگا مشین میں کپڑے ڈالتی ہالے نے ذرا دور رکھا اسکا موبائل اٹھایا اور عمر کے اشارے پہ اسکے کان کے پاس رکھا اب وہ اس طرح کھڑی تھی کہ موبائل اسکے کان سے لگا رکھا تھا اور وہ کال پہ بات کر رہا تھا

ہاں بولو سردار.... اچھارات کا کھانا؟ ہم دونوں؟ اس نے ایک نظر ہالے کو دیکھا ہاں اوکے ہم آجائیں گے آگے سے سردار کچھ کہہ رہا تھا نہیں میں ابھی نہیں آسکتا مصروف ہوں... یار آفس کا کام کر رہا ہوں اس نے چڑ کر بتایا ہالے نے مسکراہٹ دبائے رکھی

یار سنڈے ہے تو کیا ہوا عمر حیات کام کرتے ہوئے سنڈے منڈے نہیں دیکھتا فخر یہ کہتے ہوئے وہ اس وقت کوئی جھوٹوں کا سردار لگ رہا تھا اگر جو سردار اسکے سامنے رکھا کپڑوں کا ٹب اور اسکے جھاگ میں بھرے ہاتھ دیکھ لیتا یقیناً گر کر بے ہوش ہو جاتا



## Posted On Kitab Nagri

عمر جلدی کر لو کتنے کپڑے ابھی دھونے کو رہتے ہیں ہالے کی آواز اس وقت عمر کو کسی صورت کی مانند لگی تھی اس نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں ہالے اب بھی معصومیت سے اسکے کان سے فون لگائے کھڑی تھی وہ جانتی تھی دوسری جانب موجود سردار نے اسکی آواز بخوبی سنی تھی اور اب اسکا قبضہ یہاں تک سنائی دیتا تھا

[illegible]

اے حکومت گھر کے کاموں میں مدد کرنا ایک غیر مندرجہ کام ہوتا ہے

دوسری جانب سردار کا تہقہ مزید بلند ہوا تھا مطلب اب الفاعمر حیات .... اوہ میرے خدا! عمر تم کپڑے دھو رہے ہو.... کہہ دو یہ جھوٹ ہے اہ میں مان ہی نہیں سکتا وہ پیٹ پکڑے بری طرح ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا عمر ضبط کئے اسے سن رہا تھا ہالے نے اسکے کان سے موبائل ہٹا کر اپنے کان پہ رکھا

سردار... جی جی میں ہالے بات کر رہی ہوں.... اصل میں معذرت لیکن فون رکھنا ہو گا ابھی بہت کپڑے دھونے کو رہتے ہیں عمر نے باقاعدہ اپنا سر پیٹا تھا جی جی بھابی دھلوائیں اس سے کپڑے برتن سب دھلوئیں یہ تو ماہر ہے ان کاموں میں سردار نے بامشکل اپنے تھقبے کا گلہ گھونٹ رکھا تھا ہالے نے فون کاٹ دیا عمر اب کے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

ہالے نے معصوم کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے اسکو ایسے دیکھا جیسے کچھ جانتی ہی نہ ہو  
انجان بننے کی اداکاری اچھی ہے لیکن میں خود ایوارڈ یافتہ اداکار ہوں وہ ضبط سے کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

چہ چہ چہ.... کیا ہی اچھا ہو کہ اس وقت اداکاری کو چھوڑ کر تم کپڑوں پہ دھیان دے دو وہ جولائیم کلروالی بالٹی ہے ناں اس نے ہاتھ کو لمبا کر کے اشارہ کیا وہ کپڑے مشین میں ڈال دینا میں ابھی آتی ہوں وہ ایک شان بے نیازی سے کہتی اندر بڑھ گئی

عمر پیچھے بل کھاتا رہ گیا کیا کرے وہ اس عورت کا؟

ہالے واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں دو جوس کے گلاس تھے حلق تر ہو گیا تھا اب اسکے اندر مزید توانائی آگئی تھی ایک گلاس اس نے عمر کی جانب بڑھایا وہ جو ابھی مشین میں کپڑے ڈال کر آیا تھا خاموشی سے گلاس تھام لیا کہیں زہر تو نہیں ڈالا؟ وہ مشکوک نظروں سے جوس کے گلاس کو دیکھ رہا تھا ہالے نے ایک لمبا گھونٹ بھرا پھر سکون سے اسکو دیکھا

ویسے اگر ڈالا بھی ہو تو کیا ہو گا؟ اپنا کونڈا پہ زہر کیا اثر کرے گا؟ ساتھ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں اسی لمحے ہالے کی نظر ذرا فاصلے پہ رکھی بالٹیوں کی قطار پہ پڑی تو اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا یہاں ایک پیلی بالٹی تھی وہ کہاں گئی؟ اس نے عمر کو دیکھتے ہوئے شک سے پوچھا

وہ "پیلی" نہیں تھی وولائیم کلر تھا آپ ہی نے تو کہا تھا لائیم کلروالی بالٹی کے کپڑے مشین میں ڈال دوں ہالے کا منہ شک اور صدمے کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا وہ آگے گئی پیلی بالٹی اٹھا کر ہوا میں بلند کی اور ضبط سے عمر کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے یہ یہ لائے کلر (وہ نری پیل بالٹی کو لائے کلر کہہ رہی تھی) والی بالٹی کہی تھی تم نے دھلے ہوئے کپڑے دوبارہ مشین میں ڈال دیے آہ میں تمہارا کیا کروں عمر وہ بے بسی بھری بے چارگی سے بولی

عمر دانت کچکا پاتا آگے آیا

مسز ہالے حیات صاحبہ اگر آپ کو یاد پڑتا ہو تو زرا زہن پہ زور دیں کہ آپ کورنگوں کی کتنی پہچان ہے؟ اور یہاں ہالے سلطان کو خود پہ بھی رحم آیا تھا اسکا یہ کلر نہ پہچاننے والا مرض اس سے اور کیا کیا کروائے گا؟ وہ دونوں بے چارگی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر یکدم ہنس پڑے بلند و بانگ قہقہے میں بھی کتنا گدھا ہوں مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ آپ کورنگوں کے نام نہیں آتے اور میں مجھے ضرورت کیا تھی بالٹی کی نشاندہی رنگوں کے حساب سے کرنے کی وہ دونوں اب ہنستے ہوئے دوبارہ مشین کی طرف جا رہے تھے جوڑے والی لڑکی اور ماتھے پہ گرے بالوں والا لڑکا اب مشین سے کپڑے نکال رہے تھے

www.kitabnagri.com

وقت کم تھا اور کام بہت زیادہ

شہر کی مہنگی ترین مردانہ بوتیک کی اوپر والے فلور پہ او تو چھوٹا سا فوڈ کورٹ بنا تھا کھانے اور کافی بینز کی اشتہا انگیز خوشبو ناک کے نتھنوں سے ٹکر آتی تھی تو روح تک تازہ دم ہو جایا کرتی تھی ایسے میں اس فوڈ کورٹ کی درمیان

## Posted On Kitab Nagri

والی میز کی طرف آؤ تو وہاں خان اپنے کسی ساتھی کے ساتھ بیٹھا تھا ان دونوں کی میز پر کھانا رکھا تھا مقابل کھانا کھا رہا تھا جبکہ وہاں بس بے دلی سے کھانا زہر مار کر رہا تھا

پھر کیا ہوا؟ تمہارا بیٹا آج کل نظر نہیں آتا؟ قد دوس کھانے سے ہاتھ روک کر بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا وہاں کا بچپن کا دوست تھا

کچھ دن پہلے وہ آیا تھا لیکن پھر وہی انداز نہ بات کی نہ کرنے دی بلکل باپ کی طرح غصیل اور ماں کی طرح ضدی ہے اسکو دیکھ کر پہلی نظر میں یقین آ جاتا ہے کہ وہاں خان کا بیٹا ہے وہ تکان سے کہہ رہا تھا

ویسے وہاں میں نے آج تک تم سے نہیں پوچھا لیکن آج مجھے بتاؤ آخر تم نے اسے طلاق کیوں دی تھی؟ وہ آگے کو جھکا مخلص سی رازداری سے کہہ رہا تھا وہاں ایک جھٹکے سے سیدھا ہو بیٹھا

میں نے اسے طلاق نہیں دی تھی وہ وثوق سے کہہ رہا تھا اسکی آنکھیں اسکا انداز اسکا لہجہ سب چیخ چیخ کر بتا رہے تھے کہ وہ سچا ہے وہ اپنے بیٹے جیسا جھوٹا اور کہانی گڑھنے والا ہر گز نہیں تھا

کیا بکو اس ہے تم نے اسے طلاق نہیں دی تھی؟ کیا کہہ رہے ہو؟ قد دوس سخت حیرت زدہ تھا اور وہاں خان نے ہمیشہ نگین سے الگ ہونے کی بات کی تھی اس نے کبھی نگین کو طلاق دینے کی بات نہیں کی تھی

اس... دن کیا... ہوا تھا؟ قد دوس بامشکل پوچھ سکا وہاں نے کراہ کر آنکھیں بند کیں یہ ذکر بھی اسکے لئے مشکل تھا

ماضی....

## Posted On Kitab Nagri

نگین اور وہاں چند دن سلطان منزل میں گزار کر واپس اپنے گھر چلے آئے تھے وہاں کی اچھی نوکری لگ گئی تھی اور وہ اب شراب جوے سے بھی دور تھا نگین کو مارنا تو دور اس سے جھگڑنا تک چھوڑ دیا تھا دن اور زندگی سکون سے گزر رہے تھے وہ دونوں روزانہ وہاں کی چھٹی کے بعد قریبی پارک جایا کرتے تھے اس روز بھی وہ دونوں پارک میں رکھے سمنٹ کے بیچ پہ بیٹھے تھے بچی کو کیری کوٹ میں لٹا رکھا تھا

ارے نگین تم؟ اس آواز پہ اس نے گردن موڑی اسکے دائیں طرف ڈاکٹر فرحت کھڑی تھیں نگین کی ڈاکٹر مہر کی پیدائش سے قبل وہی نگین کا علاج کرتی رہی تھیں وہ کوئی سینتالیس کے قریب کی عورت تھیں بال قلموں سے سفید اور چہرہ گورا گلابی وہ اس عمر میں بھی حسین اور باوقار لگا کرتی تھیں

نگین مسکراتے ہوئے اٹھی اور انکے گالوں سے گال ٹکرائے وہ انہیں دیکھ کر خوش ہوئی تھی وہاں سلام کے بعد خاموش ہو گیا تھا وہ دونوں کافی دیر تک کھڑے کھڑے باتیں کرتی رہیں جب ڈاکٹر فرحت کچھ یاد آنے پہ بولیں ارے اپنے بیٹے سے تو ملو ابھی میں بھی تو دیکھوں کس پہ گیا ہے وہ خلوص سے کہہ رہی تھی نگین کے ابرو تفکر

www.kitabnagri.com

سے سکڑے تھے وہاں سیدھا ہو بیٹھا

ہمارے یہاں... بیٹی ہوئی تھی نگین آہستگی سے بولی تو فرحت نے اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی مذاق کر رہی ہو

?Are you kidding me



## Posted On Kitab Nagri

تمہاری ڈیلیوری میں نے کروائی ہے تمہارے یہاں بیٹا ہوا تھا وہ تو تمہارے ہوش میں آنے سے پہلے مجھے جانا پڑا تھا میری بیٹی بیمار تھی ڈاکٹر ذبیش نے بعد میں سنبھال لیا تھا وہ ایک پل کو رکیں.. نگین تم مذاق کر رہی ہوناں؟ انہوں نے جیسے تائید چاہی تھی

نگین کچھ نہیں کہہ سکی اسکے واہے اور اندیشے سب سچ ہو رہے تھے وہ کسی کھیل کا حصہ بن گئی تھی اسکے عقب میں سنگی بیچ پہ بیٹھے وہاں کا غصہ حسب عادت عود کر آیا تھا ڈاکٹر کو کوئی کال آگئی تھی وہ آیکسیوز کرتی آگے بڑھ گئیں پیچھے نگین نمک کا مجسمہ بن گئی تھی انگلی لگاؤ تو ڈھکے کر گرے

یہ عورت کیا کہہ رہی ہے؟ کیا کیا ہے تم نے ہاں؟ کس کی بچی ہے یہ؟ نگین مجھے جواب دو وہاں اسکے بازو کو پکڑے برہمی سے کہہ رہا تھا اسکی آنکھیں خوفناک لگتی تھیں ویسی جیسی وہ اسے مارتے وقت ہو جایا کرتی تھیں نگین بس پلک جھپکے بغیر غائب دماغی سے اسے دیکھ رہی تھی

ڈاکٹر... جھوٹ... جھوٹی ہے.. وہ اس نے اٹک اٹک کر کہنا شروع کیا... یہ میری... ہماری بیٹی ہے وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ بامشکل بول رہی تھی آنکھیں بھیگ رہی تھیں وہاں اب اسے بازو سے پکڑے گھر لے کر جا رہا تھا وہ کھینچتی ہوئی ساتھ جا رہی تھی مہر کو وہاں نے اٹھا رکھا تھا

مجھے صاف صاف بتاؤ نگین یہ کیا بکواس ہے ورنہ خدا کی قسم تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو وہ گھر آچکے تھے اور اب وہاں اسکے سر پہ کھڑا تھا نگین بس آنکھیں فرش پہ ٹکائے بیٹھی تھی اسکے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

کچھ.. بکو بھی اب وہ دھاڑا تھا نگین نے اب بھی اسکو نہیں دیکھا وہ چہرے پہ ہاتھ پھیرتی اٹھی اور بیڈ پہ پڑے اپنے چھوٹے سے فون کی جانب آئی وہاں ضبط سے اسے دیکھ رہا تھا اسکا غصہ اسکا غصہ ہمیشہ جان لینے والا ہوا کرتا تھا گھنٹی جا رہی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے کال اٹینڈ ہو گئی تھی سلام دعا سلامتی آگے سے بہت کچھ کہا گیا لیکن نگین بس اپنے منہ سے چند الفاظ ہی گھسیٹ سکی

مہرماہ کس کی بیٹی ہے بھابی؟ آپ میرے ساتھ تھیں مجھ سے جھوٹ مت بولنے گا اسکا لہجہ ہلکا اور بے تاثر تھا ایک لمحے کو فون کے پار خاموشی چھا گئی جیسے دوسری جانب حسینہ نے الفاظ متحجم کئے گئے ہوں وہ تمہاری بیٹی ہے نگین ظاہر ہے وہ تمہاری بیٹی ہے میں تمہارے ساتھ تھی میرا یقین کرو وہی تمہاری بیٹی ہے یہ مان یہ وثوق وہ مڑی وہاں اب بھی اسے برہمی سے دیکھ رہا تھا

وہ آگے آئی اب اسکی آنکھیں سخت تھیں ان میں کسی قسم کی رعایت نہیں تھی کسی قسم کی خود ترسی نہیں تھی مہرماہ میری بیٹی ہے وہاں میری اور تمہاری وہ ہم دونوں کی بیٹی ہے وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بے خونی سے کہہ رہی تھی لیکن... لیکن اگر تمہیں یقین نہیں آتا.... وہ دو قدم مزید آگے آئی ہم ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں گے

بکو مت وہاں نے گھر کا تھا

اگر تم ٹیسٹ کروانے کو راضی نہیں ہوئے تو آج اور ابھی میں اپنی بیٹی کو لے کر یہاں سے جا رہی ہوں اور آئندہ تم اپنی بیٹی کی شکل بھی نہیں دیکھ پاؤ گے یاد رکھنا وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

نگین بات مت بڑھاؤ میرا مطلب یہ نہیں تھا میں بس.....

تم بس مجھ پہ الزام لگا رہے تھے وہاں خان تم بس مجھے ذلیل کرنا چاہتے تھے اور تم نے کیا اب اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں اس بے عزتی کے بعد بھی تمہارے ساتھ رہوں گی تو تم غلط ہو میں ابھی اور اسی وقت اپنے ابا کے گھر جا رہی ہوں اور طلاق کے کاغذات بہت جلد تمہیں مل جائیں گے وہ سرخ آنکھیں لئے فیصلہ کن لہجے میں کہہ رہی تھی

ہم ٹیسٹ کروائیں گے وہاں کی سنجیدہ آواز ابھری وہ بھی فیصلہ کر چکا تھا لیکن ٹیسٹ کا رزلٹ جو بھی ہو اسے ہماری زندگی پہ اثر انداز نہیں ہونا چاہیے اوکے؟ نگین نے جواب نہیں دیا وہ پوری رات ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی نگین مار سہ سکتی تھی لیکن کردار پہ داغ نہیں



اگلی صبح وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں ملائے بغیر ہسپتال آئے تھے یہ نگین کی دوست کا ہسپتال تھا وہاں باہر بیچ پہ بیٹھا تھا سادہ سفید قمیض شلوار میں ملبوس ہلکی داڑھی والا وجیہ مرد آج سخت پریشان تھا ہاتھوں میں مہر کو لیا ہوا تھا یہ بچی اسے کبھی اپنے جیسی نہیں لگی تھی کبھی نگین جیسی نہیں لگی تھی لیکن اسکے وہم و گمان میں بھی

## Posted On Kitab Nagri

نہیں تھا کہ یہ بچی اسکی نہیں ہوگی دفعتاً ایک آہٹ ہوئی اس نے سر اٹھا کر دیکھا سامنے نگین تھی اسکے ساتھ ڈاکٹر بھی تھیں

وہ کچھ پوچھ نہیں سکا کیا اسے کچھ پوچھنا چاہیے تھا؟ نگین آہستگی سے اسکے ساتھ بیٹھ گئی  
کیا رزلٹ ہے؟ نگین کی آواز آہستہ تھی بے حد آہستہ ڈاکٹر نوین نے اپنا گلہ ترک کیا نگین کو ایک محتاط نظر سے دیکھا "نگین ہم اندر چل کر بات ...."

جو بھی بات ہے یہیں کرو وہاں نے کھری کھری کہہ دی نوین نے ایک معذرت خواہ نظر نگین پہ ڈالی... یہ بچی وہاں کی نہیں ہے الفاظ تھے کہ زہر نگین نے بے یقینی سے سر اٹھایا وہاں کا چہرہ سرخ ہوا گردن کی نسیں پھولنے لگیں اسکا جی چاہا تھا آج زمین میں گڑ جائے ہو سکتا ہے بچی بدل گئی ہو ہسپتال میں ایسا ہوتا رہتا ہے تم.... نوین کچھ کہہ رہی تھی لیکن ان دونوں نے جیسے کان بند کر لئے تھے وہاں تقریباً نگین کو گھسیٹتا ہوا باہر کی جانب لے جانے لگا اسے گھرا کر وہ اسے اپنے کمرے میں پھینک کر چلا گیا کتنے دن گزرے کتنی راتیں نگین کو اندازہ نہیں ہو سکا اور پھر چار دن بعد اسے کچھ کاغذات موصول ہوئے تھے وہ طلاق کے کاغذات تھے وہاں نہیں آ سکا لیکن طلاق کے کاغذات آگئے تھے اس نے چپ چاپ مہر کو ساتھ لیا اور اپنے گھر سے بغیر کچھ لئے وہ نکل آئی یہ وہ دن تھا جب نگین اور وہاں کی کہانی کا انجام لکھا جا چکا تھا اور جن محبتوں کی شروعات ہی بد دعاؤں اور گھر کے بڑوں کو ناراض کرنے سے ہوا اسکے انجام کچھ خاص نہیں ہوا کرتے سلطان منزل میں اس سے ہزار بار طلاق کی وجہ پوچھی گئی لیکن اس نے منہ نہیں کھولا وہ کسی کو کیا بتا سکتی تھی؟

## Posted On Kitab Nagri

حال

وہاں اپنے سامنے بیٹھے قدوس سے کہہ رہا تھا

میں گھر اس لئے نہیں گیا کیونکہ میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا ہاں میں اس دن غصے میں گھر سے نکلا تھا لیکن مجھے بس اس بات کا غصہ تھا کہ میرے بچے کو مجھ سے کون جدا کر سکتا ہے نگین کے کردار پہ تو مجھے تب بھی شک نہیں تھا

لیکن میں نے اسے یقین بھی تو نہیں دلایا ناں اعتبار کے چند بول تعلق بچا لیتے ہیں میں یہ نہیں سمجھ سکا

وہ آزدگی سے کہہ رہا تھا اس ایکسیڈنٹ کے بعد میں کوما میں چلا گیا تھا میرا کوما دو سال کا تھا ان دو سالوں کے بعد میں نے نگین کو بہت ڈھونڈا اور پھر میں اسکے گھر گیا میں نے کتنی منتیں کیں کتنا یقین دلایا کتنی قسمیں کھائیں کہ میں نے طلاق نہیں دی لیکن کسی نے میری کوئی بات نہیں سنی یوسف صاحب نے مجھے تین بار تھانے بند کروادیا لیکن میں ہر بار آجاتا تھا اور پھر نگین سے وہی ایک بات کرتا تھا کہ مجھے اس پہ اعتبار ہے لیکن نگین کو ان جھوٹے کاغذات پہ یقین تھا مجھ پہ نہیں سب کو لگتا تھا میں کہانی کا ولن ہوں لیکن میں وکٹم تھا میرا خاندان تباہ ہو گیا تھا میری بیوی میرا بچہ میری شادی میری صحت میرے پاس تو کچھ بھی نہیں بچا جب تک نگین زندہ تھی میں ہر دفع اسکے لئے جاتا تھا چاہے مجھے ماریں چاہے مجھے تھانے بھجوا دیں میں اس پہ گواپ نہیں کرتا تھا اور پھر وہ ایک دن مجھ سے ملی تھی وہاں کے چہرے پہ کرب پھیل گیا آنسو آنکھوں کے کناروں سے بہہ نکلے

ہم ہسپتال میں ملے تھے وہ ہالے کو اپنی بھتیجی کو لے کر آئی تھی وہ بیمار لگتی تھی وہ میری نگین نہیں تھی اس دن میں نے اسے سب سچ بتا دیا میں نے اس سے ایک چانس مانگا اس نے مجھ سے کہا کہ وہ سچ جانتی ہے وہ بس میرے

## Posted On Kitab Nagri

ساتھ نہیں رہ سکی کیونکہ وہ خوف زدہ تھی گلی تھی اس نے ہمارے بچے کی حفاظت نہیں کی اس لئے وہ مجھ سے نظر نہیں ملا سکتی تھی میں نے اسے تسلی دی اسکے خدشے دور کئے اور پھر اس نے مجھ سے کہا کہ وہ بہت جلد مجھ سے رابطہ کرے گی

وہاج سانس لینے کو رکا اسکی آنکھیں اب تیزی سے بہہ رہی تھیں اسکا بوڑھا چہرہ مردہ لگتا تھا قدوس اس سنٹارہا خاموشی سے

اور میں نے اسے کھو دیا وہ اس دن کسی روڈ ایکسیڈنٹ میں مر گئی اس نے کہا تھا وہ میرے ساتھ جینا چاہتی ہے لیکن جی نہیں سکی میں نے اسے کہا تھا میں اسکے ساتھ جینا چاہتا ہوں اور میں اسکے بعد جیتے جی مر گیا میں نے نگین کو کھو دیا اور مجھے لگا ساری دنیا مجھ سے کھو گئی ہے میں اس سے بہت محبت کرتا تھا میں نے اسے طلاق نہیں دی تھی بوڑھے وہاج نے شکستگی سے سر جھکا لیا آنسو اب میریہ گر رہے تھے قدوس اٹھ کر اسکا سر تھپک رہا تھا دلا سادے رہا تھا لیکن ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ سے وہ اس ملاقات کی روداد کی آڈیو پہ سیو کا بٹن دبا رہا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے تم اسے یہی آڈیو وٹس ایپ پہ کسی عمر وہاج کا بیٹا

کے نمبر پہ بھیجتے ہوئے دیکھو گے وہاج کا سر اب بھی جھکا تھا اور قدوس اب کے مسکرا رہا تھا

بلاخر اسکے دوست کے کچھ غم تو ختم ہوں گے کہانی کے وکٹمز کا بھی زندگی پہ تھوڑا بہت حق ہوتا ہی ہے



## Posted On Kitab Nagri

سردار و لا پہ آج جیسے رونق اتر آئی تھی اسکے گھر میں خاصی چہل پہل محسوس ہوتی تھی ڈاننگ ایریا میں لمبی میز پہ انواع اقسام کے کھانے سجے تھے یہاں سے ذرا فاصلے پہ وہ سب لوگ صوفوں پہ بیٹھے تھے خوش گپیوں میں مصروف ہاتھوں میں پلیٹس لئے ذرا ذرا دیر بعد ملازم انکے لئے کچھ نہ کچھ لا رہا ہوتا تھا ہالے کے ہاتھ میں پلیٹ تھی اور وہ مسکراتے ہوئے سردار کی بیوی کا کوئی قصہ سن رہی تھی اس نے بھورے شفون کے کرتے کے ساتھ بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر پہن رکھا تھا دوپٹہ ندارد بھورے بال کرل کر کے پیچھے کو کھلے چھوڑ رکھے تھے کانوں میں ڈائمنڈز اور ہلکے میک اپ میں وہ اچھی لگ رہی تھی اس کے ساتھ بیٹھے عمر نے سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ خاکی پینٹ پہن رکھی تھی اور سردار سے شوروم کے معاملات پہ گفتگو کر رہا تھا

اومائی گاڈ اس بات پہ تو سیلفی بنتی ہے یہ آواز سردار کی بیوی کی تھی وہ کوئی پچیس چھیس برس کی خوش شکل لڑکی تھی بغیر بازوؤں والے کرتا شلوار میں ملبوس سیاہ کندھے تک آتے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بس ٹھیک لگ رہی تھی اسکے نقوش واجبی تھے لیکن اسکی ہر بات پہ سیلفی لینے کی عادت نے یہاں بیٹھے لوگوں کو سخت بے زار کر رکھا تھا وہ ہر دوسری بات پہ سیلفی لیتی اور انسٹاپ اپلوڈ کرتی تھی

پاؤٹ کرو عمر.. اس کی آواز پہ عمر نے بے چارگی سے سردار کو دیکھا جو واقعی اپنی بیوی کی آواز پہ پوز کر رہا تھا جب سے آیا ہوں پوز کر کر کے جبرے دکھ گئے ہیں مجھے تو لگتا ہے پاؤٹ کر کر کے میرے ہونٹ بطنج جیسے ہو جائیں گے وہ کراہ کر بولا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اور مزے کی بات یہ ہے کہ تم بطخ بن کر بھی اچھے نہیں لگو گے یہ لیل تھی داخلی دروازہ پار کرتی وہ نک سک سے تیار اندر آرہی تھی گہرے نیلے سلک کے جوڑے میں ملبوس چھوٹے بالوں کو کرل کئے وہ انتہائی حسین لگ رہی تھی

دیکھو ذرا اچھے لگنے کی بات کر کون رہا ہے وہ جو تیار ہو کر بھی میرے گھر کی ماسی لگتی ہے عمر کہاں باز آنے والا تھا لیل قریب چلی آئی اسکے قریب لمبے صوفے پہ دھپ سے بیٹھی تمہارے گھر کی ماسی کو پانچ ہزار ادھار چاہیے نکالنا زرا وہ چہرہ ہتھیلی پہ گرائے عمر کو دیکھ کر بولی تھی عمر نے انتہائی کڑوا منہ بنا لیا اندر تک جیسے بے زاری سرایت کر گئی

میں آج ہی اپنی ماسی بدل رہا ہوں وجہ تبدیلی پیسوں کا مانگنا اور میرابی پی لو کر دینا لکھو اسکی بات پہ لیل کلستی رہ گئی ہالے سمیت باقی سب مسکرائے تھے لیل اٹھ کر کھانا لینے چلی گئی تو سردار ہالے کی جانب مڑا

ویسے بھابی یہ عمر کی شرٹ بہت صاف لگ رہی ہے آپ لائڈری کہاں سے کرواتی ہیں؟ وہ بظاہر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا لیکن ہالے اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا دی

ہے ایک بہت ہی ٹیلنٹڈ دھوبی سردار بھائی راز کی بات ہے واپسی پہ اسکا پتہ دے جاؤں گی عمر ضبط سے ان دونوں کو دیکھے گی ادا دل کو کیا تھا سردار کی گردن مروڑ دے

## Posted On Kitab Nagri

اس بات پہ تو سیلفی بنتی ہے نیلم ایک بار پھر چہک کر بولی تو سردار نے تکان سے اسکو دیکھا البتہ عمر اب کے سیدھا ہو بیٹھا

تمہیں پتہ ہے نیلم میری بیوی کی ایک عادت ہے اسے اگر کوئی بات بری لگے تو وہ لوگوں کے موبائل توڑ دیتی ہے مرے تین موبائل توڑ چکی ہے ویسے ہالے آپ کو سیلفی لینا بھی تو پسند نہیں ہے ناں؟!!! آخری بات ہالے کو دیکھ کر پوچھی نیلم نے نامحسوس انداز میں موبائل پیچھے کر لیا چہرے کی مسکراہٹ بدقت قائم رکھی سردار اور ہالے اسکی چلا کی پہ اسے گھور کر رہ گئے

لیل کھانا لے کر واپس آئی تو اپنی اسی سابقہ جگہ عمر کے قریب بیٹھ گئی ہالے نے ایک نظر انکو دیکھا ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو اسے عمر کے قریب اسکا بیٹھنا برا لگا تھا اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹک دیا اسی لمحے عمر کا موبائل بجا تو وہ معذرت کرتا آٹھ گیا

ملازمہ کافی کے بھرے ہوئے مگ لے آئی تھی اور پھر کچن میں واپس جاتے ہوئے نیلم کی ہدایت پہ ڈائننگ کا دروازہ بند کرتی چلی گئی

ہالے نے ایک نظر دروازے کو بند ہوتے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اسکا چہرہ سفید ہوا تھا اسے گھٹن محسوس ہوئی عمر باہر تھا سردار اب لیل سے کچھ کہہ رہا تھا نیلم اپنے فون میں کچھ دیکھ رہی تھی اور ایک وہی تھی جسکا دل چاہا تھا یہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے

## Posted On Kitab Nagri

اس نے اضطرابی کیفیت میں اپنی دائیں ٹانگ ہلانی شروع کر دی نہ محسوس انداز میں اپنے بند گلے پہ ہاتھ پھیرا کوئی دوپٹہ نہیں تھا جسے اتارا جاتا کوئی جگہ نہیں تھی جہاں جایا جاتا وہ پینک نہیں کرے گی اس نے خود سے وعدہ کیا لیکن اب اسکا جسم پسینے سے بھیگ رہا تھا

ہالے کافی لوناں سردار کی بیوی نے مگ اسکی طرف بڑھایا ہالے کے ہاتھوں میں سکت نہیں تھی کہ وہ اس مگ کو تھام سکے وہ مٹھی سے صوفے کو بھیچے ہوئے تھی آنکھیں اب سرخ مردہ سی ہونے لگی تھیں عمر... عمر... ک کہاں ہے... سکے لبوں سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلے لیل نے جھٹکے سے گردن موڑ کر اسکو دیکھا اور پھر اسکا دل دھک سے رہ گیا اسے ایک بار پھر پینک اٹیک ہو رہا تھا اگر اسکے نرور مضبوط نہ ہوتے تو اب تک وہ چیخ چلا رہی ہوتی

لیل فوراً اٹھ کر دروازے تک گئی اور اسے پوری طرح کھول دیا پھر واپس ہالے تک آئی اس نے سانولے چہرے والے لڑکی کو اپنے قریب آتے دیکھا وہ اس سے کچھ کہہ رہی تھی ہالے غائب دماغی سے اسے سن رہی تھی سردار اور نیلم ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہے تھے وہ اسکی حالت سمجھ ہی نہیں پارہے تھے ہالے اٹھی اور باہر کی جانب لپکی لیل تاسف سے اسے دیکھتی رہی باہر آ کر اس نے گہرے سانس لئے اندر لیل نے سردار اور نیلم کو مختصر اسب کہہ سنایا

چند منٹ وہ باہر کھڑی خود کو نارمل کرتی رہی آنکھیں ابل ابل کر آنسو بہانا چاہتی تھیں لیکن وہ ضبط کئے کھڑی رہی اندر جانے میں الگ شرمندگی تھی وہ کیسے ان سب کا مقابلہ کرے گی؟

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد وہ اندر آئی خلاف توقع کسی نے کچھ نہیں پوچھا چند منٹ پہلے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا ہالے کو ذرا تقویت ہوئی اسی پل عمر بھی اندر آیا لیکن اسکا چہرہ مختلف تھا وہ سپاٹ تھا اور بے تاثر بھی سردار اٹھ کر اس تک آیا

کیا کچھ ہوا ہے؟ کس کی کال تھی؟ تم پریشان لگ رہے ہو وہ ان دوستوں میں سے تھا جو دوست کم ماں باپ زیادہ بنتے تھے دوست کا چہرہ دیکھ کر سب پہچان لینے والے کچھ نہیں ہوا کیا ہونا تھا؟ وہ لا پرواہی سے بولا خیر اب ہم نکل رہے ہیں پھر بات ہوگی اس نے اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے کہا ہالے اپنی حالت چھوڑ اسکو دیکھے گئی کیا تھا جس نے اسے اتنا ڈسٹرب کر دیا تھا؟ وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے باہر نکل گیا تھا یہاں سب اسکے دوست تھے وہ جانتے تھے جب عمر نے کہہ دیا کچھ نہیں ہوا تو وہ بات نہیں بتائے گا وہ اس رویے کے عادی تھے سونا رمل رہے ہالے اسکے پیچھے گئی تھی وہ عمر سے پوچھے گی اور اسے بتانا ہو گا کب تک وہ اپنی تکالیف خود تک محدود رکھے گا؟

www.kitabnagri.com

آج یا قوت اور نرمین کا اولیمہ تھا کل وہ نرمین مغل سے آفیشلی نرمین مرزا بن چکی تھی ولیمے تقریب جلدی ختم ہو گئی تھی سو وہ گھر چلے آئے نرمین یا قوت کے کمرے میں تھی کل ساری رات وہ اپنے دوستوں کے ساتھ رہا تھا اور نرمین اپنے فلیٹ پہ آج وہ اسے گھر لے آیا تھا نوح کی ہزار دھمکیوں اور تاکیدوں کے بعد اسکا کمرہ کسی بھی

## Posted On Kitab Nagri

سجاوٹ سے عاری تھا گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس وہ اپنے اپنے کمرے میں آیا تو زمین سامنے ہی بیٹھی تھی سنگھار میز کے سامنے وہ لباس تبدیل کر چکی تھی اور اس وقت سادہ کپڑوں میں تھی

یا قوت نے اندر آ کر کوٹ اتارا اور زمین کی طرف ذرا کی ذرا نظر ڈالی پھر آگے بڑھ آیا خود کو بیڈ پہ پھینکنے کے انداز میں گرا دیا زمین کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا سچ تھا کہ وہ اب بھی اس سے خوف زدہ تھی کچھ دیر اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ سیدھا ہوا کہنی کے بل لیٹ کر فرصت سے زمین کی پشت کو دیکھا

وہ تمہارا کلاس فیلو اسد وہ کیوں آیا تھا آج؟ ہلکے سرسری لہجے میں اس نے بات کا آغاز کیا (اچھا ٹھیک ہے غلطی ہو گئی اب ایسا بھی کیا ہے جو بات ہی نہیں کر رہی)

زمین جواب دیئے بغیر اٹھی اور صوفے کی طرف بڑھ آئی اور آنکھوں پہ ہاتھ رکھے لیٹ گئی آئندہ میں اسے آس پاس نہ دیکھوں تمہارے اور فون بھی نہ آئے اسکا اس لڑکے سے اچھی وائبرز نہیں آتیں

اس نے ایک بار پھر تنبیہ کی

فکر مت کرو تمہارے جیسا نہیں ہے وہ ریپ نہیں کرے گا بے تاثر اور روبوٹک انداز میں کہا گیا یا قوت کے مانو پورے بدن میں شرارے دوڑ گئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ایک ہی جست میں زمین تک آیا اسکا بازو پکڑ کر کھینچ

کر سیدھا کر کے بٹھایا زمین کا سانس حلق میں اٹک گیا وہ بے اختیار پیچھے کو ہوئی اسے یا قوت سے خوف آتا تھا وہ سرخ ہوتی آنکھیں اسکے چہرے پہ مرکوز کئے سختی سے اسکا بازو جکڑے ہوئے تھا



## Posted On Kitab Nagri

کیا بکواس کی ہے ہاں؟ وہ برہمی سے بولا شرافت سے پیش آرہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ سر پہ چڑھ جاؤ میرے اپنی اوقات مت بھولو تم

نرین سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھے گئی وہ آج پھر سے وہی یاقوت لگا تھا خوف زدہ کرنے والا ڈرانے والا وہ سن ہوئی اسکے سامنے بیٹھی تھی جسم جیسے ہلنے سے انکاری ہو

جب میں کہہ رہا ہوں وہ لڑکا مجھے تمہارے آس پاس نہیں چاہیے تو مطلب نہیں چاہیے ایک بات تمہارے دماغ میں کیوں نہیں گھستی؟ اسکا لہجہ بلند نہیں تھا سخت تھا بالکل ویسا جیسا اس رات اسکے لمس میں آج بھی حقارت تھی ذلت تھی

آج پہلی اور آخری بار کہہ رہا ہوں اب بیوی ہو میری ڈیڈ کے کہنے پہ شادی ضرور کی ہے لیکن اب آزاد نہیں کروں گا اس لئے وہ آگے کو جھکا نرین کے کان کے پاس اب میری باتوں پہ ہاں کہنے کی عادت ڈالو اور جو کچھ بھی ماضی میں ہوا بھول جاؤ ایسا کوئی گناہ بھی نہیں ہو مجھ سے آخر میں وہ لا پرواہی سے کہتے اٹھا تھا اور اپنے بیڈ کی جانب بڑھ آیا لیکن اگلے ہی لمحے نرین دھپ کی آواز پہ اوندھے منہ فرش پہ گر پڑی تھی یاقوت کی جان اچھل کر حلق میں آئی وہ بے اختیار پیچھے مڑا تھا اور اب کے واقعی اسکے پسینے چھوٹ گئے نرین کے ہاتھ پاؤں مڑ رہے تھے آہ اسے دورہ پڑا تھا ڈاکٹر نے اسے اب کسی بھی قسم کی ٹینشن نہ لینے دینے کو کہا تھا اور یاقوت اس کام میں برا ثابت ہوا تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ فوراً اس تک آیا اسکا چہرہ تھپتھپاتے وہ اس سے کچھ کہہ رہا تھا زمین نے اس حالت میں بھی اسکا ہاتھ بری طرح جھٹکا اسکے انداز میں حقارت تھی

نیرو... تم.. تم ٹھیک ہو کیا ہو رہا ہے تمہیں؟ وہ ایک بار پھر کچھ پوچھنے کی کوشش کرنے لگا اسکے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں

زمین فرش پہ بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی اسکا چہرہ خطرناک حد تک سفید پڑ گیا تھا آنکھیں اوپر کو ہو گئیں اور پھر دیکھتے دیکھتے اسکا جسم حرکت سے عاری ہو گیا

نیرو... کیا ہو رہا ہے مجھے بتاؤ تو... نیرو مجھے دیکھو پلینز.... میں نوح کو کال کروں کیا؟

وہ بے ہوش ہو گئی تھی آنکھیں بند جسم ساکت شاید شاک یا خوف کی وجہ سے اسکی بے ہوشی بنتی تھی یا قوت اب بھی اس کے پاس فرش پہ بیٹھا تھا اسکا چہرہ تھپتھپاتا ہوا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہوا

لیکن اسکا جسم اب برف جیسا ٹھنڈا تھا بلاخر وہ اٹھ کر اپنے موبائل تک گیا اور کال لوگ کا پہلا نمبر ملایا

نیرو کو کچھ ہو گیا ہے... وہ بات.. بات نہیں کر رہی تم آ جاؤ پلینز وہ بدقت خود پہ قابو کئے ہوئے بول رہا تھا سچ

یہ تھا کہ زبان لڑکھڑاہی تھی جان ہوا ہو رہی تھی اس سے پہلے اس نے زمین کو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا وہ

واپس آیا اور ایک بار پھر اسکے قریب فرش پہ بیٹھ گیا اسکے ساکت ہوئے ٹھنڈے وجود کو دیکھا کیا اس سے واقعی

غلطی ہو گئی ہے؟

ایسا بھی کچھ گناہ نہیں کیہ ہنہہ بس اسکے بھی ڈرامے ختم نہیں ہوتے اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک گیا

## Posted On Kitab Nagri

اور ایک بار پھر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا اب کے انداز میں لا پرواہی تھی گناہ کی جسٹیفیکیشن دینے والوں سے زیادہ برے وہ لوگ ہوتے ہیں جو گناہ کو مانتے ہی نہیں

وہ دونوں سردار کے گھر سے نکل آئے تھے ہالے کی حالت اب قدرے بہتر تھی عمر بظاہر اس سے ہلکی پھلکی بات کر رہا تھا لیکن وہ نارمل نہیں تھا کم از کم اس کے ساتھ اتنا وقت گزارنے کے بعد اسے اتنا تو پتہ لگ ہی گیا تھا سی ویو (sea view) چلیں؟ ہالے کی آواز پہ اس نے گردن موڑ کر قدرے حیرت سے اسکو دیکھا اس وقت؟ ہاں سمندر رات میں بہت خوبصورت لگتا ہے عمر نے بغیر کچھ کہے گاڑی کاروٹ چینیج کر دیا اب وہ سمندر جانے کے راستے پہ تھے تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹھاٹھیں مارتے سمندر کے سامنے تھے دونوں نے اپنے جوتے ہاتھوں میں اٹھا رکھے تھے تیز ہوا سے دونوں کے بال اور کپڑے پھڑپھڑا رہے تھے وہ گیلی ریت پہ پیر رکھتے تو پیر اندر دھنسنے لگتے ہالے کو سمندر سے عشق تھا

کیا تم مجھ پہ اعتبار کرتے ہو عمر؟ چلتے چلتے ہالے رک گئی گردن اٹھا کر عمر سے پوچھا تھا وہ بھی ایک لمحے کو رک گیا کیا آپ مجھ پہ اعتبار کرتی ہیں؟ سوال کے بدلے سوال ہالے نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے اور میرے درمیان شروع سے ایک تعلق تھا عمر اس رات اس سڑک سے لے کر اس برستی بارش تک میں بس اس تعلق کا سرا نہیں ڈھونڈ پارہی تھی لیکن اب... اب مجھے لگتا ہے وہ سرائل چکا ہے اور وہ سرا کیا ہے؟

یہی کہ عمر حیات کو ہالے سلطان سے باتیں منوانے کے لئے بھیجا گیا ہے وہ ہنس دیا ہلکے سے دھیرے سے وہ آدھی رات میں سڑک پہ زخمی حالت میں بھی بات منوا سکتا ہے وہ ریستوران میں بیٹھ کر بھی باتیں منوا سکتا ہے اور کالج کے گراؤنڈ میں کھڑے ہو کر بھی اپنی چلا سکتا ہے

عمر ہنستا ہی گیا وہ شاید پہلی بار اتنا ہنسا تھا ہالے اسے دیکھتی رہی

آپ مجھ سے نفرت کرتی تھیں کیا اب بھی کہیں دور آپ کو مجھ سے نفرت ہے؟ تھوڑی دیر بعد دو سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا لہروں کا شور پیروں کے نیچے نرم ریت اور سامنے کھڑی یہ لڑکی وہ اس منظر کو کبھی بھول نہیں سکے گا ہالے گہری سانس لے کر آگے چلنے لگی عمر نے اس کے ساتھ قدم بڑھائے..... مجھے تم سے نفرت تھی عمر بہت نفرت تھی کیونکہ مجھے لگا کرتا تھا میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تم نے کیا یا پھر تمہاری وجہ سے ہوا وہ نرم ریت پہ چلتے ہوئے کہے جارہی تھی دور کہیں ٹھیلے پہ شاید کوئی تکیہ بنا رہا تھا خوشبو یہاں تک آتی تھی

مجھے لگتا تھا میں شاید تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکوں گی شاید ساری زندگی تم سے نفرت کرتی رہوں گی کیونکہ میں ایسی ہی تھی میں جنکو چھوڑ دیتی ہوں انہیں دفن دیتی ہوں اور قبروں کو مڑ کر نہیں دیکھا کرتے میں نے کافی

## Posted On Kitab Nagri

دوست کھوئے کئی لوگوں کو چھوڑا کیونکہ میں صفائی کا موقعہ نہیں دیا کرتی یا پھر میری ناک اونچی ہے میں صفائی سن کر انکو "معاف" کر کے خود کو جھکا نہیں سکتی

حلا نکہ یہ بہت بری عادت ہے عمر نے لقمہ دیا

ہالے نے اثبات میں سر ہلایا سہی کہا یہ اچھی عادت نہیں لیکن میں ایسی ہی ہوں میں judgementalj ہوں بہت جلدی رائے قائم کر لیتی ہوں بہت جلدی شک کر لیتی ہوں اور پھر لوگوں سے دور ہو جاتی ہوں بغیر کچھ کہے سننے میں نے کہاناں میں جنہیں چھوڑ دیتی ہوں انہیں دفنا دیتی ہوں میرے کئی عزیز کئی دوست آج میرے ساتھ اس لئے نہیں ہیں کیونکہ میں نے انکے بارے میں بہت جلدی رائے قائم کر لی اور انہیں صفائی کا موقعہ نہیں دیا بعد میں مجھے پتہ چلا تھا کہ انکا کوئی قصور نہیں تھا لیکن اونچی ناک اور نیگیٹو آئیگو تھی کہ میں نے دوبارہ انکو چانس نہیں دیا

وہ چلتے چلتے رک گئی عمر بھی رک گئی فضا میں تلوں کی خوشبو مزید پھیل گئی تمہیں صفائی کے موقعے ملے عمر تمہیں میں نے کہنے سننے دیا تمہیں ثبوت لانے کے موقعے ملے اور تمہاری ہر بات اتنی سچی اتنی کھری تھی تھی مجھے سچ ماننا پڑا اور پھر میں تم سے دور نہیں ہوئی ہو ہی نہیں سکی جس طرح باقیوں کو چھوڑا تھا اس طرح تمہیں نہیں چھوڑا میں نہیں جانتی کیوں کیسے لیکن میرا دل تم سے صاف ہو گیا تمہارے لئے دل میں بغض رکھا ہی نہیں گیا ہاں میں نے تم سے بہت نفرت کی تھی لیکن اب میرا دل تم سے صاف ہے تم سوچتے ہو گے اتنی نفرت کے کے بعد اتنی اچھی دوستی؟

## Posted On Kitab Nagri

Not so relatable

لیکن میں ایسی ہی ہوں میں بہت کم لوگوں کو دوست بناتی ہوں اور جب میں کسی کو دوست بنالوں تو اس پہ مکمل اعتبار کرتی ہوں اور مکمل مخلص ہوتی ہوں جب ہالے معاف کر دے تو قتل بھی معاف کر دیتی ہے جس طرح تم میرے بارے میں بے بس ہو اس طرح میں تمہاری آواز سن کر رک جانے اور تمہاری بات مان لینے کے بارے میں بے بس ہوں اس نے ہلکے سے کندھے اچکا دیے

ویسے یہ کوئی پہلی اچھی بات کی ہے آپ نے اپنے بارے میں عمر گہری سانس لے کر سارے وقت میں اب بولا تھا ہالے ہلکا سا مسکرائی

تم نے بتایا نہیں تم مجھ پہ اعتبار کرتے ہو؟ وہ ذرا آگے جا کر گیلی ریت پہ بیٹھ گئی تھی بغیر کپڑوں کی پرواہ کئے عمر اسکے ساتھ آکر بیٹھا اب لہریں انکے پیروں کو چھو چھو کر واپس جا رہی تھیں ذرا فاصلے پہ کوئی لڑکا کسی لڑکی کے لئے خاصی تیاری کر کے ایک مکمل خوبصورت سیٹ اپ سجائے روشنی اور سرخ پھولوں کے درمیان اسے پرپوز کر رہا تھا لڑکی خوشی سے اچھل رہی تھی لڑکا اسے والہانہ نظروں سے تنگ رہا تھا منظر مکمل تھا عمر نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں دیکھے گیا اور بولے گیا

میں جب پولیس کی ٹریننگ کر رہا تھا تب میرے استاد نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تمہیں ایک قابل اعتبار پولیس آفیسر بننا ہے تو ایک چیز کو اپنی زندگی سے نکال دو



## Posted On Kitab Nagri

"اعتبار" ہالے اچھنبے سے اسے دیکھے عمر نے اضافہ کیا وہ کہتے تھے اگر اعتبار نامی مادہ ایک بار تمہارے اندر آ گیا تو کبھی نکل نہیں سکے گا اعتبار آدمی کو کمزور بناتا ہے اعتبار کرنے الگو گے تو تمہیں جھوٹے ملزم قاتل مجرم اور جھوٹے آنسو اور قسم کھاتے آشتہاریوں پہ بھی اعتبار آئے گا اور پھر تم کبھی بھی ایک قابل افسر نہیں بن سکتے سو اعتبار نہ کرنا میری فطرت بن چکا ہے کل تو مجھے گھر کی گھاس پہ شک تھا یہ اتنا جلدی کیوں بڑھ رہی ہے؟ ہالے دھیرے سے ہنسی

لیکن میں آپ سے جھوٹ نہیں کہوں گا جو پوچھنا چاہتی ہیں پوچھیں وہ کال کس کی تھی؟ ہالے نے ڈائریکٹ سوال کیا تھا شمشیر کا اسے جج نہ کیجئے گا جو کچھ اس نے جج صاحب کے بارے میں کہا وہ اسکی جاب کا حصہ ہے پولیس والا اپنے باپ کا بھی نہیں ہوتا خیر اس نے گہری سانس لی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرا suspension واپس لیا جا رہا ہے

یہ تو خوشی کی بات ہے

میرے لئے یہ عذاب کی بات ہے وہ ترکی بات کی بولا اس وقت میں یہ آفورڈ نہیں کر سکتا میرے پاس ہزار مسائل ہیں لاکھوں کام پینڈنگ ہیں اور پولیس کی جاب تو انائی مانگتی ہے وقت مانگتی ہے ہمارے پاس کوئی سنڈے منڈے نہیں ہوتا ہر دن ڈیوٹی ڈے ہوتا ہے

عمر تم دونوں کام ایک ساتھ کر لو تم اے ایس پی ہو کوئی حوالدار نہیں تمہارا کام اتنا نہیں ہو گا ہالے نے بیچ میں ٹوکا



## Posted On Kitab Nagri

عمر کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ در آئی آپ نہیں جانتیں ہالے میں تین ماہ سے گمنام ہوں گمنامی پولیس والے کے لئے موت ہوتی ہے ہم منظر پہ ہیں تو دنیا ہماری ہے منظر سے غائب ہوئے اور مر گئے اسکا لہجہ اداس تھا شاید اسے اپنی جاب سے بہت پیار تھا

میں ایک لمبی suspension کے بعد جب جاؤں گا تو مجھے لوگوں کو بتانا ہو گا کہ میں آگیا ہوں جب میں کوئٹہ سے یہاں آیا تھا تب میں نے پہلے دن ہی یا قوت مرزا کی پارٹی پہ ریڈ مارا تھا اگلے ہفتے شیر علی کے اڈے سیل کئے تھے میں نے آدھے کراچی کو باور کرا دیا کہ میں آیا ہوں عمر حیات منظر پہ آیا ہے اس نے سینے پہ انگلی سے دستک دی تھی

اور پھر میں suspend ہو گیا منظر سے ہٹ گیا میری ریپوٹیشن پہ داغ آگیا میری ساری کریڈیٹیلیٹی خراب ہو گئی اس سب کو بحال کرنے کے لئے مجھے وقت تو انائی محنت سب کرنا ہو گا ایک بار پھر منظر پہ آنا ہو گا لیکن یہ ممکن نہیں جج صاحب ہیون اور انکا قتل میرے لئے اہم ہیں میں یہ سب بیچ منجہ ہار میں نہیں چھوڑ سکتا وہ فیصلہ کر چکا تھا

تم اب کیا کرو گے؟

مستفعی ہو جاؤں گا وہ آرام سے بولا لیکن اسکی آواز اس میں کچھ تھا اداس کرنے والا دل دکھا دینے والا  
تم... تم ایسا کیسے کر سکتے ہو تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیے اپنی ساکھ اپنی ریپو بعد میں بنالینا ابھی بس ڈیوٹی جوائن کر لو  
تم.....

## Posted On Kitab Nagri

میں نے کہا ناں ہالے گمنامی پولیس والے کے لئے موت ہوتی ہے پولیس والا یا تو منظر پہ رہے گا یا پھر مرے گا  
گمنامی کی کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا جو تھوڑی بہت روشنی اسکے چہرے پہ پڑ رہی تھی وہ اب نیچے  
ریت پہ پڑ رہی تھی وہ اندھیرے میں تھا گمنام سا  
اور ہالے کو آج پہلی بار گمنامی واقعی موت لگی تھی

شہر کے بہت بڑے ریستوران میں ایک لمبی میز کے گرد اس وقت فروا اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ بیٹھی تھی کچھ  
ملک سے باہر رہتی تھیں اور کچھ ملک سے باہر جانے والی تھیں بنیادی طور پہ یہ ایک arewell پارٹی تھی مہرماہ  
آج شام ہی سفیر کے ساتھ واپس آئی تھی اور اس وقت وہ فروا کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی تھی مسکرا مسکرا کر  
عورتوں سے باتیں کرتی ہوئی

ویسے ہنی مہر تو بالکل بھی نگین کی بیٹی نہیں لگتی کہاں وہ اتنی اکڑ اور تن کر رہنے والی اور کہاں مہرماہ سویٹ اور  
پیاری سی فروا کی ایک دوست نے لقمہ دیا تو فروا نزاکت سے مسکرائی جھلملاتی سبز ساڑھی میں اسکا بوڑھا حسن  
مکروہ لگ رہا تھا مہرماہ نے اسکی ساڑھی جیسی ہی سبز ساڑھی پہن رکھی تھی وہ دونوں آئیڈیل ساس بہو مشہور  
تھیں

## Posted On Kitab Nagri

فروا... ویسے نگین اور تمہارے تعلقات.... مطلب تم سمجھ رہی ہوناں پھر نگین نے تمہیں اپنی بیٹی کی ذمہ داری کیسے دے دی یاد ہے ایک بار ہم گھر آئے تھے تمہارے کتنا ہنگامہ کیا تھا اس نے اب کے ایک اور عورت بولی تھی مہر نے جزبز ہو کر پہلو بدلا تھا

اور فروا نے یاد کرنا چاہا وہ ہنگامہ کیسا تھا

### ماضی

یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب نگین اور وہاج کو مہر کی پیدائش کے بعد اپنے گھر شفٹ ہوئے دوسرا روز تھا نگین کو اپنے کسی ضروری چیک اپ کے لئے ہسپتال جانا تھا وہ حسینہ بیگم کے ساتھ ہسپتال گئی تھی پیچھے مہر ماہ کی دیکھ بھال وہاج کے ذمہ لگا کر گئی تھی اسی روز فروا کی کچھ دوستوں نے سلطان منزل آنا تھا فروا نے ان سے کہہ رکھا تھا وہ انہیں مہر سے ملوائے گی وہ جتنا بھی خود کو مہر ماہ سے لا تعلق ظاہر کرنے کی کوشش کرتی تھی اتنا ناکام رہا کرتی تھی اسکے لئے یہ بات برداشت کرنا بہت مشکل تھا کہ مہر اس کے ساتھ اس گھر میں نہیں رہ سکے گی وہ کچھ بھی کر کے مہر کو اپنے قریب رکھنا چاہتی تھی

نگین گھر پہ نہیں تھی سو فروا ڈرائیور کے ساتھ اسکے گھر چلی گئی اور مہر کو اپنے ساتھ لے آئی وہاج منع نہیں کر سکا سچ تھا وہ اسے سنبھال نہیں پارہا تھا وہ مسلسل روئے ہی جا رہی تھی وہ گھر آئی تو اسکی دوستیں آچکی تھیں کھانے کے دور چلے باتیں ہوئیں غیبتیں ہوئیں مہر ماہ کبھی ایک تو کبھی دوسری عورت کے ہاتھ میں ہوتی اور فروا فخر

## Posted On Kitab Nagri

سے اسے دیکھتی رہتی اسی اثناء میں دھاڑ سے لاؤنج کا دروازہ کھلا اور نگین اندر آئی اسکے چہرے پہ سخت غصہ تھا اپنی بیٹی کو ایک عورت کے ہاتھ سے جھپٹنے کے اندز میں چھینا فرواق حق دق سی اسے دیکھے گئی

میری بیٹی کو اپنے گھر سے لانے کی جرات کیسے ہوئی تمہاری؟ وہ غر آئی تھی جانتی بھی ہوا اسکی طبیعت کتنی خراب ہے اور تم وہ دو قدم آگے آئی تمہاری تربیت کتنی خراب ہے طمانچہ تھا جو فروا کے منہ پہ لگا تھا اسے ایک ہجوم کے درمیان ایسی ذلت سہنی ہوگی اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا

میری بیٹی کو اپنے سائے سے بھی دور رکھو فروا تم جیسی گولڈ ڈگر نہیں بننا اسے وہ حقارت سے کہتی باہر نکل گئی وہ نگین تھی غصیل حج میں ٹل اور باتیں دل میں رکھنے والی باہر جا کر وہ اپنی ہی باتوں پہ پچھتانے والی تھی لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا مہر کو اس گھر اور اپنے قریب رکھنے کے ارادے مزید پختہ ہو چکے تھے اور پھر اس نے وہی کیا اس روز اس ڈاکٹر کو نگین اور وہاج کے پاس بھیجنے والی وہی تھی اسامی منصوبہ مختلف تھا وہ وہاج کو نگین اور اپنے بھائی کی کچھ تصاویر بھیج کر شک میں مبتلا کرنا چاہتی تھی لیکن پھر اسکا الٹ ہوا نگین خود ہی غصے اور ضد کے چلتے وہاج اور مہر کا ڈی این اے کروانے چلی گئی اگر وہ اپنا اور بیچی کا ڈی این اے کروالیتی تب بھی شاید اسکی شادی کسی طرح بچ سکتی تھی لیکن جب تک انسان کچھ سمجھ پاتا ہے غصہ اسکا بہت سارا نقصان کر چکا ہوتا ہے وہاج نگین کو گھر چھوڑ کر خود باہر چلا آیا تھا وہ صرف اس بات سے غصہ تھا کہ نگین انکے بچے کی حفاظت نہیں کر سکی اسکے کردار کے بارے میں تو وہ قرآن بھی اٹھا سکتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کے نصیب میں شاید یہی لکھا تھا وہاں کا ایک سیڈنٹ پلان تھا لیکن وہ جلد ہوش میں آجاتا فروانے ڈاکٹرز کی مدد سے اسے کچھ ایسا انجیکٹ کروایا کہ وہ کومہ میں چلا گیا اور پھر اپنی ہی جانب سے طلاق کے جھوٹے کاغذات اسے بھیج دیئے وہ خود سے کہتی رہی کہ وہ یہ سب مہر کے لئے کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ اپنی اور شمس کی برباد ہوتی شادی اور نگین کی پھلتی پھولتی شادی اسکے لیے عذاب بن چکی تھی نگین طلاق کے کاغذات لئے گھر چلی آئی تھی یہ وہ دن تھا جب اس نے مہر ماہ کو فروا کی گود میں پھینکنے کے انداز میں ڈالا تھا

یہ بچی ایک دن تمہارا اپنا گلہ گھونٹے گی یاد رکھنا بس ایک سطر بس یہی سطر کہی تھی اس نے اور چلی گئی اس دن کے بعد سے آج کے موجودہ دن تک فروانے ہر طرح سے مہر ماہ کو اپنے ساتھ رکھتے ہوئے بھی اپنا رنگ نہیں چڑھنے دیا وہ اسکی sanity برقرار رکھنا چاہتی تھی دوسروں کی زندگی میں زہر گھول کر اسے اپنے لئے بھی کبھی تریاق نہیں مل سکے تھے

Kitab Nagri

موجودہ دن

فروا تمکنت سے کرسی پہ براجمان تھی ساتھ والی کرسی پہ مہر اور سامنے کھڑا فوٹو گرافر وہ دونوں انسٹاگرام کی آئیڈیل ساس بہو تھیں مہر مسکرا رہی تھی عورتیں حسرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں ایک پرفیکٹ خوشحال فیملی انہیں بھی ایسی بہو چاہیے تھی



## Posted On Kitab Nagri

اگلے دن عمر حیات آفس چلا آیا سفیر واپس آچکا تھا ایک ڈیل تھی جو اسکی وجہ سے ڈیلے ہو رہی تھی اور سخت نفرت تھی اسے پیسوں کے معاملے میں کسی رکاوٹ کے پیش آنے کی وہ اپنے آفس سے نکل آیا سفیر کے آفس کا دروازہ دھکیل کر اندر آیا وہ جو کسی فائل کو دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر چونکا اور اگلے ہی لمحے غصے سے اٹھا اسکی رنگت میں سرخیاں گھلنے لگی تھیں عمر کو دیکھ اسکا پارہ چڑھ گیا تھا

تم... تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے آفس آنے کی؟ اس دن تم نے مجھے ڈر گزدی تھی جانتے ہو میں تمہیں sue کر سکتا ہوں

عمر دو قدم آگے آیا اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے

شوق سے کرو لیکن تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں نے تمہیں ڈر گزدی؟ اسکا لہجہ سنجیدہ تھا

میرے پاس سی سی ٹی وی ہے میرے آفس میں پرندہ پر بھی نہیں مار سکتا تمہیں صاف صاف مجھے ڈر گز لیتے

www.kitabnagri.com

دیکھا جائے گا وہ چبا چبا کر بولا

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا غور سے مرے ماتھے پہ دیکھو کہیں گدھا لکھا نظر آرہا ہے کیا؟ وہ حد سے

زیادہ سنجیدہ تھا سفیر نے اچھنبے سے اسکو دیکھا نہیں نظر آیا ناں؟ عمر نے کہنا جاری رکھا ظاہر ہے کیسے نظر آئے گا

میں گدھا تھوڑی ہوں تمہارے روم سمیت پورے آفس کی فوٹیج ایک گھنٹے کے اندر اندر ڈیلیٹ کروا چکا ہوں

میں



## Posted On Kitab Nagri

میں تمھیں..... سفیر غصے سے کہتا آگے آیا

جب جب تمھیں لگے صرف privileged انسان کامیاب ہو سکتا ہے تو میرے بیٹے سفیر کو دیکھنا اور انسپائر ہونا  
سفیر ٹھہر گیا آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں

نچ صاحب کہا کرتے تھے تب تب جب میں داؤن ہوتا تھا جب مجھے لگتا تھا اس ملک میں صرف رشوت اور  
سفارش چلتی ہے تب تب وہ مجھ سے یہی کہا کرتے تھے سیلف میڈ ٹیلنٹڈ چارمنگ سفیر تم میری فیری ٹیل کے  
پرنس تھے عمر سادگی سے کہہ رہا تھا سفیر کو اپنی ٹانگوں پہ کھڑے رہنا مشکل لگا آنکھیں گلابی پڑنے لگیں گردن  
جھک گئی

میں تم سے انسپائر ہوتا تھا تم سے سیکھتا تھا جس طرح اعتماد سے تم اسٹیج پہ کھڑے ہو کر باتیں کرتے تھے میں  
تمہارے بولنے سے موٹیویٹ ہوتا تھا تم الگ تھے تب تم بہت الگ تھے آج کا سفیر سلطان ویسا نہیں ہے

کیا بڑے پاپا واقعی ایسا کہتے تھے؟ وہ ہلکی شکستہ آواز میں پوچھ رہا تھا  
وہ واقعی ایسا کہتے تھے ہیون کے ہر بچے بڑے سب سے کہتے تھے سفیر انکا بیٹا ہے فاتح ہے

میں فاتح نہیں ہوں وہ رنجیدگی سے بولا

تم فاتح ہو عمر نے زور دیا سفیر نے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا تم بس گر گئے ہو اور اٹھ نہیں پار ہے اصل فاتح وہ نہیں  
ہوتا جو کبھی گرتا نہیں ہے فاتح وہ ہوتا ہے جو گر کر اٹھنا جانتا ہے جیسے میں اٹھا تھا سفیر حیرت سے اسے تک رہا تھا  
تھا اسکی بھوری آنکھیں بے چین تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میں نے بادشاہی دیکھی تھی محلے کا سب سے امیر بچا تھا تھا میں لیکن پھر کچھ ہوا کہ مجھے اپنا گھر چھوڑنا پڑا اپنے آسائشیات چھوڑنی پڑیں تھیں میں بھی تمہارے جیسا زہین تھا لیکن میں سی ایس ایس کے پرچے میں فیل ہوا تھا میں بھی گرا تھا سفیر لیکن میں اٹھا کیونکہ میں اصل فاتح تھا کیونکہ میں ناقابل تسخیر تھا ٹوٹی شادی پیپر میں ناکامی دل کا ٹوٹنا یہ سب آپ کی زندگی میں آتے ہیں آپ کو گرا دیتے ہیں لیکن آپ میں اتنے گٹس ہونے چاہیے کہ آپ اٹھنا جانتے ہوں

تم میرے لئے اتنے فکر مند کیوں ہو کیا یہ کوئی نئی چال ہے تمہاری وہ استہزا سے کہہ رہا تھا عمر نے ایک لاپرواہ نظر اس پہ ڈالی مجھے تمہیں گرانے کے لئے ان اوچھے ہتھکنڈوں کی ضرورت نہیں ہے نہ میں تمہارے لئے فکر مند ہوں تم مجھے آج بھی اتنے ہی ناپسند ہو جتنے پہلے دن لیکن تم میرے جج صاحب کے فیورٹ تھے اور انکے فیورٹ لوگوں کو گرتے ہوئے دیکھنا مجھے اچھا نہیں لگتا تم ڈرگزر کو اس طرح کھینچ کر خود سے نہیں نکال سکتے خود پہ کام کرو خود کو وقت دو اپنا علاج کرو او وہ دو قدم آگے آیا اور.... اپنی... کہانی... کے۔ ولن کو ڈھونڈو تم ڈرگزر نہیں لیتے تھے کوئی تمہیں ڈرگزر دے رہا ہے اسے ڈھونڈو اسکی گردن دبوچو وہ بول کر مڑ گیا سفیر حیرتوں میں گھرا اسے دیکھے گیا

وہ دروازے پہ پہنچ کر مڑا سفیر کو دیکھا اور کہنا شروع کیا اپنی شادی کو چانس دو سفیر اگر تمہیں لگتا ہے تم کل جا کر فلاں فلاں انسان کے ساتھ خوش رہو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے اگر کوئی انسان اپنے "آج" اپنی "موجودہ" حالت "میں خوش نہیں ہے تو وہ ساری زندگی خوش نہیں ہو سکتا

## Posted On Kitab Nagri

سفیر نے طنزیہ سر جھٹکا اگر ایسا ہوتا تو مزدور اپنی مزدوری میں خوش رہتا آگے جانے کے خواب نہ دیکھتا سٹوڈنٹ اپنی موجودہ اسٹرگلنگ حالت میں خوش رہتا آگے جا کر اعلیٰ عہدے حاصل کرنے کی خواہش نہ کرتا میری خوشی جس کے ساتھ ہے تم جانتے ہو

عمر نے دروازے سے ٹیک لگا کر بوٹوں کی قینچی بنالی چند ثانے اسکو دیکھا مزدور اگر یہ سوچ کر زیادہ مزدوری کرتا ہے کہ وہ زیادہ پیسوں سے خوش ہو گا تو وہ غلط ہے ورنہ زیادہ پیسوں اچھا کھا سکتا ہے اچھا پہن سکتا ہے خوشی ایک مختلف چیز ہے وہ پیسے یا مقام سے نہیں ملتی وہ آپ کے اندر ہوتی آپ کو موجودہ حالت ہوتی ہے وہ سفیر کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا جس انسان کے ساتھ تمہاری خوشی ہے اسکی خوشی اس نے سینے پہ دستک دی میرے ساتھ ہے وہ میرے ساتھ خوش ہے تم دونوں نے منگنی کے بعد ایک عرصہ ساتھ گزارا تھا کیا تم خوش تھے کیا وہ خوش تھی؟

سفیر کے دل پہ جیسے گھونسہ لگا تھا اس نے کتنے جتن کئے تھے لیکن کیا واقعی وہ کبھی اسکے ساتھ خوش ہوئی تھی؟۔ اسے بھولو اور آگے بڑھو تمہارے لئے خوشی تمہاری موجودہ حالت ہے انسان کبھی بھی آپ کو خوشی نہیں دے سکتے خوشی آپ خود ہیں آپ کا اصل ہے وہ متانت سے کہہ کر دروازہ کھولے باہر نکل گیا سفیر کی گلابی پڑتی آنکھوں میں اب کے واضح بے بسی تھی

## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل میں حسینہ کے کمرے میں آؤ تو وہ ظہر کی نماز پڑھ کر سلام پھیر رہی تھیں پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے مہرماہ دروازے کی چوکھٹ پہ کھڑے ہو کر انہیں دیکھے گئی بھورے بال پشت پہ پھیلائے جامنی رنگ کے سادہ جوڑے میں ملبوس وہ یاسیت سے انہیں دیکھ رہی تھی حسینہ سلام پھیر کر اٹھیں جائے نماز ہاتھوں میں لئے بیڈ کی طرف آئیں تب ہی انکی نظر دروازے پہ کھڑی مہر پہ پڑی ایک نظر اسکو دیکھا پھر رخ موڑ لیا اور اپنے بیڈ پہ پیر لمبے کئے بیٹھ گئیں سر بیڈ کر اوں سے ٹکا دیا مہرماہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی انکے پاس بیڈ تک چلی آئی اور پھر انکے قریب بیٹھ گئی کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی

آئی ایم سوری ماما.... اس نے ہلکی آواز میں کہنا شروع کیا میں آپ کے لئے ہالے کے لئے اور حسن کے لئے کچھ نہیں کر سکی کچھ نہیں بول سکی میں نیوٹرل رہی کیونکہ یہ میری مجبوری تھی یہ تمہاری چوائس تھی انہوں نے نرمی سے ٹوکا

میں کیا کرتی ماما میرے سسرال کا معاملہ تھا میں فروامامی کوناں نہیں کہہ سکتی میں شمس انکل کو کچھ نہیں کہہ سکتی ورنہ سفیر مجھ سے ناراض ہو جاتے وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی آپ میری سیچو نیشن سمجھیں پلیز... میں..

مہرماہ تم کبھی بھی کسی بھی دور میں مجبور نہیں تھی تم نے ہر چیز اپنی مرضی اپنی منشاہ سے کی ہے تم ہالے کے لئے نہیں بولیں کیونکہ تم واقعی چاہتی تھیں کہ ہالے اس گھر سے چلی جائے مہر کے چہرے پہ جیسے کسی نے کھولتا تیل ڈال دیا ہو جلن سی جلن تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں سمجھ سکتی ہوں تم تب کیوں نہیں بولیں تم حسن کے لئے اس لئے نہیں بولیں کیونکہ تم اپنے شوہر کی نظروں میں عظیم بننا چاہتی تھیں

کیا تم نے کبھی منہ پہ جو تا کھانے والا آدمی دیکھا ہے؟ اگر نہیں تو تمہیں چاہیے تھا مہر کو دیکھو  
میں ان دونوں جگہوں پہ کچھ نہیں بولی کیونکہ میں تمہاری محبت میں لالچ کی حد دیکھنا چاہتی تھی میں تمہیں اپنے  
مقام سے مکمل گرتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی مجھے دیکھنا تھا کہ تمہاری پستی کی حد کیا ہے؟  
ماما... آئی.. کین.... اکسپلین مہر نے بدقت کہنا چاہا

You can't explain now the only thing you can do is lying

انہوں نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا تھا تم حسن اور ہالے کے لئے نہیں بولیں میں چپ رہی لیکن اس دن تمہیں  
میرے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تھا میرے لئے بولنا چاہیے تھا کیونکہ میں وہ عورت ہوں جس نے تمہیں تب پالا  
جب تمہاری اپنی ماں نے تمہیں ڈس اون کر دیا تھا لیکن تم نے ثابت کر دیا کہ تم لالچی عورت ہو تمہارے اندر  
محبت کے لئے لالچ ہے حریص اور حاسد ہو تم اپنا شر تم سے کنٹرول نہیں ہوتا اور میں ہالے کی ماں ہوں ایک بار  
جسے چھوڑ دیا اسے دفنا دیا میرے سامنے مت آیا کرو انکے لہجے میں سختی نہیں تھی وہ بس عام انداز میں کہہ رہی  
تھیں

مہر کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے



## Posted On Kitab Nagri

آپ وہ عورت ہیں جسے میری ماں نے مرتے وقت میری ذمہ داری دی تھی کیا آپ میرے ساتھ ایسا کریں گی؟ اسکے لہجے میں دکھ تھا حسینہ سیدھی ہو بیٹھیں بے تاثر خالی آنکھوں سے اسے دیکھا

میں نے اس رات تمہیں ہالے سے بات کرتے سنا تھا مہر وہ جہاں تھی وہیں سن رہ گئی

تم میری بیٹی کو اسکے شوہر کے خلاف کر رہی تھیں خود پہ آئی معاف کر دی جاتی ہے اپنی اولاد پہ آئی کوئی ماں معاف نہیں کرتی اور یہ تو تمہیں میں بتاؤں گی ناں کہ تمہاری ماں نے مرتے وقت تمہارے بارے میں کیا کہا تھا

؟ مہر ماہ لرزتی ہوئی ٹانگوں سے اٹھی اسے یہاں اپنے آس پاس آکسیجن کی شدید کمی محسوس ہوئی اسے یہ عورت اجنبی لگی تھی وہ جو ماں لگا کرتی تھی آج وہ غیر تھی بلکہ غیروں سے بھی الگ

اس کے باہر نکلتے ہی حسینہ نے آنکھیں بند کر لیں نگین نے آخری وقت میں ان سے جو کہا تھا وہ ساری زندگی نہیں بھول سکتی تھیں

Kitab Nagri

ماضی

نگین کو ایمبولینس میں ڈالے وہ ہسپتال کی طرف جا رہے تھے آنسو بھل بھل انکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے جب نگین نے اکھڑتی سانسوں کے درمیان کہنا شروع کیا

آپ ہمیشہ مجھ سے پوچھا کرتی تھیں ناں وہاں نے مجھ طلاق کیوں دی وہ بامشکل بول رہی تھی اسکا سانس ٹوٹ رہا تھا زخم کراہنے پہ مجبور کر رہے تھے لیکن شاید آج وہ آخری بار بولنے والی تھی



## Posted On Kitab Nagri

میں نے آپ کو کال کی تھی میں نے آپ سے پوچھا تھا وہ کس کی بیٹی ہے وہ لمبے لمبے سانس لیتی چند آخری باتیں کہہ لینا چاہ رہی تھی حسینہ کا سانس رک گیا اس پاس کی گردشیں رک گئیں

آپ نے کہا وہ میری بیٹی ہے اور میں نے مان لیا آپ نے جھوٹ کہا تھا میں نے جھوٹ آگے بڑھایا اور وہ جھوٹ پھیل کر ہمارا رشتہ نگل گیا اسکے الفاظ ٹوٹے پھوٹے تھے آواز آہستہ لیکن اتنی بلند ضرور تھی کہ اگلے کئی سال حسینہ معراج کو کوڑوں کی صورت لگتی رہتی

میں کسی کو کیا بتاتی کہ آپ نے فروا کے ساتھ مل کر میرے رشتے میں جھوٹ ڈالا تھا میں اگر بتا دیتی تو ابا اسی دن آپ کو طلاق دلوادیتے میں نے خاموشی چن لی اور آپ کو بچا لیا آج جب مجھے پتہ چلا کہ وہاں نے مجھے طلاق نہیں دی تھی حسینہ بس بت بنی اسے سن رہی تھیں

آپ نے جھوٹ بولا تھا بھابی وہ نہیں تھی میری بیٹی اور اس طرح انکے آخری الفاظ تھے میری بیٹی وہ بے ہوش ہو گئی تھی یا پھر مر گئی تھی اس دن وہ اکیلی نہیں مری تھیں اس دن حسینہ اندر سے مر گئی تھیں نگین کی موت اور طلاق کا گلٹ انہیں اندر سے کھائے جا رہا تھا ایسے میں انہیں مہر پہ بھی ترس آیا کرتا تھا وہ بچی انکی وجہ سے یوسف سلطان کی ناقدری سہہ رہی تھی اگر اس دن انہوں نے مہر کے بارے میں جھوٹ نہ کہا ہوتا تو شاید وہ بچی اچھی زندگی گزار رہی ہوتی سب انکی وجہ سے ہوا تھا ہر چیز کی ذمہ داری انہوں نے اپنے سر لے رکھی تھی ایسے میں انکار حجان خود بخود مہر ماہ کی طرف بڑھ گیا وہ اسے اچھی تربیت دینا چاہتی تھیں اچھی زندگی اور اچھی

## Posted On Kitab Nagri

ماں گلٹ انہیں راتوں کو جگاتا تھا اپنی اولاد شوہر گھر بہت پیچھے رہ گیا تھا اگر کچھ باقی تھا تو یہ فکر کہ اگر قیامت کے روز مہر کی ماں نے ان سے پوچھا کہ تم نے میری بیٹی کو ساتھ کیا معاملہ کیا تو انکے پاس کیا جواب ہوگا

حال

تسبیح انکے ہاتھ میں تھی ماضی کو یاد کر کے انکی آنکھیں آج بھی پہلے دن کی طرح نم تھیں بیڈ کی سائیڈ دراز سے اپنا موبائل اٹھا کر انہوں نے موبائل سکرین پہ لگی ہالے کی تصویر کھول لی

میں نے تمہارے ساتھ بہت نا انصافی کی... انکی آواز بے حد ہلکی تھی مجھے بہت دکھ ہے کہ تم ماں کی محبت کے لئے needy اور desprate بن گئیں میں تمہارے حق ادا نہیں کر سکی مجھے معاف کرنا انکی آنکھیں نم تھیں دل پسچ رہا تھا

اولاد کی جدائی اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہی تھی لیکن کچھ جرائم ہوتے ہیں جنکی سزا بھگتنی پڑتی ہے انہیں بھی بھگتنی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنے آفس کے کمرے میں بیٹھا عمر حیات خود کو لیپ ٹاپ کی چلتی سکرین میں گم کیے بیٹھا تھا کوٹ اسٹینڈ پہ لٹکا تھا سفید ڈریس شرٹ کے بازو موڑ رکھے تھے ماتھے پہ گرتے بالوں سے بے نیاز وہ بس سنجیدگی سے ٹائپ کر رہا تھا دفعتاً دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے "کم ان" کہہ کر نوارد کو اندر آنے کی اجازت دی نوارد شمس سلطان تھے سرمئی سوٹ میں ملبوس بالوں کو سلیقے سے جمائے وہ نک سک سے تیار تھے

وہ آئے عمر کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھے اور پھر دلچسپی سے اسے کام کرتے ہوئے دیکھے گئے  
تم جانتے ہو تمہارے آنے سے مجھے کتنے فائدے ہوئے ہیں؟ جب سے آئے ہو ایک بار بھی کوئی کپ ٹوٹنے جتنا نقصان بھی نہیں ہوا

میں جانتا ہوں میں خوش بخت ہوں مجھے کاروبار میں گھائے نہیں ہوتے اماں کہتی ہیں میں جس کام میں ہاتھ ڈالوں اللہ اس میں برکت دیتا ہے وہ بے نیازی سے سر جھکائے ٹائپ کرتے ہوئے بولا  
شمس دھیرے سے ہنسا تم کتنے سیلف آبسسیڈ ہو نہیں؟

ہاں ہوں... مجھ پہ یہ سوٹ بھی کرتا ہے اب اگر اکرم (سلطان ہولڈنگ کا آفس بوائے) سیلف آبسسیڈ ہونے لگے سوچیں کیسا لگے گا

شمس اب کے زور سے ہنستے تھے وہ باتیں اچھی کر لیتا تھا میں ہیون پیچ رہا ہوں اب کے عمر کے ٹائپ کرتے ہاتھ سست ہوئے تھے مجھے لگتا ہے وہ بچے اب اس غلیظ اور گندے ماحول میں نہیں رہ سکتے انہیں نکال کر کہیں اور شفٹ کروں گا وہ بظاہر فکر مندی سے کہہ رہے تھے لیکن عمر جانتا تھا حقیقت کیا ہے  
کسے بچیں گے؟

فہیم مرزا اسکی برٹش پاکستان ریستوران چین ہے

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے گہری سانس لی

میں آپ کا ملازم نہیں پارٹنر ہوں سو

Be honest

مجھے فرق نہیں پڑتا آپ ہیون نیچ دیں یا پھر رکھ لیں میں آپ کو اچھا مشورہ دینا چاہتا ہوں اگر آپ چاہیں  
شمس آگے کو ہوئے سنجیدگی سے اسے دیکھا اور آنکھوں سے ہی آگے جاری رکھنے کا اشارہ کیا مرزا آپ کو کتنا  
دے رہا ہے؟ کوئی پندرہ فیصد اپنے پروجیکٹ میں بس یہی ناں؟

شمس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ آپ سے مارکیٹ پر انزپہ زمین خریدے گا آپ کو کیا فائدہ ہوا؟  
اسکے پراجیکٹ میں ساری عمر کے لئے میرا حصہ رہے گا اور...

غلط اس پراجیکٹ میں تب تک آپ کا حصہ رہے گا جب تک وہ پراجیکٹ مرزا کا ہے کیا آپ کو نہیں لگتا مرزا  
آپ کو ڈانچ دے رہا ہے وہ اگلے ہی ہفتے اس پروجیکٹ کو ڈبل قیمت پہ کسی گورے کو بیچ دے گا اور وہ ایسا کر سکتا  
ہے

اب کے بات کچھ کچھ شمس کو سمجھ آرہی تھی

وہ پراجیکٹ بیچ دے گا اور آپ کے ہاتھ کیا آئے گا؟ اٹھنی بھی نہیں جب آپ کے پاس سونا دینے والی مرغی ہے  
تو اسے دانے کے لئے کسی اور گھر کیوں بھیجنا دوسری بات فہیم نے آپ کی بھتیجی کو اغوا کیا تھا کیا آپ میں اتنی

## Posted On Kitab Nagri

بھی غیرت نہیں ہے کہ آپ اسے ہی ہیون بیچ دیں گے؟ وہ آپ کے اور میرے گھر کی عورت کی عزت پہ ہاتھ ڈال چکا ہے کیا ہم اتنے گرے پڑے ہیں کہ اسی کے ساتھ ہاتھ ملا لیں؟

لیکن میں عین وقت پہ اب اسے منع نہیں کر سکتا یہ ناممکن ہے شمس اب کے پریشان ساہو کے پیچھے کوہو بیٹھا عمر کی آنکھیں چمک اٹھیں پر سرار شیطانی چمک

کون کہتا ہے منع کر دیں؟ گیم مت بد لیں کھیلنے کے اصول بدل لیں کیسے؟ شمس کو تعجب ہوا تھا

تین ماہ تک ہیون کا خیال بھی ذہن میں نہ لائیں اسکے بعد یہ کریں کہ ایک نیلامی رکھ لیں وہاں بڑے بڑے انویسٹرز بڑے بڑے کاروباری لوگ لانا میرا کام ہے اصل میں وہاں سب پیادے ہوں گے میں آپ کے لئے ترب کا پتہ لاؤں گا "میر واعظ فرید" شمس بے یقینی سے پیچھے کوہوا

وہ ملک کا سب سے امیر آدمی ہے میں اسے لاؤں گا وہ سب سے اونچی بولی لگائے گا اور ہم ریٹ بڑھاتے جائیں گے دس مرزا مل بھی جائیں ناں تو میر صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکتے

وہ بول نہیں رہا تھا سحر پھونک رہا تھا لالچ کا جال بچھا رہا تھا اور لالچی آدمی زیادہ کے لالچ میں آجایا کرتے ہیں شمس کی آنکھیں چمک رہی تھیں پھر یکدم انکی چمک مشکوک ہوئی تم میرے لیے اتنا سب کیوں کرو گے؟ اب یہ مت کہنا کہ تم میرے پارٹنر ہو بلا بلا اس نے کوفت سے ہاتھ جھلایا

عمر مسکرا کر آگے کوہوا گال کے گڑھے بھی سازش میں شامل ہونے لگے



## Posted On Kitab Nagri

میں آپ کو کوئی فرشتہ لگتا ہوں؟ وہ پوچھ رہا تھا چہرہ پہ شیطانیت طاری کئے میں نے پہلے ہی دن کہا تھا میں فیملی پرسن ہوں اور اپنی فیملی کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں تو بات یہ ہے کہ میری بیوی کو ہیون چاہیے شمس کا سانس سینے میں اٹک گیا بے اختیار آکسیجن کی کمی سی محسوس ہوئی

ظاہر ہے میں دس دفع پیدا ہو کر آ جاؤں تب بھی میں آپ کے اور اس سسٹم کے مقابلے نہیں آ سکتا یا تو مار دیا جاؤں گا یا کچل دیا جاؤں گا اس لئے وہ بازو میز پر رکھے آگے کو جھکا میں اپنی بیوی کو ایک خواب دکھاؤں گا ہیون کو خریدنے کا خواب جب نیلامی ہوگی اور وہ وہاں اپنے چند لاکھ کے کارڈز بلند کرے گی تب اسے سب سمجھ آ جائے گا اور وہ واپس میری طرف آ جائے گی اپنی فیملی کو بچانے کا ایک یہی طریقہ ہے میرے پاس اب آگے آپ دیکھ لیجئے

شمس سوچتی نظروں سے اسے دیکھے گئے اور اگر میں یہ سب کرنے سے منع کر دوں تو؟  
عمر نے کندھے اچکائے تو کوئی بات نہیں ہم کورٹ جائیں گے سو کریں گے پیشیاں ہونگی فیصلہ اٹک جائے گا اور تب تک آپ ہیون بیچ بھی نہیں سکیں گے اور یہاں بھی میں اپنا فائدہ دیکھ رہا ہوں اگر کورٹ کچھری شروع ہوگئی تو پیسہ پانی کی طرح بہے گا آپ کی تو خیر ہے میں فیملی بچانے کے چکر میں سڑک پہ آ جاؤں گا اس لئے بیچ کا راستہ اپنا لیتے ہیں آپ کا بھی فائدہ اور میرا بھی

تم جانتے ہوناں میرا اعظ کن کاموں کے لئے مشہور ہے

عمر نے اثبات میں سر ہلایا



## Posted On Kitab Nagri

پیسہ! طاقت! غیر قانونی کام

تم چوتھی چیز بھول رہے ہو شمس نے یاد دہانی کروانی چاہی

وہ چھوٹا کام تب کرتا ہے جب اسکے ساتھ کیا وعدہ توڑا جائے ہم دونوں میں سے ایسا کون کرے گا؟

شمس مسکرایا اور کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا

تم فرشتے لگتے تھے لیکن آج یقین ہو گیا تم بھی انسان ہو عمر اور انسان لالچ اور شر سے ہار جایا کرتے ہیں مجھے

منظور ہے وہ کہہ کر دروازے کی جانب مڑ گیا پیچھے عمر کے تاثرات سخت ہو گئے

نہ میں فرشتہ ہوں نہ انسان میں کہانی کا وکٹم تھا اور وکٹم ولن بن جائے تو سب جائز ہو جایا کرتا ہے وہ آہستگی سے

بڑبڑایا اور دوبارہ لیپ ٹاپ پہ جھک گیا سر مئی پینٹ والی دیواریں اسے کام کرتے دیکھتی رہیں

Kitab Nagri

عمر حیات کے بنگلے پہ مغرب باسی ہو چکی تھی اسے آفس سے آئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی فریش ہو کر کھانا

کھانے کے بعد وہ کچن میں چلا آیا تھا آج کل کھانا بخش بناتا تھا روٹی کبھی وہ بنادیتا تھا کبھی تندور سے آجایا کرتی تھی

یہ وقت کھانے کا نہیں تھا سو وہ لان میں چلا آیا جہاں ہالے اپنا کافی کاگ لے کر بیٹھی تھی بال الجھے جوڑے میں

مقید تھے جن سے لٹیں نکل نکل کر گردن کو چھو رہی تھیں اپنے آگے کئی سارے اخبارات کے تراشے بکھیرے

وہ وہ مصروف سی تھی وقتاً فوقتاً مگ اٹھا کر لبوں سے لگا لیتی تھی وہ اسے دیکھتے ہوئے اسکی جانب چلا آیا

## Posted On Kitab Nagri

دھپ سے اسکے برابر صوفی پہ بیٹھا اور ہاتھ آگے بڑھا کر اسکا گم اٹھا لیا ہالے نے سر نہیں اٹھایا  
تمہارے استاد نے تمہیں دوسروں کی چائے کافی پینے سے منع نہیں کیا؟ وہ مصروف سی بولی تھی  
نہیں.. وہ کہتے تھے کسی کا جھوٹا پینا ثواب ہے میں تو بس اپنی آخرت سنوار رہا ہوں اس کے جواب پہ ہالے نے  
بے اختیار خود کو اس سے بات کرنے پہ کو ساتھ  
اماں کہتی ہیں انکے زمانے کی بیویاں شوہر کے گھر آتے ہی کونے کھدروں میں چھپ جایا کرتی تھیں مجال ہے جو  
انکے منہ سے کوئی آواز نکلتی ہو اس نے ہالے کے علم میں اضافہ کیا  
کیوں؟ انکے شوہر تھے یا کچے کے ڈاکو؟ (کچے سندھ کا ایک علاقہ ہے جو کہ اغوا کار ڈاکو اور ہتھیاروں کے لئے  
مشہور تھا کوئی عام آدمی اس علاقے کی راکھ بھی نہیں پاسکتا تھا)  
ویسے کچا میری ڈریم پلیس ہے ایک دن وہاں ضرور چھاپہ ماروں گا وہ حسرت سے کہہ رہا تھا  
اماں کے ایک ہی ایک بیٹے ہو کیوں انہیں بڑھاپے میں بے سہارا کرنے کا سوچے بیٹھے ہو؟ اب کے اس نے سر  
اٹھایا تھا ہاتھ میں پکڑا بال پوانٹ انگلیوں میں گھماتے وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی  
چھوڑیں وہ سب یہ بتائیں یہ کیا کر رہی ہیں؟ اس نے اخبار کے تراشوں کی طرف اشارہ کیا تھا ساتھ کافی کامگ  
ہو نوٹوں سے لگایا  
نو کری ڈھونڈ رہی ہوں وہ چہرہ اسکی طرف موڑ کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اچھنبے سے اسکو دیکھا آپ کو لگتا ہے آپ یہ چند ہزار کی نوکری کریں گی؟ وہ بھی اپنے اس تعلیمی ریکارڈ کے ساتھ؟ اسکے لہجے میں طنز نہیں تھا لیکن پھر بھی ہالے کو اپنے گال دھکتے محسوس ہوئے  
میں سب کچھ کر سکتی ہوں مجبوری انسان سے سب کروالیتی ہے میں خود کو اس سب کے لئے تیار کر لوں گی تم اپنے کام سے کام رکھو اچھا

عمر نے ہاتھ جھلایا تھا جیسے اسکی تقریر کو سر سے ہٹایا ہو

وہ جو لپسٹک اپ لگاتی ہیں ناں چھ ہزار کی ہے جوتے دس پندرہ ہزار کے پہنتی ہیں اور جوڑے انکا تو پوچھیں ہی مت یہ نوکریاں آپ کی ایک مہینے کے میک اپ کا خرچ بھی نہیں نکال سکیں گی خود کو تھکائیں مت وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

!! کچھ لوگ ہوتے ہیں ہالے جنہیں حکومت کرنے بھیجا جاتا ہے۔ جو حکم دینے کے لئے پیدا ہوئے ہوتے ہیں جنکا واحد ٹیلنٹ لوگوں سے باتیں منوانا ہوتا ہے۔ جیسے کہ آپ ہالے رک کر اسے دیکھے گئی آپ نے سننا نہیں سنانا سیکھا ہے بلکہ آپ کو یہی آتا ہے یہ جابزدودن بھی نہیں ٹک سکیں گی آپ ہمیشہ سے اپنی باس خود رہی ہیں وہ بننے کی کوشش نہ کریں جو آپ ہیں ہی نہیں چھوٹے پیمانے پہ ہی سہی اپنا کام کریں جہاں آپ کو کسی کی سنی نہ پڑے جہاں آپ "سناتی" ہوں

وہ بول کر خاموش ہو گیا اور اب اپنی کافی کے گھونٹ بھرنے لگا تھوڑی دیر تک ہالے خاموش رہی پھر نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

میرے پاس سرمایہ نہیں ہے اسکی آواز ہلکی اور شکستہ تھی اگر میرا زیور میں نے لا کر زمیں نہ رکھوایا ہوتا تو اس وقت میرے پاس ایک خزانہ ہوتا

خیر خزانہ تو آپ کے پاس اب بھی ہے وہ لا پرواہی سے بولا ہالے کی آنکھیں چمک اٹھیں کیسے؟۔

یہ میں اتنا بڑا خزانہ آپ کو نظر نہیں آ رہا ہوں میں اگر ہاتھ بھی جھاڑوں تو نوٹ گریں گے نوٹ وہ کسی سلطنت کے راجہ کی طرح کہہ رہا تھا اگر آپ اپنا بقایا زیور میرے پاس گروی رکھوادیں تو میں آپ کو پیسے دے سکتا ہوں آپ سرمائے کے طور پر استعمال کر لیں

لیکن میرے پاس صرف ایک سیٹ ہے زیادہ سے زیادہ کتنے پیسے ہوں گے وہ مایوس ہوئی تھی عمر نے گہری سانس لی

گو کہ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے اور میرا پی پی لو ہو رہا ہے لیکن پھر بھی میں آپ کو قرضہ آفر کرتا ہوں جتنا چاہے لیں آپ کوئی بزنس پلان بنائیں اسکے بعد میں آپ کو رقم دے سکتا ہوں

ہالے کا چہرہ ایسے چمک رہا تھا جیسے کوئی دو سال کی بچی ہو اسکا دل کیا تھا زور زور سے چیخے عمر آج پہلی بار اسے اتنا اچھا لگا تھا فرط جذبات سے وہ کچھ کہہ ہی نہیں سکی

You are the best man in the intire world

،، وہ خوشی جذبات اور احساس تشکر سے بس اتنا ہی کہہ سکی،،

،، نہ کریں میں رونے لگوں گا،،

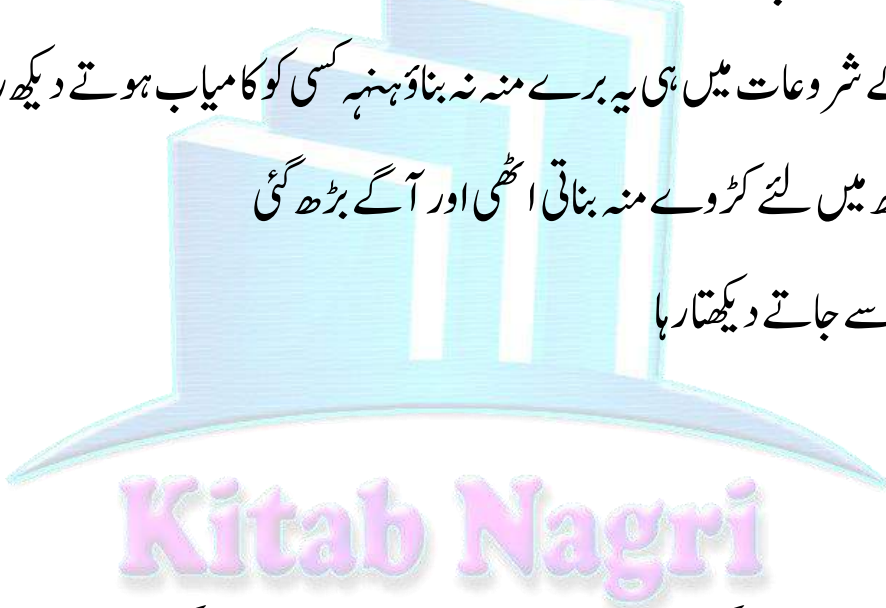
## Posted On Kitab Nagri

عمر جل کر بڑا ہوا پھر مڑ کر ہالے کو دیکھا آج میرے کھانے میں نمک زیادہ ڈالنے گا ورنہ بی پی لو ہو جانے کے باعث بے ہوش ہو جاؤں گا

کچھ نہیں ہوتا تمہیں ہالے بے نیازی سے کہہ کر بکھرے ہوئے کاغذات سمیٹنے لگی

جب سے پیسوں کی بات شروع ہوئی ہے تب سے اب تک مجھے چار ننھے ننھے ہارٹ اٹیک آچکے ہیں اور آپ کہتی ہیں کچھ نہیں ہو گا وہ ایسی بے چارگی سے بولا کہ ہالے نے گھور کر اسکو دیکھا

اب میرے کاروبار کے شروعات میں ہی یہ برے منہ نہ بناؤ ہنہ کسی کو کامیاب ہوتے دیکھ رہے نہیں سکتے یہ پولیس والے وہ اپنا سامان ہاتھ میں لئے کڑوے منہ بناتی اٹھی اور آگے بڑھ گئی  
عمر مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھتا رہا



اگلے چند دن مصروف تھے ہالے کبھی اپنے لئے کوئی کام کوئی ڈھونڈتی رہی کبھی کسی بزنس پلان پہ کام کرتی رہی ہارون اور لیل اسکے ساتھ اس مشن میں جتے ہوئے تھے یہ نہیں تھا کہ اس سے کوئی پلان بنا نہیں تھا بات یہ تھی کہ اسکے "انویسٹر" کو پلان پسند نہیں آتا تھا اور وہ دنیا کا پہلا انویسٹر تھا جسے پلان بھی صرف اور صرف اپنی مرضی کا چاہیے تھا حسن روز کالج سے واپسی پہ یہیں آیا کرتا تھا اور شام تک یہیں رہتا وہ کہتا تھا عمر کا گھر

Land of peace ہے اسے یہاں سکون ملتا ہے



## Posted On Kitab Nagri

اس شام ہالے عمر کوپک کرنے اسکے آفس چلی آئی تھی شام ہونے میں ابھی ذرا وقت تھا لیکن اس نے ایک بزنس پلان بنا رکھا تھا آج وہ عمر کو وہی دکھانا چاہتی تھی وہ گاڑی سلطان ہولڈنگز کے باہر روک کر کھڑی تھی سادہ لباس میں بالوں کی پونی ٹیل بنائے بغیر میک اپ کے وہ اچھی لگ رہی تھی

اس نے عمر کو کال کی وہ موبائل کان سے لگائے اسے دیکھتا ہوا آ رہا تھا اسکی آنکھوں میں حیرت تھی ہالے کی آنکھوں میں بچوں جیسی چمک اور خوشی وہ ابھی اس سے دور تھا لیکن اسی وقت اسکے قریب ایک گاڑی آ کر رکی سفیر عجلت میں باہر آیا وہ ہالے کے بالکل قریب تھا ان دونوں کی گاڑیاں آمنے سامنے ٹھہری تھیں عمر اسے دیکھ اپنی جگہ رک گیا جان بوجھ کر

سفیر نے ہالے کو دیکھا اور دو قدم آگے آیا وہ بدک کر خوف زدہ سی دور ہٹی تھی اسکا چہرہ اب مختلف تھا اسی لمحے سفیر اسکے بالکل قریب آیا اور ہاتھ ہوا میں بلند کیا ہالے چیخ کر دور ہٹی تھی عمر فوراً اس تک آیا تھا مارنا مت پلیز.... مارنا مت وہ خوف زدہ سفید چہرے کے ساتھ بولی تھی اسکی آنکھیں بند تھیں اور اسکے قریب کھڑے عمر کی آنکھیں کھلی تھیں اس نے سفیر کے بلند ہوئے ہاتھ کو دیکھا اس میں پانی کی بوتل تھی پھر سامنے دیکھا کوئی ٹین ایجر بچا تھا جس نے بوتل اپنے سے آگے جاتے لڑکے کی جانب پھینکی تھی اور وہی بوتل ہالے کے چہرے پہ لگ جاتی اگر سفیر ہاتھ آگے کر کے اسے کیچ نہ کر لیتا

ہالے کیا ہو گیا ہے ادھر دیکھو سب ٹھیک ہے عمر کی آواز پہ اس نے ہاتھ چہرے سے ہٹائے سفیر کو دیکھ کر چہرے پہ اب بھی کچھ تھا جس نے سفیر کو بے چین کر دیا وہ اس سے خوف زدہ تھی سفیر کا دل اندر تک زخمی ہو گیا



## Posted On Kitab Nagri

میں... مار... نہیں رہا تھا.. میں بچا رہا تھا اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کیے ہالے نے جواب نہیں دیا سفیر نے نوٹ کیا کہ وہ نامحسوس انداز میں اسکے قریب سے ہٹ گئی تھی اور بس اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکا وہ مڑ گیا لب بھینچے مٹھی بھینچے دل کو ڈپٹے وہ مڑ گیا جاتے جاتے اس نے خود کو ایک ہزار دفع لعنت دی تھی تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس کی کھڑکی سے نیچے جھانک رہا تھا وہ دونوں اب بھی وہیں کھڑے تھے شاید عمر نے کسی کو اپنا سامان لانے اندر بھیجا تھا

اب کے منظر مختلف تھا عمر اس سے کچھ کہہ رہا تھا وہ ایک پل کو مسکرائی پھیکا سا ڈراڈرا پھر اگلے لمحے عمر نے کچھ ایسا کہا کہ وہ گردن پیچھے پھینکے ہنستی چلی گئی وہ اب بھی مسکرا مسکرا کر کچھ بول رہا تھا کوئی بات کوئی لطیفہ وہ ہاتھ سے اسکو چپ رہنے کا اشارہ کرتی ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی وہ خوش تھی وہ واقعی خوش تھی اسکی آنکھیں اسکا چہرہ چمک رہا تھا اسکی رنگت سرخ ہو رہی تھی

سفیر اسے مسکراتے دیکھ مسکرا دیا وہ واقعی خوش تھی اور آج تک وہ اس طرح خوش کب ہوئی تھی؟ سفیر نے یاد کرنا چاہا وہ اسکے ساتھ اتنی خوش کب ہوئی کوئی واقعہ اسکی یادداشت کا حصہ نہیں بن سکا لیکن وہ اسکی خوشی چاہتا ہی کب تھا وہ تو اسے رلانا چاہتا تھا اسے ذلت دینا چاہتا تھا اسے تکلیف دینا چاہتا تھا پھر آج کیوں کیوں وہ اسے خوش دیکھ کر اسے تکلیف دینے کا خیال ترک کر رہا تھا؟

صرف اس لئے کہ وہ میرے بڑے پاپا کی بیٹی ہے اس نے دھیرے سے سرگوشی کی اور کھڑکی سے ہٹ گیا معراج سلطان نے اسکے لئے بہت کچھ کیا تھا اسے تب تھاما تھا جب اسکے اپنے باپ نے چھوڑ دیا اسکے لئے تب

## Posted On Kitab Nagri

تالیاں بجائی تھیں جب اسکا اپنا باپ اسے طنز کے تیر دیتا تھا وہ برا تھا گریس لیس تھا لیکن بد نسل نہیں تھا وہ احسان فراموشی نہیں کرے گا یہ طے ہو گیا تھا

ہالے سلطان کی گاڑی شہر کی مصروف ترین شاہراہ پہ دوڑ رہی تھی وہ دونوں کہیں کافی پینے کے ارادے سے نکلے تھے ایک چھوٹے اور نسبتاً کم رش والے کیفے کے آگے عمر نے گاڑی روکی وہ دونوں نیچے اتر آئے ابھی وہ کیفے کا رنگین دروازہ پار کرتے اندر جاتے کہ ہالے ٹھٹھک کر رکی عمر اسے دیکھتے ہوئے رکا پھر اسکی نظروں کی سیدھ میں دیکھا اس کیفے کے ساتھ والے کیفے جو کہ شاید اسی کیفے کی برانچ تھا اسکے آگے for sale کا بورڈ لگا تھا ایسی مصروف شاہراہ پہ یہ کیفے ایک نعمت ثابت ہونے والا تھا ہالے ہارون کے ساتھ کئی ہزار مرتبہ یہاں آچکی تھی کیا تم بھی وہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہی ہوں؟ ہالے کھوئی کھوئی آواز میں بولی دونوں کی نظریں اب تک بورڈ پہ لگی تھیں

یہ اتنا مہنگا ہے کہ میرے سوچنے کی صلاحیت ہی ختم ہو چکی ہے ہم یہاں کی کافی افورڈ کر سکتے ہیں اسے خریدنا نہیں

www.kitabnagri.com

فکر مت کرو میں ہارون کے ساتھ پار ٹر شپ کر لوں گی امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے آپ کے رشتے دار بھی امیر ہوتے ہیں اور امیر رشتے داروں کا ایک فائدہ ہوتا ہے وہ آپ کے ساتھ انویسٹ کر سکتے ہیں اب کے وہ عمر کی طرف پوری کی پوری مڑی تھی آنکھیں پھیلائے چہرے پہ اشتیاق لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی عمر اب بھی بورڈ ہی کو دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنا موبائل نکالا اور کچھ ٹائپ کرنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو عمر تم مجھے اتنی ہی رقم دو جتنی پہلے دے رہے تھ اس حساب سے جتنے شیئرز میرے ہوئے باقی کے شیئرز ہارون خرید لے گا i Asure you تم کیا موبائل میں لگے ہوئے ہو وہ جھنجھلائی تھی

اس شاہراہ پہ ایسے شاندار کیفے کا خالی رہنا خطرے سے خالی نہیں میں اسکے اونر سے بات کر رہا ہوں کوئی لڑکی ہے عائشہ نام ہے وہ موبائل کی سکرین پہ بورڈ پہ لکھے نمبر کی تفصیل کھولے کھڑا تھا ہم ابھی اسی وقت اس سے ملنے جا رہے ہیں چلیں وہ عجلت میں لگتا تھا بغیر کافی پئے وہ گاڑی کی طرف واپس آیا

سر ممی بلے کو کال کر لیں دیکھیں کیا کہتا ہے وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہہ رہا تھا اس نے انگلیشن میں چابی گھمائی تو انجن میں حرارت سی دوڑ گئی ہالے اب ہارون کا نمبر ملار ہی تھی عمر اپنے موبائل پہ عائشہ نامی لڑکی کا نمبر ملار ہا تھا گھنٹی جارہی تھی اور اگلے ہی لمحے کال پک کر لی گئی تھی

وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے موبائل کان سے لگائے ہوئے تھا جی... جی بلکل... اوکے آپ لوکیشن بھیج دیجئے ہم پہنچ جائیں گے اس نے کال کاٹی ہالے اب بھی ہاروں سے بات کر رہی تھی عمر نے اسکے ہاتھ سے موبائل لیا

لوکیشن بھیج رہا ہوں وہاں پہنچو فوراً اس نے کہہ کر کال کاٹ دی اب کے گاڑی میں خاموشی تھی ہالے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جبکہ عمر پر سکون تھا بس اب ایک بار اونر سے بات ہو جائے

ہالے دھڑکتے دل کے ساتھ سوچ رہی تھی خواب اتنی جلدی پورے ہوں گے اس نے سوچا نہیں تھا

## Posted On Kitab Nagri

جو لوکیشن انہیں بھیجی گئی تھی وہ ایک آپارٹمنٹ کی تھی ہارون ان سے پہلے ہی آپارٹمنٹ کی بلڈنگ کے باہر موجود تھا وہ تینوں ایک ساتھ اوپر آئے تھے تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس عائشہ نامی لڑکی کے آپارٹمنٹ میں تھے وہ کوئی پچیس چھیس سالہ لڑکی تھی لمبے بھورے بال سنہری آنکھیں اور صاف دمکتی رنگت وہ کافی خوش شکل تھی گول یوشپ صوفے پہ اس وقت چار لوگ بیٹھے تھے ہالے عمر ہارون اور عائشہ ایک اور بھی تھا جو سامنے رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھا تھا حمزہ عائشہ کا بھائی انکے مطابق یہ دونوں کیفے انکے والد نے ترکے میں انکے لئے چھوڑے تھے اور عائشہ اپنا کیفے بیچ کر امریکہ جانا چاہتی ہے امریکہ میں پڑھائی کے بعد اسکا یہاں دل نہیں لگا اور اب تو اسے وہاں جاب بھی مل گئی ہے وہ پاکستان کو مستقل طور پہ خیر آباد کہنا چاہتی تھی اور اسکا بھائی ناخوش تھا ایک اور اہم بات وہ ہارون کی پینٹنگز کی دیوانی تھی اس نے چند دن قبل اسکی پینٹنگ داس کی سٹوری پہ دیکھی تھی اور اب اسے وہی پینٹنگ چاہیے تھی وہ بہت بڑی آرٹ کلکٹر تھی اور اس وقت ہارون کو اپنے سامنے اپنے گھر میں دیکھ وہ "فین مومنٹ" میں تھی

عمر کافی دیر سے اسکی ایکسٹرا ایفرٹس دیکھ رہا تھا اب کے اس نے گلہ کھنکھار کر عایشہ کو اپنی جانب متوجہ کیا

## Posted On Kitab Nagri

کیا ہم ڈیل فائل سمجھیں؟ وہ تمام معاملات طے کر چکے تھے اب بس رقم دینا اور کاغذات لینا رہ گیا تھا جب عائشہ

نے پینٹر ابدلہ میری ایک شرط ہے وہ ہارون پہ نظریں جمائے ہوئے بولی PAthe T

اس نے سرمئی آنکھوں والے لڑکے کی جانب اشارہ کیا اگر مجھے انکی وہی پینٹنگ مل جائے جو مسٹر داس نے اپنی سٹوری پہ شیر کی تھی میں اس ڈیل کو تب فائل کروں گی

اب کے ان سب کے سروں پہ دھماکے ہوئے تھے ہارون حق دق سا تھا ہالے بھی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی دو لوگ تھے جو پرسکون تھے عمر حیات اور حمزہ اتنا تو وہ سوچے ہی بیٹھے تھے

ہارون نے پہلو بدلا دیکھیں مس وہ پینٹنگ سیل کے لئے نہیں ہے وہ میری سب سے محبوب پینٹنگ ہے آرٹسٹ کی محبوب پینٹنگ اس کے لئے اولاد کی طرح ہوتی ہے آپ کا رویہ انتہائی غیر پروفیشنل ہے

عائشہ نے بازو سینے پہ باندھ کر سکون سے اسکو دیکھا میں نے کب کہا کہ یہ پروفیشنل رویہ ہے؟ میں نے کہا یہ شرط ہے آپ پوری کر دیں کیفے آپ کا ہواور نہ میرا بھائی اسے خریدنے کو تیار ہے بھائی نے اپنے فرضی کالر جھاڑے

www.kitabnagri.com

تھے

اس سے قبل کہ ہارون کچھ کہتا ہالے بول اٹھی ہارون پینٹنگ نہیں دے گا اسکا لہجہ اٹل تھا کم و بیش ہارون کے خیالات بھی یہی تھے وہ پینٹنگ ہارون کی سب سے محبوب پینٹنگ ہے وہ اسے میرے لئے نہیں دے گا

عمر محضو سائیہ تماشا دیکھ رہا تھا وہ آپ کے لئے یہ پینٹنگ دے سکتا ہے مسز حیات یہ تو ہارون کا انسٹا دیکھ کر ہی پتہ چلا یہ جاسکتا ہے کہ وہ ہالے کے لئے کیا کر سکتا ہے ہر پوسٹ ہر ویڈیو میں آپ دونوں ساتھ ہیں ہر ریسٹوران



## Posted On Kitab Nagri

ہر کیف ہر نئے ملک میں آپ دونوں ساتھ ہیں آپ کی دوستی کتنی گہری ہے اور آپ دونوں ایک دوسرے کے لئے کیا کر سکتے ہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے

ہالے نے اپنا پرس اٹھایا اور اٹھ کھڑی ہوئی وہ میرا دوست ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں یہ ہمیں محفل میں بیٹھ کر ڈسکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ پینٹنگ نہیں دے گا میری خاطر تو بالکل بھی نہیں کیونکہ... اس نے ہارون کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ہارون۔ میرا دوست ہے غلام نہیں اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا

عائشہ پہ جیسے کوئی اثر ہی نہیں پڑا اس نے نزاکت سے اپنے بال جھٹکے میں ایک ہفتہ مزید انتظار کروں گی اور یہ سب کچھ صرف ہارون سر کے لئے ہو گا وہ بیٹھے بیٹھے بولی تھی ہالے بغیر جواب دیئے آگے بڑھ گئی عمر اور ہارون اسکے ساتھ گئے تھے ہالے کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی لیکن وہ ہر بار ہارون کو قربانی کا بکرا نہیں بنا سکتی تھی برا ہارون کو بھی لگا تھا اس نے واضح طور پہ ہالے کے چہرے کو تاریک پڑتے دیکھا تھا لیکن وہ اپنی محبوب اور مشکل وقت میں بنائی گئی پینٹنگ نہیں دے سکتا تھا

ان دونوں میں سے اگر کوئی بے نیاز تھا تو عمر تھا

میلو ڈرامہ ہے کل تک سب سیٹ ہو جائے گا اس نے خود کو تسلی دی ہالے بو جھل دل کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی



## Posted On Kitab Nagri

رات گہری ہو کر سارے میں پھیل گئی تھی ہر طرف ہو کا عالم تھا کراچی شہر کی روشنیاں آنکھوں کو چندھیار ہی تھیں ایسے میں سلطان منزل کے اوپری حصے پہ بنا سفیر سلطان کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا مہر ماہ آنکھوں پہ بازو رکھے بیڈ پہ لیٹی تھی سفیر اسٹڈی میں تھا دفعتاً مہر کو اسٹڈی کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ اسی طرح پڑی رہی اس کے جسم میں کوئی جنبش نہ ہوئی سفیر سادہ سی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھا جیل سے جے بال اس وقت بکھر کر ماتھے پہ گر رہے تھے اسکی آنکھیں سرخ تھیں وہ ابھی اپنی دوائی کھا کر آیا تھا آج اس نے ڈرنک بھی نہیں کیا تھا ہالے اب اسکے ساتھ نہیں تھی وہ شاید اس بات کو قبول کر لینا چاہتا تھا خود کو ایک چانس دینا ہر انسان ڈیزرو کرتا ہے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا بیڈ تک آیا مہر نے اسکی آہٹ محسوس کر رخ دوسری طرف موڑ لیا نہ جانے کیوں اسکی اس طرح بچوں جیسی حرکت پہ وہ ہلکا سا مسکرایا تھا وہ بیڈ پہ اسکے قریب آ کر بیٹھا

مہر... اس نے دھیرے سے پکارا جواب نہ دارد مہر.... اس نے ایک بار پھر کوشش کی جواب اب بھی نہیں آیا جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو فوراً سیدھی ہو جاؤ اس نے دھمکی دی جسکا اب بھی کوئی اثر نہیں ہوا وہ ذرا دیر کو خاموش ہو گیا

میں نے آج نہیں پی اس نے آہستگی سے کہا اب کے مہر ماہ نے آنکھوں سے بازو ہٹا لیا لیکن مڑی اب بھی نہیں میں نے آج دوائی بھی لی ہے اور میں اسٹڈی میں اس لئے تھا تاکہ خود کو وقت دے سکوں تم سے بات کرنے کی

## Posted On Kitab Nagri

ہمت نہیں تھی مجھ میں میں نے بہت دل دکھایا ہے ناں تمہارا وہ بے چارگی سے کہہ رہا تھا اب کے وہ اٹھ بیٹھی  
گلابی نائٹ سوٹ میں ملبوس بال جوڑے میں لپیٹے وہ اس وقت سفیر کو اچھی لگی تھی  
وہ اٹھ کر بیٹھی تو سفیر نے دھیرے سے اسکا گود میں پڑا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا مہرماہ کسی جادوئی لمحے کے زیر اثر  
بیٹھی رہی سفیر نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے اسکا ہاتھ ذرا سا بلند کر کے لبوں سے چھوا  
مہرماہ کو لگا تھا جیسے یہ اسکی زندگی کا سب سے حسین لمحہ تھا وہ سانس تک نہیں لے سکی  
آئی ایم سوری مہر آئی ایم سو سوری میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا ہے بہت تکلیف دی ہے لیکن اب اب بس میں  
سمجھ گیا ہوں اصل فاتح میں ہی ہوں بس آخری وقت پہ میرا انعام بدل گیا تھا وہ نرمی سے آہستگی سے کہہ رہا تھا  
مہر کو اسکا لفظ لفظ اپنے دل پہ اترتا محسوس ہوا تھا وہ سانس روکے شل سی بیٹھی رہی سفیر کہے گیا  
میں آج سے ہمارے تعلق کو چانس دینا چاہتا ہوں.....  
اور ہالے مہر مہر نے کسی خوف کے زیر اثر فوراً پوچھا تھا سفیر کے گلے میں گلی سی ابھر کر معدوم ہوئی  
وہ ماضی تھی وہیں رہ گئی اس نے مہر سے زیادہ خود کو یقین دلایا دل نہ جانے کیوں ڈوب کر ابھرا تھا میرا حال تم ہو  
ہم ہیں اب کوئی ہالے ہمارے درمیان نہیں ہوگی میں تمہیں اور خود کو چانس دینا چاہتا ہوں زندگی پہ میرا بھی  
حق ہے ہے ناں؟

## Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنی بھوری آنکھوں سے مہر کو دیکھا وہ اسے نم ہوتی آنکھوں سے دیکھا رہی تھی لمحے بھر کو مہر کی بھوری آنکھوں کے آگے اسے کسی کی سیاہ آنکھیں دکھائی دیں پھر اس نے سر جھٹکا سفیر زیادہ دیر اسکی آنکھوں میں دیکھ نہیں سکا اس نے چہرہ مہر کے ہاتھ پہ گرا دیا

آج سے ہم نئی شروعات کریں گے اس نے یقین دہانی کروائی اور اس کے جھکے سر کو آہستگی سے تھپکنے لگی  
آج کی رات نئی زندگی کے نام سفیر نے آسودگی سے آنکھیں موند لیں

گھر آ کر وہ اپنے کمرے میں چلا آیا تھا اپنے موبائل میں کچھ ڈھونڈتے ہوئے اسے ایک پرانی تصویر نظر آئی عمر کے لب ہلکی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے تصویر میں معراج سلطان بالوں میں ہیر کلر لگائے بیٹھے تھے ساتھ ناراض سا عمر حیات بیٹھا تھا وہ مسکرا رہے تھے اور عمر انہیں گھور رہا تھا اس نے یاد کرنا چاہا یہ تصویر انہوں نے کب لی تھی؟  
تصویرات اسے کئی سال پیچھے لے گئے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

# Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595

یہ ان دنوں کی بات ہے جب عمر مقابلے کے پرچے میں فیل ہوا تھا معراج کارا ت ہی اسے تھانے سے چھڑوا کر لائے تھے وہ ساری رات اپنے کمرے میں بند رہا تھا معراج اسی کے ساتھ تھے اسکے فلیٹ میں صبح اٹھ کر لاؤنج میں آیا تو لمبے بھدے صوفے پہ معراج بیٹھے تھے عمر کی ہی کوئی پرانی شرٹ پہنے جو انکو با مشکل پوری آرہی تھی بالوں میں سیاہ رنگ لگائے وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے سامنے ہی عمر کے سامان کھلے پڑے تھے وہ انکو دیکھتا آگے آیا یہ ایک ہی ہیئر کلر تھا میرے پاس اسے بھی نہیں بخشتا؟ وہ جلے کٹے لہجے میں کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم نے کیا کر لینا تھا اسکا فیل ہوئے ہو تمہارے غم منانے کا وقت ہے انہوں نے اسکی بات کو ہوا میں اڑایا  
میرا وقت نہیں ہے تو آپ کا بھی نہیں ہے اب کیا اچھے لگ رہے ہیں ان چار بچے کچھ تنکے نما بالوں کو رنگ کر  
کے اسکے طنز پہ معراج بلبلا ہی اٹھے

خدا کی قسم اگر تم نکلین کے بیٹے نہ ہوتے تو آج میں تمہارا قتل کر دیتا

ارے میں تو ڈر گیا دیکھیں مرے ہاتھ کانپ رہے ہیں وہ اب بھی سخت کوفت زدہ تھا معراج نے سنجیدگی سے اسکو  
دیکھا پھر اٹھ کھڑے ہوئے چلو جاؤ تیار ہو کر آؤ ہم کھانا کھانے جا رہے ہیں وہ عمر کو دیکھتے ہوئے بولے تھے  
تھوڑی دیر بعد وہ ایک اچھے سے ریسٹوران میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے عمر ایسے کھا رہا تھا جیسے کئی دنوں کا بھوکا ہو  
اور آج کھانا نصیب ہوا ہو سچ یہی تھا کہ اسے کئی دنوں بعد اچھا کھانا نصیب ہوا تھا

معراج اسے دیکھتے ہوئے کھانا کھاتے رہے ساتھ ساتھ ہیون اور باقی باتیں بھی ہوتی رہیں وہ اچھے سے سیر ہو کر  
کھا بیٹھا تو معراج نے ویٹر کو اشارہ کیا وہ بل لے آیا معراج نے اپنی جیبیں تھپتھپائیں ساتھ ساتھ میز پہ نگاہ  
دوڑائی لیکن انکا والٹ نہیں تھا  
www.kitabnagri.com

انہوں نے عمر کو دیکھا عمر نے انکو دیکھا ان دونوں کے انداز میں بے چارگی تھی

نہ کریں جج صاحب اتنا بڑا ریسٹوران ہے برتن دھو دھو کر بھی ہاتھ گھس جائیں گے عمر انکے قریب جھکا تھا

اب میں اس عمر میں برتن دھوتے اچھا تھوڑی لگوں گا؟ انہوں نے معصومیت سے پوچھا عمر کا دل چاہا تھا دھاڑیں

مار مار کر روئے



## Posted On Kitab Nagri

اب تو سکون اگیاناں آپ کو میں یہاں برتن دھو رہا ہوں اور آپ اپنے موبائل پہ لگے ہیں کھانا کھلاؤں گا یہ کھلایا  
اپنے؟ وہ بڑے بڑے پیتلوں کنجھتے ہوئے کہہ رہا تھا معراج موبائل پہ کچھ دیکھ کر ہنستے جارہے تھے

اب ایسا بھی کیا ہے اس موبائل میں جو آپ اتنا ہنس رہے ہیں؟ اس نے دانت کچکچائے میمز دیکھ رہا ہوں میں تم  
خاموشی سے برتن دھووا انہوں نے ناک سے مکھی اڑائی

ویسے میری ماں آپ کی سگی بہن تھیں؟ ناں نہیں کنفرم کر دیں کیونکہ اتنا ظلم تو کوئی سوتیلاماموں بھی نہیں کرتا  
اسکے ہاتھ بری طرح دکھ رہے تھے لیکن اب اسکا دماغ فریش تھا وہ فیل ہونے کا ٹراما بھول چکا تھا برتن دھونا  
واقعی تھیراپی ثابت ہو رہی تھی

تم اپنا منہ بند رکھو گے یا میں جاؤں یہاں سے؟ انہوں نے موبائل سے چہرہ اٹھا کر گویا احسان کرنے والے انداز  
میں پوچھا تھا

عمر دل مسوس کر رہ گیا کچھ دیر بعد وہ دونوں گاڑی کی طرف آرہے تھے جب معراج کے کوٹ سے کچھ گرایا پھر  
گرایا گیا عمر نے جھک کر دیکھا وہ والٹ تھا اسکی آنکھوں میں صدمہ ابھرا معراج نے لا پرواہی سے کندھے  
اچکائے ارے.. یہ تھا کیا؟ میں بھول گیا بوڑھا ہو رہا ہوں ناں وہ تپانے کے انداز میں کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے  
اگلے دن صبح صبح عمر انہیں اپنے ساتھ لے آیا ناشتہ کئے بغیر یہاں تک کہ چائے پیے بغیر وہ آدھا دن انہیں جگہ  
جگہ خوار کرواتا رہا اور انہیں دلاسا دیتا رہا کہ گھر میں کھانا تیار ہے وہ دونوں وہی کھانا کھائیں گے ڈھیر ساری  
شاپنگ گروسری اور باقی کے کچھ کام کر کے وہ دونوں واپس آئے تو معراج کا مارے بھوک کے برا حال تھا وہ



## Posted On Kitab Nagri

دستر خوان پہ بیٹھے عمر کو زور زور سے آوازیں دی رہے تھے عمر اسی لمحے کھانا ٹرے میں رکھے اندر آیا اسکے ہاتھ میں رکھی پلیٹ میں نان تھے کوئٹہ کے نان اگر تم نے کوئٹہ کے نان نہیں کھائے تو تم نے زندگی میں کچھ نہیں کھایا یہ ایسے نرم ایسے ذائقہ دار ہوتے ہیں کہ تم انہیں بغیر کسی سالن کے بھی کھا سکتے ہو

اس نے دسترخوان سجایا کھانا رکھا اور پلیٹ میں انکے لئے سالن نکالا معراج جلدی جلدی نوالا بنا کر منہ تک لے گئے لیکن پھر اگلے ہی لمحے انہوں نے نہایت کڑوا منہ بنا کر نوالا منہ سے نکالا تھا اس میں تو کوئی نمک نہیں ہے مرچ اتنے کم ہیں کہ کوئی ذائقہ نہیں ہے یہ کیسا کھانا ہے؟ وہ بے چارگی سے کہہ رہے تھے

میرے گھر میں نمک اور مرچ ختم ہو گئے ہیں آپ نہیں کھانا چاہتے تو ٹھیک ہے ہم کسی ریستوران چلتے ہیں وہ سادگی سے آفر کر رہا تھا معراج نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا اب وہ اگر ایک قدم بھی چلتے تو گر ہی جاتے چارو نہ چارو پھیکا بغیر ذائقے والا کھانا کھانے لگے ساتھ ساتھ عمر کو بھی دیکھ رہے تھے وہ بھی انہیں ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو

آئندہ کبھی کسی شیف سے پنگانہ لینا وہ آپ کا کھانا خراب کر دیں گے اور خراب کھانا دل موڈ اور دن سب خراب کر دے گا کھانا کھا کر وہ دونوں چھوٹے سے کچن میں چلے آئے عمر انکے لئے چائے بنا رہا تھا جب معراج کی نظر نمک مرچ کی بھری ڈبیوں پہ پڑی انکا تو مانو خون ہی کھول گیا تم تو کہہ رہے تھے تمہارے گھر میں نمک مرچ نہیں ہیں ہاں؟ وہ بامشکل ضبط کئے ہوئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے ایک نظر ڈبیوں کو دیکھا پھر ایک جتاتی نظر معراج پہ ڈالی..... ارے یہ تھے کیا؟ میں تو بھول گیا تھا اور وہ کیوں بھول گئے تھے کہ وہ ان ہی کا بھانجا ہے

ویسا کوئی بدلہ نہیں لیا میں نے کل سے آپ کا بی پی نمک زیادہ کی وجہ سے ہائی تھا اور معدہ ہوٹل کے کھانوں سے جل رہا تھا آئندہ میں یہ بد پرہیزی نہ دیکھوں وہ چائے میں پتی ڈالتا بھانجا کم باپ زیادہ لگ رہا تھا معراج نرمی سے مسکرائے تھے

آج اس واقعے کے کئی سالوں بعد عمر حیات بھی مسکرا رہا تھا اسکے پاس یاد کرنے کو ایسے ایک ہزار واقعات تھے یہاں سے چل کر اگر ہالے سلطان کے کمرے میں جاؤ تو اسکے ہاتھ میں معراج سلطان کا موبائل تھا وہ انکی کال لوگ کھولے بیٹھی تھی آنکھیں نم تھیں پچیس اپریل کی کال لوگ پھر رات کے بارہ بجنے کے بعد چھبیس اپریل کی کال لوگ چار نمبر تھے جن پہ سب سے زیادہ کالز کی گئی تھی چاروں نمبر مختلف ناموں سے سیو تھے چوکیدار "جنگلی لومڑ" لالچی پولیس والا "ڈمپل والا لڑکا چار مختلف نمبر چار مختلف نام ہالے نے چوکیدار والے نمبر پہ غیر ارادی طور پہ کال ملا لی اپنے کمرے میں بیٹھے عمر حیات کے ہاتھ میں موجود فون بجا تو وہ چند لمحوں کے لئے اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا

جج صاحب کالینگ اس نے سانس تک روک لیا آنکھیں پتھر اگئیں جسم نے جیسے ہر قسم کی جنبش سے انکار کر دیا وہ ساکن شل سافون کو دیکھے گیا ایک لمحہ دو لمحہ اور پھر اگلے کئی لمحے گھنٹی بج بج کر خاموش ہو گئی جب وہ ہوش

## Posted On Kitab Nagri

میں آیا فوراً سیدھا ہو بیٹھا اب اسکی کپکپاتی انگلیاں بے چینی سے بے صبری سے اس نمبر کو ڈائل کرنے لگیں گھنٹی گئی اور اگلے ہی لمحے فون اٹھالیا گیا

ہیلو؟ ہالے کی محتاط سی آواز پہ عمر نے کرب سے آنکھیں بند کیں مرے ہوئے لوگ واپس نہیں آتے وہ کیوں بھول گیا تھا

آئندہ اس نمبر پر کال مت کرنا ورنہ بہت برا پیش آوے گا اس نے سختی سے کہہ کر کال کاٹ دی اور موبائل بے بسی سے بیڈ پہ پھینک دیا یہ طے تھا کہ آج کی رات وہ سو نہیں سکے گا دوسری طرف ہالے حیرت سے موبائل کی تاریک ہوئی سکرین دیکھ رہی تھی

یہ عمر کا نمبر تھا؟ اور اگر عمر کا نمبر تھا تو وہ غصہ کیوں کر رہا تھا؟

عجیب محضمے میں الجھ کر اس نے اپنا موبائل ہی سائیڈ پہ رکھ دیا

کیفے کی ڈیل نہ ہونے کا غم ایک بار پھر ستانے لگا

www.kitabnagri.com

اگلی صبح اگست کی پہلی صبح تھی جس اور گرمی جو بن پہ تھے ایسے میں شاہد ولا میں چپکے سے دبے پاؤں ہارون کے کمرے میں آؤ تو وہ باتھ روم میں آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا دراز پہ پڑے موبائل سے کسی کو کال جا

## Posted On Kitab Nagri

رہی تھی گھنٹیاں پلٹ پلٹ کر واپس آرہی تھیں لیکن وہ ہر اگلے سیکنڈ دوبارہ کال ملا لیتا تھا بلاخر کال پک کر لی گئی وہ بیڈ پہ آکر بیٹھا ہیلو عائشہ کی نیند میں بو جھل بھاری آواز سنائی دی

ایک کپ کافی ہارون شاہد کا پورا دن ٹوٹھ پیسٹ سے بنی تمہارے چہرے کی پینٹنگ اور اپنے اکاؤنٹ سے لگائی گئی انسٹا کی ایک سٹوری کیا تمہارا کیفے اب بھی نہیں مل سکتا؟ وہ اعتماد اور سادگی سے کہہ رہا تھا

عائشہ بستر سے اٹھ بیٹھی بھورے لمبے بال جوڑے میں باندھتے ایک ہاتھ سے موبائل کندھے اور کان کے ساتھ لگا رکھا تھا

اگر میں نہ کہوں تو؟۔

تو ہارون شاہد کے پاس کیفیز کی کمی نہیں ہے لیکن یاد رکھنا میرے ساتھ گزارا ہوا دن تمہاری زندگی کا یادگار دن ضرور ہو سکتا ہے

Kitab Nagri

کیوں کر رہے ہو یہ سب؟

ہارون نے کندھے اچکائے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے لئے قربانیاں دینے کی عادت ہے میں نے اس سے کہا تھا جب ساری دنیا اسے ادا کرے گی تب ہارون اسے ہنسائے گا وقت اگیا ہے کہ وعدے نبھائے جائیں

عائشہ مسکرائی تھی گو کہ میں جیس ہو رہی ہوں لیکن خیر مجھے منظور ہے میں جانتی تھی تم مجھے اپنی پینٹنگ نہیں دو گے لیکن میں یہ بھی جانتی تھی تم آرٹسٹ ہو شرطی سائیکل کر آؤ گے کیفے آجاؤ ڈیل ڈن اس نے کال کاٹ

دی ہارون طمانیت سے مسکرایا

## Posted On Kitab Nagri

اپنی عزت کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ffortse کرنا اور قربانی دینا  
چھوڑ دو یہ متکبری اور خود غرض پن ہوتا ہے

ہر انسان کو ان دونوں چیزوں میں فرق سیکھ لینا چاہیے اسکے ہاتھ اب ہالے سلطان کا نمبر ڈائل کر رہے تھے  
کچھ گھنٹے بعد شہر کی مصروف شاہراہ پہ واقع چھوٹے سے کیفے میں خوشی کا ماحول تھا دو وکیل تھے کاغذات تھے  
ایک تھا عمر حیات ہالے سلطان اور ہارون تھے

سائن کرتی ہالے کے ہاتھ کانپ رہے تھے اسکے ساتھ بیٹھے حسن نے اسکے کندھے پہ اپنا بازو پھیلا لیا اب کے اسکی  
آنکھوں سے آنسو نکلے اس نے سائن کئے پھر ہارون کو دیکھا عمر کو دیکھا وہ دونوں بھی مسکرا رہے تھے ان سے ذرا  
فاصلے پہ بیٹھی لیل ان سب سے بے نیاز بری طرح بے زار بیٹھی تھی کیک کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر کھاتی  
وہ اس میلو ڈرامہ کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی اسی لمحے داخلی دروازے سے سردار اور اس کی بیوی آتے دکھائی  
دیے انکے ہاتھ میں بھی سوئس تھے ہالے کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں اماں بابا مہر دادا سب یاد آرہے تھے وہ  
خاندان سے دور تھی اور جو لوگ خاندان سے دور ہوتے ہیں انکا دکھ کوئی چاہ کر بھی سمجھ نہیں پاتا

نیلم اور سردار انہیں مبارک بعد دے رہے تھے ہالے مسکرا مسکرا کر سب سے مبارک باد وصول کر رہی تھی  
اسی بات پہ سب پوز کرو نیلم کی آواز پہ عمر بے اختیار کراہا تھا سردار نے بے چارگی سے کندھے اچکائے باقی  
سب واقعی پوز کر رہے تھے خوشی مبارک باد سلامتی مٹھائیاں

ایک نیا مہینہ ایک نئی شروعات اور ایک نئی خوشی



## Posted On Kitab Nagri

شام تک وہ سب کیفے میں رہے کل سے ایک نئی اویسیننگ ہونی تھی اور کچھ سیٹنگ تھی جو ہالے نے بدلی تھی جب عمر نے اس سے سیٹنگ بدلنے کے متعلق پوچھا تو اس کی آنکھوں میں ایک ملکہ جیسارعب آیا تھا میں اس کیفے کی سیٹنگ میں انیس بیس کا فرق رکھوں گی تاکہ جب بھی کوئی کسٹمر آئے یا پھر اس کیفے کے پرانا اسٹاف آئے تو انہیں پتہ چلے کہ مالک بدل چکا ہے کچھ ایسا ہونا چاہیے جو اسٹاف کو بتائے انکی ملکہ اب کوئی اور ہے اور انکے پرانے اصول جیسے بھی ہوں اب انہیں نئے طرز پہ چلنا ہو گا اسکی بات پہ عمر مسکرایا تھا وہ واقعی آرڈر دینے کے لئے پیدا ہوئی تھی آرڈر لینے کے لیے نہیں مجھے ڈاکٹر غزالہ روجی کی کلینک چھوڑ دو اسکی بات پہ عمر بری طرح چونکا تھا اس کی آنکھوں میں حد درجہ نا سہجی تھی اور ذرا ذرا خوشی بھی ہالے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہتی رہی

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب مجھے علاج کروانا چاہیے یہ تمہاری بات کا اثر نہیں ہے یہ میں نے اپنے لئے کیا ہے لوگ کیا کہیں گے کیوں کہیں گے مجھے ان سے فرق نہیں پڑتا وہ ہلکی مستحکم آواز میں کہہ رہی تھی لوگ میرے لئے تب نہیں آئے جب میں اکیلی تھی لوگ تب بھی نہیں آئے جب ہمارا باپ مرالوگ کبھی مجھے کھانا دینے یا پیسے دینے نہیں آئیں گے لوگوں کا کام "کہنا" ہوتا ہے ہاں میں اب بھی ڈرتی ہوں کہ اگر کسی نے مجھے ماہر نفسیات کے پاس دیکھ لیا تو کیا ہو گا اس نے گردن موڑ کر عمر کو دیکھا وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اسے سن رہا تھا لیکن



## Posted On Kitab Nagri

آج جب اس کیفے میں مجھے گھٹن اور پینک اٹیکس کا خوف لاحق ہوا تب میں نے سوچا آخر کب تک؟ کب تک میں ان سب چیزوں سے خوف زدہ رہوں گی اس خوف کے آگے بلی ہونے اور لوگوں کی نظروں میں پاگل سمجھے جانے سے زیادہ بڑا خوف تھا خوف مجھے مارے اس سے پہلے اسے مر جانا چاہیے بات اگر علاج کی ہے تو میں کرواؤں گی دماغ میرے جسم کا حصہ ہے اگر یہ بیمار ہے تو یہ شرم یا کمزوری کی علامت نہیں یہ میرے انسان ہونے کی علامت ہے مجھے اب کوئی شرمندگی نہیں ہے کہ میرا دماغ بیمار ہے اس نے سرنشست کی پشت سے ٹکا دیا آسودگی سی آسودگی تھی

ڈاکٹر غزالہ روحی کا کلینک آچکا تھا عمر نے ایک نظر ہالے کو دیکھا وہ گھبرائی ہوئی پریشان تھی لیکن گردن کڑا رکھی تھی وہ گاڑی سے نکل آئی عمر اس کے ساتھ باہر آیا تھا کچھ دیر تک وہ شش و پنج میں مبتلا رہی پھر ایک مرتبہ پھر عمر کو دیکھا وہ اندر چلی گئی عمر تب تک کھڑا رہا جب تک وہ شیشے کا دروازہ دھکیل کر اندر نہیں چلی گئی

ڈاکٹر غزالہ روحی تیس کے قریب قریب تھی صاف رنگت سیدھے سیاہ بال اور ڈھیلے ڈھالے کرتے میں ملبوس اسکی کلائیوں میں کئی سارے بینڈز اور گلے میں کئی مالائیں تھی آنکھوں پہ گہرا اسموکی آئیز میک اپ اور سرخ لپسٹک وہ اپنے حلیے سے ڈاکٹر کم کسی نوجوان اتحاد کی free soul چیئر پرسن زیادہ لگ رہی تھی وہ ہالے کو اپنے آفس لے آئی اسکا ظاہری حلیہ دیکھ ہالے کو بے اختیار لگا کہ شاید عمر سے ڈاکٹر منتخب کرنے میں غلطی ہو گئی ہے روحی کا آفس ایک بڑے سے کمرے پہ مشتمل تھا کمرے میں داخل ہو کر اپنی نظروں کی سیدھ میں دیکھو تو شیشے کی میز کے پار پاؤں چیئر رکھی تھی دائیں طرف والی دیوار دیوار کے ساتھ رکھا کتابوں کا ریک اور کمرے کے بیچ و

## Posted On Kitab Nagri

بچ رکھے چار نیلے سنگل صوفے وہ ہالے سے چھوٹی موٹی باتیں اور سوال کرتی اسے آگے لے آئی کمرے میں کوئی کھڑکی نہیں تھی ہالے کو گھٹن ہونے لگی وہ نیلے صوفے پہ بیٹھی اضطرابی حالت میں گردن کے پیچھے ہاتھ لے جا کر گردن کو دوبارہ ہی تھی اسکے چہرہ پہ پسینہ اور پریشانی تھی شاید وہ پینک کر رہی تھی

ڈاکٹر روجی اسٹینڈ پہ رکھی کافی میکر سے کافی نکال رہی تھی پتلی دھار کپ میں گرتی جا رہی تھی

داروازہ.. دروازہ کھول دیں پلیز ہالے گھٹی گھٹی آواز میں بولی روجی نے کوئی اثر نہیں لیا اٹھ کر کھول لو تم یہاں مہمان نہیں ہو ہم یہاں دوست ہیں وہ مڑے بغیر بولی ہالے بغیر کچھ کہے اٹھی اور دروازہ کھول دیا دل کے دھڑکن معمول پہ آنے لگی وہ واپس آئی روجی بھی سامنے سے چلتی آرہی تھی کافی کے بھرے بھرے مگزلے مسکراتی ہوئی اس نے کافی کی مگز میز پہ رکھے اور پھر ہالے کو دیکھا وہ خود پہ قابو رکھنے کی مکمل کوشش کر رہی تھی لیکن کچھ تھا جو اسے خوف زدہ کر رہا تھا

چند چھوٹی چھوٹی باتوں کے بعد وہ موضوع پہ آئی تھی  
آج سے ہم باتیں کریں گے تم مجھے اپنی دوست سمجھ کر سب بتاؤ بلکہ دوست نہیں تم مجھے اپنی دائری سمجھو وہ آگے کو ہو بیٹھی سنجیدگی سے کہہ رہی تھی

ہم دوست نہیں ہیں ڈاکٹر مجھے دلا سامت دیں میں کوئی دس سالہ بچی نہیں ہوں میں اپنی بیماری جانتی ہوں آپ علاج کریں مشورہ نہ دیں ہالے کا لہجہ بے لچک تھا روجی مسکرائی پھر اپنی کافی کا گھونٹ بھرا کافی بہت اچھی بناتی ہوں میں اس نے اپنی تعریف کی پھر ہالے کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

جانتی ہو ہالے دو طرح کے مریض ہوتے ہیں جو کبھی ٹھیک نہیں ہوتے انہیں ساری زندگی اپنی بیماری کے ساتھ رہنا ہوتا ہے وہ ہالے کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی ایک جو خود ٹھیک نہیں ہونا چاہتے اور دوسرے جنہیں لگتا ہے وہ ڈاکٹر سے زیادہ جانتے ہیں انکو ڈاکٹر خود ہی ٹھیک نہیں کرتا اونچی انا پو نو ہالے کچھ نہیں بولی بس چبھتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی

خیر مجھے یہ بتاؤ اس دن کیا ہوا تھا ہالے اب بھی کچھ نہیں بولی روحی نے گہری سانس لی اور بولنے لگی دیکھو ہالے تمہارے اپنے بعد اس ساری دنیا میں صرف میں ہوں جو چاہتی ہوں تم ٹھیک ہو جاؤ صرف میں ہوں جو تمہارے بعد تمہاری مسیحا ہوں ڈاکٹر سے دشمنی کرنے والا انسان در حقیقت اپنے آپ سے دشمنی کر رہا ہوتا ہے میں.... تمہاری.... دشمن نہیں.... ہوں اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا ہالے سلطان کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے آنکھوں کی چھن کم ہونے لگی تم مجھے بتاؤ اس دن اس کلاس روم میں کیا ہوا تھا مجھے اپنی مدد کرنے دو وہ نرمی سے کہہ رہی تھی ہالے اب بہتر تھی اس نے گہری سانس لی خود کو کمپوز کیا اور کہنا شروع کیا

وہ لفظ بالفظ اسے سب کچھ بتاتی گئی نہ وہ اٹکی نہ وہ رکی ہاں آخر میں روئی ضرور تھی ڈاکٹر روحی نے چند الفاظ اپنے نوٹ پیڈ پہ گھسیٹے اور پین کو کان کے پیچھے اڑا لیا ہالے بول چکی تو روحی نے اسے پانی کا گلاس دیا جسے وہ ایک ہی لمحے میں غٹا غٹ پی گئی

## Posted On Kitab Nagri

آریو شیور بس یہی ہوا تھا؟ روحی کے نرم استفسار پہ اس نے گردن اثبات میں ہلائی اوکے آج کا سیشن ختم ہوا ہم کل پھر بات کریں گے کچھ دن تک صرف بات ہوگی اسکے بعد ہم شاید virtual therapy بھی کریں تم تیار ہو ناں؟۔

جی میں تیار ہوں وہ اب کے اعتماد سے بولی

تم بلا جھجک مجھ سے کچھ بھی کہہ سکتی ہو ہماری باتیں سیکرٹ ہیں صرف ہم دونوں کے درمیان میں رہیں گی وہ اسے اعتماد دلار ہی تھی

کیا عمر آپ سے نہیں پوچھے گا ہمارے درمیان کیا بات ہوئی؟ ہالے کے اتنے ڈائریکٹ سوال پہ وہ گڑبڑائی تھی پھر خفت زدہ ہوئی ذرا آگے کو جھک کر آواز آہستہ کر لی

تین بار میسج کر کے پوچھ چکا ہے کیا ہو رہا ہے اور وہ دونوں دھیرے سے ہنس دیں

اسے جنون ہے سب پتہ رکھنے کا ڈاکٹر روحی اپنے نوٹ پیڈ پہ لکھے الفاظ کو دیکھتی کہہ رہی تھی لیکن تم فکر مت کرو میں اسے نہیں بتاؤں گی یہ ایک ڈاکٹر کی جاب ہے وہ اپنے مریض کے راز رکھتا ہے

آپ اسے بتا دیا کریں میں اجازت دے رہی ہوں ہالے سہولت سے بولی آپ نہیں بتائیں گی تو وہ مجھ سے پوچھے گا اور اگر مجھ سے پوچھے گا تو میں بتا ہی دوں گی اسے سب پتہ رکھنے کا بہت شوق ہے آپ اسکا شوق سلامت رکھیں وہ کہتے ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی روحی اسے نرم نظروں سے دیکھ رہی تھی

چند الوداعی کلمات کے بعد وہ باہر نکل گئی ڈاکٹر روحی ایک بار پھر اپنے نوٹ پیڈ پہ لکھے الفاظ دیکھنے لگیں

## Posted On Kitab Nagri

کیس اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھے بیٹھی تھیں

ڈاکٹر روجی کے کلینک سے چند کلو میٹر دور عمر حیات کے بنگلے پہ اپنے کمرے میں بیٹھا عمر حیات بار بار غزالہ روجی کو کالزملا رہا تھا اسکے اندر کا "مجھے سب پتہ ہوتا ہے" والا عمر حیات سخت بے چین تھا متعدد گھنٹیوں کے واپس پلٹ آنے کے بعد بلاخر اس کی اب کے بار جانے والی گھنٹی کو کال پک ہو جانے کی نوید سنائی دی ہاں بتاؤ کیا کہا اس نے؟ وہ بے قراری سے پوچھ رہا تھا روجی نے بے اختیار اسے شرم دلانا چاہی شرم کرو عمر حیات یہ کانفیڈینشل ہے....

اب تم بتا رہی ہو یا نہیں؟ وہ سخت بے زاری سے بولا روجی نے گہری سانس بھری.... اس نے اس ہونے والا واقعہ اچھی طرح بغیر اٹکے بنا کسی دقت کے سنا دیا ایسے جیسے کسی فلم کی کہانی اسکی یادداشت کتنی اچھی ہے ناں

عمر کی گردن اکڑ گئی جیسے اندر تک سرشاری اتری ہو اسکی بیوی کتنے مضبوط اعصاب اور اچھی یادداشت کی مالک تھی یہ تو اچھی بات ہے ناں مطلب وہ اپنے علاج کے پہلے ہی دن سے اتنا اچھا ریکور کر رہی ہیں

عمر... روجی نے سنجیدگی سے اسکو ٹوکا وہ جھوٹ بول رہی ہے نرا جھوٹ اداکاری اور ڈرامہ کر رہی ہے



## Posted On Kitab Nagri

کیا بکواس کر رہی ہو تم وہ واقعی بیمار ہے عمر کو واضح طور پہ برا لگاتا تھا میں نے کب کہا وہ بیمار نہیں ہے لیکن وہ اپنی بیماری میں کچھ نہ کچھ چھپا رہی ہے وہ واقعے کو اپنی طرح سے بتا رہی ہے مجھے لگتا ہے کوئی ہے جسے وہ پروٹیکٹ کر رہی ہے کوئی ہے جسے وہ کوراپ کر رہی ہے عمر حیات وہ اپنی کہانی کے ولن کو جانتی ہے لیکن اسے کوراپ کر رہی ہے آخر میں وہ زور دے کر بولی تھی

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم کیا کہنا چاہ رہی ہو عمر نے نا سمجھی ظاہر کی اب میری بات غور سے سنو جب میں نے ہالے سے اسکی بیماری کے متعلق سوال کیا تب اسکی آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا کوئی درد نہیں تھا اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بغیر اٹکے بغیر کسی دقت کے پوری کہانی سنادی

عمر مکمل یکسوئی سے اسے سن رہا تھا اس نے سانس تک روک رکھا تھا روجی کہے گئی کوئی بھی ذہنی مریض چاہے اسے کسی بھی قسم کا ذہنی مرض لاحق ہو اسے واقعہ ایک lowf میں یاد نہیں رہتا ٹراما ز انسانی یادداشت کو متاثر کرتے ہیں جب مریض اپنا ٹراما اپنی ٹریجڈی سنارہا ہوتا ہے وہ خوف زدہ ہوتا ہے وہ حال میں نہیں ہوتا وہ اپنے ماضی میں اپنے ٹراما کے درمیان میں ہوتا ہے اور اسے واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ یاد نہیں رہتا اسے کبھی ایک ٹکڑا یاد آتا ہے کبھی دوسرا اور کبھی تیسرا یا پھر اسے یاد سب ہوتا ہے لیکن وہ اسے بتاتے وقت ہچکچاہٹ یا دقت کا شکار رہتا ہے اب کے عمر کو کچھ کچھ سمجھ آرہی تھی اسکے ابرو تفکر سے سکڑتے جا رہے تھے روجی نے اضافہ کیا



## Posted On Kitab Nagri

دوسری بات مریض کا دماغ ایک "ڈیفنس سسٹم" بنالیتا ہے اسے لگتا ہے اس نے کوشش کی تھی خود کو بچانے کی خود کو پروٹیکٹ کرنے کی لیکن وہ کر نہیں سکا وہ مریض کے دماغ کا بنایا جھوٹ ہوتا ہے ہالے کی کہانی میں دو جھوٹ بھی نہیں ہے اسکی کہانی صاف ستھری جھول سے پاک ہے وہ بہت سیریس کیس ہے عمر اسکی آواز میں اب کے فکر مندی تھی

عمر نے ہاتھ جھلایا گہری لمبی سانس لی... کمال ہے روحی اتنی بات پہ اتنا پریشان کر دیا اس میں کیا ہے اگر وہ اصل ولن کا نام نہیں بتا رہی تم بیماری کا علاج کرونا "symptoms" کو کیوں دیکھ رہی ہو

اپنے آفس کی پاور چیئر پہ بیٹھی روحی نے باقاعدہ اپنا سر پیٹا تھا عمر حیات صاحب انسان اتنے سمپل نہیں ہوتے جتنے نظر آتے ہیں انسان کا بیماری سے لڑنے کا سب سے بڑا ہتھیار ہوتا ہے اسکا ill power دو سرا بلیم گیم دماغ بہت بڑا egoistic ہوتا ہے وہ کبھی بھی نہیں مانتا کہ اسکے فنکشنز خراب ہوئے وہ کمزور ہے یا پھر اس نے اپنے مالک کو بیمار کیا دکھ دیا اسٹریس دیا وہ ایسے میں بلیم گیم کھیلتا کسی نہ کسی الزام وجہ یا انسان کو ذمہ دار ٹھہرا دیتا ہے ہالے کے دماغ نے کبھی بلیم گیم کھیلی ہی نہیں تم نے مجھے بتایا تھا وہ واقعات مکس اپ کرتی ہے لیکن وہ اصل ولن کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہی اسکا دماغ جانتا ہے اصل ذمہ دار کون ہے وہ دماغ کے ساتھ گیم کھیل رہی ہے اسے ڈبل کر اس کر رہی ہے اس لئے اسکا دماغ الجھ رہا ہے دماغ پریشان ہے کہ اسے کرنا کیا ہے کیا اب تم سمجھے کہانی کے ولن کا جاننا اتنا ضروری کیوں ہے؟ وہ متانت سے کہہ کر اب اس سے سوال کر رہی تھی عمر نے چند لمحے لئے سوچنے کے لئے غور کرنے کے لئے

## Posted On Kitab Nagri

کوئی انسان اپنی کہانی کے ولن کو کیوں کوراپ کرے گا؟ وہ اس نقطے پہ اٹک گیا تھا  
کوئی محبت کوئی خوف کوئی ڈریا پھر اسے لگتا ہو گا کوئی اسکا یقین نہیں کرے گا کچھ بھی ہو سکتا ہے  
کیا وہ ٹھیک ہو جائے گی؟ اب کے وہ واقعی پریشان ہوا

بیماری کو لا علاج چھوڑنا اتنا برا نہیں ہوتا جتنا اس بیماری کا علاج آدھے میں چھوڑنا برا ہوتا ہے دبی ہوئی خوف زدہ  
بیماری انسان کو ہانٹ نہیں کرتی کیونکہ وہ ایک عرصے سے اسکے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے وہ خود کو اس بیماری کا عادی بنا  
چکا ہوتا ہے اسے لگتا ہے جیسے وہ اتنا عرصہ اس بیماری کے ساتھ رہا ہے آگے بھی رہ لے گا بیماری اسکو ہانٹ نہیں  
کرتی کیونکہ ایک چیز ایک واقعہ اگر بار بار آپ کے ساتھ ہوتا رہے تو آپ اسکے sed تو ہو جاتے ہیں ایسا  
انسان اپنے علاج کے ساتھ سیریس نہیں ہوتا جس طرح ہالے نہیں ہے اسکا ٹراما اسکی بیماری وہ ان سب کے  
ساتھ used to ہے اسے لگ رہا ہے وہ ڈاکٹر سے زیادہ جانتی ہے اور جس انسان کو لگے کہ وہ ڈاکٹر سے زیادہ جانتا  
ہے ایسا انسان کبھی صحت یاب نہیں ہو سکتا  
www.kitabnagri.com  
تھا کیا وہ اس ولن کا نام بتا دے گی؟

روحی نے فخر سے سر ہلایا میں نے اس کے جیسے ایک ہزار لوگوں کو ڈیل کیا ہے خدا کی قسم عمر اگر اس سے اسکی  
کہانی کے ولن کا نام نہ نکلوایا تو میرے نام سے ڈاکٹر ہٹا دینا عمر نے آہستگی سے سر اثبات میں ہلادیا  
مجھے اپ ڈیٹس دیتی رہنا پلیر اس نے کہہ کر کال کاٹ دی اب اگر ڈاکٹر روحی کے آفس میں جا کر اسکے نوٹ پیڈ پہ  
دیکھو تو وہاں تین الفاظ لکھے تھے

## Posted On Kitab Nagri

جھوٹی.... کو راپ ولن..... اداکاری... جھوٹے آنسو ہک باہ اس نے سر جھٹکا  
نیلے صوفے اور کافی میکر اسے خاموشی سے کام کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے

اگلے دن کیفے میں خاصی گہما گہمی تھی یہ کیفے دو منزلا تھا اور انگریزی طرز پہ بنا تھا باہر سے دیکھو تو گہرا گلابی پینٹ  
دیواروں کو ڈھکے ہوئے تھا یوں کہ دیوار کے اوپر سے لے کر آدھی دیوار تک گلابی پینٹ تھا پھر بیچ میں تین چار  
فٹ کا فاصلہ تھا اس فاصلے والی جگہ پہ گلابی چیری بلاسم پینٹ کیے گئے تھے اس چار فٹ کے بعد پھر نیچے تک وہی  
گلابی پینٹ

لکڑی کا دروازہ پار کرتے اندر آؤ اور فرش کو دیکھو تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے لکڑی کا بنا ہو لیکن حقیقت یہ تھی کہ  
اس کے بنانے کے لئے اس طرح کا میٹریل استعمال کیا گیا تھا کہ بس پیر رکھنے کے بعد ہی پتہ چل جاتا تھا کہ  
فرش لکڑی کا نہیں ہے دیواروں پہ پینٹ نہیں تھا ایسا وال پیپر لگا تھا جیسے اخبار کے تراشے کاٹ کر لگائے گئے  
ہوں یا پھر ایک لمبا تھان نما اخبار خرید کر دیواروں پہ لپیٹ دیا گیا ہو مین ہال کافی وسیع تھا پھسکی اخبار نما دیواروں  
کے برعکس میزیں اور کرسیاں اتھرنگے رنگوں والی تھیں یوں کہ پیلی کرسیاں جامنی سبز اور گہرے نیلے رنگ

## Posted On Kitab Nagri

کے میزوں کے گرد سچی تھیں میز اور کرسیاں بھی کچھ اس قسم کی تھیں کہ پتلی لمبی میز اونچی ہو کر سینے تک آتی تھی جبکہ کرسیاں نیچے کو جھکی ہوئی تھیں

جہاں ہال میں رکھی کرسیاں ختم ہوتی تھیں وہیں ذرا آگے جاؤ تو کچن بنا وہاں سے سرخ فینسی اینٹوں کی اوپر کی جانب جانے والی سیڑھیاں بنی تھی اوپر چڑھ کر دیکھو تو یہاں کافی کاٹھ کباڑ تھا پیٹ بھی اکھڑا ہوا اور ٹوٹی پھوٹی کرسیاں بھی دائیں جانب کچن بنا تھا معتد کافی میکرز اور اور چائے بناتے ہوئے دو لوگ اور سینڈ وچ اور باقی بھی کچھ ہلکا پھلکا کھانا بناتے لوگ جو کہ آج نہیں تھے آج اس کچن میں عمر حیات تھا ہالے سلطان تھی اور لیل سکندر تھی

باہر میز پہ ہارون بیٹھا تھا آج اسکے لئے کچھ غیر معمولی کیا جا رہا تھا حسن بھی باہر اسکے ساتھ والی میز پہ بیٹھا تھا پیر لمبے کئے ہارون کو محض نظروں سے دیکھتا ہوا ہارون اچھ۔۔ بنے سے انہیں بار بار اپنے سامنے آتے اور کبھی کافی کبھی سینڈ وچ کبھی ٹشور کھتے ہوئے دیکھ رہا تھا آخر یہ سب کیا تھا؟

بلاخر وہ تینوں باہر آئے ہالے کے ہاتھ میں کافی کاگ تھا عمر کے ہاتھ میں پزا اور لیل کے ہاتھ میں ایک اور سینڈ وچ جبکہ ابھی تو پچھلا سینڈ وچ بھی ادھ کھایا رکھا تھا وہ تینوں اسکے قریب رکھے صوفوں پہ آکر بیٹھے کوئی پزار کھ رہا تھا کوئی سینڈ وچ کوئی کافی ہارون کے گلے میں گلی سی ابھری

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے عقب سے پکارا یہ منظر دیکھا دیکھا لگتا ہے وہ موبائل سائیڈ پہ رکھے ہتھیلی تلے ٹھوڑی ٹکائے معصومیت سے ہارون کو دیکھ رہا تھا اہم اہم مجھے یاد کرنے دوارے ہاں یاد آیا ایسا سلوک تو ہم نے اپنے قربانی کے بکرے کے ساتھ کیا تھا ہے ناں؟ وہ مزے سے کہہ رہا تھا ہالے کاجی چاہا تھا چیل اتار کر اسکے سر پہ دے مارے ہارون تم یہ پزا کھاؤ ناں ہالے نے اسکا دھیان بٹانا چاہا

ارے نہیں ہارون تم یہ کافی پیو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے اب کی لیل بولی تھی عمر خاموش تھا لیکن آج اسکی نظریں چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں "کھالے سرمئی بلے کھالے"

ہارون نے سنجیدگی سے ان تینوں کو دیکھا پھر میز پہ رکھے ہوئے کھانے کی چیزوں کو صاف صاف بتاؤ اسکے اندر کیا ہے کہیں زہر و ہر تو نہیں ڈال دیا دیکھو اگر زہر دے رہے ہو تو میرے پیاتھیں چھوڑیں گے نہیں میں اکلوتا ہوں وہ انگلی اٹھا کر انہیں وارن کر رہا تھا

اے زیادہ نخرے کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب کے عمر بے زاری سے بولا ڈیڑھ ہزار کا پزا ہے کھانا تو پڑے گا اور دوسری بات یہ سب اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ تم سے ایک کام ہے سیدھی طرح کر دو لیل اور ہالے خاموش ہو بیٹھیں لیکن کیا حسن خاموش ہو سکتا تھا

ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنا لینا آپ سب اس بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتا آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے پوچھ رہا تھا

ان تینوں نے اپنا غصہ با مشکل دبایا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اگر اس کو مار کر جیل نہ جانا پڑتا تو میں آپ کے بھائی کو آج ہی مار دیتا عمر ضبط سے آہستہ آواز میں بولا  
لیل اب بھی اس سولہ سالہ آفت کو دیکھ رہی تھی اگر اس کو پہلے دن بھائی نہ بولا ہوتا تو آج اسکا قتل میں ہی کرتی  
اور اگر یہ میرا واحد خاندان نہ ہوتا تو میں اسکا گلہ خود دبا دیتی اب کے ہالے بے بسی سے بولی تھی  
یہ کیا باتیں کر رہے ہو تم لوگ؟ ہارون اب کے بلند آواز میں بولا

عمر اب مزید اس سرمئی بلے کو دی جانے والی فیورٹزم برداشت نہیں کر سکتا تھا جیسی دونوں کہنیاں میز پر رکھے  
آگے کو ہوا اور گویا ہوا

میر واعظ فرید کے ساتھ ایک میٹنگ بس اتنا چاہتے ہیں وہ سنجیدگی سے بغیر کسی لچک کے بولا تو ہارون متعجب  
ہوا

لیکن میں اس معاملے میں کیا کر سکتا ہوں؟

اب کے لیل مسکرا کر آگے آئی ہم نے پتہ لگا لیا ہے میر واعظ فرید تمہارے بابا کے کلاس فیلو اور دوست ہیں وہ  
کراچی کا سب سے بڑا لینڈ مافیہ ہے اور اب تک تمہارے بابا کے ساتھ اسکے تعلقات بہترین نوعیت کے ہیں کام  
کروادو پلیز لیل اسے پچکار رہی تھی

ہارون نے انکو ایسے دیکھا جیسے انکا دماغ خراب ہو گیا ہو کل میں نے اپنے باپ سے ایک موٹی رقم لی ہے اس کیفے  
کا پارٹنر بننے کے لیے اور آج جا کر ان سے کہوں کہ میر واعظ سے ملاقات رکھو ادیں میرا باپ مجھے زندہ گاڑ دے  
گا اور کیا تم لوگ جانتے نہیں ہو میر کن چار کاموں کے لئے مشہور ہے



## Posted On Kitab Nagri

پیسہ..... طاقت... غیر قانونی کام اور

چھوٹا کام وہ تب کرتا ہے جب اسکے ساتھ وعدہ خلافی کی جائے ہم اسکے ساتھ ایسا کیوں کریں گے؟ عمر نے اسے  
بیچ میں ٹوکا تھا ہالے چپ تھی وہ ان سب کو بولتے ہوئے سن رہی تھی

ہارون نے بے چارگی سے انکو دیکھا لیل کی آنکھوں میں منت تھی ہالے اسکو امید سے دیکھ رہی تھی اور عمر وہ  
بظاہر بے نیاز تھا لیکن اسکی آنکھیں صاف بتا رہی تھیں وہ کیا چاہتا ہے

اوکے.... میں کر لوں گا وہ بلا خرمان گیا تھا سب کے چہروں پہ بلا خر سکون دوڑ گیا سوائے ہالے کے وہ آگے کو  
ہوئی پریشانی سے ہارون کو دیکھا.....،، ہارون تم اپنے دل سے اور اپنی مرضی سے یہ کام کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک  
ہے ورنہ کوئی زبردستی کوئی زور نہیں ہے تمہیں میری ناراضگی کے خوف سے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں  
ہے اوکے؟،،

ہارون مسکرایا آہ وہ بدل رہی تھی اس نے ہارون کی حیثیت تسلیم کرنی شروع کر دی تھی وہ غلام سے دوستی کے  
درجے پہ آچکا تھا وہ بری تھی لیکن بری رہی نہیں تھی ہارون نے اسکو پلکیں جھپکا کر تسلی دی وہ آرام دہ سی ہوئی  
اب کے وہ خود بھی مسکرائی تھی

چلو اب ایسا کرتے ہیں سارے کام بانٹ لیتے ہیں کون کیا کرے گا؟ اب کے ہالے کھڑی ہو چکی تھی اسکا چہرہ  
خوشی سے متمم رہا تھا اپنا کام اپنا پیسہ اپنی خواہشات انکا پورا ہو جانا بھی ایک antasyf ہوتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

میں اسٹاف اور کسٹمرز کو میچ کروں گی کچن بھی میں خود دیکھ لوں گی کیا کب کس طرح پیش کرنا ہے یہ آتا ہے مجھے ہالے نے سب سے پہلے اپنا کام بتا دیا تھا

ہارون نے ٹھوڑی کھجائی

یہی کام میں شام کے پانچ بجے کے بعد کروں گا تم گھر چلی جایا کرنا باقی کا وقت میں یہیں کسی کونے میں یاروف ٹاپ پہ پینٹنگ کروں گا اور تیسرا یہاں لوگوں کو لانا میرا کام ہے انسٹاپہ تین لاکھ فولورز ہیں میرے وہ فخر سے کہہ رہا تھا

اب کے لیل کی باری تھی

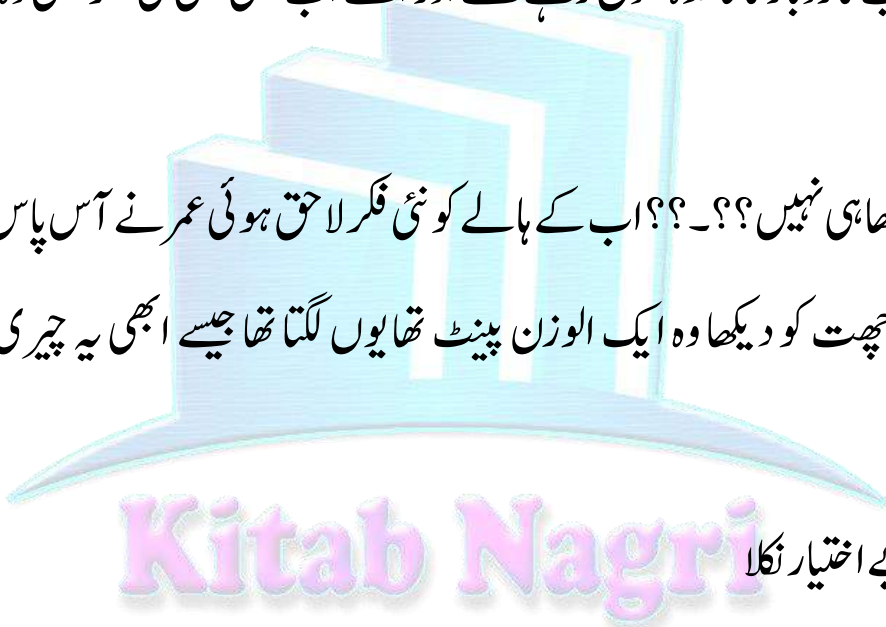
میں اپنے کسٹمرز سے ڈیل کرنے کے لئے یہاں کا ڈریس دونگی دن میں کوئی چار پانچ لوگ تو میں ہی لے آؤں گی اور جب کوئی کسٹمر نہیں ہو گا تب میں ہالے کی مدد کرواؤں گی وہ اعلان کے انداز میں بولی پھر میری رکھا سینڈویچ اٹھا کر دانتوں سے کترنے لگی

اب کے سب کا رخ عمر کی طرف تھا ہاں تم کیا کرو گے؟۔ اس نے سب پہ ذرا کی ذرا نظر ڈالی مجھے ایک ہی کام پسند ہے پیسہ مجھے کیشئر بنا دو شام میں آکر سارا حساب کتاب دیکھ لوں گا اور اگر کسی کسٹمر نے چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو اسے بھی دیکھ لوں گا وہ فخر سے بتا رہا تھا اور آخری اور سب سے اہم بات یہ کام میں فری میں کروں گا وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہاں بیٹھے تمام لوگوں کی سات پشتوں پہ احسان کیا ہو

## Posted On Kitab Nagri

ماآب حسن سلطان آپ کیا کریں گے؟ اب کے سب کی توپوں کا رخ اسکی جانب تھا حسن نے گردن کڑالی میں تم سب کی طرح کا فارغ انسان نہیں ہوں میں ایک ذمہ دار ریگولر سٹوڈنٹ اور جاب پرسن ہوں میں بس اتنا کروں گا کہ جو کھانا کافی بچ جایا کرے گی اسے کچرے میں پھینکنے کی بجائے فوٹ پاتھ پہ بیٹھے لوگوں کو دے آؤں گا سب نے ٹھہر کر اسکو دیکھا تھا کل جب سب مٹھائی کیکس کھا رہے تھے تب وہ کسی غریب کو صدقے کے پیسے دے رہا تھا آج وہ سب کاروبار کا فائدہ سوچ رہے تھے اور اسے اب بھی نیکی کی فکر تھی وہ واقعی معراج سلطان پر تو تھا

ارے نام تو ہم نے رکھا ہی نہیں؟؟؟ اب کے ہالے کو نئی فکر لاحق ہوئی عمر نے آس پاس نگاہ دوڑائی پھر چیری بلاسم کی پینٹنگ والی چھت کو دیکھا وہ ایک الوزن پینٹ تھا یوں لگتا تھا جیسے ابھی یہ چیری بلاسم آپ کے اوپر جھڑنے لگیں گے



بلاسم اسکے منہ سے بے اختیار نکلا

و دینرز

میز کے اوپر رکھا کافی کا گ اٹھاتے ہالے نے جملہ مکمل کیا

واہ مجھے یہ نام پسند آیا حسن چہکا تھا beans blossom یہ ایک انتہائی خوبصورت نام ہے

لیل اور ہارون بھی متفق تھے ہارون نے اب کے ریلیکس ہو کر پزاک کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اگلے ہی لمحے عمر نے اپنی طرف کھینچ لیا ساتھ دفغان ہونے کا اشارہ کیا

## Posted On Kitab Nagri

ہارون نے مدد طلب نظروں سے ہالے کو دیکھا دیکھو ہاری کافی کے معاملے میں نو دوستی اس کے ٹکے سے جواب پہ اس نے اب سینڈوچ کھاتی لیل کو دیکھا

کھانے کے معاملے میں تو میں اپنے باپ کی بھی نہیں اس نے بھی صاف ہری جھنڈی دکھادی ہارون بے چارگی سے ان سب کو دیکھتا رہ گیا تاریخ گواہ ہے دوستوں سے بڑا دشمن کوئی نہیں وہ جل کر بڑبڑایا

اسی تازہ صبح میں اگر سلطان منزل کی عمارت میں جاؤ اور پھر راہ داری اور سارا گھر لتاڑ کر سفیر سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہ ابھی ابھی نہا کر باہر نکلا تھا اسکے بھورے بال گیلے ہو کر ماتھے پہ گر رہے تھے وہ آفس جانے کی تیاریوں میں تھا اسی لمحے اسکی نظر ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی مہرماہ پہ پڑی وہ آئینے میں سفیر کا عکس دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی سفیر بھی اسے دیکھ کر مسکرایا پھر اسکے قریب چلا آیا وہ جو بالوں میں برش پھیر رہی تھی اسکا ہاتھ رک گیا سفیر نے اسکے ہاتھ سے برش لے لیا

میں بہت خوش ہوں سفیر وہ اسکے عکس کو دیکھتے ہوئے محبت سے کہہ رہی تھی مجھے لگتا ہے جیسے سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے سب فکس ہو گیا ہے اب کچھ برا نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں آپ کی محبت میرے لئے امرت ہے سفیر اسکی بات سنتے ہوئے اسکے بالوں میں نرمی سے برش پھیرے گیا

## Posted On Kitab Nagri

لیکن ایک خوف ہے سفیر جو ختم نہیں ہو رہا جو میرے دل سے جا ہی نہیں رہا اس نے گردن موڑ کر سفیر کو دیکھا وہ ان ہی نرم نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا مجھے لگتا ہے یہ کوئی فیری ٹیل کا جادو ہے جو ایک چھناکے سے ٹوٹ جائے گا آپ نے کہا تھا مجھے ہالے کی طلاق کروانی ہوگی میں نہیں کروا سکی میں.....

میں اب ایسا کچھ نہیں چاہتا سفیر نے نرمی سے ٹوکا اس وقت میں انتقام چاہتا تھا ہالے کا برا چاہتا تھا لیکن اب وہ لمحے بھر کو رکا

اب میں بس ہم دونوں کا تعلق ہماری خوشی چاہتا ہوں مہر وہ کہیں بہت پیچھے رہ گئی ہے میں نے اسے چھوڑ دیا اسکا سر اب چھوڑ دیا ہے میں اسکے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا بلکل بھی نہیں میں سمجھ گیا ہوں کہ کچھ لوگ ہمارے لئے نہیں ہوتے انکا نہ ملنا کوئی بد قسمتی کوئی سزا نہیں ہوتا یہ بخت ہوتا ہے میں نے اپنا بخت قبول کر لیا ہے اور اب میں خوش رہنا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ اپنے ساتھ

کیا آپ نے اسے معاف کر دیا؟ مہر نے ہلکی آواز میں پوچھا تھا سفیر نے چند لمحہ اسکو دیکھا

مجھے نہیں پتہ مہر لیکن اب بس میں اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا اس دن میں نے اسے عمر کے ساتھ دیکھا تھا وہ خوش تھی بہت زیادہ خوش اور مجھے لگتا ہے میں اسے کبھی اداس نہیں دیکھ پاؤں گا یہ اسکے لئے نہیں ہے اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

یہ میرے لئے ہے یہ میرے وقار کے لئے ہے یہ میرے اعلیٰ نسل ہونے کے لئے ہے بڑے پاپا نے میرے لئے ساری زندگی باپ کا کردار ادا کیا ہے اب میں اسکے ساتھ برا کر کے خود کو مزید برا نہیں بنانا چاہتا میں نے اس



## Posted On Kitab Nagri

لڑکی کا باپ قتل کر دیا اب اسکی خوشی میرا کفارہ ہے تم سب بھول جاؤ اور میرے ساتھ آگے بڑھو میں تم سے محبت کرنے کی کوشش کروں گا اوکے؟

مہرنے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلادیا

وہ خوش تھی سفیر خوش تھا زندگی خوش تھی بلاخر مہرماہ کو اسکی ریاضت اور خود کو بے توقیر کرنے کا صلہ ملنے لگا تھا

شام سر پہ آئی تو بینز بلاسم کی ساری بتیاں روشن کر دی گئیں باہر ہنوز کلوز کا بورڈ لگا تھا عمر لیل اور ہارون جا چکے تھے آخری کے چند کام تھے جو ہالے دوڑ دوڑ کے کر رہی تھی اس نے اسٹاف نہیں نکالا تھا پرانے اسٹاف کو نئی ہدایت دی گئی تھیں کل ایک نئی اوپننگ تھی وہ بالوں کو جوڑے میں لپیٹے اسٹاف کو احکام جاری کرتی نظر آرہی تھی تھکن ان حد سے سوا ہونے لگی تھی دفعتاً وہ چونک کر رکی اسے اپنے عقب میں کسی کے کھڑے ہونے کا احساس ہوا تھا وہ مڑی اور پھر خوشگوار حیرت میں گھری کھڑی رہ گئی سامنے مہرماہ کھڑی تھی نک سک سے تیار برانڈڈ کپڑے جوتے بیگ اور سب سے زیادہ جو چیز نمایاں تھی وہ اسکے چہرے کی روشنی تھی چمک تھی

ٹیالے کپڑوں بکھرے بالوں اور عام سے کپڑوں میں کھڑی ہالے سلطان وہ آج بھی اس سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی وجہ اسکی رنگت اسکے نقوش نہیں تھے وجہ چہرے اور ذات کا وقار تھا وہ اس حالت میں بھی باوقار اور اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ کھڑی تھی



## Posted On Kitab Nagri

مہرماہ آگے آئی ہالے کو گلے لگایا پھر مل کر الگ ہوئی یہ کیسی ماسیوں والی حالت بنا رکھی ہے؟ تم مالکن ہو ہالے ملازم نہیں اس نے ٹوکا تھا

مجھے ملازم یا مالک میرا حلیہ نہیں میرا حکم دینے کا طریقہ بناتا ہے میں پھٹے پرانے کپڑوں میں بھی ان سے باتیں منوا سکتی ہوں اور برانڈڈ کپڑوں میں بھی وہ سادگی سے کہتی اسے لئے آگے چلی آئی اسکے لہجے میں کوئی طنز نہیں تھا البتہ مہر کو واضح برا لگا تھا

کوئی وقت تھا جب تم میری باتیں خاموشی سے سن لیتی تھیں وہ میرز کرگرد رکھی کرسی پہ بیٹھتی ہوئی بولی آج تم مجھے جواب دینے لگی ہو ہالے کہیں عمر حیات کا رنگ تو نہیں چڑھ رہا وہ طنزیہ کہہ رہی تھی ہالے کو معاملات خراب ہوتے دکھے تو اس نے،، ایسی کوئی بات نہیں اپ کو زیادہ فیل ہو رہا ہے " کہہ کر بات ختم کر دی

مہرماہ بھی خاموش ہو بیٹھی پھر ایک طائرانہ نظر اطراف میں ڈالی۔ اچھی جگہ ہے پیسے کہاں سے لائی اس نے بس یہی پوچھا تھا نہ مبارک نہ کوئی حوصلہ افزائی

بس اللہ نے کرم کر دیا وہ چھوڑیں آپ بتائیں کیا لیں گی اس نے کہتے ساتھ ایک لڑکے کو آواز دی وہ دوڑا چلا آیا بارسیتا سے کہو دو اسپیر سوڈبل شاٹ لڑکے سے کہہ کر وہ دوبارہ مہر کی جانب متوجہ ہوئی تھوڑی دیر تک وہ دونوں مختلف باتیں کرتے رہے اس کے بعد مہرماہ اصل موضوع پہ آئی تھی

تم عمر سے طلاق نہیں لے رہیں؟ وہ اپنے کافی کے مگ پہ انگلی پھیرتے ہوئے پوچھ رہی تھی

ایک لمحے کے لئے ہالے سے کوئی جواب نہ بن سکا

## Posted On Kitab Nagri

ہم.... ہم بہت الگ ہو جائیں گے وہ سنبھل کر بولی ماتھے پہ پسینے کی ننھی بوندیں چمکی تھیں صاف ظاہر تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے

مہرماہ نے بغور اسکا چہرہ دیکھا کیا تم دونوں نے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟

نہیں ایسا نہیں ہے وہ فوراً بولی ہم بس کچھ عرصہ ساتھ رہیں گے اور پھر بہت جلد میں اس سے طلاق لے لوں گی میں جانتی ہوں میں اسکے قابل نہیں ہوں آخر میں اسکا لہجہ ہلکا ہوا تھا

تم مجھے پاگل سمجھ رہی ہو؟ یا پھر دو سال کی بچی؟ ہالے تم اسکے ساتھ گھومتی پھرتی ہو تم اسے کمپنی سے پک اینڈ ڈراپ دیتی ہو تم اس سے پیسے لے کر کیفے کھول لیتی ہو تم اسے چھوڑنے کی بات پہ سن ہو جاتی ہو تمہارا چہرہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے کسی نے تمہاری سب سے قیمتی چیز چھین لی ہو مہرماہ دبی دبی بلند آواز میں کہہ رہی تھی ہالے اسے کہنا چاہتی تھی کہ خاموش ہو جاؤ لیکن کہہ نہیں سکی

وہ آدمی تم پہ کبھی گواپ نہیں کرے گا وہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا تم اس آسرے میں مت رہنا کہ وہ ایک دن تمہیں چھوڑ دے گا تم میرے ساتھ چلو ہم خلع کا کیس دائر کریں گے تم گھر واپس آ جانا ہالے تمہارے پاس اب بھی آپشن ہیں ہارون تم سے شادی کر لے گا

میں شادی شدہ ہوں اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں یکدم ہالے نے اسے بے حد ناگواری سے ٹوکا تھا مہر کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی ساکت رہ گئی چند لمحہ وہ دونوں کچھ نہیں کہہ سکیں ایک آکورد سی خاموشی تھی جو انکے درمیان تھی تھوڑی دیر بعد مہرماہ نے خود ہی کہنا شروع کیا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو.... میں تمہارے ساتھ مخلص ہوں وہ آدمی تم سے محبت کرتا ہے لیکن تم اس کے لائق نہیں ہو تم دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے اگر یہ شادی رہے گی تو تمہارے حق میں بس اذیت آئے گی بچے... مینٹل اسٹیبلٹی... کردار یہ سب محبت سے زیادہ اہم زیادہ ضروری ہوا کرتے ہیں وہ فکر مندی سے کہہ رہی تھی اور ہالے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھے گئی

آج تم اس سے محبت نہیں کرتیں کل تمہیں اس سے محبت ہو جائے گی پھر کیا کرو گی؟ کیا تب اسے چھوڑنا آسان ہو گا؟ محبت نہ سحر ہے میں تمہیں سحر زدہ ہونے سے بچا رہی ہوں اگر تمہیں اس سے محبت ہو گئی تو تم آفت زدہ ہو جاؤ گی میں نے ساری زندگی تمہاری بھلائی چاہی ہی تم میرے لئے بیٹی جیسی ہو اگر تم اپنی زندگی میں خوش رہنا چاہتی ہو تو عمر سے دور رہو وہ ساحر ہے تم پہ اپنا سحر پھونک دے گا اور تم جانتی ہوناں جادو شہزادیوں کی زندگی کس طرح خراب کر دیتا ہے??

ہالے کچھ نہیں بولی بس سر اثبات میں ہلا دیا ایک پل کو اس نے سوچنے چاہا کہ وہ عمر سے الگ ہو جائے گی اسی پل اسے اپنا دل خالی ہوتا محسوس ہوا مہر کو لگتا تھا وہ سحر کر دے گا ہالے کو لگتا تھا وہ سحر زدہ ہو چکی ہے

مہر جس طرح آئی تھی اسی طرح چلی بھی گئی کتنی دیر بیتی کیا ہوا اسے کچھ پتہ نہیں چل سکا بارستا بیرے سب جا چکے تھے کیفے میں اب مدھم بتیاں جل رہی تھیں دفعتاً کیفے کا دروازہ کھلا اور وہ آتا دکھائی دیا ہالے سر کو میز پہ گرائے پڑی رہی رہی

## Posted On Kitab Nagri

کیفے سے اتنا پیار ہو گیا ہے کہ اب گھر بھی نہیں آنا؟ وہ کہتا ہوا آگے آیا اور دھپ سے اسکے سامنے بیٹھا ہالے کے آنسو نہ جانے کیوں بہنے لگے

کیا ہوا ہے ادھر تو دیکھ لیں موڈ خراب ہے کیا؟ وہ مسلسل سوال کر رہا تھا ہلکا پھلکا روح کے اندر تک اترتا لہجہ وہ کتنا پیارا بولتا تھا ناں؟

مجھے دیکھ لیں ایک بار میر احسن دیکھ لیں سب اچھا ہو جائے گا یقین کریں بہت سی لڑکیوں کا موڈ مجھے دیکھ کر اچھا ہو جاتا ہے

اسکے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے اب کے اس کی سسکی گونجی نیم اندھیرے اور مکمل خاموشی میں اسکی سسکیاں جیسے سارے کیفے میں گونج گئیں عمر بے اختیار پریشان ہوا اٹھا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے ساتھ لمبی بیچ نما کر سی پہ آ بیٹھا ہالے اب سر اٹھائے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بری طرح رو رہی تھی

اپ آپ رو کیوں رہی ہیں؟... کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟... کیا پیسے چاہیے؟ ہالے پلیز بتاؤ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔  
... وہ فکر مندی سے اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہہ رہا تھا

میں.... میں.. تمہیں.. میں تمہیں چھوڑنا نہیں چاہتی وہ سسکیوں کے درمیان بامشکل بول سکی میں چاہتی ہوں چاہے ہماری طلاق بھی ہو جائے تب بھی تم میری زندگی سے نہ جاؤ تم میرے دوست بن کر میرے ساتھ رہو وہ بلند آواز میں روتے ہوئے بامشکل بول رہی تھی عمر لمحے بھر کو ٹھہر گیا کچھ کہہ ہی نہیں سکا

## Posted On Kitab Nagri

پھر اس نے نرمی سے ہالے کے دونوں ہاتھ تھام لئے وہ گردن جھکائے بے آواز روئے گئی اس کے آنسو عمر کے ہاتھوں پہ گر رہے تھے

میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا آپ ہمیشہ میری زندگی کا ایک حصہ بن کر میرے ساتھ رہیں گی چاہے ہماری طلاق ہو یا نہ ہو میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا آپ کا دوست بن کر اوکے؟

ہالے نے نم آنکھوں سے اسکو دیکھا چند لمحہ وہ اسے دیکھتی ہی رہی اور تم ایسا کیوں کرو گے؟ وہ بھیگے چہرے کے ساتھ بولی

مدھم روشنیوں میں وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے ہالے کی آنکھیں نم تھیں سرخ تھیں عمر کی آنکھیں کچھ بول رہی تھیں کچھ تکلیف زدہ تھیں

i love with all my heart Because you are the women

وہ بے حد آہستگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا ایک لمحے کو ساری دنیا کی گردشیں رک گئیں ہر آواز رک گئی ہر حرکت رک گئی ہالے کا دل رک گیا

اسی لمحے وہ زور سے ہنسا سیریس نہ لیں فلم کا ڈائیلاگ ہے آج ہی دیکھی ہے میں نے بہت اچھی فلم ہے لمحوں کی فسوں خیزی ٹوٹ گئی ہالے نے خفت سے رخ موڑ لیا پھر کھینچ کر اسکے ہاتھوں سے ہاتھ نکال لئے



## Posted On Kitab Nagri

میرے ساتھ ایسے مذاق نہ کیا کرو سر پھاڑ دوں گی وہ اٹھتے ہوئے خشک لہجے میں بولی عمر گہری سانس بھرتا اسکے ساتھ اٹھا

ویسے تھوڑی دیر پہلے آپ کہہ رہی تھیں آپ مجھے چھوڑنا نہیں چاہتیں میں اسکا کیا مطلب لوں؟ صاف ظاہر تھا وہ اسے تنگ کر رہا تھا

مجھے ذہنی مریض سمجھ کر بھول جاؤ سب یہ سمجھ لو کہ آج دورہ پڑا تھا وہ اپنا سامان سمیٹ رہی تھی عمر اسے اس طرح تپتے ہوئے دیکھ محض ہو رہا تھا

ویسے میری کچھ دیر قبل کہی گئی بات سے سیریس نہ ہو جائیے گا ورنہ میں ذمہ دار نہیں وہ مسکراہٹ دبا کر بولا میں پاگل ہوں لیکن اتنی بھی نہیں وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہتی باہر نکل گئی عمر حیات ہنستے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگست کا پہلا عشرہ بیت چکا تھا چودہ اگست کی گہما گہمی کے بعد آج وہ کیفے سے ذرا دیر واپس آئی تھی زندگی بے حد مصروف ہو چکی تھی کیفے سنبھالنا جتنا آسان لگتا تھا اتنا تھا نہیں وہ مینجمنٹ کے مختلف آن لائن کورسز کر رہی تھی ساتھ ساتھ اپنی ذہنی صحت کے لئے وہ بقاعدگی سے غزالہ روجی کے کلینک جا رہی تھی اس وقت وہ لاونج میں



## Posted On Kitab Nagri

بیٹھی تھی صوفے پہ نیم دراز گھر کے ہلکے پھلکے لباس میں بالوں کو گول مول باندھے وہ ٹی وی پہ چنیل بدل رہی تھی اسی وقت عمر اندر آتا دکھائی دیا اسکے ہاتھ میں کافی کے مگ تھے وہ سادہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھا ہالے کی ساتھ بیٹھتے ہوئے اس نے کافی کا مگ اسے تھمایا

شمس مجھے تین دن کے لئے کوئٹہ بھیج رہا ہے اس نے بات کا آغاز کیا میرا ایک دوست بھی ہے وہاں اسکی شادی بھی ہے سوچ رہا ہوں چلا جاؤں وہ ہالے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا  
ہمم چلے جاؤ اچھا وقت گزرے گا وہ تھکن زدہ تھی عمر نے غور سے اسکو دیکھا وہ کتنی تھکی ہوئی تھی اپنی وسعت سے زیادہ اٹھانے والا بوجھ اسکے لئے بھاری تھا

آپ ساتھ چلیں گی؟ وہ نہیں جانتا تھا اس نے یہ پیشکش کیوں کی ہالے فوراً سیدھی ہو بیٹھی آنکھیں چمک اٹھیں لیکن میں تو انوائسٹڈ نہیں ہوں اگلے ہی لمحے اسکی ساری خوشی ماند پڑ گئی تھی عمر کا دل کیا تھا اپنا سر پیٹ لے "بی بی کاغذی ہی سہی میں آپکا شوہر ہوں اگر میں انوائسٹڈ ہوں اسکا مطلب ہے آپ بھی انوائسٹڈ ہیں" وہ جل کے بولا تو ہالے کھل کر مسکرائی

سہی کہہ رہے ہو لیکن نہیں وہ ایک بار پھر مایوس ہوئی کیفے کا کیا ہوگا؟

کیفے میں تو جیسے لوگوں کا جم غفیر رہتا ہے ناں گنتی کے چار لوگ تو آتے ہیں اس نے طنز کیا  
کل چھ آئے تھے اچھا وہ بھڑک گئی ساتھ وہ دونوں ہنس پڑے اس نے بات ہی ایسی کہی تھی دراصل کیفے کے سامنے والی سڑک پہ کچھ کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا اور لوگوں کو دو تین دن سے آنے میں دقت ہو رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

پھر کیا خیال ہے چلیں گی؟ صبح فجر کے بعد نکل رہا ہوں میں عمر نے کہتے ساتھ کافی کامگ ہونٹوں سے لگایا

کس حیثیت سے بیوی یا پھر دوست؟ وہ مسکراہٹ دبا کر بولی

سہیلیاں میری اور بھی بہت ہیں چلنا ہے ہے تو بیوی بن کر چلیں

ہارون اور حسن کو بھی لے چلیں وہ بھی میرے ساتھ گھوم لیں گے وہ آگے کو ہو کر اشتیاق سے پوچھ رہی تھی

اتنے دنوں بعد وہ کہیں جائے گی یہ خیال ہی دل خوش کر رہا تھا

ہر گز نہیں عمر فوراً سے پہلے بولا تھا وہ ہارون تو پھر بھی برداشت ہو جاتا ہے لیکن آپ کا عذاب بھائی ہر گز بھی

نہیں وہ بولتے ہوئے اٹھا تھا

تم تو خواہو امیرے لوگوں سے جلتے ہو اللہ جانے تمہیں اس بچے سے کیا بیر ہے ہالے خفگی سے بولی تھی

عمر نے اسکو ایسے دیکھا جیسے اسکا دماغ چل گیا ہو "جی جی بالکل بچہ ہے وہ میں تو کہتا ہوں اگر اس جیسے دو چار اور بچے

پیدا ہو گئے تو دنیا والے بچوں سے خوف کھائیں گے

وہ بڑبڑاتا باہر چلا گیا اسکے پیچھے ہالے نے فون اٹھا لیا تھا اور اب وہ کوئی نمبر ڈائل کر رہی تھی

کچھ دیر بعد وہ اپنے کمرے میں تھی حسن اور ہارون اسکے بیڈ پہ بیٹھے تھے ہارون اسکا میک اپ اور باقی کا سیمیٹیکس

کی چیزیں چھوٹے بیگ میں ڈال رہا تھا حسن منہ بسورے بیٹھا تھا ہالے الماری میں منہ دیے کھڑی تھی

ہالے مجھے بھی لے جاؤ ناں پلیز وہ منت کرتے ہوئے بولا

## Posted On Kitab Nagri

اے تمہارا کیا کام وہاں؟ وہ دونوں جا رہے ہیں تم اچھے لگو گے ساتھ ہارون نے اسکو گھر کا تھا اسی وقت عمر بھی اندر آیا

سامان پیک ہو گیا ہے تو دے دیں اس نے ہالے کو آواز دی حسن نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا  
عمر.. میں تمہارا بھائی ہوں مجھے بھی لے جاؤ

صبح صبح میرے سر پہ کوئی بھاری پتھر نہیں لگا جو تمہیں ساتھ لے جاؤں عمر نے ہاتھ جھلایا  
ہالے نے بھی اب الماری سے سر نکالا تھا اور دو بیگز جو اس نے الماری کے ساتھ رکھے تھے انکی جانب اشارہ کیا  
"یہ سامان ہے رکھ دو گاڑی میں" وہ مصروف سی کہہ رہی تھی  
حسن کی بے چارگی والی شکل ہارون اور بنگلے کو چھوڑ وہ دونوں فجر کے وقت کوئٹہ کے لئے روانہ ہو گئے تھے  
یہ سفر انکے لئے بہترین رہے خدا کرے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سفر اچھا گزر رہا تھا شام کے قریب وہ لوگ بولان پہنچ چکے تھے بولان کوئٹہ سے پہلے آنے والا شہر ہے یہاں کے  
پھاڑ اور یہاں کے راستے جو کہ پہاڑوں کو ہی کاٹ کر بنائے گئے ہیں انسان کو اپنے سحر میں جکڑ لیتے ہیں وادی  
بولان کے راستے یوں تھے جیسے ایک اونچے پہاڑ پہ سڑک بنادی گئی ہو صاف ستھری پکی سڑک بل کھاتے روڈ اور

## Posted On Kitab Nagri

پھر روڈ سے اگر نیچے کی جانب گردن جھکا کر دیکھو تو پتھروں کے اوپر بہت پانی جب اس پانی پہ دھوپ پڑتی تھی تو پتھر نمایاں ہونے لگتے تھے یہ ایسا خوبصورت منظر ہوا کرتا ہے کہ تمہاری آنکھیں اس منظر کو تکتی رہیں

وادی بولان کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب آپ یہاں سے سفر کر رہے ہوں گے تو آپ کو ایسا لگے گا جیسے آپ کے کان سن ہو گئے ہوں جیسے آوازیں ٹھیک طرح سے سنائی نہ دے رہی ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ وادی بولان اونچائی کی طرف ہے اور یہاں ہوا کا دباؤ بہت زیادہ ہے اگر آپ کسی نارمل ہوا کے دباؤ والی جگہ سے یہاں آجاتے ہیں تو کچھ پل اپنے کانوں کو سن ہوتا پائیں گے اور آوازوں کا راستہ مکمل طور پہ ختم نہ سہی لیکن دھندلا ضرور ہو جائے گا

اس وقت عمر حیات کی گاڑی بولان کے اونچے راستوں پہ دوڑ رہی تھی ہلکی ہلکی بوند باندی نے ہوا میں خنکی پیدا کر دی تھی ہالے نے ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کر دیا کیونکہ آواز سہی سے نہیں آرہی تھی اور عمر نے وجہ بھی بتا رکھی تھی

مغرب میں ابھی خاصہ وقت تھا ایسے میں سورج کی روشنی جب گھاٹی سے نیچے پتھروں والے پانی پہ پڑ رہی تھی تو ایک سنہری سی روشنی پیدا ہو جاتی تھی ہالے محوسی اس منظر کو دیکھ رہی تھی یہاں آکر سنگنلز بھی کام کرنا چھوڑ دیتے تھے ذرا آگے جا کر ایک جگہ عمر نے گاڑی روک دی ہالے نے گردن نیچے کر کے دیکھا دور کہیں سے اسے ایک بورڈ نظر آیا

پیر غیب اس نے اچھنبے سے نام دہر آیا پھر عمر کو دیکھا "ڈونٹ ٹیل می تم منت مرادوں پہ یقین رکھتے ہو"

## Posted On Kitab Nagri

عمر ہنس دیا صبح سے لے کر اب تک وہ کئی بار ایسے کھل کر ہنسا تھا شاید وہ اس سفر سے خوش تھا یہاں ایک بہت خوبصورت جگہ ہے آئیں آپ کو دکھاؤں وہ بولتے ہوئے اپنی گاڑی سے اتر آیا ہالے بھی اتر کر نیچے آئی آوازیں اب ذرا واضح ہونے لگی تھیں کانوں میں بجتی گھنٹیاں اب کم ہوئی تھیں وہ اسے لئے آگے بڑھتا گیا بولان میں سڑک سے نیچے اتر کر پانی کی طرف جانا مشکل نہیں ہوتا پہلی وجہ یہ کہ اونچائی زیادہ نہیں ہوتی دوسری وجہ یہ کہ راستہ اتنا مشکل نہیں ہوتا پتھریوں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انسان با آسانی نیچے گھاٹی تک جا سکتا ہے بس پتھروں پہ چل کر پیر ذرا دکھ جاتے ہیں یہ کوئی چھوٹے چھوٹے نوکیلے پتھر نہیں ہوتے یہ ہتھیلی جتنے موٹے موٹے پتھر ہوتے ہیں بولان سے کرکوسٹ تک ان پتھروں کی بہتات تھی وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی نیچے آئی پیر تک جانے کا راستہ کہاں تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن جہاں اسے عمر لایا تھا یہ کوئی الگ ہی جگہ تھی بے اختیار اسکے منہ سے .. واہ نکلا تھا منظر کچھ یوں تھا کہ چاروں جانب پہاڑوں ایک گولائی کی صورت تھے پہاڑوں کے اوپر چھوٹے چھوٹے سبز درخت تھے اور ان پہاڑوں سے پانی کا چشمہ پھوٹتا تھا ایک جانب سے نہیں تین مختلف جگہوں سے وہی پانی جب نیچے گرتا تھا تو سبز درختوں کا عکس اس میں پڑتا تھا کہ اس پانی کو سبز دکھاتا تھا اور کبھی کبھی نیلا بھی یوں لگتا تھا جیسے پانی سبز اور نیلا سا ہو ایک دائرہ سبز ایک دائرہ نیلا پانی گرنے کا شور سارے میں پھیلا ہوا تھا

یہ وجہ تھی جو میں فلائٹ سے نہیں لایا آپ کو ورنہ آپ بولان میں اپنے کان بند ہوتے کیسے محسوس کرتیں؟ وہ ہالے کے عقب میں کھڑا پانی پہ نگاہیں جمائے کہہ رہا تھا بی بی نانی کا پانی گرنا کیسے دیکھ پاتیں آپ؟



## Posted On Kitab Nagri

تم نے اچھا ہی کیا میں نے بہت انجوائے کیا ہے سارا سفر خوبصورت تھا ہالے نے تائید کی لیکن وہ رکی پھر نیچے بیٹھ کر پانی میں پیروں کو ڈبو لیا مجھے کانوں کے بند ہونے سے بڑی کوفت ہوئی تھی اس نے برا سا منہ بنایا وہاں کے مقامی لوگ بھی یہیں تھے شاید وہ پیر سے دعا لے کر آرہے تھے لوگوں کا ہجوم کم تھا البتہ لوگ تھے ضرور

عمر اس کے ساتھ بیٹھ گیا مجھے کبھی بھی آوازوں کے بند ہونے سے کوفت نہیں ہوئی وہ پانی کے شور میں ہالے کے ساتھ بیٹھا کہہ رہا تھا مجھے ہمیشہ رعب سا محسوس ہوا ہے ہالے نے اس کو اچھنبے سے دیکھا جیسے اس کا مطلب نہ سمجھ پائی ہو عمر نے کہنا جاری رکھا میں سوچتا ہوں یہ پندرہ بیس منٹ کے لئے جب آوازیں ہمارے لئے مس بیلنس ہو جاتی ہیں تب ہمیں کتنا برا لگتا ہے اگر ساری زندگی کے لئے یہی خامی اللہ ہمارے اندر رکھ دیتا تو؟

لمحے بھر کے لئے تو ہالے کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اسی لئے میں جب بھی یہاں آتا ہوں تو مجھے خدا سے رعب محسوس ہوتا ہے مجھ اس کی قدرت سے رعب محسوس ہوتا ہے یہاں آکر مجھے محسوس ہوتا ہے نارمل ہونا کتنا بڑا اعزاز ہے

ہالے نے سر اثبات میں ہلایا تم سہی کہتے ہو نارمل ہونا بہت بڑا اعزاز ہے وہ ہلکی آواز میں بولی

کچھ دیر تک وہ دونوں وہیں بیٹھے رہے اسکے بعد اٹھ آئے مغرب کا اندھیرا گہرا ہونے لگا تھا اگلے ایک گھنٹے میں وہ کوئٹہ پہنچ چکے تھے پہاڑوں کے درمیان واقع چھوٹا خوبصورت شہر یہاں زیادہ گرمی نہیں پڑتی تھی کراچی جیسی تو بالکل نہیں یہ ٹھنڈا شہر تھا یہاں کی دھوپ بدن جھلساتی نہیں تھی بلکہ اگر گرمی کے دنوں میں بس ایک پنکھا بھی چلتا رہے تو تمہیں اس کی ہوا بھائے گی



## Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کا قیام کوئٹہ کے فائیو اسٹار ہوٹل "سیرینا" میں تھا سیرینا کی لمبی اونچی عمارت ٹیالے رنگ کی تھی کچا ٹیالا رنگ ساری عمارت کی باہر والی اونچی مضبوط دیواروں پہ ٹیالا رنگ جیسے لپیٹ دیا گیا ہو اس ہوٹل کی دیواریں عمر کو ہمیشہ ایک قلعے کی سی لگتی تھی اونچی مضبوط موٹی دیواریں آج یہاں تک آتے آتے رات ہو گئی تھی وہ اپنا سفر کل سے شروع کرنے والے تھے

اگلادن اپنے ساتھ کئی ساری مصروفیت ساتھ لایا تھا صبح صبح عمر اپنی کسی میٹنگ کا کہہ کر گیا تھا اور اب دوپہر کے بارہ بجے لوٹا تھا آج شام ہی اسکے دوست کی "قوالی نائٹ" بھی تھی ایسا کوئی فنکشن شادی کے لئے ضروری تو نہیں تھا لیکن امیروں کے چونچلے یونو

وہ واپس آیا تو ہالے ہوٹل کی لابی میں ہی بیٹھی تھی منہ پھلائے بے زار وہ اسے بہلا کر کسی طرح باہر لے ہی آیا تھا اور پھر وہ ساتھ چلی بھی آئی تھی سب سے پہلے وہ دونوں "گولڈ سٹی مال" گئے تھے یہ ایک بہت مہنگا اور کوئٹہ کے آلیٹ کلاس کے لوگوں کے لئے بنامال تھا

عمر حیات یہاں سے وہاں گھماتے ہوئے اسے شہر کے بارے میں معلومات دیتا رہا تھا یہاں سے پھر وہ اسے چوڑی گلی لے آیا تھا یہاں آکر وہ حقیقتاً خوش ہوا تھا یہ جگہ کراچی کے عام مارکیٹس جیسی تھی دونوں اطراف میں دکانیں تنگ گلیاں لیکن کراچی جتنی تانگ ہر گز نہیں ہالے کو یہ سب بہت نیا لگ رہا تھا سب سے اہم بات یہ تھی

## Posted On Kitab Nagri

کہ یہاں وہی وہ واحد لڑکی تھی جس نے سر سے دوپٹہ اتار رکھا تھا باقی پٹھان اور اردو سپیکنگ عورتوں نے دوپٹے سر پہ لے رکھے تھے کوئٹہ میں بہت کم ہی ایسی عورتیں دیکھنے کو ملیں گی جنہوں نے دوپٹے اتار رکھے ہوں یا پبلک پلیسز میں جینز شرٹس پہن رکھی ہوں یہاں پر دے کا اہتمام تھا پٹھان بلوچ خواتین تو بڑی بڑی چادروں میں خود کو ڈھانپ کر پھرا کرتی تھیں کچھ اردو سپیکنگ اور عیسائی کمیونٹی کی عورتیں تھیں جن کے دوپٹے سروں سے اترے ہوئے یا پھر سر سے ہوتے ہی نہیں تھے یہاں سب کو اتنے بڑے دوپٹے اور نقاب لگائے دیکھ ہالے نے بھی دوپٹہ اچھے سے سر پہ اوڑھ لیا عمر اسے اس طرح دیکھ کر مسکرایا تھا

کافی ساری شاپنگ کے بعد وہ اسے ایک اچھے ریسٹوران لے آیا تھا عمر نے اپنے لئے سبزی اور ہالے کے لئے بریانی آرڈر کی تھی اسے اسی چیز کی craving ہو رہی تھی عمر نے بس اسکی بات پہ مسکراہٹ دہالی تھی ساتھ بیرے کو "بریانی میں ڈبل مصالحہ ڈالنا" تاکید کر دی تھی ہالے نے اسے ڈبل مصالحے کی بات پہ ٹوکا تھا "میں اتنا اسپانسی کھانا ہی کھاتی" جواب میں عمر نے اسے بس دھیرج رکھنے کو کہا تھا کھانا لایا گیا عمر شوق سے اپنی سبزی کھا رہا تھا لیکن ہالے نے پہلا نوالا لیتے ہی کڑوا منہ بنایا تھا

یہ ہمیں بریانی کہہ کر پلاؤ کیوں دے گیا ہے؟

عمر مسکرایا یہ بریانی ہی ہے یہاں کے لوگ مصالحہ بہت کم کھاتے ہیں میڈم یہاں یہ کناکھیوں سے اسکی پلیٹ کی جانب اشارہ کیا بھی ٹوچ ہے وہ ہنوز مسکرا رہا تھا ہالے کا موڈ خراب ہو چکا تھا وہ کراچی سے آئی مصالحوں کی شوقین لڑکی تھی وہ ایسے پھیکے کھانے کہاں کھا سکتی تھی عمر نے اسکو ہاتھ روکتے ہوئے دیکھا پھر اٹھ کھڑا ہوا

## Posted On Kitab Nagri

چلیں آپ کو کچھ آپ کے ٹائپ کا کھلاؤں وہ والٹ سے چند نوٹ میز پر رکھتا کہہ رہا تھا ہالے بھی اٹھی کچھ دیر بعد وہ اسے کسی مارکیٹ نما جگہ پہ لے آیا تھا ہالے متعجب سی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی یہاں بڑے بڑے شاپنگ سینٹر بنے تھے لوگوں کا رش حد سے زیادہ تھا بلاخر وہ ایک شاپنگ سینٹر کے باہر کے ہالے گردن اٹھائے اسکی عمارت کو دیکھ رہی تھی "داود شاپنگ سینٹر" عمارت کے ماتھے پہ کندہ تھا یہاں کھانا ملے گا کیا؟ وہ حیرت سے بولی

عمر کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے بی بی یہاں نہیں یہاں دیکھیں اس نے ہالے کا رخ موڑا عمارت کے عین سامنے ایک چھوٹا سا ڈھابے نما فوڈ کارٹ تھا برگر.. بریانی.. تکہ.. کباب اور ہر قسم کی چٹنی یہی انکا مینیو تھا وہ اسے لئے آگے بڑھ آیا وہ سٹریٹ فوڈز کا شوقین نہیں تھا لیکن ہالے تھی گول چکر دار زینے چڑھتے وہ اوپر آئے چھوٹا سا ہال جہاں گنتی کے ہی چند میز اور کرسیاں رکھی تھیں

وہ دونوں بھی ایک میز کے گرد بیٹھ گئے عمر نے ریشمی کباب اور تکی آرڈر کئے ساتھ انکی اسپیشل مایونیز والی چٹنی یہ چٹنی صرف مایو سے نہیں بنتی اسے بنانے کے لئے گرینڈر میں مایونیز سرخ چھوٹے والے مرچ اور نمک اور سرخ پاؤڈر والے مرچ ڈالے جاتے ہیں ذرا دیر کو گرینڈر میں ان سب کو گھما کر تیار ہونے والی یہ چٹنی آپ کے کانوں سے دھوئیں نکال سکتی تھی تھوڑی دیر تک ویٹر اپنی خاص چٹنی اور کباب لے آیا عمر نے ہالے کو اشارہ کیا ہالے نے ریشمی کباب کو کانٹے کی مدد سے توڑا پھر اسی کانٹے کو چٹنی والی پلیٹ میں ڈبو کر منہ تک لے گئی اور اگلے

## Posted On Kitab Nagri

ہی لمحے اس نے آنکھیں موند لیں یہ اسکا سائل تھا جب بھی اسے پرفیکٹ ٹیسٹ ملا کرتا تھا وہ اسی طرح آنکھیں بند کر اسے محسوس کرتی تھی

اب یہ ہوئے ناں کراچی والے مصالحوں وہ مزے لے لے کر کھاتی رہی عمر اسے اس طرح کھاتے دیکھ مسکراتا رہا کھانا کھانے کے بعد وہ اسے مختلف جگہوں پہ گھماتا رہا تھارات کے کوئی دس بج گئے تھے جب وہ اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا گھرا لیا تھا اب عمر کے قدم جواب دے چکے تھے ہالے منہ بسورتی ہوٹل واپس آگئی تھی عمر سو گیا تھا اور وہ اب بھی اپنے کپڑے نکال کر دیکھ رہی تھی کل پارک میں وہ یہ پہنے گی ہاں بالکل یہی رات گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی اور پلاننگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

اگلی صبح سولہ اگست کی تھی عمر حسب معمول صبح اپنے کام پہ چلا گیا تھا اسکی واپسی دوپہر ایک بجے تک ہوئی آج وہ اسے کئی اور جگہیں گھمانے لے گیا تھا ہنہ اوڑک ہنہ جھیل اور پھر رات میں عسکری پارک پارک ایک لمبے چوڑے رقبے پہ بنا تھا پھول درخت اور ہری گھاس کی تو جیسے اس پارک میں بہتات تھی جنگلے والا بڑا سادہ وازہ پار کرتے اندر آؤ تو لمبی سڑک تھی جس کے دونوں اطراف میں دور دور تک لمبی گھاس بچھی تھی یہ گھاس کے قطعے اتنی دور تک تھے جہاں تک تمہاری نگاہ جاتی ہو درختوں سے لپٹی فیری لائنس نے پارک کی خوبصورتی کو مزید روشن کر رکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عمر اسے لئے آگے آیا تو لوگوں کا بے تحاشا شور اسکے کانوں میں پڑا یہ وہ جگہ تھی جہاں بڑے بڑے جھولے لگے تھے رائیڈ لیتے لڑکے لڑکیاں چیخ چیخ کر اپنے جوش کا اعلان کر رہے تھے لمبا کشتی نما جھولا جس پہ ایک طرف کو لڑکیاں بیٹھتی تھیں اور دوسری طرف لڑکے اس جھولے کا نام "ڈریگن رائیڈ" تھا

عمر ہم بھی رائیڈ لیں؟ ہالے جھولے کو دیکھتے ہوئے اشتیاق سے کہہ رہی تھی

میں ایک عرصہ اس شہر کا اے ایس پی رہ چکا ہوں بچوں کی طرح رائیڈ لیتا اچھا لگوں گا؟ وہ مصنوعی خفگی سے بولا

تھا

کیا ہے عمر چلو ناں کتنا مزہ آئے گا اب کے وہ اسرار کرنے لگی تھی اچھا ٹھیک ہے مت آؤ میں خود ٹکٹ لے آتی ہوں وہ ٹکٹ بوتھ کی جانب بڑھی اسی لمحے تین لڑکوں کا گروپ بھی ٹکٹ بوتھ کی جانب آئے تھا عمر فوراً اس تک گیا تھا یوں کے وہ ہالے کے دائیں طرف پوری طرح پھیل کر کھڑا تھا لڑکوں کو صاف اشارہ تھا کہ جب تک میری بیوی یہاں ہے میں اسی طرح آگے کھڑا رہوں گا ہالے کا دھیان اسکی طرف نہیں تھا عمر نے ٹکٹس لئے اور وہاں سے چلا آیا لڑکے اب بھی مڑ مڑ کر ہالے اور باقی آتی جاتی لڑکیوں کو دیکھ رہے تھے عسکری پارک میں جھولوں پہ اتنا رش ہوتا ہے کہ آپ کو ٹکٹس لے کر بھی انتظار کرنا پڑتا ہے کیونکہ جھولے کی طرف جانے والی ذینے جو کہ ایک جانب مردوں کے لئے اور دوسری جانب سے عورتوں کے لئے تھے وہاں پہلے ہی لوگ کھڑے رہتے ہیں وہ کوئٹہ کا سب سے خوبصورت اور بڑا پارک ہے عمر نے ذرا کی ذرا نظر ان لڑکوں پہ ڈالی اور پھر ہالے کے ساتھ سے



## Posted On Kitab Nagri

نکل کر عین اسکے سامنے کھڑا ہو گیا لڑکے اسکی پشت کے پیچھے چھپ گئے وہ ہالے کے سامنے تھا اب وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے

ہالے نے رائیڈ لے لی عمر ساتھ نہیں بیٹھا وہ کم از کم اس رائیڈ کے لئے نہیں جاسکتا تھا اب وہ دونوں پاپ کارن کے پیکٹ ہاتھوں میں لئے یہاں سے وہاں گھوم رہے تھے پھر ایک جگہ عمر خود ہی رکاوہ سائیکل کے پیچھے جیسا گول اونچا بلند جھولا تھا وہ ferris wheel تھا عمر مسکراتے ہوئے اسکی ٹکٹس لے آیا ہالے کو یہ رائیڈ کچھ خاص پسند تھی دوسرا یہ جھولے کراچی کے مقابلے کم تیز چلتے تھے لیکن وہ عمر کے ساتھ کافی انجوائے کر رہی تھی بلاخر وہ فیرس وہیل پہ اسکے ساتھ آ بیٹھا وہ دونوں جیسے پنجرے میں بند ہو گئے ہوں پہلے پہل تو ہالے کو کچھ خاص مزا نہیں آیا لیکن جب رائیڈ اوپر جا کر ایک لمحے کو رک کی تو ایک لمحے کے لئے سب رک سا گیا عمر کے اشارے پہ اس نے گردن موڑ کر دیکھا یہاں سے سارا کوئٹہ شہر نظر آتا تھا اس رائیڈ کی سب سے خاص بات یہی تھی تین سے چار سیکنڈ کے لئے ہر دفع رائیڈ اسی طرح رک جایا کرتی اور وہ پھر سے بے تابی سے اس منظر کو دیکھتی وہ اتنا خوبصورت منظر تھا کہ آنکھیں نہیں بھرتی تھیں

وہ دونوں دوبار رائیڈ لے کر اب اتر آئے تھے اور پارک سے بھی نکل آئے ہوٹل کی طرف جاتے راستے میں وہ ایک جگہ رکے تھے یہ ایک مصروف شاہراہ تھی قطار در قطار بنے ریستوران آئس کریم شاپس کیفے پزاہٹ یہ شاہراہ اور اسکی روشنیاں آنکھوں کو خیرہ کرتی تھیں وہ دونوں چائے کی غرض سے ایک چھوٹے سے کیفے "چائے کدہ" چلے آئے تھے چائے پینے اور کچھ وقت وہاں گزارنے کے بعد اب کے عمر اسے جناح روڈ لے آیا تھا رات



## Posted On Kitab Nagri

کافی ہو گئی تھی لیکن وہ ہوٹل اب تک نہیں گئے تھے سڑکیں اب سنسان ہونے لگی تھیں جناح روڈ ڈبل روڈ تھا بیچ میں بنی جگہ روڈ سے ذرا اونچی جگہ پہ گملے اور چھوٹے چھوٹے پودے لگائے گئے تھے چودہ اگست کے لئے کی جانے والی سجاوٹ اب بھی عمارتوں پہ واضح تھی سفید اور سبز بتیاں ماحول میں ایک الگ طرح کی چھاپ چھوڑے ہوئے تھیں

وہ عمر کے ساتھ اس سڑک کے کنارے پیدل چل رہی تھی وہ دونوں گاڑی کی طرف جارہے تھے جو کہ ابھی کافی دور تھی دفعتاً عمر رکا ہالے بھی رک گئی یہاں نیم اندھیرا تھا وہ ہالے کے سامنے کھڑا تھا اسے دیکھتا ہوا دور کسی عمارت کی ہلکی ہلکی روشنی یہاں بھی آتی تھی اس نے ہاتھ ہالے کے آگے پھیلا دیا ہالے نے کچھ جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رکھا لیکن عمر نے بس دو انگلیاں ہی تھام لیں اور پھر انہی دو انگلیوں سے پکڑے اسے گول گول گھمانے لگا ہالے کو جب سمجھ آئی تو وہ ہنستے ہوئے خود بھی گھومتی گئی

عمر مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا وہ گول گول گھومتے ہوئے زور زور سے ہنس رہی تھی اسکے بال اسکی فراک سب ہوا کے دوش پہ گھوم رہے تھا

زندگی مکمل تھی حسین تھی لیکن بس کل رات تک

## Posted On Kitab Nagri

اگلا دن وہ سارا دن باہر رہا تھا کچھ پرانے دوست کچھ مصروفیات کچھ کام وہ ان سب میں الجھا رہا ہالے کو اس نے اپنے دوست کے گھر ڈراپ کر دیا تھا وہ لوگ خالص پٹھان تھے انکی اردو میں بھی گاڑھی پشتو کا عنصر تھا پٹھان بہت ہی مہمان نواز اور سادہ پر خلوص ہوتے ہیں کوئٹہ کے پٹھانوں کے پاس اگر آپ مہمان بن کر چلے جائیں تو انکا بس نہیں چلتا کہ آپ کو پلکوں پہ بٹھالیں ہالے انکے گھر میں کچھ وقت تک تو جھجھکتی رہی اسکے بعد اسکی جھجک یوں ختم ہوئی جیسے وہ اسی گھر کی فرد ہو دو لہا امان خان کی دو بہنیں تھی جو ہالے کو اپنے ساتھ لے لے کر گھوم رہی تھیں اس نے ایک مکمل دن اس گھر میں گزارا اب کے اسے ہوٹل میں رہنے پہ چھتاوا ہوا تھا یہ لوگ کتنے اچھے اور ملنسار تھے شام کے وقت وہ امان خان کی امان ذیتون خالہ کے پاس بیٹھی تھی وہ اپنے کچن میں کھڑی مہمانوں کے لئے اپنا خصوصی کھانا تیار کر رہی تھی دو اور عورتیں بھی تھیں جو انکے ساتھ کام میں جتی تھیں منظر کچھ یوں تھا کہ کچن میں ایک بڑا سا تھال فرش پہ رکھا تھا دو عورتیں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس تھال میں ڈال رہی تھیں تھال روٹی سے بھر گیا تو ایک عورت نے دیگچی میں چڑھایا ہوا بڑے کا گوشت کا سالن سارے تھال میں پھیلا دیا وہ خشک سالن تھا نہ زیادہ شور بہ نہ کم بوٹیاں ہاتھوں سے چھوٹی چھوٹی کر کے اس تھال میں ڈال دی گئیں اور اب کے کالے مرچ جو کہ پسے ہوئے تھے وہ ڈالے گئے پھر ذیتون خالہ نے اٹھ کر اچھے طریقے سے اپنے ہاتھوں کو دھویا ہالے محوسی انکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی اب ذی تون خالہ نیچے بیٹھی تھال میں رکھے آمیزے کو ہاتھوں سے مکس کر رہی تھیں سب کچھ مکس ہوا تو انہوں نے ایک پلیٹ میں ذرا سا کھانا نکال کر ہالے کے آگے کیا وہ جو موڑھے پہ بیٹھی حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی انکی پیش کش پہ مسکراتے ہوئے پلیٹ تھام لی

## Posted On Kitab Nagri

انہیں اردو نہیں آتی تھی وہ خالص گاؤں والی پٹھان تھیں اپنے بیٹے کی شادی کے لئے کوئٹہ آئیں تھی ہالے نے ذرا سی روٹی اٹھا کر منہ میں ڈالی اور پھر آنکھیں بند کر لیں وہ ذائقہ مکمل تھا آہ وہ ذائقہ یہ کھانا کوئٹہ کے مشہور کھانوں میں سے ایک تھا وہ ساری پلیٹ کھا گئی ذیتون خالہ اسے محبت سے دیکھتی رہیں

کچھ دیر بعد عمر اسے لینے آگیا تھا وہ بڑی روانی سے سارے گھر والوں سے پشتو میں بات کر رہا تھا ہالے تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی "ساری دنیا کی زبانیں سیکھ لیں بس ایک میری سرانیکی نہیں سیکھ سکا" بھالگس میکوں کی سیھڑی ماہی لوڑاے (آگ لگے مجھے کیا فرق پڑتا ہے)

ذیتون خالہ نے اسے کئی سارے تحفے اور سر پہ چادر چڑھا کر بھیج تھا آہ یہ پٹھانوں کا خلوص وہ دونوں امان کے گھر سے نکل آئے

اگلے ایک گھنٹے تک وہ ہوٹل آچکے تھے ہالے کو اب ایک نئی فکر ستا رہی تھی وہ کیا پہنے؟ اپنے ساتھ لائے ہوئے اٹھارہ جوڑے وہ ریجیکٹ کر چکی تھی اور اب ہر لڑکی کی طرح "اسکے پاس کپڑے نہیں تھے" عمر بیڈ پہ بیٹھا بظاہر ٹی وی دیکھ رہا تھا لیکن وہ ہالے کی ساری کاروائی نوٹ کر رہا تھا

ویسے میرے پاس ایک حل ہے اگر آپ پوچھنا چاہیں؟ وہ اسکی طرف نظریں موڑ کر بولا تھا وہ جو اپنے بیگ میں منہ دیئے بیٹھی تھی اسکی بات پہ تپ گئی

دماغ نہ خراب کرو میرا تمہیں یہاں بھی مذاق سوچ رہا ہے

## Posted On Kitab Nagri

عمر خاموشی سے اٹھا اپنے بیگ کی طرف گیا اور آرام سے ایک جوڑا نکال لایا وہ کوئی لیڈیز جوڑا تھا گلابی رنگ کا  
کا مدار جوڑا کیا تمہیں کچھ یاد آیا؟

ہالے نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا پھر اسکے ہاتھ میں موجود اس جوڑے کو دیکھا ایک پل کے لئے مال میں ہونے  
والی ملاقات تازہ ہو گئی وہ آگے آیا جوڑا ہالے کے آگے رکھ دیا خود پنچوں کے بل اسکے پاس بیٹھا وہ خاموشی سے  
اسے تک رہی تھی اب عمر کوئی جذباتی بات کہے گا اب شاید پچھلا وقت یاد کرے گا لیکن وہ جب بولا تو ہالے بے  
اختیار اسکے بولنے پہ پچھتائی تھی

،، اسے پہن لیں پلیز میرے دس ہزار لگے ہیں اس پہ ،، وہ بے چارگی سے کہہ رہا تھا ہالے کلس کر رہ گئی

نہیں پہننا لے جاؤ اتنی پرواہ ہے اپنے دس ہزار کی وہ ایک بار پھر اپنے بیگ میں منہ دے بیٹھ گئی

اگر نہیں پہننا تو مجھے واپس کریں یہاں بہت سہیلیاں ہیں میری دے دوں گا کسی کو

میں نیلا تھو تھا کھلا کر ماروں گی تمہیں بھی اور تمہاری سہیلیوں کو بھی وہ غرا کر بولی ساتھ جوڑا جھپٹ کر اٹھایا اور

www.kitabnagri.com

باتھروم کی جانب بڑھ گئی

اب تو طے تھا کہ وہ یہی جوڑا پہنے گی

## Posted On Kitab Nagri

ہال برقی ققموں سے سجا تھا ایک جانب اسٹیج لگا تھا جس پہ کچھ موسیقار بیٹھے تھے اسٹیج سے نیچے نرم قالین بچھے تھے جن پہ قطار در قطار لوگ بیٹھے تھے شام میں خوب بارش ہوئی تھی اور بارش کو سٹہ کوخ برف بنا دیتی ہے تیز ہوا اگست میں بھی دسمبر جیسی لگ رہی تھی کچھ دیر قبل وہ لوگ کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے لیکن اب چاروں طرف ٹینیٹ لگا دیا گیا تھا سردی ذرا کم ہوئی تھی لیکن ٹھنڈی ہوا اب بھی کپکپانے پہ مجبور کر دیتی تھی

موسیقار کی آواز سب کو سردھننے پہ مجبور کئے ہوئے تھی مردوں نے شالیں پہن رکھی تھیں عورتوں نے اپنے دوپٹے اپنے گرد اوڑھ لئے لیکن محفل برخاست نہ کر سکے عمر حیات سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا کندھے پہ آف وائٹ شال ڈال رکھی تھی ہالے نے اسے پہلی مرتبہ ان کپڑوں میں دیکھا تھا وہ حقیقتاً بہت اچھا لگ رہا تھا یا پھر اب وہ اسے اچھا لگنے پہ مجبور کر چکا تھا؟ وہ اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا ہالے نے گلابی جوڑا پہن رکھا تھا کامدار اور بھاری جوڑا کانوں میں آویزے بھورے بال کرل کر کے پشت پہ کھلے چھوڑ دیئے تھے وہ اچھی لگ رہی تھی

عمر اسکے ساتھ بیٹھا موسیقار کے جلوں پہ سردھن رہا تھا شاید وہ محض ہو رہا تھا ہالے گردن موڑ کر اسے دیکھے گئی وہ ہلکی بڑھی شیو اور سیاہ آنکھوں والا مرد یکدم اتنا قریبی کیوں ہونے لگا تھا کیوں اسے دیکھ کر جی چاہتا تھا کہ زندگی کو ایک چانس دیا جائے پیپی اینڈنگ ٹریجک اینڈنگ ان سب کو ذہن سے نکال کر بس together t ending پہ یقین کیا جائے آج یہاں بیٹھے ہوئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر اب کی بار عمر نے کوئی پیش قدمی کی تو وہ انکار نہیں کرے گی



## Posted On Kitab Nagri

اسی پہر چائے کا دور چلا سبز چائے اور ساتھ چھوٹی پیالی میں رنگ برنگی ٹکیاں ایک چھوٹے سے ٹرے میں ڈال کر سب مہمانوں کے آگے رکھی جا رہی تھیں ہالے اور عمر کے آگے بھی ٹرے رکھا گیا عمر ٹھنڈی چائے پیتا تھا سو اس نے چائے کو ہاتھ نہیں لگایا ہالے نے اپنا کپ اٹھا لیا اور منہ تک لے گئی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے بری شکل بنا کر کپ دور ہٹایا تھا

یہ پھبکی ہے وہ عمر کے کان کے پاس جھکی عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا پھر ٹرے میں رکھی رنگ برنگی ٹکیوں میں سے ایک اٹھا کر اسکے ہاتھ پہ رکھی میوزک کے شور میں آوازیں واضح نہیں تھی وہ اسکے کان کے پاس جھکا پہلے اسکو منہ میں رکھیں پھر چائے کا گھونٹ لیں میٹھی ہو جائے گی یہاں کی چائے اسی طرح ہوتی ہے وہ اسکے قریب زور سے بول رہا تھا

ہالے نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلا دیا آہ وہ پہلے کیوں نہیں سمجھی ساتھ اس نے ایک پیلی ٹکی اٹھا کر منہ میں رکھی اور سبز چائے کا گھونٹ لیا اب کے وہ واقعی میٹھی لگی تھی رات گزرتی جا رہی تھی اور ٹھ۔ نڈ بڑھ رہی تھی کوئٹہ میں ویسے بھی اگست کی راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں لیکن ایسی بارش کے بعد تو پھر کیا کہنا

اسی پہر ایک نوارد عورت چلتی ہوئی آئی اسے عمر کے قریب جگہ خالی دکھی تھی ہالے نے اسے قریب آتے دیکھا وہ عمر کے پاس آکر رکی شاید وہ عمر سے یہاں بیٹھنے کی اجازت مانگ رہی تھی ہالے کو نہ جانے کیوں یہ عورت بری



## Posted On Kitab Nagri

لگی تھی بلکہ بہت زیادہ بری کوئی عمر کے قریب نہ آئے بس اور پھر اس نے نہ جانے کس خیال کے تحت اپنا پرس اٹھایا اور عمر کے آگے سے گزار کر اس خالی جگہ پہ رکھ دیا

اس عورت کے ساتھ ساتھ عمر بھی چونکا تھا بلکہ بھونچکا ہی رہ گیا ہالے خود بھی چونک گئی اس نے کیا سوچ کر یہ حرکت کی تھی؟

وہ.. میرے کو.. بیگ گرمی لگ رہی تھی اس نے گردن پہ ہاتھ پھیرتے انتہائی بھونڈا اور بے کار بہانہ بنایا ساتھ گردن جھکا کر خفت سے آنکھیں میچ لیں  
کیا بکو اس کردی پئیں ہالے لعنت ہے تیں تے  
(کیا بکو اس کر رہو ہو ہالے لعنت ہو تم پہ)

عورت مسکرائی عمر بھی ہلکا سا مسکرایا،، جی آپ سہی کہہ رہی ہیں لیڈر کا بیگ ہے اسے گرمی لگ رہی ہوگی،، عورت نے اسے مزید شرمندہ ہونے سے بچا لیا اور اگر گزر گئی ہالے اب عمر کو نہیں دیکھ رہی تھی وہ یہاں وہاں دیکھ رہی تھی عمر کیا سوچ رہا ہوگا؟ اف اف کیا کر دیا

رات کے کوئی دس بج رہے تھے سردی بڑھنے لگی تو ہالے نے اپنے بازوؤں کو ڈھانپ لیا لیکن اسے اب بھی سردی لگ رہی تھی عمر نے اسکو دیکھا پھر اپنی شال شال لمبی کر کے آدھی ہالے کے اوپر ڈال دی

کمال ہے آپ کے بیگ کو گرمی لگ رہی ہے اور آپ کو سردی وہ اسکے قریب جھک کر بولا لیکن ہالے نے اسکی آواز نہیں سنی وہ اسکی گود میں رکھے موبائل کو دیکھ رہی تھی جس پہ کوئی میسج چمک رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

Happy birthday umer sorry for late ساتھ سماںکی اموجی اس نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا وہ اسکے

بلکل قریب ہی تو تھا

آج تمہارا برتھ ڈے ہے؟ وہ حیران تھی عمر نے اثبات میں سر ہلایا

ہالے فوراً اٹھ کھڑی ہوئی عمر متعجب سا اسے دیکھ رہا تھا

اٹھو چلیں وہ اس سے کہہ رہی تھی اور وہ اسکے ساتھ ہی اٹھا تھا اگلے پل لوگوں نے ان دونوں لکڑیوں سے جاتے

دیکھا تھا اور پھر اس سے اگلے کئی پل بعد وہ شہر کی ایک بیکری کے باہر کھڑے تھے عمر سخت کوفت زدہ تھا

بچہ تھوڑی ہوں میں چھوڑیں یہ سب لیکن ہالے اسکی بات سنی ان سنی کرتی اندر چلی گئی وہ باہر ہی کھڑا رہا البتہ وہ

گلاس وال سے دیکھ سکتا تھا کہ وہ کس اشتیاق سے کیک نکلا رہی تھی پھر اسکا فون بجاتا تھا وہ عمر کی شال کندھوں پہ

اوڑھے فون کان سے لگا گئی

بیکر اسے کیک تمہارا تھا ہالے نے اس سے کیک لیا پیسے دیئے موبائل ہنوز کان سے لگا رکھا تھا اور پھر اگلے ہی

لمحے عمر نے وہ خوبصورت کیک اسکے ہاتھوں سے چھوٹ کر گرتے دیکھا اس نے ہالے کی آنکھوں میں تکلیف

دیکھی اور پھر اس سے اگلے لمحے اس نے ان آنکھوں کو اپنے لئے اجنبی ہوتے دیکھا

وہ بیکری کے اندر تھی اور وہ سیاہ لباس میں بیکری کے باہر ان دونوں کے درمیان بس گلاس وال تھی

لیکن کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان بس گلاس وال تھی؟

## Posted On Kitab Nagri

گلاس وال کے پار سے وہ اسے دیکھ رہا تھا وہ آگے نہیں گیا وہ جاہی نہیں سکا ایک الہام تھا جو اسے اترا تھا ایک وجد ان تھا جو اسے ملا تھا کہ اب اسکی کوئی پیش قدمی اسکی کوئی بات گلاس وال کے اندر موجود انسان کی آنکھوں کے اجنبی پن کو دور نہیں کر سکتیں وہ ساکت کھڑا رہا بیکری کے عملے نے اسکے پیروں میں گرا ایک صاف کر لیا تھا وہ اب بھی لتھڑے ہوئے پیروں کے ساتھ وہیں کھڑی تھی لڑکا اسے کچھ کہہ رہا تھا شاید نیا کیک شاید آدھی قیمت پہ لیکن وہ نہیں سن رہی تھی وہ انہی لتھڑے ہوئے پیروں کے ساتھ باہر نکل آئی اسکی آنکھیں خشک تھیں ان میں کوئی نمی نہیں تھی عمر اسے اپنے قریب آتے دیکھتا رہا وہ آئی اور عمر کے بالکل قریب آکر رکی سیاہ آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا پھر بغیر کچھ کہے آگے چلی گئی عمر اسکے پیچھے گیا تھا کافی دور تک وہ دونوں اسی طرح خاموشی سے ساتھ چلتے رہے پھر اس نے ہالے کو کہتے سنا

تم نے کہا تھا بھیڑیے کبھی چھپ کر وار نہیں کرتے اسکی آواز ہلکی تھی دور کہیں سے آتی ہوئی بھیڑیے وفادار ہوتے ہیں بہادر ہوتے ہیں ریپ نہیں کرتے چوری ڈاکہ نہیں ڈالتے گولیاں نہیں چلاتے دھوکہ نہیں دیتے تم نے کہا تھا ناں؟ وہ چلتے چلاتے رک گئی مکمل رخ اسکی جانب موڑ کر اسکو دیکھا عمر کے چہرے پہ سٹریٹ پولز کی روشنی پڑ رہی تھی ہالے کا چہرہ اندھیرے میں تھا

تم نے کہا تم انسان نہیں ہو بھیڑیے ہو اور میں نے یقین کر لیا تھا عمر اسے دیکھ رہا تھا چپ ساکت

## Posted On Kitab Nagri

وہ دو قدم آگے آئی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا سر سر کر گزرا دور کہیں کتے بھونکے اس نے چہرہ عمر کے قریب کیا تم ایک بات بتانا بھول گئے عمر تم نے بھیڑیوں کی ایک خصوصیت بھلا دی وہ ایک لمحے کو رکی سارے زمانے کا کرب اسکی آنکھوں میں تھا "بھیڑیے غاصب نہیں ہوتے عمر" وہ بے بسی سے بولی اور عمر حیات کو کوئٹہ شہر کے سارے پہاڑ اپنے سر پہ گرتے محسوس ہوئے تھے وہ شاکڈ رہ گیا

بھیڑیے کسی کامال کسی کی زمین کسی کا ذیور غصب نہیں کرتے تم نے کہا تھا تم بھیڑیے ہو لیکن تم انسان نکلے عمر تم انسان نکلے وہ بدقت کہہ پار ہی تھی عمر کی گردن اب بھی کھڑی تھی لیکن اسکی آنکھیں ان میں اب ذرا سی بلکل ذرا سی تکلیف تھی

میں نے اس دن بابا کے وارثوں کے خانے میں تمہارا نام دیکھا تھا (بینک میں جب آپ اپنا کوئی ذیور قیمتی چیز یا پھر بھاری رقم رکھواتے ہیں تو وہ لوگ آپ سے آپ کے مرنے کے بعد آپ کے وارث کا نام اور نمبر لکھوا لیتے ہیں

Kitab Nagri

میں نے اس نام کو ایسے ان دیکھا کیا جیسے کبھی دیکھا ہی نہ ہو مجھے لگا تم بھیڑیے ہو اور بھیڑیے غاصب نہیں ہوتے اسکے لہجے میں زمانوں کا کرب تھا تم انسان نکلے عمر تم انسان نکلے وہ تکلیف بے بسی اور کرب سے بولی

دور کہیں کسی گھڑی میں بارہ بجنے کا اشارہ ہوا تھا ہالے سلطان کی طرح عمر حیات کا برتھڈے بھی خراب ہو چکا تھا وہ چند پل سرخ آنکھوں کو ساتھ اسے دیکھتی رہی شاید عمر کچھ کہے شاید وہ جھٹلا دے شاید وہ کوئی بات کرے اسکی باتوں پہ تو اعتبار آجایا کرتا تھا شاید وہ رو کے اسکے رک جانے پہ تو وہ رک جایا کرتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

پھر وہ چلی گئی

عمر آنکھوں میں کرچیاں لئے اسے دیکھے گیانہ کچھ کہنے کو باقی تھا نہ صفائی دینے کو وہ انہی کیک سے لتھڑے پیروں اور ٹوٹے دل کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی اندھیرے میں گمنامی میں عمر اسے روک ہی نہیں سکا انسانوں کے پاس روکنے کے اختیار بہت کم ہوا کرتے ہیں

ہوٹل روم میں وہ کب آئی کیسے آئی کچھ یاد نہیں رہا منظر دھندلے ہو رہے تھے یادداشت گم ہو رہی تھی اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے چند کپڑے بیگ میں ٹھونسنے میک اپ جیولری کو نسا سامان کہاں تھا کیوں تھا کچھ یاد نہیں تھا بس ایک عمر حیات تھا جو یاد کے پردے پہ چپک کر رہ گیا تھا اس نے اپنے لئے فلائٹ بک کروالی تھی صبح چھ بجے کی فلائٹ تھی وہ غائب دماغی سے بیگ میں کپڑے ڈال رہی تھی ڈال ایک چیز رہی تھی گرتی دو تھیں تھک کر بے زاری سے روتے ہوئے اس نے بیگ کو دور پھینکا اور ہوٹل کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھ گئی

عمر کافی دیر سے اسے ہی دیکھ رہا تھا خاموشی سے آگے آیا ایک ایک کر کے سارے کپڑے اندر ڈالے اسکا میک اپ اسکی جیولری جوتے سب سیٹ کر کے رکھا وہ ساکت ہوئی فرش پہ بیٹھی رہی پھر اٹھی اور بالکنی کا دروازہ کھول کر بالکنی میں آگئی اسے لگا وہ کھڑی نہیں رہ سکے گی وہ دیوار سے لگتی آہستگی سے نیچے بیٹھ گئی سرد فرش نے ریڑھ



## Posted On Kitab Nagri

کی ہڈی تک سنسنادی آنکھوں سے اب کے آنسو نکلے تھے ایک دو تین اور پھر اسے گنتی بھول گئی وہ منہ پہ ہاتھ رکھے بری طرح سسک رہی تھی دل پھٹ رہا تھا

سبز چائے شال کی گرمی سیاہ لباس میں وجیہ لگتا عمر سب چھوٹ گئے سب دور رہ گئے بولان کا پتھروں کے اوپر بہتا پانی پیر غیب کے چشمے سبز فیروزی پانی سب جھوٹ لگا فریب لگا

کمرے میں کھڑا عمر حیات بے بسی سے لب کاٹتا رہ گیا یہ وہ کیفے والی ہالے نہیں تھی جسکے آنسو پونچھ لیتا یہ وہ ہال والی ہالے نہیں تھی جس کے اوپر اپنی شال اوڑھ دیتا یہ وہ نہیں تھی یا پھر عمر اس کے لئے وہ نہیں رہا تھا

وہ ساری رات بالکنی میں پڑی رہی اور عمر حیات اسی بالکنی کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا فجر کے وقت وہ اندر آئی تھی عمر سے کچھ کہے بغیر وہ ہاتھ روم میں گھس گئی تھوڑی دیر بعد وہ نکلی تو اس کا چہرہ صاف تھامیک اپ اتر

چکا تھا آویزے پھینک دیے تھے لباس اب بھی وہی تھا گلابی کا مدار وہ آگے آئی اپنا بیگ اٹھایا

ہالے میری بات سن لیں ایک بار اسکے پیچھے کھڑے عمر نے پکارا میں نے کچھ بھی نہیں چھپایا آپ نے کہا تھا یہ کس نے کیا ہے یاد ہے آپ نے پوچھا تھا؟ وہ ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا ہالے نہیں مڑی وہ دروازے کی طرف منہ کئے کھڑی رہی وہ جانے کا فیصلہ کر چکی تھی

عمر کہہ رہا تھا میں نے آپ سے کہا تھا، جس کو اسکی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی،، آپ کو سوچنا چاہیے تھا اسکی زیادہ ضرورت کسے ہوگی وہ آزدگی سے بول رہا تھا ہالے اب بھی نہیں مڑی



## Posted On Kitab Nagri

میں ایک وقت میں اسی طرح بے آسرا بے سہارا معراج سلطان کے پاس آیا تھا مجھے کھڑا کرنے کے لئے انہوں نے مجھ سے میرا سب کچھ لے لیا تھا میری نیند میرا سکون میرے کمر ٹس وہ جلدی جلدی بول رہا تھا میرے اکاؤنٹ میں دس لاکھ تھے حج صاحب نے مجھ سے وہ بھی لے لیا وہ مرے استاد تھے میں نے ان سے جو سیکھا وہی آپ کے ساتھ کیا آپ کو اور حسن کو کھڑا کرنے کے لئے میرے پاس اسکے علاوہ کوئی طریقہ نہیں تھا میرا یقین کریں

ہالے اب بھی نہیں مڑی عورت جب جانے کا فیصلہ کر چکی ہو تو نہیں مڑتی وہ بھی نہیں مڑی دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی

عمر اب دراز سے اپنا سامان اپنے کارڈز نکال رہا تھا فلائٹ وہ رات ہی بک کر واپس چکا تھا کونسا بولان کونسا پانی کونسا کوئٹہ اس وقت سب زہر لگ رہا تھا

سچ تھا موسم دل کے ہوتے ہیں شہر چاہے کوئی بھی ہو دل خوش نہیں تو کچھ بھی نہیں

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کی فلاٹ ایک ہی تھی عمر ہالے کی سیٹ سے دو نشست پیچھے بیٹھا تھا کراچی ایئر پورٹ پہ وہ اتری عمر نے ایک مرتبہ پھر اس سے بات کرنا چاہا لیکن سامنے ہارون کو دیکھ خاموش ہو گیا لیکن اب کے ہالے اسکی جانب مڑی تھی

اسکی آنکھیں ٹھنڈی برف تھیں کوئی آنسو کوئی درد جیسے چھو کر بھی نہ گزرا ہو عمر اسکے سامنے کھڑا تھا سادہ لباس میں ملبوس اسکی آنکھیں بے چین تھیں

میرے گھر کے پیرز میرے حوالے کرو وہ عمر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی میرا زیور میرا پیسہ سب ابھی کے ابھی میرے حوالے کرو ہم گھر نہیں بینک جارہے ہیں یا پھر وہاں جہاں تم نے میری چیزیں رکھی ہیں اسکا لہجہ بے لچک اجنبی تھا

ہالے ہم بات.....

عمر ہم کوئی بات نہیں کریں گے وہ حتمی لہجے میں بولی ہم دونوں نے ایک اچھا وقت گزارا ہے ساتھ کیا تم چاہتے ہو ہم ٹاکسک طریقے سے الگ ہوں؟ لڑیں گالیاں اور الزام دیں؟ اسکا لہجہ نہ اونچا تھا نہ طنزیہ وہ بس بات کر رہی تھی ہارون ان دونوں سے فاصلے پہ کھڑا تھا

عمر اسے بے چینی سے دیکھ رہا تھا ہالے کہے جارہی تھی ہم دونوں اب بھی دوست ہیں ویسے دوست جو ضرورت کے تحت ایک دوسرے کو کال کر سکتے ہیں میں گریسفلٹی تم سے الگ ہونا چاہتی ہوں میں تمہارے ساتھ چلنے سے انکار کرتی ہوں کیا تمہیں "ناں" سمجھ آتا ہے عمر؟ وہ رسان سے بولی اور عمر حیات اتنا غیرت مند اور اتنا باوقار

## Posted On Kitab Nagri

ضرور تھا کہ کسی لڑکی کا ناں سمجھے اگلے ایک گھنٹے میں وہ بینک سے تمام دستاویزات لے آیا تھا کراچی کے ایک پوش علاقے میں بنی وہ کوٹھی اب ہالے کی تھی اسکے باپ کی جاگیر اسکا حصہ جو رقم اسکے باپ کے اکاؤنٹ سے نکلی تھی اس سے ہالے نے عمر سے لیا قرضہ ادا کر دیا

سارا دن ساری شام ہارون اور حسن اسکے ساتھ سر کھپاتے رہے لیکن اسکی ایک ہی رٹ تھی عمر کے ساتھ نہیں رہنا مطلب نہیں رہنا وہ دونوں گھر سیٹ کروا کے خود بھی ایک کمرے میں سونے چلے گئے تھے ہالے اوپری منزل پہ ایک کمرے میں تھی

ایک ہی دن میں وہ تمام قرضہ اتار چکی تھی اسکا زیور آزاد تھا اپنا بقایا زیور اور پیسہ بھی اسے مل گیا تھا وہ ایک بار پھر ایلٹ کلاس کی شہزادی تھی لیکن ان سب کے بدلے ہاتھ سے عمر گیا تھا یہ خسارہ عمر بھر کا تھا



لیل کے فلیٹ کا دروازہ ایک دھاڑ سے کھلا تھا سرخ بھبھوکا چہرہ لئے عمر حیات اندر آیا تو اسکا جی چاہا تھا سارے گھر کو آگ لگا دے لیل.... کہاں ہو.... لیل... میں بتا رہا دو منٹ میں یہاں آؤ وہ اپنی پوری آواز کے ساتھ چلا رہا تھا لیل اسکی آواز سن اپنے کمرے سے نکل آئی عمر ایک جست میں اسکے قریب پہنچا تھا اور اسکا بازو پکڑا

## Posted On Kitab Nagri

اگر تم جان ہی گئی تھی اس سب کے پیچھے میں ہوں تو اپنا منہ بند نہیں رکھ سکتی تھی؟ وہ دانت پیس کر غرا آیا تھا لیل نے بس ایک لمحہ لیا تھا بات ڈی کوڈ کرنے میں اور پھر ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا اور میں کب سے تمہیں بتا کر ڈیل کرنے لگی ہوں الفاعمر؟ اس نے سکون سے پوچھا تھا اسکی آنکھیں سخت تھیں جیسے وہ بخشتے گی اسے بھی نہیں

عمر کو مزید طیش چڑھا بکو اس بند کرو تم تمہیں آخر کیا ضرورت تھی اسے بتانے کی کیا تم ایک بار صرف ایک بار مجھے اعتماد میں نہیں لے سکتی تھیں؟ اسکا غصہ کسی طور کم نہ ہوتا تھا نہیں مجھے تمہیں اعتماد میں لینے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ میرا کام ہے وہ گردن اٹھائے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی اور میں اپنے کام میں اپنے باپ کی ڈیٹیل بھی دے سکتی ہوں کسی سے پوچھنا کسی کو بتانا یہ میری جاب نہیں ہے

عمر نے بے زاری سے ہاتھ جھلایا لیل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر سیدھا کیا جیسے کہہ رہی ہو مجھے سنو عمر حیات تم نے میری بیسٹ فرینڈ کو اریسٹ کیا کیا میں نے کبھی پوچھا کیوں؟ کیا میں نے کہا تمہیں مجھے اعتماد میں لینا چاہیے تھا؟ میں نے یہ سب نہیں کیا عمر کیونکہ ہماری جاب میں دوستی دشمنی امیری غریب کی کچھ نہیں دیکھا جاتا ہالے نے مجھے ایک کام کہا اور میں نے کر دیا اگر یہ سب میرے باپ نے کیا ہوتا تو میں اپنے باپ کی ڈیٹیل بھی دے دیتی سمجھ

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اب سر پکڑ لیا تھا اور دھم سے آکر صوفے پہ گر اچکھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے  
"وہ اپنے آپ سے بڑبڑا رہا تھا ہالے کسی اور گھر میں اکیلی رہے گی یہ خیال ہی اسکے لئے سو حان روح تھا وہ چیخنا چلانا  
چاہتا تھا چیزیں توڑنا چاہتا تھا اسے خود کو ریلیکس کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا

اس نے ایک نظر اوپن کچن کی جانب دیکھا پھر بازو فولڈ کرتے ہوئے اٹھا

• اسے یہاں سے بھی برتنوں سے بھرا ہوا سنک نظر آ رہا تھا، اپنے گھر کے برتن کیوں نہیں دھوتی تم؟،

میرا گھر ہے میرے برتن ہے نہیں دھوؤں گی کیا کر لو گے وہ تڑخ کر بولی تھی

نہیں دھوؤں گی تو میں آکر دھوؤں گا میں تم جیسا پھوہڑ اور گند میں رہنے والا انسان نہیں ہوں  
کیا یہ کوئی کہنے والی بات تھی؟ کیا یہ کوئی جھگڑا تھا؟۔

وہ اب پانی کی دھار کے نیچے میلے برتنوں کو رگڑ رگڑ کر دھو رہا تھا لیل اب بھی سرخ چہرے اور دبے ہوئے غصے  
کے ساتھ اپنے صوفے پہ بیٹھی تھی

وہ برتن دھو کر ہٹا اب وہ کافی بہتر تھا لیل پہ غصہ کرنا اپنا ایک فضول عمل لگا اس نے ایک نظر لیل کو دیکھا وہ  
روٹھی بیٹھی تھی جانتا تھا اب جب تک وہ عمر سے لڑ نہیں لیتی اسکا غصہ ختم نہیں ہو گا عمر نے آس پاس دیکھا سارا  
گھر آج صاف تھا وہ خاموشی سے کچن میں رکھا کوڑا دان اٹھالایا اور سارا کا سارا اونچ میں پھینک دیا لیل کے خون  
میں شرارے دوڑ گئے وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی



## Posted On Kitab Nagri

تم..... تمہاری جرات کیسے ہوئی؟ جانتے بھی ہو کتنی محنت سے صاف کیا تھا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ وہ اسکے سامنے کھڑی غرار ہی تھی عمر اسے چھوڑ دروازے کے پیچھے رکھے سواپر لے آیا لیل اسکے پیچھے چلا رہی تھی اسے کوس رہی تھی وہ جانتا تھا اب وہ بولتی رہے گی عمر واپس آیا اسکے ہاتھ میں سواپر تھا جھاڑو بھی اس نے جھاڑو لیل کو تھمایا لیل نے غصے سے جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے جھاڑو لیا، تم ہو گے گند میں رہنے والے انسان میں نہیں اپنا گھر کب کیسے صاف کرنا ہے میں سب جانتی ہوں وہ غصے سے کہتی نیچے جھک کر جھاڑو لگانے لگی وہ جھاڑو لگاتی جاتی عمر پیچھے سے سواپر سے بچا کچھا گند بھی صاف کر دیتا تھا کبھی کا بھی اسے تپانے کو کچرا اچھال کر اسکی طرف پھینک دیتا اور پھر لیل اتنا چیختی تھی کہ پوری بلڈنگ سنتی تھی لاؤنج تھا کتنا شروع ہوتے ہی تو ختم ہو جاتا تھا وہ اگلے چند منٹ میں سارا لاؤنج صاف کر چکے تھے

لیل اب صوفے کے نیچے فرش پہ بیٹھی تھی عمر ہاتھ دھوتا آیا اور اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھا لیل دور ہو ہو گئی ناراض تھی وہ عمر نے گہری سانس لی لیل..... وہ آہستگی سے پکارا لیل نے کوئی جواب نہیں دیا لیل..... عمر نے ایک بار پھر پکارا جواب اب بھی نہیں آیا وہ انہی جھاڑو اور مٹی والے ہاتھوں کو دھوئے بغیر بیٹھی تھی

مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں غصے میں تھا سوری وہ نرمی سے معذرت کر رہا تھا میں پھوہڑ نہیں ہوں عمر وہ چہرہ موڑے ہوئے بولی تو عمر کو اسکی آواز گیلی لگی میں گند میں رہنے والی بھی نہیں ہوں اب کے آواز رندھی ہوئی تھی عمر کو بے اختیار پچھتاوا ہوا وہ لیل کو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

میں اپنا گھر اپنا کچن اس دن گندار کھتی ہوں جس دن تم آنے والے ہوتے ہو اب کے اسکی سسکی ابھری تھی میں کیا کروں بتاؤ؟ میرے پاس دوست نہیں ہیں تمہاری طرح میرے پاس چند گنے چنے لوگ ہیں اور تم ان میں سب سے اوپر ہو وہ چہرہ موڑے بری طرح رو رہی تھی عمر بس اسے سنتا گیا

میرے پاس تمہارے قریب رہنے کے یہی طریقے ہیں تم میرے دوست ہو عمر میرا خاندان ہو ہم دس سال سے ساتھ ہیں تمہارے علاوہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے مجھے بتاؤ اگر تم اپنے مسائل اپنے کاموں میں الجھ کر لیل کو بھول جاؤ تو لیل کیا کرے؟ اسکے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے آواز بلند نہیں تھی آزدہ تھی

تم پہ give up کروں؟ یا تمہیں بلالوں؟ کیا اپنے سارے خاندان پہ گواپ کرنا آسان ہے؟ کیا اپنے دوست کو اپنے قریب رکھنے کے چند برتن گندے رکھنا تھوڑا سا کچرا پھیلا دینا برا ہے؟

عمر چند لمحہ اسکے نیم رخ کو دیکھتا رہا پھر گہری سانس لے کر بولا

نہیں کچرا پھیلا نا برا نہیں ہے لیکن میری زندگی میں جو کچرے کی ٹرک پھینک دی ہے وہ برا ہے

www.kitabnagri.com

لیل گیلے چہرے کے ساتھ ہنس دی

خدا کی قسم لیل تم نے میرے ساتھ ایسا ظلم کیا ہے ایسا کچرا پھیلا یا ہے کہ اب عمر کیا پوری میوں سپل کمیٹی بھی صاف نہیں کر سکتی وہ ایک بار پھر زور سے ہنسی عمر اسے دیکھ کر ہنسا اور پھر وہ دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنس پڑے میری ساری زندگی خراب ہو گئی وہ ہنستے ہنستے بولا

## Posted On Kitab Nagri

اور مجھے شروع سے پتہ تھا اس سارے کالے کانڈھ کے پیچھے تم ہو وہ بھی بامشکل بول سکی ہنس کر انکی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا لیل پیٹ پکڑے ہنس رہی تھی اور عمر گردن کو صوفے پہ پھینکے ہنس رہا تھا وہ دونوں دس سال اسی طرح کرتے رہے تھے جب بھی انکی مشکلات بڑھ جاتیں تو وہ کہتے تھے "چلو ہنسیں" اور پھر وہ دونوں بیٹھ کر کئی کئی منٹ اسی طرح بے وجہ قہقہے لاگتے تھے

آج اتنے دن بعد تم پہلے والے الفاگے ہو تمہیں بہت مس کیا میں نے کافی دیر بعد وہ بولی تھی عمر نے گردن اثبات میں ہلائی،، وہ وقت اچھا تھا ناں لیل تم میں سردار جج صاحب ہم سب کتنے خوش تھے،، سب بدل گیا عمر وہ یاسیت سے بولی

اگر کچھ نہیں بدلا تو تمہاری ماسیوں والی شکل

اور یہاں لیل کو لگا تھا وہ عمر کا سر پھاڑ کر کچھ غلط نہیں کرے گی یہ انسان بیٹھے بیٹھے اتنا زہر کیسے اگل لیتا تھا؟

لیل نے کچھ نہیں کہا وہ بس اسے سامنے دیوار کو دیکھتی رہی بلاخر وہ اچھا محسوس کر رہی تھی

تم اب کیا کرو گے؟ لیل نے اسے اٹھتے دیکھ پوچھ لیا

وہ مجھے اپنے پیچھے آنے سے منع کر کے گئی ہے سو میں نہیں جاؤں گا لیکن میں اسے منالوں گا کچھ وقت بعد وہ دروازے کی طرف جاتے ہوئے بولا

دروازے پہ جا کر وہ رکا لیل کو ایک نظر دیکھا "برتن اور گھر کو گندہ رکھنے کا لاجک سمجھ آتا ہے لیکن تمہارے

ہاتھ کیا یہ بھی میں دھلواتا ہوں؟ وہ طنزیہ انداز میں کہہ رہا تھا لیل کی آنکھوں میں چنگاریاں بھر گئیں

## Posted On Kitab Nagri

مان لو لیل سکندر تم ایک پھوہڑ گند میں رہنے والی اور ماسی کی شکل والی لڑکی ہو  
دروازہ بند کرتا وہ باہر نکل گیا پیچھے لیل کافی دیر تک اسکی شان میں مغضات بکتی رہی  
وہ تھا ہی ایسا اسکے جانے کے بعد اسکا چرچا ضرور ہوتا تھا اب الفاظ کیسے ہوتے تھے کیا یہ بھی بتانا پڑے گا؟

### ایک ماہ بعد

صبح نکھری نکھری سی سارے شہر پہ اتری تھی ہالے سلطان اپنے نئے گھر کے کچن میں کھڑی اپنے لئے کافی بنا رہی  
تھی چار دنوں سے حسن اسکے ساتھ ہی رات میں رہنے آجاتا تھا ہارون نیچے والے پورشن میں رہتا تھا وہ بھی بس  
رات میں وہ دونوں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے مہر بس ایک بار ملنے آئی تھی اس دفع اس نے طلاق کے متعلق  
کوئی بات نہیں کی وہ بس ہالے کو دلا سادیتی رہی اور چلی گئی اب کے وہ اسکے لئے واقعتاً فکر مند ہوئی تھی کافی بنا کر  
اس نے مگ دیکھا وہ لبالب بھرا ہوا تھا ایک اداس مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی اتنے عرصے میں اسے زیادہ  
کافی بنانے کی عادت ہو چکی تھی کیونکہ کوئی تھا جسے اسکے ہاتھ سے کافی اور چائے لے کر پینے کی عادت ہو چکی تھی  
وہ ہر گزرتے دن زیادہ شدت سے یاد آنے لگا تھا ہالے چند لمحہ مگ کو دیکھتی رہی پھر اسی بھرے ہوئے مگ کو  
سنگ میں پھینک دیا آنکھیں کناروں سے گیلی ہو گئیں تھیں پھر یکایک پانی سے بھر گئیں وہ کیوں یاد آ رہا تھا آخر  
کیوں؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ دھیرے دھیرے نیچے بیٹھتی چلی گئی آنسو آنکھوں سے بہہ نکلے اپنے گرد بازوؤں کا دائرہ بنائے وہ بے آواز روئے گئی

بچن کی چوکھٹ پہ کھڑا حسن اسے بے بسی سے دیکھتا رہا

یہاں سے چند کلو میٹر دور عمر حیات کے بنگلے پہ آؤ تو وہ چھت پہ اپنی شرٹ لینے آیا تھا (شانو اب تک واپس نہیں آئی تھی) اس نے شرٹ تار سے اتاری اور پھر جوں ہی جانے کو مڑا زار دیر کو تھم گیا آہستگی سے گردن موڑ کر اس نے منڈیر پہ رکھے مٹی کے برتن دیکھے وہ ہوتی تھی تو روزانہ بھر دیتی تھی وہ کتنا بولتا تھا ناں؟

میرے گھر کا سارا راشن ان ناکارہ چڑیوں کو کھلا دیں کام چور نکمی ہڈ حرام چڑیا بلکہ چڑیا کیا میں نے کل خود دیکھا اتنے بڑے قد کے ساتھ کو ابھی بیٹھا تھا

اللہ اللہ عمر تم نے پرندوں سے بھی بیرپال رکھا ہے وہ بدلے میں بس یہی کہتی تھی عمر آزر دگی سے مسکرایا اسے دیکھنے اسے سننے کی ایک عادت تھی اور عادتیں جان لیوا ہوا کرتی ہیں

وہ واپس بچن میں آیا کیمینٹ کھولتے ہوئے اسے کچھ سامان دکھا کچھ پیکٹس کچھ چیزیں وہ ادا سی سے انہیں دیکھے گیا اسے یاد تھا یہ کیوں لائے گئے تھے

"عمر میں لڑائی کا سامان لے آئی ہوں اس سنڈے تم بنانا اور میں سیکھوں گی پھر اگلے سنڈے میں بناؤں گی"

عمر کے گلے میں گلی سی ابھر کر معدوم ہوئی اس نے سامان رکھا چو لہے کے پاس رکھا اپنی کافی کا مگ اٹھایا اور سارا کا سارا مالع سنک میں انڈیل دیا

## Posted On Kitab Nagri

کافی اور چائے تو بس اسکی بچی ہوئی اچھی لگا کرتی تھی اب نہ کافی لطف دیتی تھی نہ چائے تازہ دم کرتی تھی وہ اپنے ساتھ عمر کے سارے ذائقے بھی لے گئی تھی

پانی کی دو بوتلیں لیں اور ساتھ کچھ کچے چاول لئے وہ ایک بار پھر چھت پہ چلا آیا اب وہ نیچے بیٹھا تھا کسی برتن میں پانی بھرتا تو کسی برتن میں چاول ڈالتا منڈیر پہ کوئے بھی تھے چڑیا بھی تھیں اور راشن بھی وہ ذرا فاصلے پہ کھڑا

انہیں دیکھ رہا تھا وہ نہیں تھی اور اسکا نہ ہونا اذیت دیتا تھا عمر خود کو اس اذیت کا عادی نہیں بنانا چاہتا تھا

کمرے میں آکر اس نے لباس بدلا پھر باہر آیا اور آفس جانے کو گاڑی میں آکر بیٹھا جب ہی اسکا فون تھر تھر آیا عمر نے اچھنبے سے موبائل کو دیکھا

اماں کالنگ اس نے فون کان سے لگایا آگے جو کچھ بولا گیا وہ عمر حیات کی روح کھینچ لینے کو کافی تھا



شہر کے پوش علاقے میں واقع ہالے سلطان کا گھر اپنی تمکنت سے کھڑا تھا وہ چھوٹا سا بنگلے نما گھر تھا خوبصورت اور پر تعیش حسن اور ہارون نکل چکے تھا ہارون سے اسکی ملاقات یوں بھی کم ہوتی تھی وہ رات دیر سے آتا تھا اور نیلی منزل کے ایک کمرے میں سو جاتا تھا اسے لگتا تھا ہالے نہیں جانتی وہ روز آتا ہے لیکن وہ جانتی تھی بس چپ رہتی تھی اتنے دنوں سے وہ چپ ہی تو تھی وہ گاڑی نکال کر باہر آئی تو اسکی گاڑی کے ساتھ ایک اور گاڑی آکر رکی



## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے اس گاڑی کو دیکھا پھر اپنی گاڑی سے نکل آئی مقابل گاڑی سے بھی ایک عورت نکلی تھی بوڑھی فتنہ ان دونوں کی ملاقات ایک لمبے عرصے بعد ہو رہی تھی

وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے تھیں ہالے کی آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی لیکن گردن کڑا رکھی تھی سنا ہے شوہر نے گھر سے نکال دیا فروا اسے دیکھتے ہوئے تضحیک سے بولی میں یہاں سے گزر رہی تھی سوچا دیکھتی جاؤں گھر سے نکالی ہوئی عورتوں کا کیا حال ہوتا ہے

ہالے مسکرائی پھر اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھا گھر سے نکال دینے والے شوہر بھی غیرت مند ہوتے ہیں ورنہ میں نے تو اپنی آنکھوں کے سامنے کچھ ایسے شوہر دیکھے ہیں وہ فروا کے کان کے پاس جھکی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ کمرے میں دیکھ کر بھی خاموش رہتے ہیں وہ صور پھونک کر ہٹی

فروا کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں چہرہ ایک لمحے میں سخت ہوا تھا ہالے مزے سے کہے گئی اور تو اور کچھ بیویاں بھی ہوتی ہیں جو شوہر کی نظر میں گر جانے کے بعد بھی ڈھٹائی سے گھر میں بیٹھی رہتی ہیں انکی بھی مجبوری ہوتی ہوگی بیچاری گولڈ ڈگریز یونو

آخر میں اسے جیسے افسوس ہوا ہو فروا کی رنگت جو کہ نچڑچکی تھی دماغ میں کچھ کلک ہونے پہ دوبارہ بحال ہوئی ویسے میں نے سنا ہے تمہارا شوہر اس ریستوران میں لی جانے والی تمہاری اور اسکی تصاویر لینے والے آدمی کو ڈھونڈ رہا ہے؟ اب کے ہالے کی آنکھوں میں بے چینی اتری تھی ہسپتال جا کر نرسز سے بھی پوچھ گچھ کر رہا ہے



## Posted On Kitab Nagri

آپ کا اس معاملے سے کوئی تعلق ن.....

میرا ہی تو تعلق ہے کیوں ناں میں تمہیں بتا دوں کہ وہ تمام تصاویر میرے موبائل سے لی گئی تھیں اور یہ کہ وہ نرس اور ہسپتال کے انتظامیہ سے ساری فوٹیج اور اجازت نامہ نکلوانے کے لئے میری طاقت استعمال ہوئی ہے تو؟ وہ آنکھوں میں حقارت لئے ہالے کو دیکھ رہی تھی اسکا چہرہ سفید پڑ رہا تھا

لیکن آپ.... آپکی کالز ریکارڈ... آپ کی فہیم سے ہوئی بات.. وہ سب کیا تھا؟ ہالے بدقت بول سکی نرا جھوٹ تھا وہ فروا ایک شان سے بولی فہیم کو اگر پتہ چل جاتا کہ وہ تصاویر اور اجازت نامے کے پیچھے میں تھی تو وہ میرے سر چڑھنے لگتا اسی لئے میں نے سب سے پہلے اسے دباؤ میں ڈالا اب جاؤ اپنے شوہر سے کہو اگر ہے اتنی اوقات تو آئے اور مجھ سے لے انتقام وہ زہر خند لہجے میں بولتی آگے بڑھ گئی ڈرائیور نے دروازہ کھولا وہ کروفر سے گاڑی میں بیٹھی کچھ دیر بعد اسکی گاڑی فرائے بھرتی جارہی تھی

پیچھے کھڑی ہالے اب تک شل تھی بے یقینی ہی بے یقینی تھی

www.kitabnagri.com

اگلے ایک گھنٹے میں وہ کیفے چلی آئی اپنے چھوٹے سے آفس میں بیٹھی وہ اس وقت بارستا کو چند ہدایات دے رہی تھی ہارون کہیں باہر تھا

## Posted On Kitab Nagri

بارستا چلا گیا تو اس نے گردن موڑ کر کیشٹر کی کرسی کی طرف دیکھا وہ اسی کے آفس میں ذرا فاصلے پہ بیٹھتا تھا اپنا میز اور کرسی رکھے وہ جب بھی آتا تھا ہالے اس سے پوچھتی تھی "تمہاری پسندیدہ خوشبو کونسی ہے؟" پھر عمر ہر دفع ہی مسکراتا تھا اور میز کے دراز سے نوٹوں کا مئی گڈی نکال کر سوں گھنٹا پھر مسکراتی نظروں سے ہالے کو دیکھتا "آپ کو کیا لگتا ہے؟" وہ ہر دفع یہی پوچھتا تھا اور ہالے ہر دفع ہنس پڑتی تھی ظاہر ہے پیسہ صاف ظاہر تھا پیسہ ہی اسکی میز کو دیکھ وہ ایک بار پھر یاد آیا تھا کل ہارون کسی لڑکے کو لایا تھا اس کام کو دیکھنے کے لئے لیکن ہالے نے اسے رکھنے سے انکار کر دیا "عمر نہیں تو اسکی جگہ بھی کوئی نہیں" بس وہ یاسیت سے اسکی کرسی کو دیکھ رہی تھی جب ہارون ناک کرتا اندر آیا ہالے سیدھی ہو بیٹھی ہارون نے سیاہ بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھی سرمئی آنکھوں میں تفکر لئے وہ آگے آیا ہالے کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھا

یہ سب کب تک چلے گا؟ وہ سیدھا مدعے پہ آیا تھا تم عمر سے بات تو کر کے دیکھ سکتی ہو اس طرح اس سے ناراض ہو کر بدگمان ہو کر بیٹھ جانا آخر تم یہ سب کب چھوڑو گی

ہالے نے تکان سے اسکو دیکھا، تم سے کس نے کہا میں اس سے ناراض یا پھر بدگمان ہوں؟ اسکا لہجہ ٹھنڈہ تھا؟ ہارون شاہد حسین میں لوگوں کی greyness پہ ناراض نہیں ہوا کرتی جج نہیں کرتی بدگمان نہیں ہوتی کیونکہ میں انکی جگہ خود کو رکھ لیتی ہوں اور ہالے سلطان سے زیادہ گرے کون ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

ہارون متعجب سا اسے دیکھے گیا ہالے کہہ رہی تھی،، ساری دنیا چاہتی تھی عمر مجھے چھوڑ دے میں عمر کو چھوڑ دوں دور کہیں میں بھی یہی چاہتی تھی اور اب بھی چاہتی ہوں اس نے اپنے لفظوں پہ زور دیا

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے چھوڑنا مشکل ہوتا گیا اسکے لہجے میں اداسی گھلنے لگی ہارون وہ بہت اچھا ہے شاندار ہے میں اسے ڈیزرو نہیں کرتی اسکو چھوڑنا بدگمانی نہیں ناراضگی نہیں ہے "بہانہ" ہے مجھے اسے چھوڑنے کے لئے بہانہ چاہیے تھا جو کہ مجھے مل گیا اور اب میں اس بہانے کو لے کر ساری زندگی اسکے بغیر رہ سکتی ہوں جس تعلق نے ٹوٹنا ہی ہو اسکے لئے کیا محنت کرنا اور میں جان گئی ہوں، پیپی انڈینگنز بس کہانیوں میں ہوتی ہیں اس نے سر جھٹکا تھا

یہ وہ وقت تھا جب ہارون خود غرض ہو سکتا تھا لالچی ہو سکتا تھا اپنے لئے بس اپنے لیے سوچ سکتا تھا عمر کے بعد ہالے اسی کو ملتی لیکن اس نے ایک نظر ہالے کی آنکھوں کی اداسی دیکھی کیا وہ ان آنکھوں کو ساری زندگی اداس دیکھ سکتا تھا؟ اسی لمحے سارے فیصلے ہو گئے تھے

تم عمر کو ایک چانس دو ہالے اسے معراج انکل نے تمہارے لئے چنا تھا وہ اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولا تھا اور جو باوقار ہوں جو مخلص ہوں انہیں بات کرتے وقت نظر جھکانی نہیں پڑتی ہالے چند ثانیے اسے دیکھتی رہی پھر کرسی سے ٹیک لگالی تھک کر ہار کر

اسے بابا نے میرے لئے تب چنا تھا جب ہالے کی زندگی میں ہیرے کھانا اور فیشن تھا اب کی ہالے گھر سے بھاگی ہوئی داغدار اور ٹراماٹک ہے عمر کے ساتھ چلتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے مجھے وہ کون ہے اور میں کون؟

## Posted On Kitab Nagri

اسکی آواز مغموم تھی میں کوئی low self esteem کی عورت نہیں ہوں لیکن اپنا مقام میں جانتی ہوں آج وہ میرے ساتھ خوش ہے کل بے زار ہو جائے گا کہانی کی ٹریجک اینڈنگز ہمیشہ میرا دل توڑ دیتی ہیں اب کی بار دل نہیں تڑوانا

وہ کچھ اور بھی کہہ رہی تھی لیکن ان دونوں کو یہاں چھوڑ کر اگر ہم عمر حیات کی طرف آئیں تو وہ کراچی کے ایک مشہور ہسپتال کی راہ داریوں میں دیوانہ وار بھاگ رہا تھا اسکی آنکھیں سرخ بے جان تھی جسم لرز رہا تھا بلاخر وہ آئی سی یو نمبر چار کے باہر کا اسی لمحے اندر سے سفید کوٹ پہنے پینتیس چھتیس برس کی ڈاکٹر باہر آئی عمر کو دیکھ کے اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

آپ کی مدر کی کنڈیشن بہت خراب ہے ہمیں سرجری کرنی ہوگی آپ پیرز سائن کر دیں وہ عجلت میں لگتی تھی عمر کو لگا تھا کوئی اسکی روح کھینچ رہا تھا اتنی تکلیف آج تک نہیں ہوئی تھی

وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے انکے ساتھ گیا تھا کس پیپر پہ کیا لکھا تھا سائن کہاں کرنا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اسکے ہاتھ لرز رہے تھے دل بند ہو رہا تھا اسے لگا تھا وہ اپنی اسی بھاری جسامت سمیت بے ہوش ہو کر گرے گا

ڈاکٹر نے سائن لئے اور جب وہ جانے کے لئے مڑیں تو عمر حیات نے آہستگی سے انکے دونوں ہاتھ پکڑ لئے نہ اس وقت وہ عورت تھی نہ وہ مرد وہ بس ڈاکٹر تھی اور عمر مریض کا واحد خاندان

میری اماں.... اسکے لبوں سے بدقت نکلا تھا..... میں نے. انکے غلط کیا ہے بہت غلط وہ انکے ہاتھ پکڑے سر جھکا کر کہہ رہا تھا آنکھیں رونا چاہتی تھیں لیکن وہ نہیں رویا سارے آنسو دل پہ گر رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

پلیز انکو مرنے مت دینا ڈاکٹر وہ نے بسی بے چارگی سے بولا حلق دکھ رہا تھا ٹانگیں شل تھیں  
انکو زندہ رکھ لینا پلیز ڈاکٹر نے اسکے ہاتھ تھپکے اور باہر نکل گئیں اب کے کوئی اور ڈاکٹر اندر آیا تھا وہ عمر سے بل  
کے متعلق بات کر رہا تھا عمر نے غائب دماغی سے اسے دیکھا  
اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا کان سن تھے کوئی آواز سماعت کا حصہ نہیں بن رہی تھی وہ بس ٹکر ٹکر ڈاکٹر کا چہرہ  
دیکھے گیا

سر میں آپ سے کہہ رہا ہوں بل جمع کرادیں تاکہ ہم ٹریٹمنٹ شروع کر سکیں اب کے آوازیں واضح ہوئیں عمر کا  
چہرہ خون چھلکانے لگا اس نے راہ داری میں ہی آس پاس گزرتے ڈاکٹر کی پرواہ کئے بغیر اس آدمی کا گریبان پکڑ  
کر اسے دیوار سے لگایا، پیسے لوگے پہلے ہاں تاکہ میں یہاں سے جاؤں اور تم میرے پیچھے میری ماں کو مار دو وہ دبی  
دبی آواز میں غر آیا تھا وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگتا تھا

ڈاکٹر کھانسنے لگا تھا لیکن عمر اسے چھوڑنے پہ تیار تھا کہاں  
تم لوگ یہی کرتے ہو پہلے مجھے بھیج کر میرے جج صاحب کو مار دیا اور اب میری ماں کو مارنا چاہتے ہو میں نہیں  
جاؤں گا یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلوں گا میری اماں کو مارنے نہیں دوں گا تمہیں وہ اب بلند آواز میں چیخ رہا  
تھا چلا رہا تھا

کئی لوگوں نے اسے تھام رکھا تھا ورنہ اب تک وہ ڈاکٹر کے ٹکڑے کر چکا ہوتا کافی تگ و دو کے بعد وہ اسے ڈاکٹر  
سے دور ہٹا چکے تھے عمر کی آنکھیں اب بھی سرخ تھیں وہ زخمی شیر کی تارہ سب کو گھور رہا تھا اسی اثناء میں ایک



## Posted On Kitab Nagri

عمر رسیدہ ڈاکٹر آتے دکھائی دیئے شاید کوئی انہیں بلالایا تھا وہ عمر کے قریب آکر رکے پھر رحم سے اسکو دیکھا وہ  
ڈسٹرب اور ڈرا ہوا لگتا تھا

وہ عمر کے بالکل قریب آکر رکے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا پھر نرمی سے گویا ہوئے "دیکھیں سر جس طرح آپ  
پولیس والے بغیر ایف آئی آر کے کام نہیں کرتے اسی طرح ہم بغیر پے منٹ کے کام نہیں کرتے  
لیکن میں یہاں سے گیا تو یہ میری ماں کو مار دیں گے وہ بے بسی سے بولا

ڈاکٹر نے اسکے گردن میں ہاتھ ڈالا "آپ مت جاؤ لیکن کسی کو بلا تو سکتے ہونا تب تک آپ کی ماں کا علاج میری  
گارنٹی پہ ہو گا اب کے عمر کی آنکھوں کی بے چینی کم ہوئی تے اعصاب ڈھیلے پڑے اس نے سر اثبات میں ہلادیا  
میں انتظام کرواتا ہوں بس میری ماں کو بچا لیجئے

بوڑھے ڈاکٹر نے اسکا کندھا تھپکا اب کے عمر آئی سی یو کے باہر ٹہلتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کر رہا تھا ہسپتال کی  
ٹھنڈی راہداریوں کو چھوڑ بینز بلاسم کے کونے والی میز کی طرف جاؤ تو ہارون شاہد کا فون تھر تھرایا تھا اس نے  
کال پک کی

تمہارے پاس جتنے بھی پیسے ہیں سب ایک بیگ میں ڈالو اور دس منٹ کے اندر اندر سٹی ہسپتال آؤ خالص  
روبوٹک انداز

ہارون شاہد کی بھنویں سکڑیں تھیں،، میں تمہارا.....



## Posted On Kitab Nagri

میری اماں آئی سی یو میں ہیں ہارون اب کے اسکی آواز میں کچھ تھا کہ ٹھٹھکا جائے ہارون ن شاہد نے اب کے کچھ بھی کہے بغیر فون کاٹا تھا

رات کا آخری پہر ہو یادن کا جلتا اجالا ہارون شاہد خود کو پکارنے والوں کو "ناں" نہیں کیا کرتا

فہیم مرزا کے گھر میں آج ملازمین کی خاصی چہل پہل تھی وجہ آج شام ہونے والی ایک خاص پارٹی تھی ایسے میں اگر ہم لان میں کام کرتے لوگوں کو چھوڑا پری منزل کی طرف آئیں تو دائیں جانب یا قوت مرزا کا کمرہ تھا جسکا دروازہ دھکیل کر وہ ابھی ابھی اندر داخل ہوا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں چال میں لڑکھڑاہٹ وہ ساری ساری رات گھر نہیں آیا کرتا تھا کبھی دوپہر کے ایک بجے آتا کبھی دو بجے اور پھر شام تک پڑا سوتا رہتا پھر آٹھ بجے کے قریب اٹھ جاتا اور کہیں چلا جاتا نر مین کمرے میں کسی بے ضرر سامان کی طرح پڑی رہتی وہ جب بھی اسے بات کرنے کی یا اسکے پاس بیٹھنے کی کوشش کرتا اسے دورے پڑتے تھے تنگ آکر یا قوت نے اس سے بات تک کرنا چھوڑ رکھا تھا

اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں آیا تو نر مین بیڈ پہ کروٹ کے بل لیٹی تھی اے سی آن تھا اور ہلکا اندھیرا یا قوت نے ہاتھ مار کر سارے کمرے کو روشن کیا وہ ہمیشہ کی طرح وجیہ لگ رہا تھا چند پل وہ اسی طرح کھڑے ہو کر نر مین

## Posted On Kitab Nagri

کو دیکھتا رہا جانے ایسا کیا تھا اس لڑکی میں کہ دل چاہتا تھا اس سے باتیں کی جائیں اسکے قریب بیٹھا جائے اسکی سنی جائے اور اپنی سنائی جائے لیکن ایک وہ تھی وہ گہری سانس بھرتا چوٹھے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب آ بیٹھا تمہارا کیا پر اہلم ہے نیرو؟ وہ نرمی سے استفسار کر رہا تھا میں تمہارے ساتھ جتنا اچھا رہنے کی کوشش کرتا ہوں تم اتنا روڈ ہوتی ہو تمہیں کیا لگتا ہے مجھے لڑکیوں کی کمی ہے؟

اب کے وہ کہنی کے بل اٹھ بیٹھی سبز ویران آنکھوں سے یا قوت کو دیکھا اور پھر اسکی آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر گرے وہ اسے دیکھے گئی بغیر کچھ کہے دیکھے گئی

اب کچھ بولو بھی؟ تم مجھے بتاؤ نیرو اگر تمہیں کچھ چاہیے کچھ کہنا ہے آفر آل یو آر مائی وائف اسکی آواز بے حد نرم تھی آنکھوں میں تفکر شاید ہی کسی نے یا قوت کو اتنا نرم پہلے کبھی دیکھا ہو نرمین سیدھی ہو بیٹھی کھنڈر زرد چہرہ اندر کو دھنسی آنکھیں وہ پر مشردہ لگتی تھی

میرا قصور کیا تھا یا قوت؟ وہ بولی تو اسکی آواز کھوکھلی تھی بے جان سی میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا؟ کیا میں بھائی اور تمہارے درمیان آئی تھی؟ کیا میں نے کبھی تمہارے ساتھ کچھ برا کیا تھا؟ کیا میں وہی نہیں ہوں جو بچپن سے تمہارے زخموں پہ مرہم رکھا کرتی تھی؟ میں نے تو کبھی تمہیں ہرٹ نہیں کیا کیا کبھی کیا؟

یا قوت کی گردن بے اختیار نفی میں ہلی تھی

میں وہ ہوں جو تمہارے ہوم ورک کر دیا کرتی تھی میں وہ ہوں جو اسکول میں اپنا لچ بھی تمہیں کھلا دیا کرتی تھی تمہارے لئے جھوٹ بولتی تھی تمہارے لئے سچ بولتی تھی لیکن میں ہر دفع تمہیں ہرٹ ہونے سے بچا لیتی تھی

## Posted On Kitab Nagri

کیا میں ایسا نہیں کرتی تھی؟ وہ بہتے آنسوؤں اور دکھتے ہوئے حلق کے ساتھ بول رہی تھی اسکا چہرہ گیلا تھا یا قوت نے نظریں چرائیں

تمہیں پتہ ہے میرا قصور کیا ہے یا قوت؟ وہ اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے پوچھ رہی تھی  
چند پل خاموشی سے بیٹے سرخ اینٹوں والی دیواریں اسکے بولنے کی منتظر رہیں "میرا قصور یہ تھا کہ میں نے تم سے  
محبت کی!!!!!!،،

یا قوت نے کرنٹ کھا کر اسکو دیکھا تھا نرمین نے پلکیں جھپکا کر اسکی یقین دہانی کروائی،، ہاں میں نے تم سے  
محبت کی تھی ساری دنیا سے زیادہ ہر شخص سے زیادہ بچپن سے لے کر آج تک تم میرے واحد دوست رہے ہو  
اور میں نے بس تم سے محبت کی ہے وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اسکے الفاظ غیر واضح ہونے لگے تھے  
یا قوت اب تک سن تھا شل تھا

نرمین نے روتے ہوئے اسکے بازو پہ سر رکھ دیا اسکا پورا وجود ہچکولے کھا رہا تھا آج یا قوت کو لگا تھا شاید کچھ غلط ہو  
گیا ہے کچھ تھا جو فکس نہیں ہو سکتا  
www.kitabnagri.com

میں تم سے آج بھی محبت کرتی ہوں لیکن میں تمہاری عزت نہیں کرتی میں خود سے نفرت کرتی ہوں کیونکہ میں  
نے تم سے محبت کی میں ساری زندگی اس گلٹ میں رہوں گی کہ میں نے تم سے محبت کی میں ساری زندگی  
تمہاری عزت نہیں کروں گی میں ساری زندگی تمہاری وفادار نہیں بن سکوں گی تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا  
یا قوت تم نے میرے ساتھ بہت ظلم کیا ہے میں تمہیں معاف نہیں کروں گی

## Posted On Kitab Nagri

اب کے وہ بے بسی سے رو رہی تھی آنکھیں اسکے بازو پہ رکھے وہ بری طرح رو رہی چند پل یا قوت شش و پنج میں مبتلا رہا پھر اس نے آہستگی سے زمین کو خود سے دور کیا اسکی آنکھیں اب کے فرش پہ مرکوز تھیں صاف ظاہر تھا کہ وہ نظر نہیں ملا رہا تھا

اگر تمہارا بھائی میرے ساتھ وہ سب کچھ نہ کرتا تو یہ سب نہ ہوتا وہ تلخی سے کہہ کر باتھ روم میں گھس گیا شاید وہ منظر سے بھاگ جانا چاہتا تھا

پیچھے زمین بے بسی اور نفرت سے باتھ روم کے دروازے کو دیکھتی رہ گئی



ہسپتال کا ٹھنڈہ بے رحم فرش آج عمر کو بے جان محسوس ہو رہا تھا وہ بس بے قرار نظریں آئی سی یو کے دروازے پہ جمائے بیٹھا تھا ساتھ ایک سفری بیگ میں پسوں کی گڈیاں تھیں جو کہ ہارون لایا تھا عمر کے بال بکھرے تھے آنکھیں سرخ ٹانگ اضطرابی کیفیت میں جھلاتے ہوئے وہ کوئی پاگل لگ رہا تھا ہر آتے جاتے سے لڑتا ہوا وہ کسی کو بھی آئی سی یو کے اندر جانے نہیں دے رہا تھا نہ کوئی نرس نہ کوئی دوسرا ڈاکٹر وہ خوف زدہ تھا بے چین تھا صبح سے اب تک ہارون ہی باہر کی بھاگ دوڑ کر رہا تھا اسی لمحے آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور ایک میل نرس باہر آیا وہ

## Posted On Kitab Nagri

شاید کوئی اوزار یا کوئی ادویات لینے گیا تھا چند لمحوں بعد وہ واپس آتا دکھائی دیا عمر جھپٹے کے انداز میں اٹھا تھا اور اسکا کالر جکڑ لیا راہ داری میں ذرا فاصلے پہ کھڑے ہارون نے اسکو دیکھا تھا وہ دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا کون ہو تم کس نے بھیجا ہے تمہیں؟ وہ نرس کا گریبان جکڑے جنونی سا بنا ہوا تھا قوی امکان یہی تھا اسے مریض سمیت ہسپتال سے نکال دیا جاتا ہارون نے بامشکل نرس کو چھڑوایا تھا

کیا کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو کیا؟ اب وہ اسے جھڑک رہا تھا عمر اسے نہیں دیکھ رہا تھا وہ بس دروازے کو دیکھ رہا تھا وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس دروازے سے نظر نہیں ہٹا سکتا تھا یہ کیسی بے بسی تھی کیسا جنون تھا؟ عمر اگر تم یہی حرکتیں کرتے رہے تو ہسپتال والے ہمیں نکال دیں گے وہ پولیس بلوالیں گے ہارون فکر مندی سے کہہ رہا تھا

یہ لوگ میری ماں کو مارنا چاہتے ہیں ہارون شمس آئے گا فروا بھی آئے گی اور وہ مار دیں گے عمر اسکی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا عمر نے اسکو عجیب سی آنکھوں کے ساتھ دیکھا پھر یکدم اس نے جیسے سارا معاملہ سمجھ لیا ہو تم ملے ہوئے ہو وہ ہارون کی طرف انگلی کیے عجیب لہجے میں بول رہا تھا ہارون نے اسے اچھنبے سے دیکھا تم ان سب کے ساتھ ملے ہوئے ہو تم چاہتے ہو میری اماں مر جائیں اور عمر اکیلا رہ جائے تم میری اماں کو مارنا چاہتے ہو ہارون نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی دو موٹی موٹی گالیاں بلند آواز میں نکالیں اور وہاں سے واک آؤٹ کر گیا پیچھے عمر کو جیسے فرق ہی نہ پاڑا وہ ایک بار پھر سے اسی بکھری حالت میں ایک بار پھر بیچ پہ بیٹھ گیا نظریں گویا آئی سی یو کے دروازے پہ گاڑ دیں اور خود کو انتظار کی سولی پہ ٹانگ دیا



## Posted On Kitab Nagri

انتظار کی کئی قسمیں ہوتی ہیں لیکن ہسپتال کے بیچ پہ بیٹھ کر اندر سے آنے والی اطلاع کا انتظار دنیا کا سب سے بے رحم انتظار ہوتا ہے

دوپہر کے کوئی تین بج رہے تھے جب ہالے سلطان نے اپنی گاڑی ڈاکٹر روحی کے کلینک کے باہر پارک کی وہ کیفے حسن اور لیل کے حوالے کر آئی تھی

ڈاکٹر روحی کا آفس اس پہر خاموش پڑا تھا شاید وہ ہالے کا ہی انتظار کر رہی تھی دروازہ ناک کرتی وہ اندر آئی اندر داخل ہو کر آج اس نے دروازہ ہلکا سا کھلا رہنے دیا یہ اسکی مشق تھی وہ روز ایک ایک انچ آگے لاتے لاتے دروازہ بند کرتی جاتی تھی ہالے کو اس دن سے خوف آیا جب یہ دروازہ پورا بند ہو جاتا وہ آج ایک مرتبہ پھر اسی نیلے صوفے پہ بیٹھی تھی روحی اسکے سامنے بیٹھی تھی آج کر تانیلا تھا بازو اور گلے کی چین اور بینڈز ویسے ہی تھے سو آج ہم virtual therapy کے لئے جائیں گے اوکے؟

( virtual therapy

میں مریض کی آنکھوں کے آگے ایک ایسا ایک جدید قسم کا چشمہ لگایا جاتا ہے ویسا ماسک جیسا تم نے کبھی کسی سوئم کی آنکھوں پہ لگے ہوئے دیکھا ہو گا جب وہ سمندر میں تیرتا ہے اس چشمے کے دہانے پہ موبائل میں ایک



## Posted On Kitab Nagri

ویڈیو چلا کر رکھی جاتی ہے اگر مریض اندھیرے سے خوف زدہ ہے تو ویڈیو میں پہلے ہلکا اندھیرا آئے گا پھر ذرا گہرا اور پھر گھٹا ٹوپ اندھیرا جب مریض گھٹا ٹوپ اندھیرے تک کا سفر طے کر لیتا ہے تب وہ ٹھیک ہونے لگتا ہے ہالے کے کیس میں ایک بند جگہوں والی ویڈیو چلائی جانی تھی)

ڈاکٹر روجی اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنے میز تک گئیں میز کی اوپری سطح پہ رکھا ڈبا اٹھایا اور ہالے تک واپس آئیں ہالے کے تاثرات میں خوف گھلتا جا رہا تھا گردن اور چہرہ پسینے سے تر ہوتا جا رہا تھا ڈاکٹر روجی نے چشمہ نکالا ہالے کی ہتھیلیاں پسینے سے بھرنے لگیں روجی نے چشمہ اسکی آنکھوں پہ لگایا اور اسکے بالوں کے اوپر چپ بند کر دی میں آپ کو ٹرو تھ سرم دوں گی کیونکہ آپ اپنے پچھلے سیشنز میں جھوٹ بولتی رہی ہیں وہ ہالے کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھیں

اب کی بار کوئی جھوٹ مت بولنا جہاں دم گھٹے جہاں ڈر لگے فوراً بتانا اوکے؟

اوکے ہالے نے آہستہ سے کہا اسکا چہرہ زرد پڑ رہا تھا روجی اب ہالے کے سامنے آکر بیٹھی ویڈیو چل رہی تھی اسی لمحے غزالہ روجی نے ایک انجکشن ہالے کے بازو میں لگا دیا وہ ویڈیو دیکھتے وقت اتنی ڈری اور خوف زدہ تھی کہ سوئی کی چھن محسوس ہی نہ کر سکی

وہ ٹرو تھ سرم تھا جو اسے انجیکٹ کیا جا چکا تھا یہ کیا انتہائی غیر پروفیشنل تھا کیا سرم کا انجیکٹ ہونا؟ اوں ہوں ڈوڈوز کا ہیوی ہونا لیکن ڈاکٹر ز کے لئے انکے مریض کی جان سے زیادہ اہم کچھ نہیں ہوتا سو یہ جسٹیفائیڈ تھا سکرین پہ منظر ابھرا بھر کر آرہے تھے سب سے پہلے ایک بڑا گھر آیا پھر ویڈیو میں گھر کے اندر کے مناظر تھے وہ بے حد

## Posted On Kitab Nagri

تنگ جگہ تھی جہاں ویڈیو میں دکھایا جاسکتا تھا کہ کوئی اندر کمرے میں گیا ہے اور پھر کمرے کا دروازہ بند ہوا ہالے  
کاسانس اب کے اکھڑنے لگا تھا وہ پینک کرنے لگی تھی

اس دن اس کلاس میں تمہیں کس نے بند کیا تھا ہالے؟ اس نے ٹرو تھ سرم کی اجازت دی تھی لیکن یہاں سوال  
بدلے جا چکے تھے

وہ چیخنے لگی تھی دروازے کھولنے کی دھائی دے رہی تھی ڈاکٹر روحی اسکے سامنے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ایک ہی  
سوال کر رہی تھی،، اس دن وہاں اس کلاس میں تمہیں بند کرنے والا کون تھا؟

ویڈیو میں تنگ جگہ مزید تنگ ہوتی جا رہی تھی ہالے کا حلق خشک ہو رہا تھا

تمہاری کہانی کا ولن کون ہے ہالے؟ پر سکون ٹھنڈہ لہجہ

اسکو ہٹاؤ نکالو اسے دروازہ کھولو باہر نکالو وہ چیخ رہی تھی

اس دن دروازہ کس نے بند کیا تھا ہالے؟  
www.kitabnagri.com

اور ہالے نے چیخ کر جواب دے دیا تھا اگلے لمحے روحی نے اسکی آنکھوں سے موبائل ہٹالیا ہالے گردن جھکائے  
زور زور سے رونے لگی تھی

وہ نام جو اپنے منہ سے نہ نکالنے کا وعدہ کر چکی تھی وہ آج کیسے نکل گیا

## Posted On Kitab Nagri

تین راتیں تین دن بعد

ہسپتال کی سفید سیاہ راہداریاں سنسان تھیں عمر حیات اسی بیٹچ پہ بیٹھا تھا اسکی آنکھیں سو جھ گئی تھیں بری طرح سرخ بھی تھیں ہارون اسکے ساتھ بیٹچ پہ بیٹھا تھا وہ تین راتوں سے صرف کافی کے کپ اور سینڈ وچز کھا رہا تھا وہ تین دنوں سے یہاں سے ہلا تک نہیں تھا ہارون کوئی لاکھ مرتبہ سے زیادہ اس سے کہہ چکا تھا کہ وہ گھر جائے کپڑے بدلے آرام کرے لیکن اسکی ایک ہی رٹ تھی میں چلا گیا تو یہ لوگ اماں کو مار دیں گے نفیسہ کراچی آتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی چوٹیں گہری تھیں لیکن اب انکی حالت قدرے بہتر تھی آج انکو مکمل ہوش بھی آگیا تھا عمر کی اب بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ انکا سامنا کرتا ہارون نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اسکے گھٹنے پہ ہاتھ رکھا

میں نہیں جانتا تمہارے اور تمہاری ماں کے درمیان کیا مسئلہ ہے اس نے ہلکی آواز میں کہنا شروع کیا لیکن وہ بار بار تمہارا نام لیتی ہیں میں کل رات انکے پاس بیٹھا تھا وہ مسلسل تمہارا نام لیتی رہیں مابھی تھوڑی دیر پہلے وہ مجھے کسی گیم کا بتا رہی تھیں جو وہ تمہارے ساتھ کھیلا کرتی تھیں

عمر ان حالات میں بھی مسکرایا تھا اسے وہ کھیل اچھی طرح یاد تھا وہ گھر کے جالی دار پردوں کے پیچھے چھپ جاتا تھا اور نفیسہ اسے ڈھونڈتی تھیں پھر جب وہ اسے ڈھونڈ کر پردے کے پاس پہنچ جاتیں تب عمر کھانستا تھا وہ پوچھتی تھیں کون ہے؟

جواب آتا تھا "میں عمر"

## Posted On Kitab Nagri

عمر کون؟ وہ ایک بار پھر پوچھتیں

"آپ کا بیٹا" اور پھر عمر پردہ کھول کر باہر نکل آتا نفیسہ ہر دفع اسے گلے لگالیتی تھیں دس سال کی عمر تک وہ یہ کھیل کھیلتا رہا تھا

لیکن وہ ماضی تھا حال میں ہارون کہہ رہا تھا ان کے ذہن پہ زور پڑ رہا ہے عمر تم ایک بار صرف ایک بار انکو اپنا چہرہ تو دکھا ہی سکتے ہو ماؤں کے دل نرم ہوتے ہیں وہ معاف کر دیا کرتی ہیں خود کو ایک چانس دو ہارون نرمی سے کہہ کر اٹھ گیا اسے نفیسہ کی کچھ دوائیں لانی تھی عمر کے لئے کچھ کھانے کو لانا تھا وہ چلا گیا تو عمر نے سر ہاتھوں میں گر ادیا گیارہ سال گزر گئے تھے ان دونوں کے درمیان گیارہ سال آگئے تھے کیا وہ انکا سامنا کر سکتا تھا؟ کافی دیر تک وہ اسی طرح سر گرائے بیٹھا رہا باہر پھیلی رات گہری ہوتی جا رہی تھی بلاخر وہ اٹھا تھا لرزتے قدم دروازے کی جانب موڑے پس منظر میں کئی آوازیں گونجیں جنہیں وہ نظر انداز کر گیا

وہ دروازہ دھکیل کر اندر آیا پاؤں من من بھر کے ہو رہے تھے اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا اور اسکا دل دھک سے رہ گیا گیارہ سال گیارہ سال میں اسکا ہجر اسکی ماں کو کھا گیا تھا وہ بوڑھی ہو گئی تھیں بال کنپیٹوں سے سفید چہرہ جھریوں زدہ عمر کا دل کیا تھا دھاڑیں مار مار کر روئے یہ اس نے کیا کر دیا تھا؟

وہ بیڈ کے تک یوں پہ سر گرائے گردن موڑے اسے دیکھ رہی تھیں یک ٹک پلک جھپکے بغیر انکی آنکھیں بھی نم ہوئیں تھیں لیکن مجال ہے جو آنسو گر اہوا نکلے آگے کھڑا یہ نوجوان لڑکا آنکھوں کی نمی کے باعث دھندلا نظر آ رہا تھا نفیسہ نے پلکیں جھپکیں ایک آنسو کنپٹی میں جذب ہو گیا وہ واضح نظر آنے لگا کتنے سالوں سے وہ اسے نہیں

## Posted On Kitab Nagri

دیکھ سکی تھیں کتنے سال وہ اسے محسوس نہیں کر سکی تھیں انکی آنکھوں سے آنسو گرتے جا رہے تھے لیکن انہوں نے ایک لمحے کو بھی اس بت بنے شخص سے نظر نہیں ہٹائی وہ غائب ہی نہ ہو جائے

برف کے مجسمے نے اپنے قدم بڑھائے چھوٹے چھوٹے پیشان قدم نفیسہ سانس روکے اسے اپنے قریب آتے دیکھتی رہیں وہ انکے بالکل قریب آ کر رکا انکو لگا تھا وہ اب سانس نہیں لے سکیں گی وہ اسے گلے لگا کر محسوس کرنا چاہتی تھیں عمر کے ہاتھ پکڑ کر انہیں چومنا چاہتی تھیں لیکن انکے بیچ گیارہ سال آچکے تھے وہ اس فاصلے کو طے نہیں کر سکیں شاید وہ واقعی ضدی عورت تھیں

عمر انکے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا کچھ پل بیٹے کچھ گھڑیاں گزریں آپ ٹھیک ہیں؟ وہ بدقت کہہ سکا اسے معافی مانگنی چاہیے تھی اسے شرمندہ ہونا چاہیے تھا لیکن اسے حق نہیں تھا انکے بیچ واقعی گیارہ سال آچکے تھے

میں اب ٹھیک ہوں وہ بولیں تو انکی آواز زکام زدہ تھی عمر گردن جھکائے بیٹھا رہا گردنیں اٹھانے کو ہمت چاہیے ہوتی ہے

دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی چھا گئی نفیسہ نے انتظار کیا کہ وہ معافی مانگے عمر نے انتظار کیا کہ وہ اس پہ طنز کریں کافی دیر کی خاموشی کے بعد عمر نے دوبارہ ہمت کی تھی آپ میرے ساتھ میرے گھر چلیں گی... پلیز



## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ چند ثانے اسکے جھکے ہوئے سر کو دیکھتی رہیں "میں تمہارے کہنے پہ تمہارے ساتھ کہیں بھی جاسکتی ہوں بیٹے

اب کے عمر نے سراٹھایا اسکی آنکھوں میں ممنونیت تھی تشکر تھا نفیسہ نے ایک بھر پور نظر اس پہ ڈالی سیاہ سلوٹ زدہ شرٹ بکھرے ہوئے سیاہ بال سو جھی آنکھیں بڑھی ہوئی شیو صاف ظاہر تھا وہ کافی دن سے نہ اچھا کھا سکا تھا نہ سو سکا تھا شدت سے انکا دل چاہا تھا کہ اسکے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو ہٹائیں لیکن گیارہ سال کوئی چھوٹا عرصہ نہیں ہوتا

تم جاؤ فریش ہو جاؤ میرے ڈاکٹر سے مل لو پھر آنا جاؤ بچے وہ انہیں ناں نہیں بول سکتا تھا وہ عمر حیات تھا تو وہ بھی اسکی ماں تھیں اسی لمحے ہارون اندر آیا اسکے ہاتھ میں کئی شاپرزتھے

عمر ڈاکٹر طارق تمہیں اپنے کیبن میں بلا رہے ہیں ہارون مصروف سا بولا عمر نے ٹھہر کر اسکو دیکھا وہ کتنا بے ریا تھا تین دن سے وہ بس چند گھنٹوں کے لئے اپنے گھر گیا تھا بل دوائیاں عمر اس نے سب سنبھال رکھا تھا اگر وہ نہ ہوتا

www.kitabnagri.com

تو ہسپتال کا انتظامیہ عمر کو اٹھا کر باہر پھینکتا

اب جاؤ بھی کارڈ لاؤں کیا؟ وہ تپا ہوا تھا عمر اٹھا اسکا دل ہلکا تھا نفیسہ اسکے ساتھ جارہی تھیں اب اور کیا چاہیے تھا وہ ہسپتال کے باتھ روم گیا منہ ہاتھ دھو یا بال سیدھے کئے اب وہ بہتر لگ رہا تھا لیکن سوچی سرخ آنکھوں کا اب بھی کچھ نہ ہو سکا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر طارق کے کیمین میں اسے کوئی بیس منٹ لگے تھے وہ اسے نفیسہ کے متعلق چند ہدایات دے رہے تھے عمر غور سے سنتا رہا پھر وہ اٹھ آیا نفیسہ کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اب کے وہ سرشار تھا اس نے دروازہ دھکیلا اور اندر آیا لیکن.....

وہاں نہ بندہ تھا نہ بندے کی ذات نفیسہ وہاں نہیں تھیں وہ پاگل سا ہونے لگا اس کا دل رک رک کر چل رہا تھا جیسے ابھی بند ہو جائے گا کیا اس نے نفیسہ کو کھو دیا؟ وہ لرزتے قدموں سے بیڈ کی جانب آیا تکیے کے عین اوپر ایک اسکی نوٹ رکھا تھا عمر اس رائٹنگ کو ہزاروں میں بھی پہچانتا تھا

وہاں بس دو سطر لکھی تھیں "جہاں چھوڑا تھا وہیں سے آکر لے جاؤ تم نے کہا تھا میں ضدی عورت ہوں تو اب تم میری ضد دیکھو!!"

مارے بے بسی کے عمر کا دل پھٹنے لگا تھا اس نے آج تک اپنی زندگی میں اتنی بے بسی محسوس نہیں کی تھی آج تک اسے نفیسہ کو ضدی کہنے پہ اتنا کچھتاوا نہیں ہوا تھا

ساری دنیا ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسل گئی تھی اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا ماؤں کو اذیت دینے والوں کے حصے میں اتنی اذیت تو آنی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے سلطان اس وقت اپنے گھر پہ تھی لاؤنج میں رکھے ایل شپ صوفے کی پشت پہ سر رکھے ہاتھوں میں کوئی ناول لئے بیٹھی وہ مطالعے میں غرق تھی حسن آج اپنے گھر تھا اور ہارون کو آنے سے وہ خود منع کر چکی تھی اکیلے رہنا اسے سیکھنا تھا

دفعۃ لاؤنج کا دروازہ ہلکی سی آواز کے ساتھ کھلا تھا ہالے کا دل اچھل کر حلق میں آیا اس نے ڈرتے ڈرتے نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر اس کا دل دھک سے رہ گیا سامنے عمر تھا لیکن کیا یہ واقعی عمر تھا؟ اسکی حالت اسکا حلیہ ہالے کا دل میں ٹیس سی اٹھی تھی وہ دروازے پہ ایستادہ بس اسے دیکھے گیا کتنے دنوں بعد دیکھ رہا تھا وہ اسے اور کتنے دنوں کا کھویا سکون تھا جو اچانک واپس مل رہا تھا

وہ چند پل اسے دیکھتا رہا پھر چھوٹے چوٹے شکستہ قدم لیتا آگے آیا ہالے سانس روکے پلک جھپکے بغیر اسے اپنے قریب آتے دیکھتی رہی آہستگی سے اس کے پاس آکر بیٹھا ہالے نے سانس روک لیا عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا کیا تھا جو آج اسکی آنکھوں میں نہیں تھا ہالے چاہ کر بھی اسکی آنکھوں سے نظر نہیں ہٹا سکی عمر نے اس کے ہاتھ میں پکڑی کتاب نرمی سے لے لی

پیر لمبے کئے اور اپنا سر ہالے کی گود میں رکھ دیا جلتے دل کو اندر تک سکون مل گیا ہالے اب تک شل تھی وہ سمجھ ہی نہیں سکی یہ کیا ہوا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر اب کے چت ہو کر لیٹا یو کہ اب وہا لے کی آنکھوں میں دیکھ سکتا تھا اس نے اپنی اسی نرمی سے ہالے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

عمر تمہیں کیا ہوا ہے؟ بلاخر وہ بول اٹھی کھوکھلی کھنکتی آواز وہ جسے اب تک یقین کرنا چاہتی تھی کہ اسکے اتنے قریب جو شخص تھا وہ عمر ہی تھا

اس نے بغیر کچھ کہے اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پہ رکھا اور آنکھیں بند کر لیں

ہالے کے کانوں سے دھواں نکلا تھا اسکا چہرہ پوری طرح گلابی ہو گیا تھا

میں تین دن سے نہیں سویا پلینز مجھے سونے دو بس اتنا کہا تھا اس نے اور اگلے چند ہی منٹ میں وہ گہری نیند سو گیا تھا ہالے کئی لمحات اب بھی شل تھی

پھر اس نے عمر کو دیکھا وہ کسی بچے کی طرح سو رہا تھا گہری پرسکون نیند وہ اسے دیکھے گئی اسکی پلکیں ناک اسکی

بڑھی ہوئی شیوہ بگڑا چالگ رہا تھا ہالے نے اب کے گہری سانس لی چاہے کچھ بھی وہ اسکا شوہر تو تھا

وہ دھیرے دھیرے اسکے بالوں کو ماتھے سے ہٹانے لگی پھر نرمی سے آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھیر

نے لگیں وہ نیند میں بھی مزید پرسکون ہو گیا

باہر پھیلی رات اپنی سیاہی سمیٹے اب آگے کو پھیلنے لگی

## Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح روشن تھی ہالے صوفے کی پشت سے سرٹکائے سو رہی تھی اسکے بال بکھرے ہوئے تھے دفعتاً وہ نیند میں کسمپائی سے اپنا ہاتھ جلتا محسوس ہوا پھر کبھی اسے اپنی ٹانگ جلتی محسوس ہوئی کافی دیر تک نظر انداز کرنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی مندی مندی آنکھوں سے یہاں وہاں دیکھا پھر اپنی گود میں سوئے عمر حیات کو دیکھا وہ اب تک بے سدھ تھا ایک ہاتھ نیچے لٹک رہا تھا اور دوسرے ہاتھ میں اب بھی ہالے کا ہاتھ تھا اور اب ہالے کو احساس ہوا کہ اسے اپنا ہاتھ جلتا ہوا کیوں محسوس ہو رہا تھا عمر حیات بخار میں پھنک رہا تھا اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر ہالے کو لگا جیسے جلتا تو اچھو لیا ہو وہ بے اختیار پریشان ہو گئی اب اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ سو نہیں رہا وہ بے سدھ ہے اسی لمحے اسکا فون بجانفیسہ کی کال تھی اس نے فوراً پک کی اور "آئی عمر کو بہت سخت بخار ہے وہ انکی سنے بغیر روانی میں اپنی کہہ گئی دوسری جانب نفیسہ کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی

"جب جب اسکا دل ٹوٹتا ہے اسے بخار ہو ہی جاتا ہے میں نے بھی اسی لئے کال کی تھی اسکا خیال رکھنا" ساتھ کال کاٹ بھی دی ہالے حیران رہ گئی خیر وہ گہری سانس بھرتی عمر کے سر کو نرمی سے کشن پہ رکھتی اٹھی بالوں کو گول مول جوڑے میں لپیٹا اور کچن کی طرف آئی تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو ٹرے ہاتھ میں لے رکھی تھی ایک کپ چائے پانی کا گلاس اور ٹیبلٹ ساتھ چھوٹی پلیٹ میں کچھ بسکٹ رکھے تھے اسے دوائی دینے سے پہلے کچھ کھانا تو ہو گا

## Posted On Kitab Nagri

وہ لاؤنج میں آئی تو عمر اٹھ بیٹھا تھا اسکی رنگت زرد تھی وہ نڈھال لگتا تھا اس نے گردن صوفے کی پشت پہ ڈھلکا رکھی تھی وہ جو مضبوط ستون کی طرح کھڑا رہتا تھا آج ڈھے رہا تھا اور نہ جانے کیوں وہ ڈھے تا ہوا برا لگ رہا تھا ہالے اس کے قریب چلی آئی ٹرے کو چھوٹی میز پہ رکھا عمر خود ہی سیدھا ہو بیٹھا

کچھ کھا لو پھر دوالے لینا ہالے نرمی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی عمر بغیر کچھ کہے آگے کو ہوا دوا کی پتی اٹھا کر دو گولیاں نکالیں ساتھ پانی کا گلاس اٹھا لیا دو گھونٹ پی کر واپس رکھا مجھے اتنی پرواہ کی عادت نہیں ہے تم میری عادتیں بگاڑ رہی ہو وہ "آپ" سے "تم" پہ کیسے آگیا تھا؟

ہالے نے تاسف سے اسکو دیکھا "کبھی تم مجھے آپ کہا کرتے تھے" اسکے لہجے میں واضح ملامت تھی عمر نے اسے نہیں دیکھا وہ اپنی جینز کی جیب سے موبائل نکال رہا تھا

کوئی وقت تھا جب تمہیں عمر حیات پہ اعتبار ہوا کرتا تھا اس وقت کو ختم ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے اب ہم دونوں اجنبی ہیں وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اسکا لہجہ اسکا انداز رو بولک تھا کوئی جذبہ کچھ بھی اسے چھو کر نہیں گزرا تھا کیا تم میرا ہاتھ کی چائے کو بھی انکار کرو گے؟ وہ اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے بولی عمر جو باہر جا رہا تھا تھم گیا سست روی سے گردن موڑ کر اسکو دیکھا پھر ٹرے میں رکھے چائے کے کپ کو اور پھر وہ واپس آیا

کون کمبخت ہالے سلطان کے ہاتھ کی چائے کو منع کر سکتا ہے واپس صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اسکے ہاتھ میں چائے کا مگ تھا ہالے نے پلیٹ میں رکھے بسکٹس میں سے ایک اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا

## Posted On Kitab Nagri

ایک لمحے کو منظر بدل گا کوئٹہ کی ٹھنڈی ہوائیں پس منظر میں بجتی موسیقی سبز چائے رنگین میٹھی ٹکیاں سب کچھ منظر پہ غالب آنے لگا

ہالے نے سر جھٹکا تھا وہ اسکے ہاتھ سے بسکٹ لے چکا تھا اگلے چند منٹوں میں وہ اسے بسکٹ دیتی رہی اور وہ چپ چاپ کھاتا رہا وہ کھا چکا تو باقی بچی چائے حلق میں انڈیلتا رہا ایک مہینہ ایک مہینہ اس نے چائے کافی کو بس عادت کے تحت پیا تھا یا پھر سنک کی نظر کیا تھا آج ایک ماہ بعد وہ چائے کو "چاہ" کے ساتھ پی رہا تھا ہالے خاموشی سے اسے ٹھنڈی چائے حلق سے اتارتے دیکھتی رہی اس نے چائے پی کر مگ رکھا پھر ہالے کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا اسکی آنکھیں آج اسکے ساتھ نہیں مسکرائیں تھیں

میں چھت پہ رکھے سارے برتن بھر کر رکھتا ہوں اسے دیکھتے ہوئے آہستگی سے بولا چڑیں اب بھی آتی ہیں اور وہ ہڈ حرام کو ابھی

کیا میں یہ مان لوں کہ اب تم اس کوے سے نہیں جلتے؟  
www.kitabnagri.com

"اب نہیں آتا وہ اسکی اندر کی انا جاگ گئی ہے اب کما کر باگ دوڑ کر کے کھاتا ہو گا"،!! اب کی بار ہالے زور سے ہنسی تھی

وہ ایک بار پھر گردن اٹھا کر اسے دیکھنے لگا



## Posted On Kitab Nagri

میرے ہاتھ کا کھانا لان کا صوفہ چائے کافی کے مگ چڑیا کوے مینہ سب تمھیں بہت مس کرتے ہیں وہ اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانک کر کہہ رہا تھا ہالے دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی سب سے زیادہ کون مس کرتا ہے؟ میں... اسکے برجستگی سے کہنے پہ ہالے ٹھہر سی گئی عمر کی نظریں اب تک اس پہ ٹکی تھیں

تم مجھے مس نہیں کرتیں؟ وہ بولا تو ہالے کے چہرے پہ سایہ سالہرایا "میرا کیف میرا کیش میری کافی کا بھرا ہوا مگ اور میری cravings تمھیں بہت مس کرتی ہیں وہ فرش پہ نظریں جما کر بولی حلق میں پھندہ سائٹک رہا تھا سب سے زیادہ کون مس کرتا ہے؟ اس نے سوال کیا تھا

ہالے نے کچھ کہنے کو منہ کھولا جب عمر کے تاثرات دیکھ ٹھٹھک گئی وہ اپنا گلہ پکڑے بری طرح تکلیف میں لگتا تھا کبھی سینہ مسل رہا تھا تو کبھی گلہ اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا آنکھیں جیسے باہر ابل رہی ہوں وہ شدید تکلیف میں تھا یوں جیسے کسی نے اسکے گلے میں تیزاب ڈال دیا ہو ہالے سن سی بیٹھی تھی وہ reaction uick نہیں دیا کرتی تھی

عمر نیچے فرش پہ بیٹھ گیا تھا ہالے نے دیکھا اسکی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا وہ مرنے والا ہو رہا تھا چائے...۔۔۔۔۔ میں... اتھا؟ وہ فرش پہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تکلیف سے پوچھ رہا تھا ہالے اب تک شل تھی عمر بدقت اٹھا جھک کر اسکے دونوں بازوؤں کو جھنجھوڑا اسکے ہاتھ لرز رہے تھے جان ہوا ہو رہی تھی کونسے بسکٹ تھے؟ کیا تھا ان میں؟ وہ مارے تکلیف کے چند الفاظ بھی بڑی دقت سے کہہ رہا تھا پیٹ بسکٹ تھے میں شہر کی سب سے بڑی بیکری سے لائی تھی عمر نے کراہ کر آنکھیں میچ لی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

مجھے peanut سے الرجی ہے وہ بولا تو اسکی آواز میں تکلیف واضح تھی یوں لگتا تھا جیسے وہ بامشکل ضبط کئے ہوئے تھا

ہالے نم ہوتی آنکھوں سے اٹھی عمر کا بازو اپنے کندھے پہ ڈالا وہ کبھی کسی اور وقت میں بھی اسکا بازو اسی طرح کندھے پہ ڈالے گئی تھی

تم ٹھیک ہو جاؤ گا یہ تسلی نئی نہیں تھی

وہ کب گاڑی تلک آئے کب ہسپتال پہنچے عمر کو سب ٹکڑوں میں یاد تھا اسکے ذہن پہ ایک آخری یادداشت بنی وہ ڈاکٹر سے اسکے لئے لڑ رہی تھی وہ اسے سوسائڈ کیس کہہ رہے تھے علاج نہ کرنے کا کہہ رہے تھے "شوہر ہے میرا ایسے کیسے نہیں کریں گے آپ علاج" یہ آخری بات تھی جو اس نے سنی تھی

درد کی شدت جلتا گلہ بخار کی حد یہ سب اسکے اعصاب پہ بھاری ہونے لگے اور کچھ ہی پل میں سب اندھیرا ہو گیا گھپ گھٹا ٹوپ اندھیرا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہسپتال کے کمرے کے آگے رکھی بیچ پہ وہ بیٹھی تھی نیلے جوڑے میں ملبوس دوپٹہ کندھے پہ ڈالے اس نے دونوں ہاتھ گھٹنے پہ رکھے ہوئے تھے گردن جھکائے اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر فرش پہ گر

## Posted On Kitab Nagri

رہے تھے اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا چاہے لیکن پھر شرم آئی وہ کس منہ سے اللہ سے دعا کرے وہ کس منہ سے مانگے گی؟ کیا اس سے مانگے گی جسے نہ ماننے کا دعویٰ کرتی تھی

وہ آنکھیں رگڑتی ہوئی اٹھی اور ہسپتال کی ایک جانب جہاں نماز کے لئے جگہ بنی تھی وہاں چلی گئی اسے نہیں پتہ تھا اللہ اسے معاف کرے گا یا نہیں وہ خود کو معاف کرے گی یا نہیں وہ بس جائے نماز بچھا کر بیٹھی دو نفل پڑھے اور پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اسکا چہرہ گیلا تھا

اللہ اسکے لبوں سے بدقت نکلا تھا آنسو تو اتر سے بہہ رہے تھے

مجھے معاف کر دیں اللہ پلیز مجھے اپنے پاس رکھ لیں مجھے دور نہ کریں پلیز اللہ وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں کوتاہیاں ہوئی ہیں لیکن میں آج آپ سے ہر چیز کے لئے معافی مانگ رہی ہوں مجھے معاف کر دیں پلیز

وہ اگلی کتنی دیر روتی رہی کیا کیا مانگتی رہی اسے کچھ یاد نہیں تھا بس دل تھا جو ہلکا ہو گیا تھا سکون تھا جو رگ و پے میں اتر گیا تھا

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے اسے عمر کی طبیعت کی بہتری کی اطلاع دی تھی

ہالے کو اپنا آپ ہو اسے بھی ہلکا لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر اسے عمر کے کامیاب علاج کی اطلاع دے گئے تھے وہ دو تین گھنٹے بعد اس سے مل سکتی تھی باہر بیٹچہ بیٹھی وہ زیر لب کوئی دعا پڑھ رہی تھی

اسی راہداری میں سامنے سے ایک لڑکا چلا آ رہا تھا سرمئی سلک شرٹ کے ساتھ دھاری دار پینٹ پہنے اسکے بال جیل سے جمے تھے پیروں میں چمکتے بوٹ اسے دیکھ کر کئی لوگوں نے سوچا تھا "حسن واقعی اس پہ تمام ہوا" وہ آگے کو جا رہا تھا لیکن پھر بیٹچہ پہ بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر تھم گیا لبوں کو شیطانی مسکراہٹ نے چھوا آنکھیں مزید چمک اٹھیں وہ الٹے پیروں واپس آیا وہ اب بھی آنکھیں بند کئے زیر لب کچھ بڑبڑا رہی تھی یا قوت اسکے قریب بیٹچہ پا بیٹھا ہالے نے پٹ سے آنکھیں کھولیں یا قوت کو دیکھ ایک لمحے کے لئے اسکا دل کانپ گیا تھا لیکن پھر وہ سنبھل گئی وہ اب تک محض نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

ہیلو پیور بیوٹی وہ چہک کر بولا مجھے پہچانا؟

ہالے کارہاسہاڈر بھی ختم ہو گیا یا قوت کہے گیا، میں نے تمہیں تمہاری شادی کی رات دیکھا تھا تم بے حد حسین لگ رہی تھیں وہ مکروہ لہجے میں کہہ رہا تھا کیا بتاؤں تمہیں میری تو تم پر سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی

ہالے اب بھی کچھ نہیں بولی بس ٹھنڈی پرسکون نظروں سے اسکو دیکھتی رہی یا قوت اسے نہ بولتے دیکھ ایک اور تیر پھینکا

میں نے سنا تھا دلہن ریڈ جوڑے میں حسین لگتی ہیں لیکن تم نے ریکارڈ توڑ دیا تم تو وائٹ میں بھی حسین لگ رہی تھیں"

## Posted On Kitab Nagri

ہالے مسکرائی تھی اسکی نم سیاہ آنکھیں اسکے ساتھ مسکرانے لگیں  
میں بارہ سال کی تھی  
کیا؟

میں بارہ سال کی تھی جب ہم امریکا گئے تھے میں بابا ہارون اماں  
میں تم سے تمہاری سیاحت کے قصے نہیں پوچھ رہا یا قوت نے برہمی سے اسے ٹوکا تھا ہالے س سے بے نیاز کہے گئی  
وہاں ہم ایک زوجے زو میں میں نے خنزیر دیکھا سوریو نو  
یا قوت کی آنکھوں میں اچھنا بھر ہالے کہتی رہی  
میں نے جب اس خنزیر کو دیکھا ناں تو مجھے بہت کراہیت آئی اماں نے میری آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا اور کہا اسکو  
مت دیکھو لیکن اسکا وہ چند لمحوں کا دیکھنا مجھے آج بھی یاد ہے مجھے آج بھی اپنے آس پاس سے ویسی بدبو آتی ہے  
جیسی اس دن اس خنزیر سے آئی تھی آج بھی مجھے ویسی کراہیت آتی ہے جیسی اس روز اس خنزیر کو دیکھ کر آئی  
تھی تم جانتے ہو یہ بدبو تعفن یہ کراہیت مجھے کب محسوس ہوتی ہے

یا قوت نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا

وہ بدبو وہ تعفن وہ گھن کراہیت مجھے تب محسوس ہوتی ہے جب جب میں کسی ریپسٹ کو دیکھتی ہوں  
یا قوت کے چہرے پہ جسے کسی نے بھگو کر جو تمارا تھا وہ اٹھ کھڑا ہوا ہالے نے اسکی شرٹ کا بازو پکڑ کر اسے واپس  
بٹھایا اسکا رنگ نچڑھاتا تھا ہالے کہتی گئی



## Posted On Kitab Nagri

میں پندرہ سال کی تھی جب مرے دادا کے گاؤں میں چچک پھیلا تھا یونواٹ از چچک؟ خیر پتہ ہی ہو گا اس نی لا پرواہی سے کہا

میں اپنے بابا کے ساتھ گاؤں گئی تھی میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا انکے جسم انکے ہاتھ انکی آنکھوں میں بھی چچک تھا مجھے کراہیت آئی میں سوچتی تھی وہ کس طرح ان چچک زدہ ہاتھوں سے کھاتے ہوں گے کیسے اس جسم کو آئینے میں دیکھتے ہوں گے؟ مجھے انکو کھانا کھاتے دیکھ ابا کئی آئی تھی تم جانتے ہو مجھے ویسی کراہیت دوبارہ کب محسوس ہوتی ہے

اب کے یاقوت سن بیٹھا رہا وہ کچھ نہیں کہہ سکا ہالے کی گرفت اسکے بازو پہ سخت نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی اٹھ نہیں سکا

ہالے آگے کو ہوئی یاقوت کی مردہ ہوتی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں "مجھے اب وہ کراہیت تب محسوس ہوتی ہے جب میں کسی ریپسٹ کو دیکھتی ہوں" ی

یاقوت کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا اسے لگا تھا وہ ابھی مر جائے گا

تمہیں پتہ ہے یاقوت ان لوگوں کا چچک انکے بس کا نہیں تھا لیکن تمہارا چچک تمہارے بس میں تھا وہ تمہارے سارے جسم میں پھیل گیا ہے آنکھیں کان ناک بازو اور دل ہاں تمہارے دل میں بھی کیونکہ تمہارا دل چچک زدہ ہے ہر ریپسٹ کا دل چچک زدہ ہے پہلے میں سوچتی تھی کوئی اس چچک زدہ ہاتھوں سے کیسے کھا سکتا ہے لیکن اب



## Posted On Kitab Nagri

میں سوچتی ہوں کوئی ان چپک زدہ دلوں کے ساتھ کیسے زندہ ہے کیا تمہیں خود سے گھن نہیں آتی؟ تمہیں خود سے کراہیت نہیں آتی اسکی آواز میں تاسف تھا یا قوت گردن نہیں اٹھاسکا

تم کبھی گھر پہ بیٹھی اپنی بیوی سے پوچھنا وہ تمہیں بتائے گی تم سے کتنی بدبو آتی ہے وہ تمہیں بتائے گی کس طرح تم کوڑے کا وہ ڈھیر ہو جس سے تعفن اٹھ رہا ہے وہ تمہیں بتائے گی تم کس طرح کے خنزیر ہو ہر ریپسٹ تمہارے جیسا خنزیر ہے تمہارے جیسا چپک زدہ دل ہے انکا اور تم لوگ جتنی چاہے خوشبو لگاؤ جتنے چاہے مہنگے کپڑے پہنو تم سے اٹھتا تعفن ختم نہیں ہو گا تم سے آتی کراہیت کم نہیں ہوگی

وہ کہہ رہی تھی اور یا قوت بے جان جسم کے ساتھ سن رہا تھا اسکی آنکھیں اسکی آنکھیں ایسی تھیں جیسے کوئی مردار جانور اسکا چہرہ ایسا سفید تھا جیسے قبر میں لیٹا مردہ

تم لوگ جانتے ہو تم کتنے ظالم ہو؟ تم لوگ قتل سے بھی بڑا گناہ کرتے ہو قاتل مار دیتا ہے ناں تم زندہ چھوڑ دیتے ہو عزت لوٹ کر بے جان کر دیتے ہو زندگی کتنا بڑا عذاب ہی یہ ہر ریپسٹ کو اس لڑکی سے پوچھنا چاہیے جسے وہ اپنی چند منٹوں کی ہوس کے لئے تباہ کر آتا ہے تم شیطان ہو یا قوت نرے شیطان

اب کے یا قوت کی آنکھیں سرخ ہوئیں ان میں زندگی کی رک جاگی وہاں خوف آیا بے چینی آئی

میں شیطان نہیں ہوں وہ کانپتی آواز میں انگلی اٹھا کر بولا ہالے نے اسے دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں ناک پہ ہاتھ رکھا

میری ساس کہتی ہیں جب تمہارے سامنے یا آس پاس شیطان ہو تو یہ کلمات دہرانا

## Posted On Kitab Nagri

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

میں شیطان نہیں ہوں ہاتھ ہٹاؤ آنکھوں سے مجھے دیکھو وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا

اعوز باللہ من شیطان الرجیم وہ بند آنکھوں سے بلند آواز میں دھراتی رہی

یا قوت چیخ رہا تھا چلا رہا تھا ہاتھ ہٹا رہا تھا کبھی اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروا رہا تھا لیکن ہالے نے جیسے

آج ان کلمات کو حفظ کر رہا تھا وہ جتنا اونچا چلاتا تھا ہالے اس سے زیادہ اونچا دھراتی تھی

اعوز باللہ من شیطان الرجیم

لوگ جمع ہونے لگے تھے اسے گھسیٹ کر لے جایا جا رہا تھا ہالے کی آنکھیں اب کھلی تھیں وہ اسے انتقامی نظروں

سے چیختا چلاتا گھسٹتا ہوا جاتے دیکھتی رہی



شام کی سیاہی سی پھیلی جب اسے عمر حیات سے ملنے دیا گیا وہ ہسپتال کے کمرے کا دروازہ دھکیلتی اندر آئی وہ

سامنے ہی بیٹھا تھا بیڈ سے ٹیک لگائے تکیوں کے سہارے اسکی آنکھیں اندر کودھنسی ہوئی لگتی تھیں اسکی گردن

پہ موٹا پٹا باندھا گیا تھا جس سے اسکی گردن اونچی لگ رہی تھی اسکے چہرے پہ تکلیف کے واضح آثار تھے لیکن

ہالے کو دیکھ وہ مسکرایا تھا ہالے مسکرا بھی نہ سکی وہ دروازے پہ جمی رہی اندر کی طرف قدم بڑھایا ہی نہ گیا عمر نے

ہاتھ کے اشارے سے اسے قریب بلایا وہ بول نہیں سکتا تھا اسے بولنا منع تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے اب بھی کوئی مزاحمت نہیں کی عمر نے نرم نظروں سے اسے دیکھا پھر پلکیں جھپکا کر اسے تسلی دی اور ہاتھ سے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا ہالے نے ڈھیر سارے آنسو حلق میں اتارے تھے

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے قریب چلی آئی آنکھیں اسے دیکھ کر نم ہو رہی تھیں وہ اسکی وجہ سے تکلیف میں تھا وہ اسکے قریب بیڈ پہ آکر بیٹھی عمر اب آلتی پالتی مارے بیٹھ گیا ہسپتال کی شرٹ میں اپنے بالوں کو ماتھے پہ گرائے وہ وجہ لگ رہا تھا ہالے نے اسکی آنکھوں کو دیکھا عمر بھی اسے دیکھے گیا کافی دیر بعد اس نے ہالے کو کہتے سنا

"میں نہیں جانتی تھی تمہیں الرجی ہے میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا ہرگز نہیں تھا"!!! -

عمر چند لمحہ اسکو دیکھتا رہا پھر دائیں جانب سے نوٹ پیڈ اور پین اٹھایا

میں اٹھا دیتی ہوں ہالے کہتے ہوئے اٹھی عمر نے اسکو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو،، نہ کریں میں رونے لگوں گا"

اس نے نوٹ پیڈ پہ چند الفاظ گھسیٹے ہالے کو لگا ان الفاظوں میں کوئی تسلی ہوگی کوئی دلاسا شاید وہ اسکے کہے کہ

"آپ کو عمر حیات کا قتل بھی معاف ہے" اس نے نوٹ پیڈ ہالے کے آگے کیا الفاظوں پہ نظر پڑی

"اتنے مہنگے ہسپتال لانے کی کیا ضرورت تھی؟ بل کون دے گا؟ ہالے نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں وہ کیا کرے

اس شخص کا اور اسکے پیسوں کے جنون کا وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی عمر کی آنکھوں میں سوال تھے

تم فکر نہ کرو بل میں دے دوں گی تمہیں کہیں درد تو نہیں ہو رہا اس نے ایک بار پھر "نارمل" ہونے کی کوشش

کی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے نوٹ پیڈ واپس اٹھا لیا اور ایک بار پھر چند الفاظ گھسیٹے ہالے نے سفید پنے پہ لکھے الفاظوں کو دیکھا  
"ابھی تو کوئی درد نہیں لیکن ہسپتال کابل دیکھ کر مجھے ہارٹ اٹیک ضرور آئے گا دیکھو ساری رقم تین حصوں میں  
بتانا ورنہ آج کے آج بیوہ ہو جاؤ گی"

اب کے ہالے نے اسے ضبط سے دیکھا جی چاہا تھا اسکا سر پھاڑ دے!! آپ کہو مجھے اچھا!!! ہالے نے تنبیہ کی تھی  
عمر نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کچھ لکھا  
آپ کہتے کہتے میرا منہ دکھنے لگ گیا ہے اب ہم برابری کی سطح پہ آئیں گے  
اس نے نوٹ پیڈ ایک بار پھر ہالے کے آگے کیا وہ پڑھ کر مسکرا دی کیا کرتی بھلا عمر نے نوٹ پیڈ اسکے ہاتھ سے  
لے لیا اور اس پہ کچھ لکھا

کیا تم میرے لئے روتی رہی ہو؟ اس نے لکھا اور ہالے کے آگے پیڈ لہرایا ہالے نے سر اثبات میں ہلایا "میں  
تمہارے لئے بہت روتی ہوں عمر تم میری وجہ سے تکلیف میں تھے مجھے بہت برا لگ رہا تھا وہ اسکے چہرے پہ  
www.kitabnagri.com  
نظر یہ جما کر بولی

عمر سر جھکا کر کچھ لکھنے لگا تھا "قصا ص ادا کرو؟  
کیسا قصا ص؟

وہ لکھ لکھ کر نوٹ پیڈ آگے کرتا جاتا اور ہالے جواب دیئے جاتی

## Posted On Kitab Nagri

میرے ساتھ گھر چلو ہاں مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن جن غلطیوں کے نتائج برے نہ ہوں انکو معاف کر دینا چاہیے میں عمر حیات تم سے معافی مانگتا ہوں میرے ساتھ گھر چلو پلینز آخر میں ایک کیوٹ سا ایمو جی بھی تھا ہالے چند لمحہ نوٹ پیڈ پہ لکھے الفاظوں کو دیکھتی رہی پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلایا "مجھے کچھ وقت دو عمر سوچنے کے لئے اور پلینز مجھے فورس مت کرنا تمہیں انکار کرنے کے معاملے میں بے بس ہوں میں عمر نے سمجھ کر سر ہلادیا آئی ایم سوری تمہیں میری وجہ سے اتنی تکلیف اٹھانی پڑی ہالے نے اضافہ کیا عمر سر جھکا کر کچھ لکھتا گیا پھر نوٹ پیڈ اسکے آگے کیا "بار بار سوری مت کہو تم ہالے سلطان تمہیں عمر حیات کا قتل بھی معاف ہے" ہالے پڑھ کر مسکرائی پھر اٹھ کھڑی ہوئی عمر نے اسے اٹھتے دیکھا تو اسکی کلائی پکڑ لی ہالے ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی عمر نے ایک ہاتھ سے کچھ لکھا تھا ہالے نے جھک کر نوٹ پیڈ اٹھایا میں بیمار ہوں مجھے اپنے گھر لے جاؤ اور میری خدمت کرو اتنا تو حق ہے میرا ہے ناں؟ ہالے نے گھور کر اسکو دیکھا تھا پھر اسکے ساتھ بیٹھ گئی

www.kitabnagri.com

اگلے کئی لمحات تک وہ یہی کاغذی جنگ لڑتے رہے تھے ہسپتال کا کمرہ انکو دیکھ کر مسکراتا رہا



## Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتہ بعد

یہ ایک ہفتہ بے حد سکون سے گزرا تھا عمر زیادہ وقت اپنے گھر پہ رہا تھا ہالے اسے وقتاً فوقتاً اپنے گھر بلا لیتی اور اسکا پرہیزی کھانا بنا دیتی تھی یہ الگ بات تھی اس کھانے کو آدھے سے زیادہ عمر خود بناتا تھا حسن اور ہارون بھی آتے جاتے رہے تھے کل سے اسکی "زبان" بھی آزاد ہو گئی تھی وہ بولنے لگ گیا تھا اور ہالے کو بے اختیار اسکے بولنے

پہ پچھتاوا ہوا تھا جب تک اسکی زبان بند تھی سب کتنا سکون میں تھے

شام کے وقت وہ اسکے ساتھ سی ویو آگئی تھی دراصل اسے کچھ بات کرنی تھی جو گھر پہ ہارون اور حسن کی موجودگی میں نہ ممکن سی تھی اس وقت وہ دونوں بڑے بڑے پتھروں پہ بیٹھے تھے سامنے ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا ہالے کے بھورے بال ہوا کے دوش پہ اڑ رہے تھے عمر کبھی اسکے بالوں کو دیکھتا کبھی سمندر کو کون زیادہ خوبصورت ہے فیصلہ کرنا مشکل تھا

مجھے تمہاری اماں کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں پتہ چلا بہت دکھ ہوا ہالے سمندر کو دیکھتے ہوئے بولی

عمر کے چہرے پہ سایہ سالہرا یہ لیکن اس نے کچھ ظاہر نہیں کیا بس سر کو خم دیا

چندپل ایک بار پھر خاموشی رہی ہالے نے ایک بار پھر بولنے کی کوشش کی

"کل میری بات ہوئی آنٹی سے وہ ٹھیک نہیں ہیں عمر تمہیں ایک بار ان سے ملنا چاہیے تم دونوں کے درمیان کچھ

بھی ہو کسی ناراضگی کو تعلق سے زیادہ بڑا نہیں ہونا چاہیے موت سے پہلے ناراضگیوں کو ختم کر لینا چاہیے،،

عمر کچھ نہیں بولا لیکن وہ بے چین ہوا تھا اپنی ماں کانیل زدہ چہرہ پیوں میں جکڑا وجود ایک بار پھر یاد آیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

تم اتنے ضدی کیوں ہو عمر؟ آخر اتنی ضد کس بات کی؟ تم ان آنسوؤں پہ بھی اپنا کنٹرول چاہتے ہو کیوں آخر تم ایک نارمل انسان کی طرح بیہوش نہیں کرتے کس بات کا زعم ہے تمہیں؟

عمر اب بھی کچھ نہیں بولا وہ اٹھنے لگا جب ہالے نے اسکا بازو پکڑا عمر کی آنکھوں میں التجا تھی وہ جانا چاہتا تھا لیکن جس کی گرفت میں اسکا بازو تھا وہ اس سے دور نہیں جاسکا وہ سست روی سے واپس بیٹھا

تم رولو عمر ہالے نرمی سے بولی تمہیں رونے کی بہت ضرورت ہے تمہیں لگتا ہے وہ لوگ کمزور ہوتے ہیں جو روتے ہیں؟

عمر نے کچھ نہیں کہا وہ بس دانت پہ دانت جمائے ضبط کئے بیٹھا رہا ہالے کہتی رہی ہمارے نبی محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ بہادر کوئی نہیں تھا عمر لیکن وہ بھی روتے تھے اپنی امت کی محبت میں اپنے اللہ کی محبت میں روتے تھے انہوں نے رو کر ثابت کیا کہ رونا کمزوری نہیں ہے رونا انسان ہونے کی نشانی ہے تم کیوں خود کو انسانوں سے اعلیٰ سمجھ رہے ہو؟ تم کیوں ہو اتنے ضدی؟

میں ضدی نہیں ہوں وہ بولا تو اسکی آواز میں لرزش تھی میں کبھی بھی ضدی نہیں تھا اب کے اس نے اپنے لفظوں پہ زور دیا نج صاحب کہتے تھے عمر ڈھیٹ ہے اسی لئے اپنی ماں سے نہیں ملتا ماں کہتی ہیں عمر ہٹ دھرم ہے آپ کہتی ہیں عمر ضدی ہے اس نے بے بسی سے ہالے کو دیکھا اسکی آنکھیں بھر رہی تھیں ہالے کو بے اختیار اس سے ہمدردی ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نہ غصہ ہے نہ ضد میں ہے کوئی یہ کیوں نہیں سمجھتا عمر "غیرت" میں ہے اس نے کہا تو دو آنسو ٹوٹ کر گر پڑے شاید آج وہ انہیں روکنا نہیں چاہتا تھا  
ہالے نرم نظروں سے اسے دیکھتی رہی

میں غیرت میں ہوں ہالے مجھے میری اماں بہت یاد آتی ہیں مجھے میرا گھر میرا محلہ سب یاد آتا ہے لیکن میں وہاں واپس نہیں جاسکتا اس گھر اس گلی میں میری ماں کو گالی دی گئی تھی میں وہاں جاؤں گا تو وہ گالی مجھے دوبارہ سنائی دے گی

آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے وہ چہرہ جھکائے گیلی آواز میں کہتا رہا  
میں وہاں جاؤں گا تو مجھے دو لوگ نظر آئیں گے جنہوں نے میرے سامنے میری اماں کو گالی دی جنہوں نے میرے گھر میں گھسنے کی کوشش کی میں وہاں چلا گیا تو پھر مر جاؤں گا یا مار آؤں گا میں خود کو کھونے سے ڈرتا ہوں  
ہالے مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے جب ان لوگوں نے مجھے اور میری ماں کو گالیاں دیں تھیں اور میں نے اپنی انسانیت کھو دی تھی میں کسی پاگل کی طرح ایک آدمی کو اتنا مارا کہ وہ دو ماہ ہسپتال رہا کیا یہ میں تھا؟ یا پھر میرا جنون

ہالے نے اپنے بیگ سے ٹشو نکالا اور نرمی سے اسکے گالوں کو صاف کرنے لگی وہ روتا گیا روتا گیا کسی بچے کی طرح جو باتیں دل میں رکھ رکھ کر تھک چکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو لگتا ہے میں نہیں روتا کیونکہ میں خود کو اعلیٰ سمجھتا ہوں ایسا نہیں ہے اس نے روتے روتے نفی میں سر ہلایا !!

میں نہیں روتا کیونکہ میں جانتا ہوں رونا دل کو موم کرتا ہے رولو تو غم ہلکا ہو جاتا ہے میں اس دن کے واقعے پہ نہیں رویا کیونکہ اگر میرا دل ہلکا ہو گیا تو میں نرم پڑ جاؤں گا میں نرم پڑا تو میری ماں کو میری وجہ سے ایک بار پھر بہت کچھ سہنا ہو گا لیکن میں تھک گیا ہوں ہالے میں بہت تھک گیا ہوں اب میں لوگوں سے انکی سازشوں سے تھک گیا ہوں مجھے میری اماں چاہیے مجھ بس وہی چاہئیں میں اتنا بہادر نہیں ہوں جتنا نظر آتا ہوں وہ آنسو بہاتا تکلیف سے کہہ رہا تھا شاید وہ واقعی تھک چکا تھا

لیکن میں انکے پاس نہیں جاسکتا وہ بے بسی سے بولا اماں کو سمجھنا چاہیے وہ ماں ہیں انکو قربانی دینی چاہیے انکے لئے انکی آنا بیٹے سے زیادہ اہم کیوں ہے؟ کیا میں انکے لئے اتنا ناقابل اعتبار تھا؟ جو انہوں نے ہارون کے ساتھ مل کر ہسپتال چھوڑ دیا؟ انکو میرے پاس آ جانا چاہیے ہالے وہ ماں ہیں ماؤں کو قربانی کی عادت ہوتی ہے اس بے اب اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں تھیں اسکی آنکھیں آج ہالے کو پہلی بار اچھی لگی تھیں بے حد اچھی وہ ضد کر رہی ہیں کیونکہ انکی ضد بنتی ہے وہ بولی تو عمر ذرا سا متعجب ہوا تھا

وہ بوڑھی ہو رہی ہیں عمر بوڑھے لوگ بچوں سے زیادہ بڑے بچے ہوتے ہیں انہوں نے ایک عرصہ تمہاری بے جا ضد بے جا غصہ سہا ہے انہوں نے بچپن میں تمہارے لئے کتنی قربانیاں دیں ہیں اس بار اگر وہ نہیں دینا چاہتیں تو تم دی دو ہمیشہ مائیں کیوں قربانی دیں؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر ٹھہر سا گیا تھا وہ اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہی تھی

یہ وہ وقت نہیں ہے جب وہ تمہیں اپنے پاس بلا لیں گی ماں باپ بوڑھے ہو کر ضدی اور حساس ہو جاتے ہیں وہ چاہتے ہیں بچے انکو سمجھیں جس طرح انہوں نے تمہارے بچپن میں تمہیں سمجھا تھا انکا خیال رکھیں بغیر کہے جس طرح انہوں نے تمہارا رکھا تھا وہ بچی بن رہی ہیں تو تم بڑے بنو وہ ماں نہیں بن رہیں تو تم بیٹے بنو وہ ضد نہیں چھوڑ رہیں تو تم جھک جاؤ تم بیٹے ہو عمر بیٹے بازو ہوتے ہیں تم انہیں معذور کر آئے ہو خدا کو کیا جواب دو گے تم؟

یکدم جیسے کسی نے عمر کا دل پکڑ کر زور سے دبایا ہو

میں نے اپنا باپ اس طرح کھویا کہ انکی کوئی خدمات نہیں کر سکی میرا بس چلے تو سڑک پہ گزرتے لوگوں کو روک کر کہوں اپنے باپ اپنی ماؤں کے پاس بیٹھوانکے کام کرو انکو سنو انہیں سناؤ وہ ہیں تو سایہ ہے چلے جائیں گے تو تپتی دھوپ میں آکر کھڑے ہو جاؤ گے مرے بخت میں تو یہ دھوپ لکھی تھی تم کیوں اسے اپنا بخت بنانے پہ تلے ہو

؟

عمر حیات ٹکر ٹکر اسکا چہرہ دیکھے گیا کہنے کو کوئی لفظ ہی نہیں بچا تھا

آج تمہارے پاس موقع ہے جاؤ اپنی ماں کو اپنے ساتھ لاؤ لوگوں کو موقع مت دو کہ وہ تمہاری ماں کو تمہارے ہونے کے باوجود نہ ہونے کے طعنے دیں تمہاری گاڑی میں آج پیٹرول فل کروایا ہے حیدر آباد جاؤ اور اماں کو لے کر آؤ ہالے اسکو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

زندگی پہ تمہارا حق ہے عمروہ برا وقت تھا گزر گیا اچھے وقت کو خود پہ حرام کر لینا خود پہ ظلم ہے اللہ ان لوگوں کو معاف نہیں کرتا جو اپنی جانوں پہ ظلم کریں اللہ نے تمہیں تعلقات دیئے ہیں انکی ناشکری مت کرو زندگی جیو کیونکہ اس پہ تمہارا حق ہے وہ زور دے کر بولی عمر کو اپنا دل ہلکا ہوتا محسوس ہوا کندھوں سے سارا بوجھ سرک گیا عمر نے آسمان کو دیکھا سمندر کو دیکھا اور پھر ہالے کو دیکھا وہ تشکر سے مسکرایا

زندگی پہ واقعی اسکا حق تھا ٹھٹھیں مارتا سمندر بہتی ہوا اور سیاہی میں ڈھلتا آسمان آج سب کے سب خوش ہوئے تھے

چھوٹے محلے میں اس وقت سارے گھروں کو بتیاں گل تھیں دن میں جتنا شور یہاں سنائی دیتا تھا اس پہر اتنی ہی خاموشی تھی اسی محلے کے ایک پکے گھر میں آؤ تو کھانے کی چھوٹی میز کے آگے نفیسہ بیٹھی تھیں انکے سر پہ پٹی بندھی تھی چہرے پہ اب بھی زخم کے نشان تھے عشاہ کی نماز انہوں نے پڑھ لی تھی کھانا وہ اب کھانے بیٹھی تھیں ملازمہ برتن دھور ہی تھی نفیسہ نے چاولوں کا چچ منہ میں رکھا اور اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹھکی تھیں انکے چہرے پہ سایہ سالہرا یہ تھا ہاتھ لرزے تھے انکی آنکھوں میں بہت کچھ تھا کئی جذبات شک، بے یقینی

کھانا... یہ کھانا کس نے بنایا ہے؟ انہوں نے اپنے عقب میں کھڑی ملازمہ سے پوچھا تھا

ملازمہ قدرے تعجب سے مڑی تھی "آپ نے بنایا ہو گا بی بی میں نے تو نہیں بنایا"



## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ اٹھی تھیں انکا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ کھانا کھانے بیٹھی تھیں اب کے انکی نظریں بے قرار تھیں وہ بے چینی سے صحن میں تیز تیز چل رہی تھیں

چھوٹے سے ٹی وی لاؤنج میں آکر وہ رک گئی تھیں انکی آنکھیں جیسے پتھر ہوئی ہوں تنفس تیز ہو گیا تھا آنکھیں بھر رہی تھیں انکی آنکھیں بس ایک ہی شخص کے لئے بھرا کرتی تھیں

لاؤنج میں لگے پردوں کے پیچھے سر سر اہٹ ہوئی تھی نفیسہ کا ہاتھ انکے دل کے مقام پہ گیا تھا سانس جیسے رک رک کر چل رہا ہو دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا

کو... کون ہے؟ انہوں نے کانپتی آواز میں پوچھا آنسو تیزی سے گر رہے تھے پردوں کے پیچھے چند پل خاموشی رہی یہ خاموشی جان لیوا تھی نفیسہ کو لگتا اگر کچھ دیر مزید یہی خاموشی رہی تو پھر وہ کبھی کوئی آواز نہیں سن سکیں گی اسی لمحے ایک ہلکی سی آواز آئی

میں... عمر،،!!

نفیسہ کے دل پہ جیسے ٹھنڈی پھوار پڑی ہو آنکھیں مزید تیزی سے بہنے لگیں جان ہوا ہونے لگی تھی ان سے اپنی ٹانگوں پہ کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا کاش یہ وقت رک جائے

عمر کون؟ اب کے انہوں نے بلند کانپتی آواز میں پوچھا تھا

عمر آپ کا بیٹا جواب آیا تھا مقابل کی آواز بھی گیلی تھی رنجیدہ تھی لاؤنج میں اب کوئی آواز نہیں آتی تھی وہ دونوں اپنی اپنی جگہ کھڑے تھے روتے ہوئے آزرده



## Posted On Kitab Nagri

میرا کوئی بیٹا نہیں ہے جو تھا وہ مجھے ضدی کہہ کر چلا گیا تھا نفیسہ یکدم سخت آواز میں کہتے ہوئے پھٹ پڑی تھیں اب کے وہ پردہ ہٹاتا باہر آ گیا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں گیلی تھیں

میرے قریب مت آنا میں تمھیں تھپڑ مار دوں گی عمروہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر چیخی تھیں آنسوؤں نے انکے چہرے کو گिला کر دیا تھا تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے عمر تم نے مجھے چھوڑ دیا میں تمہاری ماں تھی میں نے تمھیں پالا تم سے محبت کی اور تم کہتے ہو میں ضدی عورت ہوں تمھیں میری محبت ضد لگی تھی عمر آگے بڑھتا رہا گیارہ سالوں کا فاصلہ تھا کسی نہ کسی نے تو طے کرنا ہی تھا

تم گیارہ سال میرے پاس نہیں تھے عمروہ درد سے پھٹی ہوئی آواز میں بولیں عمر کے دل کو کچھ ہوا تھا میں نے گیارہ سال تمہارا انتظار کیا اور تم نہیں آئے تم اب بھی مت آؤ تم جاؤ یہاں سے عمر تم جاؤ وہ آنسو بہاتے ہوئے چلا رہی تھیں

مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی تم جاتے کیوں نہیں وہ بے بسی سے دھاڑی تھیں وہ اب انکے روبرو تھا دونوں کی آنکھیں نم تھیں چہرے غمزدہ تھے گیارہ سالوں کے ہجر نے ان دونوں کو کھایا تھا کسی کا ظاہر تو کسی کا اندر

عمر نے آہستگی سے انکے دونوں ہاتھ تھام کر اوپر کئے نفیسہ نے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہے تھے لیکن گرفت ہلکی نہیں تھی وہ اب ان ہاتھوں کو چوم رہا تھا نرمی سے بے قراری سے

## Posted On Kitab Nagri

دونوں کے آنسو اب شدت سے بہنے لگے تھے اب عمر نے اپنے دونوں بازوؤں میں انکا ہچکیاں لیتا وجود بھر لیا  
جوان بیٹوں کے سینے ماؤں کے دلوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں سہارا ہوتے ہیں مضبوط سہارا  
عمر نے انکے بالوں کو لبون سے چھوا

"آئی ایم سوری اماں آئی ایم سوری میں آپ کے ساتھ نہیں تھا میں چلا گیا تھا آئی ایم سوری وہ بلند آواز میں انکو  
اپنے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا نفیسہ بس روئے گئیں بے تحاشا روئے گئیں ساتھ ساتھ عمر کے سینے پہ زور زور سے  
ہاتھ مارتی تھیں

میں آپ کو لینے آیا ہوں اماں میرے ساتھ چلیں میں آپ کا بیٹا ہوں آپ کا عمر میں آپ کا عمر حیات ہوں  
میرے ساتھ چلیں مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے آپ کو لوگوں کے خوف سے چھوڑ دیا اسکے آنسو نفیسہ حیات کے  
بالوں میں گرتے جارہے تھے وہ اسکے سینے سے سر لگائے کھڑی تھیں نہ شکوہ کر رہی تھیں نہ کوس رہی تھیں وہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماں تھیں مائیں مان جایا کرتی ہیں  
تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے عمر انکا لہجہ کرب لئے ہوئے تھا

میں واپس آ گیا ہوں اماں مجھے بس معاف کر دیں پلیز میں اب کبھی آپ کو نہیں چھوڑوں گا مجھے معاف کر دیں وہ  
انکے گرد بازو مضبوطی سے پھیلانے بس یہی سطر دہرا رہا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ عمر سے الگ ہوئیں وہ واحد انسان تھا جس کے سامنے نفیسہ حیات روتی تھیں عمر انکے گیلے  
چہرے کو دیکھتا رہا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو میرے آنے کا کیسے پتہ چلا اماں؟

نفیسہ مسکرائیں "اتنا بد مزہ کھانا تمہارے علاوہ کون بنا سکتا ہے؟ عمر نے خفگی سے انہیں دیکھا تھا "مان لو عمر حیات تم ساری دنیا کے لئے اچھا کھانا بنا سکتے ہو لیکن جب اپنے استاد کی باری آتی ہے تمہارے ہاتھوں کا ذائقہ ڈر جاتا ہے صاف ظاہر تھا وہ اسے چڑا رہی ہیں

کئی پل بعد وہ دونوں لان کی گھاس کے اوپر بیٹھے تھے عمر تنکا تنکا گھاس کو توڑ رہا تھا ساتھ ساتھ نفیسہ کو حسن ہالے اور ہارون کی باتیں بتا رہا تھا وہ ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھیں انکا بوڑھا چہرہ چمک رہا تھا

عمر نے کافی کا گھونٹ لیا پھر نفیسہ کو دیکھا سچ بتائیں اماں کھانا واقعی بد مزہ تھا؟ آہ یہ شیفس کی انا نفیسہ نے مسکراہٹ دبائی تھی شرارت سے عمر کو دیکھا "تم سے محبت ایک طرف لیکن وہ رکیں عمر کے آس لئے چہرے کو دیکھا کھانا بہت بد مزہ تھا بیٹے انہوں نے سیریس انداز میں کہا تو عمر ہنس دیا پھر مگ ایک طرف رکھ کر

لمبا لیٹتے ہوئے اپنا سر انکی گود میں رکھ لیا

www.kitabnagri.com

میں نے آپ کو بہت مس کیا اماں !!!

وہ جواب میں کچھ کہہ رہی تھیں عمر نرمی سے مسکرا رہا تھا منظر مکمل تھا

آج محلے کا یہ چھوٹا سا مکان گھر لگ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اگلے دن وہ نفیسہ کو سارے محلے کے سامنے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر لے آیا تھا لوگ ٹھہر ٹھہر کر عمر کی بڑی گاڑی دیکھ رہے تھے اس کے برانڈڈ کپڑے دیکھ رہے تھے اسکی اونچی اٹھان دیکھ رہے تھے کچھ کی آنکھوں میں ستائش تھی کچھ کی آنکھوں میں اتنے سال ان سے ناروا سلوک رکھنے کا دکھ وہ بلاخر اپنے بیٹے کے ساتھ چلی گئی تھیں

عمر حیات کے بنگلے پہ آج رونق تھی نفیسہ کے ویکم کے لئے آج سردار اسکی بیوی لیل حسن ہارون ہالے سب آئے ہوئے تھے حسن تو آج سے ہی انکا فیورٹ ہو گیا تھا وہ بیٹھے بیٹھے انکو ایسی باتیں بتا رہا تھا کہ نفیسہ سے اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا عمران دونوں کو ساتھ دیکھ دیکھ کر جل بہن بہن رہا تھا وہ اپنے کمرے میں اگیا تھا شمس کو ایک ضروری فائل آئی میل کرنی تھی ہالے کو اس سے کچھ پوچھنا تھا وہ بھی اسکے پیچھے گئی تھی عمر صوفے پہ بیٹھا لیپ ٹاپ آن کر رہا تھا ہالے اسکے عقب میں کھڑی تھی لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ایک تحریر درج تھی جادو اسکی منشاہ نہیں مجبوری تھی "وہ اس سطر کو دیکھتے ہوئے آگے آئی اس سے پہلے عمر کوئی کام کرتا ہالے نے اسے روکا

مجھے دکھاؤ یہ کیا لکھا ہے وہ متعجب سی آگے آئی تھی

کچھ نہیں ہے آپ کے کام کا نہیں ہے پہلی ہے ایک عمر نے بات کو ہوا میں اڑایا ہالے نے اسکے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لے لیا

## Posted On Kitab Nagri

کس نے کہا؟ مجھے اسکا مطلب پتہ ہے یہ فیری ٹیل کی پہیلی ہے میں اسے سمجھ سکتی ہوں وہ لیپ ٹاپ کو لئے گود میں بیٹھ گئی

عمر اسے دیکھتا رہا "اسکا کیا مطلب ہوا"؟

ہالے نے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا پھر مسکرائی

جسٹیفیکیشن.. اسکا مطلب ہے جسٹیفیکیشن

عمر کی آنکھوں میں اب بھی نا سمجھی تھی ہالے نے اضافہ کیا

میں سمجھاتی ہوں دیکھو جس طرح ولنز سے سب لوگ نفرت کرتے ہیں ناں اسی طرح کچھ لوگ ہوتے ہیں جنکو

ولنز سے نفرت نہیں ہوتی یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو خود بھی

Evilish

ہوتے ہیں

جو خود بھی برے کام کرتے ہیں انکا ہمیشہ یہی کہنا ہوتا ہے کہ ولن مجبور تھا ولن کے پاس کوئی اور سہارا کوئی آسرا

نہیں تھا ایسے لوگ کبھی بھی ولن کو غلط نہیں کہتے حالانکہ انکو سمجھنا چاہیے کہ ولن ہمیشہ اپنے شر کے آگے گھٹنے

ٹیک دیتا تھا اپنے اندر کے حسد سے ہار جاتا ہے وہ مجبور نہیں ہوتا جادو ہمیشہ سے اسکی منشا رہا ہوتا ہے وہ آنکھوں

میں چمک لئے بتا رہی تھی عمر بغور اسے سن رہا تھا

جادو کا اصل زندگی سے کیا تعلق؟ عمر نے سوال کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جادو کا کیا مطلب ہے عمر؟ کسی سے سچ چھپانا کسی کو دھوکہ دینا کسی کا اعتبار توڑنا کسی کے دل میں وقتی محبت یا نفرت ڈالنا اور یہ سب کیا ہوا؟ وہ بول رہی تھی اور عمر غور سے سن رہا تھا

!! نقصان !! یہ نقصان ہوا عمر جادو سے لوگوں کا نقصان ہو گا اور جان بوجھ کر کسی کا نقصان صرف ولن کرتے ہیں اور پھر انکو لگتا ہے کہ یہ تو ان کا حق تھا مجبوری تھی انھیں تو یہ سب کرنے پہ مجبور کیا گیا تھا یا پھر وہ اپنے پسندیدہ evil کردار کے بارے میں جسٹیفیکیشن دیتے ہیں کہ جادو اسکی منشا نہیں مجبوری تھی کیا اب تم سمجھے اس پہیلی کا مطلب کیا ہے؟

عمر نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا پھر یکدم اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا کوئی ادھوری ملاقات کوئی ادھورا قصہ وہ سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر بھاگا تھا اسکے ذہن میں کچھ تھا ہالے اسے آوازیں دیتی رہ گئی لیکن وہ کچھ نہیں سن رہا تھا

وہ گاڑی میں بیٹھا تھا اسکا رخ ڈاکٹر راجی کے کلینک کی جانب تھا ذہن کہیں اٹکا ہوا تھا وہ کوئی اور منظر تھا (سنیما گھر کے اندر پچھلی نشستوں میں سے ایک پہ وہ بیٹھا تھا اسے معراج یہاں لائے تھے اور اب خود نہیں آئے تھے وہ کسی اچھی فلم کا سوچ کر آیا تھا لیکن یہاں تو کوئی فیری ٹیل چل رہی تھی آہ اسے ڈھیروں شرمندگی ہوئی تھی)



## Posted On Kitab Nagri

وہ ڈاکٹر روجی کے سامنے بیٹھا تھا لیپ ٹاپ پہ ہالے کے سیشن کی ویڈیو چل رہی تھی ڈاکٹر روجی اس چیختی چلاتی لڑکی سے کچھ پوچھ رہی تھیں وہ بار بار سر نفی میں ہلا رہی تھی رورہی تھی اور بلاخر اس نے چیختے ہوئے ایک نام لیا تھا

اس نام پہ عمر نے اپنا دل رکتا محسوس کیا تھا

(وہ یہاں سے اٹھ جانا چاہتا تھا لیکن وہ رک گیا اسکے آگے والی نشست پہ دو لڑکیاں آکر بیٹھی تھیں وہ فلم کو دیکھ رہی تھیں اور عمران میں سے ایک کے پشت پہ پھیلے بال)

ہسپتال میں نرس کے سامنے بیٹھا عمر حیات اب بھی ایک آس لئے ہوئے تھا شاید اس نے غلط سنا ہو شاید کچھ تھا جو ٹھیک نہیں تھا شاید اب بھی کچھ بدل جائے

آپ سے کس نے ہسپتال کا اجازت نامہ اور باقی کی ساری چیزیں مانگی تھیں پورا نام بتائیں؟

نرس نے اب کے پورا نام بتایا تھا اور عمر حیات اب شل تھا اسے یقین نہیں آتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے وہ شک دھتکتا تھا کہ حد نہیں

www.kitabnagri.com

ریستوران کے مینیجر نے اپنے یہاں ریکارڈ ہونے والی پندرہ اپریل کی کال لسٹ کھولی تھی وہیں عمر حیات نے ہالے سلطان کا نمبر دیکھا اسکے کانوں میں ایئر بڈز لگے تھے وہ اس دن ہونے والی کال کو سننے گیا

!!،، میں ہالے سلطان بات کر رہی ہوں !!،، اور عمر اسکی آواز کو لاکھوں میں بھی پہچانتا تھا وہ ہالے نہیں تھی

(فلم ختم ہو چکی تھی اب وہ دونوں لڑکیاں آپس میں بحث کر رہی تھیں)

## Posted On Kitab Nagri

دیکھیں آپ اس چڑیل کو جسٹیفائی کر رہی ہیں اس نے شہزادی کو قلعے میں قید کیا اسے اسکے خاندان سے دور کیا اسکی زندگی کو ایک مذاق بنا کر رکھ دیا اور آپ کہتی ہیں وہ مجبور تھی؟

دوسری لڑکی نے نرمی سے کہنا شروع کیا

دیکھو بچے اگر ایک شہزادی کے اپنے خاندان سے دور رہنے پہ کسی کا حسن کسی کی خوبصورتی کسی کی زندگی سنو سکتی ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے ہر دفع شہزادیاں ہی کیوں خوش رہیں؟ کیا کبھی چڑیل بری پریاں جادو گر نیاں خوش نہیں رہ سکتیں؟

اس نے جو کچھ بھی کیا وہ اسکی مجبوری تھی چڑیل نے سہی کیا جادو اسکی منشاہ نہیں تھا مجبوری تھی آخری لائن اس کی آخری لائن پہلی لڑکی نہیں سن سکی تھی وہ ساتھ والی سیٹ پہ کسی سے بات کرنے لگی تھی لیکن عمر نے واضح طور پہ سنی تھی)

وہ یہاں اسکی لوکیشن فالو کرتا ہوا آیا تھا اس نے اپنی نظروں کی سیدھ میں دیکھا وہ لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ ریستوران کے اوپن ایریا میں چھوٹی سی میز کے گرد بیٹھی تھی

عمر شل سا کھڑا اسکو دیکھ رہا تھا ذہن میں مختلف آوازیں گونج رہی تھیں

چچ کر "مہرماہ" نے بند کیا تھا پکارتی ہوئی ہالے

مجھے مسز سفیر سلطان نے اس اجازت نامے اور باقی کی ساری چیزوں کا کہا تھا کہتی ہوئی نرس

میں ہالے سلطان بات کر رہی ہوں یہ آواز مہرماہ کی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اور اب عمر کے ذہن کے پردے پہ سینما ہال کا منظر تھا وہ جسٹیفکیشن دیتی لڑکی مہر ماہ غیاث تھی اور حق کے لئے لڑتی لڑکی ہالے سلطان تھی ریتوران کی روشنیوں میں اسکی بھوری آنکھیں کسی شیطان کی آنکھیں لگتی تھیں

مہر ماہ

کیا تمہیں بھوری آنکھوں سے کچھ یاد آیا؟

اب ہم کچھ وقت کے لئے تمہیں کہانی میں چند ماہ پیچھے لے جائیں گے یہ اوپن ایر یا کیفے تھا جہاں میزوں کے اوپر چھتری نما سایہ کیا گیا تھا فروا اور مہر ماہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی تھیں فروا اپنے سامنے بیٹھی مہر سے کہہ رہی تھی

اور اگر میں تمہیں کہوں کہ تمہارے والدین کی طلاق حسینہ بھابی کی وجہ سے ہوئی تھی؟ مہر ماہ انکو گنگ سی دیکھے گئی فروا اب بھی کہہ رہی تھیں

بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ نگین اور وہاج تمہارے والدین ہی نہیں ہیں؟ تو؟ وہ پے در پے اسکے سر پہ دھماکے کر رہی تھیں

اب کے مہر کی آنکھیں شاک سے پھیل گئی تھیں چہرہ بے یقین تھا فروا کہے گئیں

## Posted On Kitab Nagri

!! تم مہرماہ وہاں نہیں ہو مہرماہ غیاث ہو یہ راز آج تک میں نے اپنے دل میں رکھا تھا لیکن آج مجھے لگتا ہے آج وہ وقت آگیا ہے جب تم جان لو کہ تمہارا باپ وہاں نہیں میرا بھائی تھا غیاث الدین !!

مہر کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں وہ سن تھی ساکت تھی

حسینہ بھابھی نے تمہیں اپنی بیٹی سمجھا کیونکہ انکے اپنے یہاں اولاد نہیں تھی تم انکا کھلونا تھی اور بعد میں انکا گلٹ تم مہرماہ تم کبھی بھی انکی محبت نہیں بن سکی اگر تم سے کوئی محبت کرتا ہے تو میں ہوں وہ اپنے سینے پہ انگلی سے دستک دے رہی تھیں

اگر کوئی تمہیں چاہتا ہے تو میں ہوں اگر کوئی تمہارے لئے ساری دنیا سے لڑے گا مر جائے گا یا مار دے گا تو وہ بھی بس میں ہی ہوں مہر چپ رہی کچھ کہہ ہی نہ سکی سارے الفاظ ختم ہو گئے تھے اسے اپنی ساری زندگی جھوٹ لگ رہی تھی

نگین نے تمہیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تھی میں نے اسکی زندگی کو جہنم بنا دیا اب ہالے تم سے تمہاری خوشیاں چھین رہی ہے مہرماہ میں اسے بھی نہیں چھوڑوں گی وہ آگے کو ہوئی مہرماہ کے ساکت ہوئی ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا آنکھوں میں ڈھیروں فکر مندی اور محبت لئے وہ اسے تک رہی تھی مہرماہ خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی

## Posted On Kitab Nagri

میں تم سے محبت کرتی ہوں مہر ساری دنیا سے زیادہ سارے انسانوں سے زیادہ سارے جہاں سے زیادہ تم میرے لئے ضروری ہو میں تمہاری ماں باپ تمہارا خاندان ہوں اور اب میں تمہیں سفیر دوں گی جس طرح ساری زندگی تمہیں تمہاری من پسند چیزیں دیں وہ ایک مان ایک بھروسے سے کہہ رہی تھی مہر ماہ اب تک شکوہ تھی اگلے کئی لمحات میں فروا اسے الف سے لے تک تمام کہانی کہہ چکی تھیں جو انہوں نے نگین کے ساتھ کیا جو مہر کی حقیقت تھی مہر ماہ سفید پڑتے چہرے اور پھٹتے ہوئے دل کے ساتھ سب سنے گئی اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا وہ بدقت اٹھی تھی اپنا پرس اٹھایا فروا اسکو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے اس کے ساتھ اٹھی تھیں مہر چلی گئی تھی بغیر کچھ کہے سنے بس وہ چلتی گئی تھی

کئی گھنٹے بے چینی میں گزرے بے کلی حد سے سوا تھی شک کم ہوا تو انتقام نے سراٹھایا تھا اس ریسٹوران کی ریزرویشن اس نے گھر آکر کروائی تھی وہ بس سفیر کو ہالے کے ساتھ دیکھ کر دل مضبوط کرنا چاہتی تھی لیکن سارا کھیل تب بدلہ تھا جب ریسٹوران میں عمر حیات آیا تھا مہر نے نہ جانے کیوں کس خیال کے تحت انکی تصاویر لی تھیں اور گھر چلی آئی اس نے وہی تصاویر کسی دوسرے نمبر سے فروا کے نمبر پر سینڈ کی تھیں اس نے یہ کیوں کیا وہ نہیں جانتی تھی جو ایک چیز وہ جانتی تھی وہ یہ تھی کہ مہر ماہ مر کر بھی سفیر اور ہالے کی شادی نہیں دیکھ سکتی تھی بات اگر سفیر کی ہوتی تو شاید وہ صبر کر بھی جاتی لیکن یہاں بات یوسف سلطان کی بھی تھی اور یہاں۔ یہاں۔ آ کر مہر ماہ کے سارے حواس کام کرنا چھوڑ دیتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

اگلی رات وہ فروا سلطان کے کمرے کے باہر کھڑی تھی اسکی آنکھیں اسکا چہرہ غیر انسانی تھا وہ کسی ہارے ہوئے انسان کی مانند تھی بلکہ انسان نہیں وہ ایک گدھ تھی جو بھوک کے ہاتھوں اپنے ہی ساتھی کو مارنا چاہتی تھی اسی کا کچا گوشت کھا لینا چاہتی تھی دروازہ کھلا تو فروا باہر نکلی مہر کو یوں کھڑے دیکھ اسے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی تھی وہ جانتی تھی یہ ہونا ہے

آپ کیا کرنے والی ہیں؟ وہ کافی دیر تک فروا کے سامنے کھڑے رہنے کے بعد بولی تو اسکا لہجہ بے تاثر تھا فروا مسکرائی تھیں انکی آنکھیں چمک رہی تھیں

میں نے سب پلان کر لیا ہے مہر سب طے ہے میں بس تمہاری رائے جاننا چاہتی ہوں کیا تم میرے ساتھ ہو؟ وہ ذرا اسی بے چین تھیں مہر نے بھوری بے تاثر آنکھوں سے انکو دیکھا

میں کیوں کچھ کہوں گی؟ میں نیوٹرل رہوں گی آنٹی اگر میرے بغیر کچھ کئے اور کرے مجھے سفیر اور ابا بل جائیں گے تو اس میں غلط کیا ہے؟ لیکن ایک بات یاد رکھیے گا ہالے کو نقصان نہیں ہونا چاہیے میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں آخر میں اس نے یقین دہانی چاہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

فروانورا مسکرائی تھیں تم بے فکر رہو مہر بس صرف ایک رات صرف ایک رات کی بات ہوگی اور اسکے اگلے دن ہالے گھر واپس آجائے گی سفیر سے تمہارا نکاح ہو جائے گا اور ہالے کے لئے ہارون تو ہے ہی وہ تو اسے ہر حال میں قبول کر لے گا وہ ہالے پہ گواپ نہیں کرے گا تم بس خوش رہو باقی سب میں دیکھ لوں گی میری جان

مہرائی کی بات پہ بس سر ہلا کر رہ گئی تھی اگلے دن اسکے کسی دوست کی عیادت کے لئے جب وہ ہسپتال آئی تب اسے وہی نرس دکھائی دی جس نے ہالے کے سامنے اسکے شوہر کی بات کی تھی اور پھر نہ جانے کیوں کس خیال کے تحت مہر ماہ نے اس سے اجازت نامہ اور ہسپتال کے انتظامیہ سے فوٹیج نکلوالی تھی فوٹیج میں عمر اور ہالے تھے کچھ وقت بعد ہارون بھی تھا لیکن مہر ماہ نے خود کو ہارون کی فوٹیج ڈیلیٹ کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا اس نے ان سب کے لئے سفیر کے تعلقات استعمال کیے تھے لیکن کچھ یوں کہ سفیر کو اندازہ نہیں ہو سکا وہ اصل میں کیا کیا کرنا چاہ رہی ہے اگلے منظر میں وہ ہارون کو فون کرتی نظر آرہی تھی

ہارون تم اس رات اس لڑکے کو ہالے کے ساتھ ہسپتال لائے تھے؟ وہ ہسپتال کی راہداریوں میں چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی آگے سے ہارون نے شاید بات کو رکنی چاہی تھی جب مہر ماہ نے اسے سختی سے ڈپٹ دیا تھا

آج کے بعد اگر کبھی بھی کوئی بھی گھر والا تم سے اس بارے میں پوچھے گا تو صاف صاف مکر جانا ہارون وہ اسے ہدایت دے رہی تھی تم نہیں جانتے ہالے نہیں جانتی یہ کتنی بڑی مصیبت ہے اگر سفیر کو پتہ لگ گیا تو وہ ایک منٹ نہیں لگائے گا ہالے کو چھوڑنے میں کیا تم ایسا چاہتے ہو؟

ہارون نے بے اختیار ناں کہا تھا مہر نے گہری سانس لی اور فون بند کر دیا

## Posted On Kitab Nagri

اگلے چند دنوں میں نکاح تھا وہ دونوں پارلر میں بیٹھی تھیں ہالے تیار تھی آف وائٹ جوڑے میں ملبوس وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی جب مہرماہ نے اپنے موبائل کی دوسری سم جسکا نمبر کسی کے پاس سیو نہیں تھا اس سے ہالے کے موبائل پہ کال کی اور پھر اسے ہارون کی کال بتایا وہ کبھی بھی تیر نہیں مارا کرتی تھی وہ بس لوگوں کو نشانے پہ لے آیا کرتی تھی اور وہ زخمی خود بخود ہو جاتے تھے وہ سائیکالوجی میں گولڈ میڈلسٹ تھی اسے لوگوں کے دماغوں پہ حکومت کرنا اور انکے اندر اپنی بات ڈالنا آتا تھا لوگ اسے جینٹیس کہتے تھے لیکن وہ evil genius تھی

اس نے ہالے کو دروازے سے جاتے دیکھا وہ جانتی تھی باہر کیا ہو گا اسے سب پتہ تھا لیکن اس نے روکا نہیں ایک لمحے کو ضمیر نے ملامت کی تھی لیکن وہ نیوٹرل تھی اور وہی رہی کچھ وقت بعد سفیر ہالے کو لینے آیا تھا لیکن ہالے نہیں تھی یہ وہ وقت تھا جب مہرماہ کا ضمیر چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا وقار محبت سے زیادہ ضروری ہے اسے رکھ لو لیکن اسکے سامنے سفیر تھا بھوری آنکھوں والا خوبصورت مرد اور جب بھکاری کے آگے بھیک رکھ دو تب وہ ہر قسم کے وقار اور عزت کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے

اگلے منظر اب تم کو ٹوٹے بکھرے دکھائی دیں گے وہ ہال میں کھڑی تھی رو رہی تھی حسینہ کی آنکھیں بھی بہہ رہی تھی گھر کے سارے مردوں کے کندھے جھکے ہوئے تھے آنکھیں شرمندہ تھیں یوسف سلطان بار بار فروا کو اس طرح دیکھتے تھے جیسے انہوں نے سب کیا ہو یہ وہ وقت تھا جب مہرماہ نے نئی چالیں چلیں وہ فروا سے

## Posted On Kitab Nagri

لڑ رہی تھی وہ روتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی کہ اسی نے ہالے کو اغوا کر دیا ہے جواب میں فروا بھی کچھ سخت  
سست سنار ہی تھیں

سفیر اور یوسف سلطان انکی باتیں سن رہے تھے مہر

Non guilty prove ہو چکی تھی اب یہاں اس نے ایک گہری سانس لی تھی سفیر اب بھی کچھ ماننے کو تیار  
نہیں تھا اسے اب بھی ہالے کی واپسی کا انتظار تھا اسکی آنکھوں میں بے بسی بھری تکلیف تھی مہر ماہ نے چند ثانیے  
اسکو دیکھا تھا کئی آوازیں تھیں جو سماعت کا حصہ بن رہی تھیں کئی رکاوٹیں تھیں جو اسے شیطان بننے سے روک  
رہی تھی یہ لمحہ تھا جب شر کو سر سے پھینک کر اتار دینا تھا جب حسد کو پیروں تلے روں دینا تھا یہ وہ وقت تھا  
جب جادو گرنی کو اپنا جادو اچھے کاموں کے لئے استعمال کرنا تھا وہ موبائل گیلری کھولے کھڑی تھی اسکی آنکھیں  
سپاٹ تھیں دل خالی اس نے چند ویڈیوز اور تصاویر پہ کلک کیا اور انکو سفیر کے نمبر پہ بھیج دیا اسکے ہاتھ ایک لمحے کو  
بھی نہیں کانپے تھے اس نے اپنے شر کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے حسد سر چڑھ کر ناپا تھا اسکے کندھوں پہ بیٹھے  
فرشتوں نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اس پہ لعنت بھیجی تھی وہ جادو کر چکی تھی اور جادو کبھی بھی مجبوری نہیں ہوتا

اس نے سفیر کی آنکھوں میں شاک دیکھا پھر صدمہ دیکھا وہ ڈھے گیا تھا لیکن مہر کو کوئی فرق نہیں پڑا  
اسے سفیر کے ساتھ بٹھایا گیا نکاح ہوا مبارک باد ملی ابانے شفقت والا ہاتھ اسکے سر پہ رکھا پھر اس نے دیکھا کہ  
کچھ شور ہوا ہے سفیر معراج سے کچھ کہہ رہا ہے اس نے معراج کو گرتے دیکھا اس نے سفیر کو پریشان ہوتے  
دیکھا آس پاس بھگدڑ مچتے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

مناظر بدلے رات کا اندھیرا چھٹا تھا وہ صبح کا پیلا اجالا تھا ہالے گھر آگئی تھی وہ سفیر سے مار کھا رہی تھی گالیاں کھا رہی تھی مہرماہ نے اپنے دل میں تقویت اترتی محسوس کی تھی ہارون اسکا ساتھ چھوڑ چکا تھا اور جب دنیا ہاتھ سے چلی جائے تو باقی کچھ نہیں رہتا اسے لگتا تھا وہ مجبور ہے لیکن وہ مجبور ہرگز نہیں تھی

وہ اگلے گھنٹے ہسپتال آئی تھی سفیر کے پیچھے اسے لگتا تھا سفیر خود کو یا پھر معراج سلطان کو نقصان دے گا وہ جب آئی اسی وقت شمس سلطان معراج سلطان کے کمرے سے نکل رہے تھے انکے چہرے پہ پسینہ تھا پریشانی تھی ڈاکٹر عبد الحفیظ پیرزادہ اندر کمرے میں گئے تھے مہرماہ راہداری کے سرے پہ کھڑی سب دیکھ رہی تھی اور پھر وہ اندر داخل ہوئی تھی قدم من من بھر کے تھے دل گالیاں دے رہا تھا کوس رہا تھا ضمیر نے لاکھ ملامت کی تھی لیکن اسکے قدم نہیں رکے تھے وہ اندر آگئی تھی ڈاکٹر نے اسے روکنا چاہا تھا لیکن پیسا بولتا ہے اور ایسا بولتا ہے کہ ہر ایک کو خاموش کروادیتا ہے

وہ کافی دیر وہاں کھڑی رہی تھی خاموشی سے ڈاکٹر زکوہ علاج کرتے دیکھتی رہی پھر ڈاکٹر عبد الحفیظ پیرزادہ باہر چلے گئے تھے جاتے وقت انکی گردن جھکی ہوئی تھی اور دل پہ بوجھ تھا معراج سلطان آرام دہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہے تھے مہرماہ چند لمحے انکے سر پہ کھڑی انہیں گھورتی رہی دیکھتی رہی پھر اس نے آہستگی سے کہنا شروع کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ آدھے مر چکے ہیں بابا اسکی آواز ہلکی اور سفاک تھی ذلت آپ کو آدھا کھا گئی ہے اب آپ کو چاہیے کہ پورے مر جائیں

وہ انسان سے حیوان بنتی جا رہی تھی اور اسے اندازہ بھی نہیں تھا

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں بابا بہت زیادہ محبت لیکن آپ جنگل کے بادشاہ ہیں آپ واپس آگئے تو گدھ ایک بار پھر دیش نکالا کا حکم سنیں گے ایک بار پھر انہیں مردار کھانا پڑے گا اور اپنے ہی گھر سے بے گھر ہونا پڑے گا آخر کب تک گدھ بن باس سہیں؟ اسکی آواز میں تاسف تھا وہ کہیں سے بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی اسکا چہرہ غیر انسانی تھا سفید اور گدھوں جیسا

میں آپ کو یہاں چھوڑ جاؤں گی اور آپ واپس آجائیں گے آپ اکیلے واپس آتے تو مجھے کوئی دکھ نہ ہوتا آپ ہالے کو ساتھ لائیں گے اور اسکے ہوتے ہوئے نہ ابا میرے نہ سفیر میرا اسکی آواز میں کرب شامل ہوا تھا میں مجبور ہوں بابا بے حد مجبور آپ کو جانا ہو گا یہاں سے دور بے حد دور جہاں ایک اچھی زندگی آپ کی منتظر ہے اس نے کہتے ساتھ انکے سر کے نیچے رکھا تکیہ کھینچ کر نکالا تھا معراج بے دھم تھے انکی سانسیں بے ترتیب تھیں بیماری نے انہیں مار گرا دیا تھا

یہ میری زندگی کا پہلا قتل نہیں ہے بابا اس نے کہتے ساتھ تکیہ انکے منہ پہ رکھا تھا اسی لمحے معراج ہوش میں آگئے تھے لیکن کچھ سمجھ نہیں سکے تھے وہ نفاقت زدہ تھے اور کچھ کچھ غائب دماغ مہر کی آوازیں انکے کان میں پڑ رہی تھیں لیکن وہ انکو پراسیس نہیں کر پا رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

میر اپہلا قتل ہمارے کالج کا چپڑا سی تھا جس نے مجھے ہالے کو کلاس میں بند کرتے دیکھ لیا تھا میں نے بابا میں نے اسکی چائے میں چوہے مار ملا دیا تھا اسکی آواز اسکا انداز مشینی تھا

آوازیں پر اسس ہونے لگیں تھیں لیکن اسی لمحے مہر نے تکیے کا زور بڑھایا تھا معراج بری طرح ہاتھ پاؤں مارنے لگے تھے مہر ماہ زور بڑھاتے ہوئے کہتی رہی

میرا دوسرا قتل وہ کالج کا پروفیسر تھا جس نے مجھے ہالے کو ایکسپلائٹ کرتے ہوئے دیکھا تھا جس نے مجھے دن کے وقت ہالے سلطان کے پیپر کی جگہ اپنا لکھا ہوا ہالے کے رول نمبر سے اپنا لکھا ہوا غلط پیپر آفس میں رکھتے ہوئے دیکھا تھا

تکیے کا زور بڑھتا جا رہا تھا سانسیں رکنے لگیں تھیں مزاحمت دم توڑ رہی تھی لیکن الفاظوں کا زہر ختم نہیں ہو رہا تھا پروفیسر نے نیند کی گولیاں کھا کر خود کشی نہیں کی تھی میں نے انکے کھانے میں گولیاں پیس کر ڈال دی تھیں میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن میں مجبور تھی بابا میں بہت مجبور تھی وہ عجیب سے لہجے میں کہہ رہی تھی تکیوں کے نیچے پڑے آدمی کی

مزاحمت ختم ہو گئی تھی وہ فرشتہ صفت آدمی اب نہیں رہا تھا وہ جاچکا تھا مہر نے تکیہ ہٹا لیا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے وہ معراج کو اس طرح ساکت دیکھ گہری اذیت میں لگتی تھی

آئی ایم سوری بابا آئی ایم ریلی سوری مجھے گدھ بننے پہ آپ ہی لوگوں نے مجبور کیا ہے آئی ایم سوری وہ بلند آواز میں رورہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے اس نے قدموں کی چاپ سنی تھی کوئی تھا جو قریب آ رہا تھا اور مہر ماہ قدموں کی چاپ پہچانتی تھی وہ فوراً سے دیوار پہ لگے پردے کی اوٹ میں ہو گئی تھی نوار دروازہ دھکیل کر اندر آیا تھا وہ سفیر تھا

سرخ آنکھوں اور بلند آواز میں وہ چیخ رہا تھا چلا رہا تھا ان سے انکی بیٹی کا پوچھ رہا تھا پھر عمر سے نکاح کروانے پہ غرا رہا تھا اسکے منہ سے کف نکل رہا تھا پھر دفعتاً وہ رکا تھا وہ آگے گیا تھا اس نے معراج سلطان کا ساکن وجود دیکھا اور

پھر انکے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا تھا گلے ہی لمحے وہ کرنٹ کھا کر دور ہٹا تھا بلکہ وہ فرش پہ بیٹھ گیا تھا اور بری

طرح خوف زدہ تھا اسکی آنکھیں ایک جگہ جم سی گئی تھیں وہ ساکت تھا بے سانس چہرہ سفید پڑ چکا تھا اسے لگا تھا وہ

اسکی باتیں سن کر مرے ہیں اگلے لمحات تمہیں ٹوٹے بکھرے نظر آئیں گے ڈاکٹر کی ٹیم سفیر کو باہر نکال رہی

تھی وہ ایک لاش کی مانند انکے ساتھ چلتا گیا تھا اس دن سفیر سلطان کے گلٹی ہونے کا سفر شروع ہوا تھا

مہر ماہ باہر نکل آئی تھی اس نے جھپٹ کر دونوں ننھے کیمرے اتارے تھے اب وہ ان میں اپنی مرضی کی فوٹیج

رکھنے والی تھی

اگلے منظر میں وہ لان میں بیٹھی تھی فروا ہالے کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں اور مہر بد لے میں ہالے کی یاد کا

ذکر کر رہی تھی لیکن اگر تم ذرا جھک کر میز پہ رکھا موبائل دیکھو تو اس پہ کال چل رہی تھی اور اس کال پہ ہالے

سلطان کا نمبر لکھا تھا

اس سے اگلے منظر میں وہ یوسف سلطان کے ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی وہ اس سے کہہ رہے تھے کہ اب یوسف

سلطان کو خاص توجہ اور خاص کیر کی ضرورت ہے انہیں ٹینشن نہ دی جائے ورنہ وہ پیرالائز ہو سکتے ہیں یا پھر

## Posted On Kitab Nagri

انہیں فاج کا ٹیک بھی ہو سکتا ہے اگلے ہی دن مہر ماہ نے جان بوجھ کر انکے سامنے جھگڑا شروع کر دیا تھا اسے وہ ایسے ہی چاہیے تھے لاچار بے بس ہالے سے دور

اگلے منظر میں وہ سفیر کی ڈرنک میں ڈر گز ملاتی نظر آرہی تھی وہ زیادہ پی لیتا تھا تو اسے ہالے سمجھ لیتا تھا اگر ڈر گز لے گا تو اس سے محبت کی باتیں بھی کرے گا بس یہی بس یہی تو تھا اسکے ذہن میں سفیر کی گن لے کر برو نو کو مارنے والی بھی وہ خود تھی عمر اسے اپنا زوال لگتا تھا وہ ہالے اور حسن کو اسکے قریب کیسے دیکھ سکتی تھی؟

اسکے بعد وہ بس ہالے کو ایکسپلائٹ کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی عمر سے ہالے کی طلاق اسکا سب سے بڑا مقصد بن گیا تھا وہ سفیر سے مار کھائے گالیاں کھائے یا پھر وہ نشے میں دھت ہو کر ہی سہی اسے مہر کے بجائے ہالے سلطان سمجھ کر ہی نظر التفات لٹائے وہ اسے ہر حال میں قبول تھا

اسے لاغر معذور اور بے چارے یوسف سلطان بھی قبول تھے جواب اسکے محتاج تھے جنہیں اب اسکی محبت نہیں ضرورت تھی اسے اپنے لوگوں کو غلام بنا کر رکھنا اچھا لگتا تھا وہ گدھ تھی اسے مردار کھانا اچھا لگتا تھا..

موجودہ دن موجودہ لمحہ

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات اپنی جگہ پہ ساکن کھڑا سے دیکھ رہا تھا وہ ہنس رہی تھی مسکرا رہی تھی اپنے شوہر کی کسی تعریف پہ وہ سرخ ہو رہی تھی اسی لمحے سفیر کا فون بجا تھا آوازوں کا مسلہ تھا اسکا شوہر اسے اشارے سے،، ضروری کال " کہتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا مہر مسکراتے ہوئے پلک جھپکا کر اسے تسلی دیتے ہوئے اسے جاتے دیکھتی رہی تھی عمر نے اپنے قدم اسکی جانب بڑھائے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکے قریب آکر رکا اسی لمحے مہر ماہ نے بھی اسے دیکھا آج کچھ تھا جو عمر حیات کی آنکھوں میں بدلہ ہوا تھا کوئی پٹی تھی جو اتر چکی تھی ایک لمحے کو مہر ماہ ٹھٹھی تھی پھر اگلے ہی لمحے سنبھل بھی گئی تھی

ہیلو عمر وہاں ج خان وہ جتاتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی عمر مسکرا بھی نہ سکا ہیلو مہر ماہ غیاث الدین وہ بے تاثر لہجے میں بولا تھا حقیقت وہ دونوں جان چکے تھے اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا عمر آہستگی سے اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھا چند پل وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر مہر نے اس خاموشی کو توڑا تھا

کیا میں مان لوں کہ تم اب وہ بھی سب کچھ نہیں جانتے؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی کس ڈھٹائی سے پوچھ رہی تھی عمر چند پل کچھ کہہ ہی نہ سکا

کیا تم نے حج صاحب؟ وہ باقی کے الفاظ نہیں کہہ سکا کہنا مشکل تھا مہر اسکی بات پہ چپ سی ہو گئی پھر یکدم اسکی آنکھوں میں افسوس سا ابھرا چہرے پہ ملال پھیلا اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

میں ایسا نہیں چاہتی تھی عمروہ بولی تو اسکے لہجے میں دکھ تھا میں مجبور تھی بہت زیادہ مجبور وہ آزدگی سے کہہ رہی تھی اور عمر جیسے اسکے انکشاف پہ گنگ ہو گیا تھا آس پاس دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اسکی آنکھوں میں کرب اتر اٹھا کاش وہ اٹھ کر اسکا گلہ دبا سکتا وہ ہاتھ کی مٹھی بھینچے اسے سنے گیا وہ کہے گئی

!! تم نے جنگل دیکھا ہے عمر؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی عجیب لہجے میں کہہ رہی تھی !!،، جنگل میں کئی جانور اور پرندے ہوتے ہیں چھوٹے بڑے ادنیٰ اعلیٰ وہ سب ساتھ رہتے ہیں کبھی لڑتے ہیں کبھی مرتے ہیں ایک دوسرے کو کھالیتے ہیں نوچ لیتے ہیں لیکن وہ ساتھ رہتے ہیں کوئی ایک دوسرے کو نکال نہیں دیتا لیکن ایک پرندہ ہے جسے جنگل سے نکال دیا گیا دلش نکالا سمجھتے ہو؟!!،، عمر بس اپنی آنکھوں میں تپش لئے اسے دیکھے گیا وہ کہتی رہی

جب اسے جنگل سے نکالا گیا تو گدھوں نے آبادی کا رخ کیا گدھ جانوروں کو چھوڑ انسانوں کا مردار گوشت کھانے لگے ہر طرح کا چھوٹا بڑا مردار حلال ہر طرح کا گوشت تمہیں لگتا ہے یہ گدھوں کی سفاکی تھی؟ نہیں عمر یہ گدھوں کی مجبوری تھی وہ زور دے کر بولی

!!،، وہ مجبور تھے میں بری نہیں ہوں میں بس گدھ ہوں جسے کبھی اپنا سمجھا ہی نہیں گیا جس نے سلطان منزل کے جنگل میں زندگی کے انتیس سال گزار دیئے لیکن کسی نے اسے قبول نہیں کیا اب میں اگر گدھ بن کر مردار کھانے لگ گئی تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے سفیر انکی طرف آتا دکھائی دیا اسکی کال لمبی ہو گئی تھی لیکن وہ ان سے دو میز دور تھا جب کسی جاننے والے نے اسے روک لیا

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا ایک سخت نظر مہر ماہ پہ ڈالی اور کہنا شروع کیا

تم نے میرا بخت کھایا مہر ماہ عمر اسکو دیکھ کر بول رہا تھا میرے رشتے میرے پیسے میرا حق میری عیاشی تم نے سب کھایا ایک زندگی تھی جو تم نے میری جگہ گزاری اور اب اس نے اپنی آواز دھیمی کر لی اب وقت ہے کہ تم حساب دو

سفیر کو کسی جاننے والے نے روک رکھا تھا اسکی نظریں بے چین سی تھیں وہ جلد از جلد یہاں آنا چاہتا تھا عمر اب بھی کہہ رہا تھا

میں عمر حیات آج تمہیں بتا رہا ہوں میں تم سے حساب لوں گا میں تمہاری گردن میں ایسا پھندہ لگاؤں گا کہ تم خود اسے خود پہ کس دوگی اتنا عرصہ میں تمہیں سمجھ نہیں پایا کیونکہ میں وکٹم بن رہا تھا لیکن آج اور ابھی سے عمر حیات کہانی کا ولن ہے یاد رکھنا

مہر ماہ ابرو اوپر کھینچے اسے دیکھ رہی تھی اب کہانی میں اصل مزہ آنے لگا تھا

تمہیں یہ تو پتہ ہے کہ گدھوں کو قبول نہیں کیا گیا لیکن کیا تم یہ جانتی ہو کہ ان گدھوں کو کیوں قبول نہیں کیا گیا؟ مہر کے چہرے پہ الجھن ابھری عمر کہتا رہا



## Posted On Kitab Nagri

گدھ حریص تھے وہ کھاتے تھے اور بہت کھاتے تھے حلال حرام مردار سب کھاتے تھے لیکن پھر بھی انکا حرص نہیں مرتا تھا یہاں تک کہ انکے منہ سے انکا کھایا قے کی صورت نکل آتا تھا حاضمہ خراب ہو جاتا تھا لیکن وہ پھر بھی کھاتے تھے کیونکہ گدھ حریص تھے وہ اتنا کھا کرتے کر کر پاگل ہونے لگے تھے ساری ساری رات گدھ سوتے نہیں تھے انکا حرص انکا حسد انہیں سونے نہیں دیتا تھا گدھوں کو نکالا جانا ظلم نہیں جنگل کی صفائی تھی وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا تھا

تم نے بہت مردار کھایا ہو گا بہت گوشت کے ٹکڑے حلق سے اندر اتارے ہوں گے لیکن میں گوشت کا وہ ٹکڑا ہوں جو سات پانیوں سے بھی نہیں گلے گا میں تمہارے حلق میں اٹک جاؤں گا اس طرح کہ تمہاری سانس بند ہونے لگے گی تم اگر گدھ ہو تو میں تم سے بڑا گدھ ہوں شاید تم بھول رہی ہو مہرماہ ہم دونوں ایک ہیں ہم دونوں ایک ہی دن پیدا ہوئے ہیں ہمارے اندر ایک جیسا شر ہے فرق بس یہ ہے کہ میں نے اپنے شر پہ قابو پار کھا ہے لیکن اب اب میں تمہیں بتاؤں گا اصل گدھ کون ہے

مہرماہ کچھ نہیں بولی وہ بس محض سی اسے دیکھ رہی تھی تم فیرے می ٹیلز دیکھتے ہو عمر؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی عمر آنکھوں میں طیش لیے اسے دیکھ رہا تھا نہیں دیکھتے ہو گے ہے ناں؟ مہرماہ نے اضافہ کیا

میں دیکھتی ہوں بہت زیادہ دیکھتی ہوں اور پتہ ہے کیا مجھے فیری ٹیلز میں ہمیشہ وہ لوگ پسند تھے جو evil تھے مجھے وہ جادو گرنی پسند تھی جس نے راپنزل کو قید کر لیا تھا کچھ عرصہ ہی سہی لیکن وہ خوبصورت زندگی گزارتی رہی



## Posted On Kitab Nagri

مجھے وہ سوتیلی ماں پسند تھی جس نے شہزادی کو محل سے در بدر کر دیا چاہے کچھ عرصہ ہی سہی لیکن شہزادی نے ٹھوکریں تو کھائیں ناں مجھے ہر برا کردار پسند ہے مجھے ہر وہ انسان پسند ہے جو اپنے حق اپنی محبت چھین لیتا ہے اور رہی بات بدلے کی انتقام کی تو وہ تم مجھ سے نہیں لے سکتے عمر تمہارے پاس ایک واحد چیز واحد رشتہ ہالے ہے اور تم دیکھنا میں اسے تم سے کس طرح الگ کروں گی نہ تم کہانی کی شہزادے ہو نہ نہ و کٹم اب تم کہانی کے دیو ہو اور دیوں کی جان ہمیشہ ایک ننھی چڑیا میں ہوتی ہے میں اس چڑیا کی مالک ہوں تم دیکھنا عمر میں تمہارے بخت سے تمہاری آخری محبت کیسے کھروچ کر مٹاتی ہوں

سفیر قریب آچکا تھا عمر خاموش ہو کھڑا رہا سپاٹ سرد آنکھوں سے اسے دیکھتا ہوا تم میری بیوی سے کیا بات کر رہے ہو؟ اسکا لہجہ سخت تھا مشکوک سا

عمر اب کے سفیر کی جانب مڑا چہرہ حتی الامکان بے تاثر رکھا چند ثانیے سفیر کو گھورتا رہا اور پھر مڑ گیا وہ بہت بری طرح ڈسٹرب تھا شاید ہرٹ بھی وہ مڑ گیا تو سفیر نے تندہی سے مہرماہ کو دیکھا تمہیں یہی آدمی ملا تھا بات کرنے کو؟ اسکا لہجہ سخت تھا

میں اس سے بس ہالے کے بارے میں بات کر رہی تھی آپ کو برا لگا؟ وہ ہلکی آواز میں پوچھ رہی تھی سفیر نرم پڑا اور گھوم کر اپنی جگہ پہ آکر بیٹھا

چھوڑو اسے تم بتاؤ کھانا کیسا ہے اس نے بات بدل دی تھی مہرماہ اب اس سے کچھ کہہ رہی تھی سفیر سن رہا تھا یا پھر شاید نہیں سچ تو یہ تھا کہ عمر کو دیکھ کر آج بھی اسکے دل کے زخم ہرے ہو جاتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

شاید وہ واقعی ہالے سے محبت کرتا تھا کیا پتہ؟

عمر حیات کے بنگلے پہ رات اتر آئی تھی لاؤنج میں اب تک آوازیں آرہی تھیں حسن اپنی سابقہ جگہ پہ براجمان تھا نفیسہ حیات کا فیورٹ بچہ یو نو لیل جانے کی تیاری میں کھڑی تھی اور اب ہارون سے منت کر رہی تھی کہ وہ اسے گھر چھوڑ آئے ہالے کچن میں تھی کافی بناتی ہوئی

!! ہارون کیا تکلیف ہے تمہیں چھوڑ آؤناں مجھے!! لیل سخت کوفت زدہ تھی ہارون نے نفی میں سر ہلایا

ہر گز نہیں میں نے جو تمہاری پینٹنگ بنائی تھی پہلے اسکی تعریف کرو عجیب ضد تھی بھی

تم اٹھ رہے ہو یا میں تمہارا سر پھاڑ دوں؟ وہ ضبط سے پوچھ رہی تھی

تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گی تو کیا میں نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں؟

لیل کو یہاں آکر صدمہ ہی تو لگا تھا!! تم عورت پہ ہاتھ اٹھاؤ گے؟

ہارون مسکرایا تھا "میں عورت پہ برش اٹھاؤں گا اور ایسے بھیانک طریقے سے تمہارا چہرہ پینٹ کروں گا کہ تم

ساری زندگی یاد رکھو گی

لیل کا سانس جیسے سینے میں اٹک گیا اسکی حسین عربی آنکھیں اس نے فوراً پینتر ابدلہ تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم تو میرے اچھے دوست ہو ہارون میں تو بس مذاق کر رہی تھی تم اس دنیا کے سب سے بہترین پیئر ہو میں  
تمہاری سب سے بڑی فین ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر میں ناں میں؟ ہاں میں جانتا ہوں تم میری فین لسٹ میں سب سے بڑی عمر کی عورت ہو اور بس یہاں لیل سکندر کی بس ہو چکی تھی وہ اپنا بیگ جھپٹتے ہوئے اٹھی تھی ہارون پہ جہنم میں جاؤ والی نظر ڈالی اور آگے بڑھ گئی ہارون بھی آٹھ کھڑا ہوا تھا اور مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا

اب وہ سارا راستہ اس سے لڑتے ہوئے جائے گی وہ جانتا تھا لیکن وہ بھی کیا کرے جو سکون لیل کو تپا کر ملتا تھا وہ کہیں اور نہیں تھا

وہ چلے گئے تو لاونج خالی ہو گیا نفیسہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں حسن کو ہالے نے بلا لیا تھا وہ کچن میں کھڑی حسن سے اسکے کالج کے متعلق کوئی بات کہہ رہی تھی جب عمران در جاتا دکھائی دیا اس نے جاتے جاتے ایک نظر ہالے کو دیکھا اور پھر اسی طرف آگیا تھا اسکی رنگت نچڑی ہوئی تھی چہرہ عجیب تھا صاف ظاہر تھا وہ ڈسٹرب ہے وہ کچن میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے حسن نامحسوس انداز میں باہر نکل گیا تھا عمر نے ہالے کو دیکھا کیا وہ اسے بتادے؟ کیا وہ یقین کر لے گی؟ کیا اسے کوشش نہیں کرنی چاہیے؟ اس نے گلہ ترکیا کہنے کو الفاظ جمع کئے

## Posted On Kitab Nagri

اگر میں کسی دن کوئی ایسی بات کہہ دوں جسے آپ نے اپنے وہم و گمان میں نہ سوچا ہو تو کیا آپ میرا اعتبار کریں گی؟ وہ بڑے دنوں بعد آج پھر سے آپ کہہ رہا تھا الفاظ جوڑ جوڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کرتا یہ اسکا عمر تھا ہاں یہ وہی تھا

ہالے نے بازو سینے پہ باندھ کر اسے دیکھا تھا

،، تم خود کو دیکھو عمر تم ہمارا ماضی دیکھو اور پھر خود سے سوال کرو کہ میں کیا کروں گی،، وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولی تھی

مجھے معاف کر دو ہالے میں آج اپنی غلطی مانتا ہوں میں نے جو بھی تمہارے ساتھ کیا وہ غلط تھا لیکن اب میں اپنے عمل پہ شرمندہ ہوں کیا ہم ایک دوسرے کو موقع نہیں دے سکتے؟ وہ آج مختلف لگ رہا تھا وہ اسے روک رہا تھا شاید وہ خوف زدہ تھا

مجھے جانے دو عمر ہم دونوں کے حق میں یہ بہتر ہو گا طلاق ایک نہ ایک دن ہونی ہے۔۔۔۔۔

ضروری نہیں ہے کہ ہماری طلاق ہو جائے عمر نے ناگواری سے ٹوکا تھا ہالے مسکرائی تھی اذیت سے کرب سے کیوں عمر؟ ہماری طلاق کیوں نہیں ہوگی؟

? tBecause i am the women you love with all your hear

یا پھر تم میرے ساتھ جینا چاہتے ہو؟ لیکن تم تو کہتے ہو ان میں سے ایک بات مذاق تھی اور ایک بابا کی خواہش عمر کا سر جھکا تھا اسے پیشانی ہوئی ہالے تکلیف سے کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم کہتے ہو تمہارے استاد نے تمہیں جو سکھایا وہ سہی تھا اور تم ویسا ہی کرو گے اور اب تم اپنے عمل پہ معافی بھی مانگ رہے ہو؟؟ تم چاہتے ہو میں تم پہ اعتبار کروں لیکن تم خود ایسا نہیں کرنا چاہتے تمہاری کوئی بات سچی نہیں ہے عمر تم جھوٹے ہو تم اندر سے ایک شکی آدمی ہو تم ایک سیلف آبسسیڈڈ آدمی ہو جسے لگتا ہے اسے سب پتہ ہوتا ہے نہ ہالے کی آواز اونچی تھی نہ اس میں طنز تھا پھر بھی عمر کو اسکی باتیں چابک جیسی لگی تھیں

تم آج کہیں سے ہماری کہانی کا کوئی نیا سچ جان کر آئے ہو لیکن تم مجھے نہیں بتا رہے بات یہ نہیں ہے کہ میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی بات یہ ہے کہ تم وہ آگے آئی عمر کے سینے پہ انگلی سے دستک دی تم مجھ پہ اعتبار نہیں کرتے ورنہ میں تو وہی ہوں جسے آدمی رات میں تم نے کہا تھا کہ میں جینا چاہتا ہوں اور میں نے اعتبار کر لیا تھا عمر نے ایک جھٹکے سے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا تھا اسکی آخری بات اسکی آخری بات میں کچھ تھا کہ ٹھٹھکا جائے کچھ ایسا کہ وہ سچی لگے

وہ اب بھی اسکے سامنے کھڑی تھی اسکی آنکھوں میں اپنی نم ہوتی آنکھیں گاڑے ہوئے ان میں تکلیف تھی واضح تکلیف!! تم چاہتے ہو میں یہاں رہوں لیکن تم پورا ایک ماہ کہاں تھے عمر؟ تم بس اپنا سوچتے ہو آج تمہیں میری ضرورت ہے تو تم روک رہے ہو ورنہ ہالے کو چھوڑ دینا تو ہمیشہ تمہارے لئے آسان رہا ہے وہ بول کر رکی نہیں تھی شاید اسے اپنے آنسوؤں کے بہہ جانے کا ڈر تھا پیچھے عمر تہی دامن کھڑا رہ گیا پولیس والا اگر اعتبار کر لے تو نری موت مرے



## Posted On Kitab Nagri

یا قوت مرزا کا کمرہ آج خاموش سا تھا زمین آج نوح کے ساتھ تھی شاید وہ تھوڑی دیر تک اسے چھوڑنے آ بھی جاتا یا قوت مرزا آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں اسپرے کر رہا تھا وہ کافی بدلتا ہوا سا تھا اسکے چہرے پہ بے چینی سی تھی سنجیدگی بھی شاید کچھ سوال تھے جن کے جواب اسے مل نہیں پارہے تھے وہ تیار ہو کر لاؤنج میں آیا صوفوں پہ اسکے دوست بیٹھے تھے دیوار گیر ٹی وی پہ خبر چل رہی تھی

ناظم آباد سے خبر شامل کرتے چلیں اطلاع ملی ہے کہ ناظم آباد سے لاپتا ہونے والی اقرا خالد کی زیادتی شدہ لاش پولیس کو مل گئی ہے بتایا جا رہا ہے کہ اقرا کے ساتھ متعدد افراد نے...

یا قوت نے آگے بڑھ کر ری موٹ کی مدد سے رپوٹر کی آواز کا گلہ گھونٹ دیا اسکا چہرہ اب بالکل بھی نارمل نہیں تھا وہ ڈرا ہوا گلٹی سا لگتا تھا اسے اب لگتا تھا جو اس نے کیا ہے وہ گناہ ہے

بند کیوں کر دیا یا قوت سننے تو دیتے آخر وہ بے غیرت لوگ پکڑے بھی گئے یا نہیں؟ اسکی ایک دوست بولی تھی یا قوت ایک سنگل صوفے پہ آکر بیٹھا تھا نا محسوس انداز میں بازو کو کھجرا ہاتھ اور کبھی گردن

آس پاس خنزیروں کی بو پھیلنے لگی تھی جسم سے چپکانا دیدہ چیچک اب نظر آنے لگا تھا

کیا بے غیرت ہے وہ ہاں؟ اور وہ لڑکی اسکی کوئی غلطی نہیں؟ کیوں نکلی تھی شام میں گھر سے؟ وہ چڑھ دوڑا تھا

پاس بیٹھے شان نے افسوس سے اسکو دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

یا قوت تم victim blaming کر رہے ہو؟ اور وہ لڑکی اپنے باپ کی دوائی لینے نکلی تھی اسکا باپ ایک بیٹا نہیں پیدا کر سکا تھا جو آدھی رات کے وقت اسکی دوالے کر آتا اور ریپ نہ ہوتا وہ تلخی سے بولا یا قوت کو بے اختیار اپنے آس پاس اکیسجن کی کمی محسوس ہوئی تھی

بیٹا ہوتا بھی تو کیا ہو جاتا اب کے نوید بولا تھا کیا لڑکے ریپ نہیں ہو رہے؟ حمزہ متین کا کیس بھول رہے ہو تم ایک ہفتہ پہلے اسکو اجتماعی زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا ریپسٹ جینڈر نہیں دیکھتے یا قوت نے مردہ آنکھوں سے انکو دیکھا اسکے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا وہ جسے گناہ مان ہی نہیں رہا تھا آج وہی عمل گلے کا پھندہ بننے لگا تھا

ایسا بھی تو ہو سکتا ہے اس نے یہ سب کسی مجبوری میں کیا ہو یا قوت کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی اسے لگ رہا تھا وہاں بیٹھے تمام لوگ اس پہ ہنس رہے ہوں جیسے

ریپ کبھی بھی مجبوری نہیں ہوتا یا قوت ریپ ایک بیمار دماغ کرتا ہے ایک ایسا دماغ جسے مرد عورت انسان جانور سے فرق نہیں پڑتا نوین کہہ رہی تھی اور یا قوت دم سادھے اسکو سنے گیا جو لوگ کہتے ہیں ریپ "مرد" نے کیا غلط کہتے ہیں کوئی بھی مرد یا عورت ریپ نہیں کرتی کوئی حوس ریپ نہیں کرتی ریپ ایک بیمار دماغ کرتا ہے جسے قبر میں لیٹی عورت سے بھی فرق نہیں پڑتا جسے نوزائیدہ بچی سے بھی فرق نہیں پڑتا جسے اپنے جیسے جسمانی خدو خال رکھنے والے انسان سے بھی فرق نہیں پڑتا ریپسٹ ایک خنزیر جیسا ہوتا ہے جس طرح خنزیر اپنا فضلہ خود کھا جاتا ہے ناں بالکل اسی طرح ریپسٹ مرد کو بھی ریپ کرتا ہے وہ بول کر خاموش ہوئی تو شان نے بولنا

## Posted On Kitab Nagri

شروع کیا کوئی یا قوت کو نہیں دیکھ رہا تھا کوئی یہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ الفاظوں کے زہر سے سبز پڑ رہا ہے شان کہہ رہا تھا

تم جانتے ہو یا قوت ریپ کس طرح پورا خاندان توڑ دیتا ہے؟ ریپ قتل سے بھی بڑا جرم ہے اس جرم میں ایک وکٹم نہیں ہوتا بلکہ سارا خاندان سارا سرکل وکٹم بن جاتا ہے لڑکی کا گھر خاندان دوست سب ایفیکٹ ہوتے ہیں اس لڑکی کا بھائی گلی میں گزرتے ہوئے گردن جھکا دیتا ہے کیونکہ اس گلی میں کئی تم جیسے

victim blamers

ہوتے ہیں لڑکی کی بہنوں کے رشتے نہیں آتے کیونکہ خاندان میں تم جیسے لوگ ہوتے ہیں جنکو لگتا ہے کہ شاید ریپسٹ اتنا برا نہیں تھا کچھ قصور لڑکی کا بھی ہو گا

یا قوت کو جیسے وقفے وقفے سے چابک لگ رہے تھے چیچک زدہ جسم سے خون رس رہا تھا یا قوت مرزا نے گردن اٹھا کر انکو دیکھا تھا اسے سب کی نظروں میں اپنے لئے حقارت محسوس ہوئی تھی اگر یہ لوگ جان لیں کہ؟؟ اور بس اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

اصل میں یہ ریپسٹ انسان نہیں ہوتے شیطان ہوتے ہیں کسی ایک دوست نے لقمہ دیا تھا اور یہاں آکر ساری باتیں بے معنی ہو گئی تھی یا قوت مرزا سن ہو گیا تھا اسکا دماغ شل تھا اسکے جسم سے روح کھینچ لی گئی تھی

اسکے دوست اب کوئی اور بات کر رہے تھے شاید سسٹم کی کمزوری شاید مجرم کا پکڑا جانا یا قوت بس غائب دماغی سے انہیں سن رہا تھا اسکے دماغ میں جو چل رہا تھا وہ کئی برس پرانے منظر تھے

## Posted On Kitab Nagri

### کئی برس قبل

یہ ان دنوں کی بات ہے جب فہیم مرزا نے اپنا کاروبار برطانیہ میں پھیلا لیا تھا انہیں وہاں رہنا پڑتا تھا اور یاقوت اپنی ماں کے ساتھ پاکستان میں کیونکہ مسکان (فہیم مرزا کی بیوی) کو پاکستان پسند تھا دو ماہ قبل جب انکی وفات ہوئی تب یاقوت یہاں سے نہ جانے پہ بضد تھا بلاخر مجبور ہو کر فہیم مرزا کو اسے نوح کی ماں کے پاس چھوڑا وہ مخلص اور اچھی عورت تھیں اپنے ساتھ ہونے والے مضالم کا بدلہ اس بچے سے نہیں لیا وہ پچھلے تین ماہ سے انکے گھر رہ رہا تھا صبح میں نوح اور نرمین کے ساتھ اسکول جاتا تھا اور شام میں قاری صاحب کے گھر ہماری کہانی اور یاقوت کا اصل قاری صاحب کے گھر سے جڑا ہے

پکی اینٹوں والی بیٹھک میں اس وقت کئی بچے سر ہلا ہلا کر قرآن پڑھ رہے تھے انکے سروں پہ جالی دار ٹوپیاں تھیں قاری صاحب کے دائیں طرف ایک بچا بیٹھا تھا سیاہ آنکھیں صاف ستھر الباس اور امیروں والے ٹھانڈے وہ بچہ بہت خوبصورت تھا اور اس وقت بیٹھک میں بیٹھے تمام بچوں سے اچھا پڑھنے والا اسے قرآن پڑھنے کا بہت شوق تھا اس نے صرف ایک ہفتے میں ہی چھ چھوٹی چھوٹی سورتیں حفظ کر لی تھیں وہ جب پڑھتا تھا تو ساری دنیا سے بے خبر ہوتا تھا ایک وہ اور ایک اسکا قرآن تمام بچوں کا دھیان سپارے کی جانب تھا جب یاقوت کو اپنی پشت پہ کچھ

## Posted On Kitab Nagri

سرکتا ہوا محسوس ہوا وہ بدک کر دور ہٹا تھا اسکی آنکھوں میں خوف اور ناپسندیدگی تھی یہ لمس اسے پسند نہیں تھا جانے کیوں یہ بے چین کر دیتا تھا

وہ ایک بار پھر لہک لہک کر سبق پڑھنے لگا تھا جب اسے وہی لمس اپنے ٹانگ پہ ریگتا محسوس ہوا یا قوت نے گردن اٹھا کر دیکھا قاری کی نظریں اسے آج عجیب لگی تھی وہ بے اختیار دور ہو بیٹھا وہ بچہ تھا لیکن قاری صاحب کی باتیں جانب بیٹھا نوح مرزا بچہ نہیں تھا کم از کم اس معاملے کو تو وہ سمجھ سکتا تھا لیکن وہ دیکھ کر یوں نظر انداز کر دیتا تھا جیسے دیکھا ہی نہ ہو

کئی دن بیٹے لیکن وہ گندہ برا اور بے چین کر دینے والا لمس آہ وہ لمس نہیں بدل سکا تھا یا قوت اب بے طرح بے چین ہونے لگا تھا وہ قاری صاحب سے دور جا کر بیٹھتا تھا لیکن پھر وہی ہوتا جسکا اسے ڈر رہتا قاری اسکے معصوم ہاتھ سرخ کر دیتا تھا قاری نے مشہور کر رکھا تھا کہ وہ ایک نہ پڑھنے والا اور بہانے بنانے والا بچہ ہے اسی لئے وہ قاری کے ساتھ نہیں بیٹھتا ایسے ہی ایک دن میں جب وہ سارے بچے بیٹھک سے چھٹی کر کے چلے گئے تھے تب وہاں ایک بچہ تھا جسے جانے نہیں دیا جا رہا تھا

یا قوت مرزا وہ ہر بار سبق یاد کر کے سناتا تھا اور ہر بار ہی مار کھاتا تھا کیونکہ اسے آیات نہیں آتی تھیں وہ ہر مرتبہ آیات کو الٹا پڑھتا تھا

شیطان کی اولاد سبق کو سہی سے پڑھ قاری اسے مارے جاتا اور یہی سطر دہرائے جاتا تھا وہ خود سے نہیں پڑھ پاتا تھا اسی لئے قاری نے نوح کے سر اسکی ذمہ داری لگا رکھی تھی نوح جتنی ہی مرتبہ اسے سبق یاد کروا دیتا لیکن وہی

## Posted On Kitab Nagri

ڈھاک کے تین پات وہ ہر دفع آیات کو غلط پڑھتا تھا یہ اسکے لئے نیا تھا پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا وہ زہین تھا اور اسے قرآن سے محبت تھی وہ تو نوح اور زین سے پہلے تیار ہو جایا کرتا تھا لیکن جب سے وہ قاری صاحب کے لمس سے چڑنے لگا تھا تب سے یہی سب ہونے لگا تھا اس شام بھی وہ روئی روئی معصوم آنکھوں سے سبق دیکھ رہا تھا اسکی آنکھیں سو جھ گئی تھیں ہاتھ جل رہے تھے لیکن وہ پڑھے گیا اسی لمحے ایک بار پھر اسے قاری کا ہاتھ اپنی ران پہ محسوس ہوا اور بس یہ ایک حد تھی وہ غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اٹھا تھا اور قاری کے منہ پہ تھوک دیا اسکے بعد ایک قہر تھا جو اس پہ ٹوٹ پڑا تھا قاری نے کسی جانور کی طرح اسکی رانوں پہ ڈنڈے برسائے تھے وہ چیخ رہا تھا کسی کو مدد کے لئے پکار رہا تھا لیکن کوئی اسکے لئے نہیں آیا باہر بیٹھا سنہری آنکھوں والا لڑکا بھی نہیں وہ بس آنکھیں موندے اندر سے آتی آوازوں پہ تسکین لے رہا تھا اسکے چہرے پہ انتقام تھا

رات کے وقت رابیل (نوح کی ماں) نے یاقوت کی ٹانگوں پہ مرہم لگا دیا تھا وہ بے حد تکلیف میں لگتا تھا بار بار کراہتا رہتا رابیل کئی بار کہہ چکی تھیں کہ وہ اپنے باپ کو سب بتادے لیکن وہ جانتا تھا اگر اسکے باپ کو پتہ چل گیا تو وہ اسے قرآن نہیں پڑھنے دیں گے اور اسے چھ سورتوں سے آگے بھی یاد کرنا تھا رابیل اسکی مرہم پٹی کر چکی تھیں وہ انکا بھانجا تھا بالکل بیٹوں جیسا اب وہ اسکے پاس بیٹھی تھی یاقوت معصومیت سے انکو دیکھ رہا تھا اسکی آنکھیں روئی روئی سی تھیں رابیل نے پیار سے اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرا

تم فکر مت کرو یاقوت اللہ ہے ناں وہ تم پہ رحم کرے گا تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے وہ اسے دلا سادے رہی تھیں نوح ایک طرف بیٹھا کان لگا کر انکی باتیں سن رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

رحم کیا ہوتا ہے آنٹی؟ وہ انکو دیکھ کر پوچھ رہا تھا رابیل نے الفاظ جوڑنے چاہے اب وہ اس بچے کو کیا سمجھائیں یا قوت ہمیشہ مثال مانگتا تھا رابیل نے ایک نظر اسکی شارٹس والی ٹانگوں کو دیکھا پھر نرمی سے کہنے لگیں رحم وہ ہوتا ہے جب آپ پہ کوئی بہت زیادہ ظلم کر رہا ہو اور پھر اللہ آپ کو بچالے تمہارے کیس میں رحم یہ ہوگا کہ آج تمہارے زخم درد نہیں کریں گے نہ جلیں گے اور نہ ہی تمہاری نیند خراب کریں گے تم دیکھنا اللہ تم پہ رحم کرے گا وہ بول کر اٹھ گئیں یا قوت خوش ہو گیا تھا وہ بہت جلدی خوش ہو جایا کرتا تھا اسے اللہ کا ذکر اسکی حکمت فیسینیٹ کرتی تھی وہ جلد ایمان لانے والوں میں سے تھا

کچھ دیر بعد یا قوت اور نوح ایک ہی بیڈ پہ بیٹھے تھے ان دونوں کے ہاتھوں میں نوڈلز کے باؤل تھے یا قوت کا نارمل اور نوح کے تیز مصالحوں والے نوڈلز وہ بس غور سے یا قوت کو دیکھ رہا تھا نہ جانے کیوں اسے لگتا تھا جو کچھ یا قوت کا باپ اسکی ماں کے ساتھ کرتا ہے اسکی سزا یا قوت کو ملنی چاہیے قرآن یا قوت کی خوشی تھی اور نوح اسے برداشت نہیں کر پاتا تھا

تم قاری صاحب کے پاس جانا چھوڑ کیوں نہیں دیتے وہ تمہیں اتنا مارتے ہیں نوح اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا یا قوت کھل کر مسکرایا

وہ چاہے مارے یا نکال دیں آنٹی نے کہا ہے اللہ مجھ پہ رحم کرے گا وہ اس اتنی سی بات پہ اتنا خوش تھا نوح کو حسد ہونے لگا تھا رحم کیا ہے تم جانتے ہو؟



## Posted On Kitab Nagri

یا قوت نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا آج میرے زخم ہرٹ نہیں کریں گے یہ رحم ہے اور پھر نہ جانے کیوں کس خیال کے تحت نوح مرزائے اپنے مرچوں والے نوڈلز کا پیالا یا قوت کی ٹانگوں کے قریب کیا اور پھر جان بوجھ کر گرا دیا مرچوں والا پتلا پانی تازہ زخموں پہ لگا تو یا قوت کی روح تک کانپ گئی وہ درد سے چیخ رہا تھا اسکے زخم ابھی کچے تھے اور ان پہ یہ نوڈلز کا سوپ نما پانی آہ یہ موت تھا وہ بیڈ پہ کھڑے ہو کر چیخ رہا تھا رو رہا تھا تکلیف حد سے سوا ہونے لگی تھی نوح کو اندر ہی اندر تسکین ملنے لگی تھی وہ اسے خوش نہیں دیکھنا چاہتا تھا اللہ پلیر رحم کر دو پلیر اللہ یا قوت روتے ہوئے فریاد کر رہا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ٹانگیں شدید جلن کا شکار تھیں لیکن وہ بس ایک ہی سطر پکار رہا تھا

اللہ پلیر رحم کر دیں پلیر



چند دن بعد اسکے زخم بہتر ہو گئے تھے رابیل خود قاری صاحب کے پاس چل کر آئیں تھیں کچھ سنی اور کچھ انکو سنائی لیکن قاری کا بس یہی کہنا تھا کہ وہ شیطان ہے اور پڑھ نہیں سکتا وہ آیتوں کو اپنی مرضی کے زیر زبردیتا ہے جس سے آیت کے مطلب بدل جاتے ہیں خیر کافی لمبی بحث کے بعد وہ ایک بار پھر یا قوت کو اسکی خواہش پہ قاری کے پاس چھوڑ کر چلی گئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

نوح اسے سبق یاد کروا رہا تھا وہ مکمل دلجمعی کے ساتھ یاد کر رہا تھا اور پھر وہ اپنا قاعدہ لے کر استاد کے آگے گیا لیکن جو آیات اس نے پڑھیں ان میں ایک بار پھر زیر زبر کی غلطی تھی قاری صاحب نے اسے ایک بار پھر بہت مارا یا قوت کو انکا مارنا برا نہیں لگتا تھا اسے وہ لفظ "شیطان" برا لگتا تھا وہ جب بھی اسے شیطان کہتے تھے سارے بچے اسے حقارت سے دیکھتے تھے قاری کی آواز میں اسے شیطان کہتے ہوئے اتنی ذلت ہوتی تھی کہ یا قوت کو مار سے زیادہ یہ لفظ چھنے لگ گیا تھا وہ ہر روز پہلے سے زیادہ تیاری کرتا اور کوشش کرتا تھا کہ آج وہ کوئی غلطی نہیں کرے گا آج اس سے شیطان کا ٹیگ ہٹ جائے گا لیکن ہر دن یہ ذلت اسکے ساتھ مزید تیزی سے لپٹی جاتی تھی ایک دن بلاخر ڈرتے ڈرتے اس نے قاری سے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی قاری صاحب مجھے سبق آپ یاد کروادیں کیا پتہ نوح کو خود بھی ایسا ہی پڑھنا آتا ہو جیسے میں پڑھتا ہوں وہ بہت دقت سے خوف سے کہہ رہا تھا کیونکہ اسے یقین ہونے لگا تھا کہ وہ نوح کا پڑھایا گیا سبق ہی یاد کرتا ہے چودہ سیپاروں کا حافظ ہے نوح اور تجھے غلط پڑھاتا ہے؟ چھ سورتیں گنتی کی چھ سورتیں آتی ہیں تجھے بے غیرت تو ہے ہی شیطان تیرے اندر شیطان ہے وہ بولتا جاتا اور اسکے ہاتھوں کو ڈنڈے سے سرخ کرتا جاتا اسکے عقب میں بیٹھے سنہری آنکھوں والے لڑکے کے دل میں ایک طمانیت سے اترتی تھی ایک یہی طریقہ تھا جس سے وہ اپنی ماں کا حساب لے سکتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

چند دن بعد کا ذکر ہے یا قوت مرزا اسی بیٹھک میں قاری صاحب کے آگے بیٹھا تھا اسے ابھی ابھی نوح نے سارا سبق یاد کروا دیا تھا آج وہ پر جوش تھا آج وہ بس اپنے اوپر سے شیطان کا ٹیگ ہٹالے گا آج کے بعد قاری اسے حقارت سے نہیں دیکھے گا

وہ پڑھ رہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے قاری صاحب کے بھاری ہاتھ نے اسکے چہرے پہ اپنی چھاپ چھوڑ دی تھی اب کے یا قوت کو غصہ آیا تھا بلکہ اسے غصہ بھی نہیں آیا وہ بس تھک چکا تھا اسکی ہمت جواب دے گئی تھی قاری نے ایک بار پھر اسے شیطان کا لقب دیا تھا وہ کہتا تھا یا قوت شیطان ہے جب ہی اسکے دل میں قرآن نہیں اترتا اس رات وہ رابیل کے سامنے بیٹھا تھا وہ اسکے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھیں یا قوت نہ اداس تھا نہ خوش وہ بس تھکا ہوا تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ بچہ ایک لمبی نیند سونا چاہتا تھا

آئی شیطان کیا ہوتا ہے؟ وہ رابیل کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا چند لمحوں تک رابیل اسے دیکھتی رہیں وہ ایک بچے کو کیا جواب دیں بس یہی سوچتی رہیں پھر نرمی سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگیں

بچے شیطان وہ ہوتا ہے جسے اللہ نے ناپسند کر دیا ہو جسے اللہ نے خود سے دور کر دیا ہو اور وہ جس پہ اللہ رحم نہ کرتا ہو جسے ....

مطلب وہ شیطان ہے جس پہ اللہ رحم نہ کرتا ہو یا قوت نے انکی بات کاٹی تھی اسکی تھکی تھکی آنکھوں میں اب "بس" کا اشارہ تھا وہ تھک گیا تھا اور اب مزید نہیں جھیل سکتا تھا رابیل نے اور بھی بہت باتیں کہی تھیں لیکن

## Posted On Kitab Nagri

یا قوت کو کچھ یاد نہیں رہا اسکی سماعت میں بس چند ہی جملے ٹھہر سکے تھے اگلے دن بہت کچھ بدل گیا تھا یا قوت نے اپنے باپ کے ساتھ جانے کی حامی بھر لی تھی وہ ان سب سے دور جانا چاہتا تھا

سچ یہ تھا کہ وہ آیات غلط نہیں پڑھتا تھا سچ یہ تھا کہ اسے غلط پڑھایا جاتا تھا اسکا استاد اسکے ساتھ مخلص نہیں تھا اسکے استاد نے اسکے ساتھ بیر باندھ لیا تھا اور جب آپ کا استاد آپ کے ساتھ بیر باندھ لے تو دو چیزیں ضرور خراب ہو جاتی ہیں یا تو حال یا پھر مستقبل

اس دن کے بعد سے نوح نے کسی بچے کو سبق یاد نہیں کروایا تھا کیونکہ اس دن کے بعد سے نوح کو قرآن بھول گیا تھا وہ پڑھنے بیٹھتا تھا تو اسکے سر میں شدید درد اور آنکھیں دھندلی ہو جاتیں اگر جبر کر کے بھی وہ پڑھتا رہتا تو اسکے ذہن میں کچھ بیٹھتا نہیں تھا

اس دن کے بعد سے یا قوت نے کبھی قرآن کھول کر نہیں دیکھا تھا اس نے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ شیطان ہے اور اللہ اس پر رحم نہیں کرے گا وہ خدا سے ناراض تھا اسے گلے تھے لیکن وہ کیسا گنہگار تھا جسے آج بھی بچپن کی وہ چھ سورتیں یاد تھیں

اپنے دوستوں کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا تھا موضوع بحث اب بدل چکا تھا لیکن ایک چیز تھی جسے وہ بدل نہیں پا رہا تھا

اپنا چپک زدہ دل اسے چپک کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھیں اور سچ یہ تھا کہ اب اسے خود سے تعفن اٹھتا بھی محسوس ہوتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر روجی کا کلینک آج ذرا خاموش سا تھا ہالے سلطان انکے آفس میں بیٹھی انکا انتظار کر رہی تھی اس نے گہرے نیلے رنگ کا کرتا شلوار پہن رکھا تھا ہونٹوں پہ گہرا سرخ رنگ ملے ہوئے وہ آج اس آفس میں رکھی سب چیزوں سے نمایاں لگ رہی تھی اسکے انداز میں بے چینی تھی شاید وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی اسکے انداز میں حسرت بھی تھی کاش وہ یہاں ٹھہر پاتی کاش وہ ہارون کی طرح عام ہوتی کھوکھلے بہادر لوگوں کو اپنا کور ٹوٹ جانے سے بہت خوف آتا ہے وہ اس کور کو بچاتے بچاتے خود ٹوٹ جاتے ہیں

اسی لمحے دروازہ کھلا جامنی ڈھیلے ڈھالے کرتے گلے میں مالائیں اور ہاتھوں میں بینڈز پہنے غزالہ روجی اندر آئیں وہ کتنی اچھی تھیں ناں free soul سی وہ آپ پہ ایک ٹھہ۔ نڈا میٹھا نرم سا تاثر چھوڑ دیتی تھیں

وہ آئیں تو ہالے کے اعصاب تن سے گئے البتہ روجی مسکراتے ہوئے آگے آ بیٹھیں "کمال ہے آج تو مسز حیات صاحبہ خود تشریف لائی ہیں کیا کہنے بھئی؟ وہ ہلکے پھلکے دوستانہ لہجے میں کہہ رہی تھیں ہالے کی گرفت اپنے گود میں رکھے پرس پہ سخت ہوتی گئی اس نے حلق ترکیا اور گردن کڑالی

"میں یہاں آپ کو یہ بتانے آئی ہوں کہ اس دن کے آپ کے غیر سنجیدہ اور غیر پروفیشنل رویے کی وجہ سے آج کے بعد میں آپ سے کوئی سیشن نہیں لوں گی آج کے بعد سے آپ میری تھیراپسٹ نہیں ہیں وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولی تھی روجی اب بھی مسکراتی رہیں،،!!



# Posted On Kitab Nagri

واقعی ایسا ہے کیا؟ وہ نظروں سے اسکے دماغ کا اسکین کر رہی ہوں گویا انہوں نے ایک بھرپور نظر ہالے کے سراپے پہ ڈالی اور مسکرائیں گہری مسکراہٹ "یا پھر ایسا ہے کہ تم آج پھر اپنے دماغ کو ڈانج دینے آئی ہو؟ ہالے کا رنگ پھیکا پڑا تھا روحی کہتی رہیں گہرا نیلا رنگ سرخ لپسٹک اور اچھی خاصی تیاری تم خود کو نمایاں کرنے آئی ہو تم مجھے دکھانے آئی ہو کہ تم ٹھیک ہو لیکن میں تمہیں نہیں دیکھ رہی میں تمہارے چہرے سے تمہارا دماغ دیکھ رہی ہوں وہ بول رہی تھیں اور ہالے کی رنگت نچڑتی جا رہی تھی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

# Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595



## Posted On Kitab Nagri

تم خود سے بھاگ رہی ہو ہالے سلطان اس بار تمہارا دماغ تمہاری بیماری نے ایک نیا بہانہ ڈھونڈ لیا ہے مرے غیر پروفیشنل ہونے کا بہانہ کب تک ہالے کب تک یہ گہرا سرخ رنگ اور نیلا رنگ اوڑھ کر خود کو چھپاؤ گی یاد رکھنا یہ تمہاری خام خیالی ہے دماغ ان رنگوں میں نہیں چھپتا تم اس کے ساتھ غلط کر رہی ہو وہ فکر مندی سے کہتی آگے کو ہوئیں ہالے کاٹھنڈا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

"دیکھو ہالے میں نے جو کچھ بھی اس دن کیا وہ تمہارے لئے تھا تمہارے دماغ کے لئے تھا تم مسلسل مجھ سے جھوٹ بول رہی تھیں اور تمہارا دماغ ٹرگر ہو رہا تھا میں نے تمہیں ٹرو تھہ سرم دیا تاکہ تم سچ بولو اور تمہارا دماغ آزاد محسوس کرے وہ بول رہی تھیں اور ہالے ٹکر ٹکر انکا چہرہ دیکھتی رہی لیکن تم نے کیا کیا ہالے؟ تم دماغ کو ڈبل کر اس کرنے لگیں تم نے خود کو اس سے زیادہ عقل مند سمجھ لیا کیا تم نہیں جانتی دماغ کتنا بڑا

Kitab Nagri

Egoistic

ہے جب تم اسے دھوکہ دینے لگیں تب اس نے تمہیں نقصان پہنچانا چاہا وہ ہمیشہ تمہارا بھلا چاہتا ہے اگر تم اسے ڈانچ مت دو تمہارا دماغ چاہتا تھا اصل ولن کا نام ظاہر ہو سکے تاکہ وہ آزاد ہو سکے وہ بلیم گیم کھیلے اور صحت مند رہے تم سمجھ رہی ہوناں؟ انہوں نے دہر آیا تو ہالے نے میکاکی انداز میں سر اثبات میں ہلا دیا

## Posted On Kitab Nagri

جب تم دماغ پہ زور دینے لگیں تو وہ بوکھلا گیا اسے نہیں پتہ تھا کہ ٹروٹھ سرم کی وجہ سے سچ کہنا ہے یا پھر تمہارے والا کو رجاری رکھنا ہے ایسے میں جب میں نے دماغ پہ پریشر ڈالا تو اس نے نام اگل دیا کیونکہ دماغ ایک پرسکون پرزہ ہے اگر اسکے مزاج کے خلاف کچھ بھی ہونے لگے تو اسے اچھا نہیں لگتا

ہالے کو نہیں پتہ تھا وہ اسے کیوں سن رہی تھی لیکن وہ جانتی تھی اگر وہ اسے نہیں سنے گی تو شاید مر ہی جائے گی غزالہ روحی نرمی سے کہہ رہی تھیں

ہالے دماغ بہت بڑا egoist ہوتا ہے بہت ضدی اور اپنی غلطی نہ ماننے والا تمہارے کیس میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ تم سے علاج مانگ رہا ہے اور تم اسے ڈاج دے رہی ہو تم اسے دھوکہ نہیں دے سکتی ہالے تمہارے اعصاب مضبوط ہیں لیکن تمہارے جسم کو چلانے کا اختیار اللہ نے اسے دے رکھا ہے تم یہ اختیار اپنے ہاتھ میں لو گی تو سارا سسٹم خراب ہو جائے گا

ہالے نے اپنے ہاتھ چھڑوائے وہ سحر کر رہی تھی وہ تو پہلے ہی سحر زدہ تھی ایک اور بار ہونا نہیں چاہتی تھی مجھے آپ سے علاج کروانا ہی نہیں ہے آپ اچھی ڈاکٹر نہیں ہیں آپ مجھے ان کمفرٹیل کر رہی ہیں وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

میں اپنا علاج کرواؤں گی لیکن کم از کم آپ سے نہیں میں...

کیونکہ میں تمہاری کہانی کے ولن کو جان گئی ہوں ہے ناں؟ روحی کی آواز پہ وہ تھم گئی تھی لیکن مڑی نہیں تم اسے پروٹیکٹ کرنا چاہتی ہو لیکن تمہارا دماغ نہیں وہ سچ بتانا چاہتا ہے تم اسے ڈاج دے رہی ہو ڈرو اس دن سے

## Posted On Kitab Nagri

جب وہ تمہیں ڈاج دینے لگے گا انکی آواز میں کوئی طنز نہیں تھا ہالے نے اپنا پرس سینے سے لگالیا کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو اتنا کیسے جان سکتا تھا؟ اسے غزالہ روجی سے خوف آنے لگا تھا

میں کوئی بھکاری نہیں ہوں ہالے سلطان میں تمہارے پیچھے نہیں آؤں گی گی تمہیں آنا ہو گا تمہارے بعد تمہاری مسیجابس میں ہوں خود کے ساتھ کھیل کھیلنا بند کر دو جب تب آنا ہم علاج کریں گے کیونکہ اس بار بھی تم علاج کے لئے نہیں آئیں تھی اس بار تمہیں لوگوں کا خوف یہاں لایا تھا جب یہاں تمہیں تمہارا سیلف لو یہاں لائے

ہو گا علاج وہ اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں ہالے کا سانس رک رک کر چل رہا تھا وہ چند پل وہیں جمی رہی شاید وہ اسے روک لیں شاید کچھ کہہ دیں لیکن جب کافی دیر تک وہ خاموش رہیں تو ہالے باہر نکل آئی پیچھے غزالہ روجی تاسف سے بیٹھی رہ گئیں ڈاکٹر کا ضدی مریض اسکا پسندیدہ مریض ہوتا ہے آہ وہ اسکا علاج کر

کے خود کو فیسینیٹ کرنا چاہتی تھیں

www.kitabnagri.com

ہک ہاہ ڈاکٹر کے ادھورے خواب

سلطان منزل کے لان میں بجھی کر سیوں پہ اس وقت بس مہرماہ بیٹھی تھی سیاہ جوڑے میں ملبوس اسکے بھورے لمبے بال پشت پہ پھیلے تھے سو بے پوٹوں والی آنکھوں میں اس وقت ایک زعم سا تھا وہ گردن سیدھی کئے بیٹھی

## Posted On Kitab Nagri

تھی ابھی ابھی وہ یوسف سلطان کے ساتھ چائے پی کر آئی تھی وہ اسکے ساتھ خوش تھے ہالے کی باتیں کم ہونے لگیں تھیں انکولا چار کر کے اب اسے محبت مل رہی تھی تو اس میں غلط کیا تھا؟

اسی لمحے اسے اپنے سامنے سے سبزہ زار پہ چلتی اپنی طرف آتی ہوئی فرواد کھائی دیں وہ پر سکون ٹھنڈی نظروں سے انکو دیکھتی رہی فرواد اسکے قریب رکھی کر سی پہ آکر بیٹھی چند ثانیے مہرماہ کو دیکھتی رہیں ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟

یہی کہ تم اتنی بڑی کب ہو گئیں کہ تم مجھے ڈانچ دینے لگو انکی آواز میں ہلکا سا تاسف تھا میں نے تمہیں پالا مہر میں نے تمہیں بنایا اور آج تم اتنی بڑی ہو گئیں کہ تم مجھے استمال کرنے لگیں؟ انکی بھوری آنکھوں میں کرب اتر رہا تھا چوٹ روح پہ لگی تھی مہرماہ البتہ بے تاثر تھی

تم نے مہرماہ تم نے میرے دماغ کے ساتھ کھیل کھیلا ہالے کی شادی کی رات کی تصاویر ریسٹوران کی تصاویر اور وہ ایک پل کو رکیں سفیر اور ہالے کی عمر کو بھیجی جانے والی تصاویر ان سب کے پیچھے تم تھیں تم نے خود کو ان سب میں کیوں پھنسا لیا ہے میری جان وہ تکلیف سے کہہ پار ہی تھیں جیسے مہر پہ اگر ایک آنچ بھی آئی تو وہ برداشت نہیں کر سکیں گی

مہرماہ اپنی کر سی پہ آگے کو ہوئی محبت سے فرواد کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

،،!! آپ نے کہا تھا آپ میرے ساتھ رہیں گی سائے کی طرح فرشتے کی طرح گناہوں کی طرح اور شیطان کی طرح اب شیطان بننے کا وقت ہے اور آپ پیچھے ہٹ رہی ہیں؟ وہ گلہ کر رہی تھیں فروا کی آنکھوں میں بے بسی بھرنے لگی

میں تمہارے ساتھ ہوں مہر لیکن عمر وہ اب وکٹم نہیں رہا وہ ولن بن چکا ہے تمہیں چاہیے کہ اس سے خوف کھاؤ وہ ہمارا قہر ہے کھا جائے گا سب وہ ہم پہ ٹوٹے گا اور ہمیں توڑ دے گا ہر شخص بات اور چیز کی وائب ہوتی ہے عمر کی وائب میں انتقام ہے

مہر ماہ نے مسکرا کر سر جھٹکا تھا ممی (سفیر کی دیکھا دیکھی وہ بھی اب یہی لفظ کہتی تھی) آپ نے وہ دیو دیکھا ہے ناں جس کی جان ننھی چڑیا میں ہوتی ہے عمر کی ننھی چڑیا میری قید میں ہے وہ لڑکی جو خود کو ایک عتاب سمجھتی ہے وہ میرے آگے ایک محبت اور توجہ کی بھوک بچی ہے اگر مہر ماہ کہہ دے تو ہالے سلطان اگلا سانس بھی نہیں لے گی اس نے فروا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

میں کوئی انتقام کوئی نفرت نہیں رکھ رہی میں بس محبت سے رہنا چاہتی ہوں ابا سفیر آپ میں ہم خاندان ہیں اور ہالے میں اس سے آج بھی بہت محبت کرتی ہوں اسکے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ بس ایک حادثہ سمجھ لیں ورنہ وہ آج بھی مجھے بے حد عزیز ہے وہ میری بیٹی ہے ممی آپ کو لگتا ہے اسکو جو نقصان ہوا وہ اس لئے تھا کیونکہ میں اس سے نفرت کرتی ہوں؟ وہ فروا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی پھر خود ہی نفی میں سر ہلادیا



## Posted On Kitab Nagri

نہیں می بلکل نہیں وہ سب بس قربانی تھی ہالے نے ساری زندگی سب کچھ حاصل کیا وہ شہزادی بن کر رہی لیکن یہ وقت جادو گرنی کا ہے اور اب ہالے کو تھوڑی مشقت اٹھانی پڑی گئی تو اس میں ایسا کیا ہے؟ کیا ساری زندگی میں رشتوں کے ہوتے ہوئے انکے بغیر نہیں رہی اب ہالے رہے گی تو کیا ہو جائے گا عمر اس سے محبت نہیں کرتا آپ دیکھئے گا میں اسکی طلاق کرواؤں گی اور ہالے کی شادی ہارون سے کرواؤں گی وہ ہمیشہ خوش رہے گی آپ دیکھئے گا وہ فروا کو یقین دھانی کروا رہی تھی لیکن وہ اسی کی استاد تھیں انہوں نے آہستگی سے مہرماہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا تھا پھر عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا

مجھے لگتا تھا ہالے سے سب سے زیادہ نفرت میں کرتی ہوں لیکن... وہ رکی مہر کی بھوری آنکھوں کو دیکھا تم مہرماہ تم تو ہالے کو زندہ بھی جلا سکتی ہو تم نفرت اور حسد کے ایسے مقام پہ ہو جہاں سے واپسی ممکن نہیں یا جل جاؤ یا جلا دو مجھے تم سے خوف آرہا ہے وہ واقعی خوف کھاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں پھر دیکھتے ہی دیکھتے لمبے لمبے ڈگ

بھرتی وہاں سے چلی گئی تھیں  
Kitab Nagri  
www.kitabnagri.com  
میں واقعی اس سے محبت کرتی ہوں بس میرا طریقہ الگ ہے مہرماہ ہولے سے بڑبڑائی تھی

بیز بلا سم پہ شام اتر آئی تھی لوگوں کا رش اب کے کم تھا ایسے میں نسبتاً کونے والی لمبی میز پہ آؤ تو تمہیں چار لوگ بیٹھے نظر آئیں گے ہارون اور اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھی لیل سکندر عمر اور اسکے ساتھ لا تعلق سی ہالے سلطان وہ



## Posted On Kitab Nagri

دونوں آپس میں بہت کم بات کر رہے تھے بس کام کی بات کہنا زیادہ مناسب ہو گا اس رات کے بعد سے بہت کچھ تھا جو بیچ میں آچکا تھا اس پہر ان تینوں کی نظریں ہارون شاہد پہ جمی تھیں ہم نے پچھلے ایک ماہ سے تم سے ایک ہی کام کہہ رکھا ہے کیا بنا اسکا؟ پوچھنے والا عمر تھا ہارون شاہد نہ گلہ کھٹکھارا اور یاد کرنا چاہا کہ اس کام کا کیا بنا تھا

کچھ عرصہ قبل

شاہد ولا میں ڈنر ٹیبل سچی تھی سربراہی کرسی پہ شاہد براجمان تھے انکی دائیں طرف ہارون اور بائیں جانب نوال بیٹھی تھیں دفعتاً ہارون نے انکو محتاط نظروں سے دیکھا پھر الفاظ متجمع کئے پیادہ جو آپ کے دوست ہیں اس نے سرسری لہجہ اپنایا تھا وہ میر واعظ فریدانکے ساتھ آپ کے کیسے تعلقات ہیں؟

شاہد نے کھانے سے ہاتھ روک کر اسے دیکھا تھا، تمہیں کب سے میرے لوگوں کے ساتھ تعلقات کی فکر ہونے لگی اور وہ بھی اس بدنام زمانہ میر کی؟ نوال کے کان بھی کھڑے ہو چکے تھے انکو ہارون کی ایکٹیویٹیز پہ پہلے ہی شک تھا

ہارون کا سانس گلے میں اٹکا تھا لیکن وہ بظاہر پرسکون رہا "وہ اصل میں مجھے انکے ساتھ ملاقات چاہیے تھی شاہد حسین کو پانی پیتے پیتے اچھو لگا تھا وہ بے اختیار کھانسنے لگے ہارون سکون سے بیٹھا رہا (اتنا تو وہ سوچ کر آیا تھا)

## Posted On Kitab Nagri

تم.... تمہارا ایسا کیا کام اگیا میر واعظ کے ساتھ ہاں؟ وہ سرخ آنکھوں سے استفسار کر رہے تھے تم سے کتنی بار کہہ چکا ہوں دور رہو اس ہالے اور عمر سے وہ مرا تو اس کے پیچھے رونے والا کوئی نہیں ہے تمہارے پیچھے دو لوگ ہیں ہم پہ رحم کھاؤ وہ بلند آواز میں کہہ رہے تھے پھر ہارون کے سخت تاثرات کو دیکھ ذرا سا نرم ہوئے دیکھو ہارون بیٹے میں تمہارے دوست چھوڑنے کو تو نہیں کہہ رہا ناں وہ لڑکی لیل کتنی اچھی لڑکی ہے کل ملا ہوں اس سے گھر پہ جب آئی تھی وہ تم اسکے بارے میں کچھ سوچو ناں ہارون نے کراہ کر آنکھیں بند کیں تھیں شاہد اب بھی کہہ رہے تھے تم دونوں ایک ساتھ کتنے اچھے لگو گے سوچو تو سہی تم اس لڑکی کو اپروچ کرو اگر بات نہیں بنی تو خیر ہے پپا آپ مجھے میر واعظ سے ملوائیں گے یا نہیں؟ ہارون زور دے کر بولا تھا مطلب تم اس لڑکی سے شادی نہیں کرو گے؟ وہ اس سے زیادہ زور دے کر بولے تھے ٹھیک ہے ابھی تمہارا دماغ درست کرتا ہوں انہوں نے کہتے ساتھ ہارون کے گارڈز کو آواز دی تھی ہارون حق دق سا انکو دیکھ رہا تھا چار ہٹے کٹے گارڈز اب ہاتھ باندھے اطراف میں کھڑے تھے لے جاؤ اس کو اور کمرے میں بند کر دو پہلے صرف نام کا پاگل تھا اب آثار بھی ظاہر ہونے لگے ہیں وہ کوفت سے کہہ رہے تھے نوال تو بس ہیں ہیں کرتی رہ گئیں ان چاروں نے ہارون کو کسی ہلکی سی شے کی اٹھالیا تھا اور اب انکار خ اسکے کمرے کی جانب تھا مطلب تم کچھ نہیں کر سکتے؟ حال میں اسکے سامنے بیٹھا عمر حیات کوفت سے بولا تھا ہارون مسکرایا میں نے ایسا کب کہا؟

## Posted On Kitab Nagri

اور اب ایک بار پھر کچھ عرصہ پیچھے

وہ کمرے میں بے زاری سے چکر کاٹ رہا تھا گاڑنے اسکو بند کر دیا تھا اب وہ چلا چلا کر تھک گیا تھا لیکن بے سود  
سہی مصیبت گلے پڑ گئی تھی بے زاری اور کوفت سے چکر کاٹتے وہ یکدم رکا تھا اسکے ذہن میں بجلی کا کوند اسالپکا تھا  
وہ فوراً بیڈ تک آیا اور اپنا موبائل اٹھا لیا اب اسکی انگلیاں شاہد کی سیکریٹری کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں گھنٹی جارہی  
تھی اور پھر ایک آواز نے رابطہ مل جانے کی نوید سنائی ہارون اب بولنے کو تیار تھا

دیبا میں ہارون بات کر رہا ہوں وہ گردن کڑائے اعتماد سے بولا تھا سامنے سے دیبا نامی عورت نے کچھ کہا تھا  
مجھے میر واعظ کا نمبر چاہیے نہیں انکے سیکریٹری کا نہیں انکا اپنا نمبر جو بھی کروں تمہارا کیا واسطہ ہے؟ وہ بری طرح  
بے زار ہو رہا تھا پیا کو بتاؤں یا نہیں اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے فوراً نمبر بھیجو ورنہ کل تک جاب سے فارغ  
ہو تم اس نے نخوت سے کہہ کر فون کاٹا تھا اور دیبا بیچاری نمبر بھیج کر ہی ہٹی تھی

ہارون شاہد نے ایک نظر نمبر کو دیکھا پھر آئینے میں اپنے عکس کو اگر اس نے اپنا چو تھا کام کر دیا تو؟ سر جھٹک کر وہ  
نمبر ملانے لگا تھا گھنٹی بج بج کر خاموش ہو جاتی تھی کوئی دسویں دفع پہ کال اٹھالی گئی تھی ہارون نے گلہ ترکیا  
میں ہارون شاہد بول رہا ہوں میرا نکل (شاید وہ بھتیجا سمجھ کر ہی ترس کھالے)

دوسری جانب لمبی خاموشی چھا گئی تھی جیسے وہ کال کا مقصد جاننا چاہتے ہوں "تم شاہد کے بیٹے ہو لیکن مجھ سے کیا  
بات کرنی ہے؟ ایک منٹ اگر تم شاہد کے بیٹے ہو تو اسکے نمبر سے کال کیوں نہیں کی؟ کیا تم اپنے باپ سے کچھ  
چھپا رہے ہو؟ آہ اس نے لمحے کے ہزارویں حصے میں سارا معاملہ ڈی کوڈ کر لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اب کے ہارون کو اپنی گردن پہ پھندا تنگ ہوتا محسوس ہوا "جی میں اپنے باپ سے چھپ کر کال کر رہا ہوں لیکن میں نے آپ سے ملاقات کے وقت کے لئے کال کی ہے کیا آپ وقت دیے سکتے ہیں؟

میرا وقت قیمتی ہے ہارون شاہد میں اسے کاروبار پہ لگاتا ہوں یا پھر عورتوں پہ تم ان دونوں میں سے کیا بات کرنے والے ہو؟ دوسری جانب سکون سے پوچھا گیا

میں آپ سے کاروبار کی بات کروں گا بلکہ میں نہیں کوئی ہے جو آپ سے بات کرے گا میں بس ایک بروکر ہوں یہ سمجھ لیجئے اگر آپ تک رسائی آسان ہوتی تو وہ خود ہی رابطہ کر لیتا ہارون اب کے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا میرا وعظ ہلکا سا مسکرایا تھا!! وعدہ تم کرو گے یا وہ؟

میں تو ہر گز نہیں ہارون برجستگی سے بولا تھا بلکہ اپ یہ بھی بھول جائیے گا کہ میں نے کبھی آپ کو کال کی بھی تھی اب کے میرا قہقہہ مار کر ہنسا تھا اسے یہ لڑکا پسند آرہا تھا "لڑکے تمہیں تو سیاست میں آجانا چاہیے گھر پہ کیا کر رہے ہو؟

www.kitabnagri.com

ہارون سادگی سے مسکرایا تھا i am not that type

میں گھر میں ہی اچھا ہوں بلکہ میں گھر میں نہیں ہوں میرا ایک کیفے ہے میں پینٹ بھی کرتا ہوں پھر بھی اگر کبھی سیاست میں آنے کا خیال آئے تو میرے پاس آنا وہ جانے کیوں مصر ہوا تھا میرے پیپا ایم این اے ہیں اگر کبھی ایسا کوئی جنون جاگا بھی تو انکے پاس جاؤں گا ناں

## Posted On Kitab Nagri

اب کے میر شیطانی انداز میں مسکرایا تھا!! باپ کے کرنے کے کام نہیں ہیں یہ خیر میں تمہیں ایک ہفتے بعد کا وقت دے رہا ہوں وہ بھی صرف اس لئے کیونکہ تم مجھے اچھے لگے ہو اگر اس آدمی نے مجھے ڈانج... .

تو آپ وہی کیجئے گا جو آپ کرتے ہیں ہارون نے انکی بات اچک لی تھی لیکن بس یہ بھول جائیے گا کہ ہارون شاہد کبھی اس ڈیل کا حصہ رہا ہے اور میرے پپا کے سامنے تو بہت اچھے سے بھول جائیے گا اسکی ہدایت پہ میر دل کھول کر ہنسا تھا

فکر مت کرو لڑکے تم بھینچے ہو میرے کام ہو جائے گا اس نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا تھا



حال

اس بات کو ایک مہینے سے اوپر ہو گیا ہے اب تک تمہارا ہفتہ نہیں آیا؟ لیل بگڑ کر بولی تھی

ہارون نے ناک سے مکھی اڑائی تھی!! اس دن کے بعد میر اپنی بیوی کے پاس امریکا چلا گیا تھا وہ بیمار ہے کل واپس

آیا ہے اور بڑا خود مجھے کال کی ہے تم لوگوں کی طرح فارغ انسان نہیں ہے وہ جل کر بولا تھا

ہم میں سے کون فارغ ہے ہاں اے ایس پی ہوں میں یہاں کا عمر نے فوراً اپنا دفاع کیا تھا

سسپنڈڈ ہارون نے جتا کر کہا تو عمر بل کھا کر رہ گیا تھا پھر کوئی بات نہ بنتے دیکھ اس نے ویٹر کو آواز لگائی



## Posted On Kitab Nagri

!! میری کافی کیا ہالیہ سے لینے گئے ہو؟ آ بھی چکو وہ سخت بے زار تھا اسی لمحے لیل نے اپنے آگے رکھی کافی اسکی طرف بڑھائی ہالے نے ایک نظر اس کے مگ کو دیکھا پھر عمر کے بڑھتے ہاتھ کو اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے وہ مگ اٹھالیا اور آہستگی سے اپنا ادھ خالی مگ اسکے آگے رکھ دیا

جانے کیوں دل چاہتا تھا وہ ہالے کے علاوہ کسی اور کی بچی ہوئی چائے کافی نہ پئے

لیل اور ہارون تو بس دیکھ کر ہی رہ گئے عمر نے البتہ کچھ ظاہر نہیں کیا وہ اسکی بچی ہوئی کافی حلق میں انڈیلنے لگا تھا سچ تھا جو ذائقہ اسکی بچی ہوئی کافی کا تھا وہ اور کہیں نہیں تھا

بینز بلاسم کی اخباروں والی دیواریں ان چاروں کو خاموشی سے دیکھتی رہیں

ہالے سلطان اپنے آفس میں بیٹھی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا ہالے کے آگے لیپ ٹاپ رکھا تھا اس نے سر نہیں اٹھایا وہ جانتی تھی کون ہو گا وہ آیا اور اسکے سامنے رکھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا گلہ کھنکھارا اور بغیر تمہید کے بات کا آغاز کیا

تم اس دن.. ہسپتال میں یا قوت سے کیا بات کر رہی تھیں؟ کیا میں پوچھ سکتا ہوں

ہالے نے سر نہیں اٹھایا وہ اب بھی کھٹاکھٹ ٹائپ کر رہی تھی اسکے آگے چائے کا مگ رکھا تھا عمر کا ہاتھ میز پر

دھرا تھا وہ بس اس مگ تک دسترس چاہتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ خود کو گنہگار نہیں مانتا تھا میں نے بس اسے بتایا ہے کہ اس نے کیا کیا ہے وہ سنجیدگی سے بولی تھی عمر جل کر رہ گیا

ماشاء اللہ ویسے بہت اچھا موقع ملا تھا تمہیں کچھ تو خیال کر لیتیں میں تمہارا شوہر تھا اندر بیمار پڑا تھا اور تمہیں یہی وقت ملا تھا تبلیغ کرنے کو؟ وہ چاہ کر بھی خود کو طنز کرنے سے روک نہیں سکا تھا ساتھ ہی ہاتھ آگے بڑھایا تھا بس ایک بار یہ مگ ہاتھ میں آجائے

ہالے نے اب کے سراٹھایا تھا "تمہیں لگتا ہے میں اتنی نیک ہوں کہ وہاں بیٹھ کر تبلیغ کر رہی تھی؟ عمر حیات میں حسن سلطان نہیں ہوں نہ ہی میں معراج سلطان ہوں اگر وہ دونوں یہ کام کرتے تو نیکی کی خاطر کرتے کسی کی اصلاح کی خاطر کرتے لیکن میں وہ دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسا کر آگے کو ہوئی

میں نے یہ سب انتقام کے لئے کیا تھا میں نے آج تک اس سے کوئی انتقام نہیں لیا کیونکہ وہ ابھی اپنے گناہ کو گناہ اور غلطی کو غلطی سمجھتا ہی نہیں تھا اب اسے پتہ چل گیا ہے اس نے کیا کیا ہے اور آگہی عذاب ہوتی ہے میں نے بس اپنا انتقام لیا ہے

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا ہاتھ ایک انچ اور آگے کر لیا تھا اب اسکا مگ سے فاصلہ بس تھوڑا سا تھا ویسے تمہیں کس نے بتایا کہ میری یا قوت سے کوئی بات ہوئی ہے ہالے ایک بار پھر لیپ ٹاپ پہ جھک گئی تھی اور عمر کے بدن میں گویا اس بات پہ شرارے دوڑ گئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

کسی نے نہیں بتایا تھا مجھے ہی خوش فہمی ہوئی تھی میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میری بیماری پہ میری بیوی کتنا روئی ہے لیکن گیس واٹ وہ ڈرامائی انداز میں جل کر کہہ رہا تھا

میری بیوی تو یاقوت صاحب کو درس دے رہی تھیں خدا کی قسم ایسا منظر دیکھ کر آیا ہوں اب تک آنکھوں سے خون رس رہا ہے پیسے الگ برباد ہوئے

ہالے نے مسکراہٹ دباتے ہوئے مگ اٹھالیا تھا عمر کو ایک اور صدمہ لگا تھا  
لوجی چائے بھی نہیں ملی آج کا دن ہی خراب تھا

اگلے دن ہالے سلطان صبح ہی صبح کیفے آگئی تھی کیفے میں اچھا خاصا رش تھا ویٹر بھاگ بھاگ کر آرڈر پورے کرتے نظر آرہے تھے ہالے نسبتاً ایک کونے والی میز جہاں سے سارا کیفے با آسانی نظر آتا تھا وہاں بیٹھی تھی لیپ ٹاپ آگے کھلا پڑا تھا وہ مینجمنٹ کا آن لائن کورس کر رہی تھی دفعتاً اسے اپنے عقب سے شور اٹھتا محسوس ہوا کوئی لڑکی تھی زور زور سے چیخ رہی تھی ہالے اپنی جگہ سے اٹھی تھی اس نے گردن اٹھا کر دیکھا اسکے سامنے ہی ذرا فاصلے پہ ایک پچیس چھیس سالہ گوری گلانی رنگت والی لڑکی ایک ویٹر پہ چیخ رہی تھی یہ اپنی نوعیت کا دوسرا واقعہ تھا پہلی بار ایسا ہی ایک واقعہ عمر دیکھ چکا تھا بلکہ اس نے کیا دیکھا تھا "واقعے" نے اسے دیکھا تھا اور دو چار میٹھی باتوں کے بعد شکایت واپس لے لی تھی اس وقت وہ نہیں تھا اور کم از کم ہالے سلطان کو ان معاملات کے

## Posted On Kitab Nagri

لئے عمر حیات کی ضرورت نہیں تھی وہ متوازن چال چلتی اس میز کے قریب پہنچی ویٹر اب اس لڑکی سے معافی مانگ رہا تھا شاید رو بھی رہا تھا

کیا ہوا ہے میڈم؟ آپ مجھے بتائیں؟ میں میجر ہوں ہالے نے شائستگی سے پوچھا تھا وہ جو چیخ چلا کر تھک گئی تھی اب ہالے کی جانب مڑی تھی

یہ آپ کا جاہل اسٹاف اس نے میرے اوپر کافی گرا دی ہے اور اب اپنی غلطی بھی نہیں مان رہا میرا گھٹنہ جلادیا ہے اس نے وہ اب کے پھٹ پڑی تھی ہالے اب بھی پرسکون تھی اسے پرسکون رہنا آتا تھا تم بتاؤ محد کیا ہوا تھا؟ ہالے اب نرمی سے اس ڈرے سہمے ویٹر سے پوچھ رہی تھی اسکا چہرہ پریشان اور گھبراہٹا ہوا لگتا تھا

جب میں آپ کو بتا رہی ہوں غلطی اسکی تھی تو آپ سن کیوں نہیں رہیں لڑکی کو اب کے تپ چڑھی تھی آہ یہ ایلٹ کلاس کی مغرور لڑکیاں ہالے نے ٹھنڈی نظروں سے اسے دیکھا آس پاس بیٹھے لوگ اب انہی کو دیکھ رہے تھے کافی براؤنیز سب بے کار تھا یہ منظر زیادہ دلچسپ تھا

میں نے آپ کی بات مکمل تحمل سے سنی ہے آپ اب اسے بولنے دیں ہالے اب بھی نرمی اور شائستگی سے کہہ رہی تھی لڑکی کلس کر رہ گئی

بولو محد کیا ہوا تھا؟ ہالے نے اسکا حوصلہ بڑھایا تو اسے تقویت ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

میم میں نے انکو کافی دی لیکن یہ فون پہ اتنی زور سے چیخ رہی تھیں اور پھر انہوں نے بات کرتے ہوئے ہاتھ اوپر کیا جس سے کافی گر گئی اور انکا گھٹنا کیسے جل سکتا ہے وہ کولڈ کافی تھی میں .... سے پہلے وہ کچھ اور کہتا اس لڑکی کا ہاتھ اسکے اوپر اٹھا تھا اور محد کا چہرہ بری طرح سرخ ہوا لمحے کے ہزار ویں حصے میں ایک ایسا ہی تھپڑ لڑکی کے چہرے پہ بھی پڑا تھا اور اب کے یہ ہالے کی جانب سے تھا

سارے کیفے نے دم سادھ لیا ویٹر لوگ یہاں تک کہ اخباروں والی دیواروں نے بھی منہ پہ ہاتھ رکھ لیا ہالے کی آنکھوں میں اس وقت وہی ٹھنڈہ تاثر تھا لڑکی اب تک شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی گویا یقین کرنا چاہتی ہو جو کچھ ہوا وہ اصل تھا

ہالے نے انگلی اٹھا کر اسکو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا!! تھپڑ کا بدلہ تھپڑ ہوتا ہے میرا اسٹاف میرا خاندان ہے پچھلے آدھے گھنٹے سے تمہاری اور فون والے تمہارے بوائے فرینڈ کی چیخ سن رہی تھی میں میرا کیفے کافی اور چائے کے لئے ہے تمہارے ٹاکسک بوائے فرینڈ کے کبھی نہ ختم ہونے والے مسلوں کے لئے نہیں نہ اسکی آواز اونچی تھی نہ اس وہ جنگلیوں کی طرح چیخ رہی تھی وہ بس تحکم سے کہہ رہی تھی

میں تمہیں دیکھ لوں گی خدا کی قسم میں تمہیں دیکھ لوں گی لڑکی پھنکاری تھی ہالے کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا

لڑکی اب بکتی جھکتی اسے دھمکیاں دیتی جا رہی تھی اپنے بوائے فرینڈ اپنے باپ کی دھمکی اور ہالے جانتی تھی جس لڑکی کی دھمکی میں بھی وہ خود نہ آتی ہو وہ خاک بدلہ لے گی اس نے سر جھٹک کر باقی لوگوں کو دیکھا پھر مسکرائی

## Posted On Kitab Nagri

!! آپ کا وقت خراب کرنے کے معذرت آپ سب کو کافی کا ایک ایک کپ فری دیا جائے گا انجئے کریں اس نے کہہ کر محمد کی جانب چہرہ موڑا وہ پیشان سا کھڑا تھا

!! آئی ایم سوری میڈم میں آئندہ خیال رکھوں گا مجھے جاب سے نہ نکالیں پلیز وہ گیلی آنکھوں سے کہہ رہا تھا اسکے انداز میں منت تھی ہالے نے سخت نظروں سے اسکو دیکھا اور اپنی آواز ہلکی کر لی

تمہیں وہ لڑکی نوکری سے نکلوائے یا نہیں لیکن تمہارا بے وقار ہونا ضرور نکلوائے گا تم اسکے پیروں میں ہی بیٹھ گئے تھے کیا یہ تمہارا مقام تھا؟ وہ اسے گھر ک رہی تھی محمد نم آنکھوں سے سننا رہا

تم نے غلطی کی ہے محمد تم ایک ہفتے کے لئے کیفے مت آنا اور اس سارے عرصے میں تم کافی دینے کی پریکٹس کرو گے محمد کے آنسو اب بہنے لگے تھے ہالے کہے گئی

تم میرا اسٹاف ہو لوگوں کے سامنے تمہیں ذلیل کرنا مطلب خود کو ذلیل کرنا اور آئندہ اگر تم کبھی بھی کسی کے پیروں میں بیٹھے تو فارغ سمجھنا خود کو آخری تنبیہ میں ذرا سختی تھی

میں نے بھی اس دن یہی کیا تھا ایک آواز پہ ہالے کو لگا جیسے وہ جم گئی ہو پتھر برف ساکت کئی لمحہ بعد

اس نے آہستگی سے گردن موڑی اسکے سامنے ایک عورت کھڑی تھیں

باوقار سی خوبصورت اور پرسوز سی اسکے پیچھے ہی ایک لڑکا کھڑا تھا سترہ سالہ سیاہ آنکھوں والا

ہالے کے لب بے اختیار پھڑپھڑائے تھے

اماں....



## Posted On Kitab Nagri

یہ ہیون میں بنے شمس سلطان کے نئے آفس کا منظر تھا بھوری دیواریں کمرے کے عین وسط میں رکھا لکڑی کا میز اور اسکی دونوں اطراف میں رکھی کرسیاں دیوار گیر کھڑکی سے آتی دھوپ اور اگر اسی دھوپ کا تعاقب کرو تو یہ اپنے سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پہ پڑتی تھی وہ آدمی کوئی پچاس پچپن کی عمر کا تھا مضبوط اونچی اٹھان معمولی نقوش اور نیلی آنکھیں کچھ تھا اسکی ذات میں جس سے رعب سا آتا تھا

سو میر صاحب آپ میری زمین دیکھ چکے ہیں اور آپ اسکے اصل سے بھی واقف ہیں کیا آپ اب بھی خریدنا چاہیں گے؟ شمس انکے چہرے کو دیکھتا سکون سے پوچھ رہا تھا میر گہرا مسکرایا تھا

شمس سلطان میں میر واعظ فرید ہوں اور میں چار کاموں کے لئے جانا جاتا ہوں پیسہ طاقت غیر قانونی کام اور...

آخری کام آپ تب کرتے ہیں جب کوئی آپ کو زبان دے کر مکر جائے لیکن یہاں کون مکر رہا ہے؟ شمس نے اسکے منہ سے بات اچک لی تھی میر بس اسے گہری نظروں سے دیکھے گیا پھر ذرا آگے کو ہوا شمس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا



## Posted On Kitab Nagri

میں ایک پانچویں کام کے لئے بھی مشہور ہوں وہ ٹھہر ٹھہر کر بغور شمس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا!! بربادی!! شمس سلطان میں بربادی سو نگہ لیتا ہوں تمہارے آس پاس سے مجھے بربادی کی بو آرہی ہے چہرے دیکھ کر کسی کا مستقبل بتانا آتا ہے مجھے میرا مشورہ ہے اس کام سے دور رہو آخر میں وہ واقعی مخلص ہوا تھا

شمس کا سانس ایک لمحے کو تو جیسے سینے میں اٹکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ خود کو کمپوز کر گیا تھا

!! مجھے جس سے خوف تھا اسکے اپنے پیروں میں اب بیڑیاں پڑ چکی ہیں وہ محبت میں پڑ گیا ہے میرا صاحب اور محبت اچھے بھلے مرد کو بے کار کر دیتی ہے مرد ایک وقت پہ ایک کام کر سکتا ہے یا پھر انتقام یا محبت دو جذبے ایک دل میں لے کر چلے گا تو دونوں میں سے ایک نہ ایک ٹھنڈہ پڑ جائے گا

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ اسکے دل میں ٹھنڈہ پڑنے والا جذبہ انتقام ہے؟ میرا ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا ہو سکتا ہے اس نے محبت کو تھکی دے دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے اسکی عورت بہادر ہو جانتے ہوناں مرد بہادر عورت سے محبت نہیں عشق کر لیتا ہے اور عشق میں کھونے کا خوف نہیں رہتا اسکا لہجہ اب بھی وارننگ دیتا ہوا تھا شمس کھل کر ہنسا تھا!! میرا صاحب اگر اسے انتقام لینا ہوتا تو وہ لے چکا ہوتا اصل بات ہے کہ میں اسے زیادہ سوچنے لگا تھا اور اب جب میں نے غور کیا ہے تو مجھے پتہ چل گیا ہے کہ وہ وکٹم نہیں ہے میں اسے فرشتہ سمجھنے لگا تھا لیکن وہ انسان نکلا اور انسانوں سے خوف نہیں کھاتا میں وہ اپنی بات مکمل کر کے آگے کو ہو بیٹھا

یہاں میری بربادی نہیں کامیابی کی ڈیل ہو رہی ہے سو آپ اس پہ دھیان دیں نیلامی کے لئے کیا تاریخ فائنل کی جائے؟ وہ دونوں اب اصل موضوع کی طرف آگئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

آج انیس ستمبر ہے تین ماہ بعد رکھ لیں کیا خیال ہے تب تک سارے معاملات دب جائیں گے شمس نے رائے پیش کی تھی میر کو فرق نہیں پڑتا تھا زمین کس کی ہے کیوں ہے وہ بس خرید لیتا تھا اور اسکے بعد کسی ماں کے بیٹے میں اتنی جرات نہیں ہوتی تھی کہ وہ بس زمین کا دعویٰ ہی کر سکے وہ اب زمین کا رقبہ اور باقی کی ساری تفصیلات ڈسکس کر رہے تھے بھوری دیواریں اپنی جگہ پہ کھڑی اس گھناؤنے کھیل کو دیکھتی رہیں کاش دیواروں کے کان کے ساتھ ساتھ پیر بھی ہوتے

کچھ دیر قبل ملنے والا شک اب یقین میں بدل چکا تھا ہالے سلطان کے سامنے اسکی ماں بیٹھی تھیں سیاہ چکن کاری کے جوڑے میں ملبوس بالوں کو سادہ سی چٹیا میں گوندھے وہ بالکل معصوم دیسی ماؤں جسی تھیں لڑکیوں کو ہر وقت لگتا ہے فلاں لڑکی خوبصورت ہے فلاں پرکشش ہے لیکن جب جب وہ اپنی ماؤں کو دیکھتی ہیں تو انہیں ساری دنیا کی خوبصورتی اس ایک چہرے میں نظر آنے لگتی ہے لیکن ہالے سلطان کے لئے وہ چہرہ اجنبی تھا وہ بس میز کی سطح پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی اماں کے ساتھ کبھی ایسا تعلق رہا ہی نہیں تھا کہ دل کو بات کی جائے راز کہے جائیں یا پھر کم از کم گردن اٹھا کر انکی آنکھوں میں ہی دیکھ لیا جائے

## Posted On Kitab Nagri

میں نے بھی اس دن یہی کیا تھا انہوں نے کچھ دیر قبل کہی جانے والی اپنی بات دہرائی تو ہالے نے اچھنبے سے انکو دیکھا

میں نے اپنے پہلے شوہر کو شادی کے اگلے دن ہی تھپڑ مارا تھا یہ تھی میری طلاق کی وجہ ہالے دم بخود سی رہ گئی تھی حسینہ اب بھی کہے گئیں اس نے مجھ پہ شادی کے پہلے دن ہاتھ اٹھایا تھا کیونکہ اسے میرا جوڑا پسند نہیں آیا تھا میں ساری رات سوچتی رہی آخر اس میں میرا کیا قصور تھا؟ وہ اچھا آدمی تھا رات میں ہی مجھ سے معافی مانگی اور میں نے معاف کر بھی دیا وہ ایک لمحے کو رکیں

اگلے دن مجھے اسکا جوڑا نہیں اچھا لگا اور میں بھی اسے تھپڑ دے مارا ساتھ وہ ہنسی تھیں ہے ناں مضحکہ خیز انہوں نے ہنستے ہوئے پوچھا تھا ہالے کچھ نہیں بولی وہ بس گم صم سی انہیں دیکھے گئی حسینہ کی ہنسی تھمی تو وہ ایک بار پھر گویا ہوئیں

میں نے بھی اس سے معافی مانگی تھی لیکن وہ نہیں مانا اور ایک ہفتے بعد مجھے طلاق دے دی مردوں کے معیار کئی بار دوہرے ہو جاتے ہیں وہ عورت کو مارنے کو "مردانگی" اور اسی عورت سے مار کھانے کو "بے غیرتی" سمجھ لیتے ہیں

آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں؟ ہالے نے پہلو بدلاتھا اسکی ماں اسکے ساتھ اتنے اچھے طریقے سے بات کر رہی تھی یہ نیا تھا عجیب تھا وہ ان کمفر ٹیبل ہو رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں تمھیں یہ سب اس لئے بتا رہی ہوں کیونکہ ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا سفیر جیسے مردوں کے بیچ میں ایک عمر حیات بھی ہوتا ہے اور جب وہ مل جائے تو اسکی قدر کرنی چاہیے تیسرے انسان کی باتوں میں آکر تعلق خراب نہیں کرنا چاہیے تم تیسرے کو تعلق سے نکال کیوں نہیں دیتیں؟ وہ آخر میں جیسے بے بس ہوئی تھیں ہالے نے زخمی نظروں سے انہیں دیکھا تھا دل پہ جیسے خنجر سے چل گئے ہوں

وہ تیسرا انسان میری محرومی پوری کرتا ہے اماں میری لالچ پوری کرتا وہ جو میری توجہ اور محبت کی بھوک ہے ناں اسکا پیٹ بھرتا ہے میں نے ساری زندگی اسکے اشاروں پہ گزاری ہے اور کامیاب بھی ہوئی ہوں جتنا مجھے وہ سمجھ سکتی ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا وہ اپنی ماں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہے گئی میں ایک کٹھ پتلی جیسی ہوں جسکی ڈور کسی کے ہاتھ میں ہے جب تک ڈور چلے گی تب تک تماشا چلے گا ڈور ٹوٹ جائے تو کٹھ پتلیاں سڑک پہ یا کسی کچرے کے ڈھیر پہ نظر آتی ہیں آپ کیا چاہتی ہیں اماں میں سڑک پہ آجاؤں؟ یا پھر کچرے کے ڈھیر پہ؟ اسکی آواز میں کوئی طنز نہیں تھا ہالے بس "کہہ" رہی تھی

حسینہ نے بس نرم نظروں سے اسے دیکھا تھا ہالے نے ایک بار پھر چہرہ موڑ لیا آہ اسے نہیں عادت تھی اس نرمی کی

!! بچے کٹھ پتلی ہمیشہ سڑک پہ کچرے کا ڈھیر کی نظر نہیں ہوتیں کچھ ہوتی ہیں جنہیں قدر دان مل جاتے ہیں اور وہ کئی سالوں تک اچھی حالت میں رہتی ہیں بس فرق یہ ہے کہ کوئی اپنا بخت سمجھ لیتی ہے اور کوئی کچرے کا ڈھیر اپنا سمجھ لیتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

انکی بات پہ ہالے چپ سی ہو گئی کہنے کو کچھ نہیں تھا اسکے پاس ویسے بھی اپنی ماں سے کرنے کو باتیں نہیں ہوا کرتی تھیں اماں بس اسکی غلطیوں پہ سرزنش کرتی تھیں ہالے سن لیتی تھی اسکے باہر کے کھانے پہ ٹوکتی تھیں ہالے دو ایک جواب دے دیتی تھی اور بس یہ تھا انکا تعلق کافی دیر کی خاموشی کے بعد حسینہ نے خود ہی کہنا شروع کیا تھا مجھ سے ناراض ہوناں؟ اب کے وہ پیشمان تھیں جانتی ہوں میں نے تمہارے حق میں بہت کوتاہی کی ہے ہالے لیکن میں معافی مانگ رہی ہوں تمہاری ماں تم سے شرمندہ ہے پلیز مجھے معاف کر دو.... میں

اماں پلیز.... ہالے نے انکی بات کاٹی تھی آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں میری ماں ہیں آپ مجھ سے اس طرح معافی مت مانگیں کیوں میری آخرت خراب کرتی ہیں وہ نرمی سے کہہ رہی تھی حسینہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں

میں آپ کو کس بات کے لئے معاف کروں؟ کیا تعلق ہے ہمارا؟ جب اس دن میں ساری رات گھر سے باہر رہ کر آئی تھی تب مجھے واپسی پہ آپ سے کوئی امید تھی ہی نہیں ہمارے تعلق میں امید محبت ان چیزوں کی تو کبھی گنجائش ہی نہیں نکلی تھی

www.kitabnagri.com

اسکا لہجہ دھیمما تھا بغیر کسی طنز کے تیر میں ڈوبا حسینہ کو اپنے دل پہ چھریاں چلتی محسوس ہوئیں آپ نے دیکھا تھا ناں اس دن مجھے میں، میں نے آپ کو گلے لگایا تھا آپ کو نہیں یاد کریں آپ نے مجھے آخری بار گلے کب لگایا تھا؟ وہ بے تاثر لہجے میں بولی تھی اور سچ تھا کہ حسینہ کو وہ آخری دفع یاد نہیں تھا آپ نے کبھی مجھے اپنے قریب نہیں کیا اماں آپ کبھی میری ماں بنی ہی نہیں



## Posted On Kitab Nagri

تم بیٹی بن سکتی تھیں ہالے تم کہہ سکتی تھیں تمہیں میری ضرورت ہے وہ گیلی آواز میں شکوہ کر گئیں ہالے نے سادگی سے گردن جھٹکی تھی

میں سلطان تھی اماں مجھے بھرم رکھنے آتے تھے آپ مجھے نہیں جانتیں لیکن کچھ ہے جو میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں میرے نزدیک میرے لوگوں کی بے حد اہمیت ہے لیکن میں کبھی بھی کسی کے پیچھے نہیں بھاگتی چاہے میرا دل اسکے لئے روئے چنے لیکن میں اسے نہیں بتاؤں گی میں کیوں بتاؤں کیا اسے نظر نہیں آتا؟ اور اگر نظر نہیں آتا تو میں اس سے بڑی اندھی بن جاؤں گی آپ ماں تھیں اور میں بیٹی ہمارا تعلق آپ نے جوڑے رکھنا تھا نہیں جوڑ سکیں وہ ایک پل کو رک کی سیاہ آنکھیں اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا

تعلق سڑ گیا اماں اب مجھے آپ کی اور آپ کو میری ضرورت نہیں ہے مجھ سے معافی مانگ کر مجھے گنہگار نہ کریں معافی وہاں مانگی جاتی ہے جہاں کوئی تعلق ہو اور تعلق سے جڑی امیدیں ہم دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی امید نہیں ہے وہ نرمی سے کہتے ہوئے اٹھی حسینہ گردن جھکائے بیٹھی رہیں ہالے کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ

www.kitabnagri.com

ڈھیٹ بنی رہی

بیٹی کے کیفے پہلی بار آئی ہیں میں آپ کے لئے کافی بنا کر لاتی ہوں وہ کہتے ہوئے راہداری میں مڑ گئی تھی آنکھیں اب نم ہوئی تھیں جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گئی تھی

وہ کچن میں آئی لیکن کافی نہیں بنائی دو منٹ وہ وہیں پہ کھڑی رہی پھر باہر نکل آئی اب حسینہ والی میز خالی تھی وہ کافی کے لئے بھی نہیں رکی تھیں



## Posted On Kitab Nagri

ہالے ٹھیک ہی تو کہتی تھی ان دونوں کو ایک دوسرے سے امیدیں نہیں تھیں

یا قوت مرزا کا کمرہ اس وقت روشن تھا زمین آئینے کے آگے بیٹھی بال بنا رہی تھی اسکے عقب میں یا قوت بیٹھا تھا بے ترتیب حلیہ اجڑے بکھرے بال آج کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ "حسن اس پہ تمام ہوا" وہ پر مٹردہ تھا اسے دیکھ کر دل کٹتا تھا وہ شیشے میں ابھرنے والا زمین کا عکس دیکھ رہا تھا سبز آنکھیں خوبصورت بال لیکن اس کا چہرہ وہ کیوں کھنڈر جیسا تھا کیوں اس پہ کوئی رونق نہیں تھی

نیرو... یا قوت نے نرمی سے پکارا اس کی آواز گیلی لگتی تھی زمین نے جواب نہیں دیا وہ شاید جواب چاہتا بھی نہیں تھا تمھیں پتہ ہے میں تم سے اپنا ہوم ورک کیوں کرواتا تھا؟ زمین کا برش کرتا ہاتھ ایک لمحے کو تھما تھا

لیکن جواب اس نے اب بھی نہیں دیا یا قوت ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا

میں اگر ہوم ورک کرتا ناں تو وقت ضائع ہوتا میں ناں قرآن پڑھنا چاہتا تھا

اب کے زمین نے گردن موڑ کر بے یقینی سے اسے دیکھا تھا میں ہوم ورک تم سے کرواتا تھا اور خود قرآن پڑھتا تھا مجھے قرآن پسند تھا نیرو بہت پسند تھا اسکی آنکھوں میں نہ جانے کہاں سے چند آنسو آگئے تھیں بس ہر وقت قرآن پڑھتے رہنا چاہتا تھا جس طرح نوح پڑھتا تھا میں نے بہت کوشش کی ماریں کھائیں

## Posted On Kitab Nagri

برداشت کئے رحم کا انتظار کیا لیکن میرے اوپر شیطان ہونے کا لیبل لگا دیا گیا اس نے بچی لی تھی زمین کا دل دہل گیا تھا میں وہی یاد کرتا تھا جو مجھے نوح بتاتا تھا وہ میرا استاد تھا ناں استادوں کو تو مخلص ہونا چاہیے تھا ناں؟ وہ میرے ساتھ مخلص کیوں نہیں تھا؟ وہ بہتے ہوئے آنسوؤں میں ہچکیوں کے درمیان کہہ رہا تھا

ایک دن میں نے شیطان کا مطلب پوچھا تھا آنٹی سے انہوں نے کہا شیطان وہ ہے جس پہ اللہ رحم نہیں کرتا ہے اس نے مجھ پہ بھی رحم نہیں کیا تھا میں تھک گیا تھا نیر و بہت تھک گیا تھا وہ گردن جھکائے شکستگی سے اعتراف کر رہا تھا

میں اللہ سے ناراض ہو گیا میں نے سنا تھا اللہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے وہ مجھے منالے گا میں غلط تھا ناراض ہونے کا حق میرا نہیں تھا انسان کے حصے میں تو آزمائش ہوتی ہے قرآن تک آنے کے لئے میری آزمائش نوح تھا اور وہ قاری تھا لیکن میں اللہ سے ناراض ہو گیا اس کے آنسو تھم گئے تھے وہ اب گردن اٹھا کر گیلی گلابی پڑتی آنکھوں سے زمین کو دیکھ رہا تھا وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی ساکن شل

اللہ کو ہماری ضرورت نہیں ہوتی لیکن ہمیں اللہ کی ضرورت ہر دور میں ہوتی ہے میں منکر بن گیا تھا میں سرکش بن گیا تھا وہ پیشمان تھا میں نے ہر وہ کام کیا جو غلط تھا میں نے شراب پی جو اکھیلی زنا کیا لیکن جانتی ہو ہر رات میری چھ سورتیں مجھے یاد ضرور آتی تھیں اس نے دہرانے کی کوشش کی لیکن الفاظ ٹوٹ گئے

اللہ نے مجھے اپنے پاس بلایا تھا وہ ہر دفع بلاتا تھا لیکن سرکشی بڑھتی گئی میں ابلیس بنا گیا میں واقعی شیطان بن گیا تھا نیر و اس دن جب میں تمہارے پاس آیا تھا وہ آخری دن تھا جب مجھے میری سورتیں یاد آئیں وہ میرے ذہن

## Posted On Kitab Nagri

میں زور زور سے گردش کر رہی تھیں اسکی آواز رندھی ہوئی تھی بے بس شکستہ نرمین کی آنکھوں میں کرب اترنے لگا تھا

اس دن کے بعد سے آج تک کوئی سورت یاد نہیں آتی ذہن کو راہے خالی اللہ نے مجھے چھوڑ دیا ہے نیرواب مکمل اندھیرا ہے اب میں ہوں میرے اندر کا شر ہے اور میری سرکشی کی سزا ہے میں خالی ہاتھ ہوں اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دکھائے تھے اسے دیکھ کر رونا آتا تھا

میں واپس آنا چاہتا ہوں میں ابلیس سے عزازیل بننا چاہتا ہوں کیا مجھے معافی مل سکتی ہے؟ کیا میرے دل پہ لگا چپک ختم ہوگا؟ کیا مجھے خنزیر بننے سے بچا سکتی ہو؟ مجھے اپنے آس پاس بدبو آتی ہے تعفن اٹھتا محسوس ہوتا ہے مجھے واپسی چاہیے نرمین خدا کے لئے میری مدد کرو وہ اب زور زور سے رونے لگا تھا بچوں کی طرح چہرہ ہاتھوں میں چھپائے اسکے رونے کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی وہ گہرے کرب کا شکار تھا انسان چھوڑ دیں بس کبھی کسی دور میں اللہ انسان کو نہ چھوڑے

نرمین اپنی جگہ سے نہیں اٹھی وہ اسکو روتے ہوئے سنے گئی اور سوچے گئی؟ کیا کبھی کسی دور میں اگر ابلیس واپس عزازیل بننا چاہے تو؟

## Posted On Kitab Nagri

شام کے سائے سارے کراچی میں پھیل گئے تھے ایسے میں ایک نسبتاً پکے گھروں والی کالونی میں آؤ تو ایک فرہاد غفار (معراج سلطان کا سیکریٹری) اپنے گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا دو منزلہ لاکھڑا گھر اپنی شان سے کھڑا تھا نیا تازہ رنگ و روغن کون یقین کر سکتا تھا کہ کچھ وقت قبل تک جس آدمی کے اوپر لاکھوں کا قرضہ ہو اور رہنے کو چھت نہ ہو وہی آدمی چند ماہ کے اندر اندر اپنے قرضے کیسے اتار گیا؟ اور کس طرح یہ کوٹھی نما گھر خرید لیا قصہ مختصر وہ لوہے کا دروازہ کھولتا اندر صحن میں آگیا آج اسکی بیوی اور بیٹی گھر پہ نہیں تھیں ورنہ اب تک تو بچی اپنے باپ کو دیکھ اسکی ٹانگوں سے آ لپٹی وہ اپنے کمرے میں آیا کندھے پہ ٹنگا بیگ اتار کر ایک طرف کور کھا ابھی وہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہی تھی کہ اندر موجود شخص کے زوردار مکے سے اسکے ناک سے خون ابل پڑا تھا وہ شخص نیم اندھیرے میں تھا دراز قد سیاہ آنکھوں والا فرہاد نے باہر بھاگنا چاہا لیکن اسکے قدم جم گئے تھے دراز قد مرد آنکھوں میں سرد تاثر لئے آگے آتا گیا فرہاد کا حلق تک سوکھنے لگا تھا اس نے قریب آ کر ایک زوردار لات اسکے سینے پہ ماری فرہاد پیٹھ کے بل گرا تھا سامنے کھڑے مرد نے اس پہ بس نہیں کی تھی وہ مسلسل اسے ٹھوکروں سے مارے گیا اسکے اندر کوئی جنون نہیں تھا وہ بس برف کی مانند سرد تھا فرہاد کراہتے ہوئے رحم کی بھیک مانگتے ہوئے مار کھاتا رہا

ہیون کی اصل فائل کہاں ہے؟ اس برف انسان نے ایک ہی سوال کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتہ عمر مجھے کچھ نہیں پتہ پلیر خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو وہ تکلیف سے کہہ رہا تھا اسکی آنکھوں میں خوف تھا سامنے کھڑے شخص نے چند منٹوں میں اسے ادھ موا کر دیا تھا اب فرہاد نے اس دراز آدمی کو اپنے قریب نیچے بیٹھتے ہوئے دیکھا اسکی آنکھیں خوف سے مزید پھیل گئیں

ہیون کی فائل کہاں ہے؟ سر دسپاٹ آواز میں وہی سوال دہرایا گیا فرہاد مارے بے بسی اور درد کے رونے لگا تھا مجھے نہیں پتہ مجھے کچھ نہیں پتہ میں..... میں مجبور تھا انہوں نے مجھے اس کام پہ مجبور کر دیا تھا اس نے میری بیوی اور میرے بچوں کو زہر دے دیا تھا عمر مجھے معاف کر دو میں نے معراج صاحب کے لا کر سے وہ فائل نکال کر اسے دے دی مجھے معاف کر دو وہ لکھیانے لگا تھا

عمر کے چہرے کے تاثرات یکدم نرم پڑے تھے انہوں نے تمہاری فیملی کو زہر دیا؟ و و نرمی سے پوچھ رہا تھا فرہاد زور زور سے اثبات میں سر ہلانے لگا تھا

Kitab Nagri

کس تاریخ کا واقعہ ہے یہ؟

چھبیس... چھبیس اپریل کا واقعہ ہے یہ وہ رٹارٹا یا سبق دہرا رہا تھا عمر ایک اٹے ہاتھ کا ایک تھپڑ اسکے منہ پہ دے مارا تھا فرہاد کی آنکھوں کے سامنے دنیا گھوم گئی تھی عمر کے جبروں تک میں سختی اتر گئی

میرے سر پہ پاگل لکھا ہے؟ تمہیں لگتا ہے تم مجھے پاگل بناؤ گے؟ وہ سختی سے پوچھ رہا تھا میں نے ساری فوٹیج نکلوائی ہے تم چھبیس نہیں اٹھائیس اپریل کو معراج سلطان کے آفس سے فائل لے کر نکلے تھے اب مجھے صاف



## Posted On Kitab Nagri

صاف بتاؤ فرہاد غفار فائل کہاں ہے کس کے پاس ہے؟ ورنہ... عمر نے کہتے ساتھ اپنی پنڈلی میں بندھی پستل باہر نکال کر فرہاد کے ماتھے پہ رکھی تھی وہ پورا کا پورا پسینے میں بھیگ گیا زبان تالو سے چپک کر رہ گئی تھی فائل کہاں ہے فرہاد؟ سرد برف کے مجسمے نے سوال دہرایا تھا فرہاد نے مردہ ہوتی آنکھوں سے اسے پستول ہٹانے کا اشارہ کیا تھا

عمر نے گن واپس پیچھے کر لی فرہاد کا سانس بحال ہوا اس کی آنکھوں میں اب بھی بے تحاشا خوف تھا اس نے لبوں پہ زبان پھیر کر بامشکل کچھ کہنے کی کوشش کی تھی اس نے کہا تھا عمر آئے تو اس سے کہنا جادو اسکی منشا نہیں مجبوری تھی اور عمر حیات کو سارے جواب مل گئے تھے ساری کڑیاں جڑتی گئیں

مہر ماہ صرف ہالے سلطان کی بربادی کے پیچھے نہیں تھی وہ شمس سلطان کی ساتھی بھی تھی عمر اٹھ کھڑا ہوا اٹھنڈی ٹھار نظروں سے فرش پہ بیٹھے فرہاد کو دیکھا پھر اپنی پستول کو اور پھر کھڑے کھڑے اس نے فرہاد کے دونوں ہاتھوں کا نشانہ لیا تھا وہ بن آب ماہی کی طرح تڑپنے لگا تھا اسکی چیخیں پلٹ پلٹ کر واپس آ رہی تھیں خون فرش پہ بہتا جا رہا تھا چپس کا فرش سرخ سیال میں بدلتا چلا گیا

عمر آگے آیا درد سے تڑپتے فرہاد کے ایک ہاتھ پہ اپنے بوٹ سے زور دیا وہ بلبلا کر رہ گیا درد اتنا شدید تھا کہ اسے لگا وہ مر جائے گا

اسے کہنا میں نے اسکا پھندا تیار کر لیا ہے بس انتظار کرے میرا وہ سرگوشی کرتا آگے بڑھ گیا



## Posted On Kitab Nagri

فرہاد اب بھی رو رہا تھا چیخ رہا تھا لیکن نہیں تمہیں اس پہ ترس نہیں آئے گا اور کچھ لوگ ہوتے ہیں جن پہ ہم ترس نہیں کھا سکتے ورنہ یہ کہانی میں ہوئے ظلم کی بے عزتی ہوگی

یہ ایک خوبصورت اور شہانہ سے شادی ہال کا منظر تھا روشنیاں قمقمے خوش گپیاں سلیقے سے سجی میزیں باادب بیرے اور میوز کا بے ہنگم شور البتہ اس لمحے میوز کا شور ذرا دیر کو تھما تھا ایسی ہی ایک میز کے گرد رکھی کرسی پہ اس وقت سفیر سلطان بیٹھا تھا سرمئی ڈنر سوٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے پیچھے کو جمائے بھوری آنکھوں میں چمک لئے وہ آج بھی ماحول پہ چھایا ہوا تھا اسکے عین سامنے مہرماہ بیٹھی تھی نیلی ساڑھی میں ملبوس اس نے بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا کانوں میں ہیرے اور گلہ خالی تھا وہ خوبصورت لگ رہی تھی البتہ کچھ کچھ مضطرب بھی اسے سفیر کی جانب سے خدشے لاحق تھے ہوتے بھی کیوں ناں چھینی ہوئی محبتیں بے سکونی تو دیتی ہی ہیں

مہرماہ کیا سوچ رہی ہو؟ سفیر نے اسکو آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھا تھا کھانا میز پہ سجا تھا مہرماہ کچھ نہیں بولی اب اسکی نظریں سفیر کے ہاتھ پہ تھیں اسکی انگلی میں سفید سونے کی انگوٹھی تھی جسے وہ ہر وقت پہنے رہتا تھا تب سے جب سے اسے ہالے سلطان نے یہ انگوٹھی پہنائی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آج صبح یہی انگوٹھی گم ہو گئی تھی ناں؟ جس کے لئے آپ مجھ پہ بھی چہنچہ تھے۔؟ وہ اسکے ہاتھ پہ نظر جما کر بولی تھی سفیر کو ذرا حیرت ہوئی تھی اس نے چونک کر انگوٹھی کو دیکھا اور پھر اسکا چہرہ تاریک پڑا تھا

مجھے لگا ہم آگے بڑھ رہے ہیں آپ میرے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں میں آپ کو ہیل کر رہی ہوں لیکن.... وہ رکی نظریں اٹھا کر سفیر کو دیکھا اسکی آنکھوں میں اداسی تھی ہم آج بھی وہیں ہیں سفیر اسکو اڑون پہ ہم کبھی آگے بڑھے ہی نہیں ہیں ہالے ایک امر نیل کی طرح ہم سے چٹ گئی ہے اور میں چاہ کر بھی اسے دور نہیں کر پا رہی وہ اپنی بھوری آنکھیں سفیر کے چہرے پہ مرکوز کئے تکلیف سے کہہ رہی تھی سفیر نے غیر آرام دہ ہو کر پہلو بدلا تھا

You are getting it wrong

میں بس عادی ہوں اس انگوٹھی کا یہ میری انگلی کی عادت بن گئی ہے اسکے بغیر ہاتھ ادھورا لگتا ہے بس یہی بات ہے

انگوٹھی کے بغیر ہاتھ ادھورا ہے اور دینے والی کے بغیر زندگی مہرماہ نے تلخی سے سر جھٹکا تھا اب کے سفیر کو واضح طور پہ برا لگا تھا

!! دیکھو مہر... مجھے باتیں دہرانا پسند نہیں ہے اگر میں کہہ رہا ہوں بس یہی بات ہے تو اسکا مطلب ہے بس یہی بات ہے اسکے لہجے میں ذرا سی سختی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اب میری زندگی میں نہیں ہے اور میں اسکے بغیر آگے بڑھ رہا ہوں تمہارے ساتھ میں مرد ہوں اگر اسے یاد کرنا اس سے ملنا چاہوں یا پھر اسکے لئے دل میں ایک چور دروازہ بنانا چاہوں تو تمہیں کچھ بھی پتہ نہیں لگ سکے گا لیکن میں... اس نے جتاتے ہوئے انگلی سے سینے پہ دستک دی میں سفیر سلطان تمہارے ساتھ مخلص ہوں مہر نے ٹھہر کر اسکو دیکھا تھا اور پھر اسکی نظریں پھسل کر سفیر کے ہاتھ پہ گئیں وہ اپنی انگلی سے انگوٹھی کھینچ کر نکال رہا تھا

میرے لئے اس وقت تم اہم ہو ہمارا تعلق اہم ہے حریص مت بنو حسد چھوڑ دو تم ایک حاسد اور شکی انسان ہو اس لئے تمہارا دل سیر نہیں ہو رہا تمہارے دل میں کوئی کھوٹ ہے اس لئے تمہیں سارے دل زنگ آلود لگتے ہیں مہر سفیر کہہ رہا تھا اور مہر آنکھیں کھولے اسے دیکھے گئی اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی دل اللہ کا گھر ہوتا ہے مہر اگر اس گھر میں اپنا حسد اور شر لے کر جاؤ گی تو وہ تمہارے دل سے سکون نکال دے گا ضروری نہیں ہے ہر گناہ کی سزا قیامت والے دن ملے شر پسند حاسد لوگوں کو زندگی میں ہی سزا مل جاتی ہے انکے دلوں کا سکون چھین لیا جاتا ہے کیا تم بھی ایسے لوگوں کی صف میں آنا چاہتی ہو؟

اس نے پوچھا تو مہر نے دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا سفیر نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی نیچے پھینک دی وہ کہیں گھاس میں غائب ہو گئی

## Posted On Kitab Nagri

مہرماہ کو لگا تھا انکے تعلق سے ہر تیسری چیز اسی طرح غائب ہو گئی وہ مسکرائی تھی سفیر اسے دیکھ کر مسکرا دیا  
کندھوں پہ لد ابو جھ ہلکا ہونے لگا تھا انگوٹھی نہیں تھی مطلب ہالے نہیں تھی زبردست وہ دونوں اب کھانے کے  
بارے میں ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے

لیکن اگر تم لوگ نظر جھکا کر دیکھو تو سفید سونے کی انگوٹھی گھاس میں سے اپنی ہلکی سی جھلک دکھا رہی تھی پس  
ثابت ہوا کہ حاسدوں کے دلوں سے سکون اٹھادیا جاتا ہے

اگلی صبح بے حد روشن تھی بینز بلا سم پہ معمول کی گہما گہمی تھی ہر میز پہ لوگ بیٹھے تھے چائے کافی پیتے لوگ یا پھر  
گھر سے جلدی نکل کر اب کیفے میں بیٹھ کر ناشتہ کرتے لوگ ہالے سلطان اپنے مخصوص میز پہ بیٹھی تھی سامنے  
ہارون بیٹھا تھا وہ دونوں کوئی معاملہ ڈسکس کر رہے تھے ہارون سے چیزیں نہیں سنبھل رہی تھیں وہ آرٹسٹ آدمی  
تھا بے ترتیب سا اسے جو کام دے دیا گیا تھا وہ اس سے کہاں ہو پانا تھا یہی حال ہالے کا تھا ہاں وہ حکم دینے کے لئے  
ہی پیدا ہوئی تھی لیکن شہزادیوں کو تخت پہ بٹھانے سے پہلے تربیت دی جاتی ہے اور یہ تربیت کسی آن لائن کلاس  
سے نہیں ملتی

## Posted On Kitab Nagri

دفعہ ہالے نے کسی خیال کے تحت نظر اٹھا کر دیکھا تھا وہ سامنے سے چلا آ رہا تھا سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اسکی آنکھیں خاموش سی تھیں شاید وہ کچھ سوچ رہا تھا یا کسی مسئلے میں الجھا تھا ان دونوں کو یہاں بیٹھے دیکھ وہ اسی طرف چلا آیا تھا

ہیلو..... امید ہے آپ ڈسٹرب ہوئے ہوں گے وہ کہتے ہوئے ہالے کے ساتھ بیٹھ گیا وہ دونوں دور تھے کھنچے کھنچے تھے لیکن اپنی جگہ وہ آج بھی جانتا تھا

چند منٹ کے حال احوال کے بعد وہ اصل موضوع کی طرف آیا تھا!! اصل میں، میں یہاں حساب دیکھنے آیا ہوں کیا دیکھ سکتا ہوں اگر تم چاہو؟ اس نے ہالے کو دیکھ کر پوچھا تھا (لاڈ صاحب کو ڈیڑھ ماہ بعد حساب دیکھنا یاد آگیا؟)

ہارون "شیور" کہتے ہوئے اٹھ گیا تھا اور اندر سے لیپ ٹاپ لے آیا یہ پچھلے ڈیڑھ ماہ کا حساب تھا جو کہ ہالے نے بنایا تھا وہ نمبرز کے قریب ہونے لگی تھی یہ اسکی تھیراپی کا حصہ تھے

عمر نے صرف ایک منٹ صرف ایک منٹ کے لئے سارا حساب دیکھا تھا اور پھر لیپ ٹاپ بند کر کے ہالے کے آگے رکھ دیا سنجیدہ نظروں سے انکو باری باری دیکھا!! چھ لاکھ نقصان میں جارہے ہیں آپ لوگ!! اس نے دھماکہ ہی تو کیا تھا ہالے اور ہارون اپنی جگہ پہنچ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

نئی کیٹرنگ نیا پینٹ فری کافی کی افر اور تنخوا کا بونس یہ سب ہے وجہ وہ اب بھی سنجیدہ تھانہ آپ سے میں عجمٹ سنبھل رہی ہے اور نہ ہارون سے آرگنائزیشن کیا بہتر نہیں ہے کہ آپ یہ کام چھوڑ دیں مجھے تو پہلے دن سے پتہ تھا کتنا نقصان ہو گا اور کیا کیا ہو سکتا ہے تم سے وہ بے نیازی سے کہہ رہا تھا

اگر تم جانتے تھے تو ہمیں بھی بتا سکتے تھے ہالے نے گلہ کیا تھا عمر نے کندھے اچکائے تھے!! میں کیوں بتاؤں گا؟ جس طرح مجھے سب پتہ ہوتا ہے اسی طرح آپ کو بھی ہونا چاہیے تھا کاروبار صرف پیسے سے نہیں چلتا بخت اور محنت بھی چاہیے ہوتی ہے آپ دونوں نے وہ کی کب ہے؟

ہالے نے غیر آرام دہ ہو کر پہلو بدلا تھا "تم کہتے تھے مجھے حکم چلانا آتا ہے کیا اس کے لئے بھی کسی ٹریننگ کی ضرورت تھی؟ ہالے نے طنز کیا تھا عمر نے برا نہیں منایا

!! میں نے جو کہا اس پہ آج بھی قائم ہوں لیکن اگر کچھ عقل تم بھی استعمال کر لیتیں تو کار دنیا رک نہ جاتا وہ جل کر بولا تھا ہاں آپ ملکہ ہیں لیکن کبھی بھی آپ کو تخت نہیں ملا تھا اب جب ملا تھا تو آپ کو تربیت کی ضرورت تھی پہلے دن سے خود مینیجر بننا ایک انتہائی احمقانہ فیصلہ تھا

تم بھی تو کیشئر بن کر بیٹھے تھے ہارون کہاں خاموش رہتا عمر نے جتاتے نظروں سے لیپ ٹاپ کو دیکھا "میں اگر بیٹھا تھا تو مجھے میرا کام آتا تھا اٹھارہ سال کی عمر سے کیشئر ہوں حساب دیکھ کر بتا سکتا ہوں کون گھائے میں ہے کون نفع میں تم لوگوں کو کیا آتا ہے وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

آپ لوگوں کو کیا لگتا تھا آپ کے پاس پیسہ ہے تو سب سیٹ ہے؟ آپ کامیاب ہو؟ کیفے پہ بیٹھ کر راج کرو گے؟ یہ ڈبل منزل لا کیفے.....

ہالے اسکی بات پہ جیسے کسی خواب سے جاگی تھی عمر بہت کچھ کہہ رہا تھا لیکن اسکی ہر آواز بند ہو گئی تھی  
ڈبل... ڈبل... ڈبل.. ڈبل بس یہی بس یہی الفاظ اسکے ذہن میں گونجنے لگے تھے اسکی آنکھیں چمک اٹھیں  
تھیں

تم اپنا بھاشن بند کرو اور یہ بتاؤ اب نقصان پورا کیسے کریں گے ہارون اکتا کر عمر کو ٹوک رہا تھا  
ڈبل انکم سے جواب ہالے کی جانب سے آیا تھا ہارون اور عمر نے ٹھہر کر اسے دیکھا تھا وہ آنکھوں میں چمک لئے  
آگے کو ہو بیٹھی اسکے گال دھک رہے تھے خوشی ہی ایسی تھی  
سنگل انکم پہ بس گزارے ہوتے ہیں وہ کہنے لگی تھی ہو ٹلنگ۔ ٹریول لنگ اور تعاشی کے لئے ڈبل انکم چاہیے ہوتی  
ہے اسی طرح نقصانات کی بھرپائی کے لئے بھی ڈبل انکم چاہیے ہوتی ہے بات اب بھی ان دونوں کو سمجھ نہیں  
آئی تھی  
www.kitabnagri.com

یہ کیفے اور اسکی سنگل انکم ہارون اور میرے لئے کبھی بھی کافی نہیں ہوگی کجا کہ یہ ہمارے نقصان بھر سکے وہ  
ایک شان ایک ادا سے کہہ رہی تھی عمر نے ڈھیر سارا "جلنا" اندر دبا یا تھا  
ہم نقصان اٹھا رہے ہیں کیونکہ ہم نے پیسے کو ہی سب سمجھا لیکن اب ہم سارا اسٹاف نیا رکھیں گے میں منیجر ہیڈ  
شیف اور باقی سب بھی کیونکہ اب ہم اوپر والے پورشن کو بھی استعمال کریں گے ڈبل انکم

## Posted On Kitab Nagri

ہارون اور عمر نے اسکو یوں دیکھا تھا جیسے اسکا دماغ چل گیا ہو

کیا پاگل ہو گئی ہو؟ جانتی ہو کتنا خرچہ آئے گا اوپر کتنا گند ہے اور کتنے سارے سامان کی ضرورت ہوگی؟ یہ بالکل

ایسا ہو گا جیسے ایک نیا کیفے بنانا کہاں سے آئیں گے پیسے؟ عمر کو تو واقعتاً اسکی دماغی حالت پہ شک ہونے لگا تھا جبکہ

ہارون خاموش تھا وہ جانتا تھا ہالے نے کچھ نہ کچھ تو سوچ ہی رکھا ہو گا

پیسے ہیں میرے پاس کافی ساری سیونگنز ہیں میری مجھے بس ٹائم مینج کرنا پڑے گا اور نیا اسٹاف ہائر کرنا پڑے گا

تاکہ میں ان سے سیکھ سکوں یہ بالکل ایسا ہو گا جیسے ہم اپنے ہی کیفے میں ملازمت کر رہے ہوں وہ آخر میں ہلکے

سے شانے اچکا کر بولی تھی پھر ایک نظر بچھے ہوئے ہارون اور عمر کو دیکھا

اور آج کے بعد تم دونوں بھی کافی اور باقی چیزوں کے لئے پے کرو گے بہت ہو گئی مفت خوری غضب خدا کا چھ

لاکھ گھر سے بھرنا پڑیں گے وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اٹھی تھی

میں اپنے ہی کیفے میں بل دوں گا؟ ہارون صدمے سے بولا تھا

اور میں اپنی ہی بیوی کے کیفے میں بل دوں گا؟ لے کر دکھانا ذرا عمر کی تو جیسے انا پہ بات آگئی تھی ہالے ہاتھ جھلاتی

آگے بڑھ گئی تھی وہ چلی گئی تو عمر نے ہارون کو دیکھا وہ بھی اسے دیکھ رہا تھا

تم بہت اچھے ہو ہارون یکدم وہ نرمی سے بولا تھا ہارون نے بے اختیار آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چھوا تھا پھر پیچھے ہو

بیٹھا

بخار تو نہیں ہے پھر کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر ہنس دیا تھا ساتھ جیب سے ایک چیک نکال کر اس کے آگے رکھا تھا!! یہ تمہارے پیسے ہیں جو میری اماں کے علاج پہ خرچ ہوئے میں تمہارا شکر گزار ہوں اگر تم نہ ہوتے تو میری حالت کی وجہ سے مجھے ہسپتال سے نکال باہر کرتے وہ آہستگی سے کہہ رہا تھا ہارون نے چیک کو چھوا تک نہیں تھا

کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟ عمر اسکو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا ہارون نے کچھ لمحات تک اسکی آنکھوں میں دیکھا پھر نفی میں سر ہلا دیا عمر اب تھکے تھکے سے انداز میں مسکرایا تھا

عمر حیات کو آج تک کسی نے ناں نہیں کہا سر مئی بلے وہ جیسے کچھ جتا رہا تھا ہارون اب بھی سادگی سے اسے دیکھے گیا

میں اگر تم سے دوستی کر لوں گا تو مجھے تم سے مخلص ہونا پڑے گا تمہارے لئے دل سے حسد ختم کرنا پڑے گا اور۔۔۔۔ وہ رکا ایک پل کو حلق میں ڈھیر سارا پانی جمع ہوا اور جو تمہارے پاس ہے اسے صرف تمہارا سمجھنا پڑے گا

تمہیں اسکے ساتھ خوش دیکھ کر خوش ہونا پڑے گا اور میں یہ نہیں کر سکتا اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا تھا

آنکھیں نم ہونے لگی تھی دل کے زخم ادھر رہے تھے عمر چپ چاپ اسے دیکھے گیا

تم نہیں جانتے عمر میں اتنا اچھا نہیں ہوں جتنا نظر آتا ہوں جب میں تمہارے پاس وہ دیکھتا ہوں جو میرا نہیں ہوا

تو میرا دل کرتا ہے تم کسی ٹرک کے نیچے آکر مرو وہ بے بسی سے بولا تھا اسکے لہجے میں نفرت نہیں تھی غصہ بھی نہیں تھا بس رقابت تھی

## Posted On Kitab Nagri

میرے لئے تم کل کے مرتے آج مرو بلکہ اگر ہالے کی خوشی کا خیال نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلہ گھونٹتا اب بتاؤ کیا میں ایسا حاسد دل لے کر تمہارا دوست بن سکتا ہوں؟..... ہم دوست نہیں بن سکتے عمر کبھی نہیں وہ کہتے ہوئے اٹھا تھا سانس بند ہونے لگا تھا اب مزید وہ اس شخص کو برداشت نہیں کر سکتا تھا عمر کے چہرے پہ کوئی بھی تاثر نہیں آیا

تم چاہے مجھے دوست مانو یا نہ مانو میں تمہارا یکطرفہ دوست ہوں آج سے عمر نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی کئی لوگوں نے مڑ مڑ کر اسکو دیکھا تھا ہارون سنی ان سنی کرتا باہر نکل گیا تھا ہنہ میری موت چاہتا ہے غضب خدا کا ایسے حاسدوں کی وجہ سے تو اپنا صدقہ اتار تارہتا ہوں وہ ہولے سے بڑبڑایا تھا اور اگر ہالے یہاں ہوتی تو کیا کہتی؟

Kitab Nagri

فہیم مرزا کا آفس اے سی کی ٹھنڈک کی وجہ سے بچ تھا کھڑکی کے بلاسٹڈز سے آتی روشنی پاؤر سیٹ پہ بیٹھے فہیم کے چہرے پہ پڑ رہی تھی اسکے آگے لکڑی کی میز تھی میز کے اس پار شمس سلطان بیٹھا تھا ان دونوں کے چہرے بزنس ملاقات جیسے تھے بس اپنا اپنا فائدہ سوچتے چہرے بس کسی نہ کسی طرح اپنا ہوتا نقصان کسی اور کے سر ڈالتے چہرے وہ دونوں ایک دوسرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے بلاخر فہیم نے کہنے کا ارادہ کر ہی لیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آخر تمہیں کیا ضرورت تھی شمس یہ نیلامی والا شو شا چھوڑنے کی جب ہم دونوں کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا تھا سب طے تھا تو پھر آخر کیوں؟ فہیم نہ خوش لگتا تھا شمس نے گہری سانس بھری فہیم تحمل سے کام لو اس جگہ پہ میر کی نظر تھی اگر میں تمہیں بیچ دیتا تو کیا جانتے نہیں ہو وہ ہم دونوں کے ساتھ کیا کرتا؟ نہ ہم رہتے نہ ہی وہ جگہ

پھر اب تم آخر کیا کرو گے شمس میر کے ہوتے ہوئے میری تو اتنی اوقات نہیں ہے کہ اس زمین کو خرید سکوں فہیم جھنجھلایا تھا

شمس نے اسے دھیرج رکھنے کو کہا تھا "تم اکیلے کبھی بھی اس زمین کو خرید نہیں سکتے تھے سواب تم یہ کرو کہ چار اور لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لو اور ایک ٹیم بن کر نیلامی میں آؤ تم ریٹ بڑھاتے جانا اور میر واعظ کبھی بھی گھائے کا سودا نہیں کرتا جب وہ دیکھ لے گا کہ یہ زمین اسکے لئے موزوں نہیں ہے تو وہ خود ہی ہٹ جائے گا

فہیم اب بھی تذبذب کا شکار لگ رہا تھا کچھ تھا جواب بھی برا لگ رہا تھا لیکن وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا میر واعظ فرید کے آگے اسکی اتنی اوقات نہیں تھی وہ دونوں اب کسی دوسرے معاملے کو ڈسکس کرنے لگے تھے دیوار پہ لگا اے سی اپنی ٹھنڈک میں اضافہ کرتا چلا گیا



## Posted On Kitab Nagri

شام کو کوئی چھ بجے کا وقت تھا جب ہالے سلطان کی گاڑی اسکے گھر کے باہر آکر رکی چونکدار نے دروازہ کھولا تھا لیکن وہ گاڑی اندر نہیں لے کر جاسکی وجہ اسکے ساتھ آکر رکنے والی عمر کی گاڑی تھی

وہ اچھنبے سے گاڑی سے اتر آئی وہ بھی سامنے سے چلا آیا تھا اسکے ہاتھ میں ہالے کا پرس تھا وہ اسکے قریب آکر رکا اپنا پرس بھول گئی تھیں آپ ویٹرنے مجھے دیا چیک کر لیں رقم پوری ہے وہ پرس اسکے آگے کرتا ہوا بولا تھا ہالے نے پرس نہیں کھولا وہ جو اب کچھ کہہ رہی تھی لیکن عمر نے نہیں سنا وہ چونکدار کو دیکھتا ہوا آگے آیا تھا اسکی نظریں مشکوک تھیں اور زبان جیسے مچل کر کہنا چاہتی تھی

مجھے سب پتہ ہوتا ہے

وہ عین اسکے آگے آکر رکا تھا کرخت چہرے اور بڑی بڑی مونچھوں والا کوئی چالیس بیسنتالیس برس کا شبیر احمد نام کیا ہے تمہارا؟ عمر اس وقت ایک تفشیشی افسر کی مانند لگ رہا تھا اسکی آنکھیں ایکسرے کر رہی تھی اور ایک مرد کی آنکھیں دوسرے مرد کی آنکھوں کا ایکسرے بخوبی کر لیتی ہیں

www.kitabnagri.com

سر شبیر احمد وہ بولا تو اسکی آواز ہلکی تھی اور عمر دعوے کے ساتھ کہہ سکتا تھا وہ اداکاری کر رہا تھا اسکی آواز اسکا لہجہ اسکے چہرے کے ساتھ میل نہیں کھاتا تھا

شناختی کارڈ دو اپنا اور گھر کہاں ہے تمہارا پہلے کیا کرتے تھے؟ عمر تو مانو اسکے حلق میں ہاتھ ڈال کر سب اگلو لینا چاہتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

شبیر نے اپنا کارڈ نکال کر عمر کے آگے کیا سر پہلے خیر پور میں رہتا تھا اب میرے بیوی بچوں کے ساتھ یہیں کراچی میں رہتا ہوں وہ اب بھی ہلکی بادیاب آواز میں بول رہا تھا ہالے بس چپ چاپ کھڑی رہی عمر نے اسکے کارڈ کو دونوں جانب سے دیکھا اور پھر کارڈ اسکے حوالے کیا

"تم خیر پور سے ہو پھر یہاں مستقل پتے کی جگہ پہ نواب شاہ کیوں لکھا ہے؟ کراچی میں رہتے ہو تو عارضی پتے کی جگہ پہ حیدر آباد کیوں لکھا ہے پاگل بنا رہے ہو مجھے ہاں؟ وہ سختی سے استفسار کر رہا تھا شبیر احمد کا حلق تک سوکھ گیا تھا اب ہالے کی برداشت ختم ہو چکی تھی اس نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور اندر کی طرف جانے لگی وہ اسکے ساتھ کھینچتا چلا گیا تھا

ہالے نے پورچ میں آکر اسکا ہاتھ چوڑا اسکے چہرے پہ برہمی تھی؛ ابھی وہ خود کچھ کہتی کہ عمر بول پڑا یہ آدمی جھوٹا ہے ہالے فراڈ ہے میں لکھ کر دے سکتا ہوں اسکو نکالو بلکہ تم رکو میں اسے خود نکال کر آتا ہوں کس حق سے؟ عمر کے بڑھتے قدم تھم گئے تھے وہ بے یقینی سے مڑا تھا ہالے عجیب سے لہجے میں کہتی آگے آئی تھی کیا اس حق سے کہ میں تمہارے نج صاحب کی بیٹی ہوں یا پھر اس حق سے کہ میرا چہرہ تمہارے کسی عزیز سے ملتا ہے

اس حق سے کہ مجھے تم سے عقیدت ہے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا ہالے نے گیلی ہوتی آنکھوں کے ساتھ نفی میں گردن ہلائی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں مجھ سے عقیدت کیوں ہے؟ اب کے عمر کچھ نہیں بولا تھا تم کہتے ہو میں اعتبار کروں لیکن تم سچ نہیں بولتے تم مجھے میری شادی کے دن کہتے ہو کہ یہ شادی ٹوٹ جائے اور پھر کہتے ہو تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے تم کون ہو عمر تم کیا چاہتے ہو وہ اسکے قریب کھڑی گیلی گلابی آنکھوں سے کہہ رہی تھی عمر لب بھینچے اسے دیکھے گیا اسے یہ آنسو برے لگتے تھے وہ انکا کیا کرے؟۔

تم ہمیشہ کہتے ہو تمہیں سب پتہ ہے کبھی یہ کیوں نہیں کہتے کہ کچھ ہے جو تمہیں پتہ نہیں ہو سکتا تم ہمیشہ خود کو اعلیٰ اور مجھے کم سمجھتے ہو تم جھوٹے ہو عمر تم انسان ہو دھوکے باز انسان وہ آدمی یہاں رہے گا اس نے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا

کیونکہ اب یہ میری ضد ہے تمہارے علم سے ضد ہے یہ اور تم... یہاں سے جاؤ عمر عمر کی آنکھوں میں اب کے واضح کرب تھا

تم ہمیشہ ہم دونوں میں مقابلہ کرتی ہو ہالے وہ دکھ سے بولا تھا حالانکہ میں تو ہمیشہ تمہیں اپنے برابر سمجھتا ہوں بلکہ میں تو تمہیں ملکہ کہتا ہوں تم مجھے ذیرک وزیر سمجھ لو تم میری حیثیت تسلیم کیوں نہیں کرتیں؟ کبھی تو مقابلے چھوڑ کر میرے برابر آ جاؤ پھر میں بتاؤں گا عمر نے کیوں کہا تھا کہ وہ جینا چاہتا ہے وہ کہہ کر رکا نہیں مڑ گیا تھا ہالے نے روکا بھی نہیں البتہ پیچھے سے آواز ضرور لگائی تھی

جاؤ عمر ہمیشہ کے لئے چلے جاؤ اب واپس مت آنا میں پکاروں تب بھی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

عمر کے قدم ایک لمحے کو تھمے تھے لیکن پھر وہ آگے بڑھ گیا تھا پیچھے ہالے نے بے بسی سے اپنے آنسو رگڑ کر صاف کئے تھے

وہ چلا جاتا تھا تو ساری دنیا اندھری کر دیتا تھا لیکن وہ اسے ساتھ رکھ کر بھی اندھیرا نہیں چاہتی تھی

اگلی صبح وہ جلدی کیفے آگئی تھی ابھی اتنا رش نہیں تھا صبح تازہ اور خوبصورت تھی وہ خود ہی کچن میں چلی آئی دو کپ کافی بنائی پھر باہر لے آئی آج کام کافی زیادہ تھا نئے اسٹاف کا انٹرویو کرنا تھا اوپری منزل کی صفائی کرنی تھی لیکن وہ دو مگ صرف اسکے لئے نہیں تھے ان میں سے ایک مگ کسی خاص مہمان کا تھا وہ جس کے بیٹے سے نہیں بنتی تھی لیکن ماں سے خوب گاڑھی چھنتی تھی وہ مگ لئے دیوار کے ساتھ لگی میز کی طرف چلی آئی تھی سادہ سے سیاہ جوڑے میں بالوں کو کھولے وہ خوبصورت لگ رہی تھی

اس نے دونوں مگ میز پر رکھے نفیسہ نے مسکرا کر اسے شکریہ کہا تھا انکے چہرے پہ اب بھی زخم کے ہلکے ہلکے نشان تھا ہاتھوں اور بازوؤں پہ کہیں کہیں بینڈج لگی تھی وہ اپنے موبائل میں قرآن ایپ کھولے بیٹھی تھیں ہالے کے آنے کے بعد چند آخری آیات پڑھیں اور پھر ایپ بند کر دیا ہالے پیر اوپر کئے بیٹھی تھی آزاد سی بے فکر سی لیکن اب کے اسکے چہرے پہ ہلکی سی فکر مندی آگئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو پتہ ہے آئی میں اب نمازیں پوری پڑھنے لگی ہوں لیکن قرآن.... مجھ سے قرآن نہیں پڑھا جاتا جب  
جب پڑھنے بیٹھتی ہوں نیند آنے لگتی ہے یا پھر بور ہو جاتی ہوں وہ آرام سے اپنا مسئلہ بتا رہی تھی کوئی جھجھک  
کوئی عار نہیں

میں نے کئی بار کئی قرآن کو سز جوائن کئے ہیں کئی بار تفسیر کلاسزلی ہیں لیکن میرے دل پہ قرآن اترتا ہی نہیں  
نفیسہ یک ٹک غور سے اسے دیکھ رہی تھیں "تمہارے اور قرآن کے بیچ کیا آتا ہے؟ انہوں نے ڈائریکٹ سوال  
کیا تھا ہالے ایک پل کو گڑبڑائی تھی اسکے اور قرآن کے بیچ؟

ہر انسان کو قرآن تک آنے کے لئے اپنے کسی نہ کسی بت کو توڑنا ہوتا ہے ہالے قرآن کیا ہے کلام اللہ مطلب  
اللہ سے کلام اللہ سے بات چیت ہے نا؟

ہالے نے میکا کی انداز میں سر ہلایا تھا نفیسہ اپنے ازلی نرم لہجے میں کہہ رہی تھیں "جب ہم کسی بڑے آدمی سے  
ملنے جاتے ہیں یا بات کرنے جاتے ہیں تو کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں جو ہمیں قربان کرنی پڑتی ہیں؟ نیند... کبھی کبھی  
کمفرٹ کبھی ادھورا کھانا کبھی کچھ کچھ اللہ سے بات اللہ سے میننگ کرنے کے لئے کیا قربان کیا ہالے سلطان  
؟ اور یہاں ہالے گنگ رہ گئی تھی کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں

شیطان نمازوں کو روکنے پہ اتنا زور نہیں لگاتا جتنا قرآن نہ پڑھنے پہ لگاتا ہے وہ کیوں چاہے گا کہ تم اپنے اللہ سے  
بات کرو وہ کوئی نہ کوئی موٹا لذت والا گناہ یا پھر تمہارے ساتھ ایسے بت کو جوڑ دے گا جسے تم توڑ نہ پاؤ  
خواہشوں اور گناہوں کا اللہ اور تمہارے بیچ آنا بھی تاکہ تم جب جب قرآن پڑھو شیطان تمہارے اس بت کو

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے لئے نہ قابل شکن بنادے گا تاکہ تم اسے توڑ نہ سکو وہ تمہارے گناہ میں ایسی لذت دے گا کہ جب بھی قرآن پڑھو گے وہی چیز تمہارے ذہن میں آئے تمہارے لئے تمہارا بت کیا ہے ہالے؟ آخر میں انہوں نے ہالے سے پوچھا تھا

اور ایک سیکنڈ کے اندر ہی ہالے کے حلق سے پھنسی پھنسی سی آواز نکلی تھی  
"میوزک"

اور پھر وہ خاموش ہو گئی نفیسہ بھی کچھ نہیں بولیں

جواب تو تمہارے پاس ہے ہالے سلطان لیکن کیا تم اسے رکاوٹ سمجھتی بھی ہو؟۔

ہالے متذبذب تھی "آئی میوزک بزات خود ایک برائی کیسے ہے اس طرح میرے کئی دوست ہیں جو میوزک سنتے ہیں بلکہ مراد ایک دوست ہے وہ سنگر ہے لیکن وہ بہت اچھا قرآن بھی پڑھتا ہے پھر آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ میرے اور قرآن کے درمیان میوزک ہے

نفیسہ نے نرم نظروں سے اسے دیکھا تھا "تمہارے اس دوست نے قرآن کے لئے کچھ اور چھوڑا ہو گا اس کا بت کوئی اور چیز ہو گی میوزک سے بڑا اور زیادہ پرستش مانگنے والا بت یاد کرو تمہارے دوست نے کیا چھوڑا تھا

ہالے کے ذہن میں یکدم ایک جھماکا سا ہوا تھا ایک بجلی کا کوند اساتھا جو لپکا تھا "وہ.... پورنو گرافی... کا ایڈکٹ تھا.. اس کے لبوں سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی پھر ایک دن اس نے توبہ کی تھی اور اگلے دن سے وہ قرآن



## Posted On Kitab Nagri

پڑھنے لگا تھا ہالے کسی خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی مطلب اسے واقعی اب اپنا بت توڑنا پڑے گا مطلب واقعی ہر انسان کا خدا تک جانے کے راستے میں ایک بت ضرور ہوتا ہے

نفسیہ اب ہلکی آواز میں کہہ رہی تھیں "دیکھو ہالے ہر بات ہر جذبے ہر عادت کی ایک وائب ہوتی ہے میوزک کی وائب کیا ہے؟

جب ہم کوئی دکھی گانہ سن لیتے ہیں تو ہمیں لگتا ہے جیسے ساری دنیا کے دکھ ہمارے ہو گئے ہیں جیسے سارے ظلم ہر زیادتی ہمارے ساتھ ہوئی ہے اور یہ چیز ہمیں خود ترس اور مایوس بنا دیتی ہے تم خود سوچو کیا خود ترسی اور مایوسی اچھی چیز ہے؟۔

ہالے نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا

جب ہم کوئی پارٹی سانگ یا پھر محبت بھرا گانا سنتے ہیں تب ہمارا دل کیا چاہتا ہے؟ ہم چاہتے ہیں ہمارا بھی کوئی محبوب ہو ہمیں بھی نائٹ کلب اور پارٹی کی اجازت ہو ہمیں بھی شراب حلال ہو کر ملے تاکہ اسی طرح جھوم گا کر ساری دنیا کو بھول جائیں کوئی ہو جو ہماری تعریف اسی طرح کرے جیسے گانوں میں ہوتی ہے محرم غیر محرم کا فرق مٹ جائے اور ملے تو بس محبت کیا یہ کوئی اچھی وائب ہے؟

ہالے کا گلہ سوکھنے لگا تھا آس پاس لوگ آکر آرڈر نوٹ کروانے لگے تھے لیکن اسے جیسے نفسیہ کی آواز کے علاوہ کوئی آواز سنائی ہی نہیں دے رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

میوزک بذات خود ایک برائی ہے روح کی غذا نہیں ہے وہ روح کی بے چینی ہے قرآن اگر تھوڑا سا بھی سن لویا پڑھ لو تو ایسا لگتا ہے جیسے ڈھارس ملی ہو اور میوزک؟ اسکی پیاس تو ختم ہی نہیں ہوتی جتنا سنے جاؤ اتنا کم وہ لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں اپنے راستے کے بت نظر آجاتے ہیں تمہیں آگئے ہیں اب تم پہ ہے تم انہیں ہٹاتی ہو یا پھر آگے بھی پرستش کرتی رہتی ہو وہ نرمی سے بول کر خاموش ہو گئی تھیں

ہالے اب تک انکے الفاظ ذہن میں پر اسیس کر رہی تھی آس پاس کافی بینز کی خوشبو پھیلتی جا رہی تھی

شیشے کا بنا اسٹوڈیو آج اداس سا تھا کیونکہ آج وہاں موجود تمام لوگوں کی ٹریننگ کا آخری دن تھا ہارون شاہد کھڑکی کے آگے اپنے مخصوص اسٹول کے آگے بیٹھا تھا اسکے بال آج ماتھے پہ گر رہے تھے سانولی رنگت دھوپ کی تمازت سے دمک رہی تھی اور ہاتھوں پہ سرخ پینٹ لگا تھا اور اگر تم نظر اٹھا کر اسکی پینٹنگ دیکھو تو وہ بھی سرخ تھی نرمی سرخ کوئی ایک دھبہ بھی کسی اور رنگ کا نہیں تھا

دفتعا ہارون کو کوئی اپنے ساتھ اسٹول کھینچ کر بیٹھتا محسوس ہوا اس نے مسکراتے ہوئے چہرہ موڑا تھا اسکے سامنے داس بیٹھا تھا وہ اداس سا تھا لیکن مسکرا رہا تھا دھوپ اب تر چھی ہو کر ان دونوں کے نیم رخ پہ پڑ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

کچھ کہنا چاہتے ہو آرٹسٹ؟ داس نے اسے متذبذب دیکھ کر پوچھا تھا ہارون نے گردن جھکا دی تھی اور خاموش ہو گیا کافی دیر بعد وہ بولا تو اسکی آواز بے حد ہلکی تھی

میرے پیچا چاہتے ہیں میں شادی کر لوں کیونکہ مجھے ہیل ہونے کے لئے ایک لڑکی کی ضرورت ہے بلکہ ہر انسان کو ہیل ہونے کے لئے کسی نہ کسی کی دوسرے انسان کی ضرورت ہوتی ہے

تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے نرمی سے پوچھا تھا ہارون کے دل کو جیسے کسی نے پکڑ کر دبایا ہو

جو میں چاہتا ہوں وہ اب کبھی ہو نہیں سکتا وہ آزدگی سے بولا تھا

کیا کسی کو چاہتے تھے؟ سوال ہوا تھا

یہی تو بات ہے اسے اتنا چاہتا ہوں کہ کبھی اس چاہت میں "تھا" یا "پھر" تھی "نہیں لگا سکتا وہ میرے لئے آج بھی

میری خواہش ہے آج بھی آتی جاتی سانس ہے اسے لگ رہا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا اس نے دانتوں پہ دانت جما لئے تھے کرب سا کرب تھا جو ہر جگہ پھیلتا گیا تھا

داس نے گہری سانس لی تھی پھر ہارون کا چہرہ اوپر کیا تھا "محبت کا اعتراف کرتے وقت گردن سیدھی رکھا کرو یہ

بتائے گی کہ تم مخلص ہو اور باوقار بھی وہ کچھ جتا رہے تھے ہارون نے گردن سیدھی کر لی تھی لیکن آنکھیں نہیں

اٹھاسکا

وہ شادی شدہ ہے آرٹسٹ وہ مجھ سے بہت دور آپچی ہے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ میں اسکی خوشی چاہتا ہوں لیکن سچ

یہ ہے کہ میں جب بھی اسے اسکے شوہر کے ساتھ خوش دیکھتا ہوں تو مجھے دکھ ہوتا ہے میں حسد کرنے لگا ہوں

## Posted On Kitab Nagri

اور میں ایسا نہیں کرنا چاہتا وہ رنجیدگی سے کہہ رہا تھا ابھی داس کچھ کہتا کہ ذرا فاصلے پہ اسٹول پہ بیٹھی لڑکی بول اٹھی تھی

حسد محسوس کرنا اتنا برا نہیں ہوتا ہارون جتنا حسد کے زیر اثر آ کر کچھ غلط کر دینا برا ہوتا ہے تمہیں لگتا ہے اس دنیا میں کوئی حسد سے پاک دل لے کر آیا ہوا ہے؟ کوئی ہے جس کے اندر ذرا سا بھی شر نہیں ہے؟ وہ کہہ رہی تھی اور ہارون یک ٹک اسکو دیکھے گیا

نہیں ہارون کوئی ایسا نہیں ہے حسد اور شر ہر انسان کے اندر ہے کوئی انسان پرفیکٹ نہیں ہے حسد تو مومن کے دل میں بھی ہے لیکن جس کام کے لئے ہمیں بھیجا گیا ہے وہ ہے امتحان ہم سب یہاں سٹوڈنٹس ہیں ہم سب کو یہاں امتحان دینا ہے کہ ہم نے اپنے حسد پہ کنٹرول کیا یا پھر اسکے آگے جھک کر گھر تباہ کئے برے کام کئے لوگوں کو ذلیل و خوار کیا تم حسد سے مت ڈرو اس کے حاوی ہونے سے ڈرو وہ بول کر ایک مرتبہ پھر اپنی پینٹنگ کی جانب مڑ گئی تھی داس نے اسے فخریہ نظروں سے دیکھا تھا پھر وہ ہارون کی جانب مڑا تھا

اب آتے ہیں تمہارے دوسرے مسئلے کی طرف تو تمہیں لگتا ہے کوئی لڑکی ایک لڑکے کو ہیل کر سکتی ہے؟ ہارون کچھ نہیں بولا وہ واقعی نہیں جانتا تھا داس نے اضافہ کیا "تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہاری بچپن کی دوست تمہیں ہمیشہ گفٹ میں پینٹنگ کا سامان دیتی تھی وہ تمہارے سب سے قریب تھی تمہاری گارجین تھی لیکن کیا اسکے سامان اسکی تسلیاں تم سے پیٹ کر واسکیں؟

ہارون شل رہ گیا اسکی آنکھیں تیر سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

## Posted On Kitab Nagri

داس اب بھی کہہ رہا تھا

تم نے سردیوں میں اپنے ہاتھ دیکھے ہوں گے ناں آرٹسٹ وہ کس طرح روکھے بے جان ہو جاتے ہیں جگہ جگہ سے پھٹ رہے ہوتے ہیں ایسے میں کیا کرنا ہوتا ہے؟ ہم سب کے گھروں میں لوشن ہوتا ہے لیکن جب تک ہم اٹھ کر ڈریسنگ تک جا کر لوشن اٹھا کر اپنے ہاتھوں اور چہرے پہ نہیں ملیں گے تو کیا ہم ٹھیک ہوں گے؟ اب ہیلر کون ہو اوہ پڑا ہوا لوشن یا پھر اٹھ کر محنت کر کے اسے لگانے والے تم خود؟

انسان لوشن کی طرح ہے ہارون اسکی باتیں اگر تم صرف سنو گے تو کچھ نہیں ہو گا لیکن اگر سمجھ کر اپلائی کرو گے تو ہیل ہو سکتے ہو

آس پاس کی ساری آوازیں بے معنی تھیں ہارون کو یہ الفاظ امرت لگے تھے

دوسرا انسان ہیلر نہیں ہے اپنے سب سے بڑے ہیلر آپ خود ہوتے ہیں آج ایک انسان تمہیں ہیل کرے گا لیکن وہ نہیں جانتا لوشن کہاں کہاں لگانا ہے کیا ہاتھ کے ساتھ ساتھ گال بھی خشک اور پھٹے ہوئے ہیں؟ کیا بازو اور پیروں کو بھی ضرورت ہے؟ ہر دوسرا انسان آپ کے لئے آؤٹ سائیڈر ہے اپ جانتے ہیں آپ کو کہاں تکلیف ہے آپ جانتے ہیں جسم کہاں سے پھٹ رہا ہے لوشن کی زیادہ ضرورت کہاں ہے کسی دوسرے انسان کا لگایا ہوا مرہم ہمیشہ کہیں نہ کہیں سے ادھورا رہ ہی جاتا ہے ہارون

مطلب کوئی عورت کسی مرد کو ہیل نہیں کر سکتی ہے ناں؟ ہارون نے تائید چاہی تھی داس نے سر ہلایا تھا بے شک کوئی عورت کسی مرد کو اور کوئی مرد کسی عورت کو ہیل نہیں کر سکتا ہے ہر انسان اپنے دم پہ ہیل ہو سکتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

ہاں ہمارے پاس کچھ لوگ ہوتے ہیں جنگی باتیں ہمیں تسلی دیتی ہیں جنکا ہونا ہمارے لئے نعمت ہوتا ہے لیکن آپ جب تک اسکی باتیں دل پہ لوگے ہی نہیں تب آپ کیسے ہیل ہوں گے؟ تمہاری دوست کی کئی سالوں کی باتیں اسکے گفٹس تم سے پیٹ نہیں کروا سکے کیونکہ تمہارے دل نے ان باتوں کو لیا ہی نہیں تم نے پیٹ کیا کیونکہ تم چاہتے تھے اگر تمہیں ہیل ہونا ہے تو سب سے پہلے تمہیں یہ "چاہنا" ہوگا

وہ اسکا کندھا تھپک کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے

ہارون کے کندھوں سے بوجھ سرک گیا تھا وہ ہلکے دل کے ساتھ مسکرایا تھا  
بلاخر کلفت زائل ہونے لگی تھی



ایک ہفتہ بعد

ہالے سلطان کے بنگلے پہ رات اتر آئی تھی آج حسن سلطان منزل میں تھا اماں کی طبیعت خراب تھی اور ہارون کو ہالے نے خود ہی کچھ دن پہلے منع کر دیا تھا کہ مناسب نہیں لگتا تھا اسکا یہاں رہنا اس وقت وہ گلابی رنگ کے نائٹ سوٹ میں ملبوس بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب اسکے فون پہ کوئی کال آنے لگی ہالے نے ذرا حیرت سے موبائل کو دیکھا تھا کسی غیر شناسا نمبر سے کال آرہی تھی اس نے پک کر لی تھی



## Posted On Kitab Nagri

ہیلو.... وہ محتاط سی بولی تھی یہاں سے چند میل دور اپنے کمرے میں فرش پہ بیٹھے یا قوت مرزا کی حالت ابتر تھی اسکی آنکھیں سرخ تھیں اس نے موبائل کان سے لگا رکھا تھا اور آنسو ٹوٹ کر فرش پہ گر رہے تھے میں... میں واپسی چاہتا ہوں اسکی آواز زکام زدہ تھی ہالے کال کاٹ دینا چاہتی تھی لیکن نہ جانے کیوں وہ ایسا نہیں کر سکی اسکے ذہن میں کچھ اور چل رہا تھا

میں واپس آنا چاہتی ہوں آنٹی میں تھک گئی ہوں بہت تھک گئی ہوں مجھے اللہ چاہیے مجھے واپس چاہیے توبہ چاہیے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا ہالے نے ہتھیار ڈال دیے تھے یا قوت نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا وہ اپنی کہے گیا

میں.. بہت ٹوٹ گیا ہوں ہالے میرے آس پاس بدبو ہے تعفن ہے گھٹن ہے میرا دل چیچک زدہ ہے میں روز مر رہا ہوں میری چھ سورتیں مجھے میری چھ سورتیں واپس چاہیے میرا قرآن واپس چاہیے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا سارے کمرے میں اسکی سسکیاں گونج رہی تھیں بیڈ پہ لیٹی اسکی بیوی کی آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر کنپٹی میں جذب ہوئے تھے بچپن سے جسکی ایک مسکراہٹ کے لئے کئی جتن کئے ہوں اسکی اداسی دل چیر رہی تھی

کیا میرے لئے کوئی واپسی کی راہ ہے؟ کیا میرا سوری قبول ہو جائے گا؟ کچھ کہو اللہ کا واسطہ ہے کچھ کہو (کیا میرے لئے کوئی واپسی کی راہ ہے آنٹی کیا مجھے اللہ معاف کرے گا میں کہاں جاؤں اس گھٹن اور اس گلٹ کو لے کر کہاں جاؤں انٹی وہ روتے ہوئے بول رہی تھی مجھے میری روح سے گھن آرہی ہے بدبو آرہی ہے مجھے وہ



## Posted On Kitab Nagri

راستہ بتائیں جو میری واپس کا ہونفیسہ اب ٹھہر ٹھہر کر کچھ کہہ رہی تھیں اپنے بیڈ پہ بیٹھی ہالے میکانیکی انداز میں نفیسہ کے الفاظ دہرائے گئی)

جب تک تمہارے جسم میں سانس ہے ہر طرح کی واپس ممکن ہے تم واپس آسکتے ہو یا قوت تمہارا سوری قبول ہو جائے گا جیسے... اسکے حلق میں بہت ساری گرہیں لگی تھیں جیسے سب کا سوری قبول ہو جاتا ہے یا قوت نے آنکھیں بند کر لی تھیں سکون تھا جو سارے دل میں اتر گیا تھا

ہالے نفیسہ حیات کے الفاظ دہراتی گئی "ہر بدبو ہر تعفن سب ختم ہو جائے گا روح کا غسل توبہ ہے تم ایک بار توبہ کر لو سب ٹھیک ہو جائے گا وہ روبرو ٹک مشینی انداز میں کہہ رہی تھی دل کا رواں رواں کانپ رہا تھا

دوسری جانب یا قوت نے ایک زکام زدہ سانس اندر کھینچی تھی اسکے چہرے پہ ڈھیروں ملال اتر آیا تھا "میں بہت برا ہوں.... ہالے میں بہت برا ہوں اللہ کے سامنے کیسے جاؤں گا میں؟ وہ مجھ سے ناراض ہے میں ایک ریپسٹ

ہوں میں نے زنا کیا شراب پی ہے ساری زندگی اللہ کی نہ فرمانی کی ہے میں اللہ کے پاس کیا لے کر جاؤں؟ وہ بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا

(میں نے اللہ کو اللہ نہیں مانا آئی میں نے نمازیں چھوڑیں میں نے قرآن چھوڑا ہے میں اللہ سے کیا کہوں گی؟ وہ موبائل کے چوکھٹے میں نفیسہ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی وہ کوئی مایوس سی لڑکی لگتی تھی گیلی گلابی آنکھوں اور متورم چہرے والی

## Posted On Kitab Nagri

میں بہت بری ہوں انٹی میں کہاں جاؤں اللہ کے پاس کیا کر جاؤں کوئی نیکی کوئی اچھی بات میرے پاس کچھ نہیں ہے وہ شکستہ تھی ہاری ہوئی)

نفسہ نے جواب میں کچھ کہا تھا ہالے اب وہی سب دہرا رہی تھی "تم اللہ کے پاس تین چیزیں لے جاؤ توبہ... معاف کئے جانے کی امید... اور وعدہ

یا قوت آنکھوں میں حیرت سموئے اسے سن رہا تھا اس نے اپنے آنسو رگڑ کر صاف کر لئے تھے ہالے کہے جا رہی تھی "توبہ تمہاری روح کو صاف کر دے گی امید تمہیں جینے اور مزید معافی مانگنے پہ موٹیویٹ کرے گی اور وعدہ..... وعدہ تمہیں اللہ سے معافی دلوائے گا تم معافی مانگو اور معاف کرنے کا وعدہ کر لو جس طرح میں نے کر لیا تھا تمہارے پاس پچھلی کوئی نیکی نہیں ہے بہت لوگوں کے پاس نہیں ہوتی لیکن تم آگے نیکی کرنے کا وعدہ کر لو جس طرح بہت سے لوگ کرتے ہیں ہالے کے آنسو بھی اب تو اتر سے بہنے لگے تھے وہ دونوں بے آواز رو رہے تھے ان دونوں کے پاس نیکیاں نہیں تھی لیکن وعدے تھے وہ اللہ کے پاس وعدے لے جائیں گے

ہم نئی نسل ہیں یا قوت ہمارے لئے کوئی نہیں آتا ہمارے بڑے ہمیں مار کر ڈرا دھمکا کر نماز پڑھوا سکتے ہیں یہ انکی غلط فہمی ہوتی ہے کبھی اگر وہ ہمارے پاس بیٹھ کر محبت اور پیار سے بات کریں گے تو ہمیں دین بوجھ نہیں محبت لگے گا لیکن ہم پہ کوئی اپنی efforts ضائع نہیں کرنا چاہتا وہ اب باقاعدہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو ہالے؟ یا قوت کی بات پہ وہ تھم گئی تھی

(کیا اللہ مجھے معاف کرے گا انٹی؟ وہ گیلی نم آنکھوں سے پوچھ رہی تھی اور اگر کرے گا تو مجھے کیسے پتہ چلے گا؟

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ مسکرا دی تھیں "جس دن اللہ تمہارے پاس کسی انسان کو سوالی بنا کر بھیجے گا اس دن سمجھ لینا تمہارا امتحان ہے اگر تم نے معاف کر دیا تو خدا بھی معاف کر دے گا نہیں وہ شرطیں نہیں رکھتا لیکن وہ تمہارا ظرف دیکھتا ہے اللہ معاف کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے تم معاف کرنا سیکھو ہالے سلطان)

بتاؤ ناں کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟ وہ رنجیدگی اور ایک آس کے تحت پوچھ رہا تھا بیڈ پہ لیٹی اسکی بیوی کی آنکھیں زخمی ہوئیں تھیں

ہالے نے ایک نظر چھت کو دیکھا پرانی ہالے نے ڈپٹا تھا معاف نہ کرنے کی سو وجوہات بتائی تھیں لیکن وہ ہر خیال ذہن سے جھٹک گئی تھی اور پھر دھیرے سے ہاں میں سر ہلا دیا "میں نے تمہیں معاف کیا یا قوت میں نے تمہیں اللہ کے لئے معاف کیا وہ اللہ تمہارے لئے بھلائیاں کرے میں نے معاف کیا اس نے بے بسی بھرے انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے

دوسری جانب یا قوت مرزا کے اندر بھی ایک گہری تقویت اتری تھی وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ اٹھا تھا اگلے کئی لمحوں میں اس نے خود کو باتھ روم میں واش بیسن پہ جھکا ہوا دیکھا تھا آنسوؤں کی وجہ سے منظر دھندلا تھا وہ وضو کرنا بھول چکا تھا اس نے بس منہ ہاتھ دھویا اور باہر آگیا

اب کے ایک نیا مرحلہ تھا اسے قبلہ رخ نہیں پتہ تھا مارے شرمندگی اور بے بسی کے آنکھیں ایک بار پھر بھر رہی تھیں اسکی بیوی اٹھی تھی اس نے سر پہ پہنا دوپٹہ اتار کر زمین پہ بچھا دیا اور پھر اپنے شوہر کو کہنی سے پکڑ کر قبلہ رخ کھڑا کر دیا

## Posted On Kitab Nagri

یا قوت کو چھ سورتیں ایک بار پھر یاد آگئی تھیں اسے نہ رکوع کا پتہ تھا نہ قیام کا وہ سیدھا سجدے میں گرا تھا اور پھر اسکی بلند آواز میں رونے کی آوازیں اگلے کئی منٹ تک گونجتی رہیں تھیں

یہاں سے چند میل دور ہالے سلطان کے کمرے میں ایک آہٹ ہوئی تھی کوئی تھا جو دبے پاؤں اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا

نہ وہ عمر تھا نہ حسن اور نہ ہارون.....



اسے کوئی آہٹ محسوس ہوئی تھی اور وہ اپنی جگہ سن ہو گئی تھی

Quick reactions

آہ وہ نہیں دیتی تھی کوئی کی ایکشنز وہ بس اپنی جگہ شل تھی یہ چاپ غیر مانوس تھی اور دل کو جکڑ دینے والی

بھی ہالے سلطان قدموں کی چاپ پہچان لیتی تھی

کوئی تھا جس نے اسکے کمرے کا دروازہ دھکیلا تھا ہالے کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا اور اب کے اسکے جسم میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی یہ صرف اور صرف ان سیشنز کی بدولت تھا کمرے کا دروازہ مکمل کھلا اور شبیر احمد اندر داخل ہوا اسکے چہرے پہ خباثت تھی وہ غیر انسانی اور ایک بلا کا شیطان چہرہ تھا ہالے بیڈ سے اتر آئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم یہاں کیا کر رہے ہو دفع ہو جاویہاں سے وہ کہنا یہی چاہتی تھی لیکن اسکے حلق سے کوئی آواز نہ نکلی  
تمہیں کیا لگا تھا اتنی کم تنخواہ تمہارے پاس کام اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے نوکری کی ضرورت ہے؟ وہ  
چہرے پہ شیطانیت طاری کئے آگے آیا تھا ہالے بے اختیار پیچھے ہوتی گئی اسکے دونوں بازو اپنے سینے پہ قینچی کی  
صورت جمتے تھے

پہلے دن سے مجھے تمہارا حسن چاہیے تھا تم چاہیے تھی تمہارے جیسی بد زبان اور اکھڑ لڑکیاں میرا پہلا وار ہوتی  
ہیں وہ اسکے بے حد قریب چلا آیا تھا ہالے سن سی دیوار سے لگی کھڑی تھی بیڈ کے ساتھ والی دیوار جیسے ہی شبیر  
نے اسکا بازو پکڑنے کی کوشش کی ہالے سلطان نے نہ جانے کیوں اور کیسا ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ دے  
مارا تھا شبیر ذرا سا پیچھے کو ہوا تھا ہالے نے اسے کسی بھی قسم کا موقع دیے بغیر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ پڑا گلداں اٹھایا  
اور آگے آتے شبیر کے سر پہ دے مارا وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا خون کی ایک پتلی لکیر اسکے ماتھے سے بہہ رہی تھی  
وہ فرش پہ گرا تھا کئی لمحے اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی رہیں جسم ہلکی سی جنبش کرتا رہا اور اگلے ہی لمحے اسکی  
آنکھیں چھت سے جا لگی تھیں اسکی کینٹی پہ لگنے والا زخم جان لیوا تھا ہالے سلطان سے قتل ہو گیا تھا اسکی زندگی کا  
پہلا اور شاید آخری قتل

وہ گلداں ہاتھوں میں لئے پھٹی پھٹی نظروں سے اس ساکت ہوئے وجود کو دیکھے گئی اسکا جسم کانپ رہا تھا آنکھیں  
سرخ ہو گئی تھیں وہ بس ساکن تھی شل تھی ہالے سلطان اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی اسکی  
آنکھوں میں خوف تھا وہ دھیرے دھیرے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی گھٹنے سینے سے لگائے بازو اپنے گریپڈے وہ خوف



## Posted On Kitab Nagri

زدہ لگتی تھی بے یقین اور شک ڈ بھی نہ اسکی آنکھ آنسو بہا رہی تھی نہ اسکے حلق سے آواز نکل رہی تھی وہ بس  
شاکڈ تھا

کتنی دیر بتی کتنے لمحے گزرے اسے کوئی حساب نہیں معلوم تھا کافی دیر بعد اس نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے  
دھرا اپنا موبائل اٹھایا تھا اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے چہرہ سفید تھا وہ مر رہی تھی یا پھر شاید مر چکی تھی قتل آپ  
کے اندر کچھ نہ کچھ ضرور مار دیتا ہے یا تو دل یا پھر ضمیر

اس نے کانپتی انگلیوں سے عمر حیات کا نمبر ڈائل کیا تھا یہ طے تھا کہ چاہے اسکے ساتھ کچھ بھی ہو جائے پہلی کال  
عمر حیات کو جائے گی گھنٹی جا جا کر پلٹ رہی تھیں وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا ہالے دھڑا دھڑا اسے کال ملاتی رہی وہ  
بلکل ایک روبوٹ جیسی لگ رہی تھی بے جان بے تاثر اس کا انداز مشینی تھا اب کی بار کال اٹھالی گئی تھی وہ بستر پہ  
اوندھے منہ پڑا سو رہا تھا غائب دماغی سے موبائل کان سے لگا رکھا تھا

عمر..... اس نے بے بسی سے پکارا تھا عمر تم آ جاؤ پلیز.... اچانک رونے لگی تھی مجھ سے قتل ہو گیا ہے عمر آ جاؤ  
پلیز آ جاؤ عمر اور اب کے عمر کو اپنے سارے جسم سے سانس نکلتی محسوس ہوئی تھی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا  
ہالے کی سسکیاں اب بھی گونج رہی تھیں عمر کو بس قتل کا لفظ سنائی دے رہا تھا اس نے پیر بستر سے نیچے اتارے  
تھے

کون تھا؟ بس دو لفظ بس یہی دو لفظ پوچھے تھے اس نے موبائل پہ اسکا ہاتھ کانپا تھا اس نے پیر نیچے رکھ کر اٹھنا چاہا  
لیکن اسے اپنے آگے اندھیرا سا پھیلتا محسوس ہوا نہ جانے لگیوں اسکا سارا جسم کانپ رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

شبیر.... میں... نے... میں نے شبیر کو.. مار دیا ہے.... وہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی وہ مرے کمرے عمر اس نے مجھے ہاتھ لگانے کی.... عمر میں نے مار دیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بے ربط الفاظ ادا کر رہی تھی اور ہالے کو اندازہ نہیں ہوا کہ اسکی بات پہ عمر بھی مر گیا تھا

اس کے پیروں میں چپل نہیں تھے وہ اندھا دھند باہر بھاگتا کوئی اسکی بیوی کے کمرے میں گھسا تھا کسی نے اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھی عمر کو آج پتہ چلا تھا موت کیا ہوتی ہے

وہ اپنے گھر میں نہیں تھا وہ کہیں دور آیا ہوا تھا کسی کام سے اور یہاں سے ہالے کا گھر ڈیڑھ گھنٹے کی دوری پہ تھا اس نے موبائل کان سے لگا رکھا تھا ننگے پیر وہ ہوٹل کی راہ داریوں میں بھاگتا نظر آرہا تھا میری بات سنو ہالے.... تم دوسرے کمرے میں جاؤ اور کمرہ لاک کرو اندر سے

(وہ اب پارکنگ ایریا کی طرف جا رہا تھا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اگر وہ آدمی مرانہ ہوا تو؟)

میں کچھ نہیں کروں گی عمر میں کہیں نہیں جاؤں گی بس تم آ جاؤ تم پلیز آ جاؤ وہ ضدی بچے کی طرح روتے ہوئے کہہ رہی تھی عمر نے اپنے چہرے کو گھبراہٹ سے محسوس کیا تھا وہ رو رہا تھا؟ کیا وہ واقعی رو رہا تھا؟ کوئی موت کے بعد کیسے رو سکتا ہے

ہالے پلیز میرا صبر مت آزماؤ یہاں سے اٹھو اور کہیں چھپ جاؤ کوئی شور کوئی آواز مت کرنا لائٹ بند کر دو اور دروازے اچھے سے اٹھ کر بند کرو اس آدمی کے ساتھ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے وہ مارے بے بسی کے اسکی منت

کر رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

(وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اور اب بھی موبائل کان سے لگا رکھا تھا چہرہ اب بھی گیلا تھا اور گلہ بھاری ہوتا جا رہا تھا یہ موت کے بعد قبر کے عذاب جیسا لمحہ تھا)

ہالے اسکی بات پہ سن رہ گئی تھی اگر اس کے ساتھ واقعی کوئی اور بھی ہوا تو؟ اس نے کال کاٹ دی تھی وہ یہاں سے اٹھی تھی اور مرے مرے قدموں سے ہاتھ روم کی جانب بڑھ گئی اگلے ہی لمحے زور سے چٹخنی چڑھانے کی آواز آئی تھی اور پھر وہ فرش پہ بیٹھتی چلی گئی موبائل کہیں باہر گر گیا تھا

(وہ گاڑی کو انتہائی سپیڈ سے چلا رہا تھا وہ ایسا نہیں کرتا تھا کبھی نہیں کرتا تھا لیکن آج.... اس نے موبائل پہ کال کٹتے ہوئے دیکھی تھی اگر ہالے کا شور یا پھر اس آدمی کی چیخ سن کر کوئی آگیا ہو تو؟ اگر محلے میں سے کسی نے آوازیں سن لی ہوں تو؟ اسکا دماغ اب کام کر رہا تھا وہ ایک ڈیڑھ گھنٹے کے لئے اپنی بیوی کو اس طرح چھوڑ نہیں سکتا تھا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا؟)

اسکی انگلیوں نے اب ہارون شاہد کا نمبر ملا نا شروع کیا تھا وہ واحد آدمی تھا جس پہ بھروسہ ہو جایا کرتا تھا جسے وہ اپنی غیر موجودگی میں اپنی بیوی کے پاس اپنے گھر میں چھوڑ سکتا تھا اس نے کال ملائی تھی گھنٹی بج رہی تھی شاید وہ جاگ رہا تھا اس نے فوراً کال اٹینڈ کر لی تھی

کیا میں تم پہ بھروسہ کر سکتا ہوں ہارون؟ یہ وہ لفظ تھے جو عمر حیات نے بغیر کسی تمہید کے ادا کئے تھے ہارون نے اپنے بیڈ سے پیرا تارے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تم کر سکتے ہو وہ ایک مان سے بولا تھا دور کہیں اسکا ذہن خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا لیکن اس نے دل سے دعا کی تھی  
بس ہالے ٹھیک ہو چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے بس ہالے ٹھیک رہے

میرے گھر جاؤ ہارون اسے عمر کی آواز ایک بار پھر سنائی دی میری بیوی سے کچھ غلط ہو گیا ہے تم اسے کوراپ کرو  
گے یاد رکھنا وہ میرا گھر ہے اس نے میرا پہ زور دیا تھا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ میں تم پہ بھروسہ کرتا ہوں

اس نے کچھ جتا کر یہ الفاظ ادا کئے تھے اسکا ایک ایک لفظ ہارون سمجھ رہا تھا وہ بچہ نہیں تھا "میں ہارون شاہد ہوں  
جو واحد چیز میرے پاس ہے وہ وقار ہے فکر مت کرو میں "تمہارے" گھر اور "تمہاری" بیوی کی حفاظت کروں  
گاجب تک تم آ جاؤ

اس نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی اور باہر کی جانب لپکا تھا بس ہالے ٹھیک ہو اسکے دل سے ایک ہی آواز نکل رہی  
تھی



ایک گھنٹہ بعد

عمر حیات نے گاڑی گھر کے باہر کھڑی کی تھی اور اندر کی جانب لپکا تھا دروازے پہ کوئی پتھر پڑا تھا یا شیشہ وہ اسکے  
پیر میں کھب گیا تھا لیکن یہاں پر واہ کسے تھی؟ وہ اندھا دھند بھاگتے ہوئے اوپری منزل پہ آیا تھا ہارون شاہد  
ہالے سلطان کے کمرے کے باہر بیٹھا تھا ٹھنڈے فرش پہ بے حس سا کن سا عمر اسے دیکھ کر رک گیا دل ڈوب کر

## Posted On Kitab Nagri

ابھرا تھا قدم زنجیر ہوئے تھے ہارون نے آہستگی سے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا تھا ہارون کی آنکھیں بے رونق تھیں مردہ اور سفید سی عمر ٹھہر کر اسے دیکھے گیا پیر کا زخم درد کر رہا تھا بری طرح جل رہا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی ہارون نے اسکی خوف زدہ آنکھوں میں دیکھا

میں نے... لاشیں.. دیکھی ہیں وہ ایسی ہی ہوتی ہیں ٹھنڈی بے جان ہارون بولا تو اسکی آواز میں گہرا رنج تھا میں نے قتل غلطی سے کیا تھا اور آج تک میرے دل کا ایک حصہ مردہ ہے اس نے سیلف ڈیفنس میں کیا ہے نہ جانے اسکے دل کا کتنا حصہ مرے گا کیا تم قتل کے بعد کے گلٹ کا حل بتا سکتے ہو؟ وہ کسی نہ سمجھ بچے کی طرح پوچھ رہا تھا عمر کو لگا تھا جیسے قبر کے عذاب کے طور پہ اسکے جسم پہ سانپ بچھو چھوڑ دیے گئے ہوں وہ گہرا سبز پڑ رہا تھا ہالے... کہاں.. ہے؟ اس نے الفاظ توڑ توڑ کر ادا کئے تھے ہارون نے ہاتھ لمبا کر کے اندر کی جانب اشارہ کر دیا تھا اور پھر سر کو گھٹنوں پہ گرا دیا وہ جانتا تھا قتل کا گلٹ کیا ہوتا ہے عمر اندر کمرے میں چلا آیا تھا وہاں لاش نہیں تھی شاید ہارون اسے کہیں اور پھینک آیا تھا وہ محتاط قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا دفعتاً وہ رکا تھا ہاتھ روم کے دروازے کی چٹنی کھلنے کی آواز آئی تھی اندر موجود لڑکی نے اسکے قدموں کی چاپ کو پہچانتے ہوئے دروازہ کھول دیا تھا وہ باہر نکل آئی تھی کمرے میں موجود ہلکی سی روشنی میں اسکی روئی روئی آنکھیں

عمر نے اسکو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا اسکی آنکھیں وہ ان آنکھوں میں تاریکی نہیں دیکھ سکتا تھا وہ اسے اندھیروں سے نکالنے کی تگ و دو میں تھا اور اب تو اس نے خود کو ایک گہری کھائی میں دھکیل دیا تھا تاریک گپت

اندھیری

## Posted On Kitab Nagri

کئی لمحات وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پہ کھڑے رہے ہالے مردہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور عمر اسکی آنکھوں میں بس فکر تھی گلٹ تھا شاید غصہ بھی لیکن بے بسی ان سب پہ بھاری تھی

اس نے ہالے کی جانب قدم بڑھائے تھے ایک... دو... تین وہ ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اپنی دھڑکن کو تیز ہوتا محسوس کر رہی تھی عمر اس کے بالکل قریب آ کر رکا اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرا اور نرمی سے اسکا ماتھا چوما تھا اس لمس میں محبت تھی فکر تھی اسکی خیریت کی نوید ملنے کی خوشی تھی ہالے اسی طرح شل سی اسکے سامنے کھڑی رہی عمر ذرا سادہ ہوا تھا اب وہ اس سے کچھ پوچھ رہا تھا کچھ کہہ رہا تھا ہالے نہیں سن رہی تھی ہاتھ اب بھی اسکے چہرے پہ تھے وہ دو قدم آگے آئی اور پھر آہستگی سے اپنے دونوں بازو اس کے گرد پھیلانے اور سر کو اسکے سینے پہ رکھ دیا اگلے ہی لمحے وہ بلند آواز کے ساتھ رونے لگی تھی عمر نے اپنے پہلو میں گرے ہاتھ اب مضبوطی سے اسکے گرد باندھ لئے تھے وہ اس سے اونچا تھا ہالے کا سر عین اسکے دل کی جگہ پہ تھا وہ اسکی دھڑکن سن پار ہی تھی وہ بے ترتیب تھی کچھ خوف زدہ سی کچھ بے بسی

عمر نے ایک بار پھر اسکے بالوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا اور اسکے گرد حصار کو مزید مضبوط کیا تھا ہالے مزید تیزی سے رونے لگی تھی آج تک اسے کبھی اتنا مضبوط سہارا نہیں ملا تھا

میں بہت ڈر گئی تھی عمر میں بہت ڈر گئی تھی مجھے لگا تم نہیں آؤ گے وہ بری طرح روتے ہوئے ہچکیاں لیتے ہوئے کہہ رہی تھی اسکی شرٹ کو اب بھی مٹھی میں جکڑ رکھا تھا



## Posted On Kitab Nagri

میں نے تم سے کہا تھا اب مت آنا مجھے لگا تم واقعی نہیں آؤ گے میں ڈر گئی تھی عمر میں بہت ڈر گئی تھی اسکی آواز بلند ہونے لگی تھی اسکا پورا جسم ہچکولے کھا رہا تھا عمر ہولے ہولے سے اس کے بالوں کو تھپک رہا تھا

میں نے تم سے کہا تھا ناں میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا تمہاری پکار پہ کان لپیٹ لینے کے لئے عمر کو دوسری بار پیدا ہو کر آنا پڑے گا وہ آہستگی سے بولا تھا ساتھ ساتھ اسے نرمی سے تھپک رہا تھا اسی لمحے ہالے اس سے جدا

ہوئی تھی اسکی آنکھیں سرخ تھیں متورم سی

تم کیوں آئے ہو عمر؟ وہ زکام زدہ آواز میں بولی تھی

کیونکہ مجھے آنا ہی تھا

تمہیں کیوں آنا تھا؟ وہ بضد ہوئی

چند ساعتیں بیتیں چند پل خاموشی سے گزر گئے عمر آگے آیا اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا وہ اس کے

چہرے کو دیکھ رہا تھا مدھم روشنی میں بھی وہ چہرہ بغیر دقت کے کئی گھنٹوں دیکھا جاسکتا تھا

مجھے آنا ہی پڑا کیونکہ تمہاری آواز کو نظر انداز کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے مجھے آنا پڑا کیونکہ میں تم سے

محبت کرتا ہوں آس پاس ساری دنیا رک گئی تھی ہالے نے اپنے دل کو سکڑ کر پھیلتا محسوس کیا میں تم سے محبت

کرتا ہوں اتنی کہ تمہیں میرا قتل بھی معاف ہے وہ دھیمی نرم آواز میں بول کر اسے خاموش کر گیا تھا ہالے

ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

مجھے آنا پڑا کیونکہ میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں اس لئے نہیں کہ تم جج صاحب کی بیٹی ہو اس لئے بھی نہیں کہ تمہارا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے وہ رکا تھا اس نے ہالے سلطان کی آنکھوں میں دیکھا تھا اس لئے.. کیونکہ.. میں.. تم سے.. محبت کرتا ہوں اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا تھا

مجھے آنا پڑا

Because you are the women i love with all my heart

کیا اب بھی کسی سوال کی گنجائش ہے؟ وہ اس کے ہاتھوں کو تھامے اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسے مسمرانہ کر گیا تھا ہالے سانس تک نہ لے سکی پلک تک نہ جھپک سکی

مجھ سے قتل ہو گیا ہے عمر وہ بولی تو اسکی آواز میں جیسے پچھتاوے تھے جیسے وہ بھی ساتھ جینا چاہتی تھی لیکن دیر ہو چکی تھی آنکھیں ایک بار پھر بھیگ رہی تھیں

وہ آدمی زندہ ہے عمر نہیں جانتا تھا اس نے یہ جھوٹ کیوں بولا ہے لیکن ایک چیز تھی جو وہ نہیں کر سکتا تھا وہ ہالے کو تاریکیوں میں نہیں دھکیل سکتا تھا

www.kitabnagri.com

کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ ہالے کی آنکھوں میں امید چمکی تھی اس نے عمر کے ہاتھ مضبوطی سے تھام لئے تھے "کیا وہ کیا واقعی؟ تم نے دیکھا تم نے خود دیکھا عمر؟ وہ زندہ ہے ناں؟ وہ بڑی بے قراری اور بے چینی سے پوچھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے سر ہلایا دل پہ بوجھ بڑھ گیا تھا وہ قاتل نہ سہی قتل چھپانے والوں میں شمار ہو رہا تھا اسے یے نہیں بننا تھا لیکن... شاید وہ سہی کہتا تھا ہالے کے معاملے میں وہ بے بس ہے

وہ زندہ ہے ہالے میں نے یہاں آتے ہوئے اسکو دیکھا ہے وہ بس بے ہوش ہوا ہے ہارون نے اسکو دوسرے کمرے میں پھینک دیا ہے میں سب فکس کر لوں گا تمہیں مجھ پہ یقین ہے ناں؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یقین دہانی چاہتا تھا ہالے نے گیلی نم آنکھوں سے گردن اثبات میں ہلا دی تھی

اسی لمحے چوکھٹ پہ ہارون نمودار ہوا وہ شاید باہر بیٹھا ساری باتیں سن چکا تھا اس نے عمر کو دیکھا اسکی آنکھوں میں ملامت تھی عمر نے دھیرے سے اثبات میں گردن ہلا دی جسے کہہ رہا ہو ہارون کہہ دو وہ زندہ ہے

ہارون کے گلے میں کچھ اٹکا تھا نمکین پانی یا پھر شاید گلٹ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جیسے کہہ رہا ہو نہیں

عمر نے اس سے رخ پھیر لیا تھا اب وہ ہالے سے کچھ کہہ رہا تھا کچھ تسلی بخش کچھ اچھا نرم سا

ہارون چوکھٹ میں کھڑا رہ گیا پہلے بس قتل کرنے کا گلٹ تھا آج کے بعد اسکے اعمال ناموں میں قتل چھپانے کا گلٹ بھی شامل ہونے والا تھا وہ ایسا نہیں چاہتا تھا کیا کرے کہاں جائے؟

کچھ گھنٹے بعد

## Posted On Kitab Nagri

رات کے کوئی دو بجے کا وقت تھا جب لیل ہالے کے گھر پہ آئی تھی اسکی رنگت اڑی ہوئی تھی چہرہ زرد تھا اس نے آتے ساتھ ہالے کو گلے لگا لیا تھا عمر حیات اسے ہالے کے ساتھ چھوڑ کر ہارون کے ساتھ شبیر کی لاش لے کر نکلا تھا ہالے نہیں دیکھ سکی وہ شبیر کو کس طرح لے گیا تھا لیکن اسے یقین تھا اگر عمر کہہ رہا ہے وہ زندہ ہے تو پھر زندہ ہو گا سب سے پہلے وہ اسے ہارون کے فارم ہاؤس لے کر گئے تھے وہاں ایک کمرے میں جعلی ہسپتال کے کمرے جیسا سیٹ اپ تیار تھا یہ کمرہ ہارون کے نانا کی بیماری کے وقت تیار کیا گیا تھا جب نوال اپنے بھائی اور ابا کے ساتھ یہاں رہا کرتی تھیں انکے ابا کسی لاش کی مانند اسی بستر پہ چار ماہ تک پڑے رہے تھے

عمر نے ایک لاش کو ہی اس بستر پہ لٹا دیا تھا چند تصاویر اور ویڈیوز کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل آیا تھا اب اسکا رخ لان کی جانب تھا ہارون نے دروازے کی چوکھٹ پہ اسکو کہنی سے پکڑ کر روکا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں کچھ التجا کرتی ہوئی

قتل گلٹ ہے اسے حق ہے کہ اس گلٹ کو سہے وہ بس اتنا ہی بولا تھا عمر نے آرام سے اپنا بازو چھڑوایا "اسے اپنے اندھیروں سے نکلنے میں بہت وقت لگا ہے میں دوبارہ اسے گلٹس میں مارتا ہوا نہیں دیکھ سکتا اسکی آواز ہلکی اور مستحکم تھی

تم جھوٹ بول رہے ہو دھوکہ دے رہے ہو

## Posted On Kitab Nagri

میں وہی کر رہا ہوں جو مجھے آتا ہے میں فیملی پر سن ہوں اگر میرے ایک جھوٹ سے میرا گھر بچ سکتا ہے تو ہزار بار بولوں گا اور اچھا ہوا اسے ہالے نے مارا اور نہ ہالے کی قسم میں اپنے ہاتھوں سے اسے مارتا آخر میں وہ ایسی سختی سے بولا تھا کہ اس سے خوف آیا جائے

میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا میں ہالے سے جھوٹ نہیں بولوں گا ہارون نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا کیا مجھے تمہارے لان میں ایک قبر کی جگہ مل سکتی ہے؟ عمر نے جیسے اسکی بات سنی ہو نہ ہو ہارون کچھ نہیں بولا تھا عمر کو اسکا جواب چاہیے بھی نہیں تھا وہ فیصلے کر کے آیا تھا اور اب وہی ہونا تھا جو وہ چاہتا تھا

کچھ وقت بعد وہ لان کی مٹی کو کھودتا نظر آ رہا تھا اسکے انداز میں جارحیت تھی وہ جیسے کوئی جنونی سا ہو ہارون بس اسے دیکھے گیانہ مدد کی نہ کچھ کہا بس سینے گھٹنوں سے لگائے اسکے قریب بیٹھا رہا عمر حیات کا چہرہ بے تاثر تھا وہ اب بھی اسی سلک کے نائٹ سوٹ میں تھا ڈھیلی ڈھالی شرٹ اور پاجامہ وہ کھدائی کرتے ہوئے مکمل ہانپ گیا تھا اسکے سیاہ بال پسینے سے اسکے ماتھے پہ چپک گئے تھے

گڑھاتیار تھا اس نے ایک نظر ہارون کو دیکھا "نماز جنازہ پڑھو گے یا اس میں بھی تکلیف ہے؟ ہارون نے تکان سے اسکو دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں اب بھی التجا تھی جیسے وہ روک رہا ہو عمر سیلچا پھینک کر اسکے قریب چلا آیا تھا ہارون نیچے گھا س پہ بیٹھا تھا عمر گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے اسکی جانب جھکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ آدمی ایک گینگ سے تعلق رکھتا تھا ہارون ایک ایسا گینگ جو بے سہارا کیلی عورتوں کے گھروں میں جا کر چند دن نوکری کرتے تھے اور پھر اسکے چند دن بعد وہ اس عورت کے ساتھ زیادتی کر کے اسکا تمام قیمتی مال لوٹ کر چلے جاتے تھے کیا اب بھی تم چاہتے ہو میں ایسے انسان کا قتل اپنی بیوی پہ ثابت کرواؤں؟۔

تم جانتے ہو پولیس والے اس سے کیسے سوال کریں گے؟ عدالت میں اس سے کیا کیا پوچھا جائے گا؟ ہارون کی آنکھوں میں یکدم سختی اتر آئی تھی

اسکا دل عدالت میں مر جائے گا اندھیرے ساری زندگی کے لئے چمٹ جائیں گے اور اسکے ساتھ ساتھ مریں گے تین اور لوگ تم میں اور حسن ہم غیرت کی موت مر جائیں گے تم چاہتے ہو میں ہالے کو بتادوں اس نے کیا کیا ہے ٹھیک ہے میں ابھی بتا دیتا ہوں

اس نے سیدھا ہوتے ہوئے موبائل جیب سے نکالا تھا پھر رکا "صرف ایک بار سوچ لو ہارون کیا چار لوگوں کی اشتہاری موت سے ایک گمنام موت اچھی نہیں ہے؟

اب کے ہارون اٹھا تھا اس نے عمر کے ہاتھ سے موبائل لے کر اسکی جیب میں واپس ڈالا اور اسکے سینے پہ تھپکی دی "کون مرا ہے؟ میں تو اس بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں؟ وہ ایسی سفاکی سے بولا تھا کہ روح کانپ جائے عمر نے اسکا کندھا تھپتھپایا تھا اور آگے بڑھ گیا

کچھ وقت بعد وہ دونوں کھڑے ہو کر اسکا نماز جنازہ ادا کر رہے تھے ان دونوں کے چہروں سے پانی ٹپک رہا تھا سفید چادر میں لپیٹی لاش آج اپنے انجام کو پہنچ جانی تھی



## Posted On Kitab Nagri

اگلے گھنٹے میں وہاں سے اس فارم ہاؤس سے نکلنے کے بعد انکے دل ہلکے تھے لیکن ایسے بھاری بھی کہ جیسے کوئی پتھر کی موٹی سل رکھ دی گئی ہو

سیاہ رات اپنی سیاہی سمیٹے آہستہ آہستہ سرک رہی تھی

### صبح ساڑھے چھ بجے

وہ رات کا گیا صبح میں واپس آیا تھا ہارون اسکے ساتھ نہیں آیا تھا وہ جانتا تھا اگر وہ ہالے کا سامنا کرے گا تو سچ بول دے گا وہ گھر کے اندر آیا تو سیدھا لاؤنج میں چلا آیا تھا وہ رات والے فکر مند عمر سے بے حد مختلف تھا اس کا چہرہ سپاٹ تھا بے تاثر یوں جیسے اسے کبھی کسی جذبے نے چھوا ہی نہ ہو لاؤنج کے صوفے پہ ہالے بیٹھی تھی رات والے لباس میں پیر صوفے پہ اوپر کئے ناخن چباتی ہوئی عمر کو دیکھا تو فوراً اٹھ کر اس تک آئی تھی لیل خاموشی سے باہر نکل گئی

وہ کیسا ہے عمر؟ کیا وہ اب ٹھیک ہے؟ اسے زیادہ گہرے زخم تو نہیں آئے تھے ناں وہ بچ جائے گا ناں؟ وہ بے قراری سے سوال کر رہی تھی عمر اب بھی اسے خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ رات والا عمر نہیں تھا

وہ آدمی کو ما میں ہے شاید جلد ہوش میں آجائے اور شاید کبھی ہوش میں نہ آئے میں نے اسے ہسپتال میں داخل کروا دیا ہے فکر مت کرو وہ کھوکھلی آواز میں کہتا آگے آیا تھا اور صوفے پہ ڈھے سا گیا ایک بازو لمبا کر کے صوفے



## Posted On Kitab Nagri

پہ پھیلا دیا اور دوسرے سے اپنے کپٹی دبانے لگا تھا وہ اب بھی ننگے پیر تھا ہالے نے وہیں کھڑے ہو کر اسکے پیروں کو دیکھا تھا وہ گرد میں اٹے ہوئے تھے شاید زخمی بھی

تم مجھ سے ناراض ہو؟ وہ نہ جانے کس خوف کے تحت پوچھ رہی تھی عمر کی آنکھیں ہنوز بند تھیں سر ڈھلکا ہوا تھا "تم واحد انسان ہو جس میں ناراض نہیں ہو سکتا وہ عام سے لہجے میں بولا تھا اپنا سامان اٹھا لو تم میرے ساتھ جا رہی ہو اور ہاں اگر ضد کرنی ہے تو ابھی کے ابھی طلاق کے پیپر منگوا لیتے ہیں کیونکہ اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو مجھے نہیں لگتا کہ اب میرے اندر اتنی ہمت ہوگی کہ اپنی بیوی کو یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا جاؤں میں چلا جاؤں گا تم آزاد ہوگی

اسکے لہجے میں اب بھی ڈھونڈنے سے بھی کچھ نہیں ملتا تھا ہالے کا دل ڈوب کر ابھرا تھا اسے آج اندازہ ہو رہا تھا کہ پچھلے کئی ماہ تک جب وہ عمر سے کہتی تھی "مجھے نفرت ہے تم سے" تو اسکے دل سے کیسے خون رستا ہو گیا پھر جب وہ طلاق کی بات کرتی ہوگی تو کیسے اس کے دل میں ناسور بنتا ہوگا

www.kitabnagri.com

میں نے تمہارے ساتھ چلنے سے انکار تو نہیں کیا اسکی آواز میں گلہ تھا

تم انکار کب کرتی ہو ہالے سلطان تم تو ضد کرتی ہو دل میں بغض پالتی ہو تمہیں تو مقابلے کرنے آتے ہیں لیکن اب میں تھک گیا ہوں مجھ سے نہیں ہوتے مقابلے میں ہارا تم جیتی اسکی آواز تکان زدہ تھی جیسے اب واقعی اسکی بس ہو گئی ہو ہالے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے قریب صوفیہ پہ آکر بیٹھی تھی آہستگی سے پیر اوپر کر لئے

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے جو بازو لمبا کر رکھا تھا ہالے نے اسکی بھیچھی ہوئی مٹھی کھولی وہ بغیر کسی حرکت کے اسی طرح سر گرائے پڑا  
رہا ہالے نے اسکی ہتھیلی پہ چہرہ رکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں  
مجھے سونا ہے پلیز وہ آنکھیں بند کئے منت کے انداز میں بولی تھی  
عمر کے چہرے پہ زخمی سا تاثر آیا تھا لیکن وہ ہاتھ کھینچ نہیں سکا  
وہ بس اسی طرح ساکت سا کن نیم دراز پڑا رہا تھا ہالے تھوڑی ہی دیر میں بھاری سانسیں لینے لگی تھی وہ سو گئی تھی  
اسکی ہتھیلی پہ سر رکھے سو گئی تھی وہ اسکے بے حد قریب تھی لیکن عمر جانتا تھا آج کے بعد ان دونوں کے درمیان  
بے حد فاصلے آنے والے تھے

وہ اسکے اتنے قریب تھی لیکن مجال ہے جو عمر نے اسکو ایک بار بھی دیکھا ہو



ڈاکٹر نین تارہ کے کلینک میں اس وقت سفیر اور مہر ماہ ساتھ تھے کچھ دن سے اسکی طبیعت خراب رہنے لگی تھی  
جسکی وجہ سے سفیر اسے چیک اپ کے لئے لے آیا تھا ان دونوں کو یہاں چھوڑ ڈاکٹر نین تارہ مہر کی رپورٹس لینے  
گئی تھیں وہ واپس آئیں تو انکے چہرے پہ خوشی کے آثار تھے

## Posted On Kitab Nagri

مسٹر سفیر کمر کس لیں آپ پہ ذمہ داری پڑنے والی ہے وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں سفیر نے اچھنبے سے انکو دیکھا تھا پھر مہرماہ کو وہ بھی اتنی ہی انجان تھی جتنا کہ سفیر

آپ باپ بننے والے ہیں آپ کی بیوی آپ کی نسل میں اضافہ کرنے والی ہیں ڈاکٹر مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں سفیر کو اب بھی چند لمحات لگے تھے پر اس کرنے میں اور پھر جب اسے سمجھ آئی تو وہ فرط جذبات سے کچھ کہہ ہی نہیں سکا اس نے گردن پھیر کر اپنے ساتھ بیٹھی مہرماہ کو دیکھ وہ اب تک شاکڈ تھی یا شاید خوف زدہ آئی کانٹ بلیواٹ وہ بس یہی کہہ سکا تھا تھینکیو مہر تھینکیو سوچ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا میں ساری زندگی تمہارا شکر گزار رہوں گا وہ تشکر سے کہہ رہا تھا وہ خوش تھا بے پناہ خوش

اسکا چہرہ متمتا رہا تھا اسکی آنکھوں سے اسکی خوشی واضح تھی مہر نے اسے اس طرح دیکھا تو تنے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے وہ اب مسکرائی تھی سفیر نے رخ ڈاکٹر کی جانب پھیر لیا تھا

آپ اس خوش خبری کے لئے مجھ سے جو انعام چاہتی ہیں بول دیں آج کے دن سفیر سلطان ساری دنیا لٹا سکتا ہے وہ جذب کے عالم میں کہہ رہا تھا ڈاکٹر مسکراتے ہوئے اس سے فرمائش کر رہی تھیں

سفیر کو جیسے دنیا مل گئی ہو کون ہالے کہاں کا عشق محبت وہ سب بھول گیا تھا اولاد کی محبت نے ہر شے بھلا دی تھی ہر زخم ہیل کر دیا تھا اسے لگا تھا یہ اسکی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے

## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر اس سے کچھ کہہ رہی تھیں وہ مسکرا رہا تھا پھر اسی طرح مسکراتے ہوئے اس نے اپنی ماں کو کال ملا لی تھی وہ اب ہنس ہنس کر ان سے بات کر رہا تھا مہر مسکراتے ہوئے آسودگی سے اسے دیکھتی رہی تھی اسے کل رات ہی پتہ چل گیا تھا ہالے نے اسے بھیجے آدمی کو مار دیا تھا وہ اب بھی اسے مورد الزام نہیں ٹھہرا رہی تھی گڈ

اس نے اپنے معدے سے ذرا نیچے ہاتھ رکھا جیسے محسوس کیا ہو کہ وہ کتنی کامل ہے اور پھر اس کے ذہن میں ہالے سلطان کا خیال آیا تھا دل کو ایک کمینی سی خوشی ہوئی تھی ہالے سلطان دس بار پیدا ہو کر بھی اسکی برابری نہیں کر سکتی تھی

اس نے میز پر دھری فائل کی دو تصاویر لیں اور عمر حیات کے نمبر پر سینڈ کر دیں ساتھ لکھا تھا "تمہیں ایسی فائل کا انتظار کم از کم دس سال تک کرنا پڑے گے

مہر ماہ

سفیر کال ختم کر کے پلٹ آیا تھا وہ اب اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھا رہا تھا بار بار اسکا مشکور ہو رہا تھا مہر ماہ ایک شہزادی کی طرح سے گردن اٹھائے کھڑی تھی اس کے انداز میں تفاخر تھا

بلاخر جنگل کی حریص گدھ کو اسکا مقام مل گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

دن چڑھ آیا تھا جب ہالے سلطان کی آنکھ کھلی تھی وہ اسی طرح اسکی ہتھیلی پہ سر رکھے چند پل غائب دماغی سے پڑی رہی ٹانگیں شل ہو گئی تھیں کمر اکڑ گئی تھی لیکن وہ آج تک شاید اتنی پرسکون نیند نہیں سوئی تھی وہ چند پل اسی طرح خاموشی سے پڑی رہی شاید عمر اسکا جاگنا محسوس کر چکا تھا جب ہی اسکی بھاری آواز اب لاؤنج میں گونج رہی تھی

جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا وہ رشک کی نگاہ تھی ہالے گم صم سی اسے سن رہی تھی (وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ معراج سلطان کے ساتھ بیٹھا تھا انکی دوسری جانب ہالے سلطان تھی جو اپنے باپ کے سینے پہ سر رکھے سو رہی تھی عمر کو اس بچی کی نیند پہ رشک آیا تھا) جب میں نے تمہیں دوسری بار دیکھا تھا وہ عقیدت کی نگاہ تھی ہالے نے چہرہ اب بھی اسکی ہتھیلی پہ ٹکا رکھا تھا عمر کہے گیا

(وہ ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا تھا اسکے سامنے ہی بیماری سے زرد پڑتی ہالے سلطان لیٹی تھی اسکی آنکھیں بند تھیں عمر کلنگی باندھے اسے دیکھے گیا وہ اس کی ماں سے ملتی تھی عمر حیات کو اس سے عقیدت محسوس ہوئی تھی) جب میں نے تمہیں تیسری بار دیکھا تھا وہ ایک لمحے کو رکا ہالے کا دل بھی رک گیا تھا وہ عشق کی نگاہ تھی اس نے آہستگی سے جملہ مکمل کیا تھا

وہ لا بھری میں بیٹھا تھا اور اسکے سامنے کوئی لڑکی کتاب پاس رکھے سو رہی تھی پھر اگلے چند لمحات میں اس نے آنکھیں کھول لی تھیں عمر نے ان آنکھوں کو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا یہ عشق کی نگاہ تھی



## Posted On Kitab Nagri

ہالے کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے سکے گی وہ کتنا خوبصورت بولتا تھا؟ نیم خوابیدہ آنکھوں سے اسے دیکھنا کتنا اچھا لگ رہا تھا اسے سننا.. آہ راحت تھی

مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی چار سال پہلے جب شاید تم مجھے جانتی بھی نہیں تھیں میں تمہارے پیچھے آنے لگا تھا بس تمہیں دیکھنے کے لئے وہ اسکی طرف دیکھے بغیر ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا پڑھائی مستقبل سب کہیں دور رہ گیا تھا کچھ یاد تھا تو تم کچھ دکھتا تھا تو بس تم ہالے سلطان تم مجھے ڈسٹریکٹ کرنے لگی تھیں

ہالے نے سراٹھا لیا تھا وہ آنکھوں میں نرمی لئے اسے دیکھ رہی تھی عمر کہے گیا "پھر ایک دن میں تم سے تھک گیا اور یہ شہر چھوڑ دیا اسکی آواز میں نکان خود بخود شامل ہو گئی تھی میں نے شہر چھوڑا لوگ بدلے تمہیں نہیں دیکھا نہیں سنا مجھے لگا تھا میں تمہیں بھول جاؤں گا لیکن میں اس معاملے میں بھی بے بس نکلا

چار سال تم سے دور رہنے کے بعد ہم اس دن اس سڑک پہ ملے تھے اور تمہیں دیکھ کر میں نے ایک بار پھر اپنے دل کو رکتا محسوس کیا تھا مجھے لگا میں تمہیں بھول گیا ہوں لیکن تم وہیں تھیں اس فی گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا اور پھر اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا "تم یہاں تھیں ہالے بالکل یہاں اور اس دن میں سمجھ گیا تھا عمر حیات ہالے سلطان کے معاملے میں بے بس ہے اس دن میں نے محبت کے آگے گھٹنے ٹیک دے تھے اس دن عمر حیات نے خود کو چانس دینے کا وعدہ کیا تھا

وہ بول کر چند لمحوں کے لئے خاموش ہو گیا تھا ہالے کو آج اسکی خاموشی زہر سے زیادہ بری لگی تھی



## Posted On Kitab Nagri

لیکن میں غلط تھا زندگی پہ عمر حیات کا کوئی حق نہیں یہ بھول گیا تھا اسکی آواز میں گہرا رنج تھا جیسے وہ بدقت بول پا رہا ہو

ہالے نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا دل یکدم جیسے خالی ہو گیا تھا

کل رات تمہاری تکلیف تمہاری اذیت دیکھ کر میں اب خود کو معاف نہیں کر پا رہا تم نے میری ضد میں آکر ایک گھٹیا شخص کو اپنے قریب رہنے دیا وہ گردن جھکا کر کہہ رہا تھا اسکی آواز میں آج سے پہلے کبھی اتنی تکلیف نہیں تھی ہالے کا دل ڈوبنے لگا تھا وہ مزید اسے سننا نہیں چاہتی تھی لیکن عمر کہے گیا

میں آج تک کبھی اتنا ہرٹ نہیں ہوا ہالے..... تب بھی نہیں جب میرا دل محبت میں ٹوٹا تھا تب بھی نہیں جب معراج سلطان قتل ہوئے تھے کل رات۔ کل رات سے اب تک میں کئی ہزار بار مرچکا ہوں کل رات سے میرا دل ایک ہزار بار ٹوٹ چکا ہے ہالے اس نے گردن اٹھا کر ہالے کو دیکھا تھا اسکی آنکھیں نم تھیں گلابی پڑتی ہوئی ہالے کو اپنا دل کتنا محسوس ہوا تھا

تم میرے لئے ضروری ہو ہالے ہر تعلق ہر چیز سے زیادہ ضروری میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ آج میں تمہیں تمہاری خاطر چھوڑ رہا ہوں وہ نہ جانے کی دقت سے کہہ پایا تھا ہالے کا دل ایک پل کو تھم گیا تھا دھڑکن بند شور بند سب ساکت خاموش

تم میری وجہ سے اتنی تکلیف جھیل چکی ہو کہ اب مجھے محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے تم میری ضد میری نفرت میں اتنا آگے نکل جاؤ گی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا میں تو رات سے یہ سوچ سوچ کر

## Posted On Kitab Nagri

مر رہا ہوں کہ اگر وہ آدمی اپنے ساتھ کسی اور کو بھی لایا ہوتا تو؟۔۔۔۔۔ وہ ایسے درد ایسے کرب سے بولا تھا کہ ایک لمحے کو تمہارا دل چاہے گا کہ عمر حیات کے سب غم خود پہ لے لو

آج کے بعد عمر حیات تمہاری خواہش نہیں کرے گا وہ ایک عزم سے بولا تھا آج کے بعد تم اگر خود بھی میرے ساتھ جینا چاہو گی تو میں انکار کر دوں گا تم میرے لئے ضروری ہو تم اتنی اہم ہو کہ میں تمہیں اپنی ضد اپنی آنا میں بھی نہیں گنوا سکتا میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ میں تمہارا بھلا چاہنے پہ بے بس ہوں تم اتنی قیمتی ہو کہ میں تمہیں اپنے

desperatness اور Needy

میں نہیں گنوا سکتا

ہالے بس یک ٹک پلک جھپکے بغیر اسے دیکھے گئی وہ کہہ رہا تھا کہ آج کے بعد تم پہ سانس لینا حرام ہے اور ہالے نے اپنے جسم سے واقعی جان جاتی محسوس کی تھی یہ کیا ہو رہا تھا؟

میرے ساتھ چلو وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا نظریں اب زمین پہ تھیں کچھ وقت کے لئے میرے ساتھ اسی گھر چلو جہاں مرنے سے پہلے تمہارے باپ نے بھیجا تھا وہ الفاظ جوڑ جوڑ کر کہہ رہا تھا وہ واقعی آج سے پہلے کبھی اتنی تکلیف میں نہیں آیا تھا

جب تم مجھے چھوڑنے ہی والے ہو تو یہ عارضی سہارا کیوں دے رہے ہو؟ ہالے زخمی لہجے میں بولی تھی دل چاہا تھا اسکا گریبان پکڑ کر پوچھے تم ہوتے کون ہو؟ وصل تو کبھی ہجر کی نوید سنانے والے؟

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے گردن اٹھا کر چند لمحہ اسکو دیکھا تھا پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا "میں واقعی نہیں جانتا میں تمہیں کیوں ساتھ لے کر جا رہا ہوں لیکن پلیز میں تم سے منت کرتا ہوں میرے ساتھ چلو اگر تم نہیں گئیں تو میں یہاں رہ جاؤں گا لیکن تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتا میں تمہارے معاملے میں بے بس ہوں وہ واقعی بے بسی سے بولا تھا

ہالے نے چند ثانیے اسے دیکھا تھا پھر اٹھ کھڑی ہوئی تھی وہ اسکے قریب سے گزر کر باہر نکل گئی تھی اس نے انکار نہیں کیا تھا مطلب وہ ساتھ جا رہی تھی کیا عمر حیات کو خوش نہیں ہونا چاہیے؟



دودن بعد

یہ دودن بغیر کسی بد مذگی کے گزر گئے تھے عمر صبح میں آفس جاتا اور شام میں شوروم وہ رات گئے واپس آتا تھا ہالے صبح میں کیفے جاتی تھی اسکے علاوہ اسنے میں جمناٹ کورس کے لئے بھی داخلہ لیا تھا جس کی کلاسز دودن بعد شروع ہونی تھیں کیفے کی اوپری منزل پہ رینو ویشن کا کام شروع ہو چکا تھا وہ سر سے پیر تک کام میں ڈوبی ہوئی تھی لیکن ان سب میں بس ایک دل کا درد تھا جو نہ مصروفیت دیکھتا تھا نہ وقت اور نہ ہی سہنے کی استطاعت وہ بس ہوتا تھا اور پھر ختم نہیں ہوتا تھا آج صبح سے ہی وہ خود کو بے حد چڑچڑا اور بے مول سا محسوس کر رہی تھی یوں تو

## Posted On Kitab Nagri

ساری باتیں مہر کو بتا دیا کرتی تھی لیکن اب اس حالات میں وہ اسے بھی تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی وہ کیفے سے باہر نکل آئی تھی اور اب اپنی گاڑی میں بیٹھی نہ جانے کس منزل کو جا رہی تھی اگلے کئی گھنٹے وہ سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتی رہی تھی لیکن پھر جب اس نے ایک جگہ گاڑی روکی تو اسکا پورا وجود تھکن زدہ تھا جیسے وہ بے حد تھک کر بے حد زور آزمائی کے بعد ہار کر یہاں آئی تھی

(عمر حیات کی گاڑی قبرستان کے باہر آ کر رکی تھی وہ سیاہ پولو شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہنے ہوئے تھا ہاتھوں میں پھولوں کا گلہ دستہ تھا آنکھیں اداس سی تھیں چہرہ تھکا تھکا وہ شاید میلوں کا سفر طے کر آیا تھا)

وہ ڈاکٹر غزالہ روجی کا کلینک تھا وہ ڈاکٹر غزالہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی سامنے ہی غزالہ روجی کسی پیشینٹ کی بات سن رہی تھی ہالے کو دیکھ کر اس کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی ہالے متذبذب سی دروازے پہ کھڑی تھی اسکی آنکھیں گیلی تھیں چہرہ تھکان زدہ تھا

کیا تم مجھے سن سکتی ہو؟ وہ ہلکی آواز میں شکستگی سے کہہ رہی تھی غزالہ نے سر ہلا کر اسے اندر بلایا تھا اپنے سامنے بیٹھی لڑکی سے چند الوداعی کلمات کہے تھے ہالے اسکو دیکھتی ہوئی آگے بڑھ آئی تھی روجی اسکو دیکھتے ہوئے اٹھ آئی تھی ہالے چھوٹی میز کے گرد رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی تھی پیر اوپر کر لئے

روجی عین اس کے سامنے آ کر بیٹھی تھی فکر مند سی اسکو دیکھتی ہوئی اس کے بولنے کی منتظر "کیا تم علاج کے لئے آئی ہو؟

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے نفی میں سر ہلایا تھا "میں تم جیسی غیر پروفیشنل ڈاکٹر سے علاج نہیں کرواؤں گی وہ گیلی گلابی آنکھوں کے ساتھ گردن کڑا کر بولی تھی میں بس تمہیں سنانا چاہتی ہوں کیا تم سنو گی؟

روحی نے اسکو جانچتی نظروں سے دیکھا تھا ایلٹ کلاس کی مغرور لڑکی کو میری ضرورت کیوں ہے؟ تمہارے دوست کتنے دوست ہوں گے تمہارے؟ اتنے جتنے میرے ساری دنیا میں رشتے دار

ہالے اسکی بات پہ ٹھہر گئی تھی آنکھوں میں اداسی در آئی چہرے پہ کرب اتر اٹھا، جو لوگ زیادہ لائم لائٹ میں رہتے ہیں ناں انکا اصل اندھیرا ہوتا ہے تمہیں پتہ ہے میں اپنے تمام دوستوں کے لئے کیا ہوں؟

روحی کچھ نہیں بولی وہ یہاں بولنے کے لئے نہیں بیٹھی تھی اسے صرف سننا تھا ہالے خود ہی کہے گئی میں ڈائری ہوں روحی..... ڈائری میرے کسی دوست کی گرل فرینڈ ناراض ہے وہ مجھ سے دکھ بانٹے گا کسی کا

شوہر یا اسکی فیملی ٹاکسک ہے تو وہ مجھ میں اپنی شکایات درج کرے گی کسی کو پیسے چاہیے وہ ہالے کی ڈائری میں اپنی خواہش لکھ لیں گے یون یونی میں کوئی مسئلہ ہو یا پھر گھر کے برا ماحول ہالے سب سنتی ہے اسکے سینے پہ سب لکھ دو

www.kitabnagri.com

وہ کچھ نہیں کہتی ڈائری جو ہے

اسکی گلابی آنکھوں سے نمی چھلکی تھی چند آنسو ٹوٹ کر گرے تھے

کیا تم انہیں چھوڑنا چاہتی ہو کیا تمہیں لگتا ہے وہ ٹاکسک ہیں تمہیں انکے ساتھ نہیں رہنا روحی کے نرمی سے پوچھنے پہ اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا تھا "او نہوں... ان میں سے کوئی بھی ٹاکسک نہیں ہے وہ مجھے ڈائری

سمجھتے ہیں کیونکہ ہم نے پہلے دن کوئی باؤنڈری ہی نہیں بنائی انہوں نے مجھے آرن لیڈی سمجھا اور میں نے بھی



## Posted On Kitab Nagri

انکار نہیں کیا تم نہیں سمجھ سکتی ہم کھوکھلے بہادر لوگوں کا دکھ وہ تلخی سے مسکرائی تھی ہم مر جاتے ہیں لیکن اپنا اوپر چڑھا ہوا بہادری کا خول نہیں اتارتے یہ نہیں ہے کہ ہم انا پرست یا ضدی ہیں بات یہ ہے کہ اگر ہم ڈھے گئے تو ہمارے ساتھ اور بہت لوگ ڈھے جائیں گے ہالے نے آہستگی سے بات مکمل کی تھی

(وہ معراج سلطان کی قبر کے پاس نیچے مٹی پہ بیٹھا تھا آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پہ جمائے وہ اداس لگتا تھا

!! میں آپ کو بہت مس کرتا ہوں نج صاحب!! وہ یاسیت سے کہہ رہا تھا

،، میرے دوست میرے بھائی میری فیملی سب آپ تھے آپ کے بغیر سب ادھر ہے نج صاحب میرا دل بہت

بھاری ہے میں عمر حیات ہوں مجھے سب پتہ ہوتا ہے لیکن آج پہلی بار لگتا ہے مجھے اتنا سب کیوں پتہ ہے؟

وہ رک گیا تھا چند پل خاموشی کی نظر ہوئے!! میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں یار!! وہ بے بسی سے بولا

کاش میں نے کچھ ایسے دوست بنائے ہوتے جن سے میں کچھ پاتا کاش میں نے آپ کے علاوہ بھی کوئی دوست

بنایا ہوتا!!

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکا ایسا اداس ایسا مایوس لہجہ یہ دل چیر دیتا تھا)

چند پل دونوں کے درمیان خاموشی رہی تھی ہالے نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا تھا

میری زندگی میں بہت مسئلے ہیں ڈاکٹر... لیکن وہ بہت کم لگتے ہیں جب ایک انسان میرے ساتھ ہوتا ہے روحی

نہیں چونکی وہ سنے گئی ہالے گیلی آواز میں بدقت کہہ رہی تھی وہ دھوپ چھاؤں جیسا ہے کبھی میرے لئے جان

دینے کو تیار ہو جاتا ہے اور کبھی... وہ رکی حلق میں بہت سی گرہیں اٹکیں کبھی وہ اپنے لفظوں سے ہی میری جان



## Posted On Kitab Nagri

لے لیتا ہے کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے اسے بہت دیکھوں ہر وقت دیکھوں اور کبھی بھی نہ تھکوں اور کبھی کبھی  
میں اسکو دیکھنے سے ڈرتی ہوں یہاں میں نے آنکھ جھپکی اور یہاں وہ آنکھ سے اوجھل ہوا وہ رک رک کر لفظ توڑ  
توڑ کر کہہ رہی تھی

بہادر لوگوں کے لئے اپنی تکلیف کسی کو بتانا زری موت ہوتی ہے  
(میں بہت تھک گا ہوں حج صاحب سوچتا ہوں آپ ہوتے تو بتاتے کیا کرنا ہے وہ مٹی کو اپنی انگلی سے کھود رہا تھا  
سناٹا ہر سو پھیلا ہوا تھا

!! میں اتنے دن آپ کے پاس نہیں آسکا میں شرمندہ تھا میں ہالے کی حفاظت نہیں کر سکا حج صاحب میں آپ کی  
امیدوں پہ پورا نہیں اتر سکا مجھے معاف کر دیجئے گا وہ اتنا پیشان تھا کہ حد نہیں  
اسی لمحے اسکے موبائل پہ کسی کی کال آنے لگی وہ گہری سانس بھرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا ایک نظر قبر کو دیکھا  
آنکھیں دل روح بری طرح زخمی ہوئے تھے

!! میں اسے کہہ آیا ہوں کہ میں اسکے ساتھ جینا نہیں چاہتا اور اب مجھے واقعی لگتا ہے کہ جی نہیں پاؤں گا !!،، وہ  
آزردگی سے کہہ کر رکا نہیں تھا اب بس مزید یہاں نہیں رک سکتا تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا  
دل کا کرب تھا کہ ساتھ چلا جاتا تھا)

## Posted On Kitab Nagri

کیا تم اسے کھونے سے ڈرتی ہو؟ روحی بغور اسے دیکھ رہی تھی بلکہ تم نہیں ڈرتی اب کے ہالے چونکی تھی تم اس بات سے ڈرتی ہو کہ ایک دن تمہارے اور اسکے درمیان وہ تعلق نہیں رہے گا جسکی تمہیں خواہش ہے وہ انڈر اسٹینڈنگ وہ محبت کہیں کھو جائے گی جواب ہے کیا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں؟

ہالے نے میکاکی انداز میں اثبات میں سر ہلایا تھا تم اسکے ساتھ زندگی شروع کرنے سے نہیں ڈرتیں تمہیں اسکے ساتھ ٹریجڈک اینڈنگ سے خوف آتا ہے تم فیری ٹیلز پہ یقین رکھنے والی لڑکی ہو اور تمہیں بری اداس اینڈنگز رلا دیتی ہیں

ہالے پلک تک نہ جھپک سکی اسکی سانس جیسے رک گئی ہو کیا سارے ہی سائیکالوجسٹ ایسے ہوتے ہیں؟ روحی کہتی گئی

مجھے لگتا ہے بات کچھ اور ہے ہالے اس سے بھی زیادہ بڑی یا اس سے زیادہ چھوٹی لیکن کوئی کڑی ہے جو مل نہیں پا رہی روحی ذرا سا الجھ گئی تھی پھر یکدم اسکے ذہن میں بجلی کا کوند اسالپکا تھا وہ چہرے پہ جوش لئے آگے کو ہوئی دو وجوہات ہوتی ہیں جب انسان کوئی فیصلہ نہیں کر پاتا وہ خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی پہلا گٹ فیلنگز جو اسے روک رہی ہوتی ہیں یا پھر الہام وجدان کی کیفیت دوسرا

اس نے ہالے سلطان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیں دوسری وجہ اپروول ہے ہالے سلطان تمہیں اپروول چاہیے ہے ناں؟ وہ آنکھوں میں چمک لیے کہہ رہی تھی بلاخر ڈاکٹر کا صدی مریض منڈھے چڑھ آیا تھا ہالے سلطان نے گیلے چہرے کے ساتھ سر اثبات میں ہلادیا تھا ہاں اسے چاہیے تھا اپروول

## Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کو وہیں کلینک میں چھوڑ کر ہم اب ایک ایلٹ کلاس کی کٹی پارٹی میں آئیں گے میک اپ سے لدی عورتیں پلیٹ ہاتھ میں لئے تو کوئی گلاس ہاتھ میں لئے کھاتی پیتی نظر آرہی تھیں یہ پارٹی ایک فارم ہاؤس کے لان میں دی گئی تھی

چھن کر آتی دھوپ خواتین کے چہروں پہ پڑ رہی تھی کوئی خوش گپیوں میں مصروف تھی تو کوئی کسی فیشن شو یا پھر کسی کی طلاق کو موضوع گفتگو بنائے بیٹھی تھی اسی پارٹی میں ایک جانب سوئمنگ پول کے سامنے رکھے صوفے پہ فروا بیٹھی تھی نارنجی پیروں تک آتا ڈھیلا ڈھالا لباس جس کا گلہ گہرا اور بازو ندارد تھے میک اپ کی تھیں اور بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں لپیٹے وہ خوبصورت لگ رہی تھی اسی لمحے اسے کوئی اپنی جانب آتا دکھائی دیا اس نے بازو میرزا خان خاتون کے بازو میں ڈال رکھا تھا اور کھل کر مسکرا رہا تھا وہ سیاہ پولو شرٹ اور سیاہ iyh پینٹ میں ملبوس تھا میرزا خان خاتون مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لائیں اور فروا کے عین سامنے آکر رکیں

ہنی تمہارا داماد تم سے ملنا چاہتا تھا ویسے تو یہ گرلز پارٹی ہے لیکن اگر مرد اتنا ہینڈ سم ہو تو ذرا سی چیٹنگ سے کچھ نہیں ہوتا اسکی بات پہ ساری خواتین قہقہہ لگا کر ہنسی تھیں نوجوان بھی مسکرایا تھا وہ مسکراتا تھا تو اس کے گال

## Posted On Kitab Nagri

میں ایک گڑھا بنتا تھا فروا با مشکل مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی تھیں عمر کے قریب رک کر اسکا کندھا تھپتھپایا پھر اسی اٹھی ہوئی گردن سے تمام عورتوں کو دیکھا

میرا داماد اتنے ہجوم میں بات نہیں کر سکتا ہمیں کچھ وقت دیجئے گا وہ مسکرا کر بولی تھی پھر اسی طرح کھڑے کھڑے عمر کے بازو میں بازو ڈالا اور اسکے ساتھ آگے بڑھ آئی تھی کئی خواتین نے انہیں رشک سے دیکھا تھا

ذرا دور سبزہ زار پہ پہ آکر فروا نے اپنا بازو جدا کیا تھا اور عین عمر کے سامنے آکر کھڑی ہوئی "کیا مجھے جاننے کا حق ہے کہ عمر حیات خان کیا چالیں چل رہا ہے؟ اسکی آنکھوں میں سختی تھی جبکہ عمر اب بھی پر سکون تھا

میں چالیں نہیں چلتا مسز سلطان میں وار کرتا ہوں سیدھا سینے پہ ایسے کے سامنے والا تلملا اٹھے آپ کو ڈیمودوں؟

فروا کچھ نہیں بولی وہ اسی طرح سخت نظروں سے اسے گھورتی رہی عمر نے اپنے پاکٹ سے اپنا موبائل نکالا تھا چند

بٹن دبائے اور پھر موبائل فروا کے آگے کر دیا وہ انہی چبھتی نظروں سے موبائل کو دیکھے گئی موبائل کی سکرین

پہ سلطان ہولڈنگز کی ویڈیو تھی سفیر کا آفس اور اس میں نشے کے لیے تڑپتا سفیر سلطان فروا بے اختیار پیچھے کو

ہوئی تھی آنکھوں میں شاک اتر اترتا ہے یقینی اور کچھ کرب بھی کسی بھی ماں کے لئے اپنی اولاد کو اس حالت میں

دیکھنا سب سے مشکل کام ہوتا ہے

سکرین پہ اب دوسرا منظر ابھرا تھا وہ کسی پرانے محلے کی تنگ تاریک گلیاں تھیں مہرماہ سلطان وہاں کھڑے ہو کر

کسی موٹی خزانٹ عورت سے بات کرتی نظر آرہی تھی اور پھر اس عورت نے اسکے ہاتھ پہ کچھ رکھا تھا کوئی پڑیا

سی تھی فروا سلطان کا دل دھک سے رہ گیا تھا وہ شاک کی شل نگاہوں سے فون کو دیکھے گئی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکے ہاتھ سے موبائل لے لیا اس نے اب چند بٹن دوبارہ دبائے اور اب کے اس نے ایک آڈیو ریکارڈنگ چلا کر موبائل اسکے کان کے قریب کیا تھا فروا اب تک پہلے شک سے نہیں نکلی تھی جب اسے سپیکر سے مہر کی آواز سنائی دی

وہ اپنے استاد کے قتل کا اعتراف کر رہی تھی وہ اسکول کے واچ مین کے قتل کا اعتراف کر رہی تھی فروا کو لگا تھا وہ ڈھے جائے گی اسے کھڑا ہونا مشکل لگا تھا اسکی آنکھیں مارے شک کے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اسکا دل ڈوب ڈوب کر ابھر رہا تھا آواز بند ہو گئی تھی عمر نے موبائل واپس کھینچ لیا تھا فروا اب بھی ساکت تھی آسمان سے پڑتی دھوپ اسے اب جھلسا رہی تھی وہ جل کر خاکستر ہونے لگی تھی

مہر..... میری مہر ایسا نہیں کر سکتی وہ ایسی نہیں ہے وہ مارے شک کے بس یہی کہہ سکی تھی عمر نے چبھتی نظروں سے اسے دیکھا تھا "آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی اس سے ایسا کروانے والی آپ ہیں عمر کے کہنے پہ اس نے بے یقینی سے گردن اٹھا کر اسکو دیکھا تھا آنکھوں کی بے یقینی بڑھ گئی تھی

آپ نے پہلے دن سے اسکے ذہن میں نفرت بھری محتاجی بھری اپنے حصے کا شر بھی اسکے حصے میں بھر دیا وہ آپ سے کہتی تھی اسے اسکی بہن کے خلاف مت کریں لیکن آپ نے کیا اور آپ کی وجہ سے آج وہ قاتل ہے فروا نے کچھ کہنا چاہا کوئی صفائی دینی چاہی لیکن الفاظ دم توڑ گئے تھے

بس ایک بار صرف ایک یہ سوچیں آپ کیا جواب دیں گی اپنے بھائی کو قیامت کے دن؟ جب وہ آپ سے پوچھیں گے آپ نے کیا تربیت کی میری بیٹی کی تب کیا کہیں گی آپ کہ اسے قاتل بنا دیا؟



## Posted On Kitab Nagri

فروا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے اسکا جوڑ جوڑ جیسے دکھ رہا ہو عمر اس پہ الفاظوں کے ہتھوڑے برساتا رہا تھا آپ نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی تباہ کی مسز شمس آپ نے اسے اغوا کروایا اسے ذلیل کروایا وہ اندھیروں میں چلی گئی ہے اب کے عمر کی آواز میں کرب تھا وہ بہت معصوم تھی بے حد معصوم آپ نے اسے کیا بنا دیا ہے؟ وہ اپنے لئے کوئی فیصلہ نہیں لے پارہی اسکے گلٹس اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے اور یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے اگر آپ اس روز مہرماہ کی تربیت کر لیتیں تو یہ نہ ہوتا آپ ذمہ دار ہیں عمر نے اپنی انگلی فروا کے ماتھے پہ رکھی تھی

آپ ہر چیز کی ذمہ دار ہیں فروا بیگ آپ ذمہ دار ہیں کہ شمس سلطان ایک جانور بن گیا آپ ذمہ دار ہیں کہ سفیر کھوکھلا بن گیا آپ ذمہ دار ہیں کہ مہرماہ گدھ بن گئی آپ کے اوپر تین لوگوں کو ابلیس بنانے کا الزام ہے اور حد تو یہ ہے کہ آپ اس بات کو مانتی بھی نہیں فروا کی رنگت نچڑچکی تھی وہ سفید مجسمے کی طرح کھڑی تھی ساکن ڈھے جانے والی

عمر نے خود کو مزید کہنے سے روکا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا پیچھے فروا جھلستی دھوپ میں تن تنہا کھڑی رہ گئی تھی  
ساکت.. شل... نمک جیسی



## Posted On Kitab Nagri

غزالہ روجی کے کلینک میں واپس آؤ تو ہالے سلطان اب بھی صوفے پہ بیٹھی تھی ڈھیلے ڈھالے کرتے والی روجی اسے سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی ہالے اب تک متعجب تھی اسے گویا یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اسے بھی کسی کے اپروول کی اجازت ہو سکتی ہے؟

اپروول؟... کیا مطلب؟ وہ تعجب سے بولی تھی روجی آگے کو ہو بیٹھی اور کہنا شروع کیا "ہر انسان کی زندگی میں کوئی نہ کوئی approver ضرور ہوتا ہے"

سلطان جو اگر آپ کے کام کو آپ کی تیاری کو آپ کے پروجیکٹ کو سبز ٹک لگا دے تو سب ٹھیک ورنہ آپ کو بے چینی ہونے لگتی ہے اینگز اسٹی ہونے لگتی ہے تمہارے کیس میں بھی کوئی نہ کوئی اپروور ضرور ہو گا

ہالے سخت حیرت زدہ تھی گویا اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ یہ اسکے بارے میں بات ہو رہی ہو "مجھے نہیں لگتا کہ میری زندگی میں کوئی ایسا انسان ہو گا میں ہالے سلطان ہوں مجھے کسی کے اپروول کی ضرورت کیسے ہو سکتی ہے؟ غزالہ روجی نے چند پل نرم نظروں سے اسے دیکھا تھا پھر گویا ہوئی ہالے دیکھو اپروورز کا ہماری زندگی میں آنے کا کوئی خاص دن خاص موقع نہیں ہوتا وہ بس "ایسے" ہی بس بغیر کسی وجہ موقع کے ہماری زندگی میں آ جاتے ہیں کبھی کبھی بچپن کے چند واقعات کے باعث جیسے کہ ہم کوئی کام کرتے ہیں اور ہمارے والدین کو دکھاتے ہیں کہ آیا وہ ہمیں بتائیں کہ ہم نے کیا کیا ہے؟ کیسا کیا ہے؟ غزالہ روجی بول رہی تھی اور ہالے غور سے سن رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہمارے والدین کبھی کبھی خود ہمارا کام اپرو کر دیتے ہیں اور کبھی کبھی وہ ہمیں ہمارے بہن بھائی یا کزن کے پاس بھیج دیتے ہیں ہم بچے ہوتے ہیں ہمیں یہ لگتا ہے کہ جس انسان کے پاس ہمارے والدین یا ٹیچرز نے ہمیں بھیجا ہے وہ ہم سے زیادہ چالاک ہو گا ہم سے زیادہ سمجھدار ہو گا اور یہاں سے شروع ہوتا ہے ایک بچے کی غلامی کا دور ہالے کے دل میں جیسے بہت کچھ چھتا تھا اسے کئی بار اسی طرح مہر کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن وہ یاد نہیں کر پائی اسکی شروعات کہاں سے ہوئی تھی

بچہ غلام بن جاتا ہے ہالے پھر آگے بڑھ کر چاہے وہ اچھے گریڈز لائے چاہے دنیا فاتح بن جائے لیکن جب تک اسکا پرووہ اس کے کام پہ سبز ٹک نہیں لگائے گا وہ اسی طرح بے چین رہے گا جیسے ابھی تم ہو ہالے بالکل چپ تھی خاموش گم صم روجی کی آواز گونج رہی تھی

کئی بار ہمارے پرووہ ز اچھے یا برے نہیں ہوتے مخلص یا غیر مخلص نہیں ہوتے وہ بس انسان ہوتے ہیں غلط فیصلے اور غلط پرووہ دے دینا انکی غلطی نہیں ہوتا لیکن اگر شروع سے ہمارے والدین یا ٹیچرز ہمیں ہمارے فیصلے خود لینے دیں تو یہ نوبت نہیں آتی

کیا ہم کبھی اپنے پرووہ کی قید سے آزاد ہو سکتے ہیں؟ ہالے نے پوچھا تھا یا پھر یہ کہ اگر ہم آزاد ہو کر بھی فیصلہ نہ لے پارہے ہوں تو؟

روحی سنجیدگی سے آگے کو ہوئی تھی غور سے ہالے کی آنکھوں میں دیکھا اور ایک بار پھر کہنے لگی "انسان ہمیشہ گرو کر تار ہتا ہے اگر اسے اندازہ ہو جائے وہ قید ہے تو وہ ضرور آزاد ہو سکتا ہے اگر چاہے دوسری بات انسان کئی

## Posted On Kitab Nagri

بار اپنے پروورز کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے ہمارے پروورز ہماری زندگی سے چلے جاتے ہیں لیکن وہ ہمارے

اندر

traumas اور Insecurities

چھوڑ جاتے ہیں جو ہمیں ساری زندگی برا محسوس کرواتے ہیں چاہے ہم کسی اونچے مقام پہ پہنچ جائیں یا پھر بہت کامیاب ہو جائیں بس ایک لمحہ صرف ایک ایسا لمحہ جس میں ہم اداس ہوں یا ڈپریسڈ ہوں یا پھر کوئی نیا فیصلہ لے رہے ہوں ہماری انسکیورٹیز اور ٹراماز جاگ جاتے ہیں کسی انسان کے پروول کا مارا دوسرا انسان ایک قیدی کی طرح ہوتا ہے اور قید انسان میں بہت کچھ بدل دیتی ہے

ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا اسکی آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں تھیں کیا اب میں ساری زندگی اسی طرح گزار دوں گی؟ کیا قید کے بعد نارمل ہونے کا کوئی آپشن نہیں ہے؟ وہ گیلی آنکھوں کے ساتھ بولی تھی

روحی مسکرائی تھی "ابھی وہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا جسکا حل انسانوں نے نہ ڈھونڈا ہو پروول کی قید سے نکلنے کا ایک ہی حل ہے اپنا ریموٹ کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لو اپنے لئے فیصلے لینا شروع کرو شروع شروع میں غلط بھی

ہوں گے یا شاید سہی بھی ہوں لیکن صرف ایک چیز ہے کہ آپ نے ہمت نہیں ہارنی بہتر انسان بننے کی اسٹرگل ساری زندگی چلتی رہے گی تم نے بس مضبوط رہنے کی کوشش کرنی ہے وہ نرمی سے بول کر اٹھ گئی تھی اب اسکا رخ کافی میکر کی جانب تھا روحی کے آفس میں اب بس کافی کے کپ میں گرتی دھار کی آواز آتی تھی سارے میں

کافی کو خوشبو پھیل گئی

## Posted On Kitab Nagri

میں اپنا فیصلہ کیسے لوں؟ ہالے کی بجھی ہوئی آواز بھی دھار کی آواز کے ساتھ شامل ہوئی تھی مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میرا فیصلہ میرا انتخاب درست ہے؟ وہ صوفے کی پشت پہ سر ٹکائے ہوئے تھی آواز کہیں دور سے آتی تھی روحی اب ہاتھ میں مگ لئے واپس آرہی تھی ساتھ ساتھ کہہ بھی رہی تھی "میری ایک فیورٹ رائیٹر ہیں نمرہ احمد وہ لکھتی ہیں دل کا فتویٰ آخری فتویٰ ہوتا ہے اور خدا کی قسم

this is gossebumps This is not just a line

تم بھی اپنے دل سے فتویٰ لو تمہارا دل کیا کہتا ہے؟

میرا دل کہتا ہے

He is the best man in the intire world

وہ بند آنکھوں سے بڑبڑائی تھی روحی مسکراتے ہوئے اسے دیکھتی رہی "وہ بہت اچھا ہے روحی وہ جب مجھے عقیدت سے دیکھتا ہے ناں تو میرا دل چاہتا ہے وہ ساری عمر مجھے ایسے ہی دیکھے ہالے خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی

www.kitabnagri.com

میں ایک فوڈی لڑکی ہوں میرے کھانا کو ہاتھ لگانا جیسے موت کو ہاتھ لگانا لیکن جب وہ میری کافی میرے ہاتھ سے لے لیتا ہے تو برا نہیں لگتا کیوں نہیں لگتا؟ وہ گلابی آنکھوں سے روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی آنسو تو اتر سے بہہ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

میں جب بولتی ہوں تو سب سنتے ہیں لیکن جب وہ بولتا ہے تو میرا دل سنتا ہے اسکی آواز اس کرہ عرض کا سب سے خوبصورت ساؤنڈ ہے اس نے جیسے اعتراف کیا تھا

آفس میں موجود ہر شے اپنی جگہ دم سادھ گئی تھی غزالہ روحی مسمرائز ہو کر اسکو سن رہی تھی

"وہ ساتھ ہوتا ہے تو لگتا ہے مسلے حل ہو جائیں گے وہ دور جاتا ہے تو دل رک جاتا ہے عمر کہتا ہے وہ میرے معاملے میں بے بس ہے لیکن وہ مجھے اسکے معاملے میں کیوں بے بس کر رہا ہے؟ اس نے روتے ہوئے گردن جھکالی تھی بھورے بال چہرے کے اطراف میں گرنے لگے تھے

کافی دیر تک وہ اسی طرح روتی رہی اور روحی اسکی پیٹھ کو تھپکتی رہی کافی دیر بعد وہ سیدھی ہو بیٹھی تھی گیلی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں اور سادگی سے روحی کو دیکھا جو آنکھوں میں فکر مندی لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی اسے دیکھ کر پیپی اینڈ نگز اور ٹریجڈک اینڈ گنز کا خیال دل سے نکل جاتا ہے اسے دیکھ کر بس

Kitab Nagri

Together ending

کا خیال آتا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ اب وہ میرے ساتھ جینا نہیں چاہتا لیکن میں کیا کروں اگر میں اسکے بغیر نہ جی سکوں؟

روحی نے گہری سانس لی اور اسکا ہاتھ تھپکا تھا "اگر نمرہ احمد کہتی ہیں کہ دل کا فتویٰ لے لو تو تمہیں چاہیے کہ لے لو جو تمہارا دل کہے وہ کرو نفع نقصان چھوڑ دو آزادی قید سب کو دور ہٹا کر ایک بار دل سے پوچھو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی



## Posted On Kitab Nagri

وہ نرمی سے سمجھا رہی تھی "دیکھو ہالے محبت کبھی بھی اچھی اینڈ نگز کی ضمانت ساتھ نہیں لاتی ہے محبت یہ کبھی نہیں کہتی کہ وہ ہمیشہ خوش رکھے گی لیکن وہ جب تک رہے گی تب تک اپنا کام ضرور کرے گی اور پیپی اینڈ نگز کا کیا؟ اگر ہم اپنے فیورٹ انسان کے ساتھ ساری زندگی نہ رہ سکے تو؟ اب کے ہالے کی آنکھوں میں خوف تھا

ساری زندگی کے لئے کچھ بھی نہیں رہتا ہالے یا پھر شاید رہتا ہو لیکن ہم اگلے سو سال کی پلاننگ کیوں کریں؟ کیوں نہ مستقبل کا غم چھوڑ کر حال میں جیا جائے چاہے ہمارے فیورٹ انسان کے ساتھ ہمیں چند سال ملیں لیکن اس میں محبت ہوگی یقین ہوگا خوشی ہوگی کیا یہ کسی پیپی اینڈ نگ سے بڑھ کر نہیں ہے؟ ہالے خاموش ہو گئی کچھ نہ بولی غزالہ روجی کی آواز گونجتی رہی

"محبت یقین کا نام ہے ساری عدم یقینی چھوڑ کر ایک ذرا سے مان اور بھروسہ پہ تعلق بنالینے کا نام ہے نفع نقصان چھوڑ کر بس ساتھ رہنا ہوتا ہے محبت سے بس خوشی اور اچھی اینڈ نگز مانگنا سودے بازی ہوتی ہے محبت میں سودے بازیاں نہیں کرنی چاہیے!!

ہالے کو ایک بار پھر بے چینی ہوئی تھی "کیا شہزادیاں ہمیشہ شہزادوں سے الگ ہو جایا کرتی ہیں؟ کیا فیری ٹیلز کا انجام اصل میں ہمیشہ مختلف ہوا تھا؟!!

غزالہ نے چند پل اسکی آنکھوں میں دیکھا پھر کہنا شروع کیا تھا "چاہے شہزادی اپنا قیدی دماغ ساتھ لائی ہو اور اسکے اندر اندھیرے بس چکے ہوں اور انکا تعلق گرو نہ کیا ہو لیکن انہوں نے کوشش تو کی ناں؟ انہوں نے محبت



## Posted On Kitab Nagri

کے چند سال تو ساتھ گزار لئے ناں؟ اسکے بعد الگ بھی ہوئے تو کیا؟ کم از کم ایک دوسرے کے لئے ایفرٹس تو کیں ناں تعلق میں کی جانے والی آپ کی کوشش پچھتاووں سے اچھی ہوتی ہے

چاہے یوں ہو اہو کہ شہزادی کی سوتیلی ماں نے اسکا گھر دوبارہ خراب کر دیا ہو لیکن اس نے چند سال شہزادے کو دیے ناں؟ اس نے اپنے حصے کی محبت لے لی ناں؟ اب اگر شہزادہ اسکو چھوڑ بھی دے تو کم از کم اسکے پاس پچھتاوے نہیں ہوں گے کم از کم یادیں تو ہونگی محبت میں اینڈنگز پلان کرنے والے ہمیشہ اکیلے رہ جاتے ہیں ساری فکریں چھوڑ سارے برے خیال چھوڑ بس ایک بھروسے مان اور تحفظ کے ساتھ کسی کی زندگی میں چند سال رہنا ہر اچھی بری اینڈنگز سے زیادہ قیمتی اور نوبل ہوتا ہے

ہالے نے بس سر ہلا دیا پھر وہ اٹھی تھی اپنے پیروں میں رکھا پرس بھی اٹھایا "یہ سیشن ریکارڈ تو نہیں ہوا ناں؟ یکدم اس نے ٹھہر کر پوچھا تھاروحی براہی تو مان گئی

تمہیں لگتا ہے ہر سیشن ریکارڈ کروں گی میں؟ اور تمہارے پچھلے سیشنز بھی تمہاری مرضی سے ریکارڈ کر کے عمر حیات کو بھیجے گئے تھے آخر میں اس نے کچھ جتا کر کہا ہالے اب بھی غائب دماغ تھی

اس نے چند الوداعی کلمات کہے اور باہر نکل آئی دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ آسمان کو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی اداس غمگین مسکراہٹ دل ہلکا تھا روح ہلکی تھی کسی کو سنانا تھیراپی ہی تو ہے

## Posted On Kitab Nagri

یہ ایک فائیو اسٹار ریستوران کا منظر تھا جس کے روف ٹاپ اس وقت کئی میزیں سبھی تھیں خوش گپیاں کرتے لوگ کھانا کھاتے اور باتیں بناتے لوگ کچھ کھانوں کی تصاویر بناتے اور کھانے سے زیادہ تصاویر پہ توجہ دیتے لوگ انہی لوگوں کے درمیان ایک میز پہ ایک نیا شادی شدہ جوڑا بیٹھا تھا سبز آنکھوں والی لڑکی اور اسکے سامنے بیٹھا سیاہ آنکھوں والا لڑکا...

لڑکی نے سفید لباس پہن رکھا تھا کندھوں پہ پشیمنا شال گرائے بالوں کو نفیس جوڑے میں قید کئے وہ اچھی لگ رہی تھی لیکن اسکا چہرہ اسکا چہرہ بے تاثر تھے کھنڈر سا جبکہ اسکے سامنے ایش گرے ڈنر سوٹ میں بیٹھا لڑکا ہشاش بشاش سا تھا اسکے چہرے پہ رونق تھی وہ کافی ہلکا پھلکا لگتا تھا یوں جیسے اللہ نے اسکے سینے سے ڈھیروں بوجھ سرکا دیا ہو وہ مسکرا مسکرا کر اپنی بیوی سے بات کر رہا تھا جو بامشکل ہی اسے جواب دے رہی تھی دفعتاً اس نے اپنی جیب سے کچھ نکالا تھا وہ ایک سرخ رنگ کا جیولری کیس تھا یا قوت نے اسکو کھولا تو اسکے اندر سے ایک بھاری موٹے ہیرے والی انگوٹھی نے اپنی جھلک دکھائی تھی نرمین ٹکڑ ٹکڑ اس انگوٹھی کو دیکھے گئی یا قوت نے میز پہ دھرا اس کا ہاتھ تھا تاہم نرمین کی آنکھوں میں بے تحاشا خوف در آیا اس نے اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی تھی یا قوت حتہ المکان خود کو نارمل دکھا رہا تھا اس نے نرمین کی آنکھوں میں دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا تم میرے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہو گی؟ وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں چمک تھی میں مانتا ہوں نرمین میں نے بہت غلطیاں کی ہیں گناہ کئے ہیں لیکن اب میں واپس آنا چاہتا ہوں ایک اچھی زندگی کی طرف جس میں تم میرے ساتھ ہو گی وہ ایک پل کو رکا تھا نرمین دم سادھے اسے دیکھے گئی

تم وہ لڑکی ہو نیرو جسے میں اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا ہوں میرے لئے تم بے حد انمول ہو اب میں سب چھوڑ کر ساری برائی چھوڑ کر بس تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ میں مانتا ہوں وہ سر جھکا کر شکستگی سے بولا تھا اسکا لہجہ واقعی پیشیمان تھا

میں نہیں جانتا اللہ مجھے معاف کرے گا یا نہیں لیکن اگر تم معاف کر دو گی تو وہ بھی کر دے گا پلیز نرمین مجھے معاف کر دو اس نے نظریں اٹھا کر التجا کی تھی نرمین چند پل اسے دیکھتی رہی تھی وہ انسان اس کے لئے کیا کیا نہیں تھا؟

کفرٹ.. محبت... زندگی کیا وہ اس انسان کو ناں کہہ سکتی تھی؟  
یوں بھی توجہ لڑکیوں کے ریپسٹ یا اغوا کار شوہر بن جائیں تو لڑکیوں کو ان سے محبت ہو جایا کرتی ہے اور لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں

وہ یاقوت کو دیکھ رہی تھی یاقوت بھی آنکھوں میں نرمی محبت اور امید لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے ہاتھ میں نرمین کا ہاتھ اب بھی تھا وہ پیشیمان بھی تھا... اور نرمین کی محبت بھی یاقوت کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ذہن میں بار بار اپنے باپ کے الفاظ گونج رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں جذباتی یونو

نرمین ہولے سے مسکرائی تھی یا قوت کے ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ سے تھپکا اور سر کو اثبات میں ہلا دیا

میں تمہیں لاکھوں بار بھی معاف کر سکتی ہوں یا قوت !!!

وہ نرمی سے بولی تھی یا قوت کھل کر مسکرایا تھا اندیشے دور ہونے لگے تھے دنیا مکمل تھی آہ اگر کسی کو بخت چاہیے

تو یا قوت جیسا ہو

مردانہ بوتیک کی اوپری منزل پہ بنے فوڈ کورٹ میں اس وقت رش نہیں تھا اسی فوڈ کورٹ میں ایک جانب گیسٹ

روم بنا تھا جہاں ورکرز اگر رات میں ایکسٹر اکام کرتے تھے تو انہیں ریست کرنے دیا جاتا تھا

اس وقت اسی گیسٹ روم کے پلنگ پہ وہاج خان سو رہا تھا بلکہ سو کیا رہا تھا بری طرح بخار میں نے سدھ پڑا تھا لحاف

سرتک اوڑھے اسے جیسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا وہ پچھلے ایک ہفتے سے بیمار تھا کئی ڈاکٹرز کو دکھا دیا لیکن کوئی

فرق پڑتا ہی نہیں تھا اسی حالت سے خوف کھاتے ہوئے وہاج کے ایک دوست نے عمر حیات کو کال کر کے بلالیا

تھا

وہ آتے ہی تمام لوگوں پہ چیخا چلایا تھا دھمکیاں دی تھیں ایک بوڑھے انسان کا خیال نہ رکھنے پہ ہزار باتیں سنائی

تھیں لیکن پھر بس ایک بات "اگر بات اتنا پیارا ہے تو ساتھ گھر کیوں نہیں لے جاتے" اس بات پہ وہ تھم گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا وہ اوپر چلا آیا ریسٹ روم کے دروازے پہ چند پل بے مقصد سا کھڑا رہا اس آدمی کے سامنے ہوتے ہی وہ جذباتی ہو جاتا تھا کچھ تھا کہ یہاں اسکا پتھر دل موم کی طرح پگھلنے لگتا تھا گیسٹ روم زیادہ بڑا نہیں تھا وہ ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جہاں تین سنگل بیڈ رکھے تھے بیڈ کے سامنے والی دیوار میں ٹی وی نصب تھا دائیں جانب باتھ روم بنا تھا عمر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا آگے چلا آیا تھا بیڈ کے پاس پہنچ کر اس نے لحاف اوڑھے شخص کا لحاف ذرا سا سر کا یا اب اسکا بخار سے تپا سرخ چہرہ نظر آیا تھا عمر کے دل کو کچھ ہوا تھا عمر نے آگے جھک کر انکو کندھے سے ہلایا تھا وہاں نیم خوابیدہ آنکھوں سے اسے تکتے گیا

عمر نے انکی کمر میں ہاتھ ڈال کر انہیں سیدھا کر کے بٹھایا تھا وہ اس تنومند سے آدمی کو بغیر کسی دقت کے بٹھا گیا تھا وہ مرد تھا بیٹے انہی دنوں کے لئے مانگے جاتے ہیں وہاں شاید کچھ مانگ رہا تھا لیکن بول نہیں پارہا تھا عمر نے غور کیا تو وہ پانی مانگ رہا تھا وہ واپس نیچے گیا تھا کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں بہت کچھ تھا منرل واٹر کی بوتلیں اچھی غذا اور ساتھ ایک ڈاکٹر جس نے وہاں کاحیک اپ کیا تھا دوائی دی اور چلا گیا کچھ وقت بعد عمر نے اسے کھانا بھی کھلایا اسکا بخار کافی حد تک اتر گیا تھا عمر اس سے نظریں ملائے بغیر اسکے سارے کام کرتا دکھائی دے رہا تھا اس نے ایک نظر اپنے باپ کے کپڑوں کو دیکھا وہ میلے سے لگے تھے عمر کے دل کو دھکا لگا تھا اپنے باپ کو تکلیف میں دیکھنا ہر اولاد کے لئے موت کا مقام ہوتا ہے

وہ الماری تک گیا تھا اور صاف کپڑے نکال کر لایا تھا وہاں نقاہت زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا چند منٹ بعد عمر خود ہی اسکے کپڑے تبدیل کر چکا تھا وہ بیٹا کم باپ زیادہ لگ رہا تھا سارے کام کر لینے کے بعد وہ واپس اسکے سرہانے آکر



## Posted On Kitab Nagri

بیٹھا تھا وہاں چند لمحہ گردن موڑے اسے دیکھتا رہا اسکی آنکھیں نم ہو رہی تھیں پھر اس نے دھیرے سے اپنا سر عمر کے کندھے پہ رکھ دیا عمر نے کچھ نہیں کہا وہ بس خاموشی سے بیٹھا رہا شاید وہ تھک چکا تھا اب لڑنا شکایات کرنا اسکے بس کی بات نہیں رہی تھی

کافی دیر تک وہ اسی طرح اسکے کندھے سے لگا بیٹھا رہا اسکے آنسو بہتے رہے اولاد کی جدائی اسے مار رہی تھی "مجھے معاف کر دو عمر پلیز مجھے معاف کر دو وہ بہت دیر بعد بولا تھا

عمر نے لب بھینچ لئے تھے کم از کم وہاں خان وہ انسان نہیں تھا جسے عمر رانا چاہتا تھا "میں نے بہت غلط کیا ہے مجھے تمہارے اسکول کے وقت تمہارے ساتھ نہ ہونے کے لئے معاف کر دو

عمر کی آنکھوں کے آگے بہت سارے منظر ابھرے تھے محروم ادھورا بچپن گالیاں دیتے جھڑکتے لوگ وہ بس ساکن بیٹھا رہا تھا وہاں روتا جاتا اور کہے جاتا تھا

میں تمہاری جوانی کے دنوں میں تمہارے ساتھ نہیں تھا میں نے تمہاری کامیابیاں نہیں دیکھیں میں نے تمہاری شادی نہیں دیکھی مجھے اس سب کے لئے معاف کر دو عمر پلیز مجھے معاف کر دو

عمر کی آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر گرے تھے جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گیا تھا نہ جانے اسے رف ٹف رہنے کا کیا جنون سوار تھا

میں نے آپ کو کبھی قصور دیا ہی نہیں ابا وہ ہلکی آواز میں بولا تھا اسکے منہ سے اپنے لئے "ابا" سن کر وہاں کی روح تک پر سکون ہو گئی تھی عمر سامنے دیوار کو دیکھتے ہوئے کہتا رہا



## Posted On Kitab Nagri

میں شاید آپ سے کبھی ناراض بھی نہیں تھا لیکن میں نگین سلطان کا بیٹا ہوں مجھے خود کو سزا دینے میں مزہ آتا ہے میں بس خود کو سزا دے رہا تھا لیکن اب بس وہ بولتے بولتے روکا تھا

لیکن آج جب آپ کے دوست نے مجھے کال کر کے بتایا کہ آپ کا سانس رک رہا ہے اور آپ بے ہوش ہو گئے ہیں جھوٹ مت بولو اس نے کہا تھا میں مر گیا ہوں وہاں نے اسے ٹوکا تھا عمر نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں جیسے یہ بات بے حد تکلیف دیتی ہو میں ڈر گیا تھا ابا وہ دھیمی آواز میں کہہ رہا تھا

میں بہت ڈر گیا تھا مجھے لگا تھا میں آپ کی معافی کے بغیر آپ کو کھودوں گا مجھے لگا تھا قیامت کے دن مجھے نافرمان اور والدین کو ستانے والی اولاد میں شامل ہونا پڑے گا لیکن مجھے بچا لیا گیا ہے آج میں آپ کو اپنے تمام حق معاف کرتا ہوں اور آپ سے اپنی حق تلفی کی معافی مانگتا ہوں عمر نے چہرے موڑ کر وہاں کو دیکھا تھا وہاں حیران رہ گیا تھا

مجھے معاف کر دیں ابا تاکہ میں قیامت کے دن اپنی ماں کے سامنے اپنے اللہ کے سامنے سرخرو ہو سکوں اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے باپ کے سامنے باندھ لئے تھے وہاں نے ہول کر اسکے دونوں ہاتھ تھام کر چومے تھے اور پھر اسے خود ہی ذرا سا اٹھ کر سینے سے لگا لیا تھا

اب وہ دونوں رو رہے تھے عمر آج اپنی محرومیاں ختم ہونے پہ رو رہا تھا اور وہاں خان کو آج اپنا بیٹا مل گیا تھا بخت نے اب عمر کے ساتھ انصاف کرنا شروع کر دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں آپ کو معاف کرتی ہوں لیکن میری ایک شرط ہے لمحے کی فسوں خیزی ایک چھناکے سے ٹوٹی تھی یا قوت کے دل میں دور کہیں وجد ان اتر تھا آس پاس چلتی ہوانے دل ٹوٹنے کی نوید سنادی تھی آسمان نے یا قوت کو دیکھ تمسخر سے سر جھٹکا تھا سفید لباس والی لڑکی کہہ رہی تھی

میں تمہیں ہر زیادتی ہر تکلیف کے لئے معاف کرتی ہوں لیکن بس ایک شرط ہے میری مان لو اور لے لو معافی اسکی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا یا قوت نے بے ساختہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا تھا خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیری "کیا شرط ہے تمہاری؟ وہ بدقت بول پایا تھا

طلاق.... نرین نے بس ایک ہی لفظ کہا تھا لیکن یا قوت کو لگا تھا جیسے اسکا دل ایک ہزار بار ٹوٹا ہو "مجھے طلاق دے دو یا قوت کیونکہ میں تمہارے ساتھ ساری زندگی وفادار نہیں رہ سکوں گی میں ساری زندگی تمہارے چھونے کو غلازت اور قریب رہنے کو تعفن سمجھوں گی اور یاد رکھنا جب تک مظلوم معاف نہ کرے تو بہ تو خدا بھی قبول نہیں کرے گا

یا قوت یک ٹک پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھے گیا سارے الفاظ حلق میں دم توڑ گئے تھے سانس بند ہونے لگا تھا اسکے لئے اس لڑکی کو کھونے کی بات ہی سوہان روح تھی

## Posted On Kitab Nagri

میں... میں تمہیں طلاق نہیں دے سکتا کیا... تم کیا پاگل ہو گئی ہو؟ کیسی باتیں کر رہی ہو؟ یا قوت لفظ جوڑ کر بول رہا تھا شکوہ اب تک تھا دیکھو نیر و میری جان بات سمجھنے کی کوشش کرو میں تم سے بے حد محبت کرنے لگا ہوں تم جو چاہو گی میں کروں گا جیسا چاہو گی ویسا کروں گا لیکن پلیز مجھے یہ سزا مت دو یا رمر جاؤں گا میں وہ آخر میں بے بسی سے بولا تھا دل جیسے بند ہو رہا ہو

نرین نے استہزاء سے سر جھٹکا تھا "میں کوئی ضد نہیں کر رہی یا قوت تم سے دور جانا یا طلاق لینا میرے بس کی بات ہے ہی نہیں میں ایک کمزور عورت ہوں لیکن تم خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

کیا کہو گے اس سے کہ جس عورت کی عزت خراب کی جسے تکلیف دی جسے رسوا کیا میں اس سے معافی نہیں مانگوں گا لیکن آپ معاف کر دیں خدا کی قسم یا قوت فرشتے ہاتھ اٹھا کر لعنت بھیجیں گے تم پہ اگر ایسا کیا تو تمہیں اگر مجھ سے معافی چاہیے تو طلاق کے پیپر سائن کرو میں معافی نامہ سائن کر دوں گی وہ ہٹ دھرمی سے بولی تھی

یا قوت کے دل میں گرہیں پڑنے لگیں تھیں وہ بے بس ہونے لگا تھا "نیر و... پلیز پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کرو آئی لو یو آئی ریٹکی ڈو اور میں مان رہا ہوں ناں میں غلط ہوں شر مندہ ہوں پہلی غلطی تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے

اسی لئے تو وہ خدا ہے یا قوت بڑے ظرف والا اعلیٰ ذات ہم بندے ہیں گناہوں پہ اللہ معاف کر دیتا ہے بندے نہیں کرتے مجھ سے معافی چاہیے تو قیمت ادا کرو وہ جتنا تے ہوئے بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یا قوت نے نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اب کے وہ بولا تو اس کی آواز ہلکی تھی "ڈیڈ نے کہا تھا جب لڑکیوں کے ریپسٹ ان کے شوہر بن جائیں تو لڑکیوں کو ان سے محبت ہو جایا کرتی ہے اور لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں کیا تم مجھ سے دستبرداری دے دو گی؟ میں ایک وقت میں تمہاری محبت رہا ہوں نہ میں وہ ایک آس سے بولا تھا شاید ابھی بھی کچھ بچ جانے کی کچھ رہ جانے کی آس

نرین نے اسے ٹھنڈی ٹھار نظروں سے دیکھا تھا "یہ سچ ہے یا قوت لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں ہوتیں لیکن ایک وقت آتا ہے جب اپنا وقار اور عزت کے بدلے محبت کو چھوڑتا ہے اور تب کچھ لڑکیاں نرین مغل جیسی ہوتی ہیں جو وقار چن لیتی ہیں تم آج بھی میرے دل میں ہو روز اول کی طرح آج بھی تمہیں دیکھ کر دل کہتا ہے حسن تم پہ تمام ہوا وہ ایک پل کو رکھتی تھی ہارون کی کرب زدہ آنکھوں میں دیکھا "لیکن میرے دل کا ایک کونہ سڑ چکا ہے تمہاری کی گئی زیادتیوں کی وجہ سے میرا جسم مجھے چپک زدہ لگتا ہے تم جانتے ہو جب تم میرا ہاتھ پکڑتے ہو تو مجھے کیسا لگتا ہے؟ اس نے یا قوت کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا تھا یا قوت نے نفی میں سر ہلایا تھا نرین آگے کو ہوئی آواز دھیمی کر لی "مجھے بالکل ویسا لگتا ہے جیسا اس قاری کے چھونے پہ تمہیں لگتا تھا

یا قوت بدک کر کھڑا ہوا تھا چہرے پہ خوف اور نفرت بیک وقت آئے تھے اس کے پورے جسم پہ جیسے کانٹے چھوڑ دیے گئے ہوں وہ بے یقینی سے کھڑا ہو کر اسے دیکھے گیا نرین اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے قریب آئی تھی عین اسکے سامنے

## Posted On Kitab Nagri

تم بتاؤ ناں یا قوت کیا تم اس قاری کے ساتھ ایک گھر میں ایک چھت کے نیچے رہ سکتے ہو؟ یا قوت ہر گزرتے لمحے کسی مردے کی مانند سفید پڑ رہا تھا اسکی آنکھوں کی رمل گویا مرچکی ہو وہ بے یقینی سے پیچھے ہونے لگا تھا جب تم نہیں رہ سکتے تو میں کیسے رہوں؟ تم ایسا کرو صرف دو گھنٹے اس آدمی کے پاس رہ آؤ تم دو گھنٹے اس شخص کے ساتھ رہو جس نے بچپن میں تمہیں جسمانی استحصال پہنچایا دو گھنٹے بعد آنا زمین مغل تمہیں سب معاف کر دے گی خود کو ذلیل کیا جانا بھی اور پل پل کی موت مارنا بھی

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی یا قوت آگے بھی نہیں بڑھ سکا وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا اس شخص کے نام پہ ہی یا قوت کو اپنے ارد گرد تعفن اور بدبو محسوس ہو رہی تھی کجا کہ اسکے ساتھ رہنا آج یا قوت کو صحیح معنوں میں زمین کی تکلیف کا احساس ہوا تھا

وہ بغیر اسکی طرف دیکھے بغیر کسی اور کی طرف دیکھے تیز تیز سیڑھیاں اترتا باہر جا رہا تھا سانس بند ہو رہا تھا دل رک رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سلطان منزل میں موجود فروا سلطان کے کمرے کی تمام بتیاں بجھی ہوئی تھیں اے سی بند پڑا تھا جس سارے کمرے میں پھیلا ہوا تھا اسی تاریک کمرے میں بیڈ کی ایک جانب فرش پہ فروا بیٹھی تھی گھٹنے سینے سے لگا رکھے



## Posted On Kitab Nagri

تھے گردن بیڈ پہ ڈھلا رکھی تھی اسکی آنکھیں سرخ متورم تھیں کاجل بہہ گیا تھا اور مٹا مٹا سا میک اپ اب بھی موجود تھا لباس وہی تھا جو صبح کٹی پارٹی میں پہن رکھا تھا

دفتداروازہ کھلا تھا شمس اندر آیا تھا کمرے کی یہ حالت دیکھ اسکا دل بھی دھک سے رہ گیا تھا باہر سے آتی روشنی اب سیدھا اسکے کمرے میں فرش پہ بیٹھی فروا پہ پڑ رہی تھی وہ ٹوٹی بکھری ہوئی حالت میں تھی ایک لمحے کو جیسے شمس کا دل کسی نے مٹھی میں لے کر دبایا ہو وہ اس عورت کو گالیاں دے سکتا تھا بے عزت کر سکتا تھا لیکن سچ یہ تھا کہ وہ اسے اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب چلا آیا تھا پھر بچوں کے بل اسکے قریب بیٹھا اب وہ فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے فروا؟... کیا کچھ ہوا ہے؟ ادھر دیکھو مجھے کیا ہوا ہے؟ وہ اسکا چہرہ اپنی جانب موڑتے ہوئے پوچھ رہا تھا فروا کی آنکھوں سے گرم گرم آنسو بہنے لگ گئے تھے شمس اب کے واقعتاً پریشان ہوا اٹھا تھا "خدا کے لئے فروا مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ تم اس طرح تو نہیں روتیں تم دوسروں کو رلا دیتی ہو لیکن تم نہیں روتیں آخر کیا ہوا ہے کچھ بولو پلیز مجھے فکر ہو رہی ہے وہ اب اسکے قریب ہی بیٹھ گیا تھا

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے شمس بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے وہ زور زور سے بچوں کی طرح رونے لگی تھی میں نے کسی کو اندھیروں میں دھکیل دیا ہے حالانکہ میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی میں ایسا کیسے کر بیٹھی شمس یہ مجھ سے کیا ہو گیا (فروا کی آنکھوں کے آگے بس مہرماہ کا چہرہ تھا وہ اسے معصوم سے کیا بنا چکی تھی )



## Posted On Kitab Nagri

شمس کی آنکھوں میں کچھ گیلا سا چمکا تھا وہ ذرا سا پیشان ہوا تھا "تم ٹھیک کہہ رہی ہو فروا اسے اندھیروں میں دھکیل کر ہم نے اچھا نہیں کیا ہم دونوں اس میں شامل تھے مجھے تمہیں روکنا چاہیے تھا (شمس کی آنکھوں کے آگے ہالے سلطان کا چہرہ تھا)

میں کیا کروں شمس میں کیا کروں؟ میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں مجھے اسکے لئے شیطان نہیں بننا چاہیے تھا میں اسکے لئے کیوں شیطان بن گئی یہ میں نے کیا کر دیا یہ کیا ہو گیا مجھ سے وہ اپنی ہتھیلی سر پہ مار رہی تھی جیسے بے حد تکلیف میں ہو

شمس اس سے زیادہ تکلیف میں لگتا تھا "میں بھی یہی سوچ رہا ہوں فروا ہم اسکے باپ کو کیا جواب دیں گے ہم کیا کہیں گے؟ کیوں کیا ہم نے انکی اولاد پہ ظلم؟ وہ رنجیدہ تھا بلکہ اولاد چھوڑو ہم نے خود انکے ساتھ بہت ظلم کیا فروا ہم نے کیوں کیا ایسا؟ اس نے گردن جھکا دی تھی حرص گردنیں جھکا دیتا ہے

فروا نے اپنی بھوری آنکھیں رگڑ کر صاف کیں پھر شمس کا ایک ہاتھ تھام لیا "ہم مجبور تھے شمس بے حد مجبور ہمیں لگا تھا یہی صحیح ہے اور یہی صحیح تھا اس کی زکام زدہ آواز کچھ جتا رہی تھی ہمارا طریقہ کار غلط ہو سکتا ہے لیکن جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے نا؟

وہ اپنی گیلی آنکھیں شمس کی آنکھوں میں گاڑے کہہ رہی تھی شمس نے بس اثبات میں سر ہلادیا تھا وہ نہیں سمجھ پارہا تھا وہ اپنے بھائی کے ساتھ زیادتی کے گلے میں تھا

## Posted On Kitab Nagri

واپسی اب بھی ممکن ہے ضمیر کی قید سے نکل آنا اتنا بھی مشکل نہیں ہے اگر تم میرے ساتھ رہو تو ہم اندھیروں میں بھیجے لوگوں کو واپس لاسکتے ہیں ہم زیادتیوں کے ازالے کر سکتے ہیں وہ امید سے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی شمس بس اسے دیکھے گیا

ہم گناہ بنے شیطان بنے لیکن اب ہم فرشتے بنیں گے ہم اپنے لوگوں کے لئے فرشتے بنیں گے شمس ہاں ہم یہ کر سکتے ہیں وہ جلدی جلدی کہہ رہی تھی اسکا بوڑھا چہرہ چمک رہا تھا شمس کے چہرے پہ بھی امید در آئی تھی وہ متفق تھا

یکدم فروا بولتے بولتے رک گئی تھی اسکی آنکھوں میں خوف تھا "کیا تم... تم سب کچھ بھول سکتے ہو شمس؟ وہ سب جو بیس سال پہلے ہوا؟ کیا تم مجھ سے نفرت کرنا چھوڑ سکتے ہو؟ وہ امید کا ڈوبتا نکاہا تھا میں لئے پوچھ رہی تھی شمس چند لمحہ اسے دیکھتا رہا پھر ڈھیرے ڈھیرے سر اثبات میں ہلادیا

!!"میں تمہیں معاف کر چکا ہوں فروا تم اگر اس وقت بھی مجھ سے معافی مانگ لیتی تو میں معاف کر دیتا لیکن تم ضد پہ اڑی رہیں وہ بول رہا تھا اور فروا اسے سنتے ہوئے آنسو بہاتی رہی

میں تم سے نفرت نہیں کر سکا اسی لئے کبھی تمہیں طلاق بھی نہیں دے سکا ایک زندگی تھی جو ہم نے خراب کی نفرت بدگمانی میں لیکن اب بس وہ ایک عزم سے مسکرایا تھا اب ہم فرشتے بنیں گے ہم دونوں اب نیک بنیں گے جنکو اندھیروں میں دھکیل دیا ہے اب انہیں واپس بھی ہم ہی لائیں گے

## Posted On Kitab Nagri

میں سب فکس کر لوں گی شمس میں سب ٹھیک کر دوں گی بس ایک بار مزید کوئی گناہ نہیں کوئی برائی نہیں فروا  
نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی

وہ دونوں مستقبل کے منصوبے بنا رہے تھے وہ ابلیس سے دوبارہ عزازیل بننے جا رہے تھے لیکن شاید وہ بھول  
چکے تھے عرش سے دھتکارے ہوئے لوگوں کی واپسی شاز و نادر ہی ہوتی ہے

عمر حیات کے بنگلے پہ پھیلی رات گہری ہوتی گئی تھی وہ آدھی رات کے وقت گھر لوٹا تو تھکا ہوا سا لگتا تھا گاڑی  
پورچ میں پارک کر کے وہ اندر بڑھ آیا تھا اسکا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا لیکن سیڑھیوں پہ ہالے کو بیٹھا دیکھ وہ  
رک گیا تھا

کتنے دنوں سے اسے دیکھا نہیں تھا اور کتنی تکلیف ہوئی تھی آج اسے دیکھ لیا تھا لیکن تکلیف اب زیادہ ہو رہی تھی  
وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ جانا چاہتا تھا جب اسکی آواز پہ رکا

میں نے چائے بنائی ہے پینا چاہو گے؟ وہ مڑا نہیں دل میں شدید طلب ہوئی تھی کہ ہاں کر دے لیکن "مجھے  
ضرورت نہیں ہے" کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا البتہ اسکا رخ اب اپنے کمرے کی جانب نہیں تھا وہ کچن میں اگیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

شاید اسے کافی کی طلب ہو رہی تھی کیونکہ باہر تک اسکے مگ میں چیخ چلانے کی آواز آتی تھی ہالے خاموشی سے اٹھ کر اسکے پیچھے کچن میں گئی تھی لیکن دروازے کے قریب خون کے دھبے دیکھ اسکا دل دھک سے رہ گیا تھا وہ فوراً آگے بڑھ آئی عمر نے اس کا آنا نوٹ کیا تھا لیکن مڑا نہیں وہ ننگے پیر کھڑا تھا اور جہاں کھڑا تھا وہاں بھی فاصلے فاصلے سے اسی طرح کے دھبے تھے شاید اسکے پیر سے خون رس رہا تھا

تمہارے پیر کو کیا ہوا ہے؟ ہالے نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی جانب موڑا تھا

شیشہ لگ گیا تھا کچھ دن پہلے اور آج پھر لگ گیا زخم گہرا ہو گیا وہ مناسب لہجے میں کہتا واپس اپنے مگ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا جبکہ اب ہالے نے اسکے سامنے سے مگ اٹھالیا تھا خاموشی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور ڈانٹنگ ٹیبل کی جانب چلی آئی کرسی کھینچ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر بس بے تاثر نظروں سے اسے دیکھے گیا چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکا

ہلنا مت یہاں سے ورنہ بہت برا پیش آؤں گی وہ انگلی اٹھا کر تنبیہ کرتی کچن کیبنیٹس کی طرف بڑھ گئی تھی اگلے ہی لمحے وہ ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس لئے آتی دکھائی دی عمر نے لب بھینچ لئے وہ یہاں سے اٹھنا چاہتا تھا لیکن بے بسی سے بیٹھا رہا ہالے اس کے پیر کے قریب جیسے ہی نیچے بیٹھی عمر کھڑا ہو گیا

I can do it by myself

ہالے اسی طرح بیٹھی رہی اور اسے دیکھتی رہی "بیٹھ جائیں اے ایس پی صاحب میں اتنی بری بھی نہیں ہوں چارونا چار اسے بیٹھنا پڑا تھا ہالے نے اسکے پیر کو ہاتھ میں لیا عمر کو ایک دفع پھر بے چینی ہوئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

پیروں میں بیٹھی اچھی نہیں لگ رہی میں کر لیتا ہوں رہنے دو ہالے اسکی سنے بغیر اسکا پیر اپنے گھٹنے پہ رکھ لیا تھا اب وہ اسکی صفائی کر رہی تھی اسی پیر پہ جلنے کے مٹے مٹے نشان بھی تھے وہ چند پل اسی طرح بیٹھا ہالے کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتا رہا

تمہیں مزہ آتا ہے کیا؟ پہلے زخم دینا اور پھر آکر مرہم رکھنا؟ وہ نہ جانے کیوں کہہ بیٹھا ہالے کا ہاتھ ایک پل کو رکھا تھا پھر وہ اسی طرح سفید پٹی اسکے پیر کے گرد لپیٹتی گئی

تمہیں اچھا لگتا ہے کیا؟ کسی کی تکلیف پہ بے چین ہو جانا لیکن پھر بھی اسے تکلیف دینا

ہا۔۔۔ اس کسی کے پاس دل نہیں ہے اور اگر ہے تو میرے لئے نہیں ہے وہ تلخی سے بولا تھا ہالے نے سر نہیں اٹھایا

دلوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں اے ایس پی صاحب؟ ہالے نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے نظر اٹھا کر پوچھا تھا یہ دل ہی ہے جو ایک بائیس سالہ لڑکی کے قدم آدھی رات کے وقت کسی انجان آدمی کی آواز پہ روک دیتا ہے

عمر سن رہ گیا تھا اسے لگا اس نے غلط سنا ہے اسکی آنکھیں مارے حیرت کے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ کچھ کہہ نہیں سکا

ہالے فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی پھر سنک کی طرف بڑھ گئی ہاتھوں کو اچھے سے دھویا پھر چو لہے کی جانب بڑھ گئی اس نے چائے کا پانی چڑھایا عمر بس اسکی پشت کو دیکھے گیا تھا کونسا درد کہاں کی تکلیف وہ سب بھول گیا تھا چند منٹ بعد وہ واپس پلٹ آئی تھی چائے کا بھرا ہوا مگ عمر کی جانب بڑھایا



## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کافی نہیں چائے کی ضرورت ہے عمر نے بغیر کچھ کہے مگ تھام لیا تھا ہالے کچن سے باہر جانے لگی جب عمر کی آواز سنائی دی

دل کیوں کسی کی آواز پہ آپ کے قدم جکڑ لیتا ہے؟ کیا محبت؟ وہ پوچھ رہا تھا دل بے طرح دھڑک رہا تھا ہالے مسکرا کر اسکی جانب مڑی تھی اسکی آنکھوں میں کچھ تھا

ضروری تو نہیں محبت ہی آپ کے قدم جکڑ لے ترس اور ہمدردی بھی کوئی جذبہ ہوتا ہے وہ بول کر مڑ گئی پیچھے عمر نے ڈھیر سارے جذبات اندر دبائے تھے موڈ بری طرح خراب ہوا تھا لیکن سامنے بھی ہالے تھی الفاظوں سے خوش فہمیاں تھمنا اور پھر انہی الفاظوں سے روح تک زخمی کرنا اسے خوب آتا تھا وہ الفاظوں کے ساتھ اچھی تھی ہے ناں؟

Kitab Nagri

اگلی صبح پہلی چمکدار دھوپ ساتھ لائی تھی عمر حیات کے بنگلے پہ بھی ایک ایسی ہی صبح نے اپنے پر پھیلا لئے تھے یہ سنڈے کا دن تھا اور آج وہ فارغ تھا اسی لئے گھر کے لاؤنج میں صوفے بیٹھالیپ ٹاپ پہ کوئی کام کر رہا تھا اس نے سیاہ راوزر اور شرٹ پہن رکھی تھی بال ماتھے پہ بکھرائے وہ کام میں غرق نظر آتا تھا اسے تھوڑی دیر میں ہی شوروم کے لئے نکلنا تھا بس یہ چند میلز بھیج لے



## Posted On Kitab Nagri

دفعتاً کوئی لاؤنج کا دروازہ پار کرتا اندر آیا تھا وہ حسن تھا سیاہ پولو شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس اس نے بال سلیقے سے جمار کھے تھے وہ ہر روز ہی آتا تھا نفیسہ حیات کا فیورٹ جو تھا

اجازت ہو تو میں اندر آ جاؤں اے ایس پی صاحب؟ وہ اندر آ کر بولا تھا عمر نے سر نہیں اٹھایا  
تم اندر آ چکے ہو حسن اور اب اگر ایک بھی غیر ضروری بات کی تو عین ممکن ہے کہ واپس نہ جا پاؤ حسن نے براسا منہ بنایا تھا

تم صرف میرے سامنے بن تے ہو یا پھر واقعی جیمز بانڈ ہو؟ وہ دھپ سے اسکے ساتھ صوفے پہ آ کر بیٹھا تھا  
اگر تم میری شکایت اپنی بہن کو نہ لگاؤ تو ابھی کے ابھی میں ثابت کر دیتا ہوں کون کتنے پانی میں ہے وہ اب بھی مصروف سے انداز میں بولا تھا حسن نے گہری سانس لی تھی

کیا تم دونوں ٹھیک نہیں ہو سکتے؟ اب کے وہ یاسیت سے بولا تھا تم دونوں میرا آئیڈیل کپل تھے پلیز ٹھیک ہو جاؤ  
عمر کے ٹائپ کرتے ہاتھ تھم گئے تھے دل میں گہرے رنج کا تیر لگا تھا "ہم ٹھیک ہیں حسن.... شاید ہمارا ٹھیک ہونا یہی ہے ایک سڑی ہوئی بے کار شادی سے اچھا ہے اکیلے رہا جائے

ایسے تو مت کہو تمہاری شادی ایسی تو نہیں ہے حسن کو برا لگا تھا

عمر مسکرایا تھا "چاہے تعلق شادی کا ہو دوستی کا یا پھر کوئی اور ضد، انا، یا پھر مقابلے بازی اسے کھوکھلا کر دیتی ہے  
اور کھوکھلا تعلق بہت جلدی سڑ جاتا ہے تم بتاؤ حسن کیا انسان کو ایسے تعلق میں رہ کے اپنی ذہنی صحت خراب اور

دل تڑوانا چاہیے؟ یا پھر عزت سے الگ ہو جانا چاہیے؟ اس نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کر حسن کو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

حسن نے کوئی جواب نہیں دیا اس نے گردن جھکادی تھی "کل میرا اور ہارون کا برتھڈے ہے لیکن ہم تمہاری وجہ سے نہیں منا رہے اس نے اسی طرح جھکے ہوئے سر کے ساتھ بتایا تھا عمر نے حیرت سے اسکو دیکھا تھا اپنا برتھڈے کسی تیسرے انسان کی وجہ سے خراب نہیں کرنا چاہیے حسن کل تمہیں اور ہارون کو میری طرف سے برتھڈے پارٹی ملے گی رات آٹھ بجے بیز بلا سم آجانا وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا حسن نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا پھر ہاتھ سے اسکا ماتھا چھوا

کہیں صبح صبح سر پہ کوئی بھاری پتھر تو نہیں گرا؟ یا پھر ہالے کی محبت سر چڑھ گئی ہے مطلب عمر حیات اپنے پیسے ہم پہ خرچ کریں گے وہ متعجب سا کہہ رہا تھا عمر دل کھول کر ہنس رہا تھا تم دونوں کے لئے اتنا کر ہی سکتا ہوں آخر کو ایک میرا ایک طرف دوست ہے اور دوسرا سالہ کم عذاب زیادہ ویسے تمہیں کیا گفٹ چاہیے؟ عمر کو اب یہ موضوع زیادہ پسند آ گیا تھا

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے اگر تم نے حامی بھر لی تو میں بے ہوش ہو جاؤں گا ایک دن میں اتنے سارے معجزے نہیں دیکھ سکتا میں وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا

عمر بے اختیار ہنستا ہی چلا گیا کوئی اسے بتائے وہ ہنستے ہوئے کتنا اچھا لگتا تھا

اگلا دن... رات ساڑھے آٹھ بجے

## Posted On Kitab Nagri

بینز بلاسم کے باہر کلوزڈ کا بورڈ لگا دیا گیا تھا اس وقت سارے بیچ ایک طرف کو کر کے رکھے ہوئے تھے اور بیچ میں کافی ساری خالی جگہ چھوڑی ہوئی تھی

ایک طرف لمبی میز پر مختلف کھانے سبجے ہوئے تھے جنہیں عمر حیات نے اپنے ہاتھوں سے بننے کا شرف بخشا ہوا تھا لیل سکندر لمبی سیاہ میکسی پہنے بالوں کو کرل کئے اس وقت انہی کھانوں کے گرد گھوم رہی تھی آہ کسی طرح الفا ادھر ادھر ہو جائے اور وہ کچھ ٹیسٹ کر سکے

ہارون شاہد بھی تیار تیار سا تھا سفید شرٹ کے اوپر جینز جیکٹ اور اسٹائلش جینز پہنے وہ کافی اچھا لگ رہا تھا اس وقت وہ اپنے پیپا کو کال کر کے باقی کے سارے پلانز کینسل کر رہا تھا ساتھ ساتھ عزت افزائی بھی کروا رہا تھا حسن نسبتاً ایک الگ کونے میں بیٹھا تھا اسے بابا یاد آرہے تھے اماں کو اس نے ہالے کی وجہ سے نہیں بلایا تھا

عمر اب تک نہیں آیا تھا ہالے یہاں سے ذرا فاصلے پہ نفیسہ حیات کے ساتھ بیٹھی تھی وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھیں ہالے مسکراتے ہوئے جواب دے رہی تھی اس نے سیاہ سفید دھاریوں والا اسٹائلش گاؤن پہن رکھا تھا جس کی کمر پہ سنہری بیلٹ لگا ہوں تھا بھورے بالوں کو کرل کر کے پشت پہ کھلا چھوڑ دیا تھا کانوں انگلیوں کلائیوں اور گلے میں ہیرے پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی آج اس نے بھر بھر کے ہیرے پہنے تھے یہ بات کافی لوگوں نے نوٹ کی تھی

ہیرے تمہارے لئے کیا ہیں ہالے؟ نفیسہ کی بات پہ اس نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا تھا "ہیرے میرے لئے طاقت کا اظہار ہیں میری پہچان اور مجھے یاد رکھوانے والی چیز اس نے گنوا دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

نفیسہ بغور اسے دیکھ رہی تھیں "مطلب تم آج سب کو دکھانا چاہتی ہو کہ تم خوش ہو مطمئن ہو اکیلی ملکہ ہو اور سب سے بڑھ کر عمر کے بغیر بھی خوش ہو

انکی آخری بات پہ ہالے بری طرح چونکی تھی "ایسا تو کچھ نہیں ہے وہ بدقت بول پائی

تمہیں کیا لگتا ہے ان گزرے چند ماہ میں جو کچھ بھی تمہارے ساتھ ہوا وہ کیا تھا؟ نفیسہ نے سوال بدل لیا تھا

آزمائش... ہالے فوراً سے بولی تھی نفیسہ سنجیدہ تھیں "ہمیں ہر آزمائش کے بعد انعام ملتا ہے ہالے سلطان ہر قربانی کا صلہ اور ہر درد کے بدلے راحت یہ اللہ کا قانون ہے جب روزے رکھو بھوک پیاس برداشت کرو تو آخر میں عید ملتی ہے

قربانی کرو اپنا پیسہ اور اپنا محبوب جانور قربان کرو تو بدلے میں اچھی آخرت ملتی ہے آزمائشوں کے بعد انعام ملا کرتے ہیں ہالے اللہ نے تمہیں عمر دیا اور تم ناقدری کر رہی ہو؟

ہالے سلطان جہاں تھی وہیں سن رہ گئی آس پاس کی ساری آوازیں سارے لوگ الفاظ سب معنی ہو گئے اس کے روں گئے کھڑے ہو چکے تھے

نہ تم کر سڈ ہو نہ تم برتی ہوئی عورت اور نہ ہی بانجھ یہ سارے اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے لوگوں کی باتوں کو دلوں سے لگانا چھوڑ دو ہالے سلطان لوگ تو دل چیرنے کے لئے چھری لے کر گھومتے ہیں جو اللہ دے دے اس پہ صابر رہو اور اسکی قدر کرو نہ قدروں کے نصیب میں نہ رزق رہتا ہے نہ محبتیں وہ بول کر خاموش ہو گئی تھیں شاید

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے سامنے سے آتے ہوئے حسینہ سلطان اور مہرماہ کو دیکھ لیا تھا وہ دونوں مسکراتے ہوئے ادھر ہی آرہی تھیں

ہالے نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر انکو دیکھا پھر نفیسہ کو دیکھا وہ مسکرائیں تھیں "جن کے ایک پیرنٹ نہ رہے ہوں انہیں دوسرے کی قدر کرنی چاہیے یہ پہلے کے کے جانے کا غم ختم نہیں کریں گے لیکن گلٹ ختم ہو سکتا ہے وہ کہتے ہوئے اٹھ گئی تھیں

ہالے ڈبڈبائی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی وہ لوگ اب ذرا فاصلے پہ کھڑے تھے حسن اپنی ماں کے ساتھ چہک رہا تھا مہرماہ اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیر رہی تھی ہالے اٹھی تھی وہ اب چھوٹے چھوٹے قدم لیتی انکے قریب گئی تھی حسینہ نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تھا اس سے زیادہ کوئی تعلق تھا ہی کب ہالے چند لمحہ انہیں دیکھتی رہی اور پھر خود ہی آگے بڑھ حسینہ کے کندھے سے لگی وہ پہلے پہل تو متعجب ہوئیں پھر نرمی سے اسکا سر تھپکا ہالے کے دل میں سکون اترنے لگا مہرماہ اس سے ملی تھی وہ بس خاموش کھڑی رہی تھی نہ قدروں کی فہرست میں اپنا نام شامل کروانا اسکے لئے برا مشورہ تھا

کچھ وقت بعد وہ سب لمبی میز کے گرد جمع تھے عمر آچکا تھا اس نے سیاہ ڈریس شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی پینٹ پہن رکھی تھی کف موڑے ہوئے اور بالوں کو سلیقہ سے جمائے کافی اچھا لگ رہا تھا وہ اسکے ساتھ ایک لڑکی بھی آئی تھی اٹھارہ انیس برس کی سانولے چہرے اور گھنگھریالے بالوں والی "نورے"



## Posted On Kitab Nagri

وہ بہت ہنس مکھ سی تھی ہر ایک کے ساتھ فوراً گل مل گئی تھی سوائے ہالے کے عمر کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیپہ تھا

یہ تمہارے لئے ہے حسن کو اسے تھماتے ہوئے گویا اس نے احسان عظیم کیا تھا  
اسکا نام برونو ہی رکھنا اسکی نسل تمہارے پچھلے کتے سے ملتی ہے

برونو تو ایک ہی تھا حسن یا سیت سے بولا

!! اس سے پوچھ لو یہ بھی اسکا کوئی چچا زاد یا ماموں زاد ہی لگتا ہو گا عمر بے زاری سے کہتا میز کی جانب بڑھ آیا تھا  
وہیں جہاں نورے بیٹھی تھی

اس وقت وہ عمر کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی ہالے کو سخت زہر لگ رہی تھی عمر بار بار مسکرا مسکرا کر اس سے کچھ  
کہہ رہا تھا حسن ایک بار پھر کسی کی محبت میں مبتلا ہو چکا تھا

بھئی کیک کہاں ہے اب تک آیا کیوں نہیں؟ اب کے ہارون بولا تھا  
ہم نے دو کیکس آرڈر کئے تھے لیکن صرف ایک ہی کیک آیا ہے حسن کا ہارون کا کیک اب تک نہیں آیا ہالے نے  
جواب دیا تھا

عمر بیٹے تم جا کر لے آؤ کیک نفیسہ نے عمر کو مخاطب کیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا ہالے نے نوٹ کیا تھا کہ وہ نفیسہ حیات کو  
ناں نہیں کہتا نہ ضد کرتا ہے اور نہ کوئی ایک سے زائد بات آہ مطلب عمر حیات اپنی اماں سے ڈرتا تھا  
ہالے بچے تم بھی ساتھ چلی جاؤ حسینہ کی آواز پہ ہالے نے کوفت سے انکو دیکھا تھا عمر ٹھہر گیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

اماں وہ خود چلا جائے گا حسینہ کو تو گویا ساری محفل میں ہول پڑ گئے تھے شرم کرو ہالے... وہ آئیں گے وہ جائیں گے اس طرح بولا کرو شوہر ہے تمہارا بظاہر تو انہوں نے سرگوشی کی تھی لیکن ہماری معصوم ماؤں کو کون بتائے کہ بیٹی کے بارے میں انکی سرگوشیاں بھی پورا خاندان سنتا ہے ہالے نے گردن اٹھا کر عمر کو دیکھا وہ اسی طرح بے تاثر کھڑا تھا لیکن اسکی آنکھیں ہالے کو لگا تھا وہ ہنس رہی ہیں آپ بیٹھ جائیں میں خود لے آتا ہوں عمر کے تابعداری سے کہنے پہ ہالے باقاعدہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھی حسینہ نے ملا متی نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہوں "وہ شوہر ہو کر آپ کہہ رہا ہے" ہالے کلس کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی "عمر" آپ "چلیں میں ساتھ آتی ہوں اس نے آپ پہ زور دیا تھا وہ دونوں باہر نکل آئے تھے اور پیچھے محفل میں ایک بار خوش گپیاں شروع ہو چکی تھیں لیکن کچھ تھا مہر کو بری طرح کھٹکا تھا



عمر حیات کی گاڑی اپنی رفتار سے سڑک پہ رواں دواں تھی ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہو رہی تھی دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے بیکری پہنچ کر انہوں نے یکپ کر لیا تھا اس وقت انکارخ واپس کیفے کی جانب تھا ہالے اسٹورج باکس کو کھولے اس میں سے کچھ نکالنے والی تھی لیکن اس میں پڑے چند مڑے تڑے

## Posted On Kitab Nagri

کاغذات دیکھ اس نے انکو باہر نکالا عمر نے کن اکھیوں سے اسے کاغذات نکالتے دیکھا تھا لیکن خاموش رہا ہالے  
نے کاغذات نکالے انکو سیدھا کیا لیکن جو نہی اسکی نظر بڑے بڑے جلی حروف پہ پڑی اسکا دل دھک سے رہ گیا  
وہ ایک طلاق نامہ تھا عمر کا ہالے کے نام طلاق نامہ چند پل کے لئے اسے اپنے اوپر ساری دنیا گھومتی محسوس ہوئی  
تھی اسکے ہاتھ کپکپائے تھے آنکھوں کے کنارے گیلے ہو گئے وہ بس ساکت اور شل سی اس کاغذ کے ٹکڑے کو  
دیکھتی رہی دل یکدم خالی ہو گیا تھا

ابھی صرف طلاق نامہ بنوایا ہے کچھ دنوں تک میں سائن کر دوں گا پھر تم بھی سائن کر لینا وہ عام سے انداز میں  
کہہ رہا تھا جیسے کوئی خبر سن رہا ہو البتہ دل کو کوئی مٹھی میں لے کر دبا رہا تھا  
اسٹاپ داکار.... ہالے مشینی انداز میں بولی تھی عمر اس پہ دھیان دیئے بغیر گاڑی چلاتا رہا  
اسٹاپ دی کار وہ اپنی پوری قوت سے دھاڑی تھی عمر نے مٹھی بھینچ لی اور گاڑی روک دی اب وہ اپنی طرف سے  
نکل کر باہر آیا تھا سانس خالی سڑک یہ وہی سڑک تھی جہاں وہ پہلی بار ملے تھے ہالے نے جارحانہ انداز میں اپنی  
جانب کا دروازہ کھولا اور باہر آئی تھی  
www.kitabnagri.com

تم یہی چاہتی تھی ناں؟ اب مل رہا ہے تو کیا تکلیف ہے؟ وہ سخت کوفت زدہ تھا  
جہنم میں جاؤ تم ابھی کے ابھی دونوں طلاق ان پیپر ز کا کیا جھنجھٹ جب تمہیں چھوڑنا ہی ہے تو ابھی چھوڑو وہ بھی  
چیجی تھی

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے خود کو کمپوز رکھنے کی کوشش کی "میں تمہیں مزید ہرٹ نہیں کرنا چاہتا ہاں تم میرے لئے اہم ہو اچھا یہی ہے کہ ہم بہتر طریقے سے الگ ہو جائیں ایک دوسرے کو نقصان دیئے بغیر وہ تحمل سے کہہ رہا تھا

تم میرے بغیر جی لوگے؟ اسکی بات پہ عمر ٹھہر گیا تھا ایک پل کو دل بند ہوا تھا

میں نے جینے کی خواہش چھوڑ دی ہے ہالے سلطان مجھے بس جج صاحب اور ہیون کے لئے زندہ رہنا ہے اور میں رہ لوں گا ہالے چند پل اسے دیکھتی رہی دونوں کے بیچ لمبی خاموشی تھی آسمان پہ کھڑا چاند انہیں خاموشی سے تک رہا تھا بہتی ہوا انکے دکھ میں غم تھی تاریک ویران سڑک غم زدہ تھی اسی پہر ہالے سلطان نے چاند کی دمکتی روشنی میں کھڑے شخص کو دیکھا

جب میں تم سے پہلی بار ملی تھی.... تو تم مجھے بہت قریبی لگے تھے

(اسکی آنکھوں کے آگے اس تاریک سیاہ رات کا منظر گھوم گیا تھا سڑک پہ پڑا کوئی نوجوان کراہ رہا تھا اور اسے

پکار رہا تھا اسکی آواز صحرا کے پیاسوں کی تاثیر مٹاتی تھی

www.kitabnagri.com

میں جینا چاہتا ہوں)

وہ بولی تو ہر شے ساکت ہو کر اسے سن گئی

جب میں نے تمہیں دوسری بار دیکھا تھا تو مجھے تمہاری تکلیف سے تکلیف ہوئی تھی تمہارا چہرہ شناسا لگا تھا مجھے

تمہاری آنکھوں کے سحر سے خوف آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

(وہ ہسپتال کے بیڈ پہ نیم دراز تھا اسکا چہرہ سنجیدہ اور سپاٹ تھا لیکن اسکی آنکھیں وہ عام آنکھیں نہیں تھیں وہ ساحر تھیں

اسکی زخمی چہرہ زخمی وجود ہالے کو دل میں کھب گیا تھا  
کیا آپ دوبارہ آئیں گی؟)

وہ نم آنکھوں اور لرزتے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی عمر کا دل جیسے رک رک کر چل رہا ہو وہ دم سادھے اسے  
سنے گیا ہالے کہہ رہی تھی

جب میں نے تمہیں تیسری بار دیکھا تھا... وہ ایک پل کور کی تھی تب مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی عمر  
(وہ شاپنگ مال میں کھڑی تھی کسی نے اسکو عقب سے پکارا تھا وہ ٹھہری تھی سیاہ آنکھوں والا مرد کچھ کہہ رہا تھا  
وہ سن رہی تھی وہ کہہ رہا تھا

کسی کو اگر آپ سے محبت ہے تو اسے آپ کے سفید اور سیاہ سے بھی محبت ہونی چاہیے اسے آپ کے پنک سے  
بھی محبت ہونی چاہیے....  
یہ محبت ہو جانے کا لمحہ تھا)

عمر کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئی تھیں اسکا دل ٹھہر گیا تھا ہالے سلطان اسکے سامنے کھڑی تھی وہ عورت  
جس کے عشق میں اس نے چار سالوں کا بن باس کاٹا تھا وہ جس کی لئے کئی راتیں جاگ کر گزاریں تھیں جس کے

## Posted On Kitab Nagri

لئے دل ٹوٹا شہر چھوٹا تھا وہ آج اسکے سامنے کھڑی تھی اس سے اظہار محبت کر رہی تھی آج اسے لگا تھا اسکی اماں  
صحیح کہتی ہیں اسکا بخت واقعی سکندری بخت ہے

میں تمہارے ساتھ جینا چاہتی ہوں عمروہ ہلکی نم آواز میں کہہ رہی تھی ایک وقت تھا جب تم نے کہا تھا تم جینا  
چاہتے ہو اور میں رک گئی تھی کیا آج تم میرے لئے نہیں رکو گے؟

عمر کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے سکے گا

آئی لو یو عمر آئی ریٹلی ریٹلی لو یو میں تمہارے بغیر نہیں جینا چاہتی تم میرے لئے ضروری ہو سانس لینے جتنے  
ضروری تمہیں دیکھ کر دل سے پیپی اینڈنگ اور ٹریجک اینڈنگز کا خیال نکل جاتا ہے تمہارے ساتھ بس

endings Together

کا خیال آتا ہے

You are the best man in the intire world مجھے تم سے محبت ہے بے انتہا محبت

عمر اسے دیکھتا رہا گیلی ہوتی آنکھوں اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ پھر وہ اسکے کان کے قریب جھکا تھا

نہ کرو میں رونے لگوں گا وہ ہلکی آواز میں بولا تھا ہالے مزید تیزی سے رونے لگی تھی اسکا چہرہ گیلا ہو گیا تھا عمر  
مسکرا رہا تھا وہ دل کھول کر مسکرا رہا تھا

پروپوز کرو مجھے بد تمیز انسان وہ اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی تھی عمر کو حیرت ہوئی تھی "اس دن ریستوران  
میں کیا تو تھا اب دوبارہ کیا پروپوز کروں؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ پروپوزل جس میں مجھ سے زیادہ تمہاری تعریفیں تھیں؟ گھٹنوں کے بل بیٹھو اور مجھے پروپوز کرو

نیچے کنکر ہیں چبھ جائیں گے وہ معصومیت سے کہہ رہا تھا

عمر رر رر رر.... ہالے چیخ پڑی تھی وہ "او کے او کے کول" کہتا سڑک پہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا ہالے کی آنکھوں

میں آنسو تھے چمک تھی چہرہ رویا رویا عمر مسکرا رہا تھا آسمان پہ کھڑا چند دلچسپی سے انہیں دیکھ رہا تھا اسنے ہالے کا

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا

ہالے سلطان کیا تمہیں عمر حیات اپنے تمام تر فراڈ اپنی تمام تر وجاہت پیسے کی محبت اور دو معصوم ڈمپلز کے ساتھ

قبول ہے؟

ہالے بے ساختہ ہنس پڑی تھی پھر نم آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا

قبول ہے... قبول ہے... قبول ہے اس نے سر ہلا ہلا کر اقرار کیا تھا

عمر حیات کیا تمہیں ہالے سلطان اپنے تمام تر حسن اپنی تمام تر محبت اور اپنے ہارون اور حسن کے ساتھ قبول ہے

؟ وہ آنکھوں میں شرارت لئے پوچھ رہی تھی عمر نے اسکی آخری بات پہ براسا منہ بنایا تھا اور اٹھ کھڑا ہوا

آخری کی بات نکال دو باقی تم ہر طرح سے قبول ہو قبول ہو اور قبول ہو وہ سر کو خم دیتا کہہ رہا تھا ہالے محبت سے

بس اسے تکے گئی

میری انگوٹھی کہاں ہے؟ یکدم اسے کچھ یاد آیا تھا

ایسے ہنگامی پروپوزل پہ بندہ ملتا ہے صرف انگوٹھی نہیں



## Posted On Kitab Nagri

تم تو اس دن ریستوران میں بھی انگوٹھی نہیں لائے تھے ہالے کو ایک اور صدمہ لگا تھا عمر مسکرایا تھا

ہاں تو میں جانتا تھا تم انکار ہی کرو گی خوا مخواہ کا خرچہ ہو جاتا

ہالے نے اسے ملامتی نظروں سے دیکھا تھا پھر یکدم عمر کی آنکھیں چمکی تھیں وہ اسی طرح واپس گھٹنوں کے بل

بیٹھا ہالے کا ہاتھ ہنوز تھام رکھا تھا اب اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے چابیوں کا چھوٹا سا کچھ نکالا تھا اور انکے

ساتھ لٹکی کی چین کی گول رنگ ہالے کی انگلی میں پہنادی

وہ ایک بار پھر ہنس دی تھی عمر اسے کی چین پہناتے ہوئے اٹھا تھا اب وہ اسکے عین سامنے کھڑا تھا چاند کی روشنی

خالی ویران سڑک ہلکی ہلکی ہوا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ ہالے کے سامنے پھیلا دیا تھا وہ اسکا اشارہ سمجھتے ہوئے

مسکرائی تھی اور اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھا

وہ اسکا ہاتھ پکڑے اسے گول گول گھمارتا تھا اسکے بال اس کی فراک سب ہوا کے دوش پہ اڑ رہے تھے زندگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مکمل تھی حسین تھی ہمیشہ کے لئے

## Posted On Kitab Nagri

نوح مرزا کے فلیٹ میں اس وقت گمبھیر خاموشی تھی ٹی وی لاؤنج میں رکھے صوفے پہ اس وقت نوح بیٹھا تھا سنہری آنکھوں میں تپش لئے وہ اپنے سامنے بیٹھے یاقوت مرزا کو دیکھ رہا تھا یاقوت مرجھایا ہوا سا لگتا تھا اسکے چہرے پہ ڈھیر ساری اداسی تھی جسے وہ چاہ کر بھی نہیں چھپا سکتا تھا

میں تم سے صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ تم زمین سے بات کرو ایک بار یاقوت نے کئی بار دہرائی جانے والی بات ایک بار پھر دہرائی تھی میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا میں نہیں رہنا چاہتا پلیز اسے سمجھاؤ وہ منت کر رہا تھا نوح کی آنکھوں میں استہزاہ تھا "میں کیوں اس سے کچھ بھی کہوں؟ کیا میں بھول گیا ہوں کہ تم نے اور تمہارے باپ نے میرے ساتھ کیا کیا؟ میرے خاندان کے ساتھ کیا کیا؟ وہ تلخی سے کہہ رہا تھا یاقوت کی گردن جھک گئی تھی تم دونوں نے مل کر میرا خاندان تباہ کیا اور اب یہی بہتر ہے کہ تمہارا خاندان بھی تباہ ہو

میرے ساتھ تباہ ہونے والوں میں تمہاری بہن بھی ہوگی یاقوت کی بات پہ وہ مسکرایا تھا میری بہن کے لئے میں ہر دور میں کافی ہوں تم اسکی فکر مت کرو اپنا سوچو اللہ سے تو مانگ لی معافی لیکن کہانی کے وکٹم سے کیسے مانگو گے؟ شرم نہیں آتی تمہیں وہ جس کے گنہگار ہو اسے چھوڑ کر تم خدا کے پیچھے بھاگ رہے ہو وہ تیز تیز بول رہا تھا اور یاقوت کا مارے شرم کے زمین میں گڑ جانے کو جی چاہ رہا تھا

اللہ اپنے حقوق چھوڑ دیتا ہے بندوں کے نہیں جاؤ یاقوت مرزا پہلے اسکے بندوں کو راضی کرو پھر وہ خود ہی راضی ہو جائے گا

## Posted On Kitab Nagri

یا قوت چند پل اسی طرح گردن جھکائے بیٹھا رہا پھر سر اٹھایا اسکی آنکھیں نم تھیں وہ یونہی نم نہیں ہوا کرتی تھیں "کہانی کے وکٹم تو تم بھی ہو ہم نے تمہارا پسہ کھایا تمہارا بینک بیلنس کھایا آج تک تمہارے ہوٹلز پہ راج کر رہے ہیں کیا تم معافی دے چکے ہو؟

نوح کی آنکھوں میں کچھ ابھرا تھا کوئی بے بسی کوئی کرب سا!!! میں نے ہار مان لی ہے یا قوت کیونکہ جس جنگ میں مرد کے گھر کی عورتوں کا ذکر آتا ہو مرد وہاں ہتھیار پھینک دیتا ہے یا پھر زبانیں کاٹ دیتا ہے میں زبانیں نہیں کاٹ سکا تم لوگ مجھ سے اونچے تھے میں نے ہتھیار ڈال دیئے کیونکہ میں یہی کر سکتا تھا

یا قوت خاموشی سے اسے تکیے گیا پھر اٹھ کھڑا ہوا "تم ٹھیک کہتے ہو خدا سے پہلے اسکے بندوں کے حق دینے چاہیے میں کوشش کروں گا کہ تمہارے حق میں کوتاہی نہ ہو وہ بول کر رکا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا پیچھے نوح مرزائے تلخی سے سر جھٹکا تھا اسے اب نہیں تھا یقین ان باپ بیٹے کے وعدوں پہ

اب اس گھٹن زدہ ماحول سے نکل کر ہم واپس اسی سڑک پہ جائیں گے جہاں ہالے سلطان عمر حیات کے ساتھ روڈ کے کنارے بیٹھی تھی بال سمیٹ کر آگے کو کئے چہرے پہ ڈھیر ساری چمک لئے وہ عمر کو کچھ بتا رہی تھی انکے سامنے وہی دو منزلا کی رکھا تھا جو ہارون کے لئے لے کر جانا تھا لیکن بقول ہالے کہ "ان دونوں کی برتھڈے لوگوں کی وجہ سے خراب ہوئی ہے سو آج انکی برتھڈے ہے یک کی پہلی منزل کا آدھا حصہ کھایا جا چکا تھا ہالے کے ہاتھ یک سے لتھڑے ہوئے تھے عمر گردن ڈھلکائے اسے دیکھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اچھا ایک بات بتاؤ اگر میں تمہیں اتنا ہی پسند تھا تو تم نے میرے پروپزل کونوں کیوں کہا؟ عمر اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا ہالے کے کیک منہ تک لے کر جاتا ہاتھ رکھا تھا اسکی آنکھوں میں کچھ اداس سادہ آیا تھا میں سمجھ نہیں پائی تھی عمروہ بولی تو اسکی آواز بے حد ہلکی تھی جب مجھے اندازہ ہوا کہ تم صحیح آدمی ہو تب تک بہت دیر ہو چکی تھی میری شادی طے ہو چکی تھی چھوڑوناں پرانی باتیں اب تو ہم ساتھ ہیں ناں ہالے نے ہاتھ جھلایا تھا

عمر نے اثبات میں سر ہلایا "!! ویسے تم نے اس رات مجھے اپنا شوہر کہا تھا ناں مجھے یاد ہے ہا۔۔ تم تو بے ہوش نہیں تھے؟ ہالے نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا عمر نے نفی میں سر ہلایا میں آپ کی بات سن کر بے ہوش ہوا تھا خوشی سے؟ وہ اشتیاق سے بولی

میں صدمے سے بے ہوش ہوا تھا مادام وہ کچھ جتا کر بولا تھا ہالے نے ڈھیر سا راجھہ اندر دبایا تھا کیا تم کبھی کوئی اچھی بات منہ سے نہیں نکال سکتے؟ کبھی میری تعریف کرو کبھی مجھ سے پیاری باتیں کرو کیا یہ نہیں ہوتا تم سے؟ وہ تاسف سے کہہ رہی تھی

عمر نے کیک کا ایک بڑا ٹکڑا منہ میں رکھا اچھے سے کھایا پھر کہنا شروع کیا "تمہیں کیا لگتا ہے میرا دل نہیں چاہتا تمہاری تعریف کروں؟ چاہتا ہے بہت چاہتا ہے جب میں تمہیں دیکھتا ہوں تم مجھے بے حد خوبصورت لگتی

## Posted On Kitab Nagri

ہالے مسکرائی تھی لیکن بس ایک ہی لمحے تک "پھر جب میں خود کو دیکھتا ہوں ناں میں سوچتا ہوں بھلا ایسا حسن تمہارے پاس کہاں اور پھر میں تعریف کا ارادہ چھوڑ دیتا ہوں خوا مخواہ الفاظ برباد کیوں ہوں وہ اپنی باتوں سے ایک بار پھر ہالے کو تپا گیا تھا

تمہیں پتہ ہے عمر تم مجھے کتنے زہر لگتے ہو؟ وہ ضبط سے پوچھ رہی تھی اتنا کی تم ساری زندگی اس زہر کے ساتھ ہنسی خوشی گزار سکتی ہو اس نے کہتے ساتھ جھک کر ہالے کے ہاتھ میں پکڑے کیک کا کونا کترا تھا

اس سے پہلے کہ ہالے کوئی جواب دیتی اسے ہلکی سی بہت ہلکی سی فون کے بجنے کی آواز سنائی دی تمہیں آواز آرہی ہے کوئی؟ اس نے عمر سے پوچھا تھا

پچھلے آدھے گھنٹے سے ہم دونوں کے فون گاڑی میں پڑے بج رہے ہیں مجھے ساری آوازیں آرہی ہیں وہ بے نیازی سے بولا تھا ہالے ہول کر اٹھی تھی "اللہ اللہ عمر تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں اففف ہم لیٹ ہو گئے عمر بھی اٹھا تھا "کیوں بتاتا؟ ابھی وہ سرمئی بلا اتنا بھی اہم نہیں ہو امیرے لئے کہ اسکی وجہ سے تمہارے ساتھ اتنے اچھے پل برباد کر دوں وہ جل کر کہہ رہا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

وہ دونوں اب گاڑی کی طرف جارہے تھے "ویسے میں نے تمہارا پروپوزل قبول کر لیا لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں گھر کے کپڑے دھوؤں گا عمر نے یاد دہانی کروائی تھی

اور تم بھی یہ مت سمجھنا کہ میں اپنا سر نیم چھینج کر لوں گی

اسکی کوئی ضرورت نہیں بلکہ ضرورت پڑی تو میں اپنا نام عمر سلطان رکھ لوں گا وہ شان بے نیازی سے کہتے ہوئے

گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ہالے اب اس سے کچھ کہہ رہی تھی وہ پھر کوئی جلا دینے وال جواب دے رہا تھا گاڑی اپنی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی لیکن اگر تم چاند کی ہلکی سی روشنی میں اس سڑک پہ نظر دوڑاؤ تو طلاق کے کاغذات مڑے تڑے سے نظر آئیں گے

ایک مضبوط تعلق میں کسی تیسرے کی اوقات یہی ہونی چاہیے

بیز بلاسم پہ ہارون اور حسن کی سالگرہ کا کیک کاٹ لیا گیا تھا اب کھانے کا دور چل رہا تھا لمبی میز پہ سارے لوگ اکٹھا ہو رکھے تھے سب کے چہرے خوش تھے دمک رہے تھے عمر ہالے کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا حسینہ بیگم بار بار ہالے کو اشارہ کر رہی تھیں کہ شوہر کی پلیٹ میں کچھ ڈالے آہ یہ دیسی مائیں جنکو آج بھی لگتا ہے کہ مرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے ہالے کے دائیں طرف مہرماہ بیٹھی تھی جو بار بار اسکی انگلی میں پہنی کی چین کی رنگ دیکھ رہی تھی اسے اچھی طرح یاد تھا یہاں سے جانے سے پہلے اس کے ہاتھ میں یہ نہیں تھی

کیا عمر نے تمھیں پروپوز کیا ہے؟ بلاخروہ اسکے کان کے قریب ہو کر پوچھ بیٹھی تھی عمر بظاہر تولا پرواہ تھا لیکن اسکے کان اسی طرف لگے تھے مہر کی بات پہ ہالے کا چہرہ ایک بار پھر روشن ہوا تھا

میں نے عمر کو پروپوز کیا ہے بجو وہ اسی طرح ہلکی آواز میں بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن اصولاً تو اسے پروپوز کرنا چاہیے تھا ہے ناں؟ ہالے نے اپنا ہاتھ کھانے سے روکا "مجھے نہیں لگتا کہ کسی کو یہ بتانے میں کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں آپ کا لڑکا ہونا ضروری ہے محبت ہے تو پھر جینڈرز کی کیسی تقسیم؟ وہ سادگی سے کہہ کر دوبارہ کھانا کھانے لگی تھی ان دونوں کو یہاں چھوڑ کر میز کی دوسری طرف ہارون اور لیل کی جانب آؤ تو ان کے درمیان بھی اسی طرح ہلکی پھلکی گفتگو ہو رہی تھی

ویسے میں نے سنا ہے کہ میں تمہارے پپا کو بہو کی صورت بہت پسند آگئی ہوں؟ وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں ہارون کے چہرے پہ ٹکائے پوچھ رہی تھی ہارون بری طرح بد مزہ ہوا تھا لیل کہے گئی سوچو ہارون کتنا مزہ آتا جب تمہارے پپا میرے پاس آتے اور کہتے "بیٹا اب میں اپنے پھول سے بچے کو تمہارے حوالے کر رہا ہوں اسے زندگی کی طرف لانا تمہارا کام ہے بیٹا میرے ہارون کے دل میں اپنی محبت ڈال دو آہ کتنا فلمی سین ہوتا وہ مزے سے کہہ رہی تھی جبکہ ہارون کو نہ جانے کیوں شرمندگی ہوئے جا رہی تھی تم اپنا منہ بند نہیں رکھ سکتی سوچ لو گھر نہیں چھوڑ کر آؤں گا میں اس نے دھمکی دی تھی جبکہ لیل اسکے چہرے کو دیکھ کر تو اور ہی خوش ہوئی تھی

www.kitabnagri.com

نہ کرو تم شرم مارہے ہو آہ ہارون شاید تم شرم مارہے ہو بس اب تو فائنل ہو گیا بھیجو اپنے پپا کو میں تمہاری زندگی میں رنگ بھرنے کو تیار ہوں تمہارے لئے تو میں الفا کو بھولنے کے لئے بھی تیار ہوں وہ کس خوش دلی سے آفر کر رہی تھی ہارون کی گردن مزید جھک گئی تھی

تم مجھ سے فلرٹ کر رہی ہو باز آ جاؤ وہ بے حد ہلکی آواز میں بولا تھا لیل کا دل چاہا تھا قہقہے لگا کر ہنسنے

## Posted On Kitab Nagri

پھر کیا کرو گے؟ ٹویٹر پہ می ٹو کا ہیش ٹیگ لگاؤ گے؟ وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی اب کے ہارون کا ضبط جواب دے گیا تھا اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا

میں تمہارے اس حسین چہرے کو پیٹ کروں گا اور وہ انتہائی غصے سے پھر میں اسی پینٹنگ کی تصویر لے کر اپنے انسٹاگرام پہ لگاؤں گے تمہیں ٹیگ کر کے اب بتاؤ میرا رشتہ قبول ہے؟

ریجیکٹڈ ہنہ ہے ہی کیا تمہارے پاس سوائے پیسے کے وہ ایک شان بے نیازی سے بولی تھی ہارون دوبارہ سے اپنا کھانا کھانے لگا تھا البتہ اسکی نظر بار بار ہالے کی انگلی کی طرف ضرور جاتی تھی وہ گاڑی میں رکھا ادھ کھایا کچھ بھی دیکھ چکا تھا دل جیسے بند ہوا تھا لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں جو باتیں پوچھ کر خود کو بے وقار ظاہر نہیں کرتے لیکن ہوتے تو وہ لوگ ہی ہیں ناں؟ دل تو انکے بھی ہوتے ہیں

اسی میز پر ذرا ہارون اور لیل کی کرسیوں سے دو کرسیاں چھوڑ حسن سلطان بیٹھا تھا وہ آج سترہ سال کا ہو گیا تھا کچھ کچھ بڑا بڑا لگنے لگا تھا وہ اس کے ساتھ گھنگریالے بالوں والی نورے بیٹھی تھی حسن کو نہ جانے کیوں اسکے ساتھ بیٹھ کر ہی خوشی ہو رہی تھی

آپ کچھ لیں ناں؟ وہ نورے کو مخاطب کر رہا تھا وہ بھی معصومیت سے اسے دیکھ رہی تھی لینا تو میں چاہتی ہوں لیکن تم بتاؤ کیا وہ مان جائے گا؟ مجھے اس کا نمبر چاہیے وہ حسن کے کان کے قریب جھکی تھی حسن کو چھوٹا سا ہارٹ اٹیک آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کس کی بات کر رہی ہیں؟ وہ بدقت بول پایا تھا نورے نے ہارون کی جانب کن اکھیوں سے اشارہ کیا تھا "یہ ہینڈ سم پیٹرافف تمہیں نہیں پتہ یہ میرا کرش ہے بس ایک بار مجھے اسکا نمبر مل جائے وہ ہارون کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ حسن کا دل کرچی کرچی ہوا تھا

کیا تم مجھے اسکا نمبر لا کر دے سکتے ہو؟ اب کے وہ حسن کی جانب مڑی تھی میں اپنی دو گھنٹے کی محبت کو اپنے ہاتھوں سے کسی نہ محرم کا نمبر لا کر نہیں دے سکتا معذرت لیکن اتنا بے غیرت نہیں ہوں ابھی وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا تھا نورے تو ہیں ہیں کرتی رہ گئی جبکہ حسن ایک بار پھر اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا لوجی ایک بار پھر دل ٹوٹ گیا تھا



رات گہری ہو کر سلطان منزل پہ اتر آئی تھی مہرماہ سلطان اپنے کمرے میں ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی تھی اپنا میک اپ صاف کرتی ہوئی دفعتاً اسکے کمرے کا دروازہ بجا مہر نے مصروف سے انداز میں اجازت دے ڈالی تھی نوارد فروا سلطان تھیں نائٹ سوٹ میں ملبوس بھورے بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے بغیر میک اپ کے وہ کچھ عجیب لگ رہی تھی وہ مہرماہ کے قریب چلی آئی پھر اسکے عقب میں ٹھہر کر شیشے میں نظر آتا اسکا سراپا محبت سے تکتے لگی

## Posted On Kitab Nagri

تم ماں بن کر بہت حسین لگو گی وہ آہستگی سے بولی تھی مہر تقاخر سے مسکرائی تھی "میں اس گھر کو وارث دینے والی ہوں مجھے حسین لگنے کا حق ہے می وہ جتا گئی تھی

فرواب کے یاسیت سے اسے دیکھے گئیں وہ اپنے ہاتھوں سے کڑے اتار رہی تھی "تم اس انتقام اس نفرت میں بہت آگے آگئی ہو مہر.... میں نے تمہیں بہت گہری پاتال میں پھینک دیا ہے نا؟

مہر نے ایک گہری سانس لی تھی بولی کچھ بھی نہیں

میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی مہر... میں نے کبھی بھی تمہیں اپنے جیسا نہیں بنانا چاہا تھا وہ رک رک کر کہہ رہی تھی موٹے موٹے آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر مہر کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے "؛؛ میں چاہتی تھی تم ایک اچھی ایک نیک زندگی گزارو تم میری طرح شیطان مت بنو لیکن دیکھو تم بن گئیں

مہر نے لب بھینچ لئے تھے فروا کہے گئیں "میں تمہارے ساتھ رہوں گی مہر سائے کی طرح فرشتوں کی طرح

گناہوں کی طرح میں نے کہا تھا نا؟ مہر نے اثبات میں سر ہلادیا تھا

اب فرشتہ بننے کا وقت اگیا ہے میں اب تمہارا دائیں کندھے والا فرشتہ ہوں جو تمہاری نیکیاں لکھے گا بلکہ میں اس سے بھی اعلیٰ ہوں میں تم سے نیکیاں کرواؤں گی جب جب تم کوئی غلط کام کوئی گناہ کرو گی میں اسے نیکی میں بدل دوں گی کیونکہ میں تمہارا فرشتہ ہوں

مہر ماہ نے گردن موڑ کر انکو دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا "آپ کو کیا لگتا ہے؟ مجھے شیطان بنانے والی آپ تھیں؟ مجھے برا آپ نے بنایا؟ فروا اسے دیکھتی رہیں مہر نے نفی میں سر ہلایا "میں شروع سے ہی ایسی



## Posted On Kitab Nagri

تھی می بس تب میرے اوپر کچھ پردے تھے مجھے لگتا تھا میں نیک بن سکتی ہوں لیکن اب بس اب میں تھک گئی ہوں میرا اصل قبول کرنا میرے لئے کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا اور اب میں اسے قبول کر چکی ہوں میں خوش ہوں ٹھیک ہوں آپ میری فکر نہ کریں

وہ فروا کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بولی تھی فروا مسکرا بھی نہ سکی اسکی آنکھوں میں اب بھی وحشت تھی !! "تم نے ہالے کا اپائنٹمنٹ لیا ہے تم اسکے ساتھ ایسا نہیں کر سکتیں مہر لوٹ آؤ اندھیرے آگے بہت تاریک اور سیاہ ہیں اس سے آگے جاؤ گی تو کھو جاؤ گی میں تمہیں اس سے زیادہ آگے نہیں جانے دے سکتی ہالے کی شادی کو توڑنے کی ضد چھوڑ دو عمر حیات مر کر بھی اس پہ گو اپ نہیں کرے گا تم ہالے کو جینے کیوں نہیں دیتیں؟ بہن جیسی ہے وہ تمہاری وہ بے بسی اور منت سے کہہ رہی تھی

مہر نے سر جھٹکا تھا

!!،، "اس شادی کو توڑوانے کی کوشش میں چھوڑ چکی ہوں آپ کو کیا لگتا ہے میں ہالے کی دشمن ہوں؟ مہر تندہی سے پوچھ رہی تھی نہیں می عورت۔ عورت کی دشمن یہ کہانیاں اب نہیں بکتیں ہالے بس مہرہ ہی اصل دشمنی میری عمر سے ہے

عمر سے؟ فروا نے بے یقینی سے دھر آیا تھا ہاں عمر سے آپ کو نہیں لگتا میں شادی والی رات ہالے اور ہارون کی تصاویر پلان کر سکتی تھی میں ان دونوں کو اتنا بدنام کر سکتی تھی کہ سفیر تو کیا خود ہارون بھی ہالے سے شادی نہ کرتا لیکن میں نے نہیں کیا کیونکہ مجھے ہالے سے نہیں عمر سے مسئلہ ہے



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ فرواب بھی بے یقین تھیں

اس نے نہیں بگاڑا لیکن ہالے کی شادی سے کچھ دن پہلے میں جان گئی تھی کہ معراج بابا اسے سلطان منزل لار ہے ہیں وہ اسے اب اسے ملو رہے تھے اور عمر کی سچائی سب کو بتا دینا چاہتے تھے کیا میں ایسا ہونے دے سکتی تھی؟ اس نے مکروہ آنکھیں فروا کے چہرے پہ گاڑ دیں

میرے لئے ساری دنیا سے زیادہ قیمتی چیز اب ہیں ان پہ گو اپ نہیں کر سکتی میں نہ عمر کو نہ ہالے کو میں کسی کو یہ اجازت نہیں دوں گی کہ وہ ابا کو مجھ سے چھین لیں

اسکا مطلب.... اسکا مطلب سفیر بھی ایک مہرہ تھا تم جانتی تھیں کہ وہ گھر کا بڑا پوتا اور ابا کا لاڈلا ہے اس لئے....  
اوہ میرے خدا فروا بے یقینی سے پیچھے ہٹی تھی مہراب بھی پرسکون تھی

آپ بالکل سہی سمجھیں سفیر بس ایک مہرہ تھا مجھے بس ابا چاہیے تھے صرف ابا اور انکا پیار جو مجھے سفیر کے ذریعے ہی مل سکتا تھا اگر کسی کو لگتا ہے کہ مہر کو سفیر سے محبت ہے تو وہ اس دنیا کا سب سے بڑا گدھا ہو گا مہر ماہ غیاث الدین کو بس یوسف سلطان سے محبت ہے وہ فخر اور محبت سے کہہ رہی تھی

فروا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے گئیں وہ اندھیروں میں بہت آگے جا چکی تھی یہاں سے واپسی ممکن ہی نہیں تھی

تم ہالے کے ساتھ کیا کرنے والی ہو؟ وہ کسی خوف کے تحت پوچھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

مہرنے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا "ہالے نہیں عمر کے ساتھ مئی وہ ایک گلٹ کی ماری لڑکی ہے اور عمر کی محبت میں بس اسکے گلٹس میں مایوسی اور نہ امید ہی ڈال دوں گی وہ خود عمر کو چھوڑ دے گی آخر کو باوقار عورت ہے میری ہالے وہ ایک پل کو رکی تھی لیکن آپ فکر مت کریں میں اسکے ساتھ کچھ برا نہیں کروں گی وہ عمر سے واپس آجائے میں اسکی شادی ہارون سے کروادوں گی ہالے سے بہت محبت کرتی ہوں میں وہ آنکھوں میں چمک لئے کہہ رہی تھی

فروا تمسخر سے مسکرائی تھی "تم اسے عمر سے دور کرو گی کیونکہ وہ ایک شاندار مرد ہے وہ اسے تمہارے خلاف اٹھنا سکھا رہا ہے لیکن ہارون وہ تو خود زیرو ہے تم اسے ہارون کے حوالے کرو گی تاکہ وہ دونوں ایک گلٹی اور

misreable

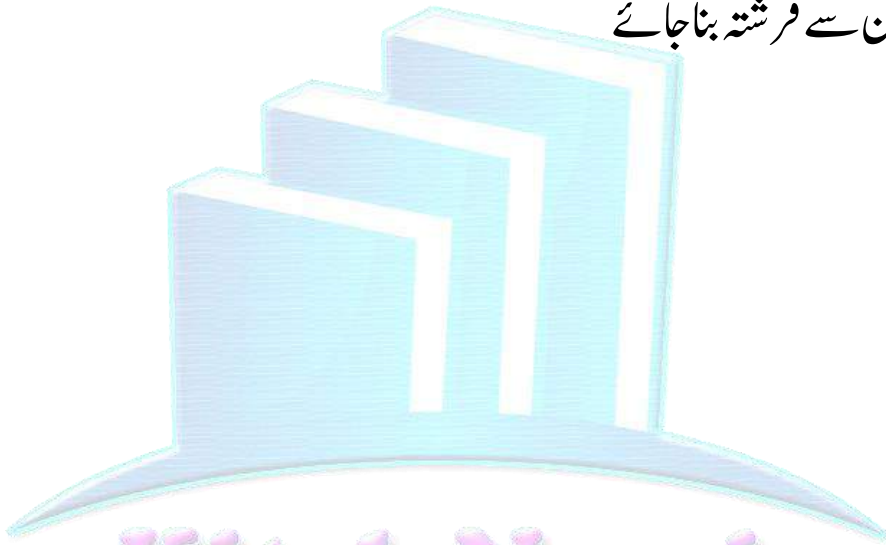
زندگی گزاریں تم ہالے سے محبت کرتی ہو یا نہیں لیکن وہ تمہاری محبوب غلام ہے تم نہیں چاہتیں کہ اسے کوئی آزاد کرے ہے ناں؟ فروا نے جیسے لمحوں میں سب کچھ ڈی کوڈ کر لیا تھا

مہر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا لیکن فروا کے تاثرات ذرا سے بدلے تھے ایک کرب تھا جس نے دل کو جکڑ لیا تھا "کسی کی اولاد نہیں مارتے مہر وہ یاسیت سے بولی تھی چاہے اچھی ہو چاہے بری چاہے گوری ہو چاہے کالی حرام ہو یا پھر ہلال کسی ماں سے اسکو اولاد نہیں چھینتے

اسکی آنکھوں کے آگے کئی برس پہلے کا منظر تھا وہ شمس کی منتیں کر رہی تھی وہ اپنی بیٹی کو مارنا نہیں چاہتی تھی لیکن اسکی سنی نہیں گئی

## Posted On Kitab Nagri

مہر کوئی جواب دیتی کہ سفیر اندر داخل ہوا وہ دونوں اپنی اپنی جگہ چونکی تھیں سفیر بھی ہلکا سا چونکا تھا  
"آپ یہاں؟ آج ہمارے کمرے کو شرف کیسے بخشا؟ وہ مسکراتے ہوئے آگے آیا فروا کے قریب رک کر اس کا  
کندھا چوما وہ اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیر گئی تھی  
اسی پہر اسی لمحے وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اب اسے واقعی فرشتہ بننا تھا وہ مہر کو کسی کی اولاد چھیننے نہیں دے گی  
اب وقت تھا کہ شیطان سے فرشتہ بنا جائے



ایک ماہ بعد

یہ ایک ماہ بغیر کسی بد مزگی کے گزر گیا تھا مہر ماہ اور سفیر ملک میں نہیں تھے ان دونوں نے اپنا ہنی مون پلان کیا  
تھا اور اب دو دن پہلے ہی واپس آئے تھے ہالے سلطان اور عمر حیات کی زندگی بھی نارمل ہونے لگی تھی کس  
طرح کی نارمل یہ سب آپ جانتے ہی ہوں گے یہ رات کے آٹھ بجے کا وقت تھا عمر آفس سے گھر آچکا تھا اور اس  
وقت ہالے کے ساتھ کچن میں تھا وہ اسکے لئے آج اسپیشل ڈنر تیار کر رہی تھی عمر اسکے عقب میں بیٹھا تھا کرسی  
کھینچے ہر معمولے میں اپنی ٹانگ اڑاتا ہوا چولہے پہ نان اسٹک کڑھائی چڑھی ہوئی تھی جس میں آج دیسی کھانا بن رہا تھا  
ہالے سلطان کی اسپیشل ملائی بوٹی

## Posted On Kitab Nagri

بیگم صاحبہ اتنی ملائی نہیں ڈالتے تم کیا کر رہی ہو؟ اس نے ملائی کا پیکٹ کڑھائی میں ڈالتی ہالے کو کوئی سویں بار  
ٹوکا تھا

تمہیں پتہ ہے عمر مجھے اس سارے عرصے میں تم سے شدت والی محبت کب ہوئی تھی؟ وہ ہنڈیا میں چچ چلاتے  
ہوئے پوچھ رہی تھی عمر اشتیاق سے آگے کو ہو بیٹھا  
کب؟

جب ڈاکٹر نے تمہاری زبان بند کر وادی تھی آہ کتنے ہالے نے سوچ کر ہی مزہ لیا تھا آہ سکون کے دن تھے وہ بھی  
اور یہاں عمر کا سارا مزہ خراب ہو گیا تھا "میری زندگی کے سب سے برے دن تھے یہ سوچو جو انسان اپنی آواز  
سن کر جیتا مارتا ہوا اسکی آواز ہی بند کر دو؟ یہ کہاں کا انصاف ہوا؟

ہالے نے گھوم کر اسکو دیکھا تھا ڈھیر سارا اشتعال اندر دبار کھا تھا کیا کرے وہ اس آدمی کا  
کبھی مجال ہے جو تم نے میری تعریف کی ہو عمر  
کرتا تو ہوں مجھے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا ہالے کے چہرے پہ چمک  
آئی تھی

اچھا ایسا کیا ہے میری آنکھوں میں؟ وہ اب کے اشتیاق سے بولی تھی  
زیادہ کچھ نہیں یہ بس میری آنکھوں جیسی ہیں سیم سیم وہ بے نیازی سے کہتا ایک بار پھر ہالے کو تپا گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم ناں عمر.... تم تم مجھ سے ہر گز بات مت کیا کرو سخت زہر لگتے ہو مجھے وہ غصے سے کہتی دوبارہ اپنی ہانڈی کی طرف متوجہ ہو چکی تھی کھلے بال اسے بے حد تنگ کئے ہوئے تھے اب کی بار ہانڈی میں چیخ چلاتے ہوئے اسکے انداز میں جارحیت تھی

عمر خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ آیا اور اسکے عقب میں آکر ٹھہرا ہالے نہیں مڑی وہ اسی طرح زور زور سے چیخ چلاتی رہی

میں تمہیں کیا کیا بتاؤں ہالے؟ تم غصے میں بھی اچھی لگتی ہو تم پیار سے بات کرتے ہوئے بھی اچھی لگتی ہو وہ نرمی اور آہستگی سے کہنا شروع ہوا تو ہالے یکدم ٹھہر گئی تھی

تم مجھے ہر وقت ہر لمحہ اچھی ہی لگتی ہو سب سے زیادہ اچھی پتہ ہے کب لگتی ہو؟ وہ اسکے بال سمیٹتے ہوئے پوچھ رہا تھا ہالے کچھ نہیں بولی جب تم پیسے بچانے کی بات کرتی ہو تب مجھے بے حد اچھی لگتی ہو وہ اسکے بالوں کو جوڑے میں باندھتا ہوا بولا تھا ہالے نے کراہ کر آنکھیں بند کی تھیں یہ آدمی نہیں سدھر سکتا

تم ساری کی ساری اچھی ہو بس اگر ذرا سی کفایت شعاری سیکھ لو ہالے اب کے پلٹی تھی تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو؟

ساری دنیا سے زیادہ تم میرے لئے سب سے قیمتی ہو وہ سنجیدگی سے بولا تھا پیسے سے بھی زیادہ؟

## Posted On Kitab Nagri

ہر گز نہیں پیسہ میرا پہلا اور آخری عشق ہے وہ قطعی لہجے میں بولا تھا ہالے کا دل چاہا تھا اسکا سر پھاڑ دے عمر بھی اب حالات کی کشیدگی نوٹ کر چکا تھا سو فوراً اینتر ابدل لیا

اچھا چھوڑو ساری باتیں چلو تمہیں کسی اچھی جگہ کھانا کھلا کر آتا ہوں

ہالے نے چند پل اسکو مشکوک نظروں سے دیکھا تھا پھر ہار مان لی "او کے میں چینج کر کے آتی ہوں" وہ کہتے ہوئے باہر جانے لگی جب عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

میں نے کہا تھا ناں تم ہر وقت ہر حال میں مجھے بس اچھی ہی لگتی ہو وہ بولتے ہوئے اسی طرح اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکل گیا

ہالے اب اس سے کچھ کہہ رہی تھی لیکن آواز واضح نہیں تھی آوازیں مدھم ہوتی چلی گئیں



مرزا ہاؤس میں اس وقت کافی رونق تھی فہیم مرزا نے اپنے چند دوست گھر بلار کھے تھے جن میں کوئی وکیل تھا تو باقی انکے بزنس پارٹنرز آج وہ یہاں اہم اعلان کرنے والے تھے مرزا ہاؤس کے لان میں چند ٹیبلز لگے تھے بیرے کھانا اور ڈرنکس سرو کرتے نظر آرہے تھے انہی ٹیبلز میں ایک پرسن سلطان اور فروا بھی بیٹھے تھے چہرے پہ



## Posted On Kitab Nagri

جھوٹی مسکراہٹیں سجائے فہیم کے اعلان کے منتظر دفعتاً فہیم اپنے میز کے گرد لگی کرسی کے برابر اٹھ کھڑا ہوا مسکراتے ہوئے حاضرین کو دیکھا اسکے ساتھ ہی یاقوت کھڑا تھا مگر جھایا ہوا لاغر سا میں فہیم مرزا میں نے اپنی زندگی میں ہر طرح کے حالات دیکھے وہ بولنے لگا تو سب ٹھہر کر اسے سننے لگے میں نے بھوک دیکھی میں نے غربت دیکھی اسکے بعد اچھا وقت دیکھا عیاشیاں دیکھیں مجھے اس دنیا میں سب ملا وہ فخر سے کہہ رہا تھا

عزت دولت محبت.. خوشی طاقت ساری دنیا کی ساری نعمتیں ملیں لیکن ایک چیز جو مجھے ان سب پہ بھاری ہے جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل کا چین ہے جسے میں ایک ہزار قتل بھی معاف کر سکتا ہوں وہ میرا بیٹا ہے لوگوں کی آنکھوں میں رشک در آیا تھا سب گردنیں اٹھا اٹھا کر فہیم کے ساتھ کھڑے یاقوت کو دیکھنے لگے میرا بیٹا میری زندگی میں آنے والی سب سے بڑی خوشی ہے سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی محبت جب یاقوت پیدا ہوا تھا تب ڈاکٹر نے میری اہلیہ سے اور مجھ سے کہا تھا کہ اب ہم دوبارہ ماں باپ نہیں بن سکتے وہ ایک پل کو رکا تھا پھر اپنا بازو یاقوت کے کندھے پہ رکھا اور کہتا رہا "مجھے ایک پل کو لگا جیسے بہت برا ہوا ہے میرے ساتھ لیکن پھر اگلے ہی پل جب میں نے یاقوت کو دیکھا تب میں نے ڈاکٹر سے کہا تھا کہ اس بچے کے بعد مجھے کسی اور کی ضرورت بھی نہیں وہ گردن اٹھا کر تفاخر سے کہہ رہا تھا اسکے انداز سے غرور کی بو آتی تھی

وہ چھوٹا سا بچہ آج بہت بڑا ہو گیا ہے وہ میرے کندھے کو آنے لگا ہے اور آج میں نے اسکی سالگرہ کے موقع پر اسے اپنا سارا بینک بیلنس اپنی ساری جائیداد اپنی زندگی کی ساری جمع پونجی اپنے بیٹے کے نام کر دی ہے

## Posted On Kitab Nagri

یکدم تالیاں پیٹی گئیں سراہا گیا مبارک باد دی گئی لوگ عیش عیش کراٹھے تھے یا قوت کسی روبوٹ کی مانند کھڑا تھا  
فہیم اب بھی کہہ رہا تھا

میرا بیٹا اب سے سارے معاملات دیکھے گا میرا بیٹا اب سے میری ایمپائر کا مالک ہو گا بلکہ میرا بیٹا ہی کچھ عرصہ بعد  
ہونے والی نیلامی میں اب ہیون پر اجیکٹ خریدے گا کیونکہ اسکے دل میں رحم ہے ہم شمس سلطان کی مدد کریں  
گے کہ وہ بچوں کو اس برے ماحول سے نکال کر کسی اچھی جگہ لے جائے جہاں یہ ڈرگزار اور برائی نہ ہو

میرا بیٹا کہتا ہے حسن اس پہ تمام ہوا میں آج کہتا ہوں دنیا کی ساری محبتیں میرے بیٹے پہ تمام ہوں وہ محبت سے  
ایک بار پھر بولا تھا یا قوت کا دم گھٹ رہا تھا وہ اتنا اچھا نہیں تھا جتنا اسے بتایا جا رہا تھا

لوگوں میں ہلچل سی مچ گئی تھی اب انہیں یا قوت مرزا سے تعلقات بڑھانے تھے وہ اٹھ اٹھ کر اپنی جگہ سے آ  
رہے تھے مبارک باد کامیابی کی دعائیں یا قوت کچھ نہیں سن رہا تھا کچھ نہیں دیکھ رہا تھا اسے بس ذرا فاصلے پہ بالکنی  
میں بیٹھی نرین دکھ رہی تھی وہ اسی کی آواز سے زخمی ہو رہا تھا

ایک ماہ گزر گیا تھا لیکن وہ اپنی بات سے ٹس سے مس نہ ہوئی تھی اگر وہ لڑکی نہیں تو یہ کامیابیاں یہ مبارک باد یہ  
سب بے کار ہی تو تھا

## Posted On Kitab Nagri

ریستوران کا اوپن ہال لائٹس کی وجہ سے جگمگ کر رہا تھا گول میزوں کے گرد دو دو اونچی کرسیاں لگائی گئی تھیں دور اسٹیج پہ کوئی گلوکار بیٹھا تھا جو مدھم سے سروں پہ موسیقی کی دھن بکھیر رہا تھا سارا ماحول اسی میوزک کی فسون خیزی میں ڈوبا ہوا سا تھا ایسی ہی ایک گول میز کے گرد عمر حیات اور ہالے سلطان بھی بیٹھے تھے

وہ دونوں کھانا کھاتے ہوئے ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے کافی دیر سے عمر کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس ہو رہا تھا اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسکی دائیں طرف والی میز پہ تین لڑکیاں بیٹھی تھیں جو اسی طرف دیکھ رہی تھیں انکے ہاتھ میں موبائل بھی تھا شاید انہوں نے عمر کی تصویر لی تھی عمر کی نظروں کے ارتکاز میں ہالے نے بھی دیکھا تو لڑکیوں نے کھسیانی سی ہو کر رخ بدل لیا

مجھ پہ نظر رکھا کریں زمانہ بہت خراب ہے وہ آہستگی سے بولا تھا ہالے نے گھور کر اسکو دیکھا تھا تم زمانے سے زیادہ خراب ہو

سوچ لیں میں ہاتھوں سے نکل جاؤں گا وہ مسکراتے ہوئے وارن کر رہا تھا

تم ہاتھوں میں آئے کب تھے؟ اور ویسے بھی ان پر کئی کبوتریوں سے جلنے کی ضرورت نہیں مجھے میں جانتی ہوں

I am the woman you love with all your heart

وہ بے نیازی سے بولی تو عمر کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو مجھے یہ بتاؤ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ عمر اسکو دیکھتے ہوئے بولا

تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے چچہ پلیٹ میں رکھا اور مسکرا کر آگے کو ہوئی "میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کھانا ہے جب مجھے اچھا کھانا ملتا ہے ناں میری روح تک تازہ ہو جاتی ہے

عمر جل کر رہ گیا تھا "مجھے لگا تھا تم کہو گی عمر میرے سر تاج میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی آپ ہیں ہالے نے اسکے انداز پہ مسکراہٹ ضبط کی تھی

میرے سر تاج آپ کے ساتھ زندگی گزارنے کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ آپ کھانا اچھا بنا لیتے ہیں وہ جتا کر بولی تھی اچھا یہ بتاؤ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کیا ہے؟ ہالے نے سوال بدلا تھا

عمر چند لمحہ اسے دیکھتا رہا پھر ذرا آگے کو جھکا "پیسہ" میرا واحد عشق اور میری واحد خوشی ہے اور تمہارا سب سے بڑا خوف؟ وہ بغیر رکے پوچھ رہی تھی "تمہیں کھودینا میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں وہ بغیر جھجھکے بولا تھا

اچھا تمہاری زندگی کا سب سے برا لمحہ کونسا ہے جس پہ آج بھی غصہ آتا ہو؟  
عمر کے تاثرات اب بدلے تھے وہ تھوڑا سا ہرٹ لگتا تھا "میری زندگی کا سب سے برا لمحہ وہ ہے جب تم نے شاہ تاج کے گھر کے باہر ہارون کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا کہ عمر حیات نے تمہیں بند کر دیا ہے

ہالے کا رنگ تاریک پڑا تھا عمر سرعت سے بات بدل گیا "تمہاری زندگی کا سب سے بڑا خوف کیا ہے ہالے حیات؟

## Posted On Kitab Nagri

ہالے اسکی بات پہ تھم سی گئی تھی گلے میں بہت کچھ اٹکا تھا بابا کی موت کی خبر دادا کا مفلوج ہونا ہارون کا ایکسیڈنٹ سب اسکے ذہن میں بجلی کے کوندے کی مانند آیا تھا

ہسپتال.... میری زندگی کا سب سے بڑا خوف ہسپتال ہیں وہ خواب سے کیفیت میں بولی تھی مجھے سب سے برا لمحہ وہ لگتا ہے جب ہم ہسپتال کے بیچ پہ بیٹھ کر اندر سے آنے والی اطلاع کا انتظار کرتے ہیں سوری ایک بہترین لفظ ہے لیکن یہی لفظ اگر ڈاکٹر بول دے تو بر چھی کی طرح چبھ جاتا ہے

وہ ادا سی سے کہہ رہی تھی عمر اسکو سننا رہا "ہم ہسپتالوں سے نکل آتے ہیں عمر لیکن ہسپتال ہمارے اندر سے نہیں نکلتا وہ خوف وہ بے بسی وہ اپنے کسی قریبی کا اندر ہونا اور باہر بیٹھ کر انتظار کی سولی پہ لٹکنا یہ ہمارے اندر سے کبھی نہیں نکلتا ہسپتال اور بیماریاں انسانوں کو خوف زدہ کر دیتی ہیں میرا سب سے بڑا خوف یہی ہے کہ ایک دن میں کسی ہسپتال کے بیچ پر بیٹھی ہوں گی اور اندر میرا کوئی قریبی ہو گا پھر ڈاکٹر آکر کہہ دے گا آئی ایم سوری عمر نے اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا تھا ہالے خاموش ہو گئی کچھ پل اسی طرح آکر ڈی سی خاموشی میں ڈوبے رہے پھر عمر نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک مخملی ڈبیانکالی تھی

اب کے ہالے کے چہرے پہ چمک در آئی عمر نے ڈبی کھولی تو اس میں سے جگمگ کرتی ہیرے کی انگوٹھی تھی اللہ اللہ عمر تمہیں یاد تھا کہ تم نے مجھے انگوٹھی نہیں دی؟

وہ اپنا ہاتھ عمر کے ہاتھ میں دیتی ہوئی جوش سے کہہ رہی تھی عمر مسکراتا رہا

ظاہر ہے بیگم یاد تو رہے گاناں جب آپ میری گاڑی کی چابی پہ قبضہ مافیا بن جائیں گی تو مجھ غریب کو یاد تو رہے گا



## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے اسکی بات پہ غور نہیں کیا وہ اپنا ہاتھ اونچا کر کے دیکھ رہی تھی ہر تارہ سے ہر زاویے سے اچھی لگ رہی ہے ناں؟ اس نے اپنا ہاتھ عمر کے آگے کیا تھا

پندرہ لاکھ خرچ ہوئے ہیں اچھی تو لگے گی وہ اسی طرح مسکراتا رہا ہالے نے تاسف سے اسے دیکھا تھا میں اس بات کے بدلے یہ جواب چاہتی تھی "پہلے اتنی اچھی نہیں تھی لیکن تمہارے ہاتھ میں اچھی لگ رہی ہے کیا عمر تم تو ذرا بھی رومانٹک نہیں ہو

جہاں میرے پیسے خرچ ہوتے ہوں وہاں رومانس نہیں ہارٹ اٹیک آتا ہے وہ جتا کر بولا ابھی ہالے کچھ کہتی جب اسکی نظر سامنے سے آتی ایک خوش شکل عورت پہ پڑی تھی وہ اپنی ساتھی عورت سے بات کرتی ہوئی اسی طرف آرہی تھی

ارے... یہ تو میری ڈاکٹر ہیں ہالے نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا تھا عمر نے اسکی انگلی کے تعاقب میں دیکھا اور

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر وہ سانس نہیں لے سکا  
ہر شے ساکت ہو گئی تھم گئی



## Posted On Kitab Nagri

یا قوت مرزا کے کمرے میں مدہم بتیاں جل رہی تھیں زمین اپنے بیڈ کے قریب جائے نماز بچھائے بیٹھی تھی اسے تیز روشنیوں کی عادت نہیں رہی تھی وہ نماز بھی اسی طرح پڑھتی تھی ہلکی مدہم روشنی بس سجدہ کرنے کی جگہ پہ روشنی ہونی چاہیے باہر سے آتا شور غل تھم گیا تھا شاید لوگ اپنے گھروں کو جا چکے تھے

دفعتاً اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا یہ وہی تھا اس کا شوہر اور ماضی کا مجرم بھی کیا ضروری ہے اگر مرد شوہر بن جائے تو اسے لازمی معاف بھی کر دو؟ یہ وہ بات تھی جو اجل زمین ہمیشہ سوچا کرتی تھی اس نے سلام پھیر کر ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تھے یا قوت چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکے قریب چلا آیا پھر یو نہی فرش پہ اسکے پاس بیٹھ گیا تھا وہ دعا مانگتی رہی اور یا قوت پلک جھپکے بغیر یاسیت سے اسے دیکھتا رہا وہ دعا مانگ چکی تو خالی خالی نظریں اٹھا کر یا قوت کو دیکھا

تو یہ طے ہوا کہ تم مجھے معاف نہیں کرو گی؟ وہ بولا تو ڈھیر سارا رنج اسکی آواز میں شامل ہو گیا

ہر معافی نامے کے کچھ اصول اور شرائط ہوتے ہیں تم شرطیں پوری کر دو معافی نامہ لے جاؤ

اور چاہے ان شرطوں کے بدلے میری جان چلی جائے؟ میرا دل مر جائے؟

جو لوگ دوسروں کا دل مار چکے ہوں انہیں تیار رہنا چاہیے کہ جب اللہ کی لاٹھی برسے گی تو انہیں بھگتنا تو پڑے گا ہی وہ کھوکھلے لہجے میں بولی تھی

چند پل خاموشی رہی زمین اسی طرح جائے نماز پہ بیٹھی رہی اور یا قوت اس ٹھنڈے فرش پہ

## Posted On Kitab Nagri

میں تم سے... محبت کرنے لگا ہوں... تمہیں چھوڑنا موت جیسا ہے... میں اپنے ہاتھوں سے کیسے خود پہ موت کا فرمان جاری کروں؟ اسکی آواز.. آج اسکی آواز میں وہی دلوں کو چیرتا ہوا دکھ تھا

محبت تو میں بھی کرتی ہوں بلکہ میں نے اس دن کا انتظار کئی سالوں سے کیا تھا کہ اس طرح کسی دن تم میرے سامنے بیٹھو اور کہو زمین مجھے تم سے محبت ہے وہ دن آگیا ہے لیکن میرا دل مر گیا ہے اب کچھ محسوس نہیں ہوتا یا قوت اسکی آنکھیں گیلی ہو رہی تھیں

اب تم سامنے بیٹھو تو پیار نہیں آتا تم چلے جاؤ تو میں تمہاری واپسی کا انتظار نہیں کرتی بس مختصر یہ کہ میں تمہاری عزت نہیں کرتی وہ بے بسی سے بولی تھی

میں نے بہت کوشش کی میں اس رات کو بھول جاؤں تمہاری عزت کروں تم سے وفادار رہوں تم سے کرب نہ کھاؤں لیکن جانتے ہو کیا؟ اس نے یا قوت کی زخمی سی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

دل مر گیا ہے یا قوت... اور قاتل تم خود ہو میں تمہیں معاف کر سکتی ہوں لیکن تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں کہ ساری زندگی تمہارے ساتھ رہ کر تم سے بے زار نہیں رہنا چاہتی میں بس تم

سے الگ ہونا چاہتی ہوں وہ بھاری ہوتے دل کے ساتھ کہہ رہی تھی یا قوت کے دل پہ ہر لمحہ بوجھ بڑھتا جا رہا تھا میں چاہتی ہوں ہم الگ ہو جائیں تاکہ محبت کی sanity برقرار رہے تاکہ عزت جو محبت کی پہلی سیڑھی ہے کوئی لڑکی اس پہ سمجھوتہ نہ کر لے مجھے وہ ناول وہ فلمیں ہمیشہ ان کمفرٹبل کرتی ہیں جن میں ریپسٹ اور یا پھر لڑکی

## Posted On Kitab Nagri

کے اغواکار کو آخر میں معاف کر کے اسکے ساتھ رہا جاتا ہے میں یہ نہیں کر سکتی اس نے نم آنکھوں کے ساتھ زور زور سے نفی میں سر ہلایا یہ مجھ سے نہیں ہوگا

یا قوت نے تھوک نگلاتھا اداس آنکھیں نرمین کے چہرے پہ جمائیں پھر آہستگی سے بولنے لگا "ڈیڈ کہتے ہیں ہمارے معاشرے کی عورتوں کے لئے مرد بے ساکھی ہوتا ہے ایک چھوٹی تو لازمی دوسری چاہیے ہوگی عورت ہمیشہ اس مرد کے ساتھ رہتی ہی جو اسکے لئے مضبوط اور پائیدار بے ساکھی بنے کیا میں کبھی تمہیں مضبوط اور پائیدار نہیں لگا؟ کیا تم میرے بعد کی بے ساکھیوں کے ساتھ رہ لوگی؟

نرمین نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا تلخ مغرور مسکراہٹ "تم سہی کہتے ہو کچھ عورتوں کے لئے واقعی مرد بے ساکھی ہوتے ہیں ان کے بغیر گر جاتی ہیں گرادی جاتی ہیں لیکن انکو سوچنا چاہیے کہ گرنا برا نہیں ہوتا گر کر نہ اٹھ پانا برا ہوتا ہے وہ خود کو اٹھا نہیں پاتیں اور پھر بے ساکھی چن لیتی ہیں وہ سانس لینے کو رکھتی یا قوت یک ٹک اسے دیکھے گیا

پھر کچھ ہوتی ہیں میرے جیسی جنکو لنگڑا کر چلنا قبول ہوتا ہے لیکن بے ساکھی بنا مرد نہیں مجھے ٹوٹی ٹانگ منظور ہے لیکن کسی کا دیا ہوا سہارا نہیں میں گر کر مٹی میں خاک آلود ہو سکتی ہوں لیکن کسی کی ترس خیرات میں ملی چادر نہیں لوں گی وہ اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

میرے جیسی لڑکیوں کے لئے مرد بے ساکھی نہیں "بازو" ہوتے ہیں تحفظ اور مان ہوتے ہیں ہم دو ہزار اکیس کی لڑکیاں ہیں ہمیں سہارا دو گے تو ہاتھ جھٹک دیں گے لیکن اگر اسی ہاتھ سے ہمارا ہاتھ تھام کر ساتھ چلو گے تو قبول کر لئے جاؤ گے تم ابھی تک بے ساکھی ہو یا قوت بازو بننے میں وقت لگے گا تمہیں وہ بول کر اٹھ گئی تھی جائے نماز لپیٹ کر اب بیڈ کی سائیڈ دراز میں رکھ رہی تھی یا قوت کو واقعی لگا تھا ابھی بازو بننے میں وقت لگے گا

ریستوران کے اوپن ایریا میں عمر حیات شل سا ہالے کو دیکھ رہا تھا اسی وقت ڈاکٹر ذبیش انکے قریب سے گزر کر آگے جانے لگی تھیں جب ہالے کی آواز پہ وہ رک گئیں یہ تمہاری ڈاکٹر کیسے ہو سکتی ہے؟ عمر کی آواز میں کچھ تھا کہ ٹھٹھکا جائے جبکہ ہالے اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی وہ فق ہوئے چہرے والی ڈاکٹر ذبیش سے کچھ کہہ رہی تھی شاید عمر کا تعارف شاید کوئی رسمی باتیں جبکہ ذبیش سن تھی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو

ہالے سلطان میں پوچھ رہا ہوں یہ تمہاری ڈاکٹر کیسے ہو سکتی ہے؟ عمر ہلکی مگر سخت آواز میں پوچھ رہا تھا ہالے کو واضح طور پہ برا لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ میری سائیکائٹرسٹ ہیں عمر میں پچھلے ایک ماہ سے ان سے سیشنز لے رہی ہوں اور یہ ایک بہترین ڈاکٹر ہیں وہ کچھ جتا کر بولی تھی ذیبتش وہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن عمر نے برق رفتاری سے اٹھ کر اسکا راستہ روکا تھا اسکی آنکھوں میں ایسی سختی تھی کہ الامان

یہ تمہاری سائیکائٹرسٹ کیسے ہو سکتی ہے جبکہ یہ خود ایک گائناکالوجسٹ ہے وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا ہالے کو لگا تھا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو اس نے آس پاس نظر دوڑائی لوگ انہیں دیکھ رہے تھے انکے قریب ہی جس میز پر لڑکیاں بیٹھی تھیں ان میں سے بھی ایک بول اٹھی تھی

آپ کے ہسبنڈ صحیح کہہ رہے ہیں ڈاکٹر ذیبتش تو گائناکالوجسٹ ہیں انہوں نے ہی تو میری ڈیلیوری کروائی تھی ہالے نے آہستگی سے گردن موڑ کر ڈاکٹر ذیبتش کو دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے بھاگ رہی تھی عمر نے اس عورت کو نہیں روکا اسے فلحال اپنی عورت کا سچ چاہیے تھا وہ جو سن ہوئی اسکے سامنے کھڑی تھی وہ جس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

عمر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور خاموشی سے اسے لئے وہاں سے نکلتا چلا گیا پیچھے ویٹر بل کے لئے چیخ رہا تھا جسے اسی میز والی لڑکی نے دھیرج رکھنے کو کہا تھا "انکی طرف سے میں پے کر دوں گی وہ نرمی سے بولی تھی

عمر اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا تھا اسکے لمس میں سختی نہیں تھی تو نرمی بھی نہیں تھی وہ بس شدید غصے میں لگتا تھا ہالے نے اس کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ لب بھینچے ہوئے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا وہ ہالے سے کچھ نہیں کہہ رہا تھا اور کہتا بھی تو شاید ہالے سن نہ پاتی وہ شل تھی شا کڈ تھی ہر چیز سلو موشن میں ہوتی نظر آرہی تھی وہ ریسٹوران سے نکل آئے تھے وہ گاڑی میں بیٹھے تھے وہ گھر آگئے تھے عمر اس کے موبائل پہ اسکی اور مہرماہ کی چیٹ کھولے ہوئے تھا ہالے اس سے یہ بھی نہ کہہ سکی کہ یہ میسرز کے خلاف ہے لیکن وہ سیدھا مہر کی چیٹ کیوں کھول رہا تھا وہ اتنی سن تھی کہ یہ بھی نہ پوچھ سکی وہ اپنے مشترکہ کمرے میں آگئے تھے ہالے اسی طرح ساکت سی بیڈ پہ بیٹھی تھی عمر قدرے جھکا ہوا تھا اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھے اس سے کچھ پوچھ رہا تھا ہالے کو آواز نہیں آرہی تھی اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا ہالے میں پوچھ رہا ہوں کیا کیا کہا ہے اس ڈاکٹر نے تم سے... کتنی دوائیاں دی ہیں..... اور تم کتنی کھا چکی ہو آوازوں کا راستہ صاف ہوا تو اسے بس یہی سنائی دیا تھا ہالے سے کوئی جواب نہ بن پڑا وہ بس خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

ہالے میں کچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو.... کہاں ہے دوائی کیا کھایا ہے تم نے؟ وہ دوبارہ پوچھ رہا تھا نہ سختی سے نہ نرمی سے بس خود پہ ضبط کئے ہوئے

ہالے نے اب بھی جواب نہیں دیا اس نے بس بیڈ کی سائیڈ دراز کی جانب اشارہ کر دیا عمر ایک ہی جست میں دراز تک پہنچا تھا جھپٹ کر ساری دراز الٹ پلٹ ڈالی اور پھر اسکے ہاتھ میں ایک شیشی آئی تھی اس کے سینے پہ کچھ درج تھا عمر نے اس ڈبی کی تصویر لی اور واٹس ایپ پہ کسی کو سینڈ کی ساتھ ہی اس نمبر پہ کال کرنے لگا کال بند کی تو



## Posted On Kitab Nagri

میج کرنے لگا وہ بس ہذیانی سالگ رہا تھا ہالے اسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ اب بھی کچھ نہیں دیکھ رہی تھی نہ سن رہی تھی اسے اب بھی لگتا تھا عمر کو غلط فہمی ہوئی ہوگی

کال کا سلسلہ مل گیا تو عمر نے فون سپیکر پہ ڈالا وہ کمرے میں دائیں بائیں چکر لگا رہا تھا  
ہاں انعم جو تصویر بھیجی ہے وہ دوائی کس چیز کی ہے؟

آگے سے کچھ کہا گیا تھا کچھ سخت سست عمر نے کوفت سے سر جھٹکا تھا "تم بتا رہی ہو یا نہیں؟  
آگے سے گہری سانس لی گئی تھی

Birth controlling pills

ہیں یہ اب سن لیا؟ عمر کا موبائل کو تھا ماہو اہا تھ ایک لمحے کو کانپا تھا ہالے کا پورا وجود کانپ گیا تھا وہ دونوں اپنی جگہ  
سن تھے فون کے اس پار کوئی کہے جا رہا تھا

یہ بہت ہائی ڈوز ہے عمر اس سے عورت کی اپنی صحت بھی خراب ہوتی ہے اور آگے بچوں کے معاملے میں بھی بہت  
زیادہ کا میپلیکیشنز ہوتے ہیں ویسے کون لے رہا ہے انکو؟

عمر نے جواب نہیں دیا اس نے کال کاٹ دی دل کو جیسے کسی نے برچھی سے چیر دیا ہو روح تک بلبلا گئی تھی ہالے  
اب بھی اسے دیکھ رہی تھی شل ساکن

تم نے اچھا نہیں کیا ہالے..... اس نے شکوہ کیا تھا ہالے نے نم آنکھوں سے اسکو دیکھا تھا اور پھر اس کے حلق  
سے اٹک اٹک کر چند جملے نکلے تھے

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں غلط لگ رہا ہے وہ.. وہ ایسا نہیں... کر سکتی.. وہ میری بہن ہے میری ماں جیسی ہے..  
عمر کی آنکھیں ویسی ہی رہیں سخت بے تاثر وہ دو قدم آگے آیا ہالے کی آنکھوں میں دیکھا  
وہ تمہاری بہن نہیں ہے اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا ہالے بے اختیار رو پڑی تھی  
میں جانتی ہوں وہ میری پھپھو کی بیٹی ہے میں بس...

وہ..... تمہاری.. پھپھو کی بیٹی بھی نہیں ہے اب کے ہالے رونا بھول اسے دیکھے گئی  
تمہاری پھپھو کے یہاں ایک بیٹا ہوا تھا بیٹی نہیں

آسمان سے پتھروں کا تھال سا تھا جو ہالے کے اوپر گرا تھا شاک سا شاک تھا  
تمہیں جاننا تھا ناں میں کون ہوں؟ جاؤ ہمارا نکاح نامہ اٹھا کر میرا نام دیکھو  
وہ بول کر پیچھے ہٹا تھا ہالے اب بھی سن تھی

عمر اب اپنی دراز سے اپنی گن نکال رہا تھا ہالے اسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ حسن کو کال ملا رہا تھا ہالے نہیں سن  
رہی تھی وہ باہر نکل گیا تھا ہالے محسوس نہیں کر سکی تھی

اسے آج پہلی بار لگا تھا کہ اب بس ہالے اب ریڈ فلیگ زپہ آنکھیں کھولو اب سرخ بتی کو نظر انداز نہ کرو

## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل کے باہر عمارت کی اوٹ میں عمر حیات کی گاڑی کھڑی تھی اسکے پیچھے ہی ایک اور گاڑی تھی جس کے اندر لیل اور ہارون بیٹھے تھے اسی اثنا میں انہوں نے سلطان منزل کا محل نما دروازہ کھلتے ہوئے دیکھا سلک کے سیاہ نائٹ گاؤن میں ملبوس مہرماہ باہر آتی دکھائی دی روشنیوں کی وجہ سے اس نے اپنی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا ہوا تھا چونکہ اس سے کچھ پوچھ رہا تھا وہ جواب میں کچھ بتاتے ہوئے آگے بڑھ آئی تھی عمر کی گاڑی کے قریب آکر وہ رکی تھی شیشے کو پار سے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیوں بلایا ہے مجھے اس وقت؟ وہ گاڑی کے شیشے پہ جھکی تھی اسکی آواز میں غراہٹ تھی فوراً سے پہلے گاڑی کے اندر آکر بیٹھو ورنہ ابھی کے ابھی تمہارے شوہر کو کال کر کے یہاں بلالوں گا اور تم جانتی ہوناں وہ اپنی عورتوں پہ یقین کرنے کے معاملے میں کتنا برا ہے؟ عمر کا انداز مشینی تھی یوں جیسے اسے کبھی کسی جذبے نے چھوا ہی نہ ہو

کیا بکو اس ہے تم اتنا کیسے گر سکتے ہو؟ جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی ورنہ بہت برا ہو گا عمر نے جیسے اسکی سنی ہی نہ ہو اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور سفیر کا نمبر ملانے لگا اور اب مہر کو اندازہ ہوا تھا کہ اس نے باہر آکر کتنی بڑی غلطی کر دی تھی ابھی کال جاتی کہ مہر نے جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے موبائل گر ادیا تھا اور خود دوسری طرف سے گھوم کر آئی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا تھا عمر کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا

کیوں بلایا ہے مجھے؟ وہ پھنکاری تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم نے میری بیوی کو جس ڈاکٹر کے پاس بھیجا وہ سائیکاٹرسٹ نہیں تھی مہر کارنگ فق ہوا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا

میری بیوی اب تک ایک ماہ کی دوائی لے چکی ہے اور جانتی ہو میرا کتنا نقصان ہوا ہے؟ اسکے لہجے میں سختی تھی نہ طنز لیکن کچھ تھا جو عجیب تھا خوف زدہ کرتا تھا میں نے تم سے کہا تھا مہر ماہ میں ایک پانی سے گلنے والا گوشت نہیں ہوں تم نے بڑے بڑے مردار کھائے ہوں گے تم ہو گی کوئی گدھ لیکن میں تم سے بڑا گدھ ہوں نوچنے کے بدلے میں نوچوں گا

مہر ماہ پیچھے کو ہوئی تھی اس لمحے اسے عمر سے خوف آیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے عمر نے اسکی کوشش ناکام کر دی تھی اس نے سختی سے مہر کا بازو دبوا دیا تھا وہ سن رہی تھی اس پاس موت کا سناٹا پھیل گیا تھا

(اپنے کمرے میں بیٹھی ہالے سلطان پہ جیسے سوگ طاری تھا اسے عمر کی باتیں اب تک سمجھ نہیں آ

رہی تھیں وہ ہر دفع کہتا تھا کھوج لو اور وہ ہر دفع نہیں کھوج پاتی تھی آخر کیا تھا جو اسکا راز تھا؟

وہ سوچے گئی اسکا ذہن خالی تھا کوئی بات کوئی اشارہ کچھ بھی تو نہیں تھا جو اسکی طرف اشارہ کرتا اور یہ کیا

بکواس کی تھی اس نے کہ مہر ماہ اس کی پھپھو کی بیٹی نہیں ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو پھپھو کی وہ اولاد زینہ کون ہے

؟

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو اسکے ذہن میں عمر کا نام آیا تھا اور پھر اگلے ہی پل اس نے جھٹک بھی دیا وہ خود کو اب

تک تاویل دے رہی تھی کہ عمر واپس آئے گا اور کہہ دے کہ مہر ماہ سچی تھی عمر جھوٹا لیکن اسی لمحے اسکا موبائل

## Posted On Kitab Nagri

بجئے لگا اس نے گردن گھما کر دیکھا موبائل بیڈ پہ پڑا تھا امیر آدمی کالنگ کے الفاظ جگمگا رہے تھے یہ نام اس نے خود سیو کیا تھا

ہالے نے مرے مرے ہاتھوں سے فون اٹھایا عمر نے بس اسے لائن پہ رہنے کو کہا تھا اگلے ہی پل اسے مہرماہ کی آواز سنائی دی تھی ہالے اپنی جگہ سن رہ گئی عمر اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہہ رہا تھا وہ جواباً کچھ کہہ رہی تھی پھر ہلکی سی بحث کے بعد وہ گاڑی میں آ بیٹھی تھی

عمر اس سے کچھ کہہ رہا تھا جواب میں وہ تڑخ کر بولی تھی "ہاں بھیجا اسکو ڈاکٹر کے پاس اب کیا کر لو گے میرا بچہ مار دو گے آؤ مارو؟"

ہالے سلطان کو اپنی زندگی میں آپ پہلی بار حسد بولتا ہوا سنائی دیا تھا وہ برف بن گئی مجسم برف گاڑی میں بیٹھے عمر حیات نے طنزیہ نظروں سے مہر کو دیکھا تھا "تمہیں کیا لگتا ہے تم میری اولاد کو کچھ کرو گی تو میں تمہیں بخش دوں گا؟ خون کا بدلہ خون عزت کا بدلہ عزت اور جو تم نے کیا ہے اسکا بدلہ بھی تمہیں ملے گا مہر ڈار لنگ وہ بڑے ہی آرام سے بول کر مہر کے حواس خطا کر گیا تھا ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی گھمائی تھی مہر اسے روک نہیں سکی وہ جانتی تھی اب بہت دیر ہو چکی ہے عمر اتنی تیز ڈرائیو کر رہا تھا کہ مہر کو اپنا سانس رکتا محسوس ہو رہا تھا صرف ایک بار صرف ایک بار اس نے گاڑی سے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی جسکے بدلے میں عمر نے اپنا موبائل اسکی گود میں ڈال دیا تھا موبائل پہ ایک ویڈیو چل رہی تھی مہر کی سلطان منزل سے نکلنے کی ویڈیو پھر باہر کھڑے ہو کر عمر سے بات کرنے کی ویڈیو وہ سن تھی مارے بے بسی کے اسکی آنکھیں بھرنے لگی



## Posted On Kitab Nagri

تھیں لیکن وہ کچھ نہیں کر سکی ایک خالی فیکٹری نما جگہ پہ لا کر عمر نے گاڑی روک دی تھی وہ نیچے اتر آیا تھا پھر باہر سے ہی مہر کی جانب کا دروازہ کھول اسے باہر نکالا تھا

فیکٹری کے دروازے پہ پہلے ہی دو لوگ کھڑے تھے چھوٹے بالوں والی لیل اور اس کے ساتھ کھڑا ہارون شاہد مہر ماہ کو لگا تھا آج اسکی موت طے ہے

دوائی لاؤ ہارون عمر نے پکارا تو ہارون چھوٹے چھوٹے قدم لیتا انکی جانب چلا آیا تھا مہر ماہ پیچھے کو ہونے لگی نہیں ہارون نے جو ڈبی عمر کی جانب اچھالی تھی رات کی تاریکی میں بھی وہ بتا سکتی تھی کہ یہ وہی ڈبی تھی جو اس نے کسی کو دی تھی بے اختیار اسکا ہاتھ اپنے معدے سے ذرا سانیچے گیا تھا آنسو لڑھک لڑھک کر اسکے گالوں پہ پھسل رہے تھے

(بیڈ پہ بیٹھی ہالے سلطان کا چہرہ خشک تھا جو وہ سن چکی تھی غیر متوقع اور غیر یقینی تھا اسے اپنی ساری دنیا گھومتی محسوس ہو رہی تھی دفعتاً اس نے اپنی آنکھیں پونچھ کر صاف کی تھیں کب تک وہ اسی طرح ایکسپلاٹ ہوگی؟ کب تک خود ترسی کے آنسو بہائے گی اب بس

وہ شیشے کی جانب آئی تھی ڈریسنگ مرر پہ پڑی سرخ لپسٹک اٹھائی اور ہونٹوں پہ مل لی کچھ لپسٹک خراب ہوئی تھی کچھ ٹھوڑی پہ لگ گئی تھی لیکن وہ بے نیاز تھی اب اس نے جھک کر دراز سے اپنے زیورات کے ڈبے نکالنے شروع کیے تھے اور پھر بلاخر اسکی آنکھوں کو ایک بھاری سیٹ پسند آ گیا تھا اس نے ہار نکالا اور گردن تک لے گئی



## Posted On Kitab Nagri

زخمی سرخ آنکھیں بکھرے بال رویا رویا چہرہ سرخ لپسٹک اور اٹھی ہوئی گردن میں دمکتا ہار آج کوئی ہالے کو روکے تو منہ کی کھائے اس کا رخ نفیسہ حیات کے کمرے کی جانب تھا

اگلے چند لمحات میں وہ انکے کمرے میں تھی نفیسہ اپنے بیڈ سے ٹیک لگائے آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے تھیں انہوں نے ہالے کی اس حالت کو دیکھا اور پھر سیدھی ہو بیٹھیں اب کے انکی آنکھوں میں تفکر تھا البتہ وہ بولی کچھ نہیں انہوں نے ہالے کے بولنے کا انتظار کیا وہ چند لمحہ انہیں دیکھتی رہی پھر آہستگی سے بولی

عمر.. کون ہے؟

خود کیوں نہیں کھوج لگ لیتیں سست لڑکی... وہ مسکرا کر بولیں تھیں لیکن ایک میٹھا طنز بھی شامل تھا وہ آپ کا بیٹا نہیں ہے ناں؟ نفیسہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی

Kitab Nagri

تم کیا کہنا چاہ رہی ہو؟

یہی کہ وہ آپ کا سگا بیٹا نہیں ہے آپ نے اسے پیدا نہیں کیا آپ شاید اسے کہیں سے اٹھا کر لائیں تھیں یا پھر

شاید کوئی اسے آپ کو دے گیا تھا کیوں یہی ہے ناں سچ؟ ہالے کے لہجے میں بھی طنز ہی تھا

تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟

ہالے دو قدم آگے آئی "اس لئے کیونکہ آپ نے مجھے بتایا کہ جب اولاد نہیں ہوتی تو لوگ کیسے کیسے جملے کستے ہیں

جب آپ ہر امید کھو دیتے ہیں تب کیا ہوتا ہے لیکن آپ نے کبھی مجھے یہ نہیں بتایا کہ ایک معجزہ ہوتا ہے اور

## Posted On Kitab Nagri

اللہ آپ کو اولاد سے نواز دیتا ہے آپ نے یہ نہیں بتایا کیونکہ آپ کے یہاں یہ معجزہ ہوا ہی نہیں آپ نے عمر کی پرورش کی ساری باتیں بتادیں لیکن کبھی اسکی پیدائش کے وقت کی تکالیف کا ذکر نہیں کیا کیونکہ آپ نے اسے پیدا کیا ہی نہیں یہ سچ ہے ناں آنٹی؟ وہ آخر میں گیلی آواز کے ساتھ بولی تھی دور کہیں شدت سے اسکا دل چاہتا تھا یہ جھوٹ ہو لیکن نفیسہ نے اثبات میں سر ہلادیا تھا

ہالے کی آنکھوں سے گرم گرم آنسو بہنے لگے

رات کے اندھیرے میں فیکٹری کے باہر کھڑے ان چار لوگوں کے درمیان واپس آؤ تو عمر نے دوائی کی ڈبی مہر کے ہاتھ میں دے رکھی تھی

اسے کھاؤ مہر ماہ یہ اتنا ہی ڈوز ہے جتنا تم نے میری بیوی کو دیا تھا اسکے لہجے میں سختی تھی کہیں دور تک کوئی رعایت نہیں تھی

عمر پلینز دیکھو ہم بات کر لیتے ہیں میں... میں سمجھاتی ہوں آئی کین ایکسپلین مہر ماہ روتے ہوئے آگے بڑھنے لگی تھی

میں دس تک گنوں گا مہر ماہ عمر نے سختی سے اسے جھڑکا تھا اگر ان دس منٹ کے اندر اندر تم نے یہ دوائی نہیں کھائی تو میں ابھی اور اسی وقت سفیر کو فون کروں گا اور اسے ہماری تصاویر بھیجوں گا جیسے تم نے بھیجی مہر ماہ اونچی آواز میں رونے لگی تھی عمر کہے گیا

## Posted On Kitab Nagri

میں اسے ویڈیوز بھیجوں گا جیسے تم نے بھیجیں اس وقت میں گدھ ہوں میں نوچ بھی سکتا ہوں اور چیر بھی سکتا  
ہوں فیصلہ تمہارے پاس ہے ایک...

عمر پلینز میری بات سنو

دو....

تم جو کہو گے میں کروں گی

تین....

میں معافی مانگتی ہوں مجھے معاف کر دو

چار....

میں ہالے سے بھی معافی مانگ لوں گی وہ اونچا اونچا رو رہی تھی

پانچ.....

میرا بچہ مر جائے گا عمر وہ بے بسی سے چیخ پڑی تھی عمر نے گویا کان لپیٹ لئے ہوں

چھ....

عمر پلینز عمر مجھ سے غلطی ہو گئی پلینز مجھے معاف کر دو میرا بچہ مر جائے گا....

سات.....

میں اندھی ہو گئی تھی مجھے کچھ پتہ نہیں چل سکا آئی ایم سوری اسکا گلہ بیٹھنے لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آٹھ....

اب کے عمر نے بولتے ہوئے موبائل اپنے سامنے کیا تھا

نو.....

وہ کال ملارہا تھا مہرماہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی تھی آنکھیں بری طرح برس رہی تھیں منت کرتے لب خاموش

ہو گئے تھے

دس.....

اس نے ڈبی کھول لی تھی اسکی آنکھیں ساکت ہو گئی تھیں وہ بس ڈبی میں موجود سفید چورے نما پاؤڈر نکال کر ہتھیلی پہ رکھ گئی گولیوں کا چورا اور اسکے بچے کی موت.....

وہ کسی جنونی کی طرح سارا سارا سفید چورا کھاتے چلی گئی کسی برسوں کے بھوکے کی طرح آج اسے اندازہ ہوا تھا

کانوں کے کچے مرد سے شادی کرنا کیا ہوتا ہے اگر یہاں اسکی جگہ ہالے سلطان ہوتی تو اسے کم از کم یہ خوف نہ

www.kitabnagri.com

ہوتا کہ اسکا مرد کسی کی باتوں میں آکر اسے چھوڑ دے گا

وہ نیچے زمین پہ بیٹھی کسی منحوس گدھ کی مانند لگ رہی تھی عمر اسکے قریب پنچوں کے بل بیٹھا تھا اسے تاسف سے

دیکھتا ہوا تیش سے دیکھتا ہوا

## Posted On Kitab Nagri

کمرے میں موجود الماریوں سے ایک ایک چیز باہر نکالی گئی تھی فرش پہ کاغذات بکھرے پڑے تھے کپڑے جیولری اور نہ جانے کیا کیا اگر وہ آرگنائزڈ آدمی اپنے کمرے کی یہ حالت دیکھ لیتا یقیناً بے ہوش ہو جاتا ہالے سلطان الماری میں سردیے بیٹھی تھی ایک ایک کاغذ باہر نکالتی اسکی آنکھیں خشک تھیں چہرہ خالی دفعتاً اسکے ہاتھ مطلوبہ کاغذ لگے تھے وہ اسکا نکاح نامہ تھا ہالے نے جھپٹنے نے انداز میں سارے ورق کھولے تھے اور اب اسکی نظریں عمر حیات کے نام پہ تھیں نام یہی تھا لیکن اسکے آگے کچھ درج تھا !! عمر حیات ولد وہاج علی خان !!

ہالے بے یقینی سے پیچھے ہٹی تھی "آپ کا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے" اسکے کانوں میں کوئی آواز گونجی تھی مجھے آپ سے عقیدت ہے جیسے گھر کے کسی بڑے سے ہوتی ہو وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کاغذات کو دیکھے گئی ساری دنیا رک گئی تھی سارے مناظر دھندلے ہو گئے تھے بس کچھ آنسو تھے جو ٹوٹ کر آنکھوں سے گرے تھے یہ انسان اور آنسوؤں کا ساتھ ابدی کیوں ہے؟

سلک کے سیاہ گاؤں میں ملبوس لڑکی کی حالت یوں تھی جیسے کوئی مردہ ہو وہ شل سی زمین پہ بیٹھی تھی آنکھیں ہر قسم کے جذبات سے عاری تھیں سرخ خالی مردہ آنکھیں

اسکی ٹھوڑی اور لبوں پہ وہی سفید پاؤڈر لگا تھا وہ اپنی ساری زندگی ہارے بیٹھی تھی عمر اب اسکے قریب سے اٹھا تھا میں وہاج خان نہیں ہوں جس کے بچے اس سے دور کر دو گے وہ ہلکی آواز میں بولا تھا جتنی ہوئی آواز

## Posted On Kitab Nagri

میں عمر حیات ہوں میرا خاندان میری بیوی میرے بچوں کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو نوچ کھاؤں گا وہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا لیل اسکے ساتھ تھی

عمر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے رکا تھا ذرا فاصلے پہ کھڑے ہارون کو دیکھا "گھر چھوڑ آؤ اپنی بہن کو سرمئی بلے" وہ اونچا پکار کر بولا تھا ہارون نے اسے نہیں دیکھا وہ اب بھی مہرماہ کو دیکھ رہا تھا وہ بچپن سے اسے دیکھتا آیا تھا آخر کب اسکی نظر اتنی ہٹی کہ مہرماہ اتنی بڑی گدھ بن گئی؟

کچھ وقت بعد عمر حیات کی گاڑی کراچی کی سڑکوں پہ دوڑ رہی تھی "تم نے بہت غلط کیا عمر لیل بے چینی سے بولی تھی

زیادہ اچھی بننے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں میں نے کیا کیا ہے عمر نے اسے جھڑکا تھا اور ویسے بھی کوئی دوائی نہیں تھی اس میں بس سادہ آٹا اور نمک تھا میں کسی کے بچے نہیں مار سکتا وہ لا پرواہی سے بولا تھا لیل نے

Kitab Nagri

اسکو فخر سے دیکھا کندھوں سے بہت بڑا بوجھ سرکا تھا وہ چاہے جو مرضی کہہ لے لیکن وہ عمر حیات تھا انسانیت سے نہیں گر سکتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

رات اچھی خاصی بیت چکی تھی جب عمر حیات گھر واپس آیا تھا وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تو سامنے ہی بیڈ پہ اسکی بیوی بیٹھی تھی عمر نے ایک نظر اسکی پیٹھ کو دیکھا پھر گہری سانس بھرتا آگے آیا کمرے کی بکھری حالت دیکھ اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ اسکے پیچھے یہاں کیا کچھ ہوا ہو گا اسکی آواز سن ہالے نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا تھا عمر بھی رک گیا ہالے کی آنکھیں خالی تھیں جیسے بہت کچھ پتہ چل گیا ہو یا پھر بہت کچھ تکلیف دے رہا ہو

عمر آگے بڑھ آیا چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ اسکے قریب چلا آیا اور اسکے قریب بیڈ پہ آکر بیٹھا ہالے اب بھی اسے دیکھ رہی تھی بے یقینی سے نئی نئی نظروں سے

تم... کون ہو۔ عمر؟ اسکی آواز خالی تھی ہر جذبے سے خالی یہ سوال اس نے کئی مرتبہ پوچھا تھا لیکن تب یہ سوال تھا آج یہ سوال نہیں تھا بس وضاحت تھی جو طلب شدہ تھی عمر نے دھیرے سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

پھر اگلے چند لمحات میں وہ اسے سب بتا چکا تھا اسکا معراج سے ملنے سے لے کر آج تک کی ساری داستان بغیر رکے بغیر اٹکے وہ سب بتا گیا تھا ہر لفظ کے ساتھ ہالے کا دل ڈوب کر ابھرتا تھا وہ ساکت ہوئی سب سن رہی تھی جس

لڑکی کو آج تک اپنا خاندان اپنا سب سے قریبی انسان سمجھا تھا وہ تو کوئی اور تھی

تم نے مجھ سے اپنی حقیقت کیوں چھپائی؟ اسے کسی بات سی فرق نہیں پڑتا تھا

میں نے نہیں چھپائی تم نے کبھی ڈھونڈنے کی کوشش ہی نہیں کی ہالے

## Posted On Kitab Nagri

سچ یہ نہیں ہے عمروہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اسکی آنکھیں اب کے مختلف تھیں کچھ انجان سی کچھ کچھ مختلف سی "سچ یہ ہے کہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا سچ یہ ہے کہ تم اس گھٹیا آدمی کے بیٹے ہو میرے باپ کے بارے میں تمیز سے بات کرو عمر درشتی سے ٹوکتے ہوئے اٹھا تھا

کیوں تمیز سے بات کروں ہاں کیوں .... تم جھوٹ بولو تم دھوکہ دو سب جسٹیفائیڈ اگر میں اس گھٹیا آدمی اس وائف بیٹر کے بارے میں کچھ کہوں تو تمہیں برا لگ رہا ہے وہ بری طرح چلا رہی تھی عمر کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا کان کی لوئیں تک تپ گئی تھیں

میں کہہ رہا ہوں تمیز سے بات کرو ہالے .... عمر اب کے تحمل سے بولا تھا میں نفرت کرتی ہوں اس آدمی سے اسکے ذکر سے اور تم اسی وہاج کے بیٹے ہو ... ہاں میں وہاج کا بیٹا ہوں جس طرح تم معراج کی بیٹی ہو عمر چبا چبا کر بولا

معراج سلطان کہو ... وہ پوری قوت سے چلائی تھی

وہاج خان کہو ... وہ اس سے زیادہ بلند آواز میں چلایا تھا اسی لمحے عین اسی لمحے ہالے نے اپنے ہاتھ اونچا کیا تھا لیکن ابھی وہ عمر کے چہرے کو چھو پاتا عمر اسے پکڑ چکا تھا

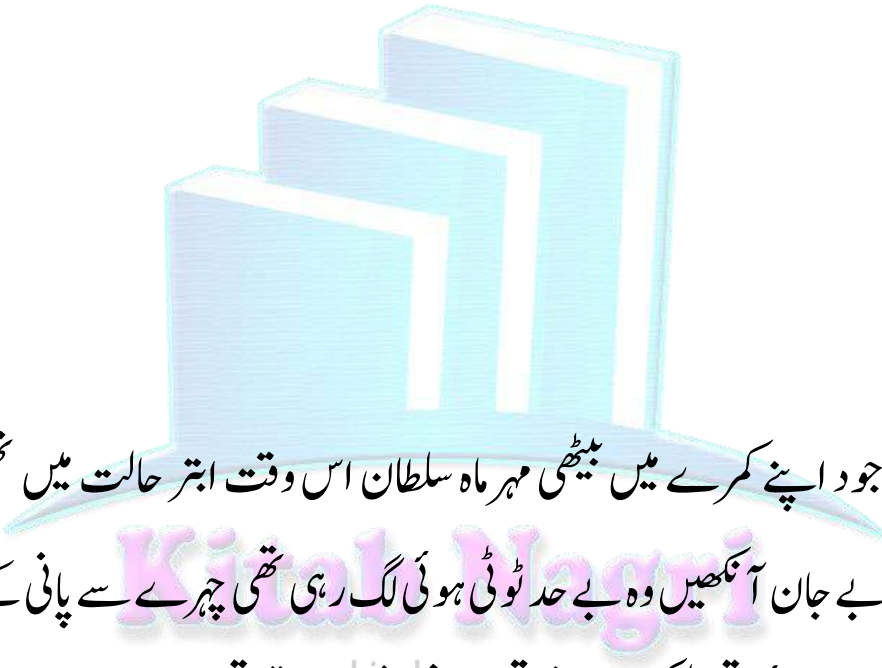
تھپڑ romanticise نہیں کروں گا ہالے سلطان وہ جتاتے ہوئے بولا تھا ایک لمحے کو ہالے ٹھہر گئی عمر بھی ٹھہر گیا تھا وہ شرمندہ تھی ڈھیروں شرمندہ یہ کیا کر رہی تھی میں؟ وہ خوف زدہ آنکھوں سے عمر کو دیکھے گئی اس نے

## Posted On Kitab Nagri

آرام سے ہالے کی کلائی چھوڑ دی تھی ہالے کو اندازہ تو اسی لمحے ہو گیا تھا کہ وہ غلط کر چکی ہے لیکن آہ اب کوئی فائدہ نہیں تھا

عمر بڑے بڑے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا ہالے کا دل یکدم خالی ہو گیا وہ بے دھم سی ہو کر بیڈ پہ گر سی گئی

پیشانی سی پیشانی تھی



سلطان منزل میں موجود اپنے کمرے میں بیٹھی مہر ماہ سلطان اس وقت ابتر حالت میں تھی مٹی مٹی ہو اناٹ سوٹ بکھرے سرخ بے جان آنکھیں وہ بے حد ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی چہرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے شاید وہ ابھی منہ دھو کر آئی تھی لیکن ویرانی تھی کہ ختم نہیں ہوتی تھی

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تھا ناک سک سے تیار مسکراتا ہوا سفیر سلطان اندر آیا اسکے ہاتھ میں سرخ پھولوں کا بکے تھا وہ شاید بے حد خوش تھا لیکن اس کا دماغ اگلے ہی پل بھک سے اڑا تھا مہر کو اس طرح فرش پہ بیٹھے دیکھ وہ دیوانہ وار اس کے قریب چلا آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے مہر... تم یہاں اس طرح کیوں بیٹھی ہو... تمہاری طبیعت ٹھیک ہے تم ٹھیک ہو؟ وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے پریشانی سے پوچھ رہا تھا اسکا دل جیسے اچھل کر حلق میں آیا تھا

مہر کچھ نہیں بولی وہ بس خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی سفیر کو مزید پریشانی ہونے لگی تھی "مہر پلیز کچھ بولو... کیا ہوا ہے کچھ کہو؟ کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟ کیا می نے کچھ کہا ہے؟ کچھ بولو پلیز

مہر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے تیزی سے روانی سے "ہمارا بچہ سفیر ہمارا بچہ مر جائے گا وہ ہچکیوں کے درمیان بامشکل بول سکی تھی سفیر سن ہو گیا "مجھے لگتا ہے ہم اپنا بچہ کھو دیں گے مجھے معاف کر دینا سفیر اگر ایسا ہو جائے تو مجھے معاف کر دینا وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لے کر رو رہی تھی

میں ایسا نہیں چاہتی سفیر میں ایسا بالکل نہیں چاہتی مجھے معاف کر دینا مجھے پلیز معاف کر دینا وہ سفیر کے ہاتھوں پہ چہرہ گرائے بلند آواز میں گریہ کر رہی تھی سفیر نے گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا نرمی سے اپنا ہاتھ مہر کی گرفت سے چھڑوایا مہر بس روئے گئی اسے بس رونا تھا

سفیر الماری سے اسکی شال نکال کر لایا تھا اور اب فرش پہ بیٹھی مہر کے گرد وہ اس بھوری شال کو اوڑھ رہا تھا "ہم ابھی کے ابھی ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں تم بس ڈپریسڈ ہو اور کچھ نہیں وہ مہر کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کر رہا تھا

وہ کھڑی ہو چکی تھی سفیر اب اسی طرح اسکا ہاتھ پکڑے اسے باہر لے کر جا رہا تھا مہر ماہ کے لئے یہ ہاتھ بے ساکھیوں جیسا تھا ہاں اسکے سہارے وہ چل سکتی تھی

یہاں سے نکل کر اگر فروا سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہ اپنی بالکنی میں فون کان سے لگائے کھڑی نظر آئے گی

## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر ذبیش کام ہو گیا؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی

کام ہو گیا ہے فروا... ہاں میں نے ہالے کو بس وٹامن پلز ہی دی ہیں سپیکر میں ذبیش کی آواز گونج رہی تھی اور جب آپ کے کہنے پہ میں اس ریسٹوران گئی تب وہی ہوا عمر نے مجھے پہچان لیا تھا اور اب تک تو وہ ساری حقیقت جان چکا ہو گا لیکن مجھے بس ایک بات سمجھ نہیں آرہی آپ کو اس لڑکی سے نفرت ہے ناں پھر آپ اسے کیوں پروٹیکٹ کر رہی ہیں؟ وہ بے چینی سے بول رہی تھی

فروا کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی... میں اسے پروٹیکٹ کر رہی ہوں جس سے محبت کرتی ہوں اسکے اندھیرے بہت گہرے اور سیاہ ہو چکے ہیں اب اسکی واپسی ضروری ہے میں بس اسکے لئے شیطان سے فرشتہ بن رہی ہوں میرے لئے ساری دنیا سے اہم بس وہی ہے اور اسے میں اس طرح تاریکیوں کی نظر ہونے نہیں دوں گی تمہیں تمہاری قیمت مل جائے گی آخر میں اس نے نخوت سے کہہ کر کال کاٹ دی

آسمان پہ بھرے ہوئے ستاروں کو دیکھ اب وہ طمانیت سے مسکرا رہی تھی اندھیرے جلد چھٹنے والے تھے اور پھر بس روشنی ہوگی فرشتوں کے نور کی روشنی...  
www.kitabnagri.com

!! تین دن بعد !!



## Posted On Kitab Nagri

یہ اتوار کا دن تھا نو مہر کا لمبا چوڑا اور بورنگ سادہ ان تین دنوں میں کچھ غیر معمولی نہیں ہوا تھا سوائے اس کے کہ ہالے سلطان نے مہرماہ کی کالز لینا چھوڑ دیا تھا سوائے اسکے کہ ڈاکٹر نے مہر کو اسکے بچے کے خیر و عافیت سے ہونے کی خبر سنائی تھی سوائے اسکے کہ عمر اور ہالے کے درمیان بول چال بند تھی ہالے کو اب بھی کچھ وقت چاہیے تھا کہ وہ ان حقائق کو پراسیس کر سکے یہ عمر حیات کے بنگلے کے پورچ کا منظر تھا وہ ہاتھ میں گاڑی کی چابی لئے کہیں جانے کو تیار تھا اسی لمحے گھر کا دروازہ کھلا اور کوئی گاڑی اندر داخل ہوئی عمر آنکھیں سکیڑے اس گاڑی کو دیکھے گیا پھر اگلے ہی لمحے وہ چونکا تھا گاڑی سے نکلنے والی مہرماہ تھی نک سس سے تیار بھورے بالوں کو شانوں پہ پھیلائے آنکھوں پہ سیاہ چشمہ لگائے وہ گردن تانے ہوئے تھی وہ گاڑی سے باہر نکلی تو عمر اسکے سامنے ہی کھڑا تھا مہرماہ رک گئی

میں اپنی بہن سے ملنے آئی ہوں کچھ غلط فہمیاں ہیں جو ہمارے درمیان ہیں ہمیں کسیر کر لینی چاہیے ہے ناں؟ وہ تمہاری شکل پہ تھو کے گی مہرماہ عمر تلخی سے بولا تھا اسے عمر حیات پہ اعتبار ہے وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں گھر سے نکال دے گی اور کہے گی "مجھے میرے شوہر پہ اعتبار ہے" کیا تم پھر بھی اس سے ملنا چاہتی ہو؟ وہ کچھ جتا رہا تھا جیسے اس روز کے جھگڑے کے بعد بھی اتنے روز کی بول چال بند ہونے کے بعد بھی انکے درمیان موجود "اعتبار" نہیں ٹوٹا ہو گا نہ میلا ہو گا

Lets see



## Posted On Kitab Nagri

وہ ابرو اچکا کر کہتی اندر بڑھ گئی عمر اسے لاؤنج میں لے آیا تھا ہالے وہیں بیٹھی تھی لیپ ٹاپ گود میں رکھے بالوں کا گول مول جوڑا باندھے وہ سکرین کو تکتی ڈسٹرب لگ رہی تھی دفعتاً اس نے چہرہ اٹھایا تھا سامنے اسکے دو لوگ تھے وہ دونوں اسے بے حد عزیز تھے

تم میری کالز نہیں پک کر رہیں ہالے... وہ چوکھٹ میں کھڑی شکوہ کر رہی تھی تم مرے میسجز کا جواب نہیں دے رہیں کیا تم مجھ سے بدگمان ہو؟ وہ یاسیت سے کہہ رہی تھی عمر بس اسے دیکھ کر رہ گیا تھا ہالے البتہ کچھ نہیں بولی

میں تمہارا برا چاہوں گی کیا؟ سوچو ہالے کیا میں مہر ماہ سلطان تمہارا برا چاہ سکتی ہے؟ میں نے تمہیں ڈاکٹر ذبیش نوید کا نمبر بھیجا تھا تم ڈاکٹر ذبیش بنگلش کے پاس چلی گئیں ہالے تم نمبر زیادہ نہیں رکھ پاتیں بلکہ یہ سب کچھ اس نے کیا ہے ہالے یہ سب اس عمر نے کیا ہے وہ اچانک سے پینتر ابدل گئی تھی عمر اب بھی کچھ نہیں بولا آج وہ نہیں بولے گا یہ طے تھا

مہر ماہ آگے بڑھ آئی تھی "یہ پہلے دن سے ہم دونوں کے تعلق سے جلتا تھا ہالے کئی دفع کئی دفع فون کر کے مجھے کہہ چکا تھا کہ میں تم سے دور رہوں کیونکہ میں تمہارا بھلا چاہتی تھی کیونکہ میں اسکے مکروہ عزائم سے واقف تھی عمر نے اسکو بیچ میں ٹوکا تھا "یہ میرے بارے میں کم تمہارے اپنے بارے میں زیادہ بات ہو رہی ہے وہ سنجیدگی سے بولا تو مہر کو جیسے ایک اور موقع مل گیا "دیکھا تم نے ہالے تم نے دیکھا ناں یہ میرے ساتھ یہی کرتا ہے یہ

## Posted On Kitab Nagri

چاہتا ہی نہیں ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں تمہیں گائیڈ کروں تمہیں اس سڑی ہوئی شادی میں پسے نہ دوں وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر تیز تیز بول رہی تھی ہالے خاموشی سے یک ٹک اسے سنے گئی عمر اب آگے بڑھ آیا تھا یہ ساری بکواس کرنے سے بہتر ہے کہ تم ہالے کو بتا دو کہ اسکے اغوا میں تم شامل رہی ہو عمر تنگی سے بولا تھا تم آج تک ہر معاملے میں شامل رہی ہو اور یہ بھی بتاؤ کہ اس کے باپ کو قتل کرنے والی بھی تم تھیں اسکی آخری بات پہ بھی ہالے چونکی نہیں تھی وہ بس مہر کے چہرے کو ٹکٹی باندھے دیکھے گئی وہ دونوں اب آپس میں بھڑپڑے تھے

تم کبھی بھی ہالے کی خیر خواہ نہیں تھی تم لالچی اور حریص عورت ہو وہ انگلی اٹھا کر کہہ رہا تھا میں اگر لالچی اور حریص ہوں تو تم خود کیا ہو گھٹیا انسان ہو تم اپنی بیوی کو طعنے دینے والے وہ ایسا نہیں ہے ہالے خواب کی سی کیفیت میں ہلکی آواز میں بولی تھی لیکن ان دونوں کی بلند آوازوں میں اسکی آواز دب کر رہ گئی

ساری دنیا جانتی ہے مہر ماہ تم کیا ہو اور میں کیا کیا تم وہی نہیں ہو جس نے مجھے سفیر اور ہالے کی تصاویر بھیجی تھیں تاکہ میرا دل میری بیوی کی جانب سے خراب ہو سکے

تم خود کیا ہو عمر لالچی جھوٹے انسان جو اپنی بیوی کا پیسہ چھپا کر رکھ لیتا ہے جو اسکے اثاثے چھپا لیتا ہے عمر ایسا نہیں ہے ایسا مت بولیں اسکے لب آہستگی سے پھڑپھڑ آئے تھے لیکن اسکی آواز اب بھی ان دونوں تک نہ پہنچ سکی مہر ماہ اب بھی چلا رہے تھی

## Posted On Kitab Nagri

تم اپنی بیوی کو بانجھ ہونے کے طعنے دیتے ہو تم ایک شکی مزاج آدمی ہو ڈوب مرنا چاہیے تمہیں گھٹیا انسان تم...

میرے شوہر سے تمیز سے بات کرو ہالے اپنی پوری قوت سے دھاڑی تھی اسکی آنکھیں سرخ تھیں عمر اور مہر بھونچکا رہ گئے تھے وہ انگلی اٹھائے مہر کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی "میرا شوہر ایسا آدمی نہیں ہے میرا شوہر شکی مزاج نہیں ہے وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے رہی تھی مہر گنگ رہ گئی "مجھے میرے شوہر پہ اعتبار ہے مکمل اعتبار وہ مر جائے گا لیکن میرا برا نہیں چاہے گا لالچی اور حریص آپ ہیں میرے گھر سے نکل جائیں ابھی اور اسی وقت وہ اب بھی غرار ہی تھی وہ عمر کو ڈیفینڈ کر رہی تھی وہ مسکرایا تھا آج اتنے دنوں بعد مسکرایا تھا

مہر ماہ شل تھی ہالے نے اسکا ہاتھ پکڑا "ایسے نہیں مانیں گی ناں آپ ایسے تو بالکل نہیں سنیں گی وہ اسے کھینچتے ہوئے لے کر جا رہی تھی مہر کوئی مزاحمت نہ کر سکی گھر کے دروازے پہ لا کر مہر کا بازو اس نے ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا

آئندہ اگر میرے شوہر کے بارے میں بکواس کرنی ہو تو میرے گھر مت آنا وہ انگلی اٹھا کر تنبیہ کر رہی تھی میں تمہاری بہن ہوں ہالے وہ مارے شاک کے بس یہی کہہ سکی تھی

آپ میری بہن نہیں ہیں آپ آستین کا سانپ ہیں اور آپ میری بہن ہو بھی کیسے سکتی ہیں ہماری تو نسل بھی نہیں ملتی

## Posted On Kitab Nagri

مہرا نہی پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھے گئی اسکی آنکھیں اسکا جسم شکوہ تھا "میں نے ساری زندگی تمہارے لئے کیا کچھ نہیں کیا ہالے... میں نے ہمیشہ تمہارا بھلا چاہا ہے میں نے تمہارے لئے قربانیاں دی ہیں میں نے تم سے محبت کی ہے عمر جھوٹا ہے تم سے ساری دنیا میں اگر کوئی سب سے زیادہ محبت کرتا ہے تو وہ میں ہوں

ہالے دو قدم آگے آئی اسکی آنکھیں بھرنے لگی تھیں "اس.. دن.. وہ.. دروازہ.. بند کرنے والی آپ تھیں میں نے آپ کے قدموں کی چاپ پہچان لی تھی وہ اسکے قریب سرگوشی کر رہی تھی ہلکی بے حد ہلکی آواز میں یوں جیسے آج بھی یہ راز وہ ہوا کو بھی نہیں سنانا چاہتی تھی

مہرماہ سن رہ گئی اسکے لب ہلکے سے واٹھے "قدموں کی چاپ تو سب کی ایک جیسی ہوتی ہے وہ بولی ضرور تھی لیکن اسے اپنا ہی لہجہ اجنبی لگا تھا

جس طرح انسانوں کے چہرے، رنگ، آواز مختلف ہوتی ہے اسی طرح انکے قدموں کی چاپ بھی مختلف ہوتی ہے یہ آپ ہی نے کہا تھا آپ نے کہا تھا سفیر کی چاپ دل روک دینے والی ہے اماں کی چاپ باوقار ہے آج میں آپ کو بتاؤں آپ کے قدموں کی چاپ کیسی تھی؟ ہالے کی آواز زخمی تھی جیسے کئی سالوں سے خنجر سہہ سہہ کر تھک گئی ہو

آپ کے قدموں کی چاپ جلد باز تھی چوروں جیسی تھی آپ جانتی ہیں میں نے آپ کو کیسے پہچان لیا تھا؟ مہرماہ کچھ نہیں بولی وہ اب تک شل تھی کوئی بچہ اپنی ماں کو نہیں بھولتا ہر بچہ اپنی ماں کی خوشبو پہچان لیتا ہے میں بھی

## Posted On Kitab Nagri

پہچان لی تھی لیکن میں سلطان تھی مجھے بھرم رکھنے آتے تھے سو رکھ لئے لیکن آج نہیں وہ قطعی انداز میں بولی تھی

آج بالکل نہیں مہر ماہ... تب وکٹم میں تھی میں آج بھی آپ کی وکٹم ہوں لیکن میرا شوہر میں اسکے بارے میں کچھ سنوں گی تو مجھے اللہ کو جواب دینا ہو گا جب میں نے اپنے شوہر کی باتیں آپ سے کیں اس وقت کے لئے خدا مجھے معاف کرے عمر کہتا ہے تیسرا آدمی تعلق برباد کرتا ہے آج میں اپنے اور اسکے تعلق سے تیسرے شخص کو نکال رہی ہوں دوبارہ میرے سامنے نہ آنا وہ کہہ کر مڑی تھی دل پہ بوجھ تھا جو شاید ساری زندگی رہنے والا تھا لیکن اب بس ناں وکٹم بہت بن لئے اب بس بس



C

وہ اندر لاؤنج میں واپس آئی تو عمر اپنی سابقہ جگہ پہ بیٹھا تھا ایک بازو صوفے پہ پھیلائے ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے جیسے ابھی کچھ دیر قبل یہاں کچھ ہوا ہی نہ ہو ہالے چند لمحہ ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی پھر اسکے قریب چلی آئی عمر نے اب بھی موبائل سے نظر نہیں ہٹائی ہالے اس سے ذرا فاصلے پہ بیٹھ گئی عین وہاں جہاں اس کا پھیلا ہوا بازو ختم ہوتا تھا وہ بس خاموشی سے اس کے قریب بیٹھی رہی بیٹھی رہی کافی دیر بعد عمر نے نظر پھیر کر اسکو دیکھا تھا اسکی بھری بھری آنکھیں جیسے ابھی چھلک پڑیں گی



## Posted On Kitab Nagri

رونا ہے؟... سنجیدگی سے پوچھا گیا

ہالے نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلادیا عمر نے اپنے پھیلے ہوئے بازو کی ہتھیلی کھول دی ہالے نے اپنا چہرہ اسکی ہتھیلی پہ ٹکایا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ زور زور سے رونے لگی تھی تین دن کے جمع شدہ آنسو ایک قطار کی صورت باہر نکلے تھے عمر سیدھا ہو بیٹھا کم از کم وہ روتی ہوئی بیوی کو اس طرح نظر انداز نہیں کر سکتا تھا ہالے اگلے

کئی منٹ روتی رہی تھی عمر بس نرمی سے اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا رہا جیسے وہ کوئی دو سال کی بچی ہو

آئی ایم سوری عمر آئی ایم سو سوری اس دن میں نے جو کیا اسکے لئے آئی ایم سوری وہ روتے ہوئے بامشکل بول سکی تھی عمر نے نفی میں سر ہلایا تھا

تمہیں سوری بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہالے غلطی میری تھی وہ اسی طرح اسکے بالوں کو تھکی دیتے ہوئے بولا تھا ہالے کے آنسو تھم گئے وہ تعجب سے اسے دیکھے گئی

غلطی میری تھی کہ میں نے ہم دونوں کے درمیان کوئی boundry نہیں بنائی مجھے تمہارا ہاتھ تب روکنا چاہیے تھا جب تم نے میرے اوپر چائے گرائی تھی اگر اس دن ہاتھ روکا ہوتا تو آج ہاتھ اٹھتا نہیں

ہالے کو ایک بار پھر ڈھیروں شرمندگی ہوئی تھی "مجھے آج تک لگتا تھا کہ اس دن میں نے تمہیں اس لیے نہیں روکا کیونکہ تم صدمے میں تھیں لیکن نہیں وجہ یہ نہیں تھی وہ بول رہا تھا اور ہالے اسی طرح چہرہ اسکی ہتھیلی پہ ٹکائے اسے سن رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

وجہ یہ تھی کہ اس دن میں گلی تھا مجھے لگتا تھا تکلیف میرا حق ہے تھپڑ جلنا میرا حق ہے میں یہی ڈیزرو کرتا ہوں لیکن میں غلط تھا کوئی بھی واقعہ کوئی حادثہ یا موت یا پھر غم کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ سے آپ کے جسم پہ تشدد کروائے سوا گلی بار یہ ہاتھ آٹھنا بھی نہیں چاہیے ہالے ورنہ ہمارا تعلق بہت مشکل ہو جائے گا میں کہہ رہی ہوں نا غلطی ہو گئی عمر اب کے ہالے کو برا لگا تھا عمر نے سادگی سے اسے دیکھا تھا "اگر یہی سب میں کرتا تو؟"

اب کیا تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاو گے؟ وہ برامان کر بولی تھی چہرہ اسکی ہتھیلی سے نہیں اٹھایا البتہ عمر کا بالوں کو تھپکتا ہاتھ جو کہ رک گیا تھا اسے اپنے ہی ہاتھ سے پکڑ کے ایک بار پھر خود کو ہی تھپکی دینے لگی میرا صرف بات کرنا ہی اتنا برا لگ رہا ہے اور تم کر چکی ہو وہ بھی صحیح؟ عمر اسکے چہرے کو دیکھا ہوا کہہ رہا تھا اصل میں پتہ ہے کیا ہالے ہمارے معاشرے میں عورت کی تھپڑ یا تو جسٹی فائڈ ہو جاتی ہے یا پھر romanticise مرد مارے تو جانور عورت مارے ہمارے ناول فلم اور ڈراموں میں بھی تو یہی دکھایا جاتا ہے عورت کا مرد کو تھپڑ مارنے پہ ہمیشہ لوگ نم آنکھوں سے مسکرا دیتے ہیں اور سین romanticise ہو جاتا ہے حالانکہ یہ بھی اتنا ہی غلط اتنا ہی جرم ہے جتنا ایک مرد کا عورت کو مارنا سو غلطی مانو اور اسے جسٹیفائڈ نہ کرو آخر میں اس نے نرمی سے بات ختم کی تھی

کیا اب تم مجھ سے ناراض نہیں ہو؟ وہ چہرہ اٹھاتے ہوئے کہہ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

گو کہ تم نے مجھ سے ایک مہذب انسان کی طرح معافی نہیں مانگی لیکن یہاں بیٹھ کر میری محبت میں جو آنسو بہا  
ئے ہیں انکی خاطر معاف کیا

ہالے نم آنکھوں سے مسکرائی تھی "تمہارے لئے نہیں روئی میں میرے اپنے ایک ہزار مسائل ہیں وہ گردن  
کڑا کر بولی تھی

ہاں ہاں اور ان ایک ہزار مسائل کا حل تمہارے شوہر کا حسین ڈمپل والا مسکراتا چہرہ ہے ہے ناں؟ ویسے میں  
سوچ رہا ہوں اتنے دن بغیر میری آواز سننے تم رہ کیسے لیں؟ وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا  
میں الحمد للہ بہت خوش اور سکون سے رہی ہوں تمہارے طعنوں اور ہمیشہ اپنے حسن کی تعریفوں سے دور وہ  
کہتے ہوئے اٹھی تھی

مان لو ہالے حیات تم نے عمر حیات کو بہت مس کیا ہے عمر مسکراتے ہوئے بلند آواز میں بولا تھا ہالے دھیان  
دیئے بغیر آگے جانے لگی اسی لمحے درمیان میں رکھی چھوٹی سی میز پر رکھا ڈیکوریٹیشن پیس نیچے گر کر چکنا چور  
ہو گیا ہالے نے بے اختیار اپنا ماتھا چھوا تھا  
www.kitabnagri.com

ماشاء اللہ توڑ دیا؟ دو اور توڑو میں تو چرس پیچ کر کھاتا ہوں وہ اسکے طنز پر مڑی تھی چہرہ سرخ ہو گیا  
اللہ اللہ کتنا بولتے ہو تم

اللہ اللہ سنتی تو تم ایک بھی نہیں وہ اسی کے انداز میں بولا تو ہالے نے بے چارگی سے اسے دیکھا  
تم کیوں کرتے ہو میرے ساتھ ایسا؟ وہ عاجز آگئی تھی عمر مسکراتے ہوئے آگے کو ہوا

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دن پہلے تم خود ہی شکایت کر رہی تھیں کہ تمہاری کوئی نند نہیں ہے اور نہ ہی ساس کو فیملی پولیٹکس میں انٹرسٹ ہے تو اب میں ان دونوں کی کمی پوری کر رہا ہوں کیسی ہے میری پرفارمنس؟

میں تھوڑی دیر اور رولوں؟ وہ معصومیت سے بولی

رونا ہے تو کوئی اور جگہ دیکھو میرا حسین ہاتھ تمہارا تکیہ نہیں ہے وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے بولا تھا

عمر رررر... وہ پوری قوت سے چیخی تھی عمر اچھا اچھا کچھ نہیں کہتا "والے انداز میں اٹھا تھا

اب وہ اسکے قریب کھڑا کچھ کہہ رہا تھا ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی تھی اس آدمی کے ساتھ گزارا مشکل  
تھانا ممکن نہیں



اگلے دن وہ ایک بار پھر ڈاکٹر غزالہ روجی کے کلینک چلی آئی تھی آج کا سفر لمبا اور تھکا دینے والا تھا وہ اس عورت کے پاس کئی بار آچکی تھی لیکن جتنا لمبا سفر آج لگا تھا پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا وہ ایک بار پھر اس نیلے صوفے پہ بیٹھی تھی آج پھر بھورے بال چہرے کے اطراف میں گر رہے تھے آج پھر وہ مضطرب تھی

غزالہ روجی اسے غور سے دیکھ رہی تھی "کیا تم بلیم گیم کھیلنا چاہتی ہو؟ کیا تم دماغ کو قید سے آزاد کرنا چاہتی ہو؟ یہ ضروری ہے ہالے تمہیں یہ کرنا چاہیے جب تک اصل مجرم کو بلیم نہیں کرو گی تمہارا دماغ اسی طرح تھکا رہے گا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا "میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اسکی وجہ میں خود ہوں وہ شکست خوردہ تھی روحی نے ناگواری سے پہلو بدلاتھا میں سیلف بلیمنگ کی بات نہیں کر رہی ہالے تم....

میں سیلف بلیمنگ نہیں کر رہی اس نے اپنے الفاظوں پہ زور دیا تھا میں ہالے سلطان میں اپنی کہانی کی ولن خود ہوں میں کبھی اپنے حق کے لئے نہیں بول سکی میں نے خود کو بے توقیر کیا میں نے ڈاکٹر وہ انگلی سے سینے پہ دستک دے رہی تھی میں نے کسی انسان کو یہ حق دیا کہ وہ مجھے ذہنی مریض بنادے مجھے اپنا غلام بنادے کیونکہ میں ایک لالچی لڑکی تھی مجھے میری ماں کی توجہ چاہیے تھی وہ ہلکی ڈسٹرب آواز میں کہہ رہی تھی ہاں میں بھی needy اور desperate تھی

اپنی ماں کی محبت کے لئے میں ایسی تھی اسی لئے میں نے سب برداشت کیا ہر بات جو وہ مہرماہ مجھ سے کرتی تھی ہر وہ ظلم جو اس نے میرے ساتھ کیا میں اس میں شامل تھی اسکی آنکھیں بھر رہی تھی روحی یک ٹک اسے دیکھے گئی میں وہ مظلوم تھی جو اپنے لئے جان بوجھ کر آواز نہیں اٹھاتی تھی کیونکہ میں لالچی تھی کیونکہ میں محبت کھو جانے سے ڈرتی تھی میں بزدل تھی میں کیا کرتی یہ میرے بس میں نہیں تھا اگر میری ماں مجھے میرے حصے کا پیار دے دیتی تو میں ایسی نہ بنتی اسکی آنکھیں زار و قطار بہہ رہی تھیں

!! ہر انسان اپنی کہانی میں کہیں نہ کہیں ولن ضرور ہوتا ہے اگر آپ نے ریڈ فلیگز انور کر کے کسی انسان کو اپنی زندگی میں آنے دیا اور اس نے آپ کو ہرٹ کیا تو ولن وہ نہیں آپ خود ہیں

## Posted On Kitab Nagri

میں بہت ہرٹ ہوں ڈاکٹر میں بہت زیادہ ہرٹ ہو گئی ہوں میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس میں مہرماہ شامل تھی اس بات نے میرا دل توڑ دیا ہے میں ایک لمبا عرصہ کسی پہ یقین نہیں کر سکوں گی میں ایک لمبا عرصہ دوست نہیں بناؤں گی میں بہت بری طرح ٹوٹ گئی ہوں میں کیا کروں وہ چہرہ ہاتھوں میں دیئے ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی

تم ہرٹ ہو سمجھ آتا ہے لیکن تم شکاڈ نہیں ہو روحی سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی تم کیوں شکاڈ نہیں ہو کیا تمہیں مہر پہ شک تھا یا پھر تم یہ بات تین دن پہلے نہیں جانی تمہیں یہ بات پہلے سے پتہ تھی اوہ میرے خدا تمہیں یہ بات پتہ تھی ناں؟ اس نے جیسے پہیلی حل کر لی تھی

ہالے نے آہستگی سے چہرہ اٹھایا تھا گیلی آنکھوں سے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا اور دھیرے سے اثبات میں سر ہلادیا "جادو اسکی منشاہ نہیں مجبوری تھی" میں جانتی تھی یہ کون لکھ سکتا ہے اس نے جیسے اعتراف کیا ہو "میں جان گئی تھی جب عمر مجھ سے پوچھنے آیا تھا میں اسی دن جان گئی تھی لیکن بس چپ تھی وہ یاسیت سے بول رہی تھی آواز میں رنج تھا

میں چاہتی تھی یہ جھوٹ نکل آئے میں چاہتی تھی میرے اندازے غلط ہوں لیکن نہیں ہو سکے ہاں میں شکاڈ نہیں ہوں کیونکہ میرے شکاک کا فیز گزر چکا ہے میں اب قبول کر چکی ہوں آپ کو پتہ ہے ڈاکٹر کوئی انسان اٹھ کر یونہی ہماری کہانی کا ولن نہیں بن جاتا ہم اسے یہ موقع دیتے ہیں وہ روحی کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جس طرح ٹریفک سگنلز ہوتے ہیں اسی طرح ریلیشن شپ سگنلز بھی ہوتے ہیں ایک سرخ بتی کئی بار جلتی بجھتی ہے اس



## Posted On Kitab Nagri

پہ رک جانا ہوتا ہے اپنی یا سامنے والے کی اصلاح کرنی ہوتی ہے لیکن میں نہیں رکی اس نے جیسے خود کا مذاق اڑا یا ہو میں نہیں رکی کیونکہ اگر رک جاتی تو میرے لئے مزید مشکلیں بن جاتیں میں ڈر گئی تھی میرے لالچ اور محبت کی بھوک نے مجھے سب سہنے پہ مجبور کیا مہر ماہ میری کہانی کی ولن نہیں ہے میں اپنی کہانی کی ولن ہوں جب میں اپنے لئے نہیں بول سکی اپنے لئے نہیں اٹھ سکی جب میں نے چاہتے ہوئے اسکا ظلم برداشت کیا تو میں مظلوم نہیں ہوں میں ظالم ہوں اپنی جان کے ساتھ

ظلم کیا میں نے اس نے اب سر صوفے کی پشت سے ٹکا دیا تھا روجی آگے کو ہو بیٹھی دیکھو ہالے ہم چاہے ظالم تھے یا اپنے ساتھ اچھے نہیں رہے لیکن کسی بھی انسان کو حق نہیں تھا کہ وہ ہمارے جسم یا روح کو تکلیف دے چلو اگر اس نے دی بھی اور ہم نے سہہ لی تو اسکی بھی ایک حد ہوتی ہے وہ عورت تمہارے بچوں تک آگئی ہے حد ختم ہو چکی ہے

ہالے کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی تھیں "اب تمہیں چاہیے کہ تم ظالم کا ہاتھ روکو اسکا ظلم روکو تمہاری مینٹل ہیلتھ خراب ہو رہی ہے اب تمہیں چاہیے کہ بس کر دو جاؤ ہالے سلطان کنفرنٹ کرو اسے پوچھو اس سے کہ کس نے حق دیا اسے کہ تمہارے ساتھ برا کرے اگر نہیں پوچھو گی تو ایک بار پھر اپنی جان کے ساتھ ظلم کرو گی

ہالے ٹکٹی باندھے اسے دیکھ رہی تھی "اس سے کیا ہو گا؟ کیا میرے ساتھ ہو اچھ بھی ظلم بدل سکتا ہے؟"



## Posted On Kitab Nagri

روحی مسکرائی تھی "اس سے یہ ہو گا کہ تمہارے اندر سے پچھلے گلٹ نکل جائیں گے تمہارا دماغ پر سکون ہو گا تمہارا جسم اور دل تم سے خوش ہوں گے کہ تم ان دونوں کے لئے بولی ہو تمہیں نہیں لگتا کہ ہر ظلم کی ایک حد ہوتی ہے اور اگر وہ حد ختم ہو جائے تو اس کے خلاف بول اٹھنا چاہیے؟

ہالے کچھ نہیں بولی اس نے بس سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی ہالے کچھ سوچ رہی تھی اور روحی اس کا دماغ پڑھ۔ نے کی کوشش کر رہی تھی

تم اپنی ماں کو معاف کیوں نہیں کر دیتی ہالے؟ اسکی بات پہ ہالے کو یوں لگا تھا جیسے کسی نے کھینچ کر تھپڑ دے مارا ہو وہ سن ہو گئی "جب تم چھوٹی تھی تب تمہیں تمہاری ماں کا پیار نہیں ملا میں مانتی ہوں وہ سنجیدگی سے بت بنی ہالے کو دیکھتے ہوئے بولتی رہی

لیکن بچوں کے پاس ماں باپ کا پیار پانے کے ہزاروں طریقے ہوتے ہیں تم نے کوئی طریقہ کیوں نہیں اپنایا؟ جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ تم egoist تھیں تم نے بھرم رکھ لیا کھوکھلے بہادروں کی طرح ماتھے پہ لیبل سجالیا کہ تمہیں ماں کی ضرورت نہیں ہے حالانکہ تمہیں تھی روحی زور دے کر بولی تھی

ہالے نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر چپ کر گئی "تم اپنی ماں کے آگے جھکنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ تم پہ شروع ہی سے بہت سارے بوجھ ڈال دیئے گئے تھے تم مزید جھکتی تو شاید گر جاتیں لیکن گرنا تو برا نہیں ہوتا گر کر آٹھ نہ پانا برا ہوتا ہے تم یہ نہیں سمجھی

ہالے نے لب اپس میں پیوست کر لئے دل کو اندر سے کوئی جکڑ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ماؤں کو معاف کر دینا چاہیے ہالے کیونکہ مائیں ہمیشہ معصوم ہوتی ہیں کبھی اپنی ماں سے زیادہ معصوم کوئی انسان دیکھا ہے؟

ہالے نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا تھا "انہوں نے جو کچھ بھی کیا شاید اسکے پیچھے کوئی وجہ ہو لیکن بہر حال وہ تمہاری ماں ہیں انہیں معاف کرو تا کہ دل کے بوجھ ہلکے ہو سکیں ماں باپ تو اولاد کو قتل بھی معاف کر دیتے ہیں پتہ نہیں ہم کیوں انکی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو قتل سے بھی بڑا سمجھ لیتے ہیں نئی شروعات کرو ہالے سلطان کسی مہر کسی شمس اور کسی فروا کو حق نہیں ہے کہ تمہیں اذیت دیں تم پہ بس تمہارا حق ہے وہ نرمی سے بولی تو ہالے نے نم آنکھوں کے ساتھ سر ہلادیا اور ایک گہری سانس خارج کی

ایک تازہ سانس اپنے ساتھ انصاف اور ایک نئی زندگی کے نام



معراج سلطان کے آفس میں بیٹھا عمر حیات کام میں مصروف دکھائی دیتا تھا لیپ ٹاپ پہ کھٹاکھٹ ٹائپ کرتے ہوئے اسکا دھیان کہیں اور نہیں جا رہا تھا وہ فوکسڈ تھا اس نے سفید ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی کوٹ اسٹینڈ پہ ٹنگا تھا بال حسب عادت ماتھے پہ گرائے ہوئے تھے دفعتاً آفس کا دروازہ ہلکا سا بجا تھا وہ سیدھا ہو بیٹھا جانتا تھا آنے والا شمس سلطان ہی ہو گا اس کی توقع کے عین مطابق شمس اندر آیا تھا ایش گرے ٹوپیس سوٹ میں ملبوس بالوں کو

## Posted On Kitab Nagri

اچھے سے سیٹ کئے وہ تروتازہ لگ رہا تھا عمر اسکی موجودگی محسوس کر چکا تھا لیکن سر نہیں اٹھایا شمس اسکے اس رویے کے عادی ہو چکے تھے وہ متوازن چال چلتا ہوا آیا عمر کے سامنے والی کرسی کھینچی اور ہاتھ میں پکڑی فائل میرزہ دھردی

کیا تم میرا ایک حکم مانو گے؟

میں آپ کا ملازم نہیں پارٹنر ہوں سو آپ مجھ سے فیورلے سکتے ہیں حکم نہیں دے سکتے عمر نے ٹوکا تھا شمس مسکرا دیے نہ جانے کیوں انہیں یہ آدمی برا نہیں لگتا تھا

یہ فائل اپنی بیوی کو دے دو اس میں وہ ساری رقم کی ڈیٹیل ہے ہے جو میں ہر ماہ بھائی کو اپنی کمپنی سے دیا کرتا تھا چند ماہ سے نہیں دے سکا وہ ایک پل کو رکا تھا عمر کے ٹائپ کرتے ہاتھ بھی رک گئے تھے

لیکن اب میں سب فکس کر لوں گا وہ ایک عزم سے بولا تھا میں ہالے اور حسن کو اتنی ہی رقم دیا کروں گا جتنی انکا حق ہے میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں کیا تم میری مدد کر دو گے؟؟

آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں ایسا کر سکتا ہوں؟ میں اپنی بیوی کے لئے کما سکتا ہوں اسے آپ کے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے عمر سنجیدگی سے بولا تھا شمس کی آنکھوں میں اب کے گلٹ تھا

انہیں ضرورت ہو یا نہ ہو مجھے ہے.... میں ایسا آدمی نہیں تھا عمر میں کبھی بھی اپنے بھائی کا برا نہیں چاہتا تھا

It just . . it just happened

وہ بے بسی سے بولا

## Posted On Kitab Nagri

اور میں کچھ نہیں کر سکا لیکن میں انکے بچوں اور بیوی کے لئے بہت کچھ کروں گا تم دیکھ لینا میں فرشتہ بن کر دکھاؤں گا

عمر نے استہزاء سے سر جھٹکا تھا "ان کے بچوں کو صرف اور صرف ہیون چاہیے دے سکتے ہیں؟ شمس اسکی بات پہ ٹھہر گیا تھا ظاہر ہے اسکا جواب ناں ہی ہو گا لیکن خیر میرا ان سب سے کوئی تعلق نہیں آپ میرے پار ٹنر ہیں میں آپ کو فیور دوں گا یہ فائل اور آپ کی آئندہ بھیجی جانے والی رقم ہالے اور حسن قبول کر لیں گے شمس ممنونیت سے اسے دیکھے گیا "کل میں اپنے گھر میں ایک فیملی ڈنر رکھ رہا ہوں کیا تم اپنی بیوی کو لے آؤ گے؟ میں خاندان جوڑنے پہ یقین رکھتا ہوں سو فکر نہ کریں میں لے آؤں گا آپ بس اس بات کا دھیان رکھیے گا کہ آپ کی بیوی کسی قسم کی بد مذگی نہ کر دیں عمر متانت سے بولا تھا

ارے نہیں نہیں اس کی فکر مت کرو ہم دونوں نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ اب کچھ برا نہیں ہو گا وہ ہالے کے ساتھ اپنے تعلقات درست کر لے گی اور سب ٹھیک ہو جائی گا تم بس کل رات آجانا میں تمہارا انتظار کروں گا شمس اٹھ کھڑا ہوا تھا عمر نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا ہم دونوں ان الفاظوں کے پیچھے کیا راز تھا وہ سوچ میں پڑ گیا

## Posted On Kitab Nagri

مصروف سی شاہراہ پہ واقع غزالہ روجی کے کلینک سے جب وہ باہر نکلی تو اسکے سامنے ہی کوئی کھڑا تھا گاڑی سے ٹیک لگائے مسکراتے ہوئے اسکو دیکھتا ہوا اسے دیکھ کر وہ بھی مسکرائی تھی ایک بھرپور مسکراہٹ تم سے برداشت نہیں ہونا میرا باہر آنا کیفے چھوڑ چھاڑ نکل آئے تم بھی وہ اسکے قریب آتے ہوئے بولی تھی ہارون مسکرایا تھا

ہم دونوں باسز ہیں اگر کیفے تمہارے غریب شوہر جیسے آدمی کا ہوتا تو الگ بات تھی ہم جب چاہے گھوم پھر سکتے ہیں میڈم وہ اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا پھر اپنی طرف سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر آکر بیٹھا اگر میرے غریب شوہر نے تمہارے یہ القابات سن لئے ناں زبان جلادے گا تمہاری فکر نا کرو وہ حسن پرست آدمی مجھ سے نہیں الجھے گا جانتا ہے میں چہرے بنانے میں کس قدر مہارت رکھتا ہوں کیا ہو جو میں اسکی ایک آنکھ بھینگی کر دوں؟ وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا نیلا تھو تھا کھا کر مارے گا خود کو یا پھر چوک پہ پھانسی لگا لے گا یہ آواز پچھلی سیٹ پہ بیٹھے حسن کی تھی ہالے نے مڑ کر اسکو گھورا تھا

شرم کرو بہنوئی ہے تمہارا تمیز سے بات کرو اچھا وہ اسے گھرک رہی تھی ہارون مسکراتے ہوئے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا کچھ دیر بعد وہ ایک ریستوران میں بیٹھے تھے گول میز کے اطراف میں سبجی کرسیاں اور چھت سے لٹکتے کر سٹل بالز والے خوبصورت ریستوران میں میز پہ ڈھیر سارا کھانا تھا



## Posted On Kitab Nagri

کتنا عرصہ ہو گیا ہاری ہم اس طرح کھانا کھانے نہیں آئے ہالے یاسیت سے کہہ رہی تھی ہارون بھی اداس سا مسکرایا تھا

تم عمر کے ساتھ رہ رہ کر کنجوس ہوتی جا رہی ہو اس لئے وہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتا تھا سو بات بدل گیا وہ کنجوس نہیں ہے بس پیسے میں اسکی جان اٹکی رہتی ہے ورنہ مجھ پہ خرچ کرنے میں تو بہت اچھا ہے وہ ہالے فخر سے کہہ رہی تھی

بلی کے خواب میں چھپڑے عمر حیات کے بس میں ہو تو ہوا کھائے اور پانی سو گئے لیکن پیسہ خرچ نہ کرے حسن نے ہاتھ جھلایا تھا

ہالے تپ گئی تھی "ہم لوگ یہاں ساتھ وقت گزارنے آئے ہیں یا پھر میرے شوہر کو ڈسکس کرنے؟ چپ چاپ کھانا کھاؤ گینڈا

اسے چھوڑو ہالے تم میری بات سنو وہ جو عالیہ تھی ناں ہماری کلاس فیلو اس نے ار حم کو ڈمپ کر دیا اور وہ جو رحمان تھاناں ہیٹ والا اس نے شادی کر لی اپنی ایکس کے ساتھ ہارون ایک بار پھر اپنے خبری موڈ میں آچکا تھا ہالے نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا لئے تھے "اللہ اللہ اس رحمان نے شادی کر لی بلایا کیوں نہیں ہمیں؟ اور اسکی منگیتر کا کیا بنا پھر؟ وہ کھانا چھوڑا اب متجسس تھی

ہارون نے جو س کا گھونٹ بھرا "ہونا کیا تھا وہ اجل ٹک ٹاک پہ سیڈ ویڈیوز بنا رہی ہے اور انسٹاپہ بھی ریلیشن شپ ایڈوائس دیتی ہے تم انکو فالو تو کرو ناں رکو میں تمہیں اکاؤنٹ بھیجتا ہوں ہارون نے اپنا موبائل نکال لیا تھا وہ



## Posted On Kitab Nagri

دونوں ایسے ہی تھے کسی کا بریک اپ ہو کسی کا نیا نیا تعلق بنے شادی ہو یا پھر جھگڑا ہر بات پہ اسی طرح ڈسکشن ہوتی تھی کچھ عرصہ پہلے جو فاصلہ آگیا تھا وہ اب ایک بار پھر پر ہونے لگا تھا

حسن ان دونوں کی باتوں سے بور ہو گیا تھا قریب ہی کسی میز پر اسکی کلاس فیلو آکر بیٹھی تھی سوا ب وہ اسکے ساتھ جا بیٹھا تھا ہارون اور ہالے اب اکیلے تھے

تم کیسے ہو ہاری؟ وہ غور سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی ہارون مسکرایا تھا "مجھے کیا ہوگا؟ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں میں بس کیفے تھکا رہا ہے بزنس آسان نہیں ہے وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہا تھا جبکہ ہالے اب بھی اسی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی

تم اپنا کام چھوڑ کر اس وقت میرے پاس ہوتا کہ میرے برے وقت میں مجھے اچھا محسوس کروا سکو تم ساتھ ہو تو دل ہلکا ہے لیکن مسائل صرف مرے نہیں ہیں ہاری تمہارے بھی ہیں سو برابری کی سطح پہ آؤ اور بتاؤ کیا تم ٹھیک ہو؟ ہارون کے دل کو تقویت ہوئی تھی وہ واقعی ٹاکسک نہیں رہی تھی وہ خود کو بدل رہی تھی ہارون اور اسکا تعلق برابری کی سطح پہ آ رہا تھا دوستوں کو چانسز دینے چاہیے اگر ایک ایک غلطی پہ دوست چھوڑے جائیں تو ایک دن ہم تنہا رہ جائیں گے

میں ٹھیک ہوں ہالے... اب واقعی ٹھیک ہوں بس اگلے ہفتے میری پینٹنگز کی ایگزپیشن ہے اسکی تیاری کر رہا ہوں اس بے بات ختم کرتے ہوئے چاولوں کا چچ منہ میں رکھا تھا

نروس ہو؟ ہالے نے نرمی سے پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

ہم آرٹسٹ لوگ ہیں نروس نہیں ہوتے میں جانتا ہوں میری پینٹنگز کبھی دنیا کے عجائب میں شمار نہیں ہوں گی نہ ہی میں ان سے کما سکوں گا اور ناں ہی میں کوئی بے حد امیر اور مشہور آدمی بن جاؤں گا جیسے ڈراموں اور فلموں میں ہوتا ہے یہاں آپ کا دل ٹوٹا اور یہاں آپ نے محنت شروع کی اور آپ بے حد مشہور ہو گئے

وہ دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے "لیکن میں خوش ہوں کیفے سے کمائی ہو جاتی ہے اور پینٹنگز مجھے خوش رکھتی ہیں میں ہیل ہو رہا ہوں وہ نرمی سے بولا تھا

ہالے مسکرائی تھی ہارون اسکو دیکھ کر مسکرایا تھا وہ دونوں اب ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے دوستوں کا ساتھ آپ کو کس قدر ہلکا پھلکا کر دیتا ہے ناں؟



شام گہری ہو کر آسمان پہ پھیلی تو آسمان اپنا نیلا رنگ بدل کر سیاہ ہونے لگا ستارے سارے آسمان پہ پھیلے ہوئے تھے نومبر کی ٹھنڈی ہوائیں کراچی کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھیں گو کہ کراچی میں زیادہ ٹھنڈ نہیں پڑتی تھی لیکن پھر بھی موسم اچھا خاصا ہو جایا کرتا تھا ایسے ہی خوشگوار سے موسم میں عمر حیات کے کمرے میں جاؤ تو ہالے سلطان سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی عمر اسکے عقب میں بیڈ پہ بیٹھا تھا لپ ٹاپ پہ گاڑیوں کے نئے ماڈل دیکھتا

## Posted On Kitab Nagri

ہوا ساتھ ہی ہر پانچ منٹ بعد سردار کو کال کرتا ہوا ہالے اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی سست روی سے اداسی سے

تمہارے بالوں کا رنگ خراب ہو رہا ہے وہ اسی طرح لپٹاپ پہ سر جھکائے کہہ رہا تھا ہالے چونک گئی تھی پھر بالوں کو آگے کیا آہ انکارنگ واقعی خراب ہو رہا تھا وہ کھر درے بھی ہو گئے تھے

کل جا کر انکا کلر چینج کرواؤ واپس اپنے بلیک ڈآئی پہ آجاؤ تمہارے بال ویسے خوب صورت تھے ہالے مسکرائی تھی بلاخر اس نے کسی چیز کی تو تعریف کی تھی "اچھا تمہارے میرے سیاہ بال پسند تھے؟ وہ مسکرا ہٹ دبا ئے پوچھ رہی تھی ویسے عمر میں نے سنا ہے تم میری محبت میں فیل ہو گئے تھے

اب کے عمر نے سراٹھایا تھا آنکھوں میں کچھ خفگی تھی "ویسے ہالے میں نے سنا ہے تم لوگوں کو جا کر کہتی ہو میری آواز اس کرہ عرض کا سب سے خوبصورت ساؤنڈ ہے وہ بھی عمر تھا کہاں پیچھے رہنے والا تھا

ہالے کو شک ہی تو لگا تھا "یہ میرا پرسنل سیشن تھا عمر روجی نے تم سے کیسے شیئر کیا

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ سب کچھ روجی نے نہیں بتایا آپ کے ہینڈ بیگ میں وائس ریکارڈر لگایا تھا میں نے وہ کہتے ہوئے اٹھا تھا اور بیڈ کے کنارے آکر بیٹھا ہالے اب بھی خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی

آؤ تمہارے بالوں میں تیل لگا دوں وہ بیڈ کی پانٹی کے قریب الٹی پالتی مارے بیٹھا تھا اور مسکراتے ہوئے آفر کر رہا تھا ہالے بھی مسکرائی تھی کچھ دیر بعد وہ نیچے فرش پہ بیٹھی تھی ہاتھ میں تیل سے بھری چھوٹی سی پیالی اٹھا رکھی

تھی جس میں سے وہ وقفے وقفے سے تیل ہاتھ میں بھرتا تھا اور اسکے بالوں میں لگاتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آج شمس آیا تھا میرے پاس تمہارا حصہ دینا چاہتا ہے وہ اور کل ڈنر پہ بھی بلا رکھا ہے میں ہاں کہہ آیا ہوں ہالے  
نے جواب نہیں دیا وہ بس سنتی رہی

کل ہم جائیں گے تم چاہو تو مہر کو کنفرنٹ کر سکتی ہو اس سے بات کرو تمہارے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا وہ نرمی  
سے بولا تھا پھر ایک پل کو ٹھہرا "کیا تمہیں اعتراض ہو گا اگر میں اپنے ابا کو گھر لے آؤں؟

وہ ہتھیلی سے اسکے سر میں مالش کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا دور کہیں شاید وہ جواب جانتا بھی تھا ہالے چند پل  
خاموش رہی پھر آہستگی سے بولی

وہ تمہارے ابا ہیں .... مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اگر تم انہیں یہاں لے آؤ لیکن میں تم سے ایک ریکویسٹ  
کرونگی کہ مجھے کچھ وقت دو میرے دل میں انکے خلاف بہت کچھ ہے بس تھوڑا وقت دو تاکہ میں خود کو سمجھا  
سکوں

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا تھا وہ جانتا تھا ہالے اتنی جلدی دل سے بات نہیں نکالے گی  
اچھا یہ سب چھوڑو تم مجھے پیسے دو تاکہ میں نیا ہیئر کلر کرواؤں ہیئر کٹ لوں اور کیریٹن ٹریمنٹ بھی  
ہاں ہاں میرے باپ کی شو گر مل لگی ہے ناں یا پھر میرے پاس کوئی درخت ہے جہاں پسہ اگتا ہے پچاس روپے  
والا جیو کلر لگاؤ اور خاموشی سے بیٹھ جاؤ

## Posted On Kitab Nagri

ہالے حسب توقع بھڑک گئی تھی "چھوڑو میرے بال کوئی ضرورت نہیں اس سب کی پیسے دیتے وقت تو تمہاری جیب میں سانپ بیٹھ جاتے ہیں ناں وہ آٹھ نے لگی تھی لیکن عمر نے اسکے دونوں کندھوں پہ ہاتھ رکھ کر اسے دوبارہ واپس بٹھا دیا

لے لو جتنے پیسے چاہیے لے لو وہ جل کر بولا تھا جس حساب سے تم خرچہ کر رہی ہوناں مجھے لگتا ہے عنقریب میں تین تلوار کے چوک پہ بھیک مانگوں گا

اور مزے کی بات بتاؤں عمر؟ تمہیں کوئی بھیک بھی نہیں دے گا وہ مزے سے بولی تھی اب تم مجھے انڈر اریسٹیمیٹ کر رہی ہو جب میں اماں کے کوکنگ کلاسز میں کھانا بنایا کرتا تھا ناں تو لڑکیوں کے کھانے جل جاتے تھے لیکن وہ پھر بھی مجھ سے نظر نہیں ہٹاتی تھیں وہ فخر سے بتا رہا تھا اب ظاہر ہے تم بھی انکی حوصلہ افزائی کرتے ہی ہو گے

عمر نے مسکراہٹ دبائی تھی "لو میں بھلا کیا کرتا تھا ذرا سی اپنے ڈمپلز کی نمائش کر دیتا تھا اور لڑکیوں کے دلوں پہ چھری چل جایا کرتی تھی

www.kitabnagri.com

عمر اب یہ بہت زیادہ ہو رہا ہے یہ نہ ہو کہ میرے برداشت کی حد ختم ہو جائے ہالے نے وارن کیا تھا ویسے سوچنے کی بات ہے ہالے تم اگر ابھی ان بے ضرر لڑکیوں سے جل رہی ہو تب کیا ہو گا جب مجھے جنت میں ستر حوروں کے ساتھ دیکھو گی وہ اب اسکے بالوں کی چٹیا گوندھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے اپنے بال چھڑوائے تھے اب وہ پلنگ کی پانٹی پہ اپنا سر ڈھلاکے عمر کو دیکھ رہی تھی "جنت میں جانے والوں کی ہر خواہش پوری ہوتی ہے نا؟

ہاں بالکل ہوتی ہے عمر نے تائید کی تھی

پھر میں جنت میں جا کر دعا کروں گی کہ اللہ سائیں تمہیں جہنم میں پھینک دے نہ حوریں ہونگی نہ جلن عمر کا چہرہ فق ہو گیا تھا ہالے مسکراتے ہوئے اٹھی تھی

میں تو پچھلے پانچ منٹ سے کچھ بولا ہی نہیں تمہارے علاوہ کسی لڑکی کو دیکھنا بھی حرام ہے مجھ پہ وہ گھبراہی تو گیا تھا

ہالے مسکراتے ہوئے اب اپنے بالوں کو آئینے میں دیکھ رہی تھی دھمکی کام کر گئی تھی



### اگلی رات وقت ساڑھے نو بجے کے قریب

سلطان منزل میں آج بچھی ہوئی کھانے کی میز تو یوں لگتی تھی جیسے کسی محل کا شاہی کھانا ہو کونسا کھانا تھا جو آج وہاں موجود نہیں تھا کونسا مشروب تھا جسکی کمی محسوس ہوتی خوش گپیوں کے درمیان کھانا کھایا جا رہا تھا سربراہی کرسی پہ شمس بیٹھے تھے انکی دائیں طرف سفیر اور اسکے ساتھ مہرماہ اسی طرح انکی بائیں جانب ہالے سلطان تھی



## Posted On Kitab Nagri

اور اسکے ساتھ بیٹھا عمر حیات ہالے کے ساتھ والی کرسی پہ یوسف سلطان بیٹھے تھے وہ ہالے کی موجودگی سے بے تحاشا خوش تھے اور آج انہوں نے اسی لئے سربراہی کرسی چھوڑ ہالے کے ساتھ والی کرسی چن لی تھی ہالے سب سے بات کر رہی تھی دادا سے اپنی ماں سے فروا سے اور یہاں تک کہ سفیر سے بھی سفیر نے بھی اس سے ہلکی پھلکی بات کی تھی وہ چاہے ماضی میں جیسا بھی رہا ہو لیکن ایک ماضی وہ بھی تھا جس میں سفیر اسکا بہترین دوست رہا تھا

عمر تمہارا خیال تو رکھتا ہے ناں؟ یوسف سلطان نے سرگوشی کی تھی ہالے مسکرا دی وہ کم از کم اس اس آدمی سے ناراض نہیں رہ سکتی تھی

بہت خیال رکھتا ہے دادا جان بہت اچھا ہے تھوڑا پیسے کے معاملے میں کنجوس ہے باقی سب ٹھیک ہے وہ بھی انہی کی طرح سرگوشی کر رہی تھی یوسف سلطان تو پھولے نہیں سمارہے تھے آج ہالے بالکل نارمل تھی نہ اس نے پچھلی باتیں دہرائیں تھیں نہ اس نے کوئی بات کہی تھی

معراج کا شاگرد ہے کنجوس تو ہو گا ناں ویسے ایک بات ہے ٹرکا ہے ہینڈ سم دادا کی بات پہ ہالے نے انکو گھورا تھا میں کیہڑی گھٹ شے ہاں (میں کونسا کوئی کم ہوں) وہ اسکی بات پہ نم آنکھوں سے ہنس پڑے تھے

میکوں سرانگی آج کا پہلے اتنی مٹھی کڈھیں کائی نہیں لگی (مجھے سرآینگی آج سے پہلے اتنی میٹھی کبھی نہیں لگی) وہ کہہ رہے تھے مجھے معاف کرنا ہالے میں مجبور اور کمزور تھا تمہاری جدائی اب میرے بس کی بات نہیں تم اب

## Posted On Kitab Nagri

مجھے چھوڑنا مت وہ جیسے التجا کر رہے ہوں ہالے کے دل کو کسی نے پکڑ کر دبایا تھا اس نے زخمی آنکھوں سے سامنے بیٹھی مہر کو دیکھا جو انہی دونوں کو دیکھ رہی تھی

ہم دونوں کو کوئی دور نہیں کر سکتا دادا وہ بلند آواز میں بولی تھی سب کھانا روک کر اسے دیکھے گئے ہم ایک خون ہیں ایک نسل میں آپ کے بیٹے کا خون ہوں میں آپ کی اولاد میں سے ہوں ہم میں فاصلے آسکتے ہیں بدگمانی آسکتی ہے لیکن تیسرا نہیں آسکتا ہے ناں دادا؟ وہ کہہ تو یوسف سلطان سے رہی تھی لیکن اس نے آنکھیں مہر کے چہرے پہ گاڑ رکھی تھیں

یوسف سلطان نے اسکا ہاتھ تھام کر چوما تھا ہالے انکے کندھے سے لگ گئی تھی اب بس مہر کی برداشت اب ختم ہو چکی تھی وہ آٹھ کھڑی ہوئی وہ آنکھوں میں تپش لئے ہالے کو دیکھ رہی تھی

آجاؤ ہالے تمہیں اپنی شاپنگ دکھاؤں تمہیں دیکھنی تھی ناں؟ وہ لفظوں پہ زور دے رہی تھی مہر... بیٹے اسے کھانا کھالینے دو شمس نے ٹوکا تھا لیکن ہالے "میں واقعی دیکھنا چاہتی ہوں" کہتے ہوئے اٹھی تھی عمر نے ایک نظر ہالے کو دیکھا ہالے نے پلک جھپک کر اسے تسلی دی تھی

ان دونوں کا رخ اب کے مہر ماہ کے کمرے کی جانب تھا نہ جانے کیا تھا جواب ہونے جا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ اسے لئے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اب وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو تھیں بھوری آنکھوں نے سیاہ آنکھوں میں دیکھا تھا "چلی جاؤ ہالے پلیرا سکی آنکھوں میں منت تھی اسکے لہجے میں منت تھی

مجھے میرا جواب دے دیں میں چلی جاؤں گی لیکن آپ جانتی ہیں میرے جانے سے کچھ نہیں ہو گا میں ہمیشہ یہیں رہوں گی سفیر کے دل میں اور دادا کے دل میں آپ مجھے وہاں سے کیسے نکالیں گی؟ ہالے کی آواز میں رنج تھا مجھے بس میرا جواب دیں "کیوں؟" آخر آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں آپ کو تو مجھ سے محبت تھی ناں؟ وہ نہیں رونا چاہتی تھی لیکن آنسو خود بخود اسکی آنکھوں سے پھسل رہے تھے مہر ماہ نے چند لمحہ اسکو دیکھا اور پھر اسکا ہاتھ پکڑے فرش پہ بیٹھ گئی

میں تم سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتی ہوں ہالے.... اس نے اپنا ہاتھ ہالے کے چہرے پہ رکھا تم میرے لئے آج بھی ضروری ہو میں آج بھی تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی وہ گیلی آواز میں کہہ رہی تھی ہاں میں مانتی ہوں میری وجہ سے تمہیں بہت کچھ سہنا پڑا بہت کچھ برداشت کرنا پڑا لیکن ہالے کیا میں نے بچپن سے یہی سب نہیں سہا؟ کیا میں نے ایک پرفیکٹ لائف گزاری؟ کیا میں تمہاری وجہ سے اگنور نہیں ہوئی؟ کوئی مجھے نہیں دیکھتا تھا کیونکہ آگے تم تھیں لیکن میں نے کبھی شکایت نہیں کی کیا میں نے کی؟ ہالے نے سختی سے لب بھینچ لئے وہ رونا نہیں چاہتی تھی

میں نے تم سے محبت کا حق ادا کیا اور آج اگر تمہیں مجھ سے محبت کرنے کا حق ادا کرنا پڑ رہا ہے تو تم پیچھے ہٹ رہی ہو کیا میں وہی نہیں ہوں جس نے تمہیں تب محبت دی جب تمہاری سگی ماں نے تمہیں چھوڑ دیا تھا؟ تا سف سے

## Posted On Kitab Nagri

پوچھ رہی تھی وہ کیا میں وہی نہیں ہوں جس نے ہر بات میں ہمیشہ تمہارا ساتھ دیا ہاں میں نے بہت کچھ غلط کیا تھا اب بھی کر رہی ہوں لیکن تم مجھ سے محبت کرتی ہو ہالے کیا میرا تم پہ اتنا بھی حق نہیں؟

سفیر کو ڈر گز دینا دادا کو وہیل چیئر پہ بٹھا دینا اسے کیسے جسٹیفائی کریں گی؟ یہ کیسی محبت ہے آپ کی؟ جس نے مجھ سے میرا باپ چھین لیا اسکی آواز میں گہرا کرب تھا یہ کیسی محبت ہے جس نے آپ سے قتل کروادیا جس نے مجھے

ذلیل کروایا میرا خاندان مجھ سے چھین لیا کیا آپ اسے محبت کہتی ہیں؟ ہالے کے لہجے میں حقارت تھی

یہی تو محبت ہے.... ہر محبت میں آپ کو کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے میں نے تمہاری محبت میں بہت کچھ سہا تھا اب تمہاری باری تھی ابا اور سفیر کے لئے میں نے خود کو بے وقار کر دیا اب انکی باری تھی ہر کوئی اپنا اپنا حصہ نبھارہا ہے ہالے تمہیں اگر مجھ سے کبھی محبت رہی ہے تو تمہیں شکایت کا حق نہیں ہے کیا تم نے کبھی مجھ سے محبت کی ہے؟ وہ اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی

ہالے نے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا تھا مہر کا دل رک سا گیا "مجھے آپ سے محبت کرنے کا وقت ملا ہی نہیں.. آپ ضرورت بنیں خوف بنیں... طلب بن گئیں لیکن آج تک مجھے لگتا ہے میں آپ سے محبت نہیں کر سکی

اور اب یہ جاننے کے بعد کہ آپ میرے باپ کی قاتل ہیں میں آپ سے نفرت بھی نہیں کر پار ہی وہ بے بسی سے بولی تھی آپ میرے لئے کچھ نہیں ہیں کچھ بھی نہیں مجھے آپ کے لئے کچھ محسوس نہیں ہو رہا میرا دل خالی

ہے اگر کوئی آپ کو میرے سامنے مار دے تو مجھے فرق بھی نہیں پڑے گا لیکن میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے مار کر بھی خود پہ ظلم نہیں کر سکتی آپ میرے اغوا میں شامل تھیں آپ نے سفیر کو تصاویر بھیجیں اور اسکے بعد جو کچھ

## Posted On Kitab Nagri

بھی کیا سب معاف کر دوں گی لیکن جو آپ نے میرے باپ کے ساتھ کیا ہے میں اس کے لئے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی  
ہالے میں....

آپ کی محبت بس لینا جانتی ہے آپ حرص کی ماری عورت ہیں آپ کو پتہ ہی نہیں کہ محبت بس دینے کا نام ہے  
آپ کسی کو مفلوج کر کے اسے جھکا نا محبت سمجھتی ہیں اور میں اس مفلوج جسم کو اپنے ہاتھ سے کھڑا کرنے کو محبت  
سمجھتی ہوں آپ کسی کو ذہنی اذیت دینا محبت سمجھتی ہیں اور میں اسی انسان کی ذہنی اذیتوں کے صدمہ کو محبت  
سمجھتی ہوں آپ کہتی ہیں آپ نے یہ سب سفیر کے لیے کیا۔؟ اس نے ایک پل کو رک کر مہر کی آنکھوں میں  
دیکھا

آپ جھوٹ کہتی ہیں یہ سب کبھی بھی سفیر کے لئے نہیں تھا یہ سب ہمیشہ آپنے یوسف سلطان کے لئے کیا تھا  
سفیر بس ایک کھلونا تھا جسے آپ نے استعمال کیا ہالے اٹھ کھڑی ہوئی تھی مہر ماہ اسے دیکھے گئی  
اب بس مہر ماہ اب میں "تمہیں" مزید اپنے خون کے تعلقات سے کھیلنے نہیں دوں گی اب ابا اور سفیر کے ساتھ  
مزید گیمز نہیں اب مزید کسی کا باپ قتل نہیں ہو گا کیونکہ.... وہ رکی مہر کو کچھ عجیب لگا تھا  
اندر آؤ سفیر سلطان یہ الفاظ نہیں تھے سیسہ تھے مہر جل کر راکھ ہو چکی تھی اور ہالے کی آنکھوں میں ویسا ہی  
انتقام تھا جیسا اس روز شاہ تاج کے گھر جانے پہ.....



## Posted On Kitab Nagri

وہ اندر آیا تھا یہ سفیر کوئی اور تھا بے یقین شک و شبہ آنکھیں پتھر آیا ہوا چہرہ شل سا جسم وہ جیسے اپنے قدموں پہ ہی کھڑا نہیں ہو پارہا تھا ہالے نے عمر کے نمبر پہ میسج چھوڑا تھا

سب کو لے کر آجاؤ جادو گر نی کو جلا وطنی کی سزا سنائی جائے گی

وہ اب گردن سیدھی کئے سفیر کو دیکھ رہی تھی سفیر آگے آیا تھا مہر ماہ کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا وہ ابھی سے مردہ ہو گئی تھی

میں.... میں آیکسپلین کر سکتی ہوں سفیر اسکی آواز کسی کھائی سے آتی تھی "یہ سب اس طرح نہیں ہے یہ... میں... آپ کو بتا رہی ہوں... میں ہالے جھوٹی ہے میں آپ کو سمجھاتی ہوں اسکے الفاظ بے ربط تھے زبان پہ لکنت طاری ہو گئی تھی سفیر بس اسے دیکھے گیا

لوگوں کے قدموں کی چاپ سنائی دینے لگی تھی کوئی وہیل چیئر گھسیٹا ہوا ادھر ہی آ رہا تھا مہر ماہ کو آج پتہ چلا تھا سماعتیں کتنا بڑا عذاب ہوتی ہیں

www.kitabnagri.com

? How could you do this to me

وہ بے یقینی سے بولا تھا میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا میں تو میں نے تو کبھی تمہارا برا نہیں چاہا مہر میں تو تمہارا دوست تھا ناں؟ وہ اتنا حیران تھا کہ حد نہیں



## Posted On Kitab Nagri

مہر کی آنکھوں میں بے بسی اور طیش کے مارے آنسو بھرنے لگے اس نے مدد طلب نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا لیکن وہ نظر پھیر گئی تھی

میں نے کبھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں دی اور تم تم اس حد تک گر گئیں؟ تمہیں لگا میں پاگل ہوں؟ تم نے ہالے کے ساتھ اتنا برا کیا؟ اب کے سلطان منزل کے تمام مکین اندر آچکے تھے

تمہاری جرات کیسے ہوئی گھٹیا عورت.... سفیر پوری قوت سے دھاڑا تھا مہر سہم کر پیچھے ہٹی فروانے باقاعدہ دل پہ ہاتھ رکھا تھا یوسف سلطان نہ سمجھی سے سب دیکھ رہے تھے باقی سب ریلکس تھے گویا سب جانتے تھے میں آپ کو سمجھاتی ہوں سفیر میں آپ کو سب بتاتی ہوں مجھے بس ایک موقع دیں میں آپ کو ہر بات سمجھا سکتی ہوں وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

کیا سمجھاؤ گی تم مجھے ہاں کیا سمجھاؤ گی وہ چیخ رہا تھا تم مجھے یہ سمجھاؤ گی کہ کیوں تم نے میری منگیترا کا نام کسی اور کے ساتھ جوڑا یا پھر یہ سمجھاؤ گی کہ کیوں تم نے میرے چچا کا قتل کیا اس کی آخر بات پہ ہر ایک نے دم سادھ لیا تھا سفیر جنونی انداز میں غرار ہا تھا

تم مجھے یہ سمجھاؤ کہ کیوں آخر کیوں تم نے مجھے ڈر گز دینا شروع کیں اور کیوں تم نے میرے دادا کو مفلوج کر کے بٹھایا بولو ورنہ آج میں تمہیں جان سے مار دوں گا سفیر کا بس نہیں چلتا تھا کہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اسکی حالت پہ کسی پاگل کا گمان ہوتا تھا مہر ماہ بس بے آواز آنسو بہاتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

یہ جھوٹ ہے سفیر یہ سب جھوٹ ہے میں آپ سے ابا سے میں بہت محبت کرتی ہوں میرا یقین کریں اس نے قریب آنے کی کوشش کی تھی سفیر پیچھے ہٹا تھا تم صحیح کہہ رہی ہو مہر یہ جھوٹ ہے یہ سب جھوٹ ہی تو ہے اب وہ چلا نہیں رہا تھا وہ بس پیچھے ہوتا گیا یہاں تک کہ دروازے کے ساتھ کا کھڑا ہوا تمام لوگ خاموش تھے تماشا ئی تھے

آج میں تمہیں بتاؤں گا سچ کیا ہے ہمارے تعلق کی تو بنیاد ہی جھوٹ تھی ناں اور سفیر سلطان کو کبھی بھی جھوٹ پسند نہیں رہے وہ سرد فیصلہ کن نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا مہر کا دل کانپ گیا تھا آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ جس نام کو اپنے ساتھ جوڑنے کے لئے تم نے اتنے جتن کئے وہ نام میں ایک سیکنڈ کے اندر تم سے کیسے چھین سکتا ہوں فروانے آگے بڑھ کر سفیر کی کہنی تھامنی چاہی جسے وہ بری طرح جھٹک گیا تھا میں سفیر سلطان ولد شمس سلطان اپنے مکمل ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں ساری آوازیں رک گئیں سارے چہرے دھندلے ہو گئے سب وجود بے کار ہو گئے مہر ماہ پتھر کا بت بن گئی تھی وہ آگے بڑھ کر سفیر کے منہ پہ ہاتھ رکھ دینا چاہتی تھی لیکن یہ نہ جانے کیوں دنیا کا سب سے مشکل کام لگا میں تمہیں طلاق دیتا ہوں مہر ماہ

ہالے نے ایک نظر عمر کو دیکھا تھا وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دے رہا تھا وہ بتا رہا تھا کہ شر اور حسد کا انجام ہمیشہ برابر رہا ہے

## Posted On Kitab Nagri

طلاق دیتا ہوں میں تمہیں جاؤ اب آزاد ہو تم وہ حقارت سے کہتے ہوئے اسکے قریب آیا اور اسکا بازو پکڑا تھا "آج تم بھی اس گھر سے نکالی جاؤ گی جیسے تمہاری وجہ سے ہالے نکالی گئی تھی وہ اسے بازو سے پکڑ کر کھینچ رہا تھا مہر ماہ کسی ڈلی کی طرح اسکے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی

سفیر پلیز وہ کہاں جائے گی پلیز یہ مت کرو فروا منت کر رہی تھی جب شمس آگے آئے تھے اگر اب تم ایک لفظ بولی تو میرے منہ سے تین لفظ سنو گی وہی تین لفظ جو تمہارے بیٹے نے کہے تھے تم مجھے طلاق نہیں دے سکتے وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی

آمالو... وہ وثوق سے بولا سفیر ان دونوں کی پرواہ کئے بغیر اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے کر جا رہا تھا مہر ماہ کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی وہ شاید شکوہ تھا یا پھر شاید پتھر اگئی تھی وہ اسے دروازے تک لا کر دروازے کے باہر کرچکا تھا تمہاری اور میری طلاق ابھی نہیں ہوئی کیونکہ تمہارے پاس میری امانت ہے لیکن یاد رکھنا یہ جس دن اس دنیا میں آئے گا تم یہی الفاظ ایک بار پھر سنو گی ایک قاتل کے ساتھ تم رہ سکتی ہو میں نہیں حساب لوں گا میں تم سے وہ دروازہ اسکے منہ پہ مارتا اندر چلا گیا تھا

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

رات آدھی بیت چکی تھی عمر اپنی بیوی کے ساتھ اپنے گھر جا چکا تھا فروا کو غشی کے دورے پڑ رہے ہوں جیسے وہ بہو کے ساتھ بیٹا بھی کھو چکی تھی کتنی بار کتنی دیر تک وہ سفیر کے کمرے کے کمرے کے باہر کھڑی دروازہ بجاتی رہی تھی کتنی بار اس نے کہا تھا وہ بے قصور ہے اسے گنتی بھول گئی تھی اسکے بیٹے کو وہ بھول گئی تھی تھک ہار کر وہ واپس چلی گئی تھی ہارے ہوئے شکستہ قدموں سے عمر اور مہر کی حقیقت بھی کھل چکی تھی کوئی شاکد تھا کوئی انکاری ہر ایک کے اپنے غم تھے اپنے مسائل رات کے اس پہر سفیر سلطان کے کمرے کا دروازہ کھول کر اسکا باپ اندر داخل ہوا تھا اسکا بیٹا فرش پہ بیٹھا تھا گھٹنے سینے سے لگائے سر گرائے اسکی بھوری آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے دل فت پھٹ رہا تھا جیسے وہ بکھرا ہوا لگتا تھا شمس چھوٹے چھوٹے قدمیٹا اسکے قریب چلا آیا تھا اسے دیکھ کر آج دل پسینا تھا وہ دھیرے سے اسکے ساتھ فرش پہ بیٹھ گیا سفیر کچھ نہیں بولا وہ بس خاموشی سے بیٹھا رہا کافی دیر تک خاموشی رہنے کے بعد شمس نے بولنا شروع کیا تھا

یہ زندگی ہے سفیر... اس میں اچھا برا وقت اتار ہتا ہے عورت کے لئے اسکو ضائع مت کرو انکی آواز نرم تھی وہ ایک بری عورت تھی...

آپ ٹھیک کہتے ہیں وہ واقعی ایک بری عورت تھی سفیر نے انکی بات کاٹی تھی اس نے کبھی بھی مجھے یہ نہیں سکھایا کہ کسی سے غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دیتے ہیں اگر تم ہار گئے تو کوئی بات نہیں اگر تم گر پڑے ہو تو کوئی بات نہیں وہ واقعی بری عورت تھی شمس نے اسے اچھنبے سے دیکھا تھا آخر وہ کسکی بات کہہ رہا تھا سفیر اس سے بے نیاز اپنی رو میں کہے گیا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے مجھے ہمیشہ کہا گردن اٹھا کر چلو سفیر کی آواز گیلی اور رنجیدہ تھی اسے مجھے بتانا چاہیے تھا کہ اگر گردن درد کرنے لگے تو کچھ دیر کے لئے کسی اپنے کے کندھے پہ سر رکھ سکتے ہو اس نے کیوں نہیں بتایا ڈیڈ؟ وہ گردن موڑ کر کرب سے پوچھ رہا تھا شمس اب سمجھے تھے وہ اپنی ماں کی بات کر رہا تھا

اس نے مجھے دھوکہ جھوٹ نفرت سکھائی اس نے معاف کرنا رحم دلی رکھنا نہیں سکھایا اس نے غلطیوں پہ انکو سدھارنا نہیں انکو چھپانا سکھایا سفیر اب رونے لگا تھا وہ اتنے سالوں کے آنسو اب بہا دینا چاہتا تھا

وہ واقعی بری عورت تھی ڈیڈ اور میرے لئے اس بری عورت کو آپ نے چنا وہ رک رک کر کہہ رہا تھا بولتے ہوئے بھی جیسے تکلیف ہو رہی ہو "وہ عورت میری پرورش اچھے سے نہیں کر سکی اور اس عورت نے میری زندگی برباد کر دی ڈیڈ مجھ سے میری محبت چھین لی اگر آپ اسے اس دن اس ہوٹل میں طلاق دے دیتے تو میں اس طرح ذلیل نہ ہوتا سفیر کی حالت بہت خراب لگتی تھی یوں جیسے اب کبھی خود کو کھڑا نہیں کر سکے گا وہ بہت بری طرح ڈھے گیا تھا

شمس کا دماغ بھک سے اڑا تھا سفیر کو یہ بات کس نے بتائی؟ وہ ان سب سے بے نیاز کہے گیا

ایک برا باپ گھر خراب کرتا ہے اور ایک بری ماں نسل خراب کرتی ہے آپ نے اس عورت کو نسل خراب کرنے دیا آپ اس عورت کو میرے لئے لائے آپ نے میرے لئے ایک غلط ماں چن کی ڈیڈ وہ اب بلند آواز میں رو رہا تھا شمس کو بے اختیار کچھ ہوا تھا



## Posted On Kitab Nagri

آپ... ذمہ دار ہیں آج میں یہاں اس حالت میں ہوں تو آپ ذمہ دار ہیں بری عورت کو گھر آپ لائے تھے اسکی بھوری آنکھوں میں سرخی تھی میری تو ساری زندگی خراب ہو گئی یار میری بیوی میرا بچہ کچھ بھی نہیں بچے گا لیکن میں آپ کے جیسا نہیں بنوں گا ڈیڈ میں آپ کے جیسا نہیں بناؤ ہتھیلی سے آنکھیں رگڑتے ہوئے شمس کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

میں نے باپ ہونے کا حق ادا کیا ہے میں نے اپنی اولاد کے لئے بری ماں نہیں چنی میں نے اپنی اولاد کو وہ نہیں دیا جو آپ نے دیا تھا میری اولاد میری طرح نہیں ہوگی وہ نفرت حسد اور شر سے دور رہے گی میں اسے مہرماہ جیسی ماں نہیں دوں گا میں ایسا نہیں کروں گا وہ کرب اور بے بسی سے کہہ رہا تھا شمس بس اسے دیکھ کر رہ گئے سفیر نے واپس سرگھٹنوں پہ گر ادیا تھا وہ بس دہرا رہا تھا "میں اپنی اولاد کو بری ماں سے بچاؤں گا"

یہاں سے باہر نکل کر گھر کے لاؤنج میں آؤ تو فروا بے چینی سے ٹہل رہی تھی اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا بھوری آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں دل تھا کہ بیٹھا جاتا تھا نہ جانے مہر کہاں ہوگی ایک یہی سوال تھا جو وہ خود سے کہہ رہی تھی وہ مختلف نمبرز مل رہی تھی وہ نہ جانے کن کن لوگوں کو کال کر رہی تھی لیکن بے سدھ اسی لمحے لاؤنج کی چوکھٹ پہ حسینہ معراج نظر آئیں وہ بازو سینے پہ باندھے فروا کو دیکھ رہی تھیں فروا کی نظر ان پہ پڑی تو وہ رک سی گئی

میں جب سے اس گھر میں آئی تھی ناں فروا سب مجھ سے کہتے تھے میں فروا سے مختلف ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے سکون سے کہہ رہی تھیں نہ مجھ میں تم جیسا ڈریسنگ سینس تھا نہ میں تمہاری طرح خوبصورت تھی اور نہ ہی مجھے



## Posted On Kitab Nagri

بات کرنے کا ویسا ڈھنگ تھا جیسا تمہیں وہ ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر رہی تھیں انکے لہجے میں نہ حقارت تھی نہ طنز

آج تک اس گھر میں تم میرے لئے ایک اعلیٰ انسان رہی ہو نہ چاہتے ہوئے بھی میں تم سے مرعوب رہی ہوں میں رشتے اور عمر میں تم سے بڑی ہوں لیکن پھر بھی کچھ تھا کہ میں تمہارے آگے بول نہیں پاتی تھی لیکن آج.. حسینہ سردسا مسکرائی تھیں آج تم جانتی ہو فروا تم آج کتنی

relateable

لگ رہی ہو تم بلکل وہی لگ رہی ہو جو چند ماہ پہلے میں تھی وہ جس کی جوان بیٹی گھر سے غائب تھی انکی آنکھوں میں سرخی اتری تھی لہجہ کانپ گیا تھا فروا کی آنکھوں میں بے بسی بھر رہی تھی میرا شوہر ہسپتال میں پڑا تھا میرا بیٹا لوگوں کی عجیب نظریں سہہ رہا تھا میں اندر رہی اندر اپنی بیٹی کی موت کی دعا کر رہی تھی فروا نے چوں کہ کر انکو دیکھا تھا حسینہ نے کہنا جاری رکھا

ہاں میں نے اسکے مرجانے کی دعا کی تھی کیونکہ واپس آکر بھی اسکے حصے میں جہنم آتی لیکن میری بیٹی کا بخت اونچا تھا اسکے لیے عمر حیات آگیا تھا تم سوچو تمہاری مہر کے لئے کون آئے گا شیطانوں کے لئے کوئی نہیں آتا فروا انہیں جب عرش سے پھینکا جاتا ہے تو وہ اکیلے رہ جاتے ہیں یا پھر انہیں ملنے والے لوگ ان سے بڑے شیطان ہوتے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

وہ چوکھٹ سے ہٹ گئی تھیں اور فروا شل کھڑی رہی زندگی میں واقعی آپ کے پاس ایک عمر حیات ہونا چاہیے  
اس نے اعتراف کیا تھا

رات کے اندھیرے میں جب ہر سو ہو کا عالم تھا جب سارے میں اندھیرے نے اپنی دھاک بٹھا رکھی تھی ایک  
ایسے ہی پہر میں سیاہ تار کول کی سڑک پہ ایک لڑکی سڑک کے کنارے بیٹھی تھی اسکے بھورے بال کندھوں  
سے ڈھلک رہے تھے اسکی آنکھیں خاموش تھیں وہ خوف زدہ بھی لگتی تھی کافی دور سے چل کر آئی تھی شاید  
وہ آنکھیں اٹھا کر اپنے آس پاس دیکھتی کوئی سرد ہوا کا جھونکا کوئی سرسرا تا پتہ اسے ہر آہٹ خوف زدہ کر رہی  
تھی

اسی تاریکی میں نہ جانے کتنے پہر مزید بیٹے جب اسے اپنی آنکھوں میں چبھتی ہوئی لائنس نے آنکھوں پہا تھ  
رکھنے پہ مجبور کر دیا کچھ ہی وقت میں اس نے ایک گاڑی کو اپنے قریب رکتے دیکھا گاڑی میں سے باہر نکلنے والا  
نوجوان عمر حیات تھا اسکی آنکھوں میں مہر کو دیکھ کر کوئی تمسخر نہیں اتر ا تھا وہ اسے دیکھ کر بس کچھ سوچ رہا تھا  
شاید مہر ماہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

آؤ تمہیں تمہارے ٹھکانے چھوڑ آؤں عمر نے آفر کی تھی اب تمہارا ایکس ہسبنڈ تمہیں لینے تو آئے گا نہیں کیا بہتر نہیں ہے کہ تم مرے ساتھ چلو۔ شریف انسان ہوں میں یقین کرو عمر نے اپنے دونوں بازو اٹھائے تھے جیسے قسم کھائی ہو مہرماہ یک ٹک اسے دیکھے گئی

تم کہتے ہو تم گدھ ہو لیکن رات کے اس پہر تم نوچنے کا بجائے بچانے آئے ہو تم کہتے ہو تمہارے اندر میرے جیسا شر ہے لیکن تم اس وقت میری اس حالت کی وجہ سے گلی ہو ہے ناں؟ عمر کچھ نہیں بولا البتہ اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی تم کبھی بھی ہم جیسے نہیں بن سکتے عمر تمہارے اندر اچھائی بھری ہے اور تم اسے چاہ کر بھی نہیں نکال پارہے انتقام تمہیں گلی کر رہا ہے وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی عمر کی آنکھوں میں اب کے جھنجھلاہٹ تھی

طلاق ہو گئی ہے تمہیں اور اب بھی تمہاری اکڑ نہیں ٹوٹ رہی تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں اس لئے لینے آیا ہوں کیونکہ مجھے تم پہ ترس آرہا ہے؟ نہیں مہرماہ میں تمہیں اس لئے لینے آیا ہوں تاکہ تمہیں دکھا سکوں کہ یتیمی کیا ہوتی ہے تمہیں معلوم ہو سکے کہ کھانا کھانے کے لئے محنت کرنا کیا ہوتا ہے اپنے گھر سے در بدر ہونا کیا

ہوتا ہے آج تم سب دیکھو گی کیونکہ میں تمہیں کسی محل میں نہیں یتیم خانے لے کر جا رہا ہوں مہرماہ کی گردن اب ابھی اٹھی ہوئی تھی وہ کہیں سے بھی کچھ وقت قبل سفیر کی منت کرنے والی مہرماہ نہیں لگ رہی تھی وہ کمپوزڈ تھی اسے یقین تھا کہ وہ کچھ کر لے گی اور اس کا یہی یقین عمر کو کھٹک رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں یتیمی کی زندگی نہیں گزاروں گی عمر اور نہ ہی سفیر میرا آیکس ہسبنڈ ہے ہماری طلاق نہیں ہوئی وہ کچھ جتا رہی تھی (جب عورت حاملہ ہو تو اسے شوہر کی جانب سے طلاق نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ بچہ دنیا میں آجائے) میں واپس اسی گھر میں جاؤں گی اور حکومت کروں گی مجھے بس پانچ منٹ چاہیے تھے صرف اور صرف پانچ منٹ اور اب میرے پاس پلان ہے تم کل کے ڈھلتے سورج میں مجھے میرے محل میں پاؤ گے یاد رکھنا وہ تفاخر سے کہہ رہی تھی اور اب بہت کچھ تھا جو عمر کو کھٹکا تھا

تم کیا کرنے والی ہو؟ عمر ذرا سا مشکوک ہوا تھا مہر مسکرائی تھی "میرے پاس ان لوگوں کا وارث ہے اور یہ وارث انکی کمزوری ہے سفیر ایک محروم بچپن گزار چکا ہے میں بس اسے چند باتیں یاد دلاؤں گی صرف چند باتیں اور واقعات جن میں وہ اپنے باپ کے لئے ترسا جن میں اسے اپنی ماں کی توجہ نہیں ملی اور بس وہ اپنی اولاد کو اس جہنم میں جینے نہیں دے گا

بھوری چمکتی آنکھوں سے کہتی ہوئی وہ کہیں سے بھی پیشان یا پھر خوف زدہ نہیں لگتی تھی ابلیس کہاں پیشان ہوتے ہیں؟

جن لوگوں کی اپنی زندگی horrible

رہی ہوتی ہے ناں وہ دوسروں کے لئے مسیحا بن جاتے ہیں ہر انسان کا ویک پائنٹ اسکا ماضی ہوتا ہے جیسے چاہو کھیل لو سفیر کا ویک پائنٹ اسکے باپ کا ماضی میں اسکے ساتھ کیا جانے والا سلوک ہے میں بس اسکے ذہن میں چند باتیں ڈال دوں گی اور بس مہر ماہ ایک بار پھر ملکہ بنے گی

## Posted On Kitab Nagri

عمر غور سے سن چکا تھا اور اب اسکے ذہن میں یکدم کوئی جھماکا ہوا تھا وہ مسکرایا تھا "کل کی کل دیکھی جائے گی مہر  
ماہ سلطان آؤ آج میں تمہیں کہیں چھوڑ آؤں وہ شائستگی سے آفر کر رہا تھا  
تم دنیا کے پہلے دشمن ہو گے جو اپنے دشمن سے ایک چھت چھین کر دوسری فراہم کر رہا ہے وہ نہ چاہتے ہوئے  
بھی کہہ گئی تھی

مجھے برابری پسند ہے تمہیں بے گھر کر کے لڑوں گا تو مزہ نہیں آئے گا ہم دونوں برابری کی سطح پہ ہوں گے تب  
ہی تو مزہ آئے گا

مہر ماہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا اور پھر بغیر کچھ کہے گاڑی کی جانب بڑھنے لگی کچھ تھا اس میں پر اعتماد سا  
پلانڈ سا اور کچھ کچھ پر یقین سا  
آخر کیا؟ عمر کو بس سر ادا ہونڈنا تھا...

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر حیات کے بنگلے کا لاؤنج بے ترتیب تھا صوفے کے کشن نیچے گرے پڑے تھے ٹی وی پہ جیو گرافی چینل  
خو اخواہ ہی چل رہا تھا حالانکہ کوئی اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا ہالے سلطان صوفے کے بازو پہ سر رکھے ہوئے تھی  
پیر لمبے کر کے صوفے کے دوسرے سرے پہ رکھ چھوڑے تھے اسکے ہاتھ میں موبائل تھا وہ شاید انسٹا گرام کی



## Posted On Kitab Nagri

ریلز دیکھ رہی تھی لیکن شدید بے چینی کے عالم میں یوں جیسے وہ یہ کرنا نہیں چاہتی تھی لیکن مجبور تھی یوں جیسے وہ خود کو نارمل اور بے نیاز ظاہر کر رہی ہو لیکن اس کام میں وہ بری طرح ناکام ہو رہی تھی دفعتاً اسے اپنے چہرے پہ کسی کی نظریں محسوس ہوئیں ہالے نے یو نہی لیٹے لیٹے گردن موڑ کر دیکھا تھا سامنے نفیسہ حیات تھیں لاونج کے دروازے پہ کھڑی وہ کافی دیر سے اس پہ نگاہیں جمائے ہوئے تھیں ہالے انکو دیکھتے ہوئے اٹھ بیٹھی تھی چہرے پہ اب بھی بے چینی تھی نفیسہ اسے دیکھتے ہوئے آگے آئیں

!!تم نے کہا تھا تم میوزک چھوڑ چکی ہو وہ طنز نہیں کر رہیں تھی یوں جیسے بس یاد دلار ہی ہوں !!

ہالے کی آنکھوں میں تیر سادر آیا "ہاں میں چھوڑ چکی ہوں اب ٹریول کرتے ہوئے کام کرتے ہوئے میں میوزک بالکل بھی نہیں سنتی یہاں تک کہ میں نے اپنے موبائل سے سارا میوزیکل کانٹینٹ بھی ڈیلیٹ کر دیا ہے نہ کچھ ہو گا نہ سن سکوں گی وہ صحیح کہہ رہی تھی اس نے اپنی بری عادت کافی حد تک کنٹرول کر لی تھی

گناہ جب چھوڑا جاتا ہے تو پورا کا پورا چھوڑا جاتا ہے ہالے سلطان گناہ آدھے پونے نہیں چھوڑے جاتے وہ نرمی سے کہتی صوفیہ پہ آکر بیٹھی تھیں

!!جب میوزک چھوڑ دیا تو انسٹاگرام کی ریلز پہ میوٹ لگا دو ٹک ٹاک ان انسٹال کرو کبھی سنا ہے شرابی نے تین گلاس چھوڑ کر ایک گلاس پینا شروع کر دیا اور وہ جسٹیفائی ہو گیا؟

ہالے الجھ سی گئی تھی



## Posted On Kitab Nagri

لیکن آنٹی میوزک میری بہت گہری عادت ہے کچھ عادتوں کو نکلنے میں وقت تو لگتا ہے ناں ایسے کھینچ کر کیسے نکال دوں

نفیسہ کی آنکھوں میں نرم سا تاثر تھا

!!"وہ اچھائی ہوتی ہے جسے اپنے اندر آہستہ آہستہ ڈالا جاتا ہے تاکہ وہ بوجھ نہ بن سکے برائی کو ہمیشہ جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جاتا ہے تاکہ وہ نکل جائے کہیں دور چلی جائے یوں سمجھو تمہارا جسم ایک موبائل فون ہے اور برائی ایک وائر س کیا تم اسے ہلکا ہلکا نکالو گی؟ آج آدھا کل تین چوتھائی؟ کیا تم اسے ایک ہی دفع نہیں نکلو انا چاہو گی ہالے محو سی انکوسن رہی تھی اسکی آنکھیں ٹکڑ ٹکڑ نفیسہ کا چہرہ دیکھ رہی تھیں "اگر وائرس کا علم ہو گیا ہے اور اسے ایک بھی دن موبائل میں جان بوجھ کر رہنے دو گی تو بہت کچھ ہے جو ڈیج ہو گا کیا تم ڈیج ہونا چاہتی ہو؟ ہالے نے بے اختیار نفی میں سر ہلا دیا تھا وہ ساس نہیں تھیں زندگی کا دیا ہوا بونس گفٹ تھیں ہالے انہیں دیکھ کر مسکرائی تھی اسے لگا تھا شاید نفیسہ اس سے مہر کے بارے میں کچھ پوچھیں گی شاید وہاں ہونے والا قصہ معلوم کریں گی لیکن انہوں نے کچھ نہیں پوچھا تھا وہ اسے وقت دینا چاہتی تھیں

انٹی.. آپ بہت مختلف ہیں وہ انکے چہرے کو ستائش سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی "آپ خاندانی سیاست سے بہت دور ہیں آپ اچھی ساس ہیں آپ سازش نہیں کرتیں ہالے کو سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا کہے نفیسہ دھیرے سے ہنس دی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

میں سازشیں کرتی ہوں لیکن مختلف قسم کی مجھ سے کھانے میں مرچ زیادہ ڈال دینا اور استری رکھ کر کپڑے جلا دینا اس سب کی توقع مت رکھنا لیکن اگر تم اسکے علاوہ میرے ساتھ مل کر کوئی سازش کرنا چاہتی ہو تو میں تیار ہوں بلکہ میں بہت بور ہو گئی ہوں کوئی سازش ڈھونڈنی پڑے گی

آپ اسے چھوڑیں اس وقت میرے ساتھ بیٹھ کر سازش کریں یہ عمر کی آواز تھی وہ پریشان سا چہرہ لئے اندر آ رہا تھا نفیسہ نے ایک نظر اسکو دیکھا پھر ہالے کو "کیا یہ وہی سیلف آبسسیڈ آدمی نہیں ہے جسے سب پتہ ہوتا ہے؟ وہ سرگوشی کر رہی تھیں ہالے پھیکا سا مسکرا دی تھی دل اندر سے ڈوب رہا تھا نفیسہ عمر کو دیکھتے ہوئے اٹھی تھیں یہ میرے سونے کا وقت ہے اور تم جینٹل میں زکی طرح اپنی بیوی کو وقت دو سازشیں صبح کریں گے فریش دماغ کے ساتھ وہ عمر کا کندھا تھپکتے ہوئے اٹھی تھیں اور باہر نکل گئی تھیں انکو جاتا دیکھ ہالے ایک بار پھر صوفے کے ہتھے پہ سر رکھ کر لیٹ گئی

(مہذب بننے کی ساری ایکٹنگ بس ساس کے سامنے کرنی ہوتی ہے)   
 عمر دوسری جانب سے اسکے پیروں والی جگہ پہ آکر بیٹھ گیا ہالے نے پیر سمیٹ لئے جنہیں عمر نے سیدھا کر کے اپنی گود میں رکھ لیا

کیوں پریشان ہو؟ نرم سا استفسار ہالے نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں میں پریشان نہیں ہوں عمر وہ بولی تو اسکی آواز تکان زدہ تھی اسکے چہرے پہ بہت سارا اضطراب تھا

## Posted On Kitab Nagri

!!، کیا تم مہرماہ کے لئے براہیل کر رہی ہو؟ اگر ہاں تو میں تمہیں جج نہیں کروں گا تم بتا سکتی ہو مجھے وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا ہالے کے چہرے پہ مزید بے چینی پھیل گئی "میں براہیل نہیں کر رہی... عمر میں تھک گئی ہوں وہ جیسے بے بس ہو گئی تھی

مجھے نہ اس عورت کے لئے نفرت محسوس ہوتی ہے نہ محبت میں اب اسکے لئے کچھ بھی محسوس نہیں کر رہی وہ میرے لئے exist ہی نہیں کرتی ہالے اٹھ بیٹھی تھی اسکے چہرے پہ اب کے بس تھکن تھی گہری تھکن میں اس انتقام اس نفرت کے چکر سے باہر آنا چاہتی ہوں میں فیری ٹیل میں جینے والی لڑکی ہوں مجھ سے مسائل نہیں دیکھے جارہے مجھے میرا باپ بے قصور چاہیے عمر میں بس اب اختتام چاہتی ہوں اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے اس نے گردن جھکا دی تھی

میں تمہارے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارنا چاہتی ہوں جس میں کوئی نفرت کوئی انتقام نہ ہو میں بس.... وہ بولتے بولتے رکی تھی جیسے جھنجھلا گئی ہو!! کیا میں تم سے کچھ مانگ سکتی ہوں؟

پیسوں کے علاوہ کچھ بھی وہ انگلی اٹھا کر بولا تو ہالے دھیرے سے ہنس دی پھر امید سے اسے دیکھا کیا تم یہ سب ختم کر سکتے ہو؟ یہ نفرت یہ بدلہ میں تھک گئی ہوں پلیز جسٹ

t offWrape i

جتنا جلدی ہو سکے اسے ختم کرو وہ واقعی بے حد تھکی ہوئی لگتی تھی عمر نے پلکیں جھپکا کر اسے تسلی دی تھی

## Posted On Kitab Nagri

مجھے بس ایک ہفتہ دے دو پھر ہم آزاد ہوں گے کوئی انتقام کوئی نفرت نہیں ہوگی بس تم اور میں اوکے؟ وہ نرمی سے بولا تھا ہالے نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلادیا تھا پھر عمر کو دیکھا تمہیں پیسہ زیادہ پیارا ہے یا میں؟

عمر نے کان کی لو کھجائی ""!!پسہ""!!اس نے یک لفظی جواب دیا تھا ہالے ہنس پڑی!! ایک دن آئے گا عمر حیات جب تم پیسے سے زیادہ مجھ سے محبت کرو گے اس نے کہتے ہوئے دوبارہ سے سے سر کو صوفے کے ہتھے پہ ٹکا دیا تھا اور پیر دوبارہ سے اسکی گود میں رکھ دیئے

Keep dreaming

عمر ہو لے سے بڑبڑایا



اگلی صبح ہالے سلطان کیفے کی اوپری منزل میں کھڑی پینٹ کرتی ہوئی دکھائی دے گی اسکے ہاتھ میں جامنی رنگ کی بالٹی تھی جسے وہ دیوار پہ یوں مل رہی تھی جیسے ڈھیر سا ر اغصہ اسی پہ اتار رہی ہو جیسے ساری بے چینی یہیں ختم کر رہی ہو نیچے زمین پہ جگہ جگہ پینٹ کے ڈبے بکھرے پڑے تھے کہیں دیوار کو رگڑ کر اتار اگیا چوننا ڈھیر ہوا پڑا تھا کہیں بڑے بڑے کاٹن میں سامان بند کیا جا رہا تھا ہارون ہالے کے دائیں جانب والی دیوار پہ پینٹ کر رہا تھا نرمی سے محبت سے اور کبھی کبھی سختی سے

## Posted On Kitab Nagri

اس جگہ اگر کوئی فارغ انسان تھا تو وہ عمر حیات تھا جو صوفیہ پہ لمبا لیٹا ہوا تھا موبائل پہ نیٹ فلیکس لگائے وہ ہر پانچ منٹ بعد قہقہے مار کر ہنستا تھا اسی لمحے ویٹر کافی کاٹرے لئے ہوئے آیا تو ہالے نے برش پھینک دیا اب بس اب نہیں ہوتا تھا

اس نے کافی کاگ لیا اور عمر کے ساتھ صوفیہ پہ آکر بیٹھنے لگی وہ اسکے پیر ہٹا رہی تھی اسی پل اسکا گ چھلکا تھا اور ذرا سی کافی عمر کے پیر پہ گرمی وہ زخمی شیر کی مانند اٹھ بیٹھا تھا

تم ایک کام کیوں نہیں کرتیں ایک ہی بار مجھے جلا کر راکھ کر دو یہ قطرہ قطرہ موت کیوں دے رہی ہو؟ وہ موبائل صوفیہ پہ رکھے بازو سینے پہ باندھے پوچھ رہا تھا ہالے نے جواب نہیں دیا وہ بس بے زاری سے سر ڈھلکائے صوفیہ پہ لڑھک گئی تھی ہارون اپنی کافی کاگ لئے انکے سامنے رکھے صوفیہ پہ آکر بیٹھا تھا

تھک گئی ہو؟ عمر ہالے سے پوچھ رہا تھا ہالے نے اپنا بازو صوفیہ کی پشت پہ پھیلا دیا تھا وہ واقعی تھکی ہوئی لگتی تھی عمر سیدھا ہو بیٹھا اور اسکی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں باہم پھنسا کر پوری طرح موڑا تھا ہالے کو بے حد اچھا لگنے لگا

یہ ایک تھیراپی ہوتی ہے

ہارون غور سے عمر کو دیکھ رہا تھا عمر کی نظر اس پہ پڑی تو ہارون نے اپنا بازو آگے پھیلا دیا چہرے پہ بلا کی معصومیت طاری کئے وہ گویا کہہ رہا ہو،، پلیز میرا بازو بھی دبا دو،،

گردن کے بارے میں کیا خیال ہے؟ عمر ہلکی آواز میں بولا تو ہارون سخت بد مزہ ہوا تھا کیا تھا جو ہاتھ دبا دیتا



## Posted On Kitab Nagri

تم ایک کام کرو ہالے عمر فوراً سے جوش سے کہنے لگا تھا،، تم یہ سب کام چھوڑو تم شاپنگ کرنے چلی جاؤ پورا دن اپنے ساتھ گزارو اچھا کھانا کھاؤ تم بہت اچھا فیل کرو گی میں اپنے پیسے برباد نہیں کر سکتی سوری،،  
میرے پسے لے لو ابکے ہالے جھٹکے سے آنکھیں کھول بیٹھی تھی بے یقینی سے عمر کو دیکھا،،!! نہ کرو میں رونے لگوں گی،،!!

عمر دھیرے سے ہنس دیا تھا پاس بیٹھے ہارون نے لا حول پڑھا تھا  
صحیح کہہ رہا ہوں میرے کارڈ استعمال کر لو اس نے کھلے دل سے آفر کی تھی  
ٹھیک ہے پھر تم بھی ساتھ چلو ہم اچھا کھانا کھائیں گے ہالے تیار ہو گئی تھی  
عمر اسے دیکھ کر رہ گیا تمہیں کھانے سے اتنی محبت کیوں ہے؟

کھانا ہمیں مرنے سے بچاتا ہے عمر  
اوکے اوکے نو آرگیمینٹس لیکن میں ساتھ نہیں جاؤں گی پیسوں کی حامی بھر کر ہی مجھے ہارٹ اٹیک آچکا ہے  
اب اگر میرے سامنے خرچ کرو گی تو وہیں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گا  
میں تمہارے سوئم پہ آدھے کراچی کو بریانی کھلاؤں گا ہارون نے اطلاع دی تھی ہالے ان دونوں کو چھوڑ آٹھ گئی تھی

عمر نے ایک نظر ہارون کو دیکھا پھر ویٹر کو آواز دے کر بلایا



## Posted On Kitab Nagri

،، تم جیسے حاسدوں کی وجہ سے اپنا صدقہ دیتا رہتا ہوں میرے مرنے سے دنیا کا آدھا حسن مر جائے گا تم جیسے بلوں کو کیا فرق پڑے گے ہنہ،، اس نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے چند نوٹ نکال کر ویٹر کو تھمائے تھے

!! یہ کسی غریب کو دے آؤ !!

،، وہ تو شکر ہے کہ میری اماں صبح صبح مجھ پہ آیات الکرسی پڑھ کر دم کرتی ہیں ورنہ تم جیسے لوگوں کے شر سے مجھے کون بچاتا؟

ہارون جل بھن گیا تھا ضبط کرنے کے چکر میں وہ سرخ ہو رہا تھا ویٹر مسکراتے ہوئے چلا گیا تھا

ہارون اب بھی اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا

!! کاش وہ اسکا گلہ دبا سکتا کاش !!



سلطان منزل کی اونچی شاندار عمارت اپنی پوری شان اپنے تمام تر جلال کے ساتھ کھڑی تھی اس عمارت سے کئی لوگ گئے تھے تھے کئی آئے تھے یہ عمارت کئی راز سینے میں دفن کئے ہوئے تھی یہ اتنی اونچی تھی کہ اسے دیکھنے کے لئے تمھیں گردن اونچی کرنی پڑے گی جیسے ابھی کوئی لڑکی اپنی گردن اونچی کئے کھڑی تھی اسکی آنکھیں

## Posted On Kitab Nagri

خالی تھیں اسکی گردن میں سریاسافٹ تھایوں جیسے کبھی بھی اسے کوئی بھی شکست دے ہی نہیں سکتا تھا اسکی آنکھیں بھوری تھیں سوچے ہوئے پپوٹوں والی بھوری آنکھیں

وہ آگے بڑھ آئی گارڈ نے ادب سے اس کے لئے دروازہ کھولا تھا وہ ایسے چل رہی تھی جیسے یہ سب اسکا ہو یہ ساری جگہ یہ محل اسکی ملکیت ہو لان میں بیٹھے حسن اور حسینہ بیگم نے اسے دیکھا تھا کچھ تھا جو حسن کو ٹھٹھکا تھا مہر کی آنکھوں میں اداسی نہیں تھی وہ ہاری ہوئی بھی نہیں تھی لیکن اسکی آنکھوں میں ٹھنڈک تھی جیسے وہ سوچ کر آئی تھی اسے کرنا کیا کیا ہے وہ برف کی ملکہ لگ رہی تھی ٹھنڈی پرسکون

یوسف سلطان کے کمرے کے دروازے پہ پہنچ کر وہ مسکرائی تھی نم آنکھوں سے یہ دوری وہ ایک رات بھی برداشت نہیں کر سکی تھی اس نے دروازہ دھکیلا تو سامنے کا منظر واضح ہوا وہ بوڑھا نحیف وجود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا انکے ہاتھ میں موبائل تھا جس سے ہالے سلطان کی آواز ابھر رہی تھی مہر کے دل کو گھونسا سا لگا تھا وہ کتنا عرصہ اسے دور رکھ رہی تھی اور ایک رات صرف ایک رات میں وہ واپس اپنی جگہ پہ آچکی تھی کیسا بخت تھا اسکا؟ کیوں تھی وہ مہر سے اتنی اونچی؟ شاید اس لئے کہ اس نے اپنا وقار رکھا تھا سر پہ وقار رکھ کر چلو گے تو ہر جگہ نمایاں اور اونچے نظر آؤ گے خدا را کوئی یہ بات اس بھوری آنکھوں والی لڑکی کو سمجھا دے وہ زخمی آنکھیں لئے یوسف سلطان کو تک رہی تھی

آہٹ پہ یوسف سلطان نے چہرہ موڑا تھا وہ انکے سامنے کھڑی تھی آنکھوں میں یاسیت لئے انہیں دیکھتی ہوئی وہ بچپن سے انہی محروم نظروں سے انہیں دیکھتے رہنے کی عادی تھی یوسف سلطان نے موبائل کی سکرین ہاتھ مار

## Posted On Kitab Nagri

کر بھادی تھی بازو سینے پہ باندھے وہ اسے دیکھے گئے مہر ماہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی انکے قریب چلی آئی اور انکے قریب بیڈ پہ بیڈ گئی اسکی نظریں بے قرار تھیں کافی دیر تک انکو اسی طرح دیکھتے رہنے کے بعد اس نے آہستگی سے ان کا ہاتھ تھاما تھا پھر ذرا سا اونچا کر کے لبوں سے لگالیا

مہر ماہ کا سب سے قیمتی تعلق آپ ہیں ابا اس نے دھیرے سے سرگوشی کی تھی یوسف سلطان کچھ نہیں بولے ،، میں نے جو کچھ بھی کیا آپ کے لئے کیا سفیر اور باقی لوگ کبھی بھی میرے لئے کچھ نہیں تھے اگر آپ صرف آپ میرے ساتھ رہنے کے لئے راضی ہو جائیں تو میں ساری دنیا چھوڑ سکتی ہوں ابا وہ آہستگی سے اپنی بات کا باور کروا رہی تھی

میں ہالے سے عمر سے سفیر سے ان سب سے دور ہو جاؤں گی صرف آپ صرف آپ چاہیے مجھے آپ مہر ماہ کے لئے سب سے قیمتی ہیں میں آپ کے بغیر رہنے کا سوچتی ہوں تو دل بند ہوتا ہے اسکی بھوری آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر گرے تھے اس نے آنکھوں میں امید لئے انکو دیکھا تھا

میں ایک عرصہ آپ کے ساتھ رہی ہوں میں نے آپ کی خدمت کی ہے آپ سے محبت کی ہے ابا... وہ وقت جب آپ کے ساتھ کوئی نہیں تھا تب میں تھی کیا آپ کو میرے لئے کچھ محسوس نہیں ہوتا کیا میری کوئی اوقات نہیں ہے؟ میں آپ کے لئے کیا ہوں ابا مجھے بتائیں میں آپ کے لئے کیا ہوں وہ انکی آنکھوں دیکھتی گیلی آنکھوں سے پوچھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یوسف سلطان چند لمحہ سرد برف آنکھوں سے اسے دیکھتے رہے تھے پھر آگے کو ہو کر اس کے منہ پہ تھوک دیا ہاں واقعی انہوں نے اس کے منہ پہ تھوکا تھا مہرماہ شل رہ گئی بے یقینی اور شک ایسا تھا کہ چند پل کے لئے وہ سانس بھی نہ لے سکی وہ بغیر پلک جھپکائے انکو دیکھے گئی اسے اپنی ساری زندگی میں کبھی اتنی تحقیر نہیں ملی تھی برف کی ملکہ پگھل کر بہہ گئی تھی

مرے نزدیک تمہاری یہ اوقات ہے یہی وقعت ہے اگر آئندہ بھی میرے سامنے آؤ گی تو آئندہ بھی یہی ہوگا میں تم سے اور تمہاری شکل سے نفرت کرتا ہوں جیسے ایک زمانے میں وہاج خان سے کرتا تھا تم جانتی ہوناں میری نفرت کیسی ہوتی ہے؟ انکا لہجہ ٹھنڈا تھا ہڈیوں کو جماتا ٹھنڈا لہجہ

مہرماہ خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی وہی تھوکا ہوا چہرہ لئے وہ مرے مرے قدم اٹھاتی باہر چلی گئی تھی وہ جان گئی تھی یوسف سلطان کی نفرت کیسی ہوتی ہے لیکن اب وہ کسی اور کو یہ دکھانے جا رہی تھی کہ مہر کی نفرت کیسی ہوتی ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سلطان ہول ڈنگز کے کانفرنس روم میں لمبی میز بچھی تھی جس کے اطراف میں پاور چیئرز رکھی تھیں جن پہ اس وقت کئی سوئڈ بوئڈ افراد بیٹھے تھے کمرے میں نیم اندھیرا تھا جو واحد روشنی تھی وہ بس دیوار پہ نصب بڑی سکرین

## Posted On Kitab Nagri

کی تھی جس کے آگے عمر حیات کھڑا تھا ماتھے پہ بکھرے بال سنجیدہ چہرہ اور ہاتھ اٹھا اٹھا کر اپنی بات سمجھاتا عمر حیات کمرے میں موجود افراد انکا دھیان اس وقت بس عمر حیات پہ تھا وہ جو ایک لمبی چوڑی پریزنٹیشن دے رہا تھا تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ سکرین کے بیچ و بیچ آ کر کھڑا ہو جاتا اور سکرین پہ لکھے الفاظ اسکے سینے اور چہرے پہ لکھے نظر آتے تھے نیلی روشنی میں کھڑا اپنی بات سمجھاتا وہ واقعی الفالک رہا تھا کچھ لوگ ہوتے ہیں جو پیدائشی طور پہ قیادتانہ مزاج ساتھ لاتے ہیں یہ مردان لوگوں میں ایک تھا وہ اپنی بات ختم کر چکا تھا مزید چند باتوں اور الوداعی قلمات کے بعد مجمع چھٹ گیا تھا لوگ ایک ایک کر کے نکلنے لگے تھے انکے چہرے بتاتے تھے کہ وہ یہاں سے خوش ہو کر گئے ہیں کمرہ خالی ہو گیا تو عمر نے آگے بڑھ کر دیوار پہ لگے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارا روشنی سی روشنی پھیل گئی اور اسی روشنی میں سربراہی کر سی پہ بیٹھا شمس نظر آیا وہ مضطرب سا تھا اور کچھ کچھ غائب دماغ بھی عمر میز پہ رکھے سامان اٹھا رہا تھا فائل چیزیں اور باقی کچھ سامان

آپ پریشان ہیں؟ وہ سامان سمیٹتے ہوئے بغیر سر اٹھائے بولا تھا شمس چند لمحے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھتے رہے،، تم نگین کے بیٹے ہو؟،، وہ جیسے حسرت سے پوچھ رہے تھے عمر کے ہاتھ ایک لمحے کو رک گئے اس نے جواب نہیں دیا مگر

وہ میری بہت پیاری بہن تھی... مجھے اس سے بہت محبت تھی بہت زیادہ وہ گئے وقتوں کو یاد کر کے یاسیت سے کہہ رہے تھے معراج بھائی ہم سے بڑے تھے اور زیادہ میچور بھی لیکن میں اور نگین ہم ہمیشہ ساتھ رہتے تھے وہ



## Posted On Kitab Nagri

مجھ سے بالکل ویسی محبت کرتی تھی جیسے کوئی ماں اپنے بچے سے شمس کی آنکھوں میں اب کے ہلکی سی نمی چمکی عمر خاموشی سے انہیں سنتا رہا

میں اسے بہت مس کرتا ہوں عمر... کل رات سے مجھے لگتا ہے جیسے میں اسے کبھی بھولا ہی نہیں تھا اس نے میری ضد میں آکر غیث سے رشتہ توڑ دیا وہ میری ضد میں تمہارے باپ سے ملی تھی کیا تمہارا باپ زندہ ہے؟ شمس جیسے یاد آنے پہ پوچھ رہا تھا

جی.. وہ زندہ ہیں یہیں کراچی میں رہتے ہیں عمر کہتے ہوئے ایک کرسی پہ بیٹھ گیا

کیا وہ تمہارے ساتھ اچھا ہے؟ تم اتنے سال کہاں رہے؟ کیا تم ٹھیک تھے؟ تمہارا بچپن کیسا تھا؟ شمس پے درپے سوال کیے گئے آج انکی آنکھوں میں نرمی تھی وہ نرمی جو اپنے بیٹے کے لئے بھی نہیں آتی تھی عمر کو کوفت ہوئی تھی اس نے ایک عرصہ بغیر رشتے داروں کے گزارا تھا اور اب اچانک ہی اسکے پاس رشتہ بھرنے لگے تھے وہ باری باری شمس کے سارے سوالوں کے جواب دیتا گیا اپنی مرضی کے اور اپنے مرضی کے حساب سے جو چاہا چھپا لیا جو چاہا بتا دیا شمس اشتیاق سے اسے سن رہے تھے کئی بار انکی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں وہ بس ایک بار بس ایک بار اٹھ کر اسے چھو لینا چاہتے تھے اسے اپنے گلے لگا کر محسوس کرنا چاہتے تھے لیکن درمیان میں کئی سال تھے وہ چاہ کر بھی یہ فاصلہ طے نہیں کر سکے تھے یوں لگتا تھا جیسے سامنے نگین کا وجود ہو وہ کم از کم اسکی خوشبو محسوس کرنا چاہتے تھے



## Posted On Kitab Nagri

عمر نے ایک محتاط نظر انکو دیکھا یہ بہترین وقت تھا اپنی بات کہہ دینے کا اس نے گلہ کھنکھار کر کہنا شروع کیا  
،،!! میں اگلے ہفتے اپنی بیوی کے ساتھ ملک سے باہر جا رہا ہوں شاید اگلے دو ماہ تک کے لئے،،!! وہ عام انداز میں  
اطلاع دے رہا تھا شمس کا دماغ بھک سے اڑا تھا

تم... تم ایسے کیسے جاسکتے ہو؟ دو ماہ بعد نیلامی ہونی ہے تم... عمر تم نہیں جاسکتے میں تمہیں جانے نہیں دوں گا وہ  
بوکھلا ہی تو گئے تھے

معذرت کے ساتھ لیکن میں آپ کا ملازم نہیں ہوں شمس صاحب.. وہ رسان سے بولا تھا میری بیوی بے حد  
سٹرپس لے رہی ہے اور میں خود بھی یہاں نہیں رہ پا رہا ہوں میں ایک فیملی پرسن ہوں ظاہر ہے میرا گھر  
ڈسٹرپ ہے تو میں بھی ڈسٹرپ ہوں،،!!

لیکن عمر تم ایسے کیسے جاسکتے ہو... سب کچھ تم سنبھال رہے تھے ایک ایک چیز تم نے دیکھی ہے اور اب اب تم  
اس طرح کیسے جاسکتے ہو تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو شمس کا بس نہیں چلتا تھا کہ کچھ کر ڈالیں وہ کسی بھی  
طرح بس کسی بھی طرح عمر کو روک لینا چاہتے تھے

ایک درمیانی راہ بھی ہے اگر آپ...

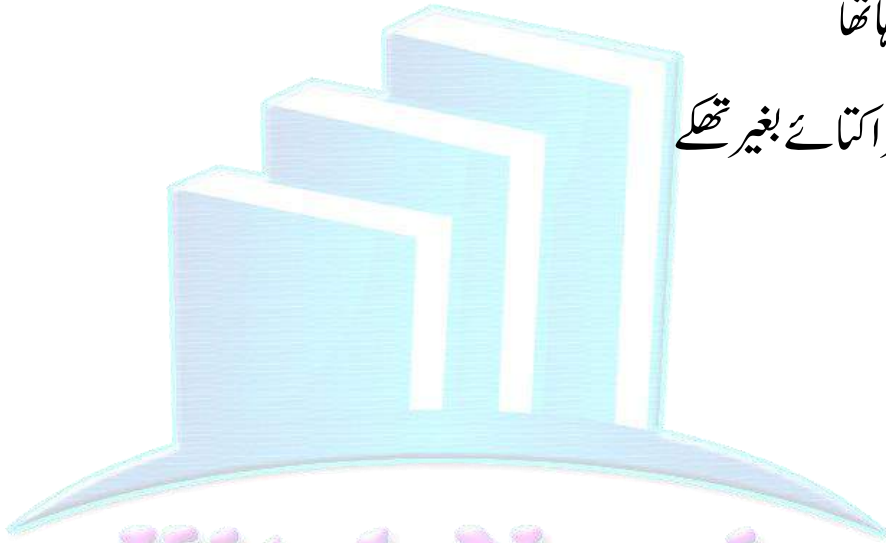
مجھے منظور ہے..!! مجھے سب منظور ہے وہ اتنا بوکھلا یا ہوا تھا پوری بات سننے بغیر ہی کہہ اٹھا تھا

ہم ایک ہفتہ بعد نیلامی رکھیں گے اور جب میری بیوی بیون خرید نہیں سکے گی تو ظاہر ہے وہ بہت اپ سیٹ ہوگی  
لیکن پھر میں اسے کہیں دور لے جاؤں گا اور کچھ عرصہ یہاں سے دور رکھوں گا فکر نہ کریں میں واپسی پہ اپ کو

## Posted On Kitab Nagri

دوبارہ جوائن کر لوں گا لیکن اس وقت میں آپ کو بس ایک ہفتہ دے سکتا ہوں آپ دیکھ لیں کیا ہو سکتا ہے وہ بظاہر بے نیازی سے کہہ رہا تھا لیکن دور اندر کہیں اس کا دل بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا کیا ہو اگر شمس نہ مانا تو؟ ٹھیک ہے میں کر لوں گا شمس جیسے سب کچھ طے کر گیا تھا اب یہ نیلامی ایک ہفتہ بعد ہی ہوگی اور تمہارے ساتھ ہوگی میں اب تمہارے بغیر کچھ نہیں کروں گا شمس استحقاق سے کہہ رہا تھا عمر بس مسکرا دیا تھا اب وہ دوبارہ عمر سے کچھ سوالات کر رہا تھا

وہ جواب دیے گیا بغیر اکتائے بغیر تھکے



فروا سلطان کے کمرے کا دروازہ ہلکی سی آواز کے ساتھ کھلا تھا مہر ماہ عجیب سا چہرہ لئے اندر آئی تھی فروا جو کہ بیڈ پہ بیٹھی تھی وہ دیوانہ وار اس کی طرف لپکی تھی مہر کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے وہ بس اس سے مختلف سوال کیے گئی کتنا سکون تھا جو اسے دیکھ کر ملا کرتا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مہر کی نظریں خالی تھیں بے جان سی وہ فروا اس سے کچھ کہہ رہی تھیں کچھ پوچھ رہی تھی لیکن مجال ہے جو وہ کچھ بتا دے کچھ کہہ دے اسکے دماغ میں کچھ اور چل رہا تھا صبح کی ملاقات اور چند منٹ پہلے موصول ہوئے کچھ ثبوت

## Posted On Kitab Nagri

(وہ مہرماہ کو ہیون میں دیے جانے والے کمرے میں بیٹھا تھا مہرماہ اسکے سامنے بیٹھی تھی تیز نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی، مجھے ایسے مت دیکھو مہرماہ یہ میں نہیں ہوں جو تمہیں اس حال میں لایا ہوں یہ تمہاری ڈیسٹ پھپھو ہیں جنکی وجہ سے تم یہاں ہو اگر کل رات وہ تمہارے لئے اسٹینڈ لے لیتیں تو آج تم یہاں نہ ہوتی)

آپ ابھی کے ابھی سفیر کو بلوائیں اور ان سے کہیں کہ میں ان کے ساتھ انکے گھر میں رہوں گی مہرماہ عجیب سے روبرو ٹک انداز میں کہہ رہی تھی فروارک سی گئی اسکی آنکھوں میں تحیر تھا اور کچھ کچھ بے بسی بھی

(عمر حیات کے ساتھ اسکی ماں بیٹھی تھی لان کے صوفوں میں سے ایک پہ بیٹھے وہ دونوں کل رات کا واقعہ ڈسکس کر رہے تھے نفیسہ پر سوچ نظروں سے عمر کو دیکھ رہی تھیں، تم نے آگے کا کیا سوچا ہے؟

سوچنا کیا ہے اماں کچھ وقت تک ہیون میں پڑی رہے گی اسکے بعد دیکھیں گے کیا کرنا ہے میں چاہتا ہوں اسے معلوم ہو کہ بے بسی کیا ہے

نفیسہ اسے دیکھ کر رہ گئیں "تم اتنے بے وقوف تو کبھی بھی نہیں تھے عمر... تم اسے وقت دو گے تاکہ کم بیک کر سکے؟ وہ مہرماہ ہے کیا تم اسے جانتے نہیں؟ اگر وہ کل رات کمپوزڈ رہ سکتی ہے تو آج رات تک حل بھی نکال سکتی ہے بھولو مت وہ تمہارے جیسی ہے نفیسہ کی بات پہ ایک لمحے کو عمر ٹھہر سا گیا تھا۔

دیکھو بچے اس وقت وہ غصے میں ہو گا میں آرام سے ٹھہر کر اس سے بات کروں گی تم تب تک میرے ایک فلیٹ میں رہو گی آؤ میں تمہیں لے چلتی ہوں آئی ایم سوری مہر میں رات تمہارے لئے آ نہیں سکی میں لیکن اب بس

## Posted On Kitab Nagri

اب میں تمہیں پروٹیکٹ کروں گی تم فکر مت کرو مہر وہ اسکے کندھوں پہ اپنے ہاتھ رکھے تیز تیز بول رہی تھیں مہر ماہ کو بس اسکے لب ہلتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے ذہن کہیں اور تھا سماعتیں کسی اور کو سن رہی تھیں (کمرے میں واحد روشنی وہی تھی جو کھڑکی سے آتے ہوئے عمر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی مہر اندھیرے میں تھی عمر کہہ رہا تھا، تمہاری پھپھو تمہاری زندگی کا سب سے بڑا عذاب ہیں یوسف صاحب تم سے انہی کی وجہ سے نفرت کرتے تھے سفیر کی بے رخی اور ریجکشن تم نے انہی کی وجہ سے سہی اگر وہ تمہیں مینوپلیٹ نہ کرتی تو تم کبھی بھی ایسی نہیں بنتی مہر وہ بولتے ہوئے آٹھ کھڑا ہوا تھا اب کے روشنی اسکی پیٹھ پہ پڑ رہی تھی اس عورت نے ساری زندگی تمہیں اپنے طریقے سے چلانا چاہا تم سے وہ سب کروایا جو وہ چاہتی تھی کیا کبھی اس نے تمہیں تم پہ کوئی اختیار دیا؟ کیا کبھی اس نے تمہیں اپنے لئے کوئی فیصلہ لینے دیا؟ مہر یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی تم آج حاسد ہو شر پسند ہو تو صرف فروا سلطان کی وجہ سے اس نے صرف اس نے تمہیں ایسا بنایا لیکن تم تم تو آج بھی نہیں سمجھ سکیں تف ہے تم پہ وہ حقارت سے بولا تھا) مجھے آپ کا فلیٹ نہیں چاہیے مجھے کوئی جگہ نہیں چاہیے مجھے بس یہاں اس گھر میں سلطان منزل میں رہنا ہے آپ کو ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی مہر ماہ غرار ہی تھی فروا دو قدم پیچھے ہٹی تھی مجھے ابا چاہیے سفیر چاہیے میں عمر سے ہار نہیں سکتی آپ کو مجھے یہاں رکھنا ہو گا ورنہ آپ ابھی مجھے جانتی نہیں ہیں مہر کی آواز ہلکی اور لہجہ سخت تھا فروا کی آنکھوں سے بے بسی کے آنسو بہنے لگے تھے

## Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں یہاں نہیں رکھ سکتی مہر تم میری مجبوری سمجھو شمس مجھے طلاق دے دے گا وہ اپنی بات پہ زور دے رہی تھی مہر ماہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پیچھے کو ہونے لگی

(آپ کیا چاہتی ہیں اماں میں کیا کروں؟ مجھے واقعی کچھ سمجھ نہیں آ رہا عمر صوفیہ پہ آگے کو ہو کر بیٹھا تھا نفیسہ پر سر اسکا مسکرائیں تھیں

،، دشمن کو اسکے ہی طریقے سے مارتے ہیں عمر حیات وہ تمہارے حربے پہچان لے گی اپنا وار نہیں سمجھ پائے گی اسے لوگوں کے دماغ میں باتیں ڈالنے کا شوق ہے ناں تم بھی وہی کرو عمر نے ناک سے مکھی اڑائی تھی،، وہ جینیٹس ہے اماں فوراً سے پہلے سمجھ جائے گی میں اسے ٹریپ کر رہا ہوں اسکے شر اور حسد سے میرا مقابلہ نہیں ہے

تمہیں کیا لگتا ہے عمر جینیٹس لوگوں کے پاس دماغ نہیں ہوتا نفیسہ آنکھوں میں چمک لئے کہہ رہی تھیں "!! جس طرح ایک جینیٹس انسان کا دماغ عتاب ہے اس طرح عذاب بھی ہے اس وقت مہر ماہ کے پاس کئی سوچیں ہیں اسکا دماغ الجھا ہوا ہے تم مزید الجھا دو اور بس ہو گیا تمہارا کام

وہ چٹکیوں میں حل نکال چکی تھی اور اب عمر سوچ میں پڑ گیا تھا)

آپ مجھے اس گھر میں لائیں گی ہاں یا ناں وہ حلق کے بل چیخ رہی تھی میں آپ سے کوئی دلاسا یا تسلی نہیں چاہتی میں بس ہاں یا ناں میں جواب چاہتی ہوں فروا سلطان وہ جنونی لگ رہی تھی یوں جیسے اسکے بس میں ہو تو فروا کا گلہ ہی دبا دے سرخ آنکھوں کے ساتھ غر آتی ہوئی وہ تمہیں خوف زدہ کر سکتی تھی



## Posted On Kitab Nagri

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو مہر پلیمز میں تمہیں یہاں نہیں لاسکتی فروابے بسی سے بولی تھی  
مہر تلخی سے ہنسی تھی اسکی آنکھیں اس وقت غیر انسانی تھیں اس نے فروا کے سینے پہ دونوں ہاتھوں سے دھک دیا  
تھا وہ سر کے بل بیڈ پہ جاگری حیرت تھی کہ شاک وہ اٹھ ہی نہ سکی مہر ماہ اسی طرح کی غیر انسانی اور سرخ ہوتی  
آنکھوں کے ساتھ بیڈ کی دوسری طرف سے چڑھ آئی تھی فروابے حس و حرکت بیڈ پہ پڑی تھی اور مہر ماہ اسکے  
سر پہ کھڑی تھی اسکی آنکھیں کسی بھی قسم کے رحم سے خالی تھیں یوں جیسے وہ گدھ بن چکی ہو  
آپ کی وجہ سے سفیر ساری زندگی مجھ سے دور رہا اس نے ساری زندگی مجھے دیکھا تک نہیں وہ عجیب سے مشینی  
انداز میں کہہ رہی تھی فروا کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں  
مہر ماہ کے ہاتھ اب اسکی گردن پہ تھے بالکل ویسے ہی جیسے کسی دور میں معراج سلطان کی گردن پہ  
آپ کی وجہ سے ابا مجھ سے نفرت کرتے رہے آپ ہیں وجہ آپ سب چیزوں کی وجہ ہیں وہ چیخ رہی تھی بری  
طرح حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہی تھی ساتھ ساتھ ہاتھوں کا دباؤ گردن پہ بڑھا رہی تھی  
میں نے سب سہا سب کچھ خاموشی سے سہا ہر ایک سے ساری زندگی ذلیل ہوتی رہی سفیر ابا... ہالے اور باقی  
سب بھی آپ کبھی بھی کبھی بھی میرے ساتھ کھڑی نہیں ہوئیں تھیں آپ نے کبھی بھی مجھے سپورٹ نہیں کیا  
آپ نے میرے اندر بدلہ ڈالا حسد ڈالا اسکی آواز دھیمی ہو رہی تھی سرد برف جیسی چھری کی دھار کی طرح  
چبھتی ہوئی



## Posted On Kitab Nagri

فروا کی آنکھیں ابل رہی تھیں وہ ہاتھ پیر نہیں چلا رہی تھی نہ جانے کیوں وہ بس اب تک شاکڈ تھی بری طرح کھانستے ہوئے وہ آٹھنے سے قاصر تھی فروا کے آگے اسکی ساری زندگی کسی فلم کی مانند چل رہی تھی

میں نے آپ پہ بھروسہ کیا مئی.... وہ بے بسی سے بولی میں نے ہمیشہ آپ پہ بھروسہ کیا لیکن آپ کبھی بھی مرے ساتھ نہیں تھیں آپ مجھ سے کبھی محبت نہیں کر سکیں آپ بس مجھ سے محبت کرتی تھیں صرف خود سے فروا اب زور زور سے ہاتھ مار رہی تھی اسکی آنکھ سے آنسو نکل رہے تھے چہرہ سفید پڑ رہا تھا آنکھیں جیسے ابھی ابل کر باہر گر پڑیں گی لیکن اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اٹھ پاتی یا پھر اس سے یہ سکت چھین لی گئی تھی اسکی سانسوں کی ڈور ٹوٹ رہی تھی گلے سے خرخر کی آوازیں نکل رہی تھی

میں کل رات سڑکوں پہ پھرتی رہی لیکن آپ میرے لئے نہیں آئیں میں نے گلی گلی ننگے پیروں کے ساتھ خاک چھانی لیکن آپ نہیں آئیں آپ اب بھی نہیں آتیں لیکن اب دیکھیں اب میں آگئی ہوں وہ چبا چبا کر بول رہی تھی اب میں آپ کو آزاد کروادوں گی آپ مجبور ہیں ناں اب آپ ہر مجبوری سے آزاد ہونگی اس نے کہتے ساتھ پاس پڑا کشن اٹھا کر فروا کے چہرے پہ رکھ دیا تھا سارا چہرہ ڈھک گیا مہرماہ شیطانی آنکھیں لئے جنونی انداز لئے اسکے اوپر بیٹھی اسکا سانس قید کرتی رہی

آپ ختم ہو جائیں گی.... آپ نے جس طرح مجھے ختم کیا آج آپ اسی طرح ختم ہوں گی وہ غر آرہی تھی ساتھ ساتھ بے بسی سے چیخ بھی رہی تھی آپ نے مجھ سے میرا بچپن چھینا مجھے چھیننا اور مانگنا سکھایا میں مہرماہ میں بھی ہارون شاہد جیسی بن سکتی تھی اگر آپ مجھے وقت دیتیں اگر آپ مجھ پہ کام کرتیں وہ درد سے پھٹی ہوئی آواز میں

## Posted On Kitab Nagri

چلائی تھی میری جوانی آپ نے غلام بنادی میرے دل کو اسیر بنا دیا آپ کو کوئی حق نہیں تھا یہ کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں تھا مہر ماہ پہ بس مہر ماہ کا حق تھا وہ دھاڑی تھی اور اسکی اسی دھاڑ کے ساتھ فروا کا حرکت کرتا جسم ساکن ہو گیا ہر حرکت دم توڑ گئی ہر شے ساکن ہو گئی مہر نے اپنے ہاتھ روک لئے اڑھاتر چھاپڑا کشن گر گیا تو فروا کا چہرہ نمایاں ہوا

لٹھے کی مانند سفید اور مردہ اسکے چہرے پہ کچھ نہیں تھا سوائے موت کے اسکی آنکھیں چھت سے جا لگی تھیں اور وہ آنکھیں اب تک بے یقین اور شک تھیں سانسوں کی ڈور ٹوٹ چکی تھی ہر حرکت ہر آواز تھم چکی تھی خاموشی ایک لمبی خاموشی تھی جو ہر سو پھیل گئی تھی کچھ وقت قبل جو عورت پورے قد کے ساتھ کھڑی تھی کچھ وقت قبل جو مزاحمت کر رہی تھی جو بول رہی تھی وہ اب نہیں تھی یہی ہے انسان کی اوقات

فروا کا جسم بے جان ہو چکا تھا روح اور سانسیں روٹھ گئی تھیں اب اسکا معاملہ اللہ کے ساتھ تھا اور جب معاملہ اللہ تک پہنچ جائیں تو تمہیں چاہیے کہ خوف کھاؤ

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

نوح مرزا کے آپارٹمنٹ پہ اس وقت چار لوگ موجود تھے یا قوت، نرین، نوح اور ایک وکیل جس کے ہاتھ میں چند کاغذات تھے ٹی وی لاؤنج میں رکھے صوفوں میں سے ایک پہ یا قوت اور نرین ساتھ بیٹھے تھے اور دوسرے پہ نوح اور ایک ادھیڑ عمر وکیل

میں اپنی بیوی سے ایک آخری دفع بات کرنا چاہتا ہوں مجھے اسپیس چاہیے وہ نوح کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا نرین گردن جھکائے بیٹھی رہی نوح اٹھا تھا ساتھ وکیل صاحب کو اشارہ کیا وہ اسکی تقلید میں اٹھے تھے چند پل بعد وہ باہر نکل گئے تھے اب کے یا قوت پوری طرح گھوم کر نرین کو دیکھنے لگا اسکی آنکھیں نم تھیں بہ چین اور کرب زدہ سی حلقے بڑھ گئے تھے

اب بھی وقت ہے نیر و.... ہم دونوں کے پاس اب بھی وقت ہے خدا کے لئے ضد چھوڑ دو میں مر جاؤں گا، وہ گویا منت کر رہا ہو نرین نے خالی خالی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا خاموشی سے.. انتہائی خاموشی سے میں نے بہت کوشش کی ہے یا قوت وہ بولی تو اسکی آواز شکستہ تھی میں نے تمہاری عزت کرنے کی بہت کوشش کی لیکن میں نہیں کر پائی بے بسی کے مارے اس نے مٹھی بھینچ لی تھی

میں نے بہت چاہا کہ جب تم چھو تو کرب نہ آئے جب تم محبت کی بات کرو تو دل ایمان لائے تم گھر آؤ تو میں بیویوں کی طرح تمہاری خدمت کروں تمہارے کام کروں وہ بولتے بولتے رکی تھی پلکوں پہ ٹھہرے آنسو ٹوٹ کے یا قوت کی مٹھی پہ گرے تھے

## Posted On Kitab Nagri

"میں ہر کوشش کے بعد ہار گئی ہوں نہ میں تمہاری عزت کر سکی نہ تمہارے لمس پہ ملنے والی اذیت بھول سکی اور نہ ہی میں تم سے وفادار رہ سکی تمہیں معاف کر چکی ہوں لیکن میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی کیونکہ میں اچھی بیوی نہیں بن سکتی اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا تھا یا قوت کے دل کو کوئی مٹھی میں پکڑ کر دبا رہا تھا تکلیف حد سو سوا ہونے لگی تھی

میں محبت کی خاطر مزید گنہگار نہیں ہو سکتی میں اللہ کی نظر میں ایک بری بیوی بن کر نہیں رہ سکتی مجھ آزاد کرو یہ آزادی میرا حق ہے مجھے حق ہے کہ میں اپنی مرضی کے انسان سے نکاح کروں اور پھر میرا فرض ہے کہ میں اسکی اطاعت کروں میں تمہاری اطاعت نہیں کر سکتی یا قوت میں کبھی تمہاری عزت نہیں کر سکتی وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی یا قوت کو اپنی ساری زندگی میں اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی جتنی آج ہو رہی تھی وہ رو نہیں رہا تھا اسکے آنسو دل پہ گر رہے تھے

مجھے بتاؤ یا قوت کیا تم میرے ساتھ رہ سکتے ہو؟ اگر میں تمہاری عزت نہ کروں؟ اگر میں تمہارے لمس پہ کراہیت کھاؤں؟ تمہارے ساتھ ہر دن ہر رات مجھے اسی سیاہ رات جیسی لگے کیا تم یہ چاہتے ہو؟ اور اگر چاہتے ہو تو ہاں بول دو خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ رہنے کو تیار ہوں وہ پورے وثوق سی بولی تھی

تم ایک بار کہہ دو کہ تمہیں مجھ سے محبت چاہیے بس عزت نہیں تمہیں اسی رات کی طرح میں چاہیے ہوں میری مرضی نہیں میں.....

## Posted On Kitab Nagri

وکیل صاحب اندر آئیں یا قوت نے درشتی سے اسکی بات کاٹی تھی دل کانپ رہا تھا جسم سے جیسے سانسیں جدا ہو رہی ہوں وکیل اندر آیا تھا نوح اسکے ساتھ تھا وکیل نے چند کاغذات اسکے سامنے رکھے تھے یا قوت کے دل کو جیسے دھکسا لگا ہو وہ ضبط کئے بیٹھا رہا

یہاں سائن کریں وکیل کے کہنے پہ اس نے ایک نظر زمین کو دیکھا اسکی بھیگی آنکھیں التجا کر رہی تھیں زمین نے رخ پھیر لیا یا قوت کی روح تک زخمی ہو گئی اس نے کانپتے ہاتھوں سے ایک جگہ دستخط کر دیا تھا یوں لگا تھا جیسے اپنی ہی موت کا پروانہ لکھ دیا ہو دو اور جگہ دستخط کروانے کے بعد وکیل نے وہی کاغذات زمین کو دے دیے تھے

نوح آٹھ کھڑا ہوا تھا وکیل اسکے ساتھ اٹھا تھا وہ دونوں انڈے کی جانب بڑھ گئے کئی لمحات یا قوت شل سا بیٹھا رہا پھر اس نے ہلکے سے گردن موڑ کر زمین کی آنکھوں میں دیکھا پھر آہستگی سے اپنا ہاتھ زمین کے معدے سے ذرا نیچے والی جگہ پہ رکھا وہ ساکت رہ گئی تھی اسے لگا تھا اب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی اور وہ واقعی ایک پل کے لئے سانس نہیں لے سکی یا قوت اسی طرح ہاتھ رکھے بیٹھا رہا کئی پل بیٹے کئی ساعتیں بیتیں

طلاق تمہاری آزادی کا پروانہ ہے... لیکن میں جانتا ہوں ہماری طلاق نہیں ہوئی نہ بوگی وہ آہستہ آہستہ بول رہا تھا با مشکل خود سن پار رہا ہو جیسے

تم دونوں اپنا خیال رکھنا.... وہ بولتے ہوئے اٹھا تھا اور پھر بغیر اسکی طرف دیکھے باہر نکل گیا اسکے پیچھے زمین اب تک ساکت تھی شل تھی



## Posted On Kitab Nagri

کیا وہ جانتا تھا؟ اور اگر جانتا تھا تب بھی اس نے یہ خالی خولی سا آزادی کا پروانہ اسے کیوں تھما دیا؟ کیا وہ واقعی تعلق میں محبت سے عزت کو ترجیح دے گیا تھا؟ کیا وہ واقعی سڑے ہوئے تعلق سے زیادہ نرم سی محبت کو ترجیح دے گیا تھا یا پھر... ایک برے باپ کے بدلے ایک نئے آنے والے کو اچھی ماں پہ ترجیح دے گیا تھا؟

اپارٹمنٹ کے باہر لوہے کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا یا قوت بری طرح رو رہا تھا اسکی آنکھیں بھل بھل بہہ رہی تھیں دل کٹ رہا تھا روح جیسے اندر تک کسی نے چیر دی ہو خون ہی خون رسنے لگا تھا

!!محبت پہ عزت کو ترجیح دینا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی!!

وہ اسکے ٹھنڈے ساکت وجود کو دیکھتے ہوئے بری طرح چونک اٹھی تھی اسکی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اس نے اپنا ہاتھ منہ پہ رکھ کر اپنی چیخوں کا گلہ گھونٹ دیا تھا اس لمحے مہرماہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا کر چکی ہے اس سے کیا ہو چکا ہے وہ ساکن تھی برف کے مجسمے کی طرح جمی ہوئی وہ آہستہ آہستہ بیڈ سے اتر آئی تھی اسکے قدم بھاری تھے اور شاید ہلکے بھی یوں جیسے زمین پہ پڑ ہی نہ رہے ہوں اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تھا

تمہاری جرات کیسے ہوئی..... سفیر کے اگلے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے اس نے بیڈ پہ نظر پڑتے ہی بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا چند لمحے پھٹی پھٹی نظروں سے وہ فروا کے ساکت وجود کو دیکھتا رہا اسے مہرماہ کی موجودگی بھول گئی تھی مہرماہ کو اسکی موجودگی بھول گئی تھی وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ساکن تھے



## Posted On Kitab Nagri

چند لمحہ بعد سفیر نے اپنے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے تھے ایک خوش فہمی سی تھی کہ اب بھی سب ٹھیک ہو سکتا ہے کیا پتہ وہ وقت پہ پہنچ گیا ہو وہ قدم بڑھا رہا تھا لیکن اسکے عقب میں کھڑی مہر ساکن تھی وہ سانس بھی نہیں لے پارہی تھی اسے لگا تھا وہ مر چکی ہے

سفیر بیڈ کے قریب کھڑا تھا فروا کے سفید پڑتے وجود کو دیکھتے ہوئے اسکے دل کو کچھ ہوا تھا وہ ان چھت سے لگی آنکھوں کو نہیں دیکھ سکا اسکے جسم کا رواں رواں کانپ رہا تھا  
ممی... وہ ہولے سے پکار رہا تھا آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے گر رہے تھے دل کو جیسے کسی نے پھندے سے کس کر باندھ دیا ہو وہ آہستگی سے اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا

،، ممی پلیز کچھ بولیں... ممی میں سفیر آپ کا بیٹا پلیز ممی کچھ بولیں آئی ایم سوری آئی ایم سوری پلیز ڈونٹ لیو می پلیز وہ بہت ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا اسکے آنسو بری طرح اسکے چہرے پہ گر رہے تھے

اسی لمحے دروازے پہ حسینہ اور حسن نمودار ہوئے تھے مہر ماہ فرش پہ بیٹھی تھی اسکی آنکھیں کسی غیر مرئی نکلتے پہ جمی تھیں وہ اپنے حال میں حاضر نہیں تھی

www.kitabnagri.com

بڑی امی پلیز ممی کو دیکھیں سفیر انکو چوکھٹ میں کھڑے دیکھ بے بسی سے بولا تھا!! یہ کچھ بول نہیں رہیں پلیز میری ممی کو دیکھیں پلیز انکو اٹھائیں!! حسینہ تیز تیز قدموں سے چلتی اس کے قریب آئی تھیں فروا کا ٹھنڈا وجود دیکھ انکا دل رک سا گیا تھا وہ ہلکا سا جھکیں اسکی کلائی کو ہاتھ میں پکڑا وہ بے جان تھی ٹھنڈی تیخ انہوں نے ایک جھٹکے سے اس کلائی کو چھوڑ دیا تھا پھر آگے بڑھ کر آہستگی سے فروا کی آنکھوں پہ ہاتھ پھیر کر انہیں بند کر دیا وہ

## Posted On Kitab Nagri

بند نہ ہو سکیں شاید دیر ہو چکی تھی سفیر جواب تک ایک امید سے انہیں دیکھ رہا تھا اسکے دل پہ جیسے کسی نے  
بر چھی سے وار کر دیا ہو

وواب بلند آواز میں رونے لگا تھا حسینہ نے اسکو اپنے سینے سے لگالیا تھا وہ بچوں کی طرح بلند آواز سے رو رہا تھا  
میری ممی.... پلیز انکو اٹھا دیں... پلیز میں بس تھوڑی دیر ان سے بات کر لوں پلیز وہ حسینہ سے لپٹ کر بلند آواز  
میں روتے ہوئے کہہ رہا تھا!! میں اپنی ماں سے ناراض تھا میں ان سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں کوئی پلیز میری ماں  
کو اٹھا دے پلیز ممی پلیز مجھے مت چھوڑیں ممی پلیز اٹھ جائیں  
چوکھٹ میں شل کھڑے حسن کی آنکھیں بھر گئی تھیں اس نے بھی ایک اپنا کھویا تھا یہ دکھ وہ بھی جانتا تھا اگر  
آپ نے کسی اپنے کی لاش دیکھی ہے تو آپ کو ہر لاش میں وہی لاش نظر آئے گی ہر دفع درد ایک بار پھر تازہ ہو  
جائے گا یہ بات آج حسن کو معلوم ہو گئی تھی

سفیر اب بھی ہچکیوں کے ساتھ رو رہا تھا اسے بس اپنی ماں کے ساتھ ایک منٹ چاہیے تھا مہر ماہ اپنے گرد بازوؤں  
کا حلقہ بنائے ہوئے تھی آنکھیں ساکت تھیں جسم سن تھا اسے کوئی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی سب خاموش  
تھا بے آواز تھا

اسی لمحے حسن کمرے سے باہر نکل گیا اس کے ہاتھوں میں اسکا موبائل تھا وہ پولیس کو کال کر رہا تھا ایک باپ  
کا قتل رائیگاں گیا تھا اب ایک ماں کے قتل کو رائیگاں جانے وہ نہیں دے سکتا تھا وہ کال کر کے اندر آیا تھا سفیر  
اب بھی رو رہا تھا حسینہ اسکو دلاسا دے رہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

ہر ایک کو اپنے انجام تک جانا تھا یہ تو طے تھا ناں

کانفرنس روم سے نکلتے عمر حیات کے ہاتھ میں اسکا موبائل تھا وہ بار بار ہالے کو کال ملا رہا تھا اور وہی ایک ٹون !! آپ کے مطلوبہ نمبر سے اس وقت رابطہ ممکن نہیں !!

وہ جھنجھلا رہا تھا اسے اب غصہ آرہا تھا راہ داری میں چلتے ہوئے ایک ورکر کے موبائل سے آواز نکل کر عمر کے کانوں تک آرہی تھی وہ شاید خبریں سن رہا تھا

،، اہم ترین خبر سے آپ کو آگاہ کرتے چلیں گولڈسٹی مال میں دھماکے کی وجہ سے چالیس افراد جان بحق ہو چکے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہیں عمر سن ہو گیا تھا اس کے اس پاس حرکت کرتی ساری دنیا تھم گئی تھی

متعدد افراد زخمی اور زخمیوں کی حالت... آواز آگے بڑھ گئی تھی اب کچھ بھی واضح سنائی نہیں دے رہا تھا لیکن ان آوازوں کے بیچ بھی ایک آواز تھی جو عمر کو سنائی دیتی تھی اپنے دل کی دھڑکن کی معمول سے زیادہ تیز رفتار اسکے قدم اسکا بوجھ اٹھانے سے قاصر تھے اسکا سارا جسم کانپ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے موبائل پہ انگلیاں چلائیں آنکھیں مردہ ہو گئی تھیں یوں جیسے ہر خوشی ہر رک روٹھ گئی ہو اسکے موبائل کی سکرین پہ ہالے کی لوکیشن واضح ہوئی تھی

"گولڈ سٹی مال" لوکیشن بتاتا سبز ٹک جیسے تمسخر سے اس پہ ہنسا تھا گلے ہی لمحے وہ دیوانہ وار راہ داریوں میں بھاگ رہا تھا کون سامنے آیا اس نے کس کو دھکا دیا کون گرا اور کس نے اسے پلٹ کر کچھ سخت سست کہا اس وقت اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی آس پاس بس خاموشی تھی عمر کو ایک آواز سننی تھی ورنہ وہ بہرہ ہو جاتا ایک چہرہ دیکھنا تھا ورنہ وہ اندھا ہو جاتا وہ مسلسل ہالے کے نمبر پہ کال ملا رہا تھا لیکن بے سود اسکی آنکھیں پاگلوں کی طرح اسکی تلاش میں تھیں عمر کو اپنا دل رک رک کر چلتا ہوا محسوس ہوا تھا

پارکنگ لاٹ میں اس نے بے چینی سے اپنی گاڑی ڈھونڈنی چاہی لیکن گاڑیوں کی ایک لمبی قطار میں اسے اپنی گاڑی کافی دور کھڑی نظر آئی وہ ایک منٹ کا انتظار بھی نہیں کر سکتا تھا پاس ہی ایک ورکر اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا عمر ایک جست میں اس تک پہنچا تھا اسکے کوٹ سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا اور اسکے ہاتھ سے چابی جھپٹ لی ورکر ہکا بکارہ گیا تھا عمر نے اسی ہاتھ سے اسکو دور کیا اور خود گاڑی میں بیٹھ گیا بیچارہ ورکر اسکے عقب میں کھڑا سر... سر پکارتا رہ گیا تھا

وہ گاڑی چلاتے ہوئے بھی ایک ہاتھ سے مسلسل موبائل پہ ہالے کو کالز کئے جا رہا تھا جواب نہ داردا اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں دل جیسے ڈوب کر ابھر رہا تھا اسے آج تک اتنی بے بسی کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی وہ آج تک اتنا پریشان کبھی نہیں ہوا تھا وہ کبھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا تھا تو کبھی کنپٹی کو زور سے دباتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی کو اندھا دھند بھگاتے ہوئے اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا اور پھر اگلے چند منٹ میں وہ مال کی بلڈنگ کے سامنے تھا بلڈنگ راکھ کا ڈھیر بن چکی تھی جگہ جگہ سے سیاہ دھواں اٹھ رہا تھا کہیں کہیں آگ لگی تھی لوگ چہختے چلاتے ہوئے کہا اپنے عزیزوں کی لاشوں کے کٹے پٹے ٹکڑے دیکھ رہے تھے کچھ اب بھی اپنے قریبی لوگوں کی تلاش میں تھے پولیس بامشکل انہیں روکے ہوئے تھی عمر عمارت کو دیکھتے ہوئے ایک پل کے لئے سن ہو گیا تھا اسکے کان جیسے سماعت سے محروم ہو گئے ہوں اس نے ہالے کو نہیں دیکھا تو شاید وہ سانس نہیں لے سکے گا وہ میکاکی انداز میں قدم آگے بڑھا رہا تھا موبائل پہ ہالے کی تصویر لگی تھی جسے وہ ایک ایک کو دکھا رہا تھا

میری بیوی کو دیکھا ہے کہیں؟ وہ ہر ایک سے پوچھ رہا تھا وہ ناکہ توڑ کر آگے جانا چاہتا تھا جب دو اہلکاروں نے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا عمر نے ٹھنڈی برف نظروں سے انہیں دیکھا تھا

،، اے ایس پی عمر حیات ،، وہ چبا چبا کر بس اتنا بولا تھا اہلکار ادب سے ہٹ گئے وہ جانتے تھے پولیس میں کوئی سسپینڈ یا معطل نہیں ہوتا کم از کم پاکستان پولیس میں نہیں پولیس والوں کی واپس ی سوائے قبر کے ہر جگہ سے ممکن ہوتی ہے

وہ ناکہ ہٹاتا آگے بڑھ آیا تھا جگہ جگہ لاشیں.. زخمی لوگ.. کٹے ہوئے اعضاء وہ بے جان قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا کانوں میں اسکی آواز گونج رہی تھی آنکھوں کے آگے کچھ منظر ابھر رہے تھے

(انگریزی طرز پہ بنے کیفے میں مدہم روشنیوں کے بیچ ایک درمیان میز کے گرد لگی کرسیوں پہ وہ دونوں بیٹھے تھے ہالے مسکراتے ہوئے عمر کو دیکھ رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

اچھا بتاؤ ناں!! عمر تم مجھے ہنی مون پہ کہاں لے کر جاؤ گے؟،،!! بلکہ میں بتاتی ہوں ہم یورپ چلتے ہیں"

عمر نے اسکو ایسے دیکھا تھا جیسے اسکا دماغ چل گیا ہو،، جتنا خرچہ یورپ جانے کا ہے ناں میری سال بھر کی تنخواہ بھی پوری نہیں ہوگی

اچھا ٹھیک ہے پھر ترکی چلتے ہیں ہالے کچھ سوچ کر بولی تھی عمر ایک بار پھر ناک بھوں چڑھا چکا تھا

،، ہر گز نہیں ہم ترکی جائیں گے اور وہاں تم نے اگر کسی ترک لڑکے کی نیلی آنکھوں کی تعریف کر دی تو؟ میں تو خوا مخواہ اسے غیرت کے نام پہ قتل کر دوں گا،،!! اسکے ایسے خوف ناک نقشہ کھینچنے پہ ہالے بد مزہ ہو گئی تھی عمر نے اسکو اس طرح دیکھا تو تسلی دینے والے انداز میں آگے ہوا

،،،!! اچھا اب کوئی اچھی سی جگہ بتاؤ وہاں لے جاؤں گا وعدہ،،

تم مجھے لالو کھیت لے چلو بلکہ رہنے ہی دو تم وہاں کے نان پکوڑوں کے بل پہ بھی چار بار بے ہوش ہو کر اٹھو گے

"!! وہ جلے کٹے لہجے میں بول کر دوبارہ اپنی کافی پینے لگی تھی

عمر نے بھی کچھ سوچتے ہوئے اپنی کافی کا گک اٹھا لیا تھا،، صحیح کہتی ہو ہم غریب لوگوں کے گھومنے کو تو کوئی جگہ

پنجی ہی نہیں،،!! وہ صدمے سے بولا تھا،،!!)

اسے دیکھا ہے؟ یہ میری بیوی ہے.. اسے کہیں دیکھا ہے؟ وہ ایک آدمی کو ہالے کی تصویر دکھا رہا تھا آدمی اسے

جھڑک کر آگے چلا گیا تھا عمر اسے جاتا دیکھتا رہا



## Posted On Kitab Nagri

(کچن میں خانوں کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی تھی عمر نے اپرن باندھ رکھا تھا اور ہالے کے سامنے اپنی بنائی نئی ڈش رکھ رہا تھا

تم شیفز بھی ناں بس باتوں کو بڑھا چڑھا کر بتاتے ہو سادہ بریانی کو کلکتہ بریانی بنا دیا اور عام سے سفید چاول بنا کر کہتے ہو چائیز ہے حالانکہ ٹیسٹ تو سیم ہوتا ہے بس بھاری بھاری نام رکھ لیتے ہو وہ اسکی بنائی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

عمر کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا!!،، تو مت کھایا کرو ناں اگر اتنا ہی برا لگتا ہے وہ جل کر بولا تو ہالے نے پلیٹ آگے سرکالی

،، میں تو مجبور ہوں شوہر کے کھانے سے انکار کر کے جہنم میں تھوڑی جانا ہے؟ وہ مسکراہٹ ضبط کیے کہہ رہی تھی عمر ڈھیر سا اشتعال اندر دبائے اسے دیکھ کر رہ گیا

اس نے چاولوں کا ایک چمچ لیا اسے منہ تک لے گئی اور پھر بری طرح بد مزہ ہوئی تھی!!

www.kitabnagri.com

یہ تو عام چاول ہیں عمر؟!!

ہم شیفس تو بس بڑے بڑے نام رکھ لیتے ہیں ناں؟ وہ جل کر بولا تھا ہالے بے اختیار پچھتائی تھی)

آگے بڑھتے ہوئے اسکے پیروں میں کچھ لگا تھا عمر نے جھک کر دیکھا وہ موبائل تھا آدھا جلا ہوا لیکن جب عمر نے اسے پلٹ کر دیکھا تو اسکا سانس تک رک گیا اسکی آنکھیں پتھر اگئیں ایک لمحے کو دل بند ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

بیک کور پہ ہالے اور عمر کی تصویر لگی تھی آدھی جلی ہوئی لیکن وہ اسے پہچانتا تھا اسے بے اختیار آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی اسے اپنی آنکھیں گیلی ہوتی محسوس ہوئیں دل کو جیسے خنجر سے چیر دیا گیا ہو،،! تصویر بس ہالے کی جانب سے جلی ہوئی تھی!!،،

(وہ دونوں لاونج کے صوفوں پہ بیٹھے تھے ہالے کے ہاتھ میں پاپ کارن کا پیالہ تھا لاونج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا سامنے لگی سکرین پہ کوئی شادی کا سین چل رہا تھا عمر نے اس سین کو دیکھا پھر گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا،، ویسے اگر ہماری شادی اتنی جلدی میں نہ ہوئی ہوتی تو میں نے بھی بڑے بڑے خواب دیکھے تھے وہ چمکتی آنکھوں سے کہہ رہا تھا!! انڈور، اوٹ ڈور گرم شوٹ برانڈ دیکڑے بلکہ میں تو اپنی شیر وانی پہ ہیرے کے لگواتا اور خرچے کی لسٹ دیکھنے کے بعد وہی ہیرا چاٹ کر مر جاتے تم ہالے سکرین کو دیکھتے ہوئے بولی تھی!! ویسے دیر تو اب بھی نہیں ہوئی ہم ولیمہ کر سکتے ہیں اب کے ہالے نے بھی گردن موڑ لی تھی عمر نے اپنا رخ ٹی وی کی جانب کر لیا

چھ مہینے پرانی دلہن کے ساتھ کون ولیمہ کرتا ہے؟ وہ جل کر بولا تھا)

آس پاس پریشان حال زخمی روتے ہوئے لوگ تھے کوئی بچ جانے پہ تشکر کے آنسو بہا رہا تھا کوئی کسی کو کھودینے پہ رو رہا تھا کسی کو اپنے زخم کراہنے پہ مجبور کئے ہوئے تھے ایسے میں وہی ایک تھا جو ہر ایک سے بے گنا بس پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا ایک ہاتھ میں اپنا موبائل تھا اور دوسرے ہاتھ میں ہالے کا جلا ہوا موبائل اسے دیکھ کر بے اختیار ترس آتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ نے اسے دیکھا ہے؟ وہ اب ایک عورت کو روک کر پوچھ رہا تھا اسکے ساتھ ایک آدمی بھی تھا ابھی عورت کچھ کہتی کہ وہ بے زاری سے بول اٹھا

،، ارے اب تک تو ہڈیاں بھی گل گئی ہوں گی اسکو دیکھا اسکو دیکھا دماغ نہ خراب کرو ابھی میں.... اسکے باقی کے سارے الفاظ منہ میں رہ گئے عمر اسکو گردن سے دبوچے ہو میں بلند کر گیا تھا پھر اسی طرح جھٹکے سے نیچے کیا اور اپنا بازو اسکی گردن پہ لپیٹ دیا

،، زندہ گاڑ دوں گا اگر کسی نے کہا اسے کچھ ہو گیا ہے،، وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا آدمی کا دم گھٹنے لگا تو عمر نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا وہ ہانپنے لگا تھا بری طرح کھانستے ہوئے وہ خوف زدہ نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا سخت نظروں سے اسے گھورتے ہوئے وہ ہوش میں نہیں لگتا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

عمر اس پہ لعنت بھیج کر ابھی آگے جاتا کہ اس عورت کی آواز پہ رک گیا

!! اسے یہاں ڈھونڈنا بے کار ہے !! اگر یہاں ہوتی بھی تو مر گئی ہوتی،،

عمر کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر زور سے دبا دیا ہو وہ پلٹ بھی نہ سکا اسے لگا اس نے ہالے کو کھو دیا ہے

اور پھر وہ دھیرے دھیرے اس بلبے والی زمین پہ بیٹھتا چلا گیا دل خالی تھا ہاتھ خالی تھے وہ اندر سے مکمل خالی تھا

وہ ہالے کو دیکھنا چاہتا تھا وہ اسے دیکھ کر کہنا چاہتا تھا

،، میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں !! بے بسی کے مارے اسکی آنکھیں جلنے لگی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل کے باہر پولیس کی گاڑی کا سائرن بجاتا تو سفیر کے پورے جسم میں جیسے شرارے دوڑ گئے تھے وہ پلنگ پہ لیٹے اپنی بے جان ماں کے قریب سے اٹھاتا حسینہ کو آگے سے ہٹاتا وہ جھپٹنے کے انداز میں مہرماہ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا اسکی آنکھیں خون چھلکا رہی تھیں یوں جیسے ابھی اور اسی وقت وہ اسکا قتل کر دے گا ،، تم انسان ہو یا جانور.... تم کسی کی ماں کو کیسے مار سکتی ہو وہ اپنی پوری قوت سے چلایا تھا مہرماہ کچھ نہیں بولی وہ اب بھی شکوہ تھی

تمہیں ذرا غیرت ذرا شرم نہیں آئی تم میری ماں کو کیسے مار سکتی ہو وہ نم گیلی آنکھوں کے ساتھ چلا رہا تھا اسکی آواز میں غصے سے زیادہ غم تھا

!! میں ان سے ناراض تھا یار... کم از کم تم مجھے ان سے معافی مانگ لینے دیتی تم اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہو وہ بولتے ہوئے بھی رو رہا تھا جنکے ماں باپ اس دنیا سے اس طرح چلے جائیں کہ وہ ان سے ناراض ہوں یا پھر بچے ان سے ناراض ہوں تو پیچھے رہ جانے والی اولاد کا دکھ آپ نہیں سمجھ سکتے

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں مہرماہ میں تمہیں ابھی اور اسی وقت پولیس کے حوالے کروں گا تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو وہ اسے بازو سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے کر جا رہا تھا مہرماہ مزاحمت نہیں کر رہی تھی وہ بس اس کے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی جو عورت اسکا مضبوط سہارا تھی وہ اب نہیں رہی تھی اور اس کے نہ رہنے کی وجہ وہ خود تھی

## Posted On Kitab Nagri

پتھریلی روش پہ پولیس کی بھاری نفری کھڑی تھی دو خزانٹ قسم کی موٹی موٹی عورتیں اور انکے ساتھ کھڑا حسن سلطان جس کی آنکھیں زخمی اور سرخ تھیں ان میں آج ترحم نہیں تھا وہ اپنے باپ کے قتل کا بدلہ چاہتی تھیں سفیر نے پھینکنے والے انداز میں ایک جھٹکے سے مہرماہ کو انکے حوالے کیا تھا یہ جھٹکا اسی جھٹکے سے مہرماہ ہوش میں آئی تھی

اسے لے جائیں یہ قاتل ہے میری ماں کا قتل کیا ہے اس نے سفیر گیلی بیٹھی ہوئی آواز میں نفرت سے کہہ رہا تھا اسکا دل پھٹ رہا تھا

فرہ سی پولیس کا انسٹیل مہرماہ کو بازو سے پکڑے کھڑی تھی لیکن عین اسی پل مہر اپنا بازو چھڑوا کر آگے لان کی طرف بھاگی تھی اس نے ابھی چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ نیچے پڑے پتھر پہ اسکا پیر پٹا تھا اور وہ منہ کے بل پتھریلی روش پہ گری تھی یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ کوئی بھی کچھ سمجھ ہی نہیں سکا

لیکن اگلے ہی پل مہر کی دل خراش چیخوں نے پورے سلطان منزل کو باور کرا دیا تھا کہ آج آٹھنے والا جنازہ صرف ایک نہیں ہوگا

www.kitabnagri.com

اسے یہاں مت ڈھونڈو کیونکہ وہ یہاں نہیں ہے وہ عورت ایک بار پھر بولی تھی عمر اب بھی نہیں پلٹا تھا اسکا سینہ جیسے کوئی جکڑ رہا تھا اسے لگا تھا اب شاید وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گا



## Posted On Kitab Nagri

وہ یہاں تھی لیکن دھماکے سے پہلے باہر نکل گئی تھی عمر کو لگا جیسے کسی نے اسکے جلتے دل پہ ٹھنڈی پھوار ڈال دی ہو وہ بے یقینی سے مڑا تھا اٹھتے ہوئے اسکے جسم میں نئی سانس بھری جا رہی تھی عورت اب بھی کہہ رہی تھی ،، ہاں وہ یہاں نہیں رکی تھی۔ اس نے کہا تھا وہ اپنے شوہر کے بغیر شاپنگ نہیں کرے گی۔ الفاظ نہیں تھے آب حیات تھے جو قطرہ قطرہ عمر حیات کو پلائے جا رہے تھے۔ میں نے یہاں اسکا فون گرا ہوا دیکھا تھا میں یہی فون اٹھا کر اسکے پیچھے گئی تھی۔ لیکن اسکی گاڑی بہت تیز تھی وہ آگے نکل گئی تھی۔ میں اسکے پیچھے گئی لیکن زیادہ دور نہیں جاسکی تھی کہ دھماکے کی آواز سن لی میں محفوظ رہی کیونکہ میں مال سے کافی دور تھی

اسکا۔۔۔۔۔ فون.... کیسے جلا.. وہ اٹک اٹک کر بول پایا تھا

،،!! یہ فون میرے پاس تھا میرا شوہر اندر تھا میں اس فون سے اپنے شوہر کو ٹرائے کر رہی تھی اور پولیس اہلکار نے میرا فون میرے ہاتھ سے لے کر پھینک دیا،،!!

وہ کہاں گئی کیا آپ کو کچھ بتایا؟ عمر بے قراری سے بولا تھا اسکی آنکھیں بھیگ رہی تھی حلق دکھ رہا تھا وہ ابھی کے ابھی اسے دیکھنا چاہتا تھا

،، میں نہیں جانتی،، عورت نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیئے اور آگے بڑھ گئی عمر اب تیز تیز قدم اٹھاتا باہر کی جانب جا رہا تھا ملے والی زمین اٹھتا ہوا دھواں و سب سے بے نیاز تھا اسے بس جلد از جلد ہالے کے پاس جانا تھا

## Posted On Kitab Nagri

چلتے ہوئے اس نے اس ایریا کی ریسٹورانز کی لسٹ کھول رکھی تھی مختلف ریسٹوران کیفے، ہوٹل وہ کہاں جائے کیا کرے؟ اور پھر اپنی گاڑی کے قریب پہنچ کر ایک نام پہ اسکا دل شانت ہو گیا تھا اسے معلوم ہو گیا تھا وہ کہاں ہوگی عمر نے اپنا چہرہ آسمان کی جانب اٹھایا تھا اسکی آنکھیں گیلی تھیں چہرے پہ کالک لگی تھی

!!،، میں ساری زندگی آپ کا شکر گزار رہوں گا اللہ... بس اتنا کہہ کر وہ دوبارہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا گاڑی اب بھی تیز رفتار تھی اسکا دل اب بھی دھڑک رہا تھا وہ بے چین اب بھی تھا یہ طے تھا کہ وہ اسے دیکھے بغیر پر سکون نہیں ہو سکتا

ایک چھوٹے سے ریسٹوران کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے اس کا دل بے تیز دھڑک رہا تھا کیا ہو جو وہ یہاں نہ ہوئی؟ کیا ہو جو وہ واپس مال چلی گئی ہو؟ کیا ہو جو وہ عورت جھوٹ بول رہی ہو؟ ہزار اندیشے تھے ہزار وسوسے تھے لیکن وہ بس اپنے دل کی سن رہا تھا وہ دل جو اسے بتا رہا تھا کہ عمر حیات کے ساتھ اب مزید زیادتی نہیں ہوگی اسکی حالت عجیب تھی بکھرے بال شرٹ پہ لگے سیاہ داغ ایسے ہی چند ایک داغ چہرے پہ بھی تھے سب سب سے زیادہ عجیب اس وقت اسکی آنکھیں تھیں سرخ، گیلی اور بے قرار

وہ گول چکر دار زینے چڑھتے ہوئے اوپر جا رہا تھا ذہن میں اسکی آواز گونج رہی تھی

(میری پیپی پلیس میرے ایک دوست کا ریسٹوران ہے میں جب بھی سٹریسڈ اور پریشان ہوتی ہوں تو وہی جاتی ہوں)

## Posted On Kitab Nagri

ذینوں سے گزرتا ایک ویٹر اس سے ٹکرایا تھا اسکے ہاتھ میں پلیٹر تھا مختلف کھانے بلکہ کئی سارے کھانے وہ اداس سا مسکرایا ویٹر اس سے معذرت کرتا آگے چلا گیا

(جب میں وہاں جاتی ہوں تو وہاں کی اوپری منزل بس میری ہوتی ہے میں وہاں بڑی سی ٹی وی پہ ایک اچھی سی فلم لگا دیتی ہوں اور پھر اگلے کئی گھنٹے فلم دیکھتی رہتی ہوں اور اپنی پسند کا پلیٹر انجوائے کرتی رہتی ہوں)

وہ آخری ذینے پہ تھا بس اس زینے کے پار وہ ہوگی یا پھر شاید نہیں ہوگی اسکے نہ ہونے کا سوچ کر اسکا دل خالی سا ہو گیا تھا وہ کب اتنی ضروری ہو گئی کہ اسکے بغیر ساری زندگی اندھی اور ساری دنیا بے آواز لگے؟ عمر نے یاد کرنا چاہا تھا

(ہاں میں جانتی ہوں اب تم جل رہے ہو گے وہ عمر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی  
،، لیکن امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے آپ کے دوست بھی امیر ہوتے ہیں اور امیر دوست آپ کو غیر مشروط فیورز دیتے ہیں جیسے میرے دوست مجھے دیتے ہیں،،!!

www.kitabnagri.com

چھوڑو میں بھی کسے بتا رہی ہوں میرا بیچارہ غریب شوہر)

وہ اوپری منزل کے فرش پہ قدم رکھ چکا تھا لکڑی کا بنا نفیس انٹیریر صوفوں کے درمیان سچی لمبی میزیں ٹی وی پہ چلتی فروزن اور.... اور ان سب کے درمیان میں وہ بھی تھی اپنے پلیٹر سے ایک ایک چیز دھیان سے لمبی میز پہ رکھواتی سیاہ تازہ ڈائی شدہ بالوں کو انگلیوں سے کان کے پیچھے اڑستی وہ عمر کو نئی زندگی دے رہی تھی وہ آگے نہیں جاسکا اسکی آنکھیں اس منظر پہ جم گئی تھیں وہ بس اس منظر کو دل میں اتار لینا چاہتا تھا کیوں تھی وہ ایسی

## Posted On Kitab Nagri

کیوں اسکے بغیر زندگی اضافی تھی کیا ہے یہ محبت جو ایک سیلف آبسسیڈ انسان سے کسی کی آنکھوں کی تعریف کرواتی تھی یہ کیسا جذبہ تھا جو ایک پیسوں کے جنونی انسان سے اپنی ساری جمع پونجی ایک عورت پہ لٹا دینے کو مجبور کر دیتا تھا عمر کو اس لمحے محبت سے خوف آیا تھا

وہ اسکی جانب نیم رخ کئے ہوئے تھی جسے اب وہ پلٹ چکی تھی اب بس اسکی پشت پہ پھیلے سیاہ بال نظر آتے تھے ویٹر اب پلٹ رہا تھا اسی لمحے عمر نے اسکی جانب قدم بڑھائے تھے یہ قدم زندگی کی طرف تھے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکی جانب آ رہا تھا ہالے کا دھیان اؤلف پہ تھا جو آنا سے بات کر رہا تھا وہ جس صوفے پہ بیٹھی تھی وہ نئی طرز کے تھے یوں کے گولائی میں بنے تھے اور کسی انسان کی کمر کو با مشکل ڈھانپتی اسکی پشت اسکے بال صوفے کی پشت کے سرے کو چھو رہے تھے

وہ اسکے قریب پہنچ گیا تھا ہالے کچھ محسوس کر کے پلٹ نے لگی تھی جب عمر کی آواز پہ تھم گئی ،، میں بہت ڈر گیا تھا ہالے وہ آہستگی سے بولا تو ہالے ٹھہر سی گئی عمر اب کے جھکا تھا ٹھوڑی اسکے کندھے پہ رکھے وہ اسکے دونوں ہاتھ تھام چکا تھا ہالے نے سانس تک روک لی

اسی لمحے عقب میں کھڑے ویٹر نے مسکراتے ہوئے انکی چند پکچر زاتاری تھی اور پھر آگے بڑھ گیا واپس عمر کی طرف آؤ تو وہ ہالے کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھے ہوئے تھا اسکی آنکھیں بند تھیں جیسے وہ اسے محسوس کر رہا ہو ،، میں نے تمہیں نہیں دیکھا اور مجھے لگا میں اندھا ہو گیا ہوں ،،!! وہ سرگوشی کر رہا تھا ہالے کا دل اس کے ایک

ایک لفظ پہ رک رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

،، مجھے تمہاری آواز نہیں سنائی دی اور مجھے لگائیں بہرہ ہو گیا ہوں،،!!

مرے قدموں کے ساتھ تمہارے قدم نہیں تھے اور مجھے لگائیں معذور ہو گیا ہوں وہ اتنی ہلکی آواز میں ایسے کرب سے کہہ رہا تھا کہ ہالے کا دل سکڑ کر پھیلا تھا اگلے کئی لمحے وہ کچھ نہ بولا بس ٹھوڑی اسکے کندھے پہ جمائے کھڑا ہانفی وقت بعد ہالے نے ہی بات کا آغاز کیا تھا

،، تمہیں پیسہ زیادہ پیارا ہے یا میں؟،،!!

تم... وہ فوراً بولا تھا مجھے تم عزیز ہر چیز سے زیادہ ہر پیسے ہر ہیرے جو اہرات سے زیادہ تم مجھے اتنی عزیز ہو کہ میں تم پہ دنیا کے سارے مینکس کا پیسہ لٹا سکتا ہوں میں تمہارے لئے خود کو بھی بیچ آؤں نہ کرو میں رونے لگوں گی ہالے اس انداز سے بولی کہ عمر ہنس پڑا تھا بے بسی سے شدت سے اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اور سیدھا کھڑا ہو گیا تھا خوف تھا کہ ختم نہیں ہوتا تھا ڈر تھا کہ جاتا ہی نہیں تھا وہ گھوم کر دوسری جانب رکھا صوفہ ہالے کے صوفے کے عین سامنے رکھ چکا تھا اسکی آنکھیں گیلی تھیں سرخ اور کرب زدہ بھی ہالے کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے ہالے کے ہاتھ تھام لئے تھے

!! تم کیوں ہو ایسی؟ وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے بے بسی کی انتہا پہ ہو!!،، تم مجھے پناٹا نہ کر رہی ہو ہالے.... تمہارے بغیر میں خود کو اندھا بہرہ اور معذور محسوس کر رہا تھا تم مجھ پہ جادو کر رہی ہو اور میں سحر زدہ ہو چکا ہوں وہ اسکے ہاتھ تھامے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا ہالے یک ٹک اسے دیکھے گئی بغیر کچھ کہے بغیر پلک تک جھپکے



## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا ہوا ہے عمر؟ وہ فکر مندی سے بولی تھی اگر تمہیں ٹینشن ہو رہی ہے تو فکر مت کرو بل میں خود دے دوں گی،،

عمر اسے دیکھتے ہوئے بے بسی سے ہنسا تھا وہ کہاں سے گزر کر آیا تھا وہ کیا دیکھ کر آیا تھا اور یہاں اسکی بیوی کیا سوچ رہی تھی "کچھ نہیں ہوا... اس نے نرمی سے یقین دہانی کروائی"

سب ٹھیک ہے!! تم اگر میرے ساتھ ہو تو سب ٹھیک ہے،، تم صحیح کہتی ہو کھانا ہمیں مرنے سے بچاتا ہے آج ہم دونوں ڈھیر سارا کھانا کھائیں گے اپنے موبائل آف کر دیں گے اور بس ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزاریں گے وہ جیسے سب کچھ پلان کر چکا تھا ایک ہاتھ سے ہالے کا ہاتھ پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنا موبائل جیب سے نکال رہا تھا اور پھر اس نے اپنا موبائل آف کر کے میز پر ڈال دیا ہالے تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

آج رات تک ہم یہیں رہیں گے تمہاری پسند کی فلم دیکھیں گے کھانا کھائیں گے اور تم مجھ سے باتیں کرنا میں سنوں گا اوکے؟ وہ دھیرے سے پوچھ رہا تھا ہالے نے اثبات میں سر ہلادیا تھا

عمر آگے کو ہو بیٹھا تھا ساری ڈشز نان و تچ تھیں لیکن وہ ہچکچایا نہیں ایک ہاتھ سے ہالے کا ہاتھ پکڑے وہ دوسرے ہاتھ سے نوالا بنا رہا تھا

عمر.. ہاتھ تو چھوڑ دو ہالے نے جیسے اسے یاد دلایا تھا وہ بے نیاز رہا

اس ہاتھ کی اصل جگہ یہی ہے سو یہ یہیں رہے گا اس نے کہتے ساتھ اپنا نوالا وائٹ کڑاھی کی پلیٹ میں ڈبویا تھا پھر ایسا ہی ایک چھوٹا سا نوالا بنا کر ہالے کے منہ تک لے گیا وہ خاموشی سے نوالہ چبانے لگی



## Posted On Kitab Nagri

میرا دوست اتنا بھی اچھا نہیں ہے ہم پورا دن یہاں رہیں گے تو ہمیں پے کرنا ہو گا وہ اسے وارن کر رہی تھی کوئی بات نہیں میرے پاس بہت پیسے ہیں تم پہ تو ساری دنیا لٹائی جاسکتی ہے بس اب مزید اس سے برداشت نہیں ہو سکا تھا

،،!! سچ سچ بتاؤ عمر کہیں بھری دوپہر میں بھاگ تو نہیں پی کر آئے؟ وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ایسی باتیں کرو گے تو میں مر جاؤں گی اسکی آخری بات پہ عمر نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا تھا کہ ایک پل کو ہالے تھم گئی اسکے ہاتھ پہ گرفت بنائے ہوئے عمر کا ہاتھ کانپا تھا وہ کچھ نہ بولا بس اسے دیکھتا رہا

میری اتنی فکر نہ کرو عمر اب میں واقعی رونے لگوں گی اسکے کہنے پہ عمر کے تاثرات ذرا سے نرم ہوئے تھے اس نے ایک اور نوالا بنایا اور اسکے منہ تک لے گیا ہالے نے خاموشی سے آگے بڑھ کر نوالا منہ میں لے لیا

وہ اب اس سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا اسکا دھیان خود پر سے ہٹا رہا تھا اور جلد ہی وہ کامیاب ہو بھی گیا تھا ہالے سب کچھ چھوڑ چھاڑ اسکے ہاتھ سے کھانا کھاتی رہی اور بولتی رہی اگر ذرا سا نظر اٹھا کر دیکھو تو اسکا ہاتھ اب بھی عمر کے ہاتھ میں تھا اسے جیسے خوف سلا حق تھا کہ یہ ہاتھ کہیں اس سے چھوٹ جائے گا

محبت کبھی کبھی آپ کو بے حد خوف زدہ کر دیتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

سلطان منزل میں صف ماتم بچہ چکا تھا لان میں سفید چاندنیاں بچھی تھیں جن کے گرد عورتیں بیٹھی تھیں سپارے سب کے ہاتھوں میں تھے لیکن کسی کا دھیان ان سیپاروں پہ نہیں تھا یہ وقت عشاہ کے قریب کا تھا جنازہ رات میں ہی اٹھایا جانا تھا صبح سے لے کر اب تک لاش ہسپتالوں کے دھکے کھاتی رہی تھی وجہ تھی پوسٹ مارٹم ..

مغرب کے قریب قریب میت گھروالوں کے حوالے کی گئی تھی مہر ماہ اب تک ہسپتال میں تھی وہ اپنی وجہ سے ہی اپنی اولاد کھو چکی تھی چاندنیوں پہ بیٹھی سیپارہا تھ میں لی ہوئی عورتیں رو نہیں رہی تھیں بلکہ سفیر کے علاوہ تو کسی کی بھی آنکھ نے آنسو نہیں بہایا تھا وہ اب بھی اپنی ماں کے پیروں کے قریب بیٹھا تھا ہلکی بے حد ہلکی آواز میں روتا ہوا اسے نہیں پرواہ تھی کسی مہر کی کسی شمس کی اسے بس اسکی ماں کے ساتھ کچھ وقت چاہیے تھا حسینہ بیگم اور نفیسہ حیات بھی انہی عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھیں لان کی دوسری جانب مرد تھے سفید کرتا پہنے ہوئے شمس سلطان سرخ آنکھوں کے ساتھ پر سا وصول کر رہا تھا اسکے سخت چہرے پہ آج کرب تھا یوسف سلطان اپنی و ہیل چیئر پہ ہی بیٹھے تھے لوگ آتے تھے ان سے تعذیت کرتے تھے اور مڑ جاتے تھے

لان کو چھوڑ کر باہر دروازے کی جانب آؤ عمر حیات کی گاڑی باہر رکتی ہوئی نظر آئے گی وہ دونوں ایک ساتھ گاڑی سے باہر آئے تھے گھر کے باہر گاڑیوں کا بے تحاشا رش دیکھ ہالے کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی تھی اس نے ہول کر عمر کی جانب دیکھا تھا اسکا چہرہ خالی تھا سپاٹ سا جیسے وہ جانتا ہو یہاں کیا ہوا ہے

## Posted On Kitab Nagri

عمر... یہاں کیا ہوا ہے پلیز کچھ برانہ بولنا... اسکا دل جیسے بند ہو رہا ہو جن لوگوں نے اپنے عزیزوں کے جنازے دیکھ رکھے ہوں وہ غیروں کی بھی خیر مانگتے ہیں

مہرماہ نے فروا کا قتل کر دیا ہے وہ خبر سنانے والے انداز میں بولا تھا ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا اس نے عمر کو نہیں دیکھا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اندر جانے لگی تھی لان کی جانب آتے ہوئے اسکی آنکھیں بھرنے لگی تھی اسی لان میں ایک دن اسکے باپ کا جنازہ تھا اور آج اسی لان میں قاتلوں کی لاش تھی کیا لے کر گئی وہ عورت یہاں سے؟

یہ محل ہیرے جو اہرات؟ اپنے رشتے دار؟ کوئی بھی تو اسکے ساتھ نہیں گیا اگر کچھ گیا تھا تو وہ اسکے اعمال تھے اب آگے کا ساتھ بس اسکے اور اسکے اعمال کا تھا ہالے ذرا فاصلے پہ کھڑی رہی سفیر میت کے قدموں کی جانب بیٹھا تھا سر جھکائے ہوئے اسکی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اسے دیکھ کر ہالے کے دل کو کچھ ہوا تھا چاہے اس نے ماضی میں جو سلوک رکھا ہو لیکن وہ ایک وقت میں اسکا دوست تھا ہالے اسے دیکھتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے قریب جا رہی تھی پھر اس نے خود کو سفیر کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے دیکھا

سفیر... ہالے نے پکارا تو جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا اسکی آنکھیں سوچ چکی تھیں وہ شاید بری طرح روتا رہا تھا ہالے کو دیکھ اسکی آنکھیں ایک بار پھر تیزی سے بہنے لگی تھیں

!! میری ماں کو معاف کر دینا ہالے پلیز!! انہوں نے تمہارے ساتھ جو بھی کیا پلیز انکو معاف کر دو وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ چکا تھا ہالے بس اسے دیکھتی رہی نم گیلی آنکھوں سے

## Posted On Kitab Nagri

ہم نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا ہالے پلیز ہمیں معاف کر دو، میں معافی مانگتا ہوں تم سے میں تم سے ہر گناہ کی معافی مانگ رہا ہوں وہ بلند آواز میں روتے ہوئے بول رہا تھا لوگ اسے دیکھنے لگے تھے

"پلیز میری ماں کو اور مجھے معاف کر دو چاہے مجھے معاف نہ کرو لیکن پلیز میری ماں کو معاف کر دو پلیز وہ ہاتھ باندھے سر جھکائے بری طرح گڑ گڑا رہا تھا ہالے نے اسے جڑے ہوئے ہاتھ آزاد کر دیئے سفیر رک کر اسے دیکھے گیا

!! میں نے.. سب معاف کیا وہ ہلکی آواز میں بولی تو سفیر کے دل سے بوجھ ہٹا میں نے آپ کو معاف کیا آپ کی ماں کو بھی معاف کیا اللہ انکے لئے آسانیاں کرے وہ بھاری دل کے ساتھ کہہ رہی تھی میں نے آپ سب کو اللہ کی خاطر معاف کیا!!،،

سفیر ممنون تھا اسکا دل ہلکا ہو گیا تھا اسی پل ہارون سادہ شلوار قمیض میں ملبوس اسی جانب آتا دکھائی دیا وہ سفیر کے قریب پنچوں کے بل بیٹھا آکر بیٹھا تھا

،، آنٹی کو لے کر جانا ہو گا سفیر اٹھو ہمت کرو،، وہ نرمی سے بولا تو سفیر کے دل پہ ایک بار پھر بوجھ بڑھا آنکھیں ایک بار پھر بھر رہی تھیں ہارون اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا انکے درمیان جو بھی اختلاف سہی لیکن ہارون شاہد کسی کی ماں کے مرنے پہ انتقام لینے والوں میں سے نہیں تھا

لان کی دوسری جانب شمس سلطان کے ساتھ عمر حیات کھڑا تھا وہ تعذیت کر چکا تھا چند ایک باتوں کے بعد وہ ہلکی آواز میں اب کوئی اور بات کہہ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

،، آپ فکر نہ کریں شمس صاحب نیلامی کی تاریخ میں نے آگے کروادی ہے ایک ماہ بعد کی تاریخ ہے میں آپ کا غم سمجھ سکتا ہوں وہ بات تو شمس سے کر رہا تھا لیکن اسکی نظریں لان کی دوسری طرف ہالے پہ ٹکی تھیں !! میں جانتا ہوں کس طرح کسی اپنے کو کھودینے کا خیال ہی آپ کی روح کھینچ لیتا ہے میں سب جانتا ہوں !!،، اللہ آپ کو صبر دے !!،،

شمس نے سر کو خم دیا تھا عمر اب لان کی دوسری جانب بڑھ گیا تھا کچھ ہی وقت میں میت کو کندھا دیا جانے لگا تھا ایک جانب عمر، ہارون، سفیر، اور سردار چار مردوں کے مضبوط کندھے انکے عقب میں کھڑی کئی عورتیں اور فضا میں گونجتے نعرہ تکبیر کی بلند صداؤں میں میت کو اسکی آخری آرام گاہ کی طرف لے جایا جانے لگا

!! اب اسکا معملہ اللہ کے حوالے تھا!! کیا تمہیں اس سطر سے خوف نہیں آیا؟!!

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

ایک ماہ بعد نیلامی کا دن !!

صبح ساڑھے دس بجے



## Posted On Kitab Nagri

یہ صبح دسمبر کی ایک خوبصورت صبحوں میں سے ایک تھی ٹھنڈی ہواؤں نے کراچی کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا گو کہ ہوائیں بخ بستہ نہیں تھیں لیکن اہلیان کراچی اسی میں خوش تھے انکے لئے یہی سردی تھی عمر حیات کے بنگلے پہ یہ صبح باسی ہو کر مرجھا چکی تھی اس وقت یہ صبح ایسی تھی جیسے خزاں کے پیلے زرد پتے ہوں

عمر اور ہالے سلطان کے مشترکہ کمرے میں آؤ تو ہالے سلطان ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی تھی اس نے وہی سرخ ساڑھی پہن رکھی تھی جسے وہ کچھ عرصہ قبل مال میں خرید نہیں سکی تھی

اس وقت وہ نیلامی میں جانے کو تیار تھی لیکن دل تھا کہ بھر بھر آتا تھا پچھلا ایک مہینہ اچھا گزرا تھا عمر اسکے ساتھ تھا وہ خوش تھی اماں، حسن، ہارون، دادا سب اسکے ساتھ تھے راضی تھے زندگی واپس ڈگر پہ آگئی تھی مہرماہ کو چند دن قبل ہی پولیس گرفتار کر گئی تھی اس سے پہلے وہ ہسپتال میں ایڈمٹ رہی تھی

www.kitabnagri.com

ہالے سلطان اس وقت سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی اسکی آنکھیں بار بار بھر آتی تھیں جسکی وجہ سے کئی بار وہ اپنا میک اپ صاف کر کے دوبارہ لگانا شروع کرتی تھی عمر جو کہ اسکے عقب میں بیٹھا اپنے جوتوں کے تسمے باندھ رہا تھا وہ کافی دیر سے اسکی کاروائی نوٹ کر رہا تھا بلا خراب وہ اٹھ آیا تھا سیاہ ڈنر سوٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے جمائے ہلکی بڑھی ہوئی شیو میں وہ کافی اچھا لگ رہا تھا چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ ہالے کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل پہ آ



## Posted On Kitab Nagri

کر بیٹھا تھا وہ پلکیں جھپک جھپک کر آنسو اندر اتار رہی تھی اسکے ہاتھ میں مسکراتا تھا عمر نے خاموشی سے اسکے ہاتھ سے مسکرا لے لیا ہالے نے مزاحمت نہیں کی

!! رونا ہے؟! اسکے سنجیدگی سے پوچھنے پہ ہالے نے گیلی آنکھوں کے ساتھ بچوں کی طرح زور زور سے سر ہلایا تھا اور پھر اسکی آنکھوں سے نہ رکنے والا آنسوؤں کا سلسلا شروع ہو گیا عمر خاموشی سے اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا رہا جیسے ہم کسی بچے کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہیں

!! مجھے ڈر لگ رہا ہے عمر... مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے لگتا میں بابا کے سر پہ لگے یہ دھبے نہیں اتار سکوں گی وہ روتے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہی تھی

Kitab Nagri

مجھے لگتا ہے سب برا ہو گا کچھ بھی کبھی بھی اچھا ہو ہی نہیں سکتا بابا کو بے گناہ ثابت کرنا یہ میرے لئے بہت مشکل ہے عمر میں بہت ڈر رہی ہوں وہ اسکا ہاتھ بلند کر کے اپنی آنکھیں اس کے ہاتھ پہ ٹکائے روتی چلی گئی تھی وہ ایک ہاتھ سے کبھی اسکے بالوں کو تھپکتا کبھی اسکے آگے گرنے والے بالوں کو کان کے پیچھے اڑس رہا تھا کافی دیر تک وہ روتی رہی تھی اور پھر خود ہی تھک گئی عمر نے اسکی آنکھیں ٹشو سے تھپتھپائیں پھر ہلکی آواز میں اسکے کان کے قریب کہنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

،،!! تمہاری آنکھیں مجھے تمہاری آنکھیں بے حد پسند ہیں میں انہیں دیکھ کر جیتا ہوں ان آنکھوں کو دیکھ کر جینے والوں کو کیوں مارتی ہو!! وہ شکوہ کر رہا تھا

تم اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہو؟ وہ اسکی آنکھیں خشک کر چکا تھا پھر ہاتھ سینے پہ باندھے پیچھے کو ہو بیٹھا

،،!! جس جس نے ہمارے ساتھ برا کیا ہے میں انہیں چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا تمہیں مجھ پہ یقین ہے ناں؟ وہ ایسے مان سے بولا تھا کہ ہالے بے اختیار گردن اثبات میں ہلانے لگی عمر اسکی نم آنکھوں کو دیکھے گیا اور پھر وہ ہلکا سا جھکا تھا

Kitab Nagri

نرمی سے اسکی دونوں آنکھوں کو باری باری لبوں سے چھوا اور پھر پیچھے ہو گیا ہالے نے خفت سے ادھر ادھر سر گھمایا تھا عمر آج پہلی بار اسکا اتنا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ محض ہوا تھا

!! ماشاء اللہ تم شرماتی بھی ہو مجھے لگا تھا سوائے میرا خون اور بینک بیلنس چوسنے کے تمہیں اور کچھ نہیں آتا!! وہ کھلے دل سے طنز کر رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہالے نے کلس کر اسکو دیکھا تھا!! مجھے ایک اور کام بھی آتا ہے آواز نکالے بغیر بندہ مارنا اور اگر مجھے بیوہ ہونے کا خوف نہ ہوتا تو اب تک یہ کر چکی ہوتی!! وہ ایک بار پھر اپنے چہرے پہ فاؤنڈیشن ملنے لگی تھی

عمر اسی طرح مسکراہٹ دبائے اسے دیکھتا رہا

!! یہ ظلم نہ کرنا تمہارا تو کچھ نہیں جائے گا لیکن اس دنیا سے ایک حسین انسان کم ہو جائے گا

عمر رر رر اب تم مجھے تیار ہونے دو گے کہ نہیں؟

Kitab Nagri

تم چاہے جو مرضی کر لو جتنی مرضی تیار ہو جاؤ میرے جیسا حسن کہاں سے لاؤ گی؟ صاف ظاہر تھا وہ اسے تیار ہا تھا ہالے اسکی طرف دیکھے بغیر بلش آن کٹ اٹھا چکی تھی

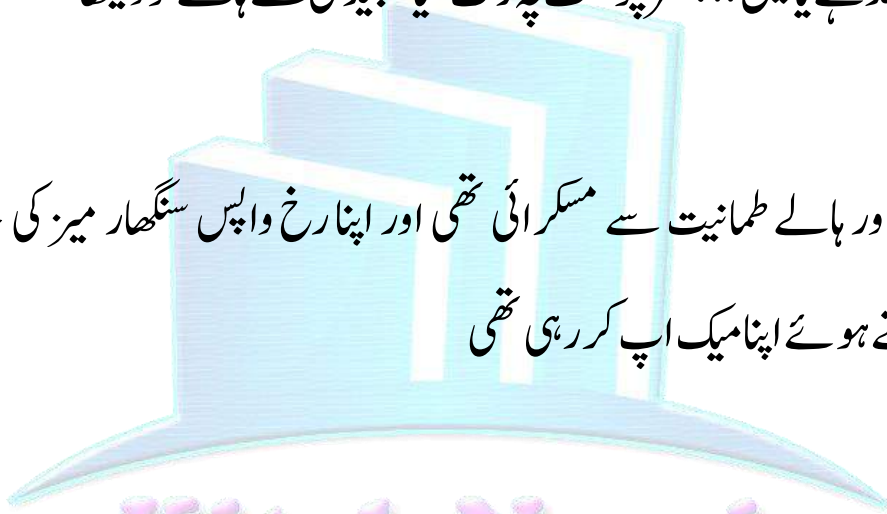
!! ویسے اس دن کوئی کہہ رہا تھا کہ میرے چہرے کے بغیر دنیا اندھی اور میری آواز کے بغیر کان بہرے ہو جاتے ہیں وہ برش سے گلابی افشاں گالوں پہ بکھیرتے ہوئے عام انداز میں بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

پاگل ہو گیا تھا میں بھری دوپہر میں چرس پی آیا تھا وہ جل کر کہتے ہوئے اٹھا تھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا  
ہالے برش چھوڑا سے پکار بیٹھی

!! تمہیں پیسہ زیادہ پسند ہے یا میں !!؟ عمر چوکھٹ پہ رک گیا سنجیدگی سے ہالے کو دیکھا

،، تم،، بس ایک لفظ اور ہالے طمانیت سے مسکرائی تھی اور اپنا رخ واپس سنگھار میز کی جانب موڑ لیا وہ اب  
آسودگی سے مسکراتے ہوئے اپنا میک اپ کر رہی تھی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سیلف آبسید آدمی سر جھٹکتے ہوئے باہر نکل گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہیون کے وسیع و عریض لان میں اس وقت سفید چادر چڑھائی ہوئی کرسیاں لگی تھیں قطار در قطار ان کرسیوں کی تعداد جہاں ختم ہوتی تھی وہیں سے زمین سے چند انچ اونچا سیٹج لگا تھا جس پہ چڑھ کر جانے کے لئے تین ذینے تھے ابھی لوگوں کی آمد شروع ہو چکی تھی کرسیاں بھرتی جا رہی تھیں یہاں سے دور ذرا فاصلے پہ شاہانہ طرز کو بو فے ٹیبلز سچی تھیں جن پہ تاحد نگاہ کھانے کے برتن سجے تھے انکی اشتہا انگیز مہک ناک کے نتھنوں سے ٹکراتی تو روح تک تازہ ہو جاتی تھی انہی میزوں کے گرد ہارون شاہد اور لیل سکندر کھڑے تھے لیل نے آف وائٹ ساڑھی پہن رکھی تھی جس کے بارڈر پہ سنہری کام ہو رکھا تھا چھوٹے والوں کو کرل کئے بڑی بڑی آنکھوں سے ہارون کو دیکھتی وہ خوبصورت لگ رہی تھی

!! تو پھر طے ہوا کہ تم مجھے پروپوز نہیں کر رہے؟ وہ ہارون کو دیکھتے ہوئے مصنوعی افسوس سے کہہ رہی تھی نیوی بلیوڈنر سوٹ والا لڑکا مسکرایا تھا اسکی سرمئی آنکھوں میں چمک تھی

www.kitabnagri.com

!! ہم دوست ہی اچھے ہیں ابھی ایک دوسرے کی جن باتوں پہ دل دکھتا ہے بعد میں ان پہ غصہ آئے گا تم دوست بن کر خزرے کرتی اچھی لگتی ہو بیوی بن کر خزرے کرو گی تو زہر لگو گی دو جتا کر بولا تو لیل مسکرائی پھر اسکی نظروں کی سیدھ میں دیکھا وہ آنکھوں میں چمک لئے سامنے سے آتی ہالے کو دیکھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم بھی دوست بن کر کسی عورت کو ایسے دیکھتے ہوئے برے نہیں لگو گے اگر شوہر بن کر دیکھا تو آنکھیں نوچے جانے کا خدشہ ہے لیل وارن کر رہی تھی اتنے میں ہالے انکے قریب آچکی تھی عمر ذرا فاصلے پہ شمس کے ساتھ رک گیا تھا

وہ تینوں اب اپس میں باتیں کر رہے تھے ہالے مسکرا رہی تھی چہرہ چمک رہا تھا یہ کسی قسم کا ہائی لائٹ نہیں تھا یہ کسی قسم کی سن لائٹ نہیں تھی یہ کچھ الگ سی چمک تھی

!!red is made for you halay

ہارون اسکو دیکھتے ہوئے ستائش سے بولا تھا ہالے نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا!! تم پہ بھی نیوی بلیو بہت اچھا لگتا ہے!!

www.kitabnagri.com

ہارون کا دل چاہا تھا سر پیٹ لے،، یہ نیوی بلیو نہیں ہے ہالے وہ بے چارگی سے بولا تھا ساتھ ساتھ ذہن کے پردے پہ چند دن قبل کا منظر ابھرا تھا



## Posted On Kitab Nagri

فروا سلطان کے قتل کے چند دن بعد

یہ ایک نجی آرٹ گیلری کا منظر ہے جسے نئے ابھرتے آرٹسٹس کے لئے بنایا گیا تھا تاکہ جب وہ اپنے آرٹ کی نمائش کروانا چاہیں تو انہیں زیادہ دقت نہ ہو اس وقت یہ آرٹ گیلری ہارون شاہد کے بنائے شاہکاروں سے سچی تھی وہ اپنے باپ کے ساتھ اور اپنے دوستوں کے ساتھ آنے والے ہر نئے آدمی کو اپنی پینٹنگز کی ڈیٹیلز دے رہا تھا وہ سر آہا جا رہا تھا وہ سراہے جانے کے قابل تھا

سب لوگوں سے بچ بچا کروہ اب گیلری کی لمبی پتلی سی گلی نما جگہ کی طرف آیا تھا دونوں دیواروں پہ لگی پینٹنگز اور تنگ سی جگہ پہ کھڑے عمر اور ہالے، ہالے ستائش اور فخر سے ہر ایک پینٹنگ کو دیکھ اور تعریف کر رہی تھی اور اس وقت عمر کو سخت زہر لگ رہی تھی وہ برا سامنہ بنائے اسکے ساتھ کھڑا تھا

www.kitabnagri.com

یہ دیکھو عمر... یہ پینٹنگ ہارون نے پورے چھ ماہ لگا کر بنائی ہے ہالے نے ایک پینٹنگ کی جانب اشارہ کر کے بتایا تھا

!!ہاں تو ایک آدمی بنانے میں چھ مہینے کون لگاتا ہے؟! ناکام مینسٹر رہنہ

## Posted On Kitab Nagri

!! ایک آدمی کو پکڑنے میں چار ماہ کون لگاتا ہے ہنہہ ناکام پولیس والا!! جواب ہارون کی جانب سے آیا تھا وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے انکے عقب میں کھڑا تھا عمر اسکی بات پہ اندر تک جل گیا تھا

ہارون یہ پنک کلر اس پیٹنگ میں کتنا اچھا لگ رہا ہے ناں؟ وہ مسمرائز سی ہوئے کہہ رہی تھی

یہ پنک نہیں پیسل پر پل ہے ہالے سلطان ہارون نے تصحیح کی

اور یہ سلور دیکھو ناں یہ کتنا اٹریکٹ کر رہا ہے وہ اب اسی پیٹنگ میں ایک اور جگہ کی نشان دہی کروا رہی تھی

ہارون نے اب کے عمر کو دیکھا تھا وہ بے زاری سے کندھے اچکا کر رہ گیا

www.kitabnagri.com

!! یہ سلور نہیں ہے ہالے یہ گرے کا ایک شیڈ ہے!!

اب کے ہالے مڑی تھی اسکے چہرے پہ دبا دبا غصہ تھا، ہاں ٹھیک ہے مجھے رنگوں کے نام نہیں آتے ہاں میں انکو نہیں پہچان پاتی ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ مجھے اس دیوار کا کلر آف وائٹ، چھت کا کلر براؤن اور تمھاری شرٹ کا

## Posted On Kitab Nagri

کلر ایش گرے لگ رہا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں کلر بلا سنڈ ہوں اچھا وہ تملاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی پیچھے عمر اور ہارون آف وائٹ دیواروں، براؤن چھت اور ہارون کی ایش گرے شرٹ کو دیکھے گئے

آج زندگی میں پہلی بار اس نے رنگوں کے نام صحیح لئے تھے کسی کے پکارنے پہ وہ حال میں واپس آیا تھا لیل اور ہالے اب جیولری کے متعلق بات کر رہے تھے سرخ ساڑھی والی لڑکی خوش تھی ہارون بس اسے دیکھ کر خوش تھا



کرسیاں اور میزیں اب بھرنے لگی تھیں لوگ کے بولنے کی آوازیں بڑھ گئی تھی کئی امراہ اب بونے ٹیبل کے قریب کھڑے تھوڑا بہت تھوڑا سا کھانا نکالے کھڑے تھے نیلامی شروع ہونے میں ابھی بس کچھ ہی وقت تھا اسی لمحے عمر سامنے سے یوسف سلطان کی وہیل چیئر گھسیٹ کر لاتا ہوا دکھائی دیا تھا وہ مسکرا کر انکے کان کے قریب کچھ کہہ رہا تھا اور وہ دل کھول کر ہنس رہے تھے ہالے انہیں دور سے دیکھتے ہوئے مسکرا دی تھی یوسف سلطان

## Posted On Kitab Nagri

کے کسی پرانے جاننے والے نے انکو روک لیا تھا حسن انکے قریب آکر کھڑا ہوا تو عمر آگے بڑھ آیا ہالے کی جانب وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی جانب آتا دیکھتی رہی وہ قریب چلا آیا تھا

ہم دونوں ٹویٹر پہ ٹرینڈ کر رہے ہیں وہ اسکے کان کے پاس جھکا تھا اس دن ریسٹوران والی تصاویر وائرل ہو گئی ہیں وہ آرام سے کہہ کر سیدھا ہوا تھا ہالے کے چہرے پہ بیک وقت خوشی اور جوش چھا گیا وہ اپنا موبائل نکال چکی تھی

ہیش ٹیگ کیا ہے؟ کیل گولز؟ یا ڈریمز؟

ہیش ٹیگ ہے فراڈ یا کیل آف دی ایئر ہیش ٹیگ ہے!! کیا سے کیا ہو گئے دیکھتے دیکھتے!!

Kitab Nagri

اسکی بات پہ ہالے کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا موبائل کی سکرین پہ حرکت کرتی انگلیاں ایک پل کو رک گئیں سامنے ہی ان دونوں کی تصویر تھی ایک تصویر میں وہ میڈیا والوں کے سامنے عمر کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھی اور دوسری تصویر میں وہ ریسٹوران میں اسکے قریب کھڑا تھا اور ہالے مسکرا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ہیش ٹیگ فراڈیا کپل ہیش ٹیگ کیا سے کیا ہو گئے اس نے ایک نظر میم کو دیکھا پھر چہرہ اٹھا کر عمر کو دیکھا چند پل ایک دوسرے کو دیکھتے رہنے کے بعد وہ دونوں ہنس دیئے تھے اور کرتے بھی کیا؟

تم دادا جان کے ساتھ بہت کلوز لگ رہے ہو سچ سچ بتاؤ اس دن تمہارے درمیان کیا بات ہوئی تھی وہ موضوع بدل گئی تھی اب کے وہ مشکوک تھی عمر نے یاد کرنا چاہا انکے درمیان آخر کیا بات ہوئی تھی؟.....

چند دن قبل....

عمر حیات کے بنگلے پہ یہ شام کافی پر رونق سی تھی لاؤنج میں بیٹھے سلطان منزل سے آئے مہمان کچن میں کھڑی نئی ملازمہ (جسے صرف کھانا بنانے کے لئے رکھا گیا تھا) آس پاس بیٹھے ہارون شاہد، حسن اور لیل سردار بھی اپنی بیوی کے ساتھ یہیں تھایہ عمر کے حساب سے اسکی شادی کی دعوت تھی ان سب لوگوں کی خوش گپیوں اور باتوں کو چھوڑ کر اگر بنگلے کے لان میں آؤ تو عمر حیات گھاس پہ بیٹھا تھا اسکے سامنے یوسف سلطان اپنی وہیل چیئر پہ بیٹھے تھے ساتھ ہی بخش کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں مختلف کاغذات تھے ان میں چند کاغذات اس نے یوسف سلطان کی گود میں رکھے تھے اور اب وہی کاغذات وہ عمر حیات کو دے رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

یہ تمہارا حصہ ہے بیٹے میں جانتا ہوں یہ تمہارے حصے کا آدھا بھی نہیں ہے لیکن فلحال مجھ سے یہی لے لو میری جائیداد پہ تو میرا بیٹا سانپ بن کر بیٹھا ہے وہ تاسف سے کہہ رہے تھے

میں جانتا ہوں ساری زندگی معراج نے تمہیں اپنے قدموں پہ کھڑا ہونے کا کہا تم سے کام کرو یا تم سے مشقت کروائی...

میں اس سب میں خوش تھا عمر نے انکی بات کاٹی تھی یوسف سلطان ہلکا سا مسکرائے تھے!! جو کوئی بھی میرے معراج کے ساتھ رہتا ہے وہ باوقار ضرور بن جاتا ہے جیسے کہ تم میں اگر معراج کی جگہ ہوتا تو تم سے کبھی کام نہ کرواتا وہ محبت سے اسے تک رہے تھے عمر کو خواہ مخواہ عجیب محسوس ہوا اتنا عرصہ کوئی رشتہ نہیں ملا تھا اور اب تو جیسے رشتوں کی بارش ہو گئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں شاید تمہیں اسی طرح بگاڑ دیتا جیسے ہالے کو لیکن میں بس تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہ دیتا تم بالکل میری نگین جیسے ہو وہ آس بھرے لہجے میں بولے تھے عمر مسکرا دیا



## Posted On Kitab Nagri

لوگ کہتے ہیں میں بالکل اپنے باپ جیسا ہوں وہ عام سے انداز میں کہتا آگے کو ہو اور کاغذات واپس انکی گود میں رکھ دیئے تھے انکے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا اور انکی آنکھوں میں دیکھ کر کہنا شروع کیا

مجھے یہ بھاری بھر کم کاغذات نہیں چاہیے نہ مجھے آپ سے لمبا چوڑا بینک بیلنس چاہیے مجھے آپ سے میری ساری زندگی کی در بدری میری خواہشات کے مرنے کے بدلے اور میرے بچ صاحب کی کریڈیٹیلٹی کی خاطر صرف ایک کاغذ چاہیے صرف ایک وہ سنجیدہ تھا حد سے زیادہ سنجیدہ

یوسف سلطان نے غور سے اسے دیکھا تھا

تمہیں کیا چاہیے؟،، عمر نے اپنی سیاہ آنکھیں انکی آنکھوں میں گاڑ دی تھیں اور پھر اسکے منہ سے بس ایک ہی لفظ

www.kitabnagri.com

نکلا تھا

عاق نامہ... مجھے آپکی جانب سے شمس سلطان کے نام عاق نامہ چاہیے اگر دے سکتے ہیں تو میری ساری عمر کی تکالیف مٹ جائیں گی آپ کے بے گناہ قتل ہوئے بیٹے کو انصاف ملے گا میں آپ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا ہر حق آپ کو معاف کر دوں گا بولیں دے سکتے ہیں؟ وہ جیسے چیلنج کر رہا ہو

## Posted On Kitab Nagri

یوسف سلطان کچھ بھی نہیں بولے تھے وہ خاموش تھے لیکن یاد رہے وہ "ناں" بھی نہیں بولے تھے

عمر بتاؤ ناں؟ ہالے کی آواز پہ وہ چونک گیا تھا پھر نارمل انداز میں اسے دیکھایوں جیسے اس پہ افسوس کر رہا ہوں

!! تم عمر حیات کی بیوی ہو تمہیں سب پتہ ہونا چاہیے وہ دل کو جلا دینے والے انداز میں بولتا آگے بڑھ گیا تھا ہالے  
نے ایک بار پھر ڈھیر سا راضیہ اندر دبا لیا تھا



بونے ٹیبل کے قریب سفیر سلطان اپنے وکیل کے ساتھ کھڑا تھا اس نے سیاہ ٹکسیدو پہن رکھا تھا بھورے بال  
جیل سے جے تھے آنکھیں خالی خالی تھیں اسکا چہرہ کسی گہرے غم کی مثال لگتا تھا اسکا وکیل کوئی چالیس سینتالیس

## Posted On Kitab Nagri

کے لگ بھگ تھا سیاہ ہی ڈنر سوٹ میں ملبوس وہ اپنی پلیٹ میں چچھ ہلاتے ہوئے سفیر سے بات کر رہا تھا سفیر اسکی بات سن کر برہمی سے کچھ کہہ رہا تھا ذرا قریب آ کر انکی باتیں سننا چاہو گے؟

!!!! میں آپ سے کہہ رہا ہوں ناں جمشید صاحب میں اس عورت سے اب نہیں ملوں گا میں اب اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اور کیس واپس لینے کی یا اسے معاف کرنے کی بات ہے تو یہ میری لاش بھی نہیں کرے گی!! اسکا لہجہ اٹل تھا حتیٰ آخری

جمشید نے غور سے اسکی بات سنی تھی پھر سر کو سمجھنے والے انداز میں ہلایا تھا اور کہنے لگا

!!،، سفیر آپ لاسٹ ٹائم اس سے کب ملے تھے؟ مس مہر نے کہا ہے کہ آپ نے جب انہیں طلاق دی تب وہ حاملہ تھیں اور پھر آپ کا بچہ کسی حادثے میں نہیں رہ سکا لیکن اس سارے میس کے بعد بھی وہ دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ آپ کی بیوی ہیں،،!!

سفیر اسکی بات سن کر سوچ میں پڑ گیا تھا سامنے سے آتی سورج کی میٹھی گرم کرنیں اسکے چہرے پہ پڑیں تو منظر تحلیل ہونے لگے وہ اب کہیں اور تھا کسی اور جہاں میں یہاں مشینوں کی آواز تھی یہاں دوائیوں کی بدبو تھی

## Posted On Kitab Nagri

کھڑکی کے بلاسٹڈز سے چھن کر آتی دھوپ سفیر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی وہ ہسپتال کے کمرے میں تھا بیڈ کے سامنے کرسی پہ بیٹھا چھتی نظروں سے بیڈ پہ نیم دراز مہر کو دیکھتا ہوا وہ نقاہت زدہ سی تھی آنکھوں تلے حلقے اور مرجھایا ہوا چہرہ مردہ آنکھوں سے سفیر کو یک ٹک دیکھتی ہوئی.....

!! جانتی ہو مہر ماہ جب مجھے معلوم ہوا کہ میرا بچہ مر گیا ہے تو مجھے کیسا لگا تھا؟! وہ سارے وقت میں پہلی بار بولا تھا مہر نے جواب نہیں دیا وہ کیا جواب دیتی؟ سفیر خود ہی کہنے لگا

پہلے تو مجھے بہت دکھ ہوا تھا۔ لیکن پھر میں بہت خوش ہوا بہت زیادہ خوش وہ ایسے انداز میں بولا کہ مہر ماہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔ میں اپنے بچے کے بارے میں سوچ چکا تھا میں نے سوچ رکھا تھا کہ اسے کم از کم تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔ میں اسے پیدا ہونے کے پہلے منٹ میں اسے تم سے دور لے جاتا لیکن جانتی ہو کیا؟ وہ پھر بھی حاسد رہتا اسکے اندر شر رہتا وہ بالکل تمہارے جیسا ہوتا۔

سفیر عجیب سے لہجے میں کہہ رہا تھا مہر کا دل دکھتا تھا اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں پچھلے کچھ دنوں سے اس نے سفیر سے بس چاہ اور نرمی سمیٹی تھی اب اسکے ایسے الفاظ سماعتوں کو زخمی کر رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

میں ان نو ماہ کا قرض نہیں چکا پاتا اور پھر ایک اور مہر ماہ چند اور زندگیاں برباد کرتی۔ اسی لئے اچھا ہی ہوا وہ مر گیا۔ میرے دل کا ایک حصہ میری اولاد کے ساتھ مرا ہے مہر وہ آٹھتے ہوئے بولا تھا اسکی آواز میں دکھ تھا۔ لیکن میں اس مرے ہوئے حصے کے ساتھ جی لوں گا لیکن ایک اور مہر ماہ اور چند اور تباہ ہوتی زندگیاں یہ میں نہیں دیکھ سکتا۔ اس نے سر کو نفی میں ہلایا تھا

مہر ماہ بھگے چہرے کے ساتھ اسے دیکھتی رہی!! ابا سے کہیں مجھ سے ملنے آجائیں،،!! وہ اسکی تمام باتوں کے جواب میں بس یہی بولی تھی سفیر کی آنکھیں زخمی ہونے لگیں

اب ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں تمہارا تعلق میرے ذریعے ان سے جڑا تھا ناں میں ابھی کے ابھی اس تعلق کو بھی ختم کر دیتا ہوں سفیر کی آخری بات پہ مہر کی آنکھوں میں خوف پھیلا تھا وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی تھی لیکن اب شاید اس میں اتنی سکت نہیں تھی اسکے سامنے کھڑا سفیر سلطان اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ کہہ رہا تھا

!! میں سفیر سلطان ولد شمس! سلطان اپنے مکمل ہوش و حواس میں مہر ماہ غیاث الدین کو طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

## Posted On Kitab Nagri

طلاق دیتا ہوں وہ بول کر ایک بھی نگاہ غلط اس پہ ڈالے بغیر باہر نکل گیا تھا اسکے پیچھے وہ لڑکی اب سن تھی اسکی سما  
عتوں میں زہر اندھ لایا گیا تھا قریب تھا کہ وہ سبز پڑنے لگتی اسکی آنکھیں ایک نکتے پہ جم گئی تھیں جسم ہر قسم کی  
جنبش سے انکاری تھا

اسکا انجام طے ہو چکا تھا اب دوساری زندگی اپنے اعمالوں کا بوجھ ڈھونے والی تھی شاید کمر دکھ جائے شاید ٹوٹ  
جائے.....

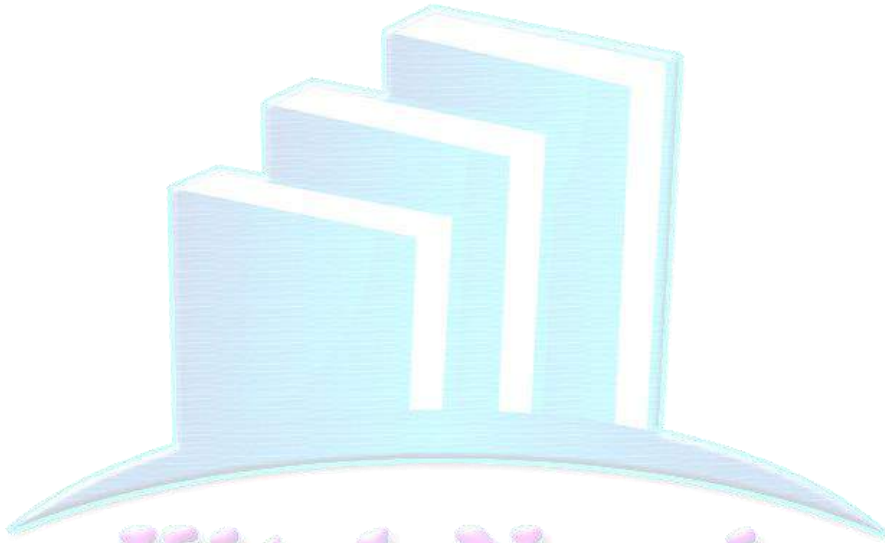
یکدم سورج کی روشنی میں تیزی آگئی تو سفیر نے اپنا چہرہ موڑ لیا وہ حال میں تھا اور اسکے سامنے اسکا وکیل کھڑا تھا  
!! جلد از جلد طلاق کے پیپر بنوائیں اور اسے کورٹ میں جمع کروائیں مزید اس عورت کی بکو اس نہ سنوں میں وہ  
انگلی اٹھا کر تنبیہ کرتا آگے بڑھ گیا تھا  
www.kitabnagri.com

لان کے آخری کونے میں دو چھوٹے چھوٹے بچے باہر نکل آئے تھے ان کی آیا خوف زدہ سی انکو اندر لے جا رہی  
تھی سفیر نے انکو دیکھا دل کے زخموں پہ جیسے کسی نے نمک ڈال دیا ہو اس نے آنکھیں کھول کر بند کیں ڈھیر  
سارا کرب اندر اتارا اور آگے بڑھ گیا



## Posted On Kitab Nagri

اسے رکنا نہیں تھا اگر رک جاتا تو شاید نمک کا مجسمہ بن جاتا



لان میں لگی کر سیوں پہ لوگ بیٹھ چکے تھے کئی امراہ اپنے کارڈز ہاتھ میں لئے بیٹھے تھے یہی کارڈ بلند کر کے وہ رقم بڑھا سکتے تھے ابتدائی کر سوں پہ شمس، میر واعظ فرید اور عمر حیات بیٹھے تھے انکے عقب میں دولائن چھوڑ کر ہالے سلطان بیٹھی تھی اسکے ساتھ حسن تھا ہارون تھا اور لیل تھی سفیر یہاں نہیں رکا تھا وہ جاچکا تھا اس سے یہاں رکا ہی نہیں گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ڈائس کے پیچھے ایک شخص آکر کھڑا ہوا تھا ہالے نے اسے چونک کر دیکھا تھا وجہ اسکا چہرہ اسکے برانڈڈ کپڑے نہیں تھے وجہ تھی اسکی نیلی آنکھیں ہالے نے فوراً اپنے موبائل پہ ایک پیغام ٹائپ کیا اور اسے عمر کے نمبر پہ بھیج دیا عمر کے موبائل پہ پیغام جگمگایا تو اس نے ذرا کی ذرا گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا تھا اسکا چہرہ سرخ تھا ہالے محض ہور ہی تھی اسے نیلی آنکھوں سے بہت کچھ یاد آتا تھا جاننا چاہو گے کیا؟

! ایک ہفتہ قبل!

عمر حیات کے بنگلے پہ شام کے نیلا ہٹ ختم ہو گئی تھی رات کا اندھیرا ہر سو پھیل رہا تھا لاؤنج میں بیٹھی ہالے سلطان ٹی وی کی بڑی سکرین پہ کوئی ترکش ڈرامہ دیکھ رہی تھی اسی لمحے لاؤنج کی چوکھٹ پار کرتا عمر حیات اندر آیارف ٹراوزر اور شرٹ میں ملبوس بالوں کو ماتھے پہ گرائے وہ ہالے کے قریب صوفے پہ آکر بیٹھا تھا ایک نظر ٹی وی کو دیکھا اور پھر غور سے ٹی وی دیکھتی ہالے کو ہیرو نے ہیروئن سے کچھ کہا تھا اب کے وہ مسکرائی تھی

اتنے غور سے کیوں دیکھ رہی ہو؟ اور ہنس کیوں رہی ہو؟ وہ تیوری چڑھائے پوچھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ لڑکا... اس نے انگلی سے ٹی وی کی جانب اشارہ کیا مجھے اسکی نیلی آنکھیں بہت پسند ہیں خوب صورت ہیں ناں؟

عمر نے ایک سرسری نگاہ ٹی وی پہ ڈالی!! ہاں ٹھیک ہی ہیں لیکن میری آنکھیں زیادہ پیاری ہیں!!

ہالے نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا غور سے اسکین کرنے کے انداز میں پھر فوراً نفی میں سر ہلایا!! اونہوں تم سے زیادہ حسین ہیں اسکی آنکھیں!!

وہ دوبارہ ٹی وی کی جانب متوجہ ہو چکی تھی لیکن عمر اسے یوں دیکھ رہا تھا گویا کہہ رہا ہو!!،، کسی کی اتنی مجال کہ وہ تمہیں مجھ سے زیادہ خوب صورت لگے!!،،

www.kitabnagri.com

بند کرو ٹی وی چلو مجھے چائے بنا کر دو وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ہالے نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

ابھی تو بنا کر دی تھی عمر اچھا صبر کرو یہ قسط ختم ہو جائے تو بنادیتی ہوں

## Posted On Kitab Nagri

نہیں مجھے ابھی کے ابھی چائے چاہیے تمہیں شوہر کا خیال نہیں ہے اور اس نیلی آنکھوں والے کی تعریف کرنی ہے ہالے نے اب کے اسے مسکراہٹ دبا کر دیکھا تھا معاملہ اب اسے سمجھ آیا تھا عمر اسے کوئی ٹین ایجر لگا تھا

تم جل رہے ہو؟

ہنہ مجھے کیا ضرورت اس سے جلنے کی وہ شان بے نیازی سے بولا تھا لیکن اسکے کان سرخ ہو رہے تھے غصے سے شاید جلن سے

!! ویسے اس آدمی کو ذرا سی بھی اداکاری نہیں آتی نہ اسکو بولنے کا ڈھنگ ہے اور نہ بات کرنے کا!! عمر نے ہالے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کی معلومات میں اضافہ کیا

وہ جیسا بھی ہے مجھے اسکی آنکھیں پسند ہیں ہالے جتا رہی تھی

عمر نے ضبط کر لیا،، میں نے ترکش کباب کے ساتھ افغانی پلاؤ بنایا ہے چلو کھانا کھاتے ہیں،،!!

## Posted On Kitab Nagri

مطلب تم مجھے ڈرامہ دیکھنے نہیں دو گے؟

اگر تم اسی طرح اسکی تعریف کرتی رہیں تب تو ہر گز نہیں ہاں اگر تم یہ کہہ دو کہ میری آنکھیں اس کی آنکھوں سے زیادہ خوبصورت ہیں تب کچھ ہو سکتا ہے اس نے کندھے اچکائے تھے ہالے نے ٹی وی آف کیا مسکراہٹ دباتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

!!میں ٹی وی دیکھنا چھوڑ سکتی ہوں لیکن اپنے شوہر کی جھوٹی تعریفیں نہیں کر سکتی نیلی آنکھیں زیادہ پیاری ہیں!  
!،، وہ اسکے قریب سرگوشی کرتی فوراً باہر کی جانب لپکی تھی

عمر نے دانت پادانت جمائے!! میں تمہیں اسکے لئے معاف نہیں کروں گا اچھا!!،، اور میری آنکھیں زیادہ پیاری ہیں تمہیں کہنا پڑے گا وہ پیچھے سے بلند آواز میں پکار رہا تھا

آگ لگے ان ترکوں اور انکی نیلی آنکھوں کو وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آج حال میں موجود وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے عمر نے اسے دیکھتے ہوئے مسج ٹائپ کیا تھا

!! کیا وہ نیلی آنکھیں واقعی خوبصورت تھیں؟

ہالے نے چہرہ جھکا کر پیغام پڑھا پھر مسکراتے ہوئے کچھ ٹائپ کیا

،،!! وہ آنکھیں خوبصورت تھیں لیکن تمہاری آنکھوں سے زیادہ نہیں،،!! عمر اپنے موبائل کی سکرین پہ یہ پیغام پڑھتے ہوئے مسکرایا تھا پھر فون واپس جیب میں ڈال دیا بلاخر وہ اپنی تعریف کروا چکا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آہ یہ سیلف آبسید آدمی!



## Posted On Kitab Nagri

اسٹیج پہ ڈانس کے پیچھے کھڑا شخص شمس سلطان کی تعریفوں میں رطب السان تھا اسکے الفاظ شمس کی وہ خوبیاں بھی بیان کر رہے تھے جو شاید اس میں موجود ہی نہ ہوں اسٹیج کے دائیں بائیں اور سامنے کھڑے کیمرہ مین اپنے کیمرے میں اس سارے منظر کو محفوظ کر رہے تھے اسٹیج پہ سامنے دیکھتے ہوئے ہارون شاہد نے بے زاری سے گردن موڑ لی تھی وہ کم از کم یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس نے آنکھیں بند کیں ایک بھولا بسر منظر آنکھوں کے پردے پہ چلنے لگا

!! مہر ماہ سلطان کے جیل جانے کے ایک دن بعد رات آٹھ بجے !!

عمر حیات کے بنگلے پہ اس وقت دعوت کا سماں تھا یہ دعوت بھی عمر ہی کی جانب سے تھی کچھ عرصہ ہوا تھا وہ پسہ خرچ کرنے لگا تھا لمبی میز کے اطراف میں کرسیاں لگی تھیں انہی کرسیوں پہ اس وقت لیل، ہارون، حسن، عمر حیات اور ہالے سلطان بیٹھے تھے سربراہے کرسی پہ عمر اسکی دائیں جانب ہالے اور بائیں جانب حسن ہالے کے ساتھ والی کرسی پہ ہارون اور ہارون کے سامنے لیل چچوں اور کانٹوں کے بیچ ہلکی پھلکی باتیں ہو رہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

!!ویسے ایک اہم خبر ہے جو میں ہالے کو بتانا چاہتا ہوں حسن کھانے سے ہاتھ روکے بیٹھا ہالے کو دیکھ رہا تھا سب لوگ اسے دیکھنے لگے

،، اجازت ہے عمر بھائی؟،، وہ عمر کو دیکھتے ہوئے ایسی معصومیت سے بولا کہ عمر کو اپنے آس پاس خطرے کا الارم بجتا محسوس ہوا اس نے بدقت !!ہاں ہاں بولو !!کہہ کر اجازت دی تھی

جانتی ہو ہالے جب وہ سطر !!جادو اسکی منشاہ نہیں مجبوری تھی !!اسکا مطلب ہم نے تم سے پوچھنے کو کہا تو عمر بھائی (اس نے بھائی پہ زور دیا تھا) نے کیا کہا تھا؟

عمر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں حسن کی منت کی تھی ہو گا وہ اے ایس پی لیکن بیوی کے سامنے بڑے بڑے سوراخوں کی نہیں چلتی ہالے نے کھانے سے ہاتھ روک لیا

کیا کہا تھا؟

## Posted On Kitab Nagri

اس نے بولا کہ اب تمہاری بہن بتائے گی؟ وہ جو بچپن سے فیل ہوتی آرہی ہے وہ جسکی ہر پیپر میں سہیلی آتی ہے ہارون بھائی آگے آپ بتاؤ اس نے اب بات جیسے ہارون کے ساتھ میں دی تھی

عمر کے چہرے پہ جیسے کوئی سانپ ڈنک مار گیا ہو

ہارون نے سب کو ایک نگاہ دیکھا!! عمر نے کہا تھا کہ میری بیوی کو تو اپنے کورس کی کتابوں کا نہیں پتہ ہوتا چلی ہے مثالیں حل کرنے اس سے اچھا ہے میں شانوسے پوچھ لوں اور اس قدر مبالغہ آرائی پہ عمر کا دل چاہا تھا ہارون کا سر دیوار میں مار دے ہالے سنجیدگی سے انہیں سن رہی تھی

عمر نے کہا تھا ہالے دس دفع پیدا ہو کر آجائے تب بھی اس بات کا مطلب نہیں سمجھ پائے گی عمر حیات کی بیوی بن کر بھی اسے کچھ عقل نہیں آئی اس سے زیادہ عقل مند تو نرسری کلاس کا بچہ ہو گا اب کے لیل بولی تھی عمر بے چارگی سے انہیں دیکھے گیا کاش وہ اپنے حق میں کچھ کہہ پاتا

اب وہ تینوں چہرہ اٹھائے ایک نئی جنگ عظیم کا انتظار کر رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

!!،، مجھے میرے شوہر پہ یقین ہے وہ تمہاری طرح شیطان کا چیلہ نہیں ہے میرے بارے میں ایسی بات کہہ ہی نہیں سکتا،،!! لوجی سب برباد گیا حسن نے چچہ پلیٹ میں پٹھا تھا ایک کینہ توڑ نظر ہارون اور لیل کے لتاڑے ہوئے چہرے پہ ڈالی

!!،، اتنی اور ایکٹنگ کی ضرورت نہیں تھی ویسے!! اگر آپ دونوں کو ملانے کی بجائے یہ کیس میں نے خود ہینڈل کیا ہوتا تو اب تک یہ دونوں آٹھ بار لڑ چکے ہوتے وہ خفگی سے کہتا پلیٹ گیا تھا ہارون اور لیل کندھے اچکائے دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے

شکر ہے ہالے تمہیں میرا یقین ہے ورنہ..

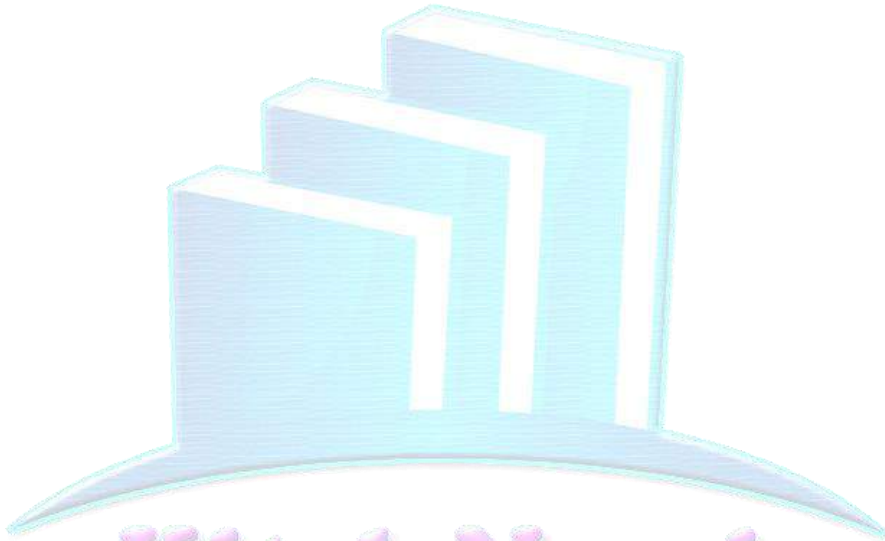
Kitab Nagri

کوئی یقین نہیں ہے مجھے میں جانتی ہوں تمہاری اس اینا کونڈا کے زہر سے بھری زبان میری شان میں کیا کچھ کہہ چکی ہو گی کمرے میں چلو دیکھتی ہوں تمہیں

اور یہاں عمر حیات کے اندر کا مسکین شوہر دھاڑے مار مار کر رویا ہو گا

## Posted On Kitab Nagri

گزرے وقت کو چھوڑ کر ہارون واپس حال میں آیا تو ڈانس کے پیچھے کھڑا آدمی اب بھی کچھ کہہ رہا تھا وہ سر جھٹک کر اسکو سننے لگا بے زاریت حد سے سوا ہونے لگی تھی



،،!! کیا تم تیار ہو؟

یہ وہ پیغام تھا جو عمر نے ابھی ابھی ٹائپ کر کے ہالے کو بھیجا تھا نیلامی شروع ہو چکی تھی مختلف لوگ اپنے کارڈز بلند کئے ہوئے تھے میر واعظ فرید ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا یوں جیسے وہ آخر میں سب سے بڑی بولی لگائے گا اور فاتح بن جائے گا

سکرین پہ نظر آتا عمر حیات کا میسج پڑھ ہالے کے چہرے کے تاثرات میں بے چینی گھل گئی تھی اسکے چہرے پہ تکان واضح تھی اسکی انگلیوں نے پیغام ٹائپ کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

!!ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں عمر قاتل تو ہم بھی ہیں... لکھ کر بے زاری سے موبائل پرے ڈال دیا عمر نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا اور پھر سر جھٹکا ذہن کے پردوں پہ کوئی اور منظر چلنے لگا تھا

تیرہ دن قبل... مہرماہ کی گرفتاری کے دو دن بعد

جیل خانے کی سلاخوں کے پیچھے وہ بیٹھی تھی بال بکھرے ہوئے لباس ٹیلا روکھے ہاتھ پیر بے جان جلد دو دن بس دو دن میں جیل اسکی ساری اکڑ نکال چکا تھا قید آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیتی ہے جو حالات یا زندگی نہیں سکھا سکتی جس وقت ایک لیڈی اہلکار اسے بلانے آئی مہرماہ تیزی سے اٹھی تھی اب وہ لیڈی اہلکار کے ساتھ راہ داریاں پار کرتی تیز تیز جا رہی تھی اسکے چہرے پہ ایک امید تھی ملاقاتی کمرے میں لا کر اسے جب بٹھایا گیا تو وہ ذرا سا چونکی تھی سامنے سے آتے عمر حیات کو دیکھ کر چونکی تھی اس نے یہ توقع نہیں کی تھی ملاقاتی کمرہ کیا تھا؟ بس ایک چھوٹا سا تنگ کمرہ جس میں ایک روشن دان لگا تھا کمرے کے عین وسط میں ایک چھوٹی لکڑی کی میز کے گرد دو کرسیاں رکھی تھی اسی میز کے اوپر ایک پیلا بلب جل رہا تھا یہ تفشیشی کمرہ تھا لیکن اس وقت ملاقاتی کمرہ تھا



## Posted On Kitab Nagri

ہیلو مہر ڈار لنگ عمر بشارت سے کہتا آگے آیا تھا کرسی کو موڑا یوں کہ پچھلا حصہ آگے لے آیا اور دونوں ٹانگیں دائیں بائیں کر کے کرسی کی پشت کے ساتھ ٹھوڑی ٹکا کر بیٹھ گا مہر ماہ سلگتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

میں جانتی ہوں عمر تم کیا کر رہے ہو میرے ساتھ میں سب سمجھ رہی ہوں تم اور میں ایک ہیں میں تمہارا دماغ پڑھ سکتی ہوں عمر اسکو دلچسپی سے دیکھے گیا

بتاؤ پھر مد رگو تھل کی اماں کیا چل رہا ہے میرے دماغ میں؟

مہر ماہ سخت آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی میز پر آگے کو ہوئی!! کل رات میرا کمرہ بدل کر مجھے ان عورتوں کے ساتھ رکھا گیا جو چار چار قتل کر چکی ہیں اور کل سے ہی اب تک وہ ایک ہزار بار ایسی حرکت کر چکی ہیں کہ میں ان سے بحث کرو اور وہ مزید آگے ہوئی

وہ... مجھے... مار... دیں اس نے الفاظ ادا کر دیئے تم یہاں اس جیل کی چار دیواری میں مجھ مرادو گے اور میں کچھ نہیں کر پاؤں گی میں جانتی ہوں میں تو یہ بھی جانتی ہوں کہ میرے پاس صرف آج یا کل کا دن ہو گا اس لئے وہ مسکراتی ہوئی پیچھے کو ہو بیٹھی

## Posted On Kitab Nagri

!!،، اس لئے میں نے تمہاری ٹراماز کی ماری بیوی کو یہ بتا دیا ہے کہ وہ بھی میرے جیسی ہے اسکے ہاتھوں پہ بھی خون لگا ہے وہ بھی قاتلہ ہے وہ بھی قیامت کے روز کعبہ کو ڈھادینے جتنے گناہ کی حامل ہوگی

وہ بول رہی تھی اور عمر آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھ رہا تھا اسکا چہرہ سپاٹ تھا بے تاثر

!! گھر جاؤ اور جا کر دیکھو تمہاری اپروول کی ماری بیوی ایک بار پھر خود کو اندھیروں میں دھکیل چکی ہوگی اور اس بار عمر اس بار تم اسے واپس نہیں لاسکو گے قتل بہت بڑا گلٹ ہے بہت بڑا آخر میں بلکل آخر میں اسکی آنکھوں میں تکلیف آئی تھی یوں جیسے بھوری آنکھوں کو کچھ یاد آیا ہو

Kitab Nagri

عمر سیدھا ہو بیٹھا کمر سیدھی کیے بلکل اسکی آنکھوں کی سیدھ میں دیکھتا

، وہ چاہے ٹراما کی ماری ہو یا چاہے اسکی انسکیورٹیز ہوں اب اسے ان سب سے باہر آنا ہو گا وہ اپنے اندھیروں میں روشنی خود پیدا کرے گی ہالے وہ عورت ہے جسے

## Posted On Kitab Nagri

میں نے محبت کی ہے مہر ماہ تم دیکھنا وہ سہارے کے لئے میرا ہاتھ بھی نہیں تھامے گی اسے بے ساهیاں نہیں پسند  
تمہاری طرح

وہ بولتے ہوئے آٹھ کھڑا ہوا تھا!! اور رہی تم تو تمہارے لئے میں نے موت نہیں زندگی چنی ہے مہر ماہ کو لگا تھا  
جیسے کسی نے اس کے چہرے پہ زور دار تھپڑ دے مارا ہو وہ تڑپ کر آٹھ کھڑی ہوئی تھی اسکی آنکھیں خوف سے  
پھیل گئی تھیں

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے عمر وہ بولی تو اسکی آواز کانپ رہی تھی عمر کا چہرہ بے تاثر رہا

،، تم.. تم یہ نہیں کر سکتے تمہیں یہ حق نہیں ہے.... تم مجھے مار دو پلیز میں یہاں اس ماحول میں کیسے رہوں گی آر  
یو کریزی؟ وہ دہل گئی تھی عمر پیچھے ہٹتا جا رہا تھا اس کے ہر قدم کے ساتھ مہر ماہ کو اپنا دل بیٹھتا محسوس ہو رہا تھا

تم یہاں رہو گی مہر ماہ کیونکہ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ موت ہر بار سزا نہیں ہوتی کئی بار زندگی زیادہ بھیانک  
ہوتی ہے تمہیں مار دوں گا تو ایک جھٹکے میں ختم ہو جاؤ گی لیکن اگر زندہ رہو گی تو ہر دن اپنی موت مانگو گی

## Posted On Kitab Nagri

خدا کے کے عمر یہ مت کرو تم... تم اچھے آدمی ہو میں غلطی ہو گئی مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی میں واپس آنا چاہتی ہوں مجھے یہاں سے نکالو پلیز عمروہ لکھیا رہی تھی عمر چوکھٹ تک آچکا تھا مہر ماہ کے سفید پڑتے وجود کو دیکھا اسے سکون نہیں مل رہا تھا لیکن کچھ تھا کہ زخموں پہ ٹھنڈک کی طرح لگ رہا تھا

میں یہاں ہر ہفتے آؤں گا مہر میں تمہیں آکر اپنے پورے ہفتے کی کہانی سناؤں گا میں تمہیں بتاؤں گا کہ آج میں نے ہالے کو کیا بنا کر کھلایا میں نے آج اسے کہاں شاپنگ کروائی آج اس سے کتنی محبت بھری باتیں کیں تم حسد اور جلن کی ماری عورت تمہارے لئے یہی سزا ہو گی کہ تم ان باتوں کو سن کر پل پل مروہ چوکھٹ پار نہیں کر سکا بس کھڑا رہا

مہر ماہ کی خوف زدہ آنکھیں اب بھل بھل آنسو بہا رہی تھیں سانس رک رک کر آ رہا تھا روح جیسے قبض ہو رہی تھی!! مجھے مار دو عمر... تمہیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے مار دو میں یہاں نہیں رہ سکتی میرے ساتھ یہ ظلم مت کرو مجھے ایسی سزا مت دو پلیز مجھے مار دو وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جی چاہ رہا تھا اپنی چلتی نبض خود ہی روک لے

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں یہاں یہ عورتیں اتنا ماریں گی کہ تم آٹھ بھی نہ سکو تم زخم زخم ہو جاؤ اور پھر وہ تمہیں ایک ہفتہ سکون سے رہنے دیں گی تاکہ تمہارے زخم بھر سکیں اور اسکے بعد وہ تمہیں پھر زخم دیں گی اور انکے زخم صرف چند دنوں کے لئے ہوں گی وہ کبھی بھی تمہیں جان سے نہیں ماریں گی کیونکہ تمہیں پل پل مرنا ہے تم یہاں رہو ساری زندگی رہو میں یہاں آتا رہوں گا ایک دن اپنے بچے یہاں لاؤں گا جب تم حسد کی آگ میں جلوگی تب مجھے سکون نصیب ہو گا تمہاری سزا موت نہیں زندگی ہے مہرماہ

وہ بول کر چوکھٹ سے ہٹ گیا تھا مہرماہ دیوانہ وار اسکے پیچھے بھاگی تھی لیکن عمر نہیں رکھا اسکے دل کو کچھ ہو رہا تھا وہ جتنا نارمل دکھ رہا تھا اتنا تھا نہیں مہر کو لیڈی اہلکاروں نے بازوؤں سے جکڑ رکھا تھا وہ ہڈیانی انداز میں چیخ رہی تھی

مجھے مارو عمر... خدا کے لئے مجھے جان سے مار دو مجھے زندہ کیوں چھوڑا ہے... میں مرنا چاہتی ہوں خدا کے لئے مجھے مارو وہ چیخ رہی تھی کسی پاگل جنونی کی طرح خود کو چھڑوا رہی تھی جیل خانے میں اسکی چیخیں اسکا ماتم گونج رہا تھا

زندگی واقعی اسکے لئے سزا ثابت ہونے والی تھی اور وہ یہ بات اچھی طرح جانتی تھی اسے اپنے حصے کی سزا مل چکی تھی لیکن کوئی تھا جواب بھی باقی تھا...

## Posted On Kitab Nagri



وہ رش ڈرائیونگ کرتا گھر کی طرف جا رہا تھا اسکے ذہن میں بس ہالے تھی صرف ہالے اسکا ہاتھ بار بار پیشانی کو  
مسل رہا تھا کیا کرے کہاں جائے؟ پتہ نہیں مہر ماہ اس سے کیا کہہ چکی ہوگی اللہ ہی جانے وہ کیا پیغام بھجوا چکی  
ہوگی اسے بس فوراً گھر جانا تھا

www.kitabnagri.com

یہاں سے چند کلو میٹر دور غزالہ روجی کے کلینک میں نیلے صوفے پہ ہالے سلطان بیٹھی تھی اسکے سامنے روجی  
بیٹھی تھی غور سے ہالے کو دیکھتی ہوئی ہالے کا چہرہ خالی تھا اس پہ کوئی گلٹ نہیں تھا کوئی دکھ نہیں تھا وہ گردن  
تانے ہوئے بیٹھی تھی



## Posted On Kitab Nagri

!! مجھے علاج چاہیے ڈاکٹر!! اور اس بار یہ عمر کے لئے یا پھر لوگوں کے لئے نہیں ہو گا نہ کسی خوف کسی محبت کے لئے مجھے علاج میرے لئے چاہیے۔ میرا جسم تھک گیا ہے۔ مجھے اب بس سکون چاہیے۔ آپ مجھے بتائیں مجھے کیا کرنا ہو گا جس طرح کی تھیرپی آپ چاہتی ہیں میں کروں گی۔ لیکن بس مجھے آزادی دلوائیں میرے کندھوں سے بیسا کھی ہٹا کر مجھے میرے پیروں پہ کیسے چلنا ہے یہ سکھا دیں پلیز

روحی مسکرائی تھی!! شروع سے شروع کرو ہالے سلطان اور مجھے جھول والی بے تکی سی کہانی سناؤ وہ کہانی جو سچ ہے کیونکہ تمہارا سچ ہی تمہاری نجات ہے ہالے نے گیلی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا کندھوں کا بوجھ سرکنے لگا تھا اور آج وہ سچ بولنا شروع ہوئی تھی اور پھر اگلے دو گھنٹے وہ دونوں بات کرتی رہیں تھیں جو دل میں تھا ہالے کہہ چکی باتوں کا بوجھ اتر اتر تو وہ باہر نکل آئی تھی عمر سامنے ہی کھڑا تھا گاڑی سے ٹیک لگائے تشویش سے اسے دیکھتا ہوا البتہ ہالے کمپوزڈ تھی وہ چوٹھے چھوٹے قدم لیتی اسکے قریب چلی آئی تھی عمر غور سے اسے دیکھ رہا تھا وہ اسکے قریب آ کر رکی گردن اٹھا کر عمر کو دیکھا وہ اسے ہی تک رہا تھا

تم پہلے سے جانتی تھی ناں؟ وہ اسکا چہرہ پڑھ سکتا تھا ہالے نے اسکی آنکھوں سے نظر نہیں ہٹائی!! ہارون شاہد مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا عمر وہ میرے لئے جھوٹ بول سکتا ہے لیکن مجھ سے کبھی نہیں یہ یاد رکھنا اگر تمہیں مجھ سے کچھ چھپانا ہو تو ہارون کو ساتھ مت لے جانا

## Posted On Kitab Nagri

عمر اب بھی فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا ہالے نے اسکی کہنی پہ ہاتھ رکھا تھا!! میری فکر مت کرو عمر میں سب جانتی ہوں ہاں وہ آدمی مجھ سے قتل ہوا ہے اور یہ گلٹ ساری زندگی میرے ساتھ رہے گا میرا دل ٹوٹ گیا ہے لیکن ہے سب جان بوجھ کر نہیں کیا میں نے میں وقت لوں گی اور شاید ٹھیک ہو جاؤں اس نے ہلکے سے کندھے اچکا دیئے

مجھے لگا تھا تم مجھے سے ناراض ہو گی کہ میں نے تم سے جھوٹ بولا ہے

اب ایسے ری ایکٹ مت کرو جس سے مجھے لگے کہ تم شرمندہ ہو کیونکہ تم نہیں ہو عمر ہالے زور دے کر بولی تھی تم مجھ سے جھوٹ بول سکتے ہو لیکن جب میں پوچھوں تو سچ بولا کرو کیونکہ میں تب پوچھوں گی جب سچ جانتی ہوں گی وہ کہتے ہوئے اپنی جانب سے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی تھی جب عمر کی آواز پہ ٹھہر گئی

کیا تم ٹھیک ہو؟ الفاظ چابک کی طرح دل پہ لگے تھے آنکھیں زخمی ہو گئیں وہ دروازہ اسی طرح آدھا کھولے کھڑی رہی وہ اسکے سامنے دوسری جانب کھڑا تھا فکر مند سا

## Posted On Kitab Nagri

،،ہالے چند لمحہ اسکو دیکھتی رہی پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلادیا عمر کو یوں لگا تھا جیسے کسی نے اسکے دل میں کانٹا چبھو دیا ہو!! قتل آپ کو کبھی بھی پہلے جیسا نہیں رہنے دیتا عمر اس آدمی کے ساتھ میرے دل کا ایک حصہ مرا ہے اور میں اب ساری زندگی اس گلٹ میں رہوں گی کہ میں قاتل ہوں ساری زندگی یہ خوف ہو گا کہ نہ جانے اللہ مرے ساتھ کیا معاملہ کرے گا وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی عمر مغموم ہوا تھا

!!میں اس آدمی کے خاندان کو نفیسہ آنٹی کے ساتھ جا کر دیت ادا کر آئی ہوں میں نے اسکے بچوں کا اسکول اپنی ذمہ داری لے لیا ہے لیکن میں پھر بھی سکون میں نہیں ہوں شاید ساری زندگی ایسی رہوں وہ بے چارگی سے کندھے اچکاتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

عمر کا دل بھاری سا ہونے لگا تھا اس لڑکی کو اذیت میں دیکھنا اسکے لئے سب سے بڑی اذیت تھا

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

!! حال.. دوپہر ایک بج کر نو منٹ نیلامی کی تقریب

جی تو کیا کوئی ٹیم ریڈ سے زیادہ کی بولی لگا رہا ہے کوئی ہے میدان میں۔ کوئی ہے جو میر واعظ فرید سے زیادہ بولی لگائے؟



ٹیم ریڈون...

ٹیم ریڈ ٹو.....

آپ میری جگہ کو میری مرضی کے بغیر کیسے بچ سکتے ہیں یہ آواز، یہ آواز ہالے سلطان کی تھی جو اپنی کرسی سے آٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اب سیدھ میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی اسکی آواز میں کچھ تھا کہ خوف کھایا جائے کچھ تھا کہ ڈرا جائے یہ جملہ ایسا تھا جیسے کسی فلم کا کلائمیکس

## Posted On Kitab Nagri

!! اس جگہ کی اٹارنی میرے پاس ہے اور مالکانہ حقوق میری بیوی کے پاس عمر بولتے ہوئے اٹھا تھا

!! آپ کو کس نے یہ حق دیا کہ ہماری پراپرٹی کو ہماری مرضی کے بغیر بیچ دیں؟ وہ چلتا ہوا اسٹیج پہ آ رہا تھا شمس سن ہو گیا تھا اسکے حلق سے کوئی آواز نہیں نکلتی تھی وہ بس پھٹی پھٹی نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا اسی لمحے کئی لوگ کمرے اٹھائے ان آتے دکھائی دیے تھے انکے پیچھے سیاہ وردی پہنے ہوئے عمر کے پیٹی بھائی بھی آ رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے ایک جنگ سماں بن چکا تھا شمس بے یقین نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں اعتبار ٹوٹنے کی کرچیاں تھیں

تم کیسے کہہ سکتے ہو یہ جگہ تمہاری ہے؟ میرا واعظ کی ٹھنڈی ہڈیوں کو جمادینے والی آواز پہ عمر نے ہاتھ میں پکڑی موٹی فائل ہوا میں لہرائی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

!! میرا صاحب میں ثبوتوں کے ساتھ آیا ہوں!! فہیم مرزا شمس سلطان اس وقت ہر کوئی اگر کسی سے ڈر رہا تھا تو وہ تھا اس فائل کا اصلی نکل آنا میرا واعظ اٹھا تھا اسکے گارڈ نے بندوقیں سیدھی کر لیں میرے ہاتھ کے اشارے سے انہیں شانت رہنے کو کہا تھا وہ اب قدم اٹھاتا اسٹیج کی جانب آ رہا تھا جہاں عمر حیات پہلے ہی کھڑا تھا ہاتھ میں فائل لئے گردن سیدھی کیے اسٹیج پہ چڑھتے میرے ایک نظر پلٹ کر شمس کو دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

!! تمہارا یوں خاموش بیٹھ جانا مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے دھوکہ میرے قریب ہے وہ سرد لہجے میں بولا تو شمس گڑبڑا کر آٹھ کھڑا ہوا اس نے ایک نظر عمر کو دیکھا تھا یوں جیسے یقین کر لینا چاہتا ہو کہ آج اسے بھی دھوکہ دیا جا چکا تھا میڈیا کے نمائندے کمرے سیدھے کیے کھڑے تھے وہ منتظر تھے کہ اب کون کیا کہتا ہے

میں میرا اعظ فرید.. وہ اسٹیج پہ رک کر سارے مجمعے کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، میں یہاں ہونے والی چالوں سے لاعلم ہوں۔ لیکن اگر مجھے یہ علم ہو گیا کہ یہاں کسی کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے۔ تو میں اسے سزا ضرور دلوں گا وہ شمس اور عمر کی جانب مڑا تھا لوگوں کا شور میڈیا کے بلند آواز میں چبھتے سوالات اور ان سب کے بیچ کھڑے تین لوگ میرے عمر اور شمس جبکہ چوتھا انسان چلتے ہوئے اسٹیج کی جانب آ رہا تھا اسکے ہاتھ میں ایک خاکی فائل تھی

Kitab Nagri

وہ جس کے پاس مالکانا حقوق تھے وہ آرہی تھی اسکی چال شہزادیوں جیسی تھی اسکی آنکھیں عام تھیں لیکن انکا تاثر اچھے اچھوں کو دہلا سکتا تھا یہ وہ لڑکی تھی جس نے زندگی کے اتار چڑھاؤ دیکھے تھے جو گری تھی زخمی ہوئی تھی لیکن نہ اس نے زخموں کا ماتم کیا نہ اس نے گرنے پہ سہارے مانگے وہ ہالے سلطان تھی فیری ٹیلز میں رہنے والی حقیقی لڑکی



## Posted On Kitab Nagri

اگر یہ جگہ آپ کی تھی تو آپ اب تک خاموش کیوں تھیں؟ میرا سٹیج پہ کھڑی ہالے سے پوچھ رہا تھا

فائل چوری ہو چکی تھی میر صاحب اور مجھے میرے چچا سے جان کا خطرہ تھا اگر میں یہ فائل وقت سے پہلے دکھا دیتی تو کیا ہوتا شاید آپ نہیں جانتے؟

لیکن تمہیں یہ نقلی فائل ملی کہاں سے شمس نے دانت پہ دانت جما کر ضبط سے پوچھا تھا ہالے معصومیت سے مسکرائی تھی اس نے یاد کرنا چاہا اسے یہ فائل کہاں سے ملی تھی

فروا سلطان کے قتل کی دوسری رات، رات دو بجے

Kitab Nagri

سلطان منزل گھپ اندھیرے میں ڈوبا تھا ہر طرف تاریکی تھی موت کا سناٹا اب تک اس محل میں گونج رہا تھا ایک انسان کی موت پورا گھر خالی کر دیتی ہے

دبے قدموں سے مہرماہ سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہاں تین لوگ موجود تھے انکے ہاتھ میں ٹارچز تھیں اور وہ الماری کے اندر بنے ڈیجیٹل لا کر کا کوڈ کھولنے کے لئے بے تاب نظر آتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

حسن، ہالے، عمران تینوں نے اپنی اپنی باری کا کوڈ لگانا تھا سب سے پہلے عمر آگے آیا تھا اس نے چند ہند سے دبائے

لیکن اگلے ہی لمحے



In correct password

اسکا منہ چڑا رہا تھا اس نے سفیر کی ڈیٹ آف برتھ ڈالی تھی وہ ہٹ گیا اب کے ہالے کی باری تھی

وہ قریب آئی نیلے رنگ کی نیل پینٹ سے سبھی انگلیوں سے چند ہند سے دبائے

In correct password

## Posted On Kitab Nagri

وہ کوفت سے پیچھے ہوئی تھی بے زاری حد سے سوا ہونے لگی اس نے مہرماہ کی اپنی ڈیٹ آف برتھ ڈالی تھی حسن  
سنجیدہ چہرے کے ساتھ آگے آیا تھا اس کے ذہن میں کوئی اور ہی منظر تھا

(میں نے ابا کے لئے سفیر کو چھوڑ دیا حسن میں مجبور تھی میں کیا کرتی حسن میں کیا کرتی وہ رورہی تھی ہالے کی  
منگنی والی رات وہ رورو کر حسن کو کچھ بتا رہی تھی)

وہ جو ہند سے دبا رہا تھا اسے یقین تھا وہ درست ہوں گی وہ اندازے نہیں لگا رہا تھا وہ اس عورت کی مینٹیلٹی دیکھ کر  
پاسورڈ کھول رہا تھا ہر انسان اپنا پاسورڈ "اپنے مطابق" رکھتا ہے "کھولنے" والے کے مطابق نہیں جس دن یہ  
بات سمجھ آگئی اس دن آپ کے لئے کوئی بھی پاسورڈ کھولنا مشکل نہیں رہے گا اور اسی لمحے کریکٹ پاسورڈ کی  
بپ بجی تھی لا کر کھل چکا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر ستائش سے حسن کے کندھے کو تھپکتے ہوئے آگے بڑھ آیا اسکی انگلیوں نے آگے بڑھ کر دو فائلز نکال لی تھیں

ایک اٹارنی فائل اور دوسری مالکانہ حقوق کی فائل

## Posted On Kitab Nagri

اپنی محبت اپنی نفرت اپنی کمزوری کسی کے آگے عیاں کر دینا کبھی کبھی آپ کے لئے برا ثابت ہو سکتا ہے



دھوپ کی شدت میں تیزی نہیں تھی یہ کراچی کے سرما کی دھوپ تھی اسٹیج اب کے مختلف تھا ایک لمبے صوفے کے ساتھ ایک چھوٹی میز کا انتظام بھی ہو چکا تھا اسی میز پہ اس وقت چار فائلز رکھی تھیں دو وہ جو شمس سلطان کے پاس تھیں اور دو وہ جو ہالے اور عمر کے پاس تھیں دو ادھیڑ عمر مردان صوفوں پہ بیٹھے تھے اور فائل ہاتھ میں اٹھائے آنکھ کے قریب کئے لکھائی کا معائنہ کر رہے تھے شمس بار بار پہلو بدل رہا تھا اس کا حلق خشک ہو رہا تھا وہ بس یہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا وہ یہ ساری فائلز اٹھا کر رپوش ہو جانا چاہتا تھا لیکن اسکے سامنے پولیس کھڑی تھی وہ سیاہ وردی والے لوگ جن کے منہ گالیاں اور ہاتھ تھپڑاٹھانے کے لئے بنے تھے وہ مارتے ہوئے گالیاں بکتے ہوئے یوں بے نیاز ہوتے تھے جیسے یہ تو ان کا پیدا نشی حق ہے

## Posted On Kitab Nagri

انکے ساتھ ہی وہ لوگ بھی کھڑے تھے جنکو اگر آپ نے انگلی سے چھوا تو وہ بازو کا الزام لگا دیں گے وہ جو آپ کا چہرہ ایک پل میں پوری دنیا کو دکھا سکتے ہیں وہ جن کے چینل پہ چلنے والی ایک پٹی آپ کی زندگی تباہ کر سکتی ہے جب سامنے ایسے ظالم لوگ کھڑے ہوں تو تمہیں چاہیے کہ بھاگنے کے موقعے ہوتے ہوئے بھی کھڑے رہو

معائنہ مکمل ہو چکا تھا سفاری سوٹ والا ایک آدمی ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسائے بولنے کے لئے تیار تھا ہر شخص کان بن گیا سب کے جسم سماعت بن گئے

یہ سائن جعلی ہیں!! انہوں نے شمس کی آسمانی فائل ہوا میں بلند کی تھی نیوز چینل پہ پٹیاں چلنے لگی تھی تمہیں صحافی زور زور سے بولنے لگے تھے شمس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا اسکا انت قریب تھا

www.kitabnagri.com

آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں یہ سائن اصلی ہیں وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلایا تھا دل کو البتہ کوئی زور زور سے جکڑ رہا تھا

سفاری سوٹ والا آدمی مسکرایا تھا!! جو سائن آپ کے پاس ہیں وہ لفظ ٹیڑھے ہیں جبکہ معراج سلطان کی لکھائی میں کبھی بھی ٹیڑھ پن نہیں آتا وہ سیدھے صاف الفاظ لکھتے تھے

## Posted On Kitab Nagri

احمد علی شاہ کہہ رہے تھے اور باقی سب دم سادھے انکوسن رہے تھے

!! دوسری بات یہ کہ الفاظوں کا ایک دوسرے کے ساتھ فاصلہ آپ کی فائل میں نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ

معراج سلطان لفظ مناسب فاصلے پہ لکھتے تھے

وہ جلدی میں بھی سائن کر سکتے ہیں شمس نے ناگواری سے ٹوکا تھا اسکا جسم اسکا ساتھ چھوڑ رہا تھا اسے اپنے آگے

موت دکھ رہی تھی لیکن وہ ایک آخری کوشش کر کے دیکھ لینا چاہتا تھا میر واعظ نے اب کے دوسرے آدمی نوید

علی کو اشارہ کیا تھا وہ بولنے لگا

Kitab Nagri

!! آپ صحیح کہہ رہے ہیں شمس صاحب سائن جلدی میں بھی ہو سکتے ہیں لیکن معراج سلطان ایک جج تھے وہ دن

میں ان گنت سائن کرتے تھے جلدی انکا معمول تھا اور ہم نے انکی تمام سائن چیک کی ہیں نوید نے کہتے ساتھ دو

تین فائل اٹھا کر ہوا میں بلند کیں



## Posted On Kitab Nagri

،، ان تمام فائلز میں معراج سلطان کی سائن ہر پنے پہ موجود ہے لیکن یہ تمام سائن مختلف ہیں جو سائن آپ کی فائل پہ موجود ہے وہ معراج سلطان کی ہے ہی نہیں وہ سائن زبردستی لئے گئے ہیں یوں جیسے کسی نے انکا ہاتھ پکڑ کر سائن کروایا ہو

پولیس والوں نے اب کے ہتھکڑی بھی نکال لی تھی بے زاری سے وہ یہ سارا ڈرامہ ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے رپورٹ ڈکیرے کے سامنے کھڑے مزید بلند آواز میں چیخنے لگے تھے ہر ایک کو جلدی تھی ہر ایک یہ خبر پہلے پہنچانا چاہتا تھا فہیم مرزا کا حلق خشک ہونے لگا تھا

آپ ایک آخری بات بتانا بھول گئے نوید صاحب عمر نے مسکرا کر کچھ بتایا تھا

Kitab Nagri

!! نوید تسلی دینے والے انداز میں پلک جھپک گئے اور شمس سلطان کی فائل پہ موجود سائن پہ ہاتھ رکھا "!!" یہ یہاں بالکل اپنے نام کے اختتام پہ معراج سلطان ایک چھوٹا سا سٹار بناتے تھے یہ سٹار انکی سائن کا حصہ تھا آپ کی فائل میں وہ سٹار بھی نہیں ہے اور سب سے اہم بات معراج سلطان اپنی قلم پہ گرفت بہت سخت رکھتے تھے یوں کہ انکی لکھی عبارت صفحے کی دوسری جانب بھی ہلکی ہلکی دکھائی پڑتی تھی آپ کی فائل میں وہ بھی نہیں ہے سو

## Posted On Kitab Nagri

ثابت ہوا کہ شمس سلطان کے پاس ایک جعلی فائل اور نقلی دستخط ہیں جبکہ عمر حیات اور انکی اہلیہ کے پاس جو دستاویزات ہیں وہ اصلی ہیں

یکدم شور بڑھ گیا تھا پولیس اہلکار اسٹیج پہ چڑھ آئے تھے شمس بے یقینی سے انہیں کھڑا دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں آتا تھا کہ یہ سچ ہے میر واعظ برف تاثرات سے شمس کو دیکھ رہا تھا ایس آئی نے اب شمس کے ہاتھ میں ہتھ کڑی ڈال دی تھی میڈیا والے چلا چلا کر حلق پھاڑ رہے تھے ملک کو سب سے بڑی نیوز مل چکی تھی

عمر اور ہالے اپنے دل میں سکون سا اترتا محسوس کرنے لگے تھے پولیس اسے لے کر جا رہی تھی وہ کھنچتا چلا جا رہا تھا کسی قسم کی مزاحمت کسی قسم کی زور آزمائی وہ کچھ بھی نہیں کر رہا تھا میڈیا کے نمائندوں کو بڑی مشکل سے ہیون کی عمارت کے اندر رکھا گیا تھا شمس سلطان کے قدم بلاخر اس مقدس عمارت سے باہر تھے رپورٹرز اب ہالے اور عمر پہ جھپٹ پڑے تھے سوال... الزامات کی تردید.. کہانی انہیں سب جاننا تھا عمر نے ایک نظر ہالے کو دیکھا اور پھر اس نے پلکیں جھپکا کر اجازت دی تھی یوں جیسے کہہ رہی ہو!! تم جاؤ میں سنبھال لوں گی!!

وہ میر واعظ کے ساتھ تیزی سے اسٹیج سے اتر گیا تھا نمائندوں کو ہالے اور ہارون مصروف کر چکے تھے سفیر خاموشی سے ایک جانب بیٹھا تھا اسکا دل مرچکا تھا وہ بس بغیر کچھ کہے اور سننے لاش کی مانند بیٹھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد اگر ہیون کی عمارت سے باہر آؤ تو پولیس موبائل میں شمس سلطان کے سامنے میر واعظ بیٹھا تھا اسکا چہرہ یوں تھا جیسے سالم برف اسکی آنکھیں یوں تھیں جیسے نری موت

میں نے کہا تھاناں شمس دھوکہ نہیں پسند مجھے؟ وہ شمس کے خوف زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

!!،، میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں جب زمین خریدنے آتا ہوں تو خریدے بغیر واپس نہیں جاتا کہا تھاناں؟ اسکا لہجہ ایسا تھا کہ کوئی بھی خوف کھا جائے

مجھے اب اپنا گھر بیچو اپنی کمپنی بیچو یا پھر میں نہیں جانتا تمہارے پاس اب بیچنے کو کتنے اثاثے ہیں لیکن میں بس یہ جانتا ہوں کہ تم مجھے حساب دیے بغیر قبر میں بھی نہیں جاسکتے اسکے لہجے کی ٹھنڈک شمس کو یوں لگا تھا جیسے اسکی ریڑھ کی ہڈی جم رہی ہو اس نے بہت سارا تھوک نگلا تھا چہرے پہ بدقت نارمل رہنے کے تاثرات رکھے

!!،، میں اس میس سے نکل آؤ گا میر صاحب میں . . .

## Posted On Kitab Nagri

اسکے اگلے الفاظ اسکے منہ میں رہ گئے تھے

!!، مجھے تمہاری واپسی سے کوئی سروکار نہیں مجھے یہ بتاؤ تم میرے ہاتھوں میں آج کیا دے رہے ہو!! میرے  
اسکی بات تندہی سے کاٹی تھی شمس بے بسی بھرے ضبط سے اسے دیکھ کر رہ گیا

میں اپنا گھر اور اپنی کمپنی آپ کو بیچ دوں گا ابھی کے ابھی بس مجھے انکے کاغذات لانے ہوں گے اور ایک دو...

مخل ہونے کے لئے معذرت اس دلکش آواز پہ وہ دونوں گاڑی کے باہر کی جانب گردن موڑ گئے تھے مسکراتا  
ہوا عمر حیات لیکن ایسی مسکراہٹ تو شاید ابلیس کی ہوتی ہو

Kitab Nagri

عمر... یہ سب کیا ہے؟ شمس اسے دیکھ تڑپ کر بولا تھا گو کہ اسے اب بھی امید تھی کہ عمر شاید اسے بچالے گا

!!، میں تمہیں سب دوں گا جو تمہیں چاہیے بس ایک بار صرف ایک بار مجھے یہاں سے نکالو تم نکال سکتے ہو عمر  
وہ جیسے جتا رہا تھا عمر نے اس پہ ایک بے نیاز نظر ڈالی اور پھر میر و اعظ کی جانب مڑا

## Posted On Kitab Nagri

،،!!میر صاحب... اس آدمی سے میرا کوئی تعلق نہیں لیکن آپ، آپ کو دس سالوں سے جانتا ہوں آپ ہیوں کے سب سے پرانے ڈونر ہیں اس لئے میں آپ کو اس آدمی کی سچائی بتا دینا چاہتا ہوں اس نے کہتے ساتھ ساتھ میں پکڑی فائل انکے آگے کی تھی

یہ فائل اس فائل میں عاق نامہ ہے شمس سلطان کے نام انکے والد کی جانب سے عاق نامہ اور بے زاری نامہ (بے زاری نامہ ایک قسم کا قانونی اعلان ہوتا ہے یہ اس صورت میں کیا جاتا ہے جب آپ کے گھر کا کوئی، باپ، بیٹا، بھائی، چچا یا پھر کوئی بھی فرد کسی ایسے کام میں ملوث ہو جس سے آپ آپ کا خاندان یا آپ کی ساکھ متاثر ہو رہی ہو یا پھر اس شخص سے جڑے لوگ اپنے قرض یا پھر کسی بھی قسم کے نقصان کی بھرپائی آپ سے چاہتے ہوں تب آپ انکے خلاف ایک بے زاری نامہ بنوا سکتے ہیں جس کا مطلب یہ ہو گا کہ اس شخص کے قول و فعل سے آپ کا کوئی واسطہ نہیں ہو گا)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جس شخص کا باپ ہی اسے ڈس اون کر چکا ہے اسکے پاس کونسا گھر اور کونسی جائیداد؟ عمر سادگی سے کہہ رہا تھا پھر ایک نظر شمس کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

،،!! آپ مجھے سب کچھ دے سکتے ہیں لیکن معراج سلطان نہیں اور انکو چھیننے پہ میں آپ کو ساری زندگی معاف نہیں کر سکتا،،!! وہ دھیرے سے کہہ کر مڑ گیا تھا اب وہ شمس کا انجام جانتا تھا

شمس ہذیانی انداز میں چیخ رہا تھا عمر کو پکار رہا تھا وہ بار بار میر واعظ فرید کو اپنی بے گناہی کا یقین دلارہا تھا لیکن اب شاید دیر ہو چکی تھی میر اسے دیکھے بغیر گاڑی سے اترتا تھا

اس نے موبائل کان سے لگا رکھا تھا آس پاس اسکے گارڈز کھڑے تھے پولیس موبائل اب دور جارہی تھی لیکن شمس کی آوازیں یہاں تک آتی تھیں انہی آوازوں کے درمیان میر واعظ کی ہلکی آواز بھی سنائی دیتی تھی

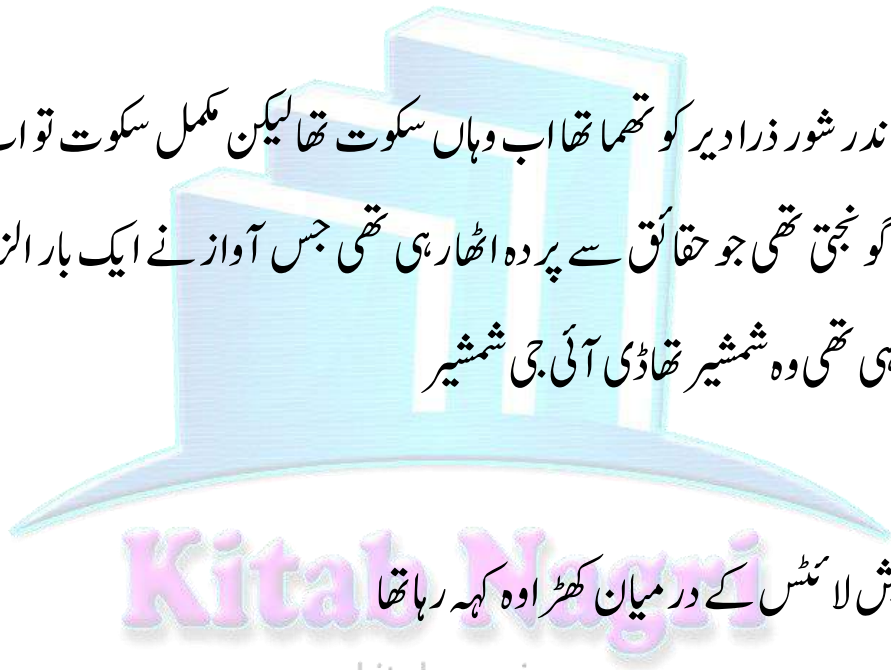
!! میں جس چوتھے کام کے لئے مشہور ہوں وہ اس آدمی کے تھانے پہنچنے سے پہلے ہو جانا چاہیے!!،، اس نے بات ختم کر کے فون پرے اچھال دیا تھا آنکھوں پہ سیاہ چشمہ لگائے اب وہ دور جارہا تھا

لیکن وہ کسی کا انت بے حد قریب لاچکا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ہیون کی عمارت کے اندر شور ذرا دیر کو تھما تھا اب وہاں سکوت تھا لیکن مکمل سکوت تو اب بھی نہیں تھا وقفے وقفے سے ایک آواز گونجتی تھی جو حقائق سے پردہ اٹھا رہی تھی جس آواز نے ایک بار الزام دھرا تھا آج وہی آواز حق کی بات کر رہی تھی وہ شمشیر تھادی آئی جی شمشیر



www.kitabnagri.com

،،!معراج سلطان کے خلاف ملنے والے تمام ثبوت جھوٹ کا پلندہ تھے اور کچھ نہیں انکے اپنے ہی بھائی نے جائیداد کی خاطر ایک فرشتہ صفت انسان کو نہ صرف قتل کروایا بلکہ ان پہ کئی سارے گھٹیا جرائم پلانٹ کئے

## Posted On Kitab Nagri

مجمعے میں کھڑے حسن کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں ہالے سلطان نے آسودگی سو آنکھیں بند کر لیں تھیں جیسے ایک خوبصورت موسیقی سنتے وقت وہ مدہوش سی ہو

پولیس کے سامنے ایسے گواہ اور ثبوت لائے گئے کہ پولیس گمراہ ہو گئی لیکن پولیس نے عمر حیات جو کہ مرحوم معراج سلطان کے داماد اور بھتیجے ہیں انکی ایک ریکویسٹ پہ انکی انصاف کی اپیل پہ دوبارہ کاروائی شروع کی تو چند ایسے حقائق سے پردہ اٹھا جو ہمارے لئے بھی شاکنگ تھے میں آپ سب سے معذرت چاہتا ہوں لیکن نہ میں نے پچھلی بار کوئی ذاتی دشمنی نبھائی نہ اب میں کسی کو فیور دے رہا ہوں پولیس ثبوت اور گواہوں پہ کام کرتی ہے میں نے اور میری ٹیم نے اپنا کام غیر جانب داری سے کیا لیکن ایک بار پھر ہم معراج سلطان اور انکے خاندان سے معذرت چاہتے ہیں

Kitab Nagri

عمر حیات نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر سر کو ہلکا سا خم دیا تھا یوں جیسے معذرت قبول کی ہو لیل لٹے قدم پیچھے ہوتی جا رہی تھی اس کا سفر ختم ہوا اب اسے یہاں نہیں رہنا تھا اسکا کہانی سے جانے کا وقت ہوا چاہتا تھا اور وہ دبے پاؤں جارہی تھی ویسے ہی جیسے وہ آئی تھی اس کا آنا ٹھنڈی ہواؤں جیسا تھا وہ جارہی تھی اپنے پیچھے خزاں چھوڑ کر

## Posted On Kitab Nagri

عمر حیات کی جانب سے ملنے والے ثبوتوں کی بنا پہ اور ہالے سلطان کی درج کروائی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پہ ہم نے شمس سلطان کو گرفتار کر لیا ہے ہمارا کام تھا سچ اور ثبوت سامنے لانا آگے کا فیصلہ عدالت کا ہو گا اور مجھے یقین ہے عدالت انسانیت کے مسیحا اور فرشتہ صفت انسان معراج سلطان کو انصاف ضرور دے گی اس سارے میس میں جو آدمی برابر کا شریک دار تھا وہ فہیم مرزا تھا شمشیر کے ہاتھ کے اشارے پہ مجمعے میں کھڑا فہیم بدکا تھا

فہیم مرزا کے خلاف ہمارے پاس تمام ثبوت ہیں اور انکے خلاف ایف آئی آر کٹوانے والا کوئی اور نہیں بلکہ انکے بیٹے کا گارڈ ہے نوح مغل

رپورٹرز کا شور بلند ہوا تھا مختلف سوال مختلف باتیں فہیم اڑتی ہوئی رنگت کے ساتھ کھڑا تھا اسکے جسم سے جیسے روح کھینچی جا رہی ہو وہ لٹے قدموں سے پیچھے ہونے لگا تھا لیکن اپنے عقب میں کھڑے مسکراتے ہوئے پولیس افسر کو دیکھ اس کا خون خشک ہو گیا تھا

دوسری گواہی فہیم مرزا کے بیٹے یا قوت مرزا کی ہے جنہوں نے اپنے ہی باپ کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی ہے کہ اس کا باپ زبردستی اسے نوح مرزا کی پر اپرٹی جو کہ غصب ہوئی ہے اس پر اپرٹی پہ فہیم اپنے بیٹے سے کام کروانا چاہتا ہے شمشیر سانس لینے کو رکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

،،!! لیکن یاقوت مرزا نے اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے نوح مغل کی ساری پراپرٹی اسکے حوالے کر دی ہے اور اپنی بیوی جس سے انکا زبردستی نکاح کروایا گیا تھا وہ اسے طلاق دے کر کینیڈا روانہ کر چکے ہیں تاکہ وہ انہیں اپنے ہی باپ کے عتاب سے بچا سکیں

!! بڑی سی سکریں پہ اپنے باپ کے خلاف یہ ساری باتیں سنتا ہوا یاقوت سخت بے چین تھا اسکی روح جھنجھوڑی جارہی تھی وہ جیسا بھی تھا اسکا باپ تھا اسے اس طرح مجمعے میں ذلت اٹھاتے دیکھ اسکا دل بری طرح دکھ رہا تھا

مجمعے میں سے اب فہیم مرزا کو لے جایا جا رہا تھا وہ بری طرح بکتے جھکتے ہوئے جا رہا تھا یکدم وہ خود کو چھڑوا کر نیچے زمین پہ بیٹھ گیا تھا وہ خود کو بری طرح مار رہا تھا چیخ چلا رہا تھا اسکے ساتھ جو کچھ ہوا تھا وہ اسکا ذہنی توازن بگاڑ دینے کے لئے کافی تھا اسکا پیسہ اسکے اثاثے اوہ خدا یا وہ برباد چکا تھا

یہاں سے چند کلو میٹر دور ایک کچی بستی میں نوح مغل اپنی گاڑی سے اتر رہا تھا اسکا چہرہ خوشی سے متمتا رہا تھا سنہری آنکھیں سکون سے چمک رہی تھیں اسکے ہاتھ میں پیسوں سے بھرا بریف کیس تھا جسے وہ گاڑی کی چھت پہ رکھے ہوئے تھا کچی بستی کے بچے سوٹڈ بوٹڈ آدمی کو دیکھ بھاگتے ہوئے اسکی طرف دوڑ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ خوشی سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ رقم کو مٹھیوں میں بھرے آسمان کی جانب اچھال رہا تھا قیمتی کاغذ ذرا سا اوپر ہو کر نیچے گر رہے تھے وہ دوبارہ مٹھیاں بھر بھیر پیسہ ہوا میں اچھال رہا تھا ساتھ ساتھ چلا رہا تھا

!!،، میں نوح مغل ہوں اور میں آزاد ہوں!،،

اسکی آواز ناچتے گاتے بچوں کے شور میں بھی نہیں دب رہی تھی اسکی آواز پر جوش تھی بے صبر تھی

!!،، میں نوح مغل ہوں اور میں آزاد ہوں!،،

Kitab Nagri

وہ ایک بار پھر اسی طرح چلایا تھا اب وہ مسلسل چلا رہا تھا بچے مرد عورتیں سب پیسے چن رہے تھے سب اسے دعائیں دے رہے تھے لیکن اسے کسی کا ہوش نہیں تھا اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی جو کچھ اسے یا قوت نے لوٹایا تھا وہ اسکے لئے آب حیات تھا

## Posted On Kitab Nagri

دور سے دیکھو تو فضا میں نوٹ یوں اڑ رہے تھے جیسے روئی کے گالے نوح مغل چلا چلا کر اپنی آزادی کا پتہ دے رہا تھا

لیکن کیا وہ واقعی آزاد ہو سکتا ہے؟



پولیس موبائل سائرن بجاتی اپنی منزل کو جا رہی تھی شمس سلطان کے ساتھ دو سپاہی بیٹھے تھے وہ بار بار اپنی گردن پہ ہاتھ پھیرتا تھا تو کبھی چہرے پہ سخت اضطراب کے عالم میں اسے جیسے کچھ سمجھائی نہیں دے رہا تھا اسکا دل جیسے ڈوب ڈوب کر ابھر رہا ہو اس سے اسکی متاع حیات چھین لی گئی تھی وہ پیسہ جو اسکے لئے سب کچھ تھا وہ اب اسکا نہیں تھا شمس کو یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی چھری سے اسے ذبح کر رہا ہو ہاں بلکل ایسا ہی



## Posted On Kitab Nagri

یکدم پولیس موبائل ایک جھٹکے سے رکی تھی شمس نے جالیوں کے پار سے دیکھا وہ ایک لوگوں کا ہجوم تھا جو گاڑی کے دائیں بائیں آگے پیچھے سے گاڑی کو گھیرتا جا رہا تھا شمس کا دل بے اختیار سکڑ کر پھیلا تھا وہ جانتا تھا اب کیا ہوگا وہ خدا یا کم از کم یہ نہیں

لوگوں نے ہاتھ میں معراج سلطان کے حق میں بیزا اٹھا رکھے تھے انکے چہرے مشتعل تھے انکے نعرے نفرت انگیز تھے گاڑی کے اندر بیٹھا شمس اچھی طرح جانتا تھا یہ لوگ معراج سلطان کو جانتے تک نہیں ہوں گے یہ بس ایک ٹریپ ہو گا اور کچھ نہیں یہ بس ایک کوراپ ہو گا

اگلے ہی لمحے گاڑی پہ ڈنڈوں کی برسات شروع ہو گئی تھی شمس نے دیکھا کہ پولیس کچھ نہیں کر رہی نہ انہیں روک رہی ہے نہ شمس کو بچا رہی ہی وہ سن رہا گیا تھا اسے لگا اب وہ کبھی حرکت نہیں کر سکے گا اسی لمحے کئی لوگ پولیس موبائل میں گھس آئے تھے اہلکاروں کے سروں پہ ڈنڈے برسائے

شمس خوف سے پیچھے کو جا رہا تھا دور کہیں وہ خود کو خود ختم کر لینا چاہتا تھا لیکن ان لوگوں سے بچ جانا چاہتا تھا کوئی اسے ان لوگوں سے بچالے

## Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی لمحے لوگ اسے کالر سے پکڑے دبوچ چکے تھے وہ خود کو ان لوگوں سے بچانا چاہتا تھا لیکن اتنی سکت خود میں پاتا نہیں تھا اگلے چند لمحوں میں وہ مشتعل لوگ اسے سڑک پہ لا چکے تھے لوگ ویڈیو بنا رہے تھے لوگ بچا نہیں رہے تھے شمس خوف اور بے یقینی سے کھڑا تھا اسکے قدم ہلنے سے انکاری تھے چند ایک لوگ اب اسے مار رہے تھے وہ نیچے گر گیا تھا سڑک کے بچوں بیچ وہ گر پڑا تھا اور لوگ اسے لاتیں اور ٹھڈے مار رہے تھے وہ اپنے اوپر ہاتھوں سے پہرہ بنا رہا تھا لیکن بے سود لوگ زیادہ تھے اور وہ اکیلا تھا وہ بری طرح زخمی ہو چکا تھا اب کے لوگ ہٹے تھے شمس کو لگا اس کی جان بخشی ہو گئی تھی وہ زخمی ٹوٹے وجود کے ساتھ پڑا کر رہا تھا جب اسے اپنے اوپر ایک مائع سا ڈلتا محسوس ہوا اور یہاں شمس یوسف سلطان کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا تھا وہ ششدر رہ گیا اسکے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلنے لگی

Kitab Nagri

پلاسٹک کے گیلن پکڑے لوگ اسکے اوپر پیٹرول چھڑک رہے تھے پولیس والے زخمی ہونے کا نالک کئے ایک طرف کو پڑے تھے اور لوگ، لوگ تو ویڈیو بنا رہے تھے لوگ بچا نہیں رہے تھے

مجھے معاف کر دو... خدا کے لئے مجھے بخش دو وہ اپنے زخمی وجود کو گھسیٹتے ہوئے پیچھے ہوتا جا رہا تھا لیکن اسکے سامنے کھڑے انسان نما جلاد انکی آنکھوں میں ڈھونڈنے سے بھی ترحم نہیں ملتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

!!خدا کے لئے مجھے بخش دو میرے ساتھ ایسا مت کرو تمہیں اللہ کا واسطہ ہے ایسا مت کرو!!،، وہ لگھیا رہا تھا زخمی ہاتھ جوڑے ان سے منت کر رہا تھا لیکن یہاں اسکی کون سننے والا تھا؟

اگلے ہی لمحے ایک آدمی نے اپنا لاسٹر سلگایا اور شمس کے اوپر اچھال دیا آگ بھڑک اٹھی تھی جہنم جیسی آگ نے چند لمحوں میں اسکے سارے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اسکی چیخیں دلخراش تھیں وہ تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا جسم بھٹی میں سلگ رہا تھا آس پاس اسکے جلتے بدن کا تعفن آٹھ رہا تھا

میر واعظ کے بارے میں جو چھوٹی بات مشہور تھی وہ یہی تھی "!!وہ اپنے سے وعدہ خلافی کرنے والوں کو سڑک پہ زندہ جلادیا کرتا تھا!!"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سڑک پہ زندہ جلتے ہوئے شمس سلطان کو آج اسکا انت پتہ چل گیا تھا آج جب اسکے جسم کا ہر ہر ذرہ جھلس رہا تھا اور اسکی چیخیں عرش تک جا رہی تھیں تو لوگوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کس طرح آپ کا حسد آپ کو جلادیتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

جیل کی کوٹھڑی میں نیل زدہ چہرہ لئے اکڑوں سی بیٹھی مہرماہ ہر آہٹ پہ ڈرجاتی تھی ہر قدم پہ خوف زدہ تھی اسکے چہرے کے نیل اسکی سیل میٹس کی نشانیاں تھیں اسکے زخمی وجود اور ٹوٹے بدن نے آج اسکو شاید سبق دے دیا تھا کہ گدھوں کا بخت کیا ہوتا ہے اور اپنے بخت سے لڑائی کیا ہوتی ہے اس کی بھوری آنکھ کے نیچے ایک بڑا سانپلا نشان تھا آنسو جب اس نشان سے ٹکراتے تھے تو اسکا پورا جسم کانپ جاتا تھا تکلیف حد سے سوا ہونے لگتی تھی شاید اسکے لئے زندگی واقعی سزا تھی

پولیس اہلکاروں کے ساتھ گھسیٹا ہوا جاتا فہیم مرزا اپنا ذہنی توازن کھو چکا تھا اسے رہ رہ کر بس اپنا بیٹا یاد آ رہا تھا وہ رہ رہ کر پولیس اہلکاروں کے ہاتھوں کو نوچتا تھا وہ ذرا آگے جاتے تو وہ خود کو چھڑوا لیتا تھا اور زمین پہ بیٹھ کر اپنے سر میں خاک ڈالنے لگ جاتا تھا اسکا اندر جل رہا تھا روح دل دماغ سب جل رہے تھے

ہر کوئی جس نے حسد پھیلایا تھا وہ اپنی سلگائی آگ میں جل رہا تھا ہر ایک کی آگ مختلف تھی لیکن ہر ایک کی آگ جھلسا رہی تھی ایسے میں دو مرد اور بھی تھے جو اصلاح پا گئے تھے جنہوں نے وقت رہتے خود کو معاف کروایا تھا اور اپنی غلطیاں گناہ قبول کر لئے تھے

!!،، بخت کبھی بھی ان لوگوں کے لئے ظالم نہیں رہتا جنہوں نے اپنی اصلاح کر لی ہو!!،،

## Posted On Kitab Nagri

!! ایک ہفتہ بعد !!

یہ ایک ہوٹل کے بینکوائٹ کا منظر تھا چھت سے لٹکتے فانوس اور انکی مدھم روشنی ہال میں بیٹھے لوگوں کے چہرے پہ پڑ رہی تھی جتنے بھی لوگ تھے سب نے یا تو سیاہ پہن رکھا تھا یا پھر سفید یہ معراج سلطان کا میموریل ڈنر تھا اور ہال میں بیٹھے سب لوگ یا تو انکے کو لیکز تھے یا ہیون سے جا چکے انکے بچے یا پھر انکا خاندان اور دوست ایک ایسی ہی گول میز کے گرد سلطان اور حیات فیملی جمع ہو رکھی تھی

ان سے ذرافاصے والی میز پہ لیل، ہارون اور یاقوت بھی تھے یاقوت یہاں کیوں تھا کسی نے نہیں پوچھا وہ بس بیٹھا رہا لوگوں کی باتیں سنتا رہا تھا عمر حیات کی میز پہ اسکے دائیں طرف نفیسہ حیات بیٹھی تھیں سیاہ جوڑے میں ملبوس سیاہ ہی دوپٹہ سر پہ اوڑھے ہوئے عمر کی بائیں جانب وہاج خان بیٹھے تھے سفید سوٹ میں بالوں کو اچھے سے جمائے

## Posted On Kitab Nagri

اور انکے ساتھ والی کرسی پہ حسن تھا ایک کرسی خالی تھی لیکن اگر تم نظر اٹھا کر اسٹیج کی جانب دیکھو تو اس کرسی کی مالکن تمہیں اسٹیج پہ کھڑی نظر آئے گی ہالے سلطان حسینہ آج نہیں آئیں تمہیں انکا دل اتنا اداس تھا کہ وہ آ ہی نہ سکیں

سیاہ کو راسیہ کافتان پہنے بالوں کو جوڑے میں لپیٹے کانوں میں دکتا ہوئے ہیرے پہنے وہ گردن اٹھائے ہال میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ رہی تھی اسے بلایا گیا تھا تاکہ وہ کچھ بولے اپنے باپ کی یاد تازہ کرے

ہیلو ابوری بڈی....

اس نے اعتماد کے ساتھ کہنا شروع کیا تھا یہ اعتماد اسکے سامنے بیٹھا شوہر اور اسکا بھائی دے رہا تھا جب آپ کے گھر کے مرد آپ کے ساتھ کھڑے ہونے لگیں تو باقی ساری دنیا خود بخود آپ کو راستہ دینے لگے گی اور اگر یہی مرد آپ کے خلاف کھڑے ہو جائیں یا پھر آپ کو سپورٹ نہ دے سکیں تو باقی ساری دنیا آپ کے پیروں میں پتھر مار مار آپ کو گرائے گی



## Posted On Kitab Nagri

!!،، آج مرے بابا کی برتھڈے ہے اسٹیج پہ کھڑی ہالے کہہ رہی تھی آج کا دن وہ میرے ساتھ اور میرے بھائی کے ساتھ گزارتے تھے نہ کوئی گید رنگ نہ کوئی دوست نہ کاروبار بس ہم اور ہماری فیملی وہ بو جھل دل کے ساتھ کہہ رہی تھی لوگ آنکھوں میں نرمی لئے اسے دیکھ رہے تھے

!!،، آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن وہ میرے دل میں ہیں ہمیشہ .. میں نے اپنے بابا کو بہت جلدی کھو دیا مجھے لگتا تھا ایک دن وہ وقت آئے گا جب بابا بوڑھے ہو جائیں گے تب میں انکے ساتھ وقت گزار لیا کروں گی ابھی تو دوست پارٹیز اور ٹریولنگ کا وقت ہے وہ ایک لمحے کو رک کی تھی حلق میں بہت کچھ اٹکا تھا لوگ اسکے بولنے کے منتظر تھے

!!،، وہ وقت نہیں آیا اور بابا چلے گئے!! اسکی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کے گرے تھے عمر نے رخ موڑ لیا اسکے لئے یہ افیت ہر افیت سے بڑی تھی کہ وہ ہالے کو روتے ہوئے دیکھے ان سب سے بے نیاز وہ کہے جارہی تھی

!!،، ہم سب کو لگتا ہے ایک دن ایک وقت آئے گا جب ہمارے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں گے اور ہم انکی بہت ساری خدمت کریں گے ہم انکی نیک اولاد بن جائیں گے اور سب اچھا اچھا ہو گا فیری ٹیل یونو!!

## Posted On Kitab Nagri

ہال میں سوگواری سے کیفیت طاری ہو گئی لوگ گردن اونچی کئے بس اسے دیکھ رہے تھے

!! لیکن میری ایک بات یاد رکھیں نہ آپ کے والدین اچانک سے بوڑھے ہوں گے نہ انکو اچانک کوئی بیماری آن گھیرے گی جیسے جیسے ہم بڑے ہو رہے ہیں ہمارے والدین بوڑھے ہو رہے ہیں یہی ہلکا جوڑوں کا درد ایک دن بے حد بڑھ جائے گا یہی ہر وقت کی خارش کسی دن بڑی بیماری بن سکتی ہے خدا کے لئے اپنے والدین کے ساتھ وقت گزاریں

آخر میں وہ اس طرح سے بولی تھی کہ کئی دل زخمی ہوئے تھے

!!،، میرے بابا چلے گئے اور میں انکے ساتھ وقت نہیں گزار سکی میں اس بات کے لئے ساری زندگی گلی رہوں گی وہ دکھتے ہوئے حلق کے ساتھ کہہ رہی تھی آنسو بہہ جانا چاہتے تھے جنہیں وہ روکے ہوئے تھی

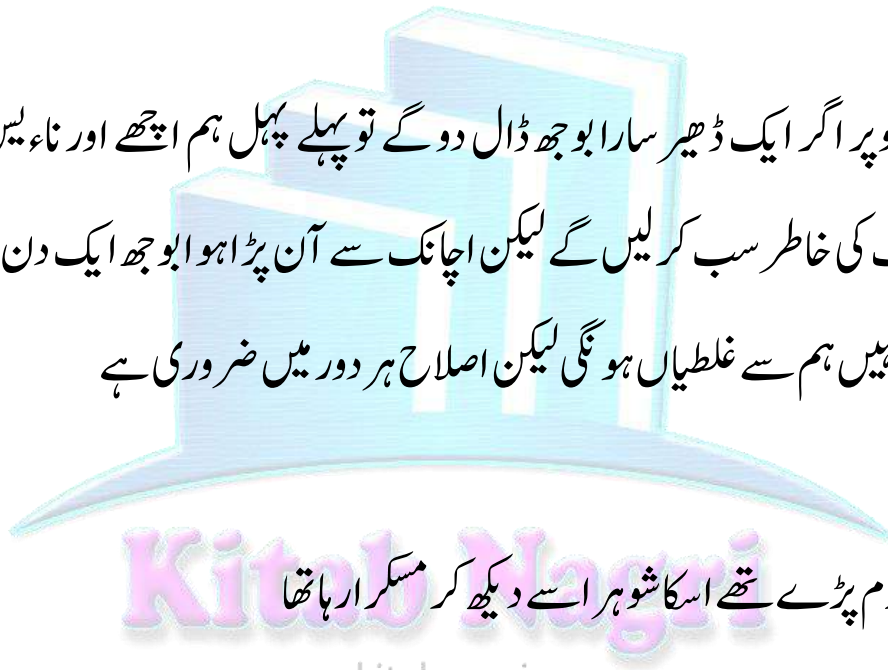
!! اپنے والدین کے کام آج سے ہی اپنے ذمہ لے لیں جانتے ہیں وہ کونسی اولاد ہوتی ہی جو ماں باپ سے بے زار اور انکے کاموں سے بے زار ہو جاتی ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

ہال میں پن ڈراپ سائنلنس پھیل گیا تھا سب لوگوں کو اسکی چپ کے بعد بولنے کا انتظار تھا

!! وہ کوئی نافرمان اولاد نہیں ہوتی وہ بس عام انسان ہوتے ہیں ہالے نے کہنا شروع کیا تو لوگوں نے اسے نا پسندیدگی سے دیکھا تھا

!!، ہم انسانوں کے اوپر اگر ایک ڈھیر سارا بوجھ ڈال دو گے تو پہلے پہل ہم اچھے اور ناءیس بننے کی خاطر یا پھر مجبوری کی خاطر یا گلٹ کی خاطر سب کر لیں گے لیکن اچانک سے آن پڑا ہوا بوجھ ایک دن ہمیں تھکا دے گا اور ہم انسان ہیں فرشتے نہیں ہم سے غلطیاں ہونگی لیکن اصلاح ہر دور میں ضروری ہے



لوگوں کے تاثرات نرم پڑے تھے اسکا شوہر اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

www.kitabnagri.com

!!، آج سے اگر اپنے والدین کے چھوٹے چھوٹے کام اپنے ذمہ لے لیں گے تو آگے جا کر آپ کو ذمہ داری بوجھ نہیں لگے گی آگے جا کر آپ کا دل گلی نہیں ہو گا غم اوکے ہے گلٹ کو دل کا راستہ نہ دکھائیں پلیز وہ اپنی بات ختم کر چکی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یکدم لوگ زور زور سے تالیاں پیٹنے لگے تھے وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے نیچے چلی آئی تھی عمر کے قریب کرسی کھینچتے ہوئے وہ مسکرا رہی تھی انکے عقب والی میز پر بیٹھا ہارون شاہد اب مڑ کر ان سے کچھ کہہ رہا تھا

ہر ایک کے چہرے پر سکون تھے مسکراتے ہوئے

کیا کل تم جلدی گھر آ سکتے ہو اے ایس پی صاحب؟ ہالے اس کو دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھ رہی تھی عمر پورے کا پورا اسکی طرف گھوم گیا تھا

!!، کیوں؟ جلدی کیوں آنا ہے؟ بلکہ لیٹ می گیس تم نے میرے لئے کوئی اچھا سا کھانا تیار کیا ہو گا ہے ناں؟ یا پھر تم کافی بنا کر میرا انتظار کرو گی؟

www.kitabnagri.com

!!، خوابوں کی دنیا سے نکل آئیں شوہر صاحب کل کپڑے دھونے ہیں ایک ہفتے کے جمع ہوئے رکھے ہیں!!،

اور یہاں اے ایس پی عمر حیات کے خواب چکنا چور ہوئے تھے!! میں اگلے تین دن گھر نہیں آ رہا،!!

## Posted On Kitab Nagri

وہ اعلان کر کے اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہو چکا تھا اسکا تو سارا موڈ ہی غارت ہو گیا تھا

ہال کی مدھم بتیاں انکو کھانا کھاتے ہوئے دیکھتی رہیں زندگی نے بلاخر ایک سکون کا سانس خارج کیا تھا



!!،، چند سال بعد !!،،

یہ عمر حیات کے گھر میں واقع اوپن کچن کا منظر تھا جہاں سے کھانے کی اشتہا انگیز مہک آٹھ رہی تھی وہ ایپرن باندھے ہوئے تھا اسکے سیاہ بال آج بھی ماتھے پہ گرے ہوئے تھے اور اسکی سیاہ آنکھیں وہ آج بھی اتنی ہی

## Posted On Kitab Nagri

جاذب نظر تھیں وہ چوہے پہ رکھے برتن میں چچ چلا کر پلٹا تو اسکے سامنے ہی گول میز کے گرد رکھی کرسیوں پہ دو بچے بیٹھے تھے

ایک بھرے بھرے گالوں والا بچا تھا اسکی آنکھیں سیاہ تھیں لیکن معصوم سادہ اپنی ماں کی طرح اسکا سارا دھیان میز پہ رکھے اس آمیزے کی طرف تھا جسے اب اسکا باپ ان دونوں کے لئے تیار کرنے والا تھا

دونوں سے یاد آیا اسکے ساتھ والی کرسی پہ ایک بچی بیٹھی تھی پھول دار فراک پہنے اسکے لمبے بال پشت پہ پھیلے تھے جن کے اوپر گلابی ہیرے بند لگا تھا اسکی آنکھیں زہین تھیں ایکسرے کرتی ہوئی وہ اس آمیزے میں ڈلنے والے اجزاء نوٹ کر رہی تھی وہ اپنے بھائی سے چھوٹی تھی لیکن اپنے باپ کی فیورٹ تھی عمر کے لئے احرام اسکا بیٹا تھا جبکہ الہام اسکی ماں وہ ہر وقت بیٹی بننے کی بجائے ماں بنی رہتی تھی

www.kitabnagri.com

اوکے بیٹا اب آپ مجھے بتانا لاسٹ ٹائم ہم نے پز اباتے وقت کونسے

Ingridients



## Posted On Kitab Nagri

استعمال کئے تھے؟ وہ اپنے دونوں بچوں کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا اسکے لہجے میں اپنے بچوں کے لئے بے پناہ نرمی تھی

بابا لاسٹ ٹائم آپ نے میرے پڑا میں چیز بہت کم ڈالا تھا احرام نے گویا باپ کی بات سنی ہی نہیں تھی اسے بس ذائقے کی فکر تھی

جبکہ الہام جلدی جلدی سارے اجزاء گنوار ہی تھی عمر مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا جب وہ بول کر چپ ہوئی تو اس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر احرام کو دیکھا

!! احرام.. بیٹا آپ کو یاد نہیں کیا آجڑا تھے؟ وہ نرمی سے جتا کر بولا تو احرام نے سر اٹھایا اپنی گول گول آنکھوں سے باپ کو دیکھا

یہ تو آپ کا کام ہے ناں بابا؟ میرا کام تو ٹیسٹ یاد رکھنا ہے اس نے اب بھی میز پر رکھے پڑا سے نظر نہیں ہٹائی تھی عمر کھول کر رہ گیا تھا پہلے اسکی ماں تھی جسے اسکے کھانوں میں قص دکھتا تھا اور اب اسکا بیٹا تھا جو اپنی ماں

## Posted On Kitab Nagri

کے جتنا ہی کھانے پینے کا شوقین تھا لیکن مجال ہے جو وہ عمر کی کوئی بات یاد رکھ لے، مجال ہے جو وہ سوائے پاس ہونے کے کوئی اضافی نمبرز لے آئے

ہاں اگر اس سے پوچھو اسکول کے باہر کس ٹھیلے پہ کیا بکتا ہے تو اسے سب یاد تھا اور بات یہاں ختم نہیں ہوتی تھی ہر ایک ٹھیلے سے اپنی گاڑی رکوا کر وہ کچھ نہ کچھ خرید کر لانا اپنا فرض سمجھتا تھا وہ اسکول میں ہر اس بچے کے ساتھ ٹفن ایکسچینج کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا جس کے پاس کچھ بھی چٹخارے دار ہو

الہام اسکے برعکس تھی اسے پڑھائی سے اور کتابوں سے فرصت نہیں ملتی تھی وہ اسکول کے ہر سپورٹس مقابلے میں حصہ لیتی تھی اور اپنے بھائی اور ماں کو ٹھیلے اور ڈھابوں کا کھانا کھاتے دیکھ بلکل اپنے باپ کی طرح ہی ناک بھوں چڑھالیتی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

!! احرام اب آپ یہاں غور سے دیکھنا اور یاد رکھنا میں کیا کیا چیزیں استعمال کر رہا ہوں !!

## Posted On Kitab Nagri

عمر نے تنبیہ کی تھی اسی لمحے اسکی ماں اندر داخل ہوئی تھی اس نے لمبی سفید قمیض کے ساتھ بڑے بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر پہن رکھا تھا لمبے سیاہ بال پشت پہ پھیلے تھے کانوں میں ہیرے پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی اور کچھ جلدی میں بھی گئے وقتوں میں وہ زیادہ نہیں بدلی تھی لیکن وزن کچھ کچھ بڑھ گیا تھا

!! چلو بیٹا احرام دیر ہو رہی ہے تمہارے ماموں کی کال آنے والی ہے !!،، وہ اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑے اسے کرسی سے اتار رہی تھی احرام خوش ہو گیا تھا کھانا کھانے کا خیال چھوڑ دیا وہ نیچے اتر آیا تھا

الہام بیٹا آ جاؤ آپ بھی !!

نہیں اماں میں بابا کے ساتھ کام کر رہی ہوں اس نے تمیز سے جواب دیا تھا جس پہ عمر نے اسے فخریہ نظروں سے دیکھا تھا پھر انہی نظروں سے ہالے کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو

!! جاؤ جاؤ لے جاؤ اپنے چٹورے بیٹے کو !!

## Posted On Kitab Nagri

ہالے بھی احرام کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر جانے لگی تھی لیکن پھر وہ ٹھہری تھی نیچے جھک کر احرام کے گال کو چھوا

!! مجھے احرام کے ڈمپل سب سے زیادہ پسند ہیں بلکل اپنے بابا پہ گیا ہے !! وہ جتنا تے ہوئے کہتی باہر چلی گئی تھی عمر تو مانو کھول کر رہ گیا تھا

وہ ہر دفع ہالے سے یہی کہتا تھا کہ احرام ذرا بھی اسکے جیسا نہیں ہے اگر کوئی اسکے جیسا ہے تو اسکی بیٹی اور ہالے ہر دفع اسے اسی گڑھے کی یاد دلا جاتی تھی جو الہام کے گال میں نہیں پڑتا تھا



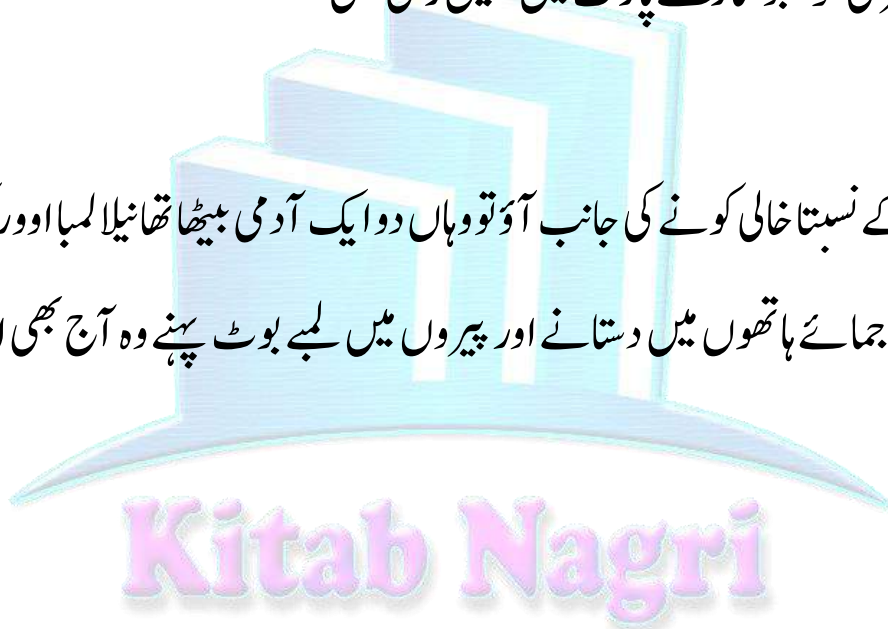
www.kitabnagri.com

سچ تھا وہ سارے کا سارا اپنی ماں جیسا ہو کر بھی اپنے باپ جیسا تھا

## Posted On Kitab Nagri

کینیڈا کے ایک شہر میں اس وقت شام کے سائے پھیل رہے تھے ہلکی ہلکی برف باری اب تھم چکی تھی لوگ شام کا سہنا وقت پارک میں چہل قدمی کرتے ہوئے گزار رہے تھے ذرا ہی فاصلے پہ ایک کافی شاپ تھی جہاں سے روسٹ ہوئے کافی بیز کی خوشبو سارے پارک میں پھیل رہی تھی

ایسے میں اگر پارک کے نسبتاً خالی کونے کی جانب آؤ تو وہاں دو ایک آدمی بیٹھا تھا نیلا لمبا اور کوٹ پہنے سیاہ بالوں کو جیل سے اچھے سے جمائے ہاتھوں میں دستانے اور پیروں میں لمبے بوٹ پہنے وہ آج بھی اپنی تیاری سے ثبوت دیتا تھا



www.kitabnagri.com

!!،، حسن مجھ پہ تمام ہوا!!،،

وہ شاید کسی کا انتظار کر رہا تھا اور اسی لمحے اس کا انتظار جیسے ختم ہو گیا تھا سامنے سے کوئی آ رہا تھا کوئی سنہری آنکھوں والا مرد اور اسکے ساتھ چلتا ہوا سبز آنکھوں والا خوبصورت بچہ وہ یا قوت جیسا دکھتا تھا اسکی آنکھیں اپنے ماں پہ گئی تھیں بس ورنہ وہ اپنے باپ کا پر تو تھا اس نے سامنے ہی اپنے باپ کو دیکھا تو اپنے ماموں سے ہاتھ

## Posted On Kitab Nagri

چھڑواتا ہوا اپنے باپ کی جانب دوڑا تھا یا قوت ہنستے ہوئے اسے اپنے قریب آتا دیکھتا رہا وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے بیٹے کو بازوؤں میں بھر لیا تھا اور اسے گول گول گھمانے لگا

بچہ کھلکھلا رہا تھا ہنس رہا تھا اسکی ہنسی کی جلت رنگ ہر سو گونج رہی تھی اسکے باپ کے چہرے پہ ایک الو ہی سی چمک تھی نوح ان سے فاصلے پہ کھڑا انہیں دیکھے گیا تھا

کچھ وقت بعد یا قوت اور نوح ایک سنگی بیٹج پہ بیٹھے تھے مر جان مرزا پارک میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا یا قوت مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا اسکے ہاتھ میں کافی کا کپ تھا جس کے گھونٹ وہ وقفے وقفے سے لے رہا تھا

Kitab Nagri

!!،، اپنی بیوی اور بچے کو آکر لے جاؤ یا قوت یہ مجھ پہ بوجھ بنتا جا رہا ہے !!،، نوح کی آواز پہ اس نے گردن موڑی تھی

!!،، پھر اچھا یہی ہے کہ اس بوجھ کے نیچے دب کر مر جاؤ !!،، وہ سہولت سے بولا تھا



## Posted On Kitab Nagri

!! کیونکہ سچ یہی ہے کہ میری اور میرے خاندان کی اس حالت کے پیچھے کہیں نہ کہیں تم بھی ذمہ دار ہو  
نوح!! زمین میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور اب شاید میں بھی نہیں رہنا چاہتا!!،،

وہ دوبارہ گردن موڑ کر اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا

،، وہ آج بھی میری عزت نہیں کرتی لیکن آج میں اپنی عزت کرتا ہوں میں اس انسان کے ساتھ ساری زندگی  
نہیں گزار سکتا جس سے میں محبت کرتا ہوں لیکن ہم دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی عزت نہیں کرتا  
!!،،

تو کیا تم اب اس طرح ٹریجک اینڈنگ کے ساتھ رہو گے؟ کیا مل رہا ہے تمہیں ایسی اینڈنگ تو تم نے بھی خواب  
تک میں نہیں سوچی ہو گی نوح برہم ہوا تھا یا قوت نے کندھے اچکائے

،، ہمیں ہمیشہ سے بتایا گیا تھا شہزادے کا شہزادی سے مل جانا، پیپی اینڈنگ ہے لیکن کہانی میں شہزادے اور  
شہزادی کے علاوہ بھی کئی کردار ہوتے ہیں،، وہ اپنے بیٹے پہ نظر جمائے بول رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

!!، ہمیں پیپی اینڈ نگز کا مطلب ہی غلط بتایا گیا ہے آپ کی خوشی آپ سے جڑی ہوئی چاہیے ایک شخص سے نہیں شہزادے یا شہزادی سے نہیں میں اپنی زندگی میں خوش ہوں میرا بیٹا میری پیپی اینڈنگ ہے میرا کاروبار میری ساکھ میری پیپی اینڈنگ ہے

تم سے کس نے کہا کہانی نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا؟ وہ گردن موڑے نوح کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال چکا تھا نوح نے جربز ہو کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا تھا یا قوت غور سے اسے دیکھتا رہا

!!، کہانی میں ٹریجک انجام تمہارا ہے نوح تم اپنا سارا کاروبار ڈبو کر بیٹھے ہو کیونکہ تمہیں اسکو چلانا ہی نہیں آیا تم کبھی آقا بن ہی نہیں سکے غلامی تمہارے اندر سرایت کر گئی تمہاری بیوی تم سے طلاق لے کر چلی گئی اور اب تمہارا بچہ بھی تم سے مل نہیں پاتا یہ ہوتی ہے ٹریجڈی،!!

www.kitabnagri.com

اسے میں نے خود چھوڑا تھا نوح نے صفائی دینی چاہی

یا قوت تلخی سے ہنسا تھا!! تم آج بھی ویسے ہو تمہارے پاس آج بھی جسٹیفکیشنز کا انبار ہے!!،

## Posted On Kitab Nagri

نوح نے کچھ کہنے کو لب کھولے تھے جب مرجان خفا خفا سا انہیں اپنی جانب آتا دکھائی دیا یا قوت اسے دیکھ کر ایک بار پھر دل سے مسکرا رہا تھا وہ قریب آکر سینے پہ ہاتھ باندھے خفگی سے کھڑا ہو گیا تھا

!!، کیا ہوا مرجان؟ کچھ کہہ دیا کیا ان گوروں نے؟!!،،

یا قوت اسکے بازوؤں کی قینچی سیدھی کر رہا تھا!! جوزف کہتا ہے وہ بہت خوبصورت ہے حالانکہ دنیا کا سب سے حسین بچہ تو میں ہوں!!،، اس نے شکوہ کیا تھا

یا قوت مسکرایا!! جوزف اپنے پیرنٹس کے لئے سب سے حسین ہے اور تم میرے لئے ہر بچہ اپنے پیرنٹس کے لئے دنیا کا سب سے حسین بچہ ہوتا ہے!!،،

www.kitabnagri.com

نو.. ایسا نہیں ہوتا مرجان زور دے کر بولا تو یا قوت نے اسکو اچھنبے سے دیکھا تھا

!!ماما کے لئے میں حسین نہیں ہوں وہ آج بھی کہتی ہیں حسن یا قوت پہ تمام ہوا

## Posted On Kitab Nagri

وہ بلکل اپنی ماں کی نقل اتارتے ہوئے بولا تھا یا قوت کا وجود جیسے زنجیر ہو گیا ہو ایک سرسراتے جھونکے نے جیسے اسے برف کر دیا تھا وہ ساکن رہ گیا تھا لب ہلکے سے وارہ گئے

!! کیا تمہاری ماں واقعی ایسا کہتی ہیں!؟ وہ بدقت بول پایا تھا مرجان نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا ایک کرب ناک سا تاثر تھا جو یا قوت کے چہرے پہ پھیل گیا تھا اس نے سر جھٹکا اور اب مرجان سے اسکے اسکول کے متعلق چوٹے چھوٹے سوال کر رہا تھا

مان لو یا قوت مرزا تمہاری اینڈنگ بھی ٹریجڈک ہے!!،، نوح اسکے کان کے قریب بولتے ہوئے اٹھا تھا اور کافی شاپ کی جانب مڑ گیا یا قوت نے چند لمحہ اسکی بات پہ غور کیا پھر سر جھٹک دیا

Kitab Nagri

!! مرجان مرزا کی مسکراہٹ اسکی پیپی اینڈنگ تھی اور وہ اسی میں خوش تھا!!

## Posted On Kitab Nagri

لاؤنج کے صوفے پہ آلتی پالتی مارے بیٹھی ہالے سلطان کے آگے لیپ ٹاپ رکھا تھا جس کی سکرین پہ حسن کا چہرہ نظر آتا تھا ان چند سالوں میں وہ کافی بڑا ہو گیا تھا آنکھیں مزید زہین اور خوبصورت ہو گئی تھیں قد کاٹھ نکل آیا تھا ہلکی بڑھی ہوئی شیو اور اسکی شوخی اسکا تو آج تک کوئی جواب نہیں تھا وہ بائیس تیس سال کی عمر میں تھا اور اسکی یونیورسٹی کی آدھی لڑکیاں اسکے سینس آف ہیومر کی دلدادہ تھیں وہ آجکل انگلینڈ میں تھا اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا

حسن مجھ صاف صاف بتاؤ کہیں تم نے چھپ چھپا کر کوئی گوری تو نہیں پھنسا رکھی؟ آہ اسکی بہن وہ آج بھی بچوں کی طرح اسکی نقشیش کرتی تھی

www.kitabnagri.com

حسن مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا!! اب تم سے کیا چھپانا ہالے اور کیا راز رکھنا آج میں تمہیں سچ بتا ہی دیتا ہوں وہ ایسے انداز سے بولا تھا کہ ہالے کا دل ہونے لگا تھا اس نے لیپ ٹاپ مزید آگے کر لیا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے یہاں چار شادیاں کر رکھی ہیں اور ہر بیوی سے تین تین بچے ہیں میرے میں تو کبھی کبھی خود بھول جاتا ہوں کون سے والے کا کیا نام ہے اور کونسی والی کس والی سے ہے

حسن تم سدھر جاؤ اور صاف صاف بتاؤ مجھے آج کل کیا کر رہے ہو تم؟ وہ ایک بار پھر مشکوک ہوئی تھی

حسن نے کندھے اچکائے!!، کیا کرتا ہوں؟ کچھ بھی تو نہیں بس شام میں تین چار گرل فرینڈز رات میں ڈرگز شراب کلبنگ اور ہاں اگر کبھی کبھی موڈ بن جائے تو اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر سٹریٹ کرائمز میں بھی حصہ لیتا ہوں وہ سادگی سے بتا رہا تھا اور یہاں ہالے کی بس ہو چکی تھی

عمر ررر... عمر یہاں آؤ عمروہ بلند آواز میں اسے پکار رہی تھی عمر کچن سے آتا دکھائی دیا ساتھ میں الہام بھی تھی وہ صوفے کی جانب چلا آیا تھا احرام پہلے ہی ہالے کیے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا

عمر تم اسے دیکھ رہے ہو ناں یہ مجھے صحیح سے کچھ نہیں بتا رہا



## Posted On Kitab Nagri

ہاں بھی کیا تکلیف ہے؟ وکیوں تنگ کر رہے ہو میری بیوی کو؟ خرچہ پانی بند کروانا ہے؟ وہ دہنگ انداز میں صوفے پہ بیٹھتے اور سکرین اپنی جانب گھماتے ہوئے پوچھ رہا تھا

!! ارے دیکھو میں تو ڈر گیا میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں کہیں تم مجھے تھانے میں تو بند نہیں کر رہے؟ سامنے بھی حسن تھا

تمہارے ہاتھ کانپیں یا ناں لیکن اگر رقم بھیجتے ہوئے میرے ہاتھ کانپنے لگے ناں تو تمہاری روح ضرور کانپ اٹھے گی شرافت سے انسان بن کر رہو اور بھولو مت کہ تمہاری جائیداد کی اٹارنی میرے پاس ہے وہ آج بھی ویسا ہی تھا وہ تو ذرا بھی نہیں بدلہ تھا وہ عمر حیات تھا

Kitab Nagri

حسن اب کے دھیمپڑا تھا ہالے اور عمر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

مجھے !! ناں تم لوگوں سے بات ہی نہیں کرنی میرے بچوں سے بات کرواؤ وہ بولا تو عمر نے بھی اکتا کر لیپ ٹاپ کا رخ بچوں کی جانب کر دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ہیلو ماموں اپ کیسے ہو؟ یہ الہام تھی ہلکی آواز میں پوچھتی ہوئی حسن نے فوراً منہ بنالیا تھا

کتنی بار.. کتنی بار کہا ہے مجھے ماموں نہ کہا کروارے تم لوگوں سے چند ایک سال ہی بڑا ہوں میں حسن کہو مجھے !!

الہام اب اس سے کچھک رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے سن رہا تھا ہالے اٹھ گئی تھی اسکے پاس ابھی کرنے کو بہت کام تھے حسن اب اگلے کئی گھنٹے ان سے بات کرنے والا تھا



اسلام آباد کے ایک پوش ایریا میں بنی ایک اونچی عمارت میں بنا ایک آفس ہماری کہانی کا حصہ ہے اس آفس میں دبے قدم داخل ہو کر اگر کمپنی کے سی آئی او کے کمرے میں آؤ تو وہاں تمہیں پاور سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا سفیر سلطان نظر آئے گا ایش گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس بھورے بال جیل سے جما کر پیچھے کو کیے وہ سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو کم و بیش اسی کی ہم عمر تھی گوری گلابی رنگت والی

## Posted On Kitab Nagri

شہلا رحمن

شہلا اسکی کولیگ تھی وہ دونوں پچھلے کئی سالوں سے ایک ساتھ کام کرتے آرہے تھے اور اب چند دن پہلے ہی شہلا کے پروپوز کرنے پہ سفیر اس سے شادی کرنے کی حامی بھر چکا تھا اس وقت وہ دونوں اسی محلے میں کافی چیزیں ڈسکس کر رہے تھے

؛؛ تم اپنے خاندان سے کسی کو نہیں بلو ارہے سفیر؟ اسکی آواز نرم تھی دل پہ پھوار کی طرح پڑتی ہوئی سفیر مسکرایا تھا

Kitab Nagri

؛؛ میں بلا چکا ہوں مادام اپنی کزن کو کال کی تھی میں نے وہ آجانی گی اور دادا تو ہیں ہی میرے ساتھ؛؛

اور اگر وہ نہ آئی؟ تم نے کہا تھا ناں تم لوگ اچھے ٹرمز پہ نہیں ہو؟ شہلا کو بس ایک ہی صدمہ تھا سفیر کے خاندان کے نہ انے کا اچھے ٹرمز کی بات پہ سفیر بھ سا گیا تھا پھر نظر اٹھا کر شہلا کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

؛؛ وہ ہالے سلطان ہے دلوں میں بغض نہیں رکھتی مجھے یقین ہے وہ آجائے گی میری اپنے بھائی حسن سے بھی بات ہوئی ہے اگلے ہفتے وہ بھی چھٹی لے کر آ رہا ہے بڑی امی اور باقی سب بھی ہوں گے تم فکر کیوں کرتی ہو؟ آخر میں وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تو شہلا کے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے اس نے چند لمحہ سفیر کو دیکھا اور پھر ہلکی آواز میں پوچھنے لگی

؛؛ تم خوش ہونا سفیر؟ میرا مطلب ہے اگر تم چاہو تو ہم مزید انتظار کر سکتے ہیں میں ساری زندگی تمہارا انتظار کر سکتی ہوں؛؛!!

سفیر نرمی سے مسکرایا تھا!! میں نے خوش ہونا اور بخت کی تقسیم پہ سوال اٹھانا چھوڑ دیا ہے تم فکر مت کرو میں خوش ہوں بہت خوش تم میری، پیپی اینڈنگ ہو میری، کمپنی میری، پیپی اینڈنگ ہے میں تمہارے ساتھ نئی زندگی شروع کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں؛؛ اس نے یقین دہانی کروائی تو شہلا کے کندھوں سے بوجھ سرک گا تھا

وہ اب شادی کے کارڈ کی بابت کچھ کہہ رہی تھی سفیر مسکراتے ہوئے اسے سن رہا تھا وہ اسے مسکراتے پہ مجبور کر دیتی تھی!!

## Posted On Kitab Nagri

رات گہری ہو کر عمر حیات کے بنگلے پہ اتر آئی تھی جنوری کا مہینہ تھا زیادہ نہ سہی لیکن تھوڑی بہت ٹھنڈ تو کراچی میں پڑ ہی رہی تھی ایسے میں لان کے صوفے پہ بیٹھی ہالے سلطان مسکراتے ہوئے اپنے سامنے سے آتے شوہر کو دیکھ رہی تھی اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں سبز چائے رکھی تھی اور ساتھ رنگین میٹھی ٹکیاں

آہ کوئٹہ کی وہ سرد رات ایک جھماکے سے یاد آگئی تھی وہ قریب چلا آیا کپ اٹھا کر ہالے کے ہاتھ میں تھمایا اور ہاتھ پہ پھیلی شال پھیلا کر اسکے گرد اوڑھ دی اس سردی میں یہ شال غنیمت تھی اپنا کپ اٹھا کر وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گا تھا

تمہارا چٹورا بیٹا سو گیا؟

ہالے نے گھوم کر اسکو دیکھا تھا!! ہاں سو گیا جس طرح تمہاری چغل خور بیٹی سو گئی حساب بے باک ہوا

## Posted On Kitab Nagri

میری بیٹی چغل خور نہیں ہے وہ بس اپنے باپ سے باتیں نہیں چھپاتی عمر فوراً دفاع کر گیا تھا ہالے نے ایک ہاتھ سے شال اس کے اوپر پھیلائی تھی اب وہ دونوں ایک ایک پلو سنبھالے بیٹھے تھے سبز چائے ہاتھ میں لئے ایک دوسرے کے قریب

اچھا عمر یہ بتاؤ دونوں بچوں میں تمہارا فیورٹ کون ہے؟ وہ جانتی تھی عمر اپنی بیٹی کا نام لے گا لیکن!! میری فیورٹ تو آج بھی تم ہو!! وہ اسے لاجواب کر گیا تھا

ہالے کھل کر مسکرائی تھی دل جیسے اندر تک شانت ہو گیا ہو وہ کم اظہار کرتا تھا لیکن جب کرتا تھا دل کو چھو لیتا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

؛؛ سفیر کی کال آئی تھی شادی کر رہا ہے وہ ہالے نے اطلاعی دی تھی

اس سے کہہ دو ہم نہیں آرہے خرچہ ہو جائے گا اس نے کہتے ساتھ اپنی چائے کا گھونٹ بھرا تھا

؛؛ تم ڈی ایس پی بن چکے ہو لیکن آج بھی اتنے ہی کنجوس ہو مجھے یقین نہیں آرہا



## Posted On Kitab Nagri

عہدہ بڑھنے کہ ساتھ ساتھ میری پیسے سے محبت بھی بڑھ رہی ہے کیا کروں وہ اسکے ہاتھ میں میٹھی ڈلی دیتے ہوئے کہہ رہا تھا

تمہیں پیسہ زیادہ پسند ہے یا میں؟ وہ بالکل سنجیدہ ہو چکی تھی عمر نے ایک نظر اپنے خالی کپ کو دیکھا اور پھر ہالے کے ادھ بھرے کپ کو

!! ظاہر ہے تم !! وہ کہتے ساتھ اسکے ہاتھ سے کپ لے گیا تھا ہالے نے جانے دیا وہ اس آدمی کو کئی ہزار بار اپنی چائے پلا سکتی تھی !!۔



کتنے سال گزر گئے عمر پتہ ہی نہیں چلا ہالے یا سیت سے بولی تھی آسمان پہ کھڑا چند محو سا انکو تک رہا تھا

تمہیں کیسے پتہ چلے گا اصل پتہ تو میرے بینک اکاؤنٹس کو چل رہا ہے وہ جل کر بولا تو ہالے نے کلس کر اسکو دیکھا تھا پھر یکدم پیر نیچے اتارے

## Posted On Kitab Nagri

!!تم... تمہارے ساتھ کوئی رومانٹک بات کرنا ہی فضول ہے ادھر دو میری شال اس نے جھپٹ کر اس کے کندھوں پہ ڈالی ہوئی شال اتار لی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اندر بڑھنے لگی جب عقب سے آتی عمر کی آواز پہ اسکے قدم زنجیر ہوئے تھے

؛؛ کیوں ہر وقت پیسہ پیسہ کرتی ہو تم پہ تو عمر ساری دنیا لٹا سکتا ہے؛؛ اہالے تھم گئی تھی اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے لیکن وہ مڑی نہیں

اور عمر حیات ایسا کیوں کرے گا؟ کیونکہ میں اس کے جج صاحب کی بیٹی ہوں؟ یا پھر میرا چہرہ اسکے کسی عزیز سے ملتا ہے؟ وہ بغیر مڑے پوچھ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Because you are the woman I love with all my heart

وہ پکارا تو ہالے بے اختیار مسکرائی تھی

اصولاً تو اب تمہیں بھی کچھ کہنا چاہیے مدام..

## Posted On Kitab Nagri

اب کے وہ مڑی تھی چند لمحہ اسکو دیکھا

!!؛ تمہاری آواز اس کرہ ارض کا سب سے خوبصورت ساؤنڈ ہے؛!! وہ عمر کو دیکھ کر بولی تھی

نہ کرو میں رونے لگوں گا وہ ایسے انداز سے بولا تھا کہ ہالے ہنس پڑی تھی وہ اسے ہنستے ہوئے دیکھے گیا تھا

شادی کے چھ سالوں میں وہ اسے دو تحفے دے گئی تھی اور عمر حیات کے لئے پہلے سے بھی زیادہ عزیز ہو گئی تھی وہ

ہنس رہی تھی پورے چاند کی رات میں اسکے اوپر چاند کی روشنی پڑ رہی تھی عمر مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بلاشبہ وہ آج بھی اسکا پسندیدہ منظر تھی

## Posted On Kitab Nagri

بیز بلاسم کی اوپری منزل پہ اس وقت ہالے سلطان اپنے آفس میں بیٹھی تھی کام کم تھا سو اس نے ہارون کے ساتھ ویڈیو کال ملا رکھی تھی لیپ ٹاپ کے چوکھٹے میں وہ نظر آ رہا تھا ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش مسکراتا ہوا

اب آ جاؤ ہارون دو سال ہو گئے تمہیں لندن گئے ہوئے ہالے اسے گھر ک رہی تھی ہارون ہنس دیا تھا

اب اس بار آؤ تو انٹی سے کہتی ہوں تمہارے لئے لڑکی دیکھ رکھیں شادی کروائیں گے تمہاری وہ جیسے سارے فیصلے کئے بیٹھی تھی

!! تم لڑکی ڈھونڈو میں انکار نہیں کروں گا وعدہ ہے ہارون نے جیسے ہتھیار ڈالے تھے ہالے نے منہ کے زاویے

www.kitabnagri.com

بگاڑ لئے تھے

اتنے اچھے نہیں ہو تم بنو مت !! اب آ جاؤ یا ر میں تمہیں بہت مس کر رہی ہوں

جو آپ کا حکم اگلے ہفتے آجاتا ہوں؟ وہ مسکرا کر بولا تو ہالے بھی ہنس دی تھی

## Posted On Kitab Nagri

چند ایک باتوں کے بعد وہ کال کاٹ چکی تھی یہاں سے دور لندن کے ایک فلیٹ میں بیٹھا ہارون شاہد گہری سانس لے کر رہ گیا تھا اسکے چہرے ہپ آج بھی پہلے دن جیسا کرب آیا تھا

اس نے میز کی دراز سے ڈائری نکال لی ساتھ ایک پین نکالا اب وہ سر جھکائے کچھ لکھ رہا تھا

،، میں اسے بھول نہیں سکتا، کم از کم اس زندگی میں نہیں یا پھر شاید اگلے چند سالوں تک نہیں وہ گردن جھکائے لکھ رہا تھا

نہ میں اسکا جوگ لے کر بیٹھا ہوں نہ سر میں خاک ڈالی ہے لیکن دل کے زخم آج بھی ادھڑے ہوئے ہیں وہ آج بھی اتنی ہی شدت سے یاد آتی ہے اور میں اسکی یاد کو روک نہیں پاتا وہ ایک لمحے کو ہاتھ روک کر بیٹھا چند گہرے سانس لئے اور ایک بار پھر کاغذ پہ جھکا

اسکی یاد روکنا ایسے ہے جیسے سانس روکنا اور تم نے انسانوں کو اپنی سانس روکتے ہوئے بہت کم دیکھا ہو گا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ یاد آتی ہے مسئلہ یہ ہے کہ جب یاد آتی ہے تو آج بھی پہلے دن کی طرح تکلیف کیوں ہوتی ہے

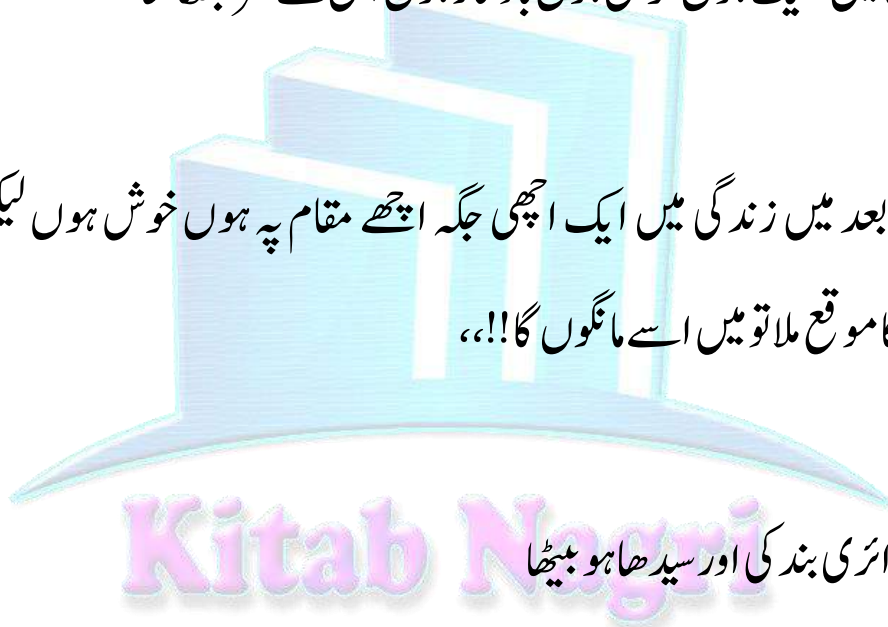
## Posted On Kitab Nagri

وہ لکھتا جا رہا تھا لکھنا تھیرا پی تھا اور وہ صحت مند رہنا چاہتا تھا

!! میں بخت کی تقسیم سے نہ خوش نہیں ہوں لیکن میں بس اسکی یاد پہ بے حس ہونا چاہتا ہوں لیکن شاید یہ جھوٹ

ہے میں ایسا نہیں چاہتا میں ٹھیک ہوں خوش ہوں باوقار ہوں اس نے سر جھٹکا تھا

،،!! آج اتنے سالوں بعد میں زندگی میں ایک اچھی جگہ اچھے مقام پہ ہوں خوش ہوں لیکن اگر آج بھی مجھے  
زندگی سے کچھ مانگنے کا موقع ملا تو میں اسے مانگوں گا!!،،



www.kitabnagri.com

!! ہارون شاہد سے یہ کہہ دینا کہ وہ ہالے کو بھول جائے یہ ایسا تھا جیسے سانس لینا چھوڑ دو میں اسے اپنی زندگی کے

آخری لمحے تک یاد رکھوں گا!! یہ اس نے لکھا نہیں تھا یہ بس خود سے دہرایا تھا



## Posted On Kitab Nagri

میری بیپی اینڈنگ یہ ہے کہ میں نے کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کیا میں اپنے ساتھ اپنے اصل کے ساتھ اپنے رنگوں کے ساتھ خوش ہوں ہر کہانی میں کچھ نہ کچھ ادھورارہ جاتا ہے اس کہانی میں، میں سہی

ہر کہانی میں بیپی اینڈنگ شہزادی کامل جانا نہیں ہوتا کچھ کہانیوں میں آپ کا اصل آپ کو مل جانا بھی بیپی اینڈنگ ہوتی ہے

وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلا آیا تھا سامنے سڑک پہ ہی کچھ بچے فٹبال ہاتھوں میں لئے گراؤنڈ کی طرف جارہے تھے کھڑکی میں کھڑے ہارون کو دیکھا اور پھر سب نے یکبارگی سے اسے پکارا تھا وہ اسے دیکھ کر چہک رہے تھے

ہارون مسکراتے ہوئے کھڑکی سے ہٹ گیا تھا اب وہ فلیٹ کا دروازہ کھولے نیچے جارہا تھا

www.kitabnagri.com

پر سکون.. باوقار..

## Posted On Kitab Nagri

کراچی کی ایک چھوٹی سی ہاؤسنگ سوسائٹی کے باہر اس وقت ایک چھوٹے کٹے بالوں والی لڑکی ایک بنگلے کے باہر کھڑی تھی چھوٹا سا ایک منزلہ بنگلا

لیل سکندر نے اسے اپنے آٹھ سال کی محنت سے بنایا تھا یہ اسکا گھر تھا وہ ویڈیو کال پہ ہارون کو گھر دکھا رہی تھی آگے پیچھے گھوم گھوم کر روتے ہوئے ہر طرح سے بس وہ چاہتی تھی سب دیکھ لیں لیل سکندر کے پاس اب اپنا گھر ہے

میں بہت خوش ہوں ہارون بہت بہت زیادہ وہ موبائل کو چہرے کے آگے کئے روتے ہوئے کہہ رہی تھی ساتھ ساتھ ہنس بھی رہی تھی

Kitab Nagri

!! مجھے لگتا تھا عمر مجھے نہیں مل سکتا تو میری اینڈنگ ٹریجک ہوگی میرے لئے اب کوئی خوشی نہیں آئے گی لیکن میں بھول گئی تھی کہ میری خوشیاں مجھ سے جڑی ہیں عمر حیات سے نہیں اپنی اصل خوشی میں خود ہوں

ہارون اسکو مسکراتے ہوئے سن رہا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے قریب تھے

## Posted On Kitab Nagri

!!میں نے اپنی بیپی اینڈنگ پالی ہے لیل سکندر اپنی بیپی اینڈنگ ہے میرا گھر میری بیپی اینڈنگ ہے اور ہارون شاہد تم جیسا دوست میری بیپی اینڈنگ ہے میں خوش ہوں بخت کی تقسیم سے بھی اور اپنی اینڈنگ سی بھی تم خوش ہونا ہارون؟۔۔ وہ اب رک کر ہارون سے پوچھ رہی تھی

شکر ہے آدھے گھنٹے کی کال میں دس منٹ گھر دکھانے دس منٹ رونے اور دس منٹ اپنی ناکام محبت کی داستان سنانے کو بعد تمہیں یاد آگیا کہ میں بھی موجود ہوں وہ جل کر بولا تو لیل بھیگی آنکھوں سے ہنس دی تھی

میں تمہیں اندر سے گھر دکھاتی ہوں وہ چمکتے ہوئے کہتی اندر چلی گئی تھی



کراچی کے ایک بہت بڑے اور مہنگے اسکول کے باہر عمر حیات اپنی گاڑی روک چکا تھا اگلی سیٹ پہ اس کے ساتھ ہالے بیٹھی تھی اور پیچھے اس کی اولاد

## Posted On Kitab Nagri

احرام آج تم اپنا لچ کھاؤ گے ہر گز بھی تم کسی بچے سے اسکا کھانا لے کر نہیں کھاؤ گے اوکے؟ عمر نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

وہ ہمیشہ کی طرح!! جی بابا!! تا بعد اری سے کہہ گیا تھا

کل میں نے تمہیں کچھ اور بھی سکھایا تھا کیا تمہیں یاد ہے؟ اب کے عمر سنجیدہ تھا بے حد سنجیدہ

دونوں بچوں نے فوراً سے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے ہالے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

!!؛

This is . a good touch

This is a bad touch

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اپنے جسم کے مختلف حصوں پہ ہاتھ رکھ کر بتا رہے تھے ہالے ہول کر رہ گئی تھی

!! عمر کیا کر رہے ہو وہ دونوں ابھی بچے ہیں!! ناگواری سے ٹوکنے پہ عمر اسکی طرف مڑا تھا وہ دیسی ماں تھی اسکی  
ایسی فکر بنتی تھی

بچے ہیں اسی لئے بتا رہا ہوں بڑے ہو کر سب کو پتہ لگ جاتا ہے لیکن تب تک کئی بچے جسم انی استحصال کا نشانہ بن  
چکے ہوتے ہیں وہ بول کر گاڑی سے باہر نکل گیا تھا اور پھر دونوں بچوں کو گاڑی سے باہر نکالا اور اپنے بازوؤں میں  
اٹھالیا وہ دونوں اس سے بہت کچھ کہہ رہے تھے عمر اسی طرح انکی سنتے ہوئے انہیں گیٹ سے اندر چھوڑ آیا وہ  
دونوں اسے ہاتھ ہلاتے ہوئے اندر چلے آئے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

؛ کیا تمہیں چاکلیٹ پسند ہے؟ آدھی چھٹی کے وقت جب الہام اپنے اسکول گراؤنڈ میں بیٹھی تھی تب اسکے پاس  
رکتے ہوئے ایک لڑکے نے پوچھا تھا وہ کوئی سولہ سترہ برس کا لڑکا تھا

بابا نے کہا ہے

## Posted On Kitab Nagri

اسٹرینجرز سے کچھ بھی قبول نہیں کرتے

لڑکا اب اسکے قریب بیچ پر بیٹھ گیا تھا سبز درخت انہیں دیکھ رہے تھے

لیکن میں اسٹرینجر تو ہرگز نہیں ہوں میں تمہارے بابا کو جانتا ہوں اتنے اچھے سے جتنے اچھے سے انکو میں جانتا ہوں اور کوئی نہیں جانتا اسکے لہجے میں کچھ تھا کہ ٹھٹھکا جائے الہام نے گردن موڑ کر اسکو دیکھا تھا وہ خوبصورت دکھتا تھا گروڈ سا

آپ بابا کو کیسے جانتے ہو؟ وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی

!!،، تمہارے بابا بھی اداکار ہیں اور میں بھی فرق یہ ہے کہ انکی اداکاری اصلی ہوتی ہے اور میری جعلی میری اداکاری سے کسی کے گھر خراب نہیں ہوتے لیکن تمہارے بابا خاندان توڑ دیتے ہیں!! وہ بہت خوبصورت بولتا تھا کاش وہ اچھی باتیں کرتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مرے بابا نے کہا ہے اسٹرینجرز سے بات مت کرنا

وہ کہہ کر آٹھ گئی تھی لڑکا زخمی آنکھیں لئے اسے جاتا ہوا دکھاتا رہا یکدم اسکے پیچھے ایک شور سا بھاگا تھا وہ اسی اسکول میں پڑھتا تھا لیکن آج کافی دنوں بعد آیا تھا وجہ اسکی مقبولیت تھی



## Posted On Kitab Nagri

اپنے بابا سے کہنا ہم بہت جلد ملیں گے اجنبی نہیں شناسا بن کر وہ کہتے ہوئے مڑ گیا تھا ہجوم اب بھی اسکے پیچھے تھا  
وہ اسکا نام لے لے کر اسے پکار رہے تھے

برہان پیرزادہ.....

برہان پیرزادہ.....!!! ختم شد



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

